یہ ناول ابھی اتنا ہی آیا ہے مذید ناول کا نہیں پتا کہ کب آئے گا اس لئے پڑھنے سے پہلے بتا دیا ہے تا کہ بعد میں برا بھلا کہنے کو سنے شُکریہ

حلقہِ زیست

Ul Khan

کراچی کی جاتی گرمیاں اور خزاں کا اداس خشک موسم کہیں سے بھی دل کو بھلا نہیں لگتا تھا مگر کیا کر سکتے ہیں موسموں کا تو کام ہی بدلنا ہے بالکل انسانوں کی طرح سو شہر میں رہنے والے افراد بھی اس ہی انتظار میں تھے کہ جلد از جلد یہ موسم بدلے اور سردی کا راج چار سوں ہو جائے..

صبح کے نو بجے پارک میں رش قدرے کم تھا وجہ ورکنگ ڈے کا ہونا کہ سب اپنے اپنے کاموں کو نکل چکے تھے ورنہ عموماً ہفتے اور اتوار کو اس وقت پارک چہل قدمی کرنے والوں سے بھرا ہوا ہوتا جو اُسکو بالکل پسند نہیں تھا.. وہ

ہمیشہ کوشش کرتی تھی کہ اُس ہی وقت چہل قدمی کرنے باہر نکلے جب لوگوں کی بھیڑ کم ہو..

گہرے نیلے رنگ کے nike کے ٹریک سوٹ میں ملبوس وہ دراز قد قدرتی حسن سے مالامال لڑکی اس گھڑی سات میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتی ہوئی پارک میں موجود اکادکا جتنے بھی افراد تھے ان کی مرکزِ نگاہ بنی ہوئی تھی.. سیاہ اور سیدھے لمبے بال اونچی پونی ٹیل میں قید ہوا کے دوش پر لہراتے خوشبو بکھیر رہے تھے، بنفشی آنکھیں کسی غیر مرئی نکتے پر مرکوز ہلکی دھوپ میں چمکتی، سفید رنگت مسلسل دوڑنے کے باعث دہکتی سرخی مائل تھی..

اپنے مخصوص وقت سے ہمیشہ کی طرح پانچ منٹ لیٹ ہو جانے والے شخص نے پارک میں داخل ہوتے ہوئے والہانہ نظروں سے اُسکی دسترس سے دور

جاتی آئیلین چوہان کو دیکھا ایک آسودہ مسکراہٹ نے اُس کے عنابی ہونٹوں پر اپنی چھانپ چھوڑی جس کے بعد وہ اُسکی جانب پیش رفت کر گیا..

وہ جس حد تک اُس سے محبت کرتا تھا شاید ہی کوئی اور شخص اتنی محبت کسی سے کرتا ہو.. لیکن اس راز کو دل میں دفن اُس نے بچپن ہی سے کیا ہوا تھا.. شاید مسترد کیئے جانے کا خوف تھا یا دوستی ٹوٹ جانے کا خدشہ کے آئیلین کی پرچھائی بھی اس گہرے راز سے نہ واقف تھی جب کہ وہ ایک ہوشیار لڑکی تھی...

"..آج بھی پورے پانچ منٹ لیٹ ہو تم مسٹر سیہان "

کانوں میں بلوٹوتھ ایر پوڈز لگے ہونے کے باوجود بھی اُس نے اپنی پشت پر ابھرنے والی بھاری قدموں کی چاپ کو پہچان لیا..نہ محسوس انداز میں اُس

نے اپنی رفتار بڑھائی تھی تاکہ پیچھے آتے شخص کو مشکل ہو اُس تک پہنچنے

میں..

معذرت خواہ ہوں مس آئیلین صارف چوہان، اب کیا آپ اپنی رفتار "

میں کمی کریں گی تاکہ آپ کے ہم قدم ہو سکوں میں.. "

اُس کی پر کشش آواز، میٹھا لہجہ آئیلین کے مروتی ہونٹوں پر مبہم مسکراہٹ

بکھیر گیا...

میرے ہم قدم اگر تمہیں ہونا ہے تو میری رفتار اپنانی ہو گی.. اتنی آسانی "

سے میرے ہم قدم نہیں ہوا جا سکتا شیخ سیہان کامل.. "

اُس نے گردن موڑ کر پیچھے آتے سیہان کو دیکھا بنفشی آنکھوں کا سنہری

آنکھوں سے تصادم بے ساختہ تھا، ایک جانب دوستی کا سمندر تو دوسری

جانب والہانہ پن، عشق اور جنون جو وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں مقابل سے چھپا گیا..

" No problem at all, I do it daily.. "

سیہان نے آنکھ مار کر ہلکے پھلکے انداز میں کہا آئیلین نے بھی مسکراتے ہوئے کندھے اچکا دئے.. صحیح تو تھا اُس کو آئیلین کے پیچھے دوڑنے اور پھر کچھ دیر بعد اُس کے ہم قدم ہونے کی جیسے عادت سی ہو گئی تھی..

" بابا کا کچھ پتا چلا سیہان؟؟ "

کانوں میں لگے ایر پوڈز اتار کر ٹریک سوٹ کی جیکٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے آئیلین نے اُس کی جانب دیکھنے سے گریز کرتے ہوئے دھیمی آواز میں استفسار کیا گویا یہ سوال وہ کرنا ہی نہ چاہتی ہو لیکن مجبور ہو..

"..ہاں چل گیا ہے پتا "
سیہان نے اپنے دل میں اُمڈنے والی نفرت کو اندر ہی کہیں دباتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا ساتھ ہی ایک جست میں وہ اب اسکے ہم قدم تھا..

دبئ میں ہیں انکل کسی مصری خاتون کے ساتھ.. تم کہو تو میں پتا کرواتا "
" ہوں کہ کون ہے وہ؟؟
سیہان نے اُسکی جانب دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا.. وہ صارف چوہان سے شدید نفرت کرتا تھا ایک باپ اس قدر کم مایہ کردار کا حامل ہو سکتا ہے یہ اُس سے سوچا بھی نہ جاتا..

ایسی بیٹی جو پچھلے تین سالوں سے تمہارے ڈوبتے بزنس کو بچانے کی انتھک کوشش کر رہی ہو، اور تم سال میں ایک بار بھی اُس سے ملنا تو دور اُسکو ایک فون کال بھی نہ کرو لیکن وہ اندر ہی اندر تمہاری فکر میں نڈھال ہو.. تمہیں یہ

بھی نہ پتا ہو کہ جتنی عمر کی عورتوں کے ساتھ تم یہاں سے وہاں گھوم رہے ہو اُتنی ہی عمر کی تمہاری سگی بیٹی تمہارے ملک میں اکیلی رہ رہی ہے..

" ضرورت نہیں.. بس یہ بتاؤ کہ وہ ٹھیک تو ہیں؟؟ "
سرد سانس فضا کے سپرد کرتے ہوئے اُس نے زمین کیو گھورنے کے درمیان اداسی سے پوچھا... سیہان کا بس نہیں چلا تھا دبئ پہنچ کر نیند میں ہی صارف چوہان کا کام تمام کردے...

" !!ہمم "
آئیلین کا جھکا سر نظروں کے حصار میں لئے اُس نے ایک لفظی جواب دیا..
" ..ایک بات کہوں تم سے آئیلین "
کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ سنجید گی سے گویا ہوا..

"..خونی رشتوں کو نہیں چھوڑا جا سکتا سیہان "

وہ شاید واقف تھی اُس بات سے جو وہ آگے کہتا تبھی اُسکی جانب دیکھتے ہوئے پژمردگی سے مسکرا کر بولی..ان سحر انگیز آنکھوں میں ٹوٹے کانچ سی چبھن تھی ..

"..جب یہ رشتے زہر بن جائیں تو ان کو چھوڑ ہی دینا چاہیے دوست "

..اس نے سچے دل سے مشورہ دیا

خون اگر رگوں میں زہر کی صورت گھل جائے تو کیا جسم سے خون کو " علیحدہ کر دیتے ہیں ؟؟(اپنی بات کہہ کر اُس نے وقفہ لیا) نہیں ناں !!انتظار کیا جاتا ہے کہ اُس زہر کا زہریلا پن خود زائل ہو جائے یا وہ اُس جسم کی جان لے لے جس میں زہر بن کر گھوم رہا ہے مگر خون کو جسم سے نکال باہر نہیں کر سکتے.. یہ رشتے انسان کی مجبوری ہوتے ہیں ان سے دور نہیں بھاگ سکتے "

سیہان کے لب اُسکی باتیں سن کر سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے، اس سے آگے کچھ کہنا کارآمد نہ ثابت ہوتا سو وہ خاموش رہا..

" خیر چھوڑو، یہ سب تو زندگی کا حصہ ہی بن گیا ہے اب میری.. چلتے ہیں اب گیارہ بجے میٹنگ ہے اور پلیز اس میٹنگ میں پانچ منٹ لیٹ نہ آنا تم.. " عام سے انداز میں کہتے ہوئے ہر بار کی طرح اس بار بھی اُس لڑکی نے شیخ سیہان کامل کو حیران کر دیا، وہ کیسے اس قدر مضبوط اعصاب کی مالک ہو سکتی ہے وہ محض سوچ کر رہ گیا..

" پانچ منٹ پہلے آجاونگا، تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا کبھی بھی میں.. "

اُس نے سر کو خم دیتے جیسے یقین دہانی کروائی آئیلین نے مسکراتے ہوئے تشکر بھری نظروں سے سامنے کھڑے پیارے شخص کو دیکھا..وہ سچی دوستی کی مثال تھا اُس کے لیے..

" I don't like to admit it but you are very important to me Sayhan Kamil.. "

آئیلین نے آبروزا چکاتے ہوئے ہونٹوں پر اُمڈ آنے والی مسکراہٹ کو نچلا ہونٹ کانٹ کر دبایا..یہ صحیح تھا اگر وہ اور بی اماں اُسکی زندگی میں نہ ہوتے تو وہ شاید آج کہیں بھی نہ ہوتی، زندہ رہا جاسکتا تھا ان دونوں کے بغیر مگر خوش نہیں..

" and I've no shame in admitting it that you means a world to me my friend.."

جذبات کی رُو میں ڈوبتے گھمبیر لہجے میں آئیلین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے کہہ گیا، وہ اس پل کسی طلسم کے زیرِاثر تھا..اُس مسکراتے چہرے، بولتی آنکھوں کے عشق میں فریفتہ ان کے سحر میں گرفتار..

" یہ زیادہ ہوگیا مسٹر بلاوجہ مجھے مکھن نہ لگاؤ اور چلو.. "
آئیلین جو وہ سب مزاق سمجھی تھی ہنس کر اُس نے یہ بات فراموش کردی اور پانی کی بوتل لبوں سے لگاتی ہوئی وہ پارک کی بیرونی جانب بڑھ گئی..

" مجھے شاید اب اقرار کردینا چاہیے کہیں دیر نہ ہوجائے.. "
پیچھے کھڑے سیہان نے اُسکی پُشت پر سوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے خود کلامی کی اُس ہی وقت آئیلین اپنی جگہ پر رک کر پلٹی..

" آؤ ناں..." آواز میں جھنجھلاہٹ تھی..

آیایار..." سیہان ہوش کی دنیامیں واپس لوٹتے ہوئے اپنے سنہرے شہد "
..رنگ بالوں میں اُنگلیاں پھیرتا کھسیانہ ہوتے ہوئے آگے بڑھ گیا

درحقیقت تواُس میں اب تک اتنی ہمت نہیں آئی تھی کہ محبت کااظہار تودور آئیلین کے سامنے اقرار بھی کرسکے..دنیاکے ہر معاملے میں بہادر ثابت ..ہونے والا یہ شخص اس معاملے میں نہایت بزدل واقعہ ہواتھا

UL KHAN WRITES

گہرے سرمئی رنگ کے ارمانی کے ٹوپیس میں ملبوس سفید بے داغ ڈریس شرٹ پر سرمئی ہی ٹائی لگائے سیاہ شاہانہ کرسی پر بیٹھاوہ شاہانہ سا شخص کسی ریاست کے بادشاہ جیسی شان رکھتا..سیاہ گھنے بال، گھنی صفائی سے تراشی ہوئی سیاہ داڑھی، صاف رنگت، ذہانت سے بھرپور سرمئی بادلوں کی سی

چمکدار آنکھیں اور ستواں ناک اُسکی شخصیت میں جیسے چار چاند لگا دیتے تھے..

اونچے لمبے قد ورزشیں جسامت لیے وہ اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ہمراہ اس وقت اپنے اسپین سے امپورٹ کئے گئے کانچ سے بنی اس عمارت یعنی اپنی Sehgal Enterprises کی بارہویں منزل پر قائم شہنشاہیت آفس میں موجود تھا.. اُس کے ارد گرد کھڑے سوٹڈ بوٹڈ اہلکاروں میں سے کوئی اُسکو Meeting Schedule دکھاتا تو کوئی آج کا نیوز پیپر جب کہ اُسکی اپنی پُوری توجہ اپنے سامنے ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھی اس پل..

" اُسکا فرسٹ پیریڈ اوور دس بجے ہو جاتا ہے اور دس بج چکے ہیں پانچ منٹ مزید گزر گئے لیکن وہ کیوں نہیں نکلی اب تک کلاس سے ؟؟ "

لیپ ٹاپ سکرین پر نظر آتے میپ پر گرین لائٹ کا مسلسل ایک مخصوص جگہ پر بلنک کرنا اُسکو شدید تشویش میں مبتلا کر گیا.. عجیب وسوسوں نے دل میں گھر کر لیا تھا اُس کے..

اس کی اندرونی حالت کی نشان دہی کرنا جیسے نہ ممکن سا تھا، اس وقت وہ جس قدر پریشان تھا اُسکی باڈی لینگوتج سے زرہ برابر بھی ظاہر نہ ہوا وہ اصفہان سہگل تھا.. اپنی کمزوریاں دنیا پر آشکار کر دینا ناقابلِ تلافی جرم تھا اُس کے لئے..

" .. باس میں کلاس روم کے باہر کھڑے گارڈز کو کال کرتا ہوں "

یاور (اُس کے خاص آدمی) نے اصفہان کے ماتھے پر پڑتے بل متفکر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا..

"Do it and call your surveillance experts I want live CCTV footage for all the cameras installed in Daria's University.."

اصفہان کی سرد رو بدار آواز سن کر یاور فوراً ایس باس کہتا داریاء کی حفاظت پر مامور گارڈز کو کال ملا گیا..

" باس فکر کی کوئی بات نہیں کلاس روم میں اب بھی کافی سٹوڈنٹس ہیں اور ٹیچر بھی اندر ہی موجود ہے کوئی نیا ٹیچر آیا ہے آج پروفیسر حارث کی جگہ تبھی سٹوڈنٹس کا Q/A سیشن چل رہا ہے وہاں.. "

کال ڈس کنیکٹ کر کے جوں ہی یاور نے اُس کو وجہ بتائی سکون اُسکے بوجھل اعصاب پر چھاتا چلا گیا..

" صحیح..اب وہ کرو جو میں نے کہا تھا.. "

یاور کو دو لفظی حکم سادر کر کے وہ لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا.. تمام لوگوں کو آفس سے چلے جانے کا کہہ دیا تھا اُس نے..

"باس چوہان کنسٹرکشن اینڈ ڈیولیپرز سے ایک گھنٹے بعد میٹنگ ہے اُس کا کیا کرنا ہے..؟؟"

جاتے جاتے یاور یکدم پلٹا اُسکی بات سن کر اصفہان کے عنابی لبوں کو پر اسرار مسکراہٹ نے چھوا تھا داڑھی کے اندر چھُپا ڈمپل اپنی جھلک دکھا کر معدوم ہو گیا سرمئی آنکھیں کچھ سوچتی بے اختیار چمک اٹھیں..

" تم جاؤ گے سہگل گروپ آف انڈسٹریز کے MD کی حیثیت سے.. میرا جانا ضروری نہیں"

اُس کا مسرور انداز دیکھ کر یاور بھی ہولے سے مسکرایا، وہ اُس کا خاص آدمی تھا واقف تھا اپنے باس کی پلاننگ سے..

" اور اگر مس نے کوئی پروبلم کی تو کیونکہ میٹنگ تو آپ کے ساتھ تھی ناں

باس ... "

" مس خود بھی MD کمپنی کے لگے گا انکو ٹائم ہی ہیں CEO سے ملاقات کے لیے اور پروبلم وہ بالکل نہیں کریں گی اور ویسے بھی ابھی انھیں ضرورت ہے ہماری وہ پروبلم تو دور کی بات کنٹریکٹ پر بھی سائن کریں گی.. "

متبسم لہجے میں کہتا وہ کشادہ سینے، چوڑے ورزشیں شانوں والا شخص ٹیبل پر رکھا اپنا برانڈ سگار اُٹھاتے ہوئے لبوں میں دبا کر اُسکو شعلہ دیتا کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آرامداہ انداز میں جھول گیا، سکون روح میں سرائیت کرتا چلا گیا تھا.. سب کچھ اُسکے بنائے ہوئے پلان کے مطابق ہو رہا تھا اب تک

وسیع لیکچر ہال میں بیٹھے تقریباً دو سو سے زائد سٹوڈنٹس ایک دوسرے سے باتوں میں مشغول تھے، پوری کلاس جیسے کسی سبزی مارکیٹ کا نقشہ پیش کررہی تھی اس وقت، سٹوڈنٹس کی آوازوں نے جیسے درودیوار تک میں لرزش برپا کر رکھی ہو..

ایسے میں لیکچر ہال میں داخل ہونے والے شخص کی آمد کو بھی نہ محسوس کر سکا.. کیوں کہ سارے ہی اپنی باتوں میں مگن تھے.. وہ خاموشی سے چلتا ہوا اسٹیج پر بنے لکڑی کے ڈائس کے پیچھے جا کھڑا ہوا اب تک اُسکی موجودگی کا احساس کسی کو نہ ہوا تھا..

" داریاء یار پیرس ویکیشن کا پلان بناؤناں میں بور ہو گئی ہوں پاکستان میں..

دو سال ہو گئے ہم کہیں نہیں گئے ملک سے باہر.. "

مائسہ نے منہ بسور کر اپنے برابر میں بیٹھی داریاء سے کہا جو چہرے پر بے زاری سجائے فیس بک پر سکرولنگ کر رہی تھی..

" داریاء میں کچھ کہہ رہی ہوں... "

مائسہ نے اپنی بات یوں نظرانداز ہوتے دیکھ کر قدرے جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا..

" میں بھی سن رہی ہوں تمہیں میری جان.. "

داریاء نے اُسکی جانب دیکھتے ہوئے بھنویں اچکا کر جواب دیا.. اُسکی باتوں کو خاطر میں اُس لیے نہیں لائی تھی وہ کیوں کہ جانتی تھی کہ ابھی اُس کے بھائی کا دور دور تک کوئی پلان نہیں کسی فارن ٹور کا..

وہ دونوں ملک کے بڑے بزنس کمیونٹی کے امیر گھرانوں سے تعلق رکھنے تھیں.. یہ مشہوری popular girls والیں یونیورسٹی کی سب سے دونوں کی امارت، ذہانت اور خوبصورتی کے باعث ان دونوں کو حاصل تھی مگراس سب کے ساتھ ان دونوں پر نک چڑھی اور مغرور ہونے کا لیبل بھی لگا ہوا تھا وجہ یہ کہ کبھی دونوں نے ایک دوسرے کے علاوہ کسی تیسرے سے نہ دوستی کی نہ کسی اور طرح کے مراسم بڑھائے..

"صرف سنو نہیں غور بھی کرو میری بات پر تم.."

مائسہ نے بدمزہ ہوتے جوں ہی نظریں سامنے اسٹیج پر گھمائیں نگاہ ڈائس کی دوسری جانب کھڑے شخص پر جا ٹھہریں جو اپنے ہونٹوں کے سامنے مائک ٹھیک کر رہا تھا ساتھ ہی ایک دو بار غصے بھری نظر دنیا و مافیا سے بیگانہ سٹوڈنٹس پر بھی ڈال دیتا جواب تک مدہوش تھے..

" یہ ہیرو کون ہے ؟؟؟ "

مائسہ نے داریاء کے بازو پر کہنی ماری جو ایک بار پھر موبائل پر مصروف ہو چکی تھی ابھی وہ اس وار کا بدلہ مائسہ سے لیتی اور اُسکی کہی بات پر نظریں اٹھاتی .. کلاس روم میں کسی کی کھنکار بذریعہ مائک گونجی

"Should I start if you guys are done with your important discussions ? "

سرد سپاٹ آواز میں کہتے اُس نے ایک طائرانہ نگاہ تمام سٹوڈنٹس پر ڈالی جو اب بالکل خاموش سامنے اسٹیج پر دیکھ رہے تھے .. داریاء ہاتھ میں تھاما موبائل جینس کی جیب میں ڈالتی سامنے نظر آتے شخص کی جانب متوجہ ہو گئی ..

"آج سے پانچ سال قبل میں یہاں ان ہی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھتا تھا لیکن فخریہ یہ بات میں کہہ سکتا ہوں کہ باتیں کرنے کے لیے نہیں پڑھنے کے لئے کیونکہ میں اپنا وقت ضائع کرنے نہیں آتا تھا یہاں نہ ہی میں آپ سب کی طرح بے ادب تھا.."

اُس نے سنجیدگی سے اپنی بات کہنا شروع کی سٹوڈنٹس اب شرمندہ ہوتے نظریں جھکانے لگے تھے سوائے چند ایک کے جن میں سے ایک سٹوڈنٹ اُسکو بے حد غور سے دیکھتی بے تاثر چہرہ لئے بیٹھی رہی اُسکی باتوں کا جیسے کوئی اثر نہیں ہوا اُس پر.. البتہ چہرے کی رنگت سرخ ہوگئی، ہاتھ پر بندھی وائٹ ایپل سمارٹ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے اُس نے لب بھینچ لئے..

جبکہ دوسرا اسٹوڈینٹ تھا بلال اعظم، کلاس کا بگڑا ہوا امیر زادہ جو اپنے شیطانی دماغ میں منصوبہ بندی کر رہا تھا نئے پروفیسر کو پرینک کرنے کا..

" آپ لوگوں کو پتا ہے آپ سے زیادہ ہوشیار اور تمیزدار تو pre-nursery کے بچے ہوتے ہیں جو ٹیچر کے کلاس میں آنے کا ویٹ کرتے ہیں ٹیچر کی غیر موجودگی میں کلاس کے ڈیکیورم کا خاص خیال رکھتے ہیں اور آپ اپنے آپ کو دیکھیں ان بچوں سے بھی نچلی سطح پر آتے ہیں آپ لوگ، شاید آپ سب نے پڑھ لکھ کر گواہ دیا ہے..."

پہلے دن ہی اُس نے سٹوڈنٹس کو اپنی مینٹلیٹی سے واقف کر دیا تاکہ وہ سب سمجھ جائیں کہ انہیں اُسکی کلاس میں کیسے بیٹھنا ہے.. وہ بدمزاج نہیں تھا مگر اصولوں کا پابند بے انتہا تھا..

" خیر میں امید کرتا ہوں اتنی عزت افزائی کافی ہو گی آپ سب کے لیے اور آئندہ آپ لوگ کبھی نہیں بھولیں گے کہ کلاس میں کس طرح برتاؤ کیا جاتا ہے.. "

اُس نے ایک سنجیدہ نگاہ سر جھکائے بیٹھے سٹوڈنٹس پر ڈالی تقریباً سارے ہی لڑکے لڑکیاں اُسکی جانب دیکھنے سے گریز کر رہے تھے سوائے ایک بنفشی آنکھوں والی سٹوڈینٹ کے جو دوسری رو میں بیٹھی براہ راست اُسکو دیکھتی رہی.. آریس کی بے ساختہ نظر اُس پر گئی دونوں کی نظروں کا تصادم بھرپور تھا مگر دوسرے ہی لمحے آریس اپنی نظر اُس پر سے ہٹاتا اُس کو نظرانداز کر چُکا تھا ..

" میرا نام آریس خانزادہ ہے اور میں یہاں سبجیکٹ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے لیے پروفیسر حارث کی جگہ سینیر پروفیسر کی حیثیت سے مامور ہوا ہوں.. باقی کا تمام سمسٹر یہ کورس آپ کے ساتھ میں ڈیل کروں گا .."

اس بار قدرے مختلف اور دھیما اندازِ بیاں اختیار کرتے ہوئے وہ گویا ہوا سٹوڈنٹس اب اسکی طرف دیکھنے لگے ..

کلاس اسٹارٹ کرنے سے پہلے میں آپ سے کچھ مخصوص باتیں شیر کر لیتا "
" .. ہوں تاکہ آگے آنے والے وقت میں مجھے اور آپکو آسانی رہے
.. ڈائس پر سے مائک اُٹھاتا وہ وہاں سے ہٹ کر اسٹیج کے بیچ و بیچ اکھڑا ہوا

میں نے تین سال قبل اپنا ماسٹرز اس یونیورسٹی سے ہی مکمل کیا تھا، پڑھنے " میں تھوڑا سا اچھا تھا تبھی اسکالرشپ پورے چار سال مینٹین رکھی اور بیچلرز کے ساتھ مکمل کر کے یونیورسٹی لائف کو خیر CGPA کی ڈگری چار
" .. آباد کہہ دیا
سن کر سب اشتیاق بھری CGPA تمام سٹوڈنٹس حیران تھے اُسکی نظروں سے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھنے لگے جوان ہی سب جتنا لگ رہا تھا .. لائٹ بلو فارمل پولو ٹی شرٹ کے ساتھ بلو جینس میں ملبوس پیروں میں وائٹ سنیکرز پہنے وہ واقعی ٹیچر کم اور سٹوڈنٹ زیادہ معلوم ہو رہا تھا ان سب
.. کو

" ایک فن فیکٹ بتاتا ہوں آپ سب کو اپنے بارے میں.. مجھے ٹائے لگانے سے سخت چڑ ہے بیچلرز کی ڈگری مکمل ہوتے ہی مجھے ایک اچھی فرم میں ڈیٹا انالسٹ کی پوسٹ آفر ہوئی.. تنخواہ بھی اچھی تھی اور تجربہ بھی ملتا لیکن میں وہاں محض ایک ہفتے جاب کر سکا کیونکہ وہاں ٹائے لگا کر ڈریس شرٹ میں جانا پڑتا تھا جو مجھ سے نہیں ہو سکتا سو میں معذرت خواہ ہوں اپنی ڈریسنگ پر آپ سب مجھے یوں ہی دیکھ سکے گے یہاں.. "

ہونٹوں پر مبہم مسکراہٹ سجائے اُس نے سٹوڈنٹس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اُس سے کافی حد تک متاثر نظر آنے لگے تھے ..

" نہیں نہیں سر کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ ایسے ہی بہت اچھے لگ رہے ہیں ماشاءاللہ.. "

سامنے کی نشستوں پر بیٹھے سٹوڈنٹس میں سے کسی ایک کی آواز آئی.. آریس نے مسکراتے ہوئے یہ کہنے والی لڑکی کو دیکھا جو آنکھوں میں چاہت کا جہان سموئے والہانہ نظروں سے اُسکو دیکھ رہی تھی ..

"... یہ فائزہ نہایت اوور انسان ہے "

جہاں سارے سٹوڈنٹس فائزہ کی بات پر ہنس رہے تھے وہیں مائسہ دانت پیستی اُسکی جانب دیکھنے لگی جب کہ خاموش بیٹھی داریاء کو اسٹیج پر کھڑے شخص کے جواب کا انتظار تھا ..

" بہت شکریہ بیٹے... چلیں اس بچی کی بات سے یہ اندازہ تو مجھے ہو گیا کہ آپ سب کو میری ڈریسنگ سے کوئی پروبلم نہیں.. "

اُسکے جواب پر جہاں فائزہ کھسیانی ہوئی تھی وہاں داریاء کے گداز ہونٹوں پر بے اختیار مبہم مسکان آکر معدوم ہوئی ..

"چلیں یہ سب تو ہو گئی میرے متعلق گفتگو اب میں کچھ کلاس رولز سے بھی آپ سب کو آگاہ کر دوں.. مجھے کلاس کے دوران آپ سب ٹیچر سمجھئے گا رکھنے کی کوشش کیجئے گا... decorum maintain کلاس روم کا کلاس کے باہر آپ لیکچر سے متعلق اور اگر کوئی اور بھی مسئلہ ہو تو بلا جھجک مجھ سے ڈسکس کر سکتے ہیں کلاس میں ہمارا تعلق سٹوڈنٹ ٹیچر کا ہے اس سے زیادہ نہ میں آپ سے بات کروں گا نا ہی آپ مجھ سے.. ہاں کلاس کے باہر میں آپکا دوست بھی ہوں بھائی بھی اور خیر خواہ بھی تو مجھ سے کسی قسم کا خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے ہاں رولز کلاس کے بریک ہوئے تو پھر کافی زیادہ ہے strength ضرور ڈرئے گا مجھ سے.. آپ سب کی کلاس ورنہ میں آپ سب کا مختصر تعارف ضرور پوچھتا.. خیر کوئی بات نہیں چھے مہینے تک ساتھ رہے گا انشاءاللہ سب سے جان پہچان ہو ہی جائے گی.. "

کلاس کافی حد تک مانوس ہو گئی اُس سے وہ بھی اب کمفرٹیبل محسوس کر رہا تھا ان سب کے درمیان..

" ٹائم ڈیوریشن ختم ہو گیا ہے کلاس کا لیکچر انشاءاللہ ہم کل سے اسٹارٹ کریں گے..

Class is dismissed now you can leave if you want.. "

وہ سنجیدگی سے کہتا ہاتھ میں تھاما مائک آف کر کے ڈائس کی جانب بڑھ گیا ہلکے ہلکے سٹوڈنٹس کی تعداد وہاں سے کم ہونے لگی تھی جاتے ہوئے کچھ سٹوڈنٹس اُس سے گفتگو کرنے لگے چند ایک اُس سے پروفیسر حارث کے بارے میں پوچھنے لگے تھے جن کا جواب وہ خوش اسلوبی سے دیتا رہا.. اس طرح کچھ ہی لمحوں میں تقریباً تمام سٹوڈنٹس کلاس سے نکل گئے..

" کیا ہو گیا داریاء کیا باہر چلنے کا ارادہ نہیں ہے تمہارا؟؟ "

.. مائسہ نے خاموش بیٹھی داریاء کو دیکھتے ہوئے تشویش سے استفسار کیا

" .. تم جاؤ میں آتی ہوں "

مختصر جواب آیا جس پر مائسہ نے آنکھیں سکیڑ کر اُسکو دیکھتے ہوئے اپنا سامان

... سمیٹا تھا

دوسری طرف داریاء کی سنجیدہ ہیزل گرین آنکھیں ڈائس کے اُس پار

کھڑے شخص پر جمی تھیں جو سٹوڈنٹس سے فارغ ہو کر بے وقت کال

.. آجانے کے باعث دس منٹ سے وہاں ہی کھڑا نظر آیا اُس کو

"Are you sure you want to stay here? "

مائسہ نے نشست سے کھڑے ہوتے ہوئے سوال کیا کلاس میں موجود آخری

... دو لڑکے بھی نیو لیکچرار کو سر کی جنبش سے خدا حافظ کہتے جا چکے تھے

" Yeah I'm sure, leave me here and wait for me in the parking.. "

وہ سپاٹ انداز میں کہتی مسلسل اُس کو گھور رہی تھی مائسہ کندھے اچکا کر کلاس روم سے باہر نکل آئی...

" اوکے اینارہ اب اگر تم میرا دماغ کھانا بند کرو تو پک کر لوں تمہیں ہسپتال سے.."

وہ جوارد گرد کے ماحول سے یکسر انجان مسرور سا کال پر مصروف تھا بے اختیار اُسکی بھوری آنکھیں سامنے جا ٹھہریں جہاں وہ ہی پنک لوز شرٹ کے ساتھ گلے میں وائٹ مفلر سٹائل اسٹالر پہنے کندھوں تک آتے سنہرے بالوں والی حسین لڑکی سینے پر بازو لپیٹے بیٹھی سرد نظروں سے اُس کو دیکھ کیا

گھورنے میں مصروف نظر آئی، حسین چہرے پر سپاٹ تاثرات کی چھاپ تھی ..

"..میں تمہیں کچھ دیر میں کال بیک کرتا ہوں اینارہ "
وہ اُسکی جانب متوجہ ہوتا مقابل کی فون سے آتی آواز کو نظر انداز کرتے ہوئے کال کاٹ کر فون جینس کی جیب میں ڈال چکا تھا ..

" Do you want to ask any question miss!! "

آریس نے ڈائس کے سامنے سے ہٹتے ہوئے اُس لڑکی کی جانب دیکھ کر سوال کیا.. داریاء اُسکی پر اثر بھاری آواز سن کر اپنی کرسی سے کھڑی ہوتی اُسکی جانب پیش قدمی کر گئی ..

"... داریاء سہگل "

سنجیدگی سے نام بتایا گیا گویا بہت بڑا احسان کیا گیا ہو.. آریس کی بھوری منور آنکھیں سوالیہ تاثر اختیار کرے اُسکو دیکھ رہیں تھیں جبکہ داریاء اسٹیج سے چند قدموں کے فاصلے پر رکتی سر اُٹھائے سینے پر بازو لپیٹے ہنوز اُسکو دیکھتی رہی.. جس کے بھورے بال اور بھوری ہلکی شیو نے اُسکو کافی پر کشش بنایا ہوا تھا بلاشبہ وہ دلفریب شخصیت کا مالک تھا جس سے کوئی بھی لڑکی لمحوں میں متاثر ہو جاتی لیکن داریاء کو نجانے کیوں سخت چڑ محسوس ہو رہی تھی اُس سے..

"..جی کہیں مس داریاء سہگل کیا سوال کرنا چاہتی ہیں آپ "

وہ رسمی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتا اسٹیج سے اُتر کر جینس کی جیب میں سیدھا ہاتھ پھنسائے ہوئے ایک ادا سے اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا.. اُسکے نزدیک آنے پر داریاء کو اندازہ ہوا کہ وہ کافی دراز قامت ہے مگر یہ بات بھی اُسکے اعتماد کو

متزلزل نہ کر سکی.. اپنے ارد گرد دلفریب مینز پرفیوم کی مہک سے بنا ہالہ محسوس کرتے ہی نظرانداز کر گئی وہ..

" آپ جانتے ہیں آپ کلاس میں پورے پانچ منٹ لیٹ آئے تھے... "

اُس نے سرد لہجے میں اپنی بات کا آغاز کیا جس پر آریس نے کچھ اس طرح سر کو جنبش دی جیسے کہہ رہا ہو کہ ہاں جانتا ہوں آگے بولو..

" آپ جب خود رولز پر چل نہیں سکتے تو آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ پوری کلاس کی اُس طرح انسلٹ کرتے جیسے آپ نے کی تھی.. "

داریاء کی آواز خود بخود تیز ہو گئی آخر کو کافی دیر سے ضبط کیئے بیٹھی تھی وہ..

اُسکی بات سن کر آریس کی سفید رنگت میں لحاظ بھر کو سرخی گھلی مگر اگلے ہی پل وہ بے اختیار اُمڈ آنے والے غصے پر قابو کرتا خاموش کھڑا اُسکو دیکھنے لگا..

" آپ.. آپ ہوتے کون ہیں اتنے بڑے سٹوڈنٹس کی اس قدر انسلٹ کرنے والے.. میں کب سے بیٹھی ہوئی وہاں ویٹ کر رہی تھی کہ جب سارے سٹوڈنٹس چلے جائیں گے تو ہی میں آپ سے بات کروں گی تاکہ آپ کو انسلٹ فیل نہ ہو.. جب ہم سٹوڈنٹس ٹیچرز کی فیلنگس کا خیال کر سکتے ہیں تو آپ لوگ سٹوڈنٹس کو انسان کیوں نہیں سمجھتے؟"

غصے کی شدت سے اُسکی آواز ڈگمگا رہی تھی آنکھوں میں نمی کا تناسب واضح، وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اُسکو اتنا شدید غصہ اس انجان شخص پر کیوں آیا ہے..

" کچھ بولنا پسند کریں گے اپنی صفائی میں یا الفاظ ختم ہو گئے ہیں آپ کے پاس مسٹر آر ایس خانزادہ؟؟ "

آریس کا مسلسل خاموش رہنا اُس کو مزید تپا گیا اُس کی جھنجھلاہٹ کو محسوس کرتے بے ساختہ اسکے عنابی لبوں پر مسکراہٹ ابھری جس کو بھینچ کر وہ فوراً مقابل سے چھُپا گیا مگر داریاء کی تیز آنکھوں سے یہ منظر چھپ نہ سکا سامنے کھڑا خوبرو بارعب شخصیت کا حامل انسان اُس کو زہر لگا تھا..

"...میں انتظار کر رہا تھا"

اُس نے محظوظ کن لہجے میں کہا..

"کس بات کا؟؟" داریاء نے آئبروز اچکا کر سوال کیا..

"اس بات کا کہ کب آپکا یہ میلوڈرامہ ختم ہو گا تاکہ میں اپنی بات کہہ سکوں..."

اُس کے الفاظ اور وہ انداز داریاء کو ششدر کر گیا زندگی میں ایسا پہلی بار ہوا تھا جب کسی نے اُسکی اس حد تک بے عزتی کی ہو..

تواب میں کیا سمجھوں ہو گیا آپ کا میلوڈرامہ یا ابھی کچھ مزید باقی ہے ؟؟ "
"

اب اُسکی باری تھی بولنے کی اور داریاء کی سننے کی وہ مٹھیاں بھینچے خود کو کسی سخت جملہ کہنے سے باز رکھے ہوئے تھی صرف اُس کے عہدے کا پاس تھا ورنہ اس طرح وہ پیش آتی اُس سے کہ آریس خانزادہ زندگی بھر یاد رکھتا ..

آریس دلچسپی سے اُس اٹھارہ سالہ پر اعتماد لڑکی کے معصوم چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھ رہا تھا کہ یکدم وہ دوسری جانب پلٹی ..

" Miss Daria Sehgal it's mandatory on you to attend tomorrow's lecture otherwise I'll deduct 50 marks from your final exams.."

اُس کا بغیر کوئی جواب دیے مڑ جانا آریس کو بے پناہ برا لگا مگر وہ بے تاثر انداز میں اُسکو تنبیہ کرنا نہ بھولا.. اُسکی بات پر دارِیاء ضبط کرتی واپس مڑی..

" Respected sir if you think that I'll be scared by that warning then it's your misconception, I'll attend the lecture if I want to.. And talking about marks deduction, if you deduct even a single mark of mine without any reason based on the marking criteria of university then make sure to be ready to explain it in front of Dean of the faculty.. We pay you to

teach us not to degrade and mock us..

Thank you so much.. "

اپنا کہا مکمل کر کے وہ وہاں ایک لمحے کے لیے بھی نہ رُکی اور تیز قدم اٹھاتی لیکچر ہال کے دروازے کی جانب بڑھ گئی ..

" Interesting.. "

ہاتھ میں بندھی بھوری ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھتے اُس نے ہنکارہ بھرا.. وہ لڑکی اُسکو غصہ تو دلا گئی تھی لیکن ہم وقت ایک پر اسرار سی دلچسپی بھی اُس میں معلوم ہوئی تھی آریس خانزادہ کو، خاموش کھڑا وہ سنجیدہ نظروں سے دروازے کے ساتھ مشقت کرتی داریاء کو دیکھتا رہا جس نے ایک بار بھی مڑ کر مدد مانگنے کی زحمت نہ کی تھی ..

"...اس دروازے کو کیا ہو گیا اب "

مسلسل دروازے کا لاک گھماتے ہوئے داریاء نے دانت پیس کر خود کلامی کی.. وہ یہاں ایک منٹ مزید بھی گزارنے کی روادار نہ تھی.. تیزی سے لاک گھماتا اُس کا ہاتھ لمحے بھر کو ٹھہرا جب عقب سے بھاری قدموں کی ..چاپ اپنی پشت پر سنائی دی اُسے

" Let me try.. "

آریس نے اپنا مضبوط ہاتھ اُس کی دائیں جانب سے لاک کی طرف آگے بڑھاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا، داریاء نے ترچھی نگاہوں سے اپنے ہاتھ کے نزدیک سے گزرتا اُس کے بھورے روئے سے سجے خوبصورت مردانہ بازو کو دیکھا.. غیر ارادی طور پر وہ آریس کے بنائے ہوئے حصار میں کھڑی تھی اس وقت.. داریاء کے وجود سے اُٹھتی پھولوں کی مسرور کن مہک نے ..اوسان تو آریس خانزادہ کے بھی خطا کئے جن پر وہ اگلے ہی لمحے قابو پا گیا

وہ دو قدم دور تھا اُس سے مگر اُس کے وجود سے اُٹھتی حرارت داریاء واضح طور پر اپنے جسم میں سرائیت کرتی محسوس کر سکتی تھی، لاک پر رکھا اُس کا ہاتھ بے اختیار لرزہ جو مسلسل نظریں جھکائے اُس کی ہر ایک حرکت پر غور کرتے آریس نے نوٹ کر لیا تھا..

" Okay.. "

داریاء یکدم ایک قدم پیچھے ہوئی جس کے باعث وہ ٹکرانے والی تھی آریس سے اگر وہ سائیڈ پر نہ ہوا ہوتا تو.. اُس پر سے زبردستی نظریں ہٹاتے ہوئے آریس لاک کی جانب متوجہ ہو گیا.. جبکہ داریاء نے ایک نگاہ اُس کے مصروف چہرے پر ڈالی اور پیچھے کچھ دور سینے پر بازو لپیٹتی دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگی..

"..دروازہ باہر سے لاک ہے یقیناً کسی بچے کی شرارت ہے یہ "

بلند آواز میں خود کلامی کرتے ہوئے آریس نے پیر دروازے پر رکھ کر لاک گھمانے کے ساتھ زور لگایا ..

" تو اب کیا کرے گے ...؟؟ "

فطری طور پر وہ پریشان ہونے لگی تھی آریس نے گردن موڑ کر داریاء کو دیکھا ..

" .. کچھ منٹ پہلے تو تیس مار خان بن رہی تھی اب ساری ہوا نکل گئ "

اس کے ماتھے پر چمکتے ننھے پسینے کے قطروں کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے آریس نے سوچا ..

" .. کچھ نہیں بس انتظار کرے گے "

آریس نے واپس دروازے کی جانب مڑتے ہوئے کندھے اچکا کر سرسری انداز میں کہا ..

" آپ مذاق کر رہے ہیں ناں ؟؟ "

..داریاء اُس کا کمال اطمینان دیکھ کر بے یقینی سے گویا ہوئی

"..میرے اور آپ کے درمیان مذاق کرنے جیسا کوئی رشتہ نہیں "

اُس کے خوفزدہ بے یقین لہجے پر محظوظ ہوتے ہوئے آریس نے جینس کی جیب سے پوکیٹ نائف نکالتے ہوئے لقمہ دیا.. یہ دروازہ کھولنا اُس کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا مگر فوراًوہ دروازہ کھول کر اپنے آپ کو مشکوک ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا ..

" .. عجیب مصیبت ہے "

وہ پیر پٹخ کر رہ گئی، باہر مائسہ نہ جانے کب سے اُس کا انتظار کر رہی تھی اوپر سے اپنے بھائی کی الگ فکر لاحق ہونے لگی اُسے.. اپنی پریشانیوں میں غرق وہ بے بس کھڑی تھی کہ جب اچانک لاک کھلنے کی آواز آئی ..

"..تھینکس کہنے کی ضرورت نہیں ہے "

آریس نے مڑ کر حیران نظروں سے اُس کو دیکھتی داریاء سے متبسم مگر مغرور لہجے میں کہا اور اگلے ہی پل دروازہ کھول کر لیکچر ہال سے نکل گیا..

" Huh, thanks my foot..."

داریاء نے دانت پیس کر بند دروازے کو دیکھا اور جھٹکے سے اُس کو کھولتی خود بھی کلاس سے باہر نکل گئی.. پہلی ملاقات میں ہی دونوں طرف آتش برپا ہو چکی تھی..

UL KHAN WRITES

تاریک سیاہ اور سرد رات میں سنسان تار کول کی سڑک پر تنہا چلتی وہ لڑکی کسی کھلی تجوری کی مانند تھی شہر میں بسنے والے درندوں کے لیے.. لیکن اُس کو جیسے اس سب سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا.. نہ اُس کو اپنے آپ سے کوئی سروکار تھا اب نہ ہی اپنے ارد گرد سے..

تیز چلتی سرد ہوا ابھی اُس کے گال بھیگوتے تواتر آنسوؤں کو خشک نہ کر سکی جو مسلسل اُسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے.. پیروں میں پہنی گھسی ہوئی پلاسٹک کی چپل عنقریب ٹوٹنے کو تھی جب کندھوں پر ڈلا سفید صاف ستھرا چادر نما ڈوپٹہ اُسکے آگے بڑھتے لڑکھڑاتے قدموں کے درمیان آیا اور اگلے ہی لمحے وہ منہ بل زمین بوس تھی..

"آہ..."

دبی ہوئی مختصر سی سسکی اُسکے ہونٹوں سے برآمد ہوئی ماتھا زمین پر ٹکرانے کے باعث بے اختیار درد کی شدید لہریں اُسکے سر میں اُٹھیں جن کو اگلی ہی ساعت نظرانداز کرتی وہ ہتھیلیوں کی مدد سے کھڑی ہو گئی.. ماتھے سے نکلتے گرم سیال کو بے دردی سے ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے اُس نے زمین پر گرا ڈوپٹہ واپس کندھوں پر ڈال لیا.. درد بے پناہ تھا مگر وہاں پرواہ کس کو تھی..

وہ اپنی منزل سے انجان ابھی آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ دور کہیں سے اُسکو گاڑی کے انجن سے اٹھتی تیز آواز سنائی دی..

"اس سے آسان کوئی اور طریقہ نہیں ہے اب.."

لڑکی نے مڑ کر دور تاریکی میں نظر آتی گاڑی کی لائٹس کو دیکھا یقیناً وہ گاڑی بہت دور سے سیدھا اُسکی طرف ہی آ رہی تھی تیز رفتار کے ساتھ..

" میں یہ کرنا نہیں چاہتی تھی... مگر میرے اپنوں نے مجھے مجبور کر دیا اس نہج پر پہنچنے پر کہ اب دوسرا کوئی اور رستہ ہی نہیں میرے پاس.. میں تو آج اس دُنیا سے جا رہی ہوں مگر جاتے جاتے تجھ سے ایک فریاد ہے میری میرے مالک گو تو نے میری ایک بھی دعا نہ سنی شاید میری دعاؤں میں ہی وہ ٹرپ، وہ التجا نہ تھی لیکن اب کی ہوئی اس دعا میں ٹرپ ضرور ہے آخر کو مر رہی ہوں صرف اس دعا کی قبولیت کے لیے میں... "

اُس نے بے بسی سے سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھا جو چند ہی لمحوں میں اُس کے اوپر سے اُسکو روندتی ہوئی گزر جاتی ..

" وہ سب جنہوں نے مجھ سے میری معصومیت چھینی، میرا اعتبار توڑا، مجھے رسوا کیا.. اے میرے مالک میرے بعد اُنکی نسلوں سے بھی ان زخموں کا حساب ضرور لینا ..

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ... "

آنکھیں سختی سے میچ کر وہ سڑک کے درمیان آکھڑی ہوئی.. گاڑی کے ٹائروں کی اونچی آواز چیخوں کی مانند خاموش فضا میں گونجی جس کے کچھ ہی لمحوں بعد وہ ہوش و خرد سے بیگانہ سڑک پر پڑی تھی ..

ہم عموماً خودکشی کرنے والوں کو برا بھلا کہتے ہیں.. ہم کہتے ہیں کہ ان میں ہمت نہ تھی دنیا سے لڑنے کی، دکھوں کا مقابلہ کرنے کی تبھی وہ ایک آسان راستا چنتے ہیں اپنے مسائل سے رہائی کا مگر کیا موت بھی کبھی آسان حل ہوا ہے؟؟ زندگی سے محبت تو دنیا میں آنے والے چند منٹوں کے مہمان کو بھی ہوتی ہے تو آخر کیوں ایک باشعور ہوشمند انسان موت کو گلے لگا لیتا ہے؟؟ کیوں وہ ہر چیز سے اتنا بیگانہ ہو جاتا ہے؟؟ کیوں اُسکو جینے کی کوئی بھی وجہ نہیں دیکھتی؟؟ کیوں تمام رشتوں اپنے پیاروں سے وہ اجتناب کر لیتا ہے؟؟

ان تمام سوالوں کا جواب تو نہیں مگر خلاصہ ایک ہی ہے.. اگر ہم اپنے ساتھ رہنے والے، خود سے جڑے رشتوں کی دل آزاری کرنا چھوڑ دیں.. زبان کی ضرب کو تلوار کی ضرب کی مانند سمجھیں تو شاید پھر یہ سوال ہی نہ پیدا ہوں گے..

اگر ہم بغیر تصدیق کے باتیں نہ کریں، بے مول وعدے نہ کریں، جھوٹے آسرے نہ دیں اور رشتوں کا اعتبار کریں تو شاید پھر ہمیں خودکشی کرنے والوں کو برا بھلا کہنے کا موقعہ نہیں ملے گا اور نہ ہی ان سوالات کے جواب تلاش کرنے کی ضرورت باقی رہے گی.. کسی کو اس حد تک نہ آزمائیں کے اُس کو آپ سے تو دور، زندہ رہنے سے بھی نفرت ہو جائے..

UL KHAN WRITES

" ان کو اچانک کیا ہوا ایسے فون کون بند کرتا ہے بھلا؟؟؟ "

اینارہ نے فون آف کر کے اپنے اوورال کی جیب میں ڈال دیا... آٹھ گھنٹے کی نائٹ شفٹ کرنے کے بعد وہ ابھی کچھ گھڑی کے آرام کے خاطر اپنے روم میں آکر بیٹھی تھی کہ آریس کی کال آگئی جس سے آدھی ادھوری بات کرنے کے بعد وہ کمر سیدھی کرنے ہی لگی تھی کہ ایک بے حال سی نرس بھاگتی ہو روم کے اندر آئی..

" یا اللہ خیر!! کیا ہو گیا تمہیں زینت.. کوئی ایمر جنسی ہے کیا؟؟ "

اینارہ جو ابھی آنکھیں بند کرنے والی تھی فوراً ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی..

" جی ڈاکٹر صاحبہ ایمر جنسی ہی ہے ایک بہت چھوٹا سا بچہ ہے ڈاکٹر صاحبہ... اُسکا بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے.. "

نرس نے پھولتی سانس کے درمیان اپنی بات مکمل کی جس کو سن کر اگلے ہی پل ایناره تیزی سے کھڑی ہوتی سر سے ڈھلکتا سیاہ ڈوپٹہ درست کر کے فوراً روم سے باہر نکلی نرس اُسکے پیچھے پیچھے چل دی تھی..

" کتنی دیر ہو گئی ہے بچے کو ایمرجنسی میں پہنچے ہوئے اور عمر کتنی ہے اُسکی.. "

اُس نے مصروف سے انداز میں سوال کیا تیز قدم ER کی جانب گامزن تھے..

" پانچ منٹ ہوئے ہونگے اور عمر شاید پانچ سال ہو ڈاکٹر صاحبہ... "

اُسکی بات سن کر ایناره نے سر کو اثبات میں جنبش دی اور سامنے شیشے کا ER دروازہ دھکیلتی میں داخل ہوئی جہاں دل دہلا دینے والے منظر نے اُسکا استقبال کیا..

پانچ سالہ صحتمند نہایت کیوٹ بچہ جس کی یلو ٹی شرٹ ماتھے پر لگی چوٹ سے نکلتے خون کے باعث سرخ تھی اور وہ بے ہوش پڑا تھا سفید بیڈ شیٹ بھی جگہ جگہ سے اُسکے خون سے رنگی ہوئی ..

" یااللہ ... "

بے اختیار اُس کے لبوں سے یہ جملہ ادا ہوا بچے کے اوپر جھکی ڈاکٹر اُسکی آواز سن کر اُسکی جانب پلٹی ..

" Dr Inara we need your help..

بلیڈنگ رک نہیں رہی ہے بہت زیادہ بلڈ لاس ہو گیا ہے.. "

ڈاکٹر عائشہ نے پریشانی سے کہا وہ ان کی بات سن کر فوراً آگے بڑھی ..

" Did you check his Body temperature ?? "

..اس نے بچے کی سست روی سے چلتی نبض ٹٹول کر جانچتے استفسار کیا

" Yes it's normal.. "

" ..آئس بیگ لے کر آئیں زینت... جلدی "

ڈاکٹر کی بات سن کر اُس نے فوراً نرس کو ہدایت دی جو لمحوں میں آئس بیگ لیے وہاں موجود تھی... ایناره نے آئس بیگ کو sterile cotton guaze میں لپیٹ کر ماتھے پر لگے زخم پر رکھا.. چند منٹوں میں خون نکلنا بند ہو گیا تھا..

" اللہ تیرا شکر ہے خون تو رُکا ورنہ میں تو اس قدر پریشان ہو گئی تھی کچھ نہیں سمجھ آ رہا تھا مجھے... "

..ڈاکٹر عائشہ نے تشکر بھرے لہجے میں کہا

" میرے بھی ہاتھ پیر پھول گئے تھے اس معصوم کو دیکھ کر.. زینت یہ کس کے ساتھ آئے ہیں کیا حادثہ پیش آیا ہے بےبی کے ساتھ ؟؟ دیکھنے سے تو لگ رہا زخم سیڑھیوں سے گرنے کے باعث آیا ہے.. "

اینارہ نے اُسکا زخم صاف کرتے ہوئے نرس سے پوچھا..

" ڈاکٹر صاحبہ گھر کے ملازم کے ساتھ آیا ہے بچہ اُس نے مجھے یہ ہی بتایا بچہ صبح سو کر اُٹھا کمرے میں کوئی نہیں تھا تو خوف سے نیچے بھاگا وہ جس کے باعث پیر پھسل گیا اس کا سیڑھیوں پر.. رب جانے کے کتنی تکلیف میں ہے معصوم.. "

نرس نے آنکھوں کے بھیگے کنارے صاف کرتے ہوئے بچے کو دیکھا جو بے ہوش ہونے کے باوجود بھی درد کی شدت سے کانپ رہا تھا..

"اللہ ہدایت دے آج کل کے ماں باپ کو.. شکر ہے زخم گہرا نہیں تھا صرف ایک ٹاکہ لگے گا.. مجھے سکون کا انجیکشن دیجئے اور بیبی کے کپڑے چینج کر کے اسکی باڈی پر لگے بلڈ کو صاف کر دیں زینت.."

اینارہ نے مصروف سے انداز میں کہا اور نرس کے ہاتھ سے انجیکشن تھام کر بچے کے بازو پر لگا دیا جس کے بعد اُسکے زخم پر اسٹیچز لگانے کے بعد وہ اُس معصوم کے ماتھے پر بکھیرے بال احتیاط سے سمیٹتی نرس کو کچھ ضروری ہدایات دے کر ای آر سے باہر نکل آئی..

"ڈاکٹر صاحب ہمارا علی بابا کیسا ہے بہت خون نکل رہا تھا معصوم کا.. اللہ سمجھے بیگم صاحبہ کو.."

آخر کا جملہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے خان نے تشویش سے پر لہجے میں اینارہ سے پوچھا..

ٹھیک ہے ابھی سکون کا انجیکشن لگا دیا ہے میں نے علی کو.. خان صاحب "

" علی کے والدین کہاں ہیں ؟؟

.. اینارہ خود کو یہ پوچھنے سے باز نہ رکھ سکی

ڈاکٹر صاحب بڑے صاحب تو کام کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا "
ہے.. ہمارا صاحب بہت اچھا آدمی ہے وہ لے کر جا رہا تھا علی بابا کو اپنے ساتھ
مگر بیگم صاحب نے منع کر دیا کہا کہ وہ بچے کو سنبھال لے گی لیکن اُسکو اپنے
دوستوں سے ہی فرصت نہیں ہے ہر وقت تو صاحب سے جھگڑا کرتی ہے بیگم
صاحب.. ابھی بھی ہم کب سے اُسکو کال کر رہا ہے کال وہ اُٹھا نہیں رہی..
کل رات سے بچہ گھر میں اکیلا تھا صاحب جی ہم سے ہر ایک گھنٹے بعد کال کر
کے پوچھتا ہے رات ہی جب ہم نے اُسکو بتایا کہ بیگم صاحبہ گھر پر نہیں اُس
نے تب ہی فلائٹ کر لی تھی ابھی بس پہنچتا ہی ہو گا.. اب مجھے تو سمجھ نہیں

آرہا ڈاکٹر صاحب میں کس منہ سے اُسکا سامنا کروں میں نے اُسکو اس سب کی اطلاع بھی نہیں دی.. علی بابا کی حفاظت نہ کر سکا میں... "

ملازم نے آنکھوں میں آئے آنسو کندھے پر لٹکے مفلر سے پونچھتے ہوئے روہانسی لہجے میں کہا..

" آپ فکر نہ کریں مجھے اپنے صاحب کا نمبر دیجئے میں ان سے کال پر بات کرتی ہوں.. آپ پلیز بیٹھ جائیں کہیں آپ کی اپنی طبیعت نہ بگڑ جائے.. "

اینارہ نے آدھیڑ عمر ملازم کو فکر مندی سے دیکھتے ہوئے کہا..

" جیتی رہو ڈاکٹر صاحب اللہ آپکو خوش رکھے.. یہ رہا ہمارے صاحب کا نمبر.. "

اُس کے سر پر ہاتھ پھیر کر موبائل کھولتے ہوئے اُس نے ایناره کو نمبر دکھایا جو اپنے موبائل میں سیو کر کے اُس نے سر کو شکریہ ادا کرنے کے انداز میں جنبش دی ..

" ... والدین کے لڑائی جھگڑوں میں ہمیشہ اولاد ہی متاثر ہوتی ہے "
ایناره پر سوچ نظریں سفید فرش پر جمائے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی... دل مسلسل اُس چھوٹے سے فرشتے کے لیے فکر مند ہو رہا تھا ..

UL KHAN WRITES

" Take it easy, everything will be according to our plan.."

آئیلین جو لب بھینچے بیٹھی مسلسل کانفرنس ٹیبل کی سیاہ سطح پر اپنے ہاتھ میں تھاما سلور پن بجا رہی تھی سیہان کی آواز پر چونک کر رُک گئی اور اُسکی جانب دیکھا جو اسکے برابر والی کرسی پر بیٹھا سنہری شہد رنگ آنکھوں میں نرم تاثر لیے اُسکو دیکھ رہا تھا ..

" I hope so.."

آئیلین زبردستی مسکراہٹ لبوں پر سجاتی مدھم آواز میں گویا ہوئی اس ایک ٹینڈر پر پوری کمپنی استحکام ہونی تھی اگر یہ آج اُس کے ہاتھ سے نکل جاتا تو کمپنی کا مزید دو ماہ کے لیے بھی چل پانا خاصا مشکل تھا ..

" تم فکر نہیں کرو یار یہ ٹینڈر نہیں ملاء تو کوئی بات نہیں کسی اور فرم کے ساتھ ہو جائے گا، بے فکر رہو .."

آئیلین کی اتری شکل دیکھ کر اُسکا موڈ بہتر کرنے کے خاطر اُس نے کہا جس کو سن کر وہ ہولے سے مسکرا دی ..

" ... وہ ٹینڈر صرف دو ماہ تک ہمارے اخراجات برداشت کر سکے گا سیہان

مجھے ہر حال میں یہ ٹینڈر چاہیے کمپنی کے لئے.. "

اُس نے ٹیبل کی سطح گھورتے ہوئے کہا سیاہ اور سفید کے امتزاج سے اطالین طرز پر تعمیر کیا گیا علیشان کانفرنس ہال میں بیٹھے سبھی لوگ اس وقت دعا گو تھے کہ کچھ لمحوں بعد ہونے والی میٹنگ کامیاب ہو اور کمپنی کو یہ ٹینڈر مل جائے تاکہ سب کی نوکریاں محفوظ رہیں کئی لوگ اس ادارے سے منسلک تھے جن کو بے روزگار کرنے کے بارے میں آئیلین سوچ بھی نہیں سکتی تھی ..

" انشاءاللہ.. "

سیہان دل سے اُس کے لئے دعا کر گیا یہ لڑکی اُسکو بہت عزیز تھی.. ابھی وہ اور نہ جانے کتنی دیر اُسکو خاموشی سے دیکھتا رہتا کہ کانفرنس ہال کا دروازہ کھلا سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس شخص اندر داخل ہوا جس کے پیچھے دو اور آدمی تھے..

" Good Morning Gentlemen.. Have a seat.. "

ان کو اندر آتے دیکھ آئیلین رسمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتی چیئرز کی جانب اشارہ کرکے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اُسکو دیکھ کر سب اخلاقاً ان کا استقبال کرنے کے خاطر کھڑے ہو گئے تھے..

" Thank you for the warm welcome Ms Aileen.. "

یاور نے مسکرا کر کہا اور سب اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان ہو گئے..

"اتفاق دیکھئے آج بھی مسٹر سہگل سے ہماری ملاقات نہیں ہو سکی آج بھی موصوف کہیں مصروف ہوں گے غالباً؟؟"

اس قدر اہم میٹنگ میں اکیلے یاور کو دیکھ کر اُسکو شدید طیش آیا تھا جس کا اظہار کرنا وہ نہ بھولی انداز معمولی تھا مگر لہجے میں تیرتی کاٹ وہاں موجود ہر فرد کے ساتھ دوسری طرف سکرین پر اُسکو دیکھتے شخص نے بھی محسوس کی جس پر وہ محظوظ ہوتا مسکرانا نہ بھولا..

" She got that spark..."

ہونٹوں کے درمیان دبے سگار کا دھواں سرمئی بادلوں کی صورت ہوا کے سپرد کرتے ہوئے اُس نے دلچسپی سے سکرین پر سامنے بیٹھی نظر آتی چوبیس سالہ لڑکی کو دیکھا جو مارون ٹوپیس کے ساتھ کریم ڈریس شرٹ میں ملبوس لمبے سیاہ بالوں کی اونچی سلیک پونی ٹیل بنائے نظر لگ جانے کی حد تک حسین

لگ رہی تھی مگر غیر یقینی طور پر اُسے آئیلین کے حسن نے نہیں لہجے میں تیرتی کاٹ نے متاثر کیا ورنہ عموماً لوگ اُسکی خوبصورتی سے ہی متاثر ہوتے، زبان سے تو وہ اچھے اچھوں کی بولتی بند کر دیا کرتی تھی..

" نہیں مس.. مصروف نہیں تھے ہاں البتہ ایک ایمر جنسی ضرور آگئی تھی جس کے باعث وہ اس میٹنگ میں شامل نہ ہوسکے.. ہم ٹینڈر کے حوالے سے کچھ باتیں ڈسکس کر لیں.. "

یاور نے جیب میں لگا مائکروفون اور کیمرا نہ محسوس انداز میں درست کرتے ہوئے اپنے سامنے رکھی فائل آئیلین کی جانب کھسکا دی..

" جی ضرور یہی تو کرنے بیٹھے ہیں ہم سب یہاں شروع کریں.. "

اُس نے فائل تھام پر نخوت بھرے لہجے میں کہا..

" یہ میری شیرنی.. "

.. برابر بیٹھے سیہان کے لبوں پر مبہم تبسم بکھر گیا

" ٹینڈر کے مطابق چوہان کنسٹرکشن اینڈ ڈیولیپرز کو سہگل اینٹرپرائزز کی طرف سے ٹینڈر پاس ہوتے ہی پانچ ملین ڈالر کیش اماونٹ پے کر دیا جائے گا .....باقی کے تین ملین کنٹریکٹ ختم ہونے کے بعد "

" کیا مطلب کس قسم کا کنٹریکٹ ؟؟ "

ابھی وہ مزید آگے کچھ کہتا کہ سیہان نے اُسکی بات بیچ ہی میں کاٹ دی تیوری چڑھائے اُس نے یاور کو گھورنے کے بعد آئیلین کو دیکھا جو لب بھینچے سرخ چہرہ لئے فائل پر لکھی تحریر پڑھ رہی تھی ..

جبکہ دوسری جانب سکرین کے سامنے بیٹھا شخص جہاں سیہان کی مداخلت پر بدمزہ ہوا تھا وہی آئیلین کے تاثرات دیکھ کر مسرور ہو گیا ..

" مسٹر سیہان یہ وہ کنٹریکٹ ہے جو مس آئیلین سائن کریں گی تب ہی یہ ٹینڈر پاس ہو گا.. "

یاور نے آرام سے بتایا سیہان کے ماتھے پر لکیروں کا جال نمایا ہوا تھا..

" کیا شرائط ہیں کنٹریکٹ کی؟؟" اُس نے دبی آواز میں استفسار کیا..

" شرط نمبر ایک دس ماہ تک کمپنی پیسے کی لین دین کسی اور کمپنی کے ساتھ نہیں کر سکتی... آپکی کمپنی میں ہونے والی تمام تبدیلیاں سہگل اینٹر پرائزز کے چیئر پرسن یعنی اصفہان سہگل دیکھیں گے کمپنی کے شیر ہولڈر وہ نہیں ہونگے مگر کاغذی طور پر دس پرسنٹ شیر زان کے نام کیے جائیں گے.. مسٹر اصفہان سہگل کو کمپنی میں آنے والے تمام پروجیکٹس کی ڈیٹیلز مس آئیلین خود بتائیں گی اور ان کو ہر قسم کے حالات سے بریف کرنا مس ہی کی ذمہ داری ہے.. کنٹریکٹ بریک کرنے کی صورت میں دس ملین ڈالرز کا جرمانہ مس آئیلین پر لاگو ہو گا جو اگر ایک ہفتے کے اندر انہوں نے پے نہیں

کیا تو انکو جیل ہو جائے گی غیر قانونی عمل کرنے کی صورت میں.. اس کنٹریکٹ پر سائن کر کے ہی ٹینڈر چوہان کنسٹرکشن اینڈ ڈیولپرز کو دیا جائے گا.. "

یاور کی بات ختم ہونے پر وہاں موجود ہر نفوس کو سانپ سونگھ گیا البتہ آئیلین فائل بند کر کے تحمل سے بیٹھی اُس کی باتیں سن رہی تھی..

" ہمیں یہ.. "

" ہمیں یہ کنٹریکٹ منظور ہے، تیاریاں مکمل کیجئے آپ... "

سیہان فوراً یہ آفر رد کرنے ہی لگا تھا کہ آئیلین نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے ہاتھ میں تھامے پین کا کیپ کھولا..

" یہ.. تم کیا کر رہی ہو آئیلین.. "

وہ بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا گویا ہوا.. آنکھیں حیرت سے پر سکون بیٹھی آئیلین کو دیکھ رہیں تھیں..

" میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور رستہ نہیں ہے اس کمپنی کو بچانے کا
سیہان.. "

آئیلین پین فوراً ٹیبل پر رکھتی اُس کی جانب پورا گھوم گئی.. بنفشی آنکھوں میں خوف کا شبہ تک نہ تھا، تھا تو محض عظم.. دور کسی اور بلڈنگ میں سکرین کے سامنے بیٹھے شخص نے کافی دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا..

" مگر آئیلین... "

" اگر مگر کچھ نہیں یار.. دس ماہ کی تو بات ہے، ٹرسٹ می کچھ بھی نہیں ہو گا.."

اُس نے سیہان کے ہاتھ پر اپنا سرد ہاتھ رکھ کر گویا اُسکی تو نہیں لیکن اپنی یقین دہانی ضرور کی تھی جس چیز کو وہ محض دس ماہ سمجھ رہی تھی اس قلیل عرصے

میں وہ سالوں کی مسافت طے کرنے جارہی تھی عنقریب جس کا اُسکو ذرا احساس نہ تھا، سیہان نے ہونٹ بھینچتے اُسکے سرد ہاتھ کو تھام لیا..

" مس آئیلین جلدی نہیں ہے آپ کل تک آرام سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرلیں.. "

یاور کی آواز سن کر وہ اُسکی جانب متوجہ ہوئی کانفرنس ٹیبل کے ارد گرد بیٹھا ہر ایک فرد پر امید نظروں سے اُسکو دیکھ رہا تھا ان سب کی امید ہی تو تھی وہ..

انسان بھی کتنا کم عقل ہوتا ہے دنیاوی کمزور سہاروں سے اپنی امیدیں وابستہ کرلیتا ہے اگر یہ ہی امید خود کے تخلیق کار سے وابستہ کرلے تو کبھی کوئی مایوسی نہ ہو..

" نہیں مجھے وقت نہیں چاہیے میں فیصلہ پہلے ہی کر چکی ہوں.. "

اُس نے سنجیدگی سے کہتے فائل ہر سائن کر دیا جس کے فوراً بعد مبارکباد کا تبادلہ شروع ہو گیا.. کچھ سنجیدہ اور فکر مند نظر آتے سیہان نے جبراً مسکراتے ہوئے یاور سے مصافحہ کیا جس کے بعد وہ کنٹریکٹ کی کاپی آئیلین کے حوالے کر کے وہاں سے نکل گیا..

میٹنگ کے ختم ہوتے ہی لیپ ٹاپ سامنے رکھے بیٹھے شخص نے سکرین نیچے کر دی اور آرامداہ انداز میں اپنی ریوالنگ چیئر پر جھول گیا.. پلان سارا اس کے مطابق چل رہا تھا مگر اوپر والا ماسٹر مائنڈ ایک الگ ہی پلان تخلیق کر چکا تھا ان دونوں کے لئے اور بے شک وہ سب سے بہترین پلانر ہے..

" کمپنی کا بینک اکاؤنٹ چیک کروائیں بخاری صاحب.. پیسے آتے ہی کمپنی کے فنڈز میں ایڈ کروا دیں لیکن اس سے پہلے یہ خوشخبری تمام اسٹاف کو دے دیں سب بے حد پریشان تھے.. "

وہ ان کے جانے کے بعد اپنی کمپنی کے اہم ارکان کے چہروں پر خوشی دیکھ کر آسودگی سے سانس لیتی ہوئی واپس کرسی پر بیٹھ گئی..

"جی میم میں ابھی سب کو خوشخبری سناتا ہوں.."

بخاری صاحب بے پناہ خوش ہوتے ہال سے نکل گئے ایک ایک کر کے سب کے وہاں سے چلے جانے کے بعد آئیلین اور سیہان وہاں اکیلے رہ گئے تھے..

"سب کے ساتھ اچھا کرتے کرتے تم نے اپنے ساتھ غلط کر دیا ہے آئیلین صارف چوہان.."

بہت دیر تک خاموش رہنے کے بعد وہ دھیمی آواز میں بولا..

"کچھ غلط نہیں ہوا ہے... مجھے اللہ پر بھروسہ ہے سب ٹھیک رہے گا.."

آئیلین کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتی آنکھیں موند گئی سیہان خاموشی سے اُسکو دیکھتا رہا دل ہی دل میں آئیلین کی خیریت کی دُعا کی تھی اُس نے اور کاش وہ اُسکی خیریت کے بجائے اس وقت اپنی خیریت کی دعا کرلیتا...

زندگی میں یہ لفظ کاش ہو بہو ایک مرثیہ ہے.. ہر کہانی کا ٹراجک اینڈ اس ہی کی مرہونِ منت طے پاتا ہے...

UL KHAN WRITES

" Damn it....."

کار کا دروازہ پوری قوت سے کھول کر بند کرتی وہ دانت پیس کر دبی دبی آواز میں غرائی.. غصہ تپتی ہوئی اگ کی مانند اُسکے پورے وجود کو جھلسا رہا تھا..

داریاء میم کیا آپ ٹھیک ہیں ؟؟ کسی نے آپ سے کوئی بد تمیزی کی ہے "
"... ہمیں نام بتائیں اُس شخص کا ابھی کام تمام کر دیں گے اُسکا
اصفہان کے تعینات کئے ہوئے باڈی گارڈز داریاء کی دگرگوں حالت دیکھ کر
.. فوراًاپنی گاڑی چھوڑتے ہوئے اُسکے پاس آئے

اللہ کے واسطے ظفر بھائی میرا پیچھا چھوڑ دیں آپ.. آپ کو کتنی بار کہوں "
میں یونیورسٹی کے ٹائم پر نہیں آیا کریں میری کار کے نزدیک سب مجھے عجیب
"... عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں چلیں جائیں یہاں سے
.. داریاء جو پہلے ہی تپی کھڑی تھی باڈی گارڈ کو دیکھ کر مزید سیخ پاہ ہوگئی

" ... مگر میم باس نے کہا تھا "

اس ٹائم وہ نہیں میں ہوں آپکی باس اور جو میں نے کہا وہ آپ کیجئے ورنہ "
جھوٹی سچی ایسی شکایات آپکی لگاؤ گی آپ کے باس سے کہ نوکری سے ہاتھ
"..دھونا پڑ جائیں گے آپ کو
ظفر کی بات بیچ ہی میں کاٹ کر وہ غصیلی آنکھوں سے اُسکو گھور کر درشت
لہجے میں بولی.. دھمکی ایسی دی تھی کہ لمبے چوڑے چلیس سالہ مرد کا حلق
..سوکھ گیا

آہ.. نہیں نہیں داریاء میڈم آپ بس حکم کریں ہمیں کیا کرنا ہے.. باس کو "
...شکایت نہیں لگایئے گا ہماری..." وہ ملتجی لہجے میں گویا ہوا
ٹھیک!! تو اپنے ان گارڈز کی فوج کو پکڑیں اور یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر "
"...جا کر میرا انتظار کریں میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں
..اُس نے نخوت سے بھنویں اچکا کر کہا

"... مگر "

اگر مگر کچھ نہیں... آپ جائیں ورنہ میں ابھی ہی کال کرتی ہوں...." "

..اُس نے کندھے پر لٹکے بیگ سے موبائل نکالا

" ...اچھا اچھا میم میں جارہا ہوں "

وہ ماتھے پر آیا پسینہ خشک کر کے اپنی ٹیم کے ہمراہ یونیورسٹی پارکنگ سے نکل گیا جب کہ دارِیاء اُنکے وہاں سے جانے کے بعد سکون کا سانس لیتی آنکھوں پر اپنے سیاہ چشمے چڑھاتی موبائل پر مائسہ کا نمبر ٹرائے کرنے لگی.. غصہ قدرے ..کم ہو چکا تھا اب

"...نہ جانے کونسی پارکنگ میں میرا ویٹ کر رہی ہے یہ "

وہ فون کان سے لگائے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی جب اُسکی نظر سامنے کچھ دور سفید سوئفٹ میں بیٹھتے آریس پر پڑی دھوپ میں اُسکی سرخ سپیدر نگت

ڈھک رہی تھی سر کے بھورے بال ڈھوپ کے باعث چمک رہے تھے یقیناً بھورے سن گلاسز کے پیچھے چھپی آنکھیں بھی بالوں ہی کی طرح چمک رہی ہونگی اُس پل... اُس کی لائٹ بلو پولوٹی شرٹ کسرتی جسم پر دلکش لگ رہی تھی، آدھی آستینوں میں بھورے ہلکے روے والے بازو سنہرے نظر آتے چمک رہے تھے، پر کشش شخصیت کا مالک تھا وہ شخص..

" ہونہہ.... سوئفٹ میں گھومنے والے کی ہمت تو دیکھو، مزاج ایسے ہیں جیسے کسی ریاست کا شہزادہ ہو... اس نے میری... داریاء سہگل کی انسلٹ کی... How dare he... ??? ہوتا کون ہے یہ "

وہ اپنی دنیا میں مگن غصہ پیتی ہیزل گرین آنکھوں سے آریس کو سالم نگلنے کی درپے تھی جب وہ اس سب سے بے خبر گاڑی اسٹارٹ کرتا پارکنگ سے نکل گیا..

"..استاد محترم ہوتے ہیں ہمارے "

..مائسہ جو داریاء کی پشت پر کھڑی سب سن چکی تھی اُسکے کان میں بولی

ہونہہ.. لعنت بھیجتی ہوں میں ایسے استاد پر... سمجھتا کیا ہے یہ خود کو..اور "

" تم کہاں تھی اب تک ؟؟

مٹھیاں بھینچ کر خود پر ضبط کرتے ہوئے اُس نے وہ سب بھلانا چاہااور مائسہ کی

..جانب متوجہ ہوگئی

ارے ارے... کیا ہوگیا ہے داریاء.. وہ ٹیچر ہیں ہمارے اور ہم سے بڑے "

بھی آخر ہوا کیا ہے تم دونوں کے درمیان جو تم اس قدر بدگمان ہو ان سے..

اچھے بھلے تو ہیں وہ...اور میں کینٹین چلی گئی تھی بھوک لگ رہی تھی

"..مجھے

مائسہ نے یہ کہتے ہوئے دوسرے ہاتھ میں تھاما سینڈوچ داریاء کی طرف

..بڑھایا جسکو کھول کر وہ کھانے لگی

" ..میں تمہیں بتاتی ہوں اُس اچھے شخص کی کہانی "

داریاء نے سینڈوچ کھانے کے درمیان اُس کو پورے واقعے سے آگاہ کیا جو

..مائسہ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں پھاڑے سن رہی تھی

" یار واقعی میں نے تو غور ہی نہیں کیا کہ وہ لیٹ آئے ہیں کلاس میں اور پھر

انہوں نے تمہاری انسلٹ بھی کی..اچھے بھلے معقول شخص لگے تھے مجھے

"..وہ

..مائسہ کے لہجے میں واقعی افسوس تھا

" خاصا غیر معقول ہے وہ.. تبھی میں کہتی ہوں ضروری نہیں انسان جیسا

" .. باہر سے ہو ویسا اندر سے بھی ہو

" ..ہاں خیر ہینڈسم تو خاصے ہیں سر ماشاءاللہ "

..مائسہ نے آریس کی شبیہہ یاد کر کے مسکراتے ہوئے کہا

" آچار ڈالنا ہے ایسی ہینڈ سمنس کا.. ہینڈ سم تو وہ تمہارا عاشق بلال بھی ہے لو آگیا.. "

دار یاء نے مائسہ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر کہا جوں ہی سامنے سے آتے بلال پر اُسکی نظر پڑی وہ مائسہ کو آنکھ مار کر دیکھتی کار میں بیٹھ گئی..

" کیسی ہو مائسہ ؟؟ "

بلال کی آنکھیں مائسہ کو دیکھ کر چمک اٹھیں جب کہ دوسری طرف بے پناہ بے زاری تھی.. اُس کا جب سے یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہوا تھا یہ بگڑا ہوا امیر زادہ اُسکے پیچھے تھا جس سے مائسہ کو شدید چڑ تھی..

پہلے تو اُس نے اپنی قسمت داریاء پر آزمائی لیکن داریاء کے ساتھ یونیورسٹی آنے والے گارڈز اور اُس سے جڑے اسر و سوخ کو دیکھ کر اُس نے اپنا رخ مائسہ کی جانب کر لیا جو نہ دولت میں نہ شکل و صورت میں داریاء سے کم تھی ہاں فرق تھا تو محض اتنا کہ وہ نرم گو تھی اور اُس کے آگے پیچھے داریاء کے بھائی جیسا کوئی ہٹلر نا تھا اور نا وہ داریاء کی طرح گرم مزاج تھی تبھی شاید اپنی نرم طبیعت کے باعث وہ کبھی بھی سیدھے منہ بلال کو روک نہ پائی..

"ٹھیک.. میں چلتی ہوں ہمیں دیر ہو رہی ہے.."

مائسہ ایک لفظی جواب دے کر فوراً اُس کے سامنے سے ہٹتی داریاء کے برابر پسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی اُس کے اندر بیٹھتے ہی داریاء نے فل سپیڈ میں اپنی بی ایم ڈبلیو آگے بڑھا دی..

بھاگ لو کتنا بھاگنا ہے مائسہ ابراہیم سارے راستے تمہارے ویسے بھی مجھ "
تک ہی آئیں گے اور پھر تمہیں اور داریاء سہگل کو میں نے ڈھول نہ چٹائی تو
"... میرا نام بھی بلال اعظم نہیں

وہ اپنے پیچھے دھواں چھوڑتی چمچماتی گاڑی کو خود سے دور جاتے دیکھ کر مکروہ
.. قہقہہ فضا میں بکھیر گیا.. اُس کے ارادے بالکل نیک نہ تھے

UL KHAN WRITES

سفید شلوار قمیض پر گہرے نیلے رنگ کی ویسٹ کوٹ پہنے چھے فٹ دو انچ
ہائٹ کے اُس قد آور بتیس سالہ خوبرو شخص جس کی رنگت صاف تھی سیاہ
گھنے بال مخصوص ڈیسنٹ سٹائل میں سیٹ عنابی ہونٹ سیاہ مونچھوں تلے
مبہم سا مسکرا رہے تھے.. اُس نے جوں ہی جناح انٹرنیشنل ائیرپورٹ پر قدم
.. رکھا اُس کی ویسٹ کوٹ کی جیب میں رکھا فون بج اُٹھا

سیدھے ہاتھ سے گھسیٹتے ہینڈ کیری کے ہینڈل کو دوسرے ہاتھ میں منتقل کر کے اُس نے ویسٹ کوٹ کی جیب سے فون نکال کر کان سے لگایا.. سیاہ پشاوری چپل میں مقید پیر پوری شان سے زمین پر جماتا وہ آگے بڑھ رہا تھا بیٹے سے ملنے کی کافی جلدی تھی اُسے...

"السلامُ علیکم آزاد سہگل اسپیکنگ.. "

بھاری مگر نرم شائستہ لب ولہجے میں کہتا وہ مقابل کے بولنے کا انتظار کرنے لگا..

" وعلیکم السلام میں ڈاکٹر ایناره خانزاده بات کر رہی ہوں آغا خان ہسپتال مین برانچ کراچی سے.. "

ایناره اپنی بات کہہ کر لحاظ بھر کو رُکی جبکہ ڈاکٹر اور ہسپتال سے آئے فون پر نسوانی پر کشش آواز سن کر آزاد کے آگے بڑھتے قدموں کو گویا زمین نے جکڑ لیا ..

" Is there any emergency doctor ???"

آزاد نے فوراً پریشانی سے استفسار کیا.. اُس کے دل نے کچھ بہت غلط ہونے کی گواہی پہلے ہی دے دی تھی ..

" آزاد صاحب آپ کا بیٹا علی آزاد اس وقت ہسپتال میں ایڈمٹ ہے، ماتھے پر ایک اسٹیچ آیا ہے اُنکے مگر فکر مند ہونے کی کوئی بات نہیں علی بالکل محفوظ ہے اب .. "

" اللہ تیرا شکر ہے..."

وہ جو سانس روکے اینارہ کی بات سن رہا تھا بات کے آخر میں سکون کا سانس آزاد نے فضا کہ سپرد کیا لمحوں میں اُس کی حالت غیر ہونے لگی تھی علی کے بارے میں سوچتے ہوئے ..

" جی اللہ کا واقعی شکر ہوا ہے مسٹر آزاد ورنہ بلیڈنگ سٹاپ ہو ہی نہیں رہی تھی .. "

اینارہ نے اُسکی پر سکون آواز سن کر مزید کہا ..

" میں فوراً ہی وہاں پہنچتا ہوں آپ کا بہت شکریہ آپ نے مجھے انفارم کیا .. "

وہ تشکر بھرے لہجے میں کہتا تیز قدم اٹھاتے ہوئے باہر نکل آیا ڈرائیور کو ڈھونڈھنے کے بجائے اُس نے فوراً ٹیکسی کی جانب اشارہ کرکے اپنی طرف بلائی اور اندر بیٹھ گیا ..

" آزاد صاحب یہ تو ہمارا کام ہے .. ٹیک کیر اللہ حافظ "

اینارہ نے مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی جبکہ دوسری طرف آزاد اب ٹیکسی ڈرائیور کو ہسپتال کا ایڈریس بتا رہا تھا..

"اس غلطی کی معافی تمہیں نہیں مل سکے گی اب مسز آزاد.."

دل ہی دل میں بیوی سے مخاطب وہ لب بھینچے کھڑکی سے یہاں وہاں بھاگتے مناظر کو بے دلی سے دیکھنے لگا..اُس کو غصہ شاذ و نادر ہی آیا کرتا تھا مگر اکثر لوگوں کی طرح غصے میں غلط فاصلہ کرنے کے بجائے ہمیشہ درست فاصلہ کرتا تھا آزاد سہگل..

UL KHAN WRITES

"شاید ملازم ٹھیک ہی کہہ رہا تھا لب و لہجے سے تو کافی سلجھے ہوئے انسان لگ رہے تھے علی کے فادر.."

ایناره اپنا فون ٹیبل پر رکھ کر کھڑی ہو گئی اُسکی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی وجہ وہ چھوٹا سا بچہ جو اس وقت خود سے جڑے رشتوں کی وجہ سے اتنی تکلیف میں تھا ..

" دیکھ کر آتی ہوں شاید ہوش آ گیا ہو اُس کو .. "

ایناره کی شفٹ ختم ہو چکی تھی مگر علی کی خیریت جاننا اس نے اپنا فرض سمجھا .. اپنے کیبن سے نکل کر وہ اُس جانب جانے لگی جہاں علی کو ایمرجنسی سے شفٹ کروا دیا گیا تھا ..

" Hey super boy, how are you feeling now ? "

وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اور پھولے گالوں والے اُس بچے کو بیڈ پر منہ بسورے بیٹھا پایا .. ایناره کو وہ بے حد کیوٹ لگا تھا ..

" I'm not fine, I want to see my dad.. "

" کیا آپ میرے پاپا کو بلا سکتی ہیں مس فیری؟؟

نرس جو اتنی دیر سے اُسکو بات کروانے پر بضد تھی اینارہ کے آتے ہی علی کی زبان چل جانے پر حیران کھڑی رہ گئی..

" ہاہاہا.. میں کوئی فیری تو نہیں ہوں مگر آپ کے ڈیڈ کو کال کر دی ہے میں نے سپر بوائے ابھی وہ آتے ہی ہونگے.. "

اینارہ اُسکے کیوٹ سے انداز پر نثار ہوتی اُسکے بیڈ کی جانب بڑھ گئی نرس علی کی ڈرپ صحیح کر کے روم سے جا چکی تھی..

" آپ فیری ہی تو ہیں.. پہلے یو سیوڈ مائے لائف پھر آپ نے میرے پاپا کو بھی بلا دیا مجھ سے ملنے جبکہ پاپا سعودی رب گئے ہوئے تھے.. "

علی اپنی عمر کے حساب سے کافی اچھے طریقے سے بات کر رہا تھا ایناره کو وہ اپنی عمر سے سمجھدار لگا وہ کرسی اُسکے برابر بیڈ کے نزدیک رکھ کر اُس پر بیٹھ گئی ..

" سعودیہ عرب ہوتا ہے اُس کنٹری کا نام جہاں آپ کے ڈیڈ گئے تھے چندا ..

" اور آپ کو کیسے پتہ میں نے آپکی لائف سیو کی تھی ؟؟

ایناره نے محبت سے اُسکی جانب دیکھتے ہوئے اُس کے پھولے پھولے سیب جیسے گالوں پر آہستگی اُنگلیاں پھیریں ..

" کیوں کہ آپ نے یہ میجک کوٹ پہنا ہے ناں .. میں نے ایک کارٹون دیکھا تھا اُس میں ایک بچے کو سر پر چوٹ لگتی ہے اور بالکل آپکی جیسی لیڈی اُس کی چوٹ ٹھیک کرتی ہے .. میں نے تب ڈیڈ سے پوچھا تھا کہ وائٹ کوٹ والی گرل کون ہوتی ہے ؟؟ تو ڈیڈ نے مجھے بتایا کہ وہ فیری ہوتیں ہیں جنہوں نے مجھے بھی ڈیڈ کو دیا تھا اللہ تعالیٰ سے لے کر حالانکہ میں نے ڈیڈ کو بتایا کہ فیری

نہیں وہ ڈاکٹر ہوتیں ہیں پر انہوں نے کہا ڈاکٹر ہی کو فیری کہتے ہیں.. اب آپ بتائیں میں ڈیڈ کی بات کو نو تو نہیں کہہ سکتا ناں تبھی میں نے آپکو فیری کہا اور ویسے بھی آپ تو فیری جیسی دیکھ بھی رہیں ہیں ناں کہ ان موٹی آنٹی (نرس) جیسی.. "

وہ چپ سادھے بیٹھی علی کی باتیں سن رہی تھی کیوں کہ وہ باتیں ہی اُتنی پیاری کر رہا تھا اُسکی پرورش اُس کے والد نے کافی سمجھدار سے کی تھی.. مگر علی کی آخری بات پر اُس نے بمشکل اپنا قہقہہ دبایا بہت پیاری باتیں کر رہا تھا وہ..

" آپ کو پتا ہے علی آپ ایک بہت اچھے بچے ہو لیکن میں آپ کو ایک بات بتاؤں ؟؟ "

اُس نے کچھ سوچتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا..

"..جی فیری آپ بتائیں "

علی کو بھی وہ پسند آئی تھی کارٹون اور اُس کے باپ کی بتائی ہوئی باتوں کی وجہ سے ڈاکٹرز کی ایک اچھی امیج بن گئی تھی اُسکے معصوم ذہن میں تبھی کہتے ہیں کہ بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی اچھی چیزیں دکھانی اور بتانی چاہیے اور ان کے سامنے بھی برے راویوں سے پرہیز کرنا چاہیے، کم عمر میں بتائی گئی باتیں ہمیشہ کے لیے ذہن پر اپنا نقش چھوڑ دیتی ہیں.. اگر اچھی بات کو سکھاتے ہوئے ان کی پرورش کی جائے گی تو وہ آگے جا کر بھی اُس ہی اچھی سوچ سے دنیا کو پرکھیں گے..

آپ بہت زیادہ بہادر بچے ہو.. تبھی تو میں نے آپکو سپر بوائے کہا تھا.. " آپ کو معلوم ہے جب میں آپکی چوٹ ٹھیک کر رہی تھی تو آپ ایک بھی مرتبہ نہیں روئے..اتنا زیادہ بہادر بچہ میں نے آج تک نہیں دیکھا علی..

" آپ مجھ سے ایک پرامس کرو گے ؟؟

اینارہ بہت سوچ سمجھ کر اُس سے بات کر رہی تھی علی بھی بے حد غور سے اُسکی باتیں سنتا رہا آخر میں اُس نے اینارہ کی بات پر سر اثبات میں ہلایا..

"پکا پرامس.. "

اینارہ نے اُسکے سامنے اپنی سفید نرم ہتھیلی پھیلا دی جس پر اُس نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ رکھا تھا..

"پکا پرامس فیری.. "اینارہ کے ہونٹوں کو مدھم مسکان نے چھوا..

" اب جب کبھی بھی آپ کو ڈر لگے گا آپ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پہلا کلمہ پڑھو گے اوکے.. آپ کو ڈر کر رونا نہیں ہے نا ہی کہیں بھاگنا ہے سمجھ رہے ہو ناں.."

اینارہ نے اُسکے گھر کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اُس کو سمجھایا..

" ...اوکے فیری لیکن میری مام اچھی نہیں ہیں "

اُس نے پوری زور و شور سے حامی بھری لیکن آخر میں کہا جملہ زبان سے ادا

.. کرتے اُسکا لہجہ بجھ چکا تھا آنکھوں میں جلتے دیپ ماند پڑ گئے

" ....ایسا نہیں کہتے میری جان.. مام اچھی ہی ہوتی ہیں "

ابھی وہ آگے کچھ اور کہتی کہ باہر سے کسی عورت کے چیخنے چلانے کی آوازیں

.. آنے لگیں

" سب کی اچھی ہوتی ہیں پر میری نہیں ہیں.. وہ آگئیں ہیں پلیز آپ ان سے

" .. کہیں مجھے نہیں ملنا ان سے.. ان کو اندر نہیں آنے دیجیۓ گا آپ.. پلیز

علی نفرت سے دروازے کی جانب دیکھتا رو نے جیسی آواز میں اینارہ کا ہاتھ

تھامے اُس سے التجا کر رہا تھا وہ کہیں سے بھی اُسکو پانچ سال کا چھوٹا بچہ نہیں

لگا.. جو خوف اُس نے اُس چھوٹے سے بچے کی آنکھوں میں دیکھا تھا اس

.. وقت وہ ناقابلِ برداشت تھا اُس کے لئے

" اچھا اچھا میری جان آپ ریلکس رہو.. میں آپکی مام سے بات کرتی ہوں..

"

باہر سے آتی آوازیں اونچی ہوتیں جا رہیں تھیں ایناره فوراً کرسی سے کھڑی ہوئی..

" آپ مجھ سے پرامس کریں پلیز.. نہیں آنے دیں گی ان کو اندر..."

اُس کی سیاہ آنکھوں میں تیرتے آنسو آواز میں چھپا قرب ایناره کو بے بس کر گیا..

" اوکے اوکے پرامس اب ہاتھ چھوڑو میرا میں ان کو منع کر کے آتی ہوں.."

اینارہ نے نرمی سے کہتے ہوئے اُسکے گال پر بوسہ دیا اور اُسکے آنسو پونچھے علی نے ڈرتے ڈرتے اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا.. وہ ایک آخری نظر اُسکے معصوم چہرے پر ڈالتی دروازے کی جانب بڑھ گئی باہر سے آتا شور لمحہ بہ لمحہ مزید بلند ہوتا ہسپتال کی در و دیوار میں لرزش برپا کر رہا تھا..

UL KHAN WRITES

" شکر میری ملاقات آج پرنسز سے تو ہو سکے گی.. "

وہ آج آفس سے گھر جلدی آگیا تھا.. ابھی وہ اپنے روم کی طرف جاتے زینے پر قدم رکھتا کہ اُسکی نظر ٹی وی لاؤنج میں مائسہ کے ساتھ بیٹھی اپنی بہن پر پڑی، آسودگی سے مسکراتے ہوئے وہ اُس جانب بڑھ گیا تھا..

"السلامُ علیکم بھائی.. بھائی میری دوست کے سامنے تو ایسے بچوں والے نام سے نہ پکاریں مجھے یار.."

داریاء جو اُسکی آواز کے تعاقب میں دیکھنے لگی تھی سامنے سے اُسکو وہ آتا ہوا نظر آیا وائٹ ڈریس شرٹ میں ملبوس شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کئے ایک ہاتھ میں کوٹ تھامے تو دوسرے ہاتھ سے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ ان دونوں کی جانب بڑھا سیاہ بال اب بھی نفاست سے سیٹ تھے..

" پرنسز کو پرنسز نہ کہوں تو پھر کیا کہوں میں.. آپ کیسی ہو مائسہ ؟؟ "

داریاء کے سر پر پہنچ کر محبت سے اُسکے ماتھے کو چومتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہا.. وہ اُس سے پورے بارہ سال بڑا تھا ماں باپ کے انتقال کے بعد اُس نے داریاء کو سگی اولاد کی طرح پالا، وہ اُسکی بہن سے زیادہ اُسکی بیٹی تھی اصفہان سہگل کی جان بستی تھی داریاء سہگل میں..

" میں بالکل ٹھیک ہوں فہان بھائی.. آپ سنائیں کیسے ہیں ؟؟ "

داریاء جو بھائی کی اس حد تک محبت پر جہاں پر سکون سا مسکرا رہی تھی وہاں ہی محسوس کرنے لگی.. ایسا نہیں awkward مائسہ کی موجودگی میں کچھ تھا کہ یہ سب مائسہ کے سامنے پہلی بار ہوا ہو ایسا تقریباً ہر بار ہی ہوتا تھا کیوں کہ مائسہ اور داریاء ایک دوسرے کی پڑوسی تھیں مائسہ کا نہ کوئی بھائی تھا نہ بہن تبھی وہ زیادہ تر داریاء کے ساتھ اُسکے گھر میں ہی پائی جاتی اصفہان کو بھی وہ اپنی بہن کی طرح ہی عزیز تھی..

میں بھی ٹھیک.. آپ دونوں کا دن کیسا گزرا؟ سنا ہے کوئی نیو پروفیسر آیا " ہے یونیورسٹی میں ؟؟ "

اصفہان نے داریاء کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ان دونوں کی جانب دیکھ کر سوال کیا اُس نے دراصل تائید کرنا چاہی تھی داریاء کے کلاس میں زیادہ دیر رکنے والی بات کی..

جبکہ دوسری طرف داریاء کے چہرے پر ایک سایہ سا آ کر گزرا.. یعنی اب تک بھائی نے یونیورسٹی کے اندر بھی اپنے بندے میرے پیچھے لگائے ہوئے ہیں.. وہ یہ سوچتی لب بھینچ کر رہ گئی..

" ہاں جی فہان بھائی.. سر حارث کی جگہ پر ایک نیو سر آئے ہیں اچھے لگ رہے تھے اب تک تو، باقی جب وہ پڑھانا اسٹارٹ کریں گے تو پتا چلے گا کہ کیسے ہیں.. "

داریاء کے بجائے مائسہ نے جواب دیا جسکو سن کر اصفہان نے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی تھی..

" well that's great..

چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر آئسکریم کھانے چلیں گے.. "

وہ پر سکون لہجے میں کہتا داریاء کو محبت پاش نظروں سے دیکھتا ہوا کھڑا ہو گیا

.. جس کے جواب میں وہ بھی جبراً مسکرا دی

" بھئی بھائی کے سامنے مجھے جھوٹ بولنا پڑا نیو سر کے بارے میں تم اپنا موڈ

" .. خراب نہ کرو

مائسہ جو داریاء کا موڈ آف دیکھ کر کچھ اور ہی سمجھی تھی ہلکے سے بولی ساتھ ہی

.. گردن موڑ کر اصفہان کے وہاں سے چلے جانے کی تصدیق کی تھی اُس نے

" ..ایسی بات نہیں ہے مائسہ .. میں کسی اور بات پر ڈسٹرب ہوں "

داریاء نے غیر مرئی نکتے پر غور و فکر کرتے ہوئے پر سوچ انداز میں کہا سفید

.. خوبصورت پیشانی پر سوچوں کا جال واضح نمایاں تھا

" کیا بات ڈسٹرب کر رہی ہے آپ کو مس داریاء ؟؟ "

..اُس کی جانب صوفے پر کھسکتے ہوئے مائسہ نے داریاء کے کندھے پر سر ٹکا لیا

بھائی..."داریاء نے ایک لفظی جواب دیا وہ شاید سوچ رہی تھی کہ مائسہ "

..سے یہ بات کرے یا نہ کرے کیونکہ جانتی تھی نتیجہ کیا ہونا ہے

"..کیا ہوا بھائی کو؟؟اتنے زیادہ اچھے اور ہینڈسم تو ہیں "

مائسہ نے اصفہان کی شخصیت کو یاد کرتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا اُس کے چلے جانے کے باوجود بھی اُسکے پرفیوم کی دلفریب مہک اب بھی ٹی وی لاؤنج میں رقص کر رہی تھی..

"یار میں یہ بات نہیں کر رہی ماہی..مجھے بھائی کا رویہ سمجھ نہیں آتا اب بھی وہ مجھے ایک بچی کی طرح ٹریٹ کرتے ہیں..یار میں بچی نہیں ہوں اب پورے اٹھارہ سال کی ہوں بھائی کو سمجھ کیوں نہیں آتا..مجھے الجھن ہوتی ہے اب بھائی کی فکرمندی سے..آخر کب تک ایسا کرتے رہیں گے بھائی.. "

..داریاء نے اپنے تمام خدشات اُس کے سامنے رکھ دئے

" پتہ ہے کیا داریاء ہم انسان بہت نہ شکرے ہوتے ہیں ہمارے پاس جو چیز ہو ہم اسکی قدر نہیں کرتے اور جب وہ چھین جائے تو روتے ہیں تڑپتے ہیں..
" .. یہ جو تمہارے خدشات ہیں ناں یہ انسان کی فطرت میں ہیں
..مائسہ نے اُسکو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

" ماہی ایسی بات..."داریاء نے گھبرا کر فوراً کلیر کرنا چاہا ایسا نہیں تھا کہ وہ اصفہان کی محبت سے چڑنے لگی تھی بس وہ محض تھوڑا سپیس چاہتی تھی
.. محبت اُسکو بھی اپنے بھائی سے خود سے زیادہ تھی

" ایسی ہی بات ہے، تم بہت نہ شکری ہو رہی ہو داریاء.. لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں آنکھیں دی ہمیں ناک دی پیر دئے، ہمیں مکمل پیدا کیا یہ اللہ

کی کتنی بڑی نعمت ہے ہمارے لئے لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ اس سے زیادہ بڑی نعمت اللہ کی ہمیں ہمارے پیاروں کا ساتھ دینا ہے جن سے ہم محبت کرتے ہیں جو ہم سے محبت کرتے ہیں وہ سب ہمارے ساتھ ہیں اللہ نے انکو ہم سے دور نہیں کیا یہ کتنا بڑا اکرم ہے میرے رب کا.. سوچو ذرا اگر یہ رشتے، یہ تعلقات اللہ ہم سے یکدم چھین لے تو ہمارا اگلی سانس تک لینا دوبھر ہو جائے میں تو نہیں رہ سکوں کبھی اپنے پیاروں کے بغیر.. یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے درایاء اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو فر گرانٹڈ نہ لو.. ڈرو اُسکی آزمائش اور سزا سے... "

..مائسہ کی باتیں واقعی اُسکے دل کو لگیں وہ شاید سچ میں نہ شکری ہو رہی تھی

" تم ٹھیک کہہ رہی ہو ماہی.. میرے بھائی مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں میں غلط کر رہی ہوں ان کے ساتھ.. "

..داریاء فوراً پریشان ہوتی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی

" اب کہاں ؟؟ "

بھائی کے پاس مجھے ان کو بتانا ہے میں بھی بہت پیار کرتی ہوں ان سے "

" .. میرے تو ماما بابا دونوں وہ ہی ہیں

داریاء کی یہ بات لاکھوں میں ایک تھی کہ غصے کی تیز وہ جتنی بھی ہو اپنی غلطی

.. فوراً مان لیا کرتی اور معافی مانگنے سے بھی دریغ نہیں کرتی تھی

اچھا چلو میں بھی جا رہی ہوں ماما کا میسج آیا ہے.. "مائسہ دوست کو دیکھ کر "

.. مسکرائی

" پھر آئسکریم کون کھانے چلے گا ہمارے ساتھ ؟؟ "

.. داریاء جو ٹی وی لاؤنج سے باہر نکل رہی تھی فوراً رک گئی

" .. یار پھر کبھی صحیح ابھی ماما بلا رہیں ہیں.. کل ملتے ہیں انشاءاللہ "

کرتی گھر کی بیرونی جانب بڑھ گئی fist bump مائسہ یہ کہہ کر داریاء کو
.. جبکہ داریاءاوپر اصفہان کے روم میں جانے کاارادہ رکھتی تھی

U L K H A N W R I T E S

چاہت جسے تم کہتے ہو
جان لیوا ہے ایک بیماری ہی

بے سروپا ہی ہیں تمام وعدے
امید نہیں بے وفا سے ہمیں وفاداری کی

لاشعوری جسے تم کہتے ہو
گناہوں میں گزرے لمحے تھے سارے ہی

تھک گئی ہوں کندھوں پر کسی اور کا بوجھ لادے
ہمت نہیں اب مجھ میں مزید دنیاداری کی

ناگہانی جسے تم کہتے ہو
خونِ جگر کرنے کی سزا ہے ساری ہی

رونا نہیں کہ ہے اب انجامِ حیات
مگر ابتدا ابھی ہے ایک نئی اجارہ داری کی

✒UL Khan

" یہ... یہ سب کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟ "

ایناره جب باہر آئی تو وہاں کا ماحول دیکھ کر وہ ششدر رہ گئی ادھیڑ عمر ملازم اپنا سر پکڑے زمین پر بیٹھا جبکہ تقریباً ستائیس سالہ خوش شکل مگر اپنے حواسوں سے بیگانہ عورت مسلسل اُس کے سر پر ہاتھ سے وار کر رہی تھی..

"تم.. تم میرے بیٹے کا ٹھیک سے خیال نہیں رکھ سکے.. میں.. میں جان سے ماردوں گی تمہیں نالائق شخص.."

وہاں موجود ہر ایک شخص خاموش تماشائی بنا اُس بزرگ آدمی کو پٹتا دیکھ رہا تھا کچھ کی بے حسی کی تو اس حد تک انتہا تھی کہ موبائل سے اس منظر کی ویڈیو بنانے میں مصروف رہے.. کیونکہ پیٹنے والی شخصیت پاکستان کی مشہور ماڈل الیہ جبین تھیں..

"آپ لوگوں کو شرم آنی چاہیے بجائے ان کو بچانے کے آپ لوگ ویڈیوز بنا رہے ہیں.. بے حسی کی انتہا پار کر دی ہے آپ سب نے.. بند کریں فون اپنے اور جائیں یہاں سے.."

ایناره کو یہ سب دیکھ کر شدید طیش آیا آگے بڑھنے سے پہلے لوگوں کو وہاں سے ہٹانا ایناره نہ بھولی..

"ہٹیں دور ہوں ان سے.. اپنے ہوش و حواس میں ہیں آپ کے نہیں؟؟"

ایناره نے کہنی سے پکڑ کر الیہ کو اُس شخص سے دور کیا..

"آپ ٹھیک ہیں انکل..؟؟"

وہ پنجوں کے بل ان کے سامنے بیٹھتی ان سے پوچھنے لگی جو اس عمر میں اتنی ذلت سہنے پر شرمندگی سے آنسو بہا رہے تھے..

"آپ پلیز اٹھیں اوپر بیٹھیں پلیز.."

ایناره کو ان کی حالت دیکھ کر رونا آنے لگا وہ بمشکل ان کو سہارا دیتی بینچ پر بیٹھا چکی تھی ..

" اے لڑکی ... تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھکا دینے کی ؟؟ "

الیہ جو کچھ لمحوں تک چکراتے سر کو قابو میں کرنے کی کوشش میں تھی ایناره کے سر پر پہنچ کر اس نے پوری قوت سے ایناره کا کندھا دبوچا ..

" تم بھی یقیناً اس بڈھے کے ساتھ ملی ہوئی ہو .. ہیں ناں ؟؟ تمہیں بھی نہیں چھوڑو گی میں .. "

ایناره جسکا ذہن الیہ کے منہ سے آتی ایک مخصوص گندی بدبو محسوس کر کے ماؤف ہو رہا تھا اوپر سے اُس کی بات سن کر اُس کو حیرت کا ایک اور شدید جھٹکا لگا ..

آپ.. آپ کس قسم کی خاتون ہیں ؟ ؟ آپ اپنے ہوش میں نہیں ہیں اس "
" ...وقت پلیز یہاں سے جائیں.. کندھا چھوڑیں میرا

اینارہ نے بھرائی ہوئی آنکھوں اور ڈوبتے لہجے پر ضبط کرتے ہوئے لب بھینچ لئے..

"...لو چھوڑ دیا تمہارا بازو "

وہ بدتہذیبی سے کہتی اپنی پوری طاقت سے اینارہ کو آگے کی جانب دھکا دے گئی.. اور خود وہ ملازم کی جانب لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ بڑھ چکی تھی

" آپ ٹھیک ہیں ؟؟ "

اینارہ اُس شدید ردعمل پر یہ سوچتے ہوئے کہ اب وہ منہ کے بل زمین بوس ہو جائے گی.. جس کے نتیجے میں اُس نے آنکھیں سختی سے میچ لیں جب اُس کو اپنے بے حد نزدیک کسی کی بھاری سنجیدہ مگر فکر مند سی آواز سنائی دی..

اینارہ نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تو خود کو کسی کے مضبوط بازوؤں کے حصار میں پایا سر نہ اٹھانے کے باعث وہ مقابل کا چوڑا توانا سینہ ہی دیکھ سکی جو سفید کُرتے میں قید تھا، مہنگے پرفیوم اور مردانہ باڈی سینٹ یعنی سگریٹ کی خشبو اُسکے نتھنوں سے ٹکرائی.. اینارہ نے ڈرتے ڈرتے اپنا سر اُٹھایا تو ایک نہایت دلفریب پریشان سا چہرہ سیاہ رات سی چمکدار آنکھوں میں فکر مندی لئے کھڑا اُس کو ہی دیکھ رہا تھا..

"..ج..جی..میں "

نہ جانے کیوں اینارہ سے کچھ بولا نہ گیا دوسری طرف آزاد سامنے بہت قریب کھڑی چھوٹی معصوم سی پیاری لڑکی کو لے کر فکر میں مبتلا ہونے لگا نہ جانے کیوں.. بیٹے سے ملنے کی جلدی تھی اُسے مگر وہ آنسوؤں بھری سرخی مائل بھوری آنکھوں کو نظر انداز نہ کر سکا..

" مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی.. آپ چل سکتیں ہیں ؟؟ "

آزاد جو اُسکو ایک بازو سے تھامے کھڑا سر جھکائے اُسکو دیکھ رہا تھا بے اختیار اپنی اُنگلیوں کی گرفت اُسکے بازو پر نرم کرتا دونوں طرف سے اُسکے گرد حصار ڈال گیا تاکہ وہ زمین بوس نہ ہو جائے..

" نہیں.. نہیں میں ٹھیک ہوں آپ پلیز میری مدد کیجئے وہ لیڈی ان کو نقصان پہنچا سکتیں ہیں.. "

اینارہ نے روہانسی آواز میں کہتے ہوئے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو الیہ سر جھکائے ما تھا رگڑ رہی تھی یقیناً حواس بے قابو کرتے نشے کو زائل کرنے کی اپنی سی کوشش کر رہی تھی وہ..

" کون لیڈی ؟؟ "

آزاد نے اُس کے بازو کو نرمی سے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے ایناره کی

.. نظروں کے تعاقب میں دیکھا

سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ کر اُسکے جبڑے خود بخود تن گئے آنکھیں جو کچھ

لمحوں قبل نارمل ہو گئیں تھیں پھر دوبارہ غصے کی شدت سے خون آشام

.. ہونے لگیں

" ...پتا نہیں وہ.. انکل کہاں چلے گئے ہونگے وہ زخمی تھے "

.. ایناره کی نرم پریشان آواز پر وہ اپنے غصے کو قابو کرتا لب بھینچ گیا

" آز... آزاد.. تم.. تم کب آئے...؟؟ "

الیہ نے نیم وا آنکھوں سے خود کو خون آلود نگاہوں سے گھورتے آزاد کو دیکھا

ایناره یہ سن کر بے یقینی سے گردن موڑتی آزاد کو دیکھنے لگی جس کی گردن کی

.. شریانیں ضبط کی شدت سے پھول چکیں تھیں، چہرہ لہو رنگ

" .. تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا "

آزاد نے مدھم آواز میں کہا لہجہ طیش لئے ہوئے تھا.. ایناره سمجھ گئی کہ وہ دونوں ہی علی کے ماں باپ ہیں وہ فوراً آزاد کے سامنے سے ہٹ کر آگے بڑھ گئی تاکہ اس ملازم کو ڈھونڈ سکے.. اُس کے وہاں سے ہٹ کر آگے بڑھنے پر آزاد نے چونک کر اُس جانب دیکھا جہاں وہ جا رہی تھی لیکن اگلے ہی پل وہ سب کچھ نظر انداز کرتا الیہ کی جانب بڑھا ..

" تم.. تم کس قسم کی ماں ہو تمہیں ذرا اپنی اولاد کی فکر نہیں.... (وہ آگے بھی مزید کچھ کہتا کہ بے اختیار اُس کی نظر الیہ کی بکھری حالت پر گئی اُس نے آگے بڑھ کر سختی سے اُسکا جبڑا اپنی مٹھی میں لیا اور اُسکا منہ اپنی ناک کے نزدیک کیا) تم... تم نے شراب نوشی کی ہے ؟؟ "

آزاد نے حیرت سے اُسکو دیکھتے ہوئے استفسار کیا ساتھ ہی جھٹکے سے اُسکا چہرہ چھوڑ کر وہ اپنی ہتھیلی صاف کرنے لگا گویا کوئی نہ پاک چیز چھو لی ہو ..

" اب.. ہاں تو سب پیتے ہیں میں نے پہلی تو... کیوں اتنا واویلا مچا رہے ہو تم ہر کوئی دنیا میں تمہاری طرح فرشتہ صفت تھوڑی ہوتا ہے مسٹر آزاد سہگل.. "

الیہ نے نخوت سے اُسکو دیکھا جو حقارت بھری نگاہوں سے اُس ہی کو دیکھ رہا تھا یہ عورت اُسکے نام کی حقدار نہ رہی تھی اب ..

" تمہیں مجھ سے طلاق چاہیے تھی ناں ؟؟ "

آزاد نے سرد سپاٹ لہجے میں اُس سے سوال کیا جس کی آنکھیں یہ سوال سن کر چمک اُٹھیں وہ تو کب سے خود کو اس رشتے کی زنجیروں سے آزاد کروانا چاہتی تھی ..

"ہاں.. ہاں چاہیے مجھے طلاق نہیں رہ سکتی میں تمہارے ساتھ.. گھٹن ہوتی ہے مجھے تم سے اور اس رشتے سے.. "

الیہ کے لہجے میں تیزی تھی جیسے وہ یہ بات سن کر بے حد خوش اور پر جوش ہو.. شراب کا نشہ کہیں دور بھاگ گیا

"اوکے.. الیہ جبین میں آزاد سہگل تمہیں اس رشتے کی قید سے آزاد کرتا ہوں کل تمہیں ڈائورس پیپر مل جائیں گے.. "

وہ یہ کہتا سختی سے لب بھینچتے ہوئے وہاں سے نکل گیا ایک آنسو چپکے سے پلکوں کی باڑ توڑتا اُسکی سیاہ داڑھی میں جذب ہوا مگر اب وعدوں سے زیادہ شاید عزت ضروری تھی..

جب کہ دوسری جانب وہاں اکیلی کھڑی الیہ حیران بھی تھی اور خوش بھی.. حیرانی اس بات کی کے پانچ سال سے جڑے رشتے کو اتنی آرام سے آزاد نے توڑ دیا اور خوشی یوں کہ ایک قید سے وہ رہا ہو گئی.. لیکن وہ ناداں تھی جس چیز کو اُس نے قید سمجھا وہ گھنا سائبان تھا اُس کے لئے اور آج اُس کے سر سے وہ سائبان چھین لیا گیا جس کا اُس کو فل وقت اندازہ نہ تھا..

UL KHAN WRITES

" اینارہ... کیا ہوا سب خیریت ہے ؟؟ "

آریس جو یونیورسٹی سے آف ہونے کے بعد اینارہ کو ہسپتال سے پک کرنے آیا تھا وہ اینارہ کو بینچ پر سر پکڑے بیٹھے دیکھ کر ٹھٹکتا ہوا وہیں رُکا اور اُس کے برابر بیٹھا گیا..

"..آرے..لالہ آپ.. نہیں مجھے کچھ نہیں ہوا "

اینارہ نے اپنے بھائی کی آواز سر پر سن کر فوراً سر اُٹھایا تو اُسکو اپنے برابر بیٹھا پایا ..جو آنکھوں میں فکر لئے اُس ہی کو دیکھ رہا تھا

" بلی تم رُو رہی تھی.. کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ ؟؟ "

اُسکی متر نم آنکھیں اور سرخ ہوتے گال اور ناک کو دیکھ کر آریس پریشان ہو ..گیا

" لالہ مجھے کچھ نہیں ہوا.. وہ ایک لیڈی اپنے ملازم کے ساتھ بد تمیزی سے پیش آ رہیں تھیں.. وہ انکل کافی بڑی اتج کے تھے میں نے ان کو بچایا وہ رُو بھی رہے تھے اب نہ جانے کہاں چلے گئے لالہ وہ.. پتا نہیں کس حال میں ..ہونگے ابھی "

ایناره نے ہچکیوں کے درمیان کہا وہ ان معاملات میں بے حد حساس واقعہ ہوئی تھی گھر میں سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے وہ دونوں بڑے بھائیوں کی لاڈلی تھی تبھی شاید حساس بھی تھی بہت زیادہ..

"تمہیں تو کچھ نہیں کیا اُس عورت نے، وہ کہاں ہے ابھی اُسکو بتاتا ہوں ایسے تھرڈ کلاس لوگوں کو ہسپتال میں گھسنے ہی کیوں دیتے ہیں یہ لوگ.. میں ابھی زرہ مینجمنٹ سے بھی بات کرتا ہوں.."

وہ طیش میں آتا یکدم کھڑا ہوا ایناره فوراً گڑبڑا گئی مزید کوئی سین کریٹ نہیں کرنا چاہتی تھی وہ ہسپتال کے اندر..

لالہ وہ جا چکی ہیں.. میں خود مینجمنٹ سے بات کروں گی.. ہم ابھی چلتے "
ہیں.. آپ کی جاب کا فرسٹ ڈے کیسا رہا اپنی پریشانی میں میں یہ تو پوچھنا
".. بھول ہی گئی

..ایناره نے اسکا بازو پکڑ کر اُسکو آگے بڑھنے سے روکا

" It was fine, are you sure you don't want me to talk to the management ??"

..آریس نے سنجیدگی سے استفسار کیا

" ..جی لالہ بس چلتے ہیں گھر، میں روم سے اپنا بیگ لے آتی ہوں "

" اچھا چلو میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ ؟؟ "

آریس اُسکو خود سے لگاتے ہوئے آگے بڑھ گیا جس کو دیکھ کر ایناره ہولے
..سے مسکرا دی اُس کے دونوں بھائی اُس پر جان چھڑکتے تھے

" بھائی کیا آپ مجھ پر ٹرسٹ نہیں کرتے ؟؟؟ "
وہ دونوں ابھی آئس کریم کھا کر واپسی کے لیے گھر کی طرف روانہ تھے جب
دارياء نے اصفہان کی جانب دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں سوال کیا ..

" اور ایسا آپکو کیوں لگا کہ میں آپ پر ٹرسٹ نہیں کرتا؟؟ "
اصفہان جانتا تھا کہ وہ آگے کیا کہنے والی ہے تبھی اُس نے ونڈ سکرین پر سے
سرسری طور پر نظریں ہٹاتے ہوئے جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کیا
سرمئی بادلوں سی آنکھیں مسکرا رہیں تھیں ..

" آپ میرے پیچھے ہر وقت گارڈز رکھتے ہیں، مجھے اکیلے عام لڑکیوں کی
طرح آنے جانے نہیں دیتے، میں یونیورسٹی کے ساتھ ٹورز پر نہیں جاسکتی نہ

اپنی فرینڈز کے ساتھ شاپنگ پر جا سکتی ہوں.. ایسا کیوں بھائی؟؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ میں کہیں بھاگ جاؤں گی..؟؟ "

اُسکی آخری بات سن کر پر سکون انداز میں کار ڈرائیو کرتے اصفہان نے بے اختیار بریک پر پیر رکھا سیاہ رینج روور جھٹکا کھا کر سڑک کے بیچ و بیچ رُک گئی..

" آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا داریاء کہ میں ایسا سوچ بھی سکتا ہوں آپ کے بارے میں؟ آپ جان ہو، میری زندگی ہو، میری بیٹی ہو آپ..

My Princess I trust you but I don't trust this filthiest world anymore..

میرا بس چلے تو آپ کو اُس دنیا کی نظروں میں آنے ہی نہ دوں.. آپ بہت معصوم ہو میری جان آپ نہیں جانتی کس قسم کے بھیڑیے اور گدھ اس دنیا میں بستے ہیں.. بس ان سب سے ہی محفوظ رکھنا چاہتا ہوں میں آپ کو "

اُس کے لہجے میں تڑپ تھی آنکھوں میں بے شمار محبت اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر داریاء کا گال سہلاتے ہوئے اُس کو سمجھایا.. داریاء نے اُسکے مضبوط ہاتھ پر محبت سے اپنا ہاتھ رکھا ..

" بھائی.. لیکن آپ نے مجھے بھی تو مضبوط بنایا ہے ناں میں اٹھارہ سال کی میں بلیک بیلٹ ہولڈر ہوں.. تو مجھے Marshall Arts ہوں اور بھی تو موقع دیں ناں اُس سب کو ٹرائے کرنے کا ظفر بھائی کو اب زحمت نہ دیں ناں.. "

داریاء نے بچوں کی طرح ضد کی اصفہان مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر سیدھا بیٹھتا کار واپس اسٹارٹ کر چکا تھا ..

" اچھا کیا چاہتی ہو آپ ؟؟ "

کار آگے بڑھاتے ہوئے اُس نے سوال کیا.. داریاء کے دل میں لڈو پھوٹا، اگر عقلمندی سے چلتی تو کوئی ایک بات تو منوا ہی سکتی تھی وہ اپنی آج ..

"یہی کہ یونیورسٹی میرے ساتھ گارڈز نہ جائیں.. پلیز پلیز... پلیززززز.. بھائی..."

داریاء فوراً مدعے پر آئی اصفہان نے بمشکل ہنسی ضبط کی، اس لڑکی کو باتیں بنانا بلکل بھی نہیں آتی تھیں ..

"اوکے چلیں میں سوچتا ہوں اس بارے میں.."

اصفہان نے ٹالنے کے انداز میں بات رفع دفع کی ..

"نہیں.. آپ ایسے ہی بول رہے ہیں.. آپ غلط بیانی کر رہے ہیں بھائی.. آپ نہیں سوچیں گے اس بارے میں.. یار بھائی مجھے عجیب لگتا ہے گارڈز سے بھری گاڑی لے کر یونیورسٹی جانا.."

داریاء نے روہانسی ہو کر کہا اصفہان یکدم بوکھلا گیا ..

" اچھا..اچھا ٹھیک ہے یونیورسٹی کے اندر نہیں جائیں گے گارڈز کل سے

بس خوش ہو اب؟؟ "

وہ کافی دن سے خود بھی انتظار میں تھا کہ یونیورسٹی کا surveillance

data اُس کے پاس آجائے تو وہ گارڈز کو داریاء کے ساتھ اندر نہ بھیجے..

" آہہ...بھائی آپ گریٹ ہیں..اللہ آپ جیسا شہزادہ بھائی ہر لڑکی کو

دے... I Love you.. "

داریاء ڈرائیونگ کرتے اصفہان کے گلے سے لگ گئی وہ ہولے سے ہنس دیا..

" I love you too princess

اب ڈرائیو کرنے دو.. "

اصفہان نے سٹیرنگ ایک ہاتھ سے سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے

داریاء کے بال بکھیر دئے..

" ...بھائی..اگر..گارڈز ساتھ جائیں ہی "

داریاءاُس سے دور ہوئی اور اصفہان کے اچھے موڈ کا فائدہ اٹھانا چاہا اُس نے مگر ..وہ اُس کا جملہ بیچ ہی میں کاٹ گیا

" Daria now that's enough.. "

کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر میں کوئی کمپر ومائز نہیں کروں گا سو بہتر ہو گا آپ ".. مجھ سے ان چیزوں کے متعلق کوئی بات نہ کرو

اُس نے قطعی لہجے میں کہا چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی..لگ نہیں رہا تھا ..کہ وہ کچھ دیر قبل والا اصفہان سہگل ہے جو اپنی بہن سے ہنس بول رہا تھا

" بھائی مانا کہ آپ غصے میں اور زیادہ ڈیشنگ اینڈ ہینڈ سم لگتے ہیں مگر مجھ پر تو "..غصہ نہ کریں یار

داریاء نے منہ بسور کر گردن ترچھی کرتے ہوئے اُس کو دیکھا جس کے مضبوط ہاتھ میں سٹیرنگ وہیل کسی کھلونے کی مانند گھوم رہا تھا.. سیاہ ہاف سلیوز کی پلین ٹی شرٹ اُسکے ورزشیں وجود اور سفید رنگت کو مزید نکھار رہی تھی.. اُسکی بادشاہوں جیسی شخصیت ماحول پر کسی طلسم کی طرح چھا جاتی ..

"...بہت تیز ہوتی جارہی ہو...اس روٹ پر ٹریفک کو بھی آج ہی ہونا تھا "

..خود سے کچھ دور گاڑیوں کی لائن دیکھ کر وہ سخت جھنجھلا گیا

"..کیوں کیا جلدی ہے بھائی کہیں جانا ہے آپ کو "

"..ہاں بیٹے آپ کو گھر ڈراپ کر کے میٹنگ میں جاؤنگا "

اصفہان نے سرسری سے انداز میں جواب دیا پوری توجہ سڑک پر مرکوز تھی ..

" ان ہی کپڑوں میں ؟؟ "

داریاء نے حیرانی سے اسکی کیشول ڈریسنگ دیکھی ..

" ہاں تو ان میں کیا ہے ؟؟ "

اصفہان نے کندھے اُچکا کر کہا لیکن پھر اچانک اُسکو خیال آیا کہ اُس نے ٹی شرٹ جینس پہنی ہوئی ہے اس وقت ..

" اہاں.. کپڑے بھی چینج کروں گا.. آپ جلدی سو جانا رات میں گھر واپس آؤں تو کمرے کی لائٹس آف ملیں مجھے اور آپ بیڈ پر یہ نہ ہو کہ سٹڈی میں بیٹھی کتابوں سے سر کھپا رہی ہو اپنا .. "

اصفہان کی بات پر سر کو پوری زور و شور سے تائید میں ہلاتی وہ بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی.. اصفہان اپنے جینے کی اس واحد وجہ کو دیکھ کر آسودگی سے مسکرا دیا ..

UL KHAN WRITES

" سویرہ! میری جان تم نے اپنا ہوم ورک کر لیا؟؟ "
اینارہ نے چولہے پر رکھے سالن میں چمچہ چلاتے ہوئے پانچ کرسیوں والی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی سویرہ سے سوال کیا جو مزے سے موبائل پر کارٹون دیکھ رہی تھی..

"..جی پھپھو جانی میں نے سارا ہوم ورک کر لیا ہے "
اپنی پھپھو کی توجہ اپنی جانب دیکھتے ہوئے اُس نے موبائل فوراً بند کر دیا اور خود بھی اُسکی طرف متوجہ ہو گئی..

گڈ گرل.. اور ٹیسٹ وغیرہ کیسے ہو رہے ہیں تمہارے؟؟ کوئی پروبلم تو نہیں ہو رہی ناں؟؟ "

ایناره ہرا دھنیا کاٹ کر سلن پر ڈالتی دیگچی پر ڈھکن ڈھک کر چولہے کی آنچ دھیمی کرتی اُسکے سامنے کرسی پر آ بیٹھی..

" نہیں پھپھو ابھی تو کوئی پروبلم نہیں ہے لیکن آگے ہو سکتی ہے کیوں کہ ایک مہینے بعد پیپرز ہیں میرے.. "

سویرہ نے کہا جس پر ایناره نے آگے بڑھ کر اُس کے گال پر محبت سے ہاتھ پھیرا..

" آرے تو کوئی بات نہیں میری جان.. میں ہوں ناں میں تیاری کرواؤں گی تمہاری.. "

" جی پھپھو.. میں چاہتی ہوں زندگی میں آنے والے ہر پیپر کی تیاری آپ مجھے کروائیں تاکہ میں بڑی ہو کر آپ جیسی بنوں.. بالکل آپ جیسی اور دادی جیسی ڈاکٹر.. "

سویرہ کی بات سن کر جہاں ایناره کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو جھلملا اُٹھے وہاں دوسری جانب کچن میں داخل ہونے والی ماہا نے بیٹی کی بات سن کر بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا..

" ...آرے اللہ نہ کرے "

ان کی خفت زدہ آواز سن کر ایناره اور سویرہ دونوں نے ہم وقت گردن موڑتے سوالیہ نظروں سے ماہا کو دیکھا..

" میرا مطلب ہے کہ ایناره جیسی اور دادی جیسی کیوں بنو گی..ان دونوں جیسی صرف یہ دونوں خود ہی ہیں.. "

ماہا نے بات سنبھالنی چاہی جس کو سویرہ کچا ذہن ہونے کے باعث سمجھ گئی لیکن ایناره اتنی بچی نہ تھی کہ ان کی کہی بات کے پیچھے چھُپا مطلب نہ سمجھ سکے..انسان کی کی ہوئی کچھ غلطیاں لوگ اُس کے مر جانے کے بعد بھی

معاف نہیں کرتے حد تو یہ کہ اُس کے چلے جانے کے بعد ان غلطیوں کی سزا لوگ اُن سے منسلک رشتوں کو دیتے ہیں..

"آرے بھئی کھانا لگنے میں اور کتنی دیر لگے گی..؟؟"

ابھی ماہا آگے کچھ کہتیں کہ کچن میں واجد داخل ہوئے..

"بس واجد میں لگا رہیں ہوں یہ اینارہ تو تھک اتنا جاتی ہے ہسپتال سے آکر..

تبھی میں نے سختی سے منع کر دیا تھا تم کچھ نہ کرنا.."

ماہا نے سفید جھوٹ کہا کیوں کہ ٹیبل پر لگنے والا کھانا سارا اینارہ نے ہی بنایا تھا ہسپتال سے آکر لیکن یہ سب کچھ نیا نہ تھا تبھی وہ خاموشی سے مسکرا کر کرسی سے آٹھ گئی..

"مگر ماما.."

سویرہ بیٹا آؤ میری ہیلپ کرواؤ.. "ماہا نے بیٹی کی زبان بند رکھنے کے لیے "
... فوراً حکم دیا جو کہ کار آمد بھی ثابت ہوا

ہاں تو صحیح تھک جاتی ہے بارہ گھنٹے کی نائٹ شفٹ کوئی آسان نہیں ہوتی.. "
"کیوں میری گل ایناره؟؟

.. واجد نے محبت پاش نظروں سے بہن کو دیکھتے ہوئے اُسکی حمایت کی

" ..جی بڑے لالہ "

ایناره نے محبت سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا، یہ پیار کرنے والے بھائی ہی تھے جن کی وجہ سے آج تک اُس نے خود کے لیے آواز نہیں اٹھائی تھی اور خاموشی سے خود پر ہونے والی زیادتیوں کو سہتی آرہی تھی وہ ورنہ وہ ظُلم سہنے والوں میں سے ہر گز نہ تھی.. دونوں بھائی بہن کی محبت دیکھ کر ماہا اندر ہی
.. اندر جل بھن کر رہ گئی

"..السلام علیکم میرے معزز گھر والوں "

کچن میں داخل ہونے والے آریس نے باآواز بلند سب کو سلام کیا اُسکی گود

.. میں دہائی سالا عفان چڑھا اپنے چاچو کے کان اپنی زبان میں کھا رہا تھا

وعلیکم السلام برخوردار.. کیسا رہا جاب کا پہلا دن کسی بچے نے تنگ تو نہیں "

" کیا؟؟

واجد صاحب کا سوال سن کر بے ساختہ اُس کے ذہن پر آج صبح والا واقعہ کسی

.. فلم کے ٹریلر کی طرح چل گیا

"..کسی کی اتنی مجال کہ آریس خانزادہ کو تنگ کرے "

آریس نے عفان کو بیبی چیئر پر بیٹھایا اور خود بھی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا

.. ہونٹوں کا احاطہ دلفریب مسکان نے کیا ہوا تھا

"..بالکل ٹھیک کہا میرے دیور نے "

ماہانے ٹیبل پر کھانا لگاتے ہوئے آریس کی سائیڈ لی وہ اُس کا بہت خیال رکھتی تھیں اور خوب سائیڈ بھی لیتی اُسکی کیونکہ اپنی بہن کو جو دیورانی بننا تھا ..

"میری بھابھی کے علاوہ مجھے کوئی نہیں جانتا یہاں .. "

آریس نے مسکراتے ہوئے سالن کے پیالے پر سے ڈھکن اُٹھایا ..

"ارے واہ آلو گوشت بنایا ہے آج اینارہ تم نے .. ؟ "

"جی لالہ .. "

اینارہ کے منہ سے بے ساختہ جلد بازی میں نکل گیا احساس جب ہوا جب واجد کو بیوی کو گھورتا ہوا پایا اُس نے ..

"نہ .. نہیں .. "

"بالکل امی کے جیسا ذائقہ ہے تمہارے ہاتھ میں .. "

ایناره چھوٹ کہنے ہی لگی تھی کہ آریس نے نوالا منہ میں ڈالتے ہوئے کہانہ چاہتے ہوئے بھی اُس کو چپ رہنا پڑا.. وہ بھائی بھابھی کے درمیان پیچیدہ تعلق نہیں چاہتی تھی خصوصاً اپنی وجہ سے مگر اب وہ کرتی بھی کیا اس صورتحال میں..

" فیکٹری کے کیا حالت ہیں بھائی؟؟ "

پانچ لوگوں کے وہاں ہونے کے باوجود بھی سب کے درمیان چھائی ہوئی عجیب تناو بھری خاموشی کو آریس کے سوال نہ توڑا جس کے بعد ماحول میں کشیدگی یکسر کم ہو گئی اور پھر سب نے اچھے ماحول میں رات کا کھانا کھایا تھا..

UL KHAN WRITES

" آئیلین بیٹا اب سو جاؤ بس.. کب تک اور جاگو گی تم؟؟ "

بی اماں جو کمرے میں اُس کے لیے کافی لے کر آئیں تھیں اُسکو بیڈ پر نیم دراز کتاب پڑھتے دیکھ کر جھنجھلا گئیں ..

" بی اماں میں نے آپ کو کتنی مرتبہ کہا ہے کہ آپ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر نہ آیا کریں.. رخشندہ کو بھیج دیتیں بلکہ اُس کو بھی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی مجھے انٹر کام پر کہہ دیتی میں آجاتی ناں... "

آئیلین نے فوراً ہاتھ میں تھامی کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ان کے ہاتھ سے کپ لیا اور بیڈ پر ان کے لیے جگہ بنائی ..

" .. میری بچی تم میری اتنی فکر نہ کیا کرو تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے "

بی اماں نے محبت پاش نظروں سے اُسکا حسین چہرہ دیکھا جو سیاہ سلک کے نائٹ گاؤن میں ملبوس صاف شفاف چہرہ لئے کمرے کی مدھم سنہری روشنیوں میں دمک رہی تھی.. آئیلین نے کبھی بھی اُن کو گھر کا ملازم ہونے

کا احساس نہیں دلایا تھا وہ بالکل سگی پوتی کی طرح ان کا خیال رکھتی اور ان سے محبت کرتی تھی ..

"تو آپکا خیال رکھنا میرا ابھی فرض ہے بی اماں .. "

اُس نے انکے ہاتھ عقیدت سے تھامتے ہوئے پہلے اپنے ہونٹ سے لگائے اور پھر آنکھوں سے .. بوا تو اُس پر نہال ہی ہو گئیں ..

"آئیلین جتنی تم مجھ سے محبت کرتی ہو، میرا خیال رکھتی ہو .. اتنا تو کوئی سگے خون کا نہیں کرتا .. "

"بی اماں .. میری پیاری بی اماں .. رشتے خون سے نہیں احساس سے بنتے ہیں .. جہاں احساس ہو وہاں غیر بھی اپنے ہیں اور جہاں احساس نہ ہو وہاں ماں باپ بھی اولاد کے نہیں .. "

آئیلین نے تلخی سے کہا اُسکا چہرہ یکدم سرخ ہوا تھا بوا نے لب بھینچ کر بے اختیار اُمڈ آنے والی آہ کو سینے میں دبالیا.. کس قدر بد قسمت باپ تھا اُس کا، ہیرے جیسی بیٹی کو چھوڑے دیارِ غیر میں بیگانہ ہوا جا بیٹھا تھا..

"چلو بیٹا.. شاباش اب سو جاؤ صبح پھر تمہیں جلدی اٹھنا ہے.. "

انہوں نے فوراً بات کا رخ بدلہ اور اُسکے چہرے پر نرمی سے ہاتھ پھیرتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئیں..

"بس ابھی سوتی ہوں کافی پی کر.. "

آئیلین نے کافی کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے کہا.. بی اماں اُس کے سر پر ہاتھ رکھتی اُس کو ڈھیروں دعائیں دینے کے بعد کمرے سے نکل گئی جس کے بعد آئیلین کافی پینے کے درمیان کتاب پڑھنے لگی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون بجنے لگا..

" ..اسکو سکون نہیں ہے "

آئیلین کو فون پر نظر ڈالنے سے پہلے ہی پتا تھا کہ کس کی کال ہو گی رات کے
.. بارہ بجے. مسکراتے ہوئے اُس نے کال اُٹھائی

بھئی میں اس لئے نہیں سوئی کیونکہ مجھے نیند نہیں آرہی ہے اس وقت اور "
ہے ناں میرے ہاتھ میں بہت زبردست ہے اس لیے اُسکو thesis یہ جو
".. ختم کر کے ہی سوؤں گی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مقابل کیا سوال کرے گا تبھی اُسکے سوال کرنے سے
پہلے ہی آئیلین نے جواب دے دیا.. فون کے اُس پار سٹڈی میں بیٹھا سیہان
.. لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے کرتا مبہم سا مسکرا دیا

".. کتنا جانتی ہو تم مجھے لینہ "

کاؤچ پر آرامداہ انداز میں نیم دراز ہوتے ہوئے سیہان نے کہا، آئیلین کو وہ

..کچھ پریشان لگا تھا

بچپن کے دوست ہو میرے کوئی عام بات نہیں ہے اور خیریت ہے اس "

..نام سے پکار رہے ہو تم مجھے

And why are you sounding so off?? "

کتاب بند کر کے سائیڈ ٹیبل کی دراز میں رکھ دی اُس نے کیونکہ وہ خود بھی

..اب قدرے پریشان ہو گئی تھی اُسکو سن کر

کیونکہ میں پریشان ہوں تمہارے لیے.. تم نے کنٹریکٹ سائن کرنے میں "

جلدی کر دی ہے آئیلین.. میں ابھی بیٹھا ہوا اُسکو ہی سٹڈی کر رہا تھا بہت سے

"..ایسے پوائنٹس ہیں جو قابلِ فکر ہیں جن کا ذکر یاور نے کیا تک نہیں تھا

سیہان کی فراخ پیشانی پر لکیروں کا جال سا تھا شہد رنگ آنکھیں سرخی لیے

..مضطرب.. آئیلین خاموش رہی

" تمہیں پتا ہے ایک پوائنٹ ہے کہ کنٹریکٹ میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی تبدیلی انکی طرف سے ہو سکتی ہے مگر تم کچھ نہیں کر سکتی.. نہ کوئی لیگل ایکشن نہ کوئی کاروائی..."

" سیہان زندگی میں پہلی بار میں نے جوا کھیلنے کی کوشش کی ہے.. Let it be.. جو ہوگا دیکھا جائے گا.. "

اُس نے دھیمی آواز میں کہا، یہ سچ تھا کہ وہ واقعی اپنے فاصلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی اب کیونکہ وہ ٹھان چکی تھی خود کو اور کمپنی کو کرائسس سے باہر نکالنے کا..

" اور اگر تم ہار گئی؟؟" پر سوچ سوال آیا..

" تو تم ہونا میرے ساتھ..." مزاق میں جس کو اُڑا دیا گیا..

" اور اگر میں نہ رہا تو؟؟" سیہان نے بھی مسکراتے لہجے میں سوال کیا..

"مجھ سے محض چار سال بڑے ہو تم، ایسے کیسے مر جاؤ گے؟؟" آئیلین نے خفگی سے کہا..

"اچھّا فرض کرو کہ اگر میں بدل گیا... تو؟؟" سوال تبدیل کیا گیا..

"مجھے معلوم ہے کہ ایک دن ہر چیز کا اختتام ہو جائے گا.. برف، آتش، آسمان حد تو یہ ہے کہ زمین بھی.. مگر مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اُس دن بھی تم میرے ساتھ کھڑے ہو گے... دنیا کی ہر شئے بدل جائے گی مگر سیہان کا ساتھ، اُسکی دوستی کبھی نہیں بدلے گی جانتی ہوں میں یہ.."

آئیلین کے لہجے میں اعتماد تھا اور فخر بھی جس کو سن کر سیہان آسودگی سے مسکرا دیا مگر وہ اب اس سے زیادہ کی چاہ رکھنے لگا تھا لیکن اُس سب سے پہلے اظہار ضروری تھا..

"ہمم! صیح ہی جانتی ہو تم مجھے.."

" ہاں تو تمہیں کوئی شک ہے ؟؟ "

" نہیں بھئی .. اچھّا اب سو جاؤ کل پڑھنا باقی سب thesis کی طرف .." اشارہ کیا گیا

"...او کے والدہ میں سوتی ہوں "

آئیلین نے اُس کو جلانے کے لیے کہا وہ اکثر سیہان کے حد درجہ خیال رکھنے کی عادت پر اکتا کر کچھ ایسی ہی باتیں کیا کرتی تھی ..

" .. شاباش میری جان گُڈ نائٹ "

سیہان نے بڑے بزرگ کی طرح مسکراتے ہوئے کہا دل میں اس بات کی امید کرتے ہوئے کہ ایک دن مذاق نہیں بلکہ یہ سب حقیقت ہو گا ..

"..اگر یہ مخلص رشتے نہ ہوتے تو زندگی ختم ہو جاتی تمہاری آئیلین "

پر سوچ خود کلامی کرتے ہوئے کافی کا آدھا بھرا مگ ہاتھ میں تھامے وہ کمرے کی لائٹس آف کر کے وہاں سے باہر نکل گئی..

UL KHAN WRITES

سیاہ لانگ کوٹ کے نیچے سیاہ ڈریس شرٹ اور پینٹ پہنے ہاتھوں پر سیاہ دستانے اور چہرے کو سیاہ ماسک سے کور کئے کھڑا وہ شخص اندھیرے میں کسی پرچھائی کی مانند لگ رہا تھا اُسکی آنکھوں کے علاوہ سب کچھ ہی ڈھکا ہوا تھا اُسکے وجود کا..

گردن اونچی کرتے ہوئے اُس نے کمرے کی بند لائٹس کو دیکھا جو تقریباً پندرہ منٹ سے بند تھیں یقیناً کمرے کی مالکان سو گئی تھی.. یہ سوچ کر

اردگرد ماحول کا جائزہ لینے کے بعد وہ مکمل اپنی تصدیق کرتے ہوئے درخت کی اوٹ سے باہر نکلا اور روڈ کراس کیا...

کوٹ کی جیب میں موجود نہ جانے کون سا ڈیوائس نکال کر اُس نے اپنی دونوں ہتھیلیوں پر چپکایا اور پھر بارہ فٹ اونچی دیوار پر احتیاط سے چڑھتا وہ دوسری جانب لان میں کود چکا تھا..

"..بس ایک اور دیوار اور پھر ختم"

دل میں سوچتے ہوئے وہ خوبصورت ہرے بھرے مگر چھوٹے سے لان پر تنقیدی نظر ڈالتا اپنے مطلوبہ کمرے کی دیوار پر نظریں جمائے آگے بڑھا.. چند لمحوں بعد وہ پہلی منزل پر بنے کمرے کی کھڑکی پر باہر سے کھڑا تھا..

کھڑکی پر سفید نیٹ کے پردے ہونے کے باعث اُس نے باآسانی اندر خالی کمرہ دیکھ لیا محض لیمپ کی مدھم روشنی میں وہ بیڈ کو خالی دیکھ کر شدید بدمزہ ہوا..

"..کچھ بھی ہو جائے مگر یہ کام تو آج ہی کرنا ہو گا "

سنجیدگی سے سوچنے کے درمیان وہ ہتھیلیوں پر چپکے ڈیوائس نکال کر جیب میں واپس ڈال چکا تھا اور کمرے کی کھڑکی کھولتے ہوئے اندر آگیا اب اُسکو ..انتظار تھا تو محض آئیلین کے کمرے میں آنے کا

UL KHAN WRITES

کمرے کے وسط میں کھڑا وہ شخص خاموشی سے وہاں کا جائزہ لے رہا تھا.. پیسٹل پنک اور پیسٹل وائٹ کلر کے امتزاج سے بنا اور سجایا گیا یہ کشادہ کمرہ جیسے کسی فیری ٹیل اور نفاست کا ملاپ تھا.. وہ ہم وقت کسی چھوٹی بچی کا کمرہ ..بھی لگ رہا تھا اور کسی بڑی لڑکی کا بھی

پیسٹل وائٹ کلر کی چاروں دیواریں جبکہ چھت کریم کلر کی تھی جس کے وسط میں کرسٹل کا فانوس جو بجھا ہوا قوسِ قزح کے رنگ خود میں سمائے ہوئے تھا، فانوس کے آگے اور پیچھے وڈ کے سفید پنکھے لگے تھے.. کمرے کے درمیان میں وائٹ کلر کا قوئین سائز بیڈ رکھا تھا جس کے اونچے چاروں ستونوں کے ساتھ جڑے نیٹ کے پیسٹل پنک پردے اس وقت بندھے تھے بیڈ کے ارد گرد وائٹ سائیڈ ٹیبلز تھیں جن پر میچنگ لیمپس رکھے نظر آئے ..

بیڈ کے بالکل سامنے دیوار پر چالیس انچ کا ٹی وی لگا تھا اور اس کے نیچے پیسٹل پنک کنسول جس کے دو کناروں پر سپیکرز اور بیچ میں کچھ شو پیس اور ان ڈور پلانٹس رکھے تھے.. کمرے کے ایک کونے میں گول شیشے کی cactus خوبصورت سی ڈریسنگ ٹیبل رکھی تھی جس پر ڈھیر سارا میک اپ اور اسکن

کیئر کا سامان نفاست سے سیٹ تھا ڈریسنگ ٹیبل کے برابر میں وڈن

اسٹینڈنگ ٹال مرر تھا..

"..یقیناً خاتون کو اپنے آپ میں خاصی دلچسپی ہے "

جس کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے اُس نے دل ہی دل میں یہ سوچا اور کمرے کی دوسری طرف متوجہ ہو گیا جہاں دو سنگل پیسٹل پنک صوفا چیئرز رکھیں تھی جن کے درمیان رکھا اسٹینڈنگ لیمپ مدھم سنہری روشنی کمرے میں بکھیرے ہوئے تھا اور آگے ایک چھوٹی سی کافی ٹیبل تھی جس پر رکھے فوٹو فریم نے مقابل کو اپنی جانب متوجہ کیا وہ دبے قدموں فریم کو تھامنے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک اُس کو کمرے کے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی..اُس کی حساس سماعتوں نے دھیمے قدموں کی چاپ بھی باآسانی سن لی تھی..

" Damn it.."

دبی طیش بھری آواز میں کہتا وہ تیز نگاہیں یہاں وہاں دوڑاتا کمرے میں چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگا جو فوراً ہی مل گئی اُس کو.. آگے بڑھتے ہوئے وہ اسٹینڈنگ مرر کے پیچھے جا چھُپا کچھ اس طرح کے اگر کمرے میں موجود تمام لائٹس بھی ان کر دی جاتیں تو بھی وہ نظر نہ آتا..

" Right now, I'm in a state of mind

I wanna be in like all the time..."

کمرے کا دروازہ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی مدھم آواز میں گانہ گنگناتے ہوئے.. مرر کے پیچھے کھڑا شخص زیادہ غور سے تو نہ سن پایا مگر اتنا اندازہ تو ہو گیا تھا کہ اُسکی آواز بے حد حسین ہے ہو بہو چہرے کی طرح..

" Oh, I just want you to come with me

we on another mentality.."

آئیلین مزید گنگناتی ہوئی ہاتھ میں تھاما موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اپنے بلیک نائٹ گاؤن کی ویسٹ بینڈ کھولتی ہوئی خود کو اُس سے آزاد کرتی ڈریسنگ کی جانب بڑھی گئی.. مرر کے پیچھے وہ غیر محسوس انداز میں مزید اندر ہوا مگر درمیان میں بچی خالی جگہ سے وہ اُسکو دیکھ رہا تھا..

" Ain't got no tears left to cry

So I'm pickin' it up, pickin' it up

I'm lovin', I'm livin', I'm pickin' it up.."

آئیلین نے گانے کا آگے بچہ مصرع گا کر گانا مکمل کرتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں نصب لائٹس ان کی.. اس شخص نے دیکھا کہ جوں ہی روشنی آئیلین کے چہرے پر پڑی ہے اُسکی بنفشی آنکھیں ضرورت سے زیادہ جھلملا

اُٹھیں ہوں جیسے.. ان میں یقیناً نمی تھی.. ڈریسنگ ٹیبل سے نکلتی روشنی اُس کے دودھیا چہرے پر بکھرا نور بڑھا رہی تھی..

"..مسائل اتنے ہیں کہ واقعی آنسو بھی نہیں بچے ہیں اب رونے کو "

آئینے میں نظر آتی اپنی خشک آنکھوں کے کناروں پر تمسخر بھری نظر ڈالتی وہ خود کلامی کر گئی.. اور ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا نہ جانے کونسا اسکن سیرم اُٹھا کر چہرے پر لگاتی فیس مساج کرنے لگی..

وہاں موجود انجان شخص کی نگاہیں بار ہا بھٹک کر اُسکے دودھیا ہاتھ کی گلابی پوروں پر جا ٹھہر رہیں تھیں تو کبھی اُس مرمریں چہرے پر جس کے باعث اُس نے فوراً اُس منظر سے نظریں پھیر لیں..

فیس مساج کرنے کے بعد وہ بالوں میں برش کرتی اسٹینڈنگ مرر کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی.. جس کے پیچھے کھڑے شخص کی سانسیں اُس کو اپنے

مقابل دیکھ کر لحاظ بھر کو تھم گئیں غیر ارادی طور پر اُسکی سرد نگاہیں گردن سے زرہ نیچے سفید وادی کے عین وسط میں نظر آتے بھورے تل پر پڑیں جس پر آئیلین اُنگلی پھیر رہی تھی نہ جانے کیوں.. اگلے ہی پل اُس نے نظریں اس منظر کی جانب سے پھیر کر سب نظرانداز کر دیا جیسے کوئی بڑی بات ہی نہ ہو..

"موٹی ہو رہی ہوں میں، کل سے جم جاؤں گی.."

جبکہ دوسری طرف بلیک سلک ٹراوزر اور بلیک ہاف آستینوں کے نائٹ ڈریس میں ملبوس قیامت برپا کرتی وہ لڑکی اس سب سے بے خبر تنقیدی نظروں سے اپنا جائزہ لینے میں مصروف رہی.. وہ واقعی کافی فٹنس فریک (fitness freak) تھی..

پانچ منٹ تک یہ ہی سب چلتا رہا اور وہ اب اکتا گیا تھا لیکن کچھ دیر بعد آئیلین تمام لائٹس آف کر کے بیڈ کی جانب بڑھ گئی جس کو محسوس کر کے دوسرے شخص نے سکون کا سانس لیا تھا.. پندرہ منٹ تک وہ تاریکی میں اُسکے سونے کا انتظار کرتا رہا اور جب پوری تصدیق ہو گئی کے آئیلین سو چکی ہے تو وہ مرر کے پیچھے سے باہر نکلا اُسکی دوسری کروٹ پر جلتے لیمپ کی مرہونِ منت ہی کمرے میں نیم مدھم روشنی تھی..

احتیاط سے بغیر ذرا سی بھی آواز پیدا کئے وہ آگے بڑھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا اُسکا فون اُٹھایا..

"کچھ سیکنڈز اور..."

دل میں سوچتے ہوئے اُس نے موبائل کے چارجنگ پورٹ کے ذریعے اُس کے اندر ایک چپ insert کی.. وقتاً فوقتاً وہ سوتی ہوئی آئیلین پر بھی نظر ڈال لیتا..

" Done.."

اپنا کام مکمل کر کے اُس نے مسکراتے ہوئے موبائل واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا جس کے فوراً بعد وہ مڑا تھا مگر کہتے ہیں نہ جلدی کا کام شیطان کا.. تیزی سے مڑنے کے سبب اُسکا ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ پر لگا اور اگلی ہی ساعت لیمپ زمین بوس ہوا ایک زوردار آواز کے ساتھ...

" کون ہے ؟؟؟ بی اماں آپ ہیں کیا ؟؟ "

آدھی نیند میں مبتلا آئیلین لیمپ کے گرنے اور ٹوٹنے کی آواز پر ہڑبڑاہ کر اٹھ بیٹھی.. کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اندازاً ہاتھ چلاتے ہوئے فوراً اپنا موبائل اُٹھا کر اُس نے ٹارچ جلائی جس کی روشنی میں نظر آتے سیاہ سایے کو دیکھ کر وہ موبائل بیڈ پر رکھتی بیڈ سے چھلانگ لگا کر فوراً اُسکی جانب بڑھی ..

لڑکی سمجھ کر تم میرے گھر میں چوری کرو گے ہاں ؟؟ میرے گھر میں ڈاکا "
".. مارو گے تم آئیلین چوہان کے گھر میں

غصے سے آتش فشاں ہوتی وہ اُسکی پشت تک پہنچی ابھی وہ اپنے بلیک بیلٹ ہونے کے جوہر اُس پر دکھاتی کے مقابل نے یکدم مڑ کر جھکتے ہوئے اُسکی ...ٹانگ کا وار بے معنی کر دیا کیونکہ وہ ہوا کی نظر ہو چکا تھا

" .... تم "

آئیلین مزید آگ بگولہ ہوئی لیکن اس سب کا کچھ فائدہ نہ تھا کیوں کہ وہ شخص اُس کے دونوں ہاتھوں کو ایک ہاتھ کی مضبوط گرفت میں لیتا اُسکی پُشت پر باندھ کر اُسکا چہرہ دیوار کی جانب کیئے اُسکو دیوار سے لگا چکا تھا اور خود وہ اُس کی پشت پر سایہ بنا مسرور سا خاموش کھڑا رہا.. آئیلین کے بے حد نزدیک اتنا کے آئیلین کے کھلے لمبے سیاہ بال سارے اُسکی کالی شرٹ پر چپکے اُسکے اوسان متزلزل کرنے کی جستجو میں لگے ہوئے تھے مگر وہ بے حس بننے کی

ناکام سی کوشش کرتا رہا.. دوسری طرف آئیلین دیوار سے لگی اپنے پیچھے
.. بڑھتی حرارت اور بوجھ کے باعث خوف کے بجائے غصے سے لرز رہی تھی

تم.. تمہاری ہمت کیسی ہوئی میرے گھر ڈاکا مارنے کی... میرے ہاتھ "
".. چھوڑو ذرا ابھی میں تمہاری جان لیتی ہوں
آئیلین نے دانت پیس کر ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا جس کے نتیجے میں
.. مقابل کے ماسک کے پیچھے چھپے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری

وہ ایک قدم اور اُسکی جانب بڑھاتا آئیلین کی گردن پر جھکا ماسک سے ڈھکا
.. چہرا اُسکے کان کی جانب کیا تھا
" ...اب تو میں ڈاکا مار چکا "
سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں کہا گیا.. لہجہ پراسرار، آواز اس قدر بھاری
اوپر سے آدھا کام تو ماسک نے کر دیا تھا اُس کی آواز کو مزید پراسرار بنانے

میں.. آئیلین کو لگا کہ وہ کبھی دوبارہ اس قسم کی آواز نہ سن سکے گی اور یہ بھی .. کہ ایسی آواز پہلی بار سنّی تھی اُس نے اپنی چوبیس سالہ زندگی میں

"... چھوڑو مجھے "

ایک لمحے کے لیے آئیلین بھی اُس لب و لہجے کو سن کر ساکت ہو گئی مگر اگلے ہی پل وہ اُسکی لرزہ خیز گرفت میں مچلی تھی.. مقابل نے لب بھینچتے ہوئے بے اختیار اُسکے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کر کے اُسے پوری قوت سے جھٹکا دیا اور گردن پر موجود ایک مخصوص شہ رگ پر خالی ہاتھ کی دو اُنگلیوں کا دباؤ ڈالتا وہ اُسکو بے ہوش کر چکا تھا.. ایک ہی سیکنڈ میں آئیلین اُسکے توانا بازوؤں .. میں جھول گئی

"... کچھ متاثر کرے نہ کرے مگر تمہاری یہ باتیں.. یہ متاثر کن ہیں "

احتیاط سے اُسکو بازوؤں میں بھرتے ہوئے وہ بیڈ کی جانب بڑھا، آئیلین کے ہونٹوں سے نکلتی بے ربط مہکتی سانسیں اُسکی گردن کی جلد میں سرائیت ہکرنے لگیں جو مقابل کے دل کا حال زیر وزبر کرنے کا فن بخوبی جانتیں تھیں مگر سینے میں کوئی جذبات ہوتے تو دل الگ لے پر دھڑکتا..

ایک گھٹنا مٹرس پر رکھ کر بیڈ پر جھکتے ہوئے اُس نے آئیلین کو بیڈ پر لٹادیا اور خود سیدھا کھڑا ہوتا اپنے چہرے پر سے ماسک اتارا اور سیاہ بالوں میں اضطرابی کیفیت میں اُنگلیاں چلانے لگا.. وہ اُس کے تیکھے نقوش والے حسین چہرے کو پر سوچ نظروں سے دیکھنے لگا جو آدھا تو اُسکے بکھرے بالو کے باعث چھُپا ہوا تھا..

سیاہ دستانے میں مقید ہاتھ بڑھا کر شہادت کی اُنگلی سے اُس نے بالوں کی کچھ لٹیں اپنی پوروں پر چُن کر اُسکے کان کے پیچھے نرمی سے اڑسا دیں..

" کیا میں صحیح کر رہا ہوں؟؟ "

.. اُس کو دیکھتے ہوئے مقابل نے سوچا

"... ہاں صحیح کر رہے ہو رحم بالکل نہیں کرنا "

.. اندر کہیں سے آواز آئی

" لیکن اُس سب میں اسکا کیا قصور تھا؟؟"

.. ایک اور سوال وہ مضطرب ہوا

جو تمہارے ساتھ ہوا اُس میں تمہارا کیا قصور تھا، اور ویسے بھی سچ جاننے کا "

" .. حق اس لڑکی کو بھی ہے، تم کچھ برا نہیں کر رہے اسکے ساتھ

.. اُس نے سختی سے لب بھینچ لئے آنکھوں میں اشتعال خون بن کر اُترنے لگا

اگلے ہی پل سب نظر انداز کرتا وہ کھڑکی کی جانب مڑا اور کچھ لمحوں بعد وہ سڑک پر چلتا اُس کے کمرے تو کیا اُس کے گھر سے بھی کافی دور نکل آیا تھا...

سیاہ رات میں تنہا سڑک کے وسط میں آہستہ آہستہ آگے قدم اٹھاتا وہ لمبا چوڑا پراسرار وجود کسی سائے کی طرح معلوم ہو رہا تھا اس وقت سرد ہواؤں اور پتوں کی تیز سرسراہٹ کے درمیان..

U L K H A N W R I T E S

اینارہ کو ہسپتال چھوڑنے کے بعد اُس نے گاڑی یونیورسٹی جانے والے راستے پر موڑلی وہ جانتا تھا کہ وہ بالکل صحیح وقت پر گھر سے نکلا ہے پر نہ جانے کیوں وہ بار بار کلائی پر بندھی بھوری رسٹ واچ کو دیکھ رہا تھا جیسے لیٹ ہو جانے کا خدشہ ہو..

" خانزادہ وہ لڑکی کیا حواسوں پر سوار ہو رہی ہے تمہارے؟؟ "

جب تیسری بار اُس نے سٹیرنگ وہیل پر رکھے اپنے ہاتھ میں بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھا تو خود سے ہی جھنجھلا کر سوال کیا..

"حواس اُس کے درست کرنے ہیں مجھے تبھی حواسوں پر سوار ہو رہی ہے وہ.."

اپنے سوال کا خود جواب دیا اور مبہم سا مسکرا دیا آج کلاس میں ہونے والا سین سوچ کر اُس کو ابھی سے مزہ آرہا تھا.. یونیورسٹی کے مین انٹرنس گیٹ پر اُس کی گاڑی پہنچنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے سلور بی ایم ڈبلیو نے اُسکی گاڑی کو اوور ٹیک کرتے ہوئے آگے اپنی گاڑی لگادی..

"امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد.. علم کے ساتھ تہذیب بھی سکھائی جانی چاہیے انھیں.."

آریس نے سامنے نظر آتی چمچماتی مہنگی ترین گاڑی کو دیکھ کر حقارت سے تبصرہ کیا.. وہ گاڑی تو اپنی منزل پر پیچھے ڈھول اڑاتی چلی گئی لیکن آریس بہت دیر تک غصے میں بھرا پارکنگ ایریا میں جگہ تلاش کرتا رہا اپنی کار کے لیے ..

" آج کا دن برا ہی گزرے گا شاید .. "

ایک واحد پارکنگ کی خالی جگہ اُس ہی سلور بی ایم ڈبلیو کے برابر تھی ..

" ابھی میرے پاس ٹائم نہیں ہے کہ اس سب کو دیکھوں.. گاڑی لگاؤ اور نکلو خانزادہ... "

آریس نے لب بھینچ کر غصہ ضبط کرتے ہوئے کار پارک کی اور پیچھے پڑا اپنا سیاہ لیپ ٹاپ بیگ اٹھا کر یونیورسٹی کی اندرونی جانب بڑھ گیا ..

ارد گرد موجود کئی سٹوڈنٹس نئے ہینڈ سم سر کو اشتیاق اور پسند بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے.. وہ اس وقت olive گرین پولو فارمل ٹی شرٹ

آف وائٹ پینٹ بھوری بیلٹ اور کینوس شوز کے ساتھ پہنے، بھورے بالوں کو مخصوص سٹائل میں سیٹ کیئے وہ اپنی پر کشش پر سنیلٹی کے ہمراہ بے حد جاذبِ نظر لگ رہا تھا..

خود پر مرکوز نظروں سے یکسر بے خبر وہ لیکچر ہال میں داخل ہو گیا لیکن لیکچر شروع ہونے سے پانچ منٹ پہلے..

UL KHAN WRITES

" السلامُ علیکم.. بوا آئیلین ریڈی ہو گئی؟؟"

ٹھیک گیارہ بجے نک سک سے تیار سیہان ڈارک بلو ٹو پیس میں ملبوس بے حد وجیہہ لگ رہا تھا.. شہد رنگ بالوں کو جیل سے سیٹ کرنے کے بجائے ہر بار کی طرح اُس نے سمپل برش کیئے تھے جو اُس پر جچتے بھی خُوب..

" ..ماشاءاللہ.. وعلیکم السلام "

بی اماں نے اُسکو تیار دیکھ کر بے اختیار کہا جس کو سن کر مختصر سی مسکراہٹ اُسکے ہونٹوں پر آکر معدوم ہو گئی.. جبکے دوسری طرف تصور میں بی اماں نے اُس کے برابر آئیلین کو کھڑے سوچا.. کاش ایسا جلد ہو جائے چاند سورج کی جوڑی لگے گی دونوں کی.. وہ اپنی سوچ پر ہولے سے مسکرادیں..

" بیٹے اُس کو تو بخار ہے وہ سو رہی ہے تبھی میں نے اُس کو اُٹھایا نہیں رات طوفانی ہوائیں چلیں ہیں اُس نے کمرے کی کھڑکیاں کھولی ہوئیں تھیں سردی لگ گئی ہے اُس کو.. "

بوا نے سیہان سے کہا وہ ان کی بات سن کر پریشان سے زیادہ مضطرب دکھائی دینے لگا.. ان کو ایسا لگا کہ وہ شدید تکلیف میں مبتلا ہو گیا ہو چند لمحوں میں..

" اب کیسی ہے وہ؟؟ آپ نے اُس کو میڈیسن دی؟؟ "

.. سیہان نے فوراً سوال کیا

سیہان بیٹا وہ پر سکون نیند میں ہے اس وقت میں نے اُس کو ٹھنڈے پانی "

".. کی پٹیاں رکھ دیں تھیں دوائی ناشتہ کروا کر دونگی اور بخار تو اب اُتر گیا ہے

.. بوا نے اُس کو یقین دہانی کروائی

چلیں ٹھیک ہے میں آپ کو دو بجے کال کروں گا اُسکا خیال رکھئے گا اور اپنا "

" .. بھی فِی امان اللہ

اُس کے گھر سے نکلنے کے بعد آفس کے پورے راستے وہ آئیلین کے متعلق سوچتا رہا وہ کافی پریشان ہو گیا تھا اُس کے لئے.. آفس پہنچ کر اندر داخل ہونے سے پہلے اُس نے اپنے چہرے کے تاثرات ٹھیک کئے اور ایک گہری سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کے بعد وہ اندر کی جانب بڑھ گیا.. آج میٹنگ تھی سہگل انٹرپرائزز کے اونر اصفہان محتشم سہگل کے ساتھ جس میں موجود ہونا

آئیلین کے لیے بے حد ضروری تھا مگر کیونکہ وہ یہاں نہ تھی تو سیہان کو ہی مجبوراً اٹینڈ کرنی پڑ رہی تھی یہ میٹنگ اکیلے ..

" السلامُ علیکم ! معذرت خواہ ہوں میری وجہ سے آپ سب کو انتظار کرنا پڑا.. آج کی میٹنگ صرف میں بطور لیگل ایڈوکیٹ شیخ سیہان کامل آپ کے ساتھ ہوں گا.. مس آئیلین کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے.. امید کرتا ہوں آپ سب کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اس بات سے.. "
سیہان نے کانفرنس ہال میں داخل ہوتے ہوئے آئیلین کی نشست کے برابر اپنی نشست سنبھالتے ہوئے کہا ..

" کوئی بات نہیں مسٹر سیہان، محض ایک ملاقات ہی کرنی تھی ان سے آج نہیں تو پھر کبھی صحیح، اللہ انکو صحت دے... آج آپ سے ملاقات کر لیتے ہیں.. "

کانفرنس ٹیبل پر آئیلین کی خالی کرسی کے سامنے بیٹھے شخص نے دھیمے تحمل بھرے لہجے میں کہا..

مگر اُس کے برابر بیٹھا اُسکا خاص آدمی ہی واقف تھا کہ کس غیظ و غضب کو دبا کر یہ جملے ادا کئے ہوں گے باس نے..

" Thanks for understanding Mr Asfahan.. "

سیہان نے اُسکی بات سن کر رسمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی..

" No problem at all, shall we continue now ?"

اصفہان نے کرسی سے ٹیک لگا کر اپنے مخصوص بارعب انداز میں کہا، وہ ملنے تو اُس ہی سے آیا تھا آج مگر اُسکی طبیعت کا سن کر وہ تحمل سے بیٹھ گیا ورنہ غصّہ حد سے زیادہ آیا تھا اُسے ...

" yeah sure.."

بلیک ٹو پیس کے نیچے بلیک ڈریس شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے.. گلے میں پہنی پتلی سی سلور گولڈ کی چین جس کے گول چھوٹے سے لاکٹ پر A لکھا تھا اُسکے چوڑے ورزشیں سینے کے بیچ و بیچ کھُلی شرٹ کے درمیان سے نظر آتا وہ لاکٹ بیچ خُوب رہا تھا اُس پر.. سرمئی چمکتی آنکھیں ذہانت سے بھرپور، گھنے سیاہ بال پرفیکٹلی سیٹ اُس پر سرخ سپید رنگت اور سیاہ گھنی شیو... کاروباری انسان کم اور ہولیوڈ سیلبرٹی زیادہ لگا وہ سیہان کو، اور دوسری بات یہ کہ انداز و اطوار سے اصفہان سہگل خاصا ٹیڑھا آدمی ہے یہ تو پہلی ملاقات ہی میں شیخ سیہان کامل سمجھ گیا ..

"..بھائی آج تو ہم ہی لیٹ ہو گئے "

مائسہ نے جلدی سے سیٹ پر بیگ رکھا.. وہ دونوں لیٹ تو نہیں ہاں لیٹ ہوتے ہوتے بچ ضرور گئی تھیں..

" ہاں لیکن خود کے لیٹ ہونے پر میں نے کسی اور کی دل آزاری نہیں کی.."

داریاء نے آنکھ مار کر جواب دیا آج وہ ضرورت سے زیادہ خوش تھی..

"..ہاہا.. یار جانے دو، چھوڑ دو، بیچارے نیو سر ہیں "

..مائسہ نے بات کو ایک بار پھر رفع دفع کرنا چاہا

ایسے کیسے جانے دوں انہوں نے اتنے سارے بچوں کی تذلیل کی تھی اور "
وہ کہیں سے بھی بیچارے نہیں.. خیر مجھے ان کے بارے میں کوئی بات نہیں
".. کرنی.. آج میں بہت خوش ہوں

مائسہ کا گال کھینچتے ہوئے داریاء نے چہچہا کر کہا اُسکی خوشی ان چمکتی آنکھوں اور
.. گالوں پر پڑتے ڈمپلز سے ہی عیاں تھی

لیکن آگر ظفر بھائی نے روز اپنے اصول سنائے اور ان پر عمل کروایا تو آج "
".. نہیں تو کل ہم لیٹ ضرور ہوں گے کلاس میں

وہ اور مائسہ آج اکیلی ڈرائیو کر کے آئیں تھیں کوئی گارڈ ان کے ساتھ نہیں تھا
ہاں گارڈز کی کار ان کو فولو ضرور کر رہی تھی مگر وہ بھی یونیورسٹی کے باہر ہی
رُک گئی اصفہان کے آڈرز پر.. لیکن پورے سفر کے دوران ظفر (ہیڈ
.. سیکورٹی چیف) داریاء کے ساتھ کال پر اُس کو انسٹرکشن دیتا رہا

کل تک ہمارے لئے یونیورسٹی میں اکیلے آنا بھی ایک مرحلہ تھا مگر آج ہم "
اکیلے آئے ہیں یہاں.. اتنا بڑا کام کر لیا ناں ہلکے ہلکے سب ہو جائے گا فکر نہ
".. کرو تم بس سب اپنی دوست پر چھوڑ دو

داریاء نے فرضی کولر جھاڑتے ہوئے ایک ادا سے کہا ساتھ ہی ہاتھ کا مکّہ بنا کر

fist) اُس کے سامنے کیا جس پر ہنستے ہوئے مائسہ نے فسٹ بمپ

bump) کیا تھا..

بے پناہ مسکراتی ہوئی داریاء کی نظر یک دم لیکچر ہال کے کھلتے دروازے پر پڑی
نظریں بے ساختہ اندر آنے والے کی بھوری آنکھوں سے چار ہوئیں اور
... ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ سمٹتی چلی گئی

اندر آنے والی شخصیت کی نظریں بھی اُس پر پڑ کر پلٹنا بھولیں تھیں لحاظ بھر
میں قید کئے French braid کو.. کندھوں تک آتے بالوں کو

معصوم چہرے کا احاطہ دونوں طرف سے بالوں کی چھوٹی لٹوں نے کیا ہوا تھا، نارنجی کھلی گھٹنوں تک آتی جینس کی شرٹ کے نیچے وائٹ ٹی شرٹ پہنے جو نارنجی کھُلیے پینچوں کی پینٹ کے اندر اڑسائی ہوئی تھی میک اپ کے نام پر محض لائٹ پنک لپ سٹک لگائے وہ پلاسٹک کی گڑیا لگ رہی تھی ..

آریس تھم جانے والی نظروں کا زاویہ بدلتا ڈائس کی جانب بڑھ گیا..اُس کے لیکچر ہال میں قدم رکھتے ہی مکمل خاموشی ہوگئی جس کو دیکھ کر اُسکو اچھا بھی لگا کہ سٹوڈنٹس نے اُسکی بات کو سنجیدہ لیا ہے ..

" Assalam O Alaikum and a very good morning to all of you.."

لیپ ٹاپ بیگ سے نکال کر ڈائس پر سیٹ کرنے کے بعد مائک اپنے ہونٹوں کے سامنے ٹھیک کر کے اُس نے تمام سٹوڈنٹس کو اپنی جانب مخاطب کیا

سٹوڈنٹس نے ہم آواز ہو کر اُسکا جواب دیا.. داریاء کو مکمل طور پر اُس نے نظر انداز کر دیا تھا..

"میں آپ سب سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں پانچ منٹ لوں گا آپ سب کے اس ہی وجہ سے آج پانچ منٹ پہلے آیا ہوں میں.. پانچ منٹ بعد ہم پہلا لیکچر اسٹارٹ کرتے ہیں.."

آریس کی بات سن کر مائسہ نے داریاء کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی اور تحمل طاری کیئے اُس پر نظریں جمائے بیٹھی تھی..

"جی جی سر آپ ضرور پوچھیں.."

کلاس سے کافی سٹوڈنٹس کی آواز آئی..

"شکریہ.. پروفیسر حارث آپ کی کلاس میں کس وقت آیا کرتے تھے؟؟"

.. آریس نے اب بھی اُسکی جانب نہ دیکھا

.. نو بجے سر... "بچوں نے جواب دیا "

صحیح.. اب اگر آپ میں سے کسی کے بھی پاس ٹائم ٹیبل ہو تو کیا کوئی مجھے " " بتا سکتا ہے کہ یہ پیریڈ اسٹارٹ کتنے بجے ہوتا ہے ؟؟

یہ سوال کرتے ہوئے اُسکی آنکھوں کے ساتھ ساتھ گداز لب بھی مسکرا رہے تھے جبکہ دوسری طرف داریاء کا چہرہ بے ساختہ دھواں دھواں ہوا .. کیونکہ اُسکو یاد آگیا تھا کہ پیریڈ کس ٹائم پر اسٹارٹ ہوتا ہے

". سر نو بج کر پانچ منٹ پر پیریڈ اسٹارٹ ہوتا ہے "

کلاس کے سی آر نے بتایا.. آریس نے اب کی بار داریاء کی جانب نظریں مرکوز کردیں.. اُس کا شرمندہ سرخ چہرہ دیکھ کر لب بھینچتے ہوئے اُس نے ... بمشکل اپنا قہقہہ دبایا مگر کچھ کھلکھلاہٹ ضرور سُنی تھی کلاس نے

رہی یہ کہیں تمہارا نام نہ لے لیں.. "مائرہ نے گھبراتے ہوئے اُسکے کان "
میں سرگوشی کی..
"چُپ رہو ابھی.."
داریاء نے دانت پیس کر کہا اُس کو اپنا نام سامنے آنے کا نہیں اپنے غلطی
کرنے پر دکھ تھا..

" یہ سب پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ کل کلاس کے ایک سٹوڈینٹ نے مجھ سے
یہ شکایت کی کہ میں نے خود رول بریک کیا تھا میں کلاس میں لیٹ آیا پانچ
منٹ اس لیے مجھے آپ سب کی اصلاح نہیں کرنی چاہیے تھی تو بغیر اس
سٹوڈینٹ کو مخاطب کیے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کلاس میں میں اپنے وقت پر
آیا تھا آپ سب کو پانچ منٹ پہلے کلاس اسٹارٹ کرنے کی عادت ہو گئی ہے
اور کسی چیز کی عادت لگ جانا ایک معذوری ہے.. "

..آریس کی سنجیدہ بھاری آواز خاموش لیکچر ہال میں گونج رہی تھی

" خیر مجھے بہت اچھا لگا آج کلاس میں ڈسپلن دیکھ کر اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ سب اپنے استاد کی عزت کرتے ہیں.. گریٹ جاب گائیز... کل جو میں نے کہا وہ آپ سب کی اصلاح کے لیے تھا میرا قطعی ایسا کوئی مقصد نہیں تھا کہ کسی کی دل آزاری ہو میں آپ سب کا استاد ہوں.. آپکو اچھے اور برے کے درمیان فرق بتانا میرا فرض ہے.. اگر کبھی میں آپ کو کسی غلط بات پر منع کروں گا تو آپکی اچھی بات پر آپ سب کی حوصلہ افزائی بھی ضرور کروں گا..امید کرتا ہو جس سٹوڈینٹ کو مُجھ سے پروبلم تھی اب نہیں ہو گی..اور آپ کے پانچ منٹ پورے ہو گئے چلیئے لیکچر شروع کرتے ہیں.. "

ابھی وہ پیچھے لگے پروجیکٹر کی جانب مڑا ہی تھا کہ کلاس کا دروازہ دھکیل کر بغیر اجازت ایک لڑکا اندر داخل ہوا جو کہیں سے بھی مہذب نہ لگا اُس کو.. بلیک

ٹی شرٹ پہنے بال ماتھے پر بکھرائے بیگ کندھے سے نیچے کو wripped ڈھلک رہا تھا.. جبکہ وہ خود ایسے چل رہا تھا جیسے اپنے بیڈروم میں واک کر رہا ہو..

" Hey you ?? Being a student are you suppose to enter in class like that when the teacher is around?? "

(سنیں آپ!! کیا آپ کو ایک سٹوڈینٹ ہو کر یہ زیب دیتا ہے کہ ٹیچر کی کلاس میں موجودگی ہوتے ہوئے بھی آپ اس طرح کلاس میں داخل ہوں)

آریس کی سرد آواز لیکچر ہال میں گونجی وہ ایک ہاتھ جینس کی جیب میں ڈالے دوسرا ڈائس پر رکھے کھڑا اسپاٹ نظروں سے بلال کو دیکھ رہا تھا جس نے اُس کی بات سن کر اپنے دوستوں کی جانب دیکھتے ہوئے کندھے اچکائے جیسے پوچھ رہا ہو کہ اب یہ کون ہے..

" Sorry dude..."

بلال کیونکہ اس کی پہلی کلاس میں حاضر ہو کر بھی ذہنی طور پر غیر حاضر تھا

.. تبھی جان چھوڑانے والے انداز میں کہتا آگے بڑھ گیا

"..یہ تو گیا اب "

داریاء نے مائسہ کے کان میں سرگوشی کی جو خوشگوار حیرت آنکھوں میں

.. سجائے سامنے چلتا منظر دیکھ رہی تھی

" Stop right here.."

آریس اس بار قدرے اونچی آواز میں گویا ہوا آگے بڑھتا بلال منہ بنا کر اپنی

.. جگہ پر رک گیا اور اُسکی جانب مڑا

" I have 3 periods per week scheduled with you guys so I will not spare them telling y'all to maintain the decorum of lecture individually.. Forward the instructions I've made in your groups or spread my word by whatever means you feel ease with, I'm sure that you guys can sort that out but next time I'm not going to cope up with this irrelevance.. And you Mr.. whatever your name is I won't tolerate this illiterate behavior of yours during my next lecture.. You will call me Mr Khanzada, understood ? "

میرے تین پیریڈز ہونگے ایک ہفتے میں جن کو میں سب کو الگ الگ کلاس (

کے رولز سمجھانے میں برباد نہیں کر سکتا، میرے بتائے ہوئے انسٹرکشن

اپنے گروپس پر لگائیں یا جو بھی طریقہ کار آپ کو ٹھیک لگے وہ کرے کیونکہ

اگلی بار میں اس قسم کا بے کار رویہ کلاس کے دوران برداشت نہیں کروں

گا..اور تم..جو بھی تمہارا نام ہے یہ جاہلانہ برتاؤ تمارا میں دوبارہ برداشت

نہیں کروں گا..تم مجھے مسٹر خانزادہ کہو گے.. سمجھ آگئی؟؟)

" Alright Mr Khanzada.. "

بلال نے آریس ہی کی طرح سپاٹ انداز میں جواب دیا اور خاموشی سے اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا جس کے بعد لیکچر اسٹارٹ کر دیا گیا تھا اُس نے اور پھر پورے لیکچر کے دوران ایک بھی مرتبہ اُس نے داریاء کی جانب نہ دیکھا جب کہ داریاء کبھی بلال کی بے عزتی پر خوش ہوتی تو کبھی غلطی کا احساس ہو جانے پر سخت پشیماں ہوتی رہی پُورا وقت..

UL KHAN WRITES

صبح جب اُسکی آنکھ کھُلی تو سر بے انتہا بھاری ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ سر پر کسی نے ہتھوڑے مارے ہوں..

"یا اللہ یہ کیا ہو گیا ہے مجھے.."

آئیلین نے اپنا سر ہاتھوں میں تھامتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا کچھ دیر وہ یوں ہی بیٹھی رہی پھر موبائل اُٹھا کر ٹائم دیکھا تو نیم وا آنکھیں حیرت سے بے ساختہ پھٹ پڑیں..

"میں دوپہر ایک بجے تک سوتی رہی..."

وہ خود پر سے کمفرٹر ہٹاتی ہوئی بیڈ پر سے اٹھ گئی کہ اچانک اُس کو رات والا پورا واقعہ یاد آیا، مڑ کر دیکھا تو زمین پر کوئی ٹوٹا ہوا لیمپ نہیں پڑا تھا.. اُس نے

بھاری ہوتے سر کو نظر انداز کر دیا اور بھاگ کر ڈریسنگ روم میں رکھا اپنا لاکر کھولا ..

" تو کیا وہ سب خواب تھا؟؟ "

لاکر میں ہر چیز بالکل ویسے ہی موجود تھی جیسی اُس نے چھوڑی تھی کوئی چوری نہیں ہوئی تھی وہاں ..

" نہیں مجھے کیمرا ریکارڈنگز چیک کرنی چاہیے اتنا زیادہ سچ لگتا ہوا خواب کیسے ہو سکتا ہے.. مگر.. مگر مجھے آگے کا کچھ کیوں نہیں یاد آرہا .. "

آئیلین نے اپنا ماتھا دو اُنگلیوں سے مسلا ..

"..اب تو میں ڈاکا مار چکا"

بے حد بھاری پر اسرار سرگوشی اس کے بعد کا کچھ بھی یاد نہیں تھا اُسے ..

" فریش ہو کر دیکھتی ہوں ریکارڈنگز .. "

وہ بیڈ ٹھیک کرنے کے بعد کچھ سوچتی ہوئی واش روم میں بند ہو گئی.. گرم پانی سے باتھ لے کر اعصاب پر سکون ہو گئے سر کا درد بھی اب نہ ہونے کے برابر بچا تھا ..

"السلامُ علیکم بی اماں .."

ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی بی اماں نے زینہ اُترتی سفید سادی شلوار قمیض میں ملبوس آئیلین کو دیکھا جو پیلا ڈوپٹہ کندھوں پر پھیلائے کافی نکھری نکھری سی لگ رہی تھی ..

"وعلیکم السلام میری بچی.. اب طبعیت کیسی ہے ؟؟ کتنی مرتبہ تمہیں کہا ہے سردیاں آرہی ہیں رات میں کھڑکیاں بند کر کے سویا کرو، ہوا لگ گئی ناں .."

بی اماں نے آگے بڑھ کر اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اُسکا بخار چیک کیا ..

" اب بہتر ہوں میں.. کیا رات میں طوفان آیا تھا؟؟ "

..اُس نے سوال کیا

جی !! بہت تیز ہوائیں چلیں ہیں کراچی میں کل رات ہو سکتا ہے بارش

" .. بھی ہوئی ہو، تمہارے کمرے کا تو لیمپ بھی گر گیا تھا

بی اماں نے اُسکی معلومات میں اضافہ کیا ان کی بات سن کر آئیلین کا دماغ فوراً

..کھٹکا تھا

"..میرا لیمپ گرا تھا؟؟ نہیں.. یہ کوئی ہوا نہیں ہے "

..وہ خود کلامی کرتی فوراً باہر کی جانب بھاگی

" کیا ہوا میری بچی؟؟ ناشتہ بناؤں کیا میں تمہارے لئے؟؟ "

..بی اماں نے اونچی آواز میں سوال کیا، وہ اُس کے لئے پریشان ہو گئی تھیں

"..جی بنوائیں میں آتی ہوں "

آئیلین نے لمحے بھر کو وہاں رک کر جواب دیا اور پھر تمام کیمیراز کی ریکارڈنگ چیک کرنے سیکورٹی روم میں آگئ..

" جواد صاحب آپ رات ایک بجے کہاں تھے ؟؟ "

تمام کیمیراز کی ریکارڈنگ دیکھتے ہوئے اُس نے گارڈ سے سوال کیا..

" آئیلین بی بی میں تو گھر میں تھالان کے راونڈ لگا رہا تھا روز سونے سے پہلے میں یہ ہی کرتا ہوں.. "مودبانہ جواب آیا..

"آپ نے پیچھے والے لان کا چکر لگایا تھا؟؟ "

کمپیوٹر سکرین کی جانب بڑھتے ہوئے سوال کیا گیا..

"..جی بی بی جی... میں زیادہ خیال پیچھے والے لان کا ہی رکھتا ہوں "

"..اچھا چلیں ٹھیک ہے "

کیونکہ ریکارڈنگز بھی کلیر تھی اور گارڈ کا موقف بھی تو یقیناً وہ خواب ہی تھا

..اُس نے سوچا

..کچھ ہوا ہے کیا آئیلین بی بی ؟؟"گارڈ نے پریشانی سے سوال کیا "

" .. نہیں نہیں سب ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوں "

وہ ان کو تسلی دیتی گھر کے اندر بڑھ گئی جہاں بی اماں چوکھٹ پر کھڑی اُسکی

..منتظر تھیں

"کیا ہوا آئیلین کچھ ہوا ہے کیا رات کو؟؟ "

..وہ بھی پریشان ہوئی

آرے نہیں بی اماں کچھ نہیں ہوا پیچھلے لان سے آوازیں سنائی دی تھیں "

مجھے کل رات جو یقیناً ہوا کے سبب ہوا ہو گا بس اپنی تسلی کے لیے ریکارڈنگز

چیک کی ہیں میں نے.. کچھ بھی نہیں ہے ان میں، اچھا آپ نے مجھے اُٹھایا

"..کیوں نہیں صبح میری مسٹر سہگل سے میٹنگ تھی

اُس نے بی اماں کو خواب کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کیونکہ وہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی انھیں.. میٹنگ کے بارے میں اُس کو جوں ہی یاد آیا اُس کو شدید غصہ آیا خود پر..

" بیٹا تم بخار میں تھی میں کیا اٹھاتی تمہیں.. سیہان آیا تھا اُس نے بھی کہا وہ دیکھ لے گا ابھی کال کرتی ہوں اُسکو.. دو دفعہ تمہاری خیریت پوچھ چکا ہے مجھ سے.. "

" تو والدہ محترمہ نے مجھے کال کیوں نہیں کی؟؟ "

آئیلین نے بی اماں کو کندھے سے تھام کر خود سے لگاتے ہوئے مسکرا کر کہا..

" خیال کرنے والی صرف والدہ نہیں ہوتی.. "

بی اماں نے کہا وہ جانتی تھی کہ آئیلین سیہان کی محبت سے نہ واقف ہے..

"پھر کون ہوتا ہے؟؟" آئیلین نے آنکھیں گھما کر پوچھا ..

"کوئی بھی ہو سکتا ہے.. چلو ٹیبل پر بیٹھو میں ناشتہ لگا لیتی ہوں تمہارے لیے."

اُس کے چہرے پر آتے نیم بھیگے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے انہوں نے محبت سے کہا ..

"آپ لگائیں میں سیہان سے بات کر کے آتی ہوں.. "

جبکہ آئیلین اوپر چل دی تھی ..

"بس جلدی سے وہ اپنے جذبات کا اظہار کر دے اس سے تو ان دونوں کی شادی کریں ہم، کتنے جچیں گے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ .. "

بی اماں نے دل میں سوچا وہ جہان دید خاتون تھیں سیہان کے آئیلین کو دیکھنے کے انداز سے ہی سمجھ چکیں تھیں کہ کیا محسوس کرتا ہے وہ اُس کے بارے میں ..

" ..مائسہ میں بہت برا محسوس کر رہی ہوں یار "

..یہ کوئی تیسری بار ہوا تھا جب اُس نے یہ ایک ہی بات کہی تھی مائسہ سے

" تو یار جا کر سوری کہہ دو ان کو سمپل..اور ویسے بھی آج کے واقعے کے بعد سے تو پروفیسر خانزادہ میرے فیورٹ ہو گئے ہیں.."

مائسہ نے کندھے اچکا کر آسان حل بتایا.. تمام پیریڈز اٹینڈ کرنے کے بعد اب وہ دونوں کیفٹاریا میں بیٹھی ٹھنڈا اسلش انجوائے کر رہیں تھیں..

" سوری کیسے کہہ دوں کتنے عجیب ہیں وہ.. پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں.. لیکن جو بلال کی ستھری انہوں نے کی ہے وہ تو واقعی لاجواب تھی.. "

داریاء نے آنکھیں گھما کر کہا بھلے سے اُس نے سب کے سامنے داریاء کا نام نہیں لیا تھا اور بلال کی عزت افزائی بھی خوب کی تھی اُس نے مگر پھر بھی وہ برا ہی لگتا تھا اُسکو ..

" عجیب تو نہیں کافی ہینڈسم ہیں البتہ .."

مائسہ نے مسکرا کر آنکھ مارتے ہوئے کہا ..

" تمہاری پسند کافی خراب ہوتی جا رہی ہے ماہی .."

داریاء نے ایسا منہ بنایا جیسے مائسہ نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو ہم وقت آج ضرور یاد آیا تھا اُسے eye contact صبح ہونے والا ...

" میری پسند کو چھوڑو وہ دیکھو سر جا رہے ہیں اگر معذرت کرنی ہے تو ابھی جا کر کر لو رات بھر میرا دماغ نہیں چاٹنا .."

مائسہ نے دور پارکنگ ایریا کی طرف بڑھتے آریس کی طرف اشارہ کیا کیونکہ وہ دوست کو جانتی تھی جب تک داریاء معذرت نہیں کرتی پورا دن ڈسٹرب رہتی اس بات پر وہ.. داریاء نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی کرسی دھکیل کر کھڑی ہو گئی..

" جارہی ہوں.. یہ تو میرے بھائی کی تربیت ہے ورنہ ایسے بدتمیز انسان سے معذرت تو دور میں انکی طرف دیکھو بھی ناں.. ہونہہ !!! "

داریاء نے منہ بنا کر کہا..

" چلی جاؤ وہ چلے جائیں گے.. "

مائسہ نے ناک پر سے مکھی اڑائی.. داریاء نے مڑ کر دیکھا تو وہ واقعی پارکنگ ایریا میں غائب ہو چکا تھا..

" آ کر تمہیں بتاتی ہوں میں ماہی کی بچی.. "

..داریاءیہ کہہ کر وہاں سے نکل گئ

"..بچی نہیں ہے ماہی کی ابھی کوئ "

مائسہ نے دھیمی آواز میں مسکراتے ہوئے کہااور سٹر امنہ میں ڈالتی سلش پینے لگی ساتھ ہی یہاں وہاں سٹوڈنٹس کو بھی دیکھ رہی تھی وہ..

"بچی کے لیے آپکو میری... میرا مطلب ہے ایک عدد بوائے فرینڈ کی ضرورت پڑے گی.."

اُس کے عین پیچھے کھڑا بلال جو اُسکی خود کلامی سن چکا تھا پیچھے سے ہی اُس کے کان پر زرہ جھک کر سرگوشی کر گیا..اُسکی بات سن کر مائسہ کرنٹ کھاتی فوراً کرسی دھکیل کر کھڑی ہوئی..

" ..ارے ارے ریلکس میں ہوں "

..بلال اُسکا سہما سرخ رنگ چہرہ دیکھ کر ہنستے ہوئے ڈھٹائی سے گویا ہوا

"..آپ..آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اس قدر گھٹیا بات کرنے کی "
مائسہ کی آواز خود بخود اونچی ہو گئی جس میں آنسوؤں کی بازگشت شامل تھی اُس کا نازک وجود بلال کی کی ہوئی بات سننے کے بعد زلزلوں کے زیرِ اثر تھا...
..ارد گرد بیٹھے لوگ اُس جانب متوجہ ہونے لگے

" میں نے ایسا کیا کہہ دیا؟؟ "
لائٹ پنک شلوار قمیض میں ملبوس سلیقے سے ڈوپٹہ لئے وہ لڑکی کہیں سے بھی ..ایسی نہیں لگ رہی تھی کہ وہ اُس سے آکر اس قدر گری ہوئی بات کرتا

اپنی بکواس بند رکھیں.. آئندہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش نہ کیجئے گا "
" ..آپ ورنہ میں آپ کی کمپلین ڈین سے کر دوں گی
درشت لہجے میں اپنی بات کہتی ضبط سے آنسو روکے وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی اپنے پیچھے کھڑے شخص کی نظروں سے نہ واقف جو خود کی اس قدر بے عزتی

پر ارد گرد بیٹھے سٹوڈنٹس کی سرگوشیوں پر لعنت بھیجتا تن فن کرتا ہوا

.. کیفٹا یریا سے نکلتا چلا گیا

" تمہیں تو !! ہونہہ بڑی آئی کمپلین کرنے والی، چونٹی کے بھی پر نکل آئے

".. دیکھ لوں گا میں مائسہ ابراہیم

بلال کے جبڑے تنے ہوئے تھے اُسکی عزت کو اتنے لوگوں کے سامنے اس

طرح للکارنے والی وہ پہلی لڑکی تھی جس کا بدلہ بلال اعظم نہ لیتا ایسا تو نہ ممکن

.. تھا

UL KHAN WRITES

".. السلامُ علیکم اینڈ گڈ مارننگ سپر بوائے "

ایناره ہسپتال کے پرائیویٹ روم کا دروازہ دھکیلتی بے دھڑک اندر داخل ہوئی، نرس نے اُسکو یہ بتایا تھا کہ علی روم میں اکیلا ہے اور کل رات سے اُسکو مس کر رہا ہے تبھی وہ اپنی روٹیشن مکمل کر کے جلدی سے اس کے پاس آئی تھی..

صوفے پر براجمان بلیک بے شکن شلوار قمیض میں ملبوس شخص کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر اپنی جگہ پر رُک گئی وہ اُس کو پہچان گئی تھی.. ایناره کو ہر گز یہ اندازہ نہیں تھا کہ علی کے ڈیڈ بھی وہاں ہی ہوں گے اپنی جلد بازی پر دل ہی دل میں اُس نے خود کو ملامت کی..

"..وعلیکم السلام.. علی آزاد بالکل ابھی سویا ہے "

صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلائے آرام دہ انداز میں بیٹھا آزاد جو کافی پیتے ہوئے نیوز پیپر بھی ساتھ ساتھ پڑھ رہا تھا کمرے کا دروازہ کھلنے پر خوشبو کے جھونکے

کی مانند داخل ہونے والی لڑکی کی طرف متوجہ ہو گیا، اپنے ہاتھ میں تھامانیوز

.. پیپر بھی وہ فولڈ کر چکا تھاوہ

" oh I'm really very sorry..

مجھے نرس نے کہا تھا کہ علی مجھے مس کر رہا ہے تو بس میں جلدی سے اپنی

روٹیشن مکمل کر کے یہاں آگئی.. مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ آپ یہاں..

".. میرا مطلب ہے کہ علی سو رہے ہوں گے

ایناره نے اُس کی سیاہ چمکتی آنکھوں سے کچھ کنفیوز ہوتے ہوئے اپنی بات فوراً

مکمل کی.. آزاد جو آنکھوں میں نرم تاثر لئے مخصوص شائستہ مگر مبہم

.. مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اُسکو دیکھ رہا تھا فوراً صوفے سے کھڑا ہوا

کوئی بات نہیں، اگر آپ مصروف نہیں تو کیا کچھ منٹ کے لئے یہاں "

" رک سکتیں ہیں؟؟

آزاد پہچان گیا تھا کہ یہ کل والی ہی ڈاکٹر ہے جس سے اُسکا تصادم ہوا تھا..

"جی جی شیور.. میں علی کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنے ہی آئی تھی.."

کل ہونے والے ٹکراؤ کو پس پشت ڈال کر وہ خالصتاً پروفیشنل انداز میں بولی وہ فطری جھجک تو محسوس کر رہی تھی اُس سے مگر مقابل کی آنکھوں میں اپنے لئے احترام دیکھ کر وہ قدرے پرسکون ہو گئی..

"بہت شکریہ ڈاکٹر ایناره.. دراصل مجھے اپنے فیملی ممبرز کو علی آزاد کے بارے میں آگاہ کرنا ہے ان میں سے کسی کو بھی نہیں پتا اس حادثے کے بارے میں.. کل سے مجھے ٹائم ہی نہیں ملا انفارم کرنے کا کسی کو بھی.."

بھاری پرکشش آواز میں پریشانی واضح تھی کشادہ سفید پیشانی سیاہ بکھرے بالوں کے نیچے پر شکن.. وہ پورا وقت علی کی دلجوئی کرنے میں مصروف رہا تھا جس کے سبب وہ اس سب کے بارے میں اصفہان کو بتانا یکسر فراموش کر بیٹھا..

" کوئی بات نہیں آزاد صاحب آپ بے فکر رہیں میں علی کے ساتھ ہوں ..
"

ایناره نے رسمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اُس کو مکمل تسلی دی ساتھ ہی سر سے بار بار نیچے ڈھلکنے والے مارون شیفون کے ڈوپٹے کو ٹھیک کیا.. آزاد نے نظر بھر کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو سادہ لان کے مارون تھری پیس سوٹ پر وائٹ اوورال پہنے، گلابی رنگ چہرے پر معصومیت اور بھوری آنکھوں میں حیا تھی، وہ واقعی اُسکے بیٹے کے کہے لفظوں پر پوری اُتر رہی تھی.. ایک فیری ..

" Thank you so much once again.."
آزاد دھیمے تشکر بھرے لہجے میں کہتا سر کو اثبات میں جنبش دیتے ہوئے روم سے نکل گیا.. روم میں رقص کرتی اعصاب شکن اوڈ اور مسک کی خوشبو اُس

کے ساتھ ہی باہر چلی گئی تھی کمرے کا دروازہ ہلکے سے بند ہونے کی آواز پر

.. ایناره نے مڑ کر بند دروازے کو دیکھا

".. کتنے مہذب انسان ہیں "

اُس نے آزاد کی شخصیت یاد کرتے سوچا چھے فٹ دوانچ قد مضبوط جسامت،

سیاہ آنکھوں میں عزت اور احترام، بھاری پر کشش آواز اور مہذب لب و

لہجہ .. اُسکی شخصیت یاد کرتے کرتے بے اختیار کل ہسپتال میں آنے والی

.. عورت بھی اُسکو یاد آئی

مگر علی کی مام کس قدر عجیب تھیں .. معصوم بچہ .. شکر تمہارے ڈیڈا چھے "

".. انسان ہیں

وہ اداس ہوتی سوتے ہوئے علی کی جانب بڑھی اور جھک کر نرمی سے اُسکے ماتھے پر بوسہ دیا جس کے بعد وہ سیدھی ہوتی سائیڈ ٹیبل پر پڑی اُسکی رپورٹ پڑھنے لگی..

UL KHAN WRITES

آنکھیں دیکھیں تو میں دیکھتا رہ گیا
جام دو اور دونوں ہی دو آتشہ
آنکھیں یا مے کدہ کے یہ دو باب ہیں
آنکھیں ان کو کہوں، یا کہوں خواب ہیں

آفرین آفرین - استاد نصرت فتح علی خان

" Excuse me Mr Khanzada..."

وہ اپنی دھن میں مگن لمبے ڈگ بھرتا پارک ہوئی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا جب اُسکو پشت پر کسی کی جانی پہچانی نسوانی آواز سنائی دی، آنکھوں پر لگے گلاسسز (جو لیکچر دیتے ہوئے پہنے تھے اور ان کو eyesight گرے اتارنا بھول گیا تھا) اتارتے ہوئے آواز کی جانب پلٹا جہاں وہ جھنجھلائی ہوئی اُسکی جانب بڑھ رہی تھی..

آریس کی بھوری آنکھیں خود پر محسوس کرتے ہوئے اُس نے مصنوعی مسکراہٹ زبردستی ہونٹوں پر سجائی.. جس کو دیکھ کر بے اختیار امڈ آنے والی مسکراہٹ کو آریس نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر روکا..

"..جی کہیں مس داریاء "

اُس کی مردانہ دلکش آواز میں اپنا نام اس قدر روکھائی سے سن کر سوکھتے ہلکے کو تھوک نگل کر داریاء نے ترکیا پہلی بار زندگی میں معافی مانگنا برالگ رہا تھا اُسے..

"..مسٹر خانزادہ..وہ میں آپ سے معذرت کرنا چاہ رہی تھی "

..داریاء نہ چاہتے ہوئے بھی دل پر پتھر رکھے گویا ہوئی

"..تو کریں "

ایک ادا سے سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے وہ کمر اپنی کار سے لگاتا مسرور سا کھڑا ہو گیا..داریاء نے اُس کو دیکھتے ہوئے نہ سمجھی سے آئبروز اچکائی جس کا جواب آریس نے اُس ہی کے انداز میں دیا تھا البتہ گداز ہونٹوں پر دل جلی مسکان ضرور تھی..

" Mr Khanzada.. I.. I'm sorry for what I've done yesterday.."

کافی دیر تک وہ یہاں وہاں دیکھتی معذرت کرنے کے لیے صحیح الفاظ ڈھونڈھتی رہی جب کہ آریس خاموش کھڑا اس دوران دلچسپی سے اُس کو دیکھ رہا تھا..

" No problem you can go now.."

ایک سرد سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے اُس نے کچھ لمحوں بعد سادہ سے انداز میں کہا اور مڑ کر اپنی کار ان لاک کرنے لگا..

" کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا؟؟ "

وہ تو کافی ساری صلواتوں کی منتظر تھی مگر اس قدر ٹھنڈے رد عمل پر ششدر رہ گئی.. یہ شخص اُس کو حیران کر رہا تھا..

" ہاں تو آپ کیا چاہتی ہیں میں آپ کو سزا دوں ؟ "

اُسکی حیران آواز سن کر اپنا لیپ ٹاپ بیگ پیسنجر سیٹ پر رکھنے کے بعد وہ اُسکی جانب واپس مڑا ..

" .. نہیں خیر میرا یہ مطلب بھی نہیں تھا "

داریاء فوراً خود کو سنبھالتی ایک قدم پیچھے ہوئی اپنی حیرانی میں کافی نزدیک جا کھڑی ہوئی تھی وہ اُس کے جس کا اندازہ آریس کے مڑنے پر ہوا اُس کو ..

" آپ کا جو بھی مطلب تھا آئندہ بغیر تصدیق کے لڑنے مرنے پر نہ اترئے گا .. "

آریس نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سپاٹ انداز میں تنبیہ کی داریاء نے جھنجھلا کر آنکھیں گھمائی مگر فوراً ہی اپنے سامنے کھڑے شخص کے رتبے کا خیال کر کے سر اثبات میں ہلا دیا اور اپنی گاڑی کی جانب مڑ گیا ..

اوور انسان، وہ ہی میں سوچوں کے بغیر طنز کے بات ختم کیسے کر دی انہوں "
نے... "

داریاء نے منہ ٹیڑھا کر کے خود کلامی کی جو آریس نہ سن سکا تھا مگر داریاء کو اپنی کار کے برابر کھڑی سلور بی ایم ڈبلیو کی جانب بڑھتے دیکھ کر اُس کو صحیح معنوں میں دھچکا لگا یعنی صبح میں وہ بد تمیزی کرنے والی یہی سر پھری تھی ..

" تم... یہ تمہاری کار ہے ؟؟ "

غصے سے سرخ چہرہ لئے وہ داریاء کی جانب طیش سے بڑھا جب کہ دوسری طرف آپ سے تم ہو جانے پر داریاء کے ماتھے پر بل پڑے تھے ..

جی بالکل اور میں یہاں ہی کھڑی ہوں دو سو میل دور نہیں جو اتنا اونچا بول "
رہے ہیں آپ.. "

داریاء نے بھی دانت پیس کر کہا تھا ..

تمہارا لائسنس کدھر ہے ؟؟ گاڑی تمہیں چلانے کی تمیز نہیں تمہیں "
" سڑک پر نکلنے کس نے دیا کار لے کر ؟؟
وہ غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا دار یاء کو اُس کی حالت پر ہنسی آئی ڈر لگنے کے بجائے..

" Excuse me ??
" کیا ہو گیا آپ کو مسٹر خانزادہ بی پی بلا وجہ کیوں ہائی ہو رہا آپ کا ؟؟
داریاء نے ہنستے ہوئے اُس کا تمسخر اڑایا، آریس لب بھینچتا اندر اٹھتے ابال پر ضبط کرنے لگا ورنہ اُس کا دل چاہ رہا تھا کہ منہ توڑ دے سامنے کھڑی لڑکی کا...

" ...او...اچھا...اب مجھے سمجھ آئی اس دھواں دھار غصے کی وجہ "

داریاء کو اُسکی سوئفٹ اور پھر آریس کے غصہ کرنے پر یاد آیا کہ صبح یونیورسٹی کے گیٹ پر جس گاڑی کو اوورٹیک کیا تھا وہ آریس ہی کی تھی..

" دیکھیں محترم اُستاد !! اس میں میرا کیا قصور ہے کہ کھلے روڈ پر آپ ستر کی سپیڈ پر ڈرائیو کر رہے تھے.. میں کیا آپ کا انتظار کرتی رہتی کہ موصوف اپنا کھٹارا... میرا مطلب اپنی گاڑی لے کر آگے بڑھ جائیں تو میں یونیورسٹی میں داخل ہو سکوں... نہیں بھئی نہ ممکن.."

داریاء نے ہنس کر کہا ہنسنے کے سبب اُسکا چہرہ سرخ ہو گیا اور گالوں ہر پڑنے والے دونوں بھنور نمایاں وہ حسین لگ رہی تھی اس وقت مگر آریس کو زہر..

" تم..... "

غصے سے دانت پیس کر اُس کا دائیاں بازو اپنی آہنی گرفت میں لیتا وہ ایک جھٹکے سے داریاء کو اپنے مقابل گھسیٹ چکا تھا، اُس کے ہاتھ کی سخت انگلیاں داریاء کی نرم جلد میں دھنسنے لگیں.. داریاء کی ہنسی کو یکدم بریک لگا وہ بے یقینی سے سر اونچا کئے اُس کو دیکھ رہی تھی جو جبڑے بھینچے ضبط کی آخری حدود پر کھڑا تھا..

ان دونوں کے درمیاں کچھ انچ کا فاصلہ تھا اس وقت دراایاء کو یوں اس طرح آج تک کسی مرد نے چھوا نہ تھا آریس کے وجود سے اُٹھتی اُسکے کولون کی خوشبو اُس کے حواس معتل کرنے لگی اُس میں اتنی جان نہ تھی کہ خود کو اُسکی گرفت سے نکالنے کی سعی بھی کر سکے کجا گرفت سے نکلنا تو دور کی بات وہ اندر ہی اندر لرزنے لگی.. جبکہ آریس جو کسی شدید رد عمل کا منتظر تھا اُس کے بے جان ہو جانے پر ٹھٹکے بنا نہ رہ سکا..

"ریہ...."

چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ مائسہ کی لرزتی کمزور آواز نے ان دونوں کو ہوش کی دنیا میں واپس دھکیلا.. بے اختیار آریس نے اپنی گرفت اُسکے بازو پر ڈھیلی کی جس کو جھٹک کر وہ آریس کو ایک خونخوار گھوری سے نوازنے کے بعد زمین پر دیکھتی سفید پڑتی مائسہ کی جانب بھاگی تھی.. آریس کے غصے کو بھی جیسے بریک لگا ہو یہاں وہاں دیکھتا اپنے بالوں میں اُنگلیاں چلاتے ہوئے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا مگر جوں ہی اُسکی نگاہ مائسہ کی دگرگوں حالت پر پڑی وہ پریشانی سے ان دونوں کی جانب پیش رفت کر گیا..

" Is there any problem ?? "

متفکر نگاہوں سے مائسہ کے پسینے سے تر چہرے کو دیکھ کر استفسار کیا گیا..

" پتا نہیں کچھ بتا نہیں رہی یہ.. ماہی ؟؟؟ ماہی کیا ہوا؟؟ "

داریاء نے مڑ کر اضطرابی کیفیت میں آریس کو دیکھا اُسکی ہیزل گرین آنکھیں پانیوں بھری تھیں آریس یوں اس طرح اتنا سب ہو جانے کے بعد داریاء کے نارمل انداز پر ٹھٹک کر رہ گیا.. تھوڑی سی کھسکی ہوئی لگی تھی وہ اُسکو..

" آپ پریشان نہ ہوں.. اپنی فرینڈ کو کار میں بٹھائیں میں پانی لے کر آتا ہوں.. "

آریس نے اُس کو تسلی دی اور لمبے ڈگ بھرتا واپس اپنی کار کی جانب بڑھا.. جب کہ داریاء اپنے آنسو پونچھتی ایک ہاتھ سے مائسہ کو سہارا دیتے ہوئے کار کی جانب بڑھ گئی تھی..

" یہ لیں پانی پیجیے.. "

ٹھنڈے پانی کی بوتل پیسنجر سیٹ پر بیٹھی مائسہ کی جانب بڑھا کر اُس نے سنجیدگی سے کہا اور بغور اُس کا مطالعہ کرنے لگا.. وہ بے حد خوفزدہ لگی تھی اُسے..

" Thank you professor aaris.."

آدھی خالی بوتل آریس کے حوالے کرتے ہوئے مائسہ نے آنسوؤں پر ضبط کرنے کے درمیان کہا..

" No problem beta..

" آپ اب ٹھیک ہو؟؟

آریس نے نرمی سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر استفسار کیا جب کہ دوسری طرف خاموش کھڑی داریاء کا دل اپنی دوست کی حالت دیکھ کر کٹ رہا تھا..

" جی سر میں اب ٹھیک ہوں.. آپ کا بہت شکریہ.. داریاء گھر چلو پلیز اب.."

مائسہ نے تشکر بھرے لہجے میں اُس سے کہا ساتھ ہی داریاء کی جانب التجائی نظروں سے دیکھا.. آریس سر کو اثبات میں جنبش دیتا گاڑی سے دور ہو گیا.. داریاء نے جھک کر مائسہ کے گرد سیٹ بیلٹ لگائی اور خود ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گئی..

" I don't think you can drive home safely, are you alright ?? "

آریس کچھ دیر قبل بھیگی سبز سنہری آنکھوں کو یاد کرتے خود کو سوال کرنے سے نہ باز رکھ سکا.. داریاء لمحے بھر کو رُکی اور گردن موڑ کر اُسکی طرف دیکھا اب کی بار آنکھیں سرخ اور آنسوان میں منجمد تھے..

آریس کا حلق یکدم سوکھا، گردن میں گلٹی دھیرے سے نمودار ہو کر معدوم ہو گئی.. ان آنکھوں کو وہ شاید اب زندگی بھر نہ بھول سکے گا، اُس کا ذہن ان

سبز سنہری آنکھوں میں کھو سا گیا، عجب سحر پھونکا تھا اُس پر داریاء کی آنکھوں نے.. جبکہ دوسری جانب بغیر اُسکی بات کا کوئی جواب دئے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھی اور گاڑی ریورس کر کے زن سے وہاں سے بھگاتی ہوئی نکل گئی..

" Psychopath girl..."

آریس نے دور بھاگتی بی ایم ڈبلیو کو گھورتے ہوئے سر جھٹک کر خود کلامی کی اور کندھے اچکاتا اپنی گاڑی میں سوار ہو گیا، لیکن جو نقصان ہونا تھا وہ ہو چکا تھا اب..

کرسی کے پیچھے رکھے اسٹینڈ پر سیاہ کوٹ لٹکا تھا اور وہ خود سیاہ ڈریس شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کئے بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر چلنے والی ریکارڈنگز دیکھ رہا تھا ایک ہاتھ سے آئبروز سہلاتے ہوئے.. داریاء پارکنگ ایریا میں کھڑی کسی لڑکے سے بات کر رہی تھی وہ باتیں تو نہ سن سکا مگر سکرین پر چلتا منظر دیکھ کر تفکر کی واضح لکیر اُسکی فراخ پیشانی پر نمایا تھی..

نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے ہوئے سرمئی آنکھوں کو سکیڑے اُس نے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظر آتے منظر کو زوم کیا اور سفید گاڑی کی نمبر پلیٹ پر لکھا نمبر نوٹ کر کے لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے کرنے کے بعد موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کرتے کان سے لگالیا..

"ایک کار کی نمبر پلیٹ کا نمبر بھیجا ہے تمہیں اونر کو ٹریس کرو، کون ہے کیا کرتا ہے کہاں رہتا ہے پانچ منٹ میں سب معلوم کر کے بتاؤ مجھے.."

بغیر دوسری جانب سے کوئی بھی بات سنے اُس نے کال منقطع کردی ابھی وہ دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوتا کے ہاتھ میں تھاموبائل بجنے لگا سکرین پر اُسکے کزن اور واحد دوست کا نام جگمگا رہا تھا اصفہان مبہم سا مسکرا دیا.. پیر کی مدد سے کرسی پیچھے دھکیلتے ہوئے وہ کُرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا پر سکون انداز میں بیٹھ گیا..

"..السلامُ علیکم "

..آزاد کی نرم مگر بھاری آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی

" وعلیکم السلام! آگئے سعودیہ عرب سے؟ کیسی رہی کانفرنس؟؟ "

اصفہان نے مسکرا کر سوال کیا، آزاد وہ واحد انسان تھا جس سے وہ نارمل انسانوں کی طرح بات کیا کرتا تھا ورنہ ملازموں اور باقی تمام لوگوں سے لیا دیا انداز جبکہ بہن اور علی سے بے حد پیار یعنی اعتدال سے گفتگو محض آزاد سے ہی ہو پاتی اُس کی..

" .. ٹھیک تھی بس ایک مسئلہ ہو گیا ہے فہان "

آزاد جو کوریڈور میں ٹہل رہا تھا سگریٹ کا دھواں اپنے اندر ہی اُتار گیا کیوں کہ ہسپتال میں تھا وہ اس وقت مگر طلب کا کیا کرتا وہ بھی تو پوری کرنی ہی تھی ..

" کیا ہوا ہے ؟؟ علی تو ٹھیک ہے ناں میں دو دن پہلے اُس سے ملنے گیا تھا میکڈونلڈز گئے تھے ہم تینو (علی، وہ اور داریاء) یہ دو دن کافی بزی رہا ہوں کل ملنے جانا تھا دوبارہ مگر آفس، پھر داریاء کے سیکورٹی ایشوز وقت ہی نہیں ملاء .. "

اصفہان کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا اور ساتھ ہی لیپ ٹاپ کی سکرین سیدھی کی جہاں پارکنگ ایریا میں کھڑی داریاء کی گاڑی جا چکی تھی یعنی وہ گھر کے لئے نکل گئی تھی، پر سکون ہوتے ہوئے اُس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا ..

" کوئی بات نہیں بس علی آزاد سیڑھیوں سے گر گیا تھا تو تھوڑی سی چوٹ آگئی ہے ماتھے پر.. "

آزاد نے سگریٹ کا آخری گہرا کش لیتے ہوئے بچی ہوئی سگریٹ قریبی ڈسٹ بن میں پھینک دی ..

" کیا..... کب... کیسے ؟؟؟ "

اصفہان بے یقینی سے دھاڑہ جس کو سن کر آزاد سر جھٹک کر مسکرا دیا ..

" آرے فکر کی کوئی بات نہیں وہ اب ٹھیک ہے .. پرسوں رات گر گیا تھا ..

"

" اور تم مجھے یہ سب اب بتا رہے ہو.. میری غلطی ہے مجھے ہی اُس پر بھی نظر رکھنی چاہیے تھی آئندہ مجھے نہیں روکنا میری کرنے سے تم.. کون سے ہسپتال میں ہو؟؟ "

اصفہان درشت لہجے میں گویا ہوا ساتھ ہی وہ ٹیبل سے وائلٹ اور کار کی چابی اُٹھاتا پینٹ کی جیب میں برق رفتاری سے ڈال رہا تھا..

کتنا کہا تھا اُس نے آزاد کو کہ علی کو ان کے گھر رہنے دے مگر آزاد نہ مانا وجہ یہ کہ وہ اُس کے گھر کا ماحول اپنی بیوی کی وجہ سے خراب نہیں کرنا چاہتا تھا یقیناً وہ علی سے ملنے وہاں جاتی اور کوئی نہ کوئی تماشہ کرتی..

" آغا خان مین برانچ میں ہیں ہم.. "

" اوکے دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں میں.. "

اصفہان یہ کہتے ہوئے اپنے آفس سے نکلتا لفٹ کی جانب بڑھ گیا..

"..آرام سے آنا زیادہ رش ڈرائیو کرنے کی ضرورت نہیں"

..آزاد نے اُسکو سنجیدگی سے تنبیہ کی

"..بکواس بند رکھو اپنی "

وہ پہلے ہی غصے میں تھا اوپر سے آزاد کی یہ بات سن کر مزید سیخ پاہ ہوتا کال کاٹ ..گیا

" ..غصے میں اس کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ دو سال بڑا ہوں میں اس سے "

آزاد مسکرا کر خود کلامی کرتا فون کو گھورتے ہوئے واپس علی کے روم کی ..جانب پیش رفت کر چکا تھا

ہیلو ظفر میڈم کو کچھ دیر بعد آغا خان ہاسپٹل لے آنا مائسہ میڈم اگر ساتھ " ..ہوں تو ان کو بھی "

ظفر کا مسیج دیکھ کر اُس کو رپلائے کرنے کے بجائے کال کر کے حکم دیا اور جھٹکے سے اپنی سیاہ رینج روور کا دروازہ کھولتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا.. کچھ ہی لمحوں میں اُسکی بلیک بیسٹ سڑک پر دوڑتی ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی..

UL KHAN WRITES

" کیسی ہو اب ؟؟ "

وہ صوفے پر بیٹھی ٹی وی پر چینلز بدلی سے بدلتی بور ہو رہی تھی جب سیہان کی متفکر آواز سن کر مسکراتی ہوئی اُس سمت نظریں مرکوز کر گئی جہاں وہ تھا..

"..مجھے محض تھوڑا سا فلو ہو گیا تھا والدہ میں بالکل ٹھیک ہوں "

آئیلین نے کمر پر آبشار کی صورت بکھرے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹا اور جوڑا باندھنے لگی جس کو دیکھ کر سیہان کے لیے اگلی سانس لینا دشوار ہو گیا.. گھر کے سادہ سے لباس میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی وہ خود پر بمشکل قابو پاتا نظروں کا زاویہ بدل گیا ایک تو وہ حسین تھی اُس پر قیامت .. سیہان کی اُس سے خاموش محبت

" اچھّا یہ بتاؤ میٹنگ کیسی رہی ؟؟ "

آئیلین ٹی وی بند کر کے اپنی مکمل توجہ اُسکی طرف کر چکی تھی جو پانی کی تلاش میں کچن میں چلا آیا تھا بغیر کوئی جواب دیے ...

" سیہان باہر کیا گرمی ہے بہت ؟؟ "

آئیلین اُس کے پیچھے پیچھے کچن میں آگئی اور کاونٹر کے گرد رکھی کرسی گھسیٹ کر اُس پر بیٹھتے ہوئے بغور اُسکا سرخ رنگ چہرہ دیکھنے لگی جو ٹھنڈا پانی

گلاس میں انڈیل رہا تھا.. آئیلین کے سوال پر پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے سیہان نے آئبرو سوالیہ انداز میں اچکائی..

"... نہیں "

خالی گلاس سلیپ پر رکھ کر اُس نے ایک لفظی جواب دیا اور شہد رنگ گھنے بالوں میں اُنگلیاں بے سروپا چلانے لگا جیسے خود پر ضبط کر رہا ہو..

" حلق خراب ہے کیا تمہارا؟؟ "

آئیلین نے اُس کی ضرورت سے زیادہ بھاری آواز سن کر پریشانی سے استفسار کیا..

"..آئیلین میں ٹھیک ہوں.. فریش ہو کر آتا ہوں پھر بات کریں گے "

شرٹ کا اوپری بٹن کھولتے ہوئے اُس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور بغیر اُسکی جانب دیکھے ٹی وی لاونج سے نکل گیا..

"..مزید اور انتظار نہیں کر سکتا اب میں "

دل میں سوچتا وہ اب اپنے رشتے کی بات صارف چوہان سے کرنے کا عہد کر چکا تھا.. وہ خود ان سے بات کرنے کے بعد اپنے والدین کو دبئ سے بلوا کر آئیلین کا ہاتھ مانگنے کی نیت رکھتا تھا..

" اُس کو کیا ہو گیا؟؟ اتنی عجیب طرح سے بات کیوں کر رہا تھا یہ؟؟ کال پر تو ٹھیک تھا.. "

آئیلین گلاس وال سے گھر سے باہر نکلتے سیہان کو پر سوچ نگاہوں سے دیکھتی سوچنے لگی..

" باہر گرمی ہی ہے شاید.. کراچی کا موسم تو واقعی عجیب ہے.. رات میں ٹھنڈی ہوائیں پھر پورا دن گرمی.. "

کراچی کے موسم پر تبصرہ کرتی وہ اپنے موبائل پر فیس بک سکرول کرنے لگی بیس منٹ یہ ہی کرنے میں گزر گیا جب مین گیٹ کھلنے کی اُس کو آواز آئی گردن موڑ کر گلاس وال کی جانب دیکھا تو وہ فریش سا گیلے بال ماتھے پر بکھرائے لائٹ بلو ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک جو گر پینٹز میں ملبوس پر سکون انداز میں چلا آرہا تھا.. آئیلین نے اُسکا نارمل انداز دیکھ کر سکون کا سانس لیا..

" کیا ہو گیا تھا بھئی تمہیں ؟؟ "

ٹی وی لاونج میں جوں ہی وہ داخل ہوا تو آئیلین نے سوال کیا..

" یار پتا نہیں عجیب موسم کی وجہ سے گرمی لگ گئی تھی.. "

سیہان نے اُس کو یہ نہیں بتایا کہ دل کا عجیب موسم جو طوفان برپا کئے رکھتا تھا اُس کے لئے..

" کراچی کا موسم تو ہے ہی عجیب، خیر چھوڑو یہ بتاؤ اب تو ٹھیک ہو ناں.. "

فکر مندی سے استفسار کیا گیا جس کو سن کر وہ آسودگی سے مسکرا دیا ..

" perfectly fine.."

کاوچ سے ٹیک لگا کر اُس نے آئیلین کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا ..

" That's great..

" چلو اب بتاؤ کیسی رہی میٹنگ کیسا بندہ ہے یہ سہگل..؟؟

آئیلین نے رخشندہ سے کہہ کر دونوں کے لیے کافی منگوائی اور پھر تجسس کے زیرِ اثر سوالات شروع کر دئے ..

" میٹنگ صحیح تھی سمجھو صرف ملاقات ہوئی ہے اُس نے سرسری اپنے supply chain پلا ئنز کے بارے میں آگاہ کیا مجھے.. وہ چاہتا ہے تم کے معاملات دیکھوں اُسکی نظر میں کاسٹ کٹنگ ٹھیک نہیں چل رہی ہے ہماری فیکٹریز میں.. "

آئیلین نے سیہان کی بات سن کر تمسخر سے بھنویں اچکائیں..

"ایک دن ہوا نہیں ہے اُسکو آئے ہوئے اور ہمارے معاملات خراب لگنے لگے.. "

طنز میں ڈوبا لہجہ تھا..

"اُس نے جو پوائنٹس بتائے اُس سے مجھے بھی اکاؤنٹس میں مسئلہ لگ رہا ہے تم سٹڈی کرو اس پر آج، خصوصاً لاہور گل برگ والی فیکٹری کی.."

سیہان نے سنجیدگی سے کہا جس پر آئیلین نے اثبات میں سر ہلا دیا..

"میں دیکھتی ہوں آج ہی.. "

آئیلین متفق ہو گئی لیکن اصفہان کی نہیں بلکہ سیہان کی بات سے..

"ویسے بندہ ٹیڑھا ہے.. "

سیہان اصفہان کی پرسنیلٹی ،اُس کے انداز یاد کرتے ہوئے مشکوک لہجے میں .. گویا ہوا

تو ظاہر ہے سیہان .. پاکستان کا ٹاپ انڈسٹریلسٹ ہے وہ.. سیدھا ہوتا تو " اس مقام پر نہ پہنچ سکتا جس پر ہے ابھی.. "

.. آئیلین نے کندھے اچکا دئے

" .. یہ بات بھی ٹھیک ہے "

.. سیہان نے اُسکی بات سے اتفاق کیا

خیر پرسوں رات پی سی میں انکی فرم کا کوئی گرینڈ ایونٹ ہے جانا ہو گا " ہمیں.. "

.. سیہان نے یاد آنے پر اُس کو بتایا

" .. چھوڑو یار میرا نہیں موڈ کسی پبلک گیدرنگ کا "

آئیلین نے کندھے اچکا کر اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا وہ ایسی پارٹیز سے دور ہی رہتی تھی..

یاور نے کافی اسرار کیا تھا مجھ سے کیونکہ میں پہلے ہی معذرت کر چکا تھا تمہاری وجہ سے.."

" سہگل نے اسرار نہیں کیا؟؟ "

آئیلین نے تجسّس سے پوچھا..

"نہیں اُس نے صرف مدعو کیا ہے.."

آئیلین اپنی بنفشی آنکھیں سکیڑے کچھ سوچنے لگی جبکہ سیہان بخوبی واقف تھا کہ اس وقت کیا چل رہا ہو گا اُس کے دماغ میں..

" تو پھر جس دن وہ اسرار کرے گا اُس ہی دن چلے گے.." اُس نے آنکھ مار کر کہا جس پر سیہان نے مسکراہٹ ضبط کرتے سر کو خفیف سی جنبش دی..

" .. نیوٹرمز ہیں ہمارے ان کے ساتھ مجھے لگتا ہے ہمیں جانا چاہیے "

.. مخلصانہ مشورہ دیا گیا

" okay Mr advocate.. We'll think about that.. "

آئیلین نے ناک پر سے مکھی اڑائی اور کندھے اچکا کر شانِ بے نیازی سے گویا ہوئی، سیہان اُس کو دیکھ کر محض سرد سانس بھر کر رہ گیا کچھ کہا نہیں تھا البتہ.. اتنی دیر میں کافی بھی اچکی تھی جس کو انجوائے کرتے وہ دونوں یہاں وہاں کی باتیں کرنے لگے ..

UL KHAN WRITES

"پورے راستے میں نے تمہیں ٹائم دیا ہے تا کہ تم نارمل ہو جاؤ، بات کر سکو

"... مجھ سے تو اب بتاؤ مجھے کہ کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ

دار یاء نے مائسہ کو اپنے بیڈ پر بیٹھایا اور خود اُس کے مقابل کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی.. گھر آتے ہی وہ اُس کو کمرے میں اپنے ساتھ لے آئی تھی

" ...دار یاء وہ "

مائسہ کو بلال کی کہی بات دہراتے ہوئے بھی شرم آ رہی تھی اُس کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کس طرح بتائے دار یاء کو..

" مائسہ پلیز میرا دماغ پھٹ جائے گا تمہارے بارے میں سوچ سوچ کر..

"..پلیز بتاؤ کہ کیا ہوا تھا

درایاء نے اُس کے ہاتھ تھامتے ہوئے مضطرب لب و لہجے میں کہا..

" وہ بلال.."وہ بات کرتے کرتے رک گئی..

" کیا بلال ؟؟ کیا کہا ہے اُس گھٹیا انسان نے..؟؟ "

داریاء فوراً کرسی کو غصے سے پیچھے لات مارتی کھڑی ہوئی..مائسہ نے پریشانی سے اسکی لال ہوتی آنکھیں اور چہرہ دیکھا اور پھر پورا قصہ ہلکے ہلکے اُس کو سنانے لگی..

" اُس.. گھٹیا انسان کی اتنی ہمت..اُس نے تم سے اس قدر گھٹیا بات کر کیسے دی میں چھوڑو گی نہیں اُس کو.. "

سائیڈ ٹیبل پر پڑیں اپنی کار کی چابیاں اُٹھا کر وہ طیش میں دروازے کی جانب بڑھی جب مائسہ نے اسکا بازو پکڑ کر اُسکو آگے بڑھنے سے روکا..

" تم.. تمہارا دماغ ٹھیک ہے ؟؟ وہ ایک لڑکا ہے جانتی بھی ہو کیا کر سکتا ہے وہ تمہارے ساتھ ؟؟ "

مائسہ نے غصے سے اُسکو جھڑکا تھا داریاء اُسکا معصوم مترنم چہرہ دیکھ کر طنزیہ ہنسی..

" تو؟؟؟ لڑکا ہے تو کیا.. ایسے تھرڈ کلاس لڑکوں کو میں ٹھیک کرنا بخوبی جانتی ہوں تم بے فکر رہو.. اور میری بات سنو تم ان مرد کے روپ میں نہ مردوں سے ڈرنا چھوڑ دو جو عورت کی تزلزل کر کے خود کو بہت توپ چیز سمجھتے ہیں.. یہ لوگ ایسی باتیں، ایسی حرکتیں کر کے سمجھتے ہیں کہ یہ عورت کو دبا لے گے اور عورت اپنی عزت سنبھال کر دب بھی جاتی ہے مگر یہ اب کوئی پتھروں کا دور نہیں وہ تمہیں ہراساں کر رہا ہے، تم آواز اٹھاؤ گی اس بارے میں تو تمہاری نہیں اُسکی عزت اترے گی.. مضبوط بنو پلیز ان بھیڑیوں کے خلاف کچھ نہیں تو محض آواز ہی بلند کر لو اپنی.. "

داریاء کی باتیں وہ خاموشی سے سن رہی تھی وہ کہہ سب ٹھیک رہی تھی مگر کیسے اُسکو بتائے کے اتنی ہمت نہیں ہے اُس میں کہ وہ مقابلہ کر سکے بلال کا..

" مگر میں نے اُس کو کہا تو تھا وہاں.. "

مائسہ نے روہانسی لہجے میں اپنی بات پر زور دیا..

" بس اتنا کافی نہیں ہے ماہی.. اور میں جانتی ہوں ہر ایک کے لئے ممکن نہیں ہوتا.. لڑنا یا آواز اٹھانا، ڈر لگتا ہے، خوف بھی آتا ہوگا مگر ایک دفعہ محض ایک دفعہ اُس ڈر اُس خوف کو پیچھے چھوڑ کر تم تھوڑی سی ہمت کر کے شور مچا کر دیکھنا بہت سے اصل مردوں کو اپنا سائبان بنا پاؤ گی، ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا... "

داریاء نے تاسف سے اُسکو دیکھتے ہوئے نرمی سے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے سمجھایا، وہ مردوں سے نفرت نہیں کرتی تھی کیونکہ اُس کے بھائی نے اُسکی

پرورش کی تھی، اُسکو نفرت کسی ایک صنف سے کرنا نہیں سکھایا تھا اُس کے بھائی نے بلکہ برائی اور برے لوگوں سے مقابلہ کرنا سکھایا تھا..

"اچھا تم رہنے دو میں بھائی سے بات کرتی ہوں اس بارے میں.." داریاء نے کچھ سوچ کر کہا..

"نہ... نہیں.. نہیں فہان بھائی اُس کو جان سے ماردیں گے.. پلیز انکو نہیں بتانا.."

مائسہ فوراً گھبرا گئی..

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو میں نہیں چاہتی اُس کے غلیظ خون سے میرے بھائی کے ہاتھ گندے ہوں.. لیکن ایسے گھٹیا انسان کو مر ہی جانا چاہیے.."

"نہیں ریہ.. وہ کسی کا بیٹا ہے یار.."

مائسہ پریشان ہوئی..

اور تم... تم مائسہ... تم بھی تو کسی کی بیٹی ہو یار، خیر چھوڑو میں ہی کچھ سوچتی"
" ... ہوں

داریاء پرسوچ نظروں سے پنک رنگ سے رنگی اپنے روم کی دیوار کو گھورتے
.. ہوئے اپنے ہونٹ کٹانے لگی

پلیز کچھ اُلٹا سیدھا نہیں کرنا.. بس چھوڑ دو میں نے اُس کو جو کہا تھا اُس کے بعد "
" .. دوبارہ وہ کچھ نہیں کرے گا

".. وہ اور کچھ نہ کرے ایسا ہو نہیں سکتا ہونہہ !! خیر دفعہ کرو اس سب کو "
درایاء نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب سب وہ خود ہی دیکھے گی اس سب میں.. وہ
.. دونوں ابھی کچھ اور بات کرتے کے کمرے کے دروازہ پر دستک ہوئی

..جی ظفر بھائی کیا ہوا؟؟" درایاء نے دروازہ کھول کر سوال کیا "

"آپ دونوں اگر ریڈی ہیں تو باہر آجائیں.. ہمیں ہسپتال جانا ہے سر نے بلایا ہے آپ دونوں کو.."

"ہاسپٹل... کیوں؟؟؟ بھائی ٹھیک ہیں ناں؟؟"

دونوں نے ہم آواز ہو کر پریشانی سے سوال کیا..

"فکر کی کوئی بات نہیں، سر بالکل ٹھیک ہیں علی صاحب کو دیکھنے جانا ہے.. اور مائسہ میڈم آپ کی مسز ابراہیم سے سر نے کرلی ہے بات اب آپ لوگ جلدی سے باہر آجائیں.."

ظفر اپنی بات کہہ کر وہاں سے نکل گیا جب کہ وہ دونوں سب کچھ بھلائے علی کے لیے فکر مند ہوتی کمرے سے باہر نکلیں تھیں..

UL KHAN WRITES

" ..آپ.. آپ آگئی.. میں نے آپ کو بہت زیادہ مس کیا فیری "

ایناره جو اُسکی رپورٹس پڑھ رہی تھی علی کی آواز سن کر چونکی اور فوراً رپورٹس بند کر کے اُس کی جانب متوجہ ہوئی..

" ہاں میں آگئی.. آپ کی طبعیت اب کیسی ہے سپر بوئے..؟ "

ایناره نے احتیاط سے اُس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو سمیٹا اُس کے بال ہو بہو اُس کے باپ جیسے تھے گھنے اور لہر دار..

" میں بالکل ٹھیک ہوں اب مجھے درد بھی نہیں ہو رہا آپ کل کیوں نہیں آئیں تھیں مجھ سے ملنے؟؟ "

علی اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں سوال لئے ایناره کو دیکھ رہا تھا..

" پیارے بچے میری ڈیوٹی نہیں تھی کل اس لئے میں نہیں آئی تھی.. ورنہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ڈیوٹی ہو اور میں آپ سے ملنے نہ آؤں ؟؟ "

.. ایناره نے پیار سے اُسکو پچکارا

" اچھا تو کیا جب میں یہاں سے چلا جاؤں گا آپ مجھ سے ملنے نہیں آئیں گی فیری ؟؟ "

آنکھوں میں سوال کے ساتھ اشک بھی تیرتے نظر آئے ایناره کا دل کٹ کر رہ گیا جن کو دیکھ کر.. وہ ایک بہت حساس بچہ تھا جس کے محسوسات اُسکی ماں کی بے حسی اور بے مروتی نے مجروح کر کے رکھ دئے تھے.

" نہیں.. نہیں میں نے تو ایسا نہیں کہا مجھے جب ٹائم ملے گا میں آؤں گی آپ سے ملنے.. آپ مجھے بتانا کہ آپ کونسے اسکول جاتے ہو میں وہاں ہی آؤں گی... ٹھیک ہے.. "

ایناره کو دو ہی ملاقاتوں میں اُس سے بے پناہ انسیت ہو گئی تھی وہ بھی واقعی ایسا چاہتی تھی کہ علی کی کل کے بعد بھی اُس سے ملاقات ہوتی رہے ..

" اوکے میں ڈیڈ سے پوچھ کر آپ کو بتاؤں گا لیکن آپ اسکول کے علاوہ بھی مجھ سے ملنے آئیں گیں پرامس کریں .. "

" اوکے پرامس چلو اب میں آپ کو ایپل کٹ کر کے دیتی ہوں آپ ایپل بھی کھاؤ گے اور مجھ سے باتیں بھی کرو گے ٹھیک ہے ؟؟ "

علی نے مسکرا کر سر ہلایا تو ایناره اُس کے برابر بیڈ پر تھوڑی سی جگہ بنا کر بیٹھ گئی اور سیب کے ٹکڑے کاٹ کر اُس کو دینے لگی ..

" آپ کو پتا ہے میری ایک پھوں بھی ہیں اور ایک آنی بھی دونوں بہت پیاری ہیں لیکن آپ ان سے بھی زیادہ پیاری ہیں .. "

ایناره اُسکی بات سن کر آبرو زا چکاتی سر کو خفیف سے جنبش دیتے ہوئے ہنس پڑی ..

" کاش آپ میری ماما ہوتی میرے ڈیڈ کی طرح آپ بہت اچھی ہیں .. کیا آپ ماما نہیں ہو سکتی میری ؟؟ "

ایناره کی جلترنگ بکھیرتی ہنسی کو یکدم بریک لگا اور اس ہی لمحے روم کا دروازہ کھلا تھا دروازے کا لاک تھامے کھڑے شخص کو دیکھ کر ایناره کے ششدر چہرے پر ایر کنڈیشنر چلنے کے باوجود بھی پسینہ موتیوں کی صورت نمودار ہونے لگا ..

اُس کو علی سے اس قسم کی بات کرنے کی ہرگز امید نہ تھی .. ایناره کبھی بیڈ پر لیٹے علی کو دیکھتی تو کبھی دروازے پر کھڑے شخص کو جس کے چہرے کے تاثرات سے وہ سمجھ نہ پائی کہ اُس نے علی کی بات سنّی ہے یا نہیں ..

"..یااللہ انہوں نے علی کی یہ بے وقوفی سے بھری بات نہ سنی ہو "
اینارہ نے دل ہی دل میں شدت سے دعا کی اور آخری سیب کی کاش علی کے ہاتھ میں تھماتی وہ بیڈ پر سے اٹھ کھڑی ہوئی.. زنگی میں کبھی بھی اس قدر عجیب صورتحال کا سامنا نہیں کیا تھا اُس نے ..

UL KHAN WRITES

" شہر بانو... شہر بانو.. کہاں ہو تم ؟؟؟ "
اجالا کی اونچی آواز پوری سہگل حویلی میں گونج رہی تھی وہ یونیورسٹی جانے کے لئے اپنے پورشن سے ولی سہگل کے پورشن میں آئی تھی کہ شہر بانو کو اپنے ساتھ لے کر جاسکے ..

ولی سہگل اور ضمیر سہگل دونوں بھائی تھے، ولی بڑے تھے جن کے دو بچے جہانزیب سب سے بڑا اور پھر شہر بانو تھیں جبکہ ضمیر چھوٹے تھے جن کا بیٹا محتشم جہانزیب سے دو سال چھوٹا اور پھر اجالا تھی جو شہر بانو کی ہم عمر تھی.. دونوں بھائیوں کی شادی اپنی پھپھو زاد کزنز سے فرحانہ اور سمیرا سے ہوئی تھی جو خود بھی بہنیں تھیں اور دونوں گھروں میں بے پناہ محبت تھی ..

"..آرام سے.. وہ آ رہی ہے تیار ہو رہی ہو گی "

جہانزیب سہگل نے خود سے آٹھ سال چھوٹی کزن کو کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا.. وہ بچپن کی محبت تھی ان کی مگر عمروں کا اس قدر فرق اور حویلی والوں کی ہر وقت بہن بھائی کی گردان کی وجہ سے یہ بات وہ خود سے بھی چھپا کر اپنے دل میں دفن کر چکے تھے ..

زیب بھیا یہ آپ کی بہن روزانہ اتنی ہی دیر کرتی ہے.. میں تنگ آگئی ہوں "

"...اس سے

اجالا نے منہ بسور کر کہا جس پر جہانزیب اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے

نیوز پیپر فولڈ کرنے کے بعد اس پری پیکر کی جانب پوری طرح متوجہ

.. ہو گئے

تو تم ایک دن آواز نہ دے کر دیکھو اُسے.. کیا ضروری ہے تمہارا روزیوں "

" .. ہی اُس کو آواز دینا

لہجے میں اپنائیت اور آنکھوں میں پوشیدہ محبت چھپائے وہ اُس کی بھوری کانچ

.سی آنکھوں میں گم تھے

".. بات آپ کی ٹھیک ہے ویسے.. اب میں اس کو نہیں بلاؤں گی "

.. وہ آنکھیں گھما کر اُن کے عین سامنے پڑے دیوان پر جا بیٹھی

" ..آگئی..دیکھو آگئی میں "

شہر بانو نے اپنی پتلی سی دھیمی آواز کو بمشکل بلند کرتے ہوئے کہا وہ سیڑھیاں تیزی سے عبور کر کے نیچے آ رہی تھی..

" ..احسان ہے آپ کا محترمہ..ابھی بھی نہ آتی کچھ گھنٹے مزید لگا دیتی "

اُجالا نے منہ بنا کر کہا اور سامنے کھڑی اپنی جگری دوست کو دیکھا جس کا خوبصورت چہرہ سیاہ چادر کے ہالے میں دمک رہا تھا..

" ..بس نہ اب آگئی ہوں میں اب چلو ورنہ دیر ہو جائے گی "

شہر بانو نے پیار سے کہا..

دیکھ رہے ہیں آپ زیب بھیا..خود گھنٹہ لگا کر تیار ہوئی ہے تب اُس کو دیر نہیں لگی.. "

وہ دونوں ہم عمر تھیں اور میڈیکل کالج کے دوسرے سال میں ایک ساتھ..

" تم دونوں کو کالج کون چھوڑ کر آئے گا؟؟ "
جہانزیب نے مسکرا کر سوال کیا وہ ان دونوں کی وقتی لڑائی میں پسنا نہیں چاہتے تھے...

" ... محتشم لالا چھوڑیں گے ہمیں "
اجالا نے شرارتی مسکان ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کنکھیوں سے دوست کو دیکھا جو اپنے بھائی کی موجودگی کو مدنظر رکھتے ہوئے لب بھینچتی نظریں جھکا چکی تھی..

" اچھا چلو ٹھیک ہے، اب تم دونوں جاؤ کہیں یہ نہ ہو کہ اماں آجائیں اور دیسی گھی سے بنے پراٹھے تم دونوں کو کھلا کر بھیجیں کالج.. "

جہانزیب اپنی جگہ چھوڑ کر قلف لگے سیاہ کرتے کی نہ دید شکنیں مٹاتے ہوئے سنجید گی سے گویا ہوئے..

" بھاگو بانو ورنہ اماں جانی واقعی آجائیں گی.. اللہ حافظ زیب بھیا.. "
" اللہ حافظ بھائی جان.. "
اجالا جہانزیب کی بات سن کر شہر بانو کا ہاتھ تھامتی باہر بنے باغ کی جانب بھاگی جہاں محتشم سیاہ پجارو میں بیٹھا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا..

" تم نے محتشم بھائی کو کیوں زحمت دی..؟؟ "
شہر بانو نے گاڑی کی کھڑکی سے نظر آتی اُسکی مضبوط پشت کو چور نظروں سے دیکھتے ہوئے اُجالا کے کان میں سرگوشی کی..

"تمھیں میں کتنی دفعہ کہو کہ لالہ کو بھائی نہ کہا کرو وہ تمہارے ہونے والے مزاجی خدا ہیں بے وقوف لڑکی.."

اجالا نے غصے سے اُسکو گھورا، اُسکی ہمیشہ سے یہ خواہش تھی کہ اُس کے چاند سے بھائی کی دلہن اُسکی ستارے جیسی دوست بنے لیکن یہ محض خالصتان اُسکی خواہش تھی اور کسی کی نہیں..

"پلیز ایسی باتیں نہ کیا کرو اجالا.. "

شہر بانو کے گال اُسکی بات پر دھک اٹھے.. اُس نے محتشم کو کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا تھا وہ اُس سے چھے سال بڑا تھا اُس کے بھائیوں کی طرح لیکن اجالا کی ان باتوں کی وجہ سے کچھ دنوں سے اس کے معصوم دل میں جذبات کے پھول کھلنے لگے تھے..

" میری بات کان کھول کر سن لو تم شہر بانو ولی سہگل.. محتشم ضمیر سہگل کی بیوی میرے جیتے جی تمہارے علاوہ کوئی اور نہیں بن سکتی.. سمجھی تم.."

اجالا نے اُسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اُنگلی اُٹھا کر اُسکو تنبیہ کی بھوری آنکھوں میں عزم تھا..

" ارے لڑکیوں وہاں کھڑی کیا کر رہی ہو.. یااللہ یہ کیسی بہنیں دے دی ہیں تو نے مجھے دونوں ہی دماغ سے فارغ.. "

ابھی شہر بانو اجالا سے کچھ کہتی کہ محتشم ان دونوں کو باغ میں بیچ و بیچ کھڑے ایک دوسرے سے باتیں کرتا دیکھ افسوس کرتے ان کے پاس آ گئے.. جبکہ شہر بانو نے لفظ بہن کے استعمال پر مڑ کر تمسخر بھری نظروں سے اجالا کو دیکھا لیکن اندر کہیں دل میں کچھ بہت زور سے ٹوٹا تھا اُس کے.. اجالا نے محتشم کی بات کو سراسر نظر انداز کر دیا..

"..السلامُ علیکم محتشم بھائی "

اندرونی توڑ پھوڑ پر قابو پاتے ہوئے اُس نے محتشم کی سرمئی ہیروں جیسی سحر انگیز آنکھوں کو سرسری دیکھتے ہوئے سلام کیا..

"..وعلیکم السلام گڑیا.. چلو شاباش اجاؤ لیٹ ہو رہی ہو دونوں "

اپنی بہن کی بنائی ہوئی کہانیوں سے قطعی انجان اُس نے محبت اور شفقت سے شہر بانو کے سر پر ہاتھ رکھا، اجالا یہ سب دیکھ کر بھی نظر انداز کرتی رہی کیونکہ دل میں یہ عہد جو کر چکی تھی کہ بھائی کی لاڈلی ہے آخر میں بات تو اُس ہی کی مانی جائے گی..

وہ دونوں خاموشی سے محتشم کے پیچھے چلتی ہوئی گاڑی میں جا بیٹھیں جس کے بعد گاڑی مکمل خاموشی کے دوران اپنی منزل کی جانب گامزن ہو چکی تھی..

"تم کیا جیٹ میں آئے ہو؟؟؟ اتنی جلدی؟؟؟ آدھے گھنٹے کا راستہ تم نے دس منٹ میں طے کر لیا؟؟"

تیسری سگریٹ پھونکنے کے بعد وہ ہسپتال کے باہر بنے لان میں بیٹھا تھا جب اسکی نظر سیاہ سن گلاسز آنکھوں پر چڑھائے اجلت میں مبتلا رینج روور سے اُترتے اصفہان پر پڑی.. فوراً وہاں سے اٹھتا وہ اُس کی جانب بڑھ گیا..

" فالتو باتیں کر کے میرا موڈ خراب نہیں کرو.. اور تم علی کو اندر چھوڑ کر یہاں کیا کر رہے تھے؟؟ "

چہرے پر سختی، انداز سپاٹ.. آزاد نے سر کو نفی میں جنبش دی..

" ڈاکٹر ہیں اُس کے ساتھ اور وہ سو رہا ہے، یہاں ہی رکو مجھے تم سے ایک اور بات بھی کرنی ہے.."

آزاد بازو پیچھے کمر پر باندھتا سنجیدگی سے گویا ہوا اصفہان نے سوالیہ انداز میں آبرو وزا چکائیں اور اُس کے ہمراہ چل دیا جولان کی طرف بڑھا تھا..

" I have decided to let her free... "

جس دل سے اُس نے یہ کہا تھا وہ خود ہی جانتا تھا اصفہان اُس کے لبوں سے نکلے لفظوں کو سن کر ایک لمحے کو ساکن ہوا پر پھر اگلے ہی لمحے کانچ سی سرمئی آنکھوں میں خوشی کی کرنیں چمکیں تھیں..

" کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟؟" خوشگوار حیرت سے سوال کیا گیا..

"ہاں.. طلاق کے پیپرز اُس کو بھجوادئے ہیں میں نے، وہ سائن کرے گی
اور پھر سب ختم.."
آزاد نے اپنے سیاہ چمکتے جوتوں کو گھورتے ہوئے پژمردگی سے کہا..

"بہت اچھا کیا ہے یہ تم نے آزاد.. ماضی کی قید سے نکل آئے ہو تم آج..
بس یہ سب بڑے ابا کو نہ بتانا پلیز.. "
اصفہان اگلے ہی لمحے پرجوش ہوتا اُس سے بغل گیر ہوا جب کہ آزاد بددلی
سے مسکرا دیا اور اُس کے کشادہ کندھے تھپکے..

"ماضی کی قید سے یا اپنے کئے ہوئے وعدوں سے.. پتا نہیں.. ہاں! بابا کو
نہیں بتاؤں گا، انکو بتادیا تو انہوں نے اگلی فلائٹ پکڑ کر یہاں آجانا ہے اس
ٹوٹے ہوئے رشتے کو بچانے.. "
دھیمی آواز استعمال کی گئی مگر اصفہان سن چکا تھا اُسے..

" آخر کب تک تم کندھوں پر وعدوں کا کفن لادے ہوئے چل سکتے تھے
؟؟ تم نے اس گھٹیا عورت سے جان چھڑالی یہ ہی ٹھیک ہے.. بلکہ اس فیصلے
میں دیر کردی تم نے میرے حساب سے تو.. علی کا بچپن بھی تباہ کیا کاش اُسکی
پیدائش پر ہی تم الیہ کو فارغ کردیتے.. "

اصفہان نے الیہ کو یاد کرتے ہوئے حقارت سے کہا..

" ایسے الفاظ استعمال نہیں کرو اُس کے لئے.. "

آزاد نے سنجیدگی سے اصفہان کو تنبیہ کی..

" تو کیسے لفظ استعمال کروں؟؟ وہ ہے ہی اس قابل.. گھٹیا عورت.. علی کی
کسٹڈی کے لیے بھی کیس فائل کردو ہو سکتا ہے وہ ہاتھ پیر چلائے اُس کو
حاصل کرنے کے لیے.. "

وہ دونوں اب باتیں کرتے ہسپتال کی اندرونی جانب بڑھ گئے تھے..

" اول تو وہ علی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گی ہی نہیں دوم یہ کہ علی اب چھوٹا بچہ نہیں ہے عدالت میں اُس سے اسکی مرضی پوچھی جائے گی اور اُس کی مرضی کیا ہے یہ میں جانتا ہوں.. "

آزاد کے لہجے میں نہ محسوس کئے جانے والا اعتماد اور غرور سرائیت کر رہا تھا.. ہاں اُس کو فخر تھا اس بات پر کہ اُس کا بیٹا صرف اُس سے محبت کرتا ہے..

" ہمم!! صحیح ہے لیکن سنبھل کر وہ کس قماش کی عورت ہے اس سے تم بھی اچھی طرح واقف ہو.. اگر ماں ہونے کا فائدہ اٹھائے وہ تو اُس کا کردار واضح کر دینا دنیا پر.. "

اصفہان کی نفرت الیہ سے جائز تھی اُس عورت نے زندگی کے پانچ سال اذیت دی تھی آزاد اور کہیں نہ کہیں ان کے خاندان کو بھی... آئے دن کے

اسکینڈلز اور خبریں الیہ جبین کے متعلق اخبارات اور ٹی وی چینلز کی زینت بنی رہا کرتی تھیں..

" نہیں.. تعلق رہے نہ رہے ایک دوسرے کے لئے احترام باقی رہنا چاہیے.. "

آزاد کی بات سن کر سر جھٹکتے ہوئے اصفہان نے غصے سے اُسکو دیکھا..

" تم مجھے کبھی سمجھ نہیں آ سکتے.. "

اصفہان نے کندھے اچکا دئے گویا سمجھنا چاہتا بھی نہ ہو..

" سمجھنا ضروری بھی نہیں.. "

اصفہان کا شانہ تھپک کر اُس نے اپنے خیال میں دروازے کا لاک گھمایا..

لیکن اندر علی کی زبان سے ادا ہوئے لفظ وہ بخوبی سن چکا تھا جب کہ اینارہ کے

بیڈ پر سے کھڑے ہونے کا انداز.. وہ اندر ہی اندر خود سے اور اپنے بیٹے سے

..بے حد شرمندہ ہوا

" I'm really sorry..

"..مجھے دستک دے کر آنا چاہیے تھا

اُس کے چہرے کی اُڑی رنگت دیکھ کر آزاد نے ایسا ظاہر کیا کہ اُس نے علی کی

..بات سنی ہی نہیں ہے

"..شُکر ہے "

آزاد کے تاثرات دیکھ کر اینارہ نے دل ہی دل میں سکون کا سانس لیا.. یعنی

..اُس نے کچھ نہیں سنا تھا

کوئی بات نہیں.. میں نے علی کی رپورٹس چیک کر لیں ہیں سب نارمل "

"..ہے آپ آج علی کو لے جا سکتے ہیں اپنے ساتھ

اینارہ نے ہاتھ میں تھامی پلیٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اب وہ انتظار کر رہی تھی کہ وہ جلدی سے دروازے سے ہٹے تو وہ روم سے باہر نکل سکے.. خود کی موجودگی وہاں عجیب محسوس کر رہی تھی وہ ..

" آگے بڑھو دروازے پر جم گئے ہو .. "

آزاد کے پیچھے کھڑے اصفہان نے جھنجھلا کر اُسکی پیٹھ پر کہنی ماری اور بازو سے پکڑ کر اُسکو پیچھے کیا ..

" میرے شیر بیٹے یہ کیا کر لیا اپنے ساتھ تم نے .. "

وہ والہانہ انداز میں اُسکی جانب بڑھا تھا جس کا مرجھایا ہوا چہرہ اصفہان کو دیکھ کر کھل گیا ..

" فہان چاچو .... "

" چاچو کی جان ... "

علی نے اُس کو دیکھ کر اپنے بازو پھیلائے جب کہ اصفہان فکر مند نگاہوں سے اُس کا جائزہ لیتا گود میں لئے علی کے گال محبت سے چوم رہا تھا.. آزاد نے یہ دل موہ لینے والا منظر آسودگی سے دیکھا نہ جانے کس احساس کے تحت اُسکی نظریں ایناره کی طرف بھی اٹھیں جو علی اور اصفہان کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی..

کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کر کے ایناره نے ان نظروں کا تعاقب کیا لیکن از شکر کہ اُسکے گردن موڑنے سے پہلے ہی آزاد واپس اپنی نظریں ان دونوں پر مرکوز کر چکا تھا جو اپنے ارد گرد کے ماحول سے بے خبر ایک دوسرے میں گم تھے..

"میں چلتی ہوں اب..
Have a good day.."

ایناره دروازے کا فریم خالی دیکھ کر غنیمت جانتی آزاد کے نزدیک سے گزر کر دروازے کی جانب بڑھی، ناک کے نتھنوں سے اوڈ کی اعصاب شکن مہک ایک بار پھر ٹکرائی جو اُس کے محسوسات جھنجھوڑنے کے لیے کافی تھی..

"ڈاکٹر ایناره.. "

وہ جو اپنی کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہا تھا بے اختیار زبان کو اُس کو پکارنے سے روک نہ سکا..

" جی.. "

ایناره رک کر اُسکی جانب مڑی چہرہ بے تاثر تھا مگر اندر ہی اندر وہ وہاں سے فوراً چلی جانا چاہتی تھی..

" Are you sure that there is no complication in his report ?? "

جب کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا سوال کرے تو عجیب بے تکا سوال کر ڈالا

.. در حقیقت وہ ایک آخری بار اُس مہربان لڑکی کو دیکھنا چاہتا تھا

جو اُسکی بیوی علی کے ساتھ پانچ سال رہ کر نہ کر پائی تھی وہ اس لڑکی نے چند گھنٹوں میں کر دکھایا اس نے علی کا اعتبار حاصل کیا تھا اپنی محبت اور احساس کی بدولت .. ایناره خود پر ٹکیں ان چمکتی آنکھوں سے کنفیوز ہونے لگی، بمشکل .. سامنے کھڑے خوبرو سنجیدہ شخص کی طرف دیکھ پا رہی تھی وہ

" جی آزاد صاحب فکر کی کوئی بات نہیں .. سب کچھ ٹھیک ہے علی کی رپورٹس میں لیکن اگر پھر بھی آپ کو لگے کہ علی کی کنڈیشن میں کوئی مسئلہ ہے تو آپ چیک اپ کے لیے آ سکتے ہیں .. اللہ حافظ .. "

ایناره نے رسمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے الوداعی کلمات ادا کئے اور باہر جانے کے لیے آگے بڑھ گئی جب کہ آزاد کی بے تاب آنکھوں نے اُس کا تعاقب اُس وقت تک کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی ..

UL KHAN WRITES

" علی میرے کان پک گئے ہیں تمہاری فیری کے قصے سن سن کر .. "
داریاء نے اپنے بیڈ پر بلینکٹ میں پر سکون لیٹے علی سے آنکھیں گھما کر کہا جو جب سے آیا تھا تب سے ایک ہی شخص کے بارے میں باتیں کیے جا رہا تھا اور وہ تھی ڈاکٹر ایناره ..

ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد داریاء اور مائسہ کے بھرپور اسرار اور علی کی مستقل فرمائش سن کر آزاد نے ویک اینڈ اُس کو اصفہان کے گھر گزارنے

کی اجازت دے دی تھی جس کے بعد وہ سارے ایک ساتھ داریاء کے روم میں بیٹھے علی کی پیاری پیاری باتوں سے محظوظ ہو رہے تھے..

" علی بیٹے نے ڈاکٹر اینارہ کی اتنی تعریفیں کی ہیں اب تو مجھے بھی اشتیاق ہو رہا ہے علی کی فیری سے ملنے کا.."

مسز ابراہیم (مائسہ کی والدہ) نے مسکر کر کہا علی کی خیریت دریافت کرنے وہ بھی ان کے گھر آئیں تھیں..

" جی می می آنٹی میں نے فیری کو کہا تھا کہ وہ مجھ سے ملنے آئیں، جب وہ میرے پاس آئیں گیں تو میں آپ کو بھی بلا لوں گا.. "

علی کے سمجھداری سے کہنے پر وہ سب ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دئے..

" اچھا بھئی می می آنٹی کو بھی ملوا دینا مجھے بھی ملوا دینا اور آنی کو بھی بس..اب بتاؤ کیا ڈنر کرو گے ہم آڈر کرتے ہیں.. "

داریاء نے علی کا گال شدت سے چوم کر کہا اس کے دور ہوتے ہی علی نے اپنا گال ہتھیلی سے رگڑا..

" fairy didn't give me wet kisses like you riya phoo.. "

علی نے منہ بسور کر کہا جس کو سن کر بمشکل سب نے اپنے قہقہے پر قابو پایا جبکہ داریاء حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس چھوٹے سے شرارتی بچے کو دیکھ رہی تھی..

" okay then no wet kisses for you from now on.."

..داریاء مصنوعی ناراضگی کااظہار کرتی سینے پر بازو لپیٹ کر اُس سے دور ہو گئی

میں نے ایسا تو نہیں کہا ریہ پھو.. میں آپ کو بہت پسند کرتا ہوں وہ تو بس "

"..میں نے بتایا تھا

علی اُس کی ناراضگی سے خوفزدہ ہوتا فوراً اپنی جگہ چھوڑ کر اُسکی گردن میں

..بازو ڈالتے ہوئے اُس کو منانے لگا

"..علی آزاد، احتیاط سے کہیں چوٹ نہ لگ جائے "

ہوتے over excited کاوچ پر اصفہان کے برابر بیٹھا آزاد علی کو

..دیکھ کر گویا ہوا

می می آنٹی پلیز کیا آج رات آنی ہمارے ساتھ رک سکتی ہیں ہم لوگ "

"..(کارٹون سیریز) دیکھیں گے ایک ساتھ jurassic park

داریاء نے نہ جانے کیا کہا تھا علی کے کان میں جو وہ سیدھا ہوتا مسز ابراہیم سے

..یہ بات کہنے لگا

" آپ کی آنی رک سکتی ہیں لیکن بیٹے آپکی آنی اور پھو کو کل پڑھنے بھی تو جانا ہے.. "

" نہیں.. می می آنٹی کل صرف ایک پروجیکٹ دینے جانا ہے وہ میں اپنا اور ماہی کا دے آؤں گی.. "

دارياء نے ان کی بات کے جواب میں فوراً کہا..

" کیوں؟؟ کل پروفیسر خانزادہ کی ایکسٹرا کلاس بھی تو ہے؟؟ "

مائسہ کو اچانک یاد آیا کچھ دیر پہلے موصول ہوا یونیورسٹی الرٹ جب کہ اصفہان جوان سب کی باتیں سن کر اٹھنے لگا تھا یہ نام سن کر وہاں واپس بیٹھ گیا کیوں کہ صبح دارياء سے بات کرنے والے شخص کی معلومات اُس نے نکلوا لیں تھیں جس کے مطابق مائسہ جس کے بارے میں بات کر رہی تھی وہ وہ ہی شخص تھا..

"..اہ.. نہیں.. وہ کینسل کر دی انہوں نے"

داریاء نے کچھ سوچ کر کہا اُس کے لب و لہجے سے اصفہان سمجھ گیا تھا کہ بہن

.. جھوٹ بول رہی ہے مگر کیوں یہ وہ نہ جان سکا

بیٹا ٹھیک ہے مائسہ آج یہاں ہی رُک جائے گی مجھے کوئی پروبلم نہیں ہے.. "

" .. لیکن تم بھی کبھی آجایا کرو ہمارے گھر

.. مسز ابراہیم نے داریاء سے شکوہ کیا

دیکھیں آنٹی یہ بات آپ بھائی سے کریں یہی نہیں آنے جانے دیتے مجھے "

".. کہیں

داریاء نے بال فوراََ اپنے بھائی کے کورٹ میں پھینک دی جو اُس ہی کو سنجیدہ

پر سوچ نظروں سے دیکھ رہا تھا مگر داریاء کے اُسکی جانب دیکھنے پر مصنوعی

.. مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا گیا

" مسز ابراہیم دونوں بچیاں یہاں سکون سے رہتیں ہیں تبھی بس میں ان
دونوں کو کہتا ہوں کہ یہاں ہی رہ لیا کرو.. "

اصفہان نے مختصر جواب دیا.. مسز ابراہیم پسندیدہ نظروں سے گرے
کمفرٹ کلا تھنگ میں ملبوس اصفہان کو دیکھ رہیں تھیں.. وہ اپنے شفاف
کردار اور مہذب طبیعت کی وجہ سے انہیں اپنی بیٹی کے لیے بے حد پسند تھا ..

" چلو بیٹے جیسے تم ٹھیک سمجھو.. "

اصفہان کی بات کا جواب اپنائیت سے دے کر وہ ان سب سے اجازت لیتی
وہاں سے چلیں گئیں جب کہ باقی سب اب ڈنر کرنے کے لیے کہیں باہر
جانے کا پلان بنا رہے تھے ..

UL KHAN WRITES

دل کے کسی کونے میں ہی
یاد تیری میں نے چھُپا رکھی ہے، چھپا رکھی ہے
بھولا نہیں تو بھی مجھے
باتیں یوُہی میں نے بنا رکھیں ہیں، بنا رکھیں ہیں

- PHIR MILENGE -

Faisal Kapadia x Young Stunners

"...آئیلین بیٹی تمہارے بابا کی کال ہے "

وہ سٹڈی میں بیٹھی پروجیکٹ فائلز پڑھ رہی تھی جب بی اماں دروازہ بجا کر اندر آئیں..

" کیا..بی اماں کچھ کہا آپ نے؟؟ "

آئیلین اس قدر انہماک سے کام میں مصروف تھی کہ وہ انکی بات سن ہی نہ سکی فائلز سٹڈی کرتے ہوئے انگلیاں لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر مہارت سے چل رہیں تھیں..

"تمہارے بابا کی کال ہے بیٹا..."
انہوں نے محبت سے اُس کو دیکھتے ہوئے کہا اور سٹڈی سے نکل گئی جب کہ آئیلین کے ہاتھ ان کی بات سن کر ایک جگہ تھم گئے تھے..

"با.. بابا.. کی کال.. میرے بابا کی..؟؟"
اُس نے بے یقینی سے ٹیبل پر رکھے کارڈلیس فون کو دیکھا اور دھیمے لہجے میں خود سے ہی استفسار کیا.. وہ حیران تھی اور ہوتی بھی کیوں نہ اتنے مہینوں یا پھر شاید سالوں بعد اپنے باپ سے بات کرنے والی تھی وہ.. بے پناہ خوشی اور بے یقینی ناتواں دل پر غالب آنے لگی..

"... ہیلو.. با.. بابا "

دھڑکتے دل کے ساتھ لرزتے ہاتھوں سے اُس نے فون تمامہ اور کان سے لگا لیا.. مقابل کا دل بھی لمحے بھر کو دھڑکنا بھول گیا تھا اُس کی آواز کو سن کر .. ہو بہو ویسی ہی آواز تھی جس آواز سے انہوں نے کبھی محبت کی تھی

" کیسی ہو ؟؟ "

بھاری سنجیدہ یکسر بے تاثر لہجہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ ایک باپ اپنی سگی بیٹی سے کئی سال بعد رابطہ کر رہا ہو... آواز و انداز میں زرہ سا لگاؤ نہ تھا ..انکی اپنی اولاد کے لیے

" .... بابا... بابا میں ٹھیک ہوں.. آپ کیسے ہیں ؟؟ میں نے بہت یاد "

وہ بے تابی سے جذبوں کے بہاؤ میں بہتی اپنے باپ سے اپنی محبت کا اظہار کرنے ہی لگی تھی کہ صارف نے اُس کی بات بیچ میں کاٹ دی.. کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر اس سے آگے وہ بڑھی تو جس اذیت سے اس وقت دوچار ہے اس سے کئی گناہ زیادہ اذیت اُس کو سہنا پڑے گی..

" میں بھی ٹھیک ہوں.. بزنس کیسا چل رہا ہے، میں نے سنا ہے کہ تم نے سہگل انٹرپرائزز کے ساتھ جوائنٹ ڈیل کی ہی... "

ان کے خالصتان کاروباری لب ولہجے کو سن کر آئیلین تکلیف سے مسکرائی، شبنمی آنکھوں میں آنسو موتیوں کی صورت چمکنے لگے..اُس کا دل درد سے پھٹ رہا تھا اس بے راہ روی پر..

" آپ نے اتنے عرصے بعد مجھ سے میرا حال پوچھنے کے بجائے اس لئے کال کی تھی مجھے بابا..؟؟ "

کبھی نہ رونے والی لڑکی اس وقت اپنے سگے باپ کی بے حسی پر رو دی.. اُسکی روہانسی آواز سن کر سات سمندر پار بیٹھے اُس شخص نے اضطراب میں مبتلا ہوتے ہوئے پہلو بدلا.. شاید یہ کال کر کے انہوں نے سنگین غلطی سر انجام دے دی تھی..

" ہاں اس ہی لیے کی ہے کال اور تم بچپن سے جانتی ہو کہ میں ایسا ہی ہوں..
تو کیوں نہیں تمہیں عادت پڑ رہی میرے رویے کی..؟"
ان کی جھنجھلائی ہوئی آواز پر وہ قرب سے ہنسی، حسین آنکھوں سے آنسو دھیرے دھیرے گرنے لگے..

" نہیں.. بابا بچپن سے نہیں جانتی ہوں آپ کو میں ایسا.. آپکی وہ شبیہہ اب تک میرے حافظے میں محفوظ ہے جب آپ میرے بیمار ہونے پر پوری رات جاگ کر میرے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھا کرتے تھے، گھر میں مجھے

اکیلا کبھی نہیں چھوڑتے تھے آپ بلکہ مجھے اپنے ساتھ آفس لے کر جاتے تھے، مجھے اپنے کندھے پر بیٹھا کر پورے پارک میں گھماتے تھے، میری ہر خواہش پوری کرتے تھے آپ بابا.. صبح کا ناشتہ، دوپہر اور رات کا کھانا آپ میرے بغیر نہیں کھاتے تھے.. کیا یہ سب یاد ہے آپ کو؟؟ اب آپ کو کیا ہو گیا ہے بابا.. میں تو اب بھی وہ ہی آئیلین ہوں مگر آپ.. آپ کیوں بدل گئے یوں اس طرح بابا؟؟ "

وہ باقاعدہ روتی ہوئی زندگی میں پہلی بار ان سے شکوہ کر رہی تھی ورنہ یہ ساری باتیں بس خواب کی صورت ذہن میں محفوظ تھیں اُس کے..

" تب تمہارا خیال رکھنا میری مجبوری تھی کیونکہ تم چھوٹی تھی اپنا خیال خود نہیں رکھ سکتی تھی لیکن اب تم عاقل اور بالغ ہو تمہیں میری ضرو..."

وہ سفاکی سے کہہ رہے تھے جب آئیلین نے بھیگی آنکھیں قرب سے میچ کر انکی بات کاٹی..

"مجھے آپ کی ضرورت ہے.. زندگی میں کسی انسان کی ضرورت نہیں مجھے سوائے اپنے بابا کے.."

اُس کا کانپتا لہجہ، درد سے بھری آواز سن کر صارف چوہان کے فون تھامے ہاتھ بے اختیار لرزے انہوں نے اگلی ہی ساعت بغیر کوئی جواب دئے کال منقطع کردی..

کارڈلیس سے آتی نیٹورک منقطع ہونے کی مشینی آواز سن کر آنسوؤں سے تر سرخ چہرہ رگڑتے ہوئے اُس نے لرزش کا شکار ہوئے ہاتھوں سے فون سامنے پڑی ماربل کی کافی ٹیبل پر رکھ دیا.. اُس کا دماغ سنسناہٹ کے زیرِ اثر تھا، آنکھیں باپ کی بے حسی پر اشکبار.. بے سدھ ہوتی وہ کاوچ کی پشت سے سر ٹکا کر اپنی قسمت پر بے آواز رونے لگی..

Behind every strong women is a story that give her no other choice

- Nakeia Homer -

" میری بات سنو تم آج اکیلی جا تو رہی ہو لیکن یاد رکھنا کہ تم نے کوئی بھی غلط حرکت نہیں کرنی ہے.. بلال سے بات کرنے کی ضرورت نہیں کیچڑ میں پتھر پھینکو گی تو تم پر ہی چھینٹیں آئے گی.. یاد رکھنا ریا اگر میرے منع کرنے کے باوجود بھی تم نے بلال کو کچھ کہا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی اور میری ناراضگی سے واقف ہو تم.. میں کسی سے ناراض ہوتی نہیں لیکن اگر ایک بار ہو جاؤں تو وہ مقام نہیں رہتا پھر اُس شخص کا میری زندگی میں.. "

مائسہ کی سنجیدہ آواز مسلسل اُس کے سر پر کوڑوں کی طرح برس رہی تھی آج یونیورسٹی وہ خالصتان اُس ہی کے لیے آئی تھی لیکن نہ جانے مائسہ یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہی تھی کہ اگر بلال کی حرکتوں کو وہ نظرانداز کرتی رہی تو آگے جا کر وہ کچھ غلط فعل بھی یقیناً انجام دے گا.. داریاء نے سوچا..

" میں یہ صرف اور صرف تمہارے لیے کر رہیں ہوں ماہی اب اس کے بعد بھلے تم مجھ سے ناراض ہو جاؤ کوئی بات نہیں.. میرے لیے ہماری دوستی سے زیادہ تمہاری حفاظت ضروری ہے.. "

سنجیدگی سے سوچتے ہوئے داریاء نے کار کا دروازہ لاک کیا اور یونیورسٹی کے کیفٹاریا کی جانب بڑھ گئی جہاں بلال تقریباً ہر وقت سگریٹ پیتا پایا جاتا تھا..

" ہیلو گرل!! سنو تم نے کہیں بلال اعظم کو دیکھا ہے؟؟ "

سامنے سے گزرتی اپنی کلاس میٹ سے اُس نے پوچھا کیونکہ وہ پورے کیفے میں کہیں نظر نہ آیا تھا اُسے.. سیاہ سن گلاسز آنکھوں سے اُتارتی وہ کیفٹا یرا سے باہر نکل آئی تھی..

"ہاں.. وہ ٹینس کورٹ میں ہے.."

" Thank you so much girl.."

داریاء مسکرا کر اُس کا کندھا تھپکتی تیزی سے ٹینس کورٹ جانے والے راستے کی جانب بڑھ گئی جو یونیورسٹی کے احاطے سے کچھ دور تھا.. ٹینس کورٹ کے نزدیک پہنچ کر ہی وہ اُسے بلیک اینڈ وائٹ ایتھلیٹ ویر میں ملبوس ٹینس کھیلتا نظر آیا..

دار یاء نے گہری سانس لی تا کہ جو طیش دل میں اُس کو دیکھ کر اُٹھا ہے اُس پر قابو کر سکے جس کے بعد وہ ناپے تلے قدم اٹھاتی ہوئی ٹینس کورٹ کے اندر چل دی ..

" you know how much I hate that scum-bag..

لیکن آج خوش کر دیا اُس نے .. "

بلال کی پر مسرت آواز سن کر وہ وہیں کچھ دیر کے لیے خاموشی سے کھڑی ہو گئی بلال کی اُس کی جانب پشت تھی اور وہ اپنے جس دوست کے ساتھ ٹینس کھیل رہا تھا اُس ہی سے باتیں بھی کر رہا تھا ..

" میرا بالکل موڈ نہیں تھا آج اُسکی کلاس لینے کا مگر وہاں جا کر جو گڈ نیوز ملی ہے اُس نے تو دل ہی خوش کر دیا میرا .. "

وہ واقعی خوش نظر آ رہا تھا ..

"..بھائی اب بتا بھی دو کیا کر دیا ایسا خانزادہ نے "

بلال کے دوست نے شاٹ مارتے ہوئے جھنجھلا کر کہا.. جبکہ داریاء کی تمام توجہ آرئیس کے بارے میں گفتگو سن کر ان کی طرف مبذول ہو چکی تھی ..

" ٹو پرسن اسائنمنٹ میں پتا ہے میرا گروپ مائسہ کے ساتھ بنا دیا ہے اُس نے.. اب آئے گا مزہ جب پورے سمسٹر وہ میرے ساتھ ہو گی.. ہو سکتا ہے آفس انٹرنشپ بھی ساتھ ہو ..

And then smoking hot office romance..

آخر کب تک بھاگ سکے گی مجھ سے گھوم پھر کر ان ہاتھوں میں ہی آئے گی اور پھر تمہارے بھائی نے اُسکو اُسکی بیٹی دے ہی دینی ہے اگلے سال تک ..

"...ہاہاہاہا

بلال نے اس بار ہر حد پار کر دی تھی اُسکی اخلاق سے گری ہوئی باتیں سن کر داریاء کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا.. محض بات کرنے کا سوچا تھا اُس نے اس .. گھٹیا انسان سے لیکن بات سے اب معاملہ حل ہونا نہ ممکن سا تھا

دانت پیسے وہ تیز قدم اٹھاتی ہوئی اُس تک پہنچی اور اگلے ہی لمحے جھٹکے سے اُس کے ہاتھ سے ٹینس رئیکٹ چھینا.. بلال جو ہر گز اس سب کے لیے تیار نہ تھا بوکھلا کر اُس کی جانب مڑا.. داریاء نے ہاتھ میں تھما رئیکٹ پُوری قوت سے زمین پر پٹخہ.. بلال جو اُس کے خون چھلکاتے حسین چہرے اور آتش برساتی ہیزل آنکھوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا اُس کے اگلے عمل پر ششدر رہ گیا .. حیرت سے اُسکی سیاہ آنکھیں پوری واتھیں اور ہاتھ سنسناتے گال پر

داریاء نے الٹے ہاتھ کا زوردار چانٹا اُس کے گال پر پوری قوت سے رسید کیا اور ... آگے بڑھ کر اُس کا گریبان دونوں ہاتھوں میں دبوچ لیا

".. تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی.. میں جان سے ماردوں گی تمہیں "

وہ اپنے آپ میں نہیں تھی، بلال کا گریبان دبوچتے ہوئے اُس نے دوسرا ہاتھ فضا میں بلند کیا تھا کہ جب بلال کو ہوش آیا.. یہ سب دیکھ کر اُس کا دوست وہاں سے کب کا کھسک گیا، مشہور بزنس مین اصفہان سہگل کی بہن سے دشمنی وہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا..

" میری چھوڑو تمہاری ہمت کیسے ہوئی بلال اعظم کے منہ پر چانٹا مارنے کی؟؟ "

احساسِ توہین کے زیرِ اثر اُس کا سفید چہرہ لال انگارہ ہو رہا تھا اور یاء پر جمیں آنکھیں خون آشام.. آج تک جس پر ماں باپ نے ہاتھ نہ اُٹھایا تھا یہ چھٹانک بھر کی لڑکی ایسا کڑا کے دار طمانچہ مار گئی تھی اُس کو..

".. میں تمہیں بتاتی ہوں مجھ میں اور کتنی ہمت ہے "

دوسرا ہاتھ جو اسکی گرفت میں نہ تھا اُس نے پیچھے لے جا کر اپنی جینس کی جیب سے stun gun نکالی جو رات میں بڑی مشکل سے گارڈز کے روم سے اُٹھا کر لائی تھی جو.. سبز سنہری آنکھوں میں اب غصے کی جگہ ایک منفرد سی چمک تھی ..

"..داریاء.. تم پچھتاؤ گی "

بلال کی ساری ہوا اُس کے ہاتھ میں موجود چیز دیکھ کر خشک ہوئی، داریاء کا ہاتھ فوراً اُس نے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا ..

" ہاہاہاہا.. بس.. اتنی ہی ہمت تھی تم میں.. چچچچ.. بلال تھوڑا زیادہ ایکسپکٹ کیا تھا تم سے میں نے.. لیکن وہ ہی نہ تم جیسے مرد جو عورتوں کو دباتے ہیں ایسے ہی بزدل ہوتے ہیں.. "

داریاء نے تمسخر سے ہنستے ہوئے آگے بڑھ کر اُس کو سوچنے سمجھنے کا موقع بھی دئے بغیر stun gun اُس کے پیٹ پر لگائی اور اگلے ہی پل بلال تڑپتا ہوا زمین پر بے سدہ ہو کر گرا تھا، پورا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا اُس کا، چہرہ زرد اور ہونٹ نیلے...

" آئندہ مجھ سے اور میری دوست سے بیس میل کے فاصلے پر رہنا بلال اعظم ورنہ اس دفعہ زندہ چھوڑ رہی ہوں

but you won't get this privilege next time.."

جھک کر اُسکے تڑپتے وجود پر ایک حقارت بھری نظر ڈالنے کے بعد وہ اُس پر سے پھلانگ کر آنکھوں پر سیاہ سن گلاسز چڑھاتی ٹینس کورٹ سے باہر نکل گئی..

" اتنا آسان تھا سب اور اتنا ڈر رہی تھی وہ،اب تم زندگی بھر یاد رکھو گے

داریاء سہگل کے پیاروں کو تنگ کرنے کا انجام... خیر اب مسٹر خانزادہ سے

مل لیتے ہیں آج ایکسٹرا کلاس میں کیا تماشہ کیا ہے انہوں نے.. "

آریس کو یاد کر کے اُس کو غصے کے ساتھ ساتھ ایک الگ سا احساس بھی ہوا تھا

شاید ڈر.. ہاں داریاء ڈر رہی تھی اُس کے پاس جانے سے.. وجہ.. شاید یہ

کہ وہ بلال کی طرح بزدل نہیں لگتا تھا اُسے..

UL KHAN WRITES

" مجھے تم سے بات کرنی ہے.. "

وہ کچھ دیر قبل نائٹ شفٹ کر کے گھر آئی تھی اور ابھی کچن میں کھڑی اپنے

لئے چائے بنا رہی تھی جب ماہا کچن میں داخل ہوئیں..

" جی بھابھی کہیں کیا کام ہے.."

..دودھ کی دیگچی چولہے پر چڑھا کر وہ ان کی جانب پلٹی

"دیکھو اینارہ میں جو بات کروں گی تم سے وہ تمہیں کسی اور کو نہیں بتانی..
"..غلطی سے بھی نہیں

اینارہ کی بھوری حیران پریشان آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انہوں نے
..سرگوشیانہ لہجے اختیار کیا

"بھابھی آپ بالکل بے فکر رہیں میں کسی سے کوئی بات نہیں کروں گی اس بارے میں.. آپ آرام سے بتائیں مجھے جو بھی کہنا چاہتی ہیں.. آئیے بیٹھ
" ..جائیں

اینارہ نے لگاوٹ سے کہتے ہوئے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر وہ فوراً پیچھے ہو گئی جس کو دیکھ کر اُس کو احساسِ توہین محسوس ہوئی مگر گھر کے ماحول
..کے خاطر ہمیشہ کی طرح وہ خاموش رہی

" احسن آرہا ہے چند دنوں میں اسپین سے کچھ عرصے ہمارے ساتھ رہے گا
".. تو میں چاہتی ہوں جب تک وہ یہاں رہے تم اُس کے سامنے کم ہی آؤ
ایناره نے نہ سمجھی سے ان کو دیکھا وہ سمجھ نہیں سکی ان کی بات احسن بھائی
.. کے سامنے کیوں نہیں آنا.. کوئی مقصد نہیں تھا اس سب کا

" سمجھ رہی ہو تم یا نہیں..؟؟ "
.. ایناره کو گھورنے کے درمیان اس بار انہوں نے کر خنگی سے پوچھا

" بھابھی مجھے سمجھ نہیں آرہا احسن بھائی کے سامنے کیوں نہیں جانا؟؟ "
" کیوں کہ وہ میرا بھائی ہے تمہارا نہیں اور جتنا کہا جائے اُتنا کرو، کیوں..
" .. کیا.. کس لئے.. اس سب کی ضرورت نہیں

انہوں نے آگے بڑھ کر ایناره کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سپاٹ انداز میں تنبیہ کی..

"ماں نے ماموں کو گھیرا تھا بیٹی میرے بھائی کو گھیر لے گی.. بد چلن ماں کی بد چلن بیٹی.. "

دبی آواز میں خود کلامی کرتیں وہ وہاں سے نکل گئی جب کہ اکیلی کھڑی ایناره اب تک ان کے لفظوں سے ٹپکتے زہر کے زیرِ اثر ششدر کھڑی رہی آنکھوں سے کچھ آنسو بے مول ہوتے اُس کے رخسار تر کرنے لگے..

پیچھے دودھ ابل گیا جس کی آواز سن کر وہ واپس پلٹی اور ہاتھ بڑھا کر چولہا بند کیا لیکن تب تک کافی دیر ہو چکی تھی دیگچی سے نکلتے گرم دودھ نے اُسکی نرم ہتھیلی کو چھو کر وہاں سرخ آبلہ چھوڑ دیا بالکل اُس ہی طرح جس طرح زندگی اُسکے دل پر رفتہ رفتہ آبلے چھوڑے جا رہی تھی..

لیکچر کے دوران سارا وقت اُس کا موڈ آف رہا تھا اور منتظر نگاہیں کبھی سامنے سیکنڈ رو میں نظر آتی خالی سیٹس کو دیکھتیں تو کبھی لیکچر ہال کے دروازے کو .. مگر لمحہ بہ لمحہ پورا پیریڈ گزرتا چلا گیا لیکن وہ نہ آئی

جس کہ بعد آر ایس دوسرے سمسٹر کی کلاس کنڈکٹ کرنے چلا گیا.. تقریباً .. بارہ بجے ہر لیکچر سے فارغ ہو کر وہ آفس میں آ بیٹھا

" وہ کیوں نہیں آئی آج لیکچر لینے ؟؟ شاید میرا برتاؤ کل ٹھیک نہیں تھا اُس سے، مجھے خیال کرنا چاہیے تھا وہ سٹوڈینٹ ہے میری .. "

خود سے سوال کرتے ہوئے کل کا اپنا سخت رویہ یاد کر کے وہ شرمندہ ہوا ساتھ ہی لیپ ٹاپ پر سٹوڈنٹس کے ریکارڈز تلاش کرنے لگا ابھی لیپ ٹاپ پر ایک مخصوص سٹوڈینٹ کا نام ٹائپ کر ا ہی تھا کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی..

"یس.."

بددلی سے جواب دیا گیا جبکہ بھوری متفکر آنکھیں سکرین پر نظر آتی لسٹ پر مرکوز تھیں..

" May I ? "

باہر آنے والی شخصیت نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکتے ہوئے اجازت طلب کی.. وہ اپنی آئبرو پر انگوٹھا پھیرتا شدید مصروف تھا آواز پر غور کئے بغیر باہر آنے والی کو اندر آنے کی اجازت دے دی..

" Mr Khanzada I want to talk to you.."

بلیک ہائی نیک ٹی شرٹ میں ملبوس ماتھے پر بھورے بال بکھرائے ہوئے، وہ آنکھوں پر گرے چشمہ لگائے انہماک سے لیپ ٹاپ پر مگن تھا جب داریاء کے اُس کے ٹیبل کے عین سامنے آکر کھڑے ہونے پر چونک کر اُسکی جانب متوجہ ہوا جس کی تلاش میں وہ مصروف تھا وہ سامنے حقیقت بنی سنجیدگی سے اُسکو دیکھ رہی تھی..

" Sure.. Have a seat.."

اپنی حیران کیفیت پر قابو پاتے ہوئے اُس نے بلو ڈینم شرٹ اور لوز جینس میں ملبوس کندھوں تک آتے سیاہ سلکی بالوں کی پونی بنائے کھڑی داریاء کو دیکھا جو اجازت ملنے پر کرسی گھسیٹ کر اُس کے سامنے بیٹھ گئی.. آریس سنجیدہ نظریں اُس پر مرکوز کئے داریاء کے بولنے کا منتظر رہا ٹیبل پر رکھے مضبوط سیدھے ہاتھ کی دو اُنگلیوں میں پین مہارت سے گھوم رہا تھا..

مسٹر خانزادہ میں کورس نمبر 360 کا پروجیکٹ گروپ چینج کروانا چاہتی "
..ہوں"

داریاء اُس کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے گویا ہوئی جو آنکھوں پر لگا چشمہ اُتار کر لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے کرنے کے بعد اب پوری طرح سے اُسکی جانب متوجہ ہو گیا.. پین اب بھی ویسے ہی اُنگلیوں کے درمیان گھومتا رہا جس سے ..داریاء بارہا ڈسٹریکٹ ہو رہی تھی

" کیا آپ یہ کرنا بند کریں گے ؟؟ "

بالآخر وہ بول ہی پڑی جس پر آریس کا ہاتھ بے ساختہ ساکن ہوا اور اگلے ہی ..پل اس نے پین ٹیبل پر پڑے پین ہولڈر میں ٹکا دیا

"..شکریہ "

..آریس نے نظریں چراتے ہوئے سر جھٹکا اور گہری سانس خارج کی

" اگر آپ چاہ رہی ہیں کہ میں آپ کا گروپ آپ کی.. "داریاء نے اُس کو

بیچ ہی میں روک دیا..

" نہیں.. میں اپنا گروپ نہیں مائسہ ابراہیم کا گروپ چینج کروانا چاہتی

ہوں.."

آریس اُس کی بات سن کر اُسکو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے مسکرایا...

" بات تو ایک ہی ہے آپ ان کا گروپ چینج کروائیں یا اپنا.. چاہت تو یہ ہی

ہو گی نہ آپ کی کہ آپ دونوں ساتھ ہوں.."

آریس نے اُسکی بے خوف آنکھوں میں جھانک کر کہا داریاء نے جھنجھلا کر نچلہ

ہونٹ کاٹتے ہوئے اُسکو دیکھا..

" کیا آپ ایک بار بغیر کچھ کہے میری بات سن سکتے ہیں مسٹر خانزادہ؟؟ "

آواز و انداز دونوں سے بے زاری ٹپک رہی تھی آریس
کی اُس کے لیے پریشانی یکسر ختم ہو گئی جس کی جگہ اکتاہٹ نے لے لی تھی
اب...

"..فرمائیں ہمہِ تن گوش ہوں "
سپاٹ انداز میں کہا گیا کمرے کی خاموش فضا میں اُسکی بھاری آواز گونجی جس
نے داریاء کی ہتھیلیوں کو نم کر دیا..

" میں چاہتی ہوں آپ مائسہ کا گروپ کلاس کے کسی بھی اور سٹوڈنٹ کے
ساتھ بنادیں لیکن بلال اعظم کے ساتھ نہیں..مجھے اپنے گروپ سے کوئی
پروبلم نہیں ہے بس آپ مائسہ اور بلال کو الگ کریں.."
داریاء کا لہجہ سپاٹ مگر آنکھوں میں التجا تھی..

"وجہ ؟؟ "

..آریس نے بھنویں اچکا کر سوال کیا

" مسٹر خانزادہ کچھ پرسنل وجوہات ہیں جو نہیں بتا سکتی آپ کو لیکن پلیز

it's a request.."

داریاء نے ٹیبل پر ہاتھ رکھتے ہوئے ذرا آگے کو جھک کر اپنی بات پر زور دیا وہ

مائسہ کے لیے سخت پریشان تھی تبھی وہ اُس سے گزارش کر رہی تھی ورنہ

ایک دن پہلے تو آریس خانزادہ کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہ تھی داریاء

..سہگل

" okay I'll think on it.. "

آریس نے اُس کے دو آتشہ حسن پر سے نظریں پھیر کر سادہ سے لہجے میں

..کہا

مسٹر خانزادہ پلیز.. یہ بات مان لیں میری بھلے آپ میرا گروپ بنادیں "
"..اُس کے ساتھ مگر مائسہ کے ساتھ نہیں رکھیں بلال کو

..دارياء نے ایک بار پھر اپنی بات پر زور دیا

" بلال نے کچھ کیا ہے مائسہ کے ساتھ ؟؟ "

اس سوال پر وہ سوچ میں پڑ گئی جبکہ آریس خاموشی سے کچھ کھوجتی نگاہوں سے اُس کا جائزہ لینے لگا تھا..

" وہ.. میں آپ کو نہیں بتاسکتی آپ گروپ چینج کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر میں بھائی کو بول دوں گی وہ ڈین سے بات کر لیں گے اس سلسلے میں.. "

..وہ عجلت میں اپنی کہہ کر کرسی غصے سے پیچھے دھکیلتی کھڑی ہو گئی

تم کیا پرائمری اسکول کی بچی ہو جو ٹیچر نے بات نہیں مانی تو تم اپنے بھائی "
" سے کہہ کر پرنسپل کو شکایت لگواؤ گی ہاں؟؟

طنزیہ انداز میں کہتا وہ بھی اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا، سیاہ شرٹ کی ہاف آستینوں میں نمایاں ہوتے اُسکے کسرتی سفید بازوؤں کی نیلی ابھری ہوئی شریانوں پر داریاء کی جوں ہی نظر گئی تو ماتھے پر پسینہ چند قطروں کی صورت نمودار ہوا ..

" coming here and requesting you were the worst things I've done today.."

دانت پیس کر خود کلامی کرتی وہ دروازے کی جانب بڑھی مگر آریس لمبے ڈگ بھرتا اُس کے پہنچنے سے پہلے ہی دروازے کے لاک پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا ..

" کیا میں نے آپ سے کہا مس داریاء کے آپ یہاں سے جا سکتیں ہیں ؟؟ "
داریاء نے سرد سانس ہوا کے سپرد کر کے لاک پر رکھا اُس کا مضبوط ہاتھ ضبط سے دیکھا ..

مجھے یہاں سے واپس جانے کے لیے آپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے.. "

آریس کو نہ جانے کیوں داریاء کی سرخ رنگت، تپا ہوا انداز لطف دینے لگا، اس لڑکی میں اُسکی دلچسپی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی ..

" ضرورت ہے.. "

کمال اطمینان تھا لہجے میں ..

" نہیں ہے.. "

بدلحاظی سے جواب آیا ..

اُس کے تاثرات دیکھ کر غصے کے بجائے شدید ہنسی آئی تھی آریس کو جس کا گلہ بمشکل اُس نے سنجیدہ ماحول کے پیش نظر گھونٹ دیا.. وہ ایک ضدی بچی تھی جس کی ضد کو توڑنا اُس کو لطف دے رہا تھا ..

" اچھّا جایئے اور جب اپنے بھائی کو ڈین سے ملاقات کے لئے لائیں آپ تو مجھ سے ضرور ملاقات کروائے گا .. "

زرا جھک کر اُس کی بنفشی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مدھم آواز میں گویا ہوا.. داریاء کے وجود سے اُٹھتی فلورل اینڈ فروٹی مسرور کن خوشبو اُس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی.. اُسکے وجود سے اُٹھتی خوشبو بھی اُس ہی کی طرح ہے ضدی اور شرارتی آریس نے بے اختیار سوچا ..

" یعنی آپ.. آپ نہیں کریں گے مائسہ کا گروپ چینج ؟؟ "

آریس کی بھوری آنکھوں میں جھانک کر اُس نے اٹکتے لہجے میں استفسار کیا ..

" میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں سوچوں گا اور میں نے سوچ لیا ہے کہ آپ کی بات مان لینی چاہیے.. "

لاک سے ہاتھ ہٹا کر جینس کی جیب میں ڈالنے کے بعد سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے وہ دلچسپی سے داریاء کے چہرے کے ڈھیلے پڑتے نقوش دیکھنے لگا..

" Thank you so much Mr Khanzada.."

داریاء تشکر بھرے لہجے میں گویا ہوئی.. آریس نے جواباً سر کو اثبات میں جنبش دی.. جس کو دیکھ کر وہ مسکراتی ہوئی اُس کے روم سے باہر نکل گئی...

" Psychopath girl.."

جب کہ اُس کے چلے جانے پر وہ بند دروازے کو دیکھتا ہولے سے خود کلامی کرتے ہوئے اپنی چیئر کی جانب بڑھ گیا.. صبح سے طبیعت پر جو بوجھل پن طاری تھا وہ کہیں دور جاسویا تھا ..

UL KHAN WRITES

" تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت ہے ہی نہیں، بھائی چاہے کچھ بھی کہیں بھابھی تم ہی بنو گی میری.. "

اجالا نے کتاب ہاتھ میں تھامے بیٹھی شہر بانو سے کہا، وہ دونوں کلاس لینے کے بعد اب کیفٹیریا کے سامنے بنے لان کی سر سبز گھاس پر بیٹھیں باتیں کر رہیں تھیں جب دور سے ان کو معظم خانزادہ اپنی طرف آتا نظر آیا ..

میں پریشان ہوں بھی نہیں اور وہ لو آگیا تمہارے خوابوں کا شہزادہ تم کرو "
"..اس سے باتیں میں تو چلی

شہر بانو کی طبیعت پر نہ جانے کیوں بوجھل پن سا طاری تھا اپنی وجہ سے وہ ان دونوں کا وقت برباد نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی معظم کے وہاں پہنچنے سے پہلے ..ہی اٹھ کر وہاں سے چلی گئی

" ..ارے..ارے بانو..رکو تو یار "

..اجالا اُس کو وہاں سے جاتا دیکھ کر پریشانی سے کھڑی ہوئی

وہ کافی سمجھدار ہیں کچھ وقت دیا ہے ہمیں ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کے "
"..لیے انہوں نے..پلیز بیٹھ جائیں

اپنی پشت پر کسی کی جانی پہچانی بھاری مردانہ آواز کو سن کر پریشان ہونے کے ..باوجود بھی وہ مبہم مسکراہٹ لبوں پر سجاتی اُس کی جانب پلٹی

" دنیا میں اگر تیسری جنگ عظیم ہوتی تو جانتی ہیں وجہ کیا ہوتی ؟؟ "

.. والہانہ نظروں سے اُس کو تکتے ہوئے وہ ایک جذبے کے تحت بولا

" کیا وجہ ہوتی ؟؟ "

.. وہ اُس کی بھوری آنکھوں سے پریشان ہوتی ہوئی پلکوں کی باڑ جھکا گئی

" .. آپ کی یہ دلکش مسکراہٹ .. یہ اہلیت رکھتی ہے اس چیز کی "

.. معظم نے دھیمی آواز میں کہا

" کیا ہوا آج یہ مسکراہٹ کچھ ماند لگ رہی ہے ؟؟ وجہ جان سکتا ہوں ؟؟ "

.. اجالا کی اداس مسکراہٹ دیکھ کر وہ خود کو پوچھنے سے باز نہ رکھ سکا

" .. میں پریشان ہوں "

" شہر بانو کے لیے ؟؟ "

..معظم اُس کی پریشانی کی وجہ جانتا تھا

"شہر بانو پریشان ہے اور محتشم لالا..ان کا تو پتا بھی نہیں چلتا کہ وہ چاہتے کیا ہیں..مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ میں اب کروں کیا اس سب کو ٹھیک کرنے کے لیے.."

..وہ پریشانی سے کہتی ہوئی یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگی

"..سنیں یہاں آکر بیٹھیں"

معظم نے گھاس پر بیٹھتے ہوئے اپنے برابر کچھ دور اُس کے لئے جگہ بنائی..

..اجالا وہاں جا کر بیٹھ گئی

"میں بہت عرصے سے اس بارے میں سوچ رہا ہوں آج سوچ رہا ہوں کر ہی لوں آپ سے اس بارے میں بات.."

..معظم کچھ سوچتے ہوئے ہلکی آواز میں گویا ہوا

"..جی معظم آپ کہیں میں سن رہی ہوں"

..اجالا نے تجسس سے اُس کو دیکھتے ہوئے کہا

" مجھے جہاں تک یاد ہے یا یہ کہہ لیتا ہوں کہ میری واقفیت آپ سے ایک سال سے ہے لیکن آپ کی دوستی شہر بانو سے بچپن کی ہے تو بچپن سے تو نہیں لیکن لڑکپن سے تو آپ اُس سے اس بارے میں بات کر رہی رہیں ہوں گی کہ وہ آپ کی بھابھی بنے گی اور محتشم لالا اور ان کی شادی ہو گی.. ہے ناں ؟؟ "

معظم نے تحمل سے اپنی بات کہی جس پر اجالا نے سر کو اثبات میں ہلایا گویا ..اتفاق کیا ہو اُس کے کہے سے

" پتھر پر بھی پانی کی بوند ٹپکتی رہے تو ایک وقت آتا ہے کہ اُس میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے پھر وہ تو ایک جیتی جاگتی لڑکی ہے.. ہو سکتا ہے.. نہیں یقیناً وہ آپ کے بھائی سے پیار کرنے لگی ہے اور پیار کے بدلے میں انسان کیا چاہتا

ہے پیار ہی ناں.. تو اب میں آپ کو یہ مشورہ دوں گا کہ باتوں کے بجائے آپ سیدھے صاف لفظوں میں اپنے بھائی سے بات کریں کہ آخر وہ چاہتے کیا ہیں.. اگر ان کا ارادہ نہیں شہر بانو سے شادی کرنے کا تو آپ شہر بانو سے اس سب کے بارے میں بات کرنا چھوڑ دیں.. کیونکہ جانے انجانے میں آپ غلط کر رہی ہیں ان کے ساتھ.. "

" تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں شہر بانو کو اپنی بھابھی نہ بناؤ؟؟ "
اجالا نے نہ سمجھی سے استفسار کیا..

" بالکل نہیں.. میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ان کو اپنی بھابھی بنائیں اور یہ بات آپ ان سے کرنے کے بجائے اپنے لالا سے کیجیے تا کہ شادی جلد از جلد ہو اور آپ کی باری آئے.. "

سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخری جملہ معظم نے شوخی سے ادا کیا جس پر اجالا حیا سے لال پڑ گئی.. وہ اور معظم ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے معظم ایک سال سینیر تھا اجالا اور شہر بانو سے اور یہ اس کا آخری سال تھا جس کے بعد جاب لگنے کے فوراً بعد اُس نے اپنے رشتے کے لیے گھر والوں کو اجالا کے گھر بھیجنا تھا ..

UL KHAN WRITES

" یہ رہا طلاق نامہ اور یہ رہا میرا سائن ..

Now we are free to move on.."

الیہ نے مسکراتے ہوئے ٹیبل کے دوسری طرف اپنے مقابل بیٹھے شخص کو طلاق نامہ پاس کیا.. آزاد اُسے قدرے حیرت اور بے بسی سے دیکھ رہا تھا ..

" .. تمہیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں تھی کوریئر کر دیتی یہ مجھے "

سرد انداز میں کہہ کر اُس نے چیئر پیچھے گھسیٹی.. الیہ نے آگے بڑھ کر اُس کا مضبوط ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اُسکے اس عمل پر آزاد دنگ رہ گیا.. اب اس سب کا کیا مقصد ہو سکتا تھا آخر ..

" .. بیٹھ جاؤ ایک آخری بار ساتھ بیٹھ کر کافی پیتے ہیں "

اُس کے لہجے میں التجا تھی اور آنکھوں میں نرم تاثر آزاد ایک لمحے کے لیے بھی وہاں رُکنا نہیں چاہتا تھا مگر خود کو وہ بے بس محسوس کرنے لگا.. اپنا ہاتھ آہستگی سے اُسکی گرفت سے چھڑوانے کے بعد وہ واپس اُس کے مقابل بیٹھ گیا ..

الیہ نے مسکرا کر تشکر بھرے انداز میں اُس کو دیکھا اور پھر ویٹر کو دو کپ کافی لانے کا کہا ..

" پانچ سال کافی زیادہ ہوتے ہیں.. جو اذیت میں گزار رہا ہو اُس کے لئے تو یہ صدیوں کے برابر ہوتے ہیں" .. آزاد

ٹیبل کی سطح کو گھورتے ہوئے اُس نے کہنا شروع کیا آزاد خاموش رہا..

" یہ پانچ سال جس اذیت میں رہ کر میں نے گزارے ہیں یہ میں ہی جانتی ہوں.. ہر ایک لمحہ صدیوں کے برابر تھا میرے لئے.. "

اُس کا لہجہ واقعی اداس تھا، آزاد نے حیرانگی سے اُسے دیکھا..

" میرا ساتھ اس قدر قربناک تھا تمہارے لیے؟؟ "

سنجیدگی سے استفسار کیا گیا..

" ہاں.. "

مختصر جواب دینے کے بعد ایک سرسری نظر الیہ نے اُس کے چہرے پر ڈالی تا کہ دیکھ سکے کہ اُس کے جواب پر کیا اثرات نمودار ہوئے ہیں لیکن آزاد ایسے

بیٹھا تھا جیسے اُس نے کچھ کہا ہی نہ ہو.. وہ شخص بہت اچھا انسان تھا، ایک
.. آئیڈیل باپ، ایک پرفیکٹ شوہر پر صد افسوس وہ اُس سے محبت نہ کر سکی

" جانتے ہو یہ سب اتنا اذیتناک کیوں تھا میرے لیے ؟؟ کیوں کہ میں جتنا عرصہ تمہارے ساتھ رہی کسی اور کی محبت میں مبتلا رہی.. کس کی، اس سے تم بخوبی واقف ہو.. تم چاہتے تھے کہ میں تمہارے ساتھ آگے بڑھو لیکن میں اب تک اُس کی محبت کے حصار میں ہوں.. میں تمہارے ساتھ تو کیا کسی
" .. کے بھی ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتی
الیہ نے پژمردگی سے مسکراتے ہوئے کہا.. آزاد خاموشی سے اُس کو سنتا رہا
.. کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ وہ اب بھی اُس ہی سے محبت کرتی ہے

" چلے جانے والوں کے پیچھے خود کو یوں برباد نہیں کیا جاتا الیہ.. تم ذرا سی کوشش کرتی تو ہماری ایک خوش، اور مطمئن فیملی ہو سکتی تھی.. میں، تم اور

علی آزاد.. میں تمہیں چاہنے کی کوشش کر رہا تھا کاش تم ایک دفعہ مجھے موقع
".. دیتی اور آگے بڑھنے کی کوشش کرتی میرے ساتھ

وہ سنجیدگی سے کہنے لگا.. سامنے بیٹھی عورت سے اُس کو کسی قسم کا کوئی لگاؤ نہ
تھا مگر اپنے بیٹے کے خاطر، اُس کی بہتر زندگی کے خاطر وہ پانچ سال سے الیہ
کے ساتھ مطمئن ازدواجی زندگی گزارنے کا ڈرامہ کر رہا تھا لیکن وہ عورت..
اُس عورت کو ایک مرے ہوئے شخص کا خیال تھا اپنے زندہ جاوداں بیٹے کا
.. نہیں

" کہنا آسان ہے اور کرنا مشکل، کیونکہ تمہیں اب تک کسی سے محبت جو
.. نہیں ہوئی.. " الیہ نے طنزیہ کہا
" محبت تھی تبھی یہ بے معنی رشتہ نبھا رہا تھا لیکن ہاں تم یہ کہہ سکتی ہو کہ
".. مجھے تمہاری طرح کی خود غرض محبت کسی سے نہیں ہوئی

..آزاد کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی کاٹدار ہو گیا

..الیہ نے اُس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سر کو خفیف سی جنبش دی

"..تم نہیں سمجھ سکتے مجھے آزاد سہگل "

..اس بات پر آزاد کے عنابی لبوں کو طنزیہ مسکراہٹ نے چھوا

تم نے کبھی خود کو مجھے سمجھانے کی کوشش بھی نہیں کی الیہ جبین.. خیر "
چلتا ہوں امید کرتا ہوں کہ تمہیں دوبارہ کسی سے محبت ہو جائے اور زندگی
"..میں آگے بڑھ جاؤ تم

نیک نیتی سے اُس کو دعا دیتے ہوئے وہ کھڑا ہوا اور ریسٹورنٹ سے باہر نکل
..گیا

الیہ کافی دیر بیٹھی اُس کے لفظوں کے سحر میں مبتلا خود سے ہمیشہ ہمیشہ کے
لیے دور جاتے اُس شاندار شخص کو دیکھنے لگی.. ایک ہیرا آزاد کی صورت میں

اُس کم عقل عورت نے کھو دیا جس کا ادراک اُس کے دل کو جب ہوا جب وہ بہت دور جا چکا تھا اُس سے..

کہتے ہیں کہ طلاق دو انسانوں کے گھر تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دل بھی تباہ کر دیتی ہے مگر الیہ جبین کا تباہ و برباد دل طلاق کے بعد بس گیا تھا لیکن ایک بار پھر سے تباہ ہونے کے لئے..

UL KHAN WRITES

واقف حقیقت سے پھر بھی انجان ہیں

اشکوں میں بہہ جائے ریت کا مکان یہ

- Anjaan - Nabeel Akbar & Talha Yunus

"..ہیلو مام السلام علیکم "

سیہان گالف کورٹ سے واپس گھر جا رہا تھا جب اُس نے اپنی ماں کو کال کر کے آئیلین کے متعلق بات کرنے کا فاصلہ کیا..میٹلک گرے چمچماتی ..سپورٹا تج پوری شان سے سڑک پر محوِ سفر تھی

" وعلیکم السلام میری جان، میرا بیٹا کیسا ہے؟؟ "

انکی مہربان شیریں آواز جوں ہی سیہان کی سماعتوں سے ٹکرائی وہ آسودگی ..سے مسکرا دیا

" میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں جانِ من..؟اور ڈیڈ کیسے ہیں؟؟ "

..مسکرا کر سوال کیا گیا جس پر وہ یقیناً کھلکھلائیں تھیں

" میں ٹھیک ہوں اور آپ کے ڈیڈ بھی ٹھیک ہیں.. آپ بتاؤ اتنے دنوں بعد میری یاد کیسے آ گئی میرے بیٹے کو؟؟ "

انہوں نے شرارت سے بیٹے کو چھیڑا جس کے نتیجے میں سیہان کھل کر مسکرا دیا..

" چالیس گھنٹوں بعد کال کرنا آگر بہت طویل عرصہ ہے تو میں معافی چاہتا ہوں آپ سے ماں.. "

وہ عموماً ان کو ماں بہت لاڈ سے بولا کرتا تھا یقیناً جب کوئی فرمائش کرنی ہو..

" اوو ہو.. کونسی فرمائش کرنی ہے آپ کو صاحبزادے بتائیے.. "

ان کی نرم آواز پر اپنی فرمائش کے بارے میں سوچتے ہوئے اُس کے گداز ہونٹوں کو دلکش مسکراہٹ نے چھوا، ایک ہاتھ سے سٹیرنگ وہیل سنبھالے دوسرے سے سر پر لگی گالف کیپ اُتار کر اُس نے ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے شہد رنگ بالوں کو ٹھیک کیا..

" آپ دونوں پاکستان کب چکر لگائیں گے ؟؟ "

.. بہت سوچنے کے بعد اُس نے سنجیدگی سے استفسار کیا

فی الحال تو کوئی ارادہ نہیں ہے .. کیوں کیا کچھ ہوا ہے ؟؟" مسز کامل گھبرا "
.. گئیں

نہیں مام .. بس میں نے ایسے ہی پوچھا تھا .. میں .. میں کسی کو پسند کرتا "

" .. ہوں اور چاہتا ہوں کہ میرے رشتے کی بات آگے بڑھے

.. سیہان محتاط لفظوں کا چناؤ کرتے ہوئے احتیاط سے ڈرائیو کر رہا تھا

آرے ماشاءاللہ میرا بیٹا اتنا بڑا ہو گیا ہے .. نام بتاؤ مجھے میں تمہارے ڈیڈ "

" .. سے بات کرتی ہوں کل کی فلائٹ کرواتے ہیں پاکستان کی

ان کی پر مسرت آواز سن کر سیہان نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ اُس کو لگتا تھا

کہ اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے اُس کے ماں باپ اُس کو پسند کا مارجن نہیں

دیں گے اور اُسکی ماں نے پہلے ہی کوئی لڑکی دیکھ رکھی ہو گی اُس کے لئے لیکن یہاں تو معاملہ اب تک آسانی سے حل ہو رہا تھا..

"مام.. پاکستان نہیں دبئی.. دبئی کی فلائٹ کروائیں.. "

سیہان نے مسکراتے لہجے میں کہا جبکہ دوسری طرف لمحے بھر کو وہ خاموشی ہو گئیں تھیں..

"دبئی.... مگر وہ کیوں... "

مسز کامل کا لہجہ لڑکھڑایا، اندازہ ہو گیا تھا ان کو بیٹے کی پسند کا..

" مام صارف انکل سے بات کرنے کے لیے میں چاہتا ہوں اس ہی سال میری اور آئیلین کی شادی ہو جائے... "

وہ اپنی ہی دھن میں کسی خواب کے زیرِ اثر دھیمی آواز میں کہہ رہا تھا اس بات سے بے خبر کے اُس کی ماں یہ سن کر بالکل خاموش ہو چکیں ہیں..

" Mom.. Mom.. Are you there ?? "

جب کافی دیر تک اُنکی آواز نہ آئی تو خیالات کی دنیا سے باہر نکل کر اسٹینڈ پر ٹکے فون کو اُس نے چیک کیا کہ کہیں کال ہی نہ ڈراپ ہو گئی ہو..

" ادھر ہی ہوں.. کیا وہ لڑکی ؟؟ میرا مطلب ہے آئیلین تم سے محبت کرتی ہے !؟ "

انہوں نے بے تاثر لہجے میں سوال کیا..

" آہاں.. ابھی نہیں.. لیکن کرنے لگے گی جب جانے گی کہ میں کرتا ہوں اُس سے محبت.."

طلسم کے زیرِ اثر وہ مسکرا کر بولا..

" شکر ہے تم نے اُس کو بتانے سے پہلے مجھے بتا دیا.. "

مسز کامل نے بیٹے کی بات سن کر سکون سے کہا، وہ واقعی میں اب خود کو کسی
.. بوجھ سے بری محسوس کر رہیں تھیں

" کیا مطلب مام ؟؟ "

.. سیہان ان کی بات پر ٹھٹھکا

مطلب یہ ہے میرے بیٹے کہ میں نہیں چاہتی کہ میرا اکلوتا بیٹا ایک ایسی "
لڑکی سے شادی کرے جس کا تعلق ایک ٹوٹے ہوئے خاندان اور برے ماں
باپ سے ہو.. اور ویسے بھی تمہاری شادی اُس سے نہیں ہو سکتی تو بہتر ہو گا
" .. کہ بھول جاؤ تم اُسے

.. ان کی باتیں سن کر سیہان کی فراخ پیشانی پر تفکر کی لکیروں کا جال بننے لگا

لیکن مام.. آپ آئیلین سے ایک بار مل تو لیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں "
" .. کہ وہ صارف انکل جیسی بالکل نہیں ہے

سیہان اپنی بات پر بضد تھا ..

" بیٹے میں آئیلین سے مل چکی ہوں اور اس بات سے بھی واقف ہوں کہ وہ صارف صاحب جیسی نہیں مگر مجھے صارف صاحب سے کوئی مسئلہ ہے بھی نہیں .. "

انہوں نے تحمل سے کہا بغیر یہ جانے کے اپنے بیٹے کا سکون وہ برباد کر چکیں ہیں ..

" تو پھر ... "

ہونٹ کاٹتے ہوئے مضطرب لہجے میں استفسار کیا گیا ..

" پھر یہ کہ مجھے اُس کی ماں سے مسئلہ ہے جو اپنی ایک سال کی بیٹی کو چھوڑ چھاڑ کر اپنے آشنا کے ساتھ بھاگ گئی تھی .. میں نہیں چاہتی کہ میری بہو ایسی عورت کی بیٹی بنے .. اور میں نے تمہیں کہا ناں کہ تمہاری شادی نہیں ہو سکتی

اُس سے تو بس نہیں ہو سکتی بہتر ہو گا تم یہ سب اب دوبارہ مجھ سے ڈسکس ہی نہ کرو.. "

انہوں نے حقارت سے کہا ان کی باتیں سن کر سیہان کا دماغ ماؤف ہونے لگا شہد رنگ آنکھوں میں لمحہ بہ لمحہ سرخی بڑھتی جا رہی تھی..

" مام آپ ماضی کی باتوں کو بھلا دیئیں.. آئیلین کی پرورش اُسکی ماں نے نہیں بوانے کی ہے.. "

لڑکھڑاتے لہجے میں جواز پیش کیا گیا سٹیرنگ تھاما مضبوط ہاتھ لرزنے لگا تھا..

" میں بھول جاؤں گی پر کیا دنیا کبھی بھولے گی اور پرورش کسی نے بھی کی ہو خون ہمیشہ رنگ لاتا ہے میری یہ بات یاد رکھنا.. اور جتنی جلدی ہو سکے اس لڑکی کا خیال اپنے ذہن سے نکال دو، وہ تمہاری دوست ہے میں اس کی عزت کرتی ہوں اور تمہاری دوست کی حیثیت سے اُس کو قبول بھی کرتی ہوں

لیکن بہو کے روپ میں ناقابل برداشت ہے وہ میرے لیے.. اپنا خیال رکھنا اور دوبارہ جب کال کرو تو تم یہ سب بھول چکے ہو تو بہتر ہے.. "

سختی سے کہہ کر انہوں نے کال کاٹ دی..

" آہہہہ!!! "

سیہان نے کال ڈسکنیکٹ ہونے کی آواز سن کر پُوری قوت سے اپنا ہاتھ سٹیرنگ وہیل پر دے مارا..

" بارہ سال سے محبت کر رہا ہوں اُس سے، خاموش محبت.. ناممکن ہے کہ میں آئیلین چوہان کو بھول جاؤں مام.. آپ کو یہ بات ماننی ہو گی میری کیونکہ شیخ سیہان کامل اپنی محبت سے دستبردار ہونے والوں میں سے نہیں ہے.."

پر اعظم انداز میں خود کلامی کرتے ہوئے اُس نے گاڑی کی رفتار مزید تیز کر دی ذہن ماں کی کہی باتوں کو قبول نہیں کر پارہا تھا جبکہ دل.. دل لاشعوری خوف میں مبتلا.. صبر جواب دینے لگا اور اُس نے سڑک کنارے گاڑی جھٹکے سے روک دی..

UL KHAN WRITES

Who knew, honey! that single stare
Would guide my breaths
In worshipping your name
Like you are their rationale to be
Like you are a Saint
And I'm your novice devotee

Umm-e-Laiba Khan

مائسہ علی کے ہمراہ قریبی پارک میں آئی ہوئی تھی داریاءان دونوں کے ساتھ اس لیے نہیں آئی کیونکہ وہ یونیورسٹی سے آکر سو گئی تھی اوراب چھے بجے سے پہلے اُس کا اُٹھ جانا نہ ممکن.. وہ دونوں ابھی وہاں کچھ وقت گزار کر واپس گھر ہی جا رہے تھے کہ روڈ کراس کرتے ہوئے ان کے عین سامنے تیز رفتار سلور سپورٹا تیج جھٹکا کھا کر رُکی ..

"..یااللہ خیر "

مائسہ نے فوراً علی کو اپنی جانب کھینچتے ہوئے خود میں بھینچ لیا جبکہ علی بھی اس اچانک افتاد پر آنکھیں پھاڑے کبھی گاڑی کو تو کبھی اپنی آنی کو دیکھتا ..

"..علی میری جان آپ ڈرو نہیں کچھ نہیں ہوا "

مائسہ نے اُس کے بال سہلاتے ہوئے کانپتے لہجے میں کہا در حقیقت تو وہ خود ہی خوفزدہ تھی..

"..اوکے آنی آپ بھی نہیں ڈریں "

ایسی صورتحال میں بھی وہ علی کی فکرمندی محسوس کر کے ہولے سے مسکرا دی..

گاڑی میں بیٹھا سیہان جو اپنی کنپٹی رگڑتا گہری سانسیں لیتے ہوئے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا بے اختیاری میں اُس نے گردن موڑی تو فٹ پاتھ پر اُس کو ایک ڈری سہمی لڑکی اور ایک چھوٹا بچہ گہری تشویش میں مبتلا نظر آئے فوراً اُس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا..

" I'm really sorry, I must've scared you guys.."

گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے شرمندگی سے کہتا وہ ان دونوں کی جانب بڑھا جب کہ مائسہ، وہ تو اُسکی آواز، اُس کے انداز پر ساکن کھڑی رہ گئی.. اُس کو لگا تھا کہ وہ سامنے آتے شخص سے پہلی نظر میں محبت کر بیٹھی ہو ..

یہ نہ کوئی کہانی تھی، نہ ہی کوئی فلم لیکن پھر بھی اُس کو ایسا لگا کہ cupid نے اپنا تیر چلا دیا ہے.. مگر چونکہ یہ حقیقی زندگی تھی تبھی وہ تیر صرف ایک ہی شخص کو زخمی کر سکا اور وہ تھی مائسہ ابراہیم ..

" ہیلو محترمہ کیا آپ ٹھیک ہیں ؟؟ "

سیہان نے اُس عجیب سی سحر انگیز سیاہ آنکھوں والی چھوٹی لڑکی کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا جو ساکن نظروں سے بس اُس کو ہی دیکھے جا رہی تھی

جس کے شہد رنگ بال اور ہم رنگ داڑھی اور آنکھیں دھوپ میں چمک رہیں تھیں.. سنہری سفید رنگت میں سرخیوں گھلی ہوئیں.. مائسہ سر اُٹھائے خاموش کھڑی اپنے سامنے سایہ بنے کھڑے چوڑے شانوں اور دراز قامت شخص کو بس دیکھتی رہی جس نے سورج کی چبھتی کرنوں سے اُس کو محفوظ رکھا ہوا تھا اس وقت..

"لگتا ہے کافی زیادہ ڈر گئیں ہیں.. "
سیہان نے نہ سمجھی سے سر کھجاتے ہوئے اُسکی آنکھوں کے سامنے اُنگلیاں بجائی جس پر یکدم پلکیں جھپکتی وہ ایک قدم اُس سے دور ہوئی..
" کیا آپ ٹھیک ہیں؟؟ "
سیہان نے ایک بار پھر سوال کیا..

" ج.. جی.. ٹھیک ہوں میں.. "

مائسہ جو اپنی بے وقوفی پر سر جھکائے خود کو کوس رہی تھی اُس کی بھاری طلسماتی آواز پر واپس سر اٹھا کر اُس کو دیکھنے لگی.. بالکل کسی احمق کی طرح ..

" اور آپ کا بھائی؟؟ کیا یہ ٹھیک ہے..؟؟ "

اب کی بار سیہان نے مائسہ کی کمر پکڑے کھڑے علی کو دیکھا..

" میں ٹھیک ہوں لیکن آپ نے علی آزاد کی آنی کو ڈرا دیا.. "

علی نے سیہان کو دیکھتے ہوئے غصے سے کہا ..

" You should say sorry to her.."

سیہان جو کافی غور سے اُسکو دیکھ اور سن رہا تھا علی کی بات پر بے ساختہ امڈ آنے والی مسکان کو ہونٹ بھینچ کر دبایا..

" اففف علی ہر وقت کی اتنی possessiveness اوور ٹھیک نہیں ہوتی.. "

...مائسہ نے جھنجھلا کر سوچا البتہ کہا کچھ نہیں

" آپ نے شاید سنا نہیں تھا علی آزاد لیکن میں نے آپ کو اور آپ کی آنی کو پہلے ہی سوری بول دیا تھا.. "

سیہان جھک کر پنجوں کے بل اُس دلچسپ بچے کے سامنے بیٹھ گیا.. وقتی طور پر ہی صحیح لیکن اب کافی بہتر محسوس کر رہا تھا وہ..

" کتنا پیارا بولتے ہیں یہ.. نہ جانے ان کا نام کیا ہو گا... "

مائسہ نے اُس کے گھنے بالوں سے ڈھکے سر کو دیکھتے ہوئے سوچا..

" تو آپ ایک بار پھر کہہ دیں.. کونسا ڈیفیکلٹ کام ہے یہ؟؟" علی نے فوراً حل دیا جس پر وہ مبہم قہقہہ لگاتا اُس کا گال سہلانے کے بعد واپس کھڑا ہو گیا..

" علی آزاد کی آنی میں تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں آپ سے.. "

اب کی بار مائسہ کی جانب دیکھتے ہوئے متبسم لہجے میں کہا گیا وہ اس سب کے لیے ہر گز تیار نہ تھی نظروں کے بے اختیار تصادم پر سٹپٹا گئی ..

"..کو.. کوئی بات نہیں.. علی تو بس.. علی چلو گھر چلیں "

..مائسہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے علی کا ہاتھ تھاما

"..ان کا نام مائسہ ہے "

..وہ آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ علی نے ایک بار پھر سیہان کو مخاطب کیا

"....علیہیییی "

..مائسہ دانت پیس کر دبی آواز میں چیخی

" Aray that's not an issue he's just a caring brother, well I'm sorry Ms Maisah... "

سیہان مائسہ کو علی کے اوپر غصہ ہوتے دیکھ فوراً بولا جب کہ وہ اپنا نام اُس کے ہونٹوں سے ادا ہونے پر کسی طلسم کے زیرِ اثر تھی.. اتنا حسین آج تک اُس کو اپنا نام کبھی نہیں لگا تھا.. اُس کی سماعتوں کو ایسا لگا کہ جیسے دنیا میں کسی نے اُس کا نام پہلے کبھی نہ پکارا ہو اور سیہان وہ واحد شخص ہے جس نے آج یہ نام لیا ..

" No.. problem... "

وہ نہ جانے مزید اور کتنی دیر وہاں کھڑی احمقوں کی طرح سیہان کو گھورتی رہتی کے علی نے اُس کا ہاتھ کھنچا.. اتنی بے وقوفی بھری حرکتیں وہ زندگی میں پہلی بار کر رہی تھی ..

مائسہ حقیقت کی دنیا میں واپس لوٹتی علی کا ہاتھ تھامتے ہوئے گھر کی جانب بڑھ گئی جب کہ سیہان سر جھٹک کر مسکراتا ہوا اپنی گاڑی میں جا بیٹھا ..

"..آج کل کے بچے "

اُس نے ان دونوں بہن بھائی کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکرا کر خود کلامی کی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کا موڈ پہلے کے مقابلے میں اب کافی بہتر تھا جس کا سارا کریڈٹ اُس بچے اور اُس کی آنی کو جاتا تھا..

UL KHAN WRITES

بلیک لانگ ڈریس زمین کو چھوتا ہوا جس کی آستینیں لانگ پر نسز سٹائل نیٹ کی تھیں.. گلے میں وہ ہی مخصوص اپنی ماں کی چھوڑی ہوئی واحد نشانی پہنے ہوئی تھی، گولڈ کی چین جس کے بیچ میں چھوٹا سا دل کی شکل کا لاکٹ لٹکا ہوا تھا.. لمبے سیاہ بالوں کو نیچے سے ہلکا سا کرل کر کے پیچھے لوز پونی میں قید کیا ہوا تھا جبکہ آگے سے کچھ لٹیں خوبصورت چہرے کا احاطہ کئے ہوئے.. میک اپ کے نام پر مسکارہ اور لائٹ ریڈ کلر کی لپ اسٹک کے علاوہ کچھ نہ تھا چہرے پر.. ہاتھ میں بیش قیمتی Louis Vuitton کا سیاہ بیگ تھامے

وہ کسی اور ہی دنیا کی مخلوق لگ رہی تھی جیسے کسی مخصوص سیارے کی ملکہ ہو ..

قد آور آئینے میں ایک آخری بار اپنی تیاری کا جائزہ لینے کے بعد وہ سیاہ پینسل ہیل کو اپنے دودھیا ملائم پیروں کا حصہ بناتی ہوئی روم سے باہر نکل آئی ..

" بی اماں میں جا رہی ہوں گیارہ بجے تک واپس آجاؤں گی .. ڈنر وہاں سے ہی کر کے آؤں گی .. "

بوا جو اپنے کمرے میں بیٹھی تسبیح کا ورد کر رہی تھی دروازہ کھلنے اور خوشبوؤں کا ریلہ کمرے میں داخل ہونے پر سر اُٹھا کر انہوں نے دروازے کی جانب کھڑی اُس پری پیکر کو دیکھا ..

" ..ماشاءاللہ.. اللہ ہر بری نظر سے محفوظ رکھے میری حور کو "

بی اماں جب جب وہ تیار ہو کر ان کے سامنے جاتی اُس کو حور کے نام سے پکارا
.. کرتی تھیں اور آئیلین تعریف کرنے کی اس ادا پر ہمیشہ شرما جاتی

.. یہ ٹیلنٹ صرف آپ ہی میں ہے بی اماں، مجھ بے شرم کو شرم دلانے کا "
"

آئیلین نے آگے بڑھ کر انکا ہاتھ چوما بوا نے نثار ہوتے ہوئے محبت سے اُس
.. کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا
سیہان بیٹا نہیں آیا.. ؟؟ کیا وہ نہیں ہو گا تمہارے ساتھ ؟؟"انہوں نے "
.. اُس کی بلائیں اُتارتے ہوئے سوال کیا

"... وہ باہر "
آئیلین آگے کچھ کہتی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی.. گہرے سرمئی رنگ کے
تھری پیس میں ملبوس جو اُس کی مضبوط جسامت اور اونچے قد پر خوب جچ رہا

تھا.. شہد رنگ بالوں کو سلیقے سے سیٹ کئے کلائی میں چمکتی سلور رولیکس، ..مسک اینڈ اسپائیس وڈ کی خوشبوؤں میں بسا سیہان ان کے سامنے کھڑا تھا

" ..آپ نے یاد کیا اور میں آگیا "
سیہان کی بھاری پرکشش آواز کمرے میں گونجی آئیلین بیڈ سے کھڑی ہوتی ہوئی مسکرا کر اُس کی جانب پلٹی جو بی اماں کو دیکھ رہا تھا مگر اُس کے سامنے آنے پر جوں ہی نظریں اُس کے تعاقب میں اُٹھیں تو پلٹنا بھول ہی گئی ہونٹوں پر رینگتی مسکراہٹ یکدم غائب ہو چکی تھی..

"..ماشاءاللہ میرا بیٹا تو ہے ہی شہزادہ "

بی اماں کی آواز سن کر جیسے وہ ہوش میں آیا تھا فوراً اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے انکی جانب متوجہ ہوا..

اچھا یعنی آپ کا کہنا ہے کہ یہ شہزادہ ہے اور میں حور صرف آج ہی لگ "
".. رہی ہوں

.. آئیلین نے بھنویں تیزی سے اچکائیں

" .. بالکل ان کے کہنے کا یہ ہی مطلب تھا کہ عام دنوں میں تم لنگور لگتی ہو "

سیہان جو چور مگر والہانہ نگاہوں سے اُس کا جائزہ لے رہا تھا ہلکے پھلکے انداز میں بولا.. اُس کی نظروں کے پیغام آئیلین تو نہیں مگر بی اماں ضرور سمجھ .. گئیں تھیں

" .. تم تو چپ رہو شہد کے مکھے "

آئیلین نے سرمئی کوٹ میں ملبوس اُس کے کندھے پر مکّہ رسید کیا.. سیہان .. نے مصنوعی کراہ لیتے ہوئے اپنا کندھا سہلایا

" کون سی چکی کا آٹا کھاتی ہو تم لڑکی..؟؟ "

سیہان نے اسکو تکتے ہوئے متبسم انداز میں سوال کیا ..

" اُس ہی چکی کا جس کا تم کھاتے ہو.. اب چلو لیٹ ہو رہے ہیں.."

آئیلین نے اُس کو دروازے کی جانب دھکیلا جبکہ بی اماں یہ سب مسکرا کر دیکھ رہیں تھیں ..

" چل رہا ہوں، چل رہا ہوں بھئی صبر .."

اس نے ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے جان چھڑانی چاہی مگر مقابل بھی آئیلین چوہان تھی ..

" اللہ حافظ بی اماں.."

آئیلین نے اُس کی بات نظرانداز کی اور کمرے سے باہر نکل آئی جب کہ سیہان اب فرست سے کھڑا سینے پر بازو لپیٹے اُس کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا ..

کیسے دوست ہو یہ نہیں جھوٹے منہ ہی تعریف کردو میری.. کاش کوئی "
" ..اچھا دوست ہوتا میرا جو مجھے دیکھتے ہی میری تعریف کرتا
کی نازک ڈائمنڈ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے Cartier کلائی میں بندھی
آئیلین نے منہ بنا کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ میں تھامے سیاہ خوبصورت کلچ میں
..اپنا فون رکھا

"..میری آنکھوں میں دیکھو.. سچی تعریف مل جائے گی "
..مدھم لہجے میں کہا گیا.. وہ اب بھی والہانہ نگاہوں سے اُس کو تک رہا تھا

میرے پاس اتنا بیکار وقت نہیں ہے مسٹر سیہان کے آنکھوں میں دیکھتی "
پھروں تعریف کے لیے، کرنی ہے تو سیدھی کرو ورنہ نہیں چاہیے
"..تمہاری تعریف.. چلیں اب، مجھے واپس گیارہ بجے سے پہلے آنا ہے گھر

آئیلین جواب بھی اُسکی بات کو مذاق ہی سمجھ رہی تھی تیزی سے کہتی ہوئی کوریڈور کی جانب بڑھ گئی جبکہ سیہان سر جھٹک کر بے بسی سے مسکراتا اُس کے پیچھے چل دیا تھا.. سیدھے سیدھے سب کہنے ہی کی تو ہمت نہیں تھی اُس میں..

UL KHAN WRITES

پی سی ہوٹل کی پرائیویٹ لابی میں اس وقت رنگ و بو کا سیلاب برپا تھا، قیمتی لباس میں ملبوس، زیورات اور میک اپ سے لدی پھدی عورتیں، ان کو عجیب نظروں سے دیکھتے مہنگے ترین مردانہ لباس میں ملبوس مرد جو ہاتھوں میں مشروب کے گلاس تھامے اس سب سے لطف اندوز ہوتے نظر آئے جبکہ لائیو پیانو کی بجتی مدھر دھن نے ماحول میں عجب سکون بخشا ہوا تھا ایسے

میں بھیڑ بھاڑ سے کچھ دور چار لوگوں کی ٹیبل پر وہ دونوں بیٹھے سخت کوفت کا شکار تھے..

"تم نے کہا تھا پورا بزنس سرکل ہوگا یہاں، اور یہاں تو مجھے میزبان بھی نظر نہیں آرہا بزنس سرکل تو دور کی بات.. عجیب رنگ برنگے لوگ ہیں.."

آئیلین نے پارٹی میں گھومتے انجان چہروں کو دیکھ کر تبصرہ کیا، وہ ان میں سے چند ایک سے ہی معمولی واقفیت رکھتی تھی..

"میں کیا کہہ سکتا ہوں.. یاور نے کہا تھا کہ سب ہوں گے لیکن یہاں تو واقعی اصفہان بھی نظر نہیں آرہا.. لیکن باقی سب کو ہم جانتے ہیں اصل میں یہ سارے آج ضرورت سے زیادہ تیار ہو کر آگئے ہیں.."

سیہان کی بات پر آئیلین نے جھنجھلا کر کندھے اچکا دئے..

" السلامُ علیکم کیسے ہیں آپ دونوں، مس آئیلین آپ کیسی ہیں سنا تھا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی امید کرتا ہوں اب بہتر ہوں گی آپ..؟ "

اصفہان کے بجائے یاور کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ سیہان رسمی سا مسکرایا جبکہ آئیلین نے اُس کی بھی زحمت نہیں کی..

" میں بہتر ہوں اب معمولی سا بخار تھا.. لگتا ہے آپ کے CEO بدلہ لے رہے ہیں.. پارٹی میں مدعو کر کے خود روپوش ہو گئے وہ.. "

آئیلین کے کاٹدار لہجے کو سن کر یاور کچھ گڑبڑا گیا جبکہ سیہان نے بمشکل ہونٹوں پر ابھرتی مسکراہٹ کو روکا..

" نہیں مس ایسی کوئی بات نہیں دراصل سر کا بھتیجا ہسپتال سے ان کے گھر شفٹ ہوا ہے تو بس وہ اُس ہی سب میں کچھ مصروف ہیں.. ابھی آتے ہی ہوں گے.. "

..یاور نے بتایا

" نہیں organize اگر وہ اتنے ہی مصروف تھے تو انہیں یہ پارٹی ہی کرنی چاہیے تھی.. خیر میں آتی ہوں.."
بنفشی آنکھیں بوریت کے باعث گھماتے ہوئے وہ کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہو گئی..

" میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ.. سیہان فوراً کھڑا ہوا..
" نہیں..اس کی ضرورت نہیں تم یہاں ہی بیٹھو میں کچھ دیر میں آتی ہوں.. "

آئیلین اُس کا کندھا تھپکتی آگے بڑھ گئی دوسری طرف سیہان نہ چاہتے ہوئے بھی یاور کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا ان کے پرانے بزنس پارٹنر بھی وہاں چلے آئے اور گفتگو میں حصہ لے لیا..

I think I made a big mistake
You keep messing with my brain

- Devil I know - Allie X

وہ احتیاط سے قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی کہ جب ہال میں موجود تمام لائٹس مدھم کر دی گئی اور ہلکے ہلکے وہاں گھپ اندھیرے کا راج ہو گیا خصوصاً جہاں وہ کھڑی تھی وہاں تو روشنی نہ ہونے کے برابر محسوس ہوئی اُس کو، اپنا بیگ بھی ٹیبل ہی پر چھوڑ آئی تھی وہ تو کہ کم از کم فون کی لائٹ ہی جلا

دیتی.. آئیلین نے گردن موڑ کر دیکھا تو اُس سے کافی دور ایک جگہ پر سپاٹ لائٹ جل رہی تھی..

" How stupid!! How can someone be so self obsessed that he lit up a spot light for himself just for his entrance in an ordinary party.."

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی وہ آگے بڑھی تھی کہ یکدم اپنے سامنے آنے والی فولادی دیوار سے زبردست تصادم ہوا..

" اُف اللہ.."

آئیلین نے ڈگمگاتے قدم سنبھالتے ہوئے اپنا ماتھا رگڑا جو کسی مضبوط چھوٹی سی گول چیز سے پوری قوت سے ٹکرایا تھا.. مقابل نے اُسکی حالت کے پیشِ نظر ایک ہاتھ سے اُس کا بازو تھام کر اُس کو سہارا دیا ..

" اندھے ہو کیا؟؟ "

آئیلین جو اُس کو واقعی دیوار سمجھ بیٹھی تھی اپنے بازو پر کسی کے ہاتھ کا کھردرا لمس محسوس کرتے ہوئے اُس نے فوراً اُس کا ہاتھ جھڑکا اور نظریں اُٹھا کر مقابل کو دیکھنا چاہا مگر اندھیرا ہونے کے باعث وہ کچھ بھی صحیح سے دیکھ نہ پائی لیکن اُس شخص کی موجودگی میں اُس نے بالکل ایسا محسوس کیا کہ وہ وہ ہی ہے.. اُس رات والا ڈاکو ..

" دور ہو... "

جب مقابل کو خاموش اور خود سے دور ہٹتے ہوئے اُس نے محسوس نہ کیا تو اُس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے ہوئے اُس کو خود سے دور کرنا چاہا مگر اُس ہی وقت وہ اُسکی کلائیوں کو اپنے سخت ہاتھوں کی گرفت میں لے چکا تھا.. آج بھی دستانے پہنے ہوئے تھے اُس نے تا کہ لمس پہچانا نہ جا سکے.. البتہ ان دستانوں میں سے آج ایک عجیب سی تیز خوشبو آرہی تھی، اتنی تیز کے جس کو سونگھ کر مقابل کے سونگھنے کی صلاحیت کچھ دیر تک مفلوج ہو جائے..

"..چھوڑو مجھے.. میں شور مچادوں گی "

آئیلین اُس کی گرفت میں زخمی شیرنی کی مانند غرائی مگر اگلے ہی پل مقابل اُس کے ہاتھ مڑوڑتا اُس کی پشت اپنے کشادہ سینے سے لگا چکا تھا.. دونوں کے درمیان ہونے والے اس تصادم پر اُس نے خوشبوؤں کا بھنور اپنے ارد گرد

قائم ہوتا محسوس کیا، آئیلین کے نرم ملائم بال اُس کی شرٹ کے اوپری دو کھلے بٹنز میں اٹکتے کشادہ سینے سے چپک گئے..

اُس کا ایک ہاتھ اپنی آہنی گرفت میں لئے اُس کے پیٹ پر اپنے ہاتھ کے ساتھ رکھے وہ اپنا دوسرا ہاتھ اُس کے ہونٹوں پر جمائے آئیلین کو بے بس کر گیا، اتنا بے بس کے وہ پوری جان لگانے کے باوجود بھی ہل نہیں پا رہی تھی..

خود کو اس وقت اُس انجان شخص کے رحم و کرم پر محسوس کر کے اُس نے اپنی پوری قوت لگا کر اسکے پر حدت حصار سے نکلنا چاہا مگر ہر قسم کی کوشش بے سدہ.. وہ فولاد سے بنی ہوئی مورت ٹس سے مس نہ ہو سکا..

"مچاؤ شور دیکھتا ہوں کون آتا ہے تمہیں بچانے.. "

مسکراتی ہوئی پراسرار سرگوشی.. وہ اس سرگوشی کو ہزاروں افراد میں بھی پہچان سکتی تھی، آئیلین کا شک سو فیصد درست تھا وہ شاید نہیں یقیناً اُس رات والا ہی آدمی تھا اور وہ رات خواب نہیں بلکہ حقیقت تھی، اس دہشتناک انکشاف پر وہ نئے سرے سے اُس کی گرفت میں مچلی.. مقابل کے بھاری ہاتھ کے نیچے چھپے کانپتے لب سیہان کا نام پکار رہے تھے...

"ہاہا.. پکار بھی کس کو رہی ہو اپنے اُس بچپن کے دوست کو.. اچھا ہے بلا لو تا کہ میں اُس کا کام آج ہی تمام کر دوں.."

ہتھیلی پر ملتے اُس کے لبوں سے ادا ہونے والے نام کو سن کر اُس کے مسکراتے لہجے میں یکدم سختی در آئی کچھ لمحوں پہلے جو گرفت ڈھیلی پڑی تھی وہ بھی ایک بار پھر سخت ہو گئی..

اچھی لگ رہی ہو... تم چاہتی تھی نہ کوئی تمہاری تعریف کرے لو میں نے "
" .. کر دی

وہ پہلی بار پیچھے سے اُسکی گردن پر جھکا مگر اتنا فاصلہ دونوں کے درمیان ضرور رکھا کہ اُس کے چہرے کا کوئی ایک اعضاء بھی آئیلین کو چھو نہ سکے مگر اُس کی گرم چبھتی ہوئی مہکتی سانسیں آئیلین کی گردن کی نرم جلد پر رینگ رہیں تھی کسی زہریلے بچھو کی مانند ..

اس انجان شخص کے ہاتھوں کی گرفت بے ساختہ آئیلین کے ہاتھ اور ہونٹوں پر ڈھیلی پڑتی گئی اور آخر میں اُس کے ہاتھ پر رکھے اپنے ہاتھ کو ہٹا کر اندھیرے میں بغیر دیکھے اُس نے اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی آئیلین کی گردن پر لاکٹ کے نیچے چھپے تل پر رکھ کر سہلائی.. سرد لہریں آئیلین کی جسم میں سرائیت کرنے لگی تھیں ..

یہ حیران کن انکشاف سن کر آئیلین کی آنکھیں پھٹنے کو تھیں.. کیا یہ عجیب پراسرار آدمی اُس پر نظر رکھے ہوئے تھا؟؟ اُس کی گرفت سے آزادی پہ کر.. آئیلین نے فوراً اپنے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اُس کا منہ نوچنے کی کوشش کی

"..آہ آہ.. بہت زیادہ ہلتی ہو تم آئیلین چوہان "

اُس شخص نے واپس اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ سے قابو میں کرتے ہوئے آئیلین کے کان میں بھاری سرگوشی کی جس پر وہ بے بسی سے تڑپی..

" میرے بارے میں اگر کسی کو بتایا تو تمہارا دوست اور تمہاری وہ منہ بولی ماں دونوں کو، ایک ہی دن اور ایک ہی گھنٹے میں اُٹھا والوں گا.. اور اُس کے بعد ان کے ساتھ جو ہو گا اُس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتی سمجھی..."

اپنی بات سرگوشیوں کی صورت اُس کی سن سماعتوں میں گھولتا وہ سیدھا ہوا..اُس کی دی ہوئی دھمکی سن کر آئیلین کی سماعتیں سن جبکہ جسم لرزش کا شکار تھا..

" لیکن چاہو تو پولیس کو بتا سکتی ہو آئیلین چوہان.. "

یہ کہہ کر اُس نے سب سے پہلے ساکن کھڑی آئیلین کا ہاتھ چھوڑا اور پھر دھیرے دھیرے اُس کے ہونٹوں پر سے ہاتھ ہٹایا جس کے بعد وہ اُس سے دور ہوتا فوراً مڑ کر نہ جانے کہاں غائب ہو چکا تھا..

آئیلین اپنے تیز دھڑکتے دل پر قابو پاتی فوراً اُس کے تعاقب میں مڑی مگر وہ نیم تاریکی میں وہاں کہیں نہ نظر آیا اُس کو..

" آخر کون ہو تم...؟؟ کیوں میرے دماغ کے ساتھ کھیل رہے ہو؟؟ "

لرزتے ہونٹوں پر ہاتھ پھیرتی ہوئی وہ واپس پارٹی کی طرف جانے کے بجائے ریسٹ روم کی جانب بڑھ گئی اُس ہی لمحے پورے ہال کی تمام لائٹس روشن کر دی گئی تھیں..

پانچ منٹ بعد جب وہ خود کو نارمل کر کے پارٹی میں واپس آئی تو دور اُس کو بلیک تھری پیس میں ملبوس نک سک سے تیار کھڑا شخص نظر آیا جو مبہم مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اپنے بزنس پارٹنر سے محوِ گفتگو تھا، اُس کی گود میں اس وقت ایک چھوٹا بچہ بھی تھا.. وہ سمجھ گئی کہ اصفہان سہگل یقیناً وہ ہی ہے لیکن ابھی نہ اُس کو سہگل میں کوئی دلچسپی تھی نہ ہی اس کی دی ہوئی اس پارٹی میں..

" آئیلین کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟؟ "

سیہان جو کافی دیر سے اُسکو پورے ہال میں تلاش کر رہا تھا فکر مندی سے اُس کی جانب چلا آیا.. آئیلین نے اُس کو صحیح سلامت دیکھ کر سکون کا سانس لیا.. .. مگر آئیلین کی پیلی پڑتی رنگت سیہان کو تشویش میں مبتلا کر گئی

"..میں ٹھیک ہوں سیہان.. مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے "
ہال میں چلتے تمام ایر کنڈیشنز کے باوجود بھی اُس کے سفید ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں چمک رہیں تھیں جن کو ٹشو پیپر سے پونچھتے ہوئے آئیلین نے .. پریشان کھڑے اپنے بچپن کے دوست، واحد ساتھی کو دیکھا

جان بوجھ کر وہ کیسے اُس کو مصیبت میں ڈال سکتی تھی.. بھلے سے وہ انجان آدمی جھوٹا ہو مگر سیہان کی جان کو خطرے میں ڈالنے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی.. سیہان کو وہ سب بتانے کا ارادہ آئیلین نے ترک .. کر دیا

"..وہ.. میں گھر جانا چاہتی ہوں "

..اُس نے آہستگی سے کہا.. مزید ہمت نہیں تھی یہاں رُکنے کی

" کیوں تمہیں کیا ہوا ہے؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں؟؟ "

..پریشانی سے استفسار کیا گیا

نہیں ایسی بات نہیں ہے بس میں سکون محسوس نہیں کر رہی ہوں "

"..یہاں

..آئیلین نے دھیمی آواز میں جواب دیا

اچھّا تو چلو چلتے ہیں لیکن وہاں مجھ سے مسٹر اصفہان تمہارے متعلق پوچھ "

"..رہے تھے کچھ عجیب لگے گا اگر ہم یوں بیچ میں پارٹی چھوڑ کر چلے جائیں

سیہان نے گہری نظروں سے اُس کا جائزہ لیا جو اپنے فون پر نہ جانے کیا ٹائپ

..کر رہی تھی

" ..اچھا ٹھیک ہے چلو اُس سے ایکسکیوز کر کے چلتے ہیں "

کچھ دیر پہلے ہونے والا واقعہ وقتی طور پر فراموش کرنے کی ناکام سی کوشش کرتی وہ سیہان کے ہمراہ آگے بڑھ گئی جہاں بہت سے لوگ ان کے منتظر تھے ..

UL KHAN WRITES

"..مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے "

مائسہ اور داریاء داریاء کے روم میں بیٹھی مووی دیکھ رہیں تھیں کہ مائسہ نے کہا.. کافی دیر سے وہ خاموش تھی اور اس انتظار میں تھی کہ کب ان دونوں کو

اکیلے ہونے کا موقع ملے گا.. ورنہ شام سے علی ان کے ساتھ تھا ابھی کچھ دیر قبل اصفہان کے ساتھ اُس کی پارٹی میں گیا تھا وہ..

"یار ابھی مووی دیکھو ناں ماہی.. وہ سیریئل کیلر کون ہے یہ پتا چلنے والا.."

داریاء نے ٹی وی سکرین پر نظریں ٹکائے رکھیں جس کو دیکھ کر مائسہ نے بیڈ پر رکھا ریموٹ اُٹھایا اور ٹی وی آف کر دیا..

"مائسہ یار یہ کیا کیا..."

وہ اُس کو دیکھ کر چیخی جواب کمرے کی لائٹس ان کر رہی تھی..

" I'm in love... "

مائسہ داریاء کی جانب مڑ کر اُنگلیاں مڑوڑتی ہوئی نظریں جھکا کر شرماتے ہوئے گویا ہوئی جب کہ داریاء نے بھنویں اچکا کر نہ سمجھی سے اُس کو دیکھا جیسے اُس کی ذہنی حالت پر تشویش کا اظہار کر رہی ہو..

" ..مجھے محبت ہو گئی ہے وہ بھی پہلی نظر میں "

مائسہ بھاگ کر داریاء کے سر پر پہنچی اور اُس کو کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے پرجوش لہجے میں کہا..

" بولتے ہیں اپنی زبان میں.. کیا ہو crush او بہن..اُس کو محبت نہیں گیا ہے تمہیں ماہی.. "

داریاء نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے اُسکی گرفت سے اپنے کندھے چھڑائے.. جبکہ اُس کی بات سن کر مائسہ کی سحر انگیز سیاہ آنکھوں میں چمکتے قمقمے ماند پڑ گئے.. ہونٹوں کے ساتھ مسکراتا ٹھوڑی کے بیچ میں نظر آتا تل بھی مرجھ چکا تھا..

"کرش نہیں ہے.. میں نے جب ان کو دیکھا تھا تو مجھے ایسا لگا تھا کہ دنیا کی ہر چیز رُک گئی ہو.. سڑک پر چلتی گاڑیاں، آسمان میں اڑتے پرندے یہاں تک کہ مجھے لگا میرا دل بھی دھڑکنا بند ہو گیا ہے.. وہاں صرف وہ میرے سامنے کھڑے تھے اور میں ان کے سامنے بس اور کچھ نہیں.. باقی سب منجمد تھا.."

مائسہ بیڈ پر سیدھی گر گئی، چھت کو گھورتے ہوئے وہ خواب کی سی کیفیت میں مبتلا کہے جا رہی تھی داریاء کو اُس کے تاثرات دیکھ کر معاملہ واقعی سنگین لگا..

"یہ وہ ہیں کون اور کہاں ملے ہیں تمہیں پوری بات بتاؤ.."
سنجیدگی سے کہتی وہ اُس کے برابر میں لیٹ گئی جس کہ بعد مائسہ نے پُوری بات داریاء کو ہر ایک معمولی ڈیٹیل کے ہمراہ بتادی..

"..بیٹے تمہاری پریم کہانی تو شروع ہوتے ہی ختم ہو گئی "

داریاء نے مصنوعی افسوس سے کہا، مائسہ نے پریشانی سے اُسکی جانب کروٹ لی..

" ایسا کیوں کہہ رہی ہو یار..؟؟ "

..آنکھوں میں خوف لئے سوال کیا گیا

ایسا اس لیے کہہ رہی ہوں کیوں کہ ایک انجان انسان جس کا نام بھی نہیں " " معلوم تمہیں، وہ دوبارہ کہاں ملے گا ہاں؟؟

..داریاء نے اُس بے وقوف کو حقیقت سے روشناس کروایا

" Listen Girl I believe in Allah's supremacy..

اللہ تعالیٰ نے میری اُس انجان سے ملاقات کروائی پھر اللہ ہی نے میرے دل میں اُن کے لئے محبت ڈالی اب اللہ کی اس میں بہتری ہوئی تو آگے بھی میری کہیں نہ کہیں اُن سے ملاقات ہو جائے گی.. "

مائسہ نے مسکرا کر آسودگی سے کہا جبکہ داریاء دوست کو دیکھ کر نا سمجھی سے مسکرا دی.. یہ سب اُس کی سمجھ میں ویسے بھی نہیں آتا تھا..

" اچھا ٹھیک ہے چلو پھر اللہ تعالیٰ سے مل کر دعا کرتے ہیں کہ،

اے پیارے اللہ میاں ماہی کو اُسکا ہینڈسم اسٹرینجر جلد ہی مل جائے..

تب تک کے لئے یہ ان ان بولنا بند کرو عجیب معصوم بیوی والی وائب دے رہی ہو تم مجھے.. "

داریاء نے ہنس کر دعا کی جس پر مائسہ نے دل سے آمین کہا لیکن اُس کی آخری کہی بات کو سن کر مائسہ کے گال شرم سے دہک اُٹھے تھے..

" .. تو وہ بڑے تھے مجھ سے ان ہی بولوں گی ناں "

.. شرما کر کہا

" .. اوہووو... میری دوست تو شرم سے لال ٹماٹر بن گئ "

.. داریاء نے ہنس کر اُس کو چھیڑا

اچھّا بس بھی کرو یہ بتاؤ آج یونیورسٹی میں کیا ہوا تم سے اس بارے میں تو "

".. بات ہی نہیں ہو سکی میری

.. اُس کے سوال پر داریاء کے چہرے پر سے مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی

کچھ خاص نہیں مسٹر خانزادہ نے بس گروپس بنائے ہیں آج پورے سمسٹر "

" .. کے لیے، تمہارا انہوں نے بلال کے ساتھ گروپ بنا دیا تھا

.. پہلا قصہ ہٹا کر اُس نے دوسرے واقعے سے اپنی بات شروع کی

یار...پروفیسر کو کوئی اور نہیں ملا تھا...اب..اب کیا کروں گی میں "

" ...ریہ

..وہ پریشانی سے کمرے میں ٹہلنے لگی

ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں نے بات کرلی تھی ان سے تمہارا "

".. گروپ چینج کر دیں گے وہ

..داریاء نے نرمی سے کہا

" تم..تم نے پروفیسر خانزادہ سے بات کی؟؟ "

..مائسہ نے حیرانی سے استفسار کیا..داریاء سے ہر گز یہ امید نہ کی تھی اُس نے

" آہ..ہاں تو کیا ہوا اس میں؟؟ "

..داریاء کندھے اچکا کر لاپرواہی سے گویا ہوئی

مطلب تم نے پرسنلی ان سے جا کر بات کی یقیناً ریکوسٹ کی ہوگی ان سے "
" ..؟؟ بس مجھے اس بات پر حیرانی ہو رہی
.. وہ بے یقینی سے بولی

ماہی اگر مجھے تمہارے خاطر ان سے ریکوسٹ بھی کرنی پڑتی تو میں کر لیتی "
" .. لیکن میں نے صرف ان سے بات کی تھی .. اور وہ مان گئے آرام سے
داریاء نے مسکرا کر کہا، وہ ایسی ہی تھی بے غرض رشتے نبھانے والی .. مائسہ
.. محبت سے اُس کو دیکھتی ہوئی اُس کے گلے لگ گئی

" .. داریاء تم بہت اچھی ہو "
.. مائسہ نے پیار سے روہانسی آواز میں کہا
" .. کوئی ایسی بات بتاؤ جو مجھے معلوم نہ ہو "

داریاء نے مسکراکر اُسکی کمر پر چونٹی کاٹی مائسہ فوراًا چھل کر اُس سے دور ہوئی..

"میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں.. تم ایک بہت بُری لڑکی ہو داریاء سہگل.."

کمر سہلاتے ہوئے اُس نے دانت پیس کر کہا جس کو سن کر داریاء کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا..

"ہاں اب صحیح کہا ہے تم نے کیونکہ تمہاری دوست بننے کے لیے بندی کو برا ہی بنناپڑتا ہے.."

اُس کی بات سن کر مائسہ نے بیڈ پر پڑا تکیہ اُس کی جانب اچھالا جس کو داریاء نے ہنس کر کیچ کرلیا..

اچھا بس بس اپنی چھوٹی سی جان پر اتنا ظُلم نہ کرو.. آجاؤ مووی مکمل کرتے "
" ..ہیں

..داریانے بیڈ پر اپنے برابر جگہ بنا کر کہا

"..مجھے نہیں دیکھنی تمہارے ساتھ مووی میں گھر جا رہی ہوں "

"..ارے ارے ناراض حسینہ.. کہاں جا رہی ہو "

مائسہ جو دروازے کی طرف بڑھی تھی داریاء اُس کو دیکھ کر بیڈ سے چھلانگ
..لگاتی فوراً دروازے کے آگے کھڑی ہو کر اُسکا راستا روک دیا

اچھا ناں بس کرو اب چلو مووی دیکھتے ہیں پھر علی آجائے گا اور ہمیں دیکھنے "
" .. نہیں دے گا کچھ بھی

..داریاء نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے مسکین شکل بنا کر کہا

"..اوکے چلو بلی کہیں کی "

مائسہ اُسے سائیڈ پر دھکیل کر بیڈ پر جا بیٹھی جب کہ داریاء بھی خوش ہو کر ٹی وی ان کر چکی تھی..

UL KHAN WRITES

" گڈ ایوننگ مس چوہان.. "

اصفہان جو دور کھڑا اُس کی بے زار شکل دیکھ چکا تھا مسکرا کر اُس کی طرف بڑھا.. آئیلین انجان آواز پر دوسری جانب پلٹی.. اُس کے یوں پلٹنے پر سیاہ ہیل نے سفید ماربل پر عجب ارتعاش پیدا کی جس کے سبب اصفہان کی سرمئی آنکھیں غیر ارادی طور پر اس کے پیروں پر گئی سفید خوبصورت پیر بلیک پینسل ہیل میں قید اپنی طرف متوجہ کروا رہے تھے..

" گڈ ایوننگ.."

آئیلین نے پروفیشنل انداز میں جواب دیا وہ جانتی تھی کہ سامنے کھڑا Dolce Gabbana کے بلیک تھری پیس میں ملبوس بادلوں کی سی سرمئی آنکھوں والا یہ شخص کون ہے مگر انجان بنی رہی.. اس وقت ویسے بھی اُس کا موڈ نہیں تھا کسی پر غور و فکر کرنے کا ..

" آپ نے مجھے پہچانا تو ہو گا نہیں غالباً .. "

اصفہان نے بمشکل اپنی نگاہیں اُسکے پیروں پر سے ہٹا کر سرسری انداز میں کہا ..

" جی بالکل، کیسے پہچانوں گی آپ سے پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے .. "

آئیلین نے سپاٹ لہجے میں کہا جس پر وہ محظوظ ہوتا مسکرا دیا ..

" آپ کی طبعیت عین میٹنگ والے دن نہ خراب ہوتی تو ہماری یہ دوسری ملاقات ہوتی .. "

اصفہان نے دلچسپی سے اُسکی شبنمی آنکھوں میں اپنی سرمئی آنکھیں گاڑھتے ہوئے مدھم لہجے میں کہا..

"اور اگر آپ کنڑیکٹ والی کانفرنس میں آجاتے تو یہ ہماری تیسری ملاقات ہوتی.."

آئیلین پر اعتمادی سے اُسکی آنکھوں میں ہنوز دیکھتے ہوئے بولی.. کچھ تو بات تھی اُس میں اصفہان متبسم ہوئے بغیر نہ رہ سکا..

"کافی حاضر جواب ہیں.."

بھاری آواز میں اُس نے آئیلین کو سراہتے ہوئے کہا..

"ہاں اور گفتگو بھی ان ہی لوگوں سے کرنا پسند کرتی ہوں جو حاضر جواب ہوں.."

ہاتھ میں تھامے کاکٹیل کے گلاس کو لبوں سے لگاتے ہوئے اُس نے اصفہان پر سے نظریں پھیر لیں.. اصفہان نے گہری نظروں سے مقابل کھڑی لڑکی کو دیکھا جو خاصی دراز قد تھی.. اُس کی تھوڑی تک آئیلین کی ہائٹ تھی ..

" یعنی میری کمپنی میں آپ بور نہیں ہونگی .. "

اصفہان مسکراکر گویا ہوتے ہوئے، ہاتھ میں تھامے گلاس کو ہونٹوں سے لگاتا دوسرے ہاتھ کو سیاہ پینٹ کی جیب میں اڑساتے ہوئے اُس کے برابر آکھڑا ہوا اور ایک طائرانہ نگاہ ہال میں ڈالنے کے بعد وہاں آئے لوگوں کا پر سوچ نظروں سے جائزہ لینے لگا ..

" آپ نے لاہور کی گلبرگ مل والی فائلز سٹڈی کی ؟؟ "

سرسری انداز میں سوال کیا گیا.. آئیلین نے گردن موڑ کر اصفہان کو دیکھا جو اُسکی جانب متوجہ نہ تھا.. البتہ اس کے برابر کافی نزدیک کھڑا تھا ..

" Yeah you were right, there are some loopholes.."

(ہاں تم نے صحیح کہا تھا، کچھ مسائل ہیں وہاں)

آئیلین نے سنجیدگی سے جواب دیا.. فیکٹری سے ہونے والی سیلز کافی زیادہ تھیں مگر ان سیلز سے ملنے والا فائدہ نہ ہونے کے برابر ..

" اب.. "

اصفہان نے گردن موڑ کر اُسکو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے استفسار کیا..

" اب یہ کہ کچھ دنوں میں جاؤں گی وہاں دیکھتی ہوں کون ہے بھیڑ کی کھال میں بھیڑیا.. "

ہاتھ میں تھاما خالی شیشے کا گلاس اپنی کمر کے پیچھے موجود ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُس نے اپنے بیگ میں سے فون نکالا تا کہ سیہان کو کال کر سکے جو

..پندرہ منٹ قبل ایک ضروری کال اٹینڈ کرنے گیا تھا مگر اب تک نہ آیا

" I can join you if you want.. "

..اصفہان نے اُس کو دیکھ کر اپنے ساتھ کی آفر دی

" No I can handle it.."

آئیلین نے بغیر اُسکی طرف دیکھے اصفہان کی پیشکش مسترد کر دی..ابھی وہ سیہان کو کال کرنے ہی لگی تھی کہ وہ سامنے سے آتا ہوا نظر آیا ایک بچے کے ..ساتھ جو اُس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا

" Mr asfahan surprisingly me and your nephew know each other.."

(مسٹر اصفہان حیرت انگیز طور پر میں اور آپ کا بھتیجہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں)

..ان دونوں تک پہنچ کر مسکراتے ہوئے اُس نے کہا

اصفہان نے سوالیہ نظروں سے پہلے بھتیجے کو پھر سیہان کو دیکھا اور جھک کر علی کو گود میں اُٹھالیا.. آئیلین نے بھی مسکرا کر اُس کیوٹ سے بچے کو دیکھا جو اصفہان کی گود میں تھا اور اُس کے کان میں آج شام ہونے والا واقعہ بتارہا تھا ..

" آئیلین چلیں اب ؟؟ "

جب تک وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے اُس دوران سیہان نے آئیلین کو دیکھ کر استفسار کیا ..

"..ہاں چلو "

..وہ تو پہلے ہی زبردستی کھڑی تھی وہاں فوراً ہی راضی ہو گئی

ٹھیک.. اوکے مسٹر اصفہان بہت شکریہ ہمیں اس دعوت میں مدعو کرنے "
...کے لیے

It felt good spending evening here.."

سیہان مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھتے ہوئے گویا ہوا جو اصفہان نے مسکرا کر
.. تھم لیا

"..آپ دونوں یہاں آئے مجھے بھی اچھا لگا "

سیہان نے اُس کی بات سن کر سر کو خم دیا ابھی وہ وہاں سے نکلنے ہی والے تھے
.. کہ آصف اعظم وہاں آ پہنچے

ذہِ نصیب.. آج تو چاند بھی ہمارے آنگن میں اُترا ہے.. "انہیں وہاں دیکھ "
کر آئیلین پر یکلخت سخت کوفت طاری ہو گئی.. اُس گھٹیا آدمی کو وہاں دیکھ کر

سیہان کے جبڑے بھی خود بخود تن گئے جبکہ اصفہان صورتحال سمجھنے کی سعی کر رہا تھا ..

" آپ بھول رہے ہیں مسٹر آصف یہ آنگن آپ کا نہیں .. "
اصفہان نے سنجیدگی سے کہا ..
" مسٹر آصف کو ہمیشہ سے بھولنے کی بیماری رہی ہے .. "
سیہان مٹھیاں بھینچ کر، غصے پر ضبط کرتے ہوئے گویا ہوا ..

" آرے برخوردار آپ کا آنگن ہو یا میرا کونسی الگ بات ہے.. خیر آپ کیسی ہیں مس آئیلین.. بزنس ٹرمز ختم ہو گئے مگر آپ کے والد سے تو اب بھی دوستی ہے ہماری تو ہماری آپ سے رشتے داری ہوئی کبھی ہم پر بھی نظرِ عنایت کر دیا کریں.. "

ابھی آئیلین ان کو کھری سناتی اُس سے پہلے ہی سیہان نے آگے بڑھ

کر اُس کا کالر سے دبوچ لیا ..

" ان کی پارٹی کو برباد نہیں کرنا چاہتا میں تبھی تم سے تمیز سے بات کر رہا

ہوں اپنی بکواس بند رکھا کرو تم خصوصاً میرے سامنے .. "

شہد رنگ آنکھیں آگ کے جیسی سنہری ہو رہی تھیں لہجہ برف سے زیادہ

سرد اُس کے پیچھے کھڑے اصفہان نے سیہان کے کندھے پر ہاتھ رکھا ..

" Relax, let me handle him.. "

علی کو نیچے جھک کر اُس نے زمین پر اُتارا اور اُس کا ہاتھ آئیلین کی جانب

بڑھایا.. وہ اس قسم کا رویہ اپنی محفل میں برداشت نہیں کر سکتا تھا ..

"کیا آپ تھوڑی دیر اس کا خیال رکھ سکتی ہیں ؟؟ "

آئیلین کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھ کر اُس نے شائستگی سے سوال کیا ..

" Yeah sure, come on little guy.."

آئیلین نے نہ چاہتے ہوئے بھی علی کا ہاتھ تھام لیا ورنہ تو اُس کا موڈ تھا اس دفعہ آصف اعظم کے گال پر اپنے ہاتھ کا سرخ لال نشان چھوڑ ہی دے..

اصفہان نے نہ جانے سیہان سے کیا کہا جس کے بعد وہ تینوں ایک ساتھ ہال سے نکل گئے جب کہ آئیلین ان کو نظر انداز کرتی علی سے یہاں وہاں کی باتیں کرنے لگی تاکہ اُس کا دل بہل جائے کیونکہ اپنے چاچو کا موڈ دیکھ کر وہ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ نظر آنے لگا تھا..

UL KHAN WRITES

اتوار کے روز ہاسپٹل میں ہونے والی نائٹ شفٹ مکمل کرنے کے بعد وہ صبح گیارہ بجے گھر جانے کے لیے ٹیکسی بک کر رہی تھی کہ اُس کو اچانک علی کا خیال آیا.. دودھیا کلائی پر بندھی گولڈن واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے اُس نے اپنے بیگ میں سے فون نکالا اور علی کے اسکول کا نام اُس نے گوگل پر سرچ کیا جہاں سے اُس کو اسکول کا فون نمبر باآسانی مل گیا تھا..

" السلامُ علیکم میں ڈاکٹر اینارہ بات کر رہی ہوں، کیا آپ مجھے بتا سکتیں ہیں کہ کلاس ون کے سٹوڈینٹ علی آزاد آج اسکول آئے ہیں؟؟ "

موبائل فون کان سے لگائے وہ جواب کی منتظر تھی..

" اوکے بہت شکریہ اللہ حافظ.. "

اُس کے بارے میں جان کر ایناره اپنا تمام سامان سمیٹنے کے بعد علی سے ملنے اُس کے اسکول کے لئے نکل گئی.. اور پھر آدھے گھنٹے بعد وہ اُس کے اسکول کے سامنے کھڑی تھی..

دوپہر کے بارہ بج رہے تھے اور بچوں کی چھٹی کا وقت تھا یہ وہ چہرے پر مبہم مسکراہٹ سجاتی بچوں کے درمیان سے گزر کر اسکول کے اندر داخل ہو گئی وہاں پہنچنے سے پہلے اُس نے علی کی ٹیچر سے بات کر کے ملاقات کا کہہ دیا تھا جس پر اُسکی ٹیچر نے الگ سے اُس کو اسکول کے پلے گراونڈ میں آنے کا کہہ دیا تا کہ زیادہ مشکل نہ ہو ملاقات میں..

"...فیری "

اُس کو جب سے پتا چلا تھا کہ ایناره اُس سے ملنے آرہی ہے وہ بے صبری سے اُس کا انتظار کرنے لگا مسلسل اپنی ٹیچر سے ہر پانچ منٹ بعد وقت پوچھ رہا تھا

وہ..

"آرے بھاگنا نہیں سپر بوائے میں بس آگئی.."

ایناره نے بمشکل اپنی آواز کو اونچا کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے چلتی اُس تک پہنچی در حقیقت تو اُس کا تھکن زدہ مرجھایا ہوا چہرہ بھی کھل گیا تھا علی کو دیکھ

کر..

"آپ آگئیں فیری.."

علی اُس کے قریب آنے پر ایناره کے وجود سے لپٹ گیا جبکہ وہ فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھتی اُس کو خود سے لگا چکی تھی...

" میں نے آپ سے پرامس کیا تھاناں کہ میں آپ سے ملنے آؤں گی تو دیکھو
میں آگئی.. "

اینارہ نے اُس کا گال چوم کر محبت سے کہا اور اُس کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی..

" آپ کا بہت شکریہ آپ نے آسانی کر دی ہمارے لئے.. "
اینارہ نے علی کی ٹیچر سے کہا جو ان دونوں کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہی
تھی..
" کوئی بات نہیں میم علی آپ کے بارے میں اتنی باتیں کر رہے تھے تو مجھے
بھی کافی اشتیاق ہوا آپ سے ملنے کا اور جیسا سنا ویسا ہی پایا آپ کو، خیر آپ
دونوں باتیں کیجئے میں چلتی ہوں مل کر خوشی ہوئی.. "
علی کی ٹیچر نے مسکرا کر اسکی جانب ہاتھ بڑھایا..

" مجھے بھی.. "

جو ایناره نے خوش اخلاقی سے تھام لیا جس کے بعد وہ ان کو اکیلا چھوڑ کر اسٹاف روم میں چلی گئی جب کہ ایناره علی کے ساتھ قریبی بینچ پر بیٹھ چکی تھی ..

" کیسا ویک اینڈ گزرا آپ کا اور اب آپ کی چوٹ کیسی ہے ؟ درد تو نہیں ہو رہا ؟؟ "
ایناره نے ماتھے پر بکھرے اُسکے سیاہ بال آہستگی سے ایک طرف کر کے اُسکی چوٹ کا جائزہ لیا ..

" مجھے درد نہیں ہوتا فیری میں ڈیڈ اور چاچو کی طرح Strong and brave ہوں .."
ایناره اُس کو دیکھ کر ہولے سے ہنسی جس کے بعد علی اُسکو اپنے ویکاینڈ کے بارے میں بتانے لگا کہ کتنا مزہ کیا اُس نے اپنے چاچو کے گھر اُس کی معصوم

باتیں سن کر اینارہ کو طمانیت کا احساس ہونے لگا کچھ لمحوں کے لیے وہ اپنی زندگی میں بسی تلخی کو فراموش کر گئی تھی..

UL KHAN WRITES

" سیہان میں سوچ رہی ہوں لاہور چلی جاؤں، خود پتہ کر کے آؤں کہ کون ہے ریل پھیل کرنے والا.."

میٹنگ روم سے باہر نکل کر اپنے آفس کی جانب بڑھتے ہوئے آئیلین نے سنجیدگی سے کہا..

" تمہیں کیا ضرورت ہے جانے کی میں چلا جاتا ہوں.. فائینس کے مسئلے مسائل ہیں میں دیکھ لوں گا بس ذرا آج ہاسپٹل ہو آؤں.. "

سیہان نے آئیلین کی طرف دیکھ کر کہا جس کی آنکھوں میں پریشانی کا تاثر تھا ..

" ہسپتال وہ کیوں ؟؟ تمہیں کیا ہوا ؟؟ "

آئیلین نے اپنے برابر چلتے اسکائے بلو ٹو پیس اور پلین وائٹ شرٹ میں ملبوس دوست کو دیکھا جو بظاہر بالکل ٹھیک لگ رہا تھا ..

" یار کل رات سے فلو ہے سوچ رہا ہوں ٹیسٹ کروالوں فالتو میں ایرپورٹ پر کوئی ایشو نہ ہو .. "

آگے بڑھ کر آفس کا دروازہ اُس کے لئے کھولا جس پر آئیلین نے آنکھوں کے اشارے سے اُس کو تھینک یو کہا تھا .. شیخ سیہان کامل واقعی ایک جنٹلمین تھا ..

"اچھا چلو ٹھیک ہے تم ہی چلے جاؤ لیکن اگر تم یہ سوچ کر جانا چاہ رہے ہو کہ میں مینیج نہیں کر سکوں گی تو سیہان یقین کرو میں مینیج کر لوں گی.."

اپنی گہرے مارون رنگ کی مخملی کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہ اپنائیت سے گویا ہوئی سیہان اُس کے مقابل شیشم کی لکڑی سے بنی انٹیک ٹیبل کے دوسری طرف رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مبہم سا مسکرایا..

"مجھے پورا اندازہ ہے کہ تم مینیج کر لو گی لیکن مجھے لاہور ویسے بھی جانا تھا اپنا ورکنگ لائسنس رینیو کروانے.."

اُس کی بات سن کر وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گئی..

"اچھا چلو پھر ٹھیک ہے ورنہ مجھے لگا کہ تم بھی سہگل کی طرح مجھے کمزور سمجھ رہے ہو.."

اُس کی بات سن کر سیہان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے...

" کیا؟؟ایسا کیا کہا تھا اُس نے؟؟ "

.. سیہان نے فوراً آگے کو جھکتے ہوئے درشتگی سے سوال کیا

" مجھے کہہ رہا تھا کہ میں چلا جاتا ہوں ہونہہ... خیر اُس دن کیا کہا تھا اُس نے

" .. آصف کو؟؟ اپنے مسائل میں یہ بات تو پوچھنا بھول ہی گئی

اُس رات پارٹی میں اُس نے نہ اصفہان کی شخصیت پر زیادہ غور کیا تھا نہ اُس سے کی ہوئی گفتگو دماغ میں تھی.. ذہن تو بس اس انجان شخص کی کھوج میں لگا تھا جو لگتا تو خواب سا تھا مگر ایک جیتی جاگتی حقیقت تھا وہ...

اُس دن پارٹی سے آنے کے فوراً بعد ہی سیکیورٹی ایجنسی کو کہہ کر اُس نے چھ اور مزید سیکیورٹی اہلکار اپنے گھر کی حفاظت پر مامور کروائے تھے اور اگلے دن پچھلے لان اور گھر کے تمام دروازوں اور کوریڈورز میں کیمرا نسب

کروائے اور اپنی گن کا لائسنس رینیو کروایا پھر وہ پورا وقت اپنے اور اپنے باپ کے دشمنوں کی فہرست کھنگالنے لگی مگر اُس شخص کے خاکے جیسا کوئی ایک انسان نہ مل سکا اُس کو جسے شک کے دائرے میں کھڑا کر سکتی.. اس سب کے بعد آئیلین کو وقت ہی نہیں مل سکا کہ وہ سیہان سے اصفہان کے متعلق کوئی بات بھی کر سکتی..

" تو میں تم سے پچھلے دو دن سے پوچھ رہا ہوں کہ بتادو اپنا مسئلہ، میں حل نہ کر سکا تو مدد ہی کر دوں گا.. "

سیہان اب بھی بضد تھا جتنا آئیلین اس سب سے اُس کو دور رکھنا چاہتی تھی اتنا ہی وہ ڈوبے جاتا اس دلدل میں..

" میرا مسئلہ تم ہو.. تم شادی کیوں نہیں کر لیتے آخر؟؟ "

آئیلین نے فوراً بات گول کر دی جبکہ شادی کا تذکرہ سن کر اپنی ماں سے ہونے والی گفتگو یاد کرتے ہوئے سیہان نے ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں اور بمشکل مسکرانے کی کوشش کی مگر ناسدہ ..

" میری شادی کو ابھی بیچ میں مت لاؤ اور بتاؤ کہ کیا پروبلم ہے ؟؟ "
سنجیدگی سے استفسار کیا گیا جس پر وہ ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کر گئی، زندگی میں پہلی بار ان کھوجتی شہد رنگ آنکھوں سے اُس کو کوفت محسوس ہوئی تھی ..

" ایسا مسئلہ ہے جو تمہیں نہیں بتا سکتی ہوں، بابا کے متعلق ہے اس لیے پلیز دوبارہ مت پوچھنا ورنہ میں اُٹھ کر چلی جاؤنگی .. "
آئیلین نے قطعی لہجے میں کہا جس پر سیہان نے قدرے جھنجھلاہٹ اور بے بسی سے اُس ضدی لڑکی کو دیکھا ..

"..اچھّا بھئی ٹھیک ہے نہیں پوچھتا "

.. سیہان نے معاملہ رفع دفع کر دیا

" Thank you so very much..

اب گزارش ہے آپ سے کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ اُس رات کیا ہوا تھا.. "

آئیلین نے پین کی مدد سے جوڑے میں قید لمبے سیاہ بالوں کو آزاد کر دیا جس کے نتیجے میں وہ گھنگرو کالی زلفیں سیاہ مخملی چادر کی مانند اُس کی کمر پر پھیل گئیں جن کو دیکھ کر سیہان کی سانسوں کی رفتار لمحے بھر کو سست پڑ گئیں تھیں ..

" ..میں.. بتاتا ہوں "

یہ کہہ کر اُس نے ٹیبل پر رکھے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیلا اور پینے لگا، سانسوں کی رفتار استوار کرنے کے بعد وہ اس رات کی بابت آئیلین کو بتانے لگا..

"..آصف صاحب یہ لیجیے اپنی گاڑی کی چابی اور گھر جائیں"
پی سی کی پارکنگ لاٹ میں پہنچ کر اصفہان نے اُن کی گاڑی کی چابی انکی جانب اچھالی جو آصف نے حیران نظروں سے اُس کو دیکھتے ہوئے کیچ کر لی تھی..

"..یہ تم کیا کہہ رہے ہو اصفہان"
..انہوں نے حیرانگی سے استفسار کیا
"جو میں نے کہا وہ آپ بخوبی سن چکے ہیں اب بہتر ہو گا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں.."

اُس نے ان کے کندھے پر ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے ہوئے ایک ایک لفظ سرد سخت لہجے میں کہا جیسے پہلے ہی باور کرانا چاہ رہا ہو کہ اس سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کی تو نتائج سنگین ثابت ہوں گے ..

" مجھے لگ رہا ہے کہ تم بھول گئے ہو سہگل انٹرپرائیز کے ساتھ کس قسم کے بزنس ٹرمز ہیں ہمارے .. "

اصفہان جب جانے کے لئے پلٹا تو وہ طنزیہ بولے جس کو سن کر اُس کے ہونٹوں کو طنزیہ مسکراہٹ نے چھوا جب کہ سرمئی آنکھوں میں طیش اترا تھا.. اس سب کے دوران سیہان سینے پر بازو لپیٹے کھڑا یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا ..

" اگر تو آپ کو یہ لگتا ہے کہ آپ چند ٹکوں کے عیوض مجھے بلیک میل کریں گے تو جان لے کہ آپکی فرم کے ساتھ ہمارے جتنے بھی کنٹریکٹز تھے سب کے

سب میں پانچ منٹ پہلے ٹرمینیٹ کرچکاہوں کل صبح تک آپ کو آپکی رقم
"..انٹرسٹ سمیت موصول ہوجائے گی

اُس کالہجہ ٹھہراہوامگرالفاظ جلتے تیروں کی مانند تھے جن کو سن کر آصف اعظم اعوان ششدر رہ گئے جب کہ سیہان ان کاہونق چہرہ دیکھ کر محظوظ ..ہوئے بنانہ رہ سکا

تم... تم اس شاطر لڑکی کی وجہ سے میرے ساتھ اپنے بزنس ٹرمز خراب "
" .. کررہے ہواصفہان

ابھی اصفہان اُس کی اس بات پر کچھ کہتا کہ اس سے پہلے سیہان نے پوری قوت سے اپنے بھاری ہاتھ کامکّہ آصف کے جبڑے پر رسید کیاوہ اپناجبڑا پکڑ کر ..کراہتے ہوئے پیچھے کو گرے

آئندہ اپنی ناپاک زبان پر اُس کا تذکرہ نہیں لانا اگر دوبارہ تم نے اس قسم "
".. کی ہمت کی تو زبان حلق سے کھینچ لوں گا میں تمہاری سمجھے

سیہان اُس کے اوپر جھکا حلق کے بل دھاڑا تھا سنسان پارکنگ ایریا میں اُسکی
.. سخت آواز گونجی اصفہان بغور سیہان کی پر طیش حالت دیکھ کر آگے بڑھا

" .. مسٹر سیہان رہنے دیجئے یہ آپ کا وقت لینے کے قابل نہیں "

اصفہان نے اُسکی پشت پر پہنچ کر سپاٹ انداز میں کہا.. مہذب، کم گو اور
ڈیسنٹ سیہان سے اُس کو اس سب کی ہرگز امید نہ تھی مگر یہ تو اندازہ ہو گیا
..اُس کو کہ آئیلین کو لے کر سیہان کس قدر جذباتی ہے

مسٹر سیہان تم تو اپنی خیر مناؤ، آج جو جذبے مجھے اوروں کی آنکھوں میں "
".. نظر آئیں ہیں ناں اپنا پتہ اب تم صاف سمجھو

اصفہان کی طرف دیکھتے ہوئے آصف نے اپنا جبڑا تھام کر لڑ کھڑا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا، یہ بات سن کر سیہان ایک بار پھر بھپڑا ..

"... ریلکس "

اصفہان نے فوراً اُس کا بازو تھام کر اُس کو روکا اور جبڑے بھینچ کر آصف کو دیکھا جو تمسخر سے مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھ رہے تھے .. اصفہان کی سرمئی آنکھوں میں آصف کی ان باتوں کے بعد خون اترنے لگا تھا ..

"... سیکیورٹی "

اُس کی ایک پُکار پر سیکیورٹی ٹیم وہاں موجود تھی .. اصفہان کا اب خود پر قابو رکھنا دوبھر ہونے لگا بازوؤں پر ابھرتی نیلی شریانیں لمحہ بہ لمحہ واضح ہونے لگیں تھیں آصف کی تمسخر بھری مسکراہٹ اور آنکھوں میں تیرتے پیغام دیکھ کر ..

"..مسٹر آصف کو ان کے گھر کا راستہ دکھائیں "

..ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا گیا، سیکیورٹی اہلکاران کی جانب بڑھے

" ..ہاتھ نہیں لگانا میں خود چلا جاؤں گا..خدا ہی حافظ سیہان "

جاتے جاتے بھی وہ آگ لگانا نہ بھولے سیہان ایک بار پھر بے قابو ہوا جس پر اصفہان نے اُس کو پیچھے کیا تھا..

"..وہ تمہیں مشتعل کر رہا ہے اور تم اسکی بکواس میں آ بھی رہے ہو "

سیہان نے جھٹکے سے اپنا بازو اصفہان کی گرفت سے آزاد کروایا جس پر اصفہان نے تحمل سے کہا مگر انداز سرد تھا..

" آپ کو ہمارے معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں تھی مسٹر اصفہان.."

شہد رنگ آگ اگلتی آنکھیں اُسکی سرد سرمئی آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے وہ اشتعال انگیز لہجے میں گویا ہوا ..

" آپ اس وقت میری آرگنائز کی ہوئی پارٹی پر موجود ہیں تبھی آپ کا معاملہ میرا معاملہ تھا وہاں اندر موجود خاتون جو آپ کے ساتھ آئی تھیں وہ میری ذمہ داری ہیں اس وقت ان کی جگہ کوئی بھی اور خاتون ہوتیں میرا رویہ ایسا ہی ہوتا تو آپ کو کسی قسم کی کوئی بھی غلط فہمی پالنے کی ضرورت نہیں .. "

بے تاثر لہجے میں اپنی بات مکمل کرنے کے ساتھ ہی وہ بھاری قدم اٹھاتا پارکنگ ایریا سے نکل گیا جب کہ پیچھے کھڑا اسیھان سوچتی نظروں سے اُسکی پشت گھور رہا تھا ..

" .. تم نے آصف کو مکّہ ہی مار دیا "

آئیلین نے پورا قصہ سننے کے بعد خوشگوار حیرت سے سیہان کو دیکھا درحقیقت تو اُسکو ان دونوں میں سے کسی سے بھی ایسی امید نہ تھی چلو اصفہان کو تو وہ جانتی نہ تھی مگر سامنے بیٹھا اُس کا دوست جو ہر وقت اُس کو دل سے نہیں دماغ سے فاصلے کرنے پر اکساتا تھا وہ ہی اس قدر جلد بازی کا مظاہرہ کر گیا..

" ہاں تو وہ بکواس کر رہا تھا اور وہ تو اصفہان تھا وہاں ورنہ جہنم رسید کر دیتا میں اُس گھٹیا آدمی کو.. "

آئیلین نے حیرت سے سیہان کی خون آشام آنکھیں اور دہکتی رنگت دیکھی اس قدر طیش میں مبتلا وہ شاید پہلی بار دیکھ رہی تھی اُسے..

" Come on sayhan relax..
دفعہ کرو بھئی اُس کو.. وہ ہے ہی گھٹیا آدمی.. "

آئیلین نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر رکھے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اُس کے نرم ہاتھ کی گرمائش اپنے مضبوط ہاتھ پر محسوس کرتے ہوئے سیہان کے غصے پر مانو کسی نے سرد پھوار برسائی ہو.. ورنہ آصف کے آخری کہے لفظوں کو یاد کر کے وہ جلاتے کوئلوں پر گامزن تھا..

"مجھے یقین نہیں آرہا پہلی بار میں تمہیں ریلکس کر رہی ہوں ورنہ یہ کام تو تمہارا ہوتا ہے.."

آئیلین نے مسکرا کر ہلکے پھلکے لہجے میں کہا تا کہ اُس کا موڈ بہتر ہو سکے..

"جب تم پر بات آتی ہے تو نہیں رکھ پاتا میں خود کو اپنے بس میں.."

پر تپش مدھم لہجے میں کہا گیا جس کو سن کر بے اختیار اُس نے اپنا ہاتھ سیہان کے ہاتھ پر سے ہٹایا سیہان نے گہری نظروں سے پہلے اُس کو اور پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا..

زندگی میں پہلی بار آج اُس کے لہجے میں دوستی کے علاوہ بھی کوئی اور جذبہ وہ محسوس کررہی تھی جس کو اُس کی عقل سمجھ نہ سکی تبھی اگلے ہی پل اپنی غلط فہمی تصور کر کے فراموش کردیا ..

" کافی کے بجائے جوس منگواتی ہوں میں تمہارے لئے تاکہ تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو.. "

انٹر کام اُٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا جس پر سیہان سر کو اثبات میں جنبش دیتا پر سکون انداز میں چیئر پر جھول گیا...

UL KHAN WRITES

" آزاد... "

الیہ چھٹی میں علی سے ملنے اور اُس کے ساتھ لنچ کرنے کے لیے اُسے اُس کے اسکول سے پک کرنے آئی تھی جب سفید بے شکن شلوار سوٹ کے اوپر کریم کلر کا ویسٹ کوٹ میں ملبوس سیاہ سن گلاسیس آنکھوں پر لگائے سفید پراڈو سے اترتے آزاد پر اُس کی نظر پڑی، خوشگوار حیرت نے اُس کو ان گھیرا..

جانی پہچانی نسواں آواز کو سن کر جوں ہی گردن گھما کر اُس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو الیہ قدرے مناسب حیلے میں اپنی جانب بڑھتی ہوئی دکھائی دی..

"میں علی سے ملنے آئی ہوں تمہارے گھر بھی گئی تھی کل لیکن شاید تم گھر پر نہیں تھے اور علی بھی نہیں تبھی میں نے سوچا کہ اسکول جا کر اُس سے مل لوں.."

الیہ نے صفائی پیش کی وہ بھی بغیر مانگے یہ وہ ہی الیہ جبین تھی جس نے آج تک اپنے کسی بھی کیئے کی کوئی صفائی نہ دی تھی آزاد سہگل کو..

آزاد بغیر کوئی جواب دیئے سامنے دیکھتا ہوا آگے چلتا رہا جب کہ الیہ اُس کے تیزی سے بڑھتے قدموں کی سپیڈ پر اپنی رفتار ایڈجسٹ کرنے کی جد وجہد میں مبتلا وقفے وقفے سے بے بس نظریں اُس شاندار شخص پر ڈال دیتی جو آج سے صرف چار دن قبل اُس کا ہمسفر تھا جس کے وجود، اُس کے نام کو اُس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر سے کھرچ پھینکا تھا..

" تم مجھے ہمارے بیٹے سے ملنے سے تو نہیں روکو گے ناں؟؟ "
محض اُس کی آواز سننے کے خاطر الیہ نے بے سروپا سوال کیا وہ جانتی تھی کہ آزاد جیسا انسان ایسا کبھی نہیں کر سکتا... اُس کے سوال کو سن کر مقابل کی عنابی لب بھینچتے چلے گئے..

"الیہ وہ تمہارا ابھی بیٹا ہے تم جب چاہو اُس سے مل سکتی ہو اگر علی کی اجازت ہو تو.."

بغیر اُس کی طرف دیکھے آزاد نے روکھے انداز میں کہا اور اسکول کے اندر داخل ہو گیا..

"آرے وہ اجازت کیوں نہیں دے گا آخر کو ماں ہوں میں اُسکی.."

الیہ نے فخریہ کہا نتیجتاً آزاد کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری..

"کاش تمہیں یہ بات کچھ دن پہلے ہی یاد آجاتی تو آج یہ ساری صفائی نہ دے رہی ہوتی اپنے حق میں..."

محض دل ہی میں سوچ سکا وہ یہ سب اور خاموشی برقرار رکھی الیہ کی وہاں موجودگی کے دوران..

" لالہ کیا میں اندر آسکتی ہوں ؟؟ "

اجالا نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کمرے کے اندر جھانک کر کہا محتشم جو کمپیوٹر سکرین کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا فوراً چوکنا ہوا..

" ارے ہاں ہاں میری جان آجاؤ.. "

محتشم نے کمپیوٹر شٹ ڈاون کیا اور کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا، صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے برابر اُس کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی، اجالا بات کا آغاز کرنے کے بارے میں سوچتی اُن کے برابر بیٹھ گئی..

" میں نے ڈسٹرب تو نہیں کر دیا کہیں آپکو لالہ ؟؟ "

اجالا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے استفسار کیا محتشم نے مسکرا کر اپنی بہن کو کچھ مشکوک نظروں سے دیکھا ہر وقت مستی مذاق کے موڈ میں رہنے والی اُسکی بہن قدرے سنجیدہ اور بردبار لگ رہی تھی اس وقت ...

" .. کچھ ہوا ہے اُجالا ؟؟ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہی ہو تم "

" آہ.. نہ.. نہیں.. نہیں بھائی بس میں تو ایسے ہی.. آپ لوگ ہر وقت میرے ہنسی مذاق کرنے کی عادت سے نالاں رہتے ہیں ناں تو میں نے سوچا شہر بانو کی طرح ہو جاؤں .. "

اجالا نے بے مقصد شہر بانو کا ذکر کیا تا کہ اُس کے نام پر اپنے بھائی کے چہرے پر آنے والے تاثرات بھانپ سکے مگر وہاں تو کچھ انوکھا یا نیا نہ تھا ..

" میری جان تم تو اس گھر کی رونق ہم سب کی جان ہو، چہچہاتی چڑیا ہو تم
ہماری حویلی کی جو ہر وقت ہنستی کھلکھلتی پیاری لگتی ہے.. "

محتشم نے اجالا کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر کہا اجالا بے اختیار ہنس دی ..

" اچھا یعنی آپ کا کہنا یہ ہے کہ بانو اچھی نہیں ؟؟؟ "

" ارے نہیں بھئ وہ بھی بہت عزیز ہے ہم سب کو، تم دونوں ہی جان ہو
حویلی کی .. "

محتشم نے کندھے اچکا کر عام سے لہجے میں کہا ..

" لالہ .... میں آپ سے ایک بات پوچھوں ؟؟ "

" ہاں پوچھو بچے .. "

" آپ کو .. بانو کیسی لگتی ہے ؟؟ "

اجالا کے سوال پر محتشم ٹھٹک گیا ..

" کیا مطلب یہ کس قسم کا سوال ہے اجالا ؟؟"

..بے اختیار محتشم کے لہجے میں سختی در آئی

" مطلب لالہ.. کہ شہر بانو کیسی لڑکی ہے ؟؟ "

..اجالا نے ڈرتے ڈرتے اپنا سوال دھرایا

تم بچپن سے اُس کے ساتھ ہو، تمہاری بچپن کی سہیلی ہے وہ تم زیادہ بہتر "

" .. جانتی ہو کہ کیسی لڑکی ہے شہر بانو

محتشم نہ سمجھی سے گویا ہوئے..

لیکن میں آپ کی رائے جاننا چاہتی ہوں اُس کے بارے میں ؟؟ آپ کو "

" کیسی لگتی ہے بانو ؟؟

..اجالا بضد ہوئی

بہنیں کس کو پسند نہیں ہوتیں.. شہر بانو میری بہن ہے اور مجھے بہت عزیز "

" .. بھی اور وہ ایک بہت اچھی لڑکی ہے

محتشم کی باتیں سن کر اجالا کے روشن چہرے کا نور مانند پڑ گیا یعنی محتشم کے

ذہن میں سرے سے کوئی جذبات نہ تھے شہر بانو کے لئے جس بات کا ڈر تھا

.. اُس کو وہ ہی ہوا

لالہ آپ شادی کب کریں گے ؟؟ میں چاہتی ہوں کہ آپ کی شادی ہو "

" .. میں تیار ہوں بالکل شہزادی کی طرح

.. محتشم اُس کی بات سن کر ہولے سے ہنسا

" .. شادی کا کیا ہے بیٹا ہو ہی جائے گی "

.. محتشم نے متبسم ہو کر کہا

" لالہ... کہیں آپ کسی کو پسند تو نہیں کرتے ؟؟ "

اجالا نے مشکوک لہجے میں سوال کیا جس پر محتشم کی سانس لمحے بھر کو حلق میں اٹکی..

" لالہ..؟؟؟ "

محتشم کو گم سم دیکھ کر اُجالا نے اپنے لفظوں پر زور دیا..

" ہاں.. کہو؟؟ "

" کیا آپ کو کوئی پسند ہے؟؟ "

اجالا نے اپنا سوال دہرایا..

" نہیں اُجالا یہ کس قسم کے سوال کر رہی ہو تم مجھ سے آج.. "

محتشم نے چڑ کر کہا.. جھوٹ بولنا کچھ پسند نہیں آ رہا تھا اُسے اور سچ بولنے کا یہ مناسب وقت نہ تھا..

"..اچھاناں لالہ... آپ آرام کریں میں جارہی ہوں ٹھیک ہے شب بخیر "

اجالا اپنی جگہ سے اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی یہ جان کر اُسکو خوشی تو بہت ہوئی تھی کہ اُس کے لالہ کو کوئی پسند نہیں..اب بس بی جان سے بات کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی وہ..جب بھائی کے دل میں کوئی نہ تھا تو شہر بانو کی جگہ وہاں بآسانی بنائی جاسکتی ہے..اُجالا نے معصومیت سے سوچا مگر یہ محض اُسکی خام خالی ہی تھی..

UL KHAN WRITES

" داریاء کیا تم میری بات سنو گی؟؟ "

وہ اور مائسہ تیز رفتاری سے لابی عبور کر کے لیکچر ہال کی جانب بڑھ رہیں تھیں جب اپنی پشت پر کسی کی جانی پہچانی دھیمی آواز سنائی دی، ان دونوں نے ایک ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھا تو سیاہ ٹی شرٹ اور ریڈ جینس میں ملبوس بلال نظریں جھکائے کچھ شرمندہ سا کھڑا نظر آیا..

" پلیز... "

ان دونوں کو خاموش پا کر وہ التجائی لہجے میں گویا ہوا..

" مائسہ تم لیکچر ہال میں جاؤ میں آتی ہوں.. "

داریاء نے پرسوچ نظریں بلال پر مرکوز رکھے ہوئے آہستگی سے کہا..

" مگر... "

مائسہ خوفزدہ تھی اب بھی..

" I'll be right back .. جاؤ ماہی "

داریاء کے قطعی انداز پر نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کو وہاں سے جانا پڑا مگر دوست کو وہاں اس تھرڈ کلاس لڑکے کے ساتھ چھوڑنے پر دل نہیں مان رہا تھا اُس کا ..

"... کہو "

سینے پر بازو لپیٹ کر اُس نے خوفناک حد تک سنجیدہ لہجے میں کہا بلال نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری اور سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھنے لگا جو کہیں سے بھی اپنے چہرے کی طرح معصوم اور سیدھی سادی نہ تھی ..

" داریاء میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں .. مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے .."

داریاء نے مسکر کر بھنویں محظوظ ہونے کے درمیاں اچکائیں ..

" ماننا پڑے گا ایکٹنگ کافی زبردست کرتے ہو..ایک دفعہ کو تو میں بھی

".. حیران ہو گئی تھی تمہیں دیکھ کر

بلال نے جھنجھلا کر اپنے ہونٹ کاٹتے جیسے خود کو سمجھا نہ پا رہا ہو وہ اُس کے

.. سامنے صحیح سے

".. میں جھوٹ نہیں کہہ رہا میں واقعی "

" اگر تم اتنے ہی شرمندہ ہو تو مُجھ سے نہیں مائسہ سے معافی مانگنا کیونکہ تم

" .. میرے نہیں اُس کے قصوروار ہو

.. سرد سپاٹ لہجے میں بلال کی بات بیچ ہی میں کاٹ دی گئی

".. میں اُس سے بھی معافی مانگو گا دارباء "

.. بلال شرمندہ تھا جو اسکے انداز سے واضح عیاں ہوا

" Bilal dude just stop it, we're already getting late for class come on.. "

داریاء کلائی پر بندھی پنک ایپل سمارٹ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے اکتا کر گویا ہوئی، پانچ منٹ لیٹ وہ ہو چکی تھی پہلے ہی..

" یار تم میری پوری بات تو سن لو ناں.. "

اُس نے قدرے بے بسی سے آگے بڑھتی داریاء کے ہم قدم ہوتے ہوئے کہا..

" میں تمہاری بات فرصت سے پیریڈ کے بعد سن لوں گی ٹھیک ہے ؟؟ "

کیونکہ وہ واقعی اُس کو بدلہ ہوا نظر آرہا تھا تو داریاء نے بھی بلال کو اس بار تحمل سے جواب دیا جس پر بلال پر سکون ہو کر مسکراتا ہوا اُس کے ساتھ چل دیا..

" Thank you so very much Daria.."

تشکر بھرے انداز میں کہتے اُس نے آگے بڑھ کر لیکچر ہال کا دروازہ داریاء کے لیے کھولا جس کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی اتنی جلدی کیسے کسی کی فطرت بدل سکتی ہے داریاء نے سر جھٹک کر سوچا اور اندر کی سمت بڑھ گئی جس پر بلال مسکراتا ہوا اُس کے پیچھے لیکچر ہال میں داخل ہوا ..

یہ منظر خاموشی سے کلاس لیتے سٹوڈنٹس نے حیرانگی سے دیکھا چوہے بلی کی نظر آتی یہ دوستی وہاں کسی سے ہضم نہ ہو سکی.. داریاء اور بلال کی تلخ کلامی اور سرد جنگ سے وہاں کا ہر ایک سٹوڈینٹ واقف تھا تو پھر اب یہ سب... وہ سارے ہی حیران پریشان نظر آئے ..

جب کہ ڈائس کے دُوسری جانب لیکچر دیتے شخص کے ہاتھ میں گھومتی پینسل اس منظر کو دیکھ کر یکلخت گھومنا بند ہوئی جس کے بعد وہ اُس کے طیش کی زد میں آتی بیچ سے دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی تھی ..

"کیا میں نے آپ دونوں کو اندر آنے کی اجازت دی؟؟ "

آنکھوں پر لگا یا سرمئی چشمہ اتار کر ڈائس پر رکھتے ہوئے اُس نے قہر برساتے لہجے میں استفسار کیا.. آریس کی بھاری آواز بغیر مائک کے بھی وسیع لیکچر ہال میں گونجی تمام سٹوڈنٹس سانس روکے یہ منظر دیکھ رہے تھے ..

داریاء نے نظروں کا زاویہ اس جانب کیا جہاں لائٹ لیمن یلو اور آیس بلو لائننگ والی بٹن اپ شرٹ جس کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کی گئ تھیں لائٹ بلو جینس کے ہمراہ پہنے بھورے بالوں کو سلیقے سے سیٹ کئے سیدھے ہاتھ کی کلائی میں خاکی رنگ کی ریسٹ واچ پہنے وہ خون آلود بھوری آنکھیں بلال پر جمائے ایک ہاتھ ڈائس پر رکھے دوسرا اپنی جینس کی جیب میں ڈالے اپنے مخصوص بے نیاز انداز میں کھڑا تھا.. سفید رنگت میں غصے کے باعث سرخی گھلی ہوئی ..

" ..اب یہ شروع ہو جائے گا "

بلال منہ ہی منہ میں سر کھجاتے ہوئے بڑبڑایا جس کو داریاء نے تو بخوبی سن لیا تھا اور غیر ارادی طور پر اُمڈ آنے والی مسکراہٹ فوراً لب بھینچ کر چھپائی اُس نے.. سیکنڈ رو میں بیٹھی مائسہ نے اپنی دوست کی عقل پر قل پڑھنے لگی اس سب کے بعد..

" کچھ کہا آپ نے مسٹر اعظم؟؟ "

بلال کے ہلتے ہونٹ دیکھ کر آریس نے سنجیدگی سے استفسار کیا محض ایک بار اُس پر نظر ڈالنے کے بعد وہ داریاء کو اب مکمل طور پر نظر انداز کر چکا تھا..

جی مسٹر خانزادہ میں نے یہ کہا کہ ہم کوئی پری نرسری کے بچے نہیں ہیں جو "

" ..پوچھ کر کلاس کے اندر آئیں May I come in sir...

بلال کے اکتاہٹ بھرے انداز پر سٹوڈینٹس کی دھیمی کھلکھلاہٹ لیکچر ہال میں گونجی..

"نہیں آپ پری نرسری کے بچے نہیں بلکہ ان سے بدتر ہیں آپ کا مقابلہ دو سال کے بچوں سے ہونا چاہیے جو لاشعور ہوتے ہیں، میرا بھتیجہ دو سال کا ہے سوری ٹو سے لیکن وہ آپ سے زیادہ تمیز دار ہے.. مجھے تو لگتا ہے آپ کا دماغ دو سالا بچے سے بھی نیچے لیول کا ہی ہے اب بھی بس قد نکل گیا.."

مدھم ہنسی کی جگہ اب اونچے قہقہوں نے لے لی اس قدر تضحیک آمیز برتاؤ پر بلال کا چہرہ لال انگارہ ہو گیا، شدید سبکی محسوس ہوئی تھی اُسے اپنی سب کے سامنے... گردن موڑ کر خود سے کچھ فاصلے پر کھڑی داریاء کو دیکھا تو وہ بھی مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش میں تھی، احساسِ توہین کے سبب بلال کا چہرہ لہو رنگ ہو گیا..

" ... تمہیں تو دیکھ لوں گا میں دو ٹکے کے مڈل کلاس پروفیسر "
دل میں اُس نے دانت پیس کر سوچا جبکہ بظاہر خاموش کھڑا رہا ..

" خیر کلاس کے لیے ہنسی مذاق کا سامان کرنے کا بہت شکریہ آئندہ اگر پانچ منٹ لیٹ ہو جائیں تو لیکچر لینے آنے کی زحمت نہ کیجئے گا .. جائیں سیٹ پر بیٹھ جائیں اپنی .. "

آریس نے سر جھٹک کر کہا اور ڈائس پر پڑا چشمہ واپس لگاتے ہوئے پروجیکٹر سکرین کی جانب مڑ کر دوبارہ لیکچر دینا شروع کر دیا ..

" Can I sit here ?? "

داریاء جو مائسہ کے برابر سیٹ پر بیٹھ کر اپنے پاس والی سیٹ پر بیگ رکھ چکی تھی بلال کے سوال پر بغیر کچھ کہے اپنا بیگ اُٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا تاکہ وہ بیٹھ جائے..

"..تھینکس "

..بلال نے مسکرا کر کہا اور اُس کے برابر بیٹھ گیا
مائسہ کی حالت یہ سب دیکھ کر غش کھانے والی ہو گئی تھی داریاء کا رویہ سمجھنے سے قاصر تھی وہ...

"..داریاء "

اُس کے برابر بیٹھے بلال نے سرگوشی کرتے ہوئے اُسے اپنی طرف متوجہ کروایا..

"...ہمم "

غور سے لیکچر سنتی داریاء نے ہونکار بھرا..

"پن ملے گا میں اسٹیشنری لانا بھول گیا.. "

بلال نے زرا اُس کی طرف جھک کر سرگوشی میں کہا اس ہی لمحے لیکچر دیتا آریس کلاس کی جانب واپس مڑا..اب اُس کی برداشت ختم ہوگئی تھی، کل تک جس لڑکے کو اپنی دوست سے دور کرنا چاہ رہی تھی وہ آج کیوں خود اُس سے مراسم بڑھا رہی ہے وہ نہ سمجھ سکا..

"مس سہگل...اسٹینڈاپ... "

سخت لہجے میں اُس نے دانت پیس کر کہا خون آشام نگاہیں بلال کے وجود پر جمی تھیں.. داریاء سرد سانس فضا کے سپرد کرتی بنا احتجاج کئے کھڑی ہوگئی..

" میں ابھی کیا سمجھا رہا تھا؟؟ "

داریاء نے اُس کا سوال سن کر افسوس سے سر کو خفیف سی جنبش دی یعنی موصوف اتنا نالائق سمجھ بیٹھے ہیں مجھے.. اُس نے سوچا..

" You were talking about ethical hacking Mr Khanazada.."

داریاء نے سپاٹ انداز میں جواب دیا..

" And who's the founder of term ethical hacking ?? "

اس سوال پر مائسہ نے سر اُٹھا کر گھبراتے ہوئے داریاء کو دیکھا، اُس کو یقین تھا کہ یہ والا پوائنٹ نہیں سن سکی ہو گی وہ کیونکہ اس ہی وقت بلال داریاء کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا..

" John Patrick vice president of IBM used the phrase in 1995.. "

کلاس کیونکہ پہلے ہی داریاء سہگل کی ذہانت سے واقف تھی تبھی ان کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی لیکن آریس اس لڑکی سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا البتہ ظاہر نہیں کیا.. ہر گزرتے دن کے ساتھ اُس کی دلچسپی بڑھتی جا رہی تھی اپنی اس سائیکو سٹوڈینٹ میں ..

" بیٹھ جائیں اور وقت ضائع کرنے والوں کے پیچھے اپنا قیمتی وقت برباد نہ کیجئے گا آئندہ.. تمام لیکچرز کے بعد مجھے میرے روم میں آکر ملیں.. "

اشارہ بلال کی طرف تھا داریاء نے او کے کہا اور خاموشی سے اپنی سیٹ پر واپس بیٹھ گئی.. جبکہ

آریس نے ایک آخری گہری نظر لائٹ پنک گھٹنوں تک آتی چیک شرٹ اور لائٹ بلو جینس میں ملبوس خوبصورت لڑکی پر ڈالی اور واپس پروجیکٹر سکرین کی طرف مڑ گیا..

" Good job Daria.."

بلال کی آواز نہ صرف داریاء نے بلکہ آریس نے بھی سنی تھی جس کو سن کر اُس کو بے اختیار شدید غصہ آیا نہ جانے کیوں..

"..اپنی بکواس اب بند رکھنا "

وہ اب کی بار جھنجھلا گئی جس پر بلال سٹپٹا یا.. آریس کی حساس سماعتوں تک بھی اُس کی دھیمی آواز پہنچ چکی تھی اور وہ محظوظ ہوتا متبسم ہوا.. غصہ کی جگہ طمانیت نے لے لی جبکہ مائسہ نے دوست کی عقل واپس لوٹ آنے پر سکون کی سانس لی تھی..

UL KHAN WRITES

" تم... تم یہاں کیا کر رہی ہو میرے شوہر کو بھڑ کا کر تمہیں سکون نہیں ملاء
جو یہاں میرے بیٹے کو بگاڑ نے آگئی.. "
ایناره علی کے ساتھ بیٹھی اُس سے باتیں کر رہی تھی جب کسی کی طیش بھری
پکار پر ہڑ بڑاہ کر کھڑی ہوئی اور آواز کے تعاقب میں نظریں دوڑائیں..

" الیہ یہ کیا بد تہذیبی ہے ؟؟ "
اُس کے ساتھ چلتا آزاد جو ایناره کو نہ دیکھ سکا تھا الیہ کے چیخنے پر اُس نے دبی
غصے بھری آواز میں استفسار کیا..

تمھیں نظر نہیں آرہا اس لڑکی کا کیا ایجنڈا ہے ؟؟ کس مقصد پر کام کر رہی " ہے، پہلے میرا شوہر چھینا اس نے اور اب میرے بیٹے پر قبضہ کرنا چاہتی "..ہے

الیہ نے آزاد کی سوالیہ حیران آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بے بسی سے کہا وہ بالکل سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے مفلوج لگی تھی آزاد کو.. وہ تو شکر تھا کہ اس وقت چھٹی کے باعث وہاں کوئی اور نہیں تھا ورنہ یہ تماشا سب ہی ملاحظہ.. کرتے

دوسری طرف اینارہ اپنی ذات کے متعلق اس قدر پست گفتگو سن کر دکھ اور افسوس میں مبتلا ششدر کھڑی رہ گئی کہ آخر کس بنیاد پر یہ سب وہ کہہ رہیں ہیں اس کے بارے میں.. وہ تو یہاں صرف ایک چھوٹے سے بچے سے کیا ہوا وعدہ نبھانے آئی تھی اور یہ عورت، اس نے نہ جانے کتنی ہی جھوٹی تہمتیں.. باندھ دیں اس پر

" مجھ ہی میں کوئی مسئلہ ہے، بھابھی کے بعد اب یہ ایک انجان عورت بھی میرے کردار پر اُنگلیاں اُٹھا رہی ہے یقیناً مجھ ہی میں مسئلہ ہے... "

یہ سوچتے ہوئے اُس کی پلکوں کی باڑ توڑتے آنسو گالوں پر پھسلنے لگے.. اُس نے علی کے ہاتھ میں بھینچا اپنا ہاتھ نکالنے کی سعی کی.. وہ فوراً اُسے پیشتر اس منظر سے غائب ہو جانا چاہتی تھی..

" الیہ تم شاید اپنے ہوش میں نہیں ہو، جاؤ یہاں سے.. یہاں کوئی تماشا لگانے کی ضرورت نہیں ہے.. "

آزاد نے سخت لہجے میں اُس کو تنبیہ کی..

تم سمجھ نہیں رہے ہو آزاد.. یہ معصوم گھریلو ٹائپ لڑکیاں.. یہ بہت تیز " ہوتیں ہیں.. گھر تباہ کر دیتیں ہیں یہ اپنے جھوٹے چونچلوں، خوبصورتی اور " .. معصومیت کو کیش کرا کر

وہ الیہ کی باتیں سمجھنے سے قاصر تھا کیوں وہ ایک انجان لڑکی کے لیے ایسی باتیں کر رہی ہے.. آزاد نے گردن اُس جانب موڑی جہاں ایناره کھڑی تھی .. تاکہ دیکھ سکے کہ آخر کون ہے جس پر اتنی الزام تراشیاں ہو رہیں ہیں

نہیں... میں آپ کو نہیں جانے دوں گا ابھی فیری.. آپ.. آپ سے " ".. باتیں کرنی ہیں مجھے

خوفزدہ لہجے میں کہتے ہوئے علی نے اُس کا ہاتھ اپنے دونوں ننھے ہاتھوں میں .. دبوچ لیا ایناره جھک کر اُس کے سامنے بیٹھ گئی

" .. پلیز میری جان ابھی مجھے جانے دو، میں پھر دوبارہ آجاؤں گی "

.. وہ خود جانا نہیں چاہتی تھی مگر کیا کرتی بے بس تھی

آزاد کی سفید پیشانی پر اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھی ابنارہ کو دیکھ کر بل پڑے، اس معصوم لڑکی پر الیہ اس قدر سطحی الزام عائد کر رہی تھی، اُس کی سیاہ چمکتی آنکھیں یکدم سرخ ہوئیں..

" تم اس لڑکی کے بارے میں یہ سب کہہ رہی ہو؟؟ "

اُس نے قہر برساتے لہجے میں پوچھا..

"..ہاں تو تم جانتے نہیں ہو ایسی لڑکیوں کو، یہ لوگوں کے گھر تباہ کرتی ہیں "

الیہ نے حقارت سے ابنارہ کے وجود کو دیکھا جس کا سراپا پنک چادر میں چھپا ہوا تھا.. درحقیقت تو وہ اُس کے انداز، اُسکی شخصیت سے حسد محسوس کر رہی تھی.. پاکستان کی اتنی مشہور اور نامور ماڈل ہونے کے باوجود اُس کی خوبصورتی میں وہ بات نہیں تھی جو کچھ دور بیٹھی لڑکی کی معصومیت اور حیا میں تھی..

"بند کرو اپنی یہ بے ہودہ باتیں.. تمہارا گھر تم نے خود تباہ کیا ہے اور کسی نے نہیں.. تم ہو اپنی دشمن.. اور جہاں تک بات رہی اُس لڑکی کی تو جو تم پانچ سالوں میں نہ کر سکی وہ اس لڑکی نے دو ملاقاتوں میں کر لیا.. تمہارا بیٹا چاہتا ہے اُس کو، اُس سے محبت، اُس کا احترام کرتا ہے.. جانتی ہو کیوں؟؟ کیوں کہ اُس نے تمہارے بیٹے کی ان دو دنوں میں اتنی پرواہ کی، اتنا خیال کیا کہ وہ اُس کے لئے اُس کی ماں سے زیادہ اہم ہو گئی کیونکہ ماں کو تو اپنی اہمیت کا اندازہ نہ تھا تبھی اب تمہارے بیٹے کو تم سے کوئی سروکار نہیں ہے الیہ جبین.. بچے معصوم ہوتے ہیں خون کو نہیں، انسیت اور اپنائیت کو پہچانتے ہیں..

ابھی بھی اگر تم چاہتی ہو کہ وہ تم سے ملے، تم سے بات کرے تو یہ تماشا کرنے کے بجائے جاؤں اُس سے محبت سے بات کرو شاید تمہارے دل کو سکون مل جائے.. "

آزاد نے الیہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر درشتگی سے کہا، اُس کی سیاہ آنکھیں اس وقت سرخ انگاروں کی مانند تھی، ہر وقت مسکراہٹ میں ڈھلے لب آپس میں سختی سے بھینچے ہوئے.. وہ آزاد کا اتنا تلخ روپ آج پہلی بار دیکھ رہی تھی، وہ شخص آج سائبان کے بجائے تپتی ہوئی دھوپ لگا اُسے..

" نہیں مجھے پتا ہے آپ واپس نہیں آئیں گیں.. کیونکہ آپ میری مام کی باتوں سے ہرٹ ہوئیں ہیں.. میں آپ سے سوری کہتا ہوں پلیز فیری.. "

وہ آنسوؤں سے رو رہا تھا آواز بھی بھیگی ہوئی اینارہ نے تڑپ کر اُس معصوم بچے کو خود سے لگالیا..

" بس میری جان تم چُپ ہو جاؤ.. میں نے کہا ناں میں ملنے آؤں گی آپ سے.. کیا آپ کو مجھ پر ٹرسٹ نہیں..؟؟ "

اینارہ نے اُس کا چہرے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اُس کے بھیگے گال اپنے انگوٹھوں سے آہستگی سے خشک کئے..

" I trust you but I..."

وہ ابھی آگے بھی کچھ کہتا کہ کسی کے قدموں کی چاپ ان دونوں کو اپنے قریب سنائی دی اینارہ فوراً ہتھیلیوں سے اپنے آنسو پونچھ کر کھڑی ہو گئی علی نے اُس کا ہاتھ ہنوز اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچا ہوا تھا کہ وہ کہیں جا نہ سکے..

" کیوں آئیں ہیں آپ یہاں.. جائیں یہاں سے مجھے نہیں کرنی آپ سے بات.."

علی نے الیہ کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ کر کہا..

" میرے بیٹے میں ماں ہوں تمہاری.."

..الیہ تڑپ کراُس کی جانب بڑھی لیکن علی اینارہ کے پیچھے چھپ گیا تھا

" ..ڈیڈ ان سے کہے کہ یہ چلی جائیں اور واپس کبھی نہ آئیں مجھ سے ملنے "

..آزاد جو ہونٹ بھینچے کھڑا یہ سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا فوراً آگے بڑھا

" ..الیہ تم جاؤ ابھی "

..آزاد نے تحمل سی کہا

" دیکھا تم نے آزاد میں نے کہا تھا ناں اس لڑکی نے میرا بیٹا بھی چھین لیا مجھ

"..سے

..الیہ نے ایک بار پھر الزام تراشی شروع کردی

" Leave..... "

آزاد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا دبی آواز میں غرا کر اُس نے خون آشام نگاہوں سے اُس کو دیکھتے ہوئے کہا.. اینارہ آزاد کی دھاڑ پر بے اختیار لرزنے

لگی اُس کو اب خوف آرہا تھا اس تمام صور تحال سے اور آزاد کے غصے سے بھی ..

" تم شادی کے پانچ سال مجھ پر اس طرح سے نہیں چیخے ہو اور آج .... یہ سب اس کی وجہ سے ہوا اُس کو نہیں چھوڑو گی ... "

وہ ہذیانی ہوتی ایناره کی جانب بڑھی مگر آزاد فوراً اُس کے سامنے ڈھال بن چکا تھا .. اچانک اس نزدیکی پر ایناره گھبرا کر یکلخت ایک قدم پیچھے ہوئی ..

" تم یہاں سے چلی جاؤ اس وقت ، اس سے پہلے میرا ہاتھ اٹھ جائے تم پر .. "

الیہ نے بے یقینی سے اُس کو دیکھا جس کی سپید رنگت سرخیوں میں گھلی ہوئی تھی ضبط کے باعث ..

" .. میں چلی جاؤں "

الیہ کو ایسا لگا کہ اس آزاد کو وہ پہچانتی ہی نہ ہو، یہ تو دور دور تک وہ شخص نہ تھا جو شفیق سائبان ہوا کرتا تھا اُس کے لئے، اُس کی تمام غلطیاں در گزر کرنے والا.. محبت سے اُس سے بات کرنے والا یہ اُسکا آزاد نہیں تھا ..

"...ہاں تم چلی جاؤ "

آزاد ایک بار پھر غرایا.. اور پھر وہ وہاں سے چلی گئی شکستہ قدم اٹھاتی، ایناره سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی اُسے اس وقت واپس ان کی جانب مڑ کر دیکھا تو اُس کا شوہر اور بیٹا دونوں ہی ایناره کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ نہ جانے کوئی آسمانی مخلوق ہو ..

" تمہیں تو دیکھ لوں گی میں.. اتنی آسانی سے اپنا شوہر اور بیٹا حاصل نہیں کرنے دوں گی میں تمہیں .."

یہ کہتی ایک حقارت بھری نظر سے ایناره کو نواز نے کے بعد وہ وہاں سے نکل گئی..

" آپ ٹھیک ہیں ڈاکٹر ایناره؟؟ "

پریشان سا آزاد اُس کے زرد پڑتے چہرے کانپتے گلابی ہونٹوں کو دیکھ کر خود کو پوچھنے سے نہ روک سکا..

" آزاد صاحب میں.. میرا ہر گز ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا میں.. میں تو بس علی کو دیکھنے آئی تھی اُس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا.. میں.. میں نہیں جانتی وہ سب کیا کہہ کر گئیں ہیں.. آپ پلیز میرا یقین کریں میں نے کچھ غلط نہیں کیا.. "

ایناره کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بول رہی ہے بس وہ سخت پریشان اور خوفزدہ تھی کہ کہیں آزاد کی بھی تو یہ رائے نہیں اُس کے بارے میں، اُس کو اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا اس سب میں.. الیہ کی باتوں نے اندر سے ہلا کر رکھ دیا اُسے وہ

اس پل کو کوس رہی تھی جب اُس نے یہاں آنے کا فاصلہ کیا تھا.. اُسکی آواز اس قدر دھیمی تھی کہ آزاد بمشکل اُسکی بات سن اور سمجھ سکا.. وہ شدید شرمندگی محسوس کر رہا تھا اُس کی سابقہ بیوی کی وجہ سے یہ لڑکی اپنے اتنے قیمتی آنسو بے مقصد ضائع کر دیئے تھے ..

" پلیز پر سکون ہو جائیں میں جانتا ہوں آپ کو صرف علی کی فکر ہے، مجھے یقین ہے آپ پر.. "

آزاد نے اُس کے لرزتے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اُس کو سہارا دینا چاہا مگر کچھ سوچتے ہوئے مٹھیاں بھینچ کر ہاتھ واپس نیچے گرا لئے.. کس رشتے کے تحت وہ اُس کو چھوتا آخر ..

" تو وہ میرے بارے میں ایسی باتیں کیوں کر رہیں تھیں.. مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا، معذرت چاہتی ہوں .. "

ایناره بوکھلاہٹ میں کہتی آگے بڑھی..

"آپ کو معذرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا.."

آزاد غیر ارادی طور پر اس کی راہ میں حائل ہوتا سنجیدگی سے گویا ہوا.. سیاہ چمکتی آنکھیں پریشانی سے اُس کے آنسوؤں سے تر چہرے کا طواف کر رہیں تھیں..

"مگر..."

وہ دونوں اپنی ہی پریشانیوں میں مبتلا تھے کہ اچانک ایناره کے ساتھ چپکا علی بے ہوش ہوتا زمین بوس ہوا..

"علی... علی.."

ایناره نے بدحواسی سے کہا اور دو زانو نیچے بیٹھ گئی آزاد جو صورتحال سمجھ نہ سکا تھا علی کو اُس کی گود میں بے ہوش پڑا دیکھ کر گھبرا گیا..

"میری جان.. علی میرے بیٹے.. کیا ہوا ہے علی آزاد کو.. "

وہ فوراً اینارہ پر جھکا، بے قصد بڑھنے والی اس قربت پر اینارہ سٹپٹا گئی آزاد کے قیمتی لباس سے اُٹھتی اود کی تیز اعصاب شکن خوشبو اُس کے ہاتھوں میں لرزش برپا کرنے لگی یوں اس طرح اُس کے نزدیک کوئی پہلی بار آیا تھا، آزاد نے بھی اینارہ کے ہاتھوں کی لرزش کو نوٹ کیا مگر اپنی آنکھوں کا دھوکہ جان کر نظرانداز کر دیا اور علی کو اُسکی آغوش سے اپنی گود میں منتقل کرتا وہ کھڑا ہو گیا..

"پلیز جلدی.. بے ہوش ہو گیا ہے، نبض بھی بہت سست روی سے چل رہی.. ہاسپٹل چلیں.."

ایناره نے اپنی کیفیت پس پشت ڈال کر صورتحال کے پیشِ نظر فوراً علی کا معائنہ کیا جس کی وجہ سے اُسکی اپنی سانس پھول گئی تھی آزاد کے قد تک پہنچنے کے لیے اُس نے ایڑیوں کے بل کھڑے ہو کر علی کی نبض چیک کی ..

آزاد اُس کی بات سن کر سر کو جنبش دیتا فوراً آگے بڑھا ساتھ ہی ویسٹ کوٹ کی جیب سے گاڑی کی چابی نکال کر ایناره کی جانب بڑھائی جو اُس نے کانپتے ہاتھوں سے تھام لی ..

" AAS-354

گاڑی کی نمبر پلیٹ ہے سامنے ہی کھڑی ہے اسکول کے بالکل .. آپ کار ان لاک کر کے اندر بیٹھائے تاکہ میں آپ کی گود میں علی کو دے سکوں .. "

آزاد نے جلدی جلدی اُس کو ہدایت دی جس پر ایناره سر کو اثبات میں ہلاتی تیزی سے آگے پیش رفت کر گئی.. اسکول کے گیٹ سے نکلتے ہی سامنے اُس کو آزاد کی سفید پراڈو کھڑی نظر آئی..

گاڑی ان لاک کرنے کے بعد پیچھے کا دروازہ کھول کر سیٹ پر پڑا لیپ ٹاپ اور تمام فائلز کو سائیڈ پر کر کے وہ اندر بیٹھی اور دروازہ پورا کھول دیا.. آزاد جو اُس کے پیچھے ہی تھا، اُس نے جھک کر ایناره کی گود میں علی کو دیا.. اس وقت سخت پریشان تھا اور زندگی میں پہلی بار الیہ سے شدید نفرت محسوس کر رہا تھا وہ..

"..احتیاط سے "

ایناره نے علی کا سر اپنی گود میں سیدھا کرتے ہوئے اپنی مخصوص نرم دھیمی آواز میں کہا، آزاد جو دروازہ بند کرنے لگا تھا ایک پل کو ٹھٹک کر رُک گیا.. کون تھی وہ لڑکی؟ کیا رشتہ تھا اُس کا علی سے جو اس قدر پریشان تھی وہ اس

کے لیے..وہ محض دیکھتا رہ گیا کچھ فاصلے پر بیٹھتی گُلابی چادر کے ہالے میں چھپی اس لڑکی کو جو بقول اُس کے بیٹے کے واقعی ایک فیری ہی ثابت ہو رہی تھی اُس کے بیٹے کے لئے..

"آزاد صاحب یہ..یہ گاڑی کی چابی.."

ایناره نے جب کچھ دیر گاڑی کو آگے بڑھتے نہ دیکھا تو ہڑبڑاہ کر آگے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب نظر دوڑائی جو خالی تھی مگر پھر اُس کو دروازے پر آویزاں دیکھ کر کانپتے ہاتھوں سے چابی آزاد کی طرف بڑھائی..

"شکریہ.."

آزاد نے اُس کے ہاتھ سے چابی لی اور دروازہ بند کر کے آگے بڑھ گیا..کچھ لمحوں بعد گاڑی ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی..

باہر کی دنیا چہل پہل، شور و غل میں مگن جبکہ گاڑی کے اندر کا ماحول بالکل خاموش افسردہ سا تھا، وہ دونوں ہی اپنی اپنی دائرہِ سوچ میں متفکر ایک دوسرے سے لاتعلق بنے رہے مگر دونوں ہی کے دل و دماغ پر صرف ایک ہی جذبہ حاوی تھا اور وہ تھا علی کے لئے فکر مندی..

UL KHAN WRITES

" داریاء یہ سب کیا ہے؟؟ کیا ڈرامہ کر رہی ہو تم بلال کے ساتھ؟؟ "
مائسہ نے تیوریاں چڑھا کر درشتی سے پوچھا..
" صبر کرو کچھ دیر میں پتا چل جائے گا.. "
جواب سنجیدگی سے دیا گیا ساتھ ہی سمارٹ واچ پر اُس نے ٹائم بھی دیکھا تھا..

" مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ تم کیا کرنا چاہ رہی ہو... "

مائسہ آگے اور بھی کچھ کہتی کہ دور سے اپنی جانب آتے بلال کو دیکھ کر رُک گئی وہ کرسی پیچھے دھکیل کر اٹھنے لگی تھی کہ داریاء نے آگے بڑھ کر اُسکا ہاتھ تھام لیا ..

" بیٹھ جاؤ سکون سے .. "

داریاء نے سختی سے اُسکو کہا جس پر مائسہ سوالیہ نظروں سے اُسکو گھورتی واپس بیٹھ گئی ..

" کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں ؟؟ "

بلال نے ان دونوں کو دیکھ کر مہذب انداز میں استفسار کیا ..

" بلال ٹائم ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو بات کرنے آئے ہو وہ کرو .. "

داریاء نے اُکتا کر کہا، پیریڈ ختم ہونے کے بعد بلال کو اُس نے صاف الفاظ میں سمجھا دیا تھا کہ جمعہ کے دن ہونے والی کارروائی کو چھوڑ کر وہ بس معافی مانگ لے چپ چاپ مائسہ سے جس پر وہ آرام سے راضی ہو گیا..

" مائسہ میں آپ سے سوری کہنا چاہتا ہوں، میں نے اُس دن کے اپنے رویے پر غور کیا جو بہت غیر مناسب تھا اس لیے مجھے معاف کر دیں آپ پلیز..
آئندہ میں کوشش کروں گا آپ سے کوئی بھی بات نہ کروں.. "
اُس کے ندامت بھرے انداز اور جھکی آنکھوں کو دیکھ کر مائسہ کی سحر انگیز سیاہ آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ بے یقینی اتری جس کو دیکھ کر داریاء کے لبوں کو تبسم نے آن گھیرا..

" مائسہ کیا آپ مجھے معاف کر سکتی ہیں؟؟ "
بلال نے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا..

"...اوکے ٹھیک ہے "

تھینکس..اب آئندہ آپ کو مجھ سے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہو گی "

"..یہ میرا وعدہ ہے آپ سے

بلال کی بات پر مائسہ نے محض سر کو اثبات میں ہلایا جسکو دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا

..وہاں سے چلا گیا

" پوچھ سکتی ہوں کیوں معاف کیا تم نے اُس کو؟؟ "

..ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکا کر آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے سوال کیا گیا

" Everybody deserves a second chance..

"

..مائسہ نے آہستگی سے کہا

" مجھے پتا ہے کیا لگ رہا ماہی؟؟ "

..داریاء متبسم لہجے میں بولی

" کیا لگ رہا؟؟ "

..مائسہ نے بھنویں اچکائیں

" مجھے لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے گراونڈ کلیر کر رہے ہیں اس ہینڈسم سٹرانجر کے لیے.. "

..داریاء کی بات سن کر مائسہ کے ہونٹوں کو شرمیلی سی مسکان نے چھوا

" ...اے لڑکی وہ ابھی تمہارے سامنے نہیں ہے جو ایسے مسکرا رہی ہو "

داریاء نے اُس کے سامنے ٹیبل پر ہاتھ بجایا جس سے سٹپٹا کر مائسہ سیدھی ہو بیٹھی..

اچھا بھئی.. لیکن ریہ ان کا فہان بھائی کا بزنس پارٹنر ہونا واقعی ایک بہت "
"..بڑا اتفاق ہے

مائسہ کے لہجے میں حیرت تھی..اس رات پارٹی سے آنے کے بعد علی نے ان دونوں کو پوری بات پوائنٹ ٹو پوائنٹ بتائی تھی جس کہ بعد تو بس صبح شام یہ ..ہی ذکر ہوتا دونوں کی زبانوں پر

" ..اتفاق نہیں معجزہ کہو "

..داریاء نے آنکھ مار کر کہا

ہاں ہاں..وہ ہی، خیر اللہ ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں اب تو کہ آگے کیا ہوگا..خیر "
" تمہیں پروفیسر خانزادہ سے ملنے نہیں جانا؟؟

..مائسہ نے اُسے یاد دلایا

" جانا تھا مگر وہ چلے گئے ہیں کل ویسے بھی انکا پیریڈ نہیں ہے ہمارے ساتھ تو
.. میں کل جا کر مل لوں گی "

.. داریاء نے لکڑی کی ٹیبل پر پڑا اورنج جوس کا کین اُٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا

" .. اچھا چلو پھر گھر چلتے ہیں "

.. مائسہ اپنا سامنا سمیت کر کھڑی ہو گئی

" .. ہمم چلو "

.. داریاء بھی اُس کے ہمراہ کیفٹا یرا کے بیرونی جانب بڑھ گئی

UL KHAN WRITES

" آزاد صاحب فکر کی کوئی بات نہیں علی کو ہیٹ سٹروک کی وجہ سے ڈی
.. ہائڈریشن ہو گئی تھی اس لیے بے ہوش ہو گئے تھے وہ "

ایناره نے روم سے باہر نکل کر لابی میں پریشان ٹہلتے آزاد سے کہا جو دروازہ کھلنے کی آواز پر فوراً اُس کے پاس چلا آیا تھا..

"خدا کا شکر ہے.. "

آزاد نے تشکر بھری سانس خارج کی..

" بہت شکریہ ڈاکٹر ایناره، میں آپ کا مشکور رہوں گا.. "

ایناره کے صبیح چہرے کو عقیدت سے دیکھتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہا..

اس لڑکی کا مقام اُس کے دل میں بلند ہوتا جا رہا تھا..

"کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ یہ تو میرا فرض تھا.. "

ایناره کا شرمندگی سے چہرہ سرخ پڑ گیا اوپر سے مقابل کی سیاہ بولتی آنکھیں الگ اُس کو شش و پنج میں مبتلا کرتی رہیں..

" آپ کا فرض محض علی کے اسٹیچیز لگانا تھا اس کے بعد سے جو کچھ آپ کرتی آ رہی ہیں وہ سب آپ کی خلوصِ نیت، آپ کی نیکی اور احساس ہے .. "

آزاد کھلے دل سے اُس کی تعریف کرنے لگا، اُس کے بھائیوں کے بعد یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے یوں اس طرح اُس کو سراہا تھا ..

" آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں ... "

ایناره نے بمشکل بھاری ہوتی پلکیں اُٹھا کر سامنے کھڑے خوش اخلاق، خوش گفتار اور نہایت پرکشش شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں اُس کے ہی چہرے پر جمی تھیں اور ہونٹ مسکراتے ہوئے، نظروں کا بے اختیار تصادم ہوا تو ایناره نے اگلی ہی ساعت نظریں واپس جھکا لیں ..

" میں بس حقیقت بیان کر رہا ہوں .. "

آزاد نے ہونٹ پر مبہم مسکراہٹ سجائے آہستگی سے کہا وہ اُس کی لرزتی پلکوں کی جھلمل کافی غور سے دیکھ رہا تھا.. واقعی وہ ایک بہت اچھی لڑکی تھی، اُس کو کچھ بھی حاصل نہ تھا اس سب سے مگر وہ پھر بھی اپنے حساس دل کی وجہ سے یہ سب کر رہی تھی الیہ کی اتنی گھٹیا باتیں سننے کے باوجود بھی..

" بہت شکریہ.. میں نے علی کو ڈرپ لگا دی ہے جیسے ہی وہ ختم ہو جائے گی آپ اُنہیں لے کر جا سکتے ہیں.. "

اینارہ نے خود کو نارمل کر کے ہونٹوں پر واپس پروفیشنل مسکراہٹ پیسٹ کی اور سر اُٹھا کر اُس کو دیکھتے ہوئے سنجید گی سے کہا، پر اعتماد اور نہ شرمانے کی ایک معصومانہ کوشش جس کو دیکھ کر آزاد کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی..

" لگتا ہے میں پکڑی گئی.. "

ایناره نے دل ہی دل میں خود کو ملامت کرتے ہوئے سوچا.. "میں کیوں اس طرح ریکٹ کر رہیں ہوں ان کے سامنے..؟؟" جھنجلا کر خود سے سوال کیا .. بھنویں بھی سوالیہ انداز میں اٹھیں تھیں جس کو آزاد نے بھانپ لیا

" کچھ کہنا چاہتیں ہیں؟؟ "

.. بھاری گھمبیر آواز میں پوچھا گیا

"..نہ.. نہیں.. بس اب میں چلتی ہوں.. اللہ حافظ "

.. ایناره نے جلدی سے کہا اور اُس کے برابر سے ہوتی آگے بڑھ گئ

"..ایک منٹ سنیں "

.. آزاد کو نہ جانے کیا سوجھی وہ اُس کو پکار بیٹھا

"..ج..جی "

.. ایناره گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کرتی واپس ازاد کی طرف مڑی

" علی کے جاگنے پر اُس سے کیا کہوں، کہ اُسکی فیری کہاں گئی ؟؟ "

گہری نظروں سے اُس کو دیکھتے ہوئے متبسم لہجے میں استفسار کیا گیا مگر چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے..

" .. کہہ دیجیۓ گا کہ اب وہ مجھ سے ملنے آۓ "

ایناره نے تیزی سے کہا اور ہوا کے دوش پہ سوار وہاں سے نکل گئی جبکہ اپنی پشت پر پرکشش مردانہ مدھم قہقہہ بخوبی سنا تھا اور کسی کی مسلسل نظریں اُس نے لابی کے آخری سرے تک خود پر ٹکیں محسوس کی..

UL KHAN WRITES

آنکھوں کے در پہ بیٹھے ہیں

کچھ یار پرانے اور ایک تم

دل سے ہو کر گزرے میرے

وہ بیتے زمانے اور ایک تم

- Ehd e wafa -

راحت فتح علی خان

وہ کار سے ٹیک لگائے کھڑا ہاسپٹل کے باہر اینارہ کا انتظار کر رہا تھا جب سلور سپورٹیج اُس کی کار کے برابر آ کر رکی آریس نے سرسری نظر اُس گاڑی پر ڈالی اور واپس ہاتھ میں تھامے موبائل فون پر مصروف ہو گیا..

"..آریس "

انجان آواز اُس کو اپنے بہت نزدیک سنائی دی آریس نے گردن موڑ کر اس جانب دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی..

" شیخ؟؟؟ ہے ناں؟؟ "

..آریس بھی مقابل کو پہچان گیا شناسائی کی چمک بھوری آنکھوں میں ابھری

"ارے بھائی ہاں وہ ہی ہوں.. تو کیسا ہے یار؟؟ "

سیہان مسکرا کر پرجوش ہوتا اگلے ہی پل اس سے بغل گیر ہو گیا آریس نے بھی خوشگوار حیرت میں مبتلا اُسکی پشت تھپکی تھی..

" میں ٹھیک ہوں الحمدللہ تم سناؤ، مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا بھائی تمہیں دیکھ کر.. کتنے سے ہوتے تھے تم.."

آریس نے سیہان کی پرکشش شخصیت دیکھ کر اُس کو سراہا..

" اور مجھے خود پر یقین نہیں آرہا کہ میں نے اُس اسکول والے جھانکڑ آریس

اور تم میں ایسی کونسی مشابہت دیکھی کہ تمہیں پکار بیٹھا.. ویسے شکر ہے کہ تم

وہ ہی ہو ورنہ عجیب اب نارمل سین ہو جاتا..."

.. سیہان کی بات سن کر وہ دونوں ہی قہقہے لگا کر ہنس پڑے

" یار تم لوگ کہاں چلے گئے تھے اچانک.. ان پندرہ سالوں میں ہمارا ایک

بھی بار رابطہ نہ ہو سکا .. "

.. سیہان نے اُس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے سوال کیا

" یار بس ابو اور امی کی پوسٹنگ پاکستان کر دی گئی تو ہمیں کویت سے واپس

یہاں شفٹ ہونا پڑا جلدی جلدی میں.. تبھی نہ اسکول انفارم کر سکے نہ ہی تم

سب کو.. "

.. آریس نے مسکرا کر بتایا.. جس پر سیہان نے سر کو اثبات میں جنبش دی

" اچھا چلو ٹھیک ہے.. معظم انکل کیسے ہیں اور آنٹی ؟؟ "

سیہان نے ایک اور سوال کیا جس کے نتیجے میں آریس کے چہرے پر سایہ سا آکر گزرا..

"دونوں ہمارے ساتھ نہیں، انتقال ہو گیا تھا پانچ سال قبل.. "

آریس نے زمین کو گھورتے ہوئے مدھم آواز میں کہا..

" یار معذرت خواہ ہوں مجھے یہ سوال نہیں کرنا چاہیے تھا.. اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین.. "

سیہان نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا..

" ارے یار کوئی بات نہیں بس جو اللہ کی مرضی تھی وہ ہو گیا.. تو سنا شادی کرلی اُس سے ؟؟ "

آریس نے فوراً خود کو نارمل کرتے ہوئے شرارتی انداز استفسار کیا..

اُس کواب بھی یاد تھا کہ وہ دونوں ساتھ پڑھتے تھے ایٹھ کلاس میں اور اُس کی بہن اور آئیلین ہوتیں تھی فائیو کلاس میں جب ہر لمحے سیہان کی زبان پر آئیلین کا زکر ہوتا اسکول میں رہتے ہوئے پورا وقت اُس کو آئیلین کی فکر ہوتی تھی..

" ابھی کہاں بھائی، ابھی تو اظہار کرنے کے ہی چکروں میں ہوں.."

سیہان مصنوعی افسردگی سے گویا ہوا جس پر آریس کا قہقہہ بلند اور بے ساختہ تھا..

" لیکن ایک منٹ.. تجھے کیسے پتا کہ میں اُس سے شادی کرنا چاہتا ہوں..؟ "

سیہان مشکوک ہوا جس پر آریس نے ایک زوردار ڈھپ اُس کے کندھے پر رسید کی..

بھائی بچپن میں جو فکر تھی، جوانی میں پہنچ کر محبت میں ہی بدل گئی ہو گی "
ناں.. عجیب آدمی ہو ویسے تم نے اظہار کیوں نہ کیا اب تک؟؟ تم سے اس
" .. سستی کی امید نہ کئے تھے ہم

آریس نے منہ کے زاویہ بگاڑ کر کہا، وہ دونوں واپس اسکول ٹائم میں چلے گئے
جب وہ دونوں ایک دوسرے کے بسٹ فرینڈز ہوا کرتے تھے.. صحیح کہتے
ہیں زندگی میں جتنے بھی دوست بنالو مگر جو اسکول کے دوستوں کی بات ہوتی
.. ہے وہ کسی اور دوست کی نہیں ہوتی

" .. بیٹا فرصت سے ملو تو تمہیں بتاؤں سستی نہیں بس خوفزدہ ہوں "
.. سیہان نے آنکھیں گھما کر کہا
" کیوں؟؟ وہ پھنے خان اب بھی ویسی ہی ہے؟؟ "

آریس نے نو سالہ چھوٹی سی سبز چمکتی آنکھوں والی آئیلین کو یاد کیا جو اسکول میں اینارہ کو تنگ کرنے والے بچوں کو ہمیشہ مار لگاتی تھی.. پورے اسکول میں چھوٹی بدمعاش کے نام سے مشہور تھی وہ..

"اس سے کئی گناہ زیادہ ہو گئی ہے اب.. خیر تم بتاؤ اپنا تم نے کرلی شادی...؟؟"

سیہان کے سوال پر آریس کی آنکھوں کے سامنے بے اختیار کسی کی من موہنی صورت لہرائی جس کو سوچ کر وہ مبہم سا مسکرا دیا..

"نہیں بھائی.. ابھی کوئی ارادہ نہیں.."

اپنی سوچوں پر لعنت بھیج کر اُس نے فوراً لا تعلقی سے جواب دیا..

"کیوں اپنا تو سمجھ آتا ہے کہ کسی کے عشق میں گرفتار ہیں.. تمہاری کیا مجبوری ہے؟؟ کہیں تم بھی تو..."

آدھی بات سیہان نے جان بوجھ کر ادھوری ہی رہنے دی آریس نے افسوس

..سے سر جھٹکا

"..توبہ کر بھائی.. بلاوجہ مجھے نہ گھسیٹ اس سب میں "

..آریس نے جان چھڑانے والا انداز اختیار کیا

..کیوں تو کیا کسی اور میں دلچسپی رکھتا ہے..دیکھ بھائی میں ایسا ویسا لڑکا نہیں "

"

سیہان خوفزدہ ہونے کی بھرپور اداکاری کرتا آریس سے دور ہوا جس کی

..بھوری ہلکی داڑھی میں پوشیدہ ڈمپل مسلسل نمایاں تھا

"..کچھ چیزیں کبھی نہیں بدلتی.. تو اب بھی اُتنا ہی کمینہ ہے "

آریس نے آگے بڑھ کر اُس کے کشادہ سینے پر مکُہ رسید کیا جس پر سیہان کراہتا

..ہوا سینہ مسلنے لگا

"..بہت ہاتھ چل رہے ہیں تیرے بیٹا "

.. سیہان نے اُس کو آنکھوں ہی آنکھوں میں وارن کیا

" .. تو تھوڑے تو بھی چلا لے "

.. آریس بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا

"..اچھا تو رُک "

.. یہ کہتا سیہان مکّہ تانتے ہوئے اُس کی جانب بڑھا

" ارے یہ کیا کر رہے ہیں آپ.. دور ہوں میرے لالہ سے ؟؟ "

ایناره جو پارکنگ میں اپنے بھائی کو ڈھونڈ رہی تھی یہاں یہ منظر دیکھ کر بھاگتی

.. ہوئی ہڑبڑاہ کر ان دونوں کے بیچ میں آئی

سیہان اور آریس نے لب بھینچ کر مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے ایک

دوسرے کو دیکھا اور پھر ایناره کو جس کے تاثرات دیکھ کر اب دونوں کے

لیے ہنسی روکنا محال ہونے لگا اور دونوں کا ہم وقت بھاری بلند قہقہہ کھلی فضا میں گونجا.. ایناره حیران کھڑی دونوں کو باری باری آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی..

" تم ڈاپٹر بن گئی ؟؟ "

سیہان نے ہنسنے کے درمیان ایناره سے استفسار کیا..

ایناره نے سوالیہ نگاہوں سے اپنے بھائی کو دیکھا جس کی سفید رنگت ہنسی کی شدت کے باعث سرخ ہو رہی تھی سیہان کا حال بھی ہو بہو آریس ہی کے جیسا تھا..

" سیہان بھائی ؟؟ "

لفظ 'ڈاپٹر' پر جب اُس نے غور کیا تو اُس کی یادداشت پر فوراً واضح ہو گیا کہ بچپن میں اُس کے لالہ کا دوست سیہان ہی تھا جو اُس کو ڈاکٹر بننے پر چڑایا کرتا تھا.. کیونکہ وہ ہمیشہ ڈاکٹر کو ڈاپٹر بولتی تھی..

" جی بالکل شکر ہے آپ نے چانٹا مارنے سے پہلے پہچان لیا مجھے.."
سیہان نے مسکرا کر کہا جس پر ایناره نے خوشگوار حیرت سے سامنے کھڑے لائٹ بلو ڈریس شرٹ اور ڈارک بلو ڈریس پینٹ میں ملبوس خوبرو شخص کو دیکھا..

" آپ یہاں کیسے ؟؟اور کیسے ہیں آپ ؟؟ "
ایناره نے مسکرا کر سوال کیا..

" دیکھ بہنوں کو ہی بھائیوں کا خیال ہوتا ہے.. کب سے یہاں تیرے ساتھ کھڑا ہوں تو نے جھوٹے منہ نہیں پوچھا مجھ سے کہ کیوں آیا ہوں میں یہاں.. "

.. سیہان نے آریس کو کھڑی سنائی

" خوش رہو.. "

.. سیہان نے اپنائیت سے ایناره کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا

" یار ٹیسٹ کروانے آیا ہوں کورونا کا بس مجھے معمولی سا شک تھا اس ہفتے لاہور کی فلائٹ ہے میری تو سوچا وقت ضائع کرنے کے بجائے کروالوں ٹیسٹ اچھا ہے دو دن بعد رپورٹس بھی مل جائیں گی.. "

.. سیہان کی بات سن کر ایناره مسکرادی

" بھائی دو دن کی کیا ضرورت ہے رپورٹ میں آج شام تک ہی میل کروا دوں گی آپ کو .. "

اینارہ کی بات سن کر سیہان نے متبسم ہوتے آریس کو دیکھا جو فخریہ نظروں سے اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا ..

" واہ بھئی .. آپ تو سچ مچ کی ڈاکٹر بن گئی .. باقی ساری فیورزاب میں ڈن سمجھوں ؟؟ "

" جی جی بالکل چلیں اب چلتے ہیں تاکہ میں بات کرلوں لیب میں .. "

اینارہ یہ کہہ کر واپس ہسپتال کی جانب بڑھ گئی ..

" یار کتنی بڑی ہو گئی ہے ماشاءاللہ سے .. آخری بار آٹھ سال کا دیکھا تھا میں نے اسے .. "

سیہان نے اینارہ کی پشت دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے آریس سے کہا..اُس کے لہجے میں واضح ستائش تھی..

"..ہاں یار بس وقت گزرتے دیر تھوڑی لگتی ہے"

آریس کی بات پر اُس نے سر کو خفیف سے جنبش دی..واقعی وقت برق رفتاری سے گزر رہا تھا ان سب کو ماضی کا حصہ بناتے ہوئے جو اُس کی رفتار سے مقابلہ نہ کر سکے..

UL

"..محتشم میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں"

منتہا نے جھنجھلا کر کہا، یونیورسٹی سے پک کرنے کے بعد محتشم اُس کو قریبی کیفے میں لے آیا تھا..

"...تو میں نے مذاق کیا ہی کب ؟؟ سچ ہی تو کہہ رہا ہوں میں "

محتشم نے گہری نظروں سے اُس کے حسین چہرے کو تکتے ہوئے کہا جس نے لمحے بھر کو اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا تھا ..

" آپ کو ڈر نہیں لگتا کیا؟؟ اگر یہاں آپ کا یا میرے گھر کا کوئی فرد پہنچ گیا تو ؟؟ "

منتہا مزید جھنجھلائی اور اپنا نقاب واپس گرا لیا.. محتشم نے بے بسی سے اُس کی سبز چمکتی آنکھوں میں جھانکا... ملک اور سہگل خاندان کے درمیان برسوں سے جائیداد کے تنازع پر کشید گی تھی مگر حال ہی میں ملک خاندان کے گدی نشین کی جانب سے چلائی گئی گولی جو کہ سراسر شکار کے حوالے سے چلائی گئی تھی جہانزیب کو زخمی کر گئی جس کی وجہ سے برسوں پرانی کشید گی اب خونی دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی ..

" نہیں ڈرتا میں کسی سے.. جس کو آنا ہے خوشی سے آئے، زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا ان دونوں خاندانوں کو زمین کے علاوہ ایک اور بات پر لڑنے کا موقع مل جائے گا اور وہ ہے میرا قتل.. "

اُس کی بات سن کر ہڑبڑاتے ہوئے منتہا نے اپنا نرم ہاتھ بے اختیار محتشم کے ہونٹوں پر رکھ دیا.. اس دیدہ دلیری پر محتشم ہکا بکا رہ گیا..

" خدا کا واسطہ ہے آپ کو محتشم.. آپ ایسی باتیں نہ کیا کریں آپ کو کچھ ہو گیا تو میں بھی نہیں جی سکوں گی.. "

منتہا روہانسی آواز گویا ہوئی.. اُس کو ویسے ہی دونوں خاندانوں کی دشمنی سے خوف آتا تھا اوپر سے محتشم کی یہ عجیب و غریب باتیں..

" اچھّا نہیں کرتا ایسی باتیں.. ویسے میں نے فیصلہ کر لیا ہے.. "

محتشم نے محبت پاش نگاہوں سے اُس کو تکتے ہوئے کہا..

" کیا؟؟ "

" میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں امی جان سے بات کروں گا.. مجھے تم سے محبت ہے، مجھے نہیں پرواہ اب دونوں خاندانوں کی لڑائی کی.. "

محتشم نے اٹل لہجے میں کہا، منتہا کو ہر وقت محبت لٹاتی ان سرمئی آنکھوں سے خوف سا محسوس ہو رہا تھا..

" اور اگر آغا جان یا بڑے بھیانے آپ کو کچھ کر دیا تو؟؟ وہ تو ویسے بھی آپ سے بہت خار کھاتے ہیں محتشم.. "

منتہا خوف سے لرزتے لہجے میں کہنے لگی...

" میں تمہیں بتا چکا ہوں منتہا اب مجھے نہیں ہے کسی کا خوف.. اب بس میں تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں اس سے پہلے کے کہیں دیر نہ ہو جائے.. "

محتشم نے پر سوچ انداز میں کہا.. ملک حویلی میں موجود اپنے خُفیہ ذرائع سے یہ معلومات حاصل کی تھی اُس نے کہ ملک حویلی والے منتہا کے لیے شہر سے آئے ہوئے کسی بزنس مین کے رشتے کے بارے میں سوچ رہے ہیں اور جس دن سے اُس کو یہ بات پتا چلی تھی اُس کی راتوں کی نیندیں اُس پر حرام تھیں..

"کچھ.. کچھ ہوا ہے کیا محتشم؟؟"

منتہا کے خوف سے لرزتے ہونٹ نقاب کے پیچھے چھُپے اُس نے بخوبی دیکھے اور فوراً آنکھیں پھیر لیں..

"نہیں کچھ نہیں ہوا لیکن کچھ ہو بھی سکتا ہے.. بس اس لئے تم تیار کر لو خود کو.. اب دشمن کے گھر میں دل لگالیا ہے تو دل کو مضبوط بھی کرنا ہو گا میری جان.."

محتشم کی بات سن کر اُس نے بمشکل سر کو اثبات میں جنبش دی..

"..چلو میں تمہیں واپس یونیورسٹی چھوڑ دیتا ہوں "

گاڑی کی چابی اٹھاتا وہ کھڑا ہو گیا جس کے بعد چھوٹے سے کیفے سے وہ دونوں آگے پیچھے باہر نکلے تھے..

"..جی صاحب چھوٹی بی بی ابھی ابھی نکلیں ہیں یہاں سے "

ان کی گاڑی جب کیفے کے احاطے سے دور نکل گئی تو اندر کونے میں موجود ایک انجان آدمی جوان پر نظر رکھے ہوئے تھا کیفے سے باہر نکل کر قریبی پی سی او جا پہنچا اور کان سے فون لگا کر سرگوشیانہ لہجے میں بولا..

"..ٹھیک ہے صاحب میں اگلے حکم کا منتظر رہوں گا "

اُس کی بات سن کر دوسری جانب سے کال منقطع کر دی گئی.. عنقریب کچھ بہت قربناک ہونا نزدیک تھا..

وسیع ٹیبل جو کئی طرح کے لوازمات سے سجی سحر انگیز خشبو بکھیر رہی تھی اُس کے گرد موجود آٹھ کرسیوں میں سے محض دو کرسیوں پر بیٹھے وہ دونوں افراد رات کا کھانا خاموشی سے تناول کر رہے تھے..

"..داریاء فرائیڈ رائیس لو "

اپنی پلیٹ میں موجو کھانے کو کھانے کے بجائے اُس کے ساتھ کھیلتی داریاء کی پلیٹ میں اصفہان نے مزید چاول ڈالے جس پر داریاء ہڑ بڑاہ کر سیدھی ہوئی..

"..بھائی نہیں..مجھے بھوک نہیں ہے "

..داریاء نے پلیٹ دور دھکیل کر دھیمی آواز میں کہا

میں بہت دیر سے تمہیں نوٹ کر رہا ہوں، کوئی بات ہے؟؟ کیا پریشان ہو "

" تم؟؟

..اصفہان جو پہلے ہی داریاء کی وجہ سے فکر مند تھا بالآخر سوال کر بیٹھا

" .. نہیں.. بھائی بس ایسے ہی "

داریاء پریشان نہیں تھی بس طبعیت میں بوجھل پن سا تھا شام سے اور اس چیز کی وجہ تھی اپڈیٹ کی گئی کلاس گروپ لسٹ جس میں مائسہ کا گروپ تو بلال کے ساتھ نہیں مگر اُس کا اپنا گروپ بلال کا ساتھ بنادیا گیا تھا پروفیسر ..خانزادہ کی جانب سے

ان سے گلہ نہیں تھا اُسے مگر یہ بات ضرور تھی کہ وہ اپنے گروپ سے خوش نہیں تھی.. بلال کتنا نالائق تھا اس سے پوری یونیورسٹی واقف تھی اور

گروپ ورک کا مطلب دو لوگوں کا ایک ساتھ مل کر کام کرنا جو اُس کو کم از کم اپنے گروپ میں تو ممکن ہوتا نظر نہیں آیا ..

" ایسے ہی کوئی پریشان نہیں ہوتا بتاؤ شاباش کیا بات ہے ؟؟ "

اصفہان نے اپنی پرنسز کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر اُس کو محبت سے پچکار ..

" بھائی یونیورسٹی کی ٹینشن ہے بس ... "

داریاء کی بات سن کر وہ فوراً الرٹ ہوا یکدم اُس کو یاد آیا کہ جمعہ والے دن کی کیمرا ریکارڈنگز اُس نے چیک نہیں کی تھیں اب تک ..

" یونیورسٹی میں کیا پروبلم ہے ؟؟ کوئی تنگ کر رہا ہے آپ کو ؟؟ "

اصفہان اپنی پلیٹ سائیڈ پر رکھتا اب پوری طرح سے داریاء کی جانب متوجہ تھا جس کو دیکھ کر وہ فوراً گھبرا گئی ..

" نہیں بھائی.. کوئی تنگ نہیں کر رہا اور کسی کی اتنی مجال ہے بھی نہیں کہ اصفہان سہگل کی بہن داریاء سہگل کو تنگ کرے.. "

داریاء نے پرجوش ہو کر کہا مگر اُس کے لہجے میں تیرتی پریشان جواب بھی تھی.. اصفہان لمحوں میں بھانپ گیا

" اچھا پھر کیا مسئلہ ہے..؟ "

ایک بار پھر سوال کیا گیا..

" بس ہر گزرتے دن کے ساتھ پڑھائی مشکل ہوتی جارہی ہے بس اس ہی کی ٹینشن ہے بھائی.. "

داریاء نے نظریں جھکا کر کہا..

" کوئی بات نہیں میری جان.. وقت کے ساتھ ساتھ تمہیں عادت ہو جائے گی.. ویسے بھی تم سب سے بہترین سٹوڈینٹ ہو اپنے ایر کی تو تمہیں تو دیکھنا سب نارمل لگنے لگے گا جلد ہی.. "

..اصفہان نرمی سے گویا ہوا

" I hope so.. "

..پریشانی ہنوز عیاں تھی اُس کے انداز میں

" Are you sure there's nothing else you wanna talk about ?? "

(کیا تمہیں یقین ہے کہ کوئی اور بات نہیں کرنی تمہیں)

سنجیدہ بھاری آواز ڈائننگ ہال میں گونجی جس کو سن کر داریاء کی ہتھیلیاں نم پڑ گئیں..وہ مسلسل آدھا سچ بتا رہی تھی اپنے بھائی کو..اب بھی محض سر نفی میں ہلا دیا..

"okay princess, now finish your meal.."

داریاء کی آگے کھسکائی ہوئی پلیٹ واپس اُس کے سامنے رکھ کر وہ خود بھی مسکرا کر ڈنر کرنے لگا، یہ مسکراہٹ وقتی اور داریاء کے بچوں کی طرح منہ بنانے کی مرہونِ منت تھی ورنہ اندرونی جنگ کا شکار تھا وہ اس وقت.. فیصلہ کر لیا تھا کہ یونیورسٹی جا کر اُس ٹیچر سے بات کرے گا جو نیا اپوئینٹ ہوا ہے وہاں اور داریاء کے ساتھ ایک دفعہ دیکھا بھی گیا ہے..

UL KHAN WRITES

گھر آتے ہی وہ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد سونے کمرے میں چلی گئی پھر جب رات میں بارہ بجے کے قریب آنکھ کھُلی اور پیاس حد سے زیادہ لگی تو بھورے بال اونچے جوڑے میں قید کر کے کندھوں پر ڈوپٹہ پھیلاتی نیچے آ گئی..

کچن میں اس وقت کون ہے ؟ ؟ اوہاں یقیناً لالہ ہونگے ان کو ہی رات میں "
".. بھوک لگتی ہے

اینارہ اپنی سوچ پر متبسم ہوتی آگے بڑھی مگر کچن کی چوکھٹ پر پہنچ کر فریج کے ساتھ لگے کھڑے پانی پیتے احسن پر نظر پڑتے ہی وہ اُلٹے قدموں واپس پلٹی مگر تب تک کافی دیر ہو چکی تھی ..

"ارے اینارہ.. کہاں بھاگ رہی ہو مجھے دیکھ کر ؟ ؟ "

احسن کی آواز اپنے عقب سے سن کر نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کو وہاں رُکنا پڑا .. ورنہ بھابھی کی باتوں کے بعد اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک وہ یہاں ہو گا اُس کے سامنے نہیں آئے گی .. ابھی بھی معلوم ہوتا کہ احسن واپس آگیا ہے تو کمرے سے ہی نہ باہر نکلتی وہ اپنے ..

".. نہیں .. مجھے لگا میرا فون بج رہا ہے تو اس لیے "

اس وقت جو سمجھ آیا کہہ دیا.. احسن کچن سے نکلتا خاصی دلچسپی سے اینارہ کا
.. جائزہ لینے لگا

اینارہ نے غیر ارادی طور پر اپنے کندھوں پر پھیلا ڈوپٹہ سر پر صحیح سے لے
.. لیا

" اچھا تم کیسی ہو؟؟ آخری دفعہ تمہیں دیکھا تھا تو تم پندرہ سال کی تھی ماشاء
".. اللہ کتنی بڑی ہو گئی ہو اور خوبصورت بھی

احسن کا دیکھنے کا انداز کچھ عجیب لگ رہا تھا اُسے.. اوپر سے بھابھی کے وہاں
.. پہنچ جانے کا خوف الگ

" .. میں ٹھیک ہوں.. احسن بھائی اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ "

اینارہ نے جلدی سے کہہ کر اپنی جان چھڑائی اور مڑ کر سیڑھیوں کی جانب
.. بڑھ گئی اپنے پیچھے آتی احسن کی آوازوں کو نظر انداز کرتے ہوئے

آج سیہان بھائی سے بھی ملاقات ہوئی تھی ہماری وہ تو مجھے ایسے نہیں دیکھ "
" ..رہے تھے جیسے احسن بھائی نے دیکھا مجھے

..ایناره نے دروازه بند کر کے فوراً کنڈی اوپر چڑھائی

نہیں شاید یہ میرا وہم ہے اصل میں بھابھی نے خوفزدہ اتنا کر دیا ہے کہ "
عجیب سی باتیں ذہن میں آنے لگیں ہیں میرے..پیاس بھی لگ رہی ہے..
" .. خیر کیا کر سکتے ہیں صبح ہی پی لوں گی پانی

ایناره افسردگی سے سوچ کر واپس بیڈ پر جالیٹی.. تھکاوٹ اتنی ہوتی تھی نائٹ
.. شفٹ کے بعد کے کچھ ہی لمحوں میں نیند آجایا کرتی اُسے

UL KHAN WRITES

رپورٹس تو کلیر ہی ہیں.. میں نے تو بس کنفرم کرنے کے لیے کروایا تھا "
".. ٹیسٹ

ڈی ایچ اے جیسے پرسکون علاقے میں بنے خوبصورت وڈن کیفے میں وہ دونوں صبح کا ناشتہ کرنے آئے تھے جس کے بعد سیہان کو ائیرپورٹ جانا
.. تھا

اچھا ہے تم ٹینشن فری ہو گئے.. اور پرانے دوستوں سے بھی ملاقات ہو گئی "
" .. تمہاری
.. کافی کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا

".. ہاں اس بات سے میں سب سے زیادہ خوش ہوں "
.. سیہان نے مسکرا کر کہا

تم واپس آ جاؤ تو کوئی گیٹ ٹو گیدر رکھتے ہیں.. ویسے میں اینارہ سے تو ملنے "
" .. جاؤنگی ہی

آئیلین کی بات سن کر سیہان نے سر اثبات میں ہلایا وہ کچھ کھویا کھویا سا لگ
.. رہا تھا اُسے

" کیا ہوا ہے سیہان ؟؟ طبعیت ٹھیک ہے تمہاری ؟؟ "
.. اُس کی جھکی پر سوچ نظریں آئیلین کے سوال پر اُٹھیں
ایک بات ہے جو کرنا چاہتا ہوں تم سے مگر سمجھ نہیں آ رہا کہ ابھی کروں یا "
" .. لاہور سے آنے کے بعد
.. آئیلین نے اُس کو دیکھ کر آئبروز سوالیہ انداز میں اٹھائیں

تمہیں مجھ سے بات کرنے کے لیے بھی سوچنا پڑ رہا ہے اب.. ؟" طنزیہ "
.. انداز میں کہا گیا

" .. سوچنا پڑتا ہے خیر .. میں تم سے "

وہ ابھی آگے کچھ کہتا کہ پیچھے سے آتے ویٹر کے ہاتھ میں موجود ٹرے جوس سمیت سیہان کی وائٹ بے داغ ہائے نیک ٹی شرٹ پر بد نما داغ چھوڑ گئی ..

" sir I'm really sorry sir.. Please accept my apology.. I'm very very sorry..

" .. میں آپ کی شرٹ صاف کر دیتا ہوں

ویٹر گھبرا کر ٹیبل پر پڑے ٹشو سے اُسکی شرٹ صاف کرنے لگا مگر نشان پکے تھے ایسے تھوڑی جاتے ..

" .. آپ کیا نیند میں تھے جو پورا گلاس ہی اُلٹ دیا یہاں "

.. آئیلین نے غصے سے ویٹر کو گھورتے ہوئے کہا

" .. مس مجھ سے غلطی ہو گئی پلیز مجھے معاف کر دیں "

ویٹر نے روہانسی ہو کر آئیلین کو دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ جوڑ دئے جس پر وہ لب بھینچتی خاموش ہو گئی ..

" .. کوئی بات نہیں دوست .. تم چھوڑ دو میں شرٹ چینج کر لوں گا "

سیہان نے جینس کی جیب میں سے وائلٹ نکالا اور پیسے ٹیبل پر رکھ کر کھڑا ہو گیا ..

" .. بہت شکریہ سر .. بہت بہت شکریہ "

ویٹر تشکر بھرے لہجے میں کہا وہ اُس کا مشکور ہو رہا تھا ..

" کوئی بات نہیں .. آئیلین ابھی فلائٹ میں ایک گھنٹہ ہے گھر چلتے ہیں .. فریش ہو کر میں ائیر پورٹ کے لیے نکل جاؤں گا .. "

وہ اور آئیلین ہم قدم ہوتے کیفے سے باہر نکل گئے بغیر وہ بات کئے جو بے حد ضروری تھی.. کچھ لمحوں بعد دونوں کی گاڑیاں آگے پیچھے اپنی منزل کی جانب گامزن ہو چکیں تھیں..

" ہیلو سر السلام علیکم.. جی سر کام ہو گیا.. میں نے جوس گرا دیا ان پر اور ان کے پاس ٹائم بھی نہیں ہے کہ وہ بات کر سکیں ایک دوسرے سے.. "

ویٹر جوان کو دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا ان کے چلے جانے کی تصدیق کرنے کے بعد کیفے میں موجود ایک الگ تھلگ کونے میں آکر فون کان سے لگاتے ہوئے کہنے لگا..

" تمہارے پیسے تمہیں مل جائیں گے.. اب یہ فون جا کر توڑ دو یا سم ضائع کرو مگر دوبارہ یہ نمبر ایکٹو نہیں ہونا چاہیے.. "

دوسری طرف سے آتی آواز کو سن کر وہ کچھ کہنے کے لئے لب وا کرنے ہی لگا تھا کہ کال منقطع کر دی گئی.. لڑکے نے موبائل کو گھورتے ہوئے فوراً موبائل بند کیا اور سم کارڈ موبائل میں سے نکال کر دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا..

" .. پلیز ہم سے آرڈر لے لیں "

دور ٹیبلز سے آواز آئی..

"..جی سر آیا "

مہذب انداز میں کہتا اب وہ آگے بڑھ گیا تھا..

UL KHAN WRITES

اپنے روم میں موجود وہ لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں ٹکائے بیٹھا کام میں مصروف تھا.. جب روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ایک انجان شخص اُس کے آفس میں داخل ہوا، آریس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے کیونکہ کوئی اس طرح بغیر اجازت کے اُس کے روم میں نہیں آیا کرتا تھا..

"..جی فرمائیں کس سے ملنا ہے آپ کو "

لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے کرتے ہوئے اُس نے تیوریاں چڑھا کر کہا.. اندر آنے والے شخص نے سرد نظروں سے ریوالونگ چیئر پر بیٹھے نوجوان کا جائزہ لیا جو شکل اور حلیے سے اچھے گھرانے کا معلوم ہو رہا تھا..

" .. تمہارے آفس میں آیا ہوں تو یقیناً تم سے ہی ملنا ہو گا "

اصفہان کی بھاری سپاٹ آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجی.. اپنے مخصوص شاہانہ انداز میں آگے بڑھتا وہ ٹیبل کے دوسری جانب پڑی کرسی

گھسیٹ کر بیٹھ گیا.. آریس کے ماتھے پر پڑتے بل گہرے ہوتے گئے اُس دراز قامت انجان شخص کی بے تکلفی اور بدتہذیبی دیکھ کر ..

" کیا میں آپ کو جانتا ہوں ؟؟ "

آنکھوں پر چڑھا چشمہ اُتار کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُس نے سخت لہجے میں سوال کیا ..

تمہیں پوچھنا چاہیے تھا کہ کیا آپ مجھے جانتے ہیں.. اتنے بچوں کو پڑھاتے " ہو کس وقت، کونسا سوال کرنا ہے کیا اتنا بھی نہیں جانتے تم پروفیسر ؟؟ "

اصفہان کا لہجہ سراسر تضحیک آمیز تھا آریس کے جبڑے اُسکی باتیں سن کر تن گئے ہاتھ مٹھیوں کی صورت ایک دوسرے میں بھنچتے جانے لگے ..

"آپ اپنی حد میں رہیں تو بہتر ہو گا.. نہ میں نے آپ کو اپنے کمرے میں آنے کی اجازت دی، نہ ہی اپنے سامنے بیٹھنے کی تو بہتر ہو گا کہ آپ اٹھیں اور چلے جائیں یہاں سے.."

آریس نے گہری سانس لے کر ابلتے طیش پر قابو پاتے ہوئے تحمل سے کہا جس کے نتیجے میں اصفہان کا فلک شگاف قہقہہ کمرے میں گونجا تھا...

"تمہاری خوش قسمتی ہے یہ کہ میں اب تک صرف تم سے بات ہی کر رہا ہوں ورنہ دل تو چاہ رہا تھا اس جہان تمہیں پہنچا دوں جہاں سے تمہاری واپسی نہ ممکن ہے.."

سرمئی آنکھوں میں چنگاریاں برپا تھیں، لہجہ نہایت سرد مگر قہر میں ڈوبا ہوا.. آریس اُس کے اس قدر شعلہ بیانی کی وجہ سمجھ نہ سکا..

" یقیناً آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے.. میں آپ کو جانتا تک نہیں ہوں تو اس قسم کی فالتو بکواس آپ کیوں کر رہے ہیں؟؟ "

آریس نے اکتا کر سوال کیا جس پر اصفہان بپھرے شیر کی مانند کرسی کو اپنے بھاری بوٹ سے ٹھوکر مارتا کھڑا ہو گیا اور ایک ہاتھ لکڑی کی ٹیبل پر سیدھا رکھے ٹیبل کی سطح پر زور ڈالتا آگے کو جھکا..

" میری بات کان کھول کر سن لو اور سمجھ بھی لو.. کیونکہ تم وہ پہلے شخص ہو جس کو میں کوئی بات سمجھا رہا ہوں ورنہ سمجھنے سمجھانے کے چکروں میں میں پڑتا نہیں.. "

خون آشام سرمئی آنکھیں اُس کی بے خوف بھوری آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے گویا ہوا.. آریس نے آرامداہ انداز میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر سینے پر بازو لپیٹے ہوئے خود سے کچھ دور کھڑے انجان شخص کو دیکھا جس کی گہری نیلی ڈریس شرٹ کے کھُلے دو بٹنز

کے باعث اُس کے گلے میں موجود سلور چین اور کشادہ کسرتی سینے سے چپکا گول لاکٹ نمایاں تھا ..

سامنے بیٹھے لڑکے کا بے خوف انداز اُس کو مزید طیش میں مبتلا کرنے لگا .. وہ جتنا خود پر قابو کرنے کی سعی کر رہا تھا کہ اُس پر ہاتھ نہ اُٹھائے اُتنا ہی آر یس خانزادہ اُس کو بھڑکا رہا تھا .. پہلے تو صرف وہ اُس سے داریاء کے متعلق تھوڑی بہت گفتگو کرنا چاہتا تھا مگر جمعے کے روز والی کیمرا ریکارڈنگز میں داریاء کو پریشانی کی حالت میں اس شخص کے آفس میں جاتے ہوئے دیکھ کر جس آگ میں وہ پچھلے چند گھنٹوں سے جل رہا تھا اُس سے صرف وہ خود ہی واقف تھا .. ہزاروں طرح کے خیالات ذہن میں گردش کر رہے تھے، داریاء سے مزید بات کرتا تو یقیناً وہ معاملہ چھپاتی ہی رہتی تبھی سیدھے لفظوں میں آر یس کو ہی وارننگ دینے کے بارے میں وہ فیصلہ کر چکا تھا ..

"داریاء سہگل سے دور رہو جتنا ہو سکتا ہے اُتنا ورنہ اس یونیورسٹی میں تو کیا
دنیا میں بھی تمہارا آخری دن کروادوں گا میں.. اور یہ یاد رکھنا میں اپنی کہیں
ہوئی باتوں کو سچ ثابت کرنا جانتا ہوں.."

آریس نا سمجھی سے اُس کی باتیں سنتا رہا..

"داریاء سہگل؟؟ سیکنڈ سمسٹر کمپیوٹر سائینس کی سٹوڈینٹ؟؟ رائٹ؟؟"

آریس اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہوا اور بے یقینی سے اصفہان کو دیکھتے
ہوئے استفسار کیا..

"میں نہیں جانتا اُس نے آپ کو کیا بتایا ہے میرے متعلق مگر میں نے اب
تک کچھ ایسا کیا نہیں ہے کہ آپ کو مجھے دھمکیاں دینی پڑ جائیں.."

آریس کی بات سن کر اصفہان بے قابو ہوتا اُس کی شرٹ کا گریبان دبوچ چُکا تھا.. گردن کی شریانیں پھول کر اس قدر ابھر رہیں تھیں کہ لگتا یہ اس ہی وقت پھٹ جائیں گی..

" آگے کچھ غلط کرنے کے لائق تم بچو گے بھی نہیں.. "

حلق کے بل وہ اُس کے چہرے پر غرایا، آریس کے چہرے کی رنگت سرخ انگارہ ہو گئی تھی احساسِ توہین کے باعث..

" گریبان چھوڑیں میرا.. "

دانت پیس کر اُس نے خود کو بدتمیزی کرنے سے باز رکھا.. ورنہ اچھی طریقے سے وہ سبق سیکھا سکتا تھا سامنے کھڑے دیوہیکل شخص کو مگر اُس کے بعد جو کچھ ہوتا وہ سب سنبھالنا نہ ممکن ہو جاتا اُس کے لئے..

" May I come in Mr Khanzada ?? "

اُس ہی وقت دروازے پر دستک ہوئی اور دونوں ہی کہ لیے ایک بہت جانی پہچانی آواز وہاں ان کی منتظر تھی.. اصفہان اور آریس دونوں کی نگاہیں ہم وقت کمرے میں جھانکنے والی شخصیت پر گئیں..

" بھائی.... آپ... یہاں ؟؟؟ "

داریاء جو کلاسز لینے کے بعد آریس کی بات سننے اُس کے آفس آئی تھی یہاں یہ عجیب منظر دیکھ کر ششدر رہ گئی..

" Sure come in.."

آریس نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان اصفہان کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے آزاد کر کے، اپنی شرٹ ٹھیک کرتا جینس کی جیب میں ہاتھ اڑساتے ہوئے داریاء کی جانب پیش رفت کر گیا جبکہ اصفہان غلط وقت پر بہن کی وہاں مداخلت دیکھ کر شدید جھنجھلا گیا تھا..

" So Ms Daria, can you please tell this guy here that what did I do to you that make him warn me about my job and life ?? "

مس داریاء کیا آپ اس شخص کو بتا سکتی ہیں کہ ایسا میں نے کیا کر دیا ہے کہ یہ (مجھے میری زندگی اور جاب کی دھمکیاں دے رہا ہے

آریس کی قہر برساتی نگاہیں داریاء کے حیران چہرے پر تھیں جو مسلسل اپنے بھائی کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی..

" بھائی.. آپ.. ک.. کیا کر رہے تھے یہاں؟؟ "

داریاء نے بکھرے ہوئے لہجے میں استفسار کیا.. اصفہان کی سانس اُس کے حلق میں اٹکی تھی بہن کی اذیت بھری آواز سن کر..

" میں تمہیں بتاتا ہوں کیا کیا تمہارے بھائی نے.. تمہارے بھائی نے مجھے دھمکی دی ہے کہ وہ مجھے جان سے مار دے گا اگر میں تم سے دور نہ رہا تو کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گی کہ میں تمہارے قریب آیا ہی کب جو اس طرح کا گرا ہوا الزام انہوں نے لگایا ہے مجھ پر.. "

داریاء کے لرزتے وجود کو نظروں کے حصار میں لئے ہوئے وہ اونچی آواز میں کہہ رہا تھا..

" اپنی بکواس کچھ دیر بند رکھو تم..

Princess let's go home.. "

خونخوار نظروں سے آریس کو ایک عدد گھوری سے نوازنے کے بعد وہ لہجہ خاطر خواہ نرم کرتا داریاء کی جانب بڑھا.. اُس دنیا میں ایک ہی اُس کی کمزوری تھی اور وہ تھی اُس کی بہن اور جب بہن کی حفاظت، اُس کی زندگی پر بات آتی

تو اصفہان سہگل کو اپنا مقام، اپنا رتبہ حتیٰ کہ اپنی ذات بھی یاد نہیں رہا کرتی.. آؤٹ آف کنٹرول تھا وہ اس معاملے میں..

" کیا یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی؟؟ "

داریاء کے کانوں نے جو سب کچھ سنا تھا وہ اُس پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی..

" Princess I can explain..."

اصفہان نے قدم ہلکے ہلکے آگے بڑھاتے ہوئے داریاء کو کندھوں سے تھامنا چاہا..

" Give me an answer... Yes or no.."

داریاء دو قدم پیچھے ہوتی آنکھیں بند کر کے زور سے چلائی.. خاموش تماشائی بنے یہ سب ملاحظہ کرتے آریس کو وہ اپنے آپ میں نہیں لگی تھی اس وقت..

"..میں نے کہا تھا مگر "

..اصفہان کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ اب کیا کہے آ گے

"..آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا بھائی.. ہر گز ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا "

آنسوؤں سے بھیگی آواز میں کہتی وہ یکدم پیچھے مڑی اور دروازہ کھول کر بھاگتی ہوئی آفس سے باہر نکل گئی..

" ...داریاء "

اصفہان اور آریس دونوں نے ایک ساتھ پریشانی سے اُس کو پکارا.. مگر وہ کسی کی کہاں سننے والی تھی اب..

"..جائیں اُس کے پیچھے جلدی کہیں کچھ کر نہ لے وہ اپنے ساتھ "

آریس نے فکر مند لہجے میں اونچی آواز میں کہا اور بت بنے کھڑے لمبے چوڑے اصفہان کو دیکھا..

جھٹکے سے وہ اُس کی جانب مڑا، سرمئی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا کچھ کہنے کے لئے اُس نے لب وا کئے مگر پھر مٹھیاں بھینچتا بغیر کچھ کہے وہ لمبے ڈگ بھرتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا.. اپنے پیچھے پوری قوت سے دروازہ بند کرنا نہ بھولا تھا اصفہان سہگل... داریاء کے شدید ردعمل سے یہ تو ظاہر تھا کہ آریس بے قصور اور اُس کے تمام خیالات بے بنیاد تھے..

"پاگلوں کی فیملی ہے شاید.. "

ڈسپنسر کی طرف قدم اٹھاتا وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور پانی کا ٹھنڈا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے ایک ہی سانس میں وہ اپنے اندر اُتار گیا..

"کہیں وہ کچھ غلط نہ کر لے اپنے ساتھ.. "

آریس خود کو پریشان ہونے سے نہ روک سکا.. داریاء کا بے یقین چہرہ اور بھیگی شبنمی آنکھیں اُس کے ذہن پر قابض ہونے لگیں تھیں..

میں کیوں پریشان ہو رہا ہوں آخر.. بھاڑ میں جائے.. جو کرنا ہے "
"..کرے

بد دلی سے سوچتے ہوئے وہ شیشے کا گلاس ٹیبل پر پٹخنے کے سے انداز میں رکھ کر اپنی کنپٹی سہلاتا ریوالونگ چیئر پر جھول گیا.. جتنا وہ اس سب کے بارے میں سوچ رہا تھا اتنا ہی دماغ سن ہوتا جا رہا تھا اُس کا..

UL KHAN WRITES

" ڈیڈ کیا آپ ان سے کہہ نہیں سکتے کے وہ اب مجھ سے کبھی ملنے نہ آئیں..
"..میں نہیں دیکھنا چاہتا انہیں اپنے سامنے

آزاد کے بازو پر سر رکھے لیٹے علی نے افسردگی سے کہا، وہ سمجھ تو گیا تھا کہ بیٹا کس کی بات کر رہا ہے مگر پھر بھی انجان بنا رہا..

" ...ڈیڈ؟؟میں آپ سے کچھ کہہ رہا ہوں "

.. علی نے گردن اُٹھا کر اپنے باپ کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

" کیا کہہ رہے ہو بیٹے؟؟ "

.. آزاد نے اُس کے ماتھے پر بوسہ دے کر سوال کیا

"..میں مام سے ملنا نہیں چاہتا..ان کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا کبھی "

.. علی نے ایک بار پھر اپنی بات دھرائی پر اس بار بغیر کسی لگی لپٹی کے

"..میری بات سنو "

آزاد جس نے آج کی تمام مصروفیات ترک کر کے وقت بیٹے کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا تھا..وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے علی کے دونوں ہاتھ تھام کر بیڈ پر بیٹھ گیا ..

" زندگی میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کو قبول کرنی پڑتی ہیں.. آپ کی زندگی میں ان چیزوں کی فہرست میں آپکی مام سب سے اوپر ہیں.. "

علی اُس کی مشکل باتیں سمجھ نہیں پا رہا تھا مگر کوشش ضرور کر رہا تھا کہ سمجھ سکے..

" آپ جتنا چاہو کہ وہ آپ سے نہ ملیں، نہ آپ کے سامنے آئیں، نہ آپ سے بات کریں مگر اصل میں یہ سب نہ ممکن ہے میرے بیٹے.. وہ آپ کی ماں ہیں.. اور ان سے رشتہ نبھانا آپ کی مجبوری.. "

آزاد نے اُس کا گال سہلاتے ہوئے آہستگی سے کہا..

" ڈیڈ یہ مجبو.. نہیں.. نہیں مجبوری کیا ہوتا ہے؟؟ "

علی نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد جو سوال آزاد سے کِس اُس نے آزاد کے سیاہ مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دی..

" چلو تمہیں تمہاری لینگویج میں سمجھاتا ہوں..

She's your mom even though you don't like seeing or meeting her but you've to do it because it's obligated for a child to respect and care about his mother.."

(وہ تمہاری ماں ہے، بھلے سے تم ان سے ملنا نہ چاہو مگر انکی عزت اور ان کا خیال رکھنا تمہارا فرض ہے.)

آزاد کی بات پر علی واپس گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا..

" So dad you're saying that, mothers are not obligated to love and care for their children ?? "

(تو ڈیڈ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اپنے بچوں کو پیار اور ان کی پرواہ کرنا ماں پر فرض نہیں)

" No it's not like that.. Both are equally responsible for their obligations.. "

(نہیں ایسا نہیں ہے.. دونوں ہی اپنے فرائض کے برابر ذمہ دار ہیں)

" Then why do my mom not love me, forget about loving she doesn't even care about me dad ?? "

تو میری مام مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتیں؟ محبت کو چھوڑیں وہ تو میری (
پرواہ بھی نہیں کرتیں..)

پانچ سالا بچے نے اُس بتیس سالا جوان مرد کو لاجواب کر دیا تھا.. وہ سوچ میں
پڑ گیا کہ اب اُس کو کیا جواب دے..

" علی آپ اچھے بچے ہو کہ برے بچے؟؟ "
آزاد نے کچھ سوچ کر سوال کیا..

" میں اچھا بچہ ہوں ڈیڈ.. آپ کو پتا ہے ناں فیری مجھے سوپر بوائے بولتی
ہیں.."

اینارہ کے زکر پر اُس کی سیاہ آنکھیں چمک اٹھیں بالکل اُس ہی طرح جس
طرح علی کی چمک رہیں تھیں..

" ہممم.. تو جو اچھے بچے ہوتے ہیں وہ اچھے کام کرتے ہیں ہر حال میں.."

..آزاد نے پیار سے اُسے سمجھایا

" اوا چھا تو مجھے مام سے ملنا پڑے گا؟؟ "

علی نے بے بسی سے سوال کیا اُسکی ماں اُس کے دل سے بالکل اتر چکی تھی..

..آزاد نے اُس کے سوال پر بغیر کچھ کہے کندھے اچکا دئے

" ..جب مام نے فیری پر شاؤٹ کیا تھا تو مجھے مام پر بہت غصہ آیا تھا ڈیڈ "

..آزاد مسکرا کر واپس بیڈ پر لیٹا اور علی کو اپنے بازو پر گرالیا

" اچھا اور ایسا ہوا کیوں تھا؟؟ "

..آزاد نے لاتعلق بننے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بیٹے سے پوچھا

کیونکہ فیری رو رہیں تھیں اور ان کو اچھا نہیں لگ رہا تھا اور فیری کا رونا "

"..مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا

..علی نے اپنے جذبات بیان کئے

".....اووو اچھا "

..آزاد نے سیلنگ فین کو گھورتے ہوئے مسکرا کر ہونکارہ بھرا

"ڈیڈ کیا اب میں فیری سے کبھی نہیں مل سکتا؟؟ "

آزاد کے سیاہ کُرتے کے بٹنز سے کھیلتے ہوئے اُس نے افسردگی سے استفسار

..کیا

نہیں آپ مل سکتے ہو ان سے لیکن اب آپ کو خود ان سے ملنے جانا ہوگا وہ "

"..نہیں آئیں گی آپ سے ملنے

..آزاد کی بات سن کر علی فوراً پرجوش ہوتا اُس کے سینے پر چڑھ بیٹھا

"...اوواہ...ڈیڈ آپ کب لے کر جارہے ہیں مجھے ان سے ملوانے "

..وہ ابھی سے اینارہ کے بارے میں سوچنے لگا

چلیں گے بیٹا.. چلو ابھی دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں میں خود آپ کے لیے بناؤ "
" .. گا بیف برگر

آزاد علی کو گود میں لے کر بیڈ سے اترا اور کمرے سے باہر نکل گیا اب اُس کا
.. رخ علی کے ہمراہ کچن کی جانب تھا

UL KHAN WRITES

یار تم نے داریاء سہگل کے بھائی کو دیکھا تھا؟؟ یار وہ ہی جو بلیک رینج روور "
" .. میں آیا تھا.. اُففففف کیا بندہ ہے یار وہ

مائسہ لائیبریری میں بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہی تھی جب چار کرسیاں دور بیٹھیں
.. لڑکیوں کی آواز اُس کے کانوں میں پڑی

"ہاں ہاں یار.. کیا اطالین مافیا لارڈ ٹائپ بندہ ہے یار وہ.. میں ناں لابی سے گزر رہی تھی جب وہ میرے برابر سے گزرا تھا اُففففف کیا خوشبودار پرفیوم لگایا تھا اُس نے... اففففف یار میں بتا نہیں سکتی اُس کی پرسنیلٹی اور اوپر سے بھرم تو... بندے نے مجھے نظریں اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا.."

دُوسری لڑکی نظرانداز کئے جانے پر دل برداشتہ تھی..

"کیا وہ سر آریس سے بھی زیادہ ہینڈسم تھا...؟؟"

فائزہ کی چہکتی ہوئی آواز پر مائسہ کے کان کھڑے ہوئے اور پھر نوٹس بند کر کے وہ اب ان ہی کی باتیں سننے لگی...

"یار دیکھوں تم اُس کو پروفیسر سے کمپیئر نہیں کر سکتی.. میں یہ نہیں کہہ رہی کہ پروفیسر ہینڈسم نہیں، میں صدقے جاؤں ان کی ڈمپل والی اسمائل پر

اور ان کی موٹی موٹی بھوری آنکھوں پر لیکن داریاء کے بھی کی کیٹیگری الگ ہے ان سے ..

He was prince charming yet a bad guy..

وہ toxic masculinity ٹائپ ہینڈسم ہے مطلب اگر اُس بندے کو تم اپنے سامنے دیکھو گی ناں تو تمہارا دل چاہے گا اُسے چھونے کا... مطلب وہ سب... تم سمجھ رہی ہو ناں.. جب کہ آریس سر تو معصوم سے لگتے ہیں.. "

ان کی بے ہودہ باتیں سن کر مائسہ کی سفید رنگت شرم کے باعث سرخ ہونے لگی..

" فہان بھائی یہاں آئے ہی کیوں جو یہ چوہیاں ایسی گندی باتیں کر رہیں ہیں ان کے بارے میں.. بیس سال عمر ہے نہیں اور خود سے بارہ سال بڑے

بھائی کے بارے میں ایسی باتیں کر رہیں ہیں ہونہہ !! بر حال مشاہدہ لاجواب

".. ہے لڑکی کا

.. مائسہ نے حیرانگی اور جھنجھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات کا اظہار کیا

معصوم تو تمہارے آر ایس سر بھی نہیں ہیں.. اچھا یار تعریفیں ہی کئے "

جا رہی ہو تم لوگ کچھ بتاؤ تو ناں اُس کے بارے میں کہ تھا کیسا دیکھنے

"میں.. ؟؟

.. فائزہ نے بے صبری سے کہا

دیکھو اُس کا قد چھے فٹ سے تھوڑا زیادہ ہی تھا بال بالکل بلیک تھے.. بلیک "

اور شائینی، بہت زیادہ گھنے تھے اور ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، بلیک گھنی

" شیو تھی اور پتا ہے آنکھیں کس کلر کی تھیں ؟؟

.. لڑکی نے فائزہ کو سسپنس میں مبتلا کیا

" صوفیا جلدی بتا بھی دو کس کلر کی تھیں ؟؟ "

.. فائزہ کی بے اختیاری سن کر مائسہ محض اپنا سر پیٹ کر رہ گئی

" ... حد ہے "

.. سر کو خفیف سی جنبش دیتے ہوئے اُس نے سوچا

" Stormy grey..."

صوفیا نامی لڑکی نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے آہ بھر کر کہا جس کے بعد وہ تینوں ٹیبل پر ہیڈ ڈاؤن ہو تیں عجیب مخلوقات کی طرح آہیں بھرنے لگیں تھیں ..

اُس نے ڈارک بلو کوٹ پینٹ پہن رکھا تھا اور اُس ہی کلر کی شرٹ اور پتا " ہے گلے میں سلور چین بھی تھی اُس کے جس کا لاکٹ سفید مسکوئلر سینے پر "... تو.... بھائی وہ بندہ قیامت ہے، بہت ہاٹ ہے بھئی

.. دوسری لڑکی نے کہا

" اصفہان سہگل نام ہے ناں اُس کا؟؟ "

.. صوفیا نے اپنا موبائل اُٹھا کر پوچھا

ہاں ہاں سرچ کرو ناں بہت مشہور انڈسٹریلسٹ ہے ملک کا.. پوری دنیا "

" .. جانتی ہے

.. صوفیا نے دلچسپی سے لقمہ دیا

" ارے ہاں یار اس کا تو انسٹا اکاؤنٹ بھی ویریفائیڈ ہے صوفی.. جتنا تم لوگ نے بتایا یہ اُس سے کئی گناہ زیادہ ہینڈسم ہے یار، اب سمجھ آیا داریاء میڈم اتنی اکڑو کیوں ہیں.. ویسے یہ یہاں آیا کیوں تھا.. "

فائزہ اصفہان کا اکاؤنٹ بے تابی سے سکرول کر کے دیکھنے لگی..

" اب کیا ہے ناں کام کا سوال.. "

مائسہ جو اپنا سامان سمیٹنے کے بعد وہاں سے اٹھنے لگی تھی فوراََ واپس بیٹھ گئی..

" اُسکی بہن پڑھتی ہے یہاں ملنے آیا ہوگا، تم بتاؤ زارا تم نے کہاں دیکھا تھا اُسے.. "

صوفیا نے کندھے اچکا کر دوسری لڑکی کو مخاطب کیا..

" یار میں جب لابی سے گزر رہی تھی تو میں نے اُس کو سر آریس کے آفس میں جاتے ہوئے دیکھا تھا.. "

..زارا نے جواب دیا جس کو سن کر مائسہ کے کان فوراً کھڑے ہوئے

" ..بے مقصد وہ یہاں آہی نہیں سکتے..یقیناً کچھ تو ہوا ہے یہاں "

..مائسہ نے کچھ سوچ کر موبائل بیگ سے نکالتے ہوئے داریاء کو میسج کیا

" کہاں ہو؟؟ "

..میسج بھیجنے کے بعد موبائل واپس بیگ میں ڈالتی وہ کھڑی ہو گئی

" جتنی محنت آپ سب یہاں بیٹھ کر گوسپ کرنے میں کر رہیں ہیں اتنی ہی
پڑھنے میں کر لیتی تو ٹاپ ہو جاتا آپ کا.. "

مائسہ نے ان تینوں کی ٹیبل پر پہنچ کر آہستگی سے کہا اور ایک غصے بھری گھوری
..سے ان سب کو نوازنے کے بعد لائبریری سے باہر نکل گئی

" ..یہ اور اس کی دوست پتا نہیں کیا سمجھتی ہیں دونوں خود کو "

فائزہ حقارت سے مائسہ کو دور جاتے دیکھ کر گویا ہوئی..

"یار دفعہ کرو.. ہمیں اس سے کیا.."

تینوں میں سے کسی ایک نے لاپرواہی سے کہا جس کے بعد وہ واپس بے تکی باتوں میں مشغول ہو چکی تھیں..

UL KHAN WRITES

"مجھے ایک شخص کے خلاف کمپلین لکھوانی ہے.."

سیہان کے ساتھ ائیر پورٹ جانے کے بعد وہ آفس گئی اور آفس سے واپسی اُس کی تین سے چار کے درمیان ہوئی تھی.. جب کچھ سوچ کر گاڑی پولیس اسٹیشن کی جانب موڑلی..

جس کے خلاف کمپلین درج کروانی ہے کیا اُس کا نام جانتی ہیں آپ بی "

" بی..؟؟

..ایس ایچ او نے آئیلین کو سر سے پیر تک گھورتے ہوئے استفسار کیا

"...نہیں جانتی "

آئیلین نے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا..ایس ایچ او کے دیکھنے کے

..انداز سے اُس کو کوفت محسوس ہو رہی تھی

" تو کیا کسی جن کے خلاف رپورٹ لکھوانے آئی ہو تم ؟؟ "

..ایس ایچ او نے طنزیہ انداز میں ہنس کر کہا

میری بات سنیں آپ مسٹر پولیس آفیسر.. آپ کو بلا وجہ نہیں کسی مقصد "

کے تحت بیٹھایا گیا ہے یہاں.. قوم کی خدمت کرنا آپ کا فرض ہے اس کے

پیسے ملتے ہیں آپ کو تو جو میں بتا رہیں ہوں اُس کے بارے میں رپورٹ

لکھیں نہ معلوم شخص کے نام سے اور اپنی سیکورٹی ہمارے ایریا میں بہتر کیجئے

" .. آپ

... آئیلین کرسی دھکیل کر کھڑی ہوئی اور درشتگی سے بولی

" اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا کرو گی تم ؟؟ "

ایس ایچ او بھی پکا ڈھیٹ تھا فوراً گردن اکڑا کر سوال کیا جس پر آئیلین کے

.. ہونٹوں کو تمسخر بھری مسکان نے چھوا

تو یہ رہا ڈی ایی جی صاحب کا نمبر .. ان کو کال کر کے دو رپورٹس لکھواؤں "

" .. گی .. ایک انجان شخص کے خلاف اور دوسری تمہارے خلاف

آئیلین نے موبائل کھول کر جلدی سے ڈی ایی جی کے نام سے جعلی نمبر محفوظ کیا اور ایس ایچ او کے سامنے موبائل کی سکرین کر دی .. اعتماد چال میں

.. اتنا تھا کہ دیکھنے والا یہ یقین کر ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے

"ارے میڈم ڈی ایی جی صاحب کو کیوں پریشان کرنا.. ہم ہیں ناں ہم آپ کے لیے رپورٹ لکھ دیں گے.. اے رفیقے چل ایک رپورٹ کاٹ میڈم کے لیے نہ معلوم فرد کے خلاف.. چلیں میڈم اب آپ بتائیں کیا ہوا تھا آپ کے ساتھ..؟؟ "

آئیلین کی دھمکیاں کارگر ثابت ہوئیں ایس ایچ او پٹری پر واپس لوٹ آیا تھا..

آدھے گھنٹے بعد وہ رپورٹ درج کروا کر تھانے سے باہر نکلی تو شام کے سائے دھیرے دھیرے سفید آسمان پر قابض ہونے لگے تھے.. جاتی گرمیوں اور آتی سردیوں کے دن تھے اس وجہ سے شام کے وقت ماحول میں رفتار فتا خنکی بڑھنے لگتی..

سیاہ ہینڈ بیگ کی گولڈن چین سٹرپ اپنے کندھے پر منتقل کرتی سیاہ ہیل میں مقید پیر احتیاط سے وہ سیڑھیوں پر رکھ کر نیچے اتری اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گی، جس کے نزدیک پہنچ کر بٹن سے مرسیڈیز ان لاک کی اور اندر بیٹھتے ہی کار اسٹارٹ کر دی ..

پانچ بجے کے قریب وہ اپنے گھر کے نزدیک تھی.. گھر والی سٹریٹ پر کار موڑتے ہوئے گھر کے آگے اُس کو ایک انجان گاڑی کھڑی نظر آئی.. آئیلین نے آنکھیں سکیڑ کر سفید ٹویوٹا کی نمبر پلیٹ کا مطالعہ کیا ..

" کون ہو سکتا ہے یہ ؟؟؟ "

اپنی کار پورچ میں پارک کرنے کے بجائے گھر کے باہر ہی کھڑی کرتی وہ اندر چل پڑی.. گھر کے اندرونی جانب قدم رکھتے ہوئے جوں ہی اُس کی نظر

ڈرائینگ روم کی گلاس وال کی طرف اُٹھی وہ ساکن بت بن گئی، پلکیں تک جھپکنا بھول بیٹھی تھی جیسے..

"...آ...پ "

ایک لفظ بھی ہونٹوں سے اقساط کی صورت ادا ہوا.. وہ صوفے پر براجمان شخصیت کو دیکھ کر حیران تھی اور شاید خوش بھی لیکن حیرانی خوشی پر غالب آ گئی..

UL KHAN WRITES

* دو دن قبل *

وہ کچھ لمحے پہلے ہی بڑی مشکل سے نیند کی دو گولیاں پھانک کر سو سکے تھے کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل بے دردی سے چنگھاڑنے لگا.. سکون تو زندگی سے ویسے بھی کئی سالوں قبل کہیں رُوٹھ کر چلا گیا تھا بے فکری کی جو چند گھڑیاں نصیب ہو جاتی وہ بھی چھین لی جاتی تھیں رب کی طرف سے ان سے..

"ہیلو صارف چوہان سپیکنگ.."

انجان نمبر سے موصول ہوتی کال پک کر کے انہوں نے فون کان سے لگا لیا...

"السلامُ علیکم مسٹر چوہان.. اصفہان سہگل ہیر.."

دوسری جانب سے بھاری مردانہ دلکش آواز ابھری جوان کے لیے سراسر انجان تھی مگر رابطہ کرنے والے کے نام سے وہ تھوڑا بہت واقف تھے..

" وعلیکم السلام.. اصفہان سہگل، سہگل انٹرپرائزز کے سی ای او؟؟ "

..وہ پاکستان سے باہر تھے مگر وہاں کے معاملات سے ہر گز لاعلم نہ تھے

"..جی بالکل..مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے "

..اُس کی سنجیدہ آواز انکی سماعتوں سے ٹکرائی

" اگر آپ کو بزنس کے حوالے سے بات کرنی ہے تو آپ مس آئیلین سے بھی کر سکتے ہیں..آج کل بزنس کی ذمہ داری انکے ذمے ہے "

صارف نے اکتا کر کہا اور کال کاٹنی چاہی مگر اُس کی آگے کی کہی بات سن کر وہ رُک گئے..

" مسٹر چوہان مجھے جو بات کرنی ہے وہ آپ سے ہی کی جاسکتی ہے..جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کا بزنس ہر گزرتے دن کے ساتھ ڈوبتا جارہا ہے..جو شیئرز میں نے خریدیں ہیں آپ کی فرم کے دو دن میں مارکیٹ میں وہ بھی

..ڈوب گئے.. مختصراً آپ کی صاحبزادی سے آپ کا بزنس سنبھل نہیں رہا
"

..سرد لہجے میں کہتا وہ ان کو طیش میں مبتلا کر چکا تھا

" کہنا کیا چاہتے ہو برخوردار؟؟ "
بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے انہوں نے اکھڑے ہوئے انداز میں استفسار کیا..
..دوسری جانب اصفہان آسودگی سے مسکرایا

" آپ اپنی فرم مجھے فروخت کر دیں مارکیٹ میں ملنے والی رقم سے پچیس
" ..فیصد زیادہ رقم دوں گا میں آپ کو
ریوالونگ چیئر پر جھولتے ہوئے اپنی پہلی آفر اُس نے ان کے سامنے رکھی،
سرمئی مسکراتی آنکھیں سامنے ٹیبل پر بچھی شطرنج کی بساط پر مرکوز تھیں،
.اب وہ ان کے ردعمل کے انتظار کرنے لگا

" مانا کہ تم بہت بڑے انڈسٹریلسٹ ہو مگر تجربہ ہمارا ابھی کم نہیں برخوردار.. شیئرز ڈوبتے ہیں تو ڈوب جانے دو میں اپنی فرم کسی کو نہیں بیچوں گا.. میری بیٹی ٹھیک چلا رہی ہے سب.. تمہیں اپنے شیئرز کی فکر ہے تو کنٹریکٹ ختم کرو اور شیئرز جتنے کے مارکیٹ میں جا رہے ہیں آج اتنی ہی رقم کے مجھے بیچ دو میں تمہیں پیسے دینے کے لیے تیار ہوں.. "

جو سوچا تھا ہو بہو وہی جواب موصول ہوا اصارف چوہان کی طرف سے جس پر اصفہان محظوظ ہوتے ہوئے مسکرایا..

" ایک تجربہ کار اور منجھے ہوئے بزنس مین سے ایسے ہی فیصلے کی امید کی جا سکتی تھی مسٹر چوہان.. چلیں میں آپ کو ایک اور ڈیل آفر کرتا ہوں ہوں اگر دلچسپی رکھتے ہیں تو بتائیں ورنہ پھر میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں.. "

اُس کے کاروباری انداز پر صارف چوہان اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے
.. کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئے

" .. کہو "
.. سنجیدگی سے کہا گیا
اس وقت میں آپ کی فرم کا دس پرسنٹ شیئر ہولڈر ہوں .. اس دس "
پرسنٹ کو پچیس کر دیجئے اور کمپنی کی ہاف اونر شپ مجھے سائن کر دیں اس
طرح میں آپ کی فرم کو پاکستان کی کنسٹرکشن کمپنیز میں نمبر ون پر پہنچادوں
گا دوسرا جو شیئر مارکیٹ میں ابھی ایک کروڑ کا جا رہا ہے وہ ہی شیئر پچاس کروڑ
" ... کا ہو جائے گا صرف میری فرم کا نام آپکی فرم کے ساتھ جڑنے پر

اصفہان کی ڈیل فائدے مند تو تھی مگر وہ اس سب کے پیچھے چھپا مقصد نہ سمجھ
سکے .. جبکہ دوسری طرف اصفہان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر

رکھا سگار اُٹھایا اور ہونٹوں سے لگالیا ساتھ ہی شطرنج کی بساط پر وزیر کو بادشاہ کی راہ میں حائل کرتے ہوئے بادشاہ کو ملکہ سے محفوظ کیا ..

" ڈیل نہ معقول نہیں.. مگر میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہیں کیا فائدہ ہے اس سب میں جو تم ایسا کرنا چاہ رہے ہو ؟؟ "

ان کے سوال پر دل چاہا کہ فلک شگاف قہقہہ لگائے مگر وقت کی مناسبت سے فلحال یہ سب ٹھیک نہ تھا.. شطرنج کی بساط پر دوسری طرف سے ملکہ کی چال چل کر پیادے کو بساط سے باہر دھکیل دیا ...

" سر میں بزنس مین ہوں بغیر اپنا فائدہ دیکھے میں کسی کی طرف آنکھ بھی اُٹھا کر نہیں دیکھتا یہ پندرہ منٹ کی کال تو کجا دور کی بات ہے .. "

طنز میں ڈوبا تمسخر بھرا لہجہ صارف کو مٹھیاں سختی سے بھینچنے پر مجبور کر گیا ..

آپ کے ساتھ اس جوائنٹ وینچر میں میرا بزنس، میرا نام بڑھے گا.. ایک " سے دو، دو سے چار اور چار سے آٹھ کرنا میرا پیشہ ہے لیکن اس سب کے باوجود ایک اور دلی وابستگی بھی ہے جس کی وجہ سے میں آپ کے ساتھ کام کرنے میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہوں.. "

صارف چوہان کو تجسس ہوا.. دوسری طرف اصفہان نے بساط کی شان بنی ملکہ کو نظروں کے حصار میں لیا تھا، وہ اس وقت شرٹ لیس اپنی سٹڈی میں موجود آرام دہ انداز میں بیٹھ اپنا پسندیدہ مشغلہ انجام دے رہا تھا.. یہ اُس کا وقت تھا جس میں اُسے کوئی بھی تنگ نہیں کیا کرتا..

" وہ کیا؟؟ "

بے صبری سے کئے گئے سوال پر اصفہان نے بمشکل اپنا قہقہہ حلق میں دبایا کام نوے فیصد ہو چکا تھا.. مسکراتے ہوئے اُس نے سگار کا گہرا کش لیا اور دھواں ہوا کے سپرد کرتے ہوئے سیدھا ہو بیٹھا..

" ہمارے ملک میں بزنس ویمنز بہت کم ہیں، عورتوں کو اس فیلڈ میں آگے بڑھنے نہیں دیا جاتا.. آپ کی صاحبزادی محنت کر رہیں ہیں.. میں چاہتا ہوں ان کی تھوڑی مدد کروں آگے بڑھنے میں مختصراً یہ کہ آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں.. اس ہی سلسلے میں کچھ اور باتیں بھی ہیں جو مجھے آپ سے کرنی ہیں مگر وہ تمام بات آمنے سامنے بیٹھ کر کی جائیں تو زیادہ موزوں رہے گا.. "

اُس کی باتیں غور سے سنتے صارف کو اصفہان کا لہجہ فکر مند لگا تھا اور حقیقت پر مبنی بھی.. جبکہ در حقیقت وہ شخص ایک بہروپیا تھا لہجوں سے کھیلنے میں ماہر..

" .. ٹھیک ہے میں پاکستان آتا ہوں پھر تم سے ملاقات ہو گی "

تھوڑی دیر سوچنے کا بعد انہوں نے سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سنا دیا.. اصفہان نے ..ہاتھ بڑھا کر شطرنج کی بساط پر وزیر کو ایک چال آگے ملکہ کے پاس بڑھایا

" okay Mr Chauhan.. Looking forward to meet you soon.. InshaAllah, take care.. Allah Hafiz.."

(ٹھیک ہے مسٹر چوہان، میں آپ سے ملنے کے لیے منتظر رہوں گا انشاءاللہ ..اللہ حافظ)

یہ کہہ کر بغیر جواب سننے کی زحمت گوارا کیئے اُس نے کال منقطع کر دی اور آدھے جلے سگار کو ایش ٹرے میں رگڑ کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے اُس نے وزیر کی چال چل کر ملکہ کو بساط سے باہر پھینکا اور پھر بادشاہ کے راستے میں حائل

ہو کر بساط ہی پلٹ ڈالی.. اس بساط میں وہ ایک وزیر بنا تھا جس نے ملکہ اور بادشاہ دونوں کو باہر پھینک دیا تھا ..

" Check mate Mr Sarif Chauhan.. "

(شہ مات مسٹر صارف چوہان)

تصور میں ان سے مخاطب ہوتے ہوئے اُس کے دلکش چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی، آواز میں پوشیدہ اشتعال اور سرمئی آنکھیں لہو چھلکاتی ہوئیں، دوسرے ہاتھ سے بساط الٹ کر وہ سٹڈی سے اٹھ کر باہر نکل آیا، کسرتی سینے والا گول لاکٹ اپنی پوری آب وتاب سے initial سے چپکا اسکے نام کے چمک رہا تھا ..

■ ■ ■

خود سے چند قدم دور کھڑی لڑکی کو آج پانچ سال بعد اپنے روبرو دیکھ کر سانس تو ان کی بھی ساکن ہوئی تھی.. وہ ہو بہو اس کی ہی طرح دیکھتی تھی.. .. اُس کو دیکھ کر ایسا لگا گویا سامنے وہ نہیں ان کی بیوی کھڑی ہے

"... بابا... آپ "
آئیلین نے صوفے پر براجمان اپنے باپ کو بے یقینی سے دیکھا جو یک تک اُس کو بنا پلکیں جھپکائے دیکھے جا رہے تھے، دونوں ہی اپنی اپنی جگہ حیران تھے.. نہ آئیلین کے قدم آگے بڑھ پائے اور نہ ہی صارف چوہان میں اتنی .. سکت تھی کہ آگے بڑھ کر اپنی روح کو خود میں سمیٹ لیتے

"..ارے میری بچی تم آگئی.. دیکھو تم سے کون ملنے آیا ہے "
ایک مہربان آواز جوں ہی اُس کو اپنی پشت پر سنائی دی تو اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں بوا کھڑی اُس کو پیار بھری نظروں سے تک رہیں تھیں.. آنکھوں

میں ٹھہری وہ محبت اُس نے کسی اور کی آنکھوں میں دیکھنے کی چاہ کی تھی مگر ضروری تو نہیں کہ ہر چاہت ہی پوری ہو جائے..

"ج..جی..میں نے دیکھا "

آواز اُس کی حلق میں روند گئی جس کو بمشکل وہ معمول پر لائی..

"السلامُ علیکم.. "

آئیلین نے اپنے آپ کو سنبھال کر آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پیچھے دھکیل دیا، اور مختصراً مسکراتی ہوئی ڈرائینگ روم کی جانب بڑھ گئی..

" وعلیکم السلام.. کیسی ہو؟؟ "

عام سے لہجے میں سوال کیا گیا گویا بیٹی سے نہیں کسی دور پرے کے رشتے دار سے ملاقات ہو رہی ہو..

" میں... صحیح ہوں.. آپ کی طبعیت کیسی ہے بابا؟؟ "

آئیلین نے ان کی غیر شناسائی کو نظر انداز کر دیا..

" ٹھیک ہوں میں بھی.. بزنس کے حالت کچھ ٹھیک نہیں تھے تو سوچا میں

پاکستان چکر ہی لگالوں.. "

اپنے آنے کا مقصد بتا کر انہوں نے آئیلین کے دل کو ہزاروں کریوں میں توڑ دیا تھا مگر یہ قرب اُس سب کے مقابلے میں کچھ نہ تھا جو اُس کو آگے ملنے والا تھا..

" اچھّا اور میں اس خوش فہمی میں مبتلا ہونے لگی تھی کہ آپ مجھ سے ملنے آئے ہیں.. "

خود کا ہی تمسخر اڑا کر بے بسی سے ہنستے ہوئے اُس نے کہا.. صارف چوہان نے کچھ کہنے کے لئے لب وا کئے مگر پھر خاموش ہی رہے..

" خیر.. چھوڑیں.. کھانا لگاؤ آپ کے لیے ؟؟ "

آئیلین نے مسکر کر سوال کیا جس پر صارف نے اُس پر سے نظریں پھیر تے ہوئے سر کو نفی میں جنبش دی.. در حقیقت ان سبز سنہری آنکھوں میں براہ راست دیکھتے رہنے کی ہمت ان میں تو کم از کم آج بھی نہیں تھی..

" نہیں ضرورت نہیں ہے.. پاکستان آیا تھا تو سوچا ایک بار تم سے بھی ملتا جاؤ.. رہوں گا میں ہوٹل میں ہی کھانا کھا کر آیا ہوں وہاں سے.. "

اجنبیت سے وہ گویا ہوئے جس پر آئیلین نے بڑی مشکل سے خود پر ضبط کیا اور مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلا دیا.. سامنے کھڑا شخص باپ تھا اُسکا، اُسکا دل چاہ رہا تھا کہ خود کو ان کے سینے میں چھپا لے، جو تنہائی وہ برسوں سے محسوس کرتی آ رہی ہے ان کی شفقت بھری آغوش میں ہر غم، ہر تکلیف بھلا دے مگر.. جو انسان اُس کو دیکھنے تک کا روادار نہ تھا وہ کیونکر اُس سب کی اجازت دیتا اسے..

"..اب میں چلتا ہوں خدا حافظ "

..صارف نے ایک سر سری سی نظر اُس پر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گئے

"اصل ازیت کیا ہے یہ آپ سے مل کر ہی معلوم ہوا بابا.. دوری تھی تو کم از کم یہ آسرا تو تھا ناں کہ سامنے نہیں میرے، مجھ سے میلو دور ہیں، آپ کو گلے نہیں لگا سکتی لیکن آج.. آج ایک قدم کا فاصلہ درمیان ہونے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے کوسوں دور ہیں بابا.. آپ کو نظروں کے سامنے دیکھنے کے باوجود بھی محسوس نہیں کر سکتی میں.. "

آئیلین مسلسل ان کو ٹکٹکی باندھے خود سے دور جاتے ہوئے دیکھتی رہی جو درحقیقت ویسے ہی اُس سے کافی دور جا چکے تھے.. کچھ آنسو پلکوں کے دریچے پھلانگ کر گالوں پر پھسلتے چپکے چپکے اُس کے نیلے کوٹ میں جذب

ہونے لگے.. زندگی ایک اذیتناک امتحان کا نام ہے اور یہ امتحان وہ لڑکی تنہا کھڑی بہادری سے ڈٹ کر نہ جانے کب سے دے رہی تھی..

■ ■ ■

وہ پارکنگ ایریا میں کھڑی پچھلے چالیس منٹ سے اپنے ڈرائیور کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب اپنے عقب سے کسی کے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی..

"مائسہ آپ یہاں کیا کر رہی، مارننگ شفٹ تو ایک گھنٹے پہلے ختم ہو گئی.." آریس اپنا سامان کار میں رکھ رہا تھا جب اُس کی نظر کچھ دور شیڈ کے نیچے کھڑی مائسہ پر پڑی..

" پروفیسر خانزادہ میں کب سے ڈرائیور کا انتظار کر رہی ہوں وہ آیا ہی نہیں ہے اب تک.. "

مائسہ نے پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا، آریس جو غیر شعوری طور پر داریاء کے لیے فکر مند تھا اُس کا دل چاہا کہ وہ مائسہ سے داریاء کی خیریت دریافت کر لے..

" آپ کہاں رہتی ہیں مجھے بتائیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں.. ایسے یہاں کھڑے رہنے سے تو کافی دیر ہو جائے گی.. آجائیں.. "

کچھ سوچ کر براہ راست سوال کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے اُس نے مائسہ کو ساتھ چلنے کی آفر دی..

" .. نہیں پروفیسر خانزادہ آپ کو بہت زیادہ آف روٹ پڑے گا میرا گھر "

..مائسہ اسکو اپنی وجہ سے ہر گز پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

" کوئی بات نہیں ایک دفعہ لیٹ ہو جاؤں گا تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا مجھے..

آجائیں آپ ڈرائیور کو منع کر دیں.. "

آریس قطعی لہجے میں گویا ہوا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا، مائسہ خود اس وقت جلدی جانے کی کوششوں میں مصروف تھی تبھی خاموشی سے آریس کی کار کی جانب پیش قدمی کر گئی..

" تھینک یو سو مچ پروفیسر... "

فرنٹ پسنجر سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اُس نے تشکر بھرے انداز میں کہا گاڑی ریورس کرتا آریس جواب دینے کے بجائے مبہم سا مسکرا دیا..

" آپ کی فرینڈ آپ کے ساتھ نہیں جائیں گی ؟؟ "

سرسری انداز میں استفسار کیا گیا، بظاہر توجہ ونڈ سکرین پر تھی مگر سماعت صرف مائسہ کے جواب کی جانب متوجہ تھی..

" نہیں سر.. وہ پتا نہیں کہاں چلی گئی.. کال بھی نہیں پک کر رہی میری.. میسج کا بھی کوئی ریپلائی نہیں دیا.. آپ کے آفس گئی تھی وہ، مجھے کہا تھا کہ کمبائین سٹڈی کرے گے لائبریری میں لیکن وہ آئی ہی نہیں.. "

مائسہ نے ایک بار پھر داریاء کا نمبر ٹرائے کیا جواب بند جا رہا تھا..

" اب تو نمبر بھی بند ہو گیا.. "

پریشانی کے باعث اُسکی آواز روہانسی ہو گئی، آریس نے سختی سے سٹیرنگ وہیل اپنے ہاتھ میں بھینچا، نہ جانے کیوں وہ اس غیر لڑکی کے لئے بے انتہا فکر مند ہو رہا تھا..

" ہو سکتا ہے کہ آپکی فرینڈ کی طبعیت خراب ہو گئی ہو اور وہ جلدی گھر چلی گئیں ہوں.. "

..در حقیقت مائسہ کے بجائے خود کو تسلی دی تھی اُس نے

"..انشاءاللہ ایسا ہی ہو بس.. وہ گھر پہنچ گئی ہو خیریت سے "

..مائسہ کی بات پر اُس نے دل ہی دل میں انشاءاللہ کہا

" سر.. وہ آپ کے پاس بھی تو آئی تھی.. تب کیا ٹھیک تھی وہ؟؟ "
آریس نے ایک نظر مائسہ پر ڈالی جو پر امید نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی..
آریس اس سوال پر اندر ہی اندر ہڑبڑاہ گیا.. سچ وہ بتانا نہیں چاہتا تھا اور جھوٹ
...بولنا غلط تھا

وہ ابھی کچھ کہنے کے لیے لب کشائی کرنے ہی والا تھا کہ ڈیش بورڈ پر رکھا اُسکا
..فون بجنے لگا
"..شکر ہے "

سکون کا سانس لیتے ہوئے اُس نے فون اُٹھا کر کان سے لگالیا، اینارہ کی کال تھی ..

"..وعلیکم السلام..اوکے میں بس آدھے گھنٹے تک پہنچتا ہوں"

اُس کی بات سن کر فون واپس ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے آریس نے کار کی سپیڈ بڑھادی ..

مائسہ آپ پلیز مجھے تھوڑا سا اپنے ایڈریس کے بارے میں گائیڈ کر دیجیے، "

"..آپ کی لوکلیٹی تو آہی گئی ہے

آریس نے ایک مصروف سی نگاہ مائسہ پر ڈالنے کے بعد کار دوسری گلی میں موڑی ..

اُس کی بات سننے کے بعد مائسہ اُسے راستے کے بارے میں بتانے لگی اور پھر پندرہ منٹ بعد وہ اُس کے اور داریاء کے گھر کے سامنے تھے ..

"..آرے سر آپ ٹھیک کہہ رہے تھے وہ گھر پر ہی ہے،اللہ کا شکر ہے "

سیاہ اور سرمئی ہزار گز کے ماڈرن ویلا کے دروازے کے سامنے بے ہنگم طریقے سے کھڑی سلور بی ایم ڈبلیو کسی اور کی نہیں بلکہ داریاء سہگل کی ہی تھی جس کو وہاں دیکھ کر آریس کے تنے اعصاب بھی پر سکون ہونے لگے ..

" ..تینک یو سو مچ سر "

..مائسہ نے گاڑی سے باہر اُتر کر تشکر بھرے انداز کہا

"..کوئی بات نہیں..اپنا خیال رکھئے گا،اللہ حافظ "

آریس نے مسکرا کر جواب دیا اور اس بار مسکراہٹ کا ساتھ بھوری آنکھوں نے بھی دیا اور ہلکی داڑھی کے پیچھے چھپے ڈمپل نے بھی ..

" ..اللہ حافظ "

مائسہ مسکراتی ہوئی سہگل ویلا کی جانب بڑھ گئی جبکہ دروازہ اندر سے کھلتا دیکھ کر آریس بھی گاڑی آگے بڑھا چکا تھا ..

■ ■ ■

اصفہان اچھی طرح سے واقف تھا کہ داریاء اس وقت کہاں ہو گی اور کیا کر رہی ہو گی تبھی وہ اس کے لیے حد سے زیادہ فکر مند تھا، خود پر بے حساب غصہ تھا اُس کو، دل چاہ رہا تھا کہ اپنے آپ کو ہی شوٹ کر لے ..

آدھے گھنٹے کا راستہ دس منٹ کی رش ڈرائیونگ میں طے کر کے وہ جب گھر پہنچا تو اُس کی توقع کے عین مطابق داریاء کی گاڑی بے ترتیبی سے گیٹ کے سامنے پارک تھی جس کی چابی اُس کو گھر کے اندر داخل ہونے پر کار پورچ کے بیچ و بیچ پڑی نظر آئی.. راستے میں آنے والی ہر بے ترتیب شئے جو یقیناً

داریاء کے پینک اٹیک کے مرہونِ منت تھیں ان سب کو اصفہان نظرانداز کرتے ہوئے لمبے ڈگ بھرتا گھر کے اندر داخل ہوا ..

عالیشان وسیع و عریض ٹی وی لاونج پورا الٹا پڑا تھا، سٹرانچ کی ایل ای ڈی ٹی وی زمین بوس، کرسٹل کی کافی ریزہ ریزہ اور صوفے پر جو نرم ملائم تکیے سجے ہوتے تھے وہ سارے زمین پر ٹوٹے کانچ کے ہمراہ یہاں وہاں بکھرے تھے .. اصفہان نے تمام طوفانِ بدتمیزی پر سرسری سی نظر ڈالی اور بیس منٹ کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا ..

جہاں مدھم دبی دبی سسکیوں اور روہانسی گنگناہٹ نے اُس کا استقبال کیا.. اصفہان کو لگا اُس کا دل کسی نے مٹھیوں میں بھینچ لیا ہو.. آگے بڑھتے قدم من بھر کے ہو گئے تھے ..

" The other night dear, as I lay sleeping
I dreamed I held you in my arms.."

داریاء چند کپڑے دونوں ہاتھوں میں دبوچے اپنے سینے سے لگائے سر گھٹنوں میں دیئے آنسوؤں سے بھیگی آواز میں گا رہی تھی.. زیرو بلب کی مدھم روشنی میں اُس نے دیکھا کے وہ ہولے ہولے لرز بھی رہی ہے..

" When I awoke, dear, I was mistaken
So I hung my head and I cried..."

گانا ختم کرتے ہی وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، اُس کی دبی دبی سسکیاں دھیمی آہیں اصفہان کی سانسیں اُس پر تنگ کرنے لگیں..

" You are my sunshine, my only sunshine

You make me happy when skies are gray.. "

اصفہان کی بھاری مترنم آواز تہہ خانے میں گونجی، داریاء نے جوں ہی سر اُٹھا کر سامنے دیکھا تو دو سرخ انگارہ آنکھیں جن کے کنارے نم تھے اُسے تک رہیں تھیں.. داریاء کے حلق میں آنسوؤں کا پھندا اٹکنے لگا..

" You'll never know, dear, how much I love you

Please don't take my sunshine away.."

اصفہان داریاء کی بھیگی لال آنکھیں دیکھ کر بمشکل مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے اُس کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا اور ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے سے چپکے سنہرے بال نرمی سے اُس کے کانوں کے پیچھے کرنے لگا...

اس سب کے دوران داریاء آنکھوں میں شکوہ لئے خاموشی سے اپنے بادشاہوں جیسے بھائی کو دیکھتی رہی جو اٹھارہ سال بعد بھی اُسکو اپنی چھوٹی شہزادی سمجھ کر لاعلمی میں تکلیف پہنچا رہا تھا ..

" میں جب وہ سب بھول جاتی ہوں آپ نئے سرے سے مجھے یاد دلا دیتے ہیں بھائی .. "

آخر کار اُس کا ضبط ٹوٹ گیا اور اصفہان کا نرمی سے اُسکا رخسار سہلاتا ہاتھ بے دردی سے دور دھکیل کر اُس نے چیخ کر کہا ..

" میں .. میری جان ... "

اصفہان نے اُس کو سمجھانا چاہا مگر وہ فوراً بدک کر کھڑی ہوتی اس سے دور ہو گئی ..

" جب جب مجھے لگتا ہے کہ میں ایک نارمل ٹینایجر ہوں تب آپ لازمی کچھ ایسا کرتے ہیں بھائی جس سے مجھے واپس یاد آجاتا ہے کہ میں نہیں ہوں نارمل، میں ایک اب نارمل اٹھارہ سال کی لڑکی ہوں جس کا بھائی اُس کو سات پردوں میں چھپا کر بھی محفوظ نہیں رکھ سکتا تبھی ہر کسی کو دھمکاتا، ڈراتا رہتا ہے.. "

داریاء کی آواز اس قدر بلد تھی کہ تہہ خانے کے در و دیوار کانپ رہے تھے اُسکی آواز کے سبب..

" just let me explain for once princess.. "

اصفہان کھڑا ہو کر اُسکی جانب دھیرے دھیرے پیش رفت کرنے لگا..

" قریب نہیں آئیں بھائی میرے آپ.. میں آپ سے ناراض ہوں اور مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی.. چلے جائیں اور جا کر بغیر تصدیق کے لوگوں کو دھمکیاں دئیں، ان کو مارے پیٹے جاب سے نکال دیں.. "

داریاء مسلسل چیخ چلا رہی تھی اور اصفہان کو صرف اس بات کی فکر تھی کہ کہیں اُس کا حلق نہ بیٹھ جائے کیونکہ منا تو وہ کچھ لمحوں میں ویسے بھی لیتا اُسے..

" پرنسز تم اتنا چیخ کر بات کر رہی ہو بھائی سے ماما ہوتی یہاں تو کیا سوچتی وہ کہ کتنی بدتمیزی سے بات کر رہی ہے اپنے بڑے بھائی سے.."
اصفہان نے داریاء کو پچکار کر کہا..

" ماما ہوتی تو وہ آپ کو بھی یہ سب نہ کرنے دیتیں جو آپ کر رہے ہیں میرے ساتھ.. لوگ عجیب عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں مجھے، میرے پیٹھ پیچھے میرا مذاق بناتے ہیں کہ وہ دیکھو وہ رہی داریاء سہگل اٹھارہ سال کی دودھ پیتی بچی جس کا بھائی اُس کے ہر لمحے کی خبر لیتا ہے.."

..داریاء نے اپنے بھیگے گال ہاتھوں کی پشت سے بے دردی سے رگڑے

..کس نے مذاق اڑایا تمہارا، مجھے بتاؤ میں طبعیت درست کرتا ہوں اُس کی "
"

..اصفہان نے جارحانہ انداز میں کہا جس پر داریاء ایک بار پھر رونے لگی

بس کر دیں بھائی، میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز بس کر دیں.. "
صرف آپ کے اس رویے کی وجہ سے مجھے لگتا ہے کہ میں اب تک کسی کی نظروں کے حصار میں ہوں.. گھٹن ہوتی ہے مجھے، یہ لگتا ہے کہ ماما بابا کو اپنے ساتھ لے جاتے وقت مجھے تب چھوڑ دیا گیا تھا مگر اب نہیں چھوڑا جائے گا..
" ..بھائی آپ کا برتاؤ مجھے ذہنی مریضہ بنا دے گا
..داریاء اپنا سر ہاتھوں میں لیتی پھوٹ کر رونے لگی

اوکے..اوکے..میری جان ریلکس..تمہارے بھائی کے ہوتے ہوئے "
تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہو سکتا..موت سے بھی لڑ جاؤں گا میں
" ..تمہارے خاطر

اصفہان نے ایک لمحے کی بھی دیر کئے بغیر آگے بڑھ کر داریاء کو اپنے سینے
..سے لگا لیا وہ مسلسل بچوں کی طرح رو رہی تھی

..آج سے تم جو بولو گی میں وہ کروں گا "

Alright princess..?? "

اصفہان نے اُس کے ملائم بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس کو
..پچکارا

" سچی؟؟ "

..داریاء نے اُس کے سینے سے سر اُٹھا کر ناک سکیڑتے ہوئے پوچھا

"بالکل سچی.. لیکن اب یہ رونا دھونا بالکل بند کر لو اپنا ورنہ میں اپنا ارادہ بدل لوں گا.. "

اصفہان اُس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھا.. اس سب کے دوران اُس کے ہاتھوں میں بھینچی چادر لے کر وہ احتیاط سے تہہ کرتا الماری میں رکھ چکا تھا..

" ہلکی ہلکی مجھے اب بھی آرہی ہیں آوازیں رونے کی.. "

بیسمنٹ کی سیڑھیاں عبور کر کے باہر آتے ہوئے اچانک بڑھانے والی روشنی کے سبب داریاء کی آنکھیں چندھیا گئی اور اُس نے اپنا چہرہ بچوں کی طرح بھائی کے سینے میں چھپا لیا..

" ظفر!!! ہاوس کیپر کو کال کر کے ابھی بلاو، ایک اداس بلی نے ہمارا ٹی وی لاونج تہس نہس کر دیا ہے.."

اصفہان کی متبسم آواز پر داریاء نے سر اُٹھا کر اُجڑے ہوئے ٹی وی لاونج کا منظر دیکھا جو تہس نہس تو دور برباد ہو چکا تھا..

"..اوکے باس "

گھر کے اندرونی دروازے پر ہاتھ باندھے کھڑے ظفر نے حکم کی تعمیل کی اور باہر نکل گیا جبکہ ان دونوں کا رخ اوپر جانے والی سنگِ مرمر کی سیڑھیوں پر چلتے ہوئے داریاء کے روم کی سمت تھا..

" Bhai I'm sorry.. I wasn't in myself lately.."

داریاء نے شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے کہا، اصفہان نے مسکرا کر اُس کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود اُس کے برابر بیٹھ گیا..

" You don't have to be sorry princess..

غلطیاں میری بھی ہیں میں شاید واقعی تمہیں اب بھی چار سال کی بچی سمجھ رہا ہوں.. "

اصفہان کے لہجے میں شرمندگی تھی جو داریاء کو بالکل اچھی نہ لگی اپنے بھائی کے انداز میں..

" بھائی میں بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ مجھے تھوڑا سا سپیس دیں اگر آپ کو کسی پر شک ہے لگتا ہے کہ کوئی میرے ساتھ برا کر سکتا ہے تو مجھ سے ایک بار پوچھ لیں.. میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤ گی بھائی.. خود کے متعلق ہر بات میں آپ کو بتاؤ گی.. "

داریاء کے چھوٹے چھوٹے نازک ہاتھ اُسکی سیاہ داڑھی میں چھپے گال دہلانے لگے جس سے اصفہان کے بھینچے اعصاب پرسکون ہو گئے..

" اوکے اب سے ایسا ہی ہو گا.. "

آگے بڑھ کر اُس کے ماتھے کو شفقت اور محبت سے چومتے ہوئے اُس نے اپنے آپ سے بھی عہد کیا، داریاء اُس کی سرمئی آنکھوں میں تیرتی سچائی کو دیکھ کر آسودگی سے مسکرادی ..

" میرے پیارے بھائی .."
وہ یہ کہتی اُسکے گرد بازو لپیٹ کر اصفہان سے کسی چھوٹی بچی کی طرح لپٹ گئی تھی ..

" مسٹر خانزادہ ہمارے یونیورسٹی میں پروفیسر حارث کی جگہ اپوئینٹ ہوئے ہیں، وہ عام ٹیچرز سے تھوڑے مختلف ہیں، رولز اینڈ ریگولیشنز پر خاصا دباؤ دیتے ہیں وہ.. میں جمعہ کو ان کے آفس گئی تھی ناں تو اُس کے پیچھے یہ وجہ تھی کہ مجھے مائسہ کا گروپ چینج کروانا تھا اُس کے علاوہ کوئی بات نہیں تھی بھائی .. "

داریاء نے تمام حقیقت کھول کر اُس کے سامنے رکھ دی، وہ اندر ہی اندر آریس سے بے حد شرمسار تھی نہ جانے اُس کے غصیلے بھائی صاحب کون کون سی دھمکیاں لگا کر آئے ہونگے وہاں ..

" داریاء یار... تم کہاں تھی؟؟ اور تمہارا فون کیوں آف جا رہا ہے؟؟ اندازہ ہے کچھ تمہیں میں کتنی پریشان ہو رہی تھی تمہارے لیے.. "

مائسہ جس کی سانس یہاں تک پہنچتے پہنچتے پھول چکی تھی ہانپتے ہوئے ایک ہی سانس میں ڈھیر سارے سوال کر گئی ..

" السلامُ علیکم فہان بھائی .. "

جوں ہی اُس کی نظر بیڈ پر داریاء کے ساتھ بیٹھے اصفہان پر گئی اپنی جلد بازی پر شرمندگی ہوئی اگلے ہی پل ..

وعلیکم السلام.. آپ کی دوست کو میں نے پک کر لیا تھا یونیورسٹی سے.. "
چلو اب تم دونوں یہاں بیٹھ کر باتیں کرو میں کھانے پینے کے لیے کچھ بھجواتا

ہوں.. "

جانے سے پہلے اُس نے ایک بار پھر دارِیاء کے ماتھے پر بوسہ دیا اور مائسہ کے سر پر ہاتھ پھیرنے کے بعد وہ کمرے سے نکل گیا..

اب تم مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟ میں اس قدر پریشان تھی اوپر سے ڈرائیور " بھی نہیں آیا تو مجھے سر آریس نے گھر ڈراپ کیا.. "

مائسہ کی بات پر دارِیاء کے کان اُس کی زبان سے ادا ہونے والے نام کو سن کر کھڑے ہو گئے..

مسٹر خانزادہ نے کیوں چھوڑا تمہیں یہاں، تم مجھے ہی کال کر لیتی کم از کم " میں تمہیں پک کرنے آجاتی.. "

..مائسہ کا دل چاہا اُس کو دو ہاتھ لگائے اس بات کے بعد

میں کیا فارسی بول رہی ہوں محترمہ ؟؟ آپ کا فون بند تھا.. وہ تو شکر ہے "

" .. سر کی کہی بات سچ ہوئی اور تم ٹھیک ہو یہاں ورنہ نہ جانے کیا ہوتا

داریاء گھبرا گئی.. نہ جانے کیا کہا ہو گا آریس نے مائسہ کو.. اُس نے ہونٹ

..کاٹتے ہوئے سوچا

" مسٹر خانزادہ نے کیا کہا تھا تمہیں ؟؟ "

..داریاء نے محتاط انداز میں استفسار کیا

انہوں نے مجھے کہا تھا کہ تمہاری طبعیت خراب ہو گئی ہو گی اور تم گھر "

" .. جلدی چلی گئی ہو گی اپنے

مائسہ کو داریاء کی بات سن کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا، وہ شخص شکل سے تو ایسا نہ

لگتا تھا کہ کسی کا راز رکھے اور احسان کرے.. ویسے بھی جس طرح وہ اُس

وقت بپھرا ہوا تھا اصفہان کے سامنے تو اب اس مدد پر حیرت میں مبتلا ہونا

..داریاء کا جائز تھا

" کیا انہوں نے ایسا کہا تمہیں ؟؟؟ "

..بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا اُس نے پوچھا

"..ہاں یار تم ان کو چھوڑو اور مجھے اپنا بتاؤ تمہیں کیا ہوا ہے "

..مائسہ جھنجھلا گئی

"....یار بھائی "

داریاء نے اداسی سے کہا اور بیڈ پر لیٹ گئی جس کے بعد وہ تمام قصہ مائسہ کو

..بتانے لگی جسکی آنکھیں حیرانگی کے سبب لمحہ بہ لمحہ کُھلتی جا رہیں تھیں

" یار مجھے مسٹر خانزادہ سے بہت شرمندگی ہورہی ہے نہ جانے کیسے میں ان کا سامنا کروں گی.. "

دارِیاء نے اُنگلیاں مڑوڑ کر بوجھل دل سے کہا..

" میرے خیال سے تم ان سے معافی مانگ لینا.. وہ بیچارے تو اتنے اچھے ہیں انہوں نے مجھے بھی کچھ نہیں بتایا اس بارے میں.. "

مائسہ آریس کی شبیہہ یاد کرتے ہوئے گویا ہوئی..

" میں خود حیران ہوں اس بات پر، وہ اتنے اچھے لگتے نہیں ہیں جتنی اچھائی کا کام کر دیا ہے انہوں نے یا ان کو پہچاننے میں غلطی کر رہیں ہوں میں.. "

دارِیاء نے پرسوچ انداز میں کہا..

" Definitely second option..

وہ بہت اچھے ہیں آج تو یہ بات مجھے کنفرم ہوگئی.. "

مائسہ نے ہاتھ اُٹھا کر صاف گوئی کی.. جس پر داریاء نے ناسمجھی سے کندھے اچکادئے.. اتنی دیر میں ان دونوں کا لنچ بھی آگیا جو باتوں کے دوران انہوں نے ایک ساتھ انجوائے کیا تھا..

■ ■ ■

" ..ارے ڈاکٹر صاحبہ کچھ وقت ہو تو ہمارے ساتھ بھی گزار لیں "

وہ سر جھکائے بغیر یہاں وہاں دیکھے راہداری عبور کرتی مین گیٹ کی جانب بڑھی تھی جب ڈرائینگ روم سے اُس کو احسن کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی نہ چاہتے ہوئے بھی اینارہ کو رکنا پڑا..

"..السلامُ علیکم "

اینارہ نے مڑ کر ڈرائنگ روم میں جھانکتے ہوئے سلام کیا البتہ اندر کی جانب پیش قدمی نہیں کی تھی اُس نے..

"..وعلیکم السلام..آؤ ناں چائے پیو ہمارے ساتھ "

احسن نے مسکرا کر گہری نظروں سے ایناره کا جائزہ لیتے ہوئے اُس کو آفر کی..

جو مسلسل ماہا کی حسد بھری نگاہوں اور احسن کی پر تکلف نظروں کے حصار

..میں خود کو محسوس کرتی بے بس کھڑی تھی وہاں

میں ضرور پیتی چائے آپ سب کے ساتھ لیکن ابھی مجھے جانا ہو گا میں "

"..ویسے ہی کافی لیٹ ہو گئی ہوں ہاسپٹل کے لیے..اللہ حافظ

ایناره نے بات بنائی اور فوراً تیزی سے وہاں سے نکل گئی..اُس کے وہاں سے

..چلے جانے پر ماہا نے سکون کا سانس لیا

آپی ایناره کافی بدل گئی ہے سیدھے منہ بات تک نہیں کی ہے اُس نے مجھ "

" ..سے ایک بار بھی

چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے احسن نے اینارہ کو کھڑکی سے دیکھا جو مین گیٹ کھول کر باہر نکل گئی تھی..

" وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی احسن.. اپنی خوبصورتی پر اُسکو بہت ناز ہے اور پھر اب تو خیر سے میڈیکل بھی مکمل کر کے ڈاکٹرنی لگ گئیں ہیں اتنے بڑے ہسپتال میں بس اس لیے اپنے آگے ہم چھوٹے لوگوں کو اہمیت نہیں دیتیں وہ.."

انہوں نے منہ بسور کر کہا جس پر احسن نے نفی میں سر ہلایا جیسے ان کی بات سے اتفاق نہ کیا ہو..

" نہیں آپی.. وہ پہلے تو ہرگز ایسی نہ تھی، مہمانوں کا خیال رکھنا ہر ایک سے نرمی سے بات کرنا، نہ جانے اب اسے کیا ہو گیا ہے.. میں تو حیران ہوں اُس کے رویے پر.. "

احسن نے قدرے تشویش سے کہا..

" میرے بھائی تم تو ہو ہی معصوم، باہر ملک کی ہوا لگی ہے تو تھوڑی سمجھ بوجھ آئی ہے تم میں تبھی تمہیں اب اُس کی اصلیت پتا چل رہی ہے.. "

ماہا نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے بھرپور کوشش کی کہ کسی طرح احسن کو بدگمان کر دے اینارہ سے..

" شاید آپ ٹھیک ہی کہہ رہیں ہیں خیر چھوڑیں یہ سب باتیں، آپ اپنا بتائیں خوش تو ہیں ناں یہاں.. "

احسن نے موضوع تبدیل کرتے ہوئے مسکرا کر ان سے سوال کیا.. ماہا بھائی کی سوچ کا مہور بدلتے دیکھ اب پر سکون تھیں..

شادی کے پندرہ سال بعد بھی میں خوش نہ ہوئی تو اور کب ہوں گی "
میرے پیارے بھائی.. بس تھوڑا تھک جاتی ہوں گھر کی تمام ذمہ داریاں جو
" ... مجھ پر ہیں
.. مصنوعی تھکن چہرے پر طاری کرتے ہوئے انہوں نے دھیمی آواز میں کہا

" تو کیا اینارہ آپ کی مدد نہیں کرتی گھر کے کاموں میں ؟؟ "
.. احسن نے بھنویں اچکا کر سخت لہجے میں سوال کیا

ارے کہاں.. باہر کی دنیا سے تھک ہار کے آتی ہے وہ.. وہ کیا میرا ہاتھ "
" .. بٹائے گی
سفید جھوٹ کا سہارا لیا گیا ورنہ جب جب وہ گھر میں ہوتی تھی.. کھانا بنانے
سے لے کر کچن صاف کرنے تک ہر کام وہ اپنے ہاتھ سے کیا کرتی.. بہت

دفعہ تو ایسا بھی ہوا تھا کہ اُس نے ماہا کے کچن میں چھوڑے ہوئے برتن بھی جاب سے واپس آکر دھوئے تھے..

" یہ تو غلط ہے.. آپ واجد بھائی سے بات کریں.. ایسا ہمیشہ تو نہیں چل سکتا.. "

احسن نے غصیلے انداز میں کہا جس کو دیکھ کر ماہا کو کمینی سی خوشی ہوئی، یعنی ہر تیر سیدھا نشانے پر لگ رہا تھا ان کا..

" چھوڑو میرے بھائی گھر کا ماحول خراب ہو گا، وہ کونسا اپنی غلطی مان لے گی.. اس لئے میں خاموشی سے تمام کام کر لیتی ہوں.. "

جھوٹ کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے انہوں نے افسردہ ہونے کی بھرپور اداکاری کی جس سے احسن اینارہ سے مزید بدگمان اور بہن کے لیے شدید فکرمند بھی ہو چکا تھا..

■ ■ ■

"..ہیلو!! مجھے ڈاکٹر ایناره سے ملنا ہے..انکی فرینڈ ہوں میں آئیلین چوہان "

"

شام کے تقریباًسات بجے جب کمرے میں اکیلے بیٹھے بیٹھے اُسے خود سے اور اپنے خیالات سے وحشت ہونے لگی تو سیہان کے باتوں کے مطابق ہسپتال آگئی تھی ایناره سے ملنے..

"وہ اب تک آئیں نہیں ہیں آپ چاہیں تو ویٹ کر سکتی ہیں ان کا ویٹنگ ایریا میں.. "

ریسپشن پر کھڑی لڑکی نے آئیلین کی جانب پروفیشنل مسکراہٹ اچھالی اور اپنے کام میں مصروف ہوگئی جب کہ وہ خاموشی سے ویٹنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی جب اُسے شیشے ک دروازہ دھکیل کر اندر آتی ایناره نظر آئی، بلیک

پلین شلوار قمیض میں ملبوس سر پر سلیقے سے دوپٹہ سیٹ کیئے وہ آج بھی ہو بہو ویسی ہی تھی.. پہلی نظر میں آئیلین نے پہچان لیا اینارہ کو..

"...ڈاکٹر اینارہ خانزادہ "

مسکرا کر اُس نے اینارہ کا نام پکارا.. اینارہ نے حیران ہو کر نسوانی پر کشش آواز کے تعاقب میں دیکھا.. جوں ہی اُس کی نظر لانگ پونی ٹیل باندھے وائٹ ٹراؤز شرٹ میں ملبوس سادگی میں بھی تباہی بکھیرتی آئیلین پر گئ، بھوری آنکھیں شناسائی کی روشنی لئے چمک اٹھیں..

"...آئیلین "

دل نے گواہی دی تھی کہ سامنے کھڑی بے حد حسین لڑکی اسکی بچپن کی بسٹ فرینڈ آئیلین ہے مگر دماغ نے ایک بار تصدیق کرنا چاہی..

"..جی ہاں صحیح پہچانا "

آئیلین نے اُس کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے متبسم لہجے میں کہا اور اُس کے گلے لگ گئی.. ابنارہ کی آنکھوں سے خوشی کے باعث آنسو گرنے لگے تھے..

سیہان بھائی سے کل ملاقات ہوئی تھی مجھے یقین تھا وہ تم سے میرا ذکر ضرور کریں گے مگر اس بات پر مجھے شک تھا کہ شاید ہی میں تمہیں یاد

"...ہوں

ابنارہ نے بھیگی آنکھوں کے کنارے صاف کرتے ہوئے مترنم آواز میں کہا ..جس پر آئیلین نے مسکراتے ہوئے سر کو نفی میں جھٹکا

تم مجھے بھولی ہی کب تھی، میری بسٹ فرینڈ تھی تم.. تمہارے بعد مجھے "

" ..کوئی لڑکی بسٹ فرینڈ نصیب نہیں ہوئی

.. آئیلین نے ہنس کر کہا جس پر ایناره نے مسکرا کر حیرانگی سے اُس کو دیکھا

" لیکن تمہاری تو کلاس میں بھی بہت ساری دوستیاں تھیں لڑکیوں سے
.. میرے علاوہ بھی.. وہ تو ہر وقت میری جگہ لینے کے لیے تیار ہوتیں تھیں
"

بچپن کے خوبصورت دن یاد کرتے ہوئے ایناره کی مسکراہٹ تھم نہیں رہی
.. تھی

" وہ تمہاری جگہ لینا چاہتیں تھیں لیکن میں وہ جگہ کسی کو نہیں دینا چاہتی
" .. تھی.. تم بتاؤ لگتا ہے تم نے بسٹ فرینڈ بنالی کوئی
آئیلین نے اپنے ازلی جذباتی لہجے میں کہا، قد نکال لیا تھا ورنہ نیچر تو اب بھی
.. وہی کئی سالوں پرانی ہی تھی اُس کی

" تمہارے بعد کوئی بسٹ فرینڈ تو نہیں ہاں ایک بہت اچھی دوست بنی

میری.. میری بھتیجی سویرہ.. "

اینارہ نے اُس کے ہمراہ اپنے روم کی جانب بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا..

" آرے واہ واجد بھائی کی شادی بھی ہو گئی اور بیٹی بھی، وہ بھی اتنی بڑی ہے

وہ کہ تمہاری دوست بن گئی ہے، کبھی ملاقات کروانا میری بھی اُس سے...

کیسے ہیں واجد بھائی؟؟ "

اُس کو وہ اب بھی یاد تھے اینارہ کے ہر وقت مسکراتے ہوئے بھائی جو اسکول

سے اُس کو روزانہ لینے آتے تھے..

" بالکل ٹھیک ہیں بھائی.. ہاں ماشاءاللہ سویرہ بارہ سال کی ہے انشاءاللہ ضرور

ملواؤں گی.. چائے لو گی تم یا کافی..؟ "

انٹر کام اُٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے اینارہ نے اُس سے پوچھا..

"..کافی منگوالو "

اُس کے مقابل کرسی پر بیٹھتے ہوئے موبائل اور کار کی چابی ٹیبل پر رکھ کر وہ آرامدہ انداز میں بیٹھ گئی.

" ..اوکے... پلیز ایک کپ چائے اور ایک کافی کر دیجئے "

..ینارہ کے روم کا جائزہ لیتے ہوئے آئیلین نے اُس کو فوراً روکا

" ..دو چائے ہی بول دو "

ینارہ آئیلین کی طرف دیکھ کر نہ سمجھی سے مسکرا دی اور کافی کا کہہ کر فون واپس ٹیبل پر رکھ دیا..

" کافی پیتی ہو تو چائے کیوں منگوائی تم نے ؟؟ "

..ینارہ نے مسکرا کر سوال کیا

"کافی ہر وقت پیتی ہوں تمہارے ساتھ بیٹھ کر آج چائے پیتے ہیں.. "

آئیلین کے جواب پر اینارہ دل سے مسکرا دی..

"تم بالکل نہیں بدلی آئیلین ہاں مزید لمبی ہو گئی ہو اور بہت زیادہ خوبصورت بھی.. "

اینارہ نے اُس کو پیار بھری نظروں سے تکتے ہوئے کہا..

"تم بھی تو بالکل ویسی ہی ہو بس حد سے زیادہ کیوٹ ہو گئی ہو لوگ بچپن میں کیوٹ ہوتے ہیں اینارہ صاحبہ نے جوانی میں آکر سپیڈ پکڑی... "

آئیلین کی بات پر وہ دونوں ہی یکدم قہقہہ لگا گئیں اور پھر چائے پیتے ہوئے خُوب ساری بچپن کی یادیں تازہ ہونے لگیں دونوں کے درمیان..

وہ دونوں سہیلیاں اپنی اپنی دنیاؤں میں رشتوں کے زہر سے ستائی ہوئیں تھی مگر ایک دوسرے سے باتیں کر کے کچھ لمحوں کے لیے ہی صحیح مگر زندگی میں گھلی تلخیوں کو فراموش کر گئیں ..

■ ■ ■

" کہاں گئی تھی تم ؟؟؟ "

ابھی گھر میں پہلا ہی قدم رکھا تھا کہ آغا جان کی کرخت آواز پر لرزتی ہوئی منتہا ان کی سمت پلٹی ...

" یونیورسٹی .... "

منتہا نے ڈرتے ڈرتے کہا ..

" چاٹھہ !!! "

زوردار چانٹے کی آواز حویلی کی خاموش فضا میں گونجی جس نے منتہا کے نازک رخسار پر اپنا نشان چھوڑا تھا...

"جھوٹ... جھوٹ بولتی ہے، بے غیرت لڑکی.. دشمنوں کے لڑکے کے ساتھ بیٹھی رنگ رلیاں منا رہی تھی.. بدکردار لڑکی.."

انہوں نے بیٹی کا چہرہ ڈھانپے نقاب کو بے دردی سے کھینچ کر دور پھینکا اور اُس کا سر بالوں سمیت دبوچتے ہوئے تہہ خانے کی جانب بڑھے..

حویلی میں موجود ملازمین کی فوج نے یہ منظر حیرانگی سے دیکھا اپنے صاحب کے غصے سے تو وہاں موجود ہر ایک فرد واقف تھا مگر وہ غصے اور دشمنی میں ہر حد تجاوز کر جائیں گے اِسکی امید نہ تھی کسی ایک کو بھی..

نیچے ہوتی چیخ وپکار سن کر منتہا کی پھوپھو اپنے بیٹے کے ساتھ نیچے بھاگی بھاگی چلی آئیں، وہ بہت عرصے سے اپنے بھائی کے گھر مقیم تھی بیوگی کے بعد ان کے بیٹے کی کفالت بھی ان کے بھائی نے ہی کی تھی..

"ماموں جان.. یہ کیا کر رہے ہیں آپ..."

کامل (منتہا کا پھوپھی زاد) یہ دیکھ کر دوڑتے ہوئے ان کا سامنے آ کھڑا ہوا..

"ہٹ جاؤ میرے راستے سے کامل..."

آغا جان نے دھکا دے کر کامل کو دور دھکیلا اور منتہا کو تاریکیوں میں دھکیل دیا جس کے بعد انہوں نے تہہ خانے کے دروازے پر تالا لگایا تھا..

" بھائی جان.. خدا کا واسطہ ہے آپ کو.. بن ماں کی بچی کے ساتھ یہ ظُلم نہ کریں.. خدا کے قہر سے ڈریں..."

یاسمین بیگم کا دل بھتیجی کی آہ وپُکار سن کر کٹنے لگا، اپنے ظالم بھائی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے انہوں نے فریاد کی..

"اس لڑکی کو جب تک اندر موت نہیں آجاتی اس کو کوئی باہر نہیں نکالے گا.. اور مشتاق تم میرے ساتھ چلو.."

آغا جان نے وہاں موجود ہر ایک فرد پر قہر آلود نگاہ ڈالی اور اپنے خاص وفادار کو ساتھ لے کر وہ آگے بڑھ گئے بہن کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے...

جب کہ بھائی کی سفاکی دیکھ کر یاسمین بیگم (منتہا کی پھوپھی) دل مسوس کر رہ گئی اپنے بھائی کے سامنے وہ آواز بھی نہیں اُٹھا سکتی تھی احسانوں کے بوجھ تلے دفن جو تھیں وہ ان کے بالکل اپنے بیٹے کی طرح.. اندر زمین پر پڑی منتہا زار و قطار تڑپ تڑپ کر روتی رہی مگر حویلی میں موجود ہر ایک شخص نے جیسے اپنے کان لپیٹ لئے تھے اُس کی آہ و زار پر..

■ ■ ■

نا بتائیں یا نہ چھپائیں، سوچنا، ہے یہ سوچنا
دل بچائیں یا جاں سے جائیں، سوچنا، ہے یہ سوچنا
دلِ ناتواں، ہے چلا کہاں
کسی راہ گزر کا نہیں نشاں

دل لگائیں- علی سیٹھی

" ڈیڈ فیری کے پاس چلیں؟؟ "

آزاد اور علی رات کا کھانا کھا کر واپس گھر جا رہے تھے جب علی نے اینارہ سے ملنے کی فرمائش کی..

" بیٹا کافی رات ہو گئی ہے میرے خیال سے ٹھیک نہیں ہے اب جانا میں کل صبح لے چلوں گا آپ کو .. "

کار ڈرائیو کرتے آزاد نے مصروف سے انداز میں کہا البتہ خواہش تو اُس کے دل میں بھی جاگی تھی ایک نظر اُس معصوم مہربان چہرے کو دیکھنے کی ..

" ڈیڈ وہ ابھی ہاسپٹل میں ہو نگی .. پلیز ناں ڈیڈ ... کچھ نہیں ہوتا ... ابھی تو نائن بھی نہیں بجے ڈیڈ .. پلیززززز ... "

علی نے سٹیرنگ وہیل پر رکھے اپنے باپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پر جوش لہجے میں کہا ..

" اچھّا بابا او کے چلتے ہیں ... "

علی آزاد کوئی فرمائش کرے اور اُس کا باپ رعد کر دے یہ تو نہ ممکن تھا ..

ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ دونوں باپ بیٹے ہاسپٹل کی ریسپشن کے سامنے

کھڑے ایناره کے منتظر تھے.. علی کے چہرے پر رقص کرتی خوشی دیکھنے لائق تھی اس وقت..

" السلامُ علیکم !! ڈاکٹر ایناره سے ملاقات ہو سکتی ہے ؟؟ "

آزاد نے اپنے مخصوص بھاری مگر شائستہ لہجے میں استفسار کیا، ریسپشن پر کھڑی لڑکی نے کنکھیوں سے مقابل ٹیبل کے اُس پار کھڑے سیاہ لٹھے کی قیمتی شلوار قمیض میں ملبوس خوبرو شخص کو دیکھا..

" جی وہ اس وقت اپنے روم میں ہیں، ان کی روٹیشن دس بجے اسٹارٹ ہو گی ابھی مل سکتے ہیں آپ ان سے.. "

ریسپشنسٹ نے مسکرا کر کہا البتہ دل ہی دل میں ڈاکٹر ایناره کی قسمت پر رشک ضرور کیا تھا..

"..بہت شکریہ "

آزاد سر کو اثبات میں جنبش دیتا علی کا ہاتھ تھامے مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے

.. لفٹ کی جانب بڑھ گیا

اوکے بیٹے آپ جاؤ اندر مل کر آ جاؤ اپنی فیری سے .. میں باہر آپ کا انتظار "

"..کروں گا

.. آزاد علی کے گال پر نرمی سے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ آہستگی سے گویا ہوا

" ڈیڈ کیا آپ فیری سے نہیں ملیں گے ؟؟ "

علی کے سوال پر آزاد نے مسکراتے ہوئے آنکھیں سکیڑ کر اُس کو دیکھا اور بنا کچھ کہے نفی میں سر ہلا دیا جس پر علی کندھے اچکاتا ایناره کے روم کی جانب بڑھ گیا..اُس کو تو صرف ابھی اپنی فیری سے ڈھیر ساری باتیں کرنی تھیں سو

.. باپ سے سوالات کرنے کا ارادہ ترک کر دیا

میں کیوں ملوں گا آپ کی فیری سے علی.. ویسے بھی ایک طلاق یافتہ مرد کا "
"..یوں کسی لڑکی سے ملنا کافی معیوب عمل ہے

علی کے اندر چلے جانے کے بعد آزاد نے کھُلے ٹیرئس کی طرف پیش رفت کر دی، تلخ سوچیں اُسکے ذہن کا محور بنی ہوئیں تھیں اس وقت.. اپنے بیٹے کی وجہ سے ہی صحیح مگر وہ زندگی میں آنے والی اس نئ تبدیلی کو نہ چاہتے ہوئے بھی پسند کرنے لگا تھا ..

وہ جانتا تھا کہ یہ سب غلط ہے اور یہ کہ اینارہ کو لے کر اُس کے بدلتے جذبات ممنوع بھی.. مگر کیا کرتا، خود کو بتیس سالہ زندگی میں پہلی بار بے بس محسوس کر رہا تھا وہ کیونکہ وہ اُسے اچھی لگنے لگی تھی اپنے بیٹے کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی.. ایسے خیالات شعور کا حصّہ بننے لگے جو شرم کا باعث بھی تھے اُس کے لئے مگر دل پر کس کا زور تھا ..

لگے بندھے روٹین، بے رنگ شب و روز گزار کر زیست کے پانچ طویل سال اُس نے یوں ہی کٹا دئے مگر اب عمر کے اس حصے میں آکر دل نئی خواہشات کا متمنی ہونے لگا تھا.. زندگی میں کسی کا ساتھ چاہنا ہر انسان کے لیے ایک فطری عمل ہے اور وہ تو ویسے بھی پہلی بار طلبگار ہو رہا تھا سچے ہم سفر کے لیے..

■ ■ ■

" تم سے باتیں کر کے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا وہ کہتے ہیں ناں کہ اچھی سنگت بھی کیا کمال چیز ہے گھنٹے منٹ کی طرح گزر جاتے ہیں اور منٹ سیکنڈز کی طرح.. "

آئیلین نے ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھا جو نو بجانے والی تھی..

" واقعی یار تم صحیح کہہ رہی ہو وقت کا پتہ ہی نہیں چلا.. سچ کہوں تو تم سے باتیں کر کے ایسا لگ رہا ہے کہ زندگی واپس تیرہ سال پہلے چلی گئی ہو، بے فکر، لاپرواہی کی آزاد زندگی .. "

ایناره نے قدرے اُداس لہجے میں کہا جس پر آئیلین نے اُس کی جھکی نظروں کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا تھا ..

" ایناره کچھ ایسا ہے جو تم مجھے بتانا چاہ رہی ہو لیکن بتا نہیں رہی ؟؟ "

کرسی پر آگے کو ہوتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل کی سطح پر رکھ کر وہ آگے کو جھکی اور نرمی سے گویا ہوئی.. ایناره نے پژمردگی سے مسکراتے ہوئے نظریں اٹھائیں ..

" ہاں ہے تو لیکن میں نہیں چاہتی کہ ہماری اتنی پیاری ملاقات کا اختتام تلخ حقائق پر مبنی ہو تبھی وہ ساری باتیں اگلی ملاقات کے لئے رکھتے ہیں .. "

اینارہ نے بوجھل ہوتے دل کو سنبھال کر اپنے لہجے کو ہشاش بشش کرنے کی اپنی سی کوشش کی.. مگر آئیلین اب بھی اُس کے لئے فکر مند تھی

" تلخ حقیقتیں تو زندگی کا حصّہ ہیں، کیاان کو درمیان میں لانے سے ہماری ملاقات خراب ہو گی ؟؟ "

آئیلین نے سنجیدگی سے سوال کیا جس پر اینارہ ہولے سے مسکرادی..

" تو پھر تم نے ان باتوں کا ذکر کیوں نہیں کیا مجھ سے جن کے سبب ان شبنمی آنکھوں میں سرخی برپا ہے ؟؟ "

اینارہ کا سوال آئیلین کے لیے حیران کن ثابت ہوا.. کیا اُس کی آنکھوں کو پڑھنا اتنا آسان تھا ؟؟

" سنو کیا میری آنکھوں میں لکھی تحریر کو پڑھنا اتنا آسان ہے کہ تم اُس بارے میں مجھ سے بات کرے بغیر میرا غم بھانپ گئی؟؟ "

اُس نے تذبذب کا شکار ہوتے ہوئے پُوچھا..

" آسان تو نہیں لیکن شاید ہم دونوں اب بھی بسٹ فرینڈز ہیں قدرتی طور پر اسی لیے تم میرے لہجے میں تیرتے دکھ کو بھانپ گئی اور میں تمہاری آنکھوں میں ٹھہرے غم کو.. "

اُس کی باتوں نے آئیلین کے دلکش ہونٹوں پر راحت بخش مسکراہٹ بکھیر دی..

" چلو پھر ہم دونوں اپنے دکھ اگلی ملاقات کے لئے بچا کر رکھتے ہیں جو کہ اس جمعہ کو میرے گھر پر ہو گی.. اپنا ایڈریس مجھے سینڈ کر دینا میں خود ہی پک کر لوں گی تمہیں.. "

آئیلین بیگ اٹھاتی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہوگئی جب ایناره کے روم کا دروازہ کھلا..

" فیری... "

علی کی چہکتی ہوئی آواز جوں ہی ان دونوں کی سماعتوں سے ٹکرائی، دونوں نے ہم وقت دروازے کی جانب دیکھا.. ایناره کی آنکھوں میں مسرت اتری تھی تو دوسری طرف آئیلین کی آنکھوں میں خوشگوار حیرت..

" آرے میرے سوپر بوائے.. آپ یہاں..

What a pleasant surprise.."

ایناره اگلے ہی لمحے نیچے جھکی اور گولو سے کیوٹ علی کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر گود میں اُٹھالیا..

" تم علی آزاد کو کیسے جانتی ہو؟؟ "

آئیلین نے پر مسرت لہجے میں استفسار کیا.. جانی پہچانی آواز سن کر علی اُسکی طرف پلٹا..

" ..ہیلو مس لین "

علی نے اپنی عمر سے بڑے بچوں کی طرح سنجیدگی سے کہتے ہوئے آئیلین کی جانب مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا..

" ہیلو مسٹر علی آزاد.. کیسے ہیں آپ؟؟ "

آئیلین نے مسکرا کر اُس کا ہاتھ تھام لیا.. جب کہ ایناره یہ سب حیرانگی سے دیکھ رہی تھی..

ایک منٹ.. ایک منٹ.. یہ آپ دونوں ایک دوسرے کو کیسے جانتے ہیں " ؟؟ "

..علی کے ماتھے پر ہلکی سی کس دینے کے بعد اُس نے علی کو ٹیبل پر بیٹھا دیا

" .. فہان چاچو کی بزنس پارٹنر ہیں مس لین "

علی آئیلین کو اُس ہی نام سے پکار رہا تھا جو اُس رات پارٹی میں بتایا تھا اُس نے علی کو ورنہ تو اُسے آئیلین کا نام سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا ..

جی بالکل.. میرے بزنس پارٹنر کے بھتیجے ہیں یہ کیوٹ مسٹر.. تم کیسے "
" جانتی ہو علی کو؟؟

آئیلین نے مسکراتے ہوئے اُس کے گال پر ہاتھ پھیرا جس پر علی بھی مسکرا دیا..

" She saved my life twice so that's why she's my fairy.."

(انہوں نے میری زندگی دو بار بچائی تھی اس لیے یہ میری فیری ہیں)

اینارہ کے بجائے علی نے محبت پاش نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا..اگر دنیا کی سب سے پاک اور شفاف محبت دیکھنی ہو تو کسی معصوم بچے کی محبت دیکھی جاسکتی ہے...

" wow that's cool..
چلیں مسٹر علی آزاد آپ میری بسٹ فرینڈ اور اپنی فیری کو کمپنی دیجئے میں چلتی ہوں.."

اینارہ اور علی سے بیک وقت مخاطب ہوتے ہوئے اُس نے بیگ کندھے پر لٹکالیا، آئیلین اب جانے کا ارادہ رکھتی تھی..

"تھوڑی دیر اور رکتی ناں یار.."

اینارہ نے اُس کے ہاتھ تھام کر ضد کی، کافی اچھا محسوس کر رہی تھی وہ اس سے باتیں کرنے کے بعد..

" یار میں ضرور رُکتی مگر بی اماں میرا انتظار کر رہیں ہوں گیں کھانے پر
میرے بغیر وہ کھانا نہیں کھاتیں.. اچھا تم جمعہ کو تیار رہنا .. "
آئیلہن نے ایناره کو گلے لگاتے ہوئے تیزی سے کہا واقعی اُس کو اب جلدی
ہونے لگی تھی کیونکہ رات کے کھانے کا وقت نزدیک تھا ..

" ٹھیک میں ریڈی رہوں گی.. کال بھی کر دینا مجھے ساتھ میں .. "
ایناره نے آئیلین کی جلدی دیکھ کر متبسم لہجے میں کہا ..
" ہاں ہاں فکر نہیں کرو.. ہو جائے گا وہ بھی.. اب میں نکلتی ہوں اللہ
حافظ.. "
وہ الوداعی کلمات ادا کرتی دروازے کی جانب بڑھ گئی ..

" اللہ حافظ دھیان سے جانا، رش ڈرائیو نہیں کرنا.. "

اینارہ کی فکرمند آواز پر آئیلین نے پلٹ کر ایک فلائنگ کس اینارہ کی جانب اچھالی اور علی کو ہاتھ کے اشارے سے مسکرا کر بائے کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی..

" Ms Aileen is very beautiful and decent lady.. You've got nice best friend fairy.. "

(مس آئیلین بہت خوبصورت اور شائستہ خاتون ہیں، آپ کو اچھی دوست ملی ہے فیری)

علی کی کہی ہوئی سمجھدار بات پر اینارہ پورے دل سے مسکرا دی..

" Yes she is and I'm very lucky that I'm surrounded by beautiful people just like you.."

ہاں وہ ہے اور میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میرے ساتھ اچھے لوگ ہیں)
(بالکل آپ کی طرح

اینارہ پیار بھری نظروں سے علی کو تکتے ہوئے اپنی چیئر گھیسٹ کر اُسکے نزدیک بیٹھ گئی جس کے بعد وہ دونوں باتوں میں مشغول ہو چکے تھے ..

■ ■ ■

اینارہ کو ہسپتال چھوڑنے کے بعد گھر جانے کے بجائے وہ کافی دیر تک سڑکوں پر یہاں وہاں بے مقصد گاڑی دوڑاتا رہا، بظاہر وہ بالکل ٹھیک لگ رہا تھا مگر دماغ کے اندر چلتی خرافات پر وہ اندر اندر گھل رہا تھا ..

" ... مجھے کیا ہو رہا ہے.. کیوں ہو رہی ہے مجھے اُس کی اتنی فکر "

اپنے خیالات سے لڑ لڑ کر جب وہ تھک گیا تو قدرے سنسان سڑک کے کنارے اُس نے گاڑی روک دی اور دروازہ کھول کر باہر نکلتا گہری سانسیں لینے لگا..

"ریلکس خانزادہ.. ریلکس.."

شرٹ کا کولر کھولتے ہوئے اُس نے اپنی گردن سہلائی اور اضطرابی کیفیت میں ٹہلنے لگا..

"احمد کو کال کرتا ہوں.."

دھیان بھٹکانے کے لیے اُس نے ایک دوست کو کال کرنے کا فیصلہ کیا..

"رہنے دو خانزادہ وہ دماغ میں درد کر دے گا سوال کر کر کے.."

آریس نے بدمزہ ہوتے ہوئے فون واپس جینس کی جیب میں اڑسا دیا..

" سیہان.. ہاں سیہان صحیح ہے اُس سے بات کر لیتا ہوں.. لیکن.. وہ تو کام کے سلسلے میں لاہور نکلا پڑا ہے.. چھوڑو.."

آریس نے بھورے بالوں میں اُنگلیاں چلاتے ہوئے سوچا اور سر جھکا کر خاموشی سے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا..

" اس عمر میں یہ سب تو ہوتا ہے خانزادہ.. خوبصورت چہرے آنکھوں کو اچھے لگتے ہیں، دل ان کے بارے میں سوچنے لگتا ہے.. ریلکس رہو اور وقت پر چھوڑ دو سب.. جتنا زیادہ سوچو گے اُس بارے میں اتنا زیادہ دلدل میں دھنستے جاؤ گے.."

اُس نے خود کو باور کرایا..

" لیکن وہ بچی نہ جانے کیسی ہو گی..؟؟ "

کہیں اندر سے آواز آئی تھی جس پر وہ خود ہی جھنجھلا گیا..

" ٹھیک ہی ہو گی بھائی وہ.. کونسا بے ہوش ہو گئی تھی.. اور ویسے بھی اُسکا وہ ہٹلر بھائی کچھ ہونے نہیں دے گا اُسے .. "

یہ وہ پہلی بات تھی جس کو سوچ کر دل لمحے بھر کو پر سکون ہوا لیکن کچھ ہی دیر میں ایک بار پھر دماغ کی بکواس شروع ہو گئی تھی اصفہان سے متعلق ..

" میرا بھائی تھا ورنہ جبڑا نہ توڑ دیتا میں اُس کا تو خانزادہ نام نہ تھا پھر وہ اُسکا بھائی تھا ورنہ .. "

دل نے دماغ کو دلیل پیش کی ..

" اواچھا.. لیکن وہ کون ہے تمہاری ؟؟ "

دماغ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا ..

" سٹوڈینٹ ہے وہ میری، جاب کرتا ہوں میں وہاں اور جاب کو تھوڑی ایسے لات ماردوں گا .. "

...دل کے بتائے ہوئے جواب پر دماغ نے خوب تمسخر آڑایا اُسکا

" جاب!! ہاہاہاہا.. ہم دونوں ہی جانتے ہیں کہ تمہاری جاب کولات نہیں پڑنے والی..اور سٹوڈینٹ کو تو رہنے دو کچھ دنوں میں یہ سٹوڈینٹ کتنی اہم ہو جائے گی تمہارے لیے ہم بھی دیکھیں گے.. "

دماغ نے جیسے دل کو منہ چڑایا.. آریس کوفت میں مبتلا ہونے لگا تھا اب..

" بھاڑ میں جاؤ دونوں.."

دل اور دماغ کے مابین ہوتی جنگ جب حد سے بڑھنے لگی تو وہ زبردستی اپنے تمام خیالات جھٹکتا گاڑی میں آ بیٹھا اور اگلے پل گاڑی اسٹارٹ کر کے گھر کی جانب بڑھادی..

■ ■ ■

" ڈیڈ یہاں ہی تو تھے.. کہاں چلے گئے ؟؟ "
کچھ دیر ایک ساتھ گزارنے کے بعد ایناره اپنی روٹیشن شروع ہونے سے چند منٹ پہلے علی کے ہمراہ لابی میں آگئی ..

" یہاں ہی ہوں گے علی، پریشانی کی کیا بات ہے ڈھونڈ لیتے ہیں آپ کے ڈیڈ کو.. "
ایناره نے مسکرا کر کہا اور یہاں وہاں نظریں آزاد کی تلاش میں دوڑا دیں ..

" پتا ہے ڈیڈ کا بھی آپ سے ملنے کا دل چاہتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے لیکن وہ ملتے نہیں.. شاید مام نے ان کو منع کیا ہے.. "
ایناره کا ہاتھ تھام کر چلتے علی نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے ایناره کی معلومات میں اضافہ کیا ..

"..ایسا نہیں ہو سکتا علی..ایسی باتیں نہیں کرو بیٹا پلیز "

اینارہ جو اُس کی باتوں پر سٹپٹا گئی اور فوراً قطعی لہجے میں بولی البتہ دل ایک الگ دھن پر دھڑکنے لگا تھا، جسم میں یکلخت لرزش برپا ہوئی ایسا محسوس ہونے لگا کہ کسی کی گہری رات سی سیاہ بولتی آنکھیں اُس کو اپنے حصار میں لیے ہوئی ہوں..وہ خود ہی میں سمٹ گئی

" کیوں فیری؟؟ کیا آپ کو میرے ڈیڈ سے ملنا پسند نہیں؟؟ "

علی نے ناسمجھی سے سوال کیا جس پر اینارہ کی آزاد کو ڈھونڈتی بھوری آنکھیں لمبی سیاہ پلکوں پر بڑھتے حیا کے بوجھ کے باعث جھکتی چلی گئیں..

"..بیٹا..پلیز ایسی باتیں نہیں کرو "

اینارہ نے باقاعدہ گزارش کی تھی اُس سے جس پر علی نے گردن اُٹھا کر اُس کے سرخ پڑتے چہرے کو حیرت سے دیکھا اور سر اثبات میں ہلا دیا.. معصوم ذہن سمجھ تو نہ سکا تھا اُس ردعمل کو مگر اتفاق کرنا پڑا..

"وہ رہے ڈیڈ.."

علی کی نظر ٹیرس پر کھڑے آزاد پر پڑی جو ریلنگ پر جھکا سامنے دیکھ رہا تھا.. علی باپ کو دیکھ کر خوش ہوتا اینارہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے آگے بھاگا..

"آرام سے علی.."

اینارہ جو علی کی باتوں سے پہلے ہی خائف تھی اُس نے سوچا علی کو ٹیرس کے دروازے پر خاموشی سے چھوڑ کر وہاں سے پلٹ جائے مگر اس افراتفری میں خاموشی کا شبہ دور دور تک نہ تھا سو اُس کے لیے پلٹ جانا بھی نہ ممکن..

اینارہ نے بے بسی سے دور کھڑے آزاد کو دیکھا جس کی چوڑی کسرتی پشت اُس کے سامنے تھی پیش قیمتی سیاہ کُرتا شلوار میں ملبوس، مضبوط پیر پشاوری جوتوں میں مقید تھے.. اینارہ دور سے بھی نمایاں ہوتی اسکی قد آور شخصیت کو دیکھ کر نظریں جھکا گئی..

ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا آزاد علی کی دور سے آتی آواز سن کر انگوٹھے اور اُنگلی کے درمیان دبی سگریٹ دبیز ہونٹوں میں بھینچے آواز کی جانب پلٹا.. علی کے ساتھ آتی سیاہ سادہ شلوار قمیض میں ملبوس اینارہ کو دیکھ کر اُسکی آنکھیں پوری آب و تاب سے چمک اٹھیں تھیں.. سنجیدہ ہونٹوں کے کنارے مبہم مسکراہٹ میں ڈھل گئے..

"ڈیڈ یہ دیکھیں فیری نے مجھے نمبر دیا ہے ان کا.. اب میں فیری سے کال پر بات کر سکتا ہوں اور آپ کو پتا ہے انہوں نے مجھ سے پرامس کیا ہے ان کی ڈیوٹی جب نہیں ہو گی یہ رات میں مجھے سٹوری بھی سنائیں گی.."

آزاد کے پاس پہنچ کر اُس نے مٹھی میں تھامی چٹ آزاد کے سامنے کر کے اُس کو فخریہ انداز میں دکھائی.. اُس کے نزدیک پہنچنے پر آزاد کے وجود سے اُٹھتی مخصوص اعرابک عود کی دلفریب خوشبو اور سگریٹ کی اعصاب شکن مہک نے ان دونوں کا استقبال کیا تھا..

اُس نے بمشکل اپنی بے تاب نگاہیں ایناره پر سے ہٹائیں اور سگریٹ کا ایک آخری بھرپور کش لینے کے بعد دھواں منہ ترچھا کر کے ہوا کے سپرد کیا اور سگریٹ دور اُچھال دی جس کے بعد وہ ان دونوں سے تھوڑا نزدیک ہوتا جھک کر علی کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا.. اُس سب کے دوران اس نے ایک گہری نظر ایناره پر بھی ڈالی تھی جو آج پہلی بار بغیر کسی وجہ کے براہ

راست اُس ہی کو دیکھ رہی تھی اور ان بھوری آنکھوں میں تمام ملاقاتوں میں پہلی بار آج نرمی کے بجائے اُس نے غصہ اور جھنجھلاہٹ منجمد دیکھی جس پر آزاد کو تشویش بھی ہوئی..

اینارہ کو شدید غصہ آیا تھا اُس کو یوں ہسپتال میں کھڑے ہو کر سگریٹ نوشی کرتے دیکھ، اوپر سے علی کی موجودگی میں بھی اُس نے آخری کش تک لیا تھا.. ویسے بھی سگریٹ نوشی صحت کے لیے مضر ہوتی ہے تو ان کو سگریٹ پینی ہی نہیں چاہیے چاہے ہسپتال میں ہوں یا گھر میں.. اینارہ نے دراز قد آزاد کی سرخ سپید رنگت دیکھ کر سوچا..

"السلامُ علیکم.. "

آزاد نے اُس سے سلام میں پہل کی جس پر اینارہ نے غصے سے بھری بھوری آنکھیں اُس پر سے ہٹاتے ہوئے آہستگی سے سلام کا جواب دیا..

" کچھ ہوا ہے ؟؟ "

وہ خود کو پوچھنے سے باز نہ رکھ سکا ساتھ ہی ماتھے پر گرتے کالے گھنے لہر-دار بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے دھکیلا جو اگلے لمحے ہی واپس اپنی سابقہ جگہ پر آ موجود تھے ..

اینارہ کی نگاہ بے اختیار اُس کے سیدھے سفید ہاتھ جس کی شریانیں ہلکی ابھریں ہوئی تھیں ،اُس ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں سجی سیاہ زمرد کی بیش قیمتی انگوٹھی پر جا ٹھہریں جو اُس کے پر کشش ہاتھ پر بے حد دلفریب لگ رہی تھی ..

" .. نہیں تو ڈیڈ کچھ نہیں ہوا "

.. علی نے اپنے باپ کو نہ سمجھی سے دیکھ کر جواب دیا

ڈاکٹر ایناره کوئی پروبلم ہوئی ہے ؟؟"آزاد نے فکر مندی سے استفسار کیا "
.. نظریں ہنوز ایناره کے معصوم چہرے پر ٹکیں تھیں

"..ہاں.. میرا مطلب ہے جی ہے پروبلم.. وہ دیکھیں "
ایناره نے مڑ کر سنجیدگی سے نو سموکنگ کے بورڈ کی جانب اشارہ کیا جس کو دیکھ کر سیاہ مونچھوں تلے آزاد کے عنابی لبوں کو جاندار مسکراہٹ نے چھوا
.. تھا

" I'm really sorry..
وہ میں یہاں کافی دیر سے اکیلا تھا کچھ سمجھ نہیں آیا تو بس اس لئے پی لی..
"..معذرت چاہتا ہوں
لب بھینچ کر مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے اُس نے لہجے کو خاطر خواہ سنجیدہ
..رکھنے کی کوشش کی

"..کوئی بات نہیں..اب میں چلتی ہوں..علی آپ اپنا خیال رکھئے گا"
ابنارہ نے جھک کر اُس کے گال پر پیار کیا تو علی مسکراتے ہوئے اُس کے گلے
..لگ گیا جس پر ابنارہ بھی آنکھیں بند کرتی اُس کو خود میں بھینچ چکی تھی

"..کاش میرے بیٹے کو یہ ہمیشہ کے لیے مل جائے"
خاموش کھڑے آزاد نے آسودگی سے یہ مکمل منظر دیکھا،دل نے چھپکے سے
..خوبصورت دعا کی تھی
"..آپ بھی اپنا خیال رکھئے گا فیری..میں کل آپ کو کال کروں گا"
علی نے ابنارہ سے دور ہوتے ہوئے اُس کے رخسار کو نرمی سے چوما اُس ہی پل
ابنارہ کی نظریں اٹھیں اور یکلخت ان کا تصادم ابنارہ کو گہری نگاہوں سے تکتے
آزاد سے ہوا..دل کی دھڑکنیں نہ جانے کیوں بے ترتیب ہوئیں تھیں دونوں
..ہی کی

اگلے ہی پل اینارہ نے سٹپٹا کر اپنی نظریں پھیر لیں، سیاہ مڑی ہوئی لمبی پلکیں لرزنے لگیں اور ملائم رخسار نہ جانے کس احساس کے تحت دہک اٹھے تھے جبکہ دوسری جانب دُنیا و مافیا سے بے خبر آزاد کبھی اپنے بیٹے کو دیکھتا تو کبھی اینارہ کو..

یہ منظر اینارہ سے ملنے آئے احسن نے دور کھڑے ہو کر قدرے حسد بھری نظروں سے دیکھا.. وہ یہاں اینارہ سے اُس کے اجتناب برتنے کی وجہ جاننے آیا تھا مگر اُس کے ساتھ خوبرو غیر مرد کی موجودگی اور پھر اینارہ کی اُس شخص کے ساتھ آئے بچے کے ساتھ بے تکلفی دیکھ کر اُس میں مزید حوصلہ نہ تھا کہ وہ جا کر اینارہ سے کوئی بھی بات کر سکے...

"تو یہ تھی تمہارے اجتناب کے پیچھے چھپی وجہ.. "

احسن نے حقارت سے خود کلامی کی، بہن کی کی ہوئی تمام باتیں سچ لگنے لگیں
.. تھیں اُسے.. وہ پیر پٹختا الٹے قدموں وہاں سے نکل گیا

اوکے میری جان اب مجھے جانا ہو گا میری روٹیشن شروع ہونے والی ہے.. "
" ..اللہ حافظ
ایناره نے ایک آخری بار علی کے گال پر ہاتھ پھیرا اور بغیر آزاد کی جانب دیکھے
وہاں سے نکل گئی جب کہ اُس کے جانے کے بعد بھی وہ وہاں کھڑا ماحول میں
.. رقص کرتی اُس کی خوشبو کو طمانیت سے محسوس کر رہا تھا

" .. چلیں ڈیڈ "
.. علی کے ہاتھ کھینچنے پر خرد کر دنیا میں واپس لوٹ آیا وہ
"..ہاں بیٹے چلو "

آزاد نے چونک کر بیٹے کو دیکھا اور خالی راہداری کی طرف مضبوط قدم بڑھا
.. گیا جہاں سے وہ کچھ دیر قبل گزری تھی

■ ■ ■

" .. بی اماں دوپہر کے بعد ڈیڈ ایک بھی دفعہ گھر آئے "
وہ سٹڈی میں بیٹھی کاسٹ فائلز چیک کر رہی تھی جب بی اماں اُس کو کافی
.. دینے آئیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ان سے سوال کر بیٹھی

" .. نہیں بیٹا وہ اُس کے بعد دوبارہ نہیں آئے "
.. انہوں نے اداسی سے کہا جس پر آئیلین پژمردگی سے مسکرا دی
" جانتی ہی تھی میں .. خیر آپ کو پتا ہے آج میری ملاقات کس سے
".. ہوئی

فائلز کچھ لمحوں کے لئے بند کر کے وہ ان کے ہاتھ کھینچتی ان کو اپنے ساتھ بیٹھا چکی تھی..

"اینارہ سے.."

آئیلین نے مسکرا کر بتایا مگر بے اماں کی آنکھوں میں اب بھی غیر شناسائی تھی یقیناً وہ نہ پہچانی اس نام کو..

"آرے بی اماں.. آپ کو یاد نہیں وہ کویت میں پرائمری کلاسز تک میری ایک بسٹ فرینڈ ہوا کرتی تھی.. اینارہ خانزادہ.. وہ جو اچانک غائب ہو گئی تھی.. اُس سے.."

بی اماں کو وہ چھوٹی سی بھوری آنکھوں والی بچی یاد آنے لگی..

" ہاں ہاں.. مجھے یاد آگئی.. یہ وہ ہی بچی ہے ناں جو اپنے بھائی کے ساتھ آتی تھی تمہارے ساتھ کھیلنے اور اُس کا بھائی سیہان جتنا تھا اور سیہان کا دوست بھی.. "

بی اماں نے اپنی ضعیف یادداشت پر زور ڈالا..

" جی بالکل وہ ہی ہے اور سیہان ہی ملا تھا خان کو تبھی آج میری اینارہ سے ملاقات ہوئی.. یقین کریں بی اماں اتنا اچھا لگا مجھے اُس سے مل کر بالکل ایسا لگا جیسے واپس وہ ہی بچپن کے دن ہوں.. "

آئیلین کے چہرے پر اس وقت آسودگی بھری مسکان تھی جس کا ساتھ بنفشی آنکھوں نے بھی دیا.. بی اماں اُسے پرسکون دیکھ کر خوش ہو گئیں..

" بیٹا یہ دوستی ایسا ہی جذبہ ہے، اگر مخلص دوست مل جائے تو وہ ہزاروں رشتے داروں سے بہتر ہوتا ہے.. کبھی اُس بچی کو گھر لے کر آؤ ناں مجھ سے ملواؤ.. میں دیکھوں تو کیسی ہو گئی ہے وہ اب.. "

بی اماں نے متبسم ہو کر کہا..

" وہ اب بھی ویسی ہی ہے بس مزید کیوٹ اور معصوم سی ہو گئی ہے.. "

آئیلین نے ایناره کو مسکرا کر یاد کیا..

" یہ میں اُس سے مل کر دیکھوں گی.. چلو میں اب جا رہی ہوں سونے نماز کے لیے بھی اٹھنا ہو گا.. تم بھی جلدی سو جانا.. شب بخیر.. "

انہوں نے لگاؤ سے آئیلین کی چمکتی پیشانی چومی اور سٹڈی سے باہر نکل گئیں.. ان کے جانے کے بعد وہ مسکراتی ہوئی واپس فائل کھول چکی تھی کہ موبائل کی میسج بیپ ہوئی..

کل دوپہر میں مجھ سے ملنے آجاو، ساتھ لنچ بھی کریں گے اور مجھے تم سے "

"..کچھ ضروری باتیں بھی شیئر کرنی ہیں

سکرین پر نظر آتے میسج کو وہ بار بار پڑھ رہی تھی خوشی اور بے یقینی کی کیفیت

..میں مبتلا ہوئے

"..جی بابا میں آجاؤں گی..آپ مجھے لوکیشن بھیج دیں "

بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو قابو میں کرتے ہوئے آئیلین نے میسج کا جواب

ٹائپ کر کے ان کو بھیج دیا اور موبائل واپس ٹیبل پر رکھ کر مسکرانے کے

درمیان کافی پینے لگی..وہ بے حد خوش تھی اتنے عرصے بعد باپ کے ساتھ

..بیٹھ کر وہ کھانا کھاتی..آخری بار یہ سب کب ہوا تھا اُس کو تو یہ بھی نہ یاد تھا

■ ■ ■

"..تم جاؤ کلاس میں، میں آتی ہوں "

داریاء نے یونیورسٹی میں قدم رکھتے ہی مائسہ سے کہا، آج آریس کا پیریڈ نہ تھا اور معذرت اُس سے فوراََ ہی کرنی تھی داریاء کو سو وہ کوئی اور کلاس لینے سے قبل ہی یہ کام کر لینا چاہتی تھی ..

" تمہارا ٹھیک ہے میں کلاس میں انتظار کر رہی ہوں .. "
مائسہ یہ کہہ کر لیکچر ہال کی جانب بڑھ گئی جبکہ داریاء نے آریس کے آفس کے سامنے رُکتے ہوئے گہری سانس اندر کھینچی، وہ خود کو پر سکون کرنا چاہتی تھی بات کے آغاز سے پہلے ..

" May I come in.."

دروازہ پر دستک دے کر اندر جھانکے بغیر اُس نے اجازت طلب کی .. آریس جو اپنے آگے فائلز پھیلائے مصروف تھا دروازے پر ہونے والی دستک پر بد مزہ ہو گیا اور فوراََ فائلز بند کر کے ٹیبل کے نیچے رکھ دیں ..

"..یس "

بھاری دلکش مگر سرد آواز سن کر داریاء کی ہتھیلیاں یکلخت نم ہونے لگیں.. وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی، کمرے میں چکراتی مخصوص اعصاب شکن مینز پرفیوم کی مہک نے اُسکا استقبال کیا، وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے آریس کی جانب مڑی..

آریس جو مصروفیت کے باعث اجازت طلب کرنے والی کی آواز پر غور نہ کر سکا تھا اب اس پل اُس کو سامنے دیکھ کر خشک حلق تر کر گیا، داریاء لائٹ پنک لوز کُرتی کے ساتھ وائٹ جینس میں ملبوس گلے میں پنک اسٹالر ڈالے سنہرے بالوں کو کندھوں پر کھلا چھوڑا گیا تھا..

"..مسٹر خانزادہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی "

داریاء چیئر کی طرف پیش رفت کرنے کے درمیان نظریں جھکائے گویا ہوئی، شرمندگی کی وجہ سے اُس نے آریس کو بلاواسطہ ایک بار بھی نہ دیکھا..

"مجھے بھی آپ سے بات کرنی ہے، بیٹھ جائیں.. "

اجازت ملنے پر وہ کرسی گھسیٹ کر اُس کے مقابل بیٹھ گئی اور سرد سانس فضا کے سپرد کرتی اُس کو دیکھنے لگی جو ڈارک مارون فارمل ٹی شرٹ میں ملبوس اپنا سرمئی چشمہ بھوری ذہانت سے بھرپور آنکھوں پر ٹکائے اُس کو بغور جانچ رہا تھا..

" طبعیت کیسی ہے اب آپ کی؟؟ "

بظاہر سرسری لہجے میں سوال کیا گیا مگر اُس سوال کے پیچھے چھپی بے صبری اور پریشانی سے وہ بذاتِ خود بہت اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا..

کمرے میں ہوتی ایر کنڈیشن کی تیز کولنگ کے باعث داریاء کو یکدم ٹھنڈ محسوس ہونے لگی جس کو شرٹ کی آستینیں نہ محسوس انداز میں کھینچتے ہوئے اُس نے برداشت کرنے کی کوشش کی جو باریک بینی سے اُسے دیکھتے آریس نے بھانپ لیا اور ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر رکھے اے سی کا ریموٹ سے کولنگ کم کر دی تھی.. داریاء اُس کے اس عمل مبہم سی مسکرا دی اور سر کو شکریہ کے انداز میں جنبش دی جس پر آریس نے آنکھوں سے اشارہ کر کے جواب دیا تھا..

"میں ٹھیک ہوں.. مسٹر خانزادہ میں بہت معذرت خواہ ہوں.. میرے بھائی نے کل جو یہاں کیا ان کو نہیں کرنا چاہیے تھا.. "

داریاء کے لہجے اور اُس کی آنکھوں میں ریاکاری نہ تھی وہ واقعی شرمندہ نظر آئی اور اُس کی یہ ہی خُوبی آریس کو بے پناہ مائل کر رہی تھی اُس کی جانب..

ان کا رویہ واقعی قابلِ اعتراض تھا مگر مجھے بے مقصد باتوں کو طول دینے "
کی عادت نہیں ہے سو اس لیے کوئی بات نہیں لیکن آئندہ کوشش کیجئے گا کہ
ایسا نہ ہو.. "

آریس نے بغیر اُس کی طرف دیکھے روکھے انداز میں کہا اور ٹیبل پر پڑا لیپ
ٹاپ اپنے سامنے کھول لیا..

" Mr Khanzada I can assure you, he won't do anything like that again.. "

(مسٹر خانزادہ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں وہ دوبارہ ایسا کچھ نہیں کریں
گے..)

داریاء چونکہ شرمندہ تھی تبھی اُس کے اکھڑے لہجے پر غور کرنے کے بجائے
صاف گوئی سے کہہ گئی..

"ٹھیک.. اچھا مجھے آپ سے یہ کہنا تھا کہ پروفیسر حارث نے مجھے آپ کا نام ریفر کیا تھا ٹیچر اسسٹنٹ کے طور پر.. اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو آج سے ہی ڈومین سنبھال لیں اپنا کیونکہ لوڈ کافی بڑھ گیا ہے مجھ پر اور یونیورسٹی ٹور سے پہلے اکیڈمک ایکٹیوٹیز کی تیاریاں مکمل کرنی ہونگی ہمیں..."

لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے آریس نے مصروف انداز میں کہا اُس کے ماتھے پر بار بار گرتے بھورے بال جن کو وہ وقفے وقفے سے اوپر کرتا رہتا اُس کے بجائے اُسے دیکھتی داریاء کو ڈسٹرب کرنے لگے.. مگر ٹور کے بارے میں سن کر وہ جہاں خوش ہوئی تھی وہیں اداس بھی کونسا اُس کا بھائی اُسے جانے دیتا.. داریاء نے منہ بنا کر سوچا..

اوکے مسٹر خانزادہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں آج سے ہی کام "

".. شروع کردیتی ہوں آپ مجھے ٹاسک بتادیں

.. داریاء نے سنجیدگی سے کہا

".. ہمم! ویٹ "

آریس ایک ہاتھ سے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اور دوسرے سے اپنی پیشانی سہلا رہا تھا، لیپ ٹاپ کی سکرین سے نکلتی سفید روشنی اُس کے گلاسسز سے ٹکرا رہی تھی، داریاء نے آج پہلی بار اُس پر غور کیا تھا جس کے بعد اُسے واقعی .. ماننا پڑا کہ مائسہ صحیح کہتی ہے.. وہ ہینڈسم تو کافی زیادہ تھا

" individual assignment یہ دیکھیں.. یہ آپ سب کے ٹاپکس ہیں، آپ کو آپکا ٹاپک اسائن کردیا ہے میں نے باقی کے تمام سٹوڈینٹس کو ان کے ٹاپکس اسائن کرنا آپکی ذمہ داری ہے.. ایکسل شیٹ

بنائے اور جتنی جلدی ہو سکے مجھے ایمیل کر دیجئے گا تاکہ میں کلاس میں فارورڈ کر سکوں .. "

آریس نے لیپ ٹاپ اُس کے سامنے گھماتے ہوئے اُس کو تمام معاملات سے آگاہ کیا ..

" اوکے .. میں آپ کو رات تک ہی میل کر دوں گی شیٹ .. آپ مجھے ابھی ہی سارا ڈیٹا میل کر دیں .. میں اپنا ایمیل ایڈریس یہاں ہی ٹائپ کر دوں ؟؟ "

داریاء جو لیپ ٹاپ پر لکھی تحریر پڑھ رہی تھی اُس نے نظریں اُٹھا کر آریس سے پوچھا جو ہاتھ کی مٹھی بنائے چہرہ اُس پر ٹکائے اُس کو ہی گہری نظروں دیکھ رہا تھا .. نظروں کے اس تبادلے پر دونوں ہی اپنی اپنی جگہ گڑبڑا گئے

" جی لکھ دیں .. "

آریس نے کہا اور نظریں اُس پر سے ہٹا لیں.. مگر اجازت ملنے پر اُس کے لیپ ٹاپ کی کیز پر چلتی اُنگلیوں کو وہ انہماک سے دیکھنے لگا.. لمبے صفائی سے تراشے ہوئے ناخنوں پر عجیب قسم کے رنگوں سے نیل آرٹ کی گئی تھی جو آریس کو خوبصورت لگنے کے ساتھ ساتھ عجیب بھی لگی...

"اتنی سی جگہ پر اتنا سب کیسے فٹ کیا اس نے؟؟؟" اُس نے ان پر غور کرتے ہوئے دلچسپی سے سوچا..

"ٹھیک.. یہ ہو گیا اور بھی کوئی کام ہو آپ مجھ سے اس ہی ایمیل کے تھرو بات کر سکتے ہیں.."

داریاء نے اُس کا لیپ ٹاپ واپس اُس ہی کے مقابل گھما دیا.. آریس اپنے خیالات جھٹک کر نظریں لیپ ٹاپ پر مرکوز کر چکا تھا.

"اوکے.."

اس کے ایک لفظی جواب کو سن کر داریاء اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی.. اس ہی وقت ٹیبل پر رکھا آریس کا موبائل چمکا سکرین پر سیہان کا نام تھا اُس نے فوراً موبائل اُٹھایا.. سیہان کی بھیجی ہوئی تحریر پڑھ کر سنجیدہ ہونٹوں کے کناروں کو مسکراہٹ نے چھولیا...

" صحیح.. پھر میں چلتی ہوں، تھینک یو سوچ مسٹر خانزادہ کل کے لئے اینڈ سوری وانس اگین.. "

داریاء کی بات پر آریس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائیں اور موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا..

" سوری سمجھ آتا ہے پر تھینک یو کس لئے ؟؟ "

سوال کرنے سے وہ خود کو روک نہ سکا..

آپ نے مائسہ سے اُس بارے میں ذکر نہیں کیا تھا اس کا مطلب ہے آپ "
".. کسی سے بھی اُس بارے میں بات نہیں کریں گے اس وجہ سے تھینک یو
داریاء نے مختصر مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس کے باعث سیدھے گال پر پڑنے
والا ڈمپل اپنی جھلک دیکھا کر غائب ہوا تھا... آریس نے یہ دلکش منظر خاصی
.. دلچسپی سے نوٹ کیا

صرف اس لئے اس بات کو در گزر کیا ہے میں نے کہ آپ کے بھائی کی "
غلطی یقینی طور پر تھی مگر کیونکہ میری اپنی بھی ایک چھوٹی بہن ہے تو میں
واقف ہوں ان تمام معاملات سے.. اور ویسے بھی میں یہاں پروفیسر کی
حیثیت سے ہوں سٹوڈینٹ کی حیثیت سے نہیں جو بچوں کی طرح باتیں اِدھر
".. سے اُدھر کروں اس لئے آپ بے فکر رہیں

.. سر اُٹھا کر داریاء کو دیکھتے ہوئے اُس نے سپاٹ انداز میں جتایا

اگر بھائی کی غلطی نہ ہوتی تو تمہیں بتاتی میں اچھے سے.. کھڑوس کہیں کا پتا " نہیں سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو.. بظاہر وہ جبراً مسکرا دی مگر اندر ہی اندر جل رہی تھی اُس مغرور انسان کی باتوں سے..

" Have a good day.. "

داریاء نے رسمی کہا اور آفس سے باہر نکل گئی ویسے بھی اُس شخص کا مغرور برتاؤ بمشکل ہی ہضم ہو پایا تھا اُس سے.. آریس کافی دیر تک خاموشی سے بیٹھا بندھ دروازے کو گھورتا رہا اور پھر واپس جھک کر ٹیبل کے نیچے رکھی فائلز کا پلندہ اُٹھا کر ٹیبل پر رکھتا ایک بار پھر فائل میں لکھی تحریروں میں مصروف ہو گیا..

■ ■ ■

ننگے پیروں یہ انگارے چلتی رہی

لگتا ہے کہ غیروں میں میں پلتی رہی

اورے پیا-راحت فتح علی خان

"..السلامُ علیکم "
شہرِ کراچی کے پر سکون علاقے میں واقع خوبصورت انڈورار یسٹورنٹ میں بیٹھے وہ پرسوچ نگاہوں سے پول میں نظر آتے نیلے شفاف پانی پر چمکتی دھوپ کو گلاس وال کے دوسری پار سے دیکھ رہے تھے جب آئیلین کی پر مسرت آوازاُنکی سماعتوں سے ٹکرائی..وہ اُس کے متعلق ہی بیٹھے سوچ رہے تھے کہ اُس سے کس طرح بات کرنی ہے اس وقت..

"..وعلیکم السلام بیٹھو "

انھوں نے سنجیدگی سے کہا گویا کسی غیر سے بات کر رہے ہوں مگر آئیلین اس پر بھی خوش تھی وہ مسکراتی ہوئی ان کے مقابل کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی.. جیسے ایک چھوٹی سی بچی اپنے باپ کے ساتھ باہر جانے پر خوش ہوتی ہے وہ بالکل اُس ہی طرح خوش تھی..

" کیسے ہیں آپ بابا؟؟ "

آئیلین نے محبت پاش نظروں سے ان کو تکتے ہوئے سوال کیا، اُسکی بنفشی چمکتی خوبصورت آنکھیں ہر بار ان کو کسی بے وفا کی یاد دلاتیں تھیں تبھی وہ اُس کی آنکھوں میں براہ راست کبھی نہ دیکھ سکے...

" ٹھیک ہوں.. کیا کھاؤ گی تم؟؟ "

مینیو کارڈ اپنے سامنے کرتے ہوئے انھوں نے عام سے لہجے میں اُس سے پوچھا..

جو بھی آپ آڈر کر دیں وہ میں کھا لوں گی.. مجھے تو بس آپ کی کمپنی چاہیے "

".. بابا

آئیلین نے آہستگی سے کہا اور ٹھوڑی کے نیچے اپنا ہاتھ ٹکاتی ان کو دیکھنے لگی..

دنیا کے سب سے خوبرو آدمی تھے وہ اُس کے لئے جیسے ہر لڑکی کا باپ اُس کے لئے ہوتا ہے..

اُسکی خود پر جمی نظروں کو نظر انداز کر کے انہوں نے ویٹر کو اپنی ٹیبل کی طرف بلایا اور اپنے پسند کی ہر ڈش اپنے اور اُس کے لئے آڈر کر دی..

"..جب تک کھانا نہیں آتا کچھ باتیں کر لیتے ہیں ہم "

آنکھیں بند کر کے انہوں نے اپنے آپ کو اُس سے بات کرنے کے لیے کمپوز کیا اور بالآخر اُسکی طرف دیکھتے ہوئے بول پڑے.. اُس دوران آئیلین انہماک سے ان کو دیکھتی رہی..

"..جی بابا میں سن رہی ہوں "

..آئیلین نے مسکرا کر کہا

" کیا تمہیں یہاں کوئی تنگ کر رہا ہے ؟؟ "

انہوں نے جانچتی آنکھوں سے آئیلین کے چہرے کے بدلتے تاثرات

..بھانپے

"..تنگ ؟؟ کیا مطلب..میں سمجھی نہیں "

..آئیلین نے نہ سمجھی سے انہیں دیکھا

مطلب کے کیا تمہاری جان کو خطرہ ہے یہاں ؟؟ کوئی ایسا ہے جو تمہیں "

" ڈرا رہا ہے ؟؟

آئیلین ان کے سوال پر یکدم گھبرا گئی وہ سمجھ تو گئی تھی کہ کس بارے میں وہ

..سوال کر رہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھ سکی تھی کہ ان کو وہ سب پتا کیسے چلا

" اصل میں میں اس لئے یہ سب پوچھ رہا ہوں تم سے کیونکہ تم کافی عرصے سے یہاں اکیلی رہ رہی ہو بس اس وجہ سے.. "

آئیلین کی بولتی آنکھوں میں لکھی تحریر پڑھ کر انہوں نے اپنی پوزیشن کلیر کی..

"..اہ اچھّا.. نہیں بابا مجھے کوئی نہیں تنگ کر رہا"

آئیلین نے مصنوعی مسکان لبوں پر سجاتے ہوئے جھوٹ کا سہارا لیا کیونکہ وہ اپنی وجہ سے ان کو ہرگز ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی، اتنے سال بعد تو وہ پاکستان آئے تھے..

" Are you sure ?? "

صارف چوہان نے آنکھیں سکیڑ کر اُسے دیکھا کیونکہ وہ حقیقت سے تو پہلے ہی واقف تھے..

" Yes baba I'm your daughter, Noone can do that.."

آئیلین نے مذاق میں بات ٹال دی لیکن وہ دل ہی دل میں بے پناہ خوش ہوئی تھی کہ انہیں اب بھی اپنی بیٹی کی فکر ہے.. اتنی دیر میں ویٹر نے ان کا کھانا ٹیبل پر لگا دیا..

" چلو کھانا شروع کرو.. "

آئیلین کے آگے اُسکی پلیٹ رکھتے ہوئے انہوں نے سادہ سے لہجے میں کہا مگر ان کا اس طرح پیش آنا آئیلین کے لیے ناقابلِ یقین تھا وہ خود کو ساتویں آسمان پر گامزن محسوس کر رہی تھی..

"... تھینک یو بابا "

ان کے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر آئیلین نے اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تشکر بھرا انداز میں کہا ..

"... ہمم... میں نے تمہارے متعلق ایک فاصلہ کیا ہے "

نہ محسوس انداز میں اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ کے نیچے سے نکالتے ہوئے سپاٹ لہجے میں وہ گویا ہوئے ..

" جی بابا آپ کے تمام فاصلے میرے لیے قابلِ احترام ہیں.. کہیں میں سن رہی ہوں.. "

آئیلین کے تابعداری سے کہنے پر نا چاہتے ہوئے بھی بے اختیار ان کا دل چاہا تھا کہ اپنی بیٹی کو خود میں بھینچ لیں مگر بے حسی کی دیوار قائم ہی رکھنی تھی انہیں اپنی آخری سانس تک ..

" ..میں چاہتا ہوں تم شادی کر لو "

فورک سے اسٹیک کاٹتا اُس کا ہاتھ یکلخت ساکن ہو گیا اُس کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا..

تمہاری عمر ہے اب شادی کرنے کی اور کب تک یونہی زندگی گزارو گی "
ویسے بھی ہمارے بزنس کو آگے بڑھانے کے لئے تمہارا شادی کرنا ضروری ہے، میں چاہتا ہوں تم اصفہان سہگل سے شادی کر لو جلد از جلد.. "

آئیلین نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا جس شخص کا انہوں نے اس وقت نام لیا تھا صاف ظاہر ہے کہ وہ کس وجہ سے اُسکی شادی کروانا چاہ رہے تھے اصفہان سے.. اگر وہ کسی اور انسان کا نام لیتے تو وہ پھر بھی اتنی بے یقینی کا شکار نہ ہوتی مگر اصفہان سہگل.. پاکستان کا سب سے مستحکم انڈسٹریلسٹ اپنی

بیٹی کے لئے چنا تھا انھوں نے تو یقیناً اپنا بزنس مضبوط کرنے کے بارے میں ہی سوچا ہو گا..

" یہ.. یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا آپ...؟؟ "
آئیلین نے اپنے حلق سے نوالہ بمشکل نیچے اتارا اُسکی آنکھوں میں مرچیں لگنے لگیں تھیں..

" جو کہہ رہا ہوں ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں.. تم سے بزنس سنبھل نہیں رہا ہے میں اپنا اتنی محنت سے کھڑا کیا ہوا بزنس تمہارے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا کہ تم برباد کر دو اسے اور نہ میرے پاس اتنی ہمت اور وقت ہے کہ تمہارا ڈوبایا ہوا بزنس دوبارہ کھڑا کروں.. اصفہان ایک اچھا رشتہ ثابت ہو گا تمہارے لیے، تم خود کو اُس کے لئے راضی کرو.. "

انہوں نے سفاکی سے کہا آئیلین کی آنکھوں میں نمکین پانی منجمد ہونے لگا کوئی باپ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اس قدر بے رحم.. صارف صاحب کا دل کسی نے مٹھیوں میں بھینچا ہو اُس کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسوؤں کو دیکھ کر مگر وہ بے حس بنے رہے..

"رونے سے حقیقت نہیں بدل جایا کرتی.. کمزور لوگوں کی طرح آنسو بہانہ بند کر دو.."

ان کی بے رحمانہ باتیں آئیلین کا ذہن ماوف کرنے لگیں تھیں..

"تمہارے پاس ایک دن کا وقت ہے سوچ لو اس بارے میں اور جواب مجھے مثبت ہی چاہیے ورنہ میں کمپنی میں تمہارے تمام شیئرز سیز کر کے کمپنی وقتی طور پر اصفہان کے حوالے کر کے چلا جاؤں گا.."

انہوں نے سفاکی کی انتہا کر دی تھی.. آئیلین بے بسی کی تصویر بنی ان کو دیکھتی رہی..

اپنے دن رات وہ اس بزنس کو مستحکم کرنے میں لگا چکی تھی.. اپنا سب کچھ اُس نے ان کے بزنس پر صرف کر دیا تھا اُسکی اپنی کوئی زندگی، کوئی خواہشات نہ تھیں جو اسکی عمر کی دیگر لڑکیوں کی ہوتی ہے اس سب کے باوجود بھی اُس کو بدلے میں کیا ملا ماسوائے بے اعتباری اور تزلزل کے..

" میں اب سمجھی آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا تھا بابا.. توڑ دیا ہے آج آپ نے مجھے، میرے دل میں ایسا سوراخ کر دیا ہے آج آپ نے جو کبھی نہ پُر ہو سکے گا.. "

اُس نے کچھ کہا نہیں خاموشی سے اپنا بیگ اُٹھا کر کھڑی ہو گئی..

"..بہت شکریہ مجھے یہاں بلانے کے لیے..با... مسٹر صارف چوہان"
وہ بابا کہنا چاہتی تھی مگر زبان نے ساتھ نہ دیا آواز روندھی ہوئی تھی اور آنسو پلکوں کی باڑ توڑنے کے لیے بے صبر اُس اذیت کے دوران نچلا ہونٹ دانتوں تلے بھینچ کر اُس نے خود پر بند باندھے رکھا اور ریسٹورنٹ کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی..

"..تمہارے لیے یہ ضروری تھا"
دور جاتی آئیلین کے قدموں میں بڑھتی لڑکھڑاہٹ انہوں نے محسوس تو کی تھی مگر وہ جانتے تھے جو کر رہے ہیں وہ صحیح ہے لیکن ایسا ابھی کے لیے تو نہ تھا جسکا اندازہ انہیں جلد ہو جانا تھا..

"ہیلو!! صارف چوہان بات کر رہا ہوں تیاری کر لو تم نکاح کی.. سادہ دعوت ہو گی اُس کے بعد جو تمہیں کرنا ہو کر لینا.. آئیلین راضی ہو جائے گی کل تک.."

سرد لہجے میں اپنی بات کہہ کر انہوں نے کال منقطع کر دی اور خاموشی سے اپنی پلیٹ پر واپس جھک گئے..

■ ■ ■

"مہر کیا آپ سے کچھ دیر بات ہو سکتی ہے؟؟"

پچھلے دو ہفتوں سے وہ اُسے تلاش کر رہے تھے، گھنٹوں گھنٹوں گاڑی اُس کے گھر کے سامنے لگائے رکھتے کہ جب کبھی وہ باہر نکلے تو کم از کم اس سے بات نہ صحیح مگر اُسکی خیریت ہی مطلوب ہو جائے لیکن تمام کاوشیں نہ کام ہی جاتی.. وہ نہ یونیورسٹی جا رہی تھی اور نہ ان سے رابطہ کر رہی تھی..

تھک ہار کر جب تمام روابط کام نہ آ سکے تو انہوں نے اُسکی ایک اکلوتی دوست مہر کے گھر کا نمبر حاصل کیا اور اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھے ٹیلیفون کان سے لگائے منتہا کی خیریت و عافیت کے لیے دعا گو تھے..

" محتشم بھائی بات کر رہیں ہیں آپ؟؟ "

مہر چونکہ ایک بار انکی آواز سن چکی تھیں تبھی پہچان گئیں..

" جی.. میں ہی ہوں، کیا آپ کی منتہا سے کوئی بات ہوئی؟؟ "

بے تابی سے سوال کیا گیا، دو ہفتے اُس کے بغیر گزار کر انکی حالت دگرگوں ہو گئی تھی، سرمئی آنکھیں جو ہر وقت چمکتی رہتیں اب انکی چمک ماند پڑ گئی، سپید رنگت زردی مائل ہو گئی تھی..

" نہیں محتشم بھائی.. میں بہت سخت پریشان ہوں اُس کے لئے وہ کئی دنوں سے یونیورسٹی نہیں آ رہی.. مجھے نہیں سمجھ آ رہا میں کیا کروں.. جب بھی میں

ملک حویلی اُسکے بارے میں پوچھنے جاتی ہوں ملازم یہ کہہ کر واپس بھیج دیتے ہیں کہ چھوٹی بی بی کی طبعیت صیحح نہیں ہے ان کے گھر کا ٹیلیفون بھی بند ہے.. مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں.. آپ کا اگر اُس سے کوئی رابطہ ہے تو مجھے بتائیں کیسی ہے وہ؟؟ "

مہر اپنی دوست کے لئے ان ہی کے جتنا پریشان تھی.. محتشم کے دل میں مہر سے رابطہ ہونے پر جو مبہم سی امید کا دیپ جلا وہ بھی اب بُجھ گیا..

" نہیں میرا اُس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا.. کچھ پتا چلا تو آپ کو بتا دوں گا..

اللہ حافظ.. "

مرجھائے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے انہوں نے ٹیلیفون واپس کریڈل پر رکھ دیا اور سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئے دل نے گواہی دی تھی کہ کوئی بہت بڑا سانحہ ہو گیا ہے ان دونوں کے درمیان..

" میں اندر آجاؤں ؟؟ "

وہ ابھی نہ جانے کتنی دیر یونہی بیٹھے رہتے کہ کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور شہر بانو کی نرم آواز پر وہ چونک کر سیدھے ہو بیٹھے ..

"..ہاں گڑیا آجاو "

ان کے لہجے میں خالصتان بھائیوں والا مان تھا جس کو محسوس کر کے شہر بانو کی سانسیں اُس پر تنگ ہونے لگیں.. وہ اس شخص کی خاموش محبت میں گرفتار اب کافی آگے نکل آئی تھی اتنا کہ شاید واپسی مشکل ہو جاتی اور اُسے محبت کی اس راہ پر گامزن کرنے والی اُس کی کزن اور اکلوتی دوست اجالا تھی ..

میں آپ کے لیے چائے لے کر آئی تھی، کیا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ؟؟ "

"

شہر بانو نے محتشم کی اجڑی ہوئی حالت دیکھ کر تشویش سے استفسار کیا اور آگے بڑھ کر بھانپ اڑتا چائے کا مگ اُس کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا..

"بس زندہ ہوں گڑیا.."

چائے کے کپ سے نکلتی بھانپ کو گھورتے ہوئے انہوں نے دھیمی آواز میں کہا، شہر بانو کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں اُس کی بات سن کر..

محتشم.. کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہیں؟؟ میں اجالا کو لے کر آتی ہوں "

اُجالا..."

وہ فکر مند ہوتی دروازے کی جانب مڑی کہ آگے بڑھ کر محتشم نے اُس کا ہاتھ تھام لیا.. شہر بانو کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اُس کے سرد ہاتھوں کا لمس اپنی نرم کلائی پر محسوس کر کے، دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا..

" .. پلیز مت پکارو کسی کو.. یہاں بیٹھ جاؤ کچھ دیر "

وہ کسی مخلص انسان سے اپنا غم بانٹنا چاہتے تھے اور شہر بانو سے زیادہ مخلص اور کون ہو سکتا تھا ان کے لیے.. محتشم کی آنکھوں میں ٹھہرا اضطراب اور گزارش دیکھ کر وہ مزید ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکی اور خاموشی سے ان کو تکنے لگی.. اپنی بے اختیاری کا اچانک ان کو ہوش آیا اور شہر بانو کا ہاتھ چھوڑ دیا .. جس کہ بعد وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان سے کچھ دور صوفے ہر جم گئی

اگر کسی سے محبت ہو جائے بانو.. تو اُس سے شادی کر لینی چاہیے ناں ؟؟ "

"

اداس نظریں واپس ٹیبل پر مرکوز کرتے ہوئے انہوں نے دھیرے سے .. سوال کیا

"...جی "

شہر بانو نے نا سمجھی سے جواب دیا مگر دل کا حال بے حال تھا، کہیں وہ اظہارِ محبت تو نہیں کرنے جا رہے تھے اُس سے.. شہر بانو نے لب کاٹتے ہوئے سوچا..

" میں نے اظہارِ محبت تو کر لیا مگر شادی.. شادی نہیں کر سکا میں اُس سے...
...اور اب مجھے لگ رہا ہے کہ وہ کہیں بہت دور چلی گئی ہے مجھ سے "

محتشم کی بھاری آواز میں واضح لرزش تھی گویا آنسوؤں کی آمیزش ہو.. جبکہ شہر بانو اس روح لرزہ دینے والے انکشاف پر دنگ رہ گئیں.. اُس کی معصوم محبت پنپنے سے پہلے ہی مرجھا گئی.. یہ خیال ہی سوہانِ روح تھا کہ محتشم کسی اور کو چاہتا ہے اور یہاں تو قرب ناک حقیقت بنے اُسکی آنکھوں کے سامنے تھی تمام حقیقت..

" بانو.. تم تو بہت پرہیز گار لڑکی ہو.. میرے لیے دعا کرو مجھے میری زندگی، میری منتہا مل جائے.. "

محتشم نے اُس کی طرف سرخ آنکھیں کرتے ہوئے پرامید نگاہوں سے دیکھا..

" میں آپ کے لیے دعا کروں گی.. "

شہر بانو نے جس اذیت سے گزرتے ہوئے یہ جملہ کہا تھا اس سے محض وہ خود ہی واقف تھی.. لیکن اتنی بے رحم وہ کبھی نہیں ہوسکتی تھی کہ اپنے بارے میں سوچ کر محتشم کے لیے بددعا کرتی.. محتشم اپنے غم میں مبتلا شہر بانو کی آنکھوں کے نم کنارے نہ دیکھ سکے وہ اس حال میں ہر گز نہ تھے کہ کچھ بھی محسوس کر سکتے..

■ ■ ■

آئیلین نہ جانے کتنی دیر بے مقصد سڑک پر گاڑی دوڑاتی رہی، اذیت ناک خیالات اور بے مہر حقیقت سے منہ موڑنے کی اپنی سی کوشش کر رہی ہو جیسے.. اُس کو لگا رہا تھا کہ زندگی کا کوئی اور مقصد ہی نہیں رہا ہے اب

سب کچھ ریت کی مانند اُس کی آنکھوں کے سامنے اُسکی اپنی ہتھیلی سے پھسل گیا تھا، برسوں کی ریاضت اور محنت انہوں نے لمحوں میں ملیامیٹ کر دی.. وہ پہلے کون سا اُس پر اعتبار کرتے تھے مگر آج امید کی آخری کرن پر بھی انہوں نے مٹی ڈال کر مانو آئیلین کو زندہ زمین میں اُس کی امیدوں سمیت دفنا دیا ہو، اب محض ایک جیتی جاگتی لاش بچی تھی جسم کی صورت...

"تم سے بزنس سنبھال نہیں رہا ہے میں اپنا اتنی محنت سے کھڑا کیا ہوا بزنس تمہارے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا کہ تم برباد کر دو اسے..."

آئیلین کے کانوں میں انکے سفاکیت سے کہے جملے گونجے سٹیر نگ وہیل پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اُس نے دھندلی ہوتی آنکھیں بے دردی سے رگڑیں..

" رونے سے حقیقت نہیں بدل جایا کرتی.. کمزور لوگوں کی طرح آنسو بہانہ بند کر دو... "

ایک اور تلخ جملہ یہ سب اب اُسکی برداشت سے باہر ہوتا جارہا تھا.. یکلخت اُس کے ہاتھ سٹیر نگ وہیل سنبھال نہ سکے اور اگلے ہی لمحے گاڑی بری طرح بے قابو ہوئی تھی مگر صد شکر کہ بہت سنگین حادثہ پیش آنے سے پہلے اُس نے بے قابو ہوتی گاڑی سنبھال لی مگر اس سب کے دوران اُس کا ماتھا سٹیر نگ وہیل سے بری طرح ٹکرایا تھا..

گاڑی سڑک کنارے روکنے کے بعد اُس نے رئیر ویو مرر سیدھا کر کے اپنا ماتھا دیکھا خارش کافی گہری تھی جس میں سے خون رس رہا تھا آئیلین نے تلخی سے مسکراتے ہوئے ٹشو باکس میں سے ٹشو نکال کر خون صاف کیا درد اور جلن بے انتہا تھی مگر اُس کو ذرا نہ محسوس ہو سکی بے حس جو ہو گئی تھی وہ..

" یہ اتنی سی چوٹیں تمہارا کیا بگاڑ سکیں گیں آئیلین چوہان.. جو زخم دل پر کھا کر آئی ہو وہ ہیں در حقیقت ناقابل برداشت.. "

خشونت سے سوچتے ہوئے اُس نے دو اور ٹشو نکالے اور ماتھے سے نکلتے خون کو روکنے کی کوشش کرنے لگی جو رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا...

" دکھ اس بات کا نہیں کہ آپ نے مجھے اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنا چاہا یا اپنے بزنس کو مستحکم بنانے کے لیے میرا سودا کیا آپ نے بابا.. دکھ اس بات کا

ہے کہ آپ نے مجھے اتنا گراہوا، اتنا سطعی سمجھا کہ میں دولت چھن جانے کی دھمکی سن کر آپ کا فاصلہ مان لوں گی.. میرا سب کچھ آپ پر قربان ہے بابا، آپ چاہے مجھے سڑک پر نکال کر کھڑا بھی کر دیتے تب بھی میں آپ کے فاصلے سے انکاری نہ ہوتی.. آپ کا فاصلہ ہی میرا آخری فاصلہ ہوتا بابا.. لیکن.. آپ نے مجھے بے آبرو کر دیا.. مجھے اپنی ہی نظروں میں گرادیا آج آپ نے "

آئیلین یکدم سٹیرنگ وہیل پر سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی..اُس کا دل چاہ رہا تھا چیخ کر روئے اور اس وقت تک روتی رہے جب تک جسم سے روح نہیں نکل جاتی..

"یااللہ... یااللہ آخر میرا کیا گناہ ہے.. کیوں مجھے ان آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑرہا ہے، میری برداشت سے باہر ہوتا جارہا ہے اب مجھے موت دے دے، میری زندگی سے ویسے بھی کسی کو کوئی فائدہ نہیں..."

آئیلین اپنے رب سے شکوہ کناں تھی مگر اُس کے رب نے ان تمام آزمائشوں کے بعد بہترین اجر بھی رکھا تھا اُس کے لئے جو اُس کو ثابت قدم رہنے کے بعد ہی ملتا.. لیکن ہاں یہ ضرور تھا کہ آزمائشوں کا یہ دور کافی طویل گزرنے والا تھا جس کا مقابلہ شاید ہی کوئی کمزور اعصاب کا مالک کر سکتا..

آئیلین نے سٹیرنگ وہیل سے سر اُٹھاتے ہوئے آنسوؤں سے تر گال ہتھیلی کی پشت سے صاف کئے اور چہرے پر سرد تاثر سجا کر گاڑی اسٹارٹ کر دی، کچھ دیر کی رش ڈرائیونگ کے بعد وہ اپنے پر سکون خوبصورت بنگلے کے سامنے موجود تھی گاڑی کار پورچ میں پارک کرنے کے بعد وہ اپنا بیگ نکالتی.. شکستہ قدم تقریباً گھسیٹتے ہوئے گھر کے اندرونی جانب بڑھ گئی

" میری بچی آگئی کیسی رہی باپ اور بیٹی کے درمیان یہ ملاقات... یااللہ
میری شہزادی یہ کیا ہوا تجھے...؟؟ "

بی اماں جو مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد جاء نماز پر بیٹھیں اُس کے لئے ہی دعا کر رہیں تھیں آئیلین کی حالت دیکھ کر ششدر رہ گئی ..

" یہ.. یہ کیسے ہوا کتنا خون نکلا ہے چلو میرے ساتھ میں پٹی کروں.. یااللہ میری معصوم بچی.. "

وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوتیں جلدی جلدی میں آئیلین کا ہاتھ تھامے اُس کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے آئیں..

" بی اماں کچھ نہیں ہے محض ایک معمولی سی خراش ہے، گھر واپس آتے ہوئے چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا.. "

اُس نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا اور ان کے بیڈ پر نیم دراز ہو گئی..

"رکو میں ڈاکٹر کو کال کرتی ہوں.."

دراز میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر بی اماں نے اپنا موبائل اُٹھایا..

"ضرورت نہیں ہے بی اماں اگر ہوتی تو میں خود ہسپتال سے ہو آتی بس آپ پٹی کریں اور مجھے سر درد کی دوا دیں.."

آئیلین نے پژمردگی سے کہا اور آنکھیں موند کر بیڈ کراؤن سے سر ٹکا لیا..

"وہاں جانے سے پہلے یہ کس قدر خوش تھی کہیں میری ہی نظر تو نہیں لگ گئی اسے.."

بی اماں خاموشی سے اُس کے برابر بیڈ پر بیٹھتی اُس کا زخم احتیاط سے صاف کرنے لگیں ساتھ ہی اُداس آنکھوں سے اُسکا زرد مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا..

" بی اماں کیا اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کو آزماتا ہے ؟؟ "

آئیلین نے آہستگی سے آنکھیں کھول کر ان کا ضعیف پر نور چہرہ تکتے ہوئے سوال کیا، اُسکی سرخ ہوتی نم بنفشی آنکھوں کو دیکھ کر بی اماں کا دل گویا کسی بھاری بوجھ تلے دب سا گیا ہو..

" اللہ اپنے نیک بندوں کو آزماتا ہے میری بیٹی.. ان کو جن سے وہ محبت کرتا ہے جن کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ ان کی دی ہوئی آزمائش پر ثابت قدم رہیں گے.. "

پٹی کرنے کے بعد آہستگی سے اُسکی پیشانی پر انہوں نے محبت بھرا بوسہ دیا..

" تو میں تو اللہ کی نیک بندی نہیں ہوں.. شاید برے لوگوں میں ہی شمار ہوتی ہوں میں تو پھر اللہ تعالیٰ مجھے کیوں آزما رہے ؟؟ "

اُس کے معصومانہ سوال پر بی اماں مسکرا دیں..

"اُس کو کبھی ایک شرابی کا راہ میں پڑے پتھر صاف کرنا بھی پسند آجاتا ہے تو کبھی ایک مؤذن کا بغیر اجازت تنکا اُٹھانا بھی اُس کے لئے جہنم کا سبب بن جاتا ہے.. تم نہیں جان سکتی میری بیٹی کہ تمہارا کونسا عمل اللہ کے نزدیک محبوب ترین ہے.. ، اللہ کے نزدیک کون نیک ہے اور کون بد یہ ہم خطاکار نہیں سمجھ سکتے"

انہوں نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور سر درد کی گولی اُس کی ہتھیلی پر رکھ کر اُس کے دوسرے ہاتھ میں پانی سے بھرا گلاس تھمایا..

"آپ دُعا کیجئے گا ثابت قدم رہوں اس سے پہلے کہ مجھے اذیت سہتے سہتے موت آجائے.."

آئیلین نے خالی گلاس ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی..

"..اللہ نہ کرے میری جان... دیکھنا بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا "

..بی اماں نرمی سے کہہ کر اُسکے بال سہلانے لگیں

" ..ایسا صرف باتوں ہی میں ممکن ہے اب بی اماں "

..آئیلین نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا اور آنکھیں بند کر لیں

انہوں نے اُسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا البتہ دعا ضروری کی تھی سب اچھا ہو جانے کی اور ساتھ ہی اُس کے بالوں میں نرمی سے اُنگلیاں چلانیں شروع کر دیں.. سکون کا احساس مفلوج ہوتی ذہنی صلاحیتوں اور تھکن سے چُور اعصاب پر حاوی ہونے لگا اور کچھ ہی لمحوں میں وہ پر سکون ہو کر نیند کی وادیوں گم تھی

..

■ ■ ■

" تجھے آنے کی ضرورت نہیں ہے میں ائیر پورٹ سے ڈائریکٹ تیرے پاس ہی آرہا ہوں پھر ساتھ چلیں گے لنچ کرنے.. "

لاہور والی فیکٹری میں جتنے بھی مسلے مسائل تھے وہ تمام حل کر کے دوسرے روز ہی وہ کراچی واپس آ چکا تھا اور اس وقت ٹیکسی میں بیٹھا فون کان سے لگائے دوسری طرف اُس کے منتظر آریس سے کہا...

" بس دس منٹ میں پہنچتا ہوں.. "

سیہان نے کال کاٹ دی اور اپنے کہے کہ عین مطابق ٹھیک دس منٹ بعد وہ آریس کی یونیورسٹی کے سامنے تھا.. ٹیکسی ڈرائیور کو پیسے دینے کے بعد وہ یونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا..

" بھائی لوکیشن شیئر کرواپنی یا باہر آجاو.. تمہاری یونیورسٹی کے اندر ہوں میں لیکن تمہارے آفس کا کچھ پتا نہیں.. "

وہ ایک ہاتھ سے اپنا ہینڈ کیری کھینچتا دوسرے ہاتھ سے موبائل سکرین پر میسج ٹائپ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا جب کسی بہت نازک شیئے کے ساتھ اُس کا ٹکراؤ ہوا ..

" ..اہیی "

سیہان کے ہاتھ میں موجود موبائل اس تسادم کے باعث سیدھا مائسہ نے ماتھے سے ٹکرایا جو سامنے سے اپنی دھن میں مگن موبائل پر آئی کلاس اپڈیٹ کے بارے میں پڑھتی ہوئی چلی آرہی تھی.. ماتھے پر بڑھتی تیز چبھن کی وجہ سے مائسہ آنکھیں بند کئے اپنی پیشانی سہلانے لگی ..

" I'm extremely sorry..."

سیہان کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور ہاتھ میں تھاما فون جینس کی پیچھلی جیب میں ڈال لیا اور قدرے تشویش سے سر جھکائے ماتھا سہلاتی لڑکی کو دیکھنے لگا..

" کیا آپ ٹھیک ہیں مس ؟؟ "

سیہان نے بے وقت گلے پڑ جانے والی اس مصیبت کو جھنجھلا کر دیکھا لیکن آواز ہنوز شائستہ تھی.. مائسہ ایک لمحے کو اُسکی آواز پہچانی مگر پھر سر میں ہوتے درد کے باعث اس چیز کو اپنا وہم گردان کر نظرانداز کر دیا.. اپنے گرد قائم ہوتی Chanel Bleu De کے خوشبو اُس کی اعصاب شکن احساسات کو جھنجھوڑنے لگی، ہو بہو یہ ہی مہک ان دنوں اُسکی پسندیدہ تھی اُس ملاقات کے بعد سے..

"کیا خاک ٹھیک ہوں میں اتنی زور سے سر پر مارا ہے آپ نے.. کیا آپ کو نظر نہ.... "

وہ ابھی مزید کچھ اور سناتی مقابل کو کہ اُس سے پہلے سر اٹھا کر مائسہ کی نظر کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑے سیہان پر پڑی.. تیزی سے چلتی زبان کو فوراً بریک لگا تھا ..

بلیک سادہ ٹی شرٹ جس کی آستینیں ہاف تھیں اور ان ہاف آستینوں میں سے جھانکتے اُس کے کسرتی بازو، مضبوط کلائی میں سیاہ گھڑی بندھی تھی.. گہرے نیلے رنگ کی جینس اور پیروں میں بلیک کینوس شوز پہنے وہ شہد رنگ آنکھوں میں شناسائی کی چمک لئے اُس ہی کو دیکھ رہا تھا.. جبکہ مائسہ تو مانوں مقابل کھڑے شخص کی سحر انگیز شخصیت میں گم تھی جو عام سے حلیے میں بھی اُس کے دل کے تاروں سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا.. مائسہ کی پلکیں سیہان کے کشادہ کندھوں کو دیکھ کر لرزنے لگیں ..

"...ارے علی کی آنی آپ "

سیہان اُس دن والی لڑکی کو دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا گویا ہوا جبکہ مائسہ جو اپنی کی ہوئی بکواس پر اندر ہی اندر کُڑھ رہی تھی سیہان کے خود کو اُس نام سے پکارنے پر بے ساختہ ہولے سے مسکرا دی..

" شکر آپ مسکرا دیں ورنہ مجھے لگا تھا کہ آپ نے چار لوگوں کو اکٹھا کر کے میری کٹ لگوا دینی ہے.."

سیہان نے سکون کا سانس لیتے ہوئے ماتھے پر آئے نہ دید پسینے کو ایک ہاتھ سے دور جھٹکا.. مائسہ کی نظر بے اختیار اُس کی کلائی میں چمکتی بلیک رولیکس پر پڑی جس کی شان اُس کے مسکیولر بازو نے بڑھا دی تھی.. وہ بغیر کوئی جواب دیے بس خاموشی سے اُس کو دیکھتی رہی..

" ٹھیک ہیں آپ ؟؟زیادہ درد تو نہیں ہو رہا؟؟ایک بار پھر میں معذرت خواہ ہوں اپنے خیال میں مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ سامنے والا بھی میرے جیسا ہو سکتا ہے .. "

سیہان نے سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے مائسہ کا سرخ ہوتا ماتھا دیکھا ..

" نہ.. نہیں میں ٹھیک ہوں.. آپ کو معذرت کرنے کی ضرورت نہیں غلطی میری بھی تھی .. "

مائسہ نے بدلتی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا البتہ اُس کے آخر میں کیے گئے طنز پر وہ خفت زدہ رہ گئی تھی ..

" ہیلو مائسہ.."

اپنی پشت پر شناسا نسوانی آواز سن کر مائسہ آنے والی کی جانب پلٹی.. فائزہ اپنا میک اپ سے چمکتا چہرہ لئے باڈی فٹ کپڑوں میں ملبوس جو اُسکے وجود کی تمام رعنائیوں کو اجاگر کر رہے تھے ہاتھ ہلاتی مائسہ کی جانب چلی آرہی تھی..

" اس کو بھی ابھی ہی نازل ہونا تھا.. "

مائسہ منہ بنا کر دانت پیسنے کے درمیان بڑبڑائی جو واضح طور پر سیہان نے سن لیا تھا، وہ اپنی موجودگی ان چھوٹی لڑکیوں کے درمیان عجیب محسوس کر رہا تھا مگر مائسہ کی بڑبڑاہٹ نے اُس کو لطف دیا..

" یہ کون ہیں ؟؟ ہیلو میرا نام فائزہ ہے، مائسہ کی گروپ پارٹنر ہوں میں..
"

آدھی بات مائسہ کے کان میں کہہ کر جواب کا انتظار کئے بغیر اُس نے سیہان کا وجیہہ چہرہ، چمکتی شہد رنگ دلکش آنکھیں دیکھتے ہوئے ایک ادا سے

مُسکراتے ہوئے اُسکی جانب مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا جو سیہان نے نظرانداز کر دیا.. فائزہ شہد کی وہ مکھی تھی جو ہر پھول کے گرد گھومنے کی شوقین ہو..

" ہیلو.. "

سیہان نے سپاٹ انداز میں کہا اور لاحول پڑھ کر فائزہ کے میک اپ سے سجے چہرے پر سے نظریں ہٹائیں.. اتنی سی عمر میں اتنی عجیب ہوتی جا رہی ہیں ہمارے ملک کی لڑکیاں خیر ساری تو ایسی نہیں.. سیہان کی نظر بس ایک مرتبہ فائزہ کی ڈریسنگ پر گئی تھی اور اُس نے تاسف سے نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے سوچا اور مائسہ کی جانب دیکھا جو لائٹ پرپل کلر کے سادہ سے شلوار قمیض میں ملبوس سلیقے سے ڈوپٹہ کندھوں پر پھیلائے ہوئے تھی..

سیہان کی طرف سے کی جانے والی فائزہ کی اس بے عزتی پر مائسہ بے ساختہ مسکرائی دل میں سیہان کے لیے محبت کے ساتھ ساتھ عزت کا جذبہ بھی پیدا ہوا تھا، جبکہ فائزہ کی حالت دیکھنے والی تھی اس وقت بغیر کچھ اور کہے وہ فوراً وہاں سے پلٹ گئی..

" سیہان..."

آریس کی آواز پر ان دونوں نے ہی اُسکی جانب پلٹ کر دیکھا..

" چلیں؟؟ "

سیہان کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے آریس نے سرسری لہجے میں استفسار کیا اور اُس کے ہاتھ سے ہینڈ کیری لے کر اپنی کار کی جانب بڑھ گیا..

" ماتھے پر آئسنگ کر لیجیے گا.. ٹیک کیئر.."

سیہان نے ایک نظر مائسہ کو دیکھا اور عام مگر نرم لہجے میں مسکرا کر کہتا ہوا آریس کے پیچھے چل دیا جبکہ مائسہ اُس کے جانے کے بعد بھی اُسکی موجود گی کو وہاں محسوس کرتی رہی.. وہ اُس کے آخر میں کہے ہوئے عام سے جملے اور اُس کے نام کی اسیر ہو گئی تھی..

" سیہان.. کتنا پیارا نام ہے بالکل ان ہی کی طرح.. "
خود سے دور جاتے دراز قد مضبوط جسامت والے اُس وجیہہ شخص کو دیکھ کر اُس نے مبہم مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے سوچا.. آج وہ اُسکا نام بھی جان گئی تھی اور یہ بھی کہ وہ آریس کا دوست ہے.. رب کی کوئی الگ مصلحت ہی تھی ان سب اتفاقات کے پیچھے..

■ ■ ■

" بہترین!! تم دونوں کا پیچھا کرو اور کام کی بات ریکارڈ کرنا نہ بھولنا.. "

عالیشان آفس پر اپنی شاہانہ چیئر پر براجمان اصفہان نے کان سے لگا یا فون مسکراتے ہوئے ریڈ وڈ سے بنی قیمتی آفس ٹیبل پر رکھ دیا اور ریوالونگ چیئر پر جھول گیا.. تقدیر اُس کے ساتھ تھی لیکن کتنی دیر تک اُس کا تعین غیر اعلانیہ تھا ..

" ...آصف اعظم عوان "

ریوالونگ چیئر پر جھولتے ہوئے اچانک اُسکو یاد آیا اور ٹیبل پر بند پڑا لیپ ٹاپ کھولا اُس نے ،اُس دن تو سیہان کے سامنے اپنی دھات بیٹھانے کے لیے کہہ دیا تھا کہ نہیں کرے گا آصف کے ساتھ بزنس مگر تنہائی میں اپنی تسلی بھی ضروری تھی اگر اُس کو پرسنلی کوئی نقصان نہ پہنچتا آصف کو طرف سے تو وہ واپس اپنے اور اُس کے تعلقات استوار کر لیتا ..

اصفہان ابھی کمپنی کی تمام ڈیلز چیک کر رہا تھا کہ آصف اعظم اعوان کے ساتھ کتنی رقم کے معاہدے ہو چکے ہیں، جن کی چھان بین سے اندازہ ہوا کہ وہ اتنے بھی زیادہ نہیں کہ ان کا ختم ہو جانا نقصان کے زمرے میں لیا جائے .. لیکن یہ تو طے تھا کہ وہ بد نظر لوگوں کو خود سے منسوب کرنا نہیں چاہتا تھا

ابھی اُس نے لیپ ٹاپ کھول کر اکاؤنٹ کے سرچ انجن میں اُسکا نام ٹائپ ہی .. کیا تھا کہ دروازے پر دھیمی دستک ہوئی

" Yes..."

اصفہان نے بغیر دروازے کی جانب دیکھے باہر آنے والے کو اندر آنے کی .. اجازت دی اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا

"..السلامُ علیکم "

آزاد کی بھاری آواز اُس کے وسیع آفس میں گونجی اصفہان نے سر اُٹھا کر سرسری نظر اُس پر ڈالی جو آف وائٹ کلر کے شلوار سوٹ کے ساتھ سرمئی رنگ کے کوٹ میں ملبوس آنکھوں کو بھا رہا تھا ..

" وعلیکم السلام، آؤ بیٹھو .. "

اصفہان نے سرسری انداز میں کہا، وہ ہنوز لیپ ٹاپ پر مصروف تھا ..

" کیا کر رہے ہو تم ؟؟ "

آزاد نے مسکراتی نگاہوں سے گہرے سرمئی رنگ کی ڈریس شرٹ اور ہم رنگ پینٹ میں ملبوس اصفہان کو دیکھا جس کی کشادہ پیشانی پر فکروں کا گہرہ جال واضح تھا ..

" آزاد تم آصف اعوان کو جانتے ہو ناں ؟؟ "

لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے کر کے اُس نے اپنی سیاہ داڑھی سے چھپی ٹھوڑی پر

..پر سوچ انداز میں انگوٹھا رگڑا

" ایکس ایم این اے آصف اعظم کی بات کر رہے ہو؟؟ "

..آزاد نے تصدیق کرنی چاہی

..ہاں وہ ہی.. "اصفہان نے تیزی سے جواب دیا "

ہاں جانتا ہوں نہایت کرپٹ انسان ہے.. لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟ "

"

.. بھنویں اچکا کر سوال کیا گیا

خالی کرپٹ ہوتا تو چل جاتا ایک نمبر کا نظر باز اور ٹیچ انسان بھی ہے وہ، ایسے "

انسان کو خود سے وابستہ رکھا تو مطلب اپنے گھر والوں تک بھی اُسکو رسائی دی

"...اس لئے تمام کنٹریکٹز ختم کر رہا ہوں اُس کے ساتھ

اصفہان نے سنجیدگی سے کہا اور ٹیبل پر رکھا انٹر کام اُٹھا کر یاور کو اس بارے میں تمام ہدایات دے دیں تاکہ وہ جلد از جلد کاغذات تیار کروا سکے ..

" تم بتاؤ کیسے آنا ہوا؟؟ کوئی بات کرنی تھی ؟؟ "

یاور سے بات کرنے کے بعد اب وہ پوری طرح سے آزاد کی جانب متوجہ تھا ..

" بابا سے بات ہوئی تھی میری انہوں نے بتایا تم صارف چوہان کی بیٹی سے نکاح کر رہے ہو کیا یہ سچ ہے اصفہان ؟؟ "

آزاد نے سرد انداز میں استفسار کیا وہ اُسکی پلاننگ سے کافی حد تک واقف تھا ..

" ہاں کر رہا ہوں، تمہیں کوئی اعتراض ہے ؟؟ "

اصفہان نے آبرو زا اچکا کر تیز لہجے میں پوچھا جیسے اس سوال کا جواب دینا ہی نہ چاہتا ہو..

" .. کیوں تم مجھ جیسی غلطی کر رہے ہو بابا کی بات مان کر "

آزاد کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے اور ساتھ اُسکا بھی مگر ایسا کرنا فی الحال نہ ممکن تھا کیونکہ سمجھانا زیادہ اہم تھا ابھی ..

" میں بڑے بابا کے کہنے پر کچھ نہیں کر رہا، نکاح کر رہا ہوں محض اور نکاح کرنے میں کیا حرج ہے پوری دنیا کرتی ہے .. "

اصفہان نے بدمزہ ہوتے ہوئے کندھے اچکا دئے ..

" ساری دنیا نکاح ہنسی خوشی زندگی گزارنے کے لئے کرتی ہے اُس سب کے لیے نہیں جو تم کرنے کے خواہشمند ہو .."

آزاد نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا ..

" ..میں بھی زندگی گزار لوں گا "

..اصفہان نے حقیقت سے منہ موڑا

" صارف چوہان کی بیٹی کے ساتھ ؟؟ "

..آزاد کے لہجے میں تمسخر کی امیزش تھی

ہمم..ویسے بھی یہ سب بعد کی باتیں ہیں ابھی انکی فکر کرنے کی ضرورت " " ..نہیں

..اصفہان نے اپنے تیئں موضوع ختم کردیا

"..تم زیادتی کر رہے ہو اُس لڑکی کے ساتھ اصفہان "

..آزاد نے تاسف سے سر کو نفی میں جنبش دیتے ہوئے کہا

" آزاد تم یہ سب کہنے آئے تھے مجھ سے ؟؟ "

اصفہان نے اپنی سرمئی شعلے اگلتی آنکھیں اُسکی سیاہ پرسکون آنکھوں میں

گاڑھ دیں ..

"نہیں اپنے متعلق بھی کچھ باتیں کرنی تھی تم سے مگر ابھی تم اس پوزیشن

میں نہیں ہو کہ میرے مسائل حل کر سکو.. اس لئے وہ پھر کبھی کے لیے

رکھتے ہیں .. "

سیدھے ہاتھ کی مضبوط کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اُٹھ

کھڑا ہوا ..

" ایک مخلصانہ مشورہ دوں گا تمہیں، کچھ ایسا نہیں کرنا جس کے لئے تاعمر

تمہیں پچھتانا پڑے .. "

آزاد نے اپنی بات سنجیدگی سے مکمل کی اور لمبے ڈگ بھرتا آفس سے باہر نکل

گیا اپنے پیچھے سوچوں کے بھنور میں گم اصفہان کو اکیلا چھوڑ کر جو سگار لائٹر

سے روشن کرتا عنابی ہونٹوں میں دبا کر کُرسی کی پشت سے ٹیک لگا چکا تھا..
غصے کی بھڑکتی یہ آتش یا تو اُس کو خود جلا کر خاکسار کرنے والی تھی عنقریب یا ..اُس سے منسوب رشتوں کو

■ ■ ■

"...ہاں تو اب "
چائے کا گھونٹ لے کر آریس نے سیہان کا چہرہ تکتے ہوئے سوال کیا.. وہ دونوں اس وقت سمندر کے کنارے واقع ایک چھوٹے سے خوبصورت کیفے ..میں بیٹھے سمندر کی ٹھنڈی نمکین ہوا سے لطف اندوز ہو رہے تھے

"..اب یہ کہ اظہار کرنے کا فاصلہ کر لیا ہے "
سیہان نے مسکرا کر کہا، شہد رنگ آنکھوں میں الوہی سی چمک تھی جو مقابل ..کی آنکھوں کو خیر کرنے کے فن سے بھی واقف ہو

" پہلے کیوں نہیں کیا تھا؟؟"

..ایک اور سوال کیا گیا

"..شاید ہمت نہیں تھی جواب سننے کی "

.. سیہان نے مسکرا کر جواب دیا

"..تم میں کس چیز کی کمی ہے کہ وہ تمہیں انکار کرے "

آریس کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا جیسے کوئی عقلمند کسی معصوم کی بات پر .. مسکراتا ہو

" مجھے صرف اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ وہ منع کر دے گی مگر اس بات کا بھی ہے کہ اگر اُس نے ہاں کہہ دیا تو خوشی سے مر ہی نہ جاؤں میں.. "

آریس کو اُسکی باتیں سن کر حیرت ہوئی، سیہان جیسے بردبار اور پڑھے لکھے ایڈوکیٹ سے وہ اس قسم کی بچکانہ باتوں کی امید نہیں رکھتا تھا..

" اتنی محبت کرتے ہو تم آئیلین سے ؟؟ "

.. آریس نے سنجیدگی سے سوال کیا

" اگر محبت ناپنے کا کوئی پیمانہ ہوتا ناں تو میری محبت اُس سے ناپی ہی نہیں جا سکتی .. آئیلین سے میری محبت بے حساب اور بے غرض ہے کیوں کہ عمر کے اس حصے میں ہونے کے باوجود بھی مجھے جسمانی کوئی طلب نہیں ہاں بس تاعمر اُسکا ساتھ چاہتا ہوں، مجھے یہ تک تو پتا نہیں ہے کہ میں اُس سے کب سے محبت کر رہا ہوں، اس محبت کی شروعات کہاں ہوئی مجھے نہیں معلوم شاید اُس روز سے کہ جب اُس نے پہلی بار اپنی زبان سے میرا نام پکارا تھا یا پھر تب سے جب سے شعور کی دنیا میں قدم رکھا ہے میں نے .. کسی پاکیزہ چیز کی طرح میں نے اپنی محبت کو پوشیدہ اور پاک رکھا ہے بہت عرصے سے .. وہ تو تم اس حقیقت سے پہلے ہی واقف تھے ورنہ میں تمہیں بھی کبھی نہ بتاتا .. "

سیہان کسی خواب کی کیفیت میں مبتلا تھا جبکہ دوسری طرف آریس ٹھوڑی ہاتھ پر ٹکائے یہ سوچ رہا تھا کہ اگر محبت اس حد تک دیوانگی کا نام ہے تو اُسے اپنے قدم پہلے ہی اس راستے سے موڑ لینے چاہیے البتہ وہ یہ جانتا بھی تھا کہ اُس کو کوئی محبت نہیں ہوئی ہے کسی سے بھی مگر حفاظتی اقدامات لینے بھی ضروری تھے ..

" مجھے نہیں سمجھ آرہا بھائی کے میں تجھ سے کیا کہوں بس اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تیرے معاملات میں آسانی پیدا کرے .. "
آریس نے آئبروز کھجا کر نا سمجھی سے کہا جس پر سیہان کا قہقہہ بے ساختہ تھا ..

" شکریہ دوست .. تجھے بھی سب سمجھ آجائے گا ایک بار بس ذرا اس راہ میں آکر تو دیکھ ناں .. "

.. سیہان نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے آنکھ ماری

"..ان خرافات سے بھائی مجھے تو دور ہی رکھ "

آریس نے چائے کا خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے جان چھڑانے والے لہجے میں کہا اور کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا ..

".. چلو اب گھر چھوڑ دیتا ہوں تمہیں پھر ایںارہ کو بھی پک کرنا ہے "

گاڑی کی چابی اُٹھا کر اُنگلی میں گھماتے ہوئے وہ کیفے سے باہر نکل گیا جبکہ سیہان کچھ لمحے وہاں

بیٹھ کر آئیلین کے متعلق سوچتا رہا، جب اُسکی چائے ختم ہو گئی تو وہ بھی اٹھ کر آریس کے پیچھے باہر نکل آیا...

■ ■ ■

کھانا نہ چاہتے ہوئے بھی سب کے ساتھ کھانے کے بعد آریس کی فرمائش پر وہ گھر کے تمام افراد کے لیے چائے بنا کر ٹی وی لاونج میں ٹرے تھامے چلی آئی..

"..جیتی رہو میری پیاری بہنا سدا خوش رہو "

آریس نے کسی بڑے بزرگ کی طرح ایناره کو دعا دی جس پر وہ شرما کر سر جھکاتی مسکر دی اور ایک ایک کر کے سب کو انکی چائے کا کپ پیش کیا..

"..ہاں تو بھئی احسن چائے پی کر بتاو کیسی بنائی ہے میری بہن نے "

..واجد صاحب نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا

"..اچھی ہے واجد بھائی "

..احسن جو مسلسل نظریں بچا کر ایناره کو گھورے جا رہا تھا بمشکل مسکرا پایا

"..اچھی نہیں بہت اچھی "

واجد کے بجائے آریس نے کہا.. جس پر وہ تینوں بہن بھائی ہم وقت مسکرا دئے.. جبکہ ماہا اور احسن دونوں ہی نے حقارت بھری نظروں سے اینارہ کو دیکھا تھا...

" اور بتاو سپین میں کاروبار کیسا چل رہا ہے تمہارا؟؟ "

آریس نے سوال کیا جس کے بعد وہ سب یوں ہی یہاں وہاں کی باتوں میں مصروف ہو گئے جبکہ اینارہ خاموش بیٹھی رہی اور جب چائے کے برتن خالی ہو گئے تو خاموشی سے تمام کپ ٹرے میں رکھتی کچن میں چلی گئی..

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد جب سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو خاموشی سے وہ کچن کی لائٹ کھلی دیکھ کر دبے قدموں وہاں چلا آیا جہاں اینارہ ڈوپٹہ اپنے گرد باندھے برتن دھو رہی تھی..

" پانی ملے گا؟؟ "

اپنے عقب سے آنے والی بھاری سرگوشیانہ آواز سن کر اینارہ تقریباً اچھل کر دوسری جانب مڑی..

"آپ...."

اینارہ نے خوفزدہ نظروں سے احسن کو دیکھا اور جلدی سے اپنا ڈوپٹہ کھول کر سر پر لیا.. وہ کچن صاف کر چکی تھی بس ہاتھ دھو کر کمرے میں جانے ہی والی تھی کہ احسن وہاں چلا آیا..

" ہاں میں ہوں تمہارا کزن، تمہاری پھپھو کا بیٹا.. مجھے دیکھ کر تم خوفزدہ تو ایسے ہو گئی جیسے میں کوئی غیر ہوں تمہارے لئے.. "

احسن نے کاٹدار لہجے میں کہا، اُس کے لفظوں میں تیرتی تلخی اینارہ کو سمجھ نہ آئی..

" ..آپ کیا کہہ رہے ہیں احسن بھائی... میں کچھ سمجھ نہیں سکی "

..ایناره نے نا سمجھی سے سوال کیا

ہاں بھئی ہم جیسے عام لوگوں کی باتیں کہاں سمجھوں گی تم.. تمہیں تو "

"..خاص لوگوں سے باتیں کرنے کی عادت ہے

..ایک اور تلخ جملہ جو ایناره کے سر کے اوپر سے گزر گیا

"...مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا.. پلیز آپ کھل کر بات کریں "

ایناره نے پریشان ہو کر کہا.. احسن کی آنکھوں میں تیرتی کاٹ اُس کے لئے

..ناقابلِ برداشت ہوتی جارہی تھی

"..کاش تم جتنی معصوم نظر آتی ہو اتنی ہی معصوم حقیقت میں بھی ہوتی "

احسن تاسف سے اُسکا معصوم چہرہ دیکھتے ہوئے گویا ہوا.. ایناره کی برداشت

جواب دے گئی وہ خاموشی سے فریج کی طرف بڑھی اور اندر سے پانی کی

بوتل نکال کر سلیپ پر رکھنے کے بعد بغیر کچھ کہے کچن کہ دروازے کی جانب چل دی ..

" کتنا مال دار ہے وہ جس نے تمہاری معصومیت کو خرید لیا؟؟ "

احسن نے یکدم آگے بڑھ کر اُس کے رستے میں حائل ہوتے ہوئے ایناره کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر اُسے اپنی جانب گھسیٹا ..

" ی... یہ.. آپ کیا کر رہے ہیں.. پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں احسن بھائی "

ایناره کی بھوری بڑی بڑی آنکھیں لمحوں میں اشکبار ہونے لگیں، اُس نے روہانسی آواز میں احسن سے گزارش کی اور کچن کے دروازے کی جانب خوفزدہ ہو کر دیکھا ..

" بتاؤ ناں ڈاکٹر ایناره بی بی، کس قیمت پر اپنی معصومیت بیچ کر آئی ہو تم؟؟ "

احسن بے حسی کی تمام حدود پار کرتا ایناره کے چہرے پر غرایا اُس کی سخت کھردری اُنگلیوں کی جان لیوا گرفت ایناره کا بازو توڑنے کے درپے تھی ..

" کس قسم کی باتیں کر رہیں ہیں ہاتھ چھوڑیں میرا .. "

ایناره کا دماغ اُس کی گھناونی باتیں سن کر ماؤف ہونے لگا ابھی احسن اُس کو اور باتیں سنانے کی نیت رکھتا تھا کہ کچن کے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی.. احسن نے یکدم اُس کا ہاتھ چھوڑ کر ایناره کو حقارت سے دور جھٹکا اور پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا ..

" کیا ہوا ایلی ؟؟ اب تک کیا کر رہی ہو یہاں ؟؟ "

آریس جو کچن میں پانی کی بوتل لینے آیا تھا ایناره کو وہاں دیکھ کر ٹھٹک گیا ...

" ایناره کیا ہوا ہے ؟؟ تم رو کیوں رہی ہو ؟؟ "

آریس ایناره کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ کر گھبراتا ہوا اُس کے پاس آیا اور ایناره کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں لے کر اوپر اٹھایا..

"کچھ نہیں ہوا لالہ.. بس امی ابو یاد آرہے تھے.."
ایناره نے رونے کے درمیان کہا اور بلکتی ہوئی آریس کے سینے سے لگ گئی..
احسن جو باہر خاموش کھڑا ایناره کے جواب کا منتظر تھا اُس کی بات سن کر طنزیہ مسکرایا..

"ایسی جھوٹی لڑکی کو اس قسم کے جھوٹ بولنے کی تو مستقل عادت ہو گئی ہو گی.."
اُس نے تلخی سے سوچا اور دوسری جانب پلٹ گیا.. بہن کی جانب سے آنکھوں پر باندھی گئی پٹی کی وجہ سے وہ بالکل اندھا ہو چکا تھا..

"..میری جان..میری بلی امی ابو یاد آرہے تھے تو میرے پاس آجاتی "

..آریس نے اُس کا کندھا سہلاتے ہوئے شفقت سے ایناره کا ماتھا چوما

"..لالہ امی ابو ہمیں بہت جلدی اکیلا چھوڑ گئے "

ایناره ہچکیوں کے درمیان گویا ہوئی جس پر آریس نے ضبط کرتے ہوئے سرد سانس ہوا کے سپرد کی..

دیکھو میری جان ہر بات میں خدا کی مصلحت ہوتی ہے..ہمارے امی ابو " ہمیں چھوڑ کر جلدی چلے گئے یقیناً اس میں اللہ کی کوئی بہتری ہی ہو گی جو ہم "..جیسے نادان انسان نہیں سمجھ سکتے

..آریس اُس کو اپنے ساتھ لگاتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا

شاباش اب آنسو صاف کرو اور جا کر نماز پڑھ کر امی ابو کے لیے دعا کرو کہ " "..اللہ اُنکو جنت میں جگہ عطا فرمائے

آریس نے اُس کے کمرے کے دروازے پر رُک کر ایناره کا چہره اونچا کیا اور

..اُس کے بھیگے گال خشک کرنے کے بعد نرمی سے کہا

" ..دیکھو ذرا تمہارے چکر میں نیچے سے پانی کی بوتل تو لیا ہی نہیں میں "

..آریس نے مصنوعی جھنجھلاہٹ کا اظہار کیا

" ..میں لے آتی ہوں "

ایناره فوراََ سیڑھیوں کی جانب بڑھی لیکن آریس اُسکا ہاتھ تھامتے ہوئے اُس

..کو آگے بڑھنے سے روک چکا تھا

" ..نہیں پیاری بلی تم جاؤ اور آرام کرو، میں لے آؤ گا.. شاباش جاؤ سو جاؤ "

آریس نے اُسکے کمرے کا دروازه کھولنے کے بعد ایناره کا ہاتھ تھام کر اُسکو

..کمرے کے اندر چھوڑ دیا

"..گڈنائٹ لالہ کی جان "

مسکراتی نگاہوں سے اُسکو دیکھتا وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا گیا جبکہ ایناره کافی دیر تک بند دروازے کو دیکھ کر مسکراتی رہی..ماں باپ کے بعد بھائیوں نے ہی جینے کا حوصلہ دیا تھا اُسے ورنہ وہ تو کب کی زندگی کی بازی ہار چکی ہوتی..رشتوں کے معاملے میں خاصی کم ہمت لڑکی تھی وہ

■ ■ ■

بی اماں نے اُسے آج آفس جانے سے بے شمار بار منع کیا تھا کیونکہ کل شام بھی وہ بغیر کچھ کھائے پیے پورا وقت بس سوتی رہی تھی مگر وہ انہیں پیار سے سمجھا بُجھا کر آفس چلی ہی آئی لیکن اب یہاں آنے کے بعد اُسے احساس ہوا کہ غلط کر دیا ہے آفس آکر کیونکہ مسلسل سر میں درد ہو رہا تھا اُس کے..
میٹنگ بھی صحیح طرح کنٹینیو نہیں کر پائی وہ اس لئے آج کے لئے اُس نے یہ میٹنگ برطرف کرنے کا فاصلہ کیا..

" Okay!! We'll discuss remaining points tomorrow, the meeting is dismissed now, you all can get back to work, thank you. "

سیاہ ٹو پیس میں ملبوس جس کے نیچے آف وائٹ ریشم کی ڈریس شرٹ پہنے وہ میک اپ کے نام پر ہونٹوں کو محض گہری مرون رنگ کی لپ سٹک سے سجائے آج معمول سے ذراہٹ کر تھکی لگ رہی تھی ...

انگلیوں کے درمیان تھاما سیاہ چمکدار پین اپنے سامنے نظر آتی کانفرنس ٹیبل پر رکھ کر وہ کرسی پر ڈھے سی گئی.. وسیع کانفرنس ہال میں موجود ایمپلوئیز وقتاً فوقتاً کمرے سے جانے لگے تھے ..

"..میڈم آپ ٹھیک تو ہیں ؟ آپ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی آج "

اُس کی کرسی کے برابر ہاتھ باندھے مودب سے کھڑے بخاری صاحب نے آئیلین کو تشویش سے دیکھتے ہوئے استفسار کیا، وہ تین سالہ ساتھ میں پہلی ..بار اُس کو اس قدر نڈھال سا دیکھ رہے تھے

جی مسٹر بخاری ٹھیک ہی ہوں میں، پلیز آپ جا کر ٹیم کو اسسٹ کریں اور "

"..کانفرنس ہال میں کسی کو آنے نہیں دیجئے گا... کسی کو بھی نہیں

وہ جو آنکھیں موندے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی تھکن سے چور ہوتے لہجے میں بولی.. بخاری صاحب اب یقینی طور پر اُس کے فکر مند ..دکھائی دینے لگے

مس آئیلین اگر آپ کہیں تو میں سر درد کی ٹیبلیٹ بھجوا دوں آپ کے "

" لیے..؟؟

ان کی بات پر پژمردگی سے مسکراتے ہوئے وہ آنکھیں واکرتی سیدھی ہو بیٹھی..

"سر درد کی نہیں زہر کی کوئی ٹیبلیٹ ہو تو وہ لادیں کیوں کہ میں خود کو اپنوں کے ہاتھوں شکست خوار نہیں دیکھ پا رہی ہوں.. "

یہ کہتے ہوئے اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے شان سے نظر آتے اس کانفرنس ہال کو دیکھا، پچھلے تین سال کی انتھک محنت اور کاوشوں کے بعد اُس نے اس ڈوبتی کمپنی کو بچایا تھا.. وہ جو اپنے باپ کی طرف سے چند تعریفی کلمات سننے کی جستجو میں تھی، بدلے میں شکست کا ہار پانے پر کبھی نہ ہارنے والی آئیلین اب اندر سے ٹوٹ ہی تو گئی تھی..

ایسے گھاؤ جو اپنوں کی طرف سے دیئے گئے ہوں، اپنے بھی ایسے اپنے کہ جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو، ان کی دی ہوئی شکست بڑے بڑے سورماؤں کو

ڈھول چاٹتا دیتی ہے وجہ یہ کہ کبھی سوچا ہی نہیں ہوتا کہ دکھ سائباں سے بھی

ملے گے..

"....مس آئیلین "

بخاری صاحب نے شدید پریشانی سے اُس کو دیکھا کچھ سمجھ نہیں آیا ان کو کے

کن لفظوں میں تسلی دی جائے آئیلین کو..

"...پلیز آپ جائیں اور ایک گھنٹے تک کسی کو آنے نہیں دیجیئے گا اندر "

اُس نے سپاٹ لہجے میں کہا، ناچار بھی ان کو آئیلین کی کہی بات پر عمل کرنا

پڑا..

وہ جو آنکھیں بند کیئے کرسی کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھی تھی پندرہ منٹ بعد

ایک بار پھر دروازہ کھلنے کی آواز پر شدید بدمزہ ہوئی تنہائی کے علاوہ کچھ نہیں

چاہتی تھی وہ اُس وقت مگر سکون کا ایک لمحہ بھی جو میسر آ سکا ہو اُسے..

"مسٹر بخاری آپ کو کہا تھا مت آئیں اندر ..

leave me alone here for couple of minutes.."

ہنوز اُس ہی پوزیشن میں بیٹھی وہ غصے سے دبی آواز میں غرائی ..

کمرے میں داخل ہونے والے شخص نے دلچسپی سے اُس کے چہرے کے تیکھے نقوش کو دیکھا، جان لیوا حد تک خوبصورت تھی سامنے کچھ قدموں کے فاصلے پر بیٹھی لڑکی، مقابل کی سرمئی آنکھیں متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکیں.. وہ خاموشی اختیار کئے مضبوط قدم اٹھاتا اُس کی جانب گامزن تھا اُس تک پہنچ کر سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے وہ بڑی فرصت سے اُس کو تکنے لگا ..

"میڈم بہت معذرت خواہ ہوں... وہ میں ان کو روک ہی نہیں سکا .."

مسٹر بخاری اپنی ہی دھن میں گھبرائے ہوئے اندر داخل ہوئے.. ان کی پریشان آواز پر وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ٹھٹک کر دروازے کی جانب مڑے.. یوں اس طرح دونوں ہی کی مرکزِ نگاہ بن کر مسٹر بخاری یکدم شرمندہ ہوگئے..

آئیلین جو اندر آنے والے کو مسٹر بخاری ہی سمجھ رہی تھی ان کو دور اور اپنے مقابل سیاہ ٹو پیس میں ملبوس شخص جس کی پشت اُس کے سامنے تھی وہ اُس کو پہچان نہ سکی اور پہچانتی بھی کیسے محض دو بار ہی تو سرسری سی ملاقات ہوئی تھی اُس سے..

"آپ جا سکتے ہیں یہاں سے..."

اُس کو بخاری کا اس طرح کمرے میں بے دھڑک آنا بالکل اچھا نہیں لگا سو وہ آواز کو خاطر خواہ دھیما رکھے واپس آئیلین کی جانب پلٹا.. بھاری روب دار .. آواز خاموش فضا میں گونجی جس کو سن کر آئیلین کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

تم..... یہ.. یہ کیسے آیا ہے یہاں مسٹر بخاری جب میں نے آپ سے کہا " تھا کہ کوئی بھی نہیں آسکتا اس کمرے میں تو یہ... یہ شخص کیوں آیا ہے .. یہاں
گارڈز کو کال کریں اور اس کو میرے روم سے نکلوائیں ابھی اور اس ہی ".. وقت

خود سے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑے شخص کو دیکھ کر آئیلین کا دماغ مزید گھوم گیا، مقابل اُس کی تلملاہٹ بھانپ کر مسرور ہوا جس کے نتیجے میں

ہونٹوں پر مبہم دلفریب مسکراہٹ ابھری جو آئیلین کو زہر سے بھی زیادہ زہریلی لگی تھی..

" میڈیم... میں کیسے نکلوادوں ان کو یہ.. یہ پچیس پرسنٹ شئیر ہولڈر ہیں کمپنی کے... "

انہوں نے گھبراتے ہوئے جواب دیا..

" Thanks for letting me know Mr Bukhari..

آپ نہ بتاتے تو مجھے پتا ہی نہیں چلتا.. چلے جائیں یہاں سے اِسکو تو میں خود نکال باہر کروں گی.. "

آئیلین نے دانت پیس کر کہا اُس کی بات سن کر مسٹر بخاری اُلٹے قدموں وہاں سے باہر نکل گئے تھے جب کہ آئیلین نے اپنے خوبصورتی سے تراشے ہوئے ناخنوں سے بے دردی سے اُس کا بازو دبوچا..

" دفعہ ہو تم یہاں سے گھٹیا انسان... تم آئے ہی کیوں ہو آخر یہاں ؟؟ "

وہ اپنے جسم میں مجتمع پوری جان لگاتی ہوئی اُس کو اپنے پیچھے دھکیلنے لگی مگر چھے فٹ دو انچ کے دراز قامت لمبے چوڑے شخص کو وہ آخر کتنا دھکیل سکتی تھی ..

" تمہاری خوبصورتی اور چرب زبانی کے قصے سنے تھے آج بخوبی سن اور دیکھ بھی لیا.. حسین ہونے کے ساتھ ساتھ جان لیوا بھی ہو .."

مقابل نے تمسخر بھری مسکراہٹ لبوں پر سجائے اُس کو دیکھتے ہوئے آئیلین کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا.. سرمئی کانچ سی بولتی آنکھیں بہت کچھ باور کروا رہیں تھیں ..

" تم... تمہاری ہمّت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی .."

آئیلین کا مر مریں ہاتھ اُس کی نرم مگر پر حدت گرفت پر پگھلا ہو جیسے، بولتی زبان لرزش کا شکار ہوئی.. ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ مقابل جنس کے لمس پر اُس نے کچھ ایسا محسوس کیا ہو..

" چھو تو تم بھی مجھے رہی ہو کب سے، تو کیا میں نے تمہیں منع کیا؟؟ "
اُس کی بنفشی مسحور کن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ گھمبیر تا سے گویا ہوا اور اُس کے ہاتھ پر رکھے اپنے ہاتھ کو ہٹا کر رخسار کو چھوتی شریر سیاہ لٹ کو اپنی شہادت کی اُنگلی پر لپیٹ لیا..

آئیلین اس دیدہ دلیری پر دم بخود ساکت کھڑی اُسے دیکھنے لگی.. وہ دونوں ایک دوسرے سے اس قدر نزدیک تھے کہ ایک دفعہ تو اُس کو لگا کہ دونوں کے بیش قیمتی ملبوسات سے اُٹھتی پرفیومز کی حواس باختہ مہک اُس کی سانسیں معطّر کرتی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج کر رہیں ہوں..

وہ یہاں اُس سے بات کرنے آیا تھا بزنس اور نکاح کے متعلق مگر دشمن کی بیٹی ہر ہتھیار سے لیس اُس کو بہکا رہی تھی کچھ ایسا کرنے پر جس پر وہ یقینی طور پر بعد میں پچھتاتا.. اُس کی بے خوف تھکن سے بوجھل سبز آنکھیں اور قینچی کی طرح چلتی زبان نے اصفہان سہگل کو آئیلین چوہان سے متاثر ہونے پر مجبور کر دیا..

" یہ کیا ہوا؟؟ "

اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے ماتھے پر لگی بینڈ ایج پر نرمی سے شہادت کی انگلی پھیری، کھردری اُنگلی کا نرم گرم لمس اُس کے ماتھے پر رینگ رہا تھا جس کے باعث آئیلین کا پورا وجود سرد لہروں کی لپیٹ میں آنے لگا، اُس نے سوکھتے حلق کو تر کرتے ہوئے اصفہان کو خود سے دور دھکیلنے کی سعی کی مگر سب بے سدھ وہ ایک انچ بھی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا..

"..دو...دور ہو مجھ سے "

آئیلین نے غصے کی شدت سے کانپتی آواز میں اُس سے کہا جس کے جواب میں مبہم دلفریب مسکراہٹ اُسکے گداز لبوں پر آٹھہری تھی..اُسکی بینڈا یج پر سے اُنگلی ہٹا کر اصفہان آنکھوں میں نرم تاثر لئے اُس کو دیکھتا دو قدم پیچھے ہو گیا اس سب کے دوران اُس کی آئیلین کو جانچتیں نظریں اُس کے دودھیا پیروں پر گئیں جو سیاہ نفیس پینسل ہیل میں بے حد جاذبِ نظر لگ رہے تھے..

" What else do you want my love ? "

پیروں سے نظریں ہٹا کر واپس اُسکے چہرے پر مرکوز کرتے ہوئے کمال بے نیازی سے پوچھا گیا، بھاری گھمبیر آواز جس میں واضح طنز تھا آئیلین کا دماغ

گھمانے کے لئے کافی تھی.. آئیلین کا دل چاہا سامنے کھڑے شاطر شخص کے
..پر کشش مسکراتے چہرے پر ابلتا ہوا تیل پھینک دے

" تمہارے دماغ میں جس قسم کا بھی گند پک رہا ہے ناں سہگل اُسے نکال
باہر کرو.. تمہیں تمہارے گھٹیا عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی
"..میں
بنفشی آنکھیں اُسکی سرمئی آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے وہ دبی آواز میں
غرائی..ان آنکھوں میں چیلینج دیکھ کر اصفہان کے ہونٹوں پر محظوظ کن
..تبسم بکھرا تھا

" میرے دماغ میں کچھ نہیں چل رہا مس چوہان.. بس مجھ سے ایک بے بس
باپ کی مشکلات نہ دیکھیں گئیں تبھی تھوڑی آسانی کر دی تمہارے باپ
"..کے لیے

اصفہان نے دلچسپی سے اُس کے سرخ لپ سٹک سے سجے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے طنزیہ کہا.. آئیلین اُس کی آنکھوں کے پیام بخوبی سمجھ رہی تھی

" تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہاری اس بکواس پر یقین کروں گی؟؟ "
آئیلین نے دانت پیس کر طیش آمیز لہجے میں استفسار کیا جس پر اصفہان اُس کے ہونٹوں پر سے نظریں ہٹا تا واپس اُسکی آنکھوں میں بے باکی سے دیکھنے لگا..

" کہیں تم اس خوش فہمی میں مبتلا تو نہیں ہو گئی ہو کہ میں تمہارے اس حسین چہرے پر فریفتہ ہو گیا ہوں؟؟ "
اصفہان تضحیک آمیز لہجے میں گویا ہوا جو آئیلین کے لیے نا قابل برداشت تھا.. اُس نے آگے بڑھ کر فضا میں ہاتھ بلند کیا جو عنقریب مقابل کے گال پر اپنا سرخ نشان چھوڑ دیتا مگر اس سے پہلے ہی وہ جبڑے بھینچتا آئیلین کی

کلائی بلندی میں ہی اپنی سخت ترین گرفت میں لیتا اُسے اپنے مقابل کھینچ گیا، آئیلین اپنا توازن نہ برقرار رکھ سکی اور اگلے ہی لمحے بری طرح اُس کے ورزشی سینے سے ٹکرائی تھی وہ..

یہ تصادم کافی نہ تھا کہ اصفہان کی مہکتی پر تپش سانسیں آئیلین کا چہرہ جھلسانے لگیں جلتی پر تیل اُس کے وجود سے پھوٹتی اعصاب شکن پوائزن کی خوشبو نے کیا تھا.. وہ پہلے ہی اُس کے شاطرانہ reflexes پر حیران تھی اوپر سے یہ سب مزید اُسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو مفلوج کرنے کے درپے تھے..

" Don't you dare..."

ایک ہاتھ اصفہان کی گرفت میں تو دوسرا اُسکے دھڑکتے دل کے مقام پر رکھے وہ تذبذب کا شکار تھی.. اصفہان نے آئیلین کی آنکھوں میں دیکھ کر سرد

سپاٹ لہجے میں اُسے باور کرایا، سرمئی آنکھوں میں چنگاڑیاں پر باتھیں اگر وہ کوئی عام لڑکی ہوتی تو یقیناً اس سب سے خوفزدہ ضرور ہو جاتی مگر وہ محض حیران تھی ..

" Huh, look at me do you think I'm scared by this nonsense ?? "

آئیلین نے ایک جھٹکے سے اُسکی ڈھیلی پڑتی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروائی اور جواباً اُس سے زیادہ کاٹدار لہجہ استعمال کیا ساتھ ہی اصفہان اور اپنے درمیان قائم جان لیوا قربت کو کم کرنے کے خاطر وہ چند قدم پیچھے بھی لے چکی تھی ..

" حسن بازار میں بھی دستیاب ہے بہت آسانی سے ،اور مجھ جیسے انسان کے لیے تو کوئی بڑی بات نہیں یہ سب .. "

اصفہان آئیلین کی بے خوف آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنے بھاری قدم اُٹھاتا اُس کی جانب پیش رفت کر گیا.. وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا اُس جیسے امیر کبیر خوبرو نوجوان مرد کے لیے یہ سب حاصل کرنا اس زمانے میں کونسا مشکل تھا، اس بات سے تو آئیلین نے بھی اندر ہی اندر اتفاق کیا..

" تم میں اگر کچھ خاص ہے تو وہ ہے تمہاری قینچی کی طرح چلتی زبان، تم سے کبھی عشق ہوا مجھے تو اس کی وجہ سے ہی ہو گا.. "

اصفہان ایک جست میں دونوں کے درمیان قائم تمام فاصلے عبور کرتا اُس کے بے حد نزدیک آ کھڑا ہوا اتنا کہ آئیلین کی بے ہنگم دھڑکنوں کا ساز وہ باآسانی سن پا رہا تھا.. آئیلین کی زبان لحاظ بھر کو بولنا بھول گئی اصفہان کے لہجے میں بولتی سچائی نے اُسے سراسیمگی کیفیت میں مبتلا کر دیا تھا..

" آنکھیں بھی حسین ہیں پر ان میں وہ بات نہیں.. "

اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے ملائم چہرے کو اپنے مضبوط ہاتھ کی نرم گرفت میں لیا اور اُسکا چہرہ مزید اونچا کیا اتنا کہ وہ اُس کی نگاہوں کے عین مقابل ہو جائے، اُس کے سخت ہاتھ کی چاروں اُنگلیاں انگوٹھے سمیت آئیلین کے چہرے کی نرم جلد میں دھنستیں چلیں گئیں گویا اس ہی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے بنی ہوں، اس سب کے دوران آئیلین نہ چاہتے ہوئے بھی خاموش رہی..

"جوان میں ہیں.. "

اصفہان نے دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا اُس کے گداز مارون لپ سٹک سے سجے ہونٹوں پر پھیرا نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کی سرمئی آنکھوں پر سجی سیاہ پلکیں یکلخت بے خودی کے تحت بوجھل ہوتی لرزنے لگیں.. آئیلین کی پر حدت لرزتی سانسیں الگ اُسکا ایمان متزلزل کرنے کو تیار تھیں..

چیخخخخ "...

وہ جو کچھ منٹ تک خاموش کھڑی اس ہی انتظار میں تھی کہ جوں ہی اصفہان کا دھیان بھٹکا وہ اپنا کام سرانجام دے گی اور اپنی سوچ کے عین مطابق اُس نے بالکل ویسا ہی کیا..

آئیلین کے ملائم ہاتھ نے سرخ نشان اصفہان کے دائیں گال پر چھوڑ دیا جس کے باعث موصوف کے سر پر چڑھا وقتی خمار بھانپ کی صورت ہوا میں تبخیر ہو گیا تھا.. اس قدر شدید ردعمل کی فی الحال ابھی تو امید نہیں کی تھی اُس نے آئیلین سے.. وہ بے یقین نظروں سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھنے لگا جس کا وجود زلزلوں کے زیرِ اثر تھا اس وقت، چہرہ انتہائی حد تک قرمزی اور آنکھوں میں لہو اترا ہوا تھا...

وہ اصفہان کی جانب سے آنے والے ردعمل پر نہیں بلکہ اپنے باپ کے کیئے ہوئے فیصلے کو ماننے پر خوفزدہ تھی کیونکہ اصفہان کے ساتھ آج ہونے والی

اس مختصر سی ملاقات سے اُسے یہ اندازہ تو ہو گیا تھا کہ اس آدمی کا ایجنڈا محض پیسہ نہیں..

" میری بات کان کھول کر سن لو تم مسٹر سہگل، میں تم سے شادی نہیں کروں گی بہتر ہو گا کہ تم میرے بابا سے اس متعلق اور کوئی بات نہ کرو اور چپ چاپ پیچھے ہٹ جاؤ.. ہمارے درمیان جو کنٹریکٹ ہوا تھا وہ ویسے ہی چلتا رہے گا.."

آئیلین نے کانپتی آواز میں کہا مگر اُسکی آنکھوں میں تیرتی بے خوفی ہنوز اپنی جگہ قائم تھی..

" میں اس تھپڑ کا بدلہ چاہوں تو ابھی اس ہی وقت تم سے لے سکتا ہوں مگر میری تربیت مجھے اس کی اجازت نہیں دے گی مس چوہان.."

ہونٹ کے کنارے پر چمکتی خون کی بوند کو اُس نے اپنے اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے سے رگڑا جو آئیلین کی شہادت کی انگلی میں چمکتی انگوٹھی چہرے پر لگنے کی وجہ سے نکلا تھا..

" تم اگر چاہتی ہو کہ میں تم سے شادی نہ کروں تو ٹھیک ہے انکار کر دوں گا میں تمہارے باپ کو مگر پھر میرے بعد آصف اعظم عوان سے شادی کے لیے تم تیار رہنا اور شادی کے بعد وہ جو کچھ تمہارے ساتھ کرے گا اُس کے لئے بھی.. "

اصفہان نے دھیمے مگر زہر خند لہجے میں کہا اب بے یقین ہونے کی باری آئیلین کی تھی.. اُس نے اپنی بات کہہ کر انگوٹھے پر لگا خون ہاتھ بڑھا کر آئیلین کے کوٹ کی آستین سے صاف کیا آئیلین نے پیچھے ہونے کی کوشش کی تھی مگر وہ کہاں اُس کی پلک جھپکنے جیسی تیز رفتار کا مقابلہ کر سکتی

تھی.. ایک آخری قہر آلود نظر سے آئیلین کو نوازنے کے بعد اصفہان کانفرنس ہال کے دروازے کی جانب مڑا مگر...

" یہ سب بکواس کر کے تم یہاں سے یوں نہیں جا سکتے سہگل.. "

آئیلین متعجب کیفیت سے نکلتی فوراً اصفہان کے راستے میں حائل ہوئی اور اُس کی شرٹ کا کولر اپنے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں دبوچتے ہوئے اصفہان کو اپنے مقابل کھینچا چونکہ وہ اس سب کے لیے ہر گز تیار نہ تھا اس لیے آئیلین کی طرف کھنچتا چلا گیا جس کے نتیجے میں ان دونوں کے چہرے اس خطرناک حد تک نزدیک تھے کہ ایک دفعہ کو تو محسوس ہوا کہ جیسے دونوں ایک دوسرے کی تیز چلتی سانسوں میں سانس لے رہیں ہوں..

" میرا حرف بہ حرف سچ ہے اور اس کو سچ ثابت کرنے کے لیے میں تم پر اپنا ایک لفظ بھی ضائع نہیں کروں گا.. بزنس ویمن ہو تم ہر چیز کو اچھے طریقے

سے سمجھ سکتی ہو گھر جا کر اپنے باپ سے یہ سوال کرنا ساری حقیقت کھل کر

"... تم پر واضح ہو جائے گی

اصفہان نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا،اُس کی باتوں نے شرمندگی کا ڈھیروں پانی آئیلین پر انڈیل دیا تھا..اُس کی گرم سانسوں سے زیادہ اُس کے آتش فشاں حقیقت پر مبنی لفظوں نے آئیلین کا وجود جھلسایا..اندر سے آواز آئی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے..

مجھے نہ تم سے محبت ہے اور نہ تمہارے اس ڈوبتے بزنس میں کوئی دلچسپی "

"..میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ تم حقیقت جان لو

اس بار اُس نے قدرے نرم لہجہ اختیار کیا،آئیلین کی مٹھی جو اصفہان کی شرٹ دبوچے ہوئے تھی ہلکے ہلکے اُسکی گرفت ڈھیلی پڑتی گئی اور آخر میں اُس کا سختی سے بھینچا ہاتھ نیچے ڈھے گیا..

اصفہان نے بغور آئیلین کو دیکھا جو اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی نظر آئی تھی اُسے..

" Are you okay ?? "

آنکھوں میں فکر لئے عام سے لہجے میں استفسار کیا گیا.. آئیلین اصفہان پر سے نظر ہٹاتی پیچھے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے عقب میں قدموں سے ٹکرانے والی کرسی پر ڈھیر ہو گئی.. آنکھوں کی پتلیاں ساکن ہوئیں اس بے قدری پر آنسو بہانے ہی والی تھیں عنقریب..

" Leave me alone..."

اُس نے بغیر اصفہان کی جانب دیکھے آہستگی سے کہا.. جب اپنا ہی سکہ کھوٹا ہو تو غیروں سے کیا شکوہ اُس نے مزید اصفہان سے کوئی اور سوال کرنے کا ارادہ ترک کر دیا..

" Alright.."

اصفہان نے کندھے اچکا کر سر سری نظر اُس کے زرد پڑتے چہرے پر ڈالی اور لمبے ڈگ بھرتا کانفرنس ہال سے باہر نکل گیا اپنے پیچھے اپنے سحر انگیز پرفیوم کی خوشبو اور موت جیسی خاموشی چھوڑے ..

■ ■ ■

یونیورسٹی کی راہداری میں اس وقت چہل قدمی اور سٹوڈنٹس کا شور شرابہ جارہی تھا، آسمان پر چھائے سر مئی بادلوں کے سبب تمام سٹوڈنٹس جن کا اس وقت فری پیریڈ تھا راہداری یا باہر لان کی گھاس پر بیٹھے موسم سے لطف اندوز ہوتے نظر آئے.. ایسے میں وائٹ بے داغ پلین ہائی نیک شرٹ کے ساتھ بلو جینس اور وائٹ کینوس شوز میں ملبوس ہمیشہ کی طرح بے حد ہینڈسم نظر آتا

آریس فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے ہرے بھرے خوبصورت پودوں کے بیچ میں واقع راہداری سے گزرا ..

" تمہیں خود جانے کی ضرورت نہیں ہے بارش ہو گئی اگر تو بلاوجہ سڑک پر پھنس جاؤ گی .. بھائی فری نہ ہوئے تو تم مجھ سے کہہ دینا میں پک کرنے آجاؤں گا .. "

وہ اپنی ہی دھن میں مگن تھا، در حقیقت تو اس موسم نے اُس کی اندرونی طبیعت بھی بحال کر دی تھی ورنہ ورک لوڈ اور زندگی میں آنے والی نئی تبدیلیوں کے باعث وہ خاصا متعجب رہتا تھا آج کل ..

" اینارہ میں نے ایک بار کہہ دیا اس کے بعد تمہیں بحث کرنے کی بالکل ضرورت نہیں .. "

دوسری طرف کال پر اُس سے بات کرتی ایناره نے بھائی کی مصروفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے انکار کیا مگر اُسکی اس بات سے آریس جھنجھلا گیا..
جھنجھلاہٹ طاری ہو ہی جایا کرتی تھی آج کل اُس پر چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے..

" ..اوکے ٹھیک ہے کال کر دینا مجھے،اللہ حافظ "
کال منقطع کر کے موبائل جینس کی پیچھلی جیب میں اڑسایا اور آگے بڑھ گیا جب غیر ارادی طور پر اُسکی نظر راہداری کے دوسری طرف واقع لان پر پڑی جہاں سبز گھاس پر وہ بیٹھی تھی جس کی وجہ سے آریس خانزادہ خود بخود جھنجھلا جایا کرتا تھا..

ابھی کل رات کی بات تھی کام کرنے کے دوران تقریباً گیارہ بجے کے قریب داریاء کا میل اُسے موصول ہوا اگر محض لسٹ پر نظر پڑتی تو ٹھیک تھا

مگر ایمیل ائی ڈی پر نظر آتی چھوٹی سی ڈپی پر داریاء کی مسکراتی تصویر نے اُسکا ..اچھاخاصا سکون غارت کر دیا

پہلے تواُس نے سب نظرانداز کر کے جلدی سے لسٹ کھولی جس میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ تھی..ڈی پی بغیر کھولے اُس نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر کیااور واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا.. مگر کسی چیز کی بڑھتی طلب اور چیز بھی ایسی جو باآسانی رسائی میں ہواس کے دوران خود کویوں مصروف رکھنا یقیناً مشکل کام تھا سووہ اپنی ہی کیفیت پر پیچ وتاب کھاتا تقریباً دو گھنٹے تک کڑھتا رہا ..اور پھر بالآخر جب تھک ہار کر بیڈ پر سونے لیٹا تو صبر کی انتہا ہو چکی تھی

اُس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھایا اور ایمیل اپ کھول کر داریاء کی ڈی پی کھول ہی لی...اُس کی مسکراتی تصویر جس میں وہ سیاہ لانگ ڈریس میں ملبوس دھوپ میں کھڑی کیمرا میں دیکھ رہی تھی آریس کو پر سکون کر گئی..وہ نہ

جانے کتنی دیر پکچر زوم کرتا اُس کے گالوں پر پڑنے والے بھنور کو دیکھتا رہا تو کبھی سبز سنہری دھوپ میں چمکتی آنکھوں کو.. تصویر کا سکرین شاٹ لینے والے فولڈر میں ٹرانسفر کر کے وہ فون بند only my eyes کے بعد کرتا سینے پر موبائل رکھے مبہم سا مسکرا دیا ..

لیکن وہ مسکراہٹ، وہ سکون سب وقتی تھا جوں ہی اُسے انداز ہوا کہ کچھ لمحوں پہلے اُس نے کس قسم کا بے وقوفی بھرا بیکار کام کیا ہے وہ خود اپنے آپ کو کوسنے لگا.. وہ اُسکی سٹوڈینٹ تھی، اُس سے دس سال چھوٹی اور وہ اُس کا ٹیچر.. اُسکی عمر اور مرتبہ اس کو اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ ان خرافات میں مبتلا ہوتا.. دل کی تمام گستاخی پر لعنت بھیجتے ہوئے اُس نے موبائل میں سے داریا کی تصویر ڈیلیٹ کی اور خود کو ہی سناتا اوندھے منہ لیٹ گیا جس کے کچھ دیر بعد نیند غالب آگئی تھی اُس پر ..

رات کو تو چلو اُس نے یہ سب کر لیا مگر دن دھاڑے کیا کرتا جب وہ پری پیکر اپنی تمام رعنائیوں، حسن اور معصومیت سمیت اُس کے سامنے تھی.. بلیک کیئے ٹی شرٹ کے tucked in ٹی شرٹ کو بلو بیل باٹم جینس کے اندر بٹن اپ شرٹ پہنے ہوئے تھی denim اوپر پیسٹل پرپل گھٹنوں تک آتی وہ.. بالوں کو آج بھی اکثر ملاقاتوں کی طرح کھلا چھوڑ گیا تھا اور وہ موسم کی شریر ہواؤں کے ساتھ، ہٹکھلیاں کرتے مسلسل اُس کو ڈسٹرب کر رہے تھے..

وہ اس وقت مائسہ کے سامنے بیٹھی اپنے اور اُس کے درمیان نوٹس پھیلائے اُس کو کوئی پوائنٹ سمجھ رہی تھی جب اپنی ریشمی سنہری زلفوں سے تنگ آ کر اُس نے دونوں طرف سے ان کو کان کے پیچھے اڑسایا..

" میرا دل چاہتا ہے میں گنجی ہو جاؤں، تھک گئی ہوں بھئی ان بالوں کو

سنبھال سنبھال کر.. "

داریا نے اکتا کر کہا..

" اتنے لمبے بال اتنے چھوٹے تو کروا لئے ہیں اب مزید کیا چاہتی ہو ان سے

تم... "

مائسہ نے منہ بنا کر کہا.. اُسے داریاء کے لمبے بال بہت یاد آتے تھے جو کچھ ماہ

قبل داریاء نے کٹوا کر کندھوں تک کروا لئے تھے ..

" عجیب ماہی بالوں سے کیا ہوتا ہے.. "

داریاء نے جھنجھلا کر آنکھیں گھمائیں..

" بالوں سے بہت کچھ ہوتا ہے.. سیہان کے بال ہیں ناں.. ویسے یار ان کے

بالوں کا کلر تمہارے بالوں کے کلر سے کافی ملتا جلتا ہے.. "

مائسہ نے شرما کر سیہان کا نام لیا، اس نے یہ پُورا واقعہ کل داریاء کو سنایا تھا جس پر حیران تو وہ بھی ہوئی تھی کیونکہ اتنے سارے اتفاقات اصل زندگی میں کم ہی دیکھنے کو ملتے ہیں..

"اب تم اپنے سیہان سے مجھے کمپیئر نہ کرو ماہی.. "

داریاء کی بات پر مائسہ کے گول مٹول گال شرم سے دہک اٹھے.. اُس کے لفظ "اپنے سیہان" کو سن کر مائسہ کے پیٹ میں تتلیاں اُڑنے لگیں تھیں..

"میرے ابھی کہاں ہیں وہ... "

مائسہ نے ہونٹ کاٹ کر دھیمی آواز میں کہا، اُس کے تاثرات دیکھ کر داریاء کا دل چاہا صدقے واری ہو جائے اُس کے.. بالکل نئ نویلی دلہن کی طرح شرما رہی تھی موصوفہ..

اے گرل.. جسٹ سٹاپ اٹ... تمہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ شادی " کی پہلی صبح والی دلہن سے ملنے آئی ہوں میں.. بس کر وہ سامنے نہیں ہیں تمہارے.. "

داریاء نے ہنس کر مائسہ کے کندھے پر چٹکی نوچی جس پر مائسہ نے تلملا کر داریاء کو پیچھے دھکا دیا اور خود کھڑی ہو گئی..

آریس کیونکہ ان دونوں سے دور کھڑا تھا تبھی ان دونوں کی باتیں نہ سن سکا مگر داریاء کو بے تحاشا ہنستے ہوئے وہ دیکھ چُکا تھا اور بے اختیار اُس کے سنجیدہ ہونٹ بھی دلفریب مسکراہٹ میں ڈھلتے چلے گئے بھوری آنکھیں ضرورت سے زیادہ چمکنے لگیں تھیں..

" Are you in your senses Khanzada... What kind of freak you are, she's your student idiot..."

دماغ نے اس بھونڈے برتاؤ پر دل کو سرزنش کی..

وہ فوراً جھرجھری لیتا سیدھا ہوا اپنا آپ نہایت احمق لگا تھا اُسے.. لب بھینچ کر گہرا سانس خود میں کھینچتا اپنے آپ کو نارمل کرنے کے بعد وہ آگے بڑھ گیا..

" بیٹھ جاؤ دلہن... اب ناراض ہوتے ہوئے مجھے تم دس سال پرانی بیوی لگ رہی ہو پلیز بیٹھ جاؤ میری پیاری ماہی.. "

داریاء نے اُسکا ہاتھ کھینچ کر واپس اپنے ساتھ بیٹھالیا جب مائسہ کی نظر یونیورسٹی کے اندر جاتے آریس پر پڑی..

" پروفیسر خانزادہ جارہے ہیں اندر جاؤ جا کر بتادو میل کے بارے میں.. "

مائسہ نے داریاء کو کہا جس پر اُس نے گردن موڑ کر شیشے کا دروازہ دھکیل کر اندر بڑھتے آریس کو دیکھا..

" ہاں! یار بتا آتی ہوں انہوں نے کوئی کنفرمیشن میسج نہیں بھیجا تو مجھے ہی بتانا ہو گا کہیں آخر میں مجھ پر ہی کوئی اُلٹا سیدھا الزام نہ لگا دیں کام نہ کرنے کا، ویسے ہی عجیب انسان ہیں وہ.. "

داریاء نے اپنے کپڑوں کو جھاڑا اور اس جانب چل دی جہاں کچھ دیر قبل آریس غائب ہوا تھا..

" مسٹر خانزادہ ... "

داریاء کی آواز جوں ہی اپنے عقب سے اُسے سنائی دی تو تیزی سے آگے بڑھتے اُسکے قدم وہیں تھم گئے البتہ وہ دوسری طرف مڑا نہیں تھا.. داریاء اُسے رکتا دیکھ اُس کے مقابل آ کھڑی ہوئی..

" گڈمارننگ، میں نے آپ کو کل رات میں اسینمنٹ لسٹ میل کر دی

تھی.. "

آریس نے اُس کی طرف نظریں کئے اور کچھ کہے بغیر سر کو اثبات میں جنبش

دی.. موسم کا کچھ اثر تھا کہ آج پہلی بار وہ اُس سے مسکرا کر بات کر رہی تھی

جس پر آریس کو بھی کافی حیرت ہوئی..

" کیا آپ نے دیکھ لی تھی..؟؟ "

داریاء اُس کا برتاؤنہ سمجھ سکی ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ بھی سمٹ گئی اور

اب وہ بغور اُس کے سرخ چہرے کو دیکھنے لگی کافی مشکوک لگا تھا اُسے

آریس..

جب آپ نے مجھے کل لسٹ میل کر دی تھی تو آپ کو فزیکلی مجھے یہ "
"..بتانے کی ضرورت نہیں ہے

ایک سرسری نظر اُس کے سنجیدہ چہرے پر ڈالتے ہوئے آریس نے
..کھردرے لہجے میں کہا

آپ نے مجھے کوئی ریسپونس نہیں دیا تھا مجھے لگا کہ آپ نے لسٹ دیکھی "
"..نہیں ہے

داریاء نے ناسمجھی سے کہا، وہ اُس کا بے مقصد ایسا رویہ اختیار کرنا سمجھنے سے
..قاصر تھی

" No response is also a response Ms Daria, now please if you excuse me.."

آریس نے اُسکی سبز سنہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کٹدار لہجے میں کہا، پہلی بار داریاء کے پاس جوابی کارروائی کرنے کے لیے لفظ نہ بچے تھے وہ چپ چاپ اُس کے راستے سے ہٹ گئی..

" Thank you.. "

دھیمے مگر سرد انداز میں کہتا وہ تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ گیا.. جبکہ داریاء اپنی آئبروز مسلتی اُس کو دور جاتے دیکھتی رہی..

" اس شخص کا یقیناً کوئی اسکرو ضرور ڈھیلا ہے.. اب تو کچھ غلط کیا بھی نہیں تھا میں نے جوان کے مزاج نہیں مل رہے.. ہونہہ !! "

خود کلامی کرنے کے درمیان وہ واپس باہر کی جانب چل دی اتنے اچھے موسم میں اس بات کی وجہ سے اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی وہ..

■ ■ ■

وہ گیلے بال تولیہ سے خشک کرتی نماز پڑھنے کی نیت سے سر پر ڈوپٹہ سیٹ کرنے لگی.. کل احسن کی کی ہوئی باتوں نے اُسے بے پناہ اذیت پہنچائی تھی وہ پوری رات یہ ہی سوچتی رہی کہ کاش اُس کے ماں باپ زندہ ہوتے تو اُسکی بھابھی میں اتنی جرات نہ بچتی کے وہ بلاوجہ اُس کے خلاف محاذ کھڑا کریں..

اُس کا ذہن یہ حقیقت ماننے کو تیار ہی نہ تھا کہ بھابھی اس حد تک بدگُمان ہیں اُس سے کہ اتنی اخلاق سے گری ہوئی باتیں کر رہیں ہیں آوروں سے اُس کے متعلق کیوں کہ اُس نے کچھ ایسا کیا ہی نہ تھا کہ احسن اس قدر شدید ردعمل کا اظہار کرتا، وہ ماہا ہی تھیں جن کی لگائی ہوئی آگ کی لپیٹ میں اس وقت اینارہ کا کردار اور احسن کی سوچ تھی ورنہ آنکھوں سے تو کچھ غلط نہیں دیکھا تھا اُس نے ہاسپٹل میں..

سوچوں کی دنیامیں غرق اداس کھڑی وہ نہ جانے کتنی دیر تک لکڑی کی کھڑکی کے سامنے سرمئی آسمان دیکھتی رہی جب کمرے کی خاموش فضامیں اُسکی موبائل کی رنگ ٹون گونجی جس نے اینارہ کو چونکنے پر مجبور کردیا..

"...ہیلو السلام علیکم جی کہیں ڈاکٹر کشمالہ "

اینارہ نے کال پک کرکے فون اپنے کان سے لگایا..

چلیں ٹھیک ہے میں کل آجاؤں گی آج آپ میری روٹیشن کرلیجیے..نو "

"..پروبلم،اللہ حافظ

وہ ویسے بھی اس موسم میں باہر نکلنے کے خلاف تھی سو آج اپنی شفٹ کینسل ہو جانے پر خوش ہی ہوئی اور آریس کو ہسپتال نہ جانے کی اطلاع دے کر موبائل بیڈ پر رکھنے کے بعد نماز کی نیت باندھے کھڑی تھی..

دعا میں اپنے ماں باپ کی مغفرت، اپنے بھائیوں کے درمیان قائم محبت اور بھتیجہ بھتیجی کی صحت و تندرستی کے ساتھ اُس نے اپنی بھابھی کے لیے ہدایت بھی مانگی اور جاء نماز تہہ کر کے کھڑی ہو گئی کے اچانک دوبارہ موبائل بجنے لگا..

" یہ کس کا نمبر ہو سکتا ہے ؟؟" سکرین پر چمکتے انجان نمبر کو بغور دیکھتے ہوئے اُس نے کال اُٹھالی..

" Hello fairy, it's me Ali Azaad.."

اینارہ کے بولنے سے پہلے ہی کال کرنے والے کی معصوم آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی جو مشکلات کے ان لمحوں میں بارش کی ٹھنڈی پھوار کی مانند ثابت ہوئی اُس کے لئے..

" السلامُ علیکم سپر بوائے، کیسے ہیں آپ ؟؟ "

ایناره کی دھیمی نرم آواز آزاد کے کشادہ مگر خاموش آفس میں گونجی جس نے اُسکی لیپ ٹاپ پر چلتی اُنگلیوں کو لحاظ بھر کو ساکن کر دیا.. علی کو اسکول سے پک کر کے وہ اپنے ساتھ واپس آفس لے آیا تھا اور اب علی کی مسلسل یہ ضد تھی کہ بارش والے موسم میں فیری سے ملنے جائے گا ..

اپنے بیٹے کی وجہ سے وہ اُسکو ہر بار پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا سو ملنے سے تو قطعی طور پر انکار کر دیا البتہ کال پر بات کرنے کی اجازت دے دی تھی ...

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں ؟؟ میں آپ کو بہت مس کر رہا ہوں فیری، " مجھے آپ سے ملنے کا بھی بہت دل چاہ رہا ہے لیکن ڈیڈ نے منع کر دیا... "

علی نے باپ کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھا جس پر لیپ ٹاپ پر بظاہر مصروف نظر آتے آزاد نے مسکراتی نظر بیٹے پر ڈالی اور واپس لاتعلق ہوتا کام میں مصروف ہو گیا ..

" میری جان میرا ابھی ملنے کا بہت دل چاہ رہا ہے آپ سے مگر میں تو آج
ہسپتال گئی ہی نہیں .. "

اینارہ نے افسوس سے کہا جس بات پر کچھ دیر پہلے وہ خوش تھی اُس ہی کے
باعث اب اداسی طاری تھی طبیعت پر ..

" اووو.. "

علی نے اُسکی بات سن کر فوراً شرمندہ ہوتے ہوئے آزاد کو دیکھا جو سر کو
جنبش دیتے افسوس کرنے لگا جیسے کہہ رہا ہو کہ ..

" دیکھ لیا، اس ہی وجہ سے منع کر رہا تھا میں تمہیں .. "

" فیری کیا ہم کہیں اور نہیں مل سکتے .. "

علی نے باپ کو اداس چہرہ لئے نظر انداز کر دیا، جبکہ دوسری طرف آزاد اپنے بیٹے کی باتیں سن کر حیران ہو گیا تھا..

"..بول ایسے رہا ہے جیسے گرل فرینڈ ہو اسکی "

.. سر جھٹک کر لیپ ٹاپ بند کرنے کے بعد وہ فائل کی جانب متوجہ ہو گیا

"..میری جان آپ میرے گھر آ جاؤ ناں "

..ایناره نے فوراً حل پیش کیا

"...ڈیڈ...پلیز ناں مجھے فیری کے گھر جانا ہے..پلیز، پلیز...پلیز..ڈیڈ "

علی ایناره کی بات سن کر جواب دینے کے بجائے فوراً اپنے باپ کی آفس ٹیبل کی جانب بھاگا جبکہ دوسری طرف ایناره کو علی کے ساتھ آزاد کی موجودگی کا علم ابھی ہوا جس پر اُس کی موبائل فون تھامی ہتھیلی نم پڑنے لگی..وہ علی کی مام کی باتوں کے بعد سے ایک عجیب سی جھجھک اور خوف محسوس کر رہی تھی آزاد سے...

"...بیٹا وہ ڈسٹرب ہو جائیں گی "

آزاد جو اندر ہی اندر رضامند تھا اس بات پر لیکن رسمی بہانہ بنایا.. اینارہ تک بخوبی اُس کی بھاری مصروف آواز پہنچ چکی تھی..

" فیری کیا آپ ڈسٹرب ہو جائیں گی؟؟ "

علی نے اگلی ہی ساعت سوال کیا..

" بالکل بھی نہیں سپر بوائے، لیکن اگر آپ بزی ہو تو میں آپ کو رات میں سٹوری سنا دوں گی مل ہم بعد میں پھر کبھی لیں گے.."

اینارہ نے آزاد کے خاطر کہا ورنہ اتنا چھوٹا بچہ کیسے مصروف ہو سکتا تھا..

نہیں میں بزی نہیں ہوں.. میں آپ سے ملنے بھی آؤں گا اور رات میں "
آپ سے سٹوری بھی سنوں گا.. آپ ڈیڈ سے بات کریں اور ان کو ایڈریس
" ..بتادیں

علی نے باپ کی ٹیبل پر فون رکھا اور پر امید نظروں سے آزاد کو دیکھنے لگا جو
..بیٹے کی تمام چالاکیاں سمجھ رہا تھا

" ..السلامُ علیکم "

آزاد کی بھاری شائستہ آواز ایرپیس میں گونجی جس کے باعث اینارہ کا فون تھاما
..نازک ہاتھ لرزنے لگا

وعلیکم السلام.. آزاد صاحب میں واٹس آپ پر آپ کو لوکیشن سینڈ کر دیتی "
"...ہوں ایڈریس سمجھانے سے زیادہ بہتر رہے گا یہ

..اینارہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا

آپ کو جیسا ٹھیک لگے لیکن مجھے ایڈریس آپ سے سمجھنے میں بھی کوئی "

"..پروبلم نہیں

اُس نے مسکرا کر عام سے لہجے میں کہا مگر ایناره کو اُس کی بات نہ جانے کیوں کچھ عجیب سی لگی مسلسل کچھ سیکنڈز تک دوسری طرف سے جاری خاموشی کو بھانپ کر آزاد کو بھی اندازہ ہوا شاید بے اختیاری میں کچھ زیادہ ہی بول گیا ہے

..وه

" ..آپ ایڈریس سینڈ کر دیجئے "

آزاد نے فائل بند کر کے سنجیدگی سے کہا، ایناره کی تیز چلتی سانسیں واپس اپنی ..ڈگر پر چل پڑیں

"..اوکے میں بھیج دیتی ہوں، اللہ حافظ "

اینارہ نے جلدی سے کہا اور کال منقطع کر دی جس پر لائن کٹ جانے کی آواز سن کر کان سے فون ہٹاتے ہوئے اُس نے مبہم سا مسکراتے ہوئے فون کو دیکھا..

" سیدھی سادھی شریف سی لڑکی بالکل ویسی جیسی میری آئیڈیل ہوا کرتی تھی کبھی.. "

آزاد نے غیر مرئی نکتے کو گھورتے ہوئے سوچا، کچھ رشتوں سے کئے گئے وعدوں اور بڑوں کی لاج رکھنے کے خاطر اُس نے پانچ سال قبل اپنے خود کے ساتھ کافی سنگین زیادتی کر دی تھی..

▪ ▪ ▪

He holds my body in his arms

He didn't mean to do no harm

And he holds me tight

He did it all to spare me from
The awful things in life that comes
And he cries and cries

Murder Song - AURORA -

جس اذیت اور قرب سے گزرتے ہوئے اُس نے ہوٹل تک کا سفر طے کیا تھا یہ وہ خود جانتی تھی اور اسکارب، اصفہان کی باتیں اُس کے دماغ میں کسی ٹیپ پر چلتی ریکارڈنگ کی طرح گونجے جا رہی تھیں اور وہ اس وقت اپنے باپ سے وہ باتیں پوچھنے کی نیت رکھتی تھی جن کی حقیقت اُسے پہلے سے معلوم

تھی بس دیکھنا چاہتی تھی اپنی آنکھوں سے اُس باپ کا چہرہ کتنا مطمئن ہو سکتا ہے جو اپنی بیٹی کو بیچنے والا ہو..

من بھر کے قدم بمشکل انکے ہوٹل کے روم کے دروازہ تک کھینچ کر لاتی وہ بالآخر وہاں کھڑی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے صدیوں کی مسافت لمحوں میں طے کر آئی ہو.. اُس کے باپ اور اُس کے درمیان اس وقت صرف ایک بند گیٹ کا فاصلہ تھا..

آئیلین نے آنکھیں سختی سے میچیں اور دروازے پر دستک دی..

" کون ؟؟ "

اندر سے ان کی بھاری مردانہ آواز سنائی دی جس نے آئیلین کی سانسوں کی رفتار کو خطرناک حد تک دھیما کر دیا تھا زندگی میں خود کو اتنا کمزور اور بے بس اُس نے آج تک محسوس نہیں کیا تھا..

"..میں ہوں "

حلق کھنکار کر اُس نے جواب دیا جس کو سن کر انہوں نے اگلی ہی ساعت

..دروازہ کھول دیا تھا

"..آنے سے پہلے بتا تو دیتی، رکو میں آتا ہوں باہر "

آئیلین کو سامنے دیکھ کر ان کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا دروازہ کھولتے ہی

فوراً بند بھی کرنا چاہا انہوں نے مگر آئیلین نے اپنا پیر دروازے کے بیچ میں

..رکھ دیا

"..زیادہ وقت نہیں لوں گی آپ کا، اندر کوئی نہیں ہے تو اندر ہی چلتے ہیں "

"

بنا ان کی طرف دیکھے آئیلین نے سنجیدگی سے کہا جس کا جواب دینے کے لئے صارف صاحب نے لب کشائی کی ہی تھی کہ اندر سے دبے قدموں کی آواز ابھری..

" جان کون ہے دروازے پر؟؟ "
تیکھی خمار سے بوجھل آواز پر جوں ہی آئیلین نے نظریں سامنے اٹھائیں تو اُس سے عمر میں چند سال بڑی عورت نہایت نازیبا حلیے میں آنکھیں رگڑتی چلی آرہی تھی..

" یہ کون ہے؟؟ "
اُس لڑکی نے مسکرا کر آئیلین کی جانب دیکھا جو حقارت بھری نظروں سے کبھی اپنے باپ کو تو کبھی اُس لڑکی کو دیکھ رہی تھی، اُسکو گھن آرہی تھی ان

سے بھی اور اپنے آپ سے بھی کہ وہ ان ہی کی اولاد ہے.. اس سب کے دوران صارف چوہان خاموش ہی رہے اور ویسے بھی بولتے بھی کیا وہ..

"...ہیلو میرا نام"
اُس لڑکی نے مسکراتے ہوئے آئیلین کی طرف ہاتھ بڑھایا جب آئیلین نے اپنا چہرہ اُس کی جانب سے موڑ لیا.. اس قسم کے شخص سے وہ امید کر بھی کیا سکتی تھی جس نچلی سطح پر ان کو آج دیکھ لیا تھا اپنی آنکھوں سے اب کچھ اور دیکھنے اور سننے کو بچا ہی نہ تھا..

"..نکاح کے لئے تیار ہوں میں، آج ہی کنٹریکٹ پیپرز تیار کروالیں"
اُس نے سپاٹ انداز میں کہا، دل آج کسی شیشے کی طرح نہ جانے کتنی بار ٹوٹا تھا..
"کنٹریکٹ پیپرز وہ کیوں؟؟"

..اس سب میں وہ پہلی بار بولے تھے

" نکاح کہاں ہے یہ کنڑیکٹ ہی تو ہے ایک امیر انسان کو چھوڑ کر دوسرے امیر انسان سے آپ نے میرا سودا کیا ہے تو نکاح کس قسم کا ہوا یہ.. "

آئیلین نے مسکرا کر طنز میں ڈوبے لہجے میں کہا اور فوراً پلٹ گئی مزید نہ ان سے کچھ وہ کہنا چاہتی تھی نہ ہی ان کے روبرو کھڑی رہنا چاہتی تھی..

" صارف صاحب وہ ناراض ہو گئی ہے آپ سے، کیا آپ اُسے کچھ کہیں گے نہیں؟؟ جائیں اُس کے پیچھے... "

..ان کے برابر کھڑی لڑکی نے فکر مندی سے کہا

" کوئی ضرورت نہیں.. اور تم فریش ہو جاؤ بریک فاسٹ کر کے گھر چھوڑ دیتا ہوں تمہیں.. "

انہوں نے سرسری سے انداز میں کہااور دروازہ بند کر کے اندر چل دئے..

..لفظ بے حسی کی دوڑ سے بہت آگے نکل آئے تھے وہ

▪ ▪ ▪

محتشم ملک حویلی کے سامنے کھڑے پوری شان سے قدیم لکڑی سے بنا دروازہ گردن اونچی کئے گھور رہے تھے، انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یوں اس طرح کبھی اس حویلی کے سامنے آکر کھڑا ہونا پڑے گا...

" جی صاحب.. کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟ "

..دروازے کے اندر بنا چھوٹا دروازہ کھلا اور اندر سے چوکیدار نکل کر باہر آیا

مجھے ملک صاحب سے ملنا ہے جاؤ، انکو جا کر کہہ دو کے محتشم سہگل آیا "

"..ہے

انہوں نے اپنی بار و عب بلند آواز میں کہا، چوکیدار سر کو اثبات میں ہلاتا اندر

.. کی جانب بڑھ گیا

" سہگل حویلی والوں کی ہمت کیسی ہوئی میری حویلی کے سامنے آنے

"... کی

فراز سراج ملک کی جاہ و جلال سے بھرپور آواز خاموش فضا میں گونجی جس پر محتشم نے اپنے اندر اُٹھتے وبال پر بندھ باندھا، اُنکی عمر کا لحاظ تھا ورنہ ایسی باتیں

.. سناتے کے یاد رکھتے وہ

" اے لڑکے تیری ہمت کیسے ہوئی میری حویلی کے سامنے آ کھڑے ہونے

".. کی، آیا تو اپنے پیروں پر تھا اب جائے گا تو چار کاندھوں پر

حقارت سے کہتے ہوئے انہوں نے آگے بڑھ کر محتشم کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑا جس پر محتشم نے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا البتہ چہرہ سرخ انگارہ ہو گیا تھا احساسِ توہین کے باعث..

"ہمت کی بات نہ کیجئے گا ملک صاحب، وہ بہت ہے.. یہاں میں آپ سے باتیں کرنے نہیں آیا ہوں شادی کرنا چاہتا ہوں آپ کی بیٹی منتہا سے.. آج، ابھی، اور اس ہی وقت..."

بے خوف لہجے میں کہتا وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا...

"تیری اتنی جرات..."

فراز سراج نے پوری قوت سے دائیں ہاتھ کا طمانچہ ان کے گال پر مارا جس کی شدت اتنی تھی کہ محتشم جیسا بھرپور جوان مرد زمین بوس ہو گئے..

"میری بیٹی کا نام لینے کی ہمت کیسے کی تو نے، تیری جان لے لوں گا میں.."

ابھی وہ مزید اُس پر حاوی ہوتے کہ اس سے پہلے محتشم کی عمر کا ایک اور لڑکا ان کے سامنے آگیا..

"... ماموں جان.. یہ.. یہ کیا کر رہے ہیں آپ، چھوڑ دیں اُس کو "

کامل (منتہا کے پھوپھو زاد) نے ایک حقارت بھری نظر منہ سے نکلتے خون تھوکتے محتشم پر ڈالی اور فراز کی جانب پلٹا..

" آپ میری جان لے لیں لیکن میں یہاں سے منتہا سے نکاح کیئے بغیر نہیں جاؤں گا.. "

محتشم نے چیخ کر کہا جس پر کامل دانت پیستا ہوا اُسکی جانب پلٹا..

"... کون منتہا، کیسی منتہا، مری ہوئی لڑکی سے کیسے نکاح کرو گے تم "

وہ اونچی آواز میں بولا جس میں واضح لرزش تھی..

"... کیا بکواس کر رہے ہو تم "
محتشم نے بے یقین غصے بھرے لہجے میں کہتے ہوئے کامل کا گریبان پکڑا..
سرمئی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا سانس لینا دشوار ہو گیا اس روح لرزہ خیز
.. خبر کو سننے کے بعد

" بکواس نہیں حقیقت ہے، جب تم جانتے تھے کہ ان دونوں خاندانوں کے
درمیان دوستی بھی ممنوع تھی تو پھر محبت جیسے پاک جذبے کو کیوں رسوا کیا
"... تم نے محتشم سہگل
اُس کی باتیں حقیقت پر مبنی تھی جن سے کم از کم محتشم کو منحرف نہیں ہو سکتا
تھا مگر دل کا کیا کرتا جو بے بس تھا اس معاملے میں.. محبت ذات، خاندان اور
مذہب دیکھ کر کب ہوتی ہے یہ تو بے اختیار جذبہ ہے موت کی طرح کبھی
.. بھی کسی پر بھی آشکار ہو جاتا ہے

" اب اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو چلے جاؤ یہاں سے اور واپس کبھی اس حوالی کا رخ نہیں کرنا تم.. "

کامل نے کہا اور فراز سراج جو محتشم کو خون آشام نظروں سے گھور رہے تھے انکا ہاتھ تھام کر حویلی کے اندرونی جانب بڑھ گیا..

" میں کیسے مان لوں تم سچ کہہ رہے ہو، ہو سکتا ہے تم جھوٹ کہہ رہے ہو سب، بلکہ ہو کیا سکتا ہے تم یقیناً جھوٹ کہہ رہے ہو، بکواس کر رہے ہو.. "

محتشم حلق کے بل غرایا..

" جا کر قبرستان میں پتا کر لو کل کس کس کو دفنایا گیا ہے وہاں اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے... "

بغیر محتشم کی طرف مڑے اُس نے کہا اور حویلی کے اندر چلا گیا..

" اب یہ دوبارہ یہاں دکھائی دے تو گولی مر دینا اسے.. اور اس کی لاش اُٹھاونے کے لیے اس کے گھر والوں سے رابطہ کر لینا.. "

دروازہ بند کروانے سے پہلے اُس نے چوکیدار کو ہدایت دی جس پر اُس نے تابعداری سے سر ہلایا جبکہ دوسری طرف محتشم کا وہ حال تھا کہ گویا کاٹو تو لہو نہ ہو جسم میں..

" ایسا کیسے ہو سکتا ہے.. نہیں.. نہ ممکن.. "

بے جان قدم گھسیٹتے ہوئے وہ اپنی گاڑی تک پہنچا دل اس حقیقت کو ماننے سے انکار کئے جا رہا تھا مگر دماغ نے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ جا چکی ہے..

■ ■ ■

" کہاں جا رہی ہو اینارہ؟؟ "

واجد کے لیے چائے بنا کر کپ ہاتھ میں تھامے وہ کچن سے نکلیں تھیں جب اینارہ ان کو باہر کی طرف تیز قدموں سے بڑھتی نظر آئی جس پر وہ خود کو سوال کرنے سے باز نہ رکھ سکی ..

" بھابھی.. وہ.. میرے کچھ مہمان آئے ہیں، ان ہی سے ملنے جا رہی ہوں "

اینارہ نے مسکرا کر کہا اور بغیر ان کا جواب سنے باہر نکل گئی..

" اس کے کونسے مہمان آ گئے.. چائے دے کر آؤں پھر دیکھتی ہوں ذرا.. "

انہوں نے تیز نظروں سے دور جاتی اینارہ کو گھورا اور سیڑھیاں چڑھنے لگیں..

" السلام علیکم.. کیسے ہو سپر بوائے "

ایناره نے جوں ہی دروازہ کھولا ریڈ ٹی شرٹ اور بیلو شارٹ میں ملبوس کیوٹ نظر آتا علی سامنے کھڑا تھا جبکہ اُس سے کچھ فاصلے پر وائٹ پراڈو کھڑی تھی جس میں یقیناً آزاد بیٹھا ہو گا ایناره نے سوچا ..

" وعلیکم السلام فیری، میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں ؟؟ "

علی نے اُس کی کمر کے گرد بازو باندھتے ہوئے کہا جس پر ایناره نے مسکراتے ہوئے اُس کے سیاہ بالوں میں محبت سے ہاتھ پھیرا تھا ..

" میں بھی ٹھیک ہوں، کیا ہم اندر چلیں اپنے ڈیڈ سے پرمیشن لی ہے آپ نے ؟؟ "

ایناره نے علی کو دیکھتے ہوئے پوچھا اور ایک نظر وائٹ پراڈو پر ڈالی .. اُس ہی لمحے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے آزاد نے بھی ایناره کی جانب دیکھا تھا دونوں کی

نظریں ایک دوسرے سے چار ہوئیں جس پر اینارہ نے رسمی مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی جواباً آزاد نے بھی ویسا ہی کیا ..

"کیا مجھے ان کو اندر بلانا چاہیے ؟؟؟ نہیں .. نہیں کچھ عجیب لگے گا .."
"کیا مجھے اُس کے پاس جانا چاہیے ؟؟؟ نہیں .. نہیں کچھ عجیب لگے گا .."
وہ دونوں ایک ہی وقت میں ایک جیسی باتیں سوچ رہے تھے جس کا نتیجہ یہ ہی نکلا کہ نہ اینارہ نے آزاد کو اندر آنے کی آفر دی اور نہ ہی وہ گاڑی سے باہر نکلا ..

"جی فیری .. میں پرمیشن لے کر آیا ہوں، ڈیڈ نے کہا تھا کہ وہ مجھے ایک گھنٹے بعد پک کر لیں گے ..."
علی نے اینارہ کا ہاتھ تھاما اور گھر کے اندر آگیا جس کے بعد اینارہ نے دروازہ بند کیا اور گھر کی اندرونی جانب بڑھتے ہوئے اپنے فون پر آزاد کا نمبر کھولا ..

وہ ایسے کسی غیر کے گھر علی کو پہلی بار چھوڑ رہا تھا، وہ یہ تک تو جانتا نہیں تھا کہ اینارہ کے گھر میں کل کتنے افراد رہتے ہیں اور نہ ہی ان کے گھر کے ماحول سے کوئی واقفیت تھی اُسے تبھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا اُسے کہ آیا کہ علی کو یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا جائے یا باہر رہ کر اُس کا انتظار کرے، اس ہی کشمکش میں مبتلا وہ مزید نہ جانے کتنی دیر اور وہاں کھڑا رہتا کہ موبائل کی میسج بیل بجی..

" آزاد صاحب آپ بے فکر رہیں، میں علی کا خیال اپنی جان سے زیادہ رکھوں گی اور معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو اندر آنے کا نہ کہہ سکی میں جوائنٹ فیملی میں رہتی ہوں امید کرتی ہوں آپ سمجھ سکیں گے.. "

اینارہ کا بھیجا ہوا میسج پڑھ کر وہ ہولے سے مسکرایا.. بلا وجہ جس کشمکش میں وہ مبتلا تھا اینارہ نے اُسے آسان کر دیا..

" مسٹر جعفر آپ کو لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں ہم کل کے بجائے آج میٹنگ کر لیتے ہیں اگر آپ فری ہوں تو .. "

سٹیرنگ وہیل پر اُنگلیاں چلاتے ہوئے اُس نے سنجیدگی سے کہا اور مثبت جواب سننے کے بعد کال منقطع کر کے کار اسٹارٹ کر دی ..

" کوئی بات نہیں ڈاکٹر اینارہ میں سمجھ سکتا ہوں .. "

مختصر پیغام بھیج کر مسکراتے ہوئے اُس نے ایک نظر کراچی کے علاقے گلشنِ اقبال میں واقع دو سو چالیس گز کا ڈبل سٹوری مکان دیکھا جو آزاد کی حویلی کی طرح شاندار تو نہیں لیکن برا بھی نہ تھا .. دیکھنے سے ہی لگتا تھا کہ مڈل کلاس سفید پوش فیملی کا صاف ستھرا گھر ہے ..

" علی آپ کو کیک پسند ہے یا کوکیز ؟؟ "

اینارہ نے آزاد کا میسج پڑھنے کے بعد موبائل فون کچن کاونٹر پر رکھا اور علی کے لئے ڈائننگ ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں میں سے ایک باہر کھنچا کر علی کو گود میں اُٹھا کر کرسی پر بیٹھا دیا ..

" مجھے کوکیز زیادہ پسند ہیں، کیا آپ میرے لئے کوکیز بیک کریں گی..؟ "
علی نے حیرانی سے اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں واکئے اینارہ سے پوچھا جو اُس کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی کمر کے گرد ایپرن باندھ رہی تھی ..

" جی ہاں بالکل.. "
اینارہ نے مسکرا کر کہا جس پر علی کود کر کرسی سے نیچے اترا اور اینارہ سے چپٹ گیا.. اینارہ مبہم سا ہنسی زرہ سی بات پر اس قدر والہانہ محبت کے اظہار پر ..

"آپ کو پتا ہے میرے لئے آج تک میری مام نے کچھ نہیں بنایا، کاش آپ ہی میری مام ہوتیں فیری.. "

اینارہ اُسکی روہانسی لب و لہجے میں کہی بات سن کر ششدر رہ گئی.. وہ بات جنہیں ہم غیر اہم اور بے معنی سمجھتے ہیں کچھ لوگوں کے لیے بہت اہم ہوتی ہیں اور یہ لوگ وہ ہوتے ہیں جنہیں وہ سب میسر نہیں ہوتا..

"میری جان کوئی بات نہیں، چلو بس اب ہیپی ہو کر دکھاؤں تاکہ میں مزیدار کو کیز بنا سکوں ورنہ تو اداس ہو جانا ہے میں نے.. "

علی کی بات کو بغیر رعد کئے اینارہ نے محبت سے اُس کے سامنے دوزانو بیٹھتے ہوئے علی کا معصوم چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا..

کچن کے باہر کھڑے احسن کو اُس بچے کی باتیں جتنی زہر لگی تھیں اُس سے کئی گناہ زیادہ ایناره کی باتوں نے دکھ پہنچایا تھا اُسے کہ آخر کیوں نکر ان باتوں سے انکار نہیں کیا ایناره نے..

" احسن تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ "
کچن میں ہوتی کھٹ پٹ کو سن کر وہ جو وہاں جھانکنے آئیں تھیں دروازے پر بھائی کو کھڑا دیکھ ٹھٹک گئیں..

" کچھ نہیں کر رہا، واجد بھائی کو کہیں اپنی بہن پر نظر رکھیں اس سے پہلے کہیں دیر نہ ہو جائے، غیر بچوں کی ماں بن رہی ہے ان کی بہن.. "
احسن زہر خندہ لہجے میں کہتا تیزی سے وہاں سے نکل گیا جبکہ ماہا کی تو حیرت سے مانوں آنکھیں باہر ابلنے کو تھیں..

" ...یہ کیا کہہ کر گیا ہے "

خوشگوار حیرت میں مبتلا وہ اندر کی جانب بڑھیں، آخر کار ایناره کو اس گھر سے بے داخل کرنے کا رستہ انہیں مل گیا تھا.. اب بس انتظار تھا تو صحیح وقت اور مناسب چال کا..

" یہ بچہ کون ہے ایناره؟؟ "

ماہا نے دلچسپی سے پھولے گالوں والے کیوٹ بچے کو دیکھا جس کا حلیہ بتا رہا تھا کہ اُسکا تعلق امیر خاندان سے ہے..

"..بھابھی یہ میرا پیشنٹ اور بہت اچھا دوست علی آزاد ہے "

ایناره نے بھابھی کی آواز پر پلٹ کر ان کی طرف دیکھا بے تحاشا مسکرانے کے سبب اُسکی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی.. ماہا نے آنکھیں سکیڑ کر نند کو دیکھا، وہ پہلی بار ایناره کو اس طرح خوش دیکھ رہیں تھیں..

" اس کو یہاں چھوڑ کر کون گیا ہے ؟؟ "

.. چبھتی ہوئی آواز میں سوال کیا

"..میرے ڈیڈ مجھے یہاں چھوڑ کر گئے ہیں آنٹی "

اینارہ کے بجائے علی نے سنجیدگی سے ان کو جواب دیا،ان کے دیکھنے اور بات کرنے کا انداز علی کو تو پسند نہیں آیا تھا بالکل ..

اینارہ جو کوکیز بنانے کے تمام اجزاء نکال کر سلپ پر رکھ رہی تھی علی کی جانب مڑی جو ماہا کو جواب دینے کے بعد اینارہ کو ہی کام کرتے ہوئے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا..اینارہ کے لمبے بھورے بال چوٹی میں قید اُسکی کمر پر جھول رہے تھے جو علی نے آج پہلی بار دیکھے تھے اور اُس کو اچھے بھی بہت لگے تھے یہ ..

" ٹھیک ہے میں کمرے میں جارہی ہوں رات کے کھانے میں بیف بریانی اور چکن کڑاہی بنے گی ساتھ ہی اُسکی تیاری بھی کرلو.. "

نخوت بھرے لہجے میں حکم سادر کرتی وہ کچن سے نکل گئی لیکن چپکے سے کچن کاونٹر پر پڑا ایناره کاموبائل اُٹھانا نہ بھولیں تھیں..

" Who was she? I didn't like her.. "

ان کے چلے جانے کے بعد علی نے منہ بنا کر کہا..

" علی.. بڑوں کے بارے میں ایسے نہیں کہتے بیٹا.. "

ایناره نے مڑ کر سر کو نفی میں ہلایا..

" ٹھیک ہے میں دوبارہ نہیں کہوں گا ایسا فیری.. آپ نے کیا ہیر میں کچھ لگایا ہے.. "

علی نے فوراً بات مانی جس کے بعد وہ بھی ایناره کی مدد کرنے لگا لیکن ساتھ ہی بار بار اُس کی بلکھاتی چوٹی پر بھی نظر چلی جاتی، اُس نے کبھی کسی لڑکی کے اتنے لمبے بال نہیں دیکھے تھے..

" کیا مطلب کیا لگا ہے میرے بالوں میں ؟؟ "

ایناره پریشان ہو کر اپنی چوٹی آگے کرتی اُسکا جائزہ لینے لگی، اُسکو اپنے بالوں سے عشق تھا کیونکہ یہ اُسکے امی ابو کے پسندیدہ تھے، جب اُسکی امی حیات تھی تو روز بلا ناغہ اُس کے بالوں سونے سے پہلے تیل لگایا کرتیں..

" نہیں.. نہیں.. میرا مطلب تھا کہ یہ بہت زیادہ لمبے ہیں.. کیا آپ نے کچھ لگایا ہوا ہے ان میں.. کیا میں کھینچ کر دیکھ لوں ؟؟ "

علی نے اشتیاق بھری نظروں سے اُس کے پیٹ تک گرتی چوٹی کو دیکھ کر فرمائش کی جس پر ایناره مسکرائے بنا نہ رہ سکی..

" These are real, you can touch.. "

اینارہ بال پیچھے کرتی علی کی جانب مڑی جس پر علی نے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کو ہلکے سے دبایا ..

" Wow these are so soft..

میری پھو کے بال بھی بہت اچھے ہیں لیکن وہ بہت چھوٹے ہیں، آنی کے پھو سے تو لمبے ہیں لیکن آپ کے تو بہت ہی زیادہ لمبے بال ہیں فیری.. آپ بالکل پرنسز کی طرح لگتی ہیں...

Just like rapunzel.."

علی نے پرجوش ہو کر کہا، پرنسز کا نام یاد آجانے پر وہ خوش ہو گیا تھا ..

" افففف، سپر بوائے، آپ میری اتنی تعریف کرتے ہو مجھے تو لگتا ہے میں واقعی فیری بن کر کسی دن آسمان میں اڑنے ہی نہ لگوں.. "

..ایناره نے جھک کر علی کا گال چوما

"..چلو اب ہم کام کرتے ہیں تھوڑی دیر میں آپ کے ڈیڈ آجائیں گے "

ایناره نے انڈے توڑ کر کانچ کے گہرے پیلے میں ڈالے اور علی سے کہا جس پر ..وہ خاموشی سے اُسکو کام کرتے ہوئے دیکھنے لگا

■ ■ ■

وہ علی سے ملنے آزاد کے مینشن آئی تھی جب اُس نے صدارتی دروازے سے ..آزاد کی گاڑی کو باہر نکلتے دیکھا غور کیا تو پتا چلا کہ علی بھی اُس کے ہمراہ ہے

"..یہ دونوں کہاں جارہے ہیں اس وقت..ان کا پیچھا کرتی ہوں "

الیہ نے اپنی گاڑی آزاد کی گاڑی کے پیچھے لگادی.. وہ یہ دیکھ کر حیران ہوئی تھی کہ آزاد کا کراچی کے اس علاقے میں کیا کام ہو گا جہاں وہ علی کو لے کر آیا ہے..

سفید پراڈو ایک چھوٹے سے گھر سے کچھ دور روکتے دیکھ کر الیہ نے اپنی کار بھی کچھ دور چھپا کر سامنے والی روڈ پر لگادی اور خاموشی سے سامنے کا جائزہ لینے لگی...

"...یہ... یہ لڑکی... آزاد میرے بیٹے کو اس سے ملوانے لیا ہے"

گھر کا دروازہ کھول کر باہر آتی ایناره کو دیکھ کر الیہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا، آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹنے کو تھیں.. بمشکل ایناره پر سے نظریں ہٹا کر اُس نے آزاد کی طرف دیکھا جوان سے دور گاڑی میں بیٹھا مسکراتے ہوئے ایناره کو دیکھ رہا، الیہ کا جسم یہ منظر دیکھ کر انگاروں پر جلنے لگا..

"..آج نہیں چھوڑو گی اس تھرڈ کلاس لڑکی کو "

اُس نے طیش سے کہتے ہوئے دروازے کے لاک پر ہاتھ رکھا لیکن کچھ سوچ کر صبر کا گھونٹ پیتی واپس اندر بیٹھ گئی اور کار اسٹارٹ کر کے ریورس کرتی وہاں سے نکل گئی..

کوئی نہیں جانتا تھا کہ اب آگے وہ کیا قدم اٹھانے والی ہے البتہ یہ ضرور طے تھا کہ اُس جیسی عورت سے انسان صبر کی توقع ہر گز نہیں رکھ سکتا تھا..

■ ■ ■

" دیکھا شروع ہو گئی ناں بارش، میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ چل لو گھر لیکن تم سنتی ہی نہیں ہو.."

مائسہ نے لائیبریری کی کھڑکی سے باہر ہوتی دھواں دھار بارش کو دیکھ کر
پریشانی سے لقمہ دیا..

"یار اتنی ٹینشن کی کیا بات ہے بھائی کا میسج آ گیا ہے گارڈز اندر آ جائیں گے..
"

داریاء نوٹس بند کرتے ہوئے سرسری انداز میں گویا ہوئی اور اپنا تمام سامن
سمیٹنے لگی..

"بھئی راستے میں مسئلہ ہو گا اصل، بارش میں تمام روٹس بلاک ہو جاتی ہیں
اور دیکھو تو سب ہی چلے گئے ہیں ہم بس اکیلے رہ گئے یہاں.."
مائسہ کی فکر بھی جائز تھی لیکن داریاء نے ناک پر سے مکھی اڑائی.. وہ بے
خوف لڑکی تھی..

سب چلے گئے تو کیا ہوا بھوت تو ہیں ناں ہمارے ساتھ ،اور جانتی ہو "
" .. بھوتوں کو سیاہ سحر انگیز آنکھوں والی لڑکیاں بہت پسند ہوتیں ہیں

داریاء اُس کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوئی اور پر اسرار لہجے میں مائسہ کے کان میں
.. دھیمی سرگوشی کی

"..منہ توڑدوں گی ریہ میں تمہارا.. خاموش رہو "

مائسہ خوفزدہ ہوگئی لیکن داریاء پر ظاہر نہ کیا اور اُس کے کندھے پر زوردار
.. چٹکی نوچی

اتنی زور سے نوچی ہے ناں دیکھنا اب تو پکا کوئی بڑا سا بھوت تمہارا عاشق "
"..بن جائے گا

داریاء نے کندھا سہلاتے ہوئے موبائل پر میسج پڑھنے کے درمیان کہا، وہ
دونوں لائبریری سے باہر کوریڈور میں نکل آئیں جو بالکل سنسان، خالی پڑا تھا
..اس وقت

" .. چلو آ گئے ہیں گارڈز ڈرپوک "

داریاء مائسہ کو شریر نگاہوں کے حصار میں لیتی گویا ہوئی جو اس وقت گردن اِدھر اُدھر گھماتی چاروں طرف کا جائزہ لینے میں مصروف تھی، وہ ہر ایک قدم پھونک پھونک کر آگے بڑھا رہی تھی جس پر داریاء کا اپنی ہنسی روکنا محال ہونے لگا ...

"..ایک تو تمہاری حرکتیں ایسی فلمی اور پھر یہ تمام صورتحال "

باہر سے آتی تیز رفتار بارش کی آواز، سنسان کوریڈور جس میں بارش کے باعث جل بجھ ہوتی کچھ لائٹس کسی خوفناک فلم کا منظر پیش کر رہی تھیں جیسے ابھی بس کچھ دیر میں خونخوار درندے نما شیطان کی اینٹری ہونے والی ہو.. مائسہ نے داریاء کی بات سن کر بھی ان سنی کر دی اور بس خاموشی سے چلتی رہی کہ یکدم سنسان راہداری میں انہیں بھاری قدموں کی چاپ سنائی

دی.. آواز کے تعاقب میں نظریں دوڑائیں تو کوریڈور سے وابستہ دوسری راہداری سے انکو آریس باہر جاتا نظر آیا...

"..اللہ کا شکر ہے پروفیسر خانزادہ ہیں یہاں "

مائسہ کے لبوں سے بے ساختہ ادا ہوا جبکہ داریاء کا منہ بن گیا اُسے اب بھی وہاں دیکھ کر..

" He's probably the last person I wanted to see here..."

داریاء منہ میں بڑبڑائی صبح والا رویہ وہ اب تک نہ بھولی تھی پروفیسر خانزادہ کا..

ہونٹوں پر کسی گانے کی دھن بجاتا وہ مسرور سا آگے کی جانب بڑھ رہا تھا جب پیچھے سے آتی قدموں کی آواز پر پلٹا تو مائسہ اور داریاء پر نظر پڑی..

" گرلز.. اب تک گھر نہیں گئی آپ دونوں؟؟ "

آریس کے آگے بڑھتے قدم وہیں تھم گئے ان دونوں کو وہاں دیکھ کر، .. آئبروز اچکاتے ہوئے اُس نے فکرمندی سے پوچھا

"..سامنے کھڑے ہیں تو یقیناً نہیں ہی گئے ہوں گے "

داریاء نے اُس پر سے نظریں ہٹائیں اور اکتاہٹ بھرے لہجے میں سرگوشی کی، جو اتنی بھی دھیمی نہ تھی کہ مقابل نہ سن سکے.. آریس نے بھوری نگاہوں میں سوال لئے داریاء کو دیکھا جو بے زار نظر آرہی تھی بے اختیار اُس کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی جبکہ دوسری طرف مائسہ نے اپنی دوست سے شرمندہ ہو کر داریاء کے پیٹ میں نہ محسوس انداز میں کُہنی ..رسید کی

جی سر ہم دونوں لائبریری میں نوٹس بنا رہے تھے، پتا ہی نہیں چلا کہ کب "
"..بارش اتنی تیز ہو گئی

..اُس نے نرمی سے کہا

"..تم یہاں کھڑی ہو کر آرام سے حال احوال پوچھو میں جا رہی ہوں "

..داریاء نے بالآخر جھنجھلا کر کہا اور آریس کے برابر سے ہوتی باہر نکل گئی

" I'm really sorry professor...

" ..پتا نہیں اِسکو اچانک کیا ہو جاتا ہے

مائسہ نے دروازے کے باہر کھڑی دوست کو پر سوچ نظروں سے دیکھتے

..ہوئے کہا

" It's okay .. کوئی بات نہیں بیٹا "

کیونکہ آریس بخوبی واقف تھا اُس کے رویے کی وجہ سے تبھی مسکرا کر عام

..سے لہجے میں گویا ہوا اور مائسہ کے ہمراہ باہر نکل آیا

"...جی بھائی گاڑی سامنے ہی ہے "

داریاء فون کان سے لگائے کھڑی تھی جب اپنی پشت پر بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی اور کچھ ہی لمحے بعد جانی پہچانی مخصوص اعصاب شکن کولون کی مہک اس کے چاروں اطراف اپنا حصار بنا چکی تھی ..

داریاء نے مڑ کر دیکھا تو وہ اُس کے بالکل پیچھے کھڑا جینس کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اُسکو ہی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا گویا جائزہ لے رہا ہو.. وہ منہ بنا کر واپس سیدھی ہو گئی ..

" نہیں بھائی چھتری کا کیا کریں گے.. منع کر دیں ظفر بھائی کو میں اور مائسہ ویسے ہی چلے جائیں گے.. مائسہ تم جاؤ میں آتی ہوں، بھائی سے بات کر کے.. "

دوسری طرف موجود اصفہان کے ساتھ بات کرنے کے دوران اُس نے مائسہ سے کہا جو سر ہلاتی شیڈ سے نکل کر کچھ دور کھڑی اصفہان کی بھیجی ہوئی گاڑی کی جانب بڑھ گئی..

" میری کار کا کیا کرنا ہے بھائی؟؟ "
داریاء نے بارش میں بھیگ کر دور جاتی مائسہ کو دیکھ کر سوال کیا، وہ اپنے پیچھے اب بھی کسی کی موجودگی محسوس کر سکتی تھی..

جبکہ دوسری طرف آریس جس کا موڈ اس وقت کافی اچھا تھا، پتا نہیں اُس کے دماغ میں ایسا کیا چل رہا تھا کہ داریاء کے ساتھ شیڈ کے نیچے کھڑے ہو کر آسمان سے گرتی بارش کو ہری بھری گھاس پر غائب ہوتے دیکھنا اُس کو بہت اچھا لگ رہا تھا جیسے زندگی میں اس سے زیادہ ضروری کام اور کوئی نہ ہو..

"اوکے ٹھیک ہے پھر میں بھی جاتی ہوں کار میں.. جی بھائی بے فکر رہیں

سامان سارا ہم دونوں نے یونیورسٹی کے لاکرز میں ہی رکھ دیا تھا.."

اصفہان کی ہدایات اور فکر مندی پر وہ مبہم سی مسکرا دی.. اُس کے پیچھے کھڑا آریس داریاء کی مسکراہٹ تو نہ دیکھ سکا تھا مگر اندازہ ہو گیا تھا اُسے کے وہ مسکرائی ضرور ہے، دل میں ایک عجب سی خواہش جاگی کے کاش اس وقت اُس کے گلابی رخساروں پر پڑتے بھنور دیکھ سکتا..

"چلیں کال رکھ رہیں ہوں، میں گھر پہنچوں تو آپ گھر پر ہونے چاہئیں،

اوکے بائے.."

داریاء متبسم لہجے میں کہا اور کال منقطع کر کے فون جینس کی جیب میں ڈال لیا..

"بھائی بھی ناں.."

خود کلامی کرتی وہ آریس کو مکمل نظرانداز کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی جب بے اختیار چکنی سیڑھی کی چوکھٹ پر اُسکا پاؤں پھسلا..

"میں گئی.. "

اُس کو محسوس ہوا کے وہ آگے کی جانب منہ بل گرنے والی ہے جس کے باعث دارِیاء نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں..ایک سیکنڈ گزر گیا، دوسرا، تیسرا اور ایسے کر کے کئی سیکنڈز گزر کے منٹس میں تبدیل ہو گئے لیکن اب تک وہ ہوا میں تھی..

"میں گری کیوں نہیں؟؟ "

ایک آنکھ حیرت سے کھول کر اُس نے سامنے دیکھا تو زمین ناک سے کافی دور تھی، اُس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تو اندازہ ہوا وہ گری نہیں ہے البتہ پیچھے کمر پر کسی چیز کا زور ضرور پڑ رہا ہے..

داریاء نے گردن موڑ کر دیکھا تو آریس ایک ہاتھ سے اُسکی شرٹ مٹھی میں دبوچے کھڑا سنجیدہ تاثرات مگر مسکراتی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا ہے..

داریاء نے فوراً ایک جھٹکے سے اپنی شرٹ اُسکی گرفت سے آزاد کروائی اور اُس کے مقابل مڑی..

" مسئلہ کیا ہے آخر آپ کا؟؟ "

خون آشام نظروں سے اُسکو گھورتے ہوئے داریاء نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ہونٹوں سے ادا کیا..

" Excuse me!

میں نے آپ کو گرنے سے بچایا اور آپ مجھ سے میرا مسئلہ پوچھ رہیں ہیں.."

آریس نے مزے سے کہتے ہوئے داریاء کر سرخ ہوتی شبنمی آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑھ دیں.. اُسکی عام، مذاق میں کہی بات بھی داریاء کو تضحیک آمیز لگ رہی تھی صبح کے رویے کے بعد سے..

"میں نے نہیں کہا تھا آپ کو کے مجھے بچائیں، دور رہیں مجھ سے مسٹر خانزادہ.."

اُنگلی اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی آریس کو للکارتے ہوئے وہ جھٹکے سے پلٹی اور بارش کی بوچھاڑ میں بھیگتی اپنی کار کی جانب بڑھ گئی..

"اپنے قد سے اونچی باتیں کر رہیں ہیں آپ مس داریاء سہگل.."

جینس کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے آریس نے اُس کو دیکھتے ہوئے بھاری آواز میں خود کلامی کی اور شیڈ سے باہر نکلتا پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا.. بارش میں بھیگتے اُس شخص کے دماغ میں جو کچھ بھی

اس وقت چل رہا تھا وہ اُس کے خود کے لیے بھی خطرے کا باعث بن سکتا تھا..

■ ■ ■

I've spent all of the love I saved
We were always a losing game
Small town boy in a big arcade
I got addicted to a losing game
All I know, all I know
Loving you is a losing game

Arcade - Duncan Laurence

آئیلین تم کہاں تھیں ؟؟ جانتی بھی ہو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہے میں " نے تمہیں ؟؟ کل تمہارے پاس آیا ہوں تم سو رہی تھی، صبح آفس گیا، تم وہاں بھی نہیں تھی.. شام میں یہاں آیا ہوں یہاں سے بھی غائب ہو تم.. نہ " کال اُٹھا رہی تھی نہ کسی میسج کا جواب دیا.. آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے ؟؟

سیہان جو پچھلے کئی گھنٹوں سے اُس سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور مسلسل دبے قدموں ڈرائنگ روم کی گلاس وال کے گرد چکر کاٹ رہا تھا کہ .. جوں ہی آئیلین گھر میں قدم رکھے سب سے پہلے سیہان کی نظر پڑے

اور جیسا وہ چاہتا تھا ویسا ہی ہوا مسلسل تین گھنٹے وہاں ٹہل کر اُسکا انتظار کرنے کے بعد وہ رات کے نو بجے جب گھر میں داخل ہوئی تھی تو اُنگلی میں تھامی سگریٹ سیہان زمین پر اچھالتا تیز مضطرب قدم اٹھاتے ہوئے گھر کے .. بیرونی جانب بڑھا.. وہ شاذ و نادر ہی سموکنگ کیا کرتا تھا

آئیلین کاایساحال زندگی میں سیہان نے اتنے عرصے کے ساتھ میں بھی آج تک نہ دیکھا تھا.. بھیگے وجود کے ساتھ، چہرے پر سیاہ نم بال جگہ جگہ چپکے ہوئے آنکھوں کے گرد سرخ حلقے واضح تھے جواُس کے بہت دیر تک رونے کی دلیل دے رہے تھے.. شکستہ قدم زبردستی گھسیٹ کر جسم کا بوجھ بمشکل اٹھائے وہ آگے بڑھ رہی تھی جب سیہان اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا اور سوالات کا انبار لگا دیا..

آئیلین نے بھیگی پلکیں اُٹھا کر حسرت بھری نظروں سے سیہان کا خوبرو تیکھے نقوش والا چہرہ دیکھا، کتنا خوش قسمت تھا وہ اُس کے ماں باپ دونوں ہی اُس سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور ایک وہ تھی جس کی ماں اُس کو بچپن ہی میں کسی اور کے لیے چھوڑ کر چلی گئی، اس حقیقت سے وہ انکاری ضرور تھی مگر انکار کرنے سے سچ بدل تھوڑی جایا کرتا ہے اور جہاں تک بات تھی باپ

کی.. تو باپ نے تو کبھی سگی اولاد سمجھا ہی نہیں تھا اور زندہ در گور کر دیا تھا
.. اُسے وہ بھی اُس وقت جب اُسے ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی

" لینہ ؟؟؟ کیا ہوا ہے تمہیں ؟؟ "
سیہان نے بے حد پریشانی سے اُس کی ابتر حالت مزید تشویشناک ہوتے دیکھ
.. چند قدم آگے بڑھائے جب

"... سیہان "
وہ اُس کا نام دھیرے سے پکارتی اُسکی شہد رنگ متفکر آنکھوں میں جھانکتی
ہوئی بے سدھ ہو گئی، اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی سیہان نے آگے بڑھ
.. کر اُسکے وجود کو اپنے توانا بازوؤں کے حصار میں لیتے گود میں اُٹھا لیا

آئیلین... آئیلین.. تمہیں کیا ہوا ہے ؟؟ "

Please leena wake up, you are killing me.. Please.."

سیہان نے ایک ہاتھ سے اُسکو سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے آئیلین کا ٹھنڈا ٹھار چہرہ نرمی سے تھپکا..

"بوا...بوا...میں ہسپتال جا رہا ہوں آئیلین کو کچھ ہو گیا ہے..."
وہ حلق کے بل چیختا گھر کے باہر نکل گیا جہاں اسکی گاڑی کھڑی تھی، اُسکی تیز آواز پر بی اماں ہڑ بڑاتی ہوئیں گھر سے باہر نکلی تو لان خاموش پڑا تھا..

"اماں جی سیہان صاحب آئیلین بی بی کو ہسپتال لے کر گئے ہیں.. وہ بے ہوش ہو گئیں تھیں.. آپ چلو میں آپ کو بھی لے چلوں.."
چوکیدار جس کو باہر سیہان نے بی اماں کو ساتھ لانے کی ہدایت دی تھی وہ ان کو دیکھ کر فوراً بولا..

" کیا... آئیلین کو کیا ہوا... ہسپتال... چلو بیٹا مجھے بھی لے چلو میں اپنی چادر لے آؤں اندر سے.. "

بی اماں پریشان ہوتی اندر کی جانب بھاگیں اور کچھ لمحوں بعد وہ چادر اوڑھے گاڑی میں بیٹھیں مسلسل آئیلین کے لیے دعائیں کر رہیں تھیں جب اچانک دماغ میں خیال آیا کہ اس سب کا ذمہ دار اور کوئی نہیں بلکہ صارف چوہان ہے..

" صارف صاحب میں پچھلے بارہ سال سے آپ کا نمک کھا رہی ہوں، اچھے برے ہر احکام کی تکمیل میں نے کی ہے آپ کے لیکن آج میں کہہ رہی ہوں آپ کی وجہ سے آئیلین کو اگر کچھ ہوا تو ساری حقیقت میں اُس کو اُس کے ہوش آتے ہی بتا دوں گی.. جتنے بھی جھوٹ، جتنے راز آپ نے اُس سے چھپائے سب کچھ میں آشکار کر دوں گی اُس پر اگر آئیلین کو آج زیادہ نقصان

پہنچا تو مزید اور میں آپ کی غلامی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اب میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی خبر آپ کو دوں گی.. خدا حافظ "

بی اماں نے ایک سانس میں تمام بات ان کے گوش گزار کی اور انکا جواب بغیر سنے کال اپنی بات مکمل ہوتے ہی منقطع کر دی.. در حقیقت وہ صارف چوہان کی بے حسی سے تھک چکیں تھیں اور مزید خود میں سکت محسوس نہیں کرتیں تھیں ان کے احکامات کا بوجھ اٹھانے کی..

■ ■ ■

"بھائی... ایک بات کہوں "

داریاء نے ڈرتے ڈرتے اپنے بھائی کو دیکھا جو فون پر مصروف ساتھ ہی وقفے وقفے سے اپنے سامنے رکھا کھانا بھی کھا رہا تھا..

" Yes princess.."

مصروف انداز میں جواب آیا جس پر داریاء گھبرا کر اُسے دیکھنے لگی در حقیقت وہ مناسب الفاظ تلاش کر رہی تھی اپنے بھائی سے یہ بات شروع کرنے کا..

" کیا ہوا پرانسز؟؟ کوئی پروبلم ہے؟؟ "

جب وہ کافی دیر تک کچھ نہ بولی تو شدید مصروف ہونے کے باوجود بھی اصفہان کو اُسکی خاموشی کھٹکی جس پر وہ موبائل بند کرتا پوری طرح سے داریاء کی جانب متوجہ ہو گیا جو انگلیاں مڑوڑتی ہوئی اب بھی یہ ہی سوچ رہی تھی کہ بات شروع کس طرح کروں..

"..بھائی..وہ..یونیورسٹی میں ناں "

داریاء نے ڈرتے ڈرتے ان سرمئی کانچ سی آنکھوں میں دیکھا جو اپنے اندر فکر و محبت کا طوفان سموئے ہوئیں اس ہی پر ٹکیں تھیں..

" یونیورسٹی میں کیا؟؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟؟ "

اصفہان نے مضطرب ہو کر سوال کیا جس پر داریاء نے پورے زور و شور سے سر نفی میں ہلایا تھا..

" پھر کیا ہوا ہے میری جان؟؟ "

اصفہان نے جھنجھلا کر سوال کیا، داریاء کا ایسا رویہ اختیار کرنا اُسے کوفت میں مبتلا کرنے لگا کیونکہ وہ پہلے ہی کافی مسائل میں گھیرا ہوا تھا اس وقت..

" بھائی یونیورسٹی والے ہر سال سٹوڈنٹس کو پاکستان شارٹ ٹور پر لے کر جا رہے ہیں چار دن کے لیے تو میرا اور ماہی کا دل چاہ رہا تھا کہ ہم بھی جائیں.. بھائی وہاں سارے ٹیچرز بھی جائیں گے ہمارے ساتھ.. "

داریاء نے آنکھیں بند کر کے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ دیا، وہ پہلے ہی جانتی تھی کہ بھائی کا جواب ناں میں ہو گا لیکن مائسہ کے ضد کرنے پر یہ سب پوچھنے لگی.. مسلسل اس کو متفکر نظروں سے دیکھتا اصفہان داریاء کا خوف، اُس کی گھبراہٹ محسوس کر کے ہولے سے مسکرایا جس پر سیاہ داڑھی میں چھپا ڈمپل نمایاں ہوا تھا..

" کب جانا ہے ؟؟ "

مسکراہٹ لب بھینچ کر چھپاتے ہوئے وہ واپس سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ چکا تھا.. منع کرنے کے بجائے اُس کے ہونٹوں سے ادا ہوئے حیرت انگیز سوال پر داریاء ششدر رہ گئی جھٹ سے سبز سنہری آنکھیں کھولے وہ ٹکر ٹکر بھائی کو بے یقینی سے دیکھنے لگی..

" کب جانا ہے آپ کو ٹور پر پرنسز ؟؟ "

اصفہان نے سنجیدگی سے لفظوں پر زور دیتے ہوئے ایک بار پھر اپنا سوال دھرایا.. داریاء فوراً چونک کر سیدھی ہوئی گویا ہوش کی دنیا میں واپس آئی ہو..

"منگل کو کراچی سے نکلیں گے بھائی.. ٹرین کا سفر کر کے اسلام آباد جائیں گے اور پھر وہاں سے مری، ناران اور کاغان.."

داریاء نے ایک ہی بار میں جلدی جلدی بتایا اصفہان کو جواب کی بار نہ جانے کیا موبائل میں تلاش کر رہا تھا..

"اوکے آپ دونوں جا سکتی ہو لیکن کچھ سیکیورٹی میشیرز کے ساتھ.."

موبائل پر پیر کی رات کے لیے اسلام آباد جانے والی چار فلائٹس بک کرتے ہوئے اصفہان نے سرسری انداز میں کہا.. اس دن داریاء نے پینک اٹیک کے

دوران جو کچھ بھی کہا تھا اُسکا ایک ایک حرف اصفہان کے دل کو لگا تھا، کہیں نہ کہیں وہ غلطی کر رہا تھا اُسکی پرورش میں اُس کو کھُلی فضا فراہم نہ کر کے..

" Are you serious bhai ?? "

داریاء نے بے یقینی سے سوال کیا، اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اصفہان اتنی آسانی سے مان جائے گا وہ تو یہ سوچ بیٹھی تھی کہ بھائی نے سنتے ہی انکار کر دینا ہے..

" Yes princess I'm damn serious,

آپ نے اُس دن جو باتیں مجھ سے کی تھیں میں نے آپ کو کہا تھا ناں جواب میں کہ اب سے جو آپ چاہو گی ویسا ہی کروں گا میں تو بس پھر.. اب بے فکر ہو جاو.. "

اصفہان نے مسکرا کر داریاء کو دیکھتے ہوئے کہا اور واپس موبائل پر مصروف ہو گیا ..

" ابھی کچھ اپنے معاملات میں مصروف ہوں انشاءاللہ منڈے کو آپکی یونیورسٹی آؤں گا، آپ کے ڈین سے بات کر کے سارا پلان ان کے ساتھ کوآرڈینیٹ کر لیں گے .. آپ یہاں سے فلائٹ میں اسلام آباد جاؤ گی وہاں آپ کے ساتھ دو گارڈز بھی ہوں گے عام کپڑوں میں لیکن یہ فکر نہیں کرنا کہ وہ آپ کے آگے پیچھے ہوں گے، وہ وہاں الگ طرح سے جائیں گے کوئی بھی نہیں کہہ سکے گا کہ وہ آپ کے ساتھ ہیں کہ نہیں .. اچھا آگے یہ ہے کہ اسلام آباد ایئرپورٹ سے آپ دونوں کو میرا ڈرائیور پک کرے گا اور اُس ہوٹل ڈراپ کر دے گا جہاں آپ کے دیگر کلاس فیلوز کا سٹے ہے پھر وہاں سے آپ ان ہی کے ساتھ رہو گی .. بس واپس فلائٹ میں ہی آنا ہے .. سوری بیٹا ٹرین میں جانے کی اجازت بس نہیں دے سکتا میں .. "

پانچ منٹ میں سارا پلان بنا کر اُس نے داریاء کو بتادیا جواب بھی بے یقینی، حیرت اور خوشی میں مبتلا بس بھائی کو دیکھے جارہی تھی، اُس کی بات ختم ہوتے ہی داریاء اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہوئی اور اصفہان کے گلے سے لگ گئی..

" بھائی مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ نے اتنی آرام سے ہاں کر دیا... مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں.. میں تو آپ سے یہ سب پوچھنے بھی نہیں والی تھی کیونکہ مجھے پتا تھا کہ آپ منع کر دیں گے.. وہ تو بھلا ہو ماہی کا اُس نے مجھے کہا کہ ایک دفعہ پوچھ لو کیا حرج ہے... "

داریاءاُسکی سیاہ لمبی آستینوں والی شرٹ کو لرزتے ہاتھوں سے مٹھی میں دبوچتے ہوئے پر مسرت لہجے میں گویا ہوئی.. خوش تو تھی وہ لیکن اُسے رونا بھی آرہا تھا نہ جانے کیوں..

" Bhai you are the best, handsome, caring, loving and most dashing brother in the whole wide world.. I love you bhai..."

داریاءنے جی بھر کر مکھن لگایا جس پر اصفہان کا قہقہہ بے ساختہ تھا..

" I love you too my princess

لیکن کتنی مطلبی ہوناں تم.. تمہاری باتیں مانوں گا تو ہی میں وہ سب ہوں گا جو تم نے کہا؟؟ "

اصفہان اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہوا اور داریاء کے بازو تھام کر اُس کو اپنے مقابل کھڑا کر لیا... جب کبھی وہ بہت اچھے موڈ میں ہوتا داریاء کو تم کہہ کر مخاطب کیا کرتا تھا ..

" ایسی تو کوئی بات نہیں ہے، میرے بھائی ویسے بھی بہت زیادہ ہینڈسم، ڈیشنگ اور کیئر نگ ہیں.. میں تو سوچتی ہوں آپ کی مسز کتنی لکی ہوں گی جن کو آپ کی طرح کا کمپلیٹ پیکیج ملے گا.. بادشاہ ہیں میرے بھائی بادشاہ.. "

داریاء کی چمکتی ہیزل آنکھوں سے ظاہر تھا کہ وہ کوئی مکھن نہیں لگا رہی بلکہ حقیقت بیان کر رہی ہے جبکہ دوسری طرف اصفہان کے ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ داریاء کی آخری باتیں سن کر سمٹتی چلی گئی ..

" Okay now enough of this buttering..
Come on let's finish your meal.."

بہن کا ہاتھ تھام کر اُس کو چیئر پر بیٹھاتے ہوئے، وہ خود بھی. اپنی جگہ پر جا بیٹھا..

" بھائی بٹرنگ نہیں ہے، میں سچ کہہ رہیں ہوں..
Your wife must be so lucky to have you.."

داریاء نے کھانے کی پلیٹ پر جھکتے ہوئے ایک بار پھر کہا اور جلدی جلدی کھانا کھانے لگی تاکہ فوراً یہ خوشی کی خبر مائسہ کو سنائے... اصفہان نے ایک نظر بہن کے معصوم چہرے کو دیکھا اور تمسخر سے مسکراتے ہوئے سر جھٹک دیا.. وہ اُسکی معصومیت پر حیران نہیں تھا کیونکہ ہر بہن کے لیے اُسکا بھائی دنیا کا بہترین لڑکا ہوتا ہے..

" No! She won't be.."

دل ہی دل میں کہتا وہ بظاہر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا، کیونکہ اپنی حقیقت سے وہ اچھی طرح واقف تھا کہ جس سے شادی کرنے جا رہا ہے اُس کو اپنے نام کے علاوہ کچھ اور دینے کا روادار نہیں ہے وہ ..

■ ■ ■

انہوں نے شام میں اینارہ کے فون سے جو نمبر حاصل کیا تھا وہ اپنے موبائل میں محفوظ کر لیا، اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ترپ کا پتہ ان کے ہاتھ لگا تھا ..

جب وہ ایناره کا فون لے کر بیٹھیں تھیں تب ایناره کے نمبر پر ایک عورت کی کال موصول ہوئی جو چپکے سے انہوں نے اُٹھا لی اور خاموشی سے اُسکی باتیں سنتی رہیں جو ایناره کی شان میں نہ جانے کیا کیا کہہ رہی تھی ..

اور تب ہی ان کے دماغ میں ایناره کو اُسکے بھائیوں کی نظروں میں گرانے کا بہت تگڑا پلان آیا اور چالاکی سے انہوں نے اُس نمبر کو ایناره کے موبائل سے بلاک کرنے کے بعد اپنے موبائل میں سیو کر لیا اور اب رات میں سب کے اپنے اپنے کمروں میں چلے جانے کے بعد وہ اپنا موبائل لیتیں چپکے سے چھت پر چلی آئیں ..

یہاں وہاں گردن گھما کر تنہا ہونے کی تسلی کر لینے کے بعد انہوں نے الیہ کے نمبر پر کال ملائی .. پہلی ، دوسری اور پھر تیسری بیل کے بعد بھی جب

مقابل نے کال نہ اُٹھائی تو وہ نہ امید ہو کر کال منقطع کرنے ہی لگیں تھیں جب کسی نے دوسری جانب سے کال موصول کی..

" ہیلو کون ہے ؟؟ "

یہ دوپہر والی عورت کی ہی آواز تھی ماہا لمحوں میں پہچان گئیں البتہ اس وقت شاید وہ نیند میں تھی تبھی آواز ڈگمگا رہی تھی ماہا نے سوچا..

" میں ڈاکٹر اینارہ کی بھابھی بات کر رہی ہوں اگر آپ چاہتی ہیں کہ اپنے شوہر کا بدلہ اُس سے لے سکیں تو کل مجھ سے ملاقات کیجئے گا.. "

ماہا نے دھیمی آواز میں سفاکی سے کہا.. دوسری طرف ان کی باتیں سن کر نشے میں دھت الیہ کا ہوش واپس لوٹ آیا تھا..

شام میں ایناره کے ہسپتال جا کر اتنی مشکل سے اُسکا نمبر حاصل کیا اُس نے جس کے بعد اُس کا کال پر کچھ نہ کہنا اور اچانک نمبر بند ہو جانا اپنا تمام پلان اُسے بے مقصد جاتا محسوس ہوا.. لیکن اُس وقت سب کچھ ٹھیک ہوتا نظر آرہا تھا اُسے..

"لوکیشن بھیج دینا مجھے کل ملتے ہیں تم سے.."

الیہ نے ماتھا رگڑتے ہوئے بمشکل کہا اور کال کاٹ دی.. جبکہ دوسری طرف ماہا سفاکیت سے مسکرائیں..

"ایناره میں تمہیں تمہارے بھائیوں کی نظر میں اس حد تک گرادونگی کہ وہ تمہارا چہرہ تک دیکھنے کے روادار نہیں رہے گے اور پھر کوئی بھی رشتہ دیکھ کر تمہیں اس گھر سے نکلوادونگی میں، تمہیں گھر سے نکالنے کیلئے فی الوقت اس سے بہتر کوئی اور حل نہیں.. بس اب آریس کو کچھ دن یہاں سے نکالنا ہوگا

کیونکہ اُس کے ہوتے ہوئے میں کچھ نہیں کر سکوں گی.. سوچو ماہا سوچو... آریس کو کیسے نکالو گی یہاں سے.. "

ماہا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے خود کلامی کی اور اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں ٹہلنے لگیں.. انہیں اپنی صلاحیتوں پر پورا یقین تھا وہ واجد کو اپنی باتوں میں گھیر لیتیں یقیناً لیکن آریس جیسے انسان کو باتوں میں گھیرنا انکے لئے ناممکن تھا..

■ ■ ■

" ڈیڈ کتنے مزے کے کوکیز بنائے تھے ناں فیری نے.. ڈیڈ آپ کو پتا ہے فیری کے اتنے لمبے بال ہیں جیسے ڈیزنی پرنسز کے ہوتے ہیں ناں بالکل ویسے.. "

علی نے اینارہ کے اُس کے ساتھ بھیجے کو کیز کھاتے ہوئے مزے سے کہا

..اچانک اُس کو اینارہ کے بال بھی یاد آئے تھے

اس مختصر سی ملاقات میں وہ وہاں ماہا کے ساتھ ساتھ آریس سے بھی مل لیا

..تھا

"ہاں بیٹے مزے کے تھے، پر اسکا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم رات میں

"..سونے سے پہلے بھی یہ ہی کھاؤ

آزاد نے بیٹے کی باتیں سن کر سنجیدگی سے کہتے ہوئے دودھ کا گلاس اسکی جانب بڑھایا.. وہ سٹڈی میں اپنا کام مکمل کرنے کے بعد علی کو اُس کے روم میں دیکھنے آیا تھا کہ وہ سویا ہے بھی کہ نہیں.. جبکہ علی بیڈ پر بیٹھا اب بھی اینارہ کے بنائے ہوئے کو کیز ہی کھا رہا تھا اور یقیناً سوچ بھی اُس ہی کے بارے

..میں رہا ہو گا

" چلو شاباش یہ لو دودھ پیو اور پھر دانت برش کر کے سونے لیٹ جانا.. میں دس منٹ بعد گلاس لینے آؤں گا تب تک تمہیں سو جانا ہے.. او کے بیٹے؟؟ "

آزاد نے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پیار سے کہا اور اُٹھ کر علی کے کمرے سے باہر نکل آیا...

" آزاد صاحب رات کے اس وقت آپ کو پریشان کرنے کے لئے معذرت خواہ ہوں مگر.. "

وہ علی کے کمرے سے باہر نکلتا نیچے جانے والی سیڑھیوں کی جانب بڑھا ہی تھا کہ باہر سے ایک درمیانی عمر کا لڑکا بھاگتا ہوا اندر آیا..

" کہو عدیل کیا بات ہے؟؟ "

...آزاد نے تشویش کا اظہار کیا، عدیل کی ہانپتی کانپتی حالت سمجھ نہ سکا تھا وہ

"..آزاد صاحب..وہ باہر..الیہ میڈم آئیں ہیں"

عدیل نے ڈرتے ڈرتے بتایا جس کے رد عمل میں آزاد کی مٹھیاں سختی سے بھینچ گئیں..

عدیل اُس گھر میں بچپن سے کام کر رہا تھا، آزاد کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ گھر کی دیکھ بھال اپنی بیوی کے ساتھ مل کر لیا کرتا ورنہ تو آزاد نے سختی سے اُس کو منع کر رکھا تھا کچھ بھی کرنے سے بقول اُس کے کہ تم پڑھنے والے بچے ہو اپنا وقت پڑھائی میں لگاؤ گھر کے کاموں میں نہیں..

لیکن عدیل بھی ایک عزت دار لڑکا تھا تبھی وہ آزاد کے احسانات کا بدلہ تو نہیں مگر تھوڑا سا حصہ ضرور دینا چاہتا تھا..

گارڈ جانتے ہیں ان کو کیا کرنا ہے مس جنین کے ساتھ، تم جاو آرام کرو کل "

"..یونیورسٹی بھی جانا ہے تمہیں

آزاد عدیل کا کندھا تھپکتے ہوئے آگے بڑھ گیا جب کہ پیچھے کھڑا عدیل اب اُس کو پکار کر کیا بتاتا کہ باہر کھڑی اُس کی سابقہ بیوی تماشہ لگانے کی نیت سے ..آئی ہے

" ..فیری کے اتنے لمبے بال ہیں جیسے ڈیزنی پرنسز کے ہوتے ہیں "

اپنے بیٹے کی بات جو اُس پل آزاد نے نظرانداز کر دی تھی ابھی بے ساختہ یاد ..آئی جس پر اُس کے عنابی ہونٹ مسکرا اٹھے

بھورے رنگ کے کُرتے کی جیب سے سگریٹ نکال کر لائٹر سے جلاتا ہونٹوں میں بھینچ کر سگریٹ کے گہرے کش لیتے ہوئے لان میں نکل آیا تھا

وہ جہاں گھر کے باہر سے آتی شور کی آوازیں وہ بآسانی سن پارہا تھا جنہوں نے سوچ کے بھنور سے باہر کھینچ نکالا اُسے ..

" طلاق کے بعد بھی اگر یہ ہی تماشے کرنے تھے تو طلاق لی ہی کیوں اس نے.."

الیہ کی چیخ وپکار سن کر وہ آدھی بچی سگریٹ گھاس پر اچھال کر نیچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے غصے کی شدت کو کم کرنے کی اپنی سی کوشش کرتے ہوئے مینشن کے مین گیٹ کی طرف پیش قدمی کر گیا ..

" صاحب یہ بی بی جی سمجھ ہی نہیں رہیں ہیں.."

گارڈ نے اُس کو وہاں دیکھ کر سکھ کا سانس لیا اور بیچار گی سے بول پڑا جس پر آزاد آنکھوں کے اشارے سے اُس کو خاموش رہنے کی ہدایت دیتا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا ..

"..آزاد مجھے تم سے بات کرنی ہے "

الیہ آزاد کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے گویا ہوئی، اُس شخص کی ایک جھلک نے

.. تمام اضطراب اڑن چھو کر دیا تھا اُس کا

".. کہو جو بھی کہنا ہے، سن رہا ہوں "

ہاتھ کے اشارے سے تمام گارڈ کو اندر جانے کا حکم دیتا وہ الیہ کے مقابل، چار

قدم کے فاصلے پر اپنی کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے کھڑا ہو گیا ساتھ ہی وہ کھوجتی

.. نگاہوں سے الیہ کا جائزہ لے رہا تھا

" ... کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں ناں آزاد "

الیہ نے اُس کا بازو تھامنا چاہا مگر آزاد فوراً جھٹکے سے پیچھے ہوا اور ہاتھ ہلکے سے

.. فضا میں بلند کرتے ہوئے اُس نے الیہ کو قریب آنے سے باز رہنے کا حکم دیا

" قریب مت آؤ میرے مجھ پر حرام ہو اب تم.. "

سنجیدہ مگر کاٹدار لہجے میں کہتا وہ واپس مین گیٹ کی جانب مڑ گیا ..

" کسی کو پسند کرنے لگے ہو تبھی مجھے طلاق دے دی ناں تم نے ؟؟ "

الیہ نے اُس کی کشادہ پشت کو سٹریٹ لائٹس کی سنہری روشنی میں گھورتے ہوئے تڑپ کر کہا در حقیقت اُسے آزاد سے محبت نہیں بلکہ اُس کے سکون سے چڑ ہونے لگی تھی..

" ان سب بیکار باتوں کا اب کیا مقصد ہے مس الیہ جبین ؟؟ "

آزاد نے بغیر مڑے دھیمی آواز میں پوچھا، الیہ اُس کو وہاں رُکتا دیکھ کر اُس کے مقابل ایک بار پھر آ کھڑی ہوئی..

"مقصد صرف اتنا ہے کہ جو شخص مجھے پانچ سالہ ساتھ میں اتنے تماشوں کے بعد نہیں چھوڑ سکا اچانک راتوں رات ایسا کیا ہوا کہ اس نے مجھے طلاق دے دی.. "

..الیہ نے آزاد کی سیاہ چمکدار آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شکوہ کیا

"مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا کے طلاق کا مطالبہ کرنے والی تم خود تھی اگر میں تمہیں طلاق نہ دیتا تو کچھ دنوں میں تم خلاء کا کیس فائل کر دیتی مجھ پر تو کیا مقصد ہے اب اس سب کا.. تمہیں تو خوش ہو جانا چاہیے الیہ جبین تمہاری جان چھوٹی مجھ جیسی اذیت سے.. "

آزاد نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے اُسکو تیز نگاہوں سے گھورا، جس پر الیہ نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا لیکن اگلے ہی پل بے حس بنی وہ واپس اُسکی جانب دیکھنے لگی..

"میری چھوڑو میں تو ہوں ہی بری مگر تم تو، فرشتہ صفت انسان ہو ناں تو پھر کیوں یہ فرشتہ کسی کی جوانی دیکھ کر بہک گیا.. "

الیہ نے طنزیہ متبسم لہجے میں کہا جس پر آزاد کا دل چاہا کہ اُلٹے ہاتھ کے چانٹا اس کے گال پر جڑ دے الیہ کا منہ بند کرنے کے لئے.. کاش ایسا ممکن ہو سکتا..

"تم یہاں سے چلی جاؤ اس سے پہلے کے میں کچھ ایسا کر دوں جس کے باعث بعد میں مجھے پچھتاوا ہو.. "

آزاد نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا اور پلٹ گیا..

"آزاد سہگل جو کہانی تمہارے دماغ میں چل رہی ہے ناں وہ نکال دو، ایک بچے کے باپ سے کوئی کنواری لڑکی نہ محبت کر سکتی ہے اور نہ شادی.. بہتر ہو گا اپنے تمام خواب تم اب صرف ہمارے بیٹے پر وقف کر دو.. "

الیہ کی باتیں سن کر اُس نے مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں اور بغیر کچھ کہے وہ گھر کے اندر چلا آیا..

" سچ ایسا ہی ہوتا ہے، کڑوا... "

اپنے منہ پر گھر کا دروازہ بند ہوتے دیکھ وہ دل جلی مسکان ہونٹوں پر سجائے مڑ کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھی.. دل کو کچھ حد تک ہی صحیح مگر سکون ضرور ملا تھا اور پھر ویسے بھی ابھی تو الیہ کو اینارہ کی بھابھی سے بھی ملاقات کرنی تھی، کوئی نئ سازش، نیا تماشہ کرنے کے لیے..

لان میں اضطرابی کیفیت کے زیرِ اثر ٹہلتے آزاد نے، اپنے سیاہ لہردار گھنے بالوں میں انگلیاں پھیریں.. کچھ بھی تھا لیکن یہ تو حقیقت تھی کہ اُس کے دل کے کسی ویران گوشہ میں ایک مبہم سی خواہش اینارہ اور علی کا تعلق دیکھ کر جاگی ضرور تھی..

اینارہ کی جوانی، اس کی خوبصورتی سے نہیں وہ اُسکے کردار، اُس کی حیااور نرم لب و لہجے سے متاثر ہوا تھا، اُس کو اینارہ خود سے زیادہ اپنے بیٹے کے لئے موزوں لگی تھی.. وہ ایک بہترین ماں ثابت ہوتی مگر کیا ایک لڑکی جو ہر لحاظ سے مکمل ہو وہ کیوں کسی نامکمل، ایک عورت کے چھوڑے ہوئے مرد سے شادی کرتی، کیوں وہ کسی اور کے بچے کی ماں بنتی.. تلخ تھی مگر تھی یہی حقیقت ..

"... مگر میں بھی تو "

.. آزاد نے گہری سانس لیتے ہوئے سوچا

".. کسی اور کا بیٹا نہیں ہے وہ آزاد.. تمہارا خون ہے، تمہارا فرض ہے وہ "

خود کو تنبیہ کرتے ہوئے وہ دماغ میں آنے والی تمام سوچوں کو جھٹکتا گھر کے اندرونی جانب بڑھ گیا ..

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ واپس علی کے کمرے میں آیا تو دیکھا کہ علی اپنے نیلے بیڈ پر پر سکون نیند کی وادیوں میں گم ہے..

" میرے بیٹے تمہیں ایسی جگہ دل لگانے نہیں دے سکتا جہاں جانا تمہارے لئے ممنوع ہو.."

اُس کی طرف خاموشی سے پیش رفت کرتے آزاد نے سوتے ہوئے علی کا معصوم چہرہ دیکھا اور پھر ان کو کیز کا باکس جو اُس نے اپنے تکیہ کے برابر رکھ دیا تھا... وہ ایک لاحاصل آسرے سے ہر گزرتے دن کے ساتھ منسلک ہوتا جا رہا تھا..

آزاد نے خاموشی سے کوکیز کا باکس اُس کے پاس سے اُٹھایا اور ایک نظر علی کو دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا.. اُس کے خوبرو چہرے پر اس وقت عجیب سی سختی طاری تھی.. بھاری قدم اٹھاتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترتا کچن

میں داخل ہوا اور ہاتھ میں تھامے کوکیز کے باکس کو فریج کھول کر اُس کے آخری کونے میں رکھ دیا تاکہ علی کی ان پر دوبارہ نظر نہ پڑ سکے..

"پہلے اُس کی ماں نے اُسے تکلیف دی، اب میں نہیں چاہتا کہ کوئی اور اُسے دکھ دے.."

یہ سوچتے ہوئے بے اختیار اُس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر لہرایا جب اسکول میں ایناره علی کے بے ہوش ہو جانے پر اُس کو خود سے لگائے رو رہی تھی.. اُس کا لگاؤ وقتی ہو سکتا ہے مگر کیا وہ آنسو بھی وقتی تھے؟؟ وقتی جذبات کے پیچھے کوئی آنسو تو نہیں بہاتا.. آزاد کا دل ایناره کے حق میں دلائل پیش کرنے لگا..

وہ علی کا احساس کرتی ہے اور شاید اُس سے پیار بھی پر اتنا نہیں کہ اُس کی "
ماں بن جائے، لیکن علی یہی چاہنے لگا ہے تو مجھے علی کو اُس راستے پر جانے
"..سے روکنا ہو گا

آزاد نے لب بھینچ کر سوچا اور کچن سے باہر نکلتا اپنی خواب گاہ کی جانب بڑھ گیا.. الیہ کی باتوں نے زندگی میں پہلی بار اُسے ادراک کے مراحل سے گزرنے پر مجبور کر دیا تھا ..

■ ■ ■

اضطرابی کیفیت میں مبتلا وہ نہ جانے کب سے ہسپتال کی خاموش راہداری میں ٹہل رہا تھا جب اپنے عقب سے آتی قدموں کی چاپ سنائی دی، مڑ کر دیکھا تو صارف چوہان پریشان نظر آتے اُس کی طرف چلے آ رہے تھے ان پر نظر پڑتے ہی سیہان نے اپنی نگاہیں حقارت سے پھیر لیں ..

" سیہان.. کیس.. کیسی ہے وہ؟؟ "

اٹکتے لہجے میں اُس کے نزدیک پہنچ کر انہوں نے بے صبری سے سوال کیا، جس کیفیت میں مبتلا انہوں نے ہوٹل سے یہاں تک کا سفر طے کیا تھا اس سے صرف وہ خود ہی واقف تھے..

"... لڑ رہی ہے زندگی سے"

بغیر انکی طرف دیکھے وہ روکھے انداز میں گویا ہوا، صارف چوہان نے دیکھا کہ سیہان کی اپنی حالت بھی اس وقت ٹھیک نہیں ہے.. شہد رنگ آنکھیں خطرنک حد تک سرخ اور سفید رنگت بھی ضبط کے مراحل سے گزرتی سرخیوں میں گھلی ہوئی، اُس کا ضبط واقعی بے مثال تھا..

" کب سے ہو تم یہاں؟؟ "

انہوں نے ایک اور سوال کیا جس پر سیہان نے جھٹکے سے ان کی جانب پلٹتے ہوئے خون آشام نظروں سے انکو گھورا..

" مسٹر صارف چوہان اگر آپ کو اپنی بیٹی کی اتنی ہی فکر ہے تو جائیں، جا کر ڈاکٹرز سے معلوم کریں میں آپ سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا.. "

وہ اپنی بات سخت ترین لہجے میں کہتا وہاں سے ہٹ گیا کہ اس ہی وقت آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر باہر نکل کر آئیں تھیں..

" ڈاکٹر صاحبہ کیسی ہے اب وہ؟؟ "

ان دونوں نے ایک ساتھ سوال کیا.. جس پر ڈاکٹر رسمی انداز میں مسکرا دیں..

" وہ ٹھیک ہیں sedatives کے زیرِ اثر ہیں اس وقت ..مینٹز پینک اٹیک ہوا تھا نہیں سٹریس کی وجہ سے ..ابھی کے لیے تو یہ خطرے کی بات نہیں لیکن آگے جا کر مسئلہ بن سکتا ہے تو آپ لوگوں کو خیال رکھنا ہوگا اب کسی بھی سٹریسفل صورتحال کا سامنا آئیلین کو نہ کرنا پڑے.. "

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا اور جانے کے لیے آگے بڑھ ہی رہیں تھیں کہ کچھ سوچ کر واپس مڑیں..

" آپ آئیلین کے بابا ہیں ناں، اس سے جا کر مل لیجیے گا کچھ دیر بعد جب وہ روم میں شفٹ ہو جائیں.. غنودگی میں آپکا نام پکار رہی تھی وہ.. "

ڈاکٹر کی بات سن کر صارف دنگ رہ گئے اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی وہ ان ہی کو پکار رہی تھی..نہ دید آنسو ان کی پلکوں سے ٹوٹ کر گرتا شرٹ کے کولر میں جذب ہوا..

"..جی ٹھیک ہے میں مل لوں گا، بہت شکریہ آپ کا ڈاکٹر "
صارف نے مسکرا کر آسودگی سے کہا اور ایک نظر سیہان کو دیکھا جو مٹھیاں بھینچے کھڑا خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا.. وہ خاموشی سے اُس جانب بڑھ گئے جہاں آئیلین کو شفٹ کیا جانا تھا، سیہان بھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل دیا ..

" میری بات کان کھول کر سن لیں آپ صارف صاحب، اگر...اگر اب آپ نے آئیلین سے کچھ بھی الٹی سیدھی بات کی تو اچھا نہیں ہو گا.. بھول جاؤں گا کہ آپ بڑے ہیں میرے.. "
روم سے کچھ دور رُک کر سیہان نے انکے سامنے آتے ہوئے حقارت سے ان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے کہا.. شہد رنگ آنکھوں میں اس وقت غصے کا تپتا الاؤ دہک رہا تھا ..

" اب میں نہیں تم سنو گے.. تم آخر ہو ہی کون شیخ سیہان کامل مجھے بتانے والے کہ مجھے اپنی بیٹی سے کس طرح سے بات کرنی ہے، کس طرح سے نہیں.. اپنی حیثیت میں رہو، تم اُس کے ایک معمولی سے دوست ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں.. بہتر ہو گا اپنا مقام پہچانو.. وہ میری بیٹی ہے، میرا خون.. میرا جو دل چاہے گا میں اُس کے لئے فاصلہ کروں گا سمجھے.. "

سیہان سانس روکے کھڑا ان کی زہریلی باتیں سنتا رہا مگر آخر میں کہی ان کی بات سن کر سیہان کا دل عجیب لے پر دھڑکا.. کہیں انہوں نے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں کر دیا آئیلین کے لیے... سیہان نے بے اختیار سوچا.. اور جو غلط فیصلہ اُس کے خیال میں آیا تھا وہ سوہنِ روح تھا اُسکے لئے..

" آپ دونوں میں سے کوئی ایک اندر جا سکتا ہے، پیشنٹ نیم مدہوشی کی حالت میں ہیں.. "

سوچوں کا تسلسل نرس کی آواز نے توڑا جس پر وہ فوراً روم کے دروازے کی سمت بڑھا مگر صارف اُس سے پہلے ہی اندر جا چکے تھے سیہان نے خاموشی سے صبر کا گھونٹ پیا اور سینے پر بازو باندھتے ہوئے انکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا یہ دعا کرتے ہوئے کہ جو باتیں ذہن میں آئیں تھیں کچھ دیر قبل وہ محض ذہن تک ہی رہیں، عملی زندگی میں اُس کے مقابل نہ آ کھڑی ہوں روح لرزہ حقیقت بن کر..

■ ■ ■

"میری پیاری بیٹی.. "

صارف کی نادم نگاہیں کمرے میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر لیٹی آئیلین پر پڑی جو ہسپتال کے نیلے لباس میں ملبوس نیم غنودگی کے زیرِ اثر تھکن زدہ آنکھیں بند کیے بیڈ پر نیم دراز تھی.. ان کی محبت بھری آواز سن کر آئیلین نے بمشکل اپنی آنکھیں وا کی..

"بابا... بابا.. "

دواؤں کا اثر تھا کہ وہ پہلے ہونے والی تمام ملاقاتوں کو فراموش کیے اپنا لرزتا ہاتھ فضا میں بلند کرتی ان کو اپنے پاس بلانے لگی..

"میری بیٹی.. میری پیاری بیٹی... "

وہ اپنے رویے پر سخت ندامت کا شکار تھے اور کچھ حوصلہ افزائی آئیلین کی غنودگی نے بھی کی کہ وہ اپنا آپ اُس پر آشکار کرنے لگے..

"بابا.. بابا مجھے شادی نہیں کرنی.. "

جوں ہی انہوں نے آئیلین کا ہاتھ تھم کر چُوما آئیلین نے روہانسی آواز میں لاڈ سے کہا جیسے کبھی بچپن میں ان سے فرمائش کیا کرتی تھی.. صارف اُس کی بند آنکھیں اور زردی مائل خوبصورت چہرہ دیکھ کر مسکرا دیۓ اس وقت اُس کو دیکھنا انہیں اچھا لگ رہا تھا..

" میری بیٹی کو شادی نہیں کرنی.. اوکے ٹھیک ہے، نہیں کرواؤں گا تمہاری شادی.. ہم دونوں باپ بیٹی مل کر رہیں گے ٹھیک ہے.. "

بیڈ پر اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے صارف نے نرمی سے آئیلین کے ریشمی بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا..

آئیلین نے بند آنکھیں ایک بار پھر کھولنے کی سعی کی لیکن اس بار جب آنکھیں کھولی تو وہ غنودگی میں نہیں بلکہ اپنے پورے ہوش وحواس میں تھی البتہ سر بے انتہا بھاری ہو رہا تھا..

" بی... آپ... آپ.. کیوں آئے ہیں یہاں.. سیہا.. سیہان کہاں ہے اور.. بی اماں.. بی اماں کو بھیجیں آپ جائیں یہاں سے.. "

ہوش میں آتے ہی جس کا چہرہ دیکھنے کی سب سے زیادہ طلب تھی وہ سامنے ہی تھا مگر یکلخت ذہن کے دریچوں پر کچھ گھنٹوں قبل ہونے والے تمام واقعات گردش کرنے لگے.. تلخ حقیقت جوں ہی سامنے آئی اُس نے بے زاری سے چہرہ دوسری سمت پھیر لیا..

صارف جو محبت پاش نظروں سے بیٹی کو دیکھتے ہوئے اُس کا سر سہلا رہے تھے آئیلین کو ہوش میں آتے دیکھ فوراً اُس سے دور ہو گئے..

" سیہان باہر ہے اور تمہاری بی اماں نماز پڑھ رہیں تھیں.. بھیجتا ہوں ان دونوں کو... "

صارف نے واپس بے رخی کا لبادہ پہنتے ہوئے سرد انداز اختیار کیا اور کمرے سے باہر نکل گئے.. ان کے پاس ویسے بھی وقت کم تھا ابھی تو نصرت بی بی (بی اماں) کو بھی راضی کرنا تھا نہیں اور پھر آئیلین کی شادی..

ان کے جانے کے بعد آئیلین بیڈ پر لیٹی ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش کرنے لگی کہ کچھ دیر قبل جو جھلک اُس کو نظر آئی تھی گویا وہ خواب تھا کہ حقیقت..

جبکہ یہ سوچنے کی اُس کو ضرورت درکار تھی نہیں کیونکہ جتنا سب وہ اپنے باپ کے بارے میں ان چند گھنٹوں میں جان چکی تھی اُس کے بعد کسی نرمی، کسی پیار کی گنجائش بچتی نہیں تھی کہیں..

انسان دنیا میں واحد اُس شخص کو بدلنے کی مہلت دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہو، اُس کے سنگین سے سنگین جرائم کو بھی نادانی سمجھ کر معاف کر دیتا ہے، ہر بار دل کو سمجھاتا ہے.. خود ہی خود کو اُس کی غلطیوں کے دلائل پیش کرتا رہتا ہے.. اُسکی برائیوں میں بھی اچھائی تلاش کرنے کی سعی کرتا ہے کیونکہ

درحقیقت وہ اُس شخص کو نہیں خود کو ہی محفوظ رکھ رہا ہوتا ہے اُس قرب سے جو اُس شخص کے دور جانے سے اُس کی روح کو سہنا پڑے گا..

■ ■ ■

"چاچو کی جان چلو شاباش پراٹھا کھاؤ جلدی سے.. "

آریس نے بیبی چیئر پر بیٹھے اپنے بھتیجے کے ہاتھ میں پراٹھے کا چھوٹا سا ٹکڑا دیتے ہوئے اس کا گال چوما.. پیچھے کھڑی ماہا یہ منظر دیکھ کر واری صدقے جا رہیں تھیں.. ویک اینڈ ہونے کی وجہ سے گھر کے تمام افراد آفس اور اسکول سے فارغ کھانے کی ٹیبل کے گرد بیٹھے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے.. ایسا ہفتے میں صرف دو بار ہوا کرتا..

"دیور جی کتنے پسند ہیں آپ کو بچے اب جلدی سے شادی کر لو ناں.. "

ماہانے آریس کی چائے اس کے سامنے رکھتے ہوئے لگاوٹ سے کہا کہنے کو تو وہ بھی ایناره کا ہی خون تھا دونوں کے ماں باپ ایک ہی تھے مگر پھر بھی اُس کی قابلیت دیکھ کر وہ فراموش کر گئی تھیں کہ آریس کی ماں بھی وہ ہی عورت ہے جس سے انہوں نے اور انکی ماں نے ہمیشہ نفرت کی ..

" بھابھی مجھے تو معاف ہی رکھیں فی الحال .. ابھی تین چار سال تک مجھے شادی نہیں کرنی آپ ابھی ایناره کے لیے کوئی پیارا سا لڑکا ڈھونڈھیں .. "
آریس نے مزاحیہ انداز میں کہتے ہوئے تمام توپوں کا رخ ایناره کی جانب کر دیا جو ہر گز اس وقت اس سب کے لیے تیار نہ تھی ..

اُس کی بات پر ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے تمام افراد ایناره کو دیکھنے لگے البتہ ان میں سے دو لوگوں کی نظروں میں اُس کو دیکھتے ہوئے حقارت اور نفرت اتر

آئی تھی.. دوسری طرف اینارہ ان سب کے یوں ایک ساتھ اُس کو دیکھنے پر

.. مزید سر جھکا گئی.. اس طرح موضوعِ گفتگو بننا اُسے ہمیشہ سے ناپسند لگتا تھا

" ویسے میں بھی بہت دنوں سے اس بارے میں سوچ رہا ہوں ماشاءاللہ

ہماری بلی کی پڑھائی مکمل ہوگئی ہے اب تو جاب بھی کرتے ہوئے چند ایک ماہ

ہوگئے اب ہمیں اینارہ کے لیے کوئی مناسب فیصلہ کرنا چاہیے.. "

.. واجد نے پر سوچ انداز میں کہا جس پر سویرا کی خوشی قابلِ دید تھی

" پھپھو کی شادی ہوگی کتنا مزہ آئے گا ناں.. مجھے تو سوچ کر بھی مزہ آرہا ہے

میں تو ابھی سے ڈانس پریکٹس شروع کرنے کا سوچ رہیں ہوں.. مما میں اپنی

فرینڈز کو بھی بتادوں ناں اس بارے میں ہم سب مل کر انجوائے کرے گے

کیوں پھپھو؟؟ "

سویرا کی بات پر وہ محض مسکرا دیں دل تو اندر ہی اندر جل رہا تھا دونوں بھائیوں کی بہن کے لیے فکر دیکھ کر..

"کوئی رشتہ فائنل کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحبہ سے ضرور پتا کر لیجیے گا ہو سکتا ہے یہ پہلے ہی کسی کو پسند کرتی ہوں.."
احسن نے بظاہر عام سے لہجے میں کہا مگر اُس کے لفظوں میں تیرتی کاٹ اینارہ بآسانی محسوس کر سکتی تھی..

"نہیں احسن بھائی ایسا کچھ نہیں ہے، جو میرے بھائیوں کا فیصلہ ہو گا وہ ہی میرا انتخاب ہو گا.."
اینارہ نے یکدم صفائی پیش کی جس میں پوری سچائی تھی اُس کا دل کانچ کی طرح صاف اور شفاف تھا ہر قسم کی ریاکاری سے پاک..

اگر ایسا ہوتا بھی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اسلام میں شادی سے پہلے "
لڑکی کی رضامندی جاننے کا حکم ہے تو اس میں کوئی کباحت نہیں کہ وہ کسی کو
".. پسند کرتی ہے یا نہیں

آریس نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا جس پر ایناره نے
گرین لوز ٹی شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس اپنے شہزادے بھائی کو بھیگتی
.. آنکھوں سے دیکھا جو ہر گھڑی اُس کی ڈھال بنتا تھا

" .. میں آریس کی بات سے متفق ہوں "

واجد نے بھی مسکرا کر کہا اور ایناره کو دیکھتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی
گویا آنکھوں سے تسلی دی تھی کہ میں جانتا ہوں کہ میری بہن سچ کہہ رہی
.. ہے

" ارے آپ دونوں فکر ہی نہ کریں.. نرگس بوا نے کچھ عرصے قبل بہت اچھے رشتے دیکھائے تھے مجھے اینارہ کے لیے، میں نے انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ ابھی اینارہ کے بھائی اُس کی شادی نہیں چاہتے.. لیکن اب میں دوبارہ کہہ دوں گی میں نے اپنی پیاری سی نند کے لیے ویسے بھی بہت کچھ سوچ رکھا ہے.. "

مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجاتی وہ شیریں لہجے میں گویا ہوئیں مگر اینارہ ان کی آنکھوں سے خوفزدہ ہو گئی تھی، ان نظروں میں منجمد نفرت اور جلن نے اینارہ کے دل کو وسوسوں میں مبتلا کر دیا..

" ..اچھا انشاءاللہ... اللہ جو بہتر ہو میری بہن کے حق میں وہ ہی کرے

آمین.. خیر آپ لوگوں کو ایک اور بات بھی بتانی تھی کہ منگل کو یونیورسٹی والے بچوں کو نارتھ سائیڈ ٹور پر لے کر جا رہے ہیں ٹیچرز بھی جائیں گے تو

میرا ابھی پلان ہے جانے کا.. ایک ہفتے سے زیادہ ہی کی ٹرپ ڈیوریشن ہو گی

" .. شاید

آریس نے ان سب کی بتایا ساتھ ہی عفان کو بیبی چیئر سے نکال کر گود میں

.. بیٹھالیا

" ...ارے لالہ اچانک "

اینارہ کا دل نہ جانے کیوں ڈوب گیا بھائی کے جانے کی خبر سن کر جبکہ دوسری

.. طرف ماہا کی خوشی تو دیکھنے لائق تھی

" اینارہ بی.. واہ میرے رب واہ کبھی کبھی اللہ اتنی جلدی دعا قبول کر لیتا ہے

بی تمہارا کھیل تو ایسا ختم کروں گی میں کے زندگی بھر یاد رکھو گی تم.. کبھی

" .. پلٹ کر قدم نہ رکھ سکو گی اس گھر میں دوبارہ

.. انہوں نے مسکراتے ہوئے سفاکی سے سوچا

" اچانک کہاں ہے یار ہر سال اس ہی وقت نومبر کے شروع میں لے کر

جاتے ہیں یہ لوگ بچوں کو ٹور پر.. "

آریس نے کندھے اچکا کر عام سے لہجے میں کہا جس پر ایناره بے اختیار اپنے ہونٹ کاٹنے لگی.. ایسا نہیں تھا کہ آریس گھر سے دور کہیں پہلی بار جا رہا تھا مگر اس بار نہ جانے کیوں ایناره کا دل نہیں مان رہا تھا کہ وہ کہیں جائے..

" تم فکر نہ کرنا میں تمہارا سارا سامنا پیک کر دوں گی.. مجھے بس ایک بار

سب بتا دینا.. "

ماہا نے چہک کر کہا جس پر ایناره نے آنکھوں میں اضطراب لئے ان کا خوش چہرہ دیکھا..

شکریہ بھابھی مگر میں نے کل ہی پیکنگ کرلی تھی اگر کسی اور چیز کی "
ضرورت ہوئی تو آپ کو بتادوں گا.. آپ لوگ ناشتہ کیجئے میں اپنے بھتیجے کے
ساتھ واک پر جارہا ہوں موسم اچھا ہورہا ہے کافی. ایناره اور سویرا تم دونوں
بھی آجاو .. "

آریس نے مسکرا کر کہا اور باہر نکل گیا.. ایناره تو ویسے بھی ان دونوں بھائی
بہن کی نظروں سے گھبرائی ہوئی تھی اشارہ ملتے ہی فوراً اُٹھی اور ان سب سے
اجازت لے کر سویرا کا ہاتھ تھامے باہر نکل گئی..

■ ■ ■

سیہان اور بی اماں سے ملنے کے بعد وہ کچھ دیر سکون سے سو گئی تھی دوپہر کے
کسی پہر جب آنکھ کھُلی تو دیکھا کہ نائٹ اسٹینڈ پر اس کے فیورٹ وائٹ ٹیولپز

کا حسین گلدستہ رکھا ہسپتال کے اس بے رنگ کمرے میں خوشبو بکھیر رہا ہے..

"..یقیناً وہ ہی لایا ہو گا "
اُسکی یہ پسند سیہان کے علاوہ جانتا بھی کون تھا، آئیلین اُس کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکرائی اور ہاتھ بڑھا کر اُسے تھام لیا.. وہ آنکھیں بند کئے پھولوں کی سکون بخش خوشبو اپنے اندر اُتارنے لگی، یہ بالکل ایک تھراپی جیسا تھا اُس کے لئے ..

کچھ ساعتیں یوں ہی پھولوں کی خوشبو محسوس کرتے گزر گئیں جب اُسے احساس ہوا کہ کمرے میں ان کی خوشبو کے ساتھ ساتھ مردانہ پرفیوم کی بے انتہا تیز اور اعصاب شکن مہک بھی رقص کر رہی ہے.. آئیلین نے اُس

خوشبو کا محور تلاش کرنے کے لئے آنکھیں کھولیں تو نظر سب سے پہلے گلدستے کے ساتھ جڑے گفٹ کارڈ پر گئی..

" To my lovely future wife
From your husband to be "

سفید کارڈ پر سیاہ سیاہی سے خوبصورت ہینڈ رائیٹنگ میں لکھا تھا جس کو دیکھ کر آئیلین کا خون کھول گیا.. سب سے پہلے وہ کارڈ بے دردی سے نوچ کر مٹھی میں دبوچتے ہوئے پھولوں سے علیحدہ کیا اور پھر دانت پیس کر وہ ان پھولوں کو دور پھینکنے والی تھی کہ یہ سوچ کر کہ اس سب میں بیچارے پھول کا کیا قصور اپنے عمل سے پیچھے ہٹ گئی..

کمرے میں موجود کھڑکی سے ٹیک لگائے کھڑا خاموش شخص سینے پر بازو لپیٹے اُس کی ہر ایک حرکت کا بغور جائزہ لے رہا تھا.. آئیلین اُس کو نہ دیکھ سکی مگر وہ نہ جانے کب سے وہاں موجود تھا..

" اس سب میں ان بے زبان پھولوں کا کیا قصور، گردن دبوچنی ہے تو میری دبوچ لیں آپ کے سامنے کھڑا ہوں.. "

کمرے میں یکدم کسی کی بھاری پرکشش آواز اُبھری جس کے تعاقب میں اُس نے نگاہیں اُٹھائیں تو شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے آستینیں کہنیوں تک فولڈ تھیں، بلیک ڈریس شرٹ اور بلیک ہی پینٹ میں ملبوس، سلور چین گردن اور سینے پر اپنی مقررہ جگہ پر موجود وہ اپنی تمام تر وجاہت اور سحر انگیزی کے ساتھ اُس کی آنکھوں کے عین سامنے موجود تھا، ہونٹوں پر مخصوص مسکراہٹ سجائے جو دنیا کے لئے دلکش مگر آئیلین کو تو پہلی نظر میں ہی زہریلی لگنے لگی تھی..

"..میں ہوں یہاں چاہتیں ہیں تو میرا اگلا گھونٹ دیجئے مس چوہان "

اصفہان نے بھاری قدم اُس کی جانب بڑھاتے ہوئے آئیلین کی گلدستہ کے گرد گھومتی سرخ اُنگلیوں کو ایک دوسرے سے آزاد کرانے کی کوشش کی اس سب کے دوران اس کی پرسکون سرمئی آنکھیں آئیلین کی پر طیش بنفشی آنکھوں میں ٹکیں تھیں.. وہ ان کانچ سی سرمئی آنکھوں میں باآسانی اپنا عکس دیکھ پا رہی تھی..

پھولوں کو آزاد کرواتے ہوئے جوں ہی بے اختیاری میں اصفہان کی پر حدت اُنگلیاں آئیلین کی نرم خوش نما اُنگلیوں سے مس ہوئیں آئیلین نے دانت پیس کر ہاتھ میں تھاما گلدستہ بیڈ پر لیٹے رہتے ہوئے ہی اصفہان کے منہ پر مارنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی وہ گلدستہ اُس کے ہاتھ سے لیتا نائٹ اسٹینڈ پر رکھ چکا تھا..

"ابھی وقت لگے گا مجھ تک پہنچنے میں، لیکن میرے ساتھ رہو گی تو جلد سیکھ جاؤ گی.."

اصفہان ایک ہتھیلی اُس کے کندھے کے برابر بیڈ پر ٹکاتے ہوئے زرہ نیچے ہوتا آئیلین کے چہرے پر جھک کر اُس کی آنکھوں میں براہ راست جھانکنے کے درمیان گھمبیر لہجے میں گویا ہوا.. اُس کے شرٹ کے کھلے گریبان سے لٹکتی چین کا لاکٹ آئیلین کی مرمریں گردن چھونے لگا نتیجتاً آئیلین کی دھڑکنیں لمحے بھر کو منتشر ہوئیں تھیں مگر اُس نے مقابل پر یہ سانحہ ظاہر ہونے نہ دیا..

"تمہارے ساتھ رہنا تو شروع کروں تمہیں بتاؤں گی میں اچھی طرح کہ مجھے کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے ہی نہیں سہگل.."

آئیلین نے بے خوفی سے ہنوز اُس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ٹکائے کہا..
یہ قربت، وجود سے اٹھتی دلفریب پرفیوم کی مہک، شرٹ کے کھلے بٹنز سے
جھانکتا اُس کا توانا ورزشی سینہ اور آئیلین کے بے حد نزدیک ٹکا بازو بھی
..آئیلین کے حوصلے پست نہ کر سکا

"..آپ کی قابلیت سے خاصی واقفیت حاصل ہے مجھے مس چوہان "
اصفہان نے دھیرے سے آنکھیں بند کر کے اُس کے سیاہ بالوں سے چھپے کان
پر جھک کر اُس کے ریشمی بالوں سے اٹھتی مسرور کن مہک گہری سانس کھینچ
کر اپنی دہکتی سانسوں میں جذب کی اور اس سے پہلے کے وہ کوئی شدید رد عمل
.. ظاہر کرتی اپنی گہری سپاٹ آواز اُس کی سماعتوں کی نظر کرتا فوراً سیدھا ہو گیا

"..تم پچھتاؤ گے سہگل "

آئیلین نے اُسے خون آشام نظروں سے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں دھمکی دی.. چہرہ سرخ رنگ ہو رہا تھا..

"آج تک کبھی نہیں پچھتایا.."

قابلِ دید اطمینان تھا جس نے آئیلین کو جلتے کوئلوں پر لا کھڑا کیا..

"میں تمہاری زندگی جہنم بنا دوں گی.."

وہ اُسکے مسکراتے چہرے کو حقارت سے دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں بولی..

ایک کے لہجے میں آسودگی تو دوسری طرف بھرپور نفرت تھی..

"آپ جیسی آتش فشاں سے مجھے یہی امید ہے مس چوہان.."

مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اتنی کے سیاہ داڑھی کے پیچھے چھُپا ڈمپل بھی واضح تھا.. اُس کا پرکشش چہرہ آنکھوں کو خیر کر رہا تھا مگر آئیلین کو وہ دنیا کا زہریلا ترین اژدھا لگا جسے دیکھ کر سبز سنہری آنکھوں میں چنگاریاں برپا تھیں..

" .. سکون کو ترسو گے تم سہگل "

جب اُس کا صبر ٹوٹتے نہ دیکھا تو وہ جل کر کہتی اپنا چہرہ پھیر گئی جس پر اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر اُس کی ٹھوڑی تھامتے ہوئے اپنی نگاہوں کے سامنے کی اور ایک بار پھر آئیلین کے چہرے پر جھک گیا.. اس بار نزدیکی اتنی تھی کہ اصفہان کو کھڑی ناک آئیلین کی سرخ ہوتی ستواں ناک کو تقریباً چھونے ہی والی تھی.. اس دیدہ دلیری پر آئیلین دنگ رہ گئی ..

" .. سکون میں تم سے حاصل کروں گا "

سنجیدہ انداز، سرد وسپاٹ لہجہ اور بھاری آواز میں کہتا وہ آئیلین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا.. کچھ دیر قبل عنابی ہونٹوں کا احاطہ جس مسکراہٹ نے کیا ہوا تھا اُس کا شبہ بھی دور دور تک کہیں نہ تھا اب ..

آئیلین نے کانپتا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے اصفہان کے گال پر ایک بار پھر چانٹا مارنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی وہ سختی سے اُس کا ہاتھ اپنی کھردری گرفت میں لے گیا ..

" خود کو تھکا کر کیا ملے گا آپ کو ؟؟ آرام کیجئے مس سہگل آگے ویسے بھی بہت مشکل مراحل سے گزرنا ہے آپ نے.. "
اصفہان نے اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت ڈھیلی کی اور نرمی سے کہا.. کسی گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا تھا یہ شخص.. کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ آگے جو کہے گا وہ پیچھلے انداز جیسا ہوگا بھی یا نہیں ..

" خیال رکھئے گا اپنا.. "
اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آئیلین کی نرم و ملائم ہتھیلی پر اپنے پر تپش ہونٹوں کا لمس چھوڑتا وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا ..

"کل ایک تحفہ آپ نے مجھے دیا تھا آج یہ میری طرف سے.. "

ہونٹ اُس کی ہتھیلی پر ہنوز ثبت کیے وہ متبسم انداز میں بولا آئیلین نے

جھر جھری لی تھی ہتھیلی پر ہوتی داڑھی کی چبھن کے باعث جس کے نتیجے میں

ابھی وہ کچھ کرتی کہ ایک جھٹکے سے اصفہان نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور واپس

مڑتا لمبے ڈگ بھرتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا لیکن ساتھ ہی

باہر نکلنے سے پہلے زمین پر پڑا مڑا ہوا گفٹ کارڈ اٹھا کر پینٹ کی جیب میں ڈالنا نہ

بھولا تھا وہ..

دروازہ بند ہونے کی آواز پر آئیلین نے نفرت سے اپنی ہتھیلی دیکھی جس پر

اب بھی اُس کا پر تپش لمس، داڑھی کی بھینی بھینی چبھن محسوس کر پا رہی

تھی وہ.. نہ جانے کس انوکھے احساس کے تحت جھر جھری لیتے ہوئے اُس کا

چہرہ سرخ اناری ہونے لگا.. آنکھیں سختی سے میچ کر اُس نے اپنی ہتھیلی بیڈ پر

بچھی چادر سے بے دردی سے رگڑی گویا اُس کے لمس کی حدت کو مٹانے کی کوشش کی ہو ..

" بھاڑ میں جاؤ تم اصفہان سہگل .. تمہاری زندگی اجیرن نہ کر دی میں نے تو میرا نام بھی آئیلین چوہان نہیں .. "

آئیلین نے کوفت سے اپنے اُلٹے ہاتھ کی کلائی پر لگی ڈرپ کو دیکھا .. بیڈ کا سہارا لیتے ہوئے وہ اُٹھ بیٹھی اور لب بھینچ کر ڈرپ اپنی کلائی سے کھینچ کر دور کی اور آنکھیں بند کر کے گہری سانسیں لینے لگی ..

اپنی جگہ سے آٹھ کر کھڑی ہوتی وہ لرزتے قدموں کے ساتھ باتھ روم کی سمت بڑھ گئی مزید اور اس بیڈ پر کمزوروں کی طرح پڑے رہ کر وہ اپنا وقت برباد نہیں کر سکتی تھی ..

■ ■ ■

محتشم سہگل تمہاری جرات کیسے ہوئی ملکوں کی حویلی جا کر ان کے در پر "
"..بھیک مانگنے کی
جوں ہی وہ اپنے شکستہ حال قدم گھسیٹتے گھر میں داخل ہوئے ایک نیا امتحان
...یہاں ان کی منتظر تھا

اُن کے والد ضمیر سہگل کی اونچی بلند آواز حویلی کے در و دیوار ہلا گئی.. حویلی کے تمام مکین خاموشی کا لبادہ پہنے افسوس سے محتشم کی پہلے ہی بگڑی حالت دیکھ رہے تھے مگر کسی میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ ضمیر کو روک سکے.. ان
..کے جاہ و جلال سے دشمن و دوست سب ہی پناہ مانگتے تھے

کچھ دیر قبل ملک حویلی سے پیغام موصول ہوا تھا جس میں صاف دھمکی دی گئی تھی کہ اگر اب دوبارہ سہگل حویلی کا لڑکا ملک حویلی کے سامنے نظر آیا تو

سہگل حویلی کفن میں لپٹا واپس لوٹے گا.. پہلے تو انہیں اُس سب پر یقین نہ آیا، ان کا ہونہار، قابل بیٹا ایسا کیسے کر سکتا تھا مگر جب انکے اپنے حساس زرائع نے اُس سب کی تصدیق کی تو تب سے ضمیر سہگل بیٹے کے انتظار میں حویلی کی راہداری میں ٹہل رہے تھے.. ان کی مسلسل خاموشی آنے والے طوفان کا پیش خیمہ تھی تمام گھر والے بھی ان کے ساتھ اکٹھا ہو گئے...

"تم اُس دو ٹکے کی لڑکی کے پیچھے ہمارے خاندان کی عزت رولتے پھر رہے ہو.."

وہ حلق کے بل غراتے ہوئے محتشم کی جانب پیش رفت کر گئے، ضمیر کے بڑے بھائی ولی سہگل ان کے پیچھے آئے بیچ بچاؤ کروانے کے لئے مگر ابھی کہاں سنبھالنا تھا انہوں نے.. اکلوتا بیٹا دشمنوں کے آگے ناک کٹوا آیا تھا انکی..

"ضمیر تحمل سے بات کرو، محتشم بیٹا آؤ گھر کے اندر چلو.."

..ولی سہگل نے نرمی سے کہتے ہوئے محتشم کو سہارا دیا

بھائی یہ جواب دئے بغیر اندر نہیں جائے گا.. بتاؤ کیا کرنے گئے تھے وہاں "
"؟؟

انہوں نے ولی کو محتشم سے دور کرتے ہوئے محتشم کا گریبان پکڑ کر
.. جھنجھوڑا

" .. منتہا کو لینے گیا تھا "

زمین پر دیکھتے ہوئے انہوں نے پژمردگی سے کہا.. اجالا جو شہر بانو کے ساتھ کھڑی یہ سب خاموشی سے دیکھ رہی تھی اپنے لالہ کی زبان سے کسی اور لڑکی کا نام سن کر دنگ رہ گئی گردن موڑ کر خوفزدہ نظروں سے جوں ہی اپنی دوست کو دیکھا تو وہ آنکھوں میں آنسو لئے محتشم کو ہی دیکھ رہی تھی لیکن اُس .. کے انداز سے کہیں سے بھی یہ نہ لگا کہ وہ اس سب پر حیران ہے

"کیا لگتی ہے وہ دو ٹکے کی لڑکی تیری ہاں..؟؟ "

..وہ آپے سے باہر ہوتے محتشم کے چہرے پر غرائے

".. محبت ہے میری، عشق کرتا ہوں اُس سے سنا آپ نے "

محتشم بھی ان ہی کے انداز میں دھاڑے جس پر پیچھے کھڑی کانپتی سمیرا بیگم نے بیٹے کو باپ کے منہ آتے دیکھ خوف سے دل تھام لیا وہ مسلسل اپنی بہن کے سینے سے لگی رو رہیں تھیں..

" بے غیرت تجھے شرم نہیں آتی باپ کے سامنے اپنی آوارگی کا اس دھڑلے سے اعتراف کر رہا ہے.. "

ضمیر نے پوری قوت سے انکے منہ پر طمانچہ مارا.. یہ آج تیسرا طمانچہ تھا جو ایک ہی دن میں وہ کھا چکت تھے..

"ہاں..ہاں..کرتا ہوں میں عشق اُس سے جو کر سکتے ہیں کر لیں..مجھے مارنا چاہتے ہیں مار دیں..اچھا ہی ہو گا کہ میں مر جاؤں شاید مرنے کے بعد میری منتہا میرے ساتھ ہو.."

محتشم قرب سے چیخا جس پر وہ موجود تمام افراد کی سانسیں ایک لمحے کو تھم گئیں..

"آپ دونوں خاندانوں کی دشمنی نے، میری منتہا کو نگل لیا..ہماری محبت ادھوری رہ گئی صرف اور صرف آپ کی دشمنی کی وجہ سے باباجان.."

محتشم اس وقت اپنے آپ میں نہیں تھے جہانزیب چھوٹے کزن اور بھائی کی حالت دیکھ کر لب بھینچتے آگے بڑھے اور اُنہیں خود سے لگا کر سہارا دیا..

وہ اس کا دکھ سمجھ سکتے تھے کیونکہ اپنی محبت تو سینے میں دفن کر کے انہوں نے بڑوں کے فیصلے پر سر تسلیم خم کر دیا تھا اور شادی کی حامی بھر لی تھی لیکن

اب شادی کے ایک سال بعد ایک بچے کے ہوتے ہوئے بھی محتشم کا یہ حال دیکھ کر انکے پرانے زخم بے اختیار ہرے ہو گئے.. محتشم کا درد انہیں اپنا درد لگ رہا تھا..

" بس کریں چچا جان، اُس کا حال تو دیکھیں کیا آپ کو کہیں سے بھی وہ لگ رہا ہے سوالات کے جواب دینے کی حالت میں.. "

جہانزیب نے سر کو تاسف سے ہلاتے ہوئے کہا اور محتشم کو اپنے ساتھ لگائے حویلی کے اندرونی سمت بڑھ گئے..

" میری بات کان کھول کر یہاں موجود سب ہی لوگ سن لیں اب دوبارہ اس بات کا ذکر حویلی میں کوئی نہیں کرے گا.. بھابھی بیگم آپ محتشم کے لیے کوئی لڑکی دیکھیں اس سال ہی اُس کی شادی کرنی ہے.. "

ولی سہگل نے اپنی بات سنجیدگی سے کہی اور وہاں سے نکل گئے جس کے بعد ایک ایک کر کے سب ہی خاموشی سے اپنے کمروں میں جا بند ہوئے، اس خاندان کا شیرازہ جلد بکھرنے والا تھا..

■ ■ ■

" اتنی جلدی ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے کی کیا ضرورت تھی تمہیں؟؟ "
سیہان اُس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھتا ہوا فکر مندی سے کہنے لگا..

" ایک دن اور رک جاتی تو اور بہتر محسوس کرتی تم.. "
آئیلین نے مسکرا کر اُس کو دیکھا اور خاموشی سے اُس کے ساتھ چلتی رہی..

بی اماں ان سے پہلے ہی اندر موجود آئیلین کے لیے اُس کا روم تیار کروا رہیں تھیں..

" ..ایک دن کیا ایک گھنٹے مزید اور وہاں رُکتی تو گھٹن سے مر جاتی میں "

کھلی فضا میں سانس لیتے ہوئے اُس نے طمانیت بھرے انداز میں کہا، اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی وہ ..

"..اچھا بس کرو ہر بات میں مرنے مارنے پر تل جاتی ہو تم تو لڑکی "

.. سیہان نے تیوری چڑھا کر کہا جس پر آئیلین سر جھٹک کر مسکرا دی

" .. سیہان "

نرمی سے اُس کا نام پکارتے ہوئے وہ ایک دم رک گئی اپنے ساتھ اُس نے سیہان کی دھڑکنوں کی رفتار کو بھی روک دیا تھا یوں اس طرح اُسے پُکار کر ...

" کیا تم میرا ساتھ ہمیشہ دو گے ؟؟ "

سر اٹھائے اُس کی آنکھوں میں براہ راست جھانکتے ہوئے وہ آہستگی سے بولی،
سیہان کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی آئیلین کی سنجیدگی اُسے
.. تشویش کے ساتھ ساتھ خوف میں بھی مبتلا کر گئی تھی

" .. مرتے دم تک دوں گا "
اپنا خوف پسِ پشت ڈال کر شہد رنگ دھوپ کے سبب چمکتی آنکھوں میں
.. محبت کا جہاں سموئے وہ بھاری آواز میں بولا

" .. وعدہ کرو مجھ سے "
آئیلین نے اپنی صاف شفاف گلابی ہتھیلی اُس کے سامنے کی جس کو بغیر کچھ سوچے سمجھے سیہان نے تھام لیا.. آئیلین جانتی تھی کہ اگر سیہان کو صارف کے فاصلے کے بارے میں بتا دیا تو وہ اُس کا ساتھ کبھی نہیں دے گا، وہ اپنے دوست سے اچھی طرح واقف تھی کہ کبھی بھی وہ اپنے ہاتھوں سے اُسے

اندھے کنویں میں نہیں دھکیلے گا تبھی اُس نے نکاح کے بارے میں سیہان سے کسی قسم کا کوئی تذکرہ نہ کیا البتہ اُس کا ساتھ بے شک لازمی درکار تھا آئیلین کو..

"وعدہ کرو کہ زندگی کے ہر مقام پر جب کبھی مجھے تمہاری ضرورت ہوئی تم میرے ساتھ کھڑے ہو گے.."

آئیلین اعتبار کی دوڑ تھامنا چاہتی جب کہ وہ پوری رسی ہی اُس کے حوالے کر چکا تھا، آئیلین چوہان اُس سے اُسکی جان بھی مانگتی تو بھی شیخ سیہان کامل جان دینے میں کوئی دریغ نہ کرتا..

"میں وعدہ کرتا ہوں زندگی کے ہر موڑ پر مجھے تم اپنے ساتھ پاؤ گی، بغیر کسی غرض بغیر کسی مطلب کے.."

سیہان نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے حد سنجیدگی سے کہا وہ اُس کو دیکھنے کے دوران پلکیں تک جھپک نہیں پا رہا تھا یہ سوچ کر کے اگر انہیں جھپک لیا تو اس حسین منظر کو مختصر کر دے گا وہ ..

" I'm glad to have you by my side.. "

(.. میں مطمئن ہوں تمہارے ساتھ کے باعث)

مسکراتے ہوئے وہ آسودگی سے گویا ہوئی اور سیہان کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتی آگے بڑھنے لگی جواباً وہ بھی مسکرا دیا.. زندگی نے رشتے اچھے نہیں دئے تو کیا ہوا ایک جان نچھاور کرنے والا وفادار دوست ضرور دیا تھا جو ہزاروں رشتوں پر بھاری ہوتا ہے ..

" ..اب ایک اور کام کر دو میرا "

آئیلین نے معصومیت سے فرمائش کی جس پر سیہان کا بس نہیں چلا کے اپنا دل نکال کر اُس ماہ جبیں کی ہتھیلی پر رکھ دے، وہ بے پناہ محبت کرتا تھا اُس سے..

" میرا ہاتھ چھوڑو اور جاؤ کوئی اور کام کرو.. عجیب مجھے بیمار محسوس کروا کر پاگل ہی کر دیں گے یہ دونوں.. "

آئیلین نے انداز بدل کر منہ بسورتے ہوئے، اُس کے ہاتھ پر اپنے ناخن چبھو کر اپنا ہاتھ اُسکی گرفت سے آزاد کروالیا.. بی اماں اور سیہان ضرورت سے زیادہ خیال رکھ کر اُسے مستقل کوفت میں مبتلا کئے جا رہے تھے..

" تم ویسے بھی پاگل ہی ہو ہمیں ضرورت نہیں ہے تمہیں پاگل کرنے کی.."

سیہان نے قدرے اونچی آواز میں آئیلین کو دیکھتے کہا جو اپنا ہاتھ فضا میں جھٹکتی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی ..

" بولو تو آجاو سہارا دے دوں تمہیں ..؟ "

.. سیہان نے مسکرا کر اُسے چڑایا

" اپاہج نہیں ہوں میں، اور اب چلتے پھرتے نظر آؤ یہاں سے کل سے مستقل تمہارا چہرہ دیکھ کر اکتا گئی ہوں میں .. "

آئیلین کی جھنجھلاہٹ بھری آواز پر سیہان کا فلک شگاف قہقہہ بے اختیار تھا ..

" ہاں تو میں کونسا مر رہا ہوں تمہاری ہرنی جیسی آنکھوں پر .. جا رہا ہوں اللہ حافظ .. "

سیہان نے آنکھیں گھما کر سادہ سے انداز میں کہا اور گھر سے باہر نکل آیا، کوئی اُس کے دل سے پوچھتا کہ جن بنفشی آنکھوں کے حسین نظارے کو چھوڑ آیا ہے انہیں وہ پوری رات بخوابی میں گزار کر بھی دیکھ سکتا ہے..

اپنے خیالات پر خود ہی تھک کر مسکراتے ہوئے اُس نے گھنے بالوں میں نہ سمجھی سے اُنگلیاں چلائیں اور فون پر آریس کو کال ملانے لگا ویک اینڈ تھوڑا پر سکون ہو کر گزارنا چاہتا تھا وہ..

■ ■ ■

" صارف صاحب میں اتنے عرصے سے چپ چاپ آپ جو کہتے تھے کرتی رہی، آپ نے مجھے کہا کہ آپکو آئیلین کی پل پل کی خبر چاہیے تھی میں نے وہ کیا.. آپ نے کہا میں آئیلین کے متعلق آپ کو ہر بات بتاؤں میں نے بتائی.. آپ نے مجھے کہا کہ اُسکی ماں کے بارے میں اُسے یہ بتاؤں کہ وہ چھوڑ

کر چلی گئی تھی اُسے بچپن میں، میں نے وہ بھی کیا.. آپ نے اپنی شادی پوشیدہ رکھنے کا کہا میں نے کیا مگر اب مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب.. آئیلین کا حق ہے کہ وہ حقیقت جان لے... جان لے کہ اُسکی ماں اچھی نہیں تھی اور آپ بظاہر جیسے نظر آتے ہیں ویسے نہیں.. اپنے باپ کی محبت حاصل کرنا اُس کا حق ہے صارف صاحب اور آپ کا بھی.. "

بی اماں پھٹ پڑیں وہ کب سے خاموشی اختیار کیے صارف چوہان کا دیا ہوا ہر حکم بجالا رہیں تھیں مگر اب ان کی برداشت نے جواب دے دیا...

" نصرت بی بی آئیلین کو کبھی نہیں پتا چلنا چاہیے کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں.. اگر اُسے پتا چلا تو وہ مزید دور ہو جائے گی مُجھ سے جیسے اُسکی ماں ہو گئی تھی.."

صارف چوہان قرب سے آنکھیں میچتے ہوئے بولے، وہ اُس بے وفا سے اب بھی عشق کرتے تھے اتنی اچھی بیوی ہونے کے باوجود بھی جوان سے عمر میں کافی چھوٹی تھی..

" ..آئیلین اپنی ماں جیسی نہیں "

بی اماں نے نم آنکھوں سے اُس بے بس انسان کو دیکھا جو زندگی میں اتنا آگے بڑھنے کے باوجود بھی دور کہیں رہ گیا تھا ..

" نہیں ہوگی لیکن میری قسمت اب بھی وہ ہی ہے لہذا آپ اُسے کچھ نہیں بتائیں گی.. "

صارف نے نظریں پھیر لیں.. وہ اپنی بات پر ہنوز قائم تھے..

" ..آپ جانتی ہیں میں اپنی بیٹی سے محبت کرتا ہوں.. ہے ناں "

سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے انہوں نے ان سے سوال کیا، وہ جانتے تھے آئیلین کو شادی کے لیے دل سے رضامند وہ ہی کر سکتیں تھیں ..

" بخوبی واقف ہوں .. "

" تو پھر آپ کو میرا ایک کام کرنا ہو گا .. آپ اصفہان سہگل کے لیے آئیلین کو راضی کریں .. میں جانتا ہوں وہ شخص ایک نمبر کا شاطر اور مطلب پرست انسان ہے لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آئیلین کی حفاظت صرف اور صرف وہ ہی کر سکتا ہے، اُس جیسا مضبوط اور مستحکم مرد پورے پاکستان میں اس وقت کوئی اور نہیں .. فی الحال جو فیصلہ غلط لگ رہا ہے آگے جا کر وہ بالکل ٹھیک ثابت ہو گا، مجھے یقین ہے .. "

صارف نے پر امید انداز میں کہا ..

" مگر حفاظت کی کیا ضرورت ہے، میں ہوں اور آپ بھی ہیں باقی تمام ملازمین بھی .. "

بی اماں نے فوراً جواز پیش کیا، سیہان کے علاوہ وہ کسی اور کو آئیلین کے ساتھ تصور نہیں کر سکتیں تھیں..

"زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے نصرت بی بی.. اور آخر کب تک وہ ملازمین کے سہارے رہتی رہے گی، آپ جانتی ہیں پچھلے دنوں اُسے کوئی تنگ کر رہا تھا جس نے سیہان کو اور آپ کو اغواء کروانے کی بھی دھمکی دی اُسے، آئیلین نے ایف آئی آر بھی درج کروائی اُس کے خلاف لیکن ہمیں کچھ نہیں بتایا.. ایف آئی آر والی بات بھی پاکستان آنے پر مجھے اصفہان نے خود بتائی اُس کا ایک جاننے والا تھانے میں کام کرتا ہے تبھی اُسے معلوم ہوا.. "

صارف نے غیر مرائی نکتے کو گھورتے ہوئے تمام بات ان کے سامنے رکھ دی..

"یا اللہ خیر اتنا سب ہو گیا اور ہمیں پتا بھی نہیں چلا.. لیکن صارف صاحب
ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس لڑکے اصفہان ہی نے آئیلین کو دھمکایا ہو.. "
آئیلین کا دو تین دن قبل والا برتاؤ یاد کرتے ہوئے اُس نے دل پکڑ لیا لیکن
اس خوفزدہ کیفیت میں بھی وہ کافی پتے کی بات کر گئیں، وہ ایک دور اندیش
خاتون تھیں..

" مجھے ایسا نہیں لگتا خیر آگے بھی نہ جانے کیا کیا ہوتا رہے گا جو آئیلین ہمیں
پریشان نہ کرنے کے خاطر چھپائے گی اس لئے میرے بعد اُسے ایک مضبوط
سہارے کی ضرورت ہو گی جو اصفہان سہگل سے بہتر اور کوئی نہیں ہو
سکتا.. "

انہوں نے حتمی انداز میں کہا..

" سیہان کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا؟؟ "

بی اماں نے وہ سوال کر ہی دیا جو انہیں کافی عرصے سے پریشان کیے ہوئے

.. تھا

" سیہان ایک بہت اچھا لڑکا ہے مگر مجھے لگتا ہے اصفہان سے زیادہ بہترین نہیں ہو گا وہ آئیلین کے لیے.. میں اس فیصلے پر دل سے مطمئن ہوں اور "...ایک باپ اپنی بیٹی کے لئے کبھی بھی ایک غلطی فیصلہ نہیں کر سکتا

ان کی اس بات سے تو بی اماں کو اتفاق کرنا پڑا، اگر صارف چوہان کا دل مطمئن .. تھا تو یقیناً ان کے اس فیصلے میں اللہ ہی کی مصلحت شامل ہو گی

" .. ٹھیک ہے میں آئیلین سے بات کروں گی "

بی اماں نے رضامندی ظاہر کر دی لیکن اندر ہی اندر ان کا دل سیہان کے لیے .. تڑپ رہا تھا، سیہان کی خاموش محبت کی گواہ جو تھیں وہ

■ ■ ■

عدیل بھیا کیا آپ مجھے ٹیلیفون دیں گے میرا ہاتھ نہیں جا رہا اسٹینڈ "

".. تک

علی نے کچن میں آکر عدیل کو مخاطب کیا جو کچن ٹیبل کے گرد بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا ہفتے کو اُسکا ناشتہ یوں ہی ایک دو بجے کے درمیان ہوا کرتا تھا، علی کی بات سن کر وہ فوراً مسکراتا ہوا ناشتہ چھوڑ کر اُس کے ساتھ کچن سے باہر نکل آیا ..

" .. علی بیٹا آپ کیا اپنے ڈیڈ کو کال کرو گے، میں ہی کال ملاء دیتا ہوں "

عدیل نے آزاد کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا جس پر علی نے اُسے فوراً روک دیا ..

".. نہیں .. نہیں عدیل بھیا .. یہ نمبر ڈائل کر دیں "

علی نے اُس کی طرف پنجوں کے بل کھڑے ہوتے ہوئے ایک چٹ بڑھائی ..

" یہ کس کا نمبر ہے علی ؟؟ "

.. عدیل مسکرایا

".. یہ میری فیری ہیں ناں، انکا نمبر ہے "

علی نے پرجوش ہو کر جواب دیا.. اُس کی بات سن کر عدیل کے ہونٹوں سے .. مسکراہٹ یکدم غائب ہو گئی

عدیل میں دو پہر تک واپس آجاؤں گا اگر علی کسی فیری سے بات کرنے کی " .. ضد کرے تو، کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دینا بس بات نہیں کروانا اُس کی فیری سے "

آزاد کی ہدایت عدیل کی سماعتوں میں گونجی جس کے بعد وہ سوچنے لگا کہ علی .. کے سامنے کیا بہانہ بنائے

علی پتا نہیں کیوں آپ کی فیری کا نمبر بزی جا رہا ہے.. ہم بعد میں ٹرائے کر "
" ..لیں گے

عدیل نے نا سمجھی سے بہانہ بنایا اور کارڈ لیس واپس اسٹینڈ پر رکھ کر اُسکا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر لان میں چلا آیا جہاں آزاد کی گاڑی کار پورچ میں داخل ..ہونے کی آواز آئی تھی

" ...السلامُ علیکم ڈیڈ "

ایناره سے ملنے کے بعد اُس میں یہ بہت بڑی تبدیلی آئی تھی کہ وہ اب ہیلو وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کیا کرتا تھا.. ڈارک بلو کُرتا شلوار اور سرمئی ویسٹ کوٹ میں ملبوس گاڑی سے اترتا آزاد بیٹے کو اپنی سمت دوڑ کر آتا دیکھ ..آسودگی سے مسکرایا

"..وعلیکم السلام ڈیڈ کی جان "

..جھک کر علی کو اپنے مضبوط بازوؤں میں بھرتے ہوئے اُسے گود میں اُٹھالیا

" ڈیڈ کیسے ہیں آپ ؟؟ "

علی کے عجیب سے سوال پر آزاد نے مسکراتے ہوئے بھنویں اچکا کر
استفہامیہ نظروں سے پیچھے کھڑے عدیل کو دیکھا جس نے ناسمجھی سے
.. کندھے اچکادئے تھے

" میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہو ؟؟ "

.. آزاد نے علی کا گال چوم کر پوچھا

میں بھی ٹھیک ہوں.. فیری نے مجھے سکھایا تھا کہ کسی سے ملنے پر انکو سلام "
".. کرنا چاہیے اور پھر انکی طبیعت بھی پوچھنی چاہیے

علی کا جواب سن کر وہ بمشکل مسکرا سکا، اینارہ اچھی تو بہت تھی مگر اُس کے بیٹے
.. کے لئے نہیں

" ..اچھی بات ہے، چلواب ہم دونوں ساتھ بیٹھ کر کارٹونز دیکھیں گے "

آزاد مسکرا کر علی کا دھان بٹانے کے خاطر اُس کے ہمراہ ٹی وی لاونج میں ..آگیا

ڈیڈ ہم کارٹون بھی دیکھ لیں گے مگر ابھی مجھے فیری سے بات کرنی ہے، " " ..لینڈلائن سے ان کے نمبر پر کال نہیں ہو رہی

علی کو وہ اب بھی یاد تھی، بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے آزاد نے عنابی لب سختی سے بھینچ لئے..اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح ایناره کا خیال علی کے ..ذہن سے نکالے

" ..علی آزاد.. میری بات سنئیے گا اب "

گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرتا وہ سنجیدگی سے دھیمے لہجے میں گویا ہوا.. علی اپنی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں کھولے حیرانگی سے باپ کا سپاٹ چہرہ دیکھ رہا تھا..

" ڈاکٹر اینارہ نے آپ کی جان بچائی، یہ واقعی ایک قابل ذکر بات ہے لیکن اس کے بعد آپ کا ان کے گھر جانا، ان سے بات کرنے کی ہر وقت زد کرنا.. ان سے ملنا یہ سب ٹھیک نہیں ہے میرے بیٹے..."

آزاد نے تحمل سے کہتے ہوئے علی کا گال نرمی سے سہلایا، ابھی کی تھوڑی بہت تکلیف آگے ہونے والے سانحے سے کئی گناہ بہتر تھی..

" مگر ایسا کیوں ڈیڈ؟؟ "

علی نے لاعلمی سے استفسار کیا..

" کیونکہ وہ آپ کی کچھ نہیں لگتیں.. "

آزاد کا لہجہ خود بخود سخت ہو گیا، وہ پہلی بار بیٹے سے اس ٹون میں بات کر رہا تھا، علی نے اُسے بے یقینی سے دیکھا ..

" ڈیڈ.. کیا کسی کی کیئر کرنے کے لیے اُس کا کچھ لگنا ضروری ہوتا ہے ؟؟ "

اپنی طرف سے تو اُس نے نہایت بچکانہ سوال کیا تھا مگر اس بچکانہ سوال کا اس شخص کے پاس کوئی جواب نہ تھا جو مشکل سے مشکل تر سوالات کے جواب دے کر کئی لوگوں کے مجموع کو قائل کرنا جانتا تھا ..

" علی آزاد اس وقت پوائنٹ یہ نہیں ہے.. پوائنٹ یہ ہے کہ آپ اب ڈاکٹر اینارہ سے بات نہیں کرو گے.. "

آزاد نے نرم مگر قطعی لہجے میں کہا اور علی کی بے یقین نگاہوں سے بمشکل اپنی نظریں ہٹا لیں ..

" مگر کیوں ڈیڈ ؟؟ "

علی نے روہانسی آواز میں پوچھا ..

" کیونکہ میں کہہ رہا ہوں .. "

آزاد نے ایک بار پھر سختی اختیار کی ..

" ڈیڈ.. فیری میری مام نہیں ہوسکتیں کیا؟؟ "

علی نے پر امید لہجے میں استفسار کیا.. اُس کے سوال پر آزاد سٹپٹا گیا تھا ..

" نہیں بیٹا ایسا نہیں ہوسکتا .. "

آزاد نے سرد سانس ہوا کے سپرد کی کسی اور کے بچے کی ماں کوئی نہیں بنتا..

اُس نے تلخی سے سوچا..

" کاش میری ماما ہوتیں وہ .. "

علی ایک بار پھر روہانسی ہوگیا ..

ایک بات بتاؤ کیا میں آپ کو اچھا نہیں لگتا یا میں پیار نہیں کرتا آپ سے ؟؟"
"

آزاد نے پیار سے اُس کو سینے سے لگاتے ہوئے پوچھا..

"ڈیڈ آپ دنیا کے بسٹ ڈیڈ ہیں.."
علی نے بے اختیاری میں کہتے ہوئے آزاد کا گال چوما جس پر آزاد آسودگی سے مسکرا دیا..
" تو بس پھر آپ کو میرے ہوتے ہوئے کسی اور کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے.."
علی کی آنکھوں سے آنسو ایک بار پھر رواں ہو چکے تھے..

" اچھا ڈیڈ پلیز آج لاسٹ ٹائم بات کروادیں میری فیری سے، پھر دوبارہ نہیں کروگا بات..

I promise.. "

.. علی نے زبردستی اپنے گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں کو صاف کیا

" Okay but this is one last time.."

آزاد نے اُس کو دیکھ کر پیار سے کہا اور علی کا گال چومنے کے بعد اینارہ کا نمبر ڈائل کر کے موبائل علی کے ہاتھ میں تھما دیا مگر وہ خود فکر و اندیشوں میں مبتلا اضطرابی کیفیت کے زیرِ اثر گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا، سیاہ آنکھیں ..تذبذب کا شکار تھیں

" Hello fairy... It's me, Ali Azad.."

علی نے اپنی آواز کو ہشاش بشاش بنا کر کہا، کہنے کو تو وہ پانچ سال کا تھا مگر زندگی ..کی تلخیوں نے ننھی سی عمر میں کافی سمجھدار بنا دیا تھا اُسے

"السلامُ علیکم سپر بوائے.. کیسے ہیں آپ؟؟ "
کال کی دوسری طرف موجود ایناره نے مسکرا کر کہا، آریس کے ساتھ واک کر کے آنے کے بعد اب وہ سویرا کے پروجیکٹ میں اُسکی ہیلپ کر رہی تھی جب سکرین پر چمکتے *آزاد صاحب* کے نام کو دیکھ کر جھٹ سے مسکراتے ہوئے اُس نے کال موصول کی..

" میں ٹھیک نہیں ہوں.. ڈیڈ نے مجھے آپ سے بات کرنے سے منع کر دیا ہے اور اب میں نہ آپ سے بات کروں گا، نہ ہی ملنے آؤں گا.. "
وہ محض پانچ سال کا بچہ تھا زیادہ دیر تک اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا تھا وہ.. دوسری طرف ایناره اُسکے رونے پر گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی..

" علی.. میری جان رونا بند کرو اور بتاؤ کہ ہوا کیا ہے؟؟ "

اینارہ کی آواز میں واضح طور پر پریشانی محسوس کی جاسکتی تھی جو بیٹے کو گود میں لئے خاموش بیٹھے آزاد نے بھی محسوس کی..

" بس میں آپ سے لاسٹ ٹائم بات کرنا چاہتا تھا،اب میں دوبارہ آپ کو تنگ نہیں کروں گا.. گڈ بائے.. "

علی نے اپنی بات مکمل کی اور بغیر کچھ سنے کال منقطع کر دی..

" Good job.."

آزاد نے خوش ہوتے ہوئے شدت سے اُسکا گال چوما..

" آج کا پورا دن ہم وہ سب کریں گے جو علی آزاد کہے گا.. ٹھیک ہے ؟؟ "

آزاد نے متبسم ہو کر کہا جس پر علی بھی رونے کے درمیان دکھی دل سے مسکرادیا البتہ بیٹے کی ایسی حالت نے اندر ہی اندر اُسے گہری تشویش میں مبتلا کر دیا تھا..

■ ■ ■

" مجھے تو فہان بھائی پر یقین ہی نہیں آرہا انہوں نے ہاں کیسے کر دیا یار، ورنہ تو پچھلی بار ایونٹ تک میں جانے سے منع کر دیا تھا یہ تو پھر ٹور ہے.. "

مائسہ نے ہاتھ میں تھامے پاپکورن کھاتے ہوئے حیرت سے کہا وہ کل سے مسلسل بس اس ہی قسم کی گفتگو کر رہی تھی ..

" یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا، جب تک میں اسلام آباد کے ایرپورٹ پر لینڈ نہیں کروں گی اس وقت تک یقین آئے گا ہی نہیں مجھے .. "

داریاء مبہم ہنسی کے درمیان گویا ہوئی.. وہ دونوں اس وقت ڈھیر ساری ضد کرنے کے بعد اصفہان ہی کے ساتھ شاپنگ مال آئیں تھیں کے نارتھرن ایریاز کے حساب سے شوز اور کپڑے لینے ہیں انہوں نے.. اصفہان کی ایک ضروری کال آگئی تھی جس کے نتیجے میں وہ چند لمحوں قبل ان سے دور چلا گیا

اور بس پھر کیا تھا داریاء اور مائسہ کو تو موقع مل گیا تھا فہان بھائی کے بارے

میں گاسپ کرنے کا...

"یار سوچوں ناں کتنا مزہ آئے گا ناران کی ہری بھری خوبصورت وادی میں

میں اور تم ہاتھ پکڑ کر گھومیں گے یہاں سے وہاں.. آنسو جھیل کے کنارے

بیٹھ کر باتیں کریں گے ہم.. پھر ہم جب سیف الملوک جائیں تو کیا پتا تمہیں

وہاں تمہارا شہزاد سیف الملوک مل جائے داریاء جو تمہیں اپنے ساتھ ان

وادیوں، ان بہاروں میں گم کر لے.. "

مائسہ کسی خواب کے زیرِ اثر دھیمی مدھر آواز میں کہہ رہی تھی جب کہ داریاء

اُسکا چہرہ حیرت سے دیکھتی یہ سوچنے لگی کہ کیا کوئی دماغ کا اسکرو وغیرہ تو

ڈھیلا نہیں اس کا..

" دیکھو میری دوست جہاں تک تم نے کہا ناں آنسو جھیل پر بیٹھ کر باتیں کرنی ہیں میں اُس سب کے لیے تیار ہوں لیکن یہ جو بعد والا سین ہے ناں یہ تم اپنے لئے سوچو کہ تمہیں تمہارا سیہان مل جائے وہاں.. میرے پاس بادشاہ موجود ہے تو مجھے کیا ضرورت کسی عام سے شہزادے کی.. "

داریاء کے لہجے میں واضح طور پر فخر اور غرور محسوس کیا جا سکتا تھا اور وہ کرتی بھی کیوں نہ اُس کا بھائی اُس کا غرور، اُس کے مان کا پورا حقدار تھا..

" ریہ ہر شہزادی کی زندگی میں ایک بادشاہ ہوتا ہے جو یا تو اُسکا باپ ہوتا یا بھائی مگر شہزادی کو زندگی بھر ایک شہزادے کی ضرورت رہتی ہے، جو اُس کے دکھ درد بانٹ سکے، اُسے سمجھ سکے، اُس سے محبت کرے اور ہر گھڑی اُس کے آگے سائبان بنا کھڑا رہے.. "

مائسہ کی باتیں سو فیصد درست تھیں مگر داریاء کے پلے ان میں سے ایک لفظ بھی نہ پڑ سکا..

" میرے جو بھائی ہیں ناں وہ یہ سب کر لیتے ہیں میرے ساتھ بلکہ شاید اس سے بھی کئی گناہ زیادہ.. مجھے نہیں ضرورت کسی اور کی.. تم جاو گی ناں سیف الملوک ہم دونوں مل کر تمہارے لئے دعا کریں گے کہ تمہیں مل جائے تمہارا شہزادہ.. "

داریاء نے مائسہ کے کندھے پر بازو پھیلا کر اُس کو خود سے لگا لیا اور اب وہ دونوں ایلیویٹر کی جانب بڑھ گئی تھیں، کچھ شاپنگ ابھی بھی رہتی تھی ان کی..

" کہتے ہیں کہ جھیل سیف الملوک جادوئی ہے، وہاں رات کے کسی پہر بیٹھ کر دعا مانگی جائے اگر اپنی محبت کے امر ہونے کی تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول کر دیتے ہیں، میں تو وہاں ضرور دعا مانگوں گی کہ میری محبت امر ہو جائے.. لیکن ریہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ نہ جانے رات کا کونسا پہر ہو تو میں نے ایسا کرنا ہے

کہ جس رات ہم وہاں روکیں گے میں پوری رات بیٹھ کر دعا مانگوں گی اللہ تعالیٰ سے .. "

..مائسہ کے چہرے پر اس وقت الوہی سی چمک تھی

داریاء نے اُسے حیرت سے دیکھا محبت کے بارے میں جو سن رکھا تھا تو کیا وہ سب ٹھیک تھا؟؟ کیا محبت اس ہی پاگل پن کا نام ہے کہ ایک نظر کسی کو دیکھا بغیر اُسے جانے، بغیر اُسے سمجھے حتی کہ بغیر یہ بھی جانے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے بھی یا نہیں اُسکی الفت میں گرفتار ہو گئے اور اُس کے حصول کے لیے دعا کرنے لگے.. یہ تو سراسر گھاٹے کا سودا ہوا.. داریاء نے برہم ہو کر سوچا اُسے بے اختیار غصہ آیا تھا مائسہ پر جس کا اظہار ابھی وہ کرتی ہی کہ مائسہ ..یکدم ہلکی آواز میں چیخی

"...داریاء وہ دیکھو پروفیسر خانزادہ...اور...اور "

مائسہ کی حالت اشتیاق کے باعث غیر ہونے لگی زبان سے اگلے الفاظ بھی ادا نہ ہو پائے جب داریاء نے گومگو کی کیفیت میں مبتلا اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا..

اسکائے بلو پولو ٹی شرٹ اور گرے جو گرپینٹز میں ملبوس بھورے بال آج معمول سے ہٹ کر ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے تھے، وہ اپنے برابر چلتے شخص کی بات پر مسکراتا سر نفی میں ہلانے لگا بھوری آنکھیں مسکرانے کے سبب چھوٹی ہوئیں..

"..واہ بھئی یہ اتنے نارمل بھی نظر آسکتے ہیں "
داریاء نے عام سے انداز میں اُس کو کسی سے بات کرتے دیکھ کر متبسم لہجے میں خود کلامی کی.. ورنہ تو یونیورسٹی میں ہر وقت گردن میں سریا ہوتا ہے موصوف کے اُس نے کندھے اچکا کر سوچا...

" خانزادہ انسانوں کی طرح کسی سے بات کرتا نظر آرہا ہے یہ حیرت کی بات ہے مگر اتنی بھی نہیں کہ تم ہکلانا ہی شروع کردو.. "

کیونکہ وہ اس وقت یونیورسٹی میں نہیں تھی اور بقول آر یس کے ہی کہ لیکچر ہال کے باہر میں آپ سب کا دوست ہوں تو داریاء نے بھی کسی دوست کی طرح ہی اُسے مخاطب کیا وہ اپنے نام کی ایک ہی تھی ..

" میں... وہ.. سیہان.. "

مائسہ جو کسی طلسم کی کیفیت میں مبتلا سن کھڑی اپنے پیچھے آنے والے لوگوں کا راستا روکے ہوئی تھی کہ جیسے ہوش میں نہ ہو.. داریاء نے عقب میں ہوتی چہ میگوئیاں سن کر مائسہ کا بازو کھنچا اور اُس کو ساتھ لے کر آگے بڑھ گئی ..

جبکہ دوسری طرف مائسہ کی ساکن آنکھوں کی پتلیاں اب بھی بلیک لانگ سیلیوز لوز ڈینم شرٹ کے نتیجے وائٹ ٹی شرٹ اور ڈارک بیلو جینس میں ملبوس سیہان پر ٹکیں تھیں جو آریس سے بات کرتا ہوا سیدھے ہاتھ کی بھاری شہادت کی انگلی سے شہد رنگ ہلکی داڑھی میں چھپی اپنی jawline سہلاتا نہ جانے کیا کیا کہہ رہا تھا..

دو ملاقاتیں ہو جانے کے بعد آج پہلی بار اُس نے سیہان کو ایسے عام سے حالیے میں دیکھا تھا جو اس طرح اُس کے دل کی ناتواں دھڑکنیں مزید منتشر کر گیا تھا.. مائسہ اُسکی مسکراہٹ میں اتنی دور کھڑی ہونے کے باوجود بھی کھو سی گئی.. آریس کی جگہ وہ اپنے آپ کو اُس کے ساتھ چلتے ہوئے تصور کرنے لگی..

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے لڑکی.. اپنے ہوش میں آؤ.. "

خواب تو سارا تب ٹوٹا جب داریاء نے اُسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا.. مائسہ یکلخت سٹپٹا کر سیدھی ہوئی..

"یہ کیا مذاق ہے داریاء.."

غصے سے کہتے ہوئے داریاء کے ہاتھ اُس نے اپنے کندھوں سے دور جھٹکے..

" مذاق میں نہیں مذاق تم کر رہی ہو لڑکی.. ایسے سن ہو گئی تھی اچانک کے جیسے موت کا فرشتہ دیکھ لیا ہو.."

داریاء اب بھی آنکھیں پھاڑے مائسہ کو گھور رہی تھی جو سرخ چہرہ لئے قدرے خفیف نظر آنے لگی..

" اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے میں بس تمہیں دیکھا رہی تھی کہ وہ ہیں سیہان.. "

Levi's کے آؤٹلٹ میں داخل ہوتے سیہان اور آریس مائسہ نے نیچے کی طرف اشارہ کیا.. وہ دونوں اس وقت سیکنڈ فلور کی ریلنگ سے لگیں نیچے فرسٹ فلور پر موجود ان کی موجودگی سے یکسر غافل سیہان اور آریس پر نظر رکھے ہوئے تھیں...

" ویسے ہے تو اچھا.. لمبا بھی ہے شاید جم بھی جاتا ہوگا خانزادہ جیسا ہی لگ رہا ہے پیچھے سے.. "

داریاء نے سیہان کی دراز قامت دیکھ کر تبصرہ کیا، ان دونوں لڑکوں کا قد کاٹھ واقعی مشابہ تھا..

" میں بات کر کے آؤں اس سے ؟؟ "

داریاء کو نہ جانے کیا سوجھی وہ ہونٹ کاٹ کر مسکراتی ہوئی آگے بڑھی کہ مائسہ نے اُس کا بازو فوراً تھام لیا..

" نہیں.. نہیں کیا تم پاگل ہو، اس قسم کی کوئی بے وقوفی نہیں کرنا فہان بھائی آ گئے تو فالتو میں مسئلہ ہو جائے گا.. "

مائسہ نے خوفزدہ ہو کر کہا جس پر داریاء نے جھنجھلا کر اپنی سبز سنہری آنکھیں گھمائیں تھیں..

" کچھ نہیں ہوتا اور بھائی ابھی نہیں آئیں گے کچھ وقت لگ جائے گا انہیں میسج بھیجا ہے انہوں نے مجھے.. بھئی مجھے اس سیہان سے ہر حال میں بات کرنی ہے آج، میں بھی تو سنو آخر کیسی آواز ہے اسکی جو ہر وقت تم تعریفیں کرتی ہو.. آجاو کچھ نہیں ہو گا میں بس جا کر کوئی بھی بات کر لوں گی تم باہر کھڑی رہنا.. "

داریاء نے گرمجوشی سے کہا اور تیز قدم اٹھاتی واپس ایلیویٹر کی سمت بڑھ گئی..

" بھائی پہلے تو سوچ لے کے تجھے لینا کیا ہے.. عجیب بندہ ہے زنانیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے تو نے.. "

سیہان جو آریس کے پیچھے کھڑا اُس کو دیکھ رہا تھا بالآخر جھنجھلا ہی گیا، پچھلے ایک گھنٹے سے وہ اُس کے ساتھ خوار ہو رہا تھا جو شاپنگ کرنے میں عورتوں سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گیا تھا..

" تو چپ چاپ کھڑا رہ، اچھا ہے تیری پریکٹس ہو جائے گی آگے کے لیے.. "

آریس نے سرسری انداز میں مسکرا کر کہا اور سامنے ائیل پر لگیں جینس دیکھنے لگا..

" بھائی میرے والی تجھ سے بہت کم ہے، لینہ کے ساتھ شاپنگ پر جاتا ہوں قسم خدا کی وہ بندی اتنی دیر نہیں لگاتی جتنی تو لگا رہا ہے.. "

سیہان نے جل کر کہا بغیر اس بات پر غور کیئے کے اُس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑی لڑکی کے چہرے پر سے مسکراہٹ یہ سب سن کر یکدم غائب ہو چکی ہے ..

" تُجھے انتظار کرنا ہے تو کر نہیں تو نکل... دماغ نہیں چاٹ ابھی میرا .. "

آریس نے بدلحاظی سے کہا اور سیہان کو پیچھے دھکا دیا چونکہ وہ ڈھیلا کھڑا تھا تو اپنے پیروں پر قابو نہ رکھ سکا جس کے باعث وہ پیچھے گم سم کھڑی لڑکی سے بری طرح ٹکرایا ..

" بھائی دیکھو تو صحیح عجیب .. "

آریس کو غصے سے گھورتا ہوا وہ دُوسری طرف مڑا تو دیکھا کہ پرپل شارٹ لوز شرٹ اور لائٹ بیلو بوٹ کٹ جینس میں ملبوس گلے میں وائٹ اسٹالر ڈالے

سنہرے کندھوں پر جھولتے بالوں والی لڑکی دوزانو بیٹھی زمین پر گرے پاپکورنز جلدی جلدی سمیٹ رہی تھی..

" I'm really sorry for this.."

سیہان جھنجھلا کر اب بھی اپنی شاپنگ کی جانب متوجہ آریس کو دیکھتا دوزانو اُس کے سامنے بیٹھ گیا اور پاپکورنز اُٹھانے میں اُس کی مدد کرنے لگا.. وہ جو اُسکی بات سن کر سکتے کی کیفیت میں مبتلا ہوچکی تھی سیہان کی نرم آواز پر جھکا سر اُٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جس کی آواز اور بات کرنے کا انداز واقعی مختلف تھا..

اگر اُسکی دوست پسند کرنے لگی تھی اس شخص کو تو شاید اس میں کچھ غلط بھی نہ تھا، وہ شخص چاہے جانے کے قابل تھا مگر اب... اب کیا ہوگا؟؟

داریاء نے گلابی ہونٹ بے دردی سے کاٹتے ہوئے سوچا وہ مسلسل مائسہ اور سیہان کے متعلق سوچتی ہوئی سیہان کے جھکے سر کو دیکھے جارہی تھی جو ندامت میں مبتلا انجانے میں کی ہوئی اپنی غلطی کا مداوا کر رہا تھا، مگر کیا وہ اُس دن غیر ارادی طور پر کی گئی اپنی غلطی کا مداوا کر سکتا تھا جب اُس نے سڑک کنارے گاڑی روکی تھی جس کی زد میں کسی کا وجود تو نہیں البتہ ایک معصوم لڑکی کا دل ضرور آیا تھا..

داریاء کی آنکھیں خود بخود سرخ ہو گئیں جیسے ان میں کسی نے مرچیں بھر دیں ہوں مائسہ کی معصوم خواہشات اُسکے ذہن میں باز گشت کرنے لگیں تھیں..

"...کیا ہو "

آریس کو اب ہوش آیا کہ سیہان اُس کے ساتھ نہیں ہے جس پر وہ بے ساختہ پیچھے پلٹا تو دیکھا کہ سیہان نیچے بیٹھا کچھ کر رہا ہے جبکہ اُس کے سامنے بیٹھی لڑکی کوئی اور نہیں اُسکی سائیکو پاتھ سٹوڈنٹ داریاء سہگل ہے جو مسلسل سیہان کو کسی ہونق کی طرح گھورے جا رہی ہے.. آریس کو دفعتاً شدید غصہ آیا ان دونوں پر ..

" میری وجہ سے آپ کے پاپکورن ضائع ہو گئے.. "

سیہان نے کھڑے ہوتے ہوئے پاپکورن کا باکس اُس کی جانب بڑھایا، اُس کو دیکھ کر داریاء بھی خود پر بمشکل قابو پاتی کھڑی ہو گئی ..

" کوئی بات نہیں میں کھا نہیں رہی تھی انہیں ویسے بھی.. "

داریاء نے سیہان کی آنکھوں میں براہ راست دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا..

سیہان نے چونک کر ہیزل گرین کانچ سی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا، داریاء کی آنکھیں کسی بہت اپنے کی یاد دلا گئیں تھیں اُسے ..

" .. چلیں یہ تو اچھی بات ہے میں ڈسٹ بن میں پھینک آتا ہوں انہیں "

سیہان نے مسکرا کر کہا اور سر کو ہلکی سی جنبش دینے کے ساتھ آؤٹلٹ سے باہر نکل گیا.. اُس کے باہر نکلتے ہی داریاء اُس کی طرف پلٹی اور سیہان کی چوڑی پشت لب بھینچے دیکھنے لگی، وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ مائسہ کو اب یہ سب کیسے بتائے گی ..

" کیا جانتی ہو تم سیہان کو پہلے سے ؟؟ "

آریس جو خاموش کھڑا داریاء کی باڈی لینگویج کا بغور جائزہ لے رہا تھا تنہائی میسر آتے ہی خود کو پوچھنے سے باز نہ رکھ سکا، آواز میں جلن اور اشتعال واضح محسوس کیا جاسکتا تھا جس کو پوشیدہ رکھنے کے لئے نرم انداز اختیار کیا گیا اُس کی جانب سے ..

داریاء نے اپنے عقب سے آنے والی مانوس بھاری آواز پر گردن موڑ کر خود سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑے شخص کو دیکھا جو اس گھڑی خاصی دلچسپی سے اُس پر ہی نظریں ٹکائے ہوئے تھا...

نگاہوں کا بے اختیار جان لیوا تصادم ہوا بھوری آنکھیں سوالیہ تاثر لئے سرخ ہوتی سبز سنہری آنکھوں میں چھپے تمام بھید آشکار کرنے کے درپے تھیں.. داریاء کے حلق میں کانٹے چبھنے لگے ایک تو مائسہ کی پریشانی اوپر سے سامنے کھڑے شخص کی گہری نظریں اُس کی ذہنی صلاحیتیں مفلوج کرنے لگیں..

" آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

آپ سے تم اور پھر تم سے آپ تک کا سفر پہلے کی طرح خاصا مختصر تھا، آریس دو قدم آگے بڑھتا بے انتہا نرمی سے سرگوشی کی صورت گویا ہوا اور اپنے اور اُس کے درمیان قائم فاصلوں کو قدرے کم کر گیا.. لہجے میں فکر اور بھوری

آنکھوں میں پریشانی بخوبی دیکھی جاسکتی تھی.. داریاء اس کرم نوازی پر حیران ہونے کے بجائے سر کو نفی میں ہلا گئی شاید وہ اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی تھی ..

" کیا ہوا ہے ؟؟ "

جو گنا چنا فاصلہ تھا دونوں کے درمیان وہ بھی مٹاتے ہوئے آریس داریاء کے عین مقابل آکھڑا ہوا اُس کے وجود سے اُٹھتی آفٹر شیو اور مردانہ کولون کی مخصوص متاثر کن مہک داریاء کے اعصاب جھنجھلانے لگی ..

وہ داریاء کی سحر انگیز نم آنکھوں میں اپنا عکس واضح طور دیکھ سکتا تھا، ان آنکھوں میں ٹھہرا قرب نہ جانے کیوں اپنے دل میں اترتا محسوس کرنے لگا آریس یکلخت اُس کا دل متمنی ہوا کہ سامنے کھڑی لڑکی کی آنکھوں میں منجمد انسو اُسکے رخساروں پر پھنسلیں جن کو وہ اپنی اُنگلیوں کی پوروں پر فوراً چن لے مگر کچھ خواہشات محض خواہشات ہی رہ جاتیں ہیں ...

"..آپ سے مطلب "

داریاء یکدم ہوش میں آتی سٹپٹا کر فوراً سیدھی ہوئی اور بدتمیزی سے کہہ کر آگے بڑھ گئی جس پر آریس نے مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں، احساسِ توہین کے باعث جبڑے خطرناک حد تک تن گئے.. ایسا لگ رہا تھا کہ کسی نے ٹھنڈا ٹھار پانی اُس کے چہرے پر انڈیل دیا ہو..

" کہاں گئی وہ لڑکی ؟؟ "

سیہان جب واپس لوٹا تو آریس لال بھبوکا چہرہ لئے ضبط کے گھونٹ پیے وہاں تنہا کھڑا تھا..

" میں نے پوچھا نہیں اُس سے کہ کہاں جا رہی ہو، وہ دیکھ وہ رہی تجھے اتنی دلچسپی ہے تو جا کر پوچھ لے.. "

آریس نے ایک ایک لفظ چبا کر اشتعال انگیز لہجے میں دور جاتی داریاء کی طرف اشارہ کر کے کہا اور آؤٹلٹ سے باہر نکل گیا ..

"عجیب پاگل شخص .. بات تو سن .."

سیہان اُس کو گھورتے ہوئے نا سمجھی سے سر کھجاتا اُس کی جانب پیش قدمی کر گیا .. آریس کے بے مقصد غصے کی وجہ سمجھ نہ سکا تھا وہ ..

■ ■ ■

" تمہیں جو بھی بات کرنی ہے جلدی کرو، میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے ساتھ بیٹھ کر وقت یہاں ضائع کروں .."

الیہ نے بھنویں چڑھا کر جھنجھلاہٹ کا اظہار کیا گویا زبردستی یہاں آکر بیٹھی ہو ...

"دیکھیں میڈم مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے اپنا وقت برباد کرنے کا، کام آپکا ہی ہے اور فائدہ بھی آپ ہی کو ہو گا تبھی میں یہاں ہوں.."

ماہا بھی اپنے نام کی ایک ہی تھیں فوراً تنک کر بولیں بر حال اپنے سامنے ملک کی مایہ ناز ماڈل کو بیٹھے دیکھ وہ حیران تو تھیں مگر اپنی حیرانگی ظاہر نہ ہونے دی..

"خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے یقیناً اس میں تمہارا بھی کوئی مفاد ہو گا بغیر کسی وجہ کے کوئی کسی کی مدد نہیں کرتا.."

الیہ نے نخوت سے کہا اور اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا شام کے چار بجے اس عام سے کیفے میں رش نہ ہونے کے برابر تھا..

"میر افائدہ اتنا بڑا نہیں جتنا آپ کا فائدہ ہو گا، آپکی اس لڑکی سے جان چھوٹ جائے گی اس سے زیادہ اور کیا چاہیے آپ کو.."

ماہا رازداری سے بولیں جس پر الیہ نے خاموش ہوتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی ..

" ہمم! ٹھیک ہے اب ایسا کرو کہ مجھے بتانا شروع کرو کہ کرنا کیا ہے .. "
الیہ بے صبر ہونے لگی جس پر ماہا اپنا تیر نشانے پر لگتا دیکھ مسکرائیں ..
" دیکھیں ہمیں جو کرنا ہے جلد از جلد کرنا ہے .. ہمارے پاس ایک ہفتے یا شاید اُس سے بھی کم وقت ہے جس کے اندر اندر ہمیں اینارہ کا کھیل ختم کرنا ہو گا .. "
ماہا نے الیہ کو خبردار کیا ..

" وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن تمہیں اینارہ کا کھیل ختم کر کے کیا ملے گا؟؟ "
الیہ نے آنکھیں سکیڑ کر سوال کیا جس پر ماہا تذبذب کا شکار ہوئیں تھیں ..

"میرا ایک اکلوتا بھائی ہے جس پر وہ چڑیل دورے ڈال رہی ہے تبھی مجھے
اُس سے جان چھڑانی ہے.."

ماہا نے حقارت سے کہا.. انسان بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں اپنی سوچ سے کچھ بھی عکس کر کے اُس کو حقیقت گردان لیتے ہیں جب کہ اس کے بالکل برعکس ویسا ہوتا بھی نہیں ہے جیسا ہم سوچ رہے ہوں..

"یعنی یہ لڑکی پروفیشنل ہے ان معاملات میں.."

الیہ نے طیش میں آتے ہوئے مٹھیاں بھینچ لیں، غصہ اتنا تھا کہ اگر وہ سامنے ہوتی تو منہ ہی نوچ ڈالتی اُسکا..

"ہاں بالکل ٹھیک کہا آپ نے.. خیر اب میری بات غور سے سنیں.. دو دن بعد میں آپ کو ایک میسج کروں گی آپ نے مجھ سے رابطہ نہیں کرنا میں خود آپ سے رابطہ کروں گی.. آپ ہمارے گھر آئے گا اور خُوب تماشا لگائے گا..

اینارہ کو وہ سب باتیں کہیں گی آپ جو اُس نے کی بھی نہ ہو.. ہر طرح کا غلط اور گھٹیا الزام لگانا ہے اُس پر آپ نے.. "

..الیہ اُس کی باتیں بغور سنتی ہوئی سفاکی سے مسکرائی

" زبردست.. "

الیہ ماہا کی شیطانی ذہنیت سے قائل ہوئے بنا نہ رہ سکی ہونٹوں کا احاطہ اب بھی اُس ہی سفاکیت بھری مسکان نے کیا ہوا تھا..

" میں آپ کو اپنے گھر کا ایڈریس میسج کر دونگی.. اور آپ سمجھ گئیں ناں کہ کیا کرنا ہے آپ کو.. "

ماہا نے فکرمندی سے استفسار کیا، ذرا سی بھی غلطی ان کے تمام کیے کرائے پر پانی پھیر سکتی تھی..

بے فکر رہو تماشہ مجھ سے بہترین دنیا میں اور کوئی کر ہی نہیں سکتا.. اور "
".. ایڈریس بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود آجاؤنگی

ٹیبل پر رکھے اپنے سرخ سن گلاسز آنکھوں پر چڑھاتی وہ ایک ادا سے کھڑی ہوئی اور باہر جانے والے راستے کی سمت مڑی جب ماہا گھبرا کر فوراً کھڑی ہوئی تھی ...

" .. سنیں.. آپ کو کیسے پتہ کہ ہمارا گھر کہاں ہے ؟؟ الیہ میڈم "
ماہا نے قدرے اونچی آواز میں اُس کو پکارا مگر الیہ محض ہاتھ کا اشارہ کرتی کیفے سے باہر نکلتی چلی گئی جس کو دیکھ کر ماہا نے منہ بسورا تھا ..

ہونہہ ! نہ جانے اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے.. ویسے اسکا شوہر وہ ہی ہے " ناں.. ایم این اے آزاد سہگل جو ابھی الیکشن میں سیٹ بھی جیتا تھا.. ہاں شاید ".. وہ ہی ہے

ماہانے الیہ کو ریڈ ٹویوٹا میں بیٹھتے دیکھ کر سوچا ابھی چند دنوں قبل ہی نیوز میں اُسکے اسکینڈلز سر گرم تھے تبھی مشہور ہوا تھا کہ الیہ جبین نامور سیاستدان آزاد سہگل کی بیوی ہے ..

" ویسے ماننا پڑے گا تمہیں اپنا رہ ہاتھ ایسی اونچی جگہ مارنے کی کوشش کی ہے لیکن سدا افسوس تمہارا پالا مجھ سے پڑا ہے اتنا بہترین انتظام تمہارا ہر گز نہیں ہونے دوں گی آج ہی نرگس آپا سے بات کر کے کسی طلاق یافتہ بڑی عمر کے آدمی کا رشتہ تلاش کرتی ہوں جس حد تک بدنام تم ہو گی تمہیں یہ بھی مل جائے تو بھی غنیمت جاننا اور میرا احسان ماننا تم .. "
کندھے پر اپنا بیگ درست کرتی وہ کرسی پیچھے دھکیل کر اٹھ کھڑی ہوئی اور کیفے سے باہر نکل گئی ..

ماہا کی نفرت ایناره سے بے بنیاد تھی در حقیقت یہ نفرت شدید حسد کے مرہونِ منت تھی.. دونوں بھائیوں کی بہن کے لیے بے پناہ محبت انہیں شادی کے شروع دنوں سے کھلتی رہی، اکثر واجد بھی بہن کی محبت میں بیوی سے زیادتی کر جاتے جس کی وجہ سے ماہا ایناره سے رقابت محسوس کرنے لگیں جو دھیرے دھیرے جلن پھر حسد اور پھر شدید نفرت میں بدل گئی کہ اب اُس سے جان چھڑانے کے لیے وہ کسی بھی حد سے گزر جاتیں..

کچھ لوگ کبھی بھی یہ سمجھ نہیں پاتے کہ ہر رشتے کا ایک الگ مقام، ایک الگ حیثیت ہوتی ہے.. ایک مرد کی زندگی میں جو بیوی ک مقام ہے وہ بہن نہیں لے سکتی اور جو بہن کی جگہ ہے وہ بیوی کے لیے غیر موزوں ہو گی لیکن اس کے باوجود وہ ایک دوسرے سے حسد کر کے اپنی اور خود سے جڑے رشتوں کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں اور بالآخر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا آشیانہ اجاڑ دیتے ہیں..

■ ■ ■

پیشنٹز سے فارغ ہو کر وہ کچھ لمحوں پہلے ہی اپنے روم میں آ کر بیٹھی تھی، آنکھیں موندے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے وہ اب بھی علی کی باتوں پر غور و فکر کر رہی تھی کہ آخر کیوں آزاد نے اس سے بات کرنے سے منع کیا ہے علی کو..

" کہیں وہ بھی مجھے ویسا ہی تو نہیں سمجھ رہے جیسا ان کی مسز سمجھتیں ہیں.. " ایناره نے ہونٹ کاٹنے کے درمیان پریشانی سے سوچا، اُس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا ماہا، احسن اور الیہ کے بعد اب تو اُسے یہ یقین ہو چلا تھا کہ ہر نئے ملنے والے کی اُس کے بارے میں کچھ ایسی ہی رائے قائم ہو جائے گی..

"لیکن اس طرح تو وہ علی کے ساتھ زیادتی کریں گے، اگر ان کو مجھ سے کوئی مسئلہ تھا تو وہ مجھے کہہ دیتے تاکہ میں علی سے خود ملنے سے انکار کر دیتی اس طرح ان کی پوزیشن علی کے سامنے خراب نہ ہوتی اور نہ ہی علی مجھے یاد کرتا.. یا شاید مجھے ان سے ایک ملاقات کرنی چاہیے ان کو بتانا چاہیے کہ میں ایسی نہیں ہوں جیسا وہ مجھے سمجھ بیٹھے ہیں ورنہ تو وہ اس طرح علی کے ساتھ غلط کر دیں گے.. "

اینارہ نے مضطرب ہو کر سوچا اور فوراً آگے بڑھ کر ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھایا..

" کیا میسج کر دوں انہیں؟؟ "

اینارہ نے خود سے سوال کیا..

" ہاں کر دیتی ہوں آزاد صاحب ایک معزز انسان ہیں وہ یقیناً میری بات سمجھیں گے.. "

اینارہ نے سر ہلا کر فیصلہ کیا اور میسج ٹائپ کر کے اُس کے نمبر پر بھیج دیا..

"السلامُ علیکم

آزاد صاحب اگر کل آپ مصروف نہیں ہیں تو کیا مجھ سے ملاقات کر سکتے ہیں علی کے متعلق مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے..

ڈاکٹر ایناره.. "

آزاد اپنی سٹڈی میں موجود ابھی کچھ ساعتوں قبل ہی کانفرنس کال ختم کر کے فریش ہونے جانے والا تھا جب لکڑی کی خوبصورت کافی ٹیبل پر رکھا اُس کا فون وائبریٹ ہوا.. سکرین پر چمکتا ڈاکٹر ایناره کا نام دیکھ کر پہلے تو وہ حیران ہوا لیکن پھر میسج میں لکھی تحریر نے اُسکے سنجیدہ عنابی ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھیر دی..

"وعلیکم السلام

..وقت اور جگہ ارسال کر دیجئے گا، میں حاضر ہو جاؤں گا

"..آزاد سہگل

اُس ہی کے انداز میں میسج بھیجنے کے بعد وہ فون واپس ٹیبل پر رکھ کر کُرتے کے بٹن کھولتا سٹڈی سے منسلک اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا..بیٹے کو تو ایناره سے ملنے سے منع کر دیا تھا مگر اب ایناره کے بھیجے ہوئے پیغام پر اُس کی ..اپنی روح سرشار تھی

مہذب انسان ہیں یہ یقیناً کوئی خاص وجہ ہو گی تبھی انہوں نے منع کیا ہو گا "

"..علی کو

آزاد کا میسج پڑھ کر ایناره نے دھیمی آواز میں خود کلامی کی اور ٹیبل پر رکھا اپنا سامان سمیٹ کر دوسری روٹیشن اسٹارٹ کرنے کے لیے روم سے باہر نکل ..گئی..اُسکی پر سکون زندگی میں عنقریب نیا طوفان آنے والا تھا

■ ■ ■

مائسہ جو دانتوں میں اُنگلی دبائے دور کھڑی داریاء کی حرکتیں مضطرب نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اپنی پشت پر کسی کے بھاری قدموں اور سحر آمیز پرفیوم کی مہک محسوس کر کے دانت پیستی ہوئی پلٹی کیونکہ وہ جانتی تھی یہ پرفیوم کون استعمال کرتا ہے..

"..یااللہ اب آپ ہی بچا سکتے ہیں "

مائسہ نے دل ہی دل میں خود پر اور دوست پر قل پڑھنے کے بعد ہونٹوں پر مصنوعی مسکراہٹ چسپاں کرلی.. بلیک بٹن اپ لانگ سیلیوز شرٹ جس کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کیئے شرٹ بے ترتیبی مگر ایک سٹائل سے اُس کی سرمئی چیک پرنٹ پینٹ کے اندر اڑسی ہوئی، ہمیشہ کی طرح شرٹ کے اوپری دو بٹنز کھولے گئے تھے.. اپنی ماحول پر چھا جانے والی شخصیت کے ہمراہ وہ مائسہ کی جانب مضبوط قدم اٹھاتا چلا آرہا تھا..

" کہاں تھیں آپ دونوں مائسہ مجھے لگا سیکنڈ فلور پر ہو.. داریاء کہا ہے ؟؟ "

اصفہان نے اُس کے نزدیک پہنچ کر ڈھیر سارے سوال ایک ہی سانس میں کر ڈالے.. سرمئی آنکھیں متفکر ہوئیں مائسہ کے بوکھلائے ہوئے چہرے کا جائزہ لے رہیں تھیں..

" وہ فہان بھائی ریہ کو وہاں ایک شوز پسند آ گئے تھے وہ لینے گئی ہے، میں تھک گئی تھی بس اس لیے یہاں بیٹھ گئی.. چلیں ہم چلتے ہیں اُس کے پاس.. "

مائسہ نے اُس کی نگاہوں سے گھبرا کر سفید جھوٹ کہا اور جلدی سے آگے بڑھی..

" کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹا، وہ آ گئی ہے.. "

اصفہان نے سامنے سے آتی داریاء کی طرف اشارہ کیا جو ان دونوں کو دیکھ کر اب نارمل ہو گئی تھی..

"اللہ کا شکر ہے.."

مائسہ نے دل ہی دل میں کہا اور داریاء کو دیکھا جس کی رنگت زردی مائل ہو رہی تھی اس وقت..

"شوز کہاں ہیں پرنسز؟؟"

اصفہان نے داریاء کے خالی ہاتھ دیکھ کر استفسار کیا...

"قریب گئی تو کچھ سمجھ نہیں آیا بھائی تبھی چھوڑ دیا.. چلیں گھر چلتے ہیں میرے سر میں درد ہو رہا ہے.."

داریاء نے مائسہ سے نگاہیں چُراتے ہوئے کہا اور اصفہان کا بازو تھام کر اُس کے سہارے آگے چلنے لگی..

وہ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ مائسہ کو کن لفظوں میں حقیقت بتائے گی شدید اضطراب اور بے چینی میں مبتلا تھی وہ اس وقت جو اصفہان اور مائسہ دونوں نے محسوس کر لیا مگر فل وقت خاموش ہی رہے..

■ ■ ■

You tell me, "Eat the whole cake, " it's what I deserve

Every time I take your lead, feels like a curse

And every time I try to stop, feels even worse

Baby, you're the devil I know

Devil I know - Allie X

ماتھے پر آئے پسینے کو اُلٹے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے اُس نے ٹریڈ مل کی رفتار مزید تیز کر دی اس وقت جم میں لوگ نہ ہونے کے برابر تھے عموماً وہ صبح فجر کی ازان ہونے کے فوراً بعد ورزش کرنے اس کمیونٹی فٹنس سینٹر آیا کرتی تھی تاکہ رش کم ملے..

بلیک ایتھلیٹ ویر میں ملبوس پیروں میں وائٹ چنکی جوگرز پہنے ہوئے تھے، سیاہ لمبے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے جو اس طرح مسلسل دوڑنے کے باعث ہوا میں لہرا رہی تھی اس وقت.. سفید رنگت بھی تیز خون کی گردش کی وجہ سے دہکتی سرخی مائل نظر آتی..

ابھی وہ مزید نہ جانے کتنی دیر یوں ہی دوڑ کر اپنی ذہنی مشکلات سے دور بھاگتی رہتی کہ اچانک جم کے پہلے سیکٹر کی لائٹس ٹک کی آواز کے ساتھ بند ہوئیں.. آئیلین کے برق رفتاری سے کارڈیو کرتے قدم یکلخت سست پڑنے لگے ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹریڈ مل کی رفتار کم کی اور گردن موڑ کر واپس شیشے کی دیوار سے دوسری جانب جم کے اُس خطے کو دیکھا جو تاریکی میں ڈوب چکا تھا..

" کون ہے وہاں ؟؟ "

جب آئیلین کے عین برابر والے سیکٹر کی بالکل اُس ہی طرح لائٹس بند ہوئیں تو اُس نے ہاتھ بڑھا کر ٹریڈ مل فوراً روک دیا اور اونچی آواز میں سوال کیا، اُس کا لہجہ اب بھی بے خوف تھا..

" مسٹر فاروق یہ کس قسم کی لائٹس انسٹال کی ہیں آپ نے ؟؟ جم کی فیس نا حق بڑھا رہیں ہیں آپ .. "

آئیلین نے آدھے سے زیادہ جم کو سیاہی میں ڈوبے دیکھ کر تشویش سے جم کے اونر کو پکارا کہ یکدم جس سیکٹر میں وہ کھڑی تھی وہاں کی لائٹس بھی بند کردی گئیں، اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ وہ گھپ اندھیرے کے بیچ و بیچ تناہ کھڑی تھی .. وہاں قبر کے جیسی تاریکی تھی ایک نقطہ بھی روشنی کا نہ ہو جیسے جس کی مدد سے وہ کم از کم ڈریسنگ روم میں جا کر لاکر میں رکھا اپنا بیگ ہی نکال لیتی تاکہ موبائل کی تو روشنی ہوتی وہاں ...

" Mr Farooq ?? Angela ?? Anybody there ?? "

آئیلین نے اندھیرے میں اندازاً بازو پھیلا کر راستہ تلاش کرنے کی سعی کی اور جم کے اونر اور اپنی فٹنس ٹرینر کو پکارا لیکن سب بے مقصد تھا، اُسے ایسا لگا

جیسے وہاں کوئی ذی روح ہے ہی نہیں جو اُس کی آواز سن سکے.. سر گزشت
..کے پیشِ نظر آئیلین کو بے چینی ہونے لگی اب

" ... کیا مصیبت ہے "
آئیلین کی جھنجھلاہٹ بھری مدھم آواز تاریکی میں گونجی وہ اپنے اندازے
سے آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک کسی فولادی چیز سے بری طرح ٹکرائی جس
..کے بعد اُس کے چہرے پر کسی نے تیز فلیش لائٹ سے روشنی ماری تھی

" کیا بدتمیزی ہے یہ ؟؟ "
آئیلین کی آنکھیں اُس سفید چبھتی ہوئی روشنی کے سبب چندھیا گئی جن پر
فوراً اُس نے ہتھیلی رکھی تھی.. فلیش لائٹ تھامے شخص نے یہ منظر
..قدرے دلچسپی سے دیکھا

" نیچے کرو فلیش لائٹ، کیا پاگل ہو تم ؟؟ "

آئیلین نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے جھنجھلا کر کہا اور فلیش لائٹ تھامے شخص کو دیکھنے کی کوشش کی مگر ایسا اس حال میں کرنا نہ ممکن تھا ..

".. یہ یقیناً وہ ہی ہے"

آئیلین کے ذہن میں اچانک وہ شخص آیا جو اُسے تنگ کیا کرتا تھا، ان نئی پریشانیوں میں اُسے تو یکسر فراموش کر چکی تھی وہ ..

اُس نے فوراً چالا کی سے ہاتھ بڑھا کر فلیش لائٹ تھامنی چاہی یہ ہی موقع تھا کہ وہ اُس کی شناخت کر لیتی مگر ایسا تو تب ممکن ہوتا نہ جب مقابل کوئی عام انسان ہوتا.. وہ تو جیسے کوئی جادوگر، کوئی غیب کا علم رکھنے والا تھا جو تاریکی میں بھی دیکھ سکتا ہو، آئیلین کے ہاتھ فضا میں بلند ہونے سے پہلے ہی وہ لائٹ بند کر کے دور زمین پر پٹخ چکا تھا ..

" ٹھہہ!!! "

بلند آواز سے کوئی چیز زمین بوس ہو کر چکنا چور ہوئی جس نے آئیلین کو بھی چونکا دیا، ورک آؤٹ اور پھر اس صورتحال کے باعث اُس کا حلق اور ہونٹ دونوں ہی خشک ہونے لگے کہ اچانک اندھیرے میں کسی نے اُس کے دونوں ہاتھوں کو سختی سے اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لے کر آئیلین کی پشت سے لگادئے اور ٹھنڈے پانی کی بوتل اُس کے ہونٹوں سے لگائی، نہ چاہتے ہوئے بھی آئیلین کو چند گھونٹ بھر کر حلق تر کرنا پڑا جس کے بعد حقارت سے اُس نے چہرا پھیر لیا تو اُس شخص نے بھی بوتل اُس کے ہونٹوں سے ہٹا کر دور اچھال دی اور اُس کے نرم گداز ہونٹوں کے کنارے پر چمکتی پانی کی بوند کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے سے خشک کر دیا.. اُس کے اس عمل پر آئیلین کے پورے وجود میں سنسنی خیز سرد لہریں اٹھنے لگیں تھیں..

" تم.. تمہارا... مسئلہ کیا ہے آخر؟؟ چاہتے کیا ہو مجھ سے تم؟؟ "

آئیلین ان ہی دستانوں میں مقید مضبوط ہاتھوں کا لمس خود پر محسوس کرتے بے بسی سے غرائی جس پر مقابل محظوظ ہو تھا چونکہ اُس کا مبہم قہقہہ آئیلین نے باآسانی سنا جس کا گلا وہ اگلے ہی سیکنڈ گھونٹ گیا...

" ..میرا مسئلہ تم ہو... صرف اور صرف تم، آئیلین چوہان "

اُس پراسرار شخص کی سرگوشی نما آواز جوں ہی آئیلین کی سماعتوں سے ٹکرائی اُس نے نئے سرے سے خود کو اُسکے جان لیوا شکنجے سے نکالنے کی کوشش کی..

" میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟؟ چھوڑو مجھے گھٹیا انسان، دور ہٹو... چھوڑو مجھے... "

آئیلین کی چیخ و پکار پورے تاریک و سنسان جم میں گونجنے لگی جب مقابل نے اُس کے ہاتھ چھوڑ کر سختی سے آئیلین کے ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی جما دی اور اُسے پیچھے دھکیلتے ہوئے عین فوم کی بنچ پر گرایا، اس سب میں اُس نے اس بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ آئیلین کو کسی قسم کی کوئی چوٹ نہ پہنچے..

اپنے آپ کو بے بس، اندھیرے میں کسی چیز پر سیدھا پڑے محسوس کر کے آئیلین نے فوراً واپس کھڑا ہونا چاہا مگر اب وہ کافی دیر کر چکی تھی کیونکہ مقابل اُس کے دونوں اطراف ہتھیلیاں جمائے گھٹنا آئیلین کی ٹانگوں کے درمیان بنچ پر موجود خالی جگہ پر ٹکاتا سایہ بنا اُس پر جھک کر پوری طرح قابض ہو گیا اُس پہ... اُس انجان شخص کے لباس سے اُٹھتی وہ ہی مخصوص تیز ترین پرفیوم کی خوشبو آئیلین کے اعصاب جکڑنے لگی..

" سنا ہے شادی کر رہی ہو تم؟؟ "

بھاری سنسنی خیز آواز اُس کے چہرے کے عین مقابل سنائی دی گویا اس شخص اور آئیلین کے درمیان بالشت برابر فاصلہ ہو..

"تمہیں اس سے کیا؟؟ میں جو بھی کروں.."
آئیلین حلق کے بل چیخی، بنفشی آنکھیں بے ہنگم طریقے سے کھولے وہ اندھیرے میں اُس شخص کے چہرے کے نقوش ٹٹولنے کی کوشش کر رہی تھی..

"تمہیں مجھ سے خوف نہیں آتا؟؟ اس وقت میرے صرف اور صرف میرے رحم و کرم پر ہو تم.."
اُس کے بھاری سرگوشیانہ لہجے میں غرور واضح محسوس کیا جاسکتا تھا، آئیلین کا دل چاہا ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ پر طمانچہ دے مارے تاکہ موصوف کو علم ہو جائے کہ کس حد تک خوفزدہ ہے وہ.. مگر مقابل ہاتھ اُٹھانے کی جگہ دیتا تو وہ

کچھ کرتی بھی.. اُس شخص کے فولادی بازو آئیلین کے کندھے چھوڑ رہے تھے..

"تمہاری بھول ہے کہ میں خوفزدہ ہو جاؤں گی تم سے.. اگر آج موت آنی ہے تو بھی صحیح، تمہارے ہاتھوں سے جان جائے گی تب بھی کوئی مسئلہ نہیں.."
آئیلین نے بے خوفی سے دھیمی آواز میں کہا جس پر مقابل متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا..

"اور عزت؟؟؟اُس کا کیا؟؟"
اُس نے ضرورت سے زیادہ بھاری لہجے میں کہا اور ایک بازو آئیلین کے برابر سے ہٹا کر اُس کی سفید بھیگی مرمریں گردن کی وادی میں بیچ و بیچ پڑا لاکٹ اپنی

شہادت کی انگلی سے سہلایا، اس لاکٹ کے نیچے ہی اُس کا من پسند شکار یعنی آئیلین کا بھور اتل موجود تھا..

آئیلین اُس کی بات سن کر حواس باختہ ہونے لگی جلتی پر تیل کا کام مقابل کی دہکتی تیز رفتار سانسوں نے کیا جو عین اُس کے کانپتے گلابی ہونٹوں میں پیوست ہو رہیں تھیں..

"...میں تمہارا منہ نوچ لوں گی گھٹیا انسان "

آئیلین نے فوراً تڑپ کر یہاں وہاں ہاتھ چلائے جس کے نتیجے میں اُس شخص کی آنکھوں پر لگے نائٹ ویزن گوگلز سے آئیلین کا ہاتھ ٹکرایا مگر اگلی ہی ساعت مقابل مبہم ہنسی کے درمیان اس کے بگڑتے تناسب کو انجوائے کرتا اُس کی دونوں کلائیاں تھام کر واپس بنچ سے لگا چکا تھا..

آئیلین کو اُس کی حرکتیں کسی کی یاد دلا رہی تھی جس کا یہاں یوں اس طرح ہونا نہ ممکنات میں سے تھا.. اصفہان سہگل جیسے امیر کبیر بزنس مین کو ایسی اوچھی حرکتیں کر کے کیا ملتا.. مگر اس سے ہوئی دونوں ملاقاتوں میں اصفہان کا رویہ کچھ اس ہی طرح کا تھا، وہ دو دفعہ ملا تھا اور دونوں مرتبہ کچھ ایسا ہی رویہ تھا اُس کا آئیلین کو بے بس کر دینے والا.. وہ سوچ میں پڑ گئی..

"تم شادی نہیں کرو گی... سمجھ آئی تمہیں.."

وہ خونخوار آواز میں اُس کے چہرے پر جھکتا آئیلین کے کان میں غرایا.. جس سے کچھ ہوتا نہ ہوتا مگر یہ تو واضح ہو گیا کہ وہ شخص اصفہان نہیں بلکہ کوئی اور ہے.. مگر کون؟؟ آئیلین نے لب بھینچ کر بے چینی سے سوچا اُس کا پورا جسم اُس شخص کے وجود سے اُٹھتی حدت کے بوجھ تلے لرز رہا تھا..

" تم صرف اور صرف میری ہو،اگر تم نے شادی کی تو تمہارے ہونے

والے شوہر کو جان سے مار دوں گا میں.. "

دھیما مگر زہر خندہ لہجہ استعمال کیا گیا جس سن کر آئیلین کو پہلی بار اچھا لگا.

" تم میرے ہونے والے شوہر کو مار دو گے؟؟ جان سے؟؟ "

آئیلین مسکرا کر اُس شخص کے کان میں سر گوشی کر گئی جو اُس کے ہونٹوں

کے بالکل برابر میں تھا..

" ایسی.... موت.. دوں گا.... کہ دنیا پناہ... مانگے گی اس موت سے.. "

مقابل نے اٹک اٹک کر بوجھل خمار زدہ بھاری لہجے میں کہا در حقیقت یوں

اس طرح آئیلین کا اُس کی سماعتوں میں رس گھولنا اُس کی دھڑکنیں منتشر

کر گیا تھا..

"تو پھر میں انتظار کروں گی تمہارا کل شام پانچ بجے..اُسے مارنا اور مجھے
حاصل کرلینا..میرے مسیحا.. "
آئیلین ایک بار پھر اُس کے کان میں آنکھیں بند کرتی متبسم سرگوشی کر گئی،
ان دو ملاقاتوں کے بعد وہ اصفہان سہگل سے اس حد تک ہی نفرت کرنے لگی
تھی کہ اُس کے مر جانے سے اُسے افسوس تو دور خوشی ہی ہوتی..

"ٹھیک ہے پھر انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی.. "
اُس شخص نے آئیلین کی کلائیاں آزاد کی اور سنجیدگی سے کہتا کھڑا ہو گیا..
وجود کا حصار کئے بوجھ کے ہٹ جانے پر آئیلین نے سکون کا سانس لیا..اور
ہولے سے آسودگی بھری مسکراہٹ نے اُس کے ہونٹوں پر اپنی چھاپ
چھوڑی تھی..

"ایک تیر سے دو شکار.. "

آئیلین نے دل ہی دل میں مسکرا کر خود کلامی کی.. اُس نے محسوس کیا تھا کہ دو بھاری قدموں کی چاپ لمحہ بہ لمحہ دور جا رہی ہے اُس سے.. پھر کچھ دیر بعد .. باری باری پورا جسم بھی روشنیوں میں نہا گیا

اچانک اس قدر روشنی بڑھنے پر آئیلین نے اپنی آنکھیں دونوں ہتھیلیوں سے رگڑیں..

" Ms Aileen, I'm really sorry..
مسٹر فاروق تو آج آئے ہی نہیں ہیں کسی کام کے سلسلے میں وہ آؤٹ آف اسٹیشن ہیں اور مجھے بھی کچھ دیر ہو گئی باہر صرف چند گارڈز تھے اور وہ سب شارٹ سرکٹ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے تھے.. آپ ٹھیک تو ہیں ناں ؟؟ "

اپنی ٹریزا اینجلا کی متفکر آواز سن کر آئیلین نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا اور اُس کے ہاتھ میں تھامی پانی کی بوتل لے کر ہونٹوں سے لگالی..

"تمہارا قصور نہیں ہے کوئی اس لیے تمہیں کچھ نہیں کہہ رہی، مسٹر فاروق کو آنے دو ان سے تو خود بات کرلوں گی میں.. "

آئیلین نے اُس کی بوتل واپس اُس کے ہاتھ میں دی اور ایک نظر جم کے اُس سیکشن میں ڈالی جہاں کچھ دیر قبل وہ انجان شخص اُس کے ساتھ تھا جو کل تک خطرہ لگتا تھا اُسے اپنے لئے مگر آج غیر یقینی طور پر وہ اُس انجان آدمی کو اپنا مسیحا بنا بیٹھی تھی..

آئیلین متبسم ہوتی ڈریسنگ رومز کی جانب بڑھ گئی اُسے جلد از جلد صارف چوہان کو یہ اطلاع دینی تھی کہ وہ شادی کے لئے تیار ہے اور کل ہی نکاح کرنا چاہتی ہے اصفہان سے..

■ ■ ■

بھول جاتا ہوں ملنے والوں کو
خود سے پھرتا ہوں بے خبر کتنا

اُس نے آباد کی ہے تنہائی
ورنہ سنسان تھا یہ گھر کتنا

وہ مجھے یاد کر کے سوتا ہے
اُس کو لگتا ہے خود سے ڈر کتنا

عادتیں سب بری ہیں محسن کی
اچھا لگتا ہے مگر وہ کتنا

محسن نقوی

وہ ایناره کے بتائے ہوئے وقت سے پہلے ہی کیفے میں بیٹھا اُس کا منتظر تھا، آسمانی رنگ کے کُرتے شلوار میں ملبوس جس کے اوپر کریم وائٹ کلر کی ویسٹ کوٹ پہنی گئی تھی، گھنے لہر-دار سیاہ بال نفاست سے سیٹ، آج تو سیاہ داڑھی کو بھی ہلکا سا تراشا گیا البتہ مونچھیں ویسی ہی تھی جو اُس کی شخصیت میں چار چاند لگا دیتیں، کُرتے کے کف میں آج اپنے پسندیدہ کف لنکز بھی لگائے تھے اُس نے الغرض کافی اہتمام سے تیار ہوا تھا آج آزاد سہگل جیسے مقابل کو فتح کرنے آیا ہو اپنی ایک ہی نظر سے ..

پر ٹائم دیکھا تو گھڑی کی citizen watch مضبوط کلائی پر بندھی سلور دونوں سوئیاں بارہ کے ہندسے پر ٹکیں تھیں جب سادے بلو تھری پیس

سوٹ میں ملبوس سلیقے سے اپنے سر پر ڈوپٹہ لئے جس کے بارڈر پر ڈارک بلو چھوٹے پھول کڑھائی ہوئے تھے، سفید بے داغ چادر جس پر رنگ برنگی پھولوں کی کڑھائی دور دور کی گئی تھی، اُس چادر سے اپنے کندھے ڈھانپے وہ کیفے میں داخل ہوتے ہی متلاشی نگاہوں سے آزاد کو تلاش کرنے لگی جو دوسری ہی نظر میں بھیڑ سے کچھ دور کھڑکی کے پاس پڑی کرسیوں پر بیٹھا نظر آیا ..

وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا خاصی مستقل مزاجی سے کہ نظروں کا تصادم ہونے پر مسکراہٹ کا تبادلہ کیا جس کے بعد اینارہ نے نظریں جھکا لیں مگر آزاد ہنوز اُسے دیکھتا رہا.. اُسے یونہی دیکھتے رہنا اچھّا لگ رہا تھا آزاد کو ..

".. السلامُ علیکم، معذرت خواہ ہوں میری وجہ سے آپ کو انتظار کرنا پڑا "

ایناره نے شرمندگی سے کہا، ایک نظر اُس کے دلکش چہرے پر ڈالنے کے بعد اُس کی بولتی نگاہوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اُس نے نظریں واپس جھکا لیں اور کرسی گھسیٹ کر اُس کے مقابل بیٹھ گئی..

" وعلیکم السلام کوئی بات نہیں، آپ ویسے بھی اپنے وقت پر آئیں ہیں البتہ میں دس منٹ جلدی آ گیا تھا.. "

آزاد نے حلق کھنکار کر بات کا آغاز کیا جس پر ایناره نے اُس کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا گویا پوچھ رہی ہوں کہ آپ کیوں آئے جلدی...

" میرا آفس یہاں سے قریب ہی ہے میٹنگ مکمل ہو گئی تھی تو سوچا پہلے ہی نکل جاؤں.. آپ کیا لیں گی چائے یا کافی ؟؟ "

وہ اُس کی بھوری آنکھوں میں ٹھہرا سوال بھانپ چکا تھا تبھی فوراً وضاحت دی.. اینارہ وہاں اُس سے بات کرنے آئی تھی ساتھ چائے پینا اُسے کچھ معیوب لگا..

"...اگر آپ نہیں پینا چاہتی تو"

آزاد اُس کا کترانا بھانپ گیا جس پر وہ پر خلوص لہجے میں بغیر برا مانے گویا ہوا، اینارہ کو اُس کی بے لوث پیشکش کو یوں رد کرنا ٹھیک نہیں لگا جبھی اُس کی بات بیچ ہی میں کاٹ دی..

"..چائے"

ایک لفظی جواب دے کر وہ مسکرانے کے بعد نظریں ٹیبل پر رکھے اُس کے مضبوط ہاتھوں پر مرکوز کر گئی، سیدھے ہاتھ کی لمبی شہادت کی اُنگلی میں اُسکی مخصوص سیاہ زمرد کی انگوٹھی بھلی لگ رہی تھی.. آزاد نے نیم تبسم ہونٹوں

پر سجائے ایناره کا گلابی میک اپ سے پاک چہره دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو پاس بُلا کر آرڈر دے دیا..

"..جی تو کہیں کیا بات کرنا چاہتی تھیں آپ "

وه ٹیبل پر ایک دوسرے کے اوپر رکھے اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھاتا قدرے آگے کو جھکا جس کے باعث جو متاثر کن بھینی بھینی خوشبو ایناره کو محسوس ہو رہی تھی وه اچانک تیز ہوتی اُس کے حواسوں پر چھانے لگی.. ایناره نے اُس سحر انگیز خوشبو کو لمبی سانس لے کر نہ چاہتے ہوئے بھی خود میں اُتارا اور سر واپس اُٹھالیا..

" آزاد صاحب میں آپ سے کہنا چاہتی تھی کہ جو کچھ آپ کی مسز نے مجھے اُس دن کہا تھا میں ہرگز ویسی نہیں ہوں.. میں بس علی کی محبت کا جواب

محبت سے دے رہیں ہوں اس کے علاوہ میرا دوسرا اور کوئی بھی مقصد نہیں ہے.."

اینارہ نے اُس کی سیاہ نرم تاثر خود میں سموئے چمکدار آنکھوں میں اپنی بھوری متفکر آنکھیں مرکوز کیے دھیمی آواز میں کہا اور خاموش ہو گئی چونکہ آزاد ویٹر کو ان کا آرڈر لاتے دیکھ چکا تھا تبھی خاموش رہا، ہونٹوں پر بکھیری مسکراہٹ کی جگہ اب سنجیدگی نے لے لی تھی جس کو دیکھ کر اینارہ سمجھی کہ وہ غصہ ہو گیا ہے اُس کی باتوں سے نتیجتاً وہ گود میں رکھے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر دوسرے ہاتھ کی اُنگلیاں اضطرابی کیفیت میں رگڑنے لگی...

ویٹر کے قریب آنے پر آزاد نے اُس سے دونوں کی چائے کا کپ لیا اور ایک اینارہ کے سامنے رکھنے کے بعد دوسرا اپنے مقابل رکھ لیا..

ڈاکٹر اینارہ پہلی بات یہ ہے کہ وہ خاتون اب میری مسز نہیں،دوسری " بات یہ کہ ان کے ساتھ زندگی کے پانچ سال گزارے ہیں میں نے،ان کی باتوں میں کتنی سچائی ہوتی ہے میں اس سے اچھی طرح واقف ہوں.. "

ویٹر کے چلے جانے کے بعد آزاد نے سنجیدگی مگر تحمل سے بات کرنا شروع کی..

" چائے پیجیۓ ٹھنڈی ہو جائے گی.. "

آنکھوں سے چائے کے کپ کی جانب اشارہ کرنے کے ساتھ اُس نے آہستگی سے کہتے ہوئے اینارہ کی گھبراہٹ کو قدرے کم کرنا چاہا ساتھ ہی خود بھی گرم چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا لیا اُسے چائے کچھ خاص پسند نہیں تھی مگر اینارہ کی پسند جان کر وہ چائے پینا چاہتا تھا..

بے مایہ دل کے خانوں میں محبت نے چپکے سے دستک دی تھی مگر محبت اُسے اپنے لئے لاحاصل لگی ہر بار.. آزاد نے اینارہ کی متفکر بھوری آنکھوں سے قصداً نگاہیں ہٹالیں جو اُس کے گرد تنگ حصار کھینچ رہیں تھیں، ایسا حصار جس سے نکلنا نہ ممکن ہو جاتا اُس کے لئے..

دوسری طرف اینارہ کو ایسا لگا کہ آزاد بھی اپنی بیوی کی باتوں پر یقین کر کے اُس کو وہ ہی سمجھ بیٹھا ہے جو باقی سب سمجھتے تھے، آوروں کی اپنے بارے میں رائے سے اُسے آج تک اتنا فرق نہیں پڑا تھا جتنا آج اُس انجان شخص کی رائے کے بارے میں محض سوچ کر پڑا.. نہ جانے کیوں اُس کا دل بے اختیار بہت اداس ہو گیا تھا.. آزاد کے کہنے پر نم ہوتیں آنکھیں جھکا کر اُس نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا لیا..

" تیسری اور آخری بات یہ کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں آپ نے محض میرے بیٹے سے محبت کی، اُس کی فکر خلوصِ دل کے ساتھ کی اور اُس کا خیال پوری سچائی سے رکھا تبھی وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے، ہر وقت آپ کو یاد رکھتا ہے.. وہ چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ رہے..اُسے آپ سے محبت اور آپ کی عادت ہو رہی ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ.. "

آزاد بولنے کے درمیان یکدم ٹھہر گیا، ایناره جو سانس روکے اُس کی باتیں سن رہی تھی آزاد کی بھاری سکون بخش آواز رک جانے پر بے چین ہوئی..

" کہ... "

ایناره نے ناشکیبا ہو کر سوال کیا، آزاد جو چائے کے گرم کپ میں سے نکلتی بھانپ دیکھ کر مناسب الفاظ تلاش کر رہا تھا اپنی بات مکمل کرنے کے لیے ایناره کی بے صبری پر اُسے دیکھنے لگا..

"..کہ آپ اُس کی ماں بن جائیں "

الفاظ تھے کہ کوئی صور، ایںارہ کو لگا اُس کے ارد گرد کی دنیا منجمد ہو گئی ہو اور صرف وہ اور آزاد ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ایک دوسری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے زندہ ہیں..ان لفظوں نے ایںارہ کی سماعتوں کو سن کر دیا..

" تو کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟ "

آزاد نے ایںارہ کی بھوری ساکن آنکھوں میں جھانکتے ہوئے آگے کو جھک کر قدرے مدھم لہجے میں استفسار کیا سیاہ آنکھیں اُس کو دیکھ کر الگ سے تمتما رہیں تھیں...ایںارہ ان آنکھوں میں اپنا عکس بے یقینی سے دیکھنے لگی اور فوراً ہوش میں آتی اُس کی کئے گئے سوال پر بدک کر پیچھے ہوئی اور کرسی دھکیل کر کھڑی ہو گئی..

آزاد ایناره کا لرزتا وجود، سرخ ٹمٹماتا چہرہ دیکھ کر زخمی سا مسکرایا.. کل سے جو سوالات ذہن میں بازگشت کر رہے تھے ان کا جیتا جاگتا جواب سامنے کھڑی ایناره کا حال تھا.. صحیح سوچا تھا اُس نے ایک پاکباز معصوم لڑکی کبھی بھی اپنی مرضی سے کسی اور عورت کی چھوڑی ہوئی جگہ نہیں لے گی..

ویسے اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو بھی محبت اور عورت دونوں کے معاملے میں وہ خاصا بدقسمت واقعہ ہوا تھا، ایک عورت جو پانچ سال اُس کے نکاح میں رہی اتنی کوشش کی کہ محبت نہ سہی، وہ بیٹے کے خاطر ہی اُس کے ساتھ خوشی سے رہتی رہے.. اُس کے خلوص، اُس کے پیار کو سمجھے مگر ویسا نہ ہو سکا اور اب زندگی کے بتیس سالوں بعد جب محبت ہوئی بھی تو ایک ایسی لڑکی سے جو لاحاصل تھی اُس کے لئے...

"نہیں ناں، تبھی میں نے علی آزاد کو منع کر دیا کہ وہ آپ سے بات نہ کرے..اس میں اُسکی ہی بہتری ہے اور شاید آپ کی بھی کیونکہ آپ دونوں کو ایک دوسرے کی عادت ہو جائے گی جس سے پیچھا چھڑانا دونوں کے لئے ہی مشکل ہو گا آگے جا کر.."

آزاد نے واپس کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا، نہ تو اب ان سیاہ آنکھوں میں چند لمحوں قبل جیسی الوہی چمک تھی نہ ہی لہجے میں وہ اپنائیت..ایناره اُس کی آگے کہی بات سننے کے بعد آنکھیں بند کر کے لمبی سانسیں لیتی خود کو پرسکون کرنے لگی اور واپس آزاد کے مقابل بیٹھ گئی اندر ہی اندر وہ اپنے ردعمل پر سٹپٹا بھی گئی تھی کہ آخر کیا ضرورت تھی اس قدر بوکھلانے کی بنا پوری بات سنے اُس نے غصے سے سوچا..

"لیکن آزاد صاحب یہی چیز ہم آرام سے بھی کر سکتے تھے، یہ سب تو بہت اچانک ہو گا علی کے لئے اس طرح اُسے زیادہ محسوس ہو گا میرا اُس سے دور جانا.. وہ تکلیف میں رہے گا.."

ایناره نے آزاد کی طرف دیکھ کر پریشانی سے کہا جس کی رنگت نہ جانے کس احساس کے تحت قرمزی ہونے لگی تھی..

"محبت جتنی پرانی ہوتی جائے اتنی ہی مضبوط ہوتی جاتی ہے، یہ انسان کے اندر تک اپنی جڑیں پیوست کر لیتی ہے جن کو نکالنا نہ ممکن ہو جاتا ہے اُس کے لئے.. اس وقت جو تکلیف وہ سہے گا قریب الیقین بے انتہا ہو گی اُس کے لئے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ اُسکا عادی ہو جائے گا اور ایک دن شاید ایسا بھی آئے کہ وہ یہ سب بھول جائے لیکن جو آپ کہہ رہیں ہیں اس طرح میرا بیٹا محبت کا دیا ہوا روگ سہہ نہیں پائے گا، بہت کم عمر ہے وہ.."

آزاد نے اپنی خالی مضبوط ہتھیلی کو گھورتے ہوئے ثقاہت سے کہا.. ایناره کا دل اُسکی باتیں سن کر بوجھل ہو گیا.. آزاد کی کہی باتیں تلخ ضرور تھیں مگر تھی سچائی پر مبنی ..

" مجھے.. میں آپ سے بے حد شرمندہ ہوں.. میں... آزاد صاحب.. علی کے ساتھ فاصلہ بنا کر رکھنا چاہیے تھا .. "

ایناره نے ندامت سے پُر لہجے میں کہا، اُس کی آنکھوں میں ٹھہری نمی آنسو بن کر اُس کے ملائم رخسار تر کرنے لگی، آزاد نے پژمردگی سے مسکرا کر اُسے دیکھا اُس کی آنکھوں سے گر کر بے مول ہوتے وہ موتی پہلے ہی بے سکون آزاد کے دل کو مزید رنجیدہ کر گئے ..

" آپ کو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مس ایناره، آپ نے وہ ہی کیا جو وقت کی ضرورت تھی.. پلیز آنسو صاف کیجئے اپنے .. "

آزاد نے لب بھینچ کر کہا اور اُس کے لرزتی پلکوں اور کانپتے ہونٹوں پر سے نظریں پھیر لیں.. ساتھ ہی اپنی ویسٹ کوٹ کی اندرونی جیب سے سفید مخمل کا رومال نکال کر اینارہ کی سمت بڑھایا..

" یہ لیجیے، میں نے استعمال نہیں کیا ہے یہ.. "
آہستگی سے کہتا وہ ترچھی نگاہوں سے اینارہ کے نازک نقوش دیکھنے لگا..

" بہت شکریہ... "
روہانسی سرگوشی نما آواز میں جواب دیتے ہوئے اینارہ نے آزاد کے ہاتھ سے وہ رومال لیا اور اپنی بھیگے رخسار اور نم آنکھوں کے کنارے صاف کرنے لگی..

" میں دوبارہ علی سے کوئی رابطہ نہیں کروں گی جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی کروں گی میں آزاد صاحب.. "

..آنسو پونچھنے کے بعد دھیمی آواز میں گویا ہوئی

اپنا استعمال شدہ رومال آزاد کو واپس کرنا اُسے کچھ معیوب لگا سو اُس نے وہ چپکے سے اپنے بیگ میں ڈال لیا لیکن آزاد کی تیز بغور اُسے تکتی نظریں یہ دیکھ چُکیں تھی.. مجھ سے اور میرے بیٹے سے منسلک ایک یاد تو آپ کے پاس ہونی ہی چاہیے ڈاکٹر ایناره وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے سوچنے لگا..

"..جیسا میں چاہتا ہوں ویسا آپ کر نہیں سکتیں "
..آزاد سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں بولا، نظریں جھکیں تھیں

"...جی "
ایناره اُس کی بات نہ سن سکی تبھی نا سمجھی سے استفسار کیا جس پر آزاد نے بنا کچھ کہے نفی میں سر ہلا دیا..

مجھے اب علی آزاد کو اسکول سے پک کرنے جانا ہے آپ چاہیں تو میں آپ "
" کو ہسپتال واپس ڈراپ کر دیتا ہوں ؟؟
آزاد نے وہ ہی اپنے مخصوص نرم لہجے میں سوال کیا، وہ جتنا بھی افسردہ ہوتا مگر اس سب میں ایناره ویسے بھی سب سے زیادہ بے قصور تھی اُس کے لئے دو زیادہ دیر وہ لا تعلق نہ رہ سکا اُس سے ..

نہ... نہیں.. میں خود چلی جاؤں گی آپ کا بہت شکریہ.. علی کا خیال رکھئے "
" .. گا اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ
ایناره نے اُس کو دیکھ کر بمشکل مسکرانے کی کوشش کی اور جلدی جلدی اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے نکل گئی.. اُس کے جانے کے بعد بھی ایناره کے پاس سے آتی منفرد مہک وہ اپنے گرد محسوس کر پا رہا تھا.. اُس کی سفید چادر کے آنچل کو کیفے کے دروازے سے غائب ہوتے دیکھ آزاد نے گہری سانس لی کچھ باتیں اور ملاقاتیں ہمیشہ ادھوری ہی رہ جاتی ہیں ..

ٹیبل پر پڑا چھوٹا سا نگ جو اینارہ کی کلائی میں ندھی گھڑی سے نکل کر گرا تھا .. آزاد نے اپنی اُنگلی پر اُٹھتے ہوئے اُسے ایک نظر دیکھا

" آپ کی محبت کے ساتھ ساتھ یہ چھوٹی سی نشانی بھی میرے ساتھ رہے گی.. "

خود کلامی کرتے ہوئے وہ نگ اُس نے احتیاط سے اپنے وائلٹ میں رکھ لیا اور گاڑی کی چابی ٹیبل سے اُٹھا کر کھڑا ہو گیا ..

اپنی طرف سے یہ ان دونوں کی آخری ملاقات تھی مگر اوپر والے نے ایک الگ پلاننگ کر رکھی تھی ان دونوں مخلص اور نرم دل اشخاص کے لیے.. اور بے شک اُس سے بڑا اور بہترین پلانر کوئی دوسرا نہیں ..

■ ■ ■

داریاء میں تمہیں کل سے کہہ رہیں ہوں مجھے بتادو آخر ایسا کیا ہوا تھا وہاں " جس کے بعد تمہاری طبیعت بھی خراب ہو گئی اور تو اور آج تم یونیورسٹی بھی نہیں گئی.. "

ایئرپلین میں اُس کی برابر والی نشست پر بیٹھی مائسہ نے ایک بار پھر وہ ہی سوال دہرایا جس سے داریاء نہ جانے کتنی دیر سے اپنا دامن بچا رہی تھی..

آدھے گھنٹے قبل اصفہان ان دونوں کو اپنی پرائیویٹ ایئر لائن میں سوار کروا کر تمام ہدایات ان کو دینے کے بعد داریاء اور مائسہ دونوں کے موبائل فونز میں لوکیشن ٹریکر انسٹال کیا اور وہاں سے چلا گیا، اُس کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا کہ داریاء کو ٹور پر بھیجے اوپر سے اُسکی طبیعت بھی کچھ خراب ہو گئی تھی اچانک جس کے پیش نظر اصفہان نے داریاء کو جانے سے منع بھی کیا مگر داریاء بضد تھی اور وہ اُس سے کیا ہوا وعدہ توڑ نہیں سکتا تھا سو اصفہان کو ہار ماننی ہی پڑی لیکن آج دوپہر یونیورسٹی جا کر ٹرپ کے لیے تمام فنڈز اور اپنی ذاتی پروپرٹی

میں آنے والے تمام ریزورٹس میں ان کی بکنگ کروانے کے بعد ہی وہ قدرے مطمئن ہو سکا ..

" سیہان مائسہ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میں نے کچھ بھی خاص نہیں سنا.. سیہان اور خانزادہ دونوں آپس میں دوست ہیں اور وہ عام سی ہی باتیں کر رہے تھے.. "

داریاء ویسے ہی ذہنی کشمکش میں گرفتار تھی اوپر سے مائسہ کے بار بار ایک ہی جیسے سوال کرنے کی عادت بالآخر وہ اکتا گئی ..

" تم نے سیہان کو میرا سیہان نہیں کہا؟؟ "

مائسہ نے نوٹ کیا کہ جب بھی وہ سیہان کو مخاطب کرتی تو "تمہارا سیہان" کہتی مگر آج داریاء نے ایسا نہیں کہا تھا ..

"... کیونکہ وہ تمہارا نہیں ہے مائسہ"

داریاء کا لہجہ خود بخود تیز اور تلخ ہو گیا جس پر مائسہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی جب کہ وہ خود بری طرح ٹھٹک گئی تھی ..

"میرا مطلب ہے کہ، سیہان ابھی تمہارے نام کے علاوہ تمہارے بارے میں جانتا ہی کیا ہے میرے خیال سے تمہیں اس سب کے بارے میں زیادہ نہیں سوچنا چاہیے ماہی .."

داریاء نے خاطر خواہ لہجہ نرم رکھتے ہوئے اپنا نقطہ نظر واضح کرنے کی کوشش کی ..

"... اوکے"

مائسہ ایک نظر دوست کے چہرے پر ڈالنے کے بعد سیدھی ہوتی جہاز کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی گہرے نیلے رنگ کے آسمان کے علاوہ جہاں کچھ اور دیکھا نہیں جا سکتا تھا ..

" کیا تم ناراض ہو گئی ہو مجھ سے ؟؟ "

داریاء نے مائسہ کو خاموش بیٹھے دیکھ نرمی سے سوال کیا، جانے انجانے میں وہ تلخ تو ہو ہی گئی تھی اُس کے ساتھ ..

" نہیں .."

ایک لفظی جواب آیا..

" تو میری طرف دیکھ کر بات کرو ناں .."

داریاء نے بچوں کی طرح شور کیا جس پر مائسہ نے ایک دکھ بھری نظر گردن موڑ کر اُس پر ڈالی اور واپس چہرہ کھڑکی کی جانب موڑ لیا ..

" ماہی مجھے معاف کر دو، مجھے ویسے نہیں کہنا چاہیے تھا.. "

داریاء نے فوراً روہانسی لب و لہجے میں کہا.. وہ جن سے محبت کرتی تھی ان کو خود سے روٹھا نہیں دیکھ سکتی تھی ..

" معافی مانگنے کی ہر گز ضرورت نہیں تم نے جو کچھ بھی کہا تھا ٹھیک ہی کہا تھا.. "

مائسہ نے اُس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا مگر اس مسکراہٹ میں پوشیدہ قرب داریاء دیکھ سکتی تھی..

" وہ میرے نام کے علاوہ کچھ اور نہیں جانتے میرے بارے میں اور شاید کبھی جان بھی نہ سکیں.. "

مائسہ کی بات پر داریاء نے فوراً نفی میں سر ہلایا..

" کیا ہو گیا اگر وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے تو میری دوست میں کیا کمی ہے دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی ہے یہ، وہ اسے بھی پسند کرنے لگے گا.. "

داریاء نے پر اعظم انداز میں سوچا، وہ نادان تھی، اس بات سے نہ واقف کہ محبت ایک بار ہو جائے تو مشکل ہی ہے کہ دوبارہ ہو.. داریاء سہگل اس سب

سے واقف ہوتی بھی کیسے محبت، عشق اور پیار ان سب خرافات سے دور دور تک کوئی واسطہ نہ تھا اُس کا...

وہ سیہان کی باتیں سن کر یہ ہی سمجھی تھی کہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے اور بات پسند کی حد تک ہی ہوتی تو کوئی مشکل نہ تھی مگر شیخ سیہان کامل آئیلین چوہان سے محبت کرتا تھا، خاموش محبت، محبت کی وہ قسم جو سب سے زیادہ جان لیوا ثابت ہوتی ہے..

" وہ تمہیں جانے گا بھی، تمہیں چاہے گا بھی، تم سے محبت بھی کرے گا اور شادی بھی تم بس دیکھتی جاؤ.. "

داریاء نے مسکرا کر کہتے ہوئے مائسہ کے کندھے پر ہاتھ پھیلایا اور اُسے خود سے لگا لیا..

"..اللہ کرے ایسا ہی ہو "

مائسہ نے داریاء کے چہرہ کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے متبسم لہجے میں کہا اور اُس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا.. وہ سمجھ گئی تھی کہ داریاء اُس سے کچھ نہ کچھ ضرور چھپا رہی ہے مگر اب مزید اُسے کرید نا بے مقصد ہوتا تبھی مائسہ ..خاموش ہی رہی

■ ■ ■

میرے داغِ دل سے ہے روشنی
اُسی روشنی سے ہے زندگی
مجھے ڈر ہے اے میرے چارہ گر
یہ چراغ تو ہی بُجھا نہ دے

میرے ہم نفس، میرے ہم نوا

میرے ہم نفس - بیگم اختر

وقت کا کام تھا بنا تھمے گزرنا سو وہ گزرتا چلا گیا منتہا کو محتشم سے بچھڑے ایک سال چھے ماہ بیت چکے تھے اور اس سب کے دوران بہت کچھ نیا بھی ہو گیا جیسے کہ اُجالا اور شہر بانو نے اپنی ڈاکٹری کی ڈگری مکمل کر لی تھی اور جہانزیب کا پہلا بیٹا ہمزہ دو سال کا جب کہ اُس کا ایک اور چھوٹا بھائی یا بہن عنقریب آنے والا تھا ..

زندگی سب کی آگے بڑھ رہی تھی ماسوائے محتشم کے، وہ زندگی کی اس ڈور میں کہیں پیچھے بہت پیچھے رہ گئے تھے .. انہیں زندہ رہنے کی کوئی چاہ ہی نہیں

تھی لیکن اتنی ہمت بھی نہیں تھی ان میں کہ خودکشی کر لیتے سو خاموش بے رنگ زیست کا سفر جب تک سانسیں چل رہی تھیں سو وہ کاٹ رہے تھے...

ان کی ایسی حالت دیکھ کر گھر کے سب ہی فرد پریشان رہتے مگر مجال ہے جو کبھی منہ سے کچھ کہا ہو، ضمیر سہگل کی دہشت ہی کافی تھی کہ ایک لفظ نہ نکالا محتشم کے خاطر کسی کی بھی زبانوں سے..

آج کا سورج بھی حویلی پر روز کی طرح اداسیاں بکھیرتے طلوع ہوا، دن کا کیا تھا وہ تو مصروفیت کی وجہ سے گزر ہی جاتا مگر رات اس حویلی کے مکینوں پر ہمیشہ بھاری پڑتی تھی... وہ سب اس وقت کھانے کی میز کے گرد بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے بالکل خاموشی سے کہ جب ضمیر سہگل کی بھاری آواز پر سوز فضا میں گونجی..

"..محتشم کو بلائیں ہمیں ان سے ان کی شادی کے متعلق بات کرنی ہے "

ضمیر نے میز سے کچھ دور ہاتھ باندھے مہذب انداز میں کھڑی ملازمہ سے کہا، ان کی بات سن کر اُجالا اور شہر بانو نے ہم وقت ایک دوسرے کو خوشی سے دیکھا جب کہ بیٹی اور بھانجی کو خوش دیکھ کر سمیرا مسکرا دیں کیونکہ وہ واقف تھیں شہر بانو کی خاموش محبت سے..

"..السلامُ علیکم "

بھاری دلکش مگر سرد آواز ڈائننگ ہال میں گونجی سب نے نظریں اُٹھا کر اُس آواز کے تعاقب میں دیکھا تو دل کٹ سا گیا شکن زدہ سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس، حلیہ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے خود سے کافی عرصے تک غفلت برتی گئی ہو... سرمئی آنکھوں کی چمک بھی ماند پڑ گئی تھی..

"..وعلیکم السلام بیٹھ جاؤ بیٹے "

ضمیر کے بجائے ولی سہگل نے محبت سے کہتے ہوئے شہر بانو کے برابر خالی کرسی دیکھ کر اشارہ کیا، محتشم سر جھکا کر بنا کچھ کہے خاموشی سے اُس کے برابر بیٹھ گئے جو کنکھیوں سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی ..

" آگے زندگی اور شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے ؟؟ "

ضمیر نے اپنی پلیٹ آگے بڑھا کر بیٹے کی جانب بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا ..

" زندگی گزر رہی ہے اور شادی مجھے نہیں کرنی .. "

دوٹوک سرد سپاٹ لہجہ ضمیر سہگل کو طیش میں مبتلا کر گیا ...

" اپنی بکواس بند رکھو کراچی میں ہمارے کاروباری حلقے میں تمہارے لئے اپنے دوست کی بیٹی پسند کی ہے ہم نے .. خود کو تیار کرو اب شادی کے لیے .."

وہ اونچی آواز میں نخوت سے بولے ..

ضمیرا اتنی دور جانے کو کیا ضرورت ہے جب رشتے گھر ہی میں موجود "

"..ہیں

محتشم تو ان کی باتوں پر خاموش ہی تھا البتہ سمیرا بول پڑی جس پر حیرت سے

...ولی اور جہانزیب نے بیک وقت ان کو دیکھا کہ یہ کیا کہہ رہیں تھیں وہ

" کیا مطلب ہے آپ کا؟؟ "

.. ضمیر نے بھنویں اچکا کر بیوی سے سوال کیا

" ....ہم محتشم کی شادی شہر "

وہ ابھی اپنا جملہ مکمل ہی کرتیں کہ ولی سہگل نے ان کی بات بیچ میں کاٹ

..دی

" بھابھی بیگم آپ شاید بھول رہی ہیں ان بچوں کی پیدائش سے پہلے ہی یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ سب آپس میں بہن بھائی ہیں.. بہتر ہو گا آپ وہ باتیں نہ کریں جو ممنوع ہیں یہاں.. "

ولی سہگل سرخ چہرہ لئے قطعی انداز میں گویا ہوئے..

" مگر... "

انہوں نے مزید کچھ کہنا چاہا..

" چُپ ہو جاؤ، تم نے سنا نہیں بڑے بھائی نے کیا کہا.... "

ضمیر بیوی پر حلق کے بل غرائے.. اس صورتحال میں اُجالا باپ کو دیکھتی ہوئی خوف سے لرز رہی تھی، وہ اپنے باپ کے غصے سے بے پناہ ڈرتی تھی.. جب کہ محتشم سر جھکائے اس تمام صورتحال میں خاموش تماشائی بنے رہے..

"لیکن چاچا جان ہم ہیں تو کزنز ہی، کسی کے کہنے سے ہم بہن بھائی تھوڑی

بن جائیں گے...."

شہر بانو نے آج بالآخر ہمت پکڑی، اگر آج کچھ نہ کہتی تو شاید زندگی بھر خاموش کھڑی رہ جاتی.. اُجالا نے اپنی دوست کی بہادری پر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھا..

"بڑوں کے سامنے زبان چلانے کی اجازت کس نے دی ہے تمہیں

لڑکی... "

ضمیر کے بجائے ولی اپنی کرسی سے کھڑے ہوئے اور ایک زوردار طمانچہ شہر بانو کے گال پر رسید کیا.. حویلی کی تمام خواتین ہونٹوں پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہیں تھیں.. ولی سہگل جیسے نرم مزاج باپ سے کسی کو بھی اتنی اشتعال انگیزی کی امید نہ تھی..

" .. یہ کیا کر رہے ہیں آپ بابا صاحب "

جہانزیب فوراً کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑے ہوئے اور بہن کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگالیا ..

" .. یہ لوگ جو بھی کہیں تم میری بہن نہیں بن جاؤ گی اس طرح شہر بانو "

خاموش فضا میں محتشم کی بھاری آواز بلند ہوئی .. شہر بانو کو لگا کہ اُس کے صبر کا پھل جلد نصیب ہونے والا ہے اُسے ..

" لیکن اگر مجھے تم سے نکاح کرنا ہو اور میں ہی تمہیں اُس روپ میں قبول نہ کر سکوں تو سب بے مقصد ہے .. میں ایسا نہیں کر سکتا .. کبھی بھی نہیں ... "

محتشم یہ روح لرزہ دینے والا انکشاف کرتے وہاں سے نکلنے کے لیے آگے بڑھے ..

لیکن آپ کی بہن نے تو کہا تھا اپنی محبوبہ کہ مر جانے کے بعد آپ مجھے "
" .. قبول کر لیں گے

شہر بانو زہر خند لہجے میں پھنکاری، شہد رنگ آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہیں تھیں اس وقت .. اُجالا کی خاموشی در حقیقت اُسے کھل رہی تھی ..

.. جہانزیب نے بہن کا سر سہلاتے ہوئے اُسے پیار سے خاموش کر وانا چاہا

بڑے بھائی .. آپ کی بیٹی اس خاندان کا شیرازہ بکھیرنا چاہتی ہے پہلے اس "
نے میرے بیٹے کے متعلق بیکار بات کی اور اب یہ میری بیٹی پر اوچھے
" .. الزامات لگا رہی ہے

ضمیر سہگل چونکہ اپنی بیٹی پر جان چھڑکتے تھے سو وہ اُس کے متعلق کوئی بھی .. بات نہیں سن سکتے تھے

میں کوئی الزام نہیں لگا رہی آپ پوچھیں اُجالا سے، بتاؤ اُجالا تم نے ہی کہا " تھا ناں... اور وہ سب بھی بتاؤ جو تم مجھے کہتی تھی کہ صرف میں ہی تمہاری بھابھی بنوں گی.. بتاؤ ان سب کو.. "

شہر بانو جہانزیب کی گرفت سے خود کو آزاد کرتی ہوئی دوست کی سمت بڑھی.. جو حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات لئے اب بھی خاموش تھی..

" بولو ناں اُجالا.... "

شہر بانو اُسے کندھوں سے جھنجھوڑ کر حلق کے بل چیخی.. اس ہی لمحے اُجالا نے اپنے باپ کو دیکھا جو آنکھوں میں محبت اور اعتماد لیے اُس کو ہی دیکھ رہے تھے...

" نہیں... نہ..."

لڑکھڑاتے لہجے میں شہر بانو کے زرد پڑتے چہرے پر سے نگاہیں ہٹا کر اُس نے ایک لفظی جواب دیا جس کو سن کر مانو شہر بانو کے جسم سے تو روح بھی پرواز کر چکی تھی.. محتشم یہ سب تماشا دیکھ کر سر جھکاتے ہوئے وہاں سے نکل گئے..

"...اُج....اُجالا.. یہ.. یہ تم... کیا کہہ رہی... ہو "

شہر بانو نے بے یقینی سے اُس کے معصوم چہرے کو دیکھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اُجالا اس حد تک سفاکی کا مظاہرہ کرے گی.. وہ سمجھ رہی تھی کہ اپنے باپ سے خوفزدہ ہے وہ مگر خود کو بچانے کے خاطر اپنی دوست کو آگ میں دھکیل دے گی وہ یہ ناقابلِ یقین تھا شہر بانو کے لیے.. دوسری طرف سمیرا بیگم بھی بیٹی کو حیرت سے دیکھ رہیں تھیں.. اُجالا سے بے وفائی کی امید کسی کو نہ تھی..

"بکواس بند کرو اپنی...."

ولی سہگل کی برداشت سے باہر ہو گیا یہ سب، وہ بیٹی کو کندھوں سے دبوچ کر اپنے مقابل کرتے ہوئے ایک اور طمانچہ اُس کے نازک گال پر جڑ چکے تھے جس کی زد میں آ کر شہر بانو منہ کے بل زمین پر گری بالکل اُس ہی طرح جس طرح اُجالا کا انکشاف سن کر گری تھی..

"میں نے کوئی جھوٹ نہیں کہا، اُجالا نے ہی مجھے..."

شہر بانو نے آنسوؤں کے درمیان اپنا آپ ان سب پر ظاہر کرنے کی کوشش کی مگر ولی سہگل کندھے سے اُسے دبوچتے ہوئے حویلی کے بیرونی جانب بڑھے..

"ولی صاحب... آپ کو خدا کا واسطہ.. اللہ کے لئے ایسا نہیں کریں.. خدا کے لیے میں آپ کے پیر پڑتی ہوں.."

فرحانہ قربناک آواز میں چیختی ہوئیں ان کے پیچھے بھاگیں، جہانزیب بھی ماں کے پیچھے پیچھے آگے بڑھے تھے.. جبکہ ضمیر سہگل نے یہ سب دیکھتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر بیوی اور بیٹی کا ہاتھ تھاما اور اپنے پورشن کی سمت چل دیئے جس پر اُجالا تو بت بنی ان کے پیچھے پیچھے گھسیٹتی رہی جبکہ سمیرا مسلسل روتیں بلکتیں شہر بانو کو پکار رہیں تھیں..

" ایسی بد چلن بیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے جو اپنے بھائیوں جیسے کزن پر نظر رکھے ہوئے ہو اور جب اُس سے حقیقت پوچھی جائے تو یہ جھوٹے الزامات، تہمتیں لگائے دوسروں پر... "

انہوں نے حویلی کا داخلی دروازہ کھولا اور شہر بانو کی کلائی بے دردی سے کھینچتے ہوئے اُسے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا..

"بابا صاحب... بابا صاحب... آپ یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا صرف محبت کی وہ بھی اُجالا کے اکسانے پر... مجھے نہیں پتہ وہ کیوں سب ماننے سے انکار کر چکی ہے... لیکن بابا صاحب آپ میری بات پر یقین کریں..."

شہر بانو نے حویلی کا دروازہ بند ہوتے دیکھ پوری قوت سے اُسے پیٹنا شروع کر دیا، لوہے کے دروازے پر مسلسل ہاتھ مارنے کے سبب نازک ہاتھوں کی کلائی اور ہتھیلیاں پھٹ گئیں جن میں سے خون رسنے لگا..

"وہ دیکھے گا میرا مرا منہ تو کھولا نے کسی دروازہ یہ اگر..."

انہوں نے اتنی اونچی آواز میں کہا کہ باہر دروازہ پیٹتی بانو کے کانوں نے بھی وہ سب سن لیا.. دروازہ پیٹتے ہاتھ بے اختیار اُس ہی وقت ساکن ہو گئے..

"مگر بابا صاحب... ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ..."

جہانزیب نے بے یقینی سے باپ کو دیکھا جو شکستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہاں سے نکل گئے تھے...

"زیب... میرے بیٹے مجھے یقین ہے اپنی بیٹی پر.. وہ جھوٹ نہیں بول رہی.. تم جاؤ اپنے باپ کو سمجھاؤ"

فرحانہ نے رونے کے درمیان بیٹے سے کہا، جہانزیب نے اثبات میں سر ہلا یا تھا، محتشم اور اُجالا دونوں ہی سے سخت نفرت محسوس کرنے لگے تھے وہ...

ابھی وہ ماں کو سہارا دیتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ فرحانہ بے دم ہوتیں ان کے بازوؤں میں جھول گئیں...

"....امی جان...امی"

جہانزیب ان کے ناتواں وجود کو بازوؤں میں بھرتے ہذیانی کیفیت میں مبتلا اپنی گاڑی کی طرف دوڑے.. حویلی پر مزید نہ جانے کتنی قیامتیں ٹوٹنی تھیں ایک ہی ساتھ آج کی رات...

■ ■ ■

" السلامُ علیکم، کیا میری ایناره سے ملاقات ہو سکتی ہے؟؟ "

ایناره کے گھر پہنچ کر گھنٹی بجانے کے بعد جو گھر میں سے پہلا فرد نکلا اُس سے آئیلین نے مسکرا کر شائستگی سے سوال کیا جن کو وہ پہچان گئی تھی لیکن جان کر بھی انجان بنی رہی تاکہ دیکھ سکے کہ وہ اُسے پہچانے ہیں کہ نہیں ..

" وعلیکم السلام جی بالکل.. اندر آجائیں .. "

واجد نے دروازے کے دوسرے پار کھڑی لڑکی کو بغور دیکھتے ہوئے کہا اور پیچھے ہٹ کر اُس کو اندر آنے کی جگہ دی.. اُس لڑکی کو دیکھ کر انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے پہلے بھی کبھی اس سے مل چکے ہوں ..

" ..آپ نے مجھے پہچانا نہیں البتہ "

آئیلین نے ان کے ساتھ چلتے ہوئے متبسم انداز میں کہا جس پر واجد نے

..ایک بار پھر اُس پر نظر ڈالی

میں پہچاننے کی کوشش ضرور کر رہا ہوں، ایسا لگ رہا ہے آپ سے مل چکا "

"..ہوں پہلے بھی

..واجد نے پر سوچ لہجے میں کہا

" ..آپ ایک دفعہ نہیں بہت دفعہ مل چکے ہیں مجھ سے "

..بے اختیار آئیلین کو ان کی حالت پر ہنسی آئی

" آئیلین ؟؟ کویت والی ؟؟ اینارہ کی اسکول کی دوست ؟؟ "

بالآخر واجد نے پہچان ہی لیا جس پر آئیلین نے سر کو خوشی سے اثبات میں

..جنبش دی تھی

" ..اتنی سی تھی جب آخری دفعہ ملی تھیں آپ مجھ سے "

واجد نے مسکرا کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تو جواباً آئیلین بھی مبہم سا مسکرا دی.. یوں اس طرح آج تک کسی نے بھی اُس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ نہیں رکھا تھا ..

" آپ بھی تو کتنے ینگ ہوا کرتے تھے واجد بھائی لیکن اب بھی ویسے ہی ہیں ..آپ.. میں نے تو دیکھتے ہی پہچان لیا آپ کو "

..آئیلین نے مسکرا کہا

اچانک اُس کے ذہن کے دریچوں پر یہ یادداشت واضح ہوئی تھی کہ بچپن میں جب اینارہ کے بھائی اُس کو اسکول لینے آتے تھے تو سینیر کلاسز کی لڑکیوں سمیت، اسکول کی کچھ ٹیچرز بھی اسکول کے باہر ان کے ارد گرد پائی جاتیں.. تب تو وہ دونوں بچیاں تھیں سمجھ نہ سکیں کہ کیا ماجرا ہے وہ سب لیکن اب

ٹھیک طرح سے سمجھ آ رہا تھا کہ وہ ساری کیا کرنے جمع ہوتی تھیں.. آئیلین نے پرانی باتیں یاد کر کے خفت سے سر جھٹکا..

" واجد یہ کون ہے ؟؟ "

ماہا جو کافی دیر سے بذریعہ کچن کی کھڑکی اپنے شوہر کو کسی بے انتہا دلکش انجان لڑکی سے بات کرتے دیکھ جل بھن رہیں تھیں آخر کار دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر آ ہی گئیں اور بغیر آئیلین کو مخاطب کئے واجد سے پوچھا، ان کا بے مروت رویہ واجد کو بالکل پسند نہیں آیا تھا..

"..اینارہ کی اسکول فرینڈ ہے آئیلین.. اور آئیلین یہ میری مسز ہیں ماہا "

.. واجد ایک عدد گھوری سے ماہا کو نوازنے کے بعد آئیلین کی جانب پلٹ گئے

"..اوہ تو آپ ہیں ہمارے پرنس چارمنگ کی بیوی.. مل کر خوشی ہوئی "

آئیلین کیونکہ ماہا کی آنکھوں میں تیرتی جلن بھانپ چکی تھی تبھی جملے میں کہیں بھی بھائی کا لفظ جان بوجھ کر استعمال نہ کیا نتیجتاً ماہا کے گالوں کو تمتمائے دیکھ کر اُسے مزہ بھی بہت آیا..

" چلیں واجد بھائی مجھے اینارہ کا روم دیکھا دیں، آپ کی مسز کو تواب کافی ٹائم لگے گا ماننے میں.. "

ماہا جو آئیلین کی بات کا بغیر کوئی جواب دئے پیر پٹختی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھیں، ان کو دیکھ کر آئیلین نے پر لطف لہجے میں کہا.. دوسری طرف واجد بیوی کی اس حرکت پر شرمندہ اور آئیلین کی بات پر الجھن کا شکار نظر آنے لگے..

" فرسٹ فلور پر سامنے والا روم اینارہ کا ہے.. ماہا جس طرح سے پیش آئی آپ کے ساتھ اُس کے لئے میں بہت معذرت خواہ ہوں آپ سے.. "

انہوں نے فوراً شرمندگی کا اظہار کیا جس پر آئیلین نے نفی میں سر ہلایا تھا..

"کوئی بات نہیں واجد بھائی، عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں چلیں اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ.. "

آئیلین نے عام سے لہجے میں مسکرا کر کہا اور زینہ چڑھنے لگی.. جب کہ واجد اپنے کمرے کی سمت بڑھے تھے تاکہ بیوی کی اچھی طرح خبر لیں سکیں..

" آئیلین تم... یہاں... آؤ ناں اندر آؤ پلیز.. "

ایناره نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ جامنی اور گلابی رنگ کے امتزاج سے بنے شلوار سوٹ میں ملبوس گلابی دوپٹہ سلیقے سے کندھوں پر پھیلائے لمبے سیاہ بالوں کو پونی بنائے اپنی دلکش مسکراہٹ کے ہمراہ اُس کے سامنے کھڑی تھی.. ایناره سے ملنے آنے کے لیے خاص طور پر اُس نے ٹریڈیشنل ڈریسنگ کی تھی..

"یار بہت زیادہ سوری میں نے تم سے کہا تھا ویک اینڈ پر تمہیں پک کروں گی مگر کچھ ایسی پروبلمز آگئی کہ مجھے وقت ہی نہیں مل سکا.."

اینارہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اُس نے تاسف بھرے لہجے میں کہا اور اُس کے چھوٹے مگر صاف ستھرے کمرے کا جائزہ لینے لگی..

سفید درودیوار والا یہ کمرہ زیادہ کشادہ تو نہ تھا مگر بیڈ کے دونوں اطراف لکڑی کی اونچی کھڑکیاں ہونے کے باعث ہوادار اور روشن ضرور تھا، کھڑکیوں پر لگے آسمانی رنگ کے پردے اس وقت کھُلے ہوئے تھے.. کمرے کے وسط میں سنگل میٹرس والا سفید نازک سا بیڈ پڑا تھا جس کے دونوں اطراف چھوٹی چھوٹی خوبصورت سائیڈ ٹیبلز رکھیں تھیں.. کمرے کے ایک کونے میں لکڑی کی دوپٹ والی ورڈروب سجی تھی تو دوسرے کونے میں شیشے کی خوبصورت سی ڈریسنگ ٹیبل جس پر بہت تھوڑا سا میک اپ کا سامان سجا تھا..

بیڈ سے کچھ فاصلے پر اسکائے بلو سٹڈی ٹیبل چیئر کے ساتھ موجود تھی اُس سٹڈی ٹیبل پر اینارہ کا لیپ ٹاپ اور میڈیکل کی موٹی موٹی تمام کتابیں نفاست سے رکھی نظر آئیں، وائٹ سٹڈی لیمپ کے ہمراہ.. اُس نے اینارہ کے کمرے میں ایک خاص بات یہ نوٹ کی تھی کہ دونوں کھڑکیوں کی چوکھٹ پر کی رانی کمرے میں خوبصورت گملے سجے تھے جن کے اندر مہکتی رات .. مسرور کن خوشبو بکھیرے ہوئی تھی

"کوئی بات نہیں یار، مجھے تو تمہیں اپنے گھر میں دیکھ کر اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ میں بتا نہیں سکتی.. آؤ نہ بیٹھو آج تو میرا آف بھی ہے ہم ڈھیر ساری باتیں کریں گے.."

اینارہ نے آئیلین کے ہاتھ تھامے اور اُسے اپنے ساتھ لے کر دونوں ایک .. ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی

" .. تمہارا روم بہت خوبصورت ہے اینارہ "

.. آئیلین نے مسکرا کر اُس کے کمرے کی تعریف کی

" .. بہت شکریہ بس یہی میری چھوٹی سی دنیا ہے "

.. اینارہ نے متبسم ہو کر کہا

" .. جو کہ بہت پیاری بھی ہے "

.. آئیلین کی کہی بات سن کر وہ خوبصورتی سے مسکرا دی

" ویسے صرف اس کمرے کو تم نے اپنی دنیا کیوں کہا؟؟ کیا یہ پورا گھر

" تمہاری دنیا میں نہیں آتا؟؟

آئیلین نے سنجیدگی سے استفسار کیا اور ساتھ ہی اینارہ کے تاثرات کا جائزہ

.. لینے لگی

" نہیں.. نہیں ایسی بات نہیں ہے، اصل میں اس کمرے میں زیادہ وقت گزرتا ہے تو اس لئے کہہ دیا اس کے پیچھے کوئی خاص وجہ نہیں تھی .. "

.. ایناره عام سے لہجے میں گویا ہوئی اور کندھے اچکا دئے

" اچھّا ایناره میں بغیر اطلاع کے آگئی ہوں اس میں کوئی مسئلہ تو نہیں ؟؟ "

کھڑکیوں سے آتی ٹھنڈی ہوا کے سبب چہرے پر آتے ریشمی بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے آئیلین نے متفکر ہو کر سوال کیا ..

" نہیں بالکل بھی نہیں اور اب تم رات کا کھانا بھی ہمارے ساتھ کھا کر جاؤ گی .. "

.. ایناره نے اُس کے حسین چہرے کو لگاوٹ سے دیکھتے ہوئے جواب دیا

" مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے بس اپنی بھابھی سے پتا کر لینا .. "

آئیلین نے شرارتی مسکان ہونٹوں پر سجائے آنکھ ماری.. جس پر ایناره تذبذب کا شکار ہوئی تھی ..

"کیوں کیا ہوا؟؟؟ بھابھی نے کچھ کہا ہے تمہیں؟؟ "
اینارہ کو پریشان ہوتے دیکھ آئیلین نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور پھر ساری بات اُس کے گوش گزار کر دی.. اینارہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے اُسکی باتیں سن رہی تھی..

"یہ تم نے کیا کیا یار... تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ بھابھی بڑے لالہ کے معاملے میں کس حد تک پازیسیو ہیں.."
اینارہ واقعی اب پریشان نظر آنے لگی تھی جس پر آئیلین نے خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئے اُسے دیکھا.. وہ اب بھی بچپن کی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پہ پریشان ہو جایا کرتی تھی..

"بھئی پر سکون رہو، اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے واجد بھائی

ہینڈل کرلیں گے انہیں.. "

آئیلین نے سرسری لہجے میں کہا اور آرام سے بیڈ کی پشت سے کمر ٹکالی..

" تمہاری ماما کی تصویر ہے نا یہ ؟؟ "

بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے اُس کی نظر اینارہ کے بیڈ اسٹینڈ پر رکھی فریمڈ تصویر پر گئی جس میں اینارہ اور آریس واجد کے ہمراہ اپنی امی کے ساتھ کھڑے مسکرا رہے تھے اُس نے اسکول کے دور میں اینارہ کی والدہ کو دو تین مرتبہ دیکھا تو ہوا تھا مگر ابھی اینارہ اور ان کی حیرت انگیز مشابہت کے باعث پہچانی تھی..

" ہاں تمہیں کیسے پتہ چلا ؟؟ "

اینارہ نے آئیلین کے خوبصورت جامنی نیل پالش سے سجے ہاتھوں میں فوٹو فریم دیکھا..

" تم بالکل اپنی ماما کے جیسی ہو.. شکل بھی ہو بہو ان کے جیسی اور ڈاکٹر بھی ان ہی کی طرح ہو.. پرسنیلٹی کا نہیں معلوم مگر شاید وہ بھی انکے ہی جیسی ہو گی.. "

آئیلین نے مسکرا کر فوٹو فریم واپس اپنی جگہ پر رکھ دیا.. اینارہ اُس کے مشاہدے پر ہولے سے مسکرا دی تھی..

" میں اپنی امی کی پرچھائی جیسی بھی نہیں ہوں، میری امی بہت زندہ دل، چنچل سی لڑکی تھیں، بے حد معصوم اور شفاف دل کی مالک بس ان سے کچھ غلطیاں ہو گئیں تھیں اور ان غلطیوں نے ہی انہیں پوری زندگی بے سکون رکھا.. "

اینارہ نے پژمردگی سے کہا.. آئیلین اُسکی باتیں بغور سن رہی تھی..

" کیسی غلطیاں؟؟ "

..آئیلین خود کو سوال کرنے سے نہ روک سکی

محبت کرنا کوئی غلطی تو نہیں انہوں نے محبت کی تھی جس کی سزا انہیں دنیا "

"..آج تک دیتی ہے جب کہ اب وہ اس دنیا میں ہیں بھی نہیں... لیکن

..ایناره بات کرنے کے درمیان رکی

" لیکن ؟؟ "

..آئیلین نے اُس کا چہرہ غور سے دیکھنے کے درمیان سوال کیا

لیکن ایک اور بھی سنگین غلطی یا شاید گناہ ان سے ہوا تھا.. میرا ضمیر مجھے "

" ..اجازت نہیں دیتا ورنہ ضرور بتاتی تمہیں

ایناره کی نظریں جھکی ہوئی تھیں آئیلین نے سفید اور نیلے رنگ کے سادہ سے

سوٹ میں ملبوس اُس معصوم سی لڑکی کو دیکھا جو نہ جانے کتنے راز اپنے دل

..میں دفن کیئے بیٹھی تھی

"ہر انسان کی شخصیت کا ایک ایسا تاریک پہلو ضرور ہوتا ہے جس کا ذکر وہ خود سے بھی کرنا پسند نہیں کرتا.. تمہاری امی ایک بہت بہادر خاتون تھیں کہ انہوں نے اپنا تاریک پہلو تمہارے ساتھ شیئر کیا.. "

آئیلین نے اُس کے لرزتے ہاتھوں پر دباؤ دیتے ہوئے اپنے ہونے کا اُسے احساس دلایا..

"اچھّا خیر چھوڑو ہم اداس ہونے والی باتیں نہیں کرتے ہیں.. تم مجھے یہ بتاؤ ان کپڑوں میں کیسی لگ رہی ہوں میں، تمہارے لئے اسپیشلی تیار ہو کر آئی ہوں اس طرح.. "

آئیلین بیڈ سے اُترتی اُس کے سامنے کھڑی ہو کر گول گھومی..

"نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی ہو، تم ایسے ہی کپڑے پہنا کرو..
"

اینارہ نے محبت بھری نگاہوں سے اُس کے خوبصورت سراپے کو تکتے ہوئے

کہا ..

" یار کتنی پیاری تعریف کی ہے تم نے .. تھینک یو دوست ..

آئیلین واقعی خوش دکھائی دینے لگی جس پر اینارہ حیرانگی سے مسکرائی ..

" تم اتنی حسین ہو، کیا تمہاری اس طرح کسی نے تعریف نہیں کی کبھی ؟؟

"

اینارہ کی سوال پر وہ اداسی سے مسکرائی ..

" بی اماں کرتیں ہیں، لیکن بس تمہارے منہ سے تعریف سن کر بہت اچھا

لگا .. خیر یہ بتاؤ اتنی موٹی کتابیں پڑھ کیسے لیتی ہو تم ؟؟ "

اُس کا اشارہ اینارہ کی سٹڈی ٹیبل کی زینت بنی بھاری بھر کم میڈیکل کی کتابوں

کی طرف تھا ..

بالکل ویسے ہی جیسے بزنس کی کتابیں تم نے پڑھیں ہونگی اور اب فائلز "
" ..پڑھتی ہو گی

اینارہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکادئے، آئیلین کو بھی اُس کی رائے سے اتفاق کرنا پڑا، ہر انسان کو اپنی فیلڈ کے حساب سے پڑھنا ہی پڑھتا ہے زیادہ ہو ..یا کم

" کب تک یونہی فائلز کھنگالنے کا ارادہ ہے ؟؟ شادی کب کرو گی..؟؟ "

اینارہ نے یونہی مذاق میں سوال کیا جس کے نتیجے میں آئیلین کے چہرے پر ..سے ایک سایہ سا آکر گزرا

"..کل کروں گی "

..اُس نے سرد سپاٹ لہجے میں کہا

"..اچھا مذاق تھا لیکن میں سنجیدہ ہوں "

اینارہ نے مسکرا کر جواب دیا، وہ آئیلین کے بدلتے تاثرات بھانپ نہ سکی تھی ..

" میں بھی، کل نکاح ہے میرا دعا کرنا نکاح سے پہلے میرا ہونے والا شوہر قتل ہو جائے .."

آئیلین کے سپاٹ انداز پر اینارہ نے حیران نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کچھ کہنے کے لیے لب وا ہے کیے ہی تھے جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی جس کے فوراً بعد دروازہ کھلا اور آریس بغیر کسی تیسرے کی موجودگی کا نوٹیس لئے کمرے میں داخل ہوا ..

" اینارہ پیکنگ میں میری ہیلپ کر دو ناں صبح سات بجے کی فلائٹ ہے میری .."

آریس کمرے میں داخل ہوتے ہی بے بسی سے بولا جھنجھلاہٹ اُس کے چہرے سے عیاں تھی .. اُس کی ہر ٹرپ پر یہ ہی نخرے ہوتے تھے کہ ایک

سوٹ کیس پیک کر کے لاک کرنے کے بعد دوسرا کپڑوں والا سوٹ کیس ریڈی کرتے ہوئے اُسے اتنی ہی اکتاہٹ ہوتی..

" اوکے.. لالہ.. "

ایںارہ جو تشویش میں مبتلا آئیلین کو ہی دیکھ رہی تھی آریس کی بات پر محض حامی بھرلی لیکن توجہ ہنوز دوست کی جانب تھی..

" کیا ہو گیا کس کو دیکھ رہی ہو اس طرح.... "

ایںارہ کی نظروں کے تعاقب میں جوں ہی اُس نے دیکھا تو ایک انجان لڑکی کو خود کو مسکراتے ہوئے تکتے دیکھ کر آریس کو شرمندہ ہونا پڑا..

" سوری یار مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہاری کوئی دوست بھی آئیں ہوئیں ہیں یہاں.. میں بعد میں آتا ہوں.. "

شرمندگی سے آنکھیں نیچے کرتے ہوئے خود کو دل ہی دل میں ملامت کرتا وہ
..دروازے کی سمت پلٹا جب آئیلین نے اُس کو پکارا تھا

" خان.. تم مجھے پہچانے نہیں کیا؟؟ "
آریس اُس نام پر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئے پلٹا، اس نام سے تو سیہان اور
..ایناره کی دوست اُسے مخاطب کیا کرتی تھی
"..پھنّے خان "
..آریس نے مڑ کر خوشی سے سوال کیا

" جی بالکل بندہ کم از کم ایک نظر غور سے ہی دیکھ لیتا ہے.. کیسے ہو؟؟ "
آئیلین نے مسکرا کر کہا، آریس جو اسے اتنے عرصے بعد دیکھ رہا تھا سیہان
کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ صحیح وہ آئیلین کی محبت میں گرفتار
ہوا ہے البتہ جب اُس نے آئیلین کی بنفشی آنکھوں پر غور کیا تو وہ اُسے کسی اور

کی آنکھوں کی یاد دلا گئیں تھیں اور ان میں ٹھہری سرخی تو ہو بہو اُس ہی کی آنکھوں کے جیسی تھی ، ہاں اُس کی آنکھیں داریاء کی آنکھوں سے بے حد مشابہ تھیں.. آریس نے سوچا..

" غور سے دیکھتا تو واقعی پہچان لیتا.. خیر میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟؟ "
آریس نے سامنے کھڑی لڑکی سے اسکی خیریت دریافت کی..
" میں بھی ٹھیک ہوں.. چلو یار اینارہ اب میں چلتی ہوں تم خان کی پیکنگ میں مدد کرواؤ.."
آئیلین نے اینارہ سے اجازت چاہی جواب بھی اُس کا بغور مطالعہ کر رہی تھی.. درحقیقت تو وہ آئیلین کی شادی کے متعلق کی ہوئی باتوں کو سچ نہیں مان سکی..

" نہیں تم ایسے کیسے جا سکتی ہو.. ڈنر ہمارے ساتھ کر کے جاؤ پلیز.. "

ایناره بضد ہوئی، آریس ان دونوں لڑکیوں کے درمیان اپنا آپ عجیب محسوس کرنے لگا..

"دیکھو پھنے خان، ایناره ٹھیک کہہ رہی ہے کھانا ہمارے ساتھ کھا کر جاؤ.." آریس نے سر کھجاتے ہوئے نا سمجھی سے کہا..

"یار میں رُک جاتی تم لوگوں کے ساتھ مگر مجھے جانا ہوگا بی اماں کو ایک گھنٹے کا کہہ کر آئی ہوں.. وہ فکر مند ہو رہیں ہوں گی.."

آئیلین کی بات پر آریس نے ایناره کو دیکھ کر کندھے اچکا دئے جیسے کہہ رہا ہو کہ اب کیا کہوں.

آئیلین نے مسکرا کر دراز قد آریس کو دیکھا جو بلیک پلین ٹی شرٹ اور گرے جوگر پینٹس میں ملبوس کافی اچھا لگ رہا تھا.. وقت نے مزید گروم کر دیا تھا اسے..

"..اچھا چلو ٹھیک ہے.. پھر دوبارہ ملیں گے انشاءاللہ اللہ حافظ "

آریس نے الوداعی کلمات ادا کئے اور کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا ..

" تم نے شادی کے متعلق جو باتیں کی تھیں... کیا وہ سچ ہیں؟؟ "

.. کمرے کی خاموش فضا میں اینارہ کی دھیمی متفکر آواز گونجی

"..ہاں سچ ہیں.. مزید کچھ نہیں پوچھنا بس دعا کرنا میرے لیے "

آئیلین نے اُس کے ہاتھ تھام کر آہستگی سے کہا جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی

..اینارہ نے سر کو اثبات میں جنبش دی

" میں ہمیشہ تمہارے لیے دعا کروں گی اور جو کچھ میرے بس میں ہو سکا وہ بھی.. "

ابنارہ نے بے بسی سے کہا، وہ کہاں اتنی مضبوط تھی کہ اُس کی مدد کر سکتی مگر جتنا کر سکتی تھی اتنا دل و جان سے کرنے کو تیار تھی...

" میں بھی تمہارے ساتھ ہوں.. کبھی بھی میری ضرورت پڑے یاد رکھنا میں صرف ایک فون کال کی دوری پر ہوں گی.. "

وہ جانتی تھی اس قسم کی پر سکون زندگی میں، دو مضبوط پیار کرنے والے بھائیوں کے ہوتے ہوئے ابنارہ کو کیا ضرورت پڑے گی اُسکی لیکن پھر بھی اُسکا دل چاہا کہ یہ سب کہہ دے سو کہہ دیا اُس نے، اب اس کا تو اللہ تعالیٰ ہی کو علم تھا کہ مشکل وقت میں وہ ہی ایک ہوگی جو ابنارہ کے ساتھ کھڑی ہوگی تبھی اُس کے دل میں اللہ نے یہ تمام باتیں ڈالی تھیں..

■ ■ ■

"یہ کس طریقے سے پیش آئی ہو تم باہر اُس لڑکی سے ؟؟ کیا مہمانوں سے
اس طرح سے پیش آیا جاتا ہے ؟؟ "

وہ طوفان کی مانند کمرے میں داخل ہوئے اور اپنے پیچھے پوری قوت سے دروازہ بند کرنے کے بعد بیڈ پر بیٹھی ماہا کو غصے سے گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں استفسار کیا ..

" ایسے بن بلائے مہمانوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے .. "

ماہا تنک کر واجد سے زیادہ اونچی آواز میں بولیں جس پر واجد نے غصے بھری نظر ان پر ڈالی اور پھر بند دروازے کو دیکھا کہ کہیں یہ آوازیں باہر نہ چلی جائیں ..

" کس قسم کی باتیں کر رہی ہو ؟؟ کیا تم ہوش میں ہو ماہا ؟؟ "

واجد ان کی سمت پیش رفت کرتے ہوئے دبی آواز میں غرائے ..

" ہاں ہوش میں ہی ہوں.. البتہ شاید آپ ہوش میں نہیں ہیں ایک جوان خوبصورت لڑکی نے آپ کی تعریف کر دی تو آپ مدہوشی کے عالم میں جانے لگیں ہیں.. "

ماہا نے دانت پیس کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا، وہ کوئلوں پر لوٹ رہیں تھیں اس وقت..

" ماہا..... "

واجد کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا مگر پھر کوئی سخت قدم اٹھانے سے پہلے مٹھی کی صورت واپس بھینچ کر نیچے کر لیا انہوں نے..

" ہاں.. ہاں.. آئیں مارے مجھے.. مارے ناں رُک کیوں گئے.. "

ماہا جیسے اپنے ہوش وحواس میں نہیں تھیں.. واجد کو اُس کی حالت پر رحم آنے لگا..

تم جانتی بھی ہو وہ کتنی چھوٹی ہے مجھ سے.. پورے چودہ سال... اور وہ "
میری بہنوں کی طرح ہے ماہا تم کیوں ایسی باتیں کر کے خود کو اور مجھے اذیت
" ... میں مبتلا کرتی ہو

انہوں نے ماہا کا ہاتھ نرمی سے تھامتے ہوئے آہستگی سے کہا مگر ماہا شاید اس وقت صلح کے موڈ میں نہیں تھیں اپنا ہاتھ ان کی گرفت سے کھینچ کر چہرہ ...دوسری جانب پھیر لیا

" .. تمہیں یقین نہیں ہے مجھ پر؟؟ میری باتوں پر "
.. واجد نے آنکھوں میں پیار لئے نرم لہجے میں بیوی سے پوچھا
".. نہیں "

کاٹدار لہجے میں ایک لفظی جواب آیا، اب واجد کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ اب بھی بیٹھ کر انہیں ایسی بے وقوفی بھری باتوں کا یقین دلاتے شادی کے .. تیارہ سال بعد تو کم از کم انہیں اپنے شوہر پر اعتبار ہونا چاہیے تھا

" اوکے ٹھیک ہے، لیکن میری یہ بات یاد رکھنا آئندہ گھر میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ جیسا سلوک تم نے آج اپنایا دوبارہ کبھی ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا.. تمہارے آئے ہوئے مہمانوں کی اؤ بھگت اس لئے ہی کرتا ہوں تاکہ تم ہمارے مہمانوں سے بھی اس ہی طرح پیش آؤ.. "

واجد نے سرد لہجے میں اپنی بات کہی اور جس طرح کمرے میں داخل ہوئے تھے بالکل اُس ہی طرح کمرے سے باہر بھی نکل گئے..

" میرے بھائی کا طعنہ مار کر گئے ہیں مجھے.. ہونہہ!! ان کے مہمان جس کی مہمان وہ تھی ناں اُس کو تو کل میں ایسا ذلیل کرواؤں گی کہ یاد رکھے گی.. "

ماہا نے دانت پیس کر حقارت سے سوچا، آئیلین سے وہ آج پہلی بار ملی تھیں اور انہیں ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح کی بھی کوئی دوست ہوگی اینارہ

جیسی بزدل اور کم گو لڑکی کی.. آریس کے بعد اُسے آئیلین کی سپورٹ مل سکتی تھی انہوں نے پریشانی سے سوچا..

"اچھاّ چلو اس کا بھی کچھ کرلیں گے.. "

ماہا نے سرسری انداز میں خود کلامی کی اور کمرے سے باہر نکل آئی تا کہ دیکھ سکیں کہ کہیں دوبارہ وہ حسین چڑیل ان کے شوہر پر ڈورے تو نہیں ڈال رہی.. یہ سچ ہے کہ انسان اپنی ذہنیت کی ہی بنا پر سوچتا ہے پھر آنکھوں کے سامنے چاہے کچھ بھی ہو سوچ اُس ہی ڈگر پر گامزن رہے گی جس پر ذہنیت اُسے لے کر چلنا چاہے..

■ ■ ■

"بھائی تمہارا یہاں آنا ضروری نہیں تھا.. "

آریس کا لگیج گاڑی سے اُتارتے سیہان نے سیاہ سن گلاسز کے پیچھے چھپی شہد رنگ آنکھوں سے اُسے گھورا..

"ہاں تاکہ تم اپنا اتنا سامنہ لے کر یہاں سے دفعہ ہو جاتے.. "

دونوں بیگز آگے پیچھے رکھنے کے بعد اُس نے گاڑی کا ٹرنک لاک کیا اور آریس کے ہمراہ آگے بڑھ گیا.. اُس نے رات ہی میں کال کر کے صاف لفظوں میں آریس کو بتادیا تھا کہ چاہے جتنا بھی چوں چرا تم کرلو صبح میں ہی تمہیں ائیرپورٹ پر ڈراپ کروں گا اور اپنے کہے کہ عین مطابق وہ سات بجے ہی اُس کے گھر کے سامنے موجود تھا..

"میں نے کوئی اتنا سامنہ نہیں بنایا تم جھوٹ کم بولا کرو.. "

آریس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا اور اُس کے ہاتھ سے اپنے لگیج بیگز تقریباً چھینتے ہوئے آگے بڑھ گیا.. رسٹ مرون ہائی نک شرٹ میں نمایاں ہوتی اُسکی پشت دیکھ کر سیہان نے سوالیہ انداز میں آئبروز اچکائیں..

" جاتے جاتے اپنا مسئلہ بتادو کہ ہوا کیا ہے تمہیں؟؟ پرسوں شاپنگ کے بعد بھی تم بغیر کچھ کہے چلے گئے آج بھی عجیب برتاؤ کر رہے ہو.. آخر بات کیا ہے؟؟ "

سیہان نے اُس کے ہم قدم ہوتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا..

" میرا مسئلہ مجھے خود نہیں معلوم... "

آریس نے سر جھکا کر اپنے بھورے کینوس شوز گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں خود کلامی کی.. وہ خود اپنی کیفیت کے سبب الجھا ہوا تھا اُس دن داریاء کا سیہان کو یوں دیکھنا پھر اگلے دن یونیورسٹی میں بھی نہ آنا اُسے کوفت کے

ساتھ ساتھ عجیب بے چینی میں بھی مبتلا کر گیا.. سیہان کو اُس کی کھوئی کھوئی حالت کے پیشِ نظر معاملہ سنگین لگنے لگا..

" Aaris bro, listen! If there's anything that's disturbing you regarding me then you can clearly talk to me about that.. "

(آریس بھائی، سنو! اگر میرے متعلق تمہیں کوئی بھی چیز پریشان کر رہی ہے تو تم آرام سے مجھ سے اُس بارے میں بات کر سکتے ہو..)

سیہان آنکھوں پر سے چشمہ اتار کر جینس کی جیب میں ڈالتے ہوئے اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا، اُس کی متفکر آنکھیں دیکھ کر آریس ذہنی کشمکش میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی مسکرا دیا..

" Bro, things that are disturbing me aren't about you.."

(بھائی، جو چیزیں مجھے پریشان کر رہیں ہیں وہ تمہارے متعلق نہیں)

..آریس نے مسکرا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

" تو پھر؟؟ "

سیہان ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھا، آریس نے وائٹ لانگ سلیوز لوز شرٹ میں ملبوس دراز قد وجیہہ شخص کو دیکھا جو ڈھیٹ ہونے کی حد تک مستقل مزاج تھا..

"..پھر یہ کہ میرا جو مسئلہ ہے تجھے واپس آکر بتاؤں گا "

وہ اس معاملے میں ابھی خود کو بھی کچھ ٹائم دینا چاہتا تھا، بہت سے سوال تھے دل میں ان نئے ابھرتے جذبات کو لے کر جن کے جواب آسانی سے مل جانا فی الحال ممکن نہ تھا..

"..اچھا چل ٹھیک ہے، جا فلائٹ نہ نکل جائے تیری "

.. سیہان نے اُس کو آگے کی جانب دھکا دیتے ہوئے کہا

" اب یہ کیا تھا؟؟ "

.. مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے آریس نے دھکا دینے کی وجہ جاننی چاہی

اُس دن کا بدلہ.. جاؤ اب اللہ حافظ.." سیہان نے اُس کو دیکھ کر مسکراتے " .. ہوئے کہا اور سر کو خفیف سی جنبش دی

"..اللہ حافظ دوست، خیال رکھنا "

آریس نے ہاتھ الوداعی انداز میں فضا میں لہرایا اور کسٹم لابی کی سمت بڑھ گیا.. کون جانتا تھا کہ ان دونوں دوستوں کی زندگی میں محض ایک ہفتے ایک دوسرے سے بچھڑ کر کونسی نئ تبدیلیاں آنے والی ہیں..

■ ■ ■

This is a modern fairy tale
No happy endings
No wind in our sails
But I can't imagine a life without
Breathless moments
Breaking me down

Heart wants what it wants - Selena Gomez

آواری ٹاورز کی سنہرے اور کریم رنگ کے امتزاج سے سجی سنوری راہداری کے چمچماتے ماربل کے فرش پر سیاہ پنسل ہیل میں مقید اپنے نازک پیر مضبوطی سے جماتی ہوئی وہ سر اونچا رکھے آگے بڑھ رہی تھی ..

اس وقت وہ کتنی اندرونی توڑ پھوڑ کا شکار تھی یہ اُس کے علاوہ کوئی دوسرا نہ جانتا تھا اور نہ جان سکتا تھا، اپنے جذبات اور احساسات کو درپردہ رکھنے میں ماہر تھی آئیلین چوہان .. ہزاروں قسم کے خیالات ذہن و قلب میں گردش کر رہے تھے ..

اگر وہ نہ آیا تو ؟؟

اگر وہ آگیا تو ؟؟

کیا میں اصفہان سہگل سے اتنی نفرت کرتی ہوں کہ اُس کی جان جانے سے بھی مجھے کوئی سروکار نہیں ؟؟

اگر وہ آگیا تو کیا واقعی میری جان چھوٹ جائے گی اس عذاب سے ؟؟ آخر میں ایک انجان شخص پر بھروسہ ہی کیوں کر رہیں ہوں جو مجھے ڈراتا ہے دھمکاتا ہے ؟؟

ایسے اور اس قسم کے کئی سوال اُس کے ذہن میں بازگشت کر رہے تھے وہ یہاں سیہان کے ہمراہ آئی تھی جو باہر گاڑی پارک کر رہا تھا، اُس نے اس سب کے بارے میں کسی کو بھی نہیں بتایا ایسا زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا کہ اُس نے کوئی بات سیہان سے بھی چھپائی ہو.. ضروری میٹنگ کا کہہ کر وہ اُسے اپنے ساتھ لائی تھی..

"..اے میرے رب مجھے ہمت و حوصلہ دے "

آئیلین نے سیاہ لمبی پلکیں آنکھوں پر گرا کر گہری سانس لیتے ہوئے دعا کی اور راہداری عبور کر کے اُس ڈائننگ ہال میں آگئی جو اُس کے ظالم باپ نے صرف آئیلین کے نکاح کے لئے مختص کروا تھا..

سیاہ تھری پیس مہنگے ترین سوٹ میں ملبوس بلیک اینڈ وائٹ چیک پرنٹ ٹائے لگائے، سیاہ گھنے بال نفاست سے سیٹ کئے، ہم رنگ داڑھی کو بھی ہلکا ساٹرم کیا گیا تھا.. مسرت اُس کے ہر انگ سے پھوٹ رہی تھی البتہ انتظار کے باعث طبیعت پر بیزاری طاری ہونے لگی.. اپنے مخصوص شاہانہ انداز میں ماحول پر غالب آجانے والی سحر انگیز شخصیت کے ہمراہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھا وہ شاندار شخص اُس کا منتظر تھا.. آج کافی دل سے تیار ہوا تھا وہ جیت کا نشہ جو سر پر حاوی تھا اُس کے.. مضبوط کلائی پر بندھی سیاہ Patek Philipe کی بیش قیمت گھڑی پر ٹائم دیکھنے کے بعد اُس نے جوں ہی اکتاہٹ بھری نگاہ سامنے اُٹھائی تو آنکھوں کی پتلیاں ساکن ہو گئیں...

بے اختیار اُسکی نظر ہال کے آخری سرے پر کھڑی آئیلین پر پڑی، سیاہ ٹو پیس کے نیچے ہم رنگ وی نیک سلک کی شرٹ لمبی سڈول گردن کی خوبصورتی اجاگر کر رہی تھی جس پر چار چاند گردن سے زرہ نیچے بیچ و بیچ چپکے سونے کے ہارٹ شیپ لاکٹ نے لگا دیئے.. لمبے بالوں کو آج بھی کھولنے کی زحمت کرنے کے بجائے ڈھیلے جوڑے میں قید کیا گیا تھا جن سے آزاد ہوتی کچھ شریر زلفیں اُس کے دلکش چہرے کا احاطہ کیئے ہوئے دیکھنے والے کو مبہوت کر دیتیں.. سرمئی آنکھیں اُسے دیکھ کر مزید روشن ہو گئیں.. جعلی شادی پر یہ حال تھا اگر شادی اصلی ہوتی تو اندر کہیں سے آواز آئی جس پر اصفہان سہگل پہلو بدل کے رہ گیا..

آئیلین کی نگاہ بھی پہلی بار اُس پر تب ہی پڑی جب اصفہان نے نظروں کے زاویہ میں اُسے لیا، دونوں کی طرف سے یہ عمل غیر ارادی تھا مگر ایک لمحے کو

ایسا لگا کہ اطالوی طرز پر تعمیر و آرائش کے گئے اس دلکش ڈائننگ ہال میں صرف وہ دونوں تنہا ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے موجود ہیں..

آئیلین نے یہ محسوس کیا یا نہ جانے اُس کا وہم تھا کہ اصفہان کے سنجیدگی سے بھینچے عنابی ہونٹوں پر اسے دیکھ کر دلکش مسکراہٹ ابھری ہے.. نہ جانے کیوں اُس کا بھی دل چاہا کہ جواباً اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا دے اور اگلے لمحے منہ پر دوسری بار ایک زوردار طمانچہ مار دے اُسکے مگر اس ہی وقت اپنے پیچھے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی..

" مسٹر اصفہان کے ساتھ میٹنگ ہے ؟؟ "

اپنے عقب سے آئی سیہان کی سنجیدہ آواز پر وہ اُس کی جانب پلٹی جو بغور آئیلین کو براہ راست تکتے اصفہان کو دیکھ رہا تھا.. آئیلین نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھام لیا..

"ہاں.. آؤ چلیں.."

آئیلین نے اصفہان کو نظرانداز کرتے ہوئے سیہان سے مسکرا کر کہا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے آگے بڑھ گئی.. سیہان اس تمام صورتحال میں حیران پریشان کبھی اُسے دیکھتا تو کبھی اپنے ہاتھ کو جو آئیلین نے تقریباً دبوچا ہوا تھا..

دوسری طرف یہ منظر اصفہان نے دانت پیستے ہوئے مسکرا کر دیکھا، گہرے نیلے رنگ کے ٹوپیس اور سیاہ ڈریس شرٹ میں ملبوس وجیہہ نظر آتا سیہان اس وقت زہر لگا اُسے مگر اس کا بھی کوئی غم نہ تھا.. سیہان کی آنکھوں میں

ٹھہری لاعلمی کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کچھ نہیں جانتا تبھی جلن کے بجائے اُس سے ہمدردی محسوس ہوئی اصفہان کو..

"السلامُ علیکم.."

ان کے نزدیک پہنچ کر آئیلین نے سپاٹ انداز میں سلام کیا جس کو سن کر نکاح کے پیپرز کو سٹڈی کرتے صارف چوہان مسکرا کر اپنی کرسی پیچھے دھکیلتے ہوئے کھڑے ہو گئے..

"وعلیکم السلام.. آؤ بیٹھو.."

مسکرا کر کہتے انہوں نے آئیلین کے لیے کرسی آگے کی تا کہ وہ اصفہان کے مقابل بیٹھ سکے... سیہان ان کی موجودگی وہاں سمجھ نہیں سکا تھا، وہاں موجود یاور، بخاری صاحب اور ایک انجان شخص جو اصفہان کے برابر والی کرسی پر

براجمان تھا،ان سب کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر وہ بھی بیٹھ گیا..

"گڈ ایوننگ.."

آئیلین کے کرسی پر بیٹھتے ہی اصفہان نے اپنی مخصوص دلکش مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے اُسکی جانب مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا.. آئیلین نے سپاٹ چہرے لئے استہزاء نگاہوں سے ایک نظر اُس کے چہرے کو دیکھا اور پھر آگے بڑھے اصفہان کے ہاتھ کو جس کے بعد وہ اکتاہٹ سے آنکھیں گھماتی نظریں پھیر گئی..

اصفہان نے آئیلین کا چہرہ دیکھتے ہوئے بھنویں سوالیہ انداز میں اچکائیں اور سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا.. شرمندگی تو ہوئی ہے لیکن چلو کوئی بات نہیں.. اُس نے طنزیہ انداز میں مسکرا کر سوچا..

" .. چلیں اب لڑکی بھی آگئی ہے تو نکاح شروع کرتے ہیں "
آئیلین کے برابر والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے صارف چوہان نے شادمانی سے کہا، وہ نہیں جانتے تھے کہ کس دلدل میں اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو دھکیل رہے ہیں وہ ..

" نکاح ؟؟ کیسا نکاح ... کیا مطلب ہے اس سب کا ؟؟ "
سیہان کی شہد رنگ آنکھوں میں صارف چوہان کی بات سن کر خون اترنے لگا .. اس منظر سے محظوظ ہوتا ہوا اصفہان خاصی دلچسپی سے سب ملاحظہ کر رہا تھا کہ ابھی سیہان دونوں گروہوں کے درمیان رکھی میز کو ٹھوکر مار کر کھڑا ہوتا کہ آئیلین نے اُس کا ہاتھ تھام کر پرسکون رہنے کا اشارہ کیا اُسے ...

" اس کو بتا کر ساتھ نہیں لائی ہو کیا تم ؟؟ "

صارف نے سیہان کے ضرورت سے زیادہ لال ہوتے چہرے کو غصے سے گھورتے ہوئے جھنجھلا کر کہا ..

" میں اسکو بتا بھی دیتی تب بھی آپ نے جو کہا وہ غلط ہی ہے یہ کوئی نکاح نہیں بس ایک کنٹریکٹ ہے .. "

آئیلین کہہ تو صارف سے رہی تھی مگر نظریں اُس کی اصفہان کی جانب مرکوز تھی جو سینے پر بازو لپیٹے پر سکون بیٹھا گہری نظروں سے اُسے تک رہا تھا ..

اصفہان کے ساتھ بیٹھا آزاد جو زبردستی یہاں لایا گیا تھا کہ اُس کے نکاح کا گواہ بن سکے لب بھینچے یہ سب ملاحظہ کرنے لگا، اُس کی طبعیت پر یہ سب بہت گراں گزر رہا تھا.. اپنے کزن کے اس سفاکیت بھرے رویے پر برداشت کے گھونٹ پیے وہ خاموش بیٹھا رہا ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ منہ توڑ دے اصفہان کا ..

"آئیلین....یہ.... کیا کہہ رہی ہو تم.. کونسا کنٹریکٹ؟؟ کیسا کنٹریکٹ؟؟ تم
نے میرے ساتھ تو کسی کنٹریکٹ کے بارے میں زکر نہیں کیا.."
آئیلین جوارد گرد متلاشی نظروں سے کسی کو تلاش کر رہی تھی سیہان کی
ضبط سے ٹوٹتی آواز پر اُس کی سمت متوجہ ہوئی..

"ضروری نہیں ہر کنٹریکٹ کے متعلق آپ کو بتایا جائے ایڈووکیٹ
صاحب، پلیز صارف صاحب جو بھی کرنا ہے جلدی کریں میرے پاس زیادہ
وقت نہیں ہے.. "
آئیلین کے بجائے اصفہان گویا ہوا اور کافی تضحیک آمیز لہجے میں گویا ہوا تھا
وہ.. سیہان دانت پیس کے کھڑا ہوتا ٹیبل پر ایک ہاتھ سے دباؤ ڈالتے ہوئے
دوسرے ہاتھ سے اصفہان کے کوٹ کا کولر دبوچنے ہی والا تھا کہ آئیلین اُس
کے سامنے آئی اور سیہان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے پر سکون کرنے کی

کوشش کی جو بپھرے ہوئے شیر کی مانند اپنے راستے میں حائل ہونے والی ہر چیز کو نیست و نابود کر دینا چاہتا تھا ..

"... سیہان ... پلیز ... پلیز .. یار میری بات سنو "

آئیلین نے نرمی سے کہتے ہوئے اُس سے التجا کی .. وہاں موجود ہر فرد حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہے تھے محض اصفہان کے علاوہ جو محظوظ ہو رہا تھا اس سب سے ..

"... میں کچھ دیر میں آتی ہوں سہگل اگر تم اتنے ہی مصروف ہو تو جا سکتے ہو "

آئیلین نے ایک بار پھر سیہان کا ہاتھ تھاما اور کرسیاں راستے سے ہٹا کر اُس کے ہمراہ پیچھے ہوئی ..

کوئی بات نہیں مس چوہان میں پوری رات آپ کا منتظر رہ سکتا ہوں "
".. یہاں
اصفہان نے گہری نظروں سے آئیلین کو دیکھتے ہوئے گھمبیرتا سے کہا جس پر
.. آئیلین اور سیہان دونوں ہی ہم وقت غیظ و غضب میں مبتلا ہوئے تھے

"... ہوش میں تو ہو.. کیا بکواس کر رہے ہو "
سیہان غصے سے بے قابو ہوتا اصفہان کی جانب پیش رفت کر گیا.. جب
.. آئیلین نے اُسے اپنے ساتھ کھنچا تھا
"... سیہان... چلو... چلو میرے ساتھ "
آئیلین نے اُس کا ہاتھ کھنچا اور اپنے ساتھ سیہان کو گھسیٹتی ہوئی وہاں سے نکل گئی.. اس سب پر اصفہان نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے سگار باکس اور لائٹر نکالا اور سگار سلگا کر اپنے ہونٹوں سے لگا لیا، طمانیت بھری مبہم
.. مسکان نے اُسکے ہونٹوں کا احاطہ کیا ہوا تھا

■ ■ ■

" کون ہو سکتا ہے یہ ؟؟ "

دن دھاڑے گھر کے مین گیٹ کو زور و شور سے کوئی پیٹ رہا تھا، وہ دوپہر کا کھانا کھانے فیکٹری سے گھر آئے تھے جب دروازے پر اس بے ہنگم طرح دستک دی گئی.. واجد ماتھے پر بل ڈالے باہر نکل آئے..

" ڈاکٹر اینارہ... دروازہ کھولوں... کہاں چھپ کر بیٹھی ہو تم بد چلن لڑکی.. دروازہ کھولو... "

دروازے کے دوسرے پار کھڑی شخصیت کو جوں ہی قدموں کی چاپ سنائی دی وہ کمینگی سے مسکراتی ہوئی حلق کے بل چلائی..

" کیا بد تمیزی ہے یہ اور کون ہیں آپ ؟؟ "

واجد نے دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور مقابل چوکھٹ کے اُس پار کھڑی .. عورت کو خون آشام نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں بولے

" میں بد تمیزی کر رہی ہوں... اور وہ... وہ کیا ہے جُو آپکی بد چلن بہن کر رہی...."

الیہ ایک بار پھر حلق کے بل چیخی .. اُس کی اونچی آواز اور واویلا مچانے پر .. ارد گرد گھروں کے افراد نکل کر یہ تماشا حیرت سے دیکھنے لگے تھے

ان میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو سامنے کھڑی ماڈل سے واقفیت .. رکھتے تھے مگر اُس ماڈل کی یہاں آمد کے پیچھے چھُپا مقصد نہ سمجھ سکے

" محترمہ یقیناً آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، برائے مہربانی بغیر تصدیق کے .. کوئی بات نہیں کریں"

لوگوں کا مجموعہ بڑھتے دیکھ کر واجد نے آہستگی سے کہا اور آگے بڑھ کر دروازہ

..بند کرنا چاہا مگر الیہ نے فوراً دروازے کے بیچ میں اپنا پیر اڑا یا تھا

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے ذرا بلوائیں ناں. اپنی سیدھی سادھی بہن "

"..کو تاکہ اُس کا اصل روپ میں آپ کو دیکھا سکوں

الیہ نے آنکھیں مٹکا کر حقارت بھرے لب و لہجے میں اینارہ کا زکر کیا..اُس

کی باتیں اور اینارہ کا نام بار بار الیہ کے منہ سے سن کر وہاں موجود لوگوں میں

..چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں

"...واجد... کون ہے دروازے پر "

باہر ہونے والے شور کو سن کر ماہا اور احسن بھاگتے ہوئے ان کے پاس چلے

..آئے

" کون ہیں یہ واجد؟؟ "

ماہا نے الیہ کو پہچاننے سے صاف انکار کر دیا جس پر دل ہی دل میں الیہ نے ماہا کی بے مثال اداکاری کو سراہا..

"میں نہیں جانتا انہیں... پتا نہیں کون ہیں اور بلاوجہ کی باتیں کر رہیں ہیں.."

واجد نے الیہ کو متفکر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے لاعلمی کا اظہار کیا جبکہ احسن اس سب میں خاموش کھڑا معاملات سمجھنے کی سعی کر رہا تھا..

"آپ کون ہیں اور کیا چاہتیں ہیں ہم سے، پلیز یوں اس طرح دروازے پر کھڑی ہو کر تماشا نہ کریں.. ہم عزت دار لوگ ہیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں..."

ماہا نے آگے بڑھ کر الیہ کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کمال ناٹک کیا جس پر الیہ کا اپنی مسکراہٹ ضبط کرنا محال ہونے لگا..

"عزت دار لوگ ہیں ؟؟اینارہ کیا لگتی ہے آپ کی ؟؟ "

..الیہ نے تیوری چڑھا کر سوال کیا

میری نند ہے وہ،اور بہت نیک اور شریف لڑکی ہے.. آپ کو سو فیصد کوئی "

"..غلط فہمی ہوئی ہے

ماہا نے واجد کا چہرہ دیکھا جو ضبط کی شدت سے سرخ انگارہ ہو رہا تھا اور اپنی

..ایکٹنگ جاری رکھی

آپکی وہ نیک اور شریف پاک باز نند زرا بلائیں نہ اُسے میں پھر بتاتی ہوں کہ "

" .. آپ جیسے عزت دار لوگوں کی عزت پر کون سا نقب لگا رہی ہے وہ

الیہ اونچی آواز میں کہتی گھر میں داخل ہوئی اور اپنے پیچھے گھر کا کھلا دروازہ

..پوری قوت سے بند کر دیا

" .. دیکھیں محترمہ آپ تحمل سے بات کریں، آخر کہنا کیا چاہتیں ہیں "

اس سب میں احسن پہلی بار گفتگو کا حصہ بنا جو ماہا کو تو بالکل اچھا نہیں لگا البتہ خاموش کھڑی رہی ذرا سی بات کے چکر میں اپنا بنا بنایا کھیل نہیں بگاڑ سکتیں تھیں وہ ...

" کہنا میں یہ چاہتی ہوں کہ اینارہ ان کی نند اور بہن ایک بدچلن اور بدکردار لڑکی ہے شادی شدہ مردوں پر دوڑے ڈال رہی ہے وہ .. "

الیہ کا یہ کہنا تھا کہ واجد کو ایسا لگا پگھلا ہوا سیسہ کسی نے ان کی سماعتوں میں انڈیل دیا ہو.. ان کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہونے لگی، الیہ کا نشانہ صحیح جگہ لگتے دیکھ کر ماہا نے سفاکی سے مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھا ..

" .. اینارہ بی بی تم تو گئی اب... عزت سے بھی اور نظروں سے بھی "

مسکراتے ہوئے انہوں نے دل ہی دل میں سوچا اور سینے پر بازو لپیٹتی شوہر کے غیظ اڑاتے چہرے کو لطف اندوز ہو کر تکنے لگیں.. آگے جو ہونے والا تھا وہ سوچ کر بھی سکون اور طمانیت محسوس کر رہیں تھیں وہ..

▪ ▪ ▪

You got me sippin' on something
I can't compare to nothing
I've ever known, I'm hoping
That after this fever I'll survive
I know I'm acting a bit crazy
Strung out, a little bit hazy
Hand over heart, I'm praying
That I'm gonna make it out alive

The bed's getting cold and you're not here
The future that we hold is so unclear
But I'm not alive until you call
And I'll bet the odds against it all
Save your advice 'cause I won't hear
You might be right, but I don't care
There's a million reasons why I should give you up
But the heart wants what it wants

" یہ سب کیا ہو رہا ہے آئیلین؟؟ میں پاگل ہو جاؤں گا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا.."

آئیلین نے ڈائننگ ہال کی کونے میں آکر جوں ہی اُس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ پھٹ پڑا..

"..میں تمہیں سمجھاؤ گی پلیز تم پر سکون ہو جاؤ "

آئیلین نے اُس کے دونوں بازو تھامتے ہوئے سہلائے اور پر امید نظروں سے سیہان کو دیکھا جو کسی حال میں سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں لگ رہا تھا.. شہد رنگ آنکھیں خطرناک حد تک سرخ تھی، چہرہ احساسِ خوف کے تحت دہکا ہوا اور وجود ضبط کی شدت کے باعث لرزش کا شکار تھا.. وہ مٹھیاں بھینچے خود پر ضبط کے پہرے بیٹھائے کھڑا تھا..

" آخر تم مجھے کیا سمجھاؤ گی ہاں ؟؟ اتنا بڑا تم نے فیصلہ کر لیا اور مجھے بتانا تک ضروری نہیں سمجھا.. میں تمہیں اپنی ہر ایک سانس کی خبر دیتا رہا اور تم... تم ...یہ کیا کر رہی ہو"

سیہان نے طیش کی زد میں آ کر آئیلین کے ہاتھ دور جھٹکے جس پر آئیلین حیرانگی سے اُسے دیکھنے لگی.. اُس کا ناراض ہونا بنتا تھا مگر اتنے شدید رد عمل کے اظہار پر آئیلین ششدر رہ گئی..

" میرا بزنس میرے ہاتھ سے نکل رہا تھا، جس چیز پر میرا حق ہے وہ بابا کسی غیر کر نام کر دیتے تو تم ہی بتاو میں کیا کرتی... "
آئیلین نے بھی اپنی حیرانگی پسِ پشت ڈالتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں کہا اور گردن موڑ کے ان ٹیبلز کی سمت دیکھا جہاں سب نارمل تھا مطلب کسی کو کوئی آواز نہیں گئی تھی وہاں..

" تم کچھ بھی کرتی... کچھ بھی.. مگر یہ.. یہ نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں.. "
سیہان کی جانب سے دو بدو جواب آیا، اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہاں جا کر اصفہان کے سینے میں اتنی گولیاں اتار دے کہ اُسکا وجود تار تار ہو جائے..

..اپنے حواسوں میں نہیں تھا اس وقت وہ

" ..اُس کچھ بھی میں سے ایک حل تم مجھے ابھی بتادو میں وہ ہی کر لوں گی "
آئیلین نے سینے پر بازو لپیٹ کر اُسے طنزیہ نظروں سے دیکھا جو سیہان کو
..مزید طیش میں مبتلا کر گیا

یہ بات تمہیں مجھ سے نکاح سے پانچ منٹ پہلے نہیں پوچھنی چاہیے "
"..تھی

سیہان نے دانت پیس کر اُسے دونوں کندھوں سے دبوچا اور قریبی ستون سے اُسکی پشت ٹکاتے ہوئے آئیلین پر سایہ فگن ہو گیا.. آئیلین پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کا یہ روپ دیکھ رہی تھی اُسے ایسا لگا کہ اُس کے کندھے بے دردی سے دبوچے، اُس کے چہرے پر جھکے شخص کو وہ جانتی تک نہ ہو.. وہ کہیں سے بھی وہ سیہان نہیں لگ رہا تھا جو اُس کا بچپن کا دوست تھا.. یہ تو کوئی

اور ہی جنونی شخص تھا جس کی شہد رنگ آنکھوں سے لپٹوں کی صورت ٹپکتی وحشت آئیلین کو تذبذب کا شکار کر گئی..

"تم مجھے پہلے بتا دیتی ہم دونوں مل بیٹھ کر اِس کا کوئی نہ کوئی حل تو ضرور تلاش کر لیتے.."

سیہان نے اپنی مضطرب شہد رنگ آنکھیں آئیلین کی بے یقین بنفشی آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے آہستگی سے کہا..

سیہان کی بھاری انگلیاں اُس کی نرم جلد میں پیوست ہونے لگیں، اُس کی پر حدت مہکتی سانسیں آئیلین کا دم گھونٹ رہیں تھیں.. آئیلین نے بے اختیار اُس کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کی جس پر سیہان بھی خرد کی دنیا میں واپس آیا تھا.. اگلے ہی لمحے شرمندگی سے نظریں جھکاتا وہ آئیلین سے دور ہو گیا..

" ... میرے پاس ایک حل ہے "

وہ جو اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے بے ہنگم سانسوں کو قابو میں کرنے کی کوشش کر رہی تھی سیہان کی بات پر سوالیہ انداز میں اُسے دیکھنے لگی ..

" میں اس اصفہان کو جان سے مار دیتا ہوں، یہ نہیں رہے گا تو نہ کمپنی اس کے نام ہو گی اور نہ ہی یہ نکاح ... "

سیہان کے جبڑے تنے ہوئے تھے، گردن کی شریانیں ابھری ہوئیں، چاہتی تو آئیلین بھی کچھ اس ہی طرح کا تھی مگر اپنے جان سے پیارے دوست کو اپنے ہاتھوں سے کیسے اس دلدل میں دھکیل دیتی ..

سیہان اپنی بات پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیزی سے آگے بڑھا تو آئیلین یکدم اُس کے راستے میں حائل ہوئی ..

کاش... کاش ہم ایسا کر سکتے تو اُس کے خون سے تمہارے ہاتھ رنگوانے "
کے بجائے میں اپنے رنگ لیتی.. کسی پر بھروسہ تو کیا تھا یہ سب کروانے کے
".. لیے مگر وہ بھی دغا باز نکلا

آئیلین نے اُس انجان شخص کو تلخی سے یاد کرتے ہوئے خود کلامی کی، وہ تو
سیہان اس وقت اپنے آپ میں نہیں تھا ورنہ یہ ایک اور حیرت انگیز انکشاف
.. ہوتا اُس پر

" ... سیہان... تم نے کہا تھا تم زندگی کے ہر مقام پر میرا ساتھ دو گے "
آئیلین نے ایک بار پھر پر امید لہجے میں اُس سے کہا جس پر سیہان بے بس
.. ہونے لگا.. اُس کی سانسیں اپنے ہاتھوں سے کھینچ رہی تھی وہ

تم مجھ سے میری جان مانگ لو پر یہ... یہ بہت زیادہ ہے میرے لئے "
"... آئیلین.. بہت زیادہ

.. سیہان بے بسی کی آخری حدود پر کھڑا تھا اُس کی آواز بھیگنے لگی

"مجھے تمہارا ری ایکشن سمجھ نہیں آ رہا، تم کیوں اس قدر اوور ری ایکٹ کر رہے ہو.. کونسا یہ نکاح اصل میں ہو رہا ہے، یہ محض ایک کنٹریکٹ میرج کے علاوہ اور کچھ نہیں.. "

آئیلین کی بس ہو گئی وہاں اصفہان نامی تلوار سر پر لٹک رہی تھی اور یہاں سیہان کو قابو میں رکھنا دو بھر ہو رہا تھا اُس کے لئے، آخر وہ کرتی تو کیا کرتی اس صورتحال میں..

" کیونکہ میں تم سے.... "

سیہان دونوں کے درمیان حائل فاصلوں کو قربت میں بدلتا آئیلین کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیتے ہوئے اُسے اپنی سمت کھینچ گیا جس کے نتیجے میں آئیلین بے اختیار اُس کے کشادہ سینے سے آ لگی تھی.. آئیلین سر اُٹھائے ششدر کھڑی سیہان کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے اسے دیکھ رہی

تھی، دوسری طرف سیہان بنفشی آنکھوں کے سحر میں مدہوش جذبات کی رو میں بھیگتا اپنا جملہ مکمل کر دیتا کہ پیچھے سے صارف چوہان ان دونوں کے درمیان چلے آئے نتیجتاً اُسے آئیلین کا ہاتھ چھوڑنا پڑا اور آئیلین بھی فوراً اُس سے دور ہوئی..

" آئیلین وٹنس کا بندوبست ہو گیا ہے تم اس کو چھوڑو اور چلو میرے ساتھ.. "

صارف نے سیہان کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے آئیلین کو مخاطب کیا..

سیہان نے خون آشام نگاہوں سے انہیں گھورا اصل فساد کی جڑ تو یہ ہی شخص تھا..

" میرے ہر پیپر ورک کا گواہ سیہان بنا ہے اور اس پیپر ورک کا گواہ بھی یہ ہی بنے گا... چلو سیہان.. "

سپاٹ انداز میں بغیر ان کی طرف دیکھے آئیلین نے پر اعتماد لہجے میں اپنی بات مکمل کی اور سیہان کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گئی.. وہ چاہتا تھا کہ زندگی میں پہلی بار ہی صحیح مگر اس بار اُس کا ساتھ نہ دے لیکن اُسکی فطرت میں ہی نہ تھا دھوکہ دینا، جن ماں باپ کی اولاد تھا وہ اُس کے خون میں شامل تھی تو صرف وفاداری..

■ ■ ■

"بلائیں اپنی بہن کو تاکہ اُس کے سامنے اُس کے معصوم چہرے کو بے نقاب کروں میں.."

الیہ نے استہزاء انداز میں واجد کو دیکھ کر کہا جو مٹھیاں بھینچے خود کو کچھ سخت کہنے سے باز رکھے ہوئے تھے..

"میں بُلا کر لیتی ہوں اینارہ کو.."

..ماہا فوراً چلا کی سے گھر کے اندرونی جانب بڑھیں

" ...رک جاؤ "

واجد کی بلند آواز نے گھر کے درودیوار کو لرزہ دیا، ماہا کے آگے بڑھتے قدم اپنی سابقہ جگہ پر ساکن ہو گئے.. احسن بھی بہنوئی کو اس قدر طیش میں دیکھ ... کر گھبرا گیا تھا، جبکہ الیہ ہنوز اطمینان سے کھڑی رہی

" ... کوئی ضرورت نہیں ہے ایناره کو بلانے کی "

.. واجد نے الیہ کی طرف دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا

اور آپ... یہ جتنی بھی بکواس آپ نے میرے سامنے کی ہے... کیا آپ "

" کے پاس اس سب کا کوئی ثبوت ہے ؟؟

واجد نے اپنی خون آشام نظریں الیہ کے چہرے پر تکاتے ہوئے طنزیہ انداز

.. میں سوال کیا

"...ہے ثبوت پر ابھی اپنے ساتھ نہیں لائی ہوں "

الیہ نے گردن اکڑا کر جواب دیا جس پر ماہا نے اُس کو حیرت سے دیکھا تھا کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ ثبوت حاصل کرنا نہ ممکن ہو گا الیہ کے لیے کیونکہ ایناره ایسی لڑکی ہے ہی نہیں..

توجب ثبوت لے آئیں تب آکر بات کیجئے گا... ابھی دفعہ ہو جائیں میرے "
" .. گھر سے

واجد نے کر ختگی سے کہا اور حقارت سے ایک نگاہ الیہ کے وجود پر ڈالنے کے بعد واپس گھر کے اندرونی جانب بڑھ گئے..

ایناره سے اس بارے میں بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کو "
" بھی.. بلا وجہ پریشان نہیں کرنا چاہتا میں اُسے سمجھ آگئی...؟؟

جاتے جاتے وہ بیوی کے فق پڑتے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے گویا ہوئے جس کے جواب میں ماہا نے گھبرا کر سر کو اثبات میں جنبش دی ..

" ثبوت کہاں سے آئیں گے آپ کے پاس؟؟ "
ماہا نے جب واجد کے وہاں سے چلے جانے کی یقین دہانی کرلی تو فوراً الیہ کی سمت پیش رفت کی جو دروازے سے باہر نکل رہی تھی ..
"...وہ میرا کام ہے تم بس اپنے شوہر کے کان بھرنے کی کوشش کرو "
...الیہ نے آہستگی سے اُس کے کان میں کہا اور گھر سے باہر نکل گئی

" آپ کیا بات کر رہیں تھیں اس عورت سے ؟؟ "
الیہ کے چلے جانے کے بعد احسن ماہا کے پاس چلا آیا اور بغور بہن کے متفکر چہرے کو پڑھنے لگا ..

کچھ ... نہیں.. بس میں ان سے کہہ رہی تھی کہ ہمارے گھر کا سکون برباد "
"..نہ کریں

احسن کی آنکھوں میں ٹھہری تشویش دیکھ کر انہوں نے لہجے کو خاطر خواہ
..پریشان بنانے کی کوشش کی

"...اچھّا ٹھیک ہے "

..احسن سر کو جھٹک کر کچھ سوچنے لگا

" کیا ہوا احسن تم کیوں اس قدر پریشان نظر آرہے ہو؟؟ "

..ماہا اندر جانے لگیں تھیں کہ احسن کی فکرمندی دیکھ کر وہیں رُک گئیں

واجد بھائی کے بارے میں سوچ رہا ہوں.. کتنا بھروسہ کرتے ہیں اپنی بد "
" ... کردار بہن پر

بھائی کے منہ سے ایناره کی برائی سن کران کا دل باغ باغ ہو گیا، احسن کے بازو پر ہاتھ رکھ کر سہلاتے ہوئے مسکراہٹ ضبط کرنے کے ساتھ انہوں نے مصنوعی دلاسہ دیا تھا اُسے...

"جب ایناره کی اصلیت کے بارے میں پتا چلے گا انہیں تو کتنی تکلیف ہو گی واجد بھائی کو.. "

احسن کی بے دھانی میں کی گئی بات پر ماہا کے شیطانی دماغ نے کام کرنا شروع کر دیا..

"کیا مطلب اس بات کا؟؟ "

انہوں نے احسن سے راز اُگلوانے کی کوشش کی..

"مطلب یہ کہ وہ عورت سب ٹھیک کہہ رہی تھی ایناره ایک شادی شدہ آدمی سے چکر چلا رہی ہے.. "

..احسن کے اس انکشاف پر ماہا کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں

"..تمہیں کیسے پتہ چلا یہ سب احسن "

..ماہا نے بے تابی سے سوال کیا

" آپی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا.. دو دن قبل ہاسپٹل میں وہ شخص اپنے بیٹے کے ہمراہ اینارہ سے بہت بے تکلفی سے بات کر رہا تھا ان دونوں کو دیکھ کر صاف بتایا جا سکتا تھا کہ کیا چل رہا ہے ان کے درمیان.. "

احسن نے وہ منظر تلخی سے یاد کیا جبکہ دوسری طرف ماہا تو اس خوشی کی خبر پر مانو ساتویں آسمان پر تھیں..

" ...احسن ہسپتال میں یقیناً سی سی ٹی وی کیمراز بھی ہونگے "

..ماہا نے خوش ہوتے ہوئے احسن سے اپنے خیالات کی تصدیق کرنی چاہی

" جی ہوتے ہیں مگر آپ کیوں پوچھ رہیں ہیں ؟؟ "

..احسن نے چونک کر بہن کو دیکھا

"... کہیں وہ عورت اس ہی ثبوت کی بات تو نہیں کر رہی تھی "

..ماہا نے بھائی کی نگاہوں سے گھبرا کر فوراً بات بنائی

ہاں ہو سکتا ہے اُس کی ہی بات کر رہی ہو وہ.. میرا ایک دوست ہے وہ یہ "

"..سب کام جانتا ہے.. ہم چاہیں تو وہ ریکارڈنگز ختم کروا سکتے ہیں

..احسن نے کچھ سوچ کر کہا

" کتنی دیر میں کر لے گا وہ یہ کام ؟؟ "

..ماہا نے آنکھیں سکیڑ کر سوال کیا

چوبیس گھنٹے تو لگ جائیں گے کم از کم، لیکن یہ تو ہے ناں کہ اینارہ بچ جائے "

" .. گی اور واجد بھائی بھی پریشان نہیں ہوں گے پھر

احسن کی بات پر ماہا نے جھنجھلا کر آنکھیں گھمائیں.. میں یہاں پر اس اینارہ کو نکالنے کی کوشش میں لگی ہوں اور یہ میرا بھائی اُس کو بچانے کے چکروں میں ہے، بے وقوف.. ماہا نے منہ بنا کر سوچا..

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو میرے پیارے بھائی.. تم ریکارڈنگز ختم کروانے کی کوشش کرو.."

ماہا احسن کا کندھا تھپک کر زبردستی مسکرائیں اور گھر کے اندر بڑھ گئیں..

"میں جانتی ہوں آپ کے پاس یقیناً کوئی ثبوت ہوگا مگر میرے پاس بھی ایک کام کی چیز ہے، اینارہ کے ہسپتال کے کیمراز کی دو دن قبل والی ریکارڈنگز حاصل کریں ان میں وہ دونوں ملاقات کر رہیں ہیں تصویروں کو ہم ثبوت کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں.. آپ کا پاس چوبیس گھنٹوں کا وقت ہے لیکن... جلدی کیجئے.."

..الیہ کے نمبر پر میسج بھیجنے کے بعد اُس نے نرگھس بوا کا نمبر ڈائل کیا

" ہاں آپا.. کیسی ہیں..جی جی.. میں بھی ٹھیک..ابھی کچھ دن قبل آپ نے پچاس سالہ رنڈوے کا رشتہ دکھایا تھاناں... ہاں ہاں وہ ہی جس کے جوان بچے تھے..جی..اُس رشتے کو بچا کر رکھیں ایک لڑکی ہے میری نظر میں کل تک آپ کو کنفرم کر کے بتاؤں گی.. لڑکی جوان ہے اور خوبصورت بھی بس ایک ہی ڈیمانڈ ہے کہ شادی جلدی کرنی ہے لڑکی والوں کو.. ٹھیک ہے میں کل پھر آپ سے بات کرتی ہوں..اللہ حافظ آپا.. "

کال منقطع کر کے وہ سفاکیت سے مسکرائیں، کوئی اتنا ظالم، اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا تھا؟اپنی حسد اور جلن میں انہوں نے ہر حد تجاوز کر لی تھی آج..

کوئی مسئلہ نہیں ہے.. وہ تصاویر حاصل کرنا میرے دائیں ہاتھ کا کھیل "

" ..ہے

الیہ کی جانب سے موصول ہوئے میسج کو پڑھ کر وہ فاتحانہ انداز میں مسکرائیں اور خوشی سے جھومتیں ہوئی گھر کے اندر چل دیں.. ابھی ان کا وقت چل رہا تھا سوزمین پر وہ معصوم لوگوں کے خلاف جال بچھائے چلی جارہیں تھیں مگر اللہ کی لاٹھی بھی بے آواز ہے، عنقریب ان کی سخت پکڑ ہونی تھی.. اور بے شک انسان دنیا میں جو بوتا ہے ایک نہ ایک دن ضرور کاٹتا ہے..

▪ ▪ ▪

Like a moth to a flame

I'll pull you in, I'll pull you back to what you need initially

It's just one call away

And you'll leave him, you're loyal to me

Moth to a flame - The Weeknd

وہ موبائل پر داریاء کی بھیجی ہوئی خوبصورت تصاویر دیکھ کر مسکرا رہا تھا جب آئیلین نے کرسی گھسیٹی اور اُس کے مقابل سنجیدگی سے بیٹھ گئی، چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا، اصفہان نے موبائل کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالنے کے درمیان آئیلین کا تاثرات پڑھنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہا..

کچھ دیر اور وہ آئیلین کو گہری نظروں سے تکتا رہتا کہ سیہان نے اُس کے اس عمل میں خلل پیدا کیا، آئیلین کے برابر والی کرسی پر بیٹھنے کے ساتھ اصفہان کے سامنے ٹیبل پر اپنا ہاتھ قوت سے مارا تھا اُس نے تا کہ اصفہان جو

سب کی موجودگی میں کافی دھڑلے سے اُسے دیکھ رہا ہے دوبارہ نہ دیکھ سکے...

سیہان کی اس بچکانہ حرکت پر اصفہان استہزاءانداز میں مسکرایا جس کے باعث سیاہ داڑھی میں چھپا ڈمپل نمایاں ہوا تھا جو اُس کو خون آلود نگاہوں سے گھورتے آئیلین اور سیہان دونوں کو زہر لگا، سیہان کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اُس کو زندہ یہاں زمین میں گاڑ دے جبکہ دوسری طرف آئیلین.. اگر سیہان سے دوستی اور اُس کی پرواہ نہ ہوتی آئیلین کو تو وہ سیہان کو اصفہان کی جان لیتے ہوئے محظوظ ہو کر دیکھتی.. اُس شخص سے نفرت کرتی تھی وہ .. شدید نفرت

اصفہان ان دونوں دوستوں کے دیکھنے کے انداز سے بخوبی جان گیا تھا کہ کس کشمکش میں مبتلا ہیں وہ اس وقت اور مزے کی بات یہ کہ اصفہان کو انہیں اس

حال میں دیکھ کر لطف بھی بہت آرہا تھا.. نکاح سے زیادہ وہ اس صورتحال سے محظوظ ہو رہا تھا..

"..چلیں تو پھر شروع کرتے ہیں "
ان تینوں کے مابین چلتی سرد جنگ کو صارف چوہان کی ہشاش بشاش آواز نے التواء کیا.. آئیلین نے گردن موڑ کر باپ کا چہرہ دیکھا جُو کافی مطمئن نظر آ رہے تھے.. کوئی باپ اپنی سگی اولاد کو اس قدر تکلیف میں دھکیل کر کیسے مطمئن ہو سکتا ہے.. آئیلین نے بے بسی سے سوچا اور ان کے چہرے پر سے نظریں پھیر لیں ..

" کرنا کیا ہے مسٹر چوہان صرف دستخط ہی تو کرنے ہیں البتہ اُس کے بعد میں اپنی مسز سے تنہائی میں کچھ بات کرنا چاہوں گا..."

اصفہان نے ریڈ لپ سٹک سے سجے آئیلین کے ہونٹوں کو نظروں کا محور بناتے ہوئے گھمبیر بھاری لہجے میں کہا..

"کسی قسم کی خوش فہمی میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں سہگل، چپ چاپ سائن کرو اور جاؤ یہاں سے.. "

آئیلین نے اصفہان کی طرف حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سیہان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے ساکن رہنے کی ہدایت کی.. اگر اس وقت وہ نہ روکتی تو یقیناً وہ سامنے بیٹھے شخص کا جبڑا اپنی جگہ سے ضرور ہلا دیتا.. غصے میں شیخ سیہان کامل ایک آندھی کی مانند تھا جو اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو نیست و نابود کرنا جانتی ہو..

"جیسا آپ کہیں مس چوہان.. "

اصفہان نے مسکرا کر عاجزانہ لہجہ اختیار کیا جس پر وہاں موجود ہر ایک فرد اُس سے قائل نظر آنے لگا ماسوائے آئیلین اور سیہان کہ کیونکہ آئیلین تو دو ملاقاتوں میں اُس کی فطرت سے واقف ہو چکی تھی.. جتنا ٹیڑھا وہ بظاہر نظر آتا تھا اُس سے سو گناہ مزید ٹیڑھا تھا وہ.. اور جہاں تک بات رہی سیہان کی تو اُس کے لیے یہ ہی وجہ کافی تھی کہ اصفہان آئیلین سے نکاح کر رہا ہے..

"..ٹھیک ہے برخوردار پہلے آپ سے شروع کرتے ہیں "

بیٹی کو سرد گھوری سے نوازنے کے بعد انہوں نے اصفہان کے سامنے میرج کنٹریکٹ کیا تاکہ وہ دستخط کر سکے..

" اس نکاح نامہ پر دستخط کرتے ہوئے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ میں اصفہان سہگل صارف چوہان اور اُس کی میراث سے اپنا انتقام ضرور لوں گا، میں نے تمہیں خون کے آنسو نہ رُلایا صارف چوہان تو میرا نام بھی اصفہان سہگل

نہیں.. تمہارا ہر لمحہ تڑپتے ہوئے گزرے گا.. موت کی بھیک مانگو گے تم مجھ سے اور تمہیں موت بھی نہیں نصیب ہو سکے گی.. تکلیف کے اُس پہلو سے روشناس کرواؤں گا تمہیں کہ وہ تکلیف دنیا میں کسی نے محسوس نہیں کی ہو گی.. "

نکاح نامہ پر دستخط کرتے ہوئے اُس نے خود سے عہد کیا تھا، طویل عرصے کی محنت تھی یہ اُس کی جس کے بعد آج وہ اس نتیجے پر پہنچ ہی گیا.. سرشاری اُس کے ہر انگ سے پھوٹ رہی تھی مگر اندر کہیں آتش فشاں بھی برپا تھا جو صارف چوہان کو شکست خوار دیکھ کر بجھتا..

آئیلین جو ضبط کے مراحل سے گزرتی اصفہان کے سفید مضبوط نیلی پھولی ہوئی شریانوں والے ہاتھ اور اُس کی کلائی میں چمکتی سیاہ گھڑی پر نظریں

مرکوز کئے بیٹھی تھی اصفہان کا نکاح نامے کے دستاویز اُس کے سامنے کھسکانے پر چونک کر سیدھی ہوگئی...

"میں آئیلین صارف چوہان یہ عہد کرتی ہوں کہ اصفہان سہگل کی زندگی اجیرن کردوں گی، آج کے بعد اس کی زیست میں طلوع ہونے والا ہر سورج بربادی اور بدنامی کا باعث بنے گا اس شخص کے لیے.. میں آئیلین صارف چوہان اصفہان سہگل کی دنیا جہنم بنادوں گی، سکون کے ایک پل کو بھی ترسے گا یہ.. "

دستخط کرنے کے ساتھ اصفہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُس نے خود سے عہد کیا تھا، وہ ہرگز واقف نہیں تھی اصفہان کی اصل شخصیت، اُس سے جڑے رشتوں اور اُس کے خاندان سے اور نہ اُسے چاہ تھی اس سب کی، چاہ

تھی تو محض اتنی کے وہ اس مغرور گھمنڈی انسان کو گھٹنوں کے بل جھکا دے اپنے سامنے ،اُس کا ہر منٹ اذیت ناک بنا دے وہ اُس کے لئے..

گہرے نیلے رنگ کے شلوار سوٹ اور سر مئی برینڈڈ کوٹ میں ملبوس بے حد سنجیدہ نظر آتے آزاد نے بطور اصفہان کے گواہ کی حیثیت سے نکاح نامہ پر دستخط کیا.. اصفہان کی مسکراہٹ کے پیچھے چھپی سازشیں اور آئیلین کی سرخ آنکھوں میں رقم نفرت اور طیش وہ باآسانی بھانپ گیا.. یہ سب ٹھیک تو نہیں لگ رہا تھا اُسے مگر کرتا بھی کیا مجبوری تھی ساتھ دینا سو دے رہا تھا خاموشی سے..

" میں شیخ سیہان کامل یہ عہد کرتا ہوں آئیلین صارف چوہان سے کسی صورت دستبردار نہیں ہو نگا.. اصفہان سہگل کا نہیں ہونے دوں گا اُسے کسی صورت میں بھی.. "

آئیلین کی جانب سے بطورِ گواہ کی حیثیت سے اُس نے اپنے موت کے پروانے پر خود دستخط کیا، وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کسی پرائے شخص کے نام لکھ آیا تھا وہ ہار تو گیا تھا مگر ہار تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا ابھی..

آج ایک ہی وقت میں تین مختلف اشخاص نے ایک ہی پرچے پر دستخط کرتے ہوئے تین مختلف عہد کئے تھے خود سے.. اب دیکھنا یہ تھا کہ ان میں سے کون اپنے عہد کا پاس رکھ سکتا ہے اور کون نہیں.. یا تو وہ کوئی ایک ہوتا یا پھر ایک بھی نہیں.. گزرتا وقت اپنے ساتھ ہر راز ثابت کر دینے والا تھا..

گواہوں کے دستخط ہوتے ہی مبارکباد کا دور چل پڑا جس میں سیہان وہاں ایک پل کے لیے بھی نہ رُکا تھا اور آئیلین کے روکنے کے باوجود بھی وہاں سے نکلتا چلا گیا..

"...اللہ تمہیں خوش رکھے "

وہ جو گردن موڑے سیہان کو خود سے دور جاتے دیکھ رہی تھی صارف چوہان کی آواز اور ان کے اُس کے سر پر ہاتھ رکھنے پر واپس ان ہی کی جانب پلٹی اور استفہامیہ نگاہوں سے اپنے بابا کو تکنے لگی جن کی آنکھوں میں آج نہ جانے کیوں اُسے دیکھ کر آنسو تھے..

" وہ باپ جس نے اپنی بیٹی ایک امیر کبیر آدمی کو بیچ دی ہو اُس کی آنکھوں میں یہ آنسو اچھے نہیں لگتے بابا.. "

آئیلین نے ان کے گلے لگتے ہوئے صارف چوہان کے کان میں آہستگی سے سرگوشی کی اور مسکراتی ہوئی ان سے دور ہو گئی، صارف چوہان کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا آئیلین کی بات پر، انہوں نے بمشکل اپنے جذبات پر قابو کئے

رکھا اس سب میں اور خاموش رہے.. یہ منظر آزاد سے مصافحہ کرتے اصفہان نے کنکھیوں سے دیکھا تھا..

" جعلی نکاح مبارک ہو تمہیں کزن.. "

آزاد نے اصفہان کے ہاتھ پر دباؤ بڑھا کر اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی..

" تمہیں بھی مبارک کزن.. "

اصفہان آزاد کی طرف دیکھ کر آنکھ مارتے ہوئے فخریہ انداز میں مسکرایا گویا بہت بڑا تیر مارا ہو.. آزاد نے خود سے دو سال چھوٹے اپنے چچازاد بھائی کو تاسف بھری نظروں سے دیکھ کر نظریں جھکائیں اور گاڑی کی چابی ماربل کی میز سے اُٹھاتا ڈائننگ ہال سے باہر نکل گیا بغیر اصفہان کو الوداع کہے..

" بہت مبارک ہو تمہیں اصفہان.. "

ایک ایک کر کے سب ہی وہاں سے چلے گئے اب بچے تھے تو صرف اصفہان، آئیلین اور صارف..

"آپ کو بھی مسٹر چوہان.. "

اصفہان نے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی.. اُسے غور طلب نظروں سے گھورتی آئیلین نے محسوس کیا تھا اس پوری ملاقات میں یہ پہلی بار تھا کہ اصفہان کی آنکھوں نے اُس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دیا ہو البتہ ان سرمئی آنکھوں میں سرد تاثر دیکھا تھا اُس نے..

" مجھے کچھ ضروری کام ہے اس لیے ابھی جانا ہو گا، اپنا اور میری صاحبزادی کا خیال رکھنا اللہ حافظ.. "

صارف نے اپنی بات نرمی سے مکمل کی اور وہاں سے نکل گئے، اصفہان کی نگاہوں نے ان کا دور تک تعاقب کیا، وہ اس وقت اتنا گم ہو چکا تھا اپنے

خیالات میں کہ آئیلین کی وہاں موجودگی اور تو اور اُس کی خود پر مرکوز نظریں بھی نہ محسوس کر سکا ..

وہ تو شکر یہ ہوا کہ کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا موبائل فون وائبریٹ ہونے کی صورت میں ہوش آیا اُسے اور پھر موبائل نکالتے ہوئے ہی اصفہان کو اندازہ ہوا کہ آئیلین نہ جانے کب سے اُس پر غور کر رہی ہے... موبائل سکرین پر چمکتی نوٹیفیکیشن پر ایک نظر ڈالنے کے بعد وہ واپس کوٹ میں موبائل رکھتا آئیلین کی جانب بڑھا جو ہنوز اُس کی حرکات جانچ رہی تھی ..

" Welcome to my esse Honey.."

(..میری زندگی میں خوش آمدید ہنی)

اُس کے نزدیک پہنچ کر گہری متبسم نگاہوں سے آئیلین کو دیکھنے کے درمیان اصفہان نے بھاری دلفریب آواز میں کہا اور جھک کر اُس کا سیدھا ہاتھ تھامتے ہوئے اصفہان نے اُس کی بے خوف آنکھوں میں اپنی سرمئی بے تاثر آنکھیں گاڑھے آئیلین کے نرم ہاتھ کی پشت پر نرمی سے بوسہ دیا.. جس شخص سے مصافحہ کرنے سے وہ انکاری تھی اُس نے اُس ہی ہاتھ سے اُسکا ہاتھ تھامنے کہ بعد ہتھیلی کی پشت پر اپنے پرحدت ہونٹ ثابت کئے اور آئیلین کچھ کر بھی نہ سکی..

اُس کے کھردرے ہاتھوں کی گرفت اُس پر پُرحدت ہونٹوں کا نرم لمس، آئیلین اندر ہی اندر سٹپٹا گئی مگر اصفہان پر ظاہر نہ ہونے دیا..

"کیا اتنا ہینڈسم لگ رہا ہوں کہ تمہاری نگاہیں نہیں ہٹ رہیں مجھ پہ سے ہنی ؟؟"

اُس کا نرم ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھام کر آئیلین کی شہادت کی اُنگلی میں سجی سنیک گولڈ رنگ پر اپنی اُنگلی ٹریس کرتے ہوئے اصفہان نے گھمبیرتا سے سوال کیا ..

" .. فرصت سے زہر لگ رہے ہو تم مجھے سہگل "

آئیلین نے طنزیہ تبسم ہونٹوں پر سجائے نفرت بھری نگاہوں سے اصفہان کو دیکھا جس کی وجاہت عام لوگوں کی آنکھوں کو خیر کر دیتی مگر آئیلین کو آگ لگا رہی تھی وہ اس وقت ...

" I love that when you call me by my sir name.."

(.. مجھے بہت پسند ہے جب تم مجھے میرے سر نیم سے پکارتی ہو)

اصفہان نے ذرا آگے کو جھک کر اُس کے کان کے پاس مدھم گھمبیر آواز میں سرگوشی کی، آئیلین کے پاس سے آتی سحر انگیز خوشبو نے اُسے مسکرانے پر مجبور کر دیا.. آئیلین نے یہ سب ہونٹ بھینچ کر برداشت کیا.. اصفہان کے وجود سے اُٹھتی قیمتی مینز پرفیوم کی مہک اُس کے اعصاب پر حاوی ہوتی اُس کا چہرہ سرخ کر گئی..

" شکر کرو کہ سرنام سے پکار رہیں ہوں ورنہ جن ناموں سے تمہیں دل میں نواز چکی ہوں وہ تم نے سن لیے تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے.. "

طنز میں ڈوبا لہجہ، طیش سے بھری آنکھیں، ضبط کی شدت سے کانپتے پنکھڑیوں جیسے ہونٹ اور قرمزی رخسار.. وہ حسن سے مالا مال تھی اصفہان نے مسکرا کر سوچا..

زہِ نصیب، میں اس مشغلے کے لیے ابھی بھی وقت نکال سکتا ہوں.. تم ہاں کرو تو اس ہوٹل کا بہترین ہنی مون سوئٹ بک کروالیتا ہو آج اور کل کے لئے.. "

اصفہان نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بے باکی سے کہا جس پر آئیلین کی پلکیں بے اختیار لرزش کا شکار ہوئیں.. اُس شخص کی بھاری بوجھل آواز، پھر ذو معنی باتیں اور سونے پر سہاگا خطرناک حد تک دونوں کے درمیان قائم قربت آئیلین کا دماغ خراب کر رہی تھی..

" تم جیسا گھٹیا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا.. "
آئیلین کا دل چاہا مقابل کھڑے شخص کو اس بلڈنگ کے سب سے اوپری فلور سے نیچے دھکا دے دے.. اصفہان اُس کی بات پر نظریں جھکا کر ایسے مسکرایا گویا تعریفی کلمات سے نوازا گیا ہو اُسے...

"..کرم نوازش ہے آپ کی "

دل کے مقام پر ہاتھ رکھتا وہ ذرا نیچے کو شکریہ ادا کرنے کے انداز میں جھکا اور واپس سیدھا ہو گیا..

"..بھاڑ میں جاؤ "

آئیلین نے دانت پیس کر اصفہان کو پرے دھکیلا اور اپنے بیگ کی سٹرپ کندھے پر ٹھیک کرتے ہال کے بیرونی جانب بڑھ گئی، ماربل کے فرش پر دھیمے ساز بکھیرتی اُس کی سیاہ پینسل ہیلز آج ایک بار پھر اصفہان سہگل کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا گئیں..

"..تم ساتھ چلو گی تو وہاں بھی چلنے کو تیار ہوں ہنی "

ڈھٹائی کے تمام ریکارڈز طور بیٹھا تھا وہ آج.. آئیلین نے اپنے عقب سے آئی اُس کی اونچی آواز پر حیرت سے یہ سوچا کہ کس قدر ڈھٹ اور بے شرم انسان ہے یہ..

جب کہ دوسری طرف چمکتی ٹائی پن ٹھیک کرتے اصفہان کی سرمئی بے تاثر آنکھوں نے کافی دور تک اُس کی ہیلز کا تعاقب کیا، پہلی بار اُس نے یوں کسی عورت کی ڈریسنگ نوٹ کی تھی جس سے وہ متاثر بھی ہوا اور نہ آج تک کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا اُس کے ساتھ..

■ ■ ■

Maybe it's the way you say my name

Maybe it's the way you play your game

But it's so good, I've never known anybody like you
But it's so good, I've never dreamed of nobody like you

- Dandelions by Ruth B

نتھیا گلی میں واقع اپنے بھائی کے حسین کوٹیج میں آج کے دن ان کا قیام تھا سننے میں آرہا تھا کہ یونیورسٹی کے سٹوڈینٹس بھی اسلام آباد سے مری آنے کے بعد یہاں ہی ٹھہریں گے کیونکہ وہ دونوں پہلے ہی اسلام آباد پہنچ چکیں تھیں تبھی ممکن تھا کہ ایک دن وہ یہاں تنہا رہتیں ..

داریاءاس وقت ہاتھ میں بھانپ اڑاتی گرم کافی سے بھرا پیپر کپ تھامے کوٹیج کی خوبصورت لکڑی سے بنی راہداری میں قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہورہی تھی، فجر ہوتے ہی اُس کی تو سفری تھکاوٹ ذائل ہو گئی البتہ مائسہ اب تک ان دونوں کے مشترکہ روم میں آرام کرنے میں مصروف تھی..

"..کتنا خوبصورت ہے ہمارا ملک "

داریاءنے کافی کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے قدرتی حسن سے مالامال ملکہ کُہسار کو دیکھا..بلند و بالا سبز پہاڑ جو سفید مخملی برف سے چھپے ہوئے تھے، روئی کے گالوں جیسے نرم ملائم نیلے رنگ کے بادل آسمان پر بکھرے دیکھنے والوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب تھے،اب تماشبین یہ سمجھنے کی سعی کرتے رہتے کہ آیا کہ آسمان کو دیکھیں یا برف سے اٹے پہاڑوں کو ..

"میرے پیارے بھائی.. صرف میری سیکیورٹی کے خاطر ٹرپ کے تمام کوٹیچرز اپنے رکھے ہیں انہوں نے.. اللہ میرے بھائی کو سلامت رکھے ہمیشہ.."

پہاڑوں کو تکتے ہوئے بے اختیار اُسے اصفہان کا خیال آیا جس پر وہ مبہم سی مسکرادی اور کافی کا کپ ہونٹوں سے لگالیا.. وہاں کی سرد تازہ آب وہوا نے اُس کی طبعیت بہت بہتر کردی.. ورنہ رات میں فلائٹ کے بعد سر چکرا ہی گیا تھا اُس کا..

"رومز چیک کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کوٹیچ پرائیویٹ کمپنی کا ہے اور جس کا ہے یہ نہ ممکن ہے کہ یہاں پر کوئی بھی کسی ایک لڑکی کا بال بھی بیکا کرسکے..اس لیے میرا مین فوکس...."

فون کان سے لگائے دوسری طرف موجود شخص سے بات کرتا وہ مصروف سا آگے بڑھ رہا تھا جب راہداری کے آخری سرے پر کھڑی داریاء پر اُس کی نگاہ پڑی..

اسلام آباد انٹرنیشنل ائرپورٹ سے مری تک کا سفر طے کرنے کے بعد وہ سیدھا یونیورسٹی کے بک کئے ہوئے کوٹیج کی طرف آگیا تھا، جس کے بعد اُس نے اپنا سامان روم میں منتقل کیا اور فوراً ہی ضروری کال پر بات کرنے کے لیے راہداری میں نکل آیا..

"میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے.."

کال منقطع کر کے اُس نے فون سیاہ لانگ کوٹ کی جیب میں ڈالا اور دھیمے قدم اٹھاتا آگے بڑھا.. نظریں ہنوز اُس پر ٹکی تھیں جو لائٹ پنک کلر کے اونی

کوٹ میں ملبوس سنہرے بالوں کو کھلا چھوڑے دنیا و مافیا سے بے خبر حسین نظاروں میں گم ان ہی نظاروں کا سب سے حسین حصہ لگ رہی تھی ..

آریس کی بھوری آنکھوں میں اُسے دیکھ کر الوہی سی چمک روشن ہونے لگی، دبیز ہونٹوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھل گئے تھے. ارد گرد کا جائزہ لے کر اپنی تسلی کرتے ہوئے کہ وہاں کوئی نہیں وہ داریاء کے پاس چلا آیا ..

اُس کے نزدیک چلے آنے پر بھی داریاء نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا تھا یا شاید وہ کسی کی موجودگی ہی نہیں محسوس کر سکی تھی وہاں .. وہ تو بس ان قدرتی نظاروں میں گم تھی .. پہاڑوں کے دامن میں گھومتی سیاہ تارکول کی سڑک اُس پہ آگے پیچھے دوڑتی گاڑیاں، رنگ برنگی چھتریاں تھامے سردی میں اوس سے بچتے لوگوں کو دیکھنا اُسے بہت متاثر کر رہا تھا ..

"..کاش میں بھی اُدھر جا پاتی "
داریاء نے سڑک کنارے چلتی لڑکی کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ کر خود کلامی کی..اُس کے عین برابر آ کھڑے آریس نے داریاء کی سرگوشی میں کہی بات سن لی تھی جس کے نتیجے میں وہ متبسم ہوئے بنا نہ رہ سکا..

آریس ابھی اُسے وہاں جانے کا کہتا کہ اُس کی نظر ریلنگ پر رکھے داریاء کے دودھیا ہاتھ پر پڑی، آج ناخنوں پر گلابی رنگ کی سادہ نیل پالش لگائی گئی تھی جو نیل آرٹ کی بنسبت زیادہ معقول لگی اُسے..وہ اس لڑکی کی ہر ایک ادا کا بغور جائزہ لیتا کسی احمق کی طرح مسکرائے جا رہا تھا..نہ جانے آگے آریس کو کیا سوجھی کے اُس نے داریاء کے ہاتھ کے بالکل نزدیک اپنا ہاتھ ریلنگ پر ٹکایا اور سامنے جہاں وہ دیکھ رہی تھی وہیں دیکھنے لگا..

بڑھتی قربت اور اپنے ہاتھ سے چند انچ دور رکھے اُسکے مضبوط ہاتھ سے اُٹھتی حدت ہی تھی کہ داریاء نے چونک کر گردن موڑی.. آریس کو اپنے ساتھ کھڑے دیکھ کر وہ پہلے تو حیران ہوئی کہ یونیورسٹی والوں کو تو کل تک پہنچنا تھا یہاں، پھر اُسے غصہ آیا کہ وہ کیوں اس قدر نزدیک کھڑا ہے اُس کے اور آخر میں ایک بار پھر حیران ہوگئی کہ وہ اچانک وہاں آیا کیسے..

آریس جو خاموش کھڑا سامنے نظر آتے منظر کا غیر دماغی سے مطالعہ کر رہا تھا داریاء کی سمت پلٹا، اُس کی شبنمی آنکھوں میں ٹھہرے روپ بدلتے جذبات کو دیکھ کر وہ دلکشی سے مسکرایا جس مسکرا کا ساتھ بھوری داڑھی کے پیچھے چھپے بھنور نے بھی دیا تھا..

" Excuse me ? "

داریاء نے اُسے یوں دیدہ دلیری سے مسکراتے دیکھ بھنویں اچکا کر سوال کیا..

" Excused."

نہ جانے اُس کے دماغ میں بھی کیا چل رہا تھا داریاء کی آنکھوں میں دوبدو جھانکتے ہوئے جواب دیا جس پر داریاء سٹپٹا کر سیدھی کھڑی ہوگئی اور واپس سامنے نظر آتے منظر سے محظوظ ہونے لگی جبکہ آریس تو پہلی بار اُسے کنفیوز دیکھ کر مسرور نظر آرہا تھا..

"آپ چاہیں تو جا سکتیں ہیں وہاں.. "

آریس نے بھاری سرگوشیانہ لہجے میں پیشکش کی..

"نہیں مجھے نہیں جانا.. "

اُس کی شکل دیکھ کر داریاء کو سیہان یاد آگیا تھا اور جب سیہان یاد آیا تو ساتھ ہی اُس کی باتیں بھی تبھی دل اچاٹ سا ہو گیا ایک بار پھر..

"ٹھیک جیسی آپ کی مرضی.. "

آریس نے عام سے لہجے میں کہااور واپس سامنے نظر آتے منظر میں کھو گیا،

جس شخص کا ساتھ درکار ہو اُس کا ساتھ اور سکون بخش ماحول انسان کی

طبیعت پر چھائی تلخی کو زائل کرنے میں سب سے مفید ثابت ہوتے ہیں ..

" ان کو کیا ہو گیا؟؟ نہ کوئی طنز، نہ ہی غصہ.. سورج آج مشرق سے نکلا تھا کہ

مغرب سے؟؟ "

داریاء نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آریس کے طمانیت بھرے چہرے

کو دیکھا جو جان تو گیا تھا کہ وہ اُسے ہی دیکھ رہی ہے مگر انجان بنا رہا...

" ویسے آپس کی بات ہے داریاء وہ سب جو اُس سیہان نے کہا اُس میں ان کا

کیا قصور تھا.. یہ بیچارے تو اُس دن بھی فکر مند ہو رہے تھے اور آج بھی تمیز

سے بات کر رہے ہیں.. ویسے یہ تمیز سے بات کر کیوں رہے ہیں..؟؟؟ "

داریاء نے ہونٹ کاٹ کر خود سے ہی سوال کیا اور ترچھی نگاہوں سے آریس کو دیکھا جو ہنوز گزشتہ پوزیشن میں کھڑا تھا...

" .. معذرت خواہ ہوں "

عادت سے مجبور غلطی کا احساس ہونے پر اُس نے معافی مانگنے میں کوئی مضحکہ نہ سمجھا..

" .. کوئی بات نہیں "

آریس نے ایک مختصر متبسم نگاہ داریاء پر ڈالی اور واپس سامنے متوجہ ہو گیا..

" پوچھیں گے نہیں کس بات پر معذرت کی ہے ؟؟ "

داریاء اب پوری کی پوری اُس کی طرف گھوم گئی، پیچ بلیک کلر کا لانگ کوٹ جس کے نیچے گہرے مارون کلر کی ہائی نیک شرٹ پہنی گئی تھی، بھورے بالوں کو آج بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرا چھوڑ دیا گیا.. مضبوط کلائی میں اپنی

مخصوص خاکی رنگ کی رسٹ واچ باندھی گئی تھی.. وہ طنزیہ گفتگو کرتا تھا، لیکچر ہال میں سڑو بنا رہتا تھا مگر چہرے پر چھپی معصومیت اس وقت عیاں ہو رہی تھی.. یہ داریاء کا نقطہ نظر تھا اب نہ جانے دیکھنے کا انداز بدل رہا تھا یا.. سامنے کھڑا شخص یہ تو وقت بتاتا

"..جانتا ہوں "

آریس نے اُس کا جواب سنجیدگی سے دیا اور اس بار وہ بھی اُس کی سمت مڑتا ..داریاء کے مقابل کھڑا ہو چکا تھا.. داریاء نے آنکھیں سکیڑ کر اُسے دیکھا

" کیسے ؟؟ "

شکی انداز میں سوال کرتی وہ آریس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی جب آریس کی نظروں کا محور بدلا اور اُس نے یکدم ہاتھ داریاء کے چہرے کی ...جانب بڑھایا

داریاء کی سحر انگیز آنکھیں حیرت کے سبب پھیل گئیں، اُس نے بنا پلکیں جھپکائے آریس کا ہاتھ اپنے چہرے کی جانب بڑھتے دیکھا جو کان کے پیچھے اڑسے اُس کے سنہرے بالوں کے قریب جا ٹھہرا تھا..

آریس نے اُس کے نرم ریشمی بالوں میں اڑسا تنکا جو بہت دیر سے اُسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا آہستگی سے داریاء کے بالوں میں سے علیحدہ کرنے لگا..

وہ تنکا اُس کے سنہرے بالوں کے ساتھ الجھا ہوا تھا جس کو نکالنے کے لیے آریس کو مزید چند قدم آگے بڑھانے پڑے اب ان دونوں کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا داریاء سر اُٹھائے تعجب سے اُس کا وجیہہ چہرہ دیکھنے لگی.. اُس کے کھلے کوٹ کے سبب لباس سے اُٹھتی پر اثر مردانہ باڈی سینٹ داریاء کے حواس متزلزل کرنے کی کوشش کرنے لگی..

داریاء نے محسوس کیا اُس کی بھاری انگلیاں اُس کی زلفوں سے الجھ رہیں ہیں جس پر دل کی زور شور سے دھڑکتی دھڑکنیں مزید متفکر کرنے لگیں تھیں اُسے.. بہت عجیب محسوس کر رہی تھی وہ اس وقت جیسا کبھی نہ محسوس کیا ہو، وہ چاہتی تو آریس کا ہاتھ دور جھٹک سکتی تھی مگر پھر بھی نہیں کیا ..

"..یہ تنگ کر رہا تھا مجھے..اب صحیح ہے "

آریس نے بالآخر وہ تنکا داریاء کے بالوں سے الگ کر کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے اُسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا.. داریاء نے اُس کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان دبے تنکے کو بے یقینی سے دیکھا...

" یہ کہاں سے آیا؟؟ "

داریاء نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گرفت سے وہ تنکا چھیننا چاہا مگر آریس نے اُس ہی وقت دور اُچھال دیا تھا اُسے یا صرف ایسا ظاہر کیا تھا، کیا معلوم؟

"..آگیا ہو گا ہوا میں اڑتا ہوا "

آریس نے سنجیدگی سے کہا اور ایک قدم پیچھے لیتا اُس سے دور ہو گیا ورنہ تو مزید کچھ احمقانہ کر جاتا وہ..اُس لڑکی کا حسن، اُس کی باتیں حتی کہ اس کے وجود سے اُٹھتی شرارتی سی پھولوں کی مہک بھی اُسے اکساتی تھی احمقانہ حرکتیں کرنے پر..

شاید آپ صحیح کہہ رہے ہیں..یونیورسٹی کے سب لوگ آگئے ہیں کیا؟؟ "

"

اُس کی بات سے اتفاق اور ایک نیا سوال بیک وقت ساتھ کرتے ہوئے داریاء راہداری کے کنارے پر رکھے ڈسٹ بن کی جانب بڑھ گئی..

"..نہیں ابھی صرف میں آیا ہوں باقی سب کل تک آئیں گے "

آریس نے مڑ کر اُسے دیکھا جو کافی کا پیپر کپ ڈسٹ بن میں پھینکنے کے بعد واپس اُس کی طرف چلی آرہی تھی ..

" صحیح !اس کے بعد کل شام میں ہم ناران کے لیے نکلیں گے ناں ؟؟ "

داریاء نے پرجوش ہو کر استفسار کیا جس پر آریس نے مسکرا کر سر کو ہاں میں جنبش دی ..

" پھر تو ہم آج کا پورا دن یہاں بور ہوتے رہیں گے .. "

وہ خوش تو بہت تھی کل کے لئے مگر نتھیا گلی کا سفر یوں اس طرح بیکار گزرنے پر اداس بھی ..

" نہیں اگر آپ چاہیں تو ناشتہ کرنے کے بعد باہر آجائیں نتھیا گلی ایکسپلور کر لیں گے ساتھ .. "

آریس نے مسکرا کر آفر دی جس پر داریاء کی غش کھا کر گرنے والی حالت تھی .. سامنے کھڑا شخص یقیناً اپنے ہم شکل کے ساتھ بدل گیا ہے ..

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی بور ہی ہوں گا یہاں.. بارہ
بجے تک باہر نکلوں گا تو سوچا آپ سے بھی پوچھ لوں.. "

داریاء کی حیرت اور اپنی جلد بازی بھانپ کر اُس نے واپس سرد طرزِ تخاطب
اختیار کر لیا.. جس پر داریاء آنکھیں پھیر کر طمانیت سے مسکرائی گویا تسلی ہو
گئی تھی کہ اپنے پروفیسر کسی انجان شخص سے نہیں بدلے..

"ٹھیک ہے پھر ہم دونوں یعنی میں اور مائسہ بارہ بجے تک ملتے ہیں آپ
سے.. میں بھائی سے بھی پوچھ لوں گی.."

داریاء کی بات پر آریس نے سر کو اثبات میں جنبش دی اور آگے بڑھ گیا..

"ہاں پوچھ لینا اپنے ہٹلر بھائی سے بندے تو پیچھے لگا دئے ہیں بغیر اجازت جاؤ
گی تو یقیناً وہ خود پہنچ جائے گا یہاں دھمکیاں دینے... "

نیچے لان کی راہداری میں چھپے کھڑے عام کپڑوں میں ملبوس گارڈز کو وہ پہلے ہی دیکھ چُکا تھا تبھی داریاء سے ملاقات مختصر کر دی ورنہ ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا اُس کا..

داریاء نے گردن موڑ کر سنجیدگی سے راہداری عبور کرتے آریس کو دیکھا اور کندھے اچکا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی.. اس شخص کو سمجھنا قدرے مشکل تھا داریاء سہگل کے لیے کیونکہ وہ بچپن سے آسانیوں کی عادی تھی..

■ ■ ■

" سر ہم ساتھ واک کر رہے ہیں زیادہ دیر خاموش تو رہا جا نہیں سکتا تو اپنے بارے میں کچھ بتائیں ناں.. "

آریس کے ہم قدم چلتی مائسہ نے گردن اونچی کر کے اُسے دیکھا جو اُس کے سوال پر مسکرایا تھا در حقیقت وہ آریس سے زیادہ اُس سے منسلک اُس کے دوست سیہان کے بارے میں جاننے کی دلچسپی رکھتی تھی.. ان دونوں کے پیچھے چلتی داریاء نے دوست کے سوال کے پیچھے چھُپا مقصد سوچ کر خفگی سے گردن جھٹکی ..

آریس سے گفتگو کرنے کے بعد داریاء نے روم میں جاتے ہی اصفہان سے اجازت مانگی حیران کن طور پر جس کی اجازت اُسے مل بھی گئی.. پھر مائسہ کو بتانے کے بعد ان دونوں نے ناشتہ کیا اور تیار ہوئیں.. یہ سب کرنے کے دوران وہ وقت بھی آپہنچا جس پر باہر آنے کو آریس نے اُسے کہا تھا...

" کیا بتاؤں میں آپ کو اپنے بارے میں بہت ہی عام سا آدمی ہو ایسا کچھ بھی خاص نہیں مجھ میں جو سامنے والا جان کر محظوظ ہو.. "

کانکریٹ کی سڑک کو گھورتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہا نیلی جینس کی جیبوں میں ہاتھ پھنسائے وہ متوازن رفتار سے آگے بڑھ رہا تھا ..

" پھر بھی سر ضروری تو نہیں کوئی خاص چیز جان کر ہی انسان محظوظ ہو سکے .. "

مائسہ نے مسکرا کر کہا، اُس نے اب بھی ہار نہ مانی اور یہ ہی اُسکی سب سے بڑی خوبی تھی کہ حالات جتنے بھی برے ہوں وہ آسانی سے اپنا راستے بدلنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھی ..

" اچھا، پر مجھے تو ایسا نہیں لگتا.. جب تک کہنے والے کی بات میں کوئی خاصیت نہ ہو سننے والے کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اُس کی بات میں .. "

آریس نے عام سے لہجے میں کہا اور کندھے اچکا دئے ابھی مائسہ آگے مزید اُسے دلیل پیش کرتی کہ داریاء اپنی رفتار بڑھا کر دوسری طرف سے اُس کے

ہم قدم ہو گئی.. آریس نے سر اُٹھا کر بھوری آنکھوں میں حیرت لئے اُسے

دیکھا تھا..

" آپ کا فلسفہ بالکل درست نہیں، کہنے والا کچھ بھی کہے اگر سننے والا سننا

چاہتا ہے تو وہ اُس کی ڈانٹ بھی سنے گا.. "

داریاء سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتی گویا ہوئی..

" کیا سننا چاہیں گی آپ میرے متعلق؟؟ "

اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سست رفتاری سے مضبوط قدم آگے

بڑھاتے ہوئے اُس نے مخصوص بھاری آواز میں استفسار کیا..

" جو آپ بغیر کچھ چھپائے بتا سکتے ہوں.. "

داریاء نے اپنی نظریں آریس کے چہرے پر سے ہٹا کر سامنے نظر آتے پہاڑوں پر مرکوز کر دیں.. آریس اُس کی کہی عجیب سی بات پر اندر ہی اندر .. سٹپٹا گیا.. آخر کیونکر ایسی بات کہی تھی اُس نے وہ یہ نہ سمجھ سکا

" سر آپ سب چھوڑیں یہ بتائیں کہ جب آپ ہماری جگہ پر یعنی کہ جب آپ سٹوڈینٹ تھے تو کیا کوئی ایسا ٹیچر تھا جو آپ کو پسند نہ ہو ؟؟ "
مائسہ نے داریاء اور آریس کے درمیان بڑھتی خاموش کشیدگی کو کم کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں سوال کیا ..

" جی ہاں ایک ٹیچر تھیں ہماری کیلکولس کی.. میں ان کی دل سے عزت کرتا ہوں اب بھی پر مجھے ان کا وے آف ٹیچنگ نہیں پسند تھا .. "
آریس داریاء کو نظر انداز کرتے ہوئے واپس مائسہ کی جانب متوجہ ہو گیا ..
"کیوں سر وہ کیا بہت ڈانٹتی تھیں ؟؟ "

مائسہ نے چھوٹتے ہی معصومیت سے سوال کیا جس پر آریس کے ہونٹوں پہ بے اختیار گہری مسکراہٹ ابھری..

"نہیں بیٹے.. وہ پڑھاتی ہی نہیں تھیں، لیکچر کے دوران اپنی ڈیلی لائف سے ایونٹز ریلیٹ کرنے لگتی تھیں، وہ پورے لیکچر میں یہ ہی کرتی رہتیں اور پھر آخر کے چند منٹوں میں ہمیں ٹاپک سے منسلک یوٹیوب ویڈیوز کے لنک بتا دیتیں.. یعنی ان کا پورا کورس ہر سمسٹر میں ہمیں سیلف سٹڈی کر کے پڑھنا پڑھتا.."

آریس اپنی یونیورسٹی لائف یاد کرتے ہوئے مبہم سا مسکرایا اُس کی بھوری آنکھیں کسی غیر مرئی نکتے پر ٹکیں تھیں، اُس سے کچھ فاصلے پر چلتی داریاء نے آنکھیں سکیڑ کر خاصی دلچسپی سے آریس کا یہ روپ دیکھا..

" یہ توکافی عجیب بات ہے سر.. سر کیا آپ لیکچر کے دوران اپنے بسٹ فرینڈ سے باتیں کرتے تھے ؟؟ "

مائسہ بڑی چالاکی سے اپنے مطلوبہ موضوع پر آئی، داریاء نے دوست کو دیکھتے ہوئے مسکراہٹ ضبط کر کے مائسہ کی تیز دماغی پر دل ہی دل میں اُسے داد دی..

" نہیں.. اصل میں یونیورسٹی میں میرا کوئی بسٹ فرینڈ تھا ہی نہیں، ہم سارے چار پانچ سنگی ہوا کرتے تھے جو ساتھ اُٹھتے بیٹھتے.. "

داریاء نے اُس کی بات پر ناسمجھی سے سر ہلایا..

" سنگی ؟؟ مطلب ؟؟ "

وہ خود کو پوچھنے سے نہ روک سکی.. آریس اُس کے سوال پر سر کھجاتے ہوئے داریاء کو دیکھنے کے درمیان سوچنے لگا کہ اب کیسے اُس کو سنگی کا مطلب بتائے

کیونکہ یہ خالصتان لڑکوں کا اپنا ایجاد کیا ہوا لفظ تھا جس کا اردو لغات میں کوئی مطلب نہیں ..

" .. سنگی مطلب جن کی .. سنگت میں رہا جائے ... ہاں یہ ہی ٹھیک ہے "

کافی سوچنے کے بعد جب وہ اپنے جواب سے مطمئن ہو گیا تب ہی گویا ہوا .. ان دونوں چھوٹی لڑکیوں کے درمیان وہ پھنس ہی گیا مگر ان کے معصومانہ سوال اُسے برے نہیں لگ رہے تھے ..

" اوا چھا .. تو آپ کا کوئی بسٹ فرینڈ تھا ہی نہیں کبھی کیا سر ؟؟ "

.. داریاء کے بجائے اب مائسہ نے پُوچھا

" ایک تھا جس سے اسکول ٹائم میں مجھے الگ ہونا پڑا ، اُس کے بعد سب دوست بنے لیکن بسٹ فرینڈ کوئی نہیں بن سکا .. "

.. آریس سیہان کو یاد کرتے ہوئے ہولے سے مسکرایا

"...الگ کیوں ہوئے؟؟یقیناً آپ نے ہی کوئی لڑائی کی ہو گی "

..داریاء جو کہ اُسے سڑو اور غصے کا تیز سمجھتی تھی فوراً بولی

نہیں ایسی بات نہیں ہے،وہ کویت میں رہتا تھا اور ہم پاکستان آ گئے تو "

"..دوبارہ رابطہ نہ ہو سکا البتہ معجزاتی طور پر دوبارہ مل گیا ہے وہ مجھے

آریس داریاء کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولا اپنے بارے میں اُس کی رائے

جان کر اچھا بھی لگا تھا اور برا بھی،اچھا اس لئے کہ وہ اُسے مضبوط سمجھتی تھی

..اور برا اس لئے کہ کیا پتا مضبوط کی جگہ لڑاکا سمجھتی ہو اُسے وہ

"..واہ سر یہ تو کوئی فلمی سین ہو گیا بالکل "

مائسہ نے گرم جوشی سے کہا اُس کے دل نے گواہی دی تھی کہ آریس جس

..دوست کی بات کر رہا ہے وہ سیہان ہی ہو گا

" ہاں سیہان اور میں یہ ہی بات کر رہے تھے کچھ دن قبل، ہمارا واپس ملنا واقعی کافی فلمی تھا.. "

آریس نے بے دھانی میں سیہان کا نام لے لیا، اپنا شک یقین میں بدلتے دیکھ کر مائسہ نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی پر مسرت چیخ کا گلا گھونٹنا چاہا، داریاء نے اُسے دیکھ کر ہونٹوں پر اُنگلی رکھتے ہوئے خاموش رہنے کی سختی سے ہدایت دی..

" مائسہ چلو یہاں پکچرز لیتے ہیں، بھائی کو بھیجیں گے.. "

داریاء آریس کے عقب سے ہوتی ہوئی مائسہ کے پاس آئی اور اُس کا بازو دبوچنے کے انداز میں تھامتے ہوئے مائسہ کو اپنے نزدیک کیا..

"دماغ صحیح ہے ایسے ایکٹ کر رہی ہو ان کے سامنے... یہ سمجھ جائیں گے.."

اُس کے کان میں منہ کرتے ہوئے وہ ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے دانت پیس کر غصے میں سرگوشی کی صورت بولی.. آریس یہ سب سوالیہ نگاہوں سے دیکھتا رہا جوں ہی وہ مائسہ سے دور ہوئی تو دیکھا کہ وہ خاموش کھڑا ان دونوں کو جانچ رہا ہے جس کے نتیجے میں داریاء نے مصنوعی طنزیہ مسکراہٹ آریس کی جانب اچھالی اور مائسہ کو فون تھما کر درخت کے پاس جا کھڑی ہوئی..

"یہاں لو میری ایک تصویر.."

درخت سے پشت ٹکاتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا اور سیدھے ہاتھ سے ویکٹری کا سائن بنایا.. مائسہ داریاء کی مختلف اینگلز سے تصاویر کھینچنے لگی جبکہ آریس خاموش کھڑا سینے پر بازو لپیٹے داریاء کے نت نئے پوزیز کا دلچسپی سے مطالعہ کر رہا تھا.. یہ سب کرنے سے قبل اُس نے پہلے ہی اپنی تسلی کر لی تھی

کہ کہیں داریاء کے ہٹلر بھائی نے یہاں بھی تو اُس کے پیچھے اپنے گارڈز نہیں

..اور بیچین ہوئے اور حیران کن طور پر ایسا ہی تھا کہ گارڈز نہیں تھے اس وقت

"..کیا آپ جانتی ہیں یہ درخت دو سو سال پرانا ہے "

آریس نے مسکراہٹ بھینچ کر کچھ سوچا اور سنجیدگی سے ان دونوں کی جانب

..پیش رفت کر گیا

" آپ کو کیسے پتہ ؟؟ "

داریاء نے تصاویر کھنچوانے کے درمیان آنکھیں مٹکا کر سوال کیا گویا کوئی

فرق ہی نہ پڑا ہو جبکہ مائسہ کا فیوز اڑ گیا تھا آریس کی بات پر، سر اونچا کر کے

خوفزدہ نگاہوں سے اُس نے لمبی لمبی ٹہنیوں والے، موٹے تنے کے قد آور

..درخت کو دیکھا

" ..اُس کی شاخوں سے "

آریس نے آگے بڑھ کر زمین کو چھوتی درخت کی شاخ تھامی..

"اچھا تو دو سو سال پرانا ہے یہ درخت.. تو پھر اس میں کیا خاص بات ہے، آؤ مائسہ اب میں تمہاری پکچرز لوں.."

آریس اور مائسہ دونوں کو ایک ساتھ مخاطب کرتے ہوئے داریاء نے مائسہ کے ہاتھ سے فون لیا..

"نہ... نہیں.. داریاء مجھے ڈر لگتا ہے میں نہیں کھنچوا رہی اس کے ساتھ پکچرز.. ہم کوٹیج کے گارڈن میں چل کر لے لیتے ہیں پکچرز.."

مائسہ کی بزدلی پر داریاء نے سر کو خفیف سی جنبش دی وہ اُس کی اس ڈرنے والی عادت سے بہت چڑتی تھی..

"میرے ساتھ یہاں کھڑی ہو کر تمہیں سیلفی تو لینی ہی ہو گی بلاوجہ کی باتیں نہیں کیا کرو.."

داریاء نے غصے سے کہا.. ہمم اچھا یعنی محترمہ بہادر بھی ہیں، آریس نے داریاء کا بغور جائزہ لیتے ہوئے سوچا، وہ صبح والے کپڑوں میں ہی ملبوس تھی فرق تھا تو بس اتنا کہ سنہرے بالوں کو کھلا چھوڑنے کے بجائے کھجوری چوٹی میں قید کیا ہوا تھا..

" میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ ان قدیم درختوں کے ساتھ جو کوئی بھی تصویر کھنچوالے، وہ زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ سکتا.. ان درختوں پر بسیرا کرنے والی مخلوق سکون غارت کر دیتی ہے اُس انسان کا.. "

داریاء کے بے خوف چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے آریس نے جھوٹی کہانی گڑھی جسے سن کر مائسہ نے فوراً انکاری میں سر ہلا یا وہ اچھی خاصی ڈرپوک لڑکی تھی، اُس کا شمار لڑکیوں کی اُس صفت میں ہوتا تھا جو ڈراؤنی فلم دیکھنے کے بعد واش روم بھی دوست کے ساتھ جاتیں ہیں..

" مجھے نہیں لینی اس درخت کے ساتھ پکچرز اور بس اب چلو کوٹیج میں بور ہو رہیں ہوں یہاں.. "

مائسہ نے قطعی لہجے میں داریاء کو انکار کیا اور مڑ کر واپس کوٹیج جانے والے راستے پر گامزن ہو گئی.. جبکہ دوسری طرف داریاء نے دل ہی دل میں آریس کو کھری سنائی تھی..

" Thank you so much Mr khanzada for your time.. "

البتہ بظاہر کچھ نہ ظاہر ہونے دیا لیکن آریس اُس کے دہکتے گالوں کو دیکھ کر بھانپ گیا تھا کہ داریاء کو آگ لگ گئی ہے.. اُس کی یہ حالت دیکھ کر بمشکل آریس نے اپنے بے ساختہ اُمڈ آنے والے قہقہہ کا گلا گھونٹا..

" No need.. "

سنجیدگی سے کہتا وہ کوٹیج جانے والی سڑک پر بڑھ گیا، جبکہ دوسری طرف داریاء نے پیچھے سے اُس کے دراز قد اور ورزشی پشت کو جھنجھلا کر دیکھتے ہوئے تمام مزہ کرکرا ہو جانے پر منہ بنالیا تھا..

■ ■ ■

آزاد اصفہان کے نکاح سے فارغ ہونے کے بعد سیدھا گھر چلا آیا، شام کے سات بجے کا وقت تھا اور چارسوں ملگجا سا اندھیرا، محل نما بنگلے کی راہداری اور لان کو تاریکیوں میں ڈبوئے ہوئے..

"..یقیناً سب مصروف ہوں گے "

آزاد نے ملازمین کی غلطی درگزر کرتے ہوئے واپس مڑ کر تمام لائٹس روشن کیں.. چند ہی لمحوں میں پوری راہداری اور لان سنہری روشنیوں میں

نہا گیا تھا.. آزاد نے مسکرا کر گردن موڑتے ہوئے وسیع اور سر سبز لان کی جانب دیکھا..

جوں ہی اُس کی پر سکون نگاہیں لان میں موجود وڈن شیڈ کے نیچے رکھی بینچز پر پڑیں ماتھے پر متفکر لکیروں کا جال نمایاں ہوتا گیا جس کے ساتھ ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ بھی لمحوں میں غائب ہو گئی تھی..

"لیکن آزاد صاحب یہی چیز ہم آرام سے بھی کر سکتے تھے، یہ سب تو بہت اچانک ہو گا علی کے لئے اس طرح اُسے زیادہ محسوس ہو گا میرا اُس سے دور جانا.. وہ تکلیف میں رہے گا.."

کسی کی اپنائیت بھری پریشان آواز آزاد کی سماعتوں سے ٹکرائی، وہ ٹھیک کہہ رہی تھی.. اُسکا بیٹا واقعی تکلیف میں تھا، بینچ پر تنہا علی آزاد کو بیٹھے دیکھ کر آزاد اضطرابی کیفیت میں مبتلا بیٹے کی جانب لپکا..

" علی آزاد.. میری جان.. میرے بیٹے یہاں اکیلے کیا کر رہے ہو؟؟ "

آزاد نے علی کے پاس پہنچ کر اُسے بازوؤں میں بھرتے ہوئے علی کو خود میں بھینچ لیا..

"..کچھ نہیں ڈیڈ.. بس بیٹھا ہوا تھا "

علی نے آزاد کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے غائب دماغی سے کہا وہ بیمار سا لگ رہا تھا اُسے..

" آپ کے عدیل بھائی کہاں ہیں اور رابعہ باجی (عدیل کی بیوی)؟؟ "

آزاد نے والہانہ انداز میں اپنے بیٹے کا ماتھا چومتے ہوئے پریشانی سے سوال کیا، پہلی بار اُسے گھر میں رہنے والے افراد پر غصہ آرہا تھا..

" ڈیڈ عدیل بھائی میرے لئے آئس کریم لینے گئے تھے اور رابعہ باجی ابھی
ساتھ ہی تھی نماز پڑھنے گئیں ہیں کچھ دیر قبل .. "

علی نے سمجھداری سے جواب دیا آزاد جو اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے
ہوئے علی کا چہرہ تذبذب بھری نگاہوں سے تک رہا تھا بیٹے کی سمجھداری دیکھ
کر پریشانی میں بھی مسکرا دیا ..

" تو میری جان بیٹے آپ کیوں یہاں اندھیرے میں بیٹھے تھے .. چلو آؤ اندر
چلیں .. "

آزاد نے شدت سے اُس کا گال چوما اور علی کو ہنوز گود میں لئے گھر کے
اندرونی جانب گامزن ہو گیا ..

" ڈیڈ میں سوچ رہا تھا کاش میری مام اچھی ہوتیں تو رابعہ باجی اور عدیل بھائی
کو میرے لئے اتنی محنت نہ کرنی پڑتی اور گھر میں موجود دوسرے انکل آنٹ
(ملازمین) کو بھی .. "

علی کی بات پر آزاد نے سرد افسوس بھری گہری سانس ہوا کے سپرد کی، وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا، اگر اُس کی ماں ایک اچھی عورت ہوتی تو ملازمین کی فوج کو علی کے پیچھے خوار تھوڑی ہونا پڑتا اور نہ ہی علی یوں اداس رہتا..

"کوئی بات نہیں بیٹا، ضروری نہیں زندگی میں ہم جو چاہیں وہ سب ہی ہو جائے.."

آزاد نے زخمی لہجے میں کہا در حقیقت تو بیٹے کی طرح وہ خود بھی تکلیف میں تھا، اگر پانچ سال قبل اُس کے والد وہ غلط فاصلہ نہ کرتے تو ابھی وہ اور علی سکون کی زندگی گزار رہے ہوتے، انسان کا ایک غلط فاصلہ اُس کی زندگی کا سُکھ اور چین برباد کر کے رکھ دیتا ہے..

"کیا مطلب ڈیڈ؟؟ "

.. علی نے نہ سمجھی سے سوال کیا

" کچھ نہیں میری جان بیٹے.. آپ یہ بتاؤ اسکول کا ہوم ورک کر لیا؟؟ "

آزاد نے علی کے بال سنوارتے ہوئے اُس کی ہو بہو اپنے جیسی آنکھوں میں دیکھ کر نرمی سے مسکراتے ہوئے پوچھا..

" ..جی ڈیڈ عدیل بھائی نے کروادیا تھا "

... علی کے بتانے کے دوران وہاں رابعہ بھی چلی آئی

"..السلامُ علیکم آزاد بھائی، کھانا لگاؤں آپ کے لیے "

..رابعہ نے آزاد کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے مہذب انداز میں سوال کیا

وعلیکم السلام، نہیں آج میں اور علی باہر کھانا کھائیں گے.. آپ اور عدیل " ..ہمارا انتظار نہیں کیجئے گا "

آزاد نے سنجیدگی سے جواب دیا اور سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا جبکہ باپ کی گود میں چڑھے علی کے ہونٹوں پر اس سب میں پہلی بار مسکراہٹ ابھری تھی جس پر آزاد بھی طمانیت سے مسکرا دیا.. بیٹے کی دلجوئی اور توجہ واپس اُس کی اصل زندگی کی طرف لانے کے لیے یہ سب کرنا تو ویسے بھی ضروری ہی تھا آزاد کے لیے ..

■ ■ ■

" بھابھی کیا نیچے کوئی آیا تھا کسی کی بہت تیز آواز آ رہی تھی، میں نماز پڑھ رہی تھی تبھی آ نہیں سکی.. "

وہ کچن میں آئی تو اب بھی سر پر نماز کی طرح ڈوپٹہ بندھا ہوا تھا، احسن اور ماہا دونوں نے ہم وقت گردن موڑ کر اندر آنے والی کو دیکھا ..

" ہسپ تم کرو اور... "

احسن اُسے دیکھتے ہی بے قابو ہوتا کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہوا، ابھی وہ ماہا کا بنایا ہوا تمام کھیل بگاڑ دیتا کہ اُس سے پہلے ہی ماہا نے اُسکا بازو دبوچتے ہوئے احسن کو آنکھوں ہی آنکھوں میں خاموش رہنے کی تلقین کی جو کارگر بھی ثابت ہوئی..

ایناره خاموش کھڑی حیرت سے ان دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہی تھی، آخر یہ سب چل کیا رہا تھا یہاں وہ نہ سمجھ سکی اوپر سے آریس کے جانے کے بعد سے اُسکی اپنی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی کہ دماغ صرف کر کے ان دونوں کے بے مصرف برے رویوں کے بارے میں کچھ سوچ سکے..

" نہیں ایناره کچھ نہیں ہوا، برابر والوں کی موٹر کھُلی رہ گئی تھی تو ان کے گھر سے پانی نکلنے لگا تبھی گلی والے چیخ چلا رہے تھے.. "

انہوں نے بڑی چالاکی سے جھوٹ کہا، احسن اپنی بہن کے اس قدر صفائی سے جھوٹ بولنے پر ششدر کھڑا انہیں تک رہا تھا..

" اچھّا ٹھیک ہے بھائی آکر چلے گئے ؟ بھابھی رات میں کیا بنے گا مجھے بتادیں میں بنادیتی ہوں، آج میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تو ہسپتال سے چھتی لے لی ہے میں نے.. "

اینارہ نے عام سے لہجے میں کہا اور کچن کاونٹر پر رکھے برتن سمیٹنے لگی..

" ہاں ایک گھنٹہ ہو گیا انہیں گئے ہوئے اور بیٹا تمہاری طبیعت خراب ہے تو کیا ضرورت ہے کچھ بنانے کی، جاؤ کمرے میں جا کر آرام کرو.. "

اینارہ کا معصوم چہرہ حسد بھری نگاہوں سے گھورتی وہ لہجے میں مصنوعی اپنائیت پیدا کرتے ہوئے بولیں.. اینارہ کے تیزی سے کام کرتے ہاتھ ان کے انداز و اطوار پر یکدم تھم گئے، وہ اب حیرانگی سے انہیں دیکھ رہی تھی کہ

بھابھی اور کام کرنے سے منع کردیں.. یہ معجزہ ناقابلِ یقین تھا اُس کے لئے...

"..جاؤناں کھڑی ہو کر میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو "

زیادہ دیر کہاں وہ مصنوعی شائستگی دیکھا سکتیں تھیں ایک لمحہ ہی گزرا ہو گا کہ وہ جھنجھلا گئیں...

"..اوک..اوکے..بھابھی بہت شکریہ "

اینارہ کے سر میں واقعی شدید درد تھا سو وہ ان کا شکریہ ادا کرتی ہوئی کچن سے باہر نکل گئی...

" یہ تم کیا کر رہے تھے..کیا پاگل ہو تم؟؟میرا گھر توڑنا چاہتے ہو؟؟ "

..ماہا اینارہ کے چلے جانے کے بعد شدید طیش میں مبتلا احسن کی سمت پلٹیں

"کیا مطلب ہے آپی؟؟میں کیوں ایسا چاہوں گا؟؟ "

..احسن فوراً گھبرا گیا

" تمہیں یاد نہیں ؟؟ تم وہ بات ایناره کے سامنے کیوں کرنے والے تھے تمہارے واجد بھائی سختی سے منع کر کے گئے تھے مجھے کہ ایناره کو کچھ نہیں بتانا.. "

..ماہا نے آنکھیں گھما کر بات بنائی

" سوری آپی وہ میرے ذہن سے بالکل نکل گیا تھا وہ سب.. ایناره کا چہرہ دیکھ کر مجھے اتنا غصہ آیا کہ کیا بتاؤ آپ کو.. شرم نہیں آتی اتنے اچھے بھائی کو دھوکہ دے رہی ہے.. "

احسن نے دانت پیس کر حقارت سے کہا، ماہا اپنے بھائی کے انداز میں ایناره کے لیے نفرت دیکھ کر بے حد خوش نظر آنے لگیں..

" چلو آئندہ خیال رکھنا.. تم تو جانتے ہو تمہارے بہنوئی میرے معاملہ میں
کتنے سخت ہیں.. "

انہوں نے افسردہ ہونے کی کمال اداکاری کی اور روہانسی آواز میں کہتی کچن سے باہر نکل گئیں.. اینارہ، واجد اور آریس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی چالاکیوں سے اپنے سگے بھائی کو بھی دھوکہ دے رہیں تھیں..

■ ■ ■

" بی اماں... میں نے اپنے باپ کے خاطر آج اپنا وجود اور اپنی روح دونوں
بیچ دیں ہیں... "

آئیلین ان کی گود میں سر رکھے لیتی افسردگی سے کمرے کی سفید چھت کو گھور رہی تھی.. بی اماں نے ہونٹ بھینچ کر بے اختیار اُمڈنے والی سسکاری کا گلا گھونٹا.. اگر سچ کہتی تو انہیں آئیلین سے زیادہ سیہان کی فکر تھی اس وقت، صارف صاحب کے کہنے پر انہوں نے خود کو اور آئیلین کو اس شادی کے

لیے راضی تو کر لیا تھا لیکن دل پھر بھی مضطرب تھا.. کس حال میں ہو گا وہ، کیونکہ محبت تو اُس کی لوٹی گئی تھی آئیلین کو تو محض کمزور اعتبار ٹوٹنے کا غم لاحق تھا..

" ...بیٹا جو اللہ کو منظور "

دل پر پتھر رکھ کر انہوں نے آئیلین کو تسلی دی جس کی بنفشی آنکھیں خشک پڑیں بے بسی کی کھلی تصویر بنی تھیں.. اُس نے کل رات جس قدر رو اور تڑپ کر انہیں اپنے نکاح کے متعلق بتایا تھا ان کا تو دل کٹ کر رہا گیا اُس سب کے بعد..

کل رات آئیلین کے سو جانے کے بعد انہوں نے صارف کو کال کر کے ان سے گزارش بھی کی تھی کہ بیٹی پر یہ ظُلم نہ کریں لیکن آگے سے جو دلیل صارف چوہان نے پیش کی اُسے سن کر بی اماں کے ہونٹ سل گئے ہوں

جیسے، وہ اپنی بیٹی کا مستقبل محفوظ کرنا چاہتے تھے یوں حالات کے رحم و کرم

پر نہیں چھوڑ کر جا سکتے تھے وہ اُسے تبھی یہ فیصلہ کیا تھا انہوں نے..

" بی اماں کیا کوئی باپ اس قدر سنگ دل بھی ہو سکتا ہے ؟؟ "

بی اماں کی طرف خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے آئیلین نے سپاٹ انداز میں

استفسار کیا.. اب وہ کیا بتاتیں اُسے کے اُس کا باپ اتنا بھی سنگ دل نہیں ہاں

البتہ سنگ دلی کا نقاب ضرور چڑھایا ہوا ہے چہرے پر..

" بیٹا بس اب جو ہونا تھا سو ہو گیا، دکھتی ہوئی لکیر کو پیٹنے سے اب کچھ حاصل

نہیں ہو گا.. "

بی اماں نے جھک کر اُس کا ماتھا چوما..

" بیٹا سیہان.. وہ کدھر ہے ؟؟ "

بی اماں نے سیہان کے متعلق سوال کیا جس کے بارے میں ان کا دل بے حد پریشان تھا..

" نہیں جانتی میں بی اماں.. وہ گھر پر نہیں ہے اُسے کال کر رہی ہوں تو وہ کال بھی نہیں اُٹھا رہا.. کیا معلوم کہاں ہو گا اس وقت ؟؟ "
آئیلین سیہان کی حالت یاد کرتی گھبرا کر اٹھ بیٹھی..
" بی اماں.. سیہان نکاح کی خبر سن کر بالکل آپے سے باہر ہو گیا تھا.. اُس کا ردعمل میں سمجھ نہیں سکی تھی تب بھی... "
آئیلین کو یکلخت وہ لمحہ یاد آیا جس لمحے اُس نے سیہان کی آنکھوں میں وحشت ابھرتی دیکھی تھی..

تمہارا دوست ہے وہ.. بچپن کا دوست.. یقیناً اُسے برا لگا ہوگا جب تم نے "
اس طرح اپنی زندگی کے اتنے اہم فاصلے کے متعلق عین نکاح کے وقت بتایا
" .. ہوگا اُسے

بی اماں نے آئیلین کی دلجوئی کرنا چاہی ورنہ اصل وجہ سے وہ بخوبی واقف تھیں لیکن آئیلین کو بتا کر اُس ہی اذیت سے روشناس نہیں کروانا چاہتیں تھیں اُسے جس سے سیہان اس وقت گزر رہا تھا ..

بی اماں مجھے سیہان کو ڈھونڈنا چاہیے، وہ میرا دوست ہونے کے ساتھ "
" ... ساتھ میرا واحد اپنا، میرا بھائی ہے

آئیلین اپنا بھاری سر نظرانداز کرتی ہوئی بیڈ سے اٹھتے ہی آگے بڑھی کہ اچانک اُس کی آنکھوں کو آگے دھند لکے چھانے لگے جن کی تعداد اتنی تھی کہ اُس کو سامنے کچھ نظر نہ آیا اور وہ آنکھیں میچ کر اپنا سر پکڑتی وہیں بیٹھ گئی..

دوسری طرف نصرت بیگم آئیلین کی زبان سے سیہان کے لیے بھائی کا لفظ سن کر دنگ رہ گئیں..

" آئیلین... آئیلین.. یہ کیا ہو رہا ہے تجھے ؟؟؟ "
بی اماں کے ہاتھ پیر آئیلین کی زردی مائل رنگت اور کانپتا جسم دیکھ کر پھول گئے.. بمشکل آئیلین کو سہارا دیتے ہوئے انہوں نے بیڈ پر لٹایا اور فوراً ڈاکٹر کو فون ملایا..

" ڈاکٹر صاحب کیا ہوا ہے میری بچی کو؟؟ اچانک اس کے سر میں اتنا درد کیوں ہوا؟؟ "
کچھ لمحوں بعد ہی ان کی فیملی ڈاکٹر وہاں موجود آئیلین کا معائنہ کر رہی تھی..

" آپکی پوتی شدید قسم کے ذہنی دباؤ کا شکار ہے، اگر یہ ذہنی دباؤ کم نہ ہوا تو مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ مس آئیلین کو برین ہیمرتج بھی ہو سکتا ہے.. "

ڈاکٹر کی بات سن کر بی اماں کی اپنی حالت غیر ہونے لگی جس پر ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر انہیں سہارا دیا اور آئیلین کے برابر بیٹھا دیا..

" دیکھیں بی اماں.. آپ کو خود مضبوط بنانا پڑے گا تا کہ آپ آنے والے حالات کا سامنا کر سکیں، آئیلین ابھی تو ٹھیک ہو جائے گی مگر مستقبل کی کوئی گارنٹی نہیں دے سکتی میں آپ کو.. اگر حالات بہتر نہ ہو سکے تو ممکن ہے آئیلین کی ذہنی صلاحیتیں مفلوج ہو جائیں.. پھر کومہ اور لائف تھریٹ بھی ہو سکتا ہے.. اس لئے حالات آپ کو بہتر کرنے ہوں گے.. "

ڈاکٹر نے بی اماں کو سمجھایا جس پر انہوں نے کانپتے ہاتھ ہونٹوں پر رکھ کر آنسو بہاتے ہوئے آئیلین کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھا..

" ابھی میں نے انہیں سکون کا انجیکشن لگا دیا ہے.. صبح یہ اٹھ جائیں تو ان سے کوئی بھی ایسی بات نہیں کیجئے گا جو ان کے لیے ٹینشن کا باعث ہو.. کچھ انٹی ڈیپریسنٹز بھی لکھ کر دے رہیں ہوں جو انہیں ہفتے میں دو بار لینے ہوں گے تین دن کے وقفے سے.."

ڈاکٹر ضروری ہدایات دے کر کمرے سے باہر نکل گئیں جبکہ بی اماں نے نم آنکھیں پونچھ کر انجیکشن کے زیرِ اثر سوتی ہوئی آئیلین پر چادر ٹھیک کی اور کچھ سوچ کر سیہان کا نمبر ملایا جو مستقل بند جا رہا تھا..

" بیٹے میں یہ جانتی ہوں کہ کس قرب سے گزر رہے ہو گے تم اس وقت اور تمہیں کسی سے کوئی بات نہیں کی ہو گی ابھی، لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ

آئیلین کی تمہیں کتنی فکر ہے، تمہاری دوست کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے بیٹا.. ڈاکٹر کہہ کر گئیں ہیں کہ اگر حالات بہتر نہ ہوئے تو آئیلین کومہ میں بھی جاسکتی ہے.. بیٹا اُس کا دل دکھانے والی کوئی بات نہیں کرنا تم اُس سے.. میں جانتی ہوں تمہاری اذیت ناقابلِ برداشت ہو گی مگر اپنی دوست کی زندگی کے خاطر اُس کے سامنے کچھ ظاہر نہیں کرنا... "

متعدد مرتبہ جب کال کرنے کے باوجود بھی سیہان نے فون نہ اُٹھایا تو بی اماں نے اپنے تمام خدشات اُسے وائس نوٹ کی صورت سنادئے.. ان کا دل تو چاہ رہا تھا کہ آئیلین کے کم عقل اور کم فہم باپ کو بھی فون کریں اور بتائیں انہیں کہ بیٹی کا مستقبل محفوظ کرنے کی جدوجہد میں انہوں نے اُس کا حال ہی داؤ پر لگا دیا ہے..

■ ■ ■

زمانے بھر کے غم یا اک تیرا غم
یہ غم ہو گا تو کتنے غم نہ ہوں گے
تیری محفل میں لیکن ہم نہ ہوں گے
محبت کرنے والے کم نہ ہوں گے

محبت کرنے والے - مہدی حسن

کراچی کے مہنگے ترین علاقے میں واقع وائن بار کا یہ منظر تھا، میوزک اپنے پورے جوبن پر بج رہی تھی ڈانس فلور پر چڑھے نوجوان ایک دوسرے کے جسموں میں گم، شراب کے نشے میں دھت بے ہنگم طریقے سے رقص میں مشغول نظر آتے.. رنگ برنگی ڈسکو لائٹس نے الگ ماحول میں انتشار برپا کیئے رکھا تھا..

کاونٹر کے ساتھ لگی کرسی پر بیٹھا وہ شخص غائب دماغی سے سامنے نظر آتے ملتے ہوئے انسانوں کو دیکھ رہا تھا جو ایک دوسرے سے اس قدر قریب تھے اس وقت کے مرد اور عورت دونوں میں تفریق کرنا ناممکن.. وہ بنا پلکیں جھپکائے بظاہر یہ سب دیکھ رہا تھا مگر ذہن تو اب بھی اُس ہی محفل ان ہی چند لمحوں میں الجھا ہوا تھا جس میں اصفہان نے اُس کی زندگی کو اپنے نام لکھوایا اور سیہان کو منہ کے بل زمین بوس کیا گیا تھا اُس گھڑی..

اصفہان کے جملے، آصف اعظم عوان کے طنز اور صارف چوہان کی کڑوی باتیں سب ایک ساتھ اُس کے ذہن میں گونجنے لگیں.. بہت پہلے سے بہت کچھ اُسکی نگاہوں کے سامنے ہی ہوتا رہا تھا مگر وہ بے وقوف کچھ نہ سمجھ سکا.. ہر گزرتی گھڑی کے ساتھ ایسا لگ رہا تھا کہ اُس کا دل دھڑکنا بند کر رہا ہو اور جیسے زبردستی اُسے زندہ رکھ کر اذیت دی جا رہی ہو...

سماعتوں میں بازگشت کرتی آواز، بند ہوتی دھڑکنوں اور بھاری ہوتی سانسوں سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے جیب میں سے اُس نے سگریٹ کا ڈبہ نکالا جو کہ اب خالی پڑا تھا.. سیہان نے دانت پیستے ہوئے وہ ڈبہ پوری قوت سے کاونٹر پر پٹخا.. اُس نے آج اس حد تک سگریٹ نوشی پہلی بار کی تھی.. لوگوں سے سن رکھا تھا کہ یہ پینے سے بوجھل اعصاب پُر سکون ہو جاتے ہیں مگر اُسے تو چند گھنٹوں میں پورا ڈبہ ختم کرنے کے باوجود بھی سکون نہ مل سکا..

" سر اس سے کچھ نہیں ہوگا، اسے آزمائیں.. "

بار کے دوسری جانب کھڑا الڑکا جو نشہ آور سنہرے مشروب کو شیشے کی بوتل میں سے چھوٹے کانچ کے گلاس میں انڈیل رہا تھا مسکرا کر بولا.. سیہان اپنی عقب سے آنے والی آواز پر اُس جانب پلٹا..

" کیا اسے پینے سے تمام دکھ ختم ہو جاتے ہیں؟؟ "

سیہان نے شکستگی سے سوال کیا شہد رنگ سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں سنہرے
چمکتے مشروب پر ٹکیں تھیں..

"جی سر چند گھنٹوں کے لئے ہی صحیح لیکن آپ ہر غم بھول جائیں گے.."
لڑکے نے سیہان کے سرخ مگر وجیہہ چہرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے
کہا... وہ سمجھ گیا کہ مقابل بیٹھا شخص عزت دار گھرانے سے تعلق رکھتا ہے پر
ہے حالات کا مارا ہوا تبھی اس جگہ کا رخ کیا ہے اس نے..

سیہان نے اُس لڑکے کی بات پر سر ہلاتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے گلاس تھاما
اور وہ سنہرہ حرام مشروب ایک ہی سانس میں اپنے حلق کے زریعے معدے
میں انڈیل دیا.. اُس نے آج سے قبل اس چیز کو پینا تو دور دیکھا بھی نہیں تھا
مگر آج.. آج وہ دن تھا اُس کی زندگی میں جس دن شیخ سیہان کامل نے نہ
صرف سگریٹ اور شراب کو پہلی بار آزمایا بلکہ آج کہ دن اُس نے اپنی جان
بھی آزمائی تھی وہ کہتا تھا کہ آئیلین کسی اور کی ہوئی تو وہ اگلی سانس بھی نہیں

لے پائے گا مگر وہ زندہ تھا اور یہ ہی سب سے زیادہ قرب ناک تھا اُس کے لئے..

کبھی کبھی انسان کو ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب اُسے جینے سے زیادہ مرنا آسان لگنے لگے سیہان کے ساتھ بھی آج کچھ یوں ہی ہوا تھا..

" جی سر ایک اور بناؤ...؟؟ "

لڑکے نے سیہان کی حالت دیکھ کر متبسم ہوتے ہوئے استفسار کیا.. سیہان مضبوط اعصاب کا مالک تھا اتنی سی شراب کی مقدار اُس کا کچھ نہ بگاڑ سکی البتہ لڑکے کی بات ضرور سچ ثابت ہوئی، شراب کے نشے نے اُس کی سماعتوں میں گونجتی آوازوں کو قدرے کم کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ کافی حد تک پر سکون ہو گیا...

"..ہاں "

ایک لفظی جواب دینے کے ساتھ وہ کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہوا اور کوٹ سے وجود آزاد کراتے ہوئے کوٹ کاؤنٹر پر رکھ دیا.. اتنے میں بارٹینڈر ایک اور گلاس تیار کرچکا تھا... شرٹ کا کولر ڈھیلا کرتے سیہان نے دوسرا گلاس بھی اُٹھا کر لبوں سے لگالیا اور ایک سیکنڈ میں ہی وہ گلاس بھی ختم کر کے کاؤنٹر پر واپس رکھ دیا مگر ساتھ ہی بوجھل ہوتی آنکھوں سے اشارہ کرتا ایک اور گلاس بنانے کا کہا بارٹینڈر کو ..

... تین... چار... پانچ

وہ مزید اور نہ جانے کتنے گلاس اپنے معدے میں انڈیل لیتا کے کونے میں کھڑی ایک لڑکی جو کافی دیر سے سیہان کی حرکات پر نظریں رکھے ہوئی تھی ایک ادا سے چلتی ہوئی اُس کے نزدیک آئی اور سیہان کے برابر رکھا اسٹول گھسیٹ کر اُس پر بیٹھ گئی ..

"..لگتا ہے پہلی بار پی رہے ہو "

سیہان کے مضبوط ہاتھ سے شراب کا گلاس چھین کر دور رکھتے ہوئے اُس لڑکی نے مسکرا کر سیہان کے دلکش نقوش والے چہرے کو دیکھا..

"...کیا...بدتمیزی ہے گلاس واپس دو "

سیہان نے بوجھل ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے ضرورت سے زیادہ بھاری کانپتے لہجے میں کہا اور اُس لڑکی کے ہاتھ سے گلاس چھیننا چاہا مگر وہ تب تک گلاس اُس کی پہنچ سے کافی دور رکھ چکی تھی...

"..بدتمیزی نہیں ہے یہ..اتنی زیادہ ایک ساتھ نا پیو مر جاؤ گے "

لڑکی نے سیہان کی آدھ کھلی سرخ شہد رنگ آنکھوں کو خمار زدہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اُس کی ہلکی شیو سے چھپے جبڑے پر نرمی سے اپنی انگلیاں سہلائیں..

"...میں مرنا ہی چاہتا ہوں گلاس دو مجھے "

سیہان نے بمشکل آنکھیں وا کر کے خون آشام نظروں سے اُس لڑکی کے میک اپ کے سبب چمکتے چہرے کو گھورا اور اسٹول پر بیٹھے بیٹھے ہی کاونٹر پر اُس لڑکی کی طرف رکھے اپنے گلاس کی جانب بڑھا کچھ اس طرح کہ اُس کے اور اُس لڑکی کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر بچا تھا..

اس ہی قربت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اُس لڑکی نے مزید آگے بڑھ کر ان دونوں کے درمیان جتنے بھی فاصلے تھے تمام مسدود کر دئے اور سیہان کی گردن میں ہاتھ ڈال کر وہ دوسرے ہاتھ سے اُسکی شرٹ کا کولر دبوچتی اُس کا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک کرتے ہوئے آنکھیں موند کر سیہان کے دہکتے دبیز ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ گئی، دنیا و مافیا سے بے خبر وہ آنکھیں سختی سے بند کئے سیہان کی سانسیں اپنی سانسوں میں جذب کر رہی تھی...

سیہان اس سب کے لیے ہر گز تیار نہ تھا گہرے نشے میں ہونے کے باوجود بھی اُس کا دماغ سنسنا گیا اُس انجان لڑکی کی اس حرکت پر.. یکدم اپنا چہرہ پھیر کر وہ بمشکل سانس لے پا رہا تھا جبکہ دوسری طرف وہ لڑکی اس مدہوش کن لمحے کے زیرِ اثر مسکراتی ہوئی سیہان کی گردن کی ابھرتی ہوئی نسوں کو دیکھ کر اُسکے کان پر جھکی..

"بار کے اوپر کمرے ہیں میرے ساتھ چلو تمہارے تمام غم منٹوں میں ختم کر دوں گی میں.."

سیہان کے کان کی لو دانتوں میں دباتے ہوئے وہ مسکرا کے بے شرمی سے بولی.. وہ لڑکی کال گرل تھی پیسوں کے لئے امیر مردوں کے آگے پیچھے منڈلانا اُسکی فطرت میں شامل اور اُس کا پیشہ تھا..

" تمہارا اثر رہے گا کب تک ؟؟ "

سیہان اس کی مدھم سرگوشی پر جھٹکے سے اُس لڑکی کی جانب پلٹا اور اُس کے بال بے دردی سے اپنی مٹھی میں دبوچ کر اُس کا چہرہ نیچے کو گھسیٹا.. اُس لڑکی کی بگڑی ہوئی سرخ لپ سٹک نفرت سے گھورتے ہوئے سیہان اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا..

"...اگر چاہتے ہو کہ اثر ہمیشہ رہے تو روز میرے پاس آنا ہو گا "

تکلیف کے باوجود بھی وہ لڑکی مسکرا کر اُس کے خطرناک حد تک سرخ پڑتے چہرے کو لگاوٹ سے دیکھتے ہوئے بولی.. اُس کے لئے ویسے بھی یہ معمولی سی تکلیف تھی، دن رات اس سے کئی گنا زیادہ درد برداشت کرنے کی عادی ہوتیں ہیں ایسی لڑکیاں..

"...نہیں چاہیے "

سیہان نے بھاری ہوتے سر کو نظر انداز کر کے بند ہوتی آنکھوں کو زبردستی کھولا اور پینٹ کی جیب میں سے والٹ نکال کر ہزار کے کچھ نوٹ کاونٹر پر رکھے جبکہ کئی سرخ نوٹ اُس لڑکی کی جانب بڑھائے جس کی ایک ہفتے کی کمائی اتنی ہوا کرتی تھی.. لڑکی حیرت سے آنکھیں پھاڑے کبھی پیسوں کو تو کبھی پیسے دینے والے کو دیکھتی جو بنا کام کے اتنا بڑا معاوضہ دے رہا تھا ..

"..یہ لو... یہ رکھو اور... آج کی رات سکون سے سونا "

مدہوش بھاری لہجے میں کہتے اُس نے زبردستی لڑکی کے ہاتھ میں پیسے تھمائے اور ڈگمگاتے قدم بدقت آگے گھسیٹتا باہر جانے والی سمت چل دیا.. وہ نشے میں ضرور تھا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں وقتی طور پر کھو چکا تھا مگر پھر بھی اُس کا شعور گوارہ نہیں کرتا تھا کہ اتنی نچلی سطح تک گر جائے ..

▪ ▪ ▪

مس پلیز... دیکھیں اگر آپ نے فیری کو نہیں بُلایا تو میں بے ہوش بھی ہو "
".. سکتا ہوں

علی نے باقاعدہ وارننگ جاری کی، وہ گھر سے ہی پلان بنا کر آیا تھا کہ اسکول میں اپنی کلاس ٹیچر کے سامنے بیمار ہونے کی ایکٹنگ کرے گا اور کہے گا کہ اینارہ کو بلایا جائے اس طرح اُس کے ڈیڈ کو یہ سب معلوم بھی نہ ہوتا اور وہ ..اپنی فیری سے مل بھی لیتا

علی مائے ڈیر، آپ کی فیری کو کیسے بلائیں ہم.. ہمارے پاس ان کا کنٹیکٹ "
".. نمبر نہیں

ٹیچر نے پریشان ہو کر علی کا نگاہوں سے معائنہ کرنا شروع کر دیا، وہ ابھی ..ڈیسک پر ہیڈ ڈاون کئے بیٹھا رونے میں مصروف تھا

" مس بسمہ (ٹیچر) کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟ "

کلاس کے باہر سے گزرتی ہیڈ ٹیچر اندر سے آتی مس بسمہ کی پریشان آواز پر
.. فکر مند ہوتی کلاس کے اندر چلی آئیں

میم.. علی کے پیٹ میں درد ہو رہا ہے اور یہ ضد کر رہے ہیں کہ یہ اپنی "
فیری سے ہی ملیں گے اور ان سے ہی چیک اپ کروائیں گے.. فیری ڈاکٹر
" .. ہیں علی کی

.. مس بسمہ نے تمام صورتحال متفکر لہجے میں ان کے گوش گزار کی

" ... تو کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ کال کر لیجیے ان کی ڈاکٹر کو "
.. ہیڈ ٹیچر نے علی کے سر پر پیار کرنے کے ساتھ فوراً حل پیش کیا

" .. مگر میم یہ ہی تو مسئلہ ہے ہمارے پاس ان کا نمبر نہیں "

مس بسمہ متعجب ہوئیں.. علی کلاس کا ہونہار سٹوڈینٹ اور ہر ٹیچر کی دل سے
عزت کرنے والا بچہ تھا، اسکول کی تقریباً ہر ٹیچر جو اُسے جانتی تھیں ان کا
... لاڈلہ سٹوڈینٹ تھا وہ

" .. مس میرے بیگ میں ایک پیپر ہے اُس پر فیری کا نمبر لکھا ہے "
ہیڈ ڈاون ہوئے علی نے سر اُٹھا کر کہا جس پر وہ دونوں ٹیچرز پہلے تو حیران ہوئیں کہ سارا درد اچانک کہاں گیا اور پھر سب سمجھ کر خوش دلی سے مسکرا دیں.. علی نے پکڑے جانے کے ڈر سے فوراً سر واپس جھکا دیا تھا

" چلیں علی نے خود ہی بتا یاد یا آپ کو آسان حل لیکن فیری کو کال کرنے کے بعد علی کے فادر کو بھی بتا دیجئے گا.. ان کے علم میں ہونا چاہیے سب.. "

ہیڈ ٹیچر نے آہستگی سے مس بسمہ کو ہدایت دی اور کلاس سے باہر نکل گئیں.. جبکہ مس بسمہ علی کو بار بار سر اُٹھا کر چھپکے چھپکے انہیں دیکھنے پر مسکراتی ہوئی علی کی فیری کو کال ملانے لگیں تا کہ وہ آکر علی کا وہ درد دور کر سکے جو بظاہر تو

اُسے محسوس نہیں ہوتا تھا مگر ایک چبھن کی صورت وجود کا حصہ ضرور بنا ہوا تھا پچھلے دو دنوں سے ..

■ ■ ■

دیوانے ہم نہیں ہوتے، دیوانی رات آتی ہے
محبت کی نہیں جاتی، محبت آزماتی ہے
کسی کی آنکھوں سے، کسی کی باتوں سے
کسی کی چاہت سے، کسی کی عادت سے

وہ گھر سے عجلت میں نکلی تھی، علی کی ٹیچر سے جب اُس کی کال پر بات ہوئی وہ اس لمحے سے شدید فکر میں مبتلا تھی جبکہ علی کی مس نے اُسے صاف بتادیا کہ

وہ ٹھیک ہے بس معمولی سا درد ہے لیکن ایناره کو کہاں سکون آتا اُس وقت تک جب تک وہ علی کو دیکھ نہ لیتی..

رکشے والے کو کرایئے کے پیسے دینے کے بعد وہ بیگ میں تیزی سے اپنا وائلٹ ٹھونستے ہوئے سکول کے مین گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اُس ہی وقت دائیں جانب سے عجلت میں آنے والے شخص سے ٹکراتے ٹکراتے بچی..

"معافی چاہتی ہوں، میں دیکھ... "

ایناره نے بیگ کی زپ بند کر کے جوں ہی چہرہ اُٹھایا آزاد کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ کر حیران ہو گئی جس کا اپنا ردعمل ایناره سے کچھ کم نہ تھا..

" آپ کو بھی علی کی ٹیچر؟؟ "

دونوں نے ہم وقت ایک دوسرے سے ایک ہی سوال کیا جس پر دونوں ہی ایک دوسرے کی طرف شرمندگی سے دیکھتے ہوئے مسکادئے..

"آزاد صاحب میں معذرت چاہتی ہوں اپنے کہے کا پاس نہیں رکھ سکی.. علی کی مس نے مجھے کال کی تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں یہاں فوراً چلی آئی.. پلیز..."
ایناره نظریں جھکائے شرمندگی میں گھری نہ جانے کیا کچھ کہہ رہی تھی کہ دم بخود کھڑے اُسے نظروں کے ذریعے دل میں اتارتے آزاد نے اُس کی بات بیچ ہی میں کاٹ دی..

"ضرورت نہیں ہے ہر گز معافی تلافی کی، آپ نے وہ ہی کیا جو وقت کی ضرورت تھی.. کوئی بات نہیں.."

خود سے کی ہوئی تمام باتیں اور تمام وعدے یکسر فراموش کئے وہ اس وقت جیسے سب کچھ بھول بیٹھا تھا یاد تھا تو محض اتنا کہ وہ سامنے کھڑی موم سی لڑکی کو چاہنے لگا ہے..

اینارہ نے شرمسار نگاہیں اُٹھا کر سیاہ پلکوں کی جھلمل کے درمیان سے مقابل کھڑے مکمل شخص کو دیکھا، ہمیشہ کی طرح اپنی باوقار مہذب شخصیت کے ساتھ آسمانی رنگ کے قیمتی کُرتا شلوار میں ملبوس، سیاہ گھنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کئے وہ خوابیدہ سیاہ چمکتی آنکھیں اینارہ پر مرکوز کئے کھڑا تھا.. ان نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے اینارہ نے فوراً پلکیں واپس جھکا لیں..

"...میں چلتی ہوں "

اینارہ نے سست رفتاری سے چلتی دھڑکنوں پر قابو کرتے ہوئے کانپتے لہجے میں کہا اور اُس کے برابر سے نکلنا چاہا مگر یکدم آزاد اُس کی راہ میں حائل ہوا..

" کیا مطلب ؟؟؟ کیوں جا رہیں ہیں ؟؟ "

آزاد کے لہجے میں تیرتی بے قراری واضح محسوس کی جاسکتی تھی ایناره نے حیرانگی بھری سوالیہ نگاہیں اُسکے چہرے پر مرکوز کر دیں ..

" جی ؟؟ "

وہ سمجھ نہیں پائی کہ آخر مقابل کھڑا شخص چاہتا کیا ہے.. کہیں تو دور رہنے کا بول رہا تھا اور اب جب وہ اُسکا کہا مان رہی ہے تو تب بھی مطمئن نہیں.. ایناره کی آنکھوں میں ٹھہرے تعجب کو دیکھ کر بے اختیار آزاد کو اپنی جلد بازی کا احساس ہوا ..

" وہ میرا مطلب تھا کہ کیوں جا رہی ہیں، اب یہاں تک آ گئیں ہیں تو علی آزاد سے مل کر جائیں .. "

اپنی بے تابی پر خود کو کوستے ہوئے آزاد نے سٹپٹا کر کہا اور کم فہمی سے اپنی اُنگلی میں چمکتی زمرد کی انگوٹھی سہلانے لگا..

" لیکن آپ؟؟ آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں؟؟ "

اینارہ کی نظر بلاارادہ آزاد کے جاذبیت سے بھرپور ہاتھوں پر جا ٹھہریں.. اُسے مردوں کا انگوٹھی پہنا ہمیشہ اٹریکٹ کرتا تھا کیونکہ اُس کے ابو انگوٹھیوں کے شوقین اور انہیں پہنتے بھی تھے..

" نہیں مجھے کیا اعتراض ہو گا.. "

آزاد نے سرگوشی کی صورت کہا، وہ تو پہلے ہی چاہتا تھا کہ اینارہ ہر وقت اُسکی آنکھوں کے سامنے رہے، قلیل مدت میں وہ اُس کے دل و دماغ میں اپنا گھر کر چکی تھی..

" اچھّا ٹھیک ہے پھر میں علی سے مل لیتی ہوں.. "

ایناره آزاد کی بات پوری طرح سمجھ تو نہ سکی مگر اتنا اندازہ ضرور ہو گیا کہ رضامندی ظاہر کی ہے آزاد نے جس پر وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی اسکول کے اندر داخل ہو گئی..

آزاد نے پانچ فٹ چار انچ کے مناسب قد اور دلکش سراپے والی اُس لڑکی کی پشت کو مسکرا کر دیکھ جس کا وجود گلابی چادر میں چھپا ہوا تھا.. علی نے اُسے بتایا تھا کہ ایناره کے بال بے حد لمبے اور خوبصورت ہیں، وہ باتیں یاد کر کے نہ جانے کیوں دل میں مبہم سی خواہش جاگی کہ کاش وہ اُس کے بال دیکھ سکتا..

"استغفراللہ... "

اپنے نازیبا خیالات پر خود کو سرزنش کرتا وہ ایناره کے پیچھے اسکول میں داخل ہوا..

" کیا آپ نے مجھ سے کچھ کہا؟؟ "

ایناره نے اُس کی بھاری آواز میں کی گئی بڑبڑاہٹ سن لی تھی، متفکر ہوتی وہ اچانک ایک جگہ پر رک کر پیچھے کی جانب مڑی، اُسے لگ رہا تھا کہ آزاد اُس سے کچھ فاصلے پر ہوگا مگر وہ بالکل اُس کے عقب میں کھڑا سر جھکائے اُسے ہی تک رہا تھا..

دونوں کی درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر، عود کی مسرور کن تیز خوشبو جوں ہی ایناره کے نتھنوں سے ٹکرائی وہ بدقت دو قدم پیچھے ہوئی..
"... نہیں میں نے آپ سے کچھ نہیں کہا "
آزاد نے گہری نظروں کے حصار میں اُس کے دہکتے گال لینے کے ساتھ ضرورت سے زیادہ بھاری مگر مدھم آواز میں کہا.. ایناره کا گھبرانا، پلکیں جھکانا، اُس کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ آزاد کو کچھ الگ ہی پیام دے رہے تھے..

"..ٹ...ٹھیک..ہے"

مسلسل خود پر مرکوزان سیاہ چمکتی آنکھوں سے خوفزدہ ہوتے ہوئے ایناره نے سوکھتے حلق کو تر کیا..آزاد کی نگاہیں، لباس سے اُٹھتی حواس باختہ دلفریب مہک، اُس کی مدھم بے مقصد سرگوشیاں ایناره کی سانسیں مضطرب کرنے کی سازش میں تھیں..

"....فیری"

وہ دونوں یوں ہی اور نا جانے کتنا وقت برباد کر دیتے کے علی کی پرجوش آواز بے حد نزدیک سنائی دی..

"...سپر بوائے"

ایناره سب کچھ فراموش کیئے آواز کے تعاقب میں پلٹی جہاں علی ہنستے ہوئے اُس کے نزدیک دوڑا چلا آ رہا تھا..ایناره دوزانو بیٹھ گئی اور علی کا وجود دونوں بازوؤں میں سمیٹتے ہوئے سینے سے لگا لیا...

" ..آپ اندازہ نہیں کر سکتیں کہ میں نے آپ کو کتنا مس کیا "
علی نے اینارہ کی گردن میں چہرہ چھپا کر روہانسی آواز میں کہا..اینارہ نے بے اختیار اُسکا گال محبت سے چوما..
میں جانتی ہوں میری جان کیونکہ میں نے بھی آپ کو اُس ہی شدت سے " یاد کیا تھا.."

ان دونوں کے پیچھے کھڑے آزاد نے باسانی اینارہ کی دھیمی آواز سنّی تھی جسے سن کر وہ حیران ہوا.. علی تو چلو معصوم تھا مگر اینارہ..وہ اس قدر کیوں انسیت محسوس کرنے لگی تھی ایک غیر بچے سے؟؟ یہ سوال آزاد کو تذبذب میں مبتلا کر گیا..

ڈیڈ نے مجھے منع کیا تھا میں آپ سے نہیں ملوں اور نہ ہی بات کروں تبھی " مجھے ٹیچر سے جھوٹ کہنا پڑا.. پلیز آپ ڈیڈ کو مت بتائے گا وہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے.. "

ہنوز اینارہ کی نرم آغوش میں چہرہ چھپائے علی نے ڈرنے کے سے انداز میں فرمائش کی جس پر اینارہ نے مسکرانے کے ساتھ عقب میں گردن گھما کر آزاد کی جانب دیکھا.. پشت پر دونوں ہاتھ باندھے وہ اینارہ ہی کو دیکھ رہا تھا نظروں کا تصادم ہونے پر دونوں کی جانب سے خفیف مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا..

" میں یہاں ہی موجود ہوں فرزند.. "

آزاد نے حلق کھنکار کر آواز کو سنجیدہ بنایا، باپ کی خشک آواز سن کر علی ششدر رہ گیا، سہم کر اُس نے اینارہ کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے آزاد کی طرف دیکھا جو چہرے پر سرد تاثر سجائے اُسے کو ہی دیکھ رہا تھا..

" ..ڈیڈ... پلیز مجھ سے ناراض نہیں ہوئے گا "

آزاد کو ناراض کرنے کے خوف میں مبتلا علی اینارہ سے دور ہوتے ہوئے رونی صورت بنائے آزاد کی سمت بڑھا..بیٹے کی آنکھوں میں آج دو دن بعد وہ سکون دیکھ رہا تھا..اینارہ کی علی سے محبت اور علی کا اُس سے مل کر پر سکون ہو جانا آزاد کو یہ ادراک ضرور کروا گیا تھا کہ اُس کا گزشتہ فیصلہ سراسر غلط ہے اور یہ کہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے دور کر کے وہ ان دونوں کے ساتھ ساتھ خود کو بھی اذیت دے رہا ہے..

"...میرے پیارے بیٹے میں آپ سے ناراض نہیں ہوں "

آزاد نے متبسم لہجے میں کہا اور علی کے گال پر بالکل اُس ہی جگہ لب رکھے جہاں کچھ لمحوں قبل اینارہ نے بوسہ دیا تھا..وہ اُس لمحے ان دونوں کو مسکرا کر دیکھتی اینارہ کے تاثرات گہری نگاہوں سے بھانپ رہا تھا جو عام سے لگے

اُسے.. یقیناًوہ نہیں سمجھی تھی، آزاد اندر ہی اندر اپنی احمقانہ حرکت پر دل باختہ رہ گیا..

"...چلو اب میں آگیا ہوں تو بیگ لے آتا ہوں آپکا گھر ہی چلتے ہیں"

علی کو نیچے اتار کر وہ اُس کی کلاس کی سمت بڑھ گیا جبکہ علی اینارہ کا ہاتھ تھامے اب اُس سے باتیں کرنے لگا تھا..

"چلیں؟؟"

کچھ دیر بعد جب وہ باہر آیا تو اُس کے ایک ہاتھ میں علی کا بیگ جھول رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ خالی تھا جو علی نے فوراً تھام لیا..

"..جی چلیں ڈیڈ"

ایک ہاتھ سے اینارہ کا ہاتھ تھامے جبکہ دوسرے سے اپنے ڈیڈ کا اُس نے گردن گھما کر دونوں ہی کو محبت بھری نگاہوں سے باری باری دیکھا، اینارہ

اور آزاد علی کی اس حرکت پر زبردستی مسکرادئے کیونکہ دونوں ہی واقف تھے کہ اس سب سے فل وقت تو کچھ حاصل نہیں..

" علی.. میری جان.. میں اب چلتی ہوں.. مجھے گھر جا کر ہاسپٹل جانے کی تیاری بھی کرنی ہے.. "

اسکول سے باہر نکل کر آزاد کی گاڑی سے کچھ فاصلے پر پہنچتے ہی اینارہ نے نامحسوس انداز میں علی کی نرم پڑتی گرفت سے اپنا ہاتھ علیحدہ کیا..

" آپ چاہیں تو میں آپ کو ڈراپ کر سکتا ہوں.. "

آزاد نے فوراً آفر دی، اس ہی بہانے مزید کچھ دیر وہ آنکھوں کے سامنے رہتی..

" نہیں.. اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپکا بہت شکریہ.. "

ایناره نے مسکرا کر معذرت کر لی ابھی وہ آگے ہی بڑھتی کہ علی نے ایک بار پھر اُسکا ہاتھ تھام لیا ..

" ڈیڈ ٹھیک ہی تو کہہ رہے ہیں فیری.. پلیز ناں آجائیں ہم آپ کو ڈراپ کر دیتے ہیں.. ویسے بھی آپ کے گھر کا راستہ بھی معلوم ہے مجھے اور ڈیڈ کو.. "

علی نے اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے ضد کی جس پر آزاد نے لب بھینچ کر مسکراہٹ ضبط کرنی چاہی کہ باپ کو تو انکار کر ہی دیا ہے اب بیٹے کو کیسے کرتی.. اُس نے محظوظ ہوتے ہوئے سوچا اور کار کا فرنٹ ڈور کھولنے کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا ..

" آپ آگے بیٹھیں، میں پیچھے بیٹھو... "

علی اپنی بات مکمل کرتا اُس سے پہلے ہی ایناره علی کے کان پر جھکی اور نہ جانے کیا کہا کہ وہ خاموشی سے سر ہلاتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جب کہ

ایناره پیچھے کا دروازہ کھول کر پیچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی.. ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص نے یہ سب قدرے تجسس اور حیرانگی سے دیکھا کہ علی اتنی آسانی سے کیسے مان گیا ہے...

" چلیں ڈیڈ، چلتے ہیں اور کار سلو ڈرائیو کیجئے گا تاکہ ہم دیر سے پہنچیں.. "

علی نے گردن موڑ کر ایناره کو دیکھتے ہوئے مزے سے کہا جس پر ایناره نے بمشکل بے اختیار امڈ آنے والے قہقہہ کا گلا گھونٹا تھا.. ریر ویو مرر ٹھیک کرتے آزاد نے شیشے میں اُس کوشش میں ہلکان ہوتی ایناره کا سرخ چہرہ بغور دیکھا اور کار سٹارٹ کر دی..

" کتنا مزہ آرہا ہے ناں.. ایسا لگ رہا ہے کہ میں اپنے مام ڈیڈ کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر آیا ہوں.. آپ کو پتہ ہے فیری میں کبھی بھی مام ڈیڈ کے ساتھ کہیں باہر نہیں گیا.. مام تو کہیں لے کر ہی نہیں جاتی تھیں مجھے.. "

علی نے خوشی اور اداسی دونوں کے ملے جلے تاثرات ظاہر کئے جبکہ اُس کی باتوں پر شرمانے کے بجائے اینارہ نے گہری سرد سانس اپنے اندر کھینچی، اس سب میں خاموشی سے کار ڈرائیو کرتے آزاد نے اینارہ کا چہرہ دیکھا تو اندازہ ہوا کہ وہ ضرورت سے زیادہ لال ہو رہی ہے اور پیشانی پر چھوٹے موتی بھی چمک رہے تھے.. ہاتھ بڑھا کر آزاد نے اے سی کی کولنگ بڑھادی

" دیکھو علی ضروری نہیں ہے کہ میں آپ کی مام ہی بنوں.. میں آپکی دوست بھی بن سکتی ہوں اور آپ جانتے ہو فیملی کے بعد سب سے زیادہ مضبوط رشتہ دوستی کا ہوتا ہے کیونکہ اس میں بغیر کسی تعلق کے دو دوست ایک دوسرے کا ہمیشہ ساتھ دیتے ہیں جیسا کہ میں اور آپ.. "

ایناره نے تحمل سے علی کو سمجھایا جس پر آزاد اُس کی ذہانت اور بردباری کا قائل ہوئے بنا نہ رہ سکا.. اگر یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو شرماتی گھبراتی ہی رہ جاتی.. بے اختیار اُس نے سوچا

" لیکن فیری آپ کی تو پہلے ہی ایک بسٹ فرینڈ ہے، میں آپ کا صرف دوست نہیں بسٹ فرینڈ بننا چاہتا ہوں.. "

علی نے فوراً اپنے خدشات ظاہر کیے جن پر ایناره سر جھکائے خوبصورتی سے مسکرا دی.. گلابی اور جامنی رنگ کے سادہ سے لان کے سوٹ میں ملبوس گلابی چادر اپنے گرد لپیٹے بھوری ساحرانہ آنکھوں اور طلسماتی مسکراہٹ والی وہ لڑکی رفتہ رفتہ آزاد کے حواسوں پر خطرناک حد تک قابض ہونے لگی تھی... اُس کو دیکھنے کے چکر میں اچانک آزاد کا مضبوط ہاتھ سٹیرنگ وہیل پر بہکا جسے بمشکل نظریں سامنے سڑک پر مرکوز کرتے ہوئے قابو میں کیا تھا اُس نے..

"دیکھو میری جان، ضروری نہیں انسان کا ایک ہی بسٹ فرینڈ ہو.. جیسے میرے تین بسٹ فرینڈ ہیں ایک تو مس لین جن سے آپ ملے تھے اُس دن، پھر ایک میرے لالہ اور پھر میری بھتیجی سویرہ.. آج سے میرے چوتھے اور سب سے زیادہ کیوٹ بسٹ فرینڈ آپ ہو، کیا آپ میرے بسٹ فرینڈ بننا پسند کرو گے؟؟ "

اینارہ نے مسکرا کر مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے علی نے گرم جوشی سے تھام لیا..

" Yes, I would love to be that.. "

علی نے اینارہ کا ہاتھ خوشی سے ہلاتے ہوئے کہا ابھی وہ دونوں مزید کچھ اور کہتے کہ ڈیش بورڈ پر پڑا آزاد کا فون بجنے لگا.. ہاتھ بڑھا کر اُس نے فون اُٹھایا تو انجان نمبر تھا، کال ریسیو کر کے اُس نے موبائل اپنے کان سے لگا لیا..

"..السلامُ علیکم،جی آزاد سہگل بات کر رہا ہوں "

آزاد کی بھاری سنجیدہ آواز گاڑی کی خاموش فضا میں گونجی..ایناره کی ہتھیلیاں نہ جانے کس احساس کے تحت نم پڑنے لگیں اس بھاری سنجیدہ آواز کو سن کر..

گاڑی میں اس وقت مکمل خاموشی تھی آزاد موبائل کان سے لگائے کال کرنے والے کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا مگر اُسکی فراخ پیشانی پر لکیروں کا جال لمحہ بہ لمحہ واضح ہوتا گیا..

"..ٹھیک ہے میں کچھ دیر میں پہنچتا ہوں "

سنجیدگی سے کہتے اُس نے کال منقطع کر دی اور ریر ویو مرر سے ایناره کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی، نظروں کا تصادم ہوا تو ایک طرف سوالیہ تاثر تھا تو دوسری طرف پریشانی نہ جانے کیا ہونے والا تھا آگے..

" .. کس کی کال تھی ڈیڈ "

.. علی کی آواز نے ان دونوں کو سوچوں کے بھنور سے باہر کھینچ نکالا

"..بیٹا تھی بس کسی کی "

اُس کے سوال کا ادھورا سا جواب دیتے ہوئے آزاد نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی.. اُس کے دل نے گواہی دی تھی کہ کچھ بہت انوکھا اور شاید وقتی طور پر .. غلط بھی ان دونوں کا منتظر ہے

■ ■ ■

صبح اُسکی آنکھ دھوپ کی چبھتی ہوئی کرنوں کے سبب کھلی، اُس کی کمر سیٹ پر ایک ہی پوزیشن میں پڑے رہنے کی وجہ سے اکڑ کر تختہ ہو چکی تھی اور سر، سر تو مانوں درد سے پھٹ رہا ہو جیسے.. سیہان کنپٹی سہلاتے ہوئے سٹیر نگ

وہیل کا سہارا لے کر سیدھا ہو بیٹھا، گردن میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہیں تھیں اس لمحے ..

اُس نے لب بھینچ کر وجود کے ہر حصے میں ہوتے درد پر ضبط کیا اور گاڑی میں پانی کی بوتل تلاش کرنے کی کوشش کی جو اُسے پسنجر سیٹ کے نیچے پڑی نظر آ گئی ..

پانی کا ذائقہ اُسے کڑوا زہر لگا تھا، سیہان نے منہ بناتے ہوئے بوتل ہونٹوں سے دور کی اور پانی کو بغور دیکھا جو بالکل ٹھیک تھا کیونکہ بوٹل ہی سیل پیکڈ تھی ..

"..اس کا مطلب خرابی پانی میں نہیں مجھ میں ہے "

بوتل دور اچھالتے ہوئے اُس نے وینیٹی مرر (vanity mirror) کھولا اور اپنا چہرہ دیکھنے لگا ہونٹوں پر جگہ جگہ لال رنگ کے کچھ نشانات لگے ہوئے تھے جو اُسے نہایت بدنما لگے.. دو انگلیوں سے رگڑ کر سیہان نے انہیں چھڑانہ چاہا تو وہ نشان بآسانی چھوٹ بھی گئے..

" یہ کیا ہے؟؟ کیا خون تھا؟؟ کیا رات میری کسی سے لڑائی ہوئی تھی؟؟ "

ذہن پر زور ڈال کر اُس نے تمام واقعات یاد کرنے کی کوشش کی، سب یاد آنے میں بہت مختصر سا وقت لگا تھا اُسے اور دھیرے دھیرے رات والے تمام منظر واضح طور پر اپنے نقش سیہان کی یادداشت پر چھوڑ گئے..

" شکر ہے نشے میں اُس سے زیادہ کچھ نہیں کیا میں نے.. "

شرٹ کے تقریباً سارے بٹن کھولتے ہوئے اُس نے گاڑی کا اے سی مزید تیز کر دیا جو رات نہ جانے کب سے چل رہا تھا، اسے اپنا وجود انجانی آگ کی لپیٹ میں لگنے لگا اس وقت، عجیب کراہیت محسوس کر رہا تھا وہ خود سے..

بار سے نکلنے کے بعد وہ پوری رات سڑک پر بے مقصد گاڑی دوڑاتا رہا اور پھر نہ جانے کس پہر تھک ہار کر سنسان سڑک کے کنارے گاڑی روک دی اور گاڑی ہی میں سو گیا..

"...موبائل "
کل شام کے بعد سے اُس نے ایک مرتبہ بھی فون کو دیکھا تک نہ تھا، مضطرب نگاہوں سے وہ گاڑی میں اپنا موبائل فون تلاش کرنے لگا جس کے وائبریٹ ہونے کی آواز اُسے پچھلی سیٹ سے آئی تھی..

سیٹ پیچھے کر کے اُس نے اپنا فون اُٹھایا جس پر آئیلین کی بے شمار کالز اور لاتعداد میسجز تھے جن پر بے دلی سے نظر ڈالتے اُس نے فون دوبارہ پیچھلی سیٹ پر اچھالنا چاہا جب بی اماں کی جانب سے موصول ہوئی کالز اور وائس نوٹ پر اُسکی نظر پڑی..

کچھ سوچ کر لب بھینچتے ہوئے اُس نے انکا وائس میسج کھولا جسے سن کر رفتہ رفتہ سیہان کی رنگت سرخ پڑنے لگی تھی..

"محبت کو اب بھی پوشیدہ رکھنا ہے، اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح آئیلین کے لیے میں تاعمر بھی خاموش رہ سکتا ہوں مگر اس طرح اُس سے دستبردار نہیں ہو سکتا.. اُس کی پریشانی کا سب سے بہترین حل یہ ہے کہ اصفہان نامی سانپ سے اُسے نجات مل جائے جو کہ اصفہان کی جان لے کر ہی ممکن ہو گا.. "

سیہان نے بی اماں کا وائس میسج سننے کے بعد پُر سوچ انداز میں فیصلہ کیا.. اتنی آسانی سے تو وہ بھی پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہ تھا.. لال ہوتی شہد رنگ آنکھوں میں برپا الاوا اسکے اندرونی تناؤ کو بخوبی ظاہر کر رہا تھا..

آگے کا لائحہ عمل سوچ کر اُسنے کار اسٹارٹ کر دی جس کا رخ اُس کے گھر کی جانب تھا جہاں جا کر خود کو کل رات کئے ہوئے اعمال کے بوجھ سے چھٹکارا دلا سکے اور اپنی گن بھی لے سکے..

بے پناہ طیش کے سبب ہاتھوں اور گردن کا حصہ بنی شریانیں پھول کر تقریباً پھٹنے کو تھیں اور ڈرائیو کرنے کے دوران سٹیرنگ وہیل سنبھالے ہاتھ نے سٹیرنگ وہیل اس طرح دبوچا ہوا تھا کہ جیسے وہاں سٹیرنگ وہیل نہیں اصفہان کی گردن ہو.. سیہان کے اندر جو آتش فشاں ابل رہا تھا وہ عنقریب

اصفہان کو خاکستر کر دیتا، اصفہان سہگل کی روح اپنے ہاتھوں سے قابض کرنے کی نیت کر چکا تھا شیخ سیہان کامل ..

...

"هیلو داریاء .."

وہ کوٹیج کے سرسبز لان میں موجود بینچ پر بیٹھی تھی جب عقب سے شناسا آواز آئی، مڑ کر دیکھا تو وہاں بلیک لیدر جیکٹ اور بلیو جینس میں ملبوس بلال بے فکری سے کھڑا اُسے ہی تک رہا تھا.. داریاء نے بغیر کوئی جواب دیئے گردن واپس موڑ لی ..

"تم لوگ کل سے آئے ہوئے ہو ناں ؟؟ "

بلاوجہ بات سے بات نکالتے ہوئے وہ اُسکے برابر بینچ پر آبیٹھا،اس درجے بے تکلفی پر داریاء نے نظریں ترچھی کر کے استہزاءانداز میں بلال کواوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا ..

" او.. سوری یار.. مجھے لگا تم نے معاف کر دیا تھا مجھے تو اُس کے بعد سے ہم فرینڈز ہیں.. "

بلال اُس کے دیکھنے کے انداز سے سمجھ گیا کہ داریاء کو بے تکلفی پسند نہیں آئی ہے تبھی بینچ سے اٹھ کھڑا ہوا ..

" معاف کیا تھا دوستی نہیں.. "

داریاء طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی اور واپس نیلے حسین آسمان پر بکھرے روئی کے گالوں جیسے بادل مسکرا کر دیکھنے لگی.. وہ قدرتی نظارے دیکھ رہی تھی جبکہ دو لوگ اُسے ..

"..کتنا حسین ہے ناں یہ سب "

داریاء نے سرد ہوا گہری سانس لیتے ہوئے جسم میں منتقل کرنے کے ساتھ

..خود کلامی کی

"..ہاں بہت "

..بلال جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا مسکرا کر بولا

ابھی تو آگے اور بھی حسین منظر آئیں گے، تم دیکھ کر حیران رہ جاؤ گی بس "

" ..ابھی تھوڑی دیر میں نکلے گے ناران کے لیے

بلال نے داریاء کی معلومات میں اضافہ کیا، وہ نہیں چاہتی تھی کہ اُس سے بے

تکلف ہو، کوئی ایکسٹرا بات کرے لیکن بلال کے رویے کا جواب اُسے پھر

بھی ناقابلِ اعتراض انداز میں دینا پڑا، آخر کب تک وہ اسکی باتیں نظر انداز

..کرتی رہتی

"ویسے اچھا ہوا تم لوگ ایک دن پہلے آگئے یہاں اس طرح تم لوگوں نے مری میں بھی انجوائے کر لیا نا کہ ہماری طرح.. ہم تو آج صبح آئے ہیں اور بس سفر کی تھکن اتنی تھی کہ آرام ہی کیا پورا وقت اور اب چلے جائیں گے یہاں سے.."

بلال نے افسردگی سے کہا..

"تو تم بھی پہلے آجاتے، کیا ضرورت تھی یونیورسٹی والوں کے ساتھ آنے کی.."

داریاء نے پہلی بار بلال سے بات کرتے ہوئے دوستانہ انداز اختیار کیا، ان سے کچھ دور اپنے روم کے ٹیریس میں کھڑے آریس نے یہ منظر جبڑے بھینچ کر دیکھا تھا.. وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر کیوں وہ سر پھری لڑکی بلال جیسے اوچھی قماش کے لڑکے سے تعلقات استوار کر رہی ہے..

"..ہر کوئی آپ کے بھائی جتنا امیر نہیں ہوتا مس داریاء "

..بلال ہنس کر گویا ہوا جس پر داریاء نے سوالیہ انداز میں آئبرو اچکائی تھی

اچھا لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے کہ تم یونیورسٹی میں سیوک پر آتے تھے، "

"اب کیا وہ تم نے کرائے پر لی تھی یا کسی دوست سے مانگی تھی؟؟

..داریاء نے سنجیدگی سے بلال پر طنز کیا جس پر وہ بنا برا مانے کندھے اچکا گیا

سیوک سے کیا ہوتا ہے، وہ تو خیر میری ذاتی کار ہے لیکن ڈیڈ نے کہا تھا یا تو "

" ..ٹور کے پیسے لو یا وہاں جانے کا ٹکٹ تبھی یونیورسٹی کے ساتھ آنا پڑا

بلال عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا اور داریاء خاموشی سے اُسے سن رہی تھی..

اُسے نہیں اندازہ تھا کہ بلال اتنا فرمانبردار بیٹا ہوگا کہ اتنی آسانی سے اپنے والد

..کا کہنا مان لے، وہ شکل سے اتنا معصوم نہیں لگتا تھا جتنا ظاہر کروا رہا تھا

اپنے روم میں جا کر سامان پیک کیجئے اور یونیورسٹی کی بس میں شفٹ کریں "

"..اپنا تمام سامان

آریس سے رہا نہیں گیا تو بالآخر وہ وہاں چلا آیا، داریاء اور بلال کے سر پر پہنچ کر

..اُس نے سرد آواز میں ہدایت دی دونوں کو

" ..میرا سامان پہلے ہی بس میں موجود ہے خان.. مسٹر خانزادہ "

بلال کو اُس کی اچانک مداخلت اور موجودگی دونوں ہی زہر لگیں تھیں، دبی

..آواز میں وہ غصے سے بولا

"..آپ کے علاوہ بھی یہاں ایک اور سٹوڈینٹ موجود ہے مسٹر اعظم "

آریس نے بلال کی جانب بنا دیکھے کہا اور سیدھا وہاں سے نکل گیا کیونکہ داریاء

بھی جا چکی تھی، بلال کے ساتھ یہاں کھڑا ہونا تو ویسے بھی بے مقصد تھا اُس

..کے لئے

"... تمہیں بھی دیکھ لوں گا مڈل کلاس پروفیسر "

بلال نے حقارت سے اُسکی چوڑی پشت کو گھورتے ہوئے مٹھیاں بھینچ کر کہا اگر وہ یہاں کسی اور کام سے نہ آیا ہوتا تو ضرور مزہ چکھاتا آریس کو اور یہ محض بلال اعظم کی اپنی سوچ تھی ..

■ ■ ■

" .. ہمم ٹھیک ہے اور بتاؤ کچھ ایسا جو عجیب لگا ہو "

وہ کچھ دیر قبل ہی سو کر اُٹھا تھا اور ابھی اپنے گھر میں موجود جم میں ایکسر سائز کر رہا تھا کہ کچھ سوچ کر داریاء کے گارڈز کو بھی کال ملا لی ..

سر آپ نے کہا تھا جب پروفیسر ساتھ ہو تو میڈم کا پیچھا نہیں کرنا تبھی ہم " پیچھا نہیں کر رہے، ابھی کچھ دیر قبل میم اپنے کلاس فیلو سے بات کر رہی تھیں.. "

گارڈ کی بات سن کر اصفہان کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے..

" کون کلاس فیلو؟؟ "

اصفہان سارے کام چھوڑ کر سیدھا ہوا.. جسم کا ہر ایک ذرا سماعت بن گیا تھا..

" بلال اعظم نام ہے سر لڑکے کا.. "

اصفہان کو یہ سر نیم کہیں سنا سنا لگا، لیکن ضروری نہیں کہ ایک سر نیم ایک ہی خاندان کے دو افراد کا ہو، اُس نے سوچا.. پر سوچ انداز میں داڑھی سہلاتے ہوئے وہ ذہن پر زور ڈالنے لگا..

" سر جب وہ لڑکا میڈم سے بات کر رہا تھا تب بھی پروفیسر نے مداخلت کر کے میڈم کو کمرے میں بھیج دیا تھا.. "

گارڈ نے اصفہان کی خاموشی بھانپ کر بتانا شروع کیا..

" اچھی بات ہے پروفیسر سے خطرہ نہیں ہے ہمیں، اُس لڑکے بلال پر نظر رکھو داریاء اور مائسہ کے گرد نہیں گھومنا چاہیے وہ.. "

ضروری ہدایت دے کر اُس نے کال منقطع کر دی اور ظفر کو روم میں بلایا..

" بلال اعظم.. داریاء کا کلاس فیلو ہے پتا لگاؤ کس کا بیٹا ہے یہ.. "

تولیہ سے گردن پر آیا پسینہ خشک کرتے ہوئے ظفر کے ہاتھ میں تھما جوس کا گلاس تھام کر اُس نے سنجیدگی سے کہا..

" ٹھیک سر آدھے گھنٹے میں پوری معلومات آپ کی ٹیبل پر ہو گی.. اور کوئی حکم نہ ہو تو میں جاؤں؟ "

ظفر نے سر ہلا کر مودب انداز میں پُوچھا، جس پر جوس پیتے اصفہان نے سر کو اثبات میں جنبش دی تھی..

" چوہان انٹرپرائزز سے کس وقت میٹنگ ہے آج میری؟؟ "

اصفہان کو یکدم یاد آیا..

" سر تین بجے ہے، آپ کا سوٹ اور دیگر چیزیں میں نے تیار کروا دیں ہیں جس کے لئے.. "

جم سے باہر نکلتے ظفر نے مڑ کر فوراً جواب دیا..

" ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو.. "

اصفہان جوس کا گلاس نیچے جھک کر ٹیبل پر رکھتا جم سے منسلک واش روم کی طرف بڑھ گیا، اُسے داریاء کی فکر ہو رہی تھی مگر جانتا تھا کہ جس شخص کے

ساتھ وہ ہے اگر اُسے کچھ ہوا تو وہ ہی اُسکی بہن کا سب سے بہترین خیال رکھ سکتا ہے ..

■ ■ ■

" کس قدر بد تمیزی سے دروازہ بجایا ہے کون ہو سکتا ہے یہ ؟؟ "
صبح کے تقریباً دس بجے کا وقت تھا جب بے ہنگم طریقے سے گھر کے مین گیٹ پر دستک ہوئی ..
" واجد کہیں وہ .. کل والی عورت تو نہیں .. "
واجد کے سامنے چائے رکھتے ہوئے انہوں نے مصنوعی فکر کا اظہار کیا ..

" میں دیکھ کر آتی ہوں .. "
عفان کے فیڈر احسن کے ہاتھ میں دے کر وہ تیزی سے کچن سے باہر نکلیں ..

"..تم یہاں ہی ٹھہرو، میں دیکھ لیتا ہوں "

..بیوی کو آگے بڑھنے سے روک کر وہ تیوری چڑھائے کچن سے باہر نکلے

" ارے احسن تم نے وہ ریکارڈنگز تو ضائع کروادی تھیں ناں؟؟ "

..ماہا نے گھبرا کر احسن سے استفسار کیا جو عفان کے منہ میں فیڈر ڈال رہا تھا

" ..جی آپی کروادی تھیں "

احسن نے سرسری انداز میں کہا اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تا کہ باہر

..جا کر دیکھ سکے کہ کیا ہو رہا ہے اب

" اللہ کرے اس کے ضائع کروانے سے پہلے اُس الیہ کو تصاویر اور ریکارڈنگز

"..مل گئیں ہوں

وہ دل ہی دل میں دعا کرتیں باہر نکل آئیں جہاں الیہ فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ان کے شوہر کے عقب میں چلتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی..

"بیٹھ جائیں.."

ڈرائینگ روم میں پہنچ کر واجد صاحب نے سنجیدگی سے صوفے کی جانب اشارہ کیا..

"میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی ہوں، آپ نے مجھے کہا تھا ثبوت لے کر آؤں تو یہ لیں ثبوت.."

الیہ نے متبسم نگاہ واجد کے دہکتے چہرے پر ڈالی اور فون باہر نکال کر اینارہ اور آزاد کی ہسپتال والی ریکارڈنگ ان کے سامنے پیش کیں..

"یہ لیں.. دیکھیں کیسے آپ کی بہن ایک نہ محرم شادی شدہ شخص سے بے تکلف ہو رہی ہے.. "

ریکارڈنگ دیکھتے واجد نے اُس کی بات پر حقارت سے فون واپس اُس کے ہاتھ میں پٹخنے کے سے انداز میں رکھا..

"اس ویڈیو میں ہے ہی کیا جو ثبوت کے طور پر لائی ہو تم؟؟ ایک ایسی ویڈیو جس میں آواز ہی نہیں دو لوگ ایک دوسرے سے نارمل انداز میں بات کر رہے ہیں.. کیا ہے ایسا اس میں جسے دیکھ کر میں اپنی بہن کے کردار کی گواہی مانگوں تم سے.. چلی جاؤ اپنا یہ دو ٹکے کا ثبوت لے کر اور واپس نہیں آنا یہاں.. "

واجد نے بلند ترین غصیلی آواز میں کہا.. واجد کی اونچی آواز پر ایک دفعہ کو تو الیہ خود بھی سہم گئی.. الیہ کو کہاں عادت تھی اتنے بلند و بانگ لہجوں کی آزاد

جیسے پر سکون اور صابر شخص کے ساتھ رہتی رہی تھی وہ جس نے آج تک اُس سے کبھی اس طرح بات نہ کی تھی..

"مجھے اندازہ تھا کہ آپ جیسا اچھا بھائی کہاں سمجھ پائے گا یہ سب جب کہ صاف ظاہر ہے جس طرح میرا شوہر آپکی بہن کو دیکھ رہا ہے اتنی عقل تو آپ بھی رکھتے ہیں، آپ مُجھ سے بات کر رہے ہیں تو کیا آپ بھی مجھے ویسے ہی دیکھ رہے ہیں.."

الیہ نے اپنے آپ کو سنبھال کر کہا، اس کشیدہ صورتحال میں الیہ کی عجیب سی بے تکی بات پر وہاں موجود ہر ایک شخص سٹپٹا گیا جبکہ ماہا الیہ کو شکی نظروں سے دیکھنے لگی..

"تو اس میں میری بہن کا نہیں تمہارے شوہر کا قصور ہے بی بی، بیوی ہوتے ہوئے بھی دوسری عورتوں کو اس طرح دیکھ رہا ہے، ہم سے سوال کرنے کے بجائے جا کر اپنے شوہر کا گریبان پکڑو جو یہ سب کر رہا.. "

واجد کاٹدار لہجے میں کہتے دوسری جانب پلٹے جبکہ الیہ اور ماہا دونوں کی حالت اب دیکھنے والی تھی سارا ابنا بنایا پلان فارغ گیا... الیہ نے دل ہی دل میں ماہا کو خوب صلواتیں سنائی کہ شوہر کے کان بھرنے کی گارنٹی دے رہی تھی فون کال پر اور یہاں واجد کہیں سے بھی اپنی بہن سے منحرف نہیں لگ رہے تھے..

" واجد صاحب رک جائیں، اصل ثبوت تو سنتے جائیں.. "

الیہ نے گہری سانس لے کر ڈھلتے اعتماد کو بحال کیا، آخری ترپ کا پتہ تو وہ اب پھینکنے والی تھی..

باہر نکلتے واجد جھٹکے سے اُس کی جانب پلٹے جب الیہ نے اپنے فون کا سپیکر تیز کرتے ہوئے وائس ریکارڈنگ ان کی تھی ..

" میں اچھی طرح جانتا ہوں آپ نے محض مجھ سے محبت کی، میری فکر خلوصِ دل کے ساتھ کی اور میرا خیال پوری سچائی سے رکھا تبھی میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں، ہر وقت آپ کو یاد کرتا ہوں.. میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ رہوں.. آپ سے محبت اور آپ کی عادت ہو رہی ہے مجھے اور یہ چاہتا ہوں کہ.. "

آزاد کی بھاری آواز موت سی خاموشی میں گونجی وہاں موجود ہر ایک فرد کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا.. ماہا بھی دنگ رہ گئیں کہ بظاہر اتنی معصوم نظر آنے والی لڑکی کیسے اس قدر تیز وہ سکتی ہے کہ اتنے امیر کبیر اور تو اور شادی شدہ

مر دپر دوڑے ڈال رہی ہے.. واجد صاحب کو اب بھی یقین نہ ہوا اور ہوتا بھی کیوں کونسا یہ اینارہ کی آواز تھی..

"اپنی بہن کی آواز پہچانتے ہیں ناں.. تو یہ سنیں.."

الیہ نے کمینگی سے مسکرا کر اگلا وائس نوٹ کھولا..

"...کہ"

یہ آواز سن کر مانو واجد صاحب کے جسم سے روح پرواز کرنے لگی ہو.. یہ... آواز انکی بہن اینارہ کی ہی تھی وہ کہنا چاہتے تھے اب بھی دلیل دینا چاہتے تھے لیکن ساکن ہوئے لب ہل نہ سکے..

جس دن اینارہ اور آزاد کی کیفے میں ملاقات ہوئی تھی اُس دن وہاں الیہ کی ایک دوست موجود تھی جس نے الیہ کے سابقہ شوہر آزاد کو وہاں کسی انجان

لڑکی کے ساتھ دیکھ کر انکی باتیں چپکے سے ریکارڈ کر کے الیہ کو سینڈ کر دیں..
الیہ نے خصوصاً جعلی کاموں میں ماہر ایک شخص ہایر کیا جس سے اُس نے ان وائس نوٹس کو اپنے مطابق ایڈیٹ کر وایا تھا.. یوں اس طرح ایک بالکل عام سی جعلی گفتگو بہت خاص اور حقیقی بنا کر ثبوت کے طور پر استعمال کر رہی تھی

وہ..

"..کہ آپ میری بیوی بن جائیں تو کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی "

الیہ نے آگے کا وائس نوٹ مسکرا کر پلے کیا.. ماہا نے حیرت سے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا جبکہ احسن کا غصے سے برا حال ہونے لگا.. اور واجد.. واجد تو جیسے مٹی کا ڈھیر بن گئے تھے جس میں کوئی جان ہی نا ہو مزید.. ایک مبہم سی امید تھی دل میں کہ شاید آگے اینارہ اس سب سے انکار کر دے مگر وہ بھی کچھ ہی لمحوں میں ٹوٹ گئی ..

جی میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں بلکہ میں تو کب سے منتظر تھی کہ " آپ مجھے کب پروپوز کریں گے مجھے اچھا نہیں لگتا تھا یوں آپ سے روز روز تنہائی میں ملنا.. میں بھی بہت محبت کرتی ہوں آپ سے.. آپ کے بغیر جی نہیں سکتی آپ مجھ سے اگر شادی نہ بھی کرتے تب بھی میں یہ تعلق ... "

ابنارہ کی آواز میں ریکارڈنگ چلے جا رہی تھی کہ واجد نے الیہ کے ہاتھ سے فون لے کر اُسکا فون زمین پر پُوری قوت سے دے مارا.. جس بہن کیلیئے اتنا لڑ رہے تھے، جس کے خاطر انہوں نے اتنی دلائل پیش کی تھیں، جس کو اپنے ہاتھوں میں کھلایا تھا، اُس پر اعتبار کر کے اُس کی ہر خواہش پوری کی تھی، جس پر اندھا اعتماد تھا انہیں.. جس کے کردار پر انہیں مان تھا اُس ہی بہن نے ان کا مان آج کرچی کرچی کر کے رکھ دیا تھا.. واجد کو لگا آج وہ پوری دنیا کے سامنے بے آبرو ہو گئے ہیں..

" ...بند کرواسے...بند کرو...اینارہ....اینارہ "

انہوں نے ہذیانی کیفیت میں اینارہ کو پکارا، واجد کی پر طیش آواز نے جیسے پورے گھر کے در دیوار لرزا دئے تھے، یہ سب سن کر ششدر کھڑی ماہا بھی ..ہوش میں آئیں

"..می.. میں بلا کر لاتی ہوں اینارہ کو "

بت بنے احسن کو دروازے سے پرے دھکیل کر وہ سیڑھیوں کی جانب لپکیں جبکہ احسن.. جس کو شک تو تھا مگر اپنے شک کو یوں یقین میں بدلتے دیکھ کر وہ شکستہ قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا..اب مزید کچھ بچا نہیں تھا ..سننے اور دیکھنے کو

واجد...واجد قیامت ہو گئی..اینارہ اپنے کمرے میں نہیں ہے..وہ... "

"..اپنا...اپنا موبائل بھی چھوڑ کر چلی گئی ہے

ماہا نیچے آکر ہذیانی کیفیت میں چیخیں، وہ اینارہ کو برباد کرنا چاہتیں تھیں لیکن یہ ہر گز نہیں چاہتیں تھیں کہ اینارہ کی شادی اتنے بڑے لوگوں میں ہو..

"ممکن ہے کہ ابھی بھی آپکی بہن میرے شوہر کے ساتھ ہو.."

الیہ نے ماہا کی بات سن کر تمسخر سے کہا جبکہ اندر ہی اندر وہ ماہا کے رد عمل پر حیران تھی کہ وہ کیوں اپنی نند کے لیے اتنی فکر مند ہیں آخر جبکہ اینارہ کو برباد کرنے میں انہیں کا سب سے بڑا ہاتھ تھا..

"فون دو مجھے.."

سن ہوتے دماغ پر ضبط کرتے ہوئے انہوں نے الیہ کی بات نظر انداز کی اور ماہا کے ہاتھ سے موبائل فون جھپٹا.. وہ اینارہ کے موبائل میں آزاد کا نمبر تلاش کر رہے تھے جو انہیں علی آزاد کے نام سے مل بھی گیا..

" ہیلو آزاد بات کر رہے ہو ؟؟ "

آزاد کا نمبر اپنے موبائل میں فیڈ کر کے انہوں نے کال ملائی اور سخت لہجے میں استفسار کیا.. مقابل کی آواز سن کر ان کی مٹھیاں بھینچتی چلی گئیں تھیں .. اگر وہ سامنے ہوتا تو جان لے لیتے واجد اُس شخص کی

" میں اینارہ کا بڑا بھائی واجد بات کر رہا ہوں.. میرے گھر آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے.. "

کرختگی سے اپنی بات مکمل کر کے انہوں نے بغیر کچھ سنے کال منقطع کر دی..

" میرا کام یہاں تمام ہوا، میرا مقصد تھا آپ کو ثبوت دکھانا سو وہ ہو گیا اب یہ فیملی میٹر ہے، میں چلتی ہوں.. فی امان اللہ... "

الیہ نے ان دونوں کے زرد پڑتے چہروں پر مسکراتی نظر ڈالی اور ایک ادا سے ہاتھ ہلاتی وہ ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئی، اپنی طرف سے اینارہ کو برباد کر

آئی تھی وہ اس بات سے بالکل بے خبر کے آگے جو ہوگا اُس میں بربادی صرف اینارہ ہی کہ مقدر میں نہیں بلکہ اُس کے کھاتے میں بھی لکھ دی گئی ہے..

■ ■ ■

حویلی پر اگلے دن کا سورج قیامت خیز منظر کے ساتھ طلوع ہوا اور یہ قیامت سب سے زیادہ جہانزیب ولی سہگل پر ٹوٹی تھی، ایک ہی رات میں انہوں نے اپنی بہن، اپنی ماں اور اپنا باپ تینوں کھو دئے تھے.. ان کا پورا خاندان اُس ایک غلط فہمی، ایک حادثے کی نظر کر دیا گیا..

جس وقت ولی سہگل نے شہر بانو کو گھر سے نکالا تھا رات کا آدھا پہر تھا وہ، جہانزیب تب تو اُسکے پیچھے نہ جا سکے مگر ماں کو ہسپتال شفٹ کرتے ہی وہ بہن کی تلاش میں نکلے تھے.. پوری رات تاریک سڑک پر وہ منتظر نگاہیں

دوڑاتے رہے مگر بہن کا نام و نشان نہ مل سکا.. تھک ہار کر جب فجر کی ازان کے بعد ہسپتال پہنچے ہیں تو ایک روح لرزہ دینے والی خبر انکی منتظر تھی کہ ماں بیٹی کا انتظار کرتے کرتے خالقِ حقیقی سے جا ملیں، بیوی اور بیٹی دونوں کا بچھڑنا ولی سہگل کہاں سہہ پاتے، وہ بھی یہ غم برداشت نہ کر سکے ..

جہانزیب دل دہلا دینے والی یہ خبر سن کر ٹوٹ گئے.. ان کا دل ہزاروں کرچیوں کی صورت میں تقسیم ہو چکا تھا.. زندگی نے اس قدر گھناونا کھیل کھیلا تھا ان کے ساتھ کہ جس کنبہ سے کبھی بے پناہ محبت ہوا کرتی تھی انہیں ان سے شدید نفرت میں مبتلا ہو گئے وہ.. حویلی کے ہر ایک فرد سے نفرت کرنے لگے جہانزیب سہگل ..

کیا ہو جاتا اگر محتشم شہر بانو سے شادی پر رضا مند ہو جاتا کچھ عرصے بعد بھی تو اُس نے شادی کرنی ہی تھی تو وہ لڑکی شہر بانو کیوں نہ ہو سکی، یا کیا ہو جاتا کہ

اگر اجالا مان جاتی کہ وہ ہی چاہتی تھی بانو اُسکے بھائی کو دلہن بنے.. وہ دن رات یہ ہی سب سوچتے رہتے،ایک الاوا جو خاموشی سے ان کے وجود کا حصہ بن گیا تھا..

وہ جانتے تھے واقف تھے اس حقیقت سے کہ ان کی جان سے پیاری بہن اُس حد تک نہیں جا سکتی.. یقیناً اجالا نے ہی اُسے بہکایا تھا مگر وہ خاموش رہے، خاموش رہے اور انتظار کرتے رہے اس وقت کا کہ جب اللہ اپنا انصاف کرتا.. اور بے شک اللہ بہترین انصاف کرنے والا ہے..

■ ■ ■

And I've heard of a love that comes once in a lifetime

And I'm pretty sure that you are that love of mine

Dandelions - Ruth B

دوپہر کا وقت تھا، آسمان سیاہ اور سرمئی بادلوں سے ڈھکا ہوا، سرد مست ہوائیں سرسبز درختوں کے پتوں کے ساتھ اٹھکھیلیاں کرتیں ماحول میں مترنم دھن بکھیر رہیں تھیں.. ناران پہنچنے سے پہلے راستے میں آنے والی سملی جھیل کے کنارے انہوں نے بس روک دی تاکہ سٹوڈینٹ کچھ دیر اس خوبصورت سیاحتی مقام سے بھی لطف اندوز ہو سکیں..

" داریاء اپنے بھائی کے بارے میں کچھ بتاؤناں.. وہ کیا کرتے ہیں؟؟ کب فری ہوتے ہیں؟؟ ٹائم پاس کرنے کہاں جاتے ہیں؟؟ "

فائزہ نے پورے سفر کے دوران اُس کا اور مائسہ کا دماغ کھایا تھا، پورا وقت وہ مسلسل اصفہان کے بارے میں پوچھتی رہی. صحیح معنوں میں وہ ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئی تھی اصفہان کے ..

" بھائی بہت بزی ہوتے ہیں فری ٹائم گزارنے کا وقت نہیں ان کے پاس سو وہ کہیں نہیں جاتے ٹائم پاس کرنے اب سکون مل گیا ہے تو پیچھا چھوڑ دو ہمارا .. "
فائزہ میں تمہیں تین بار بتا چکی ہوں اب یہ چوتھی اور آخری بار ہے، دار یاء نے منہ بنا کر کہا اور سنہری ہوا کے دوش پر لہراتی زُلفوں کو کان کے پیچھے اڑسا کر جھیل کے نیلے سرد پانی کو دیکھنے لگی ..

" .. اچھّا بس ایک اور بات پھر پکا میں چلی جاؤں گی "
فائزہ نے نچلہ ہونٹ دانتوں تلے بھینچ کر آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے گزارش کی ..

"یار تم کتنی ڈھیٹ ہو فائزہ.. جاؤ بھئی پیچھا چھوڑو ہمارا، توبہ ہے.. ہاتھ دھو کر پیچھے ہی پڑ گئی ہے.."

مائسہ نے جھنجھلا کر کہا اُس کے چہرے پر اکتاہٹ واضح تھی..

"تمہیں کیا مسئلہ ہے اُس دن بھی تم نے بکواس کی تھی.. اپنی اوقات میں رہو تم مائسہ ابراہیم.."

فائزہ ویسے بھی سیہان والے معاملے کے بعد مائسہ سے خار کھانے لگی تھی، داریاء اور اپنی بات کے بیچ اُسے مائسہ کی مداخلت برداشت نہ ہوئی.. اونچی آواز میں کہتے ہوئے اُس نے مائسہ کے کندھے پہ ٹھوکر مار کر اُسے اس سب سے دور رہنے کی عملی وارننگ دی...

"اوقات میں تمہیں رہنے کی ضرورت ہے فائزہ بیگ.. تمہاری ہمت کیسے ہوئی مائسہ کو دھکا دینے کی.."

داریاءاُس سے زیادہ تیز اور درشتگی سے بولتی فائزہ کی شرٹ کا کولر دبوچ گئی.. ارد گرد کھڑے سٹوڈینٹ اب لطف اندوز ہونے لگے تھے لڑکیوں کی لڑائی سے.. فائزہ ششدر رہ گئی داریاء کا ہاتھ اپنے کولر پہ دیکھ کر..

" داریاء دیکھو.. میں نے مائسہ کو کہا تھا تمہیں نہیں.. میرے کولر سے ہاتھ ہٹاؤ.. "

فائزہ نے تحمل بھرے لہجے میں مصلحتاً کہا ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ داریاء کا منہ توڑ دے..

" اور میں تم سے یہی پوچھ رہی ہوں.. مائسہ کو ایسا کہنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری؟؟ "

داریاء کے سر پر تو جیسے خون سوار ہو گیا، پہلے ہی وہ کب سے برداشت کر رہی تھی تا کہ کوئی بدمزگی نہ ہو مگر فائزہ کی آخری بات پر اُس کی برداشت نے جواب دے دیا..

" ..داریاء چھوڑ دو.. یہ تو ہے ہی ایسی جانے دو "

تمام سٹوڈنٹس کو چہ مگوئیاں کرتے دیکھ کر مائسہ نے داریاء کے کان میں چپکے ..سے سر گوشی کی، ان چیزوں سے اکثر خوفزدہ ہو جایا کرتی تھی وہ
"..تم جانتی ہو کتنی دیر سے برداشت کر رہی تھی میں اس کو "
..داریاء نے مائسہ کی بات پر چڑ چڑے انداز میں کہا

"...داریاء.. ہاتھ ہٹاؤ میرے کولر سے ورنہ "
فائزہ نے اپنے کہے جملے پر زور دیتے ہوئے داریاء کو تنبیہ کی اُس کی آنکھیں ..احساسِ توہین کے باعث سرخ ہو رہیں تھیں
" ..ورنہ کیا کرو گی "

فائزہ کا دھمکی آمیز لہجہ داریاء کو مزید تپا گیا.. سرخ چہرہ لئے وہ فائزہ کو خون آلود نگاہوں سے گھورنے لگی..

"...دور ہٹو "

فائزہ کا صبر بھی جواب دے گیا،اس سے زیادہ وہ داریاء کا برتاؤ برداشت نہیں کر سکتی تھی..غصے سے جھنجھلا کر کہتے ہوئے اُس نے داریاء کا ہاتھ پوری قوت سے دور جھٹکا اور اُسے پرے دھکیلا جس پر داریاء اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی ..چکنی گھاس پر اُس کا پاؤں بری طرح مڑا جس کے بعد وہ ہی ہوا جس کا ڈر تھا

"..بول رہیں ہوں کب سے ہٹ جاؤ..اب بھگتو "

فائزہ نے شرٹ کا کولر جھٹکتے ہوئے اکتا کر کہا.. تماشائی بنے سٹوڈنٹس داریاء کو جھیل میں گرتے دیکھ تیز آواز میں ہوٹنگ اور فائزہ کو چیئر اپ کرنے لگے..

".. سر.. مسٹر خانزادہ... پلیز آپ میں سے کوئی ایک میرے ساتھ چلیں "

اس سب سے کچھ دور آریس اپنے فیلو ٹیچرز کے ساتھ کھڑا باتوں میں مشغول تھا کہ جب ایک پریشان حال سٹوڈینٹ ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور ان تمام ٹیچرز کو ایک ساتھ مخاطب کیا ..

" کیا ہوا ہے بیٹا؟؟

.. آریس نے اُس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر تشویش سے استفسار کیا

" .. سر... وہ.. وہاں پر داریاء... فائزہ نے.. جھیل "

وہ لفظ داریاء کے بعد مزید آگے کچھ سننے کی زحمت کئے بغیر تیزی سے اُس جانب بڑھا جہاں سٹوڈنٹس تھے.. باقی تمام ٹیچرز بھی بے حال لڑکی کا بتایا ہوا معمہ حل کرنے کے لیے آریس کے پیچھے لپکے ..

"..... یہ ..... یہ ... تم نے ... کیا کیا "

جھیل کے گہرے نیلے پانی میں داریاء کو غائب ہوتے دیکھ بت بنی مائسہ کو جیسے ہوش آیا.. بے یقینی سے وہ حلق کے بل چلائی تھی ..

".. وہ بلاوجہ اوور ہو رہی تھی "

فائزہ نے بے نیازی سے بال جھٹکے ہوئے کہا ..

" She doesn't know how to swim you idiot... Please somebody help..."

مائسہ فائزہ کا چہرہ دیکھ کر ھذیانی انداز میں چیخی، اُس کی چیخ و پکار سن کر فائزہ اور اس سب سے حظ اُٹھاتے سٹوڈنٹس کو بھی جیسے سانپ سونگھ گیا ..

یہ منظر کونے میں کھڑے دیکھتے اصفہان کے بھیجے گارڈز آگے بڑھے مگر جوں ہی جوالا مکھی بنے آریس کو آگے بڑھتے دیکھا وہ فوراً وہیں رُک گئے ..

کیونکہ بقول ان کے باس کے اصفہان کے بعد اگر کوئی داریاء کی حفاظت کر سکتا ہے تو وہ آریس خانزادہ ہی ہو گا ..

ایک قہر آلود نگاہ سے ان سب سٹوڈنٹس خصوصاً فائزہ کو نوازنے کے بعد آریس اپنا سیاہ لانگ کوٹ اُتار کر زمین پر پٹخنے کے سے انداز میں اچھلتا جھیل میں کود پڑا ..

" اگر داریاء کو کچھ ہوا ناں میں تمہاری جان لے لوں گی فائزہ .. "

مائسہ بھوکی شیرنی کی مانند فائزہ کے چہرے پر غرائی جو پہلے ہی تمام صورتحال سے خوفزدہ بوکھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی ..

جھیل کے ٹھنڈے ٹھار پانی میں غوطہ زن آریس کو سانس لینے میں دشواری نہیں ہو رہی تھی ، وہ جانتا تھا کہ وہ پانی کے اندر بیس منٹ تک بھی سانس

روک سکتا ہے مگر کیا وہ معصوم لڑکی اس سرد گہرے پانی کی کرختگی سہہ سکتی تھی ؟؟ بس یہ ہی سوچ کر اُس کا دل بند ہونے لگا.. زندگی میں پہلی مرتبہ وہ کسی چیز کے ہو جانے سے خوف محسوس کر رہا تھا ..

گہرے نیلے پانی میں متلاشی نگاہیں داریاء کی تلاش میں دوڑاتا وہ تیرتا جارہا تھا جب وہ خاموش پانی کی جان لیوا پکڑ سے لڑتی اُسے نیچے جاتی نظر آئی.. آریس نے اپنے تیرنے کی رفتار مزید تیز کر دی،اور چند لمحوں میں وہ داریاء تک پہنچ گیا تھا ..

بے ہنگم طرح سے پانی میں سانس لینے کی کوشش کرتی داریاء نے اپنے نزدیک آتے آریس کو خوف، حیرت اور تشکر کے ملے جلے تاثرات لئے پوری آنکھیں واکئے دیکھا.. ورنہ ابھی سے کچھ لمحوں قبل وہ سوچ رہی تھی کہ آخری سانسوں کے دوران وہ جان سے پیارے اپنے بھائی سے اتنی دور

ہو گی.. بس ایک سیکنڈ قبل ہی اُس نے پانی کے تھپیڑوں کے آگے ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر پھر آریس کی صورت اُسے ایک مبہم سی کرن نظر آئی..

آریس نے اُس کی طرف دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں یوں اشارہ کیا کہ پریشان نہ ہو میں تمہارے پاس ہوں.. داریاء نے آسودگی محسوس کرتے ہوئے تشکر بھرے انداز میں آنکھیں موندلیں اور بس پھر یہ ہی وہ پل تھا جب اُس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے اور اُس کا بے جان ہوتا جسم تیزی سے پانی کی آخری سطح کی جانب ڈوبتا چلا گیا...

"نہیں... نہیں..."

روح لرزہ دینے والا یہ منظر آریس نے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے دیکھا ابھی کچھ دیر قبل ہی تو وہ اپنی حسین آنکھوں میں شکریہ لئے اُسے دیکھ رہی تھی اور

اب اچانک یہ.. آریس بے یقینی سے داریاء کے نیچے جاتے وجود کو دیکھتا اُس کے پیچھے تیرتے ہوئے داریاء کے نزدیک پہنچا وہ یوں اپنی آنکھوں کے سامنے اُسے ان نیلی تاریکیوں میں گم ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا.. آریس نے ناتراشیدہ دل کی دھڑکنوں پر بمشکل قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے پانی میں لہراتا داریاء کا دودھیا ہاتھ تھام کر اُسے اپنی سمت کھینچا ..

اور پھر اگلے ہی لمحے آریس اُس کے ناتواں وجود کو اپنے مضبوط توانا بازوؤں کے حصار میں لئے پانی کی اوپری سطح پر پہنچ گیا تھا.. جھیل کنارے ان سے کافی دور بے صبری سے یہ سب دیکھتی مائسہ نے ان دونوں کو پانی کے اوپر آتے دیکھ سکون کا سانس لیا اور اپنے رب کا شکر کرنے لگی.. باقی تمام سٹوڈنٹس بھی پر سکون نظر آرہے تھے اس وقت جنہیں ڈانٹ ڈپٹ کر ٹیچرز واپس کوچ کے اندر بیٹھنے کا کہنے لگے ..

"..داریاء.... تم.. ٹھیک ہو "

گہرے سانس لیتے ہوئے اُس نے داریاء کو اپنے سینے سے لگالیا، اس وقت جو محسوسات تھے اُس کے ایسا پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا اُس نے.. دل ودماغ میں ہل چل مچاتے تمام سوالات کے جواب اس گھڑی اُسے مل گئے.. کہ وہ سب جو سوالیہ نشان کی صورت ذہن ودل پر رقم تھا اس وقت سب اُس پر آشکار ہو گیا.. جس طرح دل کی دھڑکنیں داریاء کو خود سے دور جاتے دیکھ .. سست پڑیں تھیں اس کے بعد اب کوئی شک وشبہات بچ ہی نہ سکے

آنکھیں بند کیے سردی کے باعث کپکپاتی داریاء نے آریس کے مہربان وجود میں پناہ لینی چاہی.. بے اختیار اُس کی گردن کے گرد دونوں بازو حمائل کرتی وہ آریس کے وجود کا جیسے حصّہ بن گئی تھی.. اُس کے دل کی دھڑکنوں کی بے ہنگم دھن پر اپنا سر رکھے آنکھیں موندے داریاء اپنی اُکھڑتی سانسیں استوار .. کرنے لگی

پہلی بار اپنے بھائی کے بعد کسی اور مرد کی پناہوں میں اُس نے یہ سکون اور اطمینان محسوس کیا تھا ورنہ گارڈز کی پوری فوج اُس کی حفاظت پر ہر وقت مامور رہتی جن کے ہوتے ہوئے بھی ایک خوف سا محسوس کرتی تھی وہ باز اوقات..

" تم ٹھیک ہو؟؟ "

داریاء کی کمر کے گرد سے ایک ہاتھ نکالنے کے بعد دوسرے ہاتھ سے اُس کا کندھا سہلاتے ہوئے آریس نے نرمی سے سوال کیا... گہرے سانس لیتے، پانی میں کانپتے دونوں کے وجود ایک دوسرے سے بے حد نزدیک، ایک دوسرے کے جسم سے نکلتی حرارت باآسانی محسوس کر سکتے تھے..

داریاء نے دھیرے دھیرے سر اُٹھایا اور اپنے مسیحا کو دیکھا جو اُسے اپنی محکم پناہوں میں لیے ہوئے تھا.. بھورے بال گیلے ہونے کے سبب ماتھے سے چپکے سیاہ رنگ لگ رہے تھے، بے حد وجیہہ تیکھے نقوش والا چہرہ پانی کی ننھی بوندوں سے بھیگا ہوا اور بھوری داڑھی پر بھی شبنم کے قطرے بکھرے تھے.. وہ خاموشی سے اُسکی بھوری آنکھوں میں جھانکتی رہی جو متفکر نگاہیں داریاء کی سرخ ہوتیں ہیزل گرین آنکھوں میں ٹکائے سانس روکے اُسے تک رہا تھا..

آریس نے ہاتھ بڑھا کر اُسکے زرد پڑتے رخسار سے چپکی سنہری بالوں کی لٹ کو نرمی سے داریاء کے کان کے پیچھے کیا.. اور دونوں ہاتھوں سے اُسکا چہرہ تھامتے ہوئے انگوٹھے دونوں اطراف سے داریاء کے گالوں پر آہستگی سے سہلائے..

" تم ٹھیک ہوناں ؟؟ "

وہ مستقل اُس سے ایک ہی سوال کر رہا تھا، ایک ہی بات کی فکر تھی اُسے اس وقت کے داریاء کیسا محسوس کر رہی ہے.. داریاء نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے بمشکل مسکرانے کی کوشش کو اور سر کو اثبات میں ہلا دیا، آریس کا پر حدت لمس اُسے روح چیر دینے والی سردی میں بہت بھلا لگ رہا تھا..

"..مائسہ.. اُس کو.. بھی.. سوئمنگ.. نہیں "

پھولتی سانسوں کے درمیان اُس نے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کرنے کی سعی کی، سحر انگیز آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے.. آریس کو اس وقت وہ کافی عجیب لگی کیونکہ اُسکی اپنی حالت ناساز تھی مگر تب بھی اُسے اپنی دوست کی ہی فکر تھی.. آریس نے دلچسپی اور توجہ سے اُس کا چہرہ تھامے ہوئے داریاء کے گلابی پنکھڑیوں جیسے کانپتے ہونٹ دیکھے..

"..ٹھیک ہے وہ.. لیکن تم ٹھیک نہیں ہو.. چلو "
آریس نے بوجھل ہوتی آنکھوں کو قابو میں کرتے ہوئے اُس کے لرزتے ہونٹوں پر سے نگاہیں پھیر لیں اور نرم مگر گھمبیر لہجے میں کہتا اگلے ہی لمحے اُسے اپنی پیٹھ پر منتقل کرتا کنارے کی سمت تیرنے لگا..

داریاء اُس کی برق رفتاری پر حیران تھی، ایک سیکنڈ قبل ہی تو وہ اُس کے سامنے تھا اور اب داریاء کے بازو اپنی گردن کے گرد حائل کروائے وہ خاموشی سے تیر رہا تھا.. آخر کون شخص تھا یہ.. خاموشی سے اُس کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے وہ آریس کا جاذب نظر چہرہ بغور مطالعہ کرنے لگی..

" یہ جو کوئی بھی ہیں مگر مجھے ان کے خیال رکھنے سے، ان کے احساس کرنے سے بھائی والی وائبز آتی ہیں.."

آسودگی بھری سانس لیتے ہوئے اُس نے مسکرا کر آنکھیں موند لیں.. ہوش تو تب آیا جب کنارے پر پہنچ کر آریس اُسے مضبوط بازوؤں کے حصار میں لیتا گود میں اُٹھاتے ہوئے پانی سے باہر نکل آیا..

داریاء جو حیرانگی سے اُس کی شرٹ کندھوں سے مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی، کچھ کہنے کے لیے لب کشائی کرنی چاہی مگر آریس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی دیکھ کر وہ وہیں رُک گئی..

داریاء کے لیے لائی گئی چیئر پر اُسے احتیاط سے بٹھانے کے بعد پیچھے مڑ کر گھاس پر پڑا اپنا لانگ کوٹ اُٹھا کر ٹھیک طرح سے اُسے جھاڑنے کے بعد اچھے سے داریاء کے گرد لپیٹا اور اُسے فکر مند نظروں سے دیکھنے لگا گویا پوچھ رہا ہو کہ تم ٹھیک ہو...

" .. میں ٹھیک ہوں "

داریاء اُسکی بولتی آنکھوں میں ٹھہرا سوال سمجھ گئی، وہ سخت سردی محسوس کر رہی تھی اس وقت اور اس صورتحال میں کانپتے وجود کے گرد لپٹا آریس کا گرم مہکتا لانگ کوٹ واقعی ایک غنیمت ثابت ہوا.. وہ آنکھیں موندتی جسم کی حرارت برقرار رکھنے کے لیے ٹھنڈے ہاتھ رگڑنے لگی ..

" کہاں ہے فائزہ بیگ اور باقی سب سٹوڈنٹس..؟ "

آریس داریاء پر آخری نظر ڈالنے کے بعد لب بھینچے وہاں کھڑے سینیر ٹیچر کی جانب پلٹ، کسرتی توانا جسم سے چپکی گہرے نیلے رنگ کی ٹی شرٹ ایک ہاتھ سے جھٹکتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے ماتھے سے چپکے بھورے بال اس نے پیچھے دھکیلے، بھوری آنکھیں انگارے اگل رہیں تھی اور بھاری لہجہ اشتعال انگیز.. سینیر ٹیچر جو آریس کی ایک سٹوڈینٹ کے لیے اس حد تک

پریشانی اچنبھے سے مطالعہ کر رہے تھے فوراً گھبرا گئے، اُدھر داریاء الگ ان کے غصے پر حیران اور اپنے بھائی کے لیے پریشان تھی..

"وہ سب بس میں سوار ہو گئے ہیں.. میڈیک ان بورڈ ہیں ہمارے ساتھ آپ کہیں تو بلاؤں؟؟"

انہوں نے آریس کے ضبط کی شدت سے لال ہوتے چہرے کو دیکھ کر سوال کیا..

"ضرورت نہیں ہے.. آپ سٹوڈنٹس کو ناران والے کوٹیج کی طرف لے کر نکلیں میں مس داریاء کو ہسپتال لے کر جاؤں گا.. اُس کے بعد ہم جوائن کر لیں گے آپ کو مسٹر فیصل.."

دو ٹوک لہجے میں کہتا وہ داریاء کی سمت مڑا جبکہ سینیر ٹیچر فیصل وہاں سے جا چکے تھے.. آریس نے جھک کر داریاء کو اپنی بانہوں میں لینا چاہا مگر داریاء
..یکدم چیئر سے کھڑی ہوئی

ضرورت نہیں.. میں چل سکتی ہوں اور مجھے کسی ہاسپٹل نہیں جانا.. مجھے " مائسہ کے پاس جانا ہے اور مجھے اپنا فون بھی چاہیے گارڈز نے بھائی کو بتا دیا ہو گا
"..اور بھائی کہیں پریشانی میں یہاں ہی نہ آجائیں

داریاء نے آریس کی بھوری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے قطعی لہجے میں کہا..
..گلابی ہونٹ اب بھی کانپ رہے تھے

اُس کے ہی سیاہ کوٹ میں تقریباً چھپی ہوئی، سنہرے گیلے بال اب بھی گردن اور رخساروں سے چپکے.. سردی کے باعث چھوٹی سی ستواں ناک قرمزی رنگ ہوئی ضد کی وجہ سے سکڑی ہوئی تھی..اس حال میں بھی داریاء کا
..ضدی پن دیکھ کر وہ استہزاء انداز میں مسکرایا

"ہاسپٹل تو تمہارے اچھے بھی جائیں گے.. شرافت سے چل رہی ہو یا
اٹھاؤں ابھی زبردستی؟؟"

آریس ایک جست میں اُس کے سر پر پہنچا اور داریاء کی ٹھوڑی دبوچتے ہوئے اُسکا چہرہ اپنے مقابل کر کے کڑی نظروں سے اُسکا چہرہ حصار میں لئے سنگین حد تک دھیمی آواز میں گویا ہوا.. داریاء کو پہلی بار کسی نے ایسے لب و لہجے میں مخاطب کیا تھا وہ تو بے یقینی میں مبتلا اُس کی سخت گرفت اپنی ٹھوڑی پر محسوس کرتی رہی.. آریس کی جھلسا دینے والی نگاہیں اور گرم سانسیں الگ اس کے حواس مشتعل کر رہیں تھیں..

"تمہارا موبائل تمہیں مل جائے گا اور تمہاری دوست پہلے ہی میری جیپ میں موجود ہے.. اس سے زیادہ کوئی فرمائش پوری نہیں کروں گا میں تمہاری.."

آریس نے طنزیہ انداز میں اُس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے کہا اور بغیر اُسے کچھ کہنے اور سننے کا موقع دئے دار یاء کا حیرت میں ڈوبا وجود کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے مضبوط بازوؤں میں بھر لیا..

" ... یہ ... یہ کیا.. بد تمیزی ہے نیچے اُتارو مجھے "

دار یاء آریس کا گریبان دبوچتے ہوئے تہزیب بالائے تاک رکھ کر دبی آواز میں غرائی..

" شرم نہیں آتی آپ کو، خود سے عمر میں اتنے بڑے اپنے استاد کو کس طرح مخاطب کر رہیں ہیں آپ.. "

دار یاء کی بات کا سراسر برا نہ مانے وہ سامنے دیکھتا مناسب قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھنے لگا.. جب کے دار یاء اُس کے انداز و اطوار یوں سیکنڈوں میں بدلتے دیکھ احمق نظر آتی منہ کھولے آریس کو گھورنے لگی..

" ....مجھے نیچے اُتاریں مسٹر خانزادہ "

کافی دیر تک جب اُسے اندازہ ہوا کہ یہ ڈھیٹ اور مستقل مزاج شخص اُسے

..نیچے نہیں اتار رہا تو داریاء نے حیرانگی پسِ پشت ڈال کر تحمل سے کہا

"...اوکے"

آریس نے مسکرا کر اُس کی بات مان لی اور اگلے ہی لمحے اُسے احتیاط سے زمین

..پر اتار دیا

"..یہ شخص مجھے پاگل کر کے چھوڑے گا "

داریاء اُس کے اتنی آسانی سے مان جانے پر گردن اٹھائے ہونقوں کی طرح

اُسے دیکھنے لگی جو آنکھوں میں شرارت لئے داریاء کی ذہنی حالت کے بارے

..میں سوچ کر اندر ہی اندر لطف اندوز ہو رہا تھا مگر بظاہر آشکار نہ ہونے دیا یہ

"...ریہ....یار...میری جان نکل رہی تھی یہاں "

وہ دونوں یوں ہی ایک دوسرے میں نہ جانے کتنی دیر گم رہتے کہ بہت قریب سے مائسہ کی آواز آئی.. داریاء نے آریس کے برابر سے سر نکال کر دیکھا تو عین اُس ہی کے پیچھے گاڑی کھڑی تھی..

" میں ٹھیک ہوں.. تم تو ٹھیک ہوناں جھیل میں کودی تو نہیں تھی میرے پیچھے ؟؟ "

آریس کو ایک عدد سخت گھوری سے نوازنے کے بعد وہ اُس کا اپنے گرد لپٹا کوٹ دانت پیس کر زمین پر پھینکتی مائسہ کی طرف بڑھی اور اُسے خود سے لگا لیا..

" میرے کودنے سے پہلے سر کود گئے تھے تمہیں بچانے.. "

مائسہ نے فرحت بخش انداز میں جواب دیا اور پر نم آنکھوں سے داریاء کو دیکھتے ہوئے اُسکا گال چوم لیا..

ان کی باتیں سنتے آریس نے مسکرا کر زمین سے اپنا کوٹ اُٹھایا اور ان دونوں کی سمت پلٹا جہاں نظر پڑتے ہی اُسکی آنکھیں ساکن ہو گئیں.. داریاء کی ہلکے جامنی رنگ کی گھٹنوں تک آتی فلیئرڈ شرٹ گیلی ہونے کے باعث اُس کے جسم سے چپکی تھی، جس کی وجہ سے جسم کی خوبصورت تراش نمایا ہونے لگی.. اس سب سے بالکل بے خبر کہ آریس کس مشکل سے گزر کر اپنی مخمور ہوتی نگاہیں اُسکے پر کیف وجود سے ہٹا پایا ہے داریاء مائسہ کے گلے لگی باتوں میں مصروف تھی..

"..باقی باتیں گاڑی میں "

نظروں کا زاویہ بمشکل بدل کر اُس نے حلق کھنکارنے کے بعد دبی آواز میں کہا اور سیاہ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا.. اُسکی بات سن کر مائسہ نے داریاء کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ پچھلی سیٹ پر بٹھا لیا..

داریاء نے بنا کچھ کہے سختی سے لب بھینچ لئے کہ جب جب وہ خانزادہ نامی عجیب انسان کو اپنے بھائی کی طرح کا اچھا انسان سمجھنے لگتی تھی وہ شخص آخر میں اُس کی امید ہمیشہ توڑ دیا کرتا.. داریاء کی چڑ رفتہ رفتہ آریس خانزادہ کے لیے بڑھتی جا رہی تھی جبکہ دوسری طرف اس کے بالکل برعکس.. نہ جانے کیا ہونا نزدیک تھا آگے...

■ ■ ■

" سیہان گھر میں ہے ؟؟ "

رات کے بعد وہ دوسری مرتبہ سیہان کے بنگلے کے آگے کھڑی چوکیدار سے اُس کے متعلق پوچھ رہی تھی.. ایک بار وہ مارننگ واک سے قبل یہاں کا چکر

لگا کر نا امید ہوتی جا چکی تھی اور اب گارڈ کا چہرہ دیکھ کر اُسے لگا کہ دوبارہ نا امیدی ہی حصے میں آئے گی..

"بی بی جی صاحب نہیں آئے.."

رٹا ہوا جملہ گارڈ نے ایک بار پھر دوہرایا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ کچھ دیر قبل سیہان گھر آ چکا ہے مگر سیہان کی سخت ہدایت پر جھوٹ بولنا پڑا..

"آپ کو کچھ پتا ہے وہ کہاں ہے؟؟ کب سے نہیں آیا گھر؟؟"

آئیلین نے فکر مندی سے استفسار کیا، وہ میٹنگ کے لیے لیٹ ہو رہی تھی مگر وہاں میٹنگ کی فکر تھی کس کو، وہ تو بس اس وقت اپنے تمام خدشات غلط ثابت ہوتے اپنے پیارے دوست سیہان کو مقابل دیکھنا چاہتی تھی..

"نہیں بی بی جی ہمیں کچھ نہیں پتا.. صاحب کل سے گھر نہیں آئے.."

..چوکیدار نے جلدی سے کہا

"..اچھّا ٹھیک شکریہ "

پژمردگی سے کہتی وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی.. کار اسٹارٹ کرتے ہوئے اُس نے سیہان کا نمبر ایک بار پھر ڈائل کیا لیکن اب تو کال اٹھانا دور کی بات ..نمبر ہی بند جا رہا تھا اُس کا

"..یا اللہ.. پلیز وہ جہاں کہیں بھی ہو، خیریت سے ہو "

آئیلین نے گاڑی ریورس کرنے کے ساتھ باآواز بلند دعا کی.. وہ خود کو قصور وار سمجھ رہی تھی اس سب میں.. دل سیہان کے لئے فکر مند جبکہ دماغ ہم ..وقت اصفہان کے خلاف سازشیں کرنے میں بھی مشغول تھا

■ ■ ■

"..اوکے سپر بوائے میں چلتی ہوں.. اپنا خیال رکھنا "

علی کے سر پر پیار کرنے کے بعد وہ مسکرا کر اُسے دیکھتی گاڑی سے اُترتی اپنے گھر کی سمت بڑھی جب اپنے پیچھے گاڑی کا دروازہ بند ہو کر کار لاک ہونے اور کسی کے باہر نکلنے کی آواز اُسے آئی ..

اینارہ نے گردن موڑ کر دیکھا تو آزاد اُس کی ہی طرف چلا آرہا تھا وجہ وہ نہ سمجھ سکی ..

"سفر کے دوران آپ کے بڑے بھائی کی کال آئی تھی، وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں.."

آزاد نے اینارہ کی مشکل میں آسانی کر دی ..

"بڑے لالہ نے.. آپ کو کال کی تھی ؟؟ کیوں ؟؟"

اینارہ نے اچنبھے سے خاموش کھڑے آزاد کو دیکھا اور خود سے سوال کرتے ہوئے آگے بڑھتی پر سوچ کیفیت میں مبتلا دروازہ پر دستک دینے لگی ..

"..ارے واہ آگئی تم اپنے بھائی کی عزت بازار میں اچھال کر "

دروازہ کھولتے ساتھ ہی اینارہ کا ہاتھ نوچنے کے انداز میں پکڑتے ہوئے ماہا نے اُسے گھر کے اندر گھسیٹا.. آزاد جو دروازے کی اوٹ میں کھڑا اینارہ کے اندر جانے کا منتظر تھا ماہا کی زہر اگلتی زبان پر دنگ رہ گیا..

" ..بھابھی.... ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے "

اینارہ نے آزاد کی موجودگی کو مد نظر رکھتے ہوئے بے اختیار امڈنے والی سسکیوں کا گلا گھونٹا اور دھیمی آواز میں کہا.. ماہا کے لمبے ناخن اُس کی نرم کلائی میں اندر تک پیوست ہوتے جا رہے تھے...

" درد.. تم ذرا اندر تو چلو تمہارا بھائی تمہیں جان سے مار دے گا.. شادی شدہ مردوں کے ساتھ گلچھرے اُڑانے والی بدچلن لڑکی.."

اینارہ کی کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کر کے کلائی کو جھٹکا دیتے ہوئے وہ زہر خندہ لہجے میں بولیں..

"...کس قسم کی باتیں کر رہیں ہیں آپ "
آزاد مزید ان کی اخلاق سے گری ہوئی باتیں سن نہیں سکتا تھا سو وہ گھر کے اندر داخل ہونے کے ساتھ دروازہ بند کرتے ہوئے ماہا اور اینارہ کی جانب پیش رفت کرتا سنگین حد تک سرد مگر مدھم آواز میں غرایا..

جبکہ ماہا کی حالت تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر یکلخت غیر ہونے لگی.. اُسکی وجیہہ شخصیت، روعب ودبدبہ، منتخب کردہ قیمتی لباس دیکھ کر وہ ششدر رہ گئیں.. انہوں نے ایک عمر رسیدہ، ضعیف اور اپاہج شخص سوچا تھا اینارہ کے لیے اور یہاں تو انکے سامنے ریاست کا بادشاہ کھڑا تھا.. ماہا کا دل بند ہونے لگا..

" آزاد صاحب... میں.. میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں.. پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں.. "

ماہا کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کرواتے ہوئے اُس نے آزاد کے سامنے ہاتھ جوڑ دئے.. وہ اُس کی بھوری آنکھوں میں ٹھہرے آنسو اور چہرے پر رقم قرب دیکھ کر بے چینی کی آخری حدود پر تھا.. اُس کا دل چاہا کہ آگے بڑھ کر اُس کے کانپتے ہاتھ تھام لے، دل کی بات پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھ کر اینارہ کے دونوں جڑے ہاتھ اپنے پر حدت ہاتھوں میں تھام لئے..

" اینارہ...... "

ابھی وہ اُسے تسلی کے دو لفظ کہنے ہی والا تھا کہ واجد کی قہر برساتی بلند آواز گھر کے صحن میں گونجی، ایناره نے سہم کر فوراً آزاد کے ہاتھ دور جھٹکے اور واجد کی جانب پلٹی ..

"...اپنے کمرے میں جاؤ "

واجد نے بغیر بہن کا چہرہ دیکھے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا ..

"... مگر بڑے لالہ "

ایناره نے صورتحال سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے لب کشائی کی.. یہ سب جو ہو رہا تھا اُسکی فہم سے بالاتر تھا.. دوسری طرف آزاد الگ متذبذب کھڑا سرگزشت کا جائزہ لینے میں کمربستہ تھا ..

" میں نے تم سے کہا کہ اپنے کمرے میں جاؤ اس سے پہلے میں کچھ اور کر دوں تمہارے ساتھ ..."

وہ بدحواس ہوتے ہوئے حلق کے بل چیخے جس پر اینارہ کی ایسی حالت تھی کہ جیسے کاٹو تو جسم میں لہو بھی نہیں..

"...اور تم میرے ساتھ چلو "

واجد صاحب نے خون آشام نگاہوں سے آزاد پر نظر ڈالی، آزاد نظریں جھکائے ان کے پیچھے چل دیا جبکہ اینارہ کو اب بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے..

" اب کیا اپنے بھائی کی جان لے کر چھوڑو گی تم.. دفعہ ہو جاؤ اپنے کمرے میں.. "

ماہا نے اینارہ کو حقارت سے دیکھتے ہوئے ٹھوکر ماری اور پیر پٹختیں اندر چل دیں یہ دعا کرتے ہوئے کہ جو وہ سوچ رہیں ہیں ویسا نہ کریں انکے شوہر.. ماہا کا ارادہ اب رشتے کروانے والی بوا کو کال کرنے کا تھا تاکہ آزاد سے اینارہ کی شادی کی بات چلنے سے پہلے وہ اپنا بتایا ہوا رشتہ واجد کے سامنے رکھ سکیں..

■ ■ ■

سیاہ لائننگ پرنٹ رالف لورین کے تھری پیس سوٹ کے نیچے ہم رنگ بے شکن ڈریس شرٹ میں ملبوس، سیاہ گھنے بال سلیقے سے سیٹ، کلائی میں چمکتی سیاہ رولیکس اور پیروں کی زینت بربیری کے قیمتی چمکدار بوٹز کو بنائے.. پروجیکٹر سکرین کے سامنے کھڑا شخص سنجیدگی سے کمپنی میں ہونے والی .. تبدیلیاں کانفرنس ٹیبل کے گرد بیٹھے لوگوں کو سمجھا رہا تھا

" اس وقت جو پوزیشن مارکیٹ میں کمپنی کے شیئرز کی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے بہتر ہو گا کہ ہم لوکل انڈسٹریز میں انویسٹ کریں.. " ..تاکہ کمپنی کو واپس مستحکم کیا جا سکے

اصفہان کی بارعب سنجیدہ آواز کانفرنس ہال میں گونجی، سب انہماک سے اُسے سنتے رہے کہ یکلخت ماحول کی خاموشی کو دروازہ کھلنے کی آواز نے توڑا ..

" .. لیٹ آنے کے لیے معذرت خواہ ہوں "

دروازہ کھولنے والا شخص اندر داخل ہوا، صدارتی کرسی پر بیٹھی آئیلین نے اندر آنے والے کو بے تابی سے دیکھا، وہ اُسے پورے چوبیس گھنٹے بعد دیکھ رہی تھی مگر اس وقت سیہان کو اپنے سامنے صحیح سلامت موجود دیکھ کر اُس کا دل میں جتنے بھی خدشات تھے سب وقتی طور پر ختم ہو گئے.. وہ کل سے اُس کے لیے کتنی پریشان تھی یہ محض وہ ہی جانتی تھی ..

سرخ شہد رنگ آنکھیں اصفہان پر گاڑھے آئیلین کو نظرانداز کرتا وہ اپنی کرسی یعنی آئیلین کے برابر خالی نشست پر آبیٹھا.. اصفہان جو میٹنگ کے دوران ہونے والی اس مداخلت پر استہزاء تاثر سرمئی آنکھوں میں سجائے سیہان کو دیکھ رہا تھا بے اختیار اُس کی نظر گہرے نیلے رنگ کے ٹو پیس اور آسمانی رنگ کی ڈریس شرٹ میں ملبوس آئیلین پر پڑی جو مسکرا کر سیہان ہی

کی طرف دیکھ رہی تھی.. تمسخر بھری نگاہوں سے ان دونوں کو نوازنے کے بعد وہ ان پر سے نظریں پھیر گیا..

حلق کھنکار کر سب کو اپنی جانب متوجہ کروایا گیا جبکہ در حقیقت وہ اس وقت صرف اپنی منکوحہ کی توجہ چاہتا تھا.. اُسکی اس حرکت پر آئیلین نے گردن موڑ کر آنکھیں گھماتے ہوئے اصفہان کے طنزیہ مسکراہٹ سے مزین چہرے پر نظر ڈالی اور واپس سیہان کو دیکھنے لگی جو خاموشی سے اصفہان کے بدلتے تاثرات جانچ رہا تھا..

"میں کہہ رہا تھا کہ لوکل انڈسٹریز پر انویسٹ کرنا ہوگا ہمیں، ٹو کوپ آپ وِڈ تھرڈی سچویشن.."

اچانک خود پر حاوی ہوتے غصے پر خاطر خواہ قابو رکھ کر وہ سرسری انداز میں گویا ہوا..

"..میں متفق نہیں ہوں "

.. گہری خاموشی سیہان کی بھاری آواز نے توڑی

"..وجہ بھی بتادیجئے ساتھ مسٹر شیخ "

ہاتھ میں تھاما قلم پٹخنے کے سے انداز میں ٹیبل پر رکھتا وہ دونوں مٹھیاں ایک

.. ساتھ بھینچ کر اپنی پشت پر باندھ گیا

لوکل انڈسٹریز کے ساتھ باآسانی ہم فارن انڈسٹریز میں بھی انویسٹ کر "

سکتے ہیں.. اس طرح ہمیں زیادہ فائدہ ہوگا اور ہماری کمپنی کے شیئرز جتنے بھی

کم ہوں ہمارے ٹوٹل فنانشل اسیٹز کافی زیادہ ہیں.. اپنے شیئرز کی مارکٹ

" ..میں ویلیو ہم ڈالرز میں ٹریڈ کر کے ہی بڑھا سکتے ہیں

سیہان نے اصفہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کرسی کی پشت سے ٹیک

لگائے سرد و سپاٹ لہجے میں کہا، ہم وقت مسکراتی رہنے والی شہد رنگ

.. آنکھوں میں غصہ اور طیش سرخی کی صورت منجمد تھا

" میں سیہان کی بات سے متفق ہوں.. آج کی میٹنگ اس نوٹ پر برطرف کرتے ہیں، مسٹر بخاری وہ تمام فورن انڈسٹریز جو پاکستانی کمپنیز کے ساتھ ٹریڈ کرنے کے لیے تیار ہیں ان کی بیلنس شیٹ تیار کریں.. کل کی میٹنگ میں ہم ان تمام کمپنیز کو پروپوزل بھیج دیں گے.. "

آئیلین نے سیہان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور واپس ان سب کی جانب گھوم گئی.. دھیرے دھیرے سب ہی وہاں سے رخصت ہو گئے.. کانفرنس ہال سے نکلتے یاور نے اپنے باس کو ترچھی نظروں سے دیکھا جس کا چہرہ نہ جانے کس احساس کے تحت آتشی ہو رہا تھا.. دل ہی دل میں سب ٹھیک رہنے کی دعا کرتا سر جھٹک کر وہ بھی وہاں سے نکل گیا..

تم کہاں تھے ؟؟ کل رات سے میں تمہیں نہ جانے کتنی کالز کر چکی ہوں .. "
".. تم نے کسی بھی کال کا جواب نہیں دیا نہ ہی میسج کا

ان سب کے وہاں سے چلے جانے کے بعد آئیلین نے پریشانی لئے سیہان کو استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا .. جانتی تھی اصفہان وہاں ہی موجود ہے مگر وہ .. اُسے مکمل طور پر نظر انداز کر گئی

" .. مصروف تھا، موبائل نہیں دیکھا "

مختصر جواب دیتا اپنی سیاہ لانگ سیلیوز ہائی نیک شرٹ کو ٹھیک کرتا وہ ایک پاؤں سے کرسی پیچھے دھکیلتے ہوئے کھڑا ہو گیا .. سرمئ اور شہد رنگ .. آنکھوں کے بیچ سرد جنگ اب بھی جاری تھی

اصفہان جسے سیہان کے انداز طیش میں مبتلا کر رہے تھے اُس نے بے اختیار دانت پیس کر پوری قوت سے اپنا ہاتھ کانفرنس ٹیبل پر سیدھا ٹکایا اور

دوسرے ہاتھ سے آئیلین کی کرسی اپنی سمت موڑتے ہوئے وہ اُس کے چہرے پر جھکا..

آئیلین اس سب کے لیے سراسر تیار نہ تھی اچانک اُس کے یوں اس قدر نزدیک آنے پر بوکھلاتی ہوئی کرسی کی پشت سے جا لگی.. دوسری طرف سیہان اصفہان کو آگے مزید کچھ کہنے یا کرنے کا موقع دئے بغیر اُس کا کولر ایک ہاتھ سے دبوچتا اصفہان کو اگلے ہی لمحے آئیلین سے دور کر چکا تھا..

"ہاتھ نہیں لگائے گا تو اسکو...."

خون آلود نظروں سے اصفہان کو گھورتے ہوئے وہ حلق کے بل دھاڑا..

سیہان کے اس طرح سیخ پا ہونے پر اس سب میں کافی دیر بعد اصفہان محظوظ ہوئے بنا نہ رہ سکا، اُسکا چلا تیر کبھی نشانے پر نہ لگے کیا ایسا ممکن تھا..

اس سنگین صورتحال میں آئیلین اپنی کرسی پر بت بنی کبھی سیہان کے بدلے انداز کو دیکھتی تو کبھی اصفہان کے مسکراتے چہرے اور گردن اور ہاتھوں کی ابھرتی رگوں کو.. وہ چاہتی تھی کہ اصفہان سے اُسکی جان چھوٹ جائے مگر اس کے لیے وہ سیہان کو ہر گز مشکل میں ڈالنے کی خواہ نہ تھی..

" میری منکوحہ ہے وہ، گریبان چھوڑوا گر تو تمہیں ہاتھ کے بجائے ہونٹ بھی لگا کر دکھاتا ہوں.. "

متبسم نگاہوں سے سیہان کی آتش فشاں آنکھیں میں جھانکتے ہوئے وہ سرگوشی نما انداز میں بولا جسے سن کر آئیلین کا دل چاہا اُس کا منہ نوچ لے.. اصفہان کی اس حد تک بے باکانہ گفتگو سے اُسکی سفید رنگت گلابی مائل ہو گئی..

" گھٹیا انسان .... "

سیہان بے قابو ہوتا الٹے ہاتھ کا زوردار مکّہ اصفہان کے جبڑے پر رسید کر چکا تھا جسے دیکھ کر آئیلین خوشگوار حیرت میں مبتلا ہونٹوں پر امڈنے والی بے اختیار مسکراہٹ کو بنا چھپائے کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہو گئی.. سیہان کے ہاتھوں اصفہان کی یہ درگت بنتے دیکھ اُسے خوشی تو بہت ہوئی تھی..

"..ایک اور مارو.. ایک اور پلیز میری طرف سے بھی "

دل ہی دل میں کہتی وہ بے اختیار ابھرنے والے قہقہے کو نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر ضبط کرنے لگی..

پہلی بار کسی نے اُس پر یوں ہاتھ اُٹھایا تھا البتہ گولیاں کھانا تو اُس کے لئے عام سی بات تھی مگر سیہان کی بہادری پر وہ اُسے داد دئے بغیر نہ رہ سکا، درد کرتا جبڑا سہلاتے ہوئے مسکرا کر اُس نے سیہان کو دیکھا جو اُسکے دوسرے جبڑے کو ہلانے کی بھی نیت رکھتا تھا مگر اس سے پہلے ہی اصفہان نے برق رفتاری

سے ایک ہاتھ سے سیہان کا ہوا میں لہراتا مکّہ تھاما جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ
سیہان کے گال پر تازہ زبردست وار کر چُکا تھا...

"تم پاگل ہو گیا... دور ہو اس سے..."

اصفہان کا یوں اپنے دوست کو مکّہ مارنا اُس سے بالکل نہ برداشت ہو سکا..
اونچی آواز میں تڑپ کر کہتی وہ فوراً ان دونوں کے بیچ آ کھڑی ہوئی..

"بیچ سے ہٹ جاؤ تم آئیلین.."

ہونٹ کے کنارے سے نکلتا خون بے دردی سے اپنی سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے رگڑتا وہ سرمئی ڈریس پینٹ کی پیچھے اڑسی سیاہ نائن ایم ایم پیسٹل لوڈ کرتے ہوئے اصفہان کی جانب تان گیا..

"سیہان.... یہ....."

پیسٹل کے لوڈ ہونے کی آواز پر وہ بے یقینی سے سیہان کی جانب پلٹی..

"...ہاہاہاہاہا "

سیہان کے ہاتھ میں گن دیکھ کر اصفہان کا محظوظ کن قہقہہ فضا میں گونجا.. وہ صحیح معنوں میں محظوظ تو اب ہوا تھا ..

" چلانی بھی آتی ہے یہ ؟؟ "

سیہان کے چہرے پر نظریں جمائے وہ تمسخر بھرے انداز میں بولا کہ جب سیاہ کوٹ کی جیب میں پڑا اُسکا موبائل فون بجنے لگا اُس نے کوٹ کی جیب سے موبائل نکالنا چاہا مگر اُس ہی وقت آئیلین نے گردن موڑ کر اصفہان کو دیکھا.. سبز سنہری حیران آنکھوں کا سرمئی بے خوف آنکھوں سے ٹکراؤ جان لیوا تھا جس کے بعد اصفہان بجتا موبائل تو دور ارد گرد کے ماحول سے بھی لحاظ بھر کو بے خبر ہو گیا ..

"...خاموش رہو "

آئیلین اصفہان کے سامنے کھڑی ہوتی اُسکی ڈھال بن گئی.. وہ سیہان کی باڈی لینگوئیج، اُس کے دیکھنے کے انداز سے ہی بھانپ گئی تھی کہ وہ کچھ بڑا ضرور کرے گا.. جبکہ اصفہان اُس کے فکر مند انداز پر مسکراتا ہوا اُس کے سیاہ ریشمی بالوں کو دیکھنے لگا جو ایک پینسل کی مرہون منت جوڑے میں قید تھے دل میں نہ جانے کیا آیا کہ اُس نے ہاتھ بڑھا کر وہ پینسل آئیلین کے جوڑے میں سے نکال دی جس کے نتیجے میں بال قید سے رہائی پاتے کمر پر چمکتی آبشار کی مانند پھیلتے چلے گئے.. اس سب کے دوران اصفہان کے کوٹ کی جیب میں رکھا موبائل کب کا بند ہو چُکا تھا..

"...سیہان...دیکھو..پلیز..گن نیچے کرلو "
آئیلین نے مصلحتاً نرمی سے کہا ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ سیہان کے منہ پر کھینچ کر ایک چانٹا لگا دے جو بلاوجہ پیچھے کھڑے شاطر شخص کی وجہ سے خود کو خطرے میں جھونک رہا تھا..

".. تم بیچ سے ہٹ جاؤ.. اسے جان سے مار کر ہی مجھے سکون مل سکے گا اب "
سیہان ہذیانی کیفیت میں غرایا.. اُسکی دگرگوں حالت، گن کو پکڑے کانپتے
مضبوط ہاتھوں کو دیکھ کر اصفہان کا ایک اور بلند و بانگ قہقہہ فضا میں گونجا جو
.. سیہان کو آگ لگانے کے لئے کافی تھا

وکیل اور ہتھیار دونوں کا آپس میں دور دور تک کوئی تعلق نہیں.. تم ایک "
شریف آدمی ہو ایڈووکیٹ سیہان کامل تمہارا سب سے بڑا ہتھیار تمہاری
" ..زبان ہی ہے سو گن نیچے کر لو شاباش
.. تمسخرانہ ہنسی کے درمیان وہ استہزاء انداز میں گویا ہوا

سیہان.. پلیز اِسکی باتیں نہیں سنو.. یہ تمہیں اکسا رہا ہے تمہیں قاتل بنانا "
چاہتا ہے یہ.. پلیز اپنے بارے میں سوچو، تمہارا لائسنس بلاک کر دیا جائے

گا.. تمہاری زندگی برباد ہو جائے گی پلیز سیہان.. تم ایک قاتل نہیں بن سکتے.."

آئیلین ایڑیوں کے بل کھڑی بمشکل اصفہان کے دراز قد اور مضبوط جسامت کو چھپانے کی کوشش کرنے لگی.. اُسے اپنے لیے پریشان ہوتا دیکھ اصفہان ایک بار پھر مبہم سا مسکرا دیا..

" بے فکر رہو ہنی! قاتل بننے والی شکل نہیں ہے اسکی.. "

متبسم ہوتا وہ آئیلین کی گردن پر جھکا اور مدھم آواز میں کہتا ابھی وہ اُس کے جسم سے پھوٹتی دلفریب مہک اپنی سانسوں میں اتارنے کی نیت رکھ ہی چکا تھا کہ اس سے پہلے ہی گن کا ٹریگر دبنے کی آواز آئی جس کے بعد سائلینسر لگی پیسٹل کی سن آواز وسیع کانفرنس ہال میں گونجتی خاموش میں ارتعاش برپا کر گئی..

آئیلین نے بے یقینی سے آنکھیں وا کئے سیہان کو دیکھا جو جبڑے بھینچے کھڑا آنکھوں کے سامنے پیش آتا منظر لا تعلقی سے دیکھ رہا تھا.. گولی بندق سے نکل چکی تھی اُس کے جسم میں پیوست ہونے کے لیے جس کا نام اُس گولی پر تحریر تھا ..

■ ■ ■

" تمہیں ابھی اور اسی وقت میری بہن سے نکاح کرنا ہو گا .. "

واجد نے آزاد کو گھورتے ہوئے کڑے لہجے میں کہا.. ان کی بات سن کر وہ دنگ رہ گیا دل کے نہاں خانوں میں دفن دعایوں بھی قبول ہو جایا کرتی ہے اُس نے سوچا نہ تھا ..

" کیا مطلب ؟؟؟ آپ کی بہن .. یعنی ڈاکٹر اینارہ .. ؟ "

آزاد نے بے یقینی کی حالت میں ان سے استفسار کیا ..

" حیران تو ایسے ہو رہے ہو جیسے جانتے نہیں ہو تم ایناره کو.. ہماری عزت داغدار کرتے ہوئے بھی اتنے ہی لاعلم اور حیران ہو گے تم.. ہیں ناں؟؟ "

واجد صاحب نے زہر اگلتے لہجے میں کہا، وہ جو اندر ہی اندر مسرت کے سب سے اونچے مقام پر بیٹھا تھا ان کی باتیں سن کر حقیقت کی دنیا میں واپس لوٹ آیا...

" برائے مہربانی آپ کھل کر بات کیجئے، میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں.. "

آزاد نے تحمل سے کہا البتہ اپنے متعلق ایسی سطعی گفتگو سن کر اُس کا دماغ خراب ضرور ہونے لگا تھا..

"کھل کر بات سننا چاہتے ہو تو سنو مسٹر آزاد.. تمہاری بیوی آئی تھی ثبوت دیکھا اور سنا کر گئی ہے.. وہ تمام ثبوت جن میں تم میری بہن سے محبت کے اظہار کر رہے تھے.."

واجد نے ضبط کے کڑے مراحل سے گزرتے ہوئے یہ حقیقت آزاد کو بتائی تھی جس کے ماتھے پر شکنوں کا جال نمایاں ہونے لگا یہ سب سن کر.. وہ کچھ کچھ سمجھ رہا تھا کہ یہاں کیا ہوا ہو گا..

"دیکھیں.. مجھے نہیں پتا جو خاتون یہاں آئیں تھیں وہ آپ سے کس نوعیت پر گھٹیا باتیں کر کے گئیں ہیں مگر میں آپ کو یہ واضح کر دوں کہ وہ میری بیوی نہیں سابقہ بیوی ہے.."

آزاد نے سنجیدگی سے جملہ مکمل کیا، متفکر نگاہیں ڈرائینگ روم کے ہلتے پردے کے پیچھے باہر اُس معصوم رحم دل لڑکی کو تلاش کر رہیں تھیں..

واجد صاحب کو آزاد کو سیاہ چمکتی ریاکاری سے پاک آنکھوں کو دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہا لیکن آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی بات کا وہ کیا کرتے.. ان کا ذہن مفلوج ہونے لگا.. بے اختیار سر تھام کر وہ صوفے پر بیٹھ گئے..

" مجھے نہیں پتا آپ کو کیا کیا بتایا گیا ہے مگر اس بات کی میں آپ کو یقین دہانی کروا سکتا ہوں کہ آپ کی بہن جتنی نیک، پارسا، رحم دل اور معصوم لڑکی دنیا میں کوئی اور نہیں ہو گی.. "

آزاد آگے بڑھ کے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اپنے مخصوص بھاری مگر نرم لہجے میں گویا ہوا.. ڈرائینگ روم کے باہر کھڑی ماہا نے اُس کی زبان سے اینارہ کے لیے ادا ہونے والے شیریں الفاظ سن کر حسد محسوس کرتے ہوئے دانت پیسے اور کچن کی سمت چل دیں..

" اگر وہ اتنی ہی پسند ہے تمہیں تو کر لو اس سے شادی اور لے جاؤ اُسے یہاں سے.. کیونکہ جو میرے کانوں نے کچھ دیر قبل سنا ہے وہ برداشت نہیں کر سکوں گا میں.. "

واجد نے سرخ چہرہ اُٹھاتے ہوئے آزاد کو پر امید نگاہوں سے دیکھا..

" آپ یقین نہیں کریں گے مگر میں اس وقت خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھ رہا ہوں.. میری خوش نصیبی ہے یہ کہ ڈاکٹر اینارہ میری بیوی بنیں گیں.. زندگی بھر میں آپ کا مشکور رہوں گا جس نے ایک بیش قیمتی تحفہ ڈاکٹر اینارہ کی صورت مجھ حقیر شخص کی جھولی میں ڈال دیا مگر.. "

واجد جو انہماک سے اُس کی باتیں سن رہے تھے فوراً چونک گئے..

" مگر کیا؟؟ "

آزاد کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے بے صبری سے سوال کیا جو گہری تشویش میں مبتلا مضطرب نظر آتا ہاتھوں کی اُنگلیاں چٹخا رہا تھا.. الیہ کی باتیں اُس کے ذہن پر نقش تھیں، ایک کنواری خوبصورت اور ہر طرح سے مکمل لڑکی کیونکر کسی اور کے چھوڑے ہوئے آدمی سے شادی کرتی..

"مگر مجھ جیسے نامکمل انسان سے شادی کروا کر اپنی بہن کے ساتھ زیادتی کریں گے آپ.."

آزاد نے نظریں جھکائے رنجیدہ لہجے میں کہا، خوبرو وجیہہ سیاہ گھنی داڑھی اور مونچھوں سے سجے چہرے پر اداسی رقم تھی.. واجد پہلے تو لفظ نامکمل سے اُس کا مطلب نہ سمجھ پائے مگر پھر اُس کی سابقہ بیوی والی بات پر استہزاء انداز میں مسکرادئے..

جب اُس نے تم سے چکر چلاتے ہوئے اس سب کے بارے میں نہیں "

".. سوچا تواب وہ شادی کرنے پر خاک سوچے گی

ایناره کی آواز والی وائس ریکارڈنگز یاد کرتے ہوئے وہ قرب سے آنکھیں میچ

.. گئے.. ایک عزت دار بھائی کے لیے وہ سب قیامت خیز تھا

نکاح ابھی ہو گا اس ہی وقت جس کے بعد تم اُسے رخصت کر کے لے "

" ... جانا.. تمہیں کوئی اعتراض ہے؟؟ جواب صرف ہاں یا نہیں

آزاد کو بغیر دیکھے انہوں نے حکمیہ انداز میں کہا اور اپنی جگہ سے کھڑے ہو

گئے.. آزاد ان کے سوال پر نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے شش و پنج میں مبتلا

تھا.. اُس کا دل چاہ رہا تھا زندگی میں پہلی بار محض پہلی اور آخری بار اپنی ذات

.. کے لیے خود غرض ہو جانے کا

".. نہیں.. مجھے کوئی اعتراض نہیں "

..دل پکا کر کے وہ سنجیدگی سے کہتا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

آپ نکاح خواں کا انتظام کر لیں میرا بیٹا باہر گاڑی میں اکیلا ہے میں اُسے "

"..لے کر آتا ہوں

واجد سے بنا نظریں ملائے اُس نے عجلت میں کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا..

زندگی میں پہلی بار محض خود کے خاطر فیصلہ کر تو لیا تھا مگر اب شرمندہ بھی

..بے حد ہو رہا تھا وہ

■ ■ ■

"..جاؤ جا کر اپنے کپڑے تبدیل کرو "

اینارہ بیڈ پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی جب ماہا اُس کے کمرے کا دروازہ بے دردی

..سے کھولتی اندر داخل ہوئیں

" کیوں ؟؟؟ "

..سرخ اشکبار آنکھیں ان کی جانب اٹھاتی وہ دلگیر لہجے میں بولی

" ... کیونکہ تمہاری شادی ہو رہی ہے تمہارے یار سے بد چلن لڑکی "

ماہا نے زہر اگلنا شروع کر دیا، ویسے بھی وہ اس وقت کوئلوں پر لوٹ رہیں

.. تھیں اپنے شوہر کا فیصلہ جان کر

"... نہیں ہے کوئی میرا یار ... پلیز ایسی باتیں کرنا بند کر دیں "

ایناره اپنا سر ہاتھوں میں تھامے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی .. اس اذیت پر

اُس کا دل بند ہو رہا تھا، آخر تھا کیا یہ سب .. کس وجہ سے اُس کے بھائی اُس

... سے اس قدر نالاں ہو گئے .. وہ جتنا سوچتی اتنا ہی ذہن ماؤف ہونے لگتا

معصومیت تو دیکھو بد چلن کی .. یہ ساری معصومیت کہاں گئی تھی جب "

"..اپنے بھائیوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپ رہی تھی تو

ماہانے آگے بڑھ کر ایناره کے بال مٹھی میں جکڑتے ہوئے اُس کا چہرہ اونچا کیا ..

" بھابھی اللہ کا واسطہ ہے آپ کو یہ جھوٹ کہنا بند کر دیں.. میں اپنے بھائیوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی.. کچھ نہیں کیا میں نے.. ہاتھ ہٹائیں اپنا مجھے تکلیف ہو رہی ہے.. "

ماہا کی جان لیوا گرفت سے اپنے بال کھینچ نکالنے کی کوشش کرتی وہ قربناک لہجے میں بولی مگر ماہا بے حسی کی انتہا پر تھیں، وہ بہری ہو گئیں تھی ایناره کی سسکیوں اور آہوں پر ..

" آوارہ ماں کی بد چلن بیٹی .. "

ماہا اُس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی حقارت آمیز انداز میں غرائی اور بس وہ ہی لمحہ تھا کہ ایناره کے وجود میں نہ جانے کیسے اتنی ہمت آئی کہ اُس نے ماہا کا ہاتھ

دبوچ کر اُسے خود سے دور کیا.. بھوری آنکھوں میں اب اشکوں کے ساتھ طیش بھری آگ بھی چمک رہی تھی ..

" مجھے جو بولنا ہے بولو میں کچھ نہیں کہوں گی لیکن میری ماں کو کچھ نہیں بولنا.. "

بیڈ پر سے کھڑی ہوتی ہوئی وہ ماہا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سپاٹ لہجے میں باور کروایا.. ماہا اینارہ کا یہ روپ دیکھ کر دنگ رہ گئیں، وہ لڑکی جوان کے سامنے زبان تک نہیں کھولتی تھی آج انکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے دھمکیاں دے رہی تھی انہیں ..

" کیا نہ بولوں کچھ، آوارہ عورت کو آوارہ ہی بولوں گی ناں.. تمہاری ماں ایک آوارہ عورت تھی جس نے میرے ماموں جان کو ورغلانے کے بعد ان سے شادی کی.. "

اپنی حیرت زدہ حالت پر قابو پاتے ہوئے وہ ایک بار پھر نفرت سے پھنکاریں جس کے نتیجے میں ایبنارہ کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور اگلے ہی پل ماہا کے گال پر سرخ نشان چھوڑ گیا ..

نہ جانے کب سے وہ ماہا کے زہریلے جملے خاموشی سے برداشت کرتی آرہی تھی مگر آج اُس کے صبر نے بالآخر جواب دے دیا .. ابھی بھی اگر ماہا اُس کے متعلق نفرت انگیز گفتگو کرتی رہتی تو وہ شاید آج بھی سب خاموشی سے سہہ جاتی .. اپنے کردار پر، اپنی زات پر وہ سالوں سے تہمتیں برداشت کر رہی تھی مگر اپنی مری ہوئی ماں کے کردار پر ایک حرف بھی نہیں سن سکتی تھی وہ .. اس قدر شدید ردعمل پر لحاظ بھر کو تو ایبنارہ خود بھی ششدر رہ گئی لیکن پھر دانت پیس کر ماہا کی جانب بڑھی ..

آئندہ میری ماں کے متعلق تم نے کچھ کہا تو زبان کھینچ نکالوں گی میں "

".. تمہاری.. نہیں تھی میری امی وہ جو تم بکواس کرتی ہو

ماہا کا چہرہ نفرت سے دیکھتے ہوئے وہ حلق کے بل چیخی اور اُس کو پیچھے کی جانب دھکیل کر اپنے کمرے سے چلے جانے کا اشارہ کرتی مڑ کر بیڈ پر اپنا فون تلاش کرنے لگی جو اسکول جانے سے پہلے وہ گھر ہی میں چھوڑ کے چلی گئی تھی .. لیکن اب کہیں غائب تھا

".. تیری اتنی ہمت بد کردار لڑکی کے تو نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا "

ماہا بھی مزید کتنی دیر حیران کھڑی رہتیں، ہوش میں آتے ہی ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہوئی اینارہ کے بال ایک بار پھر اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیئے لیکن اس .. بار پہلے سے زیادہ شدت سے

".. بال چھوڑیں میرے "

اینارہ نے تکلیف کی شدت سے بلک کر کہا، یہ تمام صورتحال دیکھ کر اُسے صرف اتنا اندازہ ہو سکا کہ کیوں اُسکا دل آریس کے جانے پر پریشان تھا.. یہ وجہ تھی اُس سب کی، اگر اُس کا بھائی ابھی یہاں ہوتا تو یہ سب نہیں ہو رہا ہوتا اُسکے ساتھ..

" .....ماہا "

واجد جو نکاح نامہ اینارہ کے کمرے میں لے کر آئے تھے ماہا کو اینارہ کے بال دبوچے اور اینارہ کو بے بسی سے روتے دیکھ کر پرطیش انداز میں ماہا کی جانب بڑھے اور ماہا کو بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اینارہ سے دور کیا جس کے فوراً بعد بیوی کو بے قابو ہوتے دیکھ اُلٹے ہاتھ کا زوردار طمانچہ انہوں نے اُسکے چہرے پر رسید کیا تھا..

" ....اللہ "

حیرت سے آنکھیں پھاڑے سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر ایناره نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے اختیار حلق سے نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹا..اُس نے بڑے لالہ کو پہلی بار بھابھی پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا تھا اور ماہا جیسی بھی تھی مگر ایناره نہیں چاہتی تھی کہ ان کے ساتھ کبھی بھی ایسا ہو..

" آپ نے... مُجھ پر... اپنی بیوی پر.. اس بدکردار لڑکی کی وجہ سے ہاتھ اُٹھایا.."

ماہا نے بے یقینی سے گال پر ہاتھ رکھے ہوئے واجد کو دیکھا..بے شک ایناره کا مارا ہوا طمانچہ اُنہیں زیادہ زور سے لگا تھا مگر واجد کے طمانچے نے ان کی روح تک جھلسا دی تھی..

" بکواس بند کرو اپنی اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے.. "

واجد حقارت بھری اونچی آواز میں بولے اور اپنی نظریں پھیر لیں جس پر ماہا روتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں، یہ اذیت تو کچھ بھی نہیں تھی اس اذیت کے مقابلے میں جو وہ اینارہ کو سالوں سے دیتی آرہیں تھیں لیکن اب حساب کتاب کا وقت نزدیک تھا.. دوسری طرف اینارہ کا ناتواں دل اپنے نرم مزاج بھائی کو اس قدر اشتعال میں دیکھ کر سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا..

" جا کر اپنا حلیہ درست کرو نکاح ہے تمہارا.. "
خوفزدہ کھڑی اینارہ کو بنا دیکھے انہوں نے حکم دیا اور نکاح نامہ بیڈ پر پھینک کر دروازے کی جانب بڑھے..

" بڑے لالہ اللہ کے واسطہ... خدا کے لئے مجھے کسی ناکردہ گناہ کی سزا نہ دیں... ایک دفعہ.. محض ایک دفعہ مجھے بتادیں کہ میرا قصور کیا ہے.. کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے مجھ سے تاکہ میں کوئی توصفائی پیش کر سکوں آپ کے

سامنے... بڑے لالہ یہ ظُلم نہ کریں.. مجھے خود سے الگ نہ کریں.. آپ کو
" ... آپکی اولاد کا واسطہ.. میں بے قصور ہوں
.. ایناره تڑپ کر اُن کے بازو سے لپٹتی سسکیوں سے رونے لگی

.. دس منٹ بعد کمرے میں آؤں تو ان پیپر زپر دستخط موجود ہوں تمہارے"
"

ایناره کا وجود دور جھڑک کر جانے سے پہلے سخت لہجے میں کہتے وہ دروازہ
.. پوری قوت سے بند کر کے کمرے سے باہر نکل گئے

دروازہ بند ہونے کی زوردار ارتعاش پر وہ سہم گئی،
اور بے آواز رونے کے درمیان زمین پر بیٹھتی چلی گئی.. نازک بدن خوف کی
.. زیادتی سے زلزلوں کے زیرِ اثر تھا

"یا اللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے کیوں مجھے ایک ان چاہے رشتے میں باندھ رہے ہیں بڑے لالہ.. کیوں میری بات نہیں سن رہے... آزاد صاحب کو تو میں جانتی بھی نہیں اور نہ وہ مجھے.. یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے جس میں میرا کوئی بھی اپنا میرے ساتھ نہیں.."

بیڈ کی پشت سے ٹیک لگاتی وہ خاموشی سے آنسو بہانے لگی..

"کاش میرا فون میرے پاس ہوتا تو کم از کم میں لالہ کو اطلاع کر دیتی... وہ میری بات ضرور سنتے.."

اینارہ نے درد سے پھٹتا سر ہاتھوں میں تھام لیا.. اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب وہ کیا کرے..

"میں بھی تمہارے ساتھ ہوں.. کبھی بھی میری ضرورت پڑے یاد رکھنا میں صرف ایک فون کال کی دوری پر ہوں گی.."

آئیلین کی خلوص بھری خوبصورت آواز اچانک اُس کی سماعتوں میں بازگشت کرنے لگی..

"...آئیلین...ہاں آئیلین میری مدد کر سکتی ہے"

ایناره یکلخت اٹھ کھڑی ہوئی آنسو پونچھ کر وہ موبائل اُٹھانے آگے بڑھی تو یاد آیا کہ موبائل ہے ہی نہیں..

"یااللہ...یہ کس امتحان میں ڈال دیا ہے آپ نے مجھے..آخر میرا قصور کیا تھا.."

اپنی قسمت پر اشکبار ہوتی وہ ایک بار پھر سسکنے لگی کہ یکدم اُس کی آنکھیں بیڈ پر پڑے نکاح نامے کے پیپرز پہ جا ٹھہریں..کانپتے ہاتھوں سے وہ پیپرز تھام کر واپس زمین پر بیٹھ گئی..

دولہا کے نام کے خانے میں لکھے نام کو آنسوؤں کے سبب دھندلاتی ہوئی آنکھوں سے بمشکل پڑھتے ہوئے نام کے حروف پر اُس نے لرزش کا شکار ہوتی شہادت کی انگلی پھیری..

"...آزاد سہگل "

پلکوں کی باڑ سے ٹوٹ کر بے مول ہوتا ایک آنسو آزاد کے نام پر گرتا سفید کاغذ داغدار کرتے ہوئے وہاں جذب ہو گیا..

زبردستی کا نکاح.. بنا محبت کے شادی.. آزاد صاحب نے انکار کیوں نہیں "...کیا آخر"

کسی کی زندگی میں مجبوری کے طور پر شامل ہونے والی تھی وہ اور بس یہ سوچ کر دل پھٹنے لگا اُسکا..

"میرے بارے میں جو کچھ بھی آج انہوں نے سنا وہ بھی میرے اپنے گھر والوں کی زبان سے اُس سب کے بعد کیا یہ ممکن ہے کہ وہ مجھ جیسے کردار کی لڑکی سے نکاح کرنے پر بخوشی رضامند ہو جاتے.. "

اینارہ نے اُسکے نام پر نظریں مرکوز رکھے ہوئے سوچا..

"یقیناً وہ اس صورتحال سے خود کو نکال نہ سکیں ہوں گے تبھی رضامندی ظاہر کر دی.. "

آزاد کی مکمل شبیہہ اور پختہ مضبوط کردار اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرا گیا، وہ شخص کی آنکھوں میں عزت اور احترام ہوتا تھا اُس کے لئے آج کے بعد شاید صرف اور صرف حقارت ہو.. اینارہ نے تکلیف سے سوچا..

" آدھی زندگی بھابھی کو کردار کی گواہیاں دیتے گزار دی باقی کی آدھی زندگی شوہر کو صفائیاں پیش کرتے ہوئے بسر ہو جائے گی تمہاری اینارہ خانزادہ، کوئی بات نہیں .. "

وہ یکدم تلخی سے مسکرائی درد کی شدت بھری ایک لہر تھی جو دل میں اٹھنے لگی، اینارہ کو ایسا لگا کہ وہ مر جائے گی ..

" اتنی آسانی سے کہاں مرو گی تم اینارہ.. ابھی تو اذیتوں کے بہت سے امتحان باقی ہیں .. "

رخسار بھیگوتے آنسوؤں کو بے دردی سے ہتھیلی کی پشت سے رگڑنے کے بعد اُس نے خاموشی سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا قلم اُٹھایا ..

" زبردستی ہی صحیح مگر اللہ کی رضا سے مجھے اس پاک رشتے میں باندھا جا رہا ہے جسے میں اپنی آخری سانس تک نبھانے کی کوشش کروں گی .. "

مطلوبہ جگہ پر دستخط کرتے ہوئے اُس نے خود سے عہد کیا ..

" بھلے سے سامنے والا تم سے نفرت کرے ؟؟ کیونکہ آج جو کچھ انہوں نے سنا اُس کے بعد محبت کا دور دور تک کوئی جواز نہیں .. "

ضمیر نے تاسف سے ملامت کی جس پر دستخط کرتے اُس کے ہاتھ یکلخت لرزے ..

" ہاں تب بھی، محبت کی چاہ مجھے اب ہے ہی نہیں آج محبت کرنے والے بھائی کو ہی آنکھیں پھیرتے دیکھا ہے میں نے .. "

واجد کا سلوک یاد کرتے ہوئے اُس نے دل گرفتگی سے سوچا اور نکاح نامہ بند کر کے بیڈ پر رکھ دیا.. واجد کے اس قدر سخت طرزِ عمل پر اُس کا ذہن استفہامیہ ہو رہا تھا کہ آخر ایسا کیا ہو گیا کہ وہ اس نہج پر پہنچ گئے ..

وہ ایک مشرقی معصوم لڑکی تھی، بڑوں کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کر دینے والی، اگر آج آزاد کی جگہ ماہا کا بتایا ہوا رشتہ بھی ہوتا اور اُس کا بھائی کہتا کہ تمہارا نکاح ہے اس سے تو وہ تب بھی بنا کسی بحث کے نکاح نامے پر دستخط کر دیتی.. اتنی فرمانبردار اور محبت کرنے والی بہن تھی اینارہ خانزادہ

■ ■ ■

" بھائی کال ہی نہیں اُٹھا رہے.. صبح مری سے نکلنے کے بعد بات ہوئی تھی ان سے اُسکے بعد سے ایک بار بھی کال نہیں کی انہوں نے.. "

ہاسپٹل کے بیڈ پر بیٹھی داریاء نے متفکر انداز میں کہا..

" بزی ہونگے یار.. چھوڑ دو بعد میں کال کر لینا یا ایسا کرو ایک میسج بھیج دو اپنی خیریت کا.. "

مائسہ نے عام سے لہجے میں کہا، وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی مگر داریاء کی فکر تب بھی ہنوز قائم رہی ..

" ایسا کبھی نہیں ہوا، بھائی جتنا بھی بزی ہوں میری کال کبھی نظرانداز نہیں کرتے .. مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے ماہی .. "
داریاء نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے نظریں جھکائے دھیمی آواز میں کہا .. وہ بظاہر بھی پریشان نظر آرہی تھی ..

" میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتی ہوں .. "
داریاء کی زردی مائل رنگت دیکھ کر وہ گھبراہٹ کا شکار ہوتی دروازے کی سمت بھاگی ..
نہیں ماہی .. ضرورت نہیں .. بس بھائی سے بات ہو جائے میری تو میں " ٹھیک ہو جاؤں گی .. "

..داریاء نے اُسے باہر جانے سے روکا جس پر مائسہ اُس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"..ویسے مجھے فائزہ سے اس قدر گھٹیا حرکت کی امید نہیں تھی "

..مائسہ نے وہ وقت یاد کرتے ہوئے جھرجھری لی

"..میرا تو موڈ بھی نہیں ہو رہا اب اس ٹرپ کو مکمل کرنے کا "

..اُس نے اکتا کر مزید کہا

دل تو واقعی میرا ابھی نہیں چاہ رہا مگر مجھے جھیل سیف الملوک جانا ہے تا کہ "

" ..میں تمہارے لئے دعا کر سکوں

داریاء نے وقتی طور پر بھائی کے متعلق سوچنے سے پرہیز کرتے ہوئے مسکرا کر کہا لیکن جوں ہی سیہان اور آریس کی اُس دن والی باتیں ذہن میں آئیں وہ ..ایک بار پھر اداس ہو گئی

" آرے یار.. وہ تمام باتیں افسانوی ہیں جنکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں..
"

مائسہ نے کندھے اچکا کر سرسری انداز میں کہا..

" یہ تم کہہ رہی ہو؟؟؟ "

داریاء اُس کی بات سن کر ششدر رہ گئی..

" ہاں یار میں ہی کہہ رہی ہوں.. اُس دن جو کچھ تم نے کہا تھا وہ سب ٹھیک ہی تو تھا.. میں کتنی بے وقوفی کر رہی تھی ایک انسان جسے میں نے ایک نظر دیکھا، اُسکی محبت میں مبتلا ہوگئی میں.. اس بات کی کوئی تک نہیں بنتی.. ہو سکتا ہے وہ پہلے سے کسی کے ساتھ انوولو ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شادی شدہ ہو.. "

مائسہ بظاہر عام سے لہجے میں گویا ہوئی لیکن اندر ہی اندر جتنا دل اُس کا دکھا تھا یہ وہ خود ہی جانتی تھی.. کچھ بھی تھا لیکن سیہان لاحاصل ہی صحیح مگر اُس کی لاابالی عمر کی پہلی محبت ضرور بن گیا تھا.. اُس دن داریاء کی ہوئی باتیں، شاپنگ مال میں سیہان اور آریس سے ملاقات کے بعد اُس کی بگڑتی حالت وہ کچھ کچھ سمجھ گئی تھی کہ مسئلہ کیا ہوگا..

"..ماہی... تم... تمہیں کیسے پتا "

..داریاء نے بے یقینی سے اُسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا

" مجھے کیا کیسے پتا؟؟ "

مائسہ نے داریاء کے منہ سے سچ سننا چاہا، جواب تک محض خدشات تھے انہیں حقیقت میں جاننے کی خواہ تھی وہ..

" ...یہی کہ سیہان کسی اور کو چاہتا ہے "

وہ بات جو داریاء کو کئی دنوں سے پریشان کر رہی تھی آخر کار اُس نے کہہ ہی دی جبکہ مائسہ اپنا اندیشہ صحیح ثابت ہوتے دیکھ بمشکل اگلی سانس لے سکی.. یہ تکلیف دہ تو تھا مگر اچھا ہی ہوا کہ ابھی ہی اس حقیقت سے آشنا ہو گئی تھی وہ..

"داریاء تم میری دوست ہو، بچپن سے ساتھ ہیں ہم اور تو اور تمہاری ماما اور میری مام بھی بسٹ فرینڈز ہوا کرتی تھیں اس حساب سے ہماری فرینڈ شب تو بہت پکی ہوئی.. میں تمہارے دیکھنے کے انداز سے بھی سمجھ جاتی ہوں کہ تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو.."

حلق میں اٹکتا آنسوؤں کا گولا آنکھیں میچ کر خشک حلق سے اتارتی وہ دھیمی آواز میں مسکرا کر بولی..

دروازے کے باہر کھڑے آریس نے ان دونوں کی باتیں تاسف سے سنی، وہ کیا کیا سوچ چکا تھا سیہان اور داریاء کے متعلق اور کس قدر پریشان بھی رہا تھا

اس سب کی وجہ سے اور آج سچ سن کر جہاں خود پر افسوس ہوا تھا وہی مطمئن بھی ہو گیا مگر مائسہ کے لیے بے اختیار برا بھی محسوس کیا تھا اُس نے ..

" خیر کوئی بات نہیں ابھی وہ بچی ہے اور اس عمر میں لڑکیوں کو اچھے چہرے پسند آ جایا کرتے ہیں .. "

کیونکہ وہ سیہان کی آئیلین سے محبت کے بارے میں بخوبی جانتا تھا تبھی مائسہ کے جذبات کو وقتی گردان کر سر جھٹکتا وہاں سے نکل گیا .. اُس کی نظر میں مائسہ کے جذبات ناپائدار تھے جبکہ سیہان کو آئیلین سے الگ کرنا ناممکن ..

" چلیں فائزہ صاحبہ اب آپ کے گھر جانے کا وقت آ گیا ہے .. "

اپنی طرف سے داریاء کی طبعیت کے بارے میں مکمل تسلی کر لینے کے بعد وہ ہسپتال سے باہر نکل آیا جہاں سرد سکون بخش ہواؤں نے اُس کا استقبال کیا تھا ..

" السلامُ علیکم بلی.. یار آج میں کوئی میسج اس لیے نہیں کر سکا کہ یہاں سگنلز نہیں تھے، ابھی ایک کام سے ٹاؤن آیا ہوں تو سگنل کیچ کئے ہیں موبائل نے.. میں نے سوچا آپ کو وائس میسج بھیج دوں ایک عدد.. کیسی ہو تم اور گھر میں سب کیسے ہیں ؟؟ جلدی سے ریپلائے کرو تمہاری آواز سننے کا دل چاہ رہا ہے.. "

مسکرا کر ایبنارہ کو واٹس اپ پر وائس نوٹ بھیجنے کے بعد جوں ہی وہ آگے بڑھا تو لان کے کنارے پر اُسے وہ ہی دو گارڈز کھڑے نظر آئے.. وہ سر جھکاتا جینس کی جیبوں میں ہاتھ اڑساتے ہوئے انکی جانب بڑھ گیا..

" اپنے باس کو میڈم کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتا دیا تم لوگوں نے ؟؟

"

ان کے پاس پہنچ کر دھیمی آواز میں آریس نے سوال کیا اور استفہامیہ نگاہوں سے انہیں دیکھنے لگا جو سوچ رہے تھے کہ اب اسے کچھ بتائیں یا نہیں ..

" .. کیونکہ آپ ساتھ تھے میڈم کے تبھی سر کو ابھی کچھ نہیں بتایا ہے "
ان میں سے ایک نے رازداری سے کہا جس پر آریس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائیں ..

" کیا مطلب ؟؟ "

آریس ایک قدم آگے بڑھتا اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا ..

" .. سر نے کہا تھا میڈم اگر آپ کے ساتھ ہیں تو محفوظ ہیں "

اُس کی بات سن کر آریس کی آئبروز حیرت سے اٹھ گئیں.. یعنی ہٹلر بھائی .. سب پتا لگا چکے ہیں میرے متعلق.. آریس نے سر جھٹک کر سوچا

" ٹھیک ہے یہ سب بھی نہیں بتانا اپنے سر کو، میڈم خود آگاہ کر دیں گی انہیں.. آگے سے اگر وہ تمہیں سنائیں تو کہہ دینا کہ خانزادہ کے حکم پر کیا ہے تم نے یہ سب.. ابھی کچھ دیر کے لیے میں یہاں سے جا رہا ہوں تب تک .. یہاں کی حفاظت تم دونوں کی ذمہ داری ہے "

اپنی بات سنجیدگی سے کہتا ان دونوں کا کندھا تھپکنے کے بعد وہ جیپ کی سمت چل دیا.. اُسے اس بات کا اندازہ ٹرپ پر آنے کے اگلے دن ہی ہو چلا تھا کہ اصفہان کے گارڈز اُس کو شک کی نظر سے نہیں دیکھ رہے لیکن اُس سب کے پیچھے چھپی وجہ جان کر وہ مضطرب ہو گیا.. جو بھی تھا مگر اتنی جلدی اصفہان کا .. اُسکی پہچان حاصل کر لینا اُسے ایک آنکھ نہ بھایا

■ ■ ■

اصفہان اُس کے کانپتے ہاتھوں سے بھانپ گیا تھا کہ سیہان غلط نشانہ لگائے گا، وہ اُسکے کندھے کا نشانہ لے رہا تھا جہاں آئیلین بار بار اپنے بازو حمائل کرتی اصفہان کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتی رہی.. اُس کے اندازے کے عین مطابق یہ ہی ہوا سیہان نے غلط جگہ کا نشانہ لیتے ہوئے گولی چلائی جس کی زد میں آئیلین کو آنا تھا مگر اپنے تیز ذہن کی بدولت محض ایک سیکنڈ قبل اصفہان نے آئیلین کا بازو تھام کر اُسے اپنے پیچھے کیا جس کے نتیجے میں .. سیہان کی گن سے نکلی گولی اصفہان کے کندھے میں پیوست ہو گئی تھی

"... یہ .... یہ تم نے.. کی... کیا سیہان "
آئیلین نے حیرت کی شدت سے پھٹی آنکھیں لئے سیہان کو دیکھا جو .. اصفہان کے سرخ پڑتے چہرے کو آسودگی سے دیکھ رہا تھا

" Are you for real seyhan??? What the hell have you done! "

گہرے سرخ رنگ کا گرم سیال اصفہان کا کوٹ کندھے سے رنگنے لگا، آئیلین نے اُسکی کمر میں بازو ڈال کر اُسے سہارا دیتے ہوئے قریبی کرسی گھسیٹ کر اُس پر بیٹھایا..اُسے سیہان پر یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس قدر بیوقوفانہ حرکت کیسے کر سکتا ہے..

" تم ٹھیک ہو؟؟ "

پسینے کے باعث اصفہان کی چمکتی سفید پیشانی کو فکرمندی سے دیکھتے ہوئے آئیلین نے استفسار کیا..

" ہاں..."

اصفہان بغور آئیلین کے پریشان چہرے کا گہرے نظروں سے جائزہ لینے لگا، اُسے اپنے لئے پریشان دیکھ کر اصفہان کو ان چاہی مسرت نے آن گھیرا.. آئیلین جو اُسکی حالت مطلوب کرنا چاہتی تھی اصفہان کی سرمئی آنکھوں کے بدلتے رنگ کو دیکھ کر جھنجھلا گئی اس حال میں بھی موصوف کو نہ جانے کیا سوجھ رہا ہے.. اُس نے تندی سے سوچا

"..انسان نہیں ہے شاید یہ "

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہ اُس سے دور ہوئی جس پر اصفہان کے دبیز ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا.. وہ سیدھا ہوتے ہوئے کوٹ اتارنے لگا یہ اتنی معمولی سی گولی کا درد سہنا اُس کے لئے نا دشوار عمل تھا..

" Let me help you.."

اُس کے کوٹ پر لگے گہرے سرخ نشان کو مضطرب نگاہوں سے دیکھتی آئیلین نے جھک کے اُس کے کوٹ کے بٹن کھولتے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے.. وہ کسی بھی چیز کی امید رکھ سکتا تھا مگر آئیلین صارف چوہان کی جانب سے آئی ہوئی مدد کی نہیں.. وہ بھونچکا ہوا آئیلین کی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھنے لگا البتہ ہاتھ اب بھی کوٹ کے بٹنز پر ہی رکھے تھے جن پر آئیلین کے ہاتھوں کا نرم لمس محسوس کر کے دل کے تہی خانوں میں مسرت آمیز جذبات ابھرنے لگے..

" تمہیں اب بھی اس کی ہی فکر ہے جس نے تمہاری زندگی تباہ کر دی؟؟؟ " خاموش کھڑے سیہان نے وحشت زدہ نگاہوں سے یہ منظر دیکھتے ہوئے سوال کیا.. اُس کے سوال پر آئیلین جھٹکے سے اُسکی سمت پلٹی..

" تم ذرا آنا میرے ساتھ... "

سیہان کے بازو پر اپنے ناخن گاڑھتی وہ اُسے کھینچ کر اپنے ساتھ کانفرنس ہال کے کونے میں لے آئی ..

" تمہارا دماغ ٹھیک ہے سیہان ؟؟ ہوش میں ہو تم ؟؟ اُس کے جسم میں جس کی گن سے نکلی ہوئی گولی ہے جانتے ہو نہ کہ وہ گن تمہارے نام سے رجسٹرڈ ہے .. "

آئیلین دانت پیس کر اُسے دیکھتی ہوئی سرگوشیانہ لہجے میں باور کرانے لگی .. بنفشی آنکھوں میں خوف واضح دیکھا جا سکتا تھا ..

" مجھے کسی کا کوئی ڈر نہیں .. میں اس کمینے کے دل میں چھے کی چھے گولیاں اتار سکتا ہوں اس ہی وقت .. "

سیہان نے کراہتگی سے کہا، شہد رنگ آنکھوں میں اس وقت غیر انسانی جذبات رقص کر رہے تھے.. وہ سیہان جیسے نرم مزاج انسان کا یہ شدت پسند روپ دیکھ کر حیران رہ گئی..

" اور اُس کے بعد.. جانتے ہو کیا ہو گا؟؟ تمہیں جیل میں ڈال دیا جائے گا، تمہارا کیریر، تمہاری زندگی.. ہمارا ساتھ.. سب ختم ہو جائے گا سیہان.. تم کچھ سمجھ کیوں نہیں رہے.. "

آئیلین نے بے بسی سے کہا، اس طرح جلد بازی میں غلطیاں کر کے وہ اصفہان کے سامنے گھٹنے ٹیکنا نہیں چاہتی تھی..

" ہمارا ساتھ اب ہے ہی کب؟؟ "

سیہان نے پژمردگی سے مسکراتے ہوئے آئیلین سے سوال کیا، لاحاصل محبت کا اذیت ناک غم اُس کی آنکھوں میں نمی بن کر اتر رہا تھا..

جو تھا وہ سب ہے سیہان.. سہگل صرف چند دنوں کا مہمان ہے اسے "
"..ذلیل کر کے ہم دونوں نے ہی یہاں سے نکالنا ہے
آئیلین نے اُس کے ہاتھ تھام کر سیہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے
..پر امید لہجے میں کہا

ان سے کافی دور بیٹھا اصفہان ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے یہ سب خاصی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا گویا بالکل فٹ حالت میں اپنے ٹی وی لاونج میں بیٹھا اپنا فیورٹ ٹی وی شو دیکھ رہا ہو، درد کا شبہ بھی دور دور تک چہرے پر عیاں نہ
.. تھا

" Trust me.."
اُس کے سرد پڑتے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے آئیلین بمشکل
.. مسکرائی

"..اوکے "

آخر کار وہ مان گیا اور پیچھے سے شرٹ اُٹھاتے ہوئے گن واپس جینس کے پیچھے اڑسا لی.. آئیلین نے یہ دیکھ کر سکون کا سانس لیا ..

"..تمہاری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے اصفہان سہگل "

اصفہان کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتا وہ دبی پُر طیش آواز میں غرایا جس پر اصفہان نے اپنی مخصوص طنز سے بھرپور مسکراہٹ اُس کی جانب اچھالتے ہوئے فضا میں الوداع کرنے کے انداز میں ہاتھ ہلایا ..

"...کمینے انسان "

اصفہان کی شاطرانہ اور تضحیک آمیز مسکان دیکھ کر وہ ایک بار پھر بے قابو ہوتا اُسکی جانب بڑھا ..

"..سیہان... سیہان... پلیز یار.. فور گاڈز سیک "

اب کی بار وہ اکتا گئی، اتنا سمجھانے کے باوجود بھی پھر وہ ہی جلد بازی، آئیلین کا دماغ خراب ہونے لگا سیہان کا برتاؤ سمجھنے کی کوشش کرتے کرتے..

"..اوکے جارہا ہوں "

آئیلین کی طرف دیکھ کر وہ سپاٹ انداز میں گویا ہوا اور کانفرنس ہال کے داخلی دروازے کی سمت پیش رفت کر گیا..

"..تمہارا دماغ جگہ پر ہے ؟؟ بیک ڈور سے جاؤ "

آئیلین اُس سے پہلے داخلی دروازے کی جانب بڑھتی دروازہ لاک کر گئی..

سیہان اس حد تک احتیاط پر کندھے اچکاتا خارجی دروازے کی طرف چل دیا، آئیلین اُس کے پیچھے چل رہی تھی..

" ..ایک منٹ ؟؟ تم کیوں نہیں چل رہی میرے ساتھ "

دروازے پر پہنچ کر اچانک رکتا وہ آئیلین کی جانب پلٹا..

" اس مصیبت کا کیا ہو گا پھر؟؟ "

آئیلین نے گردن ترچھی کر کے اصفہان کو دیکھا جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اب بھی خاصی فرصت سے ان دونوں ہی کو ملاحظہ کر رہا تھا..

اگر اُسے یہ پتا چل جاتا کہ سامنے کھڑے دونوں اشخاص اُسکی مدد کرنے کے بارے میں سر گرداں ہیں تو اُس کا جاندار قہقہہ ضرور یہاں گونجتا.. وہ اصفہان سہگل تھا نہ کسی سے مدد لینا جانتا تھا اور نہ کبھی اس چیز کی امید رکھتا تھا کسی سے بھی..

" مرنے کے لیے چھوڑ دو، اچھا ہے جان چھوٹے گی.. "

سیہان نے ایک آسان حل بتایا جسے سن کر آئیلین کا دل نہیں مانا، وہ ایسے کیسے کسی کو مرنے کے لیے چھوڑ سکتی تھی..

اُس کے جسم میں تمہاری گن کی گولی ہے پاگل انسان جب تک وہ گولی "
" .. حاصل نہیں کر لیتی اس کے ساتھ رہنا ہو گا مجھے
.. البتہ آئیلین نے اپنی فکر سیہان کے سامنے ظاہر نہ کی

" .. اوکے تو چلو میں بھی تمہاری مدد کرتا ہوں "
سیہان نے کچھ سوچ کر عام سے لہجے میں کہا اور واپس اندر بڑھا لیکن آئیلین
.. اُس کی راہ میں بازو حائل کرتی اُسکا راستہ مسدود کر چکی تھی
ہاں تا کہ پوری دنیا کو پتا چل جائے کہ یہاں کیا چل رہا ہے .. پلیز سیہان "
" .. جاؤ ابھی میں گھر پہنچ کر تم سے ملتی ہوں
آئیلین نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور اُس کو دھکا دے کر زبردستی
.. باہر کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا

سیہان نے مڑ کر بند دروازہ دیکھا، آئیلین کی باتوں سے کچھ عرصے تک دل کو بھلایا جاسکتا تھا.. اذیت سے مسکراتے ہوئے اُس نے سوچا اور سر جُھکاتا آگے بڑھ گیا..

■ ■ ■

" آزاد سہگل ولد جہانزیب سہگل آپ کا نکاح اینارہ خانزادہ ولد معظم خانزادہ سے کیا جاتا ہے کیا آپ نے قبول کیا؟؟ "

وہ سر جھکائے بیٹھا ٹیبل پر پڑے نکاح نامے کو دیکھ رہا تھا جس پر اینارہ دستخط کر چکی تھی، پہلی بار جب ان کاغذات پر دستخط کیا تھا تو کسی اور کی مرضی اور رضا شامل تھی اُس فیصلہ میں مگر اس بار.. اس بار وہ دل وجان سے راضی تھا، ہاں شرمندہ ضرور تھا مگر اگر یہ کہہ جاتا کہ آزاد سہگل خوش نہیں تو یہ بالکل غلط ہوتا.. اُس کا دل جو شادمانی اس وقت محسوس کر رہا تھا شاید ہی کبھی کی ہو

"..جی میں نے قبول کیا "

کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد جب اداس فضا میں اُس کی بھاری پر مسرت آواز گونجی تو ہونٹوں پر ہاتھ رکھے متفکر کھڑے واجد نے سکون کی سانس لی.. اس صورتحال میں جب ایناره کے کردار پر کیچڑ اچھالی گئی ہو جس سے تمام محلے والے بھی واقف تھے، اس میں آزاد کا نکاح کے لئے مان جانا .. باعثِ تشکر تھا ان کے لیے

آزاد کے ساتھ صوفے پر بیٹھے علی نے خوشی سے چمکتے چہرہ لیے باپ کو دیکھا.. جب اُس نے گاڑی میں علی کو جا کر بتایا تھا کہ تم چاہتے تھا ناں ڈاکٹر ایناره تمہاری مام ہوں تو خوش ہو جاو کیونکہ وہ آج سے تمہاری ماں بن جائیں گیں.. اور بس پھر کیا تھا علی کے پر مسرت قہقہے اور بے شمار سوالات قابلِ دید تھے.. آزاد اُس کے چہرے پر ٹھہری آسودگی اور رعنائی دیکھ کر پر سکون

ہو گیا کہ میں نے بہترین فیصلہ کیا ہے خود کے اور بیٹے کے لئے.. لیکن کیا یہ اینارہ کے لیے بھی بہترین فیصلہ تھا یہ سوچ کر وہ متعجب ہو جاتا..

تین مرتبہ قول واقرار کے تقاضوں سے گزرنے کے بعد اُس نے اینارہ کے دستخط کے برابر میں خالی جگہ پر اپنا دستخط کر دیا.. اُس نے اس نکاح کو دل و جان سے قبول کیا تھا کسی کی زبردستی یا دباؤ میں نہیں، اینارہ کو پسند کرنے لگا تھا وہ، یا شاید محبت بھی اور ایک پاکیزہ محبت کا خوبصورت ترین انجام نکاح کے علاوہ کوئی اور نہیں..

" امید کرتا ہوں تم جس محبت کے دعویدار ہو وہ نبھانے سے دریغ نہیں کرو گے.."

گواہوں کے دستخط اور تمام ضروری اقدامات کے بعد جب کمرے میں واجد اور آزاد اکیلے رہ گئے تو انھوں نے آزاد کا وجیہہ شاداب چہرہ دیکھ کر کہا جس

کی سیاہ آنکھوں میں آج پانچ سال بعد ایک بار پھر رونقوں کے دیپ روشن تھے..

"سویرا بیٹا علی کو پھپھو کے کمرے میں لے جاؤ اور پھپھو کو بولو نیچے آجائیں.."

واجد صاحب کو اور بھی ضروری باتیں آزاد سے کرنی تھی سو انہوں نے بیٹی سے کہا جو ماں کی غیر موجودگی میں اپنی عمر سے زیادہ بڑے پن کا مظاہرہ کر رہی تھی..

"جی بابا.. آجاؤ علی پھپھو کے روم میں چلتے ہیں.."

سویرا نے علی کا ہاتھ تھاما جس کے بعد وہ دونوں خوش ہوتے ہوئے کمرے سے نکل گئے..

"واجد صاحب میں..."

آزاد نے الیہ کی بتائی ہوئی باتوں کو رد کرنا چاہا وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اینارہ کو پسند کرتا تھا اور اُسکا بیٹا اُسے اپنی ماں بنانا چاہتا تھا مگر اس میں اینارہ کا کوئی قصور نہیں وہ پاکباز تھی اور اب بھی ہے لیکن واجد نے اُس کی بات بیچ ہی میں کاٹ دی..

" مجھے معلوم ہے کہ تم یہ ہی کہو گے کہ تمہاری سابقہ بیوی جو کچھ کہہ کر گئی وہ سب جھوٹ تھا تو تمہیں میں یہ بتادوں کہ اگر انہوں نے کچھ کہا ہوتا تو مجھے بھی یقین نہیں آتا انکی بات پر لیکن وہ مجھے وائس ریکارڈنگز سنا کر گئیں تھیں جس میں تمہاری اور.... میری بہن کی آوازیں تھیں اور... وہ باتیں جب یاد کرتا ہوں میں تو میرا دماغ پھٹنے لگتا ہے لہٰذا بہتر ہو گا کہ تم اس بات کو دوبارہ نہیں نکالو.. "

واجد کے چہرے سے ان کی اندرونی کشیدگی کا بخوبی جائزہ کیا جا سکتا تھا..

" میں کچھ نہیں کہوں گا سوائے اس کے کہ آپکی بہن بے قصور ہے اور یہ جلد ثابت بھی کر دوں گا میں.. "

آزاد نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں تسلی دی، مضبوط لہجہ اُسکے پختہ ارادوں کی گواہی دے رہا تھا..

" یعنی تم قصوروار تھے ؟؟ "

واجد نے استفہامیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا..

" اگر کسی کو پسند کرنا جرم ہے، کسی کو اپنی بیوی بنانے کے خواب دیکھنا گناہ.. تو ہاں میں قصوروار تھا.. "

آزاد نے صاف بات کی، لہجہ حقیقت بتا رہا تھا جبکہ آنکھوں میں اُس حقیقت کی سچائی رقم نظر آئی..

آپ کی بہن اتنی اچھی، اتنی نیک، نرم مزاج اور منفرد لڑکی ہیں کوئی بھی " شخص ان سے محبت میں مبتلا ہو سکتا ہے.. میں جانتا ہوں واجد صاحب کے کچھ زیادہ ہی بول رہا ہوں مگر یہی حقیقت ہے.. محبت کرتا ہوں ڈاکٹر اینارہ سے شاید اُس ہی دن سے جب انہیں پہلی بار دیکھا تھا لیکن وہ اس محبت کے م " ..سے بھی واقف نہیں

آزاد کے لفظوں میں وہ اینارہ کے لیے عزت اور احترام محسوس کر رہے تھے اگر عام صورتحال ہوتی تو یقیناً وہ ایک بچے کے باپ سے اپنی نازو پلی بہن کی شادی کبھی نہ کرتے مگر اس وقت آزاد کی باتیں سننے کے بعد انہیں اپنا فیصلہ بالکل درست لگا، تمام باتیں فراموش کرنے کی اپنی سی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے اُس کے کشادہ کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے گلے سے لگا لیا جس پر آزاد نے آنکھیں بند کرتے آسودگی بھری سانس ہوا کے سپرد کی..

تھوڑا ہی صحیح لیکن کچھ حد تک تو مطمئن کر دیا تھا اُس نے واجد کو جس پر وہ خود بھی اطمینان محسوس کر رہا تھا ..

■ ■ ■

"فائزہ بیگ .."

جس ریزورٹ میں تمام سٹوڈنٹس ٹھہرے لابی میں آریس کا انتظار کر رہے تھے وہاں پہنچتے ہی آریس نے سرد گھوری سے ان سب کو نوازنے کے بعد فائزہ کا نام پکارا ..

"ج..جی.. مسٹر خانزادہ "

فائزہ ڈرتے ڈرتے کھڑی ہوئی، وہ آریس کی نظریں اب تک نہ بھول پائی تھی جب اُس نے جھیل میں چھلانگ لگانے سے پہلے اُسے دیکھا تھا.. ان سحر انگیز

آنکھوں میں اُس نے اپنے لئے نفرت اور حقارت ہم وقت ایک ساتھ دیکھی تھی اُس وقت ..

" اپنا سامان سمیٹیں آپ آج ہی کراچی واپس جائیں گی .. "
سپاٹ انداز میں کہتا وہ مٹھیاں بھینچے خود کو کچھ سخت کہنے سے باز رکھے ہوئے تھا.. اُس کا فیصلہ سن کر سٹوڈنٹس نے آپس میں چہ مگوئیاں کرنی شروع کر دیں ..

" لیکن.. سر.. وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا .. "
فائزہ نے خوفزدہ نظروں سے آریس کے سرخ چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے کانپتے لہجے میں صفائی پیش کی ..
" مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی، آپ ابھی ہی جائیں گی یہاں سے اگر کسی کو میرے فیصلے سے اعتراض ہے تو وہ ہاتھ اُٹھائے .. "

آریس نے فائزہ پر سے نظریں ہٹائیں اور مڑ کر تمام سٹوڈنٹس سے مخاطب ہوا جو واپس خاموش ہو گئے، کہیں نہ کہیں تو غلطی ان سب کی بھی تھی جو سارا تماشا وہاں کھڑے ملاحظہ کرتے رہے، ان میں سے ایک بھی داریاء کی مدد کرنے پانی میں نہیں کودا تھا..

"مجھے ہے..."

خاموشی کو بلال کی آواز نے توڑا، آریس نے استفہامیہ نگاہیں اُس کے چہرے پر ٹکا دیں، جبکہ فائزہ حیرت میں مبتلا بلال کو دیکھ رہی تھی، اُس کا ایکس بوائے فرینڈ وہ شخص تھا جس سے مدد کی امید کبھی نہ کر سکتی تھی وہ..

" وہ جب کہہ رہی ہے کہ جان بوجھ کر نہیں کیا داریاء کے ساتھ ایسا اُس نے تو پھر معافی مل جانا اُس کا حق ہے.."

بلال آریس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا..

" آپ کو فائزہ بیگ کے یہاں سے جانے پر اعتراض ہے ؟؟ "

..آریس نے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا

" ..بتا چکا ہوں، ہاں ہے مجھے اعتراض "

..بلال نے نخوت سے کہا

" Have a .. تو آپ بھی مس فائزہ کے ساتھ کراچی جا سکتے ہیں good day "

..اپنی بات کہہ کر وہ وہاں رکا نہیں اور لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا

بلال دور جاتے آریس کو اشتعال انگیز نظروں سے دیکھنے لگا اُس نے سوچا تھا کہ اس بہانے وہ آریس سب کے سامنے زلیل کر کے اپنا بدلہ لے لے گا مگر اس وقت اپنی پوزیشن سب کے سامنے خراب ہو جانے پر پیر پٹختا لابی سے ..نکل گیا

■ ■ ■

All night we know what we need
Moonlight until the sun bleeds
Save your words for later, keep it slow
Love without thinking, let just let it flow

Closer by Jhn Mcfly

"تمہارا دوست خاصا جلد باز واقع ہوا ہے.. "

آئیلین کو خارجی دروازہ بند کرنے کے بعد کوٹ اتارتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتا اصفہان، متبسم مگر گھمبیر لہجے میں گویا ہوا.. اُس کی پتلی کمر پر جھلوتے سیاہ بال اصفہان کا ایمان ڈگمگا رہے تھے..

"..اپنی رائے اپنے پاس رکھو "

اتنا خون ضائع ہو جانے کے باوجود بھی خود سے کچھ دور آرام دہ انداز میں بیٹھے شخص کو فل فورم میں دیکھ کر آئیلین نے بنفشی آنکھیں بے زاری سے گھماتے ہوئے کہا ..

" میری رائے آپ کے لئے کافی اہمیت کی حامل ہو گی آگے جا کر مسز اصفہان.. "

آئیلین کے حسین چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے اُس نے استہزاء انداز میں کہا، اُس کی زبان سے نکلے جانے والے لفظ جن سے اُس نے آئیلین کو مخاطب کیا تھا شرٹ کی آستین فولڈ کرتی آئیلین کے ہاتھوں میں کپکپی طاری کر گئے ..

" you got to be kidding me Sehgal.. "

بظاہر لہجے میں طنز در کر وہ کانفرنس ٹیبل کے گرد رکھی کرسی اُس کے عین مقابل گھسیٹ کر اُس پر بیٹھ گئی مگر اُس کا یوں نظریں چرانا اُسے اصفہان کی نظروں میں مشکوک بنا چکا تھا ..

" یہ ہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو تو مانوں میں .. "

بغیر اپنے زخم کی پرواہ کئے وہ آئیلین کی جانب جھکا.. آئیلین کے وجود سے اُٹھتی Gucci Flora کی مسرور کن مہک اُسے مسکرانے پر مجبور کر گئی ..

" لگتا ہے سیہان کی گولی نے تمہاری ذہنی قابلیتوں پر اثر کیا ہے، ضرورت سے زیادہ بکواس کر رہے ہو.. اتنی دیر سے بیٹھے تھے یہاں اتنا نہیں ہوا تم سے کہ کم از کم کوٹ ہی اُتار لیتے .. "

ہاتھ آگے بڑھا کر اُس نے اصفہان کے کوٹ کے بٹن نیچے سے کھولنا شروع کر دئے ...

" .. تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ کب میری ساحرہ بیوی اپنا سحر مجھ پر پھونکے گی "

آئیلین احتیاط سے ہلکے ہاتھوں سے اُس کے بٹن کھول رہی تھی جبکہ اصفہان بنا پلکیں جھپکائے اُسے دیکھتا رہا جیسے واقعی کسی طلسم کے قبضے میں ہو.. اُس کے کتابی چہرے کا احاطہ کئے ہوئے بال جو آئیلین کو مستقل تنگ کر رہے تھے .. اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر انہیں آہستگی سے اُسکے کان کے پیچھے آڑسا دیا

" .. سہگل تم حد سے زیادہ بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو "

اُس کے لفظوں پر معمولی سا غور کرتے ہوئے وہ اپنے کام میں مشغول رہی .. اور کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہو گئی تاکہ اُس کا کوٹ اُتار سکے

"..کیونکہ تم مجھے بہکا رہی ہو "
وہ سر اٹھائے آئیلین کی مرمریں گردن پر زرہ نیچے نظر آتے بھورے تل کو تکتا ہوا سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں بولا..اُس کے سارے پینترے ..الٹے پڑ رہے تھے اُس ہی پر

"..یار آگے ہو ایسے تمہیں تکلیف ہو گی "
اُس کے صحیح بازو سے کوٹ اتارنے کے بعد زخمی بازو کی آستین اتارنے کے لیے آئیلین نے اُس کے کرسی سے ٹیک لگانے پر اشارہ کیا، اصفہان نے بنا
..کچھ کہے اُسکی بات مان لی تھی

گڈ بوائے بغیر منہ چلائے بات مان لی تم نے میری ایسے ہی رہ لو تو کیا بگڑ "
" ..جائے تمہارا اسھگل

آئیلین نے اُس کے زخمی بازو پر سے کوٹ آہستہ آہستہ کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا جبکہ اصفہان تو اُس کی مسکراہٹ کے سحر میں گرفتار ہوتا جا رہا تھا..

اچانک نہ جانے کس خیال کے تحت اُس نے زبردستی آئیلین کے چہرے پر سے نظریں ہٹائیں اور بدحواس بکھرے جذبات پر قابو پانے لگا.. اپنی بے اختیاری کا قصور اُس نے سیہان کو ٹھہرایا، نہ وہ ایسا بھونڈا نشانہ لگاتا نہ ہی اصفہان آئیلین کو بچاتا اور پھر یقینی طور پر آئیلین اُس کی مدد بھی نہ کرتی..

"بس چھوڑ دو باقی میں خود دیکھ لوں گا.."
آئیلین جو خون سے رنگی اُس کی شرٹ نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے مستقل دیکھے جا رہی تھی یکلخت بدل جانے والے اصفہان کے لہجے پر آنکھیں سکیڑ گئی..

"..ہیلو مسٹر "

وہ آئیلین کی طرف دیکھنے سے گریز کرتا ہوا کرسی سے کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگا لیکن اگلے ہی لمحے آئیلین نے سیدھے ہاتھ کی تین انگلیوں سے اُس کے سینے پر دباؤ ڈالتے ہوئے اُسے اٹھنے سے باز رکھا..

" وہ جو ہیرو بن کر مجھے بچایا تھاناں تم نے تو اب چپ چاپ بیٹھو اور مجھے اپنا زخم دیکھنے دو.."

آئیلین نے تیز لہجے میں اُسے گھورتے ہوئے کہا اور کرسی گھسیٹ کر واپس اُسکے مقابل بیٹھ گئی..

"..لگتا ہے مجھ سے شوہر والے جذبات محسوس کرنے لگی ہو تم "

آئیلین کا چہرہ بغور یکھتے ہوئے اُس نے استہزاء انداز میں کہا..

" .. غلط فہمی ہے تمہاری "

نگاہیں اٹھاتی اصفہان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ سرگوشی نما انداز میں بولی اور اُسکی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگی.. آئیلین کی طلسماتی شبنمی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اصفہان کی آنکھوں میں بے خودی طوفان کی مانند اترنے لگی.. سرمئی آنکھیں اپنا رنگ بدلتی اس وقت سیاہ لگنے لگیں تھیں ..

آئیلین اُس کے تاثرات دیکھ کر تمسخر سے مسکرائی البتہ اگر آنکھوں کا بدلتا رنگ دیکھ لیتی تو یہ تاثرات نہ ہوتے اُس کے.. اُس نے ہاتھ بڑھا کر اصفہان کی شرٹ کے کولر کھڑے کئے اور اُس کی ٹائی کھولتی ایک سائیڈ سے اُتارنے لگی.. وہ سانس روکے اپنے وجود پر اُس کا نرم لمس بآسانی محسوس کر پا رہا تھا ..

" کیا کر رہی ہو؟؟ "

اصفہان نے بنا اُسے روکے مدھم بوجھل لہجے میں سوال کیا اگرچہ وہ اُسے روکنا چاہتا تھا پر روک نہ پایا..

"وہ ہی جو تمہیں لگ رہا ہے.."

سنجیدگی سے جواب دینے کے بعد وہ احتیاط سے اُسکی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی، اس دوران اصفہان تذبذب اور سرور کا شکار ہوا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے اُسے دیکھتا رہا..

آئیلین بغیر کسی چیز سے متاثر ہوئے اصفہان کی سیاہ شرٹ کے تمام بٹنز کھول چکی تھی اور شاید یہ بات ہی اُس کو سب سے زیادہ کھل رہی تھی کہ عام لڑکیوں کی طرح وہ کیوں نہیں اس جال میں پھنس رہی، کیوں نہیں متاثر ہو رہی اُس کی وجاہت سے.. بلکہ یہاں تو الٹا ہی ہو رہا تھا کہ بنا آئیلین کی جانب سے کئے جانے والے کسی تردید یا محنت کے وہ خود ہی بے خود ہوئے جانے لگا اُس کے پیچھے..

آئیلین سیدھی طرف سے کافی دہان سے اصفہان کی شرٹ اتارنے لگی تاکہ کہیں اُسے کوئی تکلیف نہ ہو اس ہی ثانیہ میں آئیلین کی پر حدت انگلیاں غیر ارادی طور پر اصفہان کے کندھے کی عریاں جلد سے مس ہوئیں جو اصفہان کے لیے ناقابل برداشت تھا نتیجتاً وہ فوراً اُس سے دور ہوا ..

" کیا ہوا کہیں لگ گئی ہے کیا؟؟ "

اصفہان کے نا سمجھ میں آنے والے رد عمل پر حیران ہوتی وہ استفہامیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی ..

"..ہاں ! ضرورت نہیں ہے اس سب کی میں آگے دیکھ لوں گا "

آئیلین کے سوالیہ چہرے پر سے نگاہیں ہٹاتا وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا جب اچانک آنکھوں کے آگے کا منظر دھندلا سا گیا یقیناً خون ضائع ہو جانے کے باعث اُس پر غنودگی طاری ہونے لگی تھی ..

آئیلین اصفہان کی سفید پڑتی رنگت دیکھ کر سمجھ گئی کہ کیا معاملہ ہے، کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہوتی اُسے فکر مندی سے دیکھنے لگی ..

" میں جانتی ہوں کسی ایسے شخص سے مدد لینا کافی مشکل ہوتا ہے جسے آپ پسند نہ کرتے ہوں لیکن وقت کی ضرورت سمجھ کر کبھی کبھار ناپسندیدہ کام کر لینے چاہیں .. "

آئیلین نے مصلحت آمیز لہجے میں کہا جس پر آنکھیں بند کرتے ہوئے اصفہان نے اثبات میں سر ہلایا ..

" اوکے .. "

جان چھڑانے والے انداز میں کہتا وہ ٹیبل پر پڑا اپنا کوٹ اُٹھا کر آگے بڑھا جب اچانک پیر لڑکھڑائے اور سہارے لینے کے لئے اُس نے قریبی پڑی کرسی کو تھام لیا ..

"..مجھے اپنی مدد کرنے دو "

آئیلین جو خاموش کھڑی اُس کے ہر ایک عمل کا جائزہ لے رہی تھی اصفہان کے لڑکھڑانے پر فوراً اُس کی سمت بڑھی اور بغیر اُس کے جواب کا انتظار کیئے اصفہان کا بازو نرمی سے پکڑ کر اپنے کندھے کے گرد ڈال دیا تاکہ اُسے سہارا دے سکے..

اصفہان نے ایک نظر آئیلین کو نیم وا آنکھوں سے دیکھا اور اپنا آدھے سے بھی کم بوجھ اُس پر ڈالتے ہوئے اُس کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا..

"..میری گاڑی بیک یارڈ میں پارک ہے "

اصفہان کی مدھم آواز سن کر آئیلین نے سر کو اثبات میں جنبش دی اور لب بھینچے اُس کی کمر کر گرد سیدھے بازو کا حصار ڈالے جبکہ دوسرے ہاتھ سے اصفہان کا اپنے کندھے پر حمائل بازو نرمی سے تھامے احتیاط سے قدم اٹھا رہی تھی کہ کہیں کسی جھٹکے کہ سبب اصفہان کو مزید تکلیف نہ ہو..

"..چابی "

گاڑی کے پاس پہنچ کر اُس نے گہرے سانس لیتے ہوئے سوال کیا.. اصفہان ..اُس کی سوچ سے بھی کئی گناہ زیادہ بھاری تھا

"..کوٹ "

ایک لفظی جواب دیتا وہ آئیلین کا تھکن زدہ تناسب دیکھ کر غنودگی ہونے کے باوجود اُسکے گرد سے ہاتھ نکالتا اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا، ویسے بھی اگر وہ نہ ہوتی تو اصفہان خود ہی یہ سب کر لیتا تو ایسے میں آئیلین کا سہارا لینا عادتیں .. خراب کرنے والی مترادف تھا اُسکے لئے

"... میں ڈرائیو کر لوں گا "

وہ پسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر ایک بار پھر اصفہان کو سہارا دیتی سیٹ پر بیٹھانے لگی جب وہ جھنجھلا کر گویا ہوا جس پر آئیلین نے اُس سے زیادہ

جھنجھلاہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے آنکھیں گھمائیں جنہیں دیکھ کر مبہم مسکراہٹ نے اصفہان سہگل کے دبیز ہونٹوں کو چھولیا ..

" سہگل تم کوشش کیا کرو کہ چپ ہی رہو، قابلِ قبول لگتے ہو خاموشی میں.. "

تمسخر بھرے لہجے میں کہتی وہ اصفہان کی سائیڈ کا دروازہ بند کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی ..

" اس میں عرفان انکل کا نمبر کھول کر اُس ایڈریس پر لے چلو.. "

گود میں پڑے کوٹ کی جیب سے فون نکال کر کار ریورس کرتی آئیلین کی طرف بڑھایا ..

" اوکے.. "

ایک ہاتھ سے سٹیرنگ وہیل سنبھالے دوسرے سے فون تھامتی وہ جلدی سے فون بُک میں مطلوبہ نمبر تلاش کرنے کے بعد اُس ایڈریس کو کاپی کرکے گوگل میپ میں ڈال چکی تھی..

"سہگل سونا نہیں..."

آئیلین نے گردن ترچھی کرکے اُسے دیکھا جو سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند چکا تھا، اصفہان کی سفید رنگت اور پسینے کے سبب چمکتا چہرہ آئیلین کو گہری تشویش میں مبتلا کر گیا..

"ہمم.."

نوے فیصد وہ غنودگی کے زیرِ اثر تھا اس وقت جس کی وجہ سے آئیلین کی آواز اُسے کہیں بہت

دور سے آتی سنائی دی...

"سہگل.."

آئیلین اُسے بے ہوش ہوتے دیکھ قدرے اونچی آواز میں اُسکا نام پکارنے لگی...

"بولو..."

بے ہوشی میں بمشکل جاگتا گردن اُس کی طرف کرتے ہوئے نیم وا آنکھوں سے آئیلین کو دیکھنے لگا جس کی مکمل توجہ سڑک پہ تھی..

"سونا نہیں ہے باتیں کرو کوئی ورنہ گانے چلادونگی میں"

آئیلین کی دھمکی پر گہری سانس لیتے ہوئے واپس آنکھیں موند گیا..

"کیا بات کروں میں تم سے.."

صورتحال کافی سنگین ہوتی جارہی تھی اُس کے لئے ایسے میں آئیلین کی فکر اُسے جہاں مطمئن کرتی تو دوسری طرف مضطرب بھی..

"کوئی بھی بات کرلو.."

اُس نے کندھے اچکا کر جواب دیا جس کے نتیجے میں خاموشی ہی رہی دونوں کے درمیان..

" ہاسپٹل کیوں نہیں جارہے تم؟؟ "

گاڑی کی رفتار تیز کر کے اُسے جگائے رکھنے کے خاطر آئیلین نے خود ہی سوال کردیا..

" ..جن کے پاس جارہا ہوں..وہ ڈاکٹر ہی ہیں "

دھیمی سرگوشی میں جواب آیا..

" اچھّا وہ کون ہیں تمہارے؟؟ "

آئیلین نے اصفہان کی بند آنکھیں دیکھ کر ایک اور سوال کیا، وہ لوگ مطلوبہ لوکیشن سے کافی نزدیک تھے اب..

میرے بابا کے دوست تھے.. "اصفہان نے کنپٹی سہلاتے ہوئے کہا اور " اسٹینڈ پر لگا فون نکال کر داریاء کا نمبر ڈائل کرنے لگا.. وہ آئیلین سے کترا رہا تھا سو داریاء کی خیریت دریافت کرنے کا ارادہ کر لیا تا کہ آئیلین مزید کچھ نہ کہے..

" ہیلو! میری پرنسز کیسی ہے؟؟ "

آواز میں مصنوعی تازگی لاتے ہوئے وہ بمشکل مسکرا سکا، آئیلین نے گردن موڑ کر حیران نگاہوں سے اُسے دیکھا... پہلی بار وہ اُسے عام آدمی لگا تھا..

"بھائی... آپ کی آواز کو کیا ہوا ہے.. "

داریاء کی پریشان آواز سن کر اُسے فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا، اس حال میں اُسے فون کر کے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی اُس سے..

" پرنسز تھوڑا سا بخار ہو گیا ہے صحیح ہو جاؤں گا، آپ پریشان نہیں ہو.. "

وہ جتنی بھی کوشش کر لیتا، اُس کی بہن اب پیچھا نہیں چھوڑنے والی تھی

اُسکا..

"..بھائی مجھے نہیں مکمل کرنا ٹرپ، مجھے گھر آنا ہے آپ کے پاس "

داریاء کی لاڈ کرتی آواز کار ڈرائیو کرتی آئیلین نے بھی سنی جس پر وہ ہولے

سے مسکا دی..

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے، ٹرپ پر گئی ہو تو پوری طرح انجوائے کر کے "

آؤ.."

اصفہان نے قطعی انداز میں کہا..

بھائی مجھے نہیں پتا، مجھے گھر آنا ہے آج ہی آپ میری فلائٹ کروائیں "

اسلام آباد سے کراچی تک کی مجھے آج آپ کو دیکھنا ہے ہر حال میں، مجھے نیند

نہیں آئے گی ورنہ.. "

داریاء کی روہانسی آواز نے بچا ہوا سکون بھی غارت کر دیا اُس کا..

" اچھّا میری جان میں کرتا ہوں کچھ، چلو ابھی فون رکھ رہا ہوں.. خیال رکھنا.. "

داریاء کی بات سنے بغیر اُس نے کال کاٹ دی، اتنے میں اُسکے عرفان انکل کا گھر بھی اچکا تھا..

" داریاء اور مائسہ میڈم کو انکی لوکیشن سے لے کر اسلام آباد پہنچو، وہ فلائٹ کے بارے میں کچھ کہیں تو بول دینا موسم خراب ہے کراچی کا تبھی شام تک کوئی فلائٹ دستیاب نہیں، میں آٹھ بجے تک جیٹ بھجوا دونگا اُس سے آجانا.. "

تمام ضروری ہدایات دینے کے بعد وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل آیا جہاں آئیلین تناہ کھڑی لکڑی سے بنے قدیم طرز کے چھوٹے سے بنگلے کو نہایت غور سے دیکھ رہی تھی..

وہ اصفہان کو ضروری کالز کرتے دیکھ گاڑی پارک کر کے پہلے ہی باہر نکل آئی جسے دیکھ کر اصفہان اُس سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا، ویسے تو عورت زات سے زیادہ واسطہ رہا نہیں تھا اُس کا لیکن جتنا وہ اس صنف کو جانتا تھا آئیلین چوہان اُسے کافی منفرد لگی سب میں..

"چلیں.."

دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ اُس تک آیا..

"چلو.."

اصفہان کی بھاری آواز اپنے عقب سے آتی سن کر وہ اُس کے ہمراہ آگے بڑھ گئی لکڑی کے خوبصورت گھر کی جانب جس کے دونوں اطراف اونچے لمبے کھجور کے درخت سایہ فگن تھے ..

وہ دونوں ایک دوسرے سے لاتعلقی ظاہر کر رہے تھے مگر دونوں کے درمیان جڑے رشتے نے اپنی تاثیر رفتہ رفتہ ظاہر کرنا شروع کر دی.. یہ سفر آسان تو ہر گز نہ تھا ان دونوں کے لیے کیونکہ آغاز جو نفرت سے کیا گیا تھا دونوں جانب سے مگر اب دیکھنا یہ تھا کہ اس نفرت کو بدلنے میں کتنا وقت اور قرب درکار تھا ..

■ ■ ■

ایناره اپنی ضرورت کا تھوڑا بہت سامان اور اپنے تمام ڈاکومنٹس سوٹ کیس میں سلیقے سے رکھ رہی تھی اس دوران رونے کا مشغلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہا.. اُسے کسی سے شکوہ نہیں تھا، نہ واجد سے، نہ ہی ماہا سے، شکوہ تھا تو محض اپنی قسمت سے کہ آدھی زندگی گھٹ کر گزر گئی باقی بھی ویسے ہی گزر جانی ہے..

ہر عام لڑکی کی طرح شادی کے متعلق اُس کے بھی کچھ خواب تھے.. زیادہ پیچیدہ نہیں بالکل عام سے معمولی خواب جیسے کہ ایک چاہنے والا شوہر ہو جو صرف اُسکا ہو، اُس پر بھروسہ کرے اور اُس سے پیار کرے مگر اس زبردستی کے مسلّط کیے جانے میں آنے والے دنوں میں اُسے ایسا کچھ ہوتا نظر نہ آیا..

وہ مزید نہ جانے کتنی دیر اور آنسو بہاتی رہتی کہ اچانک کمرے کہ دروازے پر دستک ہوئی جسے سن کر ایناره کا دل زور سے دھڑکا تھا.. متوحش نگاہوں سے

دروازے کو دیکھتے ہوئے اُس نے باہر آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی..

"..ہیلو فیری "
علی کا مسکراتا چہرہ دروازے کے فریم میں دیکھ کر اُس کی بدحواس سانسوں کو قرار آگیا.. ورنہ اُسے لگا تھا کہ باہر آزاد ہو گا جو اُس سے سوال جواب کرنے آیا ہو گا اُس کے کردار کے متعلق..

"...ہیلو "
وہ اپنی اندرونی کیفیت کی وجہ سے علی سے بھی خوشی سے نہ مل سکی جبکہ علی تو اُسے دیکھتے ہی اُس سے آکر لپٹ گیا تھا..
" آپ کو پتا ہے میں اتنا خوش ہوں، اتنا خوش ہوں کہ آپ کو بتا بھی نہیں سکتا.. "

علی کی پر مسرت آواز اور ہنسی پر ایناره نے اداسی سے مسکراتے ہوئے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا ..

" چلو کوئی تو خوش ہے اس شادی سے .."
دھیمی آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے اُس نے جھک کر علی کا ماتھا چوم لیا ..
" علی ڈیر تمہیں پتا ہے تم بہت لکی ہو جو تمہیں میری پھپھو جیسی مام ملیں ہیں.. میری پھپھو دنیا کی سب سے اچھی پھپھو ہیں .."
ایناره کے گلے لگتے ہوئے سویرا نے کہا جس کی باتیں سن کر ایناره کے حلق میں آنسوؤں کا بھنور منجمد ہونے لگا.. بھوری آنکھوں سے گرتے موتی رخساروں پر پھسلتے ہنوز بے مول ہوتے رہے ..

" پھپھو آپ رُو کیوں رہیں ہیں، ہم ہمیشہ کے لئے تھوڑی دور ہو رہے.. ملتے رہیں گے ہم .."

سویرا نے اُس کی سرخ ناک، بھیگے گال دیکھ کر معصومیت سے کہا، اب اینارہ اُسے کیا بتاتی کہ شاید یہ آخری ملاقات ہے اُس کی اپنی پھپھو سے اس لئے محض مسکرانے پر اتفاق کیا ..

" پھپھو بابا نے کہا تھا کہ آپ نیچے آجائیں .. "

سویرا نے اینارہ کے آنسو پونچھنے کے درمیان اُسے بتایا، سویرا کے لفظوں نے ان کہے خوف میں مبتلا کر دیا اُسے، وہ ڈر رہی تھی آزاد کا سامنا کرنے سے جو ہونا تو طے شدہ تھا جلد یا بدیر ..

" اچھّا .. "

کانپتے ہاتھ سے چہرہ پونچھ کر وہ سر پر ڈوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی بیڈ سے اٹھ گئی اور اپنے سوٹ کیس کی زپ لگاتے ہوئے ایک آخری نظر اپنے کمرے پر ڈالی ..

" سویرا .. میرے بعد یہ پودے تمہاری امانت ہیں ان کا خیال رکھنا .. "

..کمرے کی کھڑکیوں پر رکھے پودوں کو دیکھ کر ایناره نے نم آواز میں کہا

" اگر سویرا باجی یہ رکھنا چاہتیں ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن فیری ہم انہیں لے چلتے ہیں ناں، ہمارا اتنا بڑا لان ہے وہاں عدیل بھائی سے لگوا دوں گا میں.. وہاں دوسرے پھولوں کے ساتھ یہ زیادہ بہتر فیل کریں گے.. " فیری علی نے اپنے لحاظ سے بالکل ٹھیک بات کی تھی مگر یوں اس طرح اپنے ساتھ پودے لے کر جانا ایناره کو کچھ معیوب لگا..

" He's right phuphu..

.. مجھے نہیں لگتا میں ان کا آپ کی طرح خیال رکھ سکتی ہوں "

گملے کے کنارے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سویرا نے کہا.. ان پودوں سے اُس کی جذباتی وابستگی تھی، ان میں سے ایک اُسے واجد نے دیا تھا جبکہ دوسرا آریس نے وہ کیسے انہیں بے یار و مددگار چھوڑ کر چلی جاتی..

ٹھیک ہے سویرا، تم میرا سوٹ کیس لے کر نیچے جاؤ، میں انہیں اُٹھا لیتی "

"..ہوں

سویرا کو سوٹ کیس دے کر وہ دونوں گملے احتیاط سے اٹھاتی ہوئی کمرے کو ایک آخری بار دیکھ لینے کے بعد لائٹس آف کر کے علی کے ہمراہ باہر نکل آئی..دل بوجھل تھا اور دماغ تھکن زدہ لیکن اس سب کے باوجود تمام ..صورتحال پر اُسکا کوئی زور نہ تھا

وہ خاموشی سے نگاہیں جھکائے سیڑھیاں اترتی رہی، سوچیں اب بھی آج ہونے والے تمام واقعات کے ارد گرد گردش کر رہیں تھیں کہ جب اچانک ..آخری سیڑھی پر اُس کا پیر پھسلا

سیڑھیوں کے عین سامنا کھڑا آزاد جو اُس ہی کا منتظر تھا، دھیمی پیروں کی چاپ پر پلٹا تو دیکھا کہ ایناره کا پیر سلپ ہوا ہے جسے وہ سنبھال گئی ہے مگر کانپتے ہاتھوں میں تھامے گملوں کے گرنے کا خدشہ اب بھی برقرار تھا..

"..احتیاط سے "

آزاد نے آگے بڑھ کر گملوں کے نیچے رکھے اُس کے لرزتے سرد ہاتھوں پر اپنے پر حدت مضبوط ہاتھ رکھ کر سہارا دیا.. اُسکی بھاری فکر مند آواز، ہاتھوں کے پر حدت لمس پر ایناره نے سہم کر پلکیں اُٹھائیں.. سیاہ آنکھوں کا بھورے نین کٹوروں سے ٹکراؤ جان لیوا تھا، ایک طرف جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر جبکہ دوسری جانب وحشت برپا تھی.. سیاہ چمکدار آنکھوں میں ٹھہرے جذبات کو کچھ اور ہی سمجھتی ایناره نے لرزتی سیاہ پلکیں واپس جھکا دیں..

"..یہ مجھے دے دیں "

آزاد نے خشک حلق تر کرتے ہوئے بمشکل ایناره کے قرمزی چہرے پر سے نظریں ہٹائیں اور سنجیدگی سے کہا، اُس کی بات سن کر ایناره نے آزاد کے ہاتھوں کے درمیان دبے اپنے ہاتھ کھینچ نکالے، آزاد کے لمس نے اُس کی دھڑکنوں کو بدحواس کر دیا تھا..

"..اور بھی کچھ ہے تو بتا دیجئے میں لے آتا ہوں "

سادگی سے کہتا وہ ایناره کو بغور دیکھنے لگا جس کی آنکھوں کے سرخ کنارے اور چھوٹی سی کانپتی ناک اُس کے کافی دیر تک رونے کی چغلی کھا رہی تھی.. پُرشکن صبح والا لباس اور سوجھا ہوا چہره.. آزاد کو ایک بار پھر پشیمانی نے آن گھیرا...

"..نہیں "

سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں کہہ کر وہ سر مزید جھکا گئی جس پر آزاد نے لب بھینچ کر گردن اثبات میں ہلائی اور دروازے کی جانب بڑھ گیا ..

" پھپھو یہ آپ کا موبائل اور یہ رہا آپ کا سوٹ کیس، اپنا خیال رکھیے گا پھپھو، میں آپ کو روز کال کروں گی .. "

گھر کے مین گیٹ پر پہنچ کر سویرا نے ایناره سے کہا جس پر ایناره زبردستی مسکراتی ہوئی اُسے گلے سے لگا چکی تھی، وہ دروازے پر اپنے بھائی کو دیکھنے کی منتظر تھی ایک آخری بار لیکن وہ نہ آئے ..

" تم بھی اپنا خیال رکھنا اور عفان کا بھی.. بابا کی چائے میں چینی زیادہ نہیں ملانا، وہ ضد کریں گے لیکن تم یاد رکھنا میری بات .. "

سویرا کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے دھیمی آواز میں اُسے کچھ ضروری ہدایات دیں جسے کار کے ٹرنک میں اُس کا سامان رکھتے آزاد نے باآسانی سن لیا تھا ..

" یہ حسین لڑکی اور ان کی دلکش باتیں .. "
سفید موتیے کے پھولوں کو دیکھتے ہوئے مبہم مسکراہٹ نے اُس کے دبیز لبوں کو آن چھوا ..
" جی پھپھو آپ بے فکر رہیں میں سب دیکھ لوں گی .. "
سویرا کی بات پر وہ اس سب میں پہلی بار دل سے مسکرا دی کہ یکلخت اُس کی مسکراہٹ سمیٹتی چلی گئی جوں ہی نظر ڈرائینگ روم کی کھڑکی پر کھڑے واجد پر پڑی مگر انہوں نے اُسے دیکھتے ہی کھڑکی پر پردہ کھسکا دیا .. ایناره کا دل کٹ کر رہ گیا ان کی بیر اروی محسوس کر کے ..

"..اللہ حافظ "

کانپتی آواز پر بمشکل قابو پاتی ہوئی وہ گاڑی کی جانب بڑھ گئی.. آزاد نے آگے اور پیچھے دونوں سیٹس کا دروازہ اُس کے لئے کھولے رکھا تھا کہ اُس کا دل جس جگہ کو منتخب کرنا چاہے وہ کر لے.. بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ سر جھکائے پیچھے علی کے ساتھ بیٹھ گئی جس پر آگے کی خالی سیٹ کو دیکھتے ہوئے آزاد نے ..دروازہ خود بند کر دیا

اُس نے یہ رشتہ قبول نہیں کیا ہے ابھی اور کر بھی کیسے لیتی زبردستی شادی کروائی گئی ہے اُس کی.. کچھ سوچتے ہوئے آزاد نے گاڑی اسٹارٹ کی اور عدیل کے نمبر پر میسج کر دیا کہ علی کے روم کے برابر والا گیسٹ روم سیٹ ..کروادے

ایناره کو اس رشتے میں زبردستی باندھ دیا گیا تھا مگر وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ وہ اُس کی زندگی میں بھی زبردستی شامل ہو، وہ اُسے وقت دینا چاہتا تھا چاہے جتنے کی بھی وہ خواہش کرے، ایناره کا ساتھ ہی اُسکے لئے بہت تھا.. حیرت انگیز طور پر علی بھی ماحول میں چھائی کشیدگی بھانپ کر خاموش رہا سو نئی زندگی کی طرف گامزن یہ سفر خاموشی سے طے کیا ان تینوں نے..

■ ■ ■

ایناره کی اشکبار آنکھیں انہیں پریشان کر رہی تھیں، سر میں ہوتے درد پر کنپٹی سہلاتے ہوئے وہ کمرے میں آئے تو دیکھا کہ بیڈ پر سوٹ کیس کھلا پڑا ہے اور ماہا منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہوئیں الماری سے اپنا سامان نکال رہیں تھیں..

واجد صاحب نے ایک نظر بیوی پر ڈالی اور واش روم میں گھس گئے، کچھ دیر بعد جب وہ واپس نکلے تو ماتھے پر گیلے بال پڑے تھے جنھوں نے اس بات کی

گواہی دی کہ وہ نہا کر نکلیں ہیں اس دوران ماہا نے بھی سوٹ کیس میں اپنا تمام ضرورت کا سامان ڈالنے کے بعد اُسکی زپ لگائی اور سوٹ کیس اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھ گئیں..

" اس کمرے سے قدم باہر نکالتے ہوئے یہ لازمی سوچ لینا کہ اگر تم گئ تو بچے تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے اور تم تک میں نہیں آؤں گا، ساری زندگی پھر اپنی ماں کے گھر بیٹھی رہنا.."

واجد بنا اُنکی طرف دیکھے آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے بال کنگھی کرنے لگے..

" آپ... آپ.. مجھے روکے گے نہیں؟؟ "

ماہا نے جھٹکے سے پلٹتے ہوئے بے یقین لہجے میں پوچھا..

" تم اپنی مرضی سے جا رہی ہو تو میں تمہیں کیوں روکوں؟؟ "

..دوبدو سوال کیا گیا، لہجے میں کمال اطمینان تھا

"آپ اپنی بد کردار بہن کے لیے مجھے...اپنی

بیوی کو اس گھر سے جانے کا کہہ رہے ہیں؟؟ "

ماہا کی بات سن کر مٹھیاں بھینچتے ہوئے بے اختیار امڈنے والے جلال پر انہوں نے قابو کیا اور ہاتھ میں تھاما کنگھا ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ کر ان کی سمت پلٹے..

"آج کے بعد اگر اس گھر میں رہنا چاہتی ہو تو میرے سامنے اینارہ کا ذکر نہیں کرنا...اور میں تمہیں جانے کا نہیں کہہ رہا تم رک سکتی ہو لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر تم گئی تو میں تمہیں لینے نہیں آؤں گا.."

وہ اپنی بات سپاٹ انداز میں مکمل کرنے کے بعد بیڈ کی جانب بڑھ گئے...

" .. کمرے کی لائٹس بند کر دو مجھے سونا ہے "

واجد نے خود پر چادر ڈالتے ہوئے کہا اور بیڈ پر سوتے عفان کا ماتھا چومنے کے بعد اُسکی جانب کروٹ بدل کر لیٹ گئے ..

" .. ہونہہ ! حقیقت سے منہ موڑنے کا اچھا طریقہ ہے یہ "

دل ہی دل میں کہتی وہ الماری کھول کر سوٹ کیس واپس اندر رکھ چکیں تھیں اور کمرے کی لائٹس بند کر کے باہر نکل آئیں ..

جاتے جاتے بھی اس اینارہ نے مجھے برباد کرنے کی قسم کھائے رکھی تھی .. " بد چلن کہیں کی، دیکھو تو کتنی معصوم نظر آتی تھی مگر کتنی چالاک نکلی یہ تو .. "

پانی کا ٹھنڈا گلاس حلق میں انڈیلتے ہوئے اندر لگی آگ کو قدرے کم کرنا چاہا انہوں نے جب مین گیٹ دوبارہ بجنا شروع ہو گیا ...

" .. آ رہی ہوں مصیبت .. کون ہے آخر "

جھنجھلا کر باہر آتے ہوئے انہوں نے غصے بھری اونچی آواز میں کہا اور دروازہ کھول دیا، سامنے احسن ابتر حالت میں کھڑا تھا..

" تمہیں کیا ہوا ہے؟؟ "

بھائی کا دگرگوں حال دیکھ کر انہوں نے فکر مندی سے استفسار کیا..

" واجد بھائی کہاں ہیں..؟؟ "

احسن نے گھر کے اندر قدم رکھتے ہی دھیمی آواز میں سوال کیا..

" وہ کمرے میں ہیں، یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا احسن؟؟ "

بھائی کا بازو تھام کر انہوں نے متفکر نگاہوں سے اُسے دیکھا..

" واجد بھائی سے ملنا ہے مجھے آپی، آپ انہیں کہہ دیں کہ اینارہ کی شادی کے بارے میں فکر مند نہ ہوں وہ ہر حال میں مجھے قبول ہے.. میں کروں گا اُس سے شادی. "

احسن کی بات سن کر انکا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لیں، وہ کچھ کچھ جانتی تھیں کہ احسن اینارہ کو پسند کرتا ہے مگر اینارہ کے پیچھے وہ اس حد تک دیوانہ ہو گا اِسکا انہیں علم نہ تھا..

" تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟؟ اس جیسی بد چلن سے کرو گے شادی تم؟؟ "
وہ سیخ پا ہوتیں تیز لہجے میں بولیں..
" مجھے نہیں پرواہ وہ جو بھی ہے.. میں اُس سے محبت کرتا ہوں اور اُس ہی سے شادی کروں گا.."
احسن نے قطعی انداز میں کہا اور آگے چل دیا جب ماہا نے اُس کا بازو دبوچ کر اُسے آگے بڑھنے سے روکا تھا..

" تم اُس سے شادی کر ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ پہلے ہی سے شادی شدہ ہے.. "

..ماہا نے حقارت سے کہا

" کیا مطلب ؟؟ "

..احسن کے لہجے میں بے اعتباری عیاں تھی

جس سے اُس کا چکر چل رہا تھا اُس کے ساتھ ایناره کا نکاح کچھ گھنٹوں قبل "

" .. کر دیا گیا ہے اور وہ رخصت بھی ہو گئی ہے یہاں سے

ماہا طیش بھرے انداز میں گویا ہوئیں، ان کا دماغ اب بھی اس حقیقت کو تسلیم

.. کرنے پر راضی نہ تھا

" .. یہ... یہ کیا.. کیا واجد بھائی نے... وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں "

احسن اپنے آپ میں نہ تھا، ماہا سے اپنا بازو چھڑوانے کے ساتھ وہ ان کے بیڈ

رُوم کی سمت بھاگا جب یکدم ماہا تیزی سے اُس کے سامنے کھڑی ہوتی احسن

.. کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ گئیں

" تمہیں اللہ.. یہ دیکھو میرے ہاتھ جڑے ہوئے ہیں تمہارے سامنے.. یہ... یہ

کا واسطہ دے کر کہہ رہی ہوں میرا گھر برباد نہ کرو.. تمہارے بہنوئی نے آج

کھلے الفاظ میں مجھے چھوڑنے کی دھمکی دی ہے اور اگر تم بھی یہ ہی سب

" .. کرتے رہے تو وہ مجھے واقعی تین الفاظ کہہ کر اس گھر سے نکال دیں گے

ماہا نے روہانسی آواز میں کہا، دوسروں کا چین و سکون برباد کرنے کے بعد وہ

.. رب سے اپنے سکون کو قائم رکھنے کی طلبگار تھیں

" .. اچھّا نہیں کیا واجد بھائی نے "

.. ماہا کے جڑے ہاتھ دیکھ کر وہ خاموشی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا

" تم تو بے وقوف ہی رہنا، ہونہہ ! اُس گندی ماں کی اولاد سے میں تمہاری

" .. شادی کر دیتی.. مر کہ بھی نہیں

آنکھوں میں آئی نمی انگلی سے صاف کرتی ہوئی وہ راستے میں آنے والی چیزوں کا سہارا لیتی اپنے کمرے کی سمت بڑھ گئی، کچھ دنوں سے ان کا بلڈ پریشر کافی ہائی رہنے لگا تھا جس کے باعث انہیں ہر وقت چکر آتے رہتے لیکن اس سب کے باوجود بھی انہوں نے چالیں چلنا ختم نہیں کیا تھا اپنی فطرت سے جو مجبور تھیں ماہا واجد ..

■ ■ ■

" یار میرا دل کہہ رہا ہے بھائی کو کچھ ہوا ہے.. مجھے نہیں رُکنا اب یہاں مجھے گھر جانا ہے ماہی.. "

جب سے اصفہان سے اُسکی بات ہوئی تھی اُس وقت سے شدید اضطراب میں مبتلا تھی داریاء ..

" اگر سچ کہوں تو میرا ابھی دل نہیں چاہ رہا اس ٹرپ کو آگے بڑھانے کا، ہم واپس ہی چلتے ہیں .. "

مائسہ نے داریاء کی بات سے اتفاق کیا، وہ چھوٹے سے دل کی لڑکی تھی ذرا ذرا سی باتوں پر ڈر جانے والی ..

" ہاں ہوٹل سے باقی سامان لے کر ابھی نکلتے ہیں اسلام آباد کے لئے .. "

کھلے بال پونی میں قید کر کے جوں ہی وہ دوسری سمت پلٹی دروازے پر دستک ہوئی ..

" یس .. "

مائسہ نے باہر آنے والے کو اجازت دی اندر آنے کی جبکہ داریاء اپنا اور مائسہ کا روم میں بکھرا سامان سمیٹنے لگی ..

" Hurry up girls, you have only 10 minutes.. Pack up your stuff.."

دروازہ کھول کر اندر آنے والے شخص کی پر جوش آواز پر پہلے ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑے آریس کو.. بھوری لیدر جیکٹ کے نیچے بلیک ٹی شرٹ اور ہم رنگ جینس میں ملبوس بھورے بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے تھے..

" Why ? "

حیرت پسِ پشت ڈال کر اُس نے آریس سے بدلحاظی اختیار کرتے ہوئے سوال پوچھا.. وہ اب بھی نہیں بھولی تھی اُس کی صبح والی حرکتیں..

" کیونکہ آپ دونوں کا ویٹ ہو رہا ہے ہوٹل میں، ابھی ناران کے لیے نکلنا ہے ہمیں.."

آریس نے داریاء کے انداز پر بغیر برا مانے مسکرا کر کہا..

"..اچھّا لیکن ہم مزید آگے نہیں جانا چاہتے "

..اُس کے مسکراتے چہرے پر سے نظریں پھیر کر بے رخی سے جواب دیا گیا

ہم میں یقیناً آپ ہی شامل ہو نگی مس داریاء کیونکہ مائسہ سے تو پوچھنے کی "

"..آپ نے زحمت کی نہیں ہو گی

..اب کی بار آریس کا لہجہ بھی تیز تھا

"..جی نہیں ہم میں، میں اور مائسہ دونوں آتے ہیں "

دوبدو کہا گیا.. ان دونوں کے درمیان خود کو پستا دیکھ مائسہ سٹپٹا گئی، مداخلت

..لازمی تھی صورتحال کو سنبھالنے کے لیے

سر داریاء ٹھیک کہہ رہی ہے، اُس سب کے بعد بالکل دل نہیں چاہ رہا آگے "

"..جانے کا

..مائسہ نے آہستگی سے کہا

" بیٹا میں جانتا ہوں وہ سب یاد کرنا مشکل ہوگا آپ کے لیے لیکن اُس کی وجہ یعنی فائزہ بیگ یہاں سے جارہیں ہیں، میں نے پہلے ہی انہیں بتادیا تھااور اب تک تو وین انہیں اسلام آباد چھوڑ کر بھی آچکی ہو گی.. "

آریس کی بات پر دونوں کا حیران ہونا ایک فطری عمل تھی..

آریس کے نرم لہجے پر داریاء نے آئبرو زاچکائیں، آج تک مجھے تو کبھی بیٹا نہیں کہا.. آنکھیں سکیڑ کر آریس کا وجیہہ چہرہ دیکھتے ہوئے اُس نے سوچا.. جبکہ دوسری طرف آریس مائسہ کے متعلق انکشاف آشکار ہونے پر اُس سے ہمدردی محسوس کرنے لگا تھا..

" سر لیکن پھر بھی ہمیں اب گھر جانا ہے.. "

ابھی داریاء کچھ کہتی کہ اُس سے پہلے ہی مائسہ سادگی سے گویا ہوئی..

چلیں ٹھیک ہے، آپ دونوں آجائیں باہر تاکہ میں آپ کو ڈراپ کر دوں "
"..ہوٹل وہاں سے ٹرانسپورٹ سروس آپ کو اسلام آباد لے جائے گی

آریس نے سپاٹ انداز میں کہا، ہر چیز بیکار لگنے لگی تھی یہ خبر جان کر یکلخت اُس نے بھی سوچا کہ مزید آگے نہیں جانا اُس نے لیکن بدقسمتی سے وہ یہاں ..دوسرے سٹوڈینٹ کو تنہا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا

" ...ضرورت نہ "

..داریاء اُس کی پیشکش مسترد کرنے ہی والی تھی کہ مائسہ بول پڑی

"..اوکے سر ہم چلتے ہیں آپ کے ساتھ "

..آریس داریاء کو نظر انداز کرتا باہر نکل گیا

کیا ضرورت تھی تمہیں اُسے ہاں کرنے کی، باہر گارڈز تھے ناں وہ لے "
"..چلتے ہمیں

..دروازہ بند ہوتے ہی داریاء نے جھنجھلا کر کہا

تمیز سے بات کرو داریاء وہ کتنے بڑے ہیں ہم سے اور وہ ٹیچر بھی ہیں "

" .. ہمارے پلیز

..مائسہ کو اُس کا انداز قطعی پسند نہ آیا

" .. ہونہہ ! اُس نے ہی کہا تھا کہ لیکچر ہال کے باہر وہ ٹیچر نہیں ہے ہمارا "

..داریاء نے آنکھیں گھما کر بے زاری سے جواب دیا

داریاء تمہیں ذرا احساس نہیں ہے.. انہوں نے تمہاری جان بھی بچائی "

" .. تھی

..مائسہ حیران ہوئی، اُس کی دوست احسان فراموش تو نہ تھی

مائسہ میں نے نہیں کہا تھا اُسے کے میری جان بچائے.. اب اگر تمہیں چلنا "

"..ہے تو چلو

داریاء کا اکتاہٹ بھرا انداز اُسکی اندرونی حالت کی عکاسی کر رہا تھا، مائسہ نے اُس کی باتوں سے یہ ہی اخذ کیا کہ داریاء کے ساتھ پیش ہونے والا واقعہ ہی اس سب کی وجہ ہے جبکہ در حقیقت آریس کے اُس رویہ کے بعد سے داریاء کی ناپسندیدگی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا..

ان دونوں کے جذبات ایک دوسرے کے لئے وقت کے ساتھ ساتھ کشیدگی اختیار کرنے لگے تھے، ایک طرف انس بڑھ رہا تھا تو دوسری طرف ناگواری.. احوال کو مد نظر رکھتے ہوئے مستقبل میں آنے والے حالات سازگار ثابت ہوتے نظر نہیں آرہے تھے..

■ ■ ■

" ڈیڈ میں کچھ نہیں کر سکتا، جس لڑکی کا کہا تھا وہ جا رہی ہے.. شاید یہاں بہت بڑا تماشا ہوا ہے جس میں وہ مڈل کلاس پروفیسر ایک بار پھر ہیرو بن گیا.. "

خالی تاریک ٹیریس میں کھڑے لڑکے نے فون کے دوسری جانب موجود شخص سے اکتا کر کہا جس پر انہوں نے پوری بات بتانے کا حکم دیا تھا اُسے..

" ہاں ہاں وہ جو میری گرل فرینڈ ہوا کرتی تھی وہ بھی جا رہی ہے تو مختصراً یہ کہ کوئی بھی لڑکی ایسی نہیں جس سے ہمیں فائدہ حاصل ہو.. "

اُسکی آواز مزید دھیمی ہوگئی..

" ہر لڑکی کام کی ہوتی ہے مجھے نہیں بتاؤ کہ وہاں کوئی کام کی لڑکی نہیں تمہارے لیے، اور تمہیں اتنا ہی شوق تھا ہیرو بننے کا تو تم خود کوشش کرتے،

کود جاتے سہگل کی بہن کو بچانے کے لیے جھیل میں لیکن تمہیں تو عادت ہے آسان کام کرنے کی.. "

مقابل کی درشت آواز پر اُسکا چہرہ شرمندگی کے باعث سرخ ہو گیا..

" ڈیڈ میری بات آپ سے ہوئی تھی تین لڑکیوں کے متعلق اب ان کا یہاں کوئی چانس نہیں ہے تو میں گھر واپس آرہا ہوں بس.. "

حتمی انداز میں کہتے ہوئے وہ کال منقطع کرنے لگا جب باپ کی بات سن کر ٹھہر گیا..

" تم نے تین لڑکیوں کا کہا تھا سو تین لڑکیاں مجھے اب بھی چاہئیں مجھے نہیں فرق پڑتا کہ وہ تمہاری بتائیں ہوئی لڑکیاں ہیں کہ نہیں میرا کنٹریکٹ ڈن ہو چکا ہے یہاں بس ان تین کی کمی ہے جلدی کرو تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں.. "

باپ کی بات سن کر اُس نے طیش سے مٹھیاں بھینچ لی ..

"اور اگر میرا بتایا ہوا کام تم نے نہ کیا بیٹے تو گھر واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے.. "

حتمی فیصلہ سنا کر انہوں نے رابطہ منقطع کر دیا ..

" آہہہ!! "

اُس نے ہاتھ میں تھاما موبائل فون پوری شدت سے ٹیبل پر پٹخا..

" لعنت ہے..."

انتقام کی آگ اور باپ کی پسندیدگی حاصل کرنے کے چکر میں کافی برا پھنسا تھا وہ اس بار ...

■ ■ ■

سفید پراڈو جوں ہی عالیشان محل نما کورٹ یارڈ کے بیچ و بیچ آکر رکی فضا میں ہونے والی گاڑی کے ٹائروں کی تیز چبھتی ہوئی آواز سن کر ایناره نے نیچے جھکا اپنا سر اُٹھایا.. گاڑی کے باہر ایک نئی جنت نما زندگی اُسکی منتظر تھی..

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے آزاد نے رئیر ویو مرر میں نظر آتے ایناره کے من موہنی عکس کو ایک نظر دیکھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا جہاں عدیل اور رابعہ ایک ساتھ کھڑے ان کے منتظر تھے..

"آجائیں فیری.."

ایناره جو گاڑی کے سیاہ شیشوں کے پار سے نظر آتے خوبصورت سرسبز باغ اور اُس کے درمیان سے گزرتی سنگِ مرمر کی حسین راہداری کو دیکھتی ہوئی عجیب جھجک محسوس کر رہی تھی علی کی آواز سن کر سیدھی ہو بیٹھی..

"اوکے چلتے ہیں..."

..اینارہ نے بمشکل مسکرا کر علی کا ہاتھ تھاما اور گاڑی سے باہر نکل آئی

" ..السلامُ علیکم میڈم..خوش آمدید "

جوں ہی وہ باہر نکلی ایک نوعمر خوش شکل لڑکی اُس کے پاس آتی مسکرا کر اُس کا استقبال کرنے لگی قصداً اینارہ کو بھی مسکرانا پڑا جو دنیا کا مشکل ترین کام لگا تھا اُسے..

"..وعلیکم السلام شکریہ "

دھیمی آواز اور خالی بے تاثر انداز میں کہتی وہ متلاشی نگاہیں آزاد کی جانب اُٹھا گئی جوان سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا اینارہ کا ہینڈ کیری ایک ہاتھ میں تھامے جب کہ دوسرے ہاتھ میں بآسانی دونوں گملے اُٹھائے کسی سے باتیں کر رہا تھا، وہ شخص جو کل تک انجان تھا آج اُس کے شوہر کے روپ میں اُس کے سامنے تھا، عجیب مذاق کیا ہو زندگی نے جیسے اُس کے ساتھ..

"آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ پیاری ہیں ماشاءاللہ آپ کی اور آزاد بھائی
کی جوڑی بے مثال ہے.."

رابعہ جو اشتیاق بھری نظروں سے اینارہ کو تک رہی تھی بے اختیار بول پڑی
جس پر اینارہ کو زبردستی مسکرانا پڑا..

"میں نے کہا تھا ناں آپ کو رابعہ آپی میری فیری بہت بیوٹیفل ہیں.."
علی نے فوراً فخریہ گردن اکڑا کر کہا.. عدیل سے کمرے کے سیٹ اپ کے متعلق معلوم کرتے آزاد کے کانوں تک بیٹے کی آواز بخوبی پہنچی جس پر مڑ کر اُس نے اینارہ کی جانب دیکھا جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہی تھی نظریں ملنے پر فوراً ہی نگاہیں جھکا گئی..

"جی علی آپ نے بالکل ٹھیک کہا تھا آپ کی فیری واقعی ایک پری جیسی ہیں، چلیں آ جائیں میں آپ کو آپکا کمرہ دکھاتی ہوں.."

رابعہ کی باتوں سے واضح ہو گیا ایناره پہ کہ وہ ایک چنچل اور شوخ لڑکی ہے، جس کے ساتھ اچھا وقت گزر جائے گا اس سونے کے بیش قیمتی زندان میں..

" ڈاکٹر ایناره میں یہ پلانٹس آپ کے روم میں رکھوا دوں یا لان میں باقی پلانٹس کے ساتھ انہیں لگوا دیتے ہیں؟؟ "
ایناره کے پاس پہنچنے پر آزاد نے اُسے احتراماً مخاطب کیا بالکل ویسے ہی جیسے اس شادی سے پہلے کیا کرتا تھا،اُس کی سیاہ آنکھوں مستقل مزاجی سے ایناره کے نقوش کا مطالعہ کر رہیں تھیں گویا اس سے ضروری کام دنیا میں اور کوئی نہ ہو..

"..جی ٹھیک ہے "

اینارہ نے نا سمجھی سے جواب دیا.. آزاد کے تاثرات دیکھ کر عدیل نے بیوی کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا جو رابعہ نے سمجھ بھی گئی.. چپکے سے علی کا ہاتھ تھامتی وہ آگے بڑھی

"..فیری...ڈیڈ.. چلیں ناں "

علی اپنے باپ اور اینارہ کو ایک ساتھ مصروف دیکھ کر اونچی آواز میں انہیں پکارنے لگا..

اینارہ علی کی آواز پر تیزی سے آگے بڑھنے کی کوشش میں تھی کہ آزاد نے اُس کے راستے میں اپنا بازو حائل کرتے ہوئے اُس کی راہ مسدود کر دی..

"..بیٹا ہم ابھی آتے ہیں تھوڑی دیر میں آپ جاؤ "

آزاد نے سنجیدگی سے بیٹے کو ہدایت دی اور اینارہ کا ہینڈ کیری رابعہ کی جانب بڑھا دیا..

"...اوکے ڈیڈ "

.. علی کے فوراً مان جانے پر جہاں آزاد حیران ہوا وہی اینارہ مضطرب ہو گئی

"..لیکن...وہ "

اینارہ نے ان تینوں کو خود سے دور جاتے دیکھ کر بوکھلاہٹ زدہ لہجے میں انگلیاں مڑوڑنے کے درمیان کہا.. آزاد اُس کی سرخ ہوتی انگلیوں پر تاسف بھری نظر ڈال گیا ..

" کیا آپ کچھ دیر بات کر سکتی ہیں مجھ سے ؟؟ "

اینارہ کی پریشان بھانپ کر وہ نرمی سے بولا.. وہ اُس کی طرف دیکھتا اینارہ کے جواب کا منتظر تھا ..

"..جی ٹھیک ہے "

اینارہ نے ایک بار پھر وہ ہی تین لفظ دھرائے اور آزاد کے ہمراہ اُس کے سنہری روشنیوں میں نہائے سرسبز لان کی جانب بڑھ گئی.. یہاں آکر اپنے

پسندیدہ ہرے بھرے پودوں اور رنگ برنگی خوبصورت مہکتے پھولوں کے درمیان کافی اچھا محسوس کرنے لگی تھی وہ..

"آپ نے بتایا ہی نہیں انہیں کہاں لگاؤں؟"

کچھ توقف بعد آزاد نے شائستگی سے بات کا آغاز کیا..

"میں نے آپ کو بتا تو دیا.."

اینارہ نے اپنے ہم قدم چلتے شخص کو دیکھا..

"نہیں آپ نے تو کچھ نہیں بتایا.."

آزاد اُس کی طرف نظریں مرکوز کرتا مبہم سا مسکرایا.. اینارہ بحث کرنے کے بجائے لان کی سرسبز گھاس دیکھنے لگی..

"اب بھی آپ کچھ نہیں کہہ رہیں.. ایسے زندگی نہیں گزاری جاسکتی ڈاکٹر اینارہ.."

آزاد اُس کی مستقل خاموشی پر سرسری انداز میں گویا ہوا اور ہاتھ میں تھامے گملے لان کے ایک پرسکون کونے میں رکھ دئے ..

" آپ کو جو ٹھیک لگتا ہے آزاد صاحب آپ وہ کرلیں .. یہ گھر اتنا بڑا ہے یہ دونوں یہاں رہیں یا کمرے میں پھل پھول جائیں گے کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں .."

ایناره سر جھکائے اپنے پیروں کو گھورتی ہوئی ناپے تلے قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی جب آزاد نے اُس کا سیدھا بازو نرمی سے اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اُسے آگے بڑھنے سے روک دیا ..

" میں جانتا ہوں آپ خوش نہیں ہیں اس شادی سے ... " ابھی وہ مزید بھی کچھ کہتا کہ ایناره سر اٹھاتی اُس کی اسود چمکدار آنکھوں میں براہ راست دیکھنے لگی ..

"میں ابھی اس شادی کو قبول کرنے کی کوشش کر رہی ہوں اس میں خوش ہونا یا غمگیں ہونا فل وقت میرے بس میں نہیں ہے آزاد صاحب.. مجھے نہیں پتا مجھے میرے بھائی نے کیوں اس بندھن میں باندھ دیا.. محض چند گھنٹوں میں میں ایک کنواری لڑکی سے کسی کی بیوی بن گئی ہوں مجھے ابھی اس سب کو سمجھنے میں ہی وقت لگے گا.. "

ایناره بول رہی تھی اور آزاد خاموش کھڑا اُسکی باتیں سن رہا تھا جیسے حفظ کر رہا ہو، اُسکا بازو ہنوز تھامے ہوئے نہ ایناره نے بازو آزاد کروانے کی کوشش کی اور نہ ہی مقابل نے آزاد کرنے کی..

"جانتے ہیں آپ کل تک مجھے یہ لگ رہا تھا کہ میں دوبارہ کبھی آپ سے اور علی سے مل بھی نہیں پاؤں گی اور آج مجھے کسی بیکار چیز کی طرح آپ کے ساتھ بھیج دیا گیا ہے.."

..ایناره نے تلخی سے سوچا البتہ کچھ کہا نہیں

..آپ کے ساتھ جو ہوا ایسا ہر گز ہونا نہیں چاہیے تھا.. میں شرمندہ ہوں "
"

آزاد نے اُس کی آنکھوں کے سرخ کناروں سے قصداً نگاہیں ہٹالیں جو اُسے
..اپنی جانب متوجہ کئے جارہے تھے

"..آپ کا اس میں کیا قصور.. آپ بھی اتنے ہی بے قصور ہیں جتنی میں "
ایناره نے نظریں جھکالیں جبکہ آزاد یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر سامنے
کھڑی لڑکی کو یہ معلوم ہو گیا کہ سارا کیا کرایا اُسکی سابقہ بیوی کا ہے تو کیا
..ردعمل ظاہر کرے گی وہ

" ..جتنا بے قصور آپ مجھے سمجھ رہیں ہیں اتنا بے قصور میں ہوں نہیں "

آزاد کے بھاری ندامت سے پر لہجے پر اینارہ نے گردن موڑ کر اُسے استفہامیہ نظروں سے دیکھا، اس سب میں اُسے پہلی بار اندازہ ہوا تھا کہ وہ اس وقت اُسکا ہاتھ تھامے کھڑا ہے، نامانوس جھجک محسوس کرنے لگی وہ آزاد سے..

" الیہ... "

آزاد نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی.. وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ حقیقت ابھی ہی آشکار کر دے گا اُس پہ..

" میری سابقہ بیوی نے ہماری جعلی تصاویر اور شاید وائس ریکارڈنگز آپ کے بھائی کو سنائیں تھیں.. "

آزاد کی بات سن کر وہ سر اٹھاتی بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی..

" کیا... مطلب ہے آپ کا... "

اینارہ کو سمجھ نہیں آیا کہ آخر کیوں ایک غیر عورت اُس کے خلاف یہ گھناونا کھیل رچائے گی ..

" ڈاکٹر اینارہ... میں.. مجھے نہیں سمجھ آرہا کن لفظوں میں میں آپ سے معافی مانگوں.. "

آزاد کی شرمساری میں ڈوبی آنکھیں، پشیمان لہجہ کچھ بھی اینارہ کا دل موم نہ کر سکا.. اُس کے دل سے بے اختیار ہونک اُٹھی کہ کاش وہ کبھی علی اور آزاد سے ملی ہی نہ ہوتی ..

" .. بازو چھوڑیں میرا "

احساسِ توہین اور غصے کے باعث اینارہ کے گال دہک اٹھے، بھلے اس سب میں آزاد کا براہ راست کوئی قصور نہیں تھا مگر جس نے یہ سب کیا وہ اُس کی بیوی تو تھی ناں.. اینارہ کے تاثرات دیکھ کر آزاد نے اگلی ہی ثانیہ اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا

"اپنی سابقہ بیوی کو بتادیجئے گا آزاد صاحب کہ سابقہ کا مطلب ہوتا ہے گزشتہ یعنی ایک ایسا رشتہ جس کی کوئی حیثیت نہیں، شاید انہیں یہ سمجھنے کی اشد ضرورت ہے.."

اینارہ پہلی بار اس قدر سرد لہجے میں کسی سے بات کر رہی تھی، اپنا انداز اُسے خود غیر لگا لیکن آخر کب تک خاموش رہ کر وہ ظُلم سہتی رہتی.. ویسے بھی نہ یہاں کوئی بھائی تھا نہ کسی کا گھر جس کی حفاظت کے خاطر وہ لب سی لیتی اپنے..

"آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی، آپ جب تک چاہیں اس گھر میں آرام سے رہ سکتیں ہیں، اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کو چھوڑ دوں تو وہ بھی میں کرلوں گا، مجھے بس آپ کی خوشی، آپ کا سکون درکار ہے.."

آزاد نے اینارہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مدھم لہجے میں کہا...

عزت دار لڑکیوں کی شادی جن بھی حالات میں ہو وہ آخری سانس تک "
اُسے نبھاتیں ہیں، یہ شاندار محل میرے لئے سونے کا پنجرہ ہے جہاں مجھے ہر
" .. حال میں زندگی گزارنی ہو گی

.. ایک بار پھر اُس نے محض سوچا لیکن کچھ کہا نہیں

" میرے سر میں درد ہو رہا ہے، کیا ہم بعد میں بات کر سکتے ہیں .. ؟؟ "
ایناره نے بمشکل اپنی آہوں کا گلا گھونٹ کر کہا مگر لمحہ بہ لمحہ سرخ ہوتی اُسکی
.. بھوری آنکھیں ایناره کے اندرونی خلفشار کی عکاسی کر رہیں تھیں

" .. جی ضرور، آجائیں میں آپ کو آپکا کمرہ دیکھادوں "
آزاد نے شرمندہ ہوتے ہوئے سنجیدگی سے کہا اور آگے بڑھ گیا، وہ اپنے
اضطراب میں مبتلا ایناره کے آرام کو سراسر فراموش کر گیا تھا .. ایناره نے

ایک نظر اسکی کسرتی کشادہ پشت کو دیکھا اور نظریں جھکاتی آزاد کے پیچھے چل دی..

■ ■ ■

وہ اپنے آفس میں بیٹھے فائلوں کے پھلندے سامنے پھیلائے کام میں مصروف تھے جب دروازے پر دستک ہوئی اور جہانزیب سہگل کا خاص ملازم کمرے میں داخل ہوا..

" جہانزیب صاحب آپ کے لیے دو خوشی کی خبریں ہیں.. "
ملازم کی آواز پر سیاہ آنکھوں پہ ٹکا چشمہ اتار کر لکڑی کی میز پر رکھتے وہ اُسکی جانب متوجہ ہوئے..
" جلدی بتاؤ... کیا یہ شہر بانو کے متعلق ہے ؟؟ "

انہوں نے مضطرب نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے عجلت بھرے لہجے میں کہا ..

شہر بانو کوان سے بچھڑے ہوئے دو سال ہو گئے تھے لیکن اب بھی ان کا دل کہتا تھا کہ وہ زندہ ہے اور اپنے بھائی کی منتظر بھی، ہر دن وہ اُسکی تلاش میں اپنے بندوں کو دوڑاتے تھے مگر ان کے تمام خدشات روز انہیں ناامید ہی کر دیتے ..

" نہیں صاحب، خبر محتشم صاحب اور اجالا بی بی کے حوالے سے ہے .. "
ملازم چونکے انکا وفادار تھا تو سو جہانزیب کا درد سمجھتے ہوئے سر جھکا گیا ..
" تو پھر یہ کوئی خوشی کی خبر نہیں ہو گی میرے لئے لیکن تم بتاؤ کیا پتا چلا ہے دونوں کے متعلق؟ "
واپس آنکھوں پر چشمہ چڑھا کر انہوں نے بے زاری سے پوچھا ..

"صاحب محتشم صاحب نے شہر میں کسی نامعلوم لڑکی سے شادی کی ہوئی ہے سننے میں آیا ہے کہ انکا ایک بیٹا بھی ہے اور اس وقت ان کی بیوی دوسرے بچے سے حاملہ ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ اُجالا بیبی جہاں ڈاکٹری کر رہیں ہیں وہاں کے ایک سینیر ڈاکٹر کے ساتھ بہت دفعہ دیکھا جا چُکا ہے انہیں، اُس ڈاکٹر کا نام معظم ہے اور میں نے اُس ڈاکٹر کے بارے میں معلومات نکلوائیں ہیں تو پتا چلا کہ وہ پہلے ہی سے شادی شدہ ہے اور ایک بیٹا بھی ہے اُس کا .. "

اُسکی باتیں سن کر جہانزیب کے ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ آٹھہری ..

"بہت خوب، ضمیر سہگل کی قبر انکی اولاد نے اپنے ہاتھوں سے کھود ڈالی ہے .. "

انہوں نے حقارت سے کہا، حویلی اور اس کے مکین دونوں سے ہی شدید نفرت کرنے لگے تھے وہ اور اس نفرت کی نوعیت اتنی تھی کہ بات انتقام تک آ پہنچی کافی عرصے تک تو انہوں نے سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیا تھا مگر اب اللہ کے انصاف کے ساتھ ساتھ وہ اپنا انتقام بھی سوچ چکے تھے، اپنی بہن، باپ اور ماں کی جان کے بدلے باقیوں کو بے سکون دیکھ کر ہی انہیں اب آرام آتا..

" ذرا ان کی لاڈلی بیٹی کے کرتوتوں سے تو انہیں آگاہ کیا جائے.. "

سامنے پڑی فائل بند کر کے وہ اپنے کمرے سے نکلتے ضمیر سہگل کے پورشن میں چلے آئے..

" پیاری خالہ جان کہاں ہیں آپ؟؟ "

مہمان خانے میں پہنچ کر انہوں نے اونچی آواز میں انہیں پکارا..

"جی زیب بیٹا کیا ہوا؟؟"

سمیرا ان کی آواز پر کچن سے باہر نکل آئی، ان کے پیچھے پیچھے اُجالا بھی چلی آ رہی تھی جسے دیکھ کر وہ استہزاء انداز میں مسکرائے..

"آج سے اُجالا جاب کرنے نہیں جائے گی.."

انہوں نے سرسری لہجے میں کہا جسے سن کر اُجالا اور سمیرا دونوں حیران رہ گئیں مگر کہا کچھ نہیں..

حویلی میں رونما ہونے والے واقعات نے سب کو بدل دیا تھا.. ورنہ اگر یہاں پہلے والی اُجالا ہوتی تو کبھی اپنی حق تلافی پر خاموش نہ کھڑی رہتی..

"بیمار ہوں پر مرا نہیں ہوں برخوردار زندہ ہوں ابھی، حویلی میں ہونے والے تمام فیصلے میں ہی لوں گا فی الحال.. تمہیں اپنے حکم چلانے کے لیے ابھی کچھ دن مزید انتظار کرنا پڑے گا.."

ضمیر سہگل کی پژمردہ کمزور آواز فضا میں گونجی، بھائی اور ماں جیسی بھابھی کے انتقال نے انہیں بھی ہلا کر رکھ دیا کئی عرصے سے وہ کافی بیمار تھے، ضمیر سہگل کا جاہ و جلال بھی ماند پڑ چکا تھا ..

" بہت اچھا ہوا آپ یہیں آ گئے چچا جان، زیادہ بہتر ہے کہ آپ اپنی بیٹی سے خود تصدیق کر لیں میری باتوں کی .. "

ایک نظر اُجالا کے سرد پڑتے چہرے پر ڈالنے کے بعد وہ مسکرا کر بولنا شروع ہو گئے ..

" آپ کی بیٹی کا ایک بچے کے باپ سے چکر چل رہا ہے یہ ہماری خاندانی عزت کو بازاروں میں رسوا کرتی پھر رہی ہے اس لیے اب جاب نہیں کرے گی .. "

جہانزیب نے جیسے ان سب کے سروں پر دھماکا کیا ..

" یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ؟؟ "

.. ضمیر سہگل نے طیش میں آ کر کہا

" .. میری اس بکواس کی تصدیق آپ کی ہی بیٹی کرے گی "

پشت پر ہاتھ باندھتے وہ تماشا ملاحظہ کرنے کے لیے پر سکون انداز میں

.. کھڑے ہو گئے

" جو یہ کہہ رہا ہے کیا وہ سچ ہے ؟؟ "

بیٹی کے سفید پڑتے چہرے کو خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے انہوں نے مدھم

لہجے میں سوال پوچھا، اُس کے تاثرات دیکھ کر ہی وہ پہچان گئے تھے کہ معاملہ

.. کیا ہے

" .. ابا جان میں ... میں اور معظم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں "

اُجالا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا، چپکے سے ایک آنسو ٹوٹ کر اُسکے گال پر پھسلا.. کاش اتنی ہمت وہ شہر بانو کے معاملے میں بھی دیکھا لیتی.. اپنی دوست کو یاد کر کے اُسکا دل درد سے پھٹنے لگا..

" کیا وہ ایک بچے کا باپ ہے؟؟ "

ضمیر سہگل کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کے جیسا قرب تھا.. بت بنی سمیرا کبھی بیٹی کو دیکھتیں تو کبھی شوہر کو..

" جی لیکن... "

وہ آگے بھی کچھ کہتی کہ ضمیر نے ہاتھ بڑھا کر اُسے مزید بولنے سے باز رکھا..

" اُسے پیغام پہنچا دو، اگر وہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو آجائے ورنہ ہم تمہیں دارالامان بھجوا دیں گے.. آج سے تمہارے اور ہمارے تمام رشتے ختم.. "

بیٹی کے آنسوؤں کے سبب گیلے چہرے کو نظرانداز کر کے وہ کرختگی سے کہتے بیوی کا ہاتھ تھام کر بیٹھک سے باہر نکل گئے..

" انسان کے کئے ہوئے برے کام کسی نہ کسی طرح لوٹ کر اُس تک واپس ضرور آتے ہیں اُجالا بی بی.. "

بے جان کھڑی اُجالا پر نفرت انگیز نگاہ ڈال کر اپنی بات مکمل کرتے جہانزیب بھی وہاں سے چلے گئے.. عالیشان بیٹھک میں تنہا کھڑی اجالا زمین پر گھٹنوں کے بل گرتی پھونٹ پھونٹ کر رونے لگی.. ایک معصوم کی بدعا لگی تھی اُس بزدل لڑکی کو..

گھر کا دروازہ کھلا تو اندر سے ایک نوجوان لڑکا باہر نکل کر آیا..

" السلامُ علیکم، کیسے ہیں فہان بھیا، اب کہاں گولی لگوالی ؟؟ "

اُس لڑکے نے اصفہان کا چہرہ دیکھتے ہی مسکرا کر سوالات کا انبار اُس کے سامنے لگا دیا گویا یہ کوئی عام سی بات ہو.. اصفہان کے برابر کھڑی آئیلین یہ سب قدرے تشویش سے ملاحظہ کر رہی تھی..

" وعلیکم السلام.. "

اصفہان نے دانت پیسنے کے درمیان آنکھیں ترچھی کر کے آئیلین کی سمت اشارہ کیا، جس پر سامنے کھڑے لڑکے نے پہلی بار اُس سمت نظر کی جہاں وہ کھڑی تھی..

" معذرت چاہتا ہوں.. آئیں اندر.. "

کھسیانہ ہوتا وہ فوراً دروازے سے ہٹا تاکہ آئیلین اندر آسکے جس کے اندر قدم رکھنے کے بعد وہ خود اصفہان کو سہارا دینے آگے بڑھ گیا..

" عرفان انکل گھر پہ ہیں ؟؟ "

اصفہان نے دھیمی آواز میں پوچھا..

" یونس کون ہے باہر ؟؟ "

اس سے پہلے وہ لڑکا یعنی یونس کوئی جواب دیتا اندر سے کسی ادھیڑ عمر شخص کی آواز آئی.. آئیلین جو لکڑی سے بنے گھر کا جائزہ لے رہی تھی اُس نے یہ محسوس کیا کہ گھر میں روشنی کا انتظام موافق مقدار میں کم ہے..

" یہ کون ہیں ؟؟ "

یونس نے اصفہان کے کان میں سرگوشی کی، اصفہان نے بنا کوئی جواب دئے ایک زوردار مکّہ اُس کے کندھے پر رسید کیا تھا..

"..مار کیوں رہیں ہیں، ایک چھوٹی سی بات پوچھی تھی "

یونس نے اپنا کندھا سہلانے کے درمیان اداسی سے کہا ان دونوں کی باتیں ان سے کچھ دور کھڑی آئیلین باآسانی سن پا رہی تھی..

"بیوی ہوں میں اس کی.."
اچانک نہ جانے کیا سوجھی آئیلین کو کہ مڑ کر اُس لڑکے کو حقیقت بتا دی جس پر یونس کے تاثرات دیکھنے لائق تھے..
"آپ نے شادی کر لی اور ہمیں بلایا تک نہیں....."
یونس نے بے یقینی بھرا سوال اصفہان سے کیا جو سینے پر بازو لپیٹے کھڑی آئیلین کو بے تاثر نگاہوں سے دیکھ رہا تھا..

"کمرے میں لے کر چلو مجھے.. مجھے گولی لگی ہے اور تمہاری بیکار بکواس ختم نہیں ہو رہی.."

یونس کی ٹھیک ٹھاک حوصلہ افزائی کرنے کے بعد وہ اُسے دور دھکیلتا خود

..راہداری کے آخری سرے پر بنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

" ...اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے..بھابھی آجائیں اندر "

آدھی بات منہ میں بڑبڑانے کے بعد باقی کی آدھی آئیلین سے کہتا وہ

ڈرائنگ روم کی سمت بڑھ گیا جبکہ آئیلین اُس کے مخاطب کیے جانے والی

..الفاظ پر آنکھیں گھماتی اُس کے پیچھے چل پڑی

" یونس بیٹا کون تھا؟؟ "

کچن سے باہر نکلتے بزرگ پر نور چہرے اور بارعب شخصیت لئے شخص کو دیکھ

کر آئیلین نے احتراماً انہیں سلام کیا جسکا جواب انہوں نے مسکرا کر دیتے

..ہوئے اُس کے سر پر ہاتھ بھی رکھا تھا

" اصفہان آیا ہے کسی نئی جگہ گولی لگوا کر، شادی شدہ ہو گیا ہے خیر سے آپ
کا چہیتا دادا جان... "

یونس نے منہ بسور کر کہا، جب کہ آئیلین اُس کے اس طرح رنگ بدلنے پر
مسکراہٹ روکے بنا نہ رہ سکی..

" کتنی مرتبہ تمہیں سمجھاؤں تمیز سے مخاطب کیا کرو تم اُسے لیکن تمہیں
سمجھ نہیں آتا.. بیٹی آپ آرام سے ڈرائنگ روم میں بیٹھو یونس آپ کیلیئے کافی
لاتا ہے... کچن میں جاؤ یونس.. "

نواسے کو مستقل گھورتے عرفان صاحب نے غصے سے کہتے ہوئے اُسے کچن
میں بھیجنا چاہا.. طرزِ تخاطب سے لگتا تھا کہ ان لوگوں کی اصفہان سے شناسائی
کافی گہری ہے..

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے، آپ سہگل کا چیک اپ کر لیں پھر مجھے اپڈیٹ دے دیجئے گا،اُس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ ڈاکٹر ہیں.."

آئیلین نے سنجیدگی سے کہا،اصفہان کو مخاطب کرنے کے لیے جو الفاظ اُس نے چُنے تھے انہوں نے یونس تو کیا عرفان کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر دی.. یعنی موصوف کو ان کے ٹکر کی بیوی ملی ہے ان دونوں نے سوچا

"ہاں بیٹی میں ڈاکٹر ہی ہوں آپ بیٹھو میں ابھی آتا ہوں.."

اپنی بات کہہ کر وہ اصفہان جس کمرے میں گیا تھا اُس کمرے کی جانب بڑھ گئے..

"آپ سے ایک بات پوچھوں..."

آئیلین کے صوفے پر بیٹھ جانے کے بعد یونس پرجوش ہوتا اُسکے مقابل صوفے پر بیٹھ گیا..

" .. بغیر پوچھے تو آپ کا گزارہ نہیں ہو گا تو آپ پوچھیں "

.. مسکرا کر اجازت دی گئی، آئیلین کو وہ لڑکا اچھا لگا تھا

یہ بھی صحیح کہا آپ نے.. خیر چھوڑیں یہ سب.. مجھے آپ سے پوچھنا تھا "

کہ مس ایسی کیا مجبوری تھی جو آپ نے اصفہان جیسے کھڑوس سے شادی کر

".. لی

آئیلین کا دل چاہا کہ ایک زوردار قہقہہ لگائے اس بات پر مگر ارادہ ترک کر

.. دیا

" تمہیں کس نے کہا کہ وہ کھڑوس ہے؟؟ "

" .. وہ لگتا ہے شکل سے کھڑوس "

.. یونس نے دوبدو جواب دیا

" ... وہ کھڑوس نہیں ہے، نہایت جال ساز اور شاطر انسان ہے "

آئیلین متبسم لہجے میں گویا ہوئی.. یونس جو بغور سامنے بیٹھی نہایت خوبصورت لڑکی کو دیکھ رہا تھا اُس کی باتوں سے اتفاق نہ کر سکا.. آج سے کئی سال قبل اصفہان کے والد نے عرفان صاحب کو انکا ایک چھوٹا سا ہسپتال تعمیر کروا کر دیا تھا اور آج سے چار سال قبل اُسکے ماں پاپ کے انتقال کے بعد اُسے زندگی کی طرف واپس لانے والا اصفہان ہی تھا تو آخر کیسے وہ اُسکے بارے میں اتنی منفی باتیں تسلیم کر لیتا..

نہیں.. یا تو یہ مذاق کر رہیں ہیں یا انہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے... فہان بھائی ایسے نہیں ہو سکتے.. اُس نے سوچا، وہ جتنا بھی چڑا رہتا تھا اُس سے لیکن اپنے محسن کے بارے میں ایسی باتیں ہر گز تسلیم نہیں کر سکتا تھا یونس...

" اچھا آپ دونوں کی شادی محبت کی ہے یا ارینج؟؟ "

ایک اور بھونڈا سوال..

"..زبردستی کی "

آئیلین نے سرسری انداز میں ایک لفظی جواب دیا اور کندھے پر لٹکے بیگ سے اپنا موبائل نکالنے لگی.. جبکہ دوسری طرف یونس کا چہرہ دیکھنے والا تھا، وہ ..آنکھیں پھاڑے آئیلین کو تکنے لگا

السلامُ علیکم !بی اماں مجھے تھوڑی دیر ہو جائے گی.. آپ کھانا کھا لیجیے گا میں " " ..گھر آکر سب بتاتی ہوں اللہ حافظ

بی اماں کو تمام بات بتا کر وہ موبائل بیگ میں رکھ رہی تھی جب کمرے کا ..دروازہ کھلا

فکر کی کوئی بات نہیں ہے.. میں نے گولی نکال دی ہے اور ابھی نیند کا " انجیکشن دیا ہے اُسے تاکہ وہ کچھ دیر آرام کر لے.. بیٹی کام کے سلسلے میں مجھے "..کچھ دیر باہر جانا ہو گا تو کیا آپ یہاں رُک سکتی ہو

..انہوں نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ کر سوال کیا

" جی میں رُک جاؤں گی، آپ مجھے بس اتنا بتا دیں کہ اگر وہ جاگ گیا تو کیا کرنا ہو گا؟؟ "

آئیلین نے عام سے لہجے میں استفسار کیا.. چہرے کے تاثرات دیکھ کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ جس کو گولی لگی ہے وہ اُس کا شوہر ہے..

" ہاں بیٹی میں تمہیں سب بتا دیتا ہوں.. "

اور پھر وہ اُسے سب تفصیل سے بتانے لگے..

UL KHAN WRITES

تیرے سنگ عشق کاری ہے

تیرے سنگ اک خماری ہے

تیرے سنگ چین بھی مجھ کو

تیرے سنگ بے قراری ہے

آئیلین اُس کمرے میں آگئی جہاں اصفہان بنا شرٹ کے تکیوں کے سہارے نیم دراز دواؤں کے زیرِ اثر غنودگی کی حالت میں تھا ..

آئیلین نے عرفان صاحب کی ضروری ہدایات سننے کے درمیان اصفہان کو بغور دیکھا جس کے کسرتی کندھے سے ذرا نیچے بازو پر سفید پٹی بندھی تھی جس کے درمیان میں زخم کے سبب گہرے سرخ رنگ کا نشان آئیلین کو تشویش میں مبتلا کر گیا.. چاہے کچھ بھی تھا لیکن یہ گولی تو اُس نے آئیلین کے حصے کی ہی کھائی تھی اُسے بچانے کے خاطر ، آئیلین اس سب میں برا محسوس کر رہی تھی، کسی غیر اور غیر بھی وہ جس کو دشمن گردان لیا ہو اُسکے احسان تلے اُسے اپنی سانس گھٹتی ہوئی لگی ..

" بیٹی مجھے واپسی میں تھوڑی دیر ہو جائے گی، یونس بھی میرے ساتھ جا رہا ہے تو تم یہاں اکیلی ہو گی.. اس بات سے کوئی مسئلہ تو نہیں تمہیں بیٹی ؟؟ "

ان کا بیٹی کہہ کر مخاطب کرنا آئیلین کو بہت بھلا لگا..

" انکل آپ آرام سے جائیں میں سنبھال لوں گی یہاں سب.. "

آئیلین کو چونکہ ان کی بتائی ہوئی ہدایات آسانی سے سمجھ آگئی تھیں سو وہ مسکرا کر بولی، اتنا کچھ خاص محنت کا کام تھا بھی نہیں یہ..

" چلو ٹھیک ہے، بھوک لگے تو کچن میں کھانا بنا رکھا ہے تم اسے اپنا ہی گھر سمجھنا.. اب میں چلتا ہوں اللہ کی امان میں.. "

آئیلین کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھنے کے بعد وہ کمرے سے نکل گئے..

ہمم!! تو اصفہان سہگل اس وقت تم میرے رحم و کرم پہ ہو.. کاش میں "
" .. تمہاری جان لے کر آزاد ہو سکتی

اصفہان کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے آئیلین نے خود کلامی کی اور کرسی گھسیٹ کر اُسکے بیڈ سے نزدیک رکھتی بیٹھ گئی.. سیاہ مڑی ہوئی پلکوں کے پیچھے طوفانوں کی سی دہشت اور پر اسراری لئے دو کانچ سی سرمئی آنکھیں آباد تھیں.. ستواں پتلی مغرور ناک، سفید بے داغ رنگت، سیاہ گھنے بال اور ہم رنگ داڑھی وہ بلاشبہ مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا.. آئیلین نے بغور اُسے دیکھا اور اس بات پر شکر کیا کہ بیڈ پر پڑی سیاہ ریشمی چادر نے اُسے آدھا ڈھانپے ہوئے تھا ورنہ تو شرٹ کے بغیر اُسے یوں دیکھنا آئیلین کے لیے .. دشوار ہو جاتا

".... تم آخر کیوں کر رہے ہو یہ سب "

نگاہوں کا محور اصفہان کا ورزشیں فولادی سینا تھا، وہ بغور اُسکی گردن میں چمکتی سلور چین کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی ..

یقیناً اس سب کے پیچھے کوئی خاص وجہ ہو گی تبھی تو کاروباری مراسم بڑھانے کے بجائے اُس نے شادی کرنے کو ترجیح دی، بہت سوچنے کے بعد وہ اس نتیجے پہ آئی ..

" تم سے میری نفرت بے بنیاد نہیں .. کیوں میں تم پر بھروسہ نہیں کر پا رہی .. مجھے تم سے کوئی اچھی وائبز نہیں آتیں سہگل .. مانا کہ میرے بابا کو مجھ سے کوئی خاص انسیت نہیں مگر تم سے اس قدر جلدی انکا قائل ہو جانا مجھے سمجھ نہیں آتا .. "

وہ مسلسل اصفہان پر ہی نظریں ٹکائے بیٹھی من گھڑت باتیں سوچ رہی تھی جب وہ گہری نیند میں مبتلا کسمسایا ..

" کچھ چاہیے ؟؟ "

آئیلین نے فوراً اُٹھ کر اُس کے چہرے پر جھکتے ہوئے آہستگی سے استفسار کیا.. اصفہان کی بند پلکوں کے پیچھے تیزی سے چلتی پتلیوں کو دیکھ تشویش نے اُسے آن گھیرا..

"... یہ تو شاید کانپ رہا ہے "

آئیلین نے بے اختیار اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا جو بخار کی تپش سے جل رہا تھا..

"..اُففف تمہیں تو بہت تیز بخار ہے سہگل "

دھیمی آواز میں خود کلامی کرتی ہوئی وہ فوراً اُس کے پاس سے ہٹی اور کمرے سے باہر نکل گئی، کچھ لمحوں بعد جب اندر آئی تو ہاتھ میں ایک درمیانہ سائز کا پیالہ تھا جس میں کچھ کپڑے کی پٹیاں ٹھنڈے پانی میں بھیگی ہوئیں تھیں..

آئیلین اپنے پیر ہیلز کی قید سے آزاد کرتی بیڈ کے دوسرے سرہانے کی جانب سے اصفہان کے برابر میں احتیاط سے بیٹھ گئی اور ٹھنڈے پانی کی پٹی اچھے سے نچوڑنے کے بعد اُس نے نرم ہاتھوں سے اصفہان کے تپتے ہوئے ماتھے پر رکھنے لگی.

گہرے غنودگی کے عالم میں بھی پٹیوں کے باعث ماتھے کی جلد میں سرائیت کرتا سکون بخش احساس اور سونے پہ سہاگہ آئیلین کے نرم ہاتھوں کا دھیرے دھیرے اُس کے سر پر مساج کرنا اصفہان کو آنکھیں وا کرنے پر مجبور کر گیا..

" یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟ "

نینداور سکون کے ملے جلے اثرات کے سبب خمار میں بھیگی ہوئی بے پناہ بھاری آواز آئیلین جو اصفہان کی طرف متوجہ بھی نہیں تھی فوراً نظریں اُسکے چہرے پر مرکوز کر گئی.. غیر ارادی طور پر اس کی ضرورت سے زیادہ بھاری مدھم آواز پر آئیلین کے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی..

" بخار ہو رہا ہے تمہیں منہ بند کر کے لیٹے رہو.. "

آئیلین نے خود پر جمی اُسکی سرخی مائل سرمئی آنکھوں سے نظریں چرائیں اور اُس کے ماتھے پر سے گیلی پٹی اُٹھا کر واپس ٹھنڈے پانی میں بھگو دی.. اس تمام صورتحال میں اصفہان خاموش پڑا نیم وا آنکھوں سے آئیلین کے حسین چہرے کو دیکھے جا رہا تھا..

" کیوں کر رہی ہو یہ سب ؟؟ "

وہ ابھی اُس کے ماتھے پر دوبارہ ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھتی کہ اصفہان نے اپنا وہ بازو جو زخمی نہ تھا اُسے اُٹھاتے ہوئے آئیلین کا ہاتھ ملائمت سے تھام لیا..

..آواز اور دیکھنے کے انداز میں بھی دھیما پن تھا

" تم کیوں میرے سامنے آئے تھے ؟؟ "

اُس کی نرم گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے کے بجائے آئیلین نے اصفہان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے تاثر لہجے میں استفسار کیا..

"...کیونکہ "

اصفہان نے مخمور ہوتی آنکھوں سے آئیلین کے ساحرانہ چہرے کے نقوش اور طلسماتی آنکھیں مطالعہ کیں..

" کیونکہ ؟؟؟ "

اب کی بار لہجے میں بے صبری اور آنکھوں میں استفہام عیاں تھا.. نہ جانے اُس کی بے تابی دیکھ کر اصفہان کو کیا سوجھی اُس نے آئیلین کے نرمی سے تھامے ہاتھ کو زور کا جھٹکا دیا.. وہ اس کے لیے ہر گز تیار نہ تھی سو بے ساختہ اصفہان کے وجود پر جھک آئی..

قربت اس قدر شدید تھی کہ آئیلین اُس کے بنا شرٹ کے وجود سے اُٹھتی تپش سے خود کو جھلستا ہوا محسوس کرنے لگی، دوسری طرف اُس کے جسم سے اٹھتی مدہوش کن مہک اصفہان کے پہلے ہی کشیدہ حواس کو مزید خمار زدہ کرنے لگی..

ان دونوں کے چہرے اس وقت خطرناک حد تک نزدیک تھے کہ ایک کی ستواں ناک دوسرے کی ناک سے مس ہوتی ہوئی، دونوں کی دہکتی سانسیں ایک دوسرے سے الجھانے لگی.. اصفہان کی سرمئی آنکھیں اس تمام

صورتحال سے محظوظ ہوتی آئیلین کی نازنین چشمان پہ جمی تھیں جن پر وہ اگلے ہی لمحے پلکوں کی جھالر گرا گئی..

"..کیونکہ جو میں نے برداشت کیا ممکن تھا کہ تم نہ برداشت کر سکتی "
اصفہان نے مدھم سرگوشی نما لہجے میں کہا، وہ لرزتی پلکوں اور نیم وا آنکھوں کے درمیان سے آئیلین کی بند آنکھوں کا بغور جائزہ لے رہا تھا.. ممکن تھا کہ اصفہان کے ہلتے ہونٹ آئیلین کے ساکن ہونٹوں کو بھی چھونے لگے ہوں اس دوران مگر ایسا اُس نے تو محسوس نہ کیا..

"..اس احسان کا بدلہ ہی چکا رہی ہوں میں "
اصفہان کی گرفت سے اپنا ہاتھ آہستگی سے نکالتے ہوئے آئیلین فوراً سیدھی ہو بیٹھی اور ہاتھ میں تھامی پٹی واپس اصفہان کے ماتھے پر رکھ دی..
"..وہ ہی جواب جس کی مجھے امید تھی "

.. متبسم ہوتا اصفہان آنکھیں موند گیا

" .. کوئی غلط فہمی نہ پال لینا سہگل "

آئیلین نے طنزیہ انداز میں کہا البتہ کچھ لمحوں قبل ہونے والی قربت کے ..اثرات دہکتے رخساروں پہ اب بھی رقم تھے

تمہارا ساتھ مجھے میرے فہم میں رہنے کی اجازت ہی نہیں دے رہا غلط " ".. فہمی تو کجا دور کی بات ہے

ذو معنی بات، پر خمار لہجہ اور آنکھوں میں ٹھہرے گہرے جذبات آئیلین کو ..لگا اُس کا بخار اُس کی ذہنی صلاحیتوں پہ حاوی ہو رہا ہے

".. سہگل مجھے لگ رہا ہے تمہیں ہسپتال چلنا چاہیے "

آئیلین نے فکر مندی سے کہتے ہوئے اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا جواب کافی .. حد تک ٹھنڈا پڑ گیا تھا

"..یہاں تو بخار نہیں ہے ایک منٹ "

وہ جو براہ راست اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھنے کے ہی خلاف تھا آئیلین نے بنا سوچے سمجھے اپنے سرد ہاتھ کی پشت اصفہان کی گردن پر لگادی جس پر لب بھینچتے ہوئے اصفہان نے اپنی آنکھیں واپس بند کر لیں ..

" .. نہیں تمہیں بخار تو نہیں ہے اب "

سکون کا سانس لیتے ہوئے آئیلین اُس سے دور ہوتی پانی سے بھرا پیالہ ہاتھ میں تھامے کمرے سے باہر نکل گئی ..

اصفہان سہگل یہ کیا کر رہے ہو تم .. ہوش میں آؤ .. اُسے محبت پہ اکسانا " "..ہے خود نہیں الجھنا اس جال میں

اُس کی خوشبو دور چلے جانے اور پھر کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر اصفہان نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں اور خالی کمرے کو دیکھتے ہوئے بیڈ پر اٹھ بیٹھا ..

گردن موڑ کر دیکھا تو بازو پر بندھی سفید پٹی ملنے جلنے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی ..

" سیہان کامل تم صبر تو کرو تمہیں تمہاری دوست کی نظروں میں گرا نہ دیا تو میرا نام بدل دینا .. "

بلاوجہ کی مصیبت میں خود کو پھنسے دیکھ اصفہان نے دانت پیس کر سوچا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل فون اٹھاتے ہوئے ظفر کا نمبر ڈائل کیا ..

" داریاء میڈم رات نو بجے تک کراچی پہنچ جائیں گی فل پروٹوکول کے ساتھ ان کا ویلکم کرنا میں کوشش کروں گا رات تک گھر پہنچ جاؤں .. "

اپنی بات مکمل کر کے بنا دوسری طرف موجود شخص کی بات سننے کی زحمت کیۓ اُس نے کال کاٹ دی ..

"کیوں اٹھے ہو تم ؟؟ دماغ ٹھیک ہے تمہارا، دیکھو واپس زخم کھل گیا ہے تمہارا .. "

ہاتھوں میں میڈیسن تھامے جب وہ کمرے میں واپس آئی تو بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑے شخص کی چوڑی مسکیولر سفید پشت، سیاہ ڈریس پینٹ کے اوپر سے نظر آتی بلیک اینڈ وائٹ سی کے کی باکسر دیکھ کر آئیلین نے سٹپٹا کر نگاہیں اصفہان کے بازو پر بندھی پٹی پہ مرکوز کر دیں.. کھڑکیوں کے پردوں سے چھن کر آتی سورج غروب ہوتے دھوپ کی کرنوں کے سبب اُس کا دیومالائی جسم سنہری روشنی میں نہایا ہوا تھا ..

اصفہان آئیلین کی آواز پر موبائل واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھتا استہزاء انداز میں آئبروز اچکاتے ہوئے اُسکی سمت پلٹا.. چلو پشت تک تو ٹھیک تھا اُس نے اپنی

نظروں پر قابو کر لیا مگر اصفہان کے پلٹنے پہ اُس کے پر فیکٹلی ٹونڈ (Per-fectly toned) سکس پیکس پر جوں ہی آئیلین کی نظر پڑی کچھ لمحوں کے لئے وہ پلکیں جھپکنا بھول گئی..

ایسی فیزیک اور باڈی تو اُس نے ٹی وی سیریز اور مووویز میں دیکھی تھی، اصل زندگی میں یوں اس طرح کسی بھرپور مرد اور مرد بھی وہ جس پہ حق ہو اُسکا اپنے مقابل دیکھنا آئیلین کا حلق خشک کر گیا.. اصفہان با آسانی اُسکی آنکھوں کی ساکن پتلیاں اور نیم کھلے ہونٹوں کا کنگ ہونا بھانپ گیا..

وہ اچھی طرح واقف تھا، جانتا تھا کہ آئیلین کی آنکھیں جو دیکھ رہی ہیں وہ پسند بھی کر رہیں ہیں.. اُس کے بوکھلائے گھبرائے تاثرات محسوس کر کے اصفہان کے گداز لبوں کے کنارے فاتحانہ مسکراہٹ میں ڈھلتے چلے گئے، عجیب سرشاری تھی جو رگ و پہ میں اترنے لگی..

"..اتنا چھوٹا سا زخم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا "

گھمبیرتا سے کہتا ہوا وہ اپنی شاہانہ چال چلتا آئیلین کے عین مقابل آ کھڑا ہوا..

اُس کے وجود سے پھوٹتی خوشبو، ایسی خوشبو جس کی درجہ بندی نہیں کر سکتی تھی وہ ..

..پامردی.. تقویت.. تمکنت..التہاب

..اُس کے وجود سے اٹھتی خوشبو بھی اُسکی شخصیت کی عکاسی کر رہی تھی

"...اچھّا "

..آئیلین نے ایک لفظی جواب دیتے ہوئے بمشکل نظروں کا محور تبدیل کیا

"..تمہیں کیا ہوا؟؟ کوئی بھوت دیکھ لیا ہے کیا تم نے "

تمسخر بھرے انداز میں کہتے ہوئے وہ اُس کے مزید نزدیک آیا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی آئیلین کو دو قدم پیچھے ہونا پڑا.. سرمئی آنکھوں میں ٹھہرا استحقاق آئیلین کی دھڑکنیں منتشر کرنے لگا..

" کچھ نہیں ہوا، اب تم ٹھیک ہو تو مجھے گھر جانا چاہیے میرا کام یہیں ختم..."
آئیلین اپنا اعتماد بحال کرنے کے بعد اصفہان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سرد انداز میں گویا ہوئی.. اُس کی یہ ہی ادا اصفہان کی اُس میں بڑھتی دلچسپی کو مزید طول دے رہی تھی..

" اتنی بھی جلدی کیا ہے، اپنے دوست کا مقدمہ نہیں لڑو گی ؟؟ "
متبسم لہجے میں کہتا ہوا وہ آئیلین کے چہرے کو چھوتی ریشمی زلف کو شہادت کی اُنگلی میں لپیٹتے ہوئے اُس کے کان کے پیچھے اڑسا گیا..
" کیا مطلب ہے اس بات کا ؟؟ اور اپنے ہاتھوں کو خود تک رکھو سہگل.. "

تیز لہجے میں کہتی وہ بالوں کی شریر لٹ ایک ادا سے واپس اپنے چہرے پر لے آئی..

" مطلب یہ ہنی کہ ایڈووکیٹ صاحب کے خلاف اقدامِ قتل کا کیس چلانے کا بڑا موڈ ہو رہا ہے میرا.. "

اصفہان نے مسکرا کر کہتے ہوئے واپس اُس کے بالوں کی لٹ کو آئیلین کے کان کے پیچھے کیا مگر اس دفعہ آخر میں اپنی ہتھیلی اُس کے ملائم جبڑے کے نیچے نرمی سے جماتے ہوئے وہ اپنے کھردرے انگوٹھے سے آئیلین کا گال سہلانے لگا.. سردر یلے اُس کے انگوٹھے کے ہر سٹروک کے ساتھ آئیلین کے وجود میں سرائیت کرنے لگے..

" تم ایسا نہیں کرو گے... "

آئیلین نے خونخوار نظروں سے اصفہان کو گھورتے ہوئے اُس کا ہاتھ دور جھٹکا بغیر اُس بات کی فکر کیے کا یہ والا بازو زخمی تھا اُس کا.. بے اختیار درد کی شدید لہر اصفہان کے بازو میں اُٹھی جس پر زبردستی مسکراتے ہوئے اُس نے لب بھینچ لئے..

" اور ایسا میں کیوں نہیں کروں گا؟؟ "

آئیلین کا چہرہ نظروں کے حصار میں لیے سنجیدگی سے سوال کیا گیا..

" کیونکہ میں کہہ رہی ہوں... "

آئیلین کی جانب سے دوبدو جواب آیا..

" اچھّا ایک شرط پر ایسا نہیں کروں گا.. "

کچھ سوچ کر چند لمحوں بعد وہ بولا..

" کیا... "

..آئیلین سینے پر بازو لپیٹے اُس کے منہ کھولنے کی منتظر تھی

"..آج کا پورا دن تم میرے ساتھ گزارو گی "

اصفہان مسکرا کر کہتے ہوئے گہری نظروں سے آئیلین کے چہرے کے

..بدلتے رنگوں کا جائزہ لینے لگا

"...سوچنا بھی نہیں "

اُسکی آفر کو کچھ اور ہی سمجھ کر آئیلین نے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی فضا

..میں اُٹھاتے ہوئے اُسے وارن کیا

بے فکر رہو فی الحال اس سب کا موڈ نہیں، آج کا دن میں چاہتا ہوں تم "

"...میری فیملی کے ساتھ گزارو

اصفہان نے اُسکی آنکھوں میں ٹھہرے پیغام کا مطلب سمجھتے ہوئے مذاق

اڑانے والے انداز میں کہا لیکن اُس کے لہجے میں تیرتے استحقاق نے آئیلین

..کا پور پور جھلسا دیا

" یہ بھی ناممکن ہے ہماری شادی میں کوئی حقیقت نہیں جو میں تمہاری فیملی سے ملتی پھروں.. "

آئیلین کو اپنی سوچ پہ اندر ہی اندر شرمندگی ہوئی اگرچہ اس کا اظہار نہ ہونے دیا اُس نے مقابل پر..

" سیہان کا کیریر، اُسکی عزت اور مرتبہ بچانے کے لیے تمہیں یہ سب تو کرنا ہی ہوگا ورنہ اُس کی پیسٹل سے نکلی گولی عدالت میں پیش کر کے ایڈووکیٹ کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے غیر معینہ مدت کے لئے پہنچا دوں گا میں.. "

اصفہان نے کندھے اچکاتے ہوئے عام سے لہجے میں کافی تگڑی دھمکی دی..

" اگر میں نے تمہاری بات نہ مانی تو کیا واقعی... "

بے بسی سے اصفہان کے وجیہہ چہرے کو دیکھتے ہوئے آئیلین سے پورا جملہ

...پورا نہ ہو سکا

" ...ہاں واقعی جو کہا ہے وہ کروں گا "

..اصفہان اس کے تاثرات خاطر میں لیے بغیر پر سکون انداز میں بولا

افففف سیہان... افففف... کاش تمہارے بجائے میں نے اس پر گولی چلائی "

" ..ہوتی تو یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی مجھے

آئیلین نے دانت پیس کر سیہان کی غلطی یاد کی..اُس ہی کی وجہ سے تو یہ سب سہہ رہی تھی وہ، ورنہ عام حالات میں یوں ہی مرتا چھوڑ کر چلی جاتی وہ اُسے..خالص، کسی بھی قسم کی ملاوٹ سے پاک نفرت کرنے لگی تھی وہ

..اصفہان سہگل سے

"..اوکے "

بالآخر اُسے اصفہان کا کہا ماننا پڑا..

"ٹھیک ہے ابھی میں تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کر دیتا ہوں رات میں

ریڈی رہنا تقریباً آٹھ بجے تمہیں پک کروں گا.. "

آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا اُس نے ہاتھ بڑھا کر آئیلین کا گال نرمی

سے تھپکا اور واش روم کی جانب مڑ گیا..

"عجیب بے حس انسان ہے، اتنا خون ضائع کروا کے بیٹھا ہے لیکن اسے اپنی

بھی کوئی فکر نہیں.. " دعوتوں کی سوجھ رہی اس عجیب شخص کو

اصفہان کی پشت گھورتے ہوئے اُس نے مٹھیاں بھینچ کر سوچا اور کمرے سے

باہر نکل گئی.. اب دوستی کی وجہ سے یہ ناخوشگوار مرحلہ بھی طے کرنا تھا

اُسے..

UL KHAN WRITES

داریاءاپنے ساتھ تمام رونقیں، تمام رنگ کراچی واپس لے گئی تھی جو آریس کا وہاں اسٹے اکتاہٹ بھرا بنا گئی، اُس کا دل چاہ رہا تھا کہ یہ ٹرپ کینسل کر کے واپس کراچی چلا جائے جہاں کم از کم وہ سامنے نہ صحیح لیکن ایک شہر میں تو ہو..

"..کیا مصیبت ہے "
رات کے تقریباً نو بجے وہ ٹیریس میں کھڑا سامنے نظر آتی تاحدِ نگاہ تاریکی کو گھور رہا تھا جب اکتا کر اُس نے اپنا پیر پوری قوت سے ریلنگ پہ دے مارا.. وہ یہاں تفریح نہیں بلکہ ایک خاص مقصد کے تحت آیا تھا لیکن یہاں آکر کسی کے وجود، شرارتوں، معصوم چہرے اور دلکش سراپے کی ایسی عادت لگی کہ..اب جب وہ چلی گئی تو سب کچھ برا لگ رہا تھا اُسے

".. کہاں دل لگا بیٹھے ہو تم خانزادہ "

ماتھے پر بکھرے گھنے بھورے بالوں میں اضطراب کے زیرِ اثر انگلیاں چلتے ہوئے اُس نے ہاتھ میں تھامے موبائل پر اینارہ کا نمبر ڈائل کیا ..

"..اس کا نمبر کیوں بند جا رہا؟؟ میسج کا جواب بھی نہیں دیا ہے "

موبائل فون کان سے ہٹاتے ہوئے اُس نے تشویش کا اظہار کیا اور واجد کا نمبر ڈائل کرنے لگا کہ جب نیچے ہوٹل کی لابی میں بھاری قدموں کی چاپ اور پھر دبی آواز میں نسوانی چیخیں سنائی دینے لگی ..

آریس نے اگلے ہی لمحے اپنا موبائل فون آف کر کے نیلی جیکیٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور پیچھے جینس میں اڑسی اپنی گلوک نائنٹین پیسٹل نکال کر احتیاط سے ہاتھ میں لیتا ارد گرد کا جائزہ ہوشیاری سے لیتے ہوئے وہ ٹیریس سے نکل کر ہوٹل کی سنسان راہداری میں نکل آیا ..

پورا دن تفریح اور تھکا دینے والی ایکٹیویٹز کے بعد تمام سٹوڈنٹس اپنے اپنے کمروں میں جا سوئے تھے تبھی تنہا راہداری میں ذرا سی آواز بھی بے پناہ گونجتی.. آگے بڑھتا آریس ہر ایک قدم پھونک کر اٹھا رہا تھا تاکہ نیچے جو کوئی بھی ہے اُسکی موجودگی سے لاعلم رہے..

راہداری عبور کر کے جوں ہی وہ نیچے جانے والی سیڑھیوں کی سمت آیا اور ریلنگ پر جھک کر نیچے دیکھا تو اُسے زینے کے بالکل کنارے پر سرخ آنچل غائب ہوتا نظر آیا..

" کچھ خواہشیں کافی جلدی پوری ہو جاتی ہیں.. کاش اس کے علاوہ بھی کچھ اور مانگ لیتا اللہ سے.."

اپنے مشن کی تکمیل نزدیک آتے محسوس کر کے وہ ہولے سے مسکرایا اور سر جھٹک کر گن سامنے کی جانب تانتا سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا.. جس سفر

کے ختم ہونے کی چاہ تھی اُسے وہ عنقریب ایک اچھے نوٹ پر ختم ہونے والا تھا ..

وہ نیچے آیا تو دیکھا کہ دو نقاب پوش لمبے چوڑے مرد تین لڑکیوں کو گلاس وال کے دوسری جانب گھسیٹ رہے تھے، وہ چاہتا تو اُس ہی لمحے ان میں سے کسی ایک کو مار کر لڑکیوں کو بآسانی بازیاب کروالیتا لیکن اس طرح وہ اُس پورے نیٹورک کی تمام معلومات حاصل کرنے میں ناکام رہتا ..

" .. لڑکیوں کو چھوڑ دو ورنہ میں گولی چلادوں گا "

جلدی جلدی ان تمام لڑکیوں کے بندھے ہوئے بازو بے دردی سے گھسیٹتے ہوئے ان دونوں مردوں نے انہیں ہوٹل سے باہر دھکیلا ابھی وہ گلاس وال کی جانب اُسے بند کرنے پلٹے ہی تھے کہ جب آریس کی بھاری خون آشام آواز خاموش فضا میں گونجی ..

آریس کو خود سے کچھ دور گن تھامے کھڑا دیکھ ان دونوں اشخاص کا دم نکل گیا اور وہ گلاس ڈور بند کرنے کی زحمت کئے بنا فوراً ریلنگ سے نیچے کود ے جہاں ان کی وین کھڑی تھی تا کہ لڑکیوں کو وین میں ڈال کر بیچنے کے لئے اڈے پر پہنچا دیا جائے..

وہ ان نکمے مجرموں کی سائیکی سے بخوبی واقف تھا سو دونوں آدمیوں میں سے ایک کے ریلنگ پر جمے ہاتھ کا نشانہ لیتے ہوئے گولی چلائی جو عین اُس آدمی کے ہاتھ میں پیوست ہو گی.. خون کی دھار کے ساتھ اُس آدمی کی قربناک چیخ کی آواز آئی جس کے بعد وہ زخمی ہاتھ کی گرفت ریلنگ پر برقرار نہ رکھ سکا اور زمین بوس ہو گیا..

"...بھائی مجھے معاف کریو میں تو چلا "

دوسرا نقاب پوش اپنے ساتھی کو زمین پر پڑا تکلیف سے کراہتا دیکھ پیچھے وین کا دروازہ کھولتے ہوئے تینوں لڑکیوں کو بے دردی سے اندر دھکیل کر وین کا دروازہ بند کرنے کے بعد ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی..

ریلنگ سے نیچے کودتے آریس نے زمین پر پڑے نقاب پوش کو حقارت سے دیکھا اور جلدی سے وین کے ٹائروں کا نشانہ لیا..
ایک...دو... تین...
ٹائر پھٹنے کی بلند آواز کے ساتھ گاڑی سڑک پر کچھ دور پھسلتی چلی گئی اور کچھ دیر بعد جھٹکے سے رک گئی، آریس بنا ایک لمحے کی بھی دیری کئے فوراً تیز قدم اٹھاتا گاڑی کی طرف پیش رفت کر گیا..

"اتنی بھی کیا جلدی ہے دوست..."

وین ڈرائیو کرتا نقاب پوش صورتحال سمجھتے ہی بھاگنے کے لیے پر تول رہا تھا کہ آریس نے وین کا دروازہ کھولا اور گریبان سے پکڑ کر اُسے باہر نکالا.. پوری قوت سے گن کا پچھلا حصہ اُس کی کنپٹی پر رسید کیا جس کے باعث وہ اگلے ہی پل بے سدھ ہوتا نیچے گر پڑا تھا..

" آپ لوگ ٹھیک ہیں؟؟ "

اُس نے فوراً وین کے اندر کی لائٹ روشن کی تاکہ لڑکیوں کی خیریت معلوم کر سکے، وہ تینوں لڑکیاں چونکہ ٹرپ پر آنے والی سٹوڈنٹس میں سے ہی تھیں سو سامنے کھڑے اپنے پروفیسر کو دیکھ کر انہوں نے سکون کا سانس لیتے ہوئے سر اثبات میں ہلا کر اُسے اپنی خیریت کی یقین دہانی کروائی..

ہوٹل کے باہر ہوتے شوروغل کو سن کر کمروں میں سوتے سٹوڈنٹس باہر نکل آئے جہاں کا منظر انہیں حیران کر گیا تھا..

"..آپ تینوں اس وقت باہر کر کیا رہیں تھیں "

ان کے رسیوں سے بندھے ہاتھ کھولنے کے درمیان آریس نے ان تینوں کو غصے سے دیکھ کر سوال کیا..

"... سر ہم رات میں ایڈونچر کرنے نکلیں تھیں "

وہ آگے بھی کچھ کہتی کہ آریس انہیں وین سے باہر نکلنے کا اشارہ دیتا گھورنے لگا..

"..اور یہاں آپ کے ساتھ ہی بہت بڑا ایڈونچر ہو جاتا "

آریس نے آنکھیں گھما کر طنزیہ لہجے میں کہا..اُسے غصے سے زیادہ کوفت ہو رہی تھی ان لڑکیوں کی حدڈرہمی پر..

" بیٹے آپ لوگ سمجھتے کیوں نہیں ہو، جب آپ کو رات میں باہر نکلنے سے منع کیا تھا تو یقیناً اُس کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد تھا لیکن آج کل کے بچوں کو تو بڑوں کی نفی کر کے ہی سکون حاصل ہوتا ہے.. "

آریس نے ان لڑکیوں کے جھکے سر اور ندامت میں ڈوبی آنکھیں تاسف سے دیکھ کر کہا..

" سوری سر.. ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ ایسا ہو جائے گا... "

ان میں سے ایک شرمسار لہجے میں گویا ہوئی..

" مسٹر خانزادہ یہاں کیا ہوا ہے؟؟ "

ان کے ساتھ ٹرپ پر آئے پروفیسر جن کی ڈیوٹی تھی کہ رات میں سونے سے پہلے ہر ایک سٹوڈینٹ کی موجودگی اُسکے روم میں چیک کریں وہ نیند سے بوجھل آواز لئے آریس کی سمت دوڑتے ہوئے آئے..

" .. لوگوں کی نااہلی کا انجام ہوتے ہوتے رہ گیا ہے "

آریس نے قہر برساتی نظروں سے انہیں گھورا جس پر وہ سٹپٹا کر اُسکے راستے

.. سے ہٹے

" گاڑیاں تیار کروائیں ہم ابھی ہی اسلام آباد کے لیے نکلیں گے جہاں سے

".. کراچی جانا ہے آج ہی

نخوت سے حکم سادر کرتا وہ لابی میں چلا آیا جہاں تمام سٹوڈنٹس سانس روکے

کھڑے اُس کے ہاتھ میں موجود سیاہ گن کو آنکھیں پھیلائے دیکھ رہے

.. تھے

" .. آپ سب اپنا سامان سمیٹیے اور جانے کی تیاریاں کریں "

ان سب کی آنکھوں میں ٹھہرے خوف کو بھانپ کر وہ گن فوراً اپنی جیکیٹ

.. پیچھے سے اُٹھاتا جینس میں اڑسا گیا

" کیوں اب کیا ہوا ہے ؟؟ "

خاموش فضا میں بلال کی سپاٹ آواز گونجی.. وہاں سے نکلتا آریس بلال کی

.. آواز پر فوراً اُس کی سمت پلٹا

" اگر آپ میل سٹوڈینٹ ہونے کی حیثیت سے نا صحیح ایک عام مرد ہونے

کی حیثیت سے کلاس میں موجود گرلز کی حفاظت اپنا فرض سمجھتے تو یقیناً آپ

" .. کو پتا ہوتا کہ کیا ہوا ہے یہاں

شعلے اگلتی بھوری آنکھیں بلال کے سرخ چہرے پر جمائے وہ ہر ایک لفظ چبا

.. چبا کہ ادا کرتا بلال کی سبکی کرنے کے بعد وہاں سے نکلتا چلا گیا

" .. دیکھتا ہوں آخر اور کب تک ہیرو بنتے رہو گے تم مڈل کلاس پروفیسر "

فون پر بات کرتے آریس کی کشادہ پشت کو گھورتے ہوئے وہ منہ ہی منہ میں

.. بڑبڑایا اور وہاں سے نکل گیا، کراچی میں ایک نئی مصیبت اُس کی منتظر تھی

بی اماں کئی بار ڈرائینگ روم میں داخل ہوئیں اور ہر بار سیہان کی دگرگوں حالات دیکھ کر دل مسوس کے بنا کچھ کہے واپس پلٹ جاتیں، وہ پچھلے پانچ گھنٹوں سے آئیلین کے گھر میں موجود اُس کے ڈرائینگ روم کی گلاس وال کے عین سامنے رکھے صوفے پر بیٹھا اُسکا منتظر تھا ..

اس انتظار میں نہ جانے کتنی سگریٹوں کو جلا کر راکھ کر چکا تھا وہ، چند دنوں میں ہی وہ چین اسموکر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک حرام لت میں بھی پڑ گیا.. جس کا اقرار ہوش و حواس اور دن کی روشنی میں وہ خود سے بھی نہیں کرنا چاہتا تھا ..

ابھی انگوٹھے اور انگلی کے درمیان جلتے شعلے کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے منہ میں بھرا سرمئی دھواں پہلے ہی گھٹن زدہ ماحول میں تبخیر کرتے ایک اور سگریٹ نکالنے والا تھا جب گھر کا مین گیٹ کھلتا نظر آیا اُسے ..

سگریٹ پینے کا ارادہ قصداً ترک کرتا وہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور باہر کی جانب بڑھا جہاں وہ چہرے پہ چھائی تھکاوٹ کو چھپانے کی سعی کرتی سیہان کو دیکھ کر زبردستی مسکرائی ..

" کیا مر گیا وہ ؟؟ "

سیہان نے آئیلین کے نزدیک پہنچتے ہی پرامید نظروں سے اُسکے تھکن سے چور چہرے کو دیکھا ..

" .. اُس جیسے لوگ اتنی آسانی سے نہیں مرتے "

آئیلین نے نفرت سے کہا اور آگے بڑھ گئی، اصل میں تو وہ سیہان سے بھی کترا رہی تھی اُس کے دیکھنے کا بدلتا انداز، اصفہان کی جان لینے کی چاہ جو باتیں اُسے باور کروا رہا تھا وہ ایسا سوچنے کی بھی جسارت نہیں کرنا چاہتی تھی.. اپنے بھائیوں جیسے دوست، زندگی میں واحد مخلص ساتھ کو وہ منفی سوچ کی نظر نہ کر سکی مگر جس حقیقت کو ماننے سے آئیلین انکاری تھی وہ ہی حقیقت ناسور کی صورت اُسے جھنجھوڑ کر رکھ دینے والی تھی عنقریب..

" لینہ... کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ کچھ کیا ہے اُس نے تمہارے ساتھ؟؟ "

سیہان اُس کا بازو پکڑ کر اُسے آگے بڑھنے سے روکا..

" مجھے نہیں.. مجھے کچھ نہیں ہوا.. تم مجھے بتاؤ تمہیں کیا ہوا ہے ہاں؟؟ "

اصفہان کی باتوں، سیہان کے لیے منفی خیالات اور اُس کو بچانے کی تگ و دو نے اُس لڑکی کے حواسوں کو پہلے ہی جھنجھوڑے رکھا تھا کہ بالآخر وہ سیہان

کے انداز پہ پھٹ ہی پڑی.. اُس کے وجود سے اُٹھتی سگریٹ کی تیز مہک الگ
..آئیلین کا دماغ خراب کر رہی تھی

تم پہلے تو اتنی اسموکنگ نہیں کرتے تھے، حلیہ دیکھو ذرہ اپنا کسی تھرڈ کلاس "
"..فلم کے دو نمبر عاشقوں والی حالت کیوں بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی
آئیلین ہذیانی کیفیت میں مبتلا تلخ حقائق اُس کے سامنے رکھتی گئی جو لب
بھینچے خاموش کھڑا اُسے سن رہا تھا کہ کچھ کہہ تو سکتا نہیں تھا بی اماں کے میسجز
کے بعد اُس نے اپنی زبان پر قفل لگا لئے مگر دل تو مجبور تھا سو وہ آئیلین کے
..نام پر خاموشی سے دھڑکتا رہا

"...یہ دیکھو"
..آئیلین سیہان کو خاموش دیکھ کر مزید تپ گئی

"..کیا بکواس ہے یہ"

سیہان نے طیش میں آکر اپنے سامنے جڑے اُس کے دونوں ہاتھ تھامے
.. جنہیں آئیلین نے جھنجھلا کر دور کر دیا خود سے

بکواس نہیں ہے یہ.. میں ہاتھ جوڑ رہی ہوں تمہارے سامنے.. میری "
جان چھوڑ دو.. جینے دو مجھے.. اپنا ساتھ میرے لئے اس دنیا کے دوسرے
".. تمام رشتوں کی طرح قفس زدہ اور بوجھ نہ بناؤ
.. اشکبار سرخ ہوتی گھائل آنکھیں سیہان کا رہا سہا سکون بھی غارت کر گئیں

"..اوکے اب سے نہ کوئی سوال، نہ ہی کوئی شکوہ "
آئیلین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس نے بے تاثر لہجے میں دھیمی
.. سرگوشی کی اور لمبے ڈگ بڑھتا مین گیٹ کی سمت چل دیا
" ...س "

آئیلین اُسے پکارنا چاہتی تھی، بتانا چاہتی تھی کہ جو خدشات اُس کے ذہن و قلب میں پل رہے وہ زندہ در گور کر دیں گے اُسے مگر ابھی اس سب سے زیادہ ضروری کچھ اور تھا اور وہ تھا اصفہان سہگل کے ساتھ وقت بتانا جو مر کے بھی وہ نہ کرتی لیکن ایک بار پھر سیہان کی دوستی اُس کے پیروں کی زنجیر بنی..

نم آنکھیں لئے سیہان کے دراز قامت وجود کو لوہے کے سیاہ دروازے میں غائب ہوتے دیکھ اُس نے قرب سے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا، امتحان تھے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے.. یہ دنیا ایک زندان بنتی جا رہی تھی اُس کے لئے..

UL KHAN WRITES

آئیلین کو گھر چھوڑتے وقت سفر کے دوران مکمل خاموشی رہی، اصفہان نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے کئی بار اُسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تاکہ جانچ سکے اُس کی ذہنی حالت مگر آئیلین کے ایک دوسرے میں سختی سے پیوست ہونٹ اور سپاٹ تاثرات بھانپ کر وہ کچھ خاص اخذ نہ کر سکا.. چونکہ وہ خود بھی رات میں اپنی بہن کی جانب سے آنے والے ردعمل کے بارے میں مہوِ سوچ تھا تبھی خاموشی دونوں طرف سے برقرار رہی..

دونوں ساتھ ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے ساتھ نہ تھا البتہ اپنی اپنی سوچوں اور خدشات کی دنیا میں غرق ایک دوسرے سے کوسوں دور..

" I'll be there at 8 pm sharp.."

مقرار منزل پہ گاڑی ایک جھٹکے سے رُکی جس نے آئیلین کے تخیل کا تسلسل توڑا، اصفہان کی بھاری آواز وہ سن چکی تھی لیکن جواب دینے کا ارادہ ترک کرتی وہ ہونٹوں پہ ہنوز قفل لگائے گاڑی سے باہر نکل آئی.. سٹیرنگ وہیل پر ہاتھ رکھے آئیلین کو خود سے دور جاتے تکتا رہا..

آئیلین کے پیچھے لوہے کا دروازہ بند ہو جانے کے ساتھ ہی اُس نے گاڑی اسٹارٹ کی جس کے بعد سیاہ رینج روور برق رفتاری سے کسی بیسٹ کی طرح سڑک پر نظر آتی تمام گاڑیوں سے منفرد آگے دوڑ رہی تھی..

کچھ دیر کی رش ڈرائیونگ کے بعد اصفہان کی چمچاتی گاڑی تین منزلہ پرائیویٹ ہاسپٹل کے سامنے آرُکی.. گاڑی ان لاک کرتا وہ تیزی سے باہر نکلا اور ہسپتال کی اندرونی جانب بڑھ گیا اُس کے پاس صرف تین گھنٹے تھے جن

میں اُسے خون چڑھوانے کے بعد کسی بھی مشہور ہوٹل میں تین لوگوں کی ڈنر ٹیبل کی ریزرویشن کروانی تھی اور خود بھی تیار ہونا تھا..

" تم یہاں کیوں آئے ؟؟ تمہاری بیوی کو میں نے پٹی چینج کرنے کا طریقہ کار بتادیا تھا.. "

جوں ہی اُس نے راہداری میں قدم رکھا سامنے سے آتے عرفان صاحب اُسے دیکھ کر فوراً ہی اُس کے نزدیک چلے آئے..

" وہ کوئی عام عورت نہیں ہے عرفان انکل جو روایتی بیویوں کی طرح میری پٹیاں بدلتی.. آپ جلدی میرے ساتھ چلیں مجھے steroidal injection دیں، زخم کی ڈریسنگ کریں اور بلڈ ٹرانسفیوز کر دیں.. جلدی بس ایک گھنٹہ ہے آپ کے پاس.. "

اعجلت میں کہتا ہوا وہ تیزی سے ان کے ہمراہ خالی آپریشن تھیٹر کی سمت بڑھا

.. جہاں اکثر آنا جانا لگا رہتا تھا اُس کا

ایک گھنٹہ تو کافی کم ہے فہان اتنے میں تو مشین ٹھیک نہیں ہوتی پھر تم تو "

" ... مشین نما انسان ہو

عرفان انکل نے تشویش سے اُس کا زردی مائل چہرہ دیکھا جسے دیکھ کر واقعی

.. کہا جا سکتا تھا کہ سرخ سپید رنگت والے اس شخص کو خون کی کمی ہو گئی ہے

" .. مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے آپ کر لیں گے "

مدھم آواز میں کہتا وہ شرٹ کے بٹن کھولنے لگا جسے اتار کر اسٹینڈ پر رکھتے

ہوئے وہ موبائل فون پر کسی کا نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگائے آرام دہ

انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا .. عرفان صاحب نے نا سمجھی سے سامنے بنا شرٹ

کے لیئے جوان مرد کو دیکھا جسے وہ اپنے بیٹے کی طرح چاہتے تھے اور جس کی حرکتیں اکثران کے سر کے اوپر سے گزر جایا کرتیں ..

UL KHAN WRITES

" کس کے لیے کام کرتے ہو تم ؟؟؟ "

ناران سے ساتھ آئے اپنے دونوں مہمانوں کی ٹارچر سیل میں اچھے سے خاطر تواضع کرتے ہوئے اُس نے دونوں میں سے ایک آدھ مرے وجود کے پیٹ پر رکھ کر ٹھوکر ماری ..

" صا... صاحب... تمہیں سوہنے رب کا واسطہ صاحب معاف کر دو.. اللہ ہماری توبہ کہ دوبارہ پیسے کے خاطر ایسا گندا کام کیا.. "

زنجیروں میں جکڑا فضا میں الٹا لہراتا وجود درد کی ٹیسوں کے درمیان حلق پھاڑ

کر چیخا ..

" کون دے رہا تھا تمہیں پیسے ؟؟ "

وہ الٹے لٹکے شخص کے پاس چلا آیا پہلے والے کو چھوڑ کر جس کی دونوں

کلائیاں اور پنڈلیاں زنجیروں میں لپٹیں، اُس کا وجود فضا میں X کی صورت

اختیار کر چکا تھا ..

" خدا کی قسم ہمیں نہیں معلوم ... "

الٹا لٹکا شخص تکلیف دہ آواز میں ایک بار پھر بولا ..

" جھوٹی قسم کھاتے ہو ... "

آریس نے پوری قوت سے سیاہ دستانے میں مقید ہاتھ کا مکّہ اُس کے منہ پر

رسید کیا نتیجتاً اُس کے دو دانت ٹوٹ کر زمین پر گرنے کی آواز آئی سیدھے

بندھے ساتھی نے الٹے لٹکے اپنے ساتھی کے منہ کو دہشت ناک نظروں سے دیکھا جہاں سے خون فوارے کی صورت تپک رہا تھا..

"..صاب... صا... ب... میں بتاتا ہوں "

دوسرا جو بولنے کی پوزیشن میں تھا فوراً چلایا.. آریس دانت پیس کر خونخوار نظروں سے اُس بولنے کا اشارہ کرتا لکڑی کی کرسی سامنے گھسیٹ کر ان دونوں کے درمیان ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا..

سرمئی ورزشی وجود سے چپکی ٹی شرٹ جم کرنے کے باعث اُس کے خوبصورتی سے تراشے سکس پیکس کو نمایاں کر رہی تھی.. یونیورسٹی میں پڑھانے والا معصوم سیدھے سادھے پروفیسر کی جگہ ایک سفاک بے رحم جلاد نے لی ہوئی تھی جو اپنی آگ اگلتی بھوری آنکھوں سے مقابل کو راکھ کر دینا جانتا ہو..

"صاحب... وہ وہاں گھومنے جو بچے آئے تھے ان میں سے ایک لڑکے نے ہمیں کال کیا تھا شاید صاحب.. ہم تو سیاحی مقامات پر گھومنے والے عام سے چور ہیں جو چلتے پھرتے لوگوں کے بٹوے چرا لیتے ہیں گزر بسر کرنے کے لیے.. تبھی ایک ساتھ ایک رات میں دو لاکھ کی آفر سن کر ہم پاگل ہو گئے... صاحب... ہم نے لالچ کر لی.. "

وہ آریس کا چٹانوں کی سی سختی لئے سرد سپاٹ چہرہ دیکھ کر رونے لگا جبکہ دوسرے والے کی حالت مرنے کے قریب تھی..

" اُس لڑکے کی شکل صورت بتا سکتے ہو؟؟ دیکھنے میں کیسا تھا وہ؟؟ "

آریس کرسی دھکیل کر یکدم کھڑا ہوا اور الٹے لٹکے وجود کو کھول کر زمین پر لٹا دیا.. وہ جانتا تھا کہ یہ شخص ابھی مرا نہیں ہے..

نہیں صاحب... اُس نے کال پر بات کی تھی ہم سے.. ہم آواز سن کر بتا "
" .. سکتے ہیں کہ کون تھا وہ
.. آریس نے سر اثبات میں ہلایا اور ٹارچر سیل کے بیرونی جانب بڑھ گیا

ان دونوں کو ان کے جرم کے حساب سے سزا دو اور چوبیس گھنٹوں کے "
دوران ان کے موبائل فون پر آنے والی تمام کالز مجھے فارورڈ کر وائس کلپز
"... کے ساتھ
تحکم بھرے لہجے میں حکم صادر کرتا وہ سیاہ خون آلود دستانے اتار کر مودب
انداز میں سر جھکائے کھڑے حوالدار کے ہاتھ میں تھماتا مضبوط قدم اٹھاتے
.. ہوئے سیل سے منسلک اپنے انڈر گراونڈ آفس میں چلا آیا

ایک گھنٹے بعد اس ہی آفس میں میٹنگ ہونی تھی تاکہ آگے کا لائحہ عمل تیار کر
سکیں جس کے بعد فوراً سے پیشتر وہ گھر کے لئے نکل جاتا تاکہ اپنی بلی سے مل

سکے.. ہر سال اتنے مشنز اور کیسز کی وجہ سے آؤٹ آف سٹی جانے کے
.. باوجود بھی ہر بار وہ ایناره کو یوں ہی یاد کیا کرتا تھا

UL KHAN WRITES

Oh, darling, all of the city lights
Never shine as bright as your eyes

ٹھیک آٹھ بجے وہ ایک بار پھر آئیلین کے گھر کے باہر موجود تھا، گاڑی کا
ہارن بجانے کے بجائے اُس نے آئیلین کے نمبر پر کال کرنے پر اتفاق کیا..
.. پہلی بیل پر ہی اُس نے کال منقطع کر دی گویا فون ہاتھ میں لے کر بیٹھی ہو

اصفہان نے مسکرا کر کلائی میں بندھی سلور رولیکس کو دیکھا جس کی سوئیاں اب بھی آٹھ ہی

کے ہندسے پہ ٹکیں تھیں سو وہ سیدھا ہوتا ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ سٹیرنگ وہیل پر رکھتا ونڈ سکرین سے باہر کا منظر دیکھنے لگا.. گاڑی میں بجتی موسیقی کی دھن ہلکی کرتے ہوئے اُس نے گردن موڑی تو بے اختیار نگاہیں گھر سے نکلتی آئیلین پر جا ٹھہریں اور پلٹنا ہی بھول گئیں..

ڈیور (Dior) کے حسین پیسٹل پنک لانگ پینسل ڈریس میں ملبوس نازک کندھے ہم رنگ شیمری کیپ سے ڈھکے ہوئے تھے سیاہ لمبی ریشمی زلفیں پتلی کمر پر ترتیب سے بکھری اور کچھ نے نازنین چہرے کا دونوں اطراف سے احاطہ کیا ہوا تھا.. صراحی دار مرمریں گردن میں وہ ہی مخصوص گولڈ کا چین اینڈ لاکٹ جبکہ ہونٹوں پہ آج مارون لپ سٹک کی جگہ نیوڈ شیڈ نے لی ہوئی تھی..

اصفہان نے غیر ارادی طور پر اُسے دیکھا تھا اُسے ہر گز اندازہ نہ تھا کہ نظر ایک بار اُس او ور اُٹھی تو پلٹنا بھول جائے گی.. پنک ہائی ہیلز میں مقید دودھیا پیر اعتماد بھری چال چلتے اُسکی سمت پیش رفت کر رہے تھے.. آئیلین کا آگے بڑھتا ہر ایک قدم اُس کی دھڑکنیں منتشر کرنے لگا ..

" Damn it.."

بمشکل نظریں اُس پر سے ہٹا کر گاڑی کا میڈیم سپیڈ پر چلتا اے سی اُس نے ہاتھ بڑھا کر مزید تیز کر دیا حالانکہ اس کی ضرورت کوئی خاص نہ تھی ..

" پتا نہیں کیا ضرورت تھی اتنی تیاری کی بی اماں بھی ناں.. اب انہیں کون بتائے کہ اصل شادی جیسا اُس میں کچھ نہیں.. "

جھنجھلا کر اپنے ڈریس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے اصفہان کی کار کے نزدیک پہنچ کر لاک پر ہاتھ رکھا دروازہ ہلکے ساد باؤ دینے کے ساتھ کھل گیا ..

لمحے کے ہزارویں حصے میں اُس کی نظر اصفہان پر پڑی اور یہ ہی لمحہ تھا کہ جب دروازہ کھلنے پر اصفہان نے بھی ایک بار پھر اُس کی جانب دیکھا.. صفائی سے لگے ائی لائنر سے سجی سحر انگیز بنفشی آنکھیں اصفہان کا رہا سہا سکون بھی برباد کر گئیں ..

دوسری طرف آئیلین بھی ششدر کھڑی تھی اصفہان کی تیاری دیکھ کر.. مڈ نائٹ بلیو کلر کے مہنگے ترین آرمانی کے ٹو پیس میں ملبوس جس کی زینت ہم رنگ بے شکن ڈریس شرٹ اور سیاہ ٹائے بنی تھی.. ٹائے پر لگی سلور ٹائے پن سے لے کر ٹیسٹیمونی کے بھورے پیش قیمتی بوٹز اور شرٹ کی آستینوں

پر لگے ڈائمنڈ کے کف لنکس، ہر ایک چیز بہترین، حاکمیت اور تکبر کی اعلیٰ ترین مثال تھی..

" Good evening.."

خشک حلق تر کرتے ہوئے اُس نے اصفہان پر سے نظریں ہٹائیں اور سرد لہجے میں کہتی پسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی.. اصفہان جو یک تک اُسے دیکھ رہا تھا دروازہ بند ہونے کی آواز پر چونک کر سیدھا ہوا.. ہاتھوں میں بھینچے سٹیرنگ وہیل پر اُسکی گرفت مزید مضبوط ہو گئی گویا خود پہ نہ دید بندھ باندھ رہا ہو..

" To you too.."

سرد مہری سے جواب دیتے اُس نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی، وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو دیکھنے، ایک دوسرے سے بات کرنے سے کترا رہے تھے..

آئیلین کو کار کا ماحول حد سے زیادہ سرد لگا سو ہاتھ بڑھا کر اُس نے اے سی دھیما کر دیا.. لب سختی سے بھینچے کار ڈرائیو کرتے اصفہان نے خاصی مشکل سے اپنی توجہ سامنے چلتی سڑک پر رکھی ہوئی تھی.. سفر کے دوران دونوں ہی خاموش رہے، ناں کسی نے پوچھنے کی زحمت کی کہ کہاں جا رہے ہیں اور نہ ہی کسی نے بتانے کی..

راستے میں آنے والی فلاور شاپ پہ گاڑی روک کر وہ بنا کچھ کہے باہر نکلا البتہ جاتے ہوئے گاڑی کا دروازے لاک کرنا نہ بھول تھا وہ..

"...تیار ایسے ہوا ہے جیسے ولیمہ ہو اس کا "

دراز قامت وجود کو دکان کے اندر گھم ہوتے دیکھ اُس نے جھنجھلا کر کہا..

اصفہان کے پرفیوم کی اعصاب شکن مہک اُس کی غیر موجودگی میں بھی آئیلین کے حواس جھنجھوڑ رہی تھی..

" خیر میں بھی تو اتنی ہی تیار ہوں.. شکر ہے ریڈ لپ سٹک نہیں لگائی آج ..
"

ہونٹوں کو ایک دوسرے میں رگڑتے ہوئے اُس نے اپنی لپ سٹک فریش کی کہ جب گاڑی کا دروازہ کھلا ..

"...یہ لو "

بنا آئیلین کی طرف دیکھے اصفہان نے سفید ٹیولپز کا حسین بوقے اُسکی سمت بڑھایا ..

" یہ کس لئے ؟؟؟ "

پھولوں کو تھامے بغیر آئیلین نے آئبروز اچکا کر سوال کیا..اُس کی زبان کی تلخی اور آنکھوں میں منجمد کاٹ دیکھ کر اصفہان پر سکون ہوتا مسکرایا.. شکریہ خاموشی تو ٹوٹی..اُس نے آسودگی سے سوچا ..

"..جس بھی لئے ہیں، دے رہا ہوں تو چپ چاپ رکھ لو "

آئیلین کے ہی جیسے انداز میں جواب دیا اور اُس کے لیے لیا ہوا گلدستہ نہایت بد تمیزی سے آئیلین کی گود میں اُچھال دیا.. گاڑی کے اندر واپس بیٹھتے ہوئے اُس نے دوسرے ہاتھ میں تھاما بوقے احتیاط سے ونڈ سکرین سے منسلک ڈیش بورڈ پر رکھا تھا..

"ہوش میں ہو تم ؟؟ ہمت کیسے ہوئی اس طرح سے پیش آنے کی ؟؟ "

آئیلین جو ہرگز اس طرح کے راویوں کی عادی نہ تھی فوراً تنک کے بولی.. گاڑی آگے بڑھاتے اصفہان نے یکدم اُس کی تیز آواز پر گاڑی جھٹکے سے روکی..

"...کیا بد تمیزی ہے یہ سہگل "

چونکہ اُس نے سیٹ بیلٹ نہیں لگائی ہوئی تھی تو اس جھٹکے کی زد میں وہ بھی آئی گردن موڑ کر اُس نے اصفہان کو دیکھا جو اُسے ہی باقاعدہ گھور رہا تھا..

" آج کی رات تم صرف اور صرف میری ہو... تو نہ مجھ سے کوئی سوال کرو نہ ہی کسی جواب کی امید.. "

آئیلین کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیتا وہ اُسے اپنے مقابل کھینچ گیا.. وہ جو ہرگز اس شدید برتاؤ کے لیے تیار نہ تھی پوری قوت سے اصفہان کے سینے سے آ لگی..

" پی کر آئے ہو؟؟؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟؟ "

آئیلین نے سر اُٹھا کر اصفہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے حقارت سے کہا جس پر اصفہان نے یکلخت اُس کے بازو پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی اور جھٹکا دیتے اُسکی پشت سیٹ سے لگا دی..

اس سب میں آئیلین پھٹی پھٹی آنکھوں سے اصفہان کا یہ یکسر نیا روپ دیکھتی رہی.. وہ زبردستی پہلے بھی کر چکا تھا، رنگ بھی وقتاً فوقتاً بدلتا رہتا لیکن آج کی شام یہ ایک انوکھا روپ تھا اُس کا.. جس وقت سے وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تھی تب سے عجیب کھنچا کھنچا سا انداز جس کے ساتھ اب غصے نے بھی اپنی جگہ بنالی تھی.. سرمئی آنکھوں میں طنز کے بجائے ہم وقت طیش اور خمار ..ایک ساتھ رقصاں آئیلین کو خاموشی برقرار رکھنے پر مجبور کر گیا

"...پی کر نہیں آیا ہوں لیکن پینا چاہ رہا ہوں "

سرخ ہوتی طوفانوں کی سی وحشت لیے سرمئی آنکھیں اُس کی شبنمی حیران آنکھوں میں گاڑھے آئیلین کی کمر کے عین برابر اپنا بازو سیٹ پر ٹکاتا وہ ..آئیلین کے چہرے پر جھکا

" کیا مطلب ہے ؟؟ "

ضرورت سے زیادہ بھاری پر تپش لہجے میں کہے گیے ذو معنی جملے پر آئیلین غیر محسوس انداز میں سیٹ کی پشت میں گھستی چلی گئی.. اصفہان کے بدلتے تاثرات دیکھ کر اُسے اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی معلوم ہونے لگیں ..

" سمجھاؤں یا کر کے دکھاؤں ؟؟ "

بھاری بوجھل آواز میں کہتا وہ آئیلین کے ہر ایک نقش کو نظروں کے ذریعے چھو رہا تھا.. اصفہان کی خمدار لرزتی سیاہ پلکوں پہ بے یقین نگاہیں ٹکائے وہ خاموش رہی ..

"..کر کے.. دکھاتا ہوں "

خمار آلود سرگوشی کر کے وہ آئیلین کی تیز رفتار سانسوں میں سانس لیتے ہوئے مدہوشی کے زیرِ اثر آنکھیں موندتا آئیلین کے لپ سٹک سے سجے ساکن ہونٹوں پر جھکا..

آئیلین اُسے روک نہ سکی، تمام صورتحال میں وہ حیران رہ گئی اتنا نہ ہوا کہ اصفہان کو دور کر سکے اور اب اپنے ہونٹوں پر پڑتی اُس کی گرم مہکتی منتشر سانسیں آئیلین کے حواس بے قابو کر رہیں تھیں.. ان دونوں کے نقوش یک جان ہونے کے لئے صرف ایک انچ کے فاصلے پر تھے کہ یکلدم ماحول میں چھایا طلسم گاڑی کے تیز ہارن نے توڑا..

"کیا مصیبت ہے..."

اپنی گاڑی کے پیچھے کھڑی گاڑی کے اونچے ہارن کی آواز پر اُس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اگلی ہی ساعت تیزی سے آئیلین سے دور ہوتا سیدھا

ہو بیٹھا.. شدتِ جزبات اور بے وقت ہونے والی اس مداخلت کے تحت اُس کی رنگت سرخ انگارہ ہو رہی تھی..

جبکہ دوسری طرف آئیلین کے چہرے پر نہ جانے کتنے رنگ آکر گزر گئے، اُسے اصفہان سے ہر گزایسی کسی چیز کی امید نہ تھی اور نہ خود سے کہ اگر اُس نے ایسا کیا بھی تھا تو وہ کیونکر اتنی بے بس ہو گئی..

گاڑی کا ماحول ایک بار پھر کشید گی اختیار کر چکا تھا، فلاور شاپ سے ایئرپورٹ تک کا سفر خاموشی سے طے ہوتا رہا دونوں میں سے کسی نے ایک بار بھی نہ ایک دوسرے کو کچھ کہا اور نہ ایک دوسرے کی جانب دیکھا..

"ویسے ایک بات کہوں.."

آدھا سفر یوں ہی گزر گیا کہ اچانک تشویش بھرے ماحول میں اُسکی بھاری آواز گونجی..

"بغیر کہے تو رہا نہیں جائے گا تم سے تو کہہ ہی دو.. "

تیز دوڑتے نظاروں کو دیکھتے ہوئے وہ غیر دلچسپی سے گویا ہوئی..

" یہ جو لپ سٹک لگاتی ہو تم اِس کا ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے؟؟ "

بے سروپا سوال.. آئیلین نے گردن موڑ کر استفہامیہ نگاہوں سے اُس عجیب شخص کو دیکھا جو ڈرائیو کرنے کے دوران کافی گہری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا..

" کیوں کیا تمہیں بھی لگانی ہے؟؟ "

آئیلین نے آنکھیں گھما کر سوال کے جواب میں ایک نیا سوال کیا..

"نہیں مجھے کھانی ہے... "

پر تپش لہجہ ، بہت کچھ باور کراتی نگاہیں آئیلین کے وجود میں سرد لہریں دوڑ گئیں.. گہری سانس لے کر خود کو نارمل کرتے ہوئے اُس نے اپنا بیگ کھولا اور اندر سے لیپ سٹک کا وہی شیڈ نکال کر اُسے دلچسپی سے ملاحظہ کرتے اصفہان کے سینے پر دے ماری..

"یہ لو کھا لو.. "
دانت پیس کر طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہتی وہ اصفہان کو دیکھنے لگی جو غصے میں آنے کے بجائے محظوظ ہو رہا تھا، اسکا انداز آئیلین کو مزید آگ لگا گیا..

اصفہان نے متبسم نظر سے اُسے نوازا اور سڑک کے قدرے سنسان کنارے پر گاڑی روک دی..
" گاڑی کیوں روکی ؟؟ "

آئیلین نے شیشوں کے بارے پھیلے اندھیرے کو دیکھ کر تشویش سے استفسار کیا اس سے پہلے وہ آگے کچھ کہتی اصفہان ایک لمحے کی بھی دیری کیے اُس کی سمت پلٹا اور سیدھا ہاتھ بڑھا کر آئیلین کا جبڑا مضبوطی سے تھامتے ہوئے اُس کا چہرہ اپنے چہرے سے قریب تر کر لیا..

"یہ کیا مذاق ہے چھوڑو مجھے جاہل انسان.."
اُس کی آنکھوں میں ٹھہرے جذبات کو دیکھ کر
آئیلین نے گھبراتے ہوئے فوراً مزاحمت کرنے چاہی مگر اگلی ہی ساعت بہ آسانی اصفہان اُس کی دونوں کلائیاں مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لیتا آئیلین کے دونوں بازو جھٹکے سے سیدھے کرتے ہوئے اُس کے سر کے اوپر سیٹ کی پشت سے ٹکا گیا..

"اب بتاؤ دکھاؤں تمہیں اپنی جہالت؟؟"

آئیلین کے بگڑتے تناسب، تیزی سے دھڑکتے دل کے سبب لرزش کرتے وجود کو گہری نظروں سے دیکھتا وہ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے خمار زدہ سرگوشی کر گیا.. آئیلین کا حسن تمام حشر سامانیوں کے ساتھ اُس کے مقابل موجود اُسے کچھ بہت انوکھا کرنے پہ اکسا رہا تھا..

"میں تمہاری جان لے لوں گی سہگل..."

آئیلین نے اُس کی بوجھل ہوتی سیاہ خمدار پلکوں کو گھورتے ہوئے خونخوار لہجے میں کہا لیکن درحقیقت وہ اس وقت ڈر رہی تھی اصفہان کے بدلتے انداز سے..

"میں یہ ہی تو چاہتا ہوں کہ تم میری جان لو اور اس جان کو اپنے دل میں رکھ لو اپنا بنا کر ہمیشہ کے لیے.."

جذبات کی رو میں بھیگتا وہ مسلسل اُس کے گداز ہونٹوں کو تک رہا تھا..

" Mon amour..."

مزید برداشت کرنا اب اُس کے بس میں کہاں تھا سو وہ مسکرا کر آئیلین کو وہ کہہ گیا جس کے مطلب سے اگر آئیلین واقف ہوتی تو دنگ رہ جاتی مگر انجان زبان میں کہے جملے سے ناواقف تھی لفظوں میں سرائیت کرتے جذبات، بوجھل ہوتی سانسوں سے تو نہیں جوں ہی اصفہان دل کی خواہش پر لبیک کہتا آئیلین کے چہرے پر ایک بار پھر جھکا اُس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں ..

آئیلین کے وجود و لباس سے اٹھتی حواس باختہ مہک سانسوں کے سپرد کرنے کے درمیان وہ اپنے دہکتے لب اُس کے نرم ملائم کانپتے ہونٹوں کے کنارے پر رکھ چکا تھا.. اصفہان کا پُر حدت لمس ٹھوڑی پر بڑھتی داڑھی کی چبھن پر وہ دل و دماغ مفلوج کر دینے والے احساس محسوس کرتی خود کو ڈھیلا

چھوڑ گئی.. کوئی مرد اس طرح اس قدر نزدیک اُس کے پہلی بار آیا تھا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا اُس نے کہ مخالف جنس کی قربت کا یوں سامنا کرنا پڑے گا..

وہ آنکھیں بند کئے کسی بے بس لڑکی کی طرح خود کو اصفہان کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی کہ اچانک اُسے محسوس ہوا کہ اُس کے رخساروں پہ گرم سیال پھسلا ہے جسے کسی نے نہایت نرمی سے اپنی اُنگلی کی پوروں پر چن لیا ہو..

اگلے ہی پل آئیلین نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول دیں..
"نہ جانے کتنے گھنٹوں سے اس لمحے کا منتظر تھا میں جتنا سوچا تھا اُس سے بہت کم کیا صرف تمہاری رضامندی کی وجہ سے کہ تم راضی نہیں ہو..
Ma chérie.."

نرمی سے اُس کے گال سہلاتے ہوئے اصفہان نے جذبات سے چور گھمبیر بھاری آواز میں کہا..

اُس شخص کو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے دیکھ وہ بس کنگ تھی.. کچھ لمحوں پہلے ناآشنائی پھر بدتمیزی پھر خماری اور اب یہ محبت نچھاور کرتا انداز، وہ روپ بدلنے والا کوئی ساحر لگا آئیلین کو..

"اس میں رونے والی کونسی بات تھی دل کی دھڑکن جو تم آنسو بہانے لگی؟؟"

اصفہان نے مسکرا کر اُس کی دوسری آنکھ کا نم کنارہ خشک کیا وہ حیران تھا کہ آئیلین جیسی بولڈ اور پُراعتماد لڑکی اس طرح گھبرا جائے گی.. اُس کے ہونٹ کے کنارے پر کس کرنے کے بعد وہ اُسے مزید تنگ کرنا چاہتا تھا کہ اچانک

اپنی ناک پر گرتی اُس کے آنسو کی بوند نے اصفہان کے تمام منصوبے ملیامیٹ کردئے.. تنگ تو دور اب آئیلین کی دل جوئی کرنے کا دل چاہ رہا تھا اُسکا ..

" جلد یا بدیر میاں بیوی کے درمیان یہ سب تو ہونا ہی ہے چاہے زبردستی کی شادی ہو یا محبت کی.. "

آہستگی سے وہ اُسے سمجھا رہا تھا جب اصفہان کی اُسکے ہاتھوں پر ہلکی ہوتی گرفت کو محسوس کر کے آئیلین نے فوراً اپنے ہاتھ آزاد کروائے اور پوری قوت لگا کر اُسے خود سے دور دھکیلا ..

" نہیں سمجھتی میں تمہیں اپنا شوہر ... "

کانپتے لہجے میں وہ حلق کے بل چلائی تھی، آئیلین کی دگرگوں حالت دیکھتے ہوئے وہ مبہم مسکرا کر اُس سے دور ہو گیا... اپنے استحقاق کا پہلا لمس اُس پر ثبت کرنے کے بعد سے وہ اُسے اپنی اپنی سی لگنے لگی ..

"تمہارے سمجھنے یانہ سمجھنے سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ دستخط تم نے بھی کئے تھے گواہان کی موجودگی میں ہنی.."

سینے پر بازو لپیٹتا وہ متبسم لہجے میں گویا ہوا، سرمئی آنکھیں اُس لمحے کے بعد سے اپنے اندر الوہی چمک سموئے ہوئے تھیں.. آئیلین کو بے اختیار ایک بار پھر اُسکا چبھتا ہوا لمس اپنے ہونٹوں کے کنارے پر سرائیت کرتا محسوس ہوا.. نہ جانے اچانک اُسے کیا سوجھی کہ بنا اصفہان کو سمجھنے کا موقع دئے وہ ہلکی شدت کا چانٹا آج دوسری بار اُس کے گال پر رسید کر چکی تھی..

"ہاہاہاہا..."

اصفہان کا فلک شگاف قہقہہ گاڑی کی خاموش فضا میں گونجا.. غصہ ہونے کے بجائے اُسے ڈھٹائی سے ہنستے دیکھ آئیلین نے اپنے لب بھینچ لئے..

"کس قدر ڈھیٹ انسان ہو تم.."

مٹھیاں بھینچ کر اُس نے اصفہان کے خوبرو مُسکراتے چہرے کو دیکھا.. زیادہ ..ہنسنے کے باعث سفید رنگت سرخی مائل ہو رہی تھی

تمہارا حسن ڈھٹائی، کمینگی اور بے ایمانی جیسے عجیب کاموں پہ اکسا رہا ہے تو "
"..پھر میں کیا کروں دل کی دھڑکن
گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اُس نے سرسری انداز میں محظوظ ہوتے ہوئے کہا جبکہ دوسری بار اُس کے ہونٹوں سے مخاطب کرنے کے لیے ادا کئے جانے والے لفظوں کو سن کر آئیلین کی دھڑکنیں حقیقی معنوں میں منتشر ہو ..گئیں

لپ سٹک کا ٹیسٹ کافی اچھا تھا مگر اگلی بار میں تمہیں ٹیسٹ کرنا چاہوں " ..گا
Mon amour.."

ہونٹوں پر زبان پھیرنے کے درمیان گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے اُس نے آئیلین کی طرف نظریں مرکوز کرکے آنکھ ماری..

"بے شرم.."

دبی آواز میں بڑبڑاتی وہ ونڈ سکرین کے دوسری طرف چہرہ موڑ گئی، بے اختیار گداز لبوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جسے لب بھینچ کر آئیلین نے اُس شاطر شخص سے چھپا لیا..

UL KHAN WRITES

"ڈیڈ فیری کو بلائیں ناں، ہم تینوں ساتھ ڈنر کریں گے.."

روز کی طرح آج بھی ٹھیک نو بجے آزاد علی کے ہمراہ کھانے کی میز پر موجود تھا کہ جب علی کی ایک نئی فرمائش شروع ہوگئی.. اینارہ کو گھر میں آئے

ہوئے تقریباً تین گھنٹے ہو چکے تھے اور اس سب کے دوران جب سے وہ کمرے میں گئی تو واپس کمرے کا دروازہ دوبارہ نہ کھلا ..

" بیٹا... "

پچھلے دو گھنٹوں سے تو وہ مختلف بہانے بنا کر اُسے منع کر رہا تھا لیکن اب کیا بہانہ بناتا جس سے علی مطمئن ہو جائے اُسے سمجھ نہ آیا ..

" کیا ہوا ڈیڈ ؟؟ "

علی نے خاموش بیٹھے آزاد کو دیکھ کر بے صبری سے سوال کیا ..

" اچھا بیٹا بلواتا ہوں.. آپ ڈاکٹر اینارہ سے پوچھ کر آجائیں کیا وہ ڈنر کریں گی ہمارے ساتھ.. "

علی کو تسلی دینے کے ساتھ ہاتھ باندھے کھڑی ملازمہ کو بھی ہدایت دی جو آزاد کی کہی بات کی تائید کرنے ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئی ..

" ڈیڈ آپ نے ایسا کیوں پوچھا کہ وہ کھانا کھانا چاہتیں ہیں کہ نہیں ؟؟ کیا انہیں بھوک نہیں لگ رہی ہو گی ڈیڈ ؟؟ "

علی کی فکر جائز تھی جس پر آزاد ہولے سے مسکرا دیا ..

" میرے بیٹے آج ان کا ہمارے ساتھ پہلا دن ہے .. کیا پتا وہ کمفر ٹیبل محسوس نہ کریں تبھی پُوچھا ہے میں نے ، اگر وہ ہمیں جوائن کرنا چاہیں گیں تو کرلیں گی .. "

سہولت سے اُس نے اپنا موقف علی کے سامنے رکھا جتنی دیر میں ملازمہ بھی آچکی تھی ..

" صاحب وہ ڈاکٹر صاحبہ نے منع کر دیا ہے .. وہ کھانا نہیں کھانا چاہتیں .. "

ملازمہ کے بتانے پر علی کا مسکراتا چہرہ بجھ سا گیا جسے آزاد نے فوراً محسوس کر لیا ..

" چلیں ٹھیک ہے کوئی بات نہیں.. آپ ایک گلاس دودھ اور کوئی ہلکی غزہ بنالیں اور انہیں انکے روم میں دے آئیں.. "

آزاد نے بغیر اینارہ کے انکار کا برامانے آرام سے کہا.. جس کے بعد اب علی کو سمجھانی تھیں کچھ ایسی باتیں جو وہ ابھی نہ صحیح لیکن کچھ عرصے بعد ضرور سمجھ جاتا..

UL KHAN WRITES

" سر آپ کیا کہتے ہیں ریکارڈز کتنے دن میں حاصل کرلے گی ٹریکنگ ٹیم ؟؟ "

گول میز کے گرد باوردی اور کچھ سادہ لباس میں ملبوس افراد ساتھ بیٹھے تھے جب ایک جونیر آفیسر نے پروجیکٹ ہیڈ سے سوال کیا..

" ٹریک ریکارڈ حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں مسئلہ یہ ہے کہ ٹرپ پر کل ایک سو دو لڑکے ہمارے ساتھ گئے تھے، جس کے بعد ہمیں وہاں کا ورکنگ سٹاف اور پھر ٹیچرز کی بھی وائس ٹریک کروانی ہو گی.. آخر میں تقریباً ہمارے پاس کل ایک سو چالیس تک کی فگر میں ریکارڈز ہوں گے جنہیں کال فریکوینسی سے میچ کرنا ہو گا.. "

ہیڈ آفیسر نے ان سب کو دیکھ کر متانت بھرے لہجے میں جواب دیا، وہ پہلے ہی تمام تیاریاں کر چکا تھا اب محض اپنے سینیئرز سے مشورہ کرنے کے بعد پورا منصوبہ سرانجام دینا تھا..

" فریکوینسی میچ کرنا بھی ایک لمبا مرحلہ ہے لیکن پھر بھی ہم آپ کی کاوشوں کو سراہتے ہیں آفیسر خانزادہ.. "

سینیئر آفیسر نے مسکرانے کے درمیان اُس کی تعریف کی، وہ لوگ پیچھلے چھے ماہ سے شہر میں کام کرنے والے اس گروہ کا سراغ لگا رہے تھے جو ویمن ٹریکنگ میں ملوث تھا..

کراچی جیسے بڑے شہر میں اچھے پڑھے لکھے گھرانوں کی عزت دار تعلیم یافتہ لڑکیاں جو اچانک غائب ہو جاتیں، کچھ دن میڈیا پر ان کے اغواء کا شور چلتا اور پھر تھوڑے ہی عرصے بعد ان لڑکیوں کے بارے میں خبر موصول ہوتی کہ یا تو انھوں نے شادی کرلی یا پھر وہ اپنی مرضی سے اپنے اشانہ کے ساتھ فرار ہو گئیں ہیں جبکہ درحقیقت ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا..

سوشل میڈیا کے جدید اور برق رفتار دور میں یہ چند ایک لڑکیوں کا اغواء ہونا معلوم بھی ہو گیا لیکن اس سے پہلے غیر معینہ مدت سے یہ گھناونا دھندہ ملکِ پاکستان میں چل رہا تھا.. خاموشی سے لڑکیوں کو اغواء کر لیا جاتا اور پھر

دوسرے ملکوں میں چند روپیوں کے اعوذ بیچ دیا جاتا جہاں انہیں خریدنے والے چند کی عزت داغدار کر کے انہیں موت کی سزا دے دیتے جبکہ کئی کے ساتھ ایسا ہوتا کہ وہ روز ہر رات ماری جاتیں تھی ایک نئے خریدار، ایک نئے سوداگر کے ہاتھوں..

ملک کی مزید بہن بیٹیوں کو اس ملک کے رکھوالے یوں کیسے بے نام ہونے دیتے، ان میں سے کچھ لڑکیوں کو وہ بحفاظت ریسکیو تو کر لیتے مگر کافی کو ان کی پہنچ سے پہلے ہی سمگل کر دیا جاتا.. ویمن ٹریفکنگ میں ملوث یہ گروہ کافی شاطرانہ لائحہ عمل اختیار کرتا تھا مشکل ہی ہوتا کبھی کوئی سراغ، کبھی کوئی سرا پولیس کے ہاتھ لگنے پایا ہو..

"بہت شکریہ سر.. بس کافی عرصے سے آپ یہ سمجھیں کہ میں دھات لگائے بیٹھا تھا اب موقع ملا ہے تو بس اسے ہاتھ سے جانے نہیں دوں گا

انشاءاللہ لیکن میں ویسے حیران ہوں اس قدر تن آسانی کی مجھے اس گروہ سے امید نہیں تھی کہ اتنا بڑا ثبوت چھوڑ دیں گے یہ یقیناً کوئی اناڑی ہاتھ لگا ہے ان کے جس نے ہمارا کام آسان کر دیا.. "

فتح مندی سے مسکراتا وہ کافی پر جوش نظر آ رہا تھا، سینیئر آفیسر اُس نوجوان حال ہی میں ترقی کر کے ہائی پروفائل کیس پر کام کرنے والے انڈر کور پولیس آفیسر ایس پی آر یس خانزادہ کو دیکھ کر مسکرا دئے..

" وہ کہتے ہیں ناں کہ برا وقت بتا کر نہیں آتا تو بس اس گینگ کا برا وقت چل رہا ہے.. انشاءاللہ ہمیں آپ سے پوری امید ہے کہ آپ جلد ہی سرخرو ہوں گے آفیسر پھر آپ کی جان بھی چھوٹ جائے گی یونیورسٹی کے شریر بچوں سے.. ڈی ای جی صاحب مجھے تو اب تک یاد ہے کہ جب آپ نے آر یس کو

انڈر کور ایجنٹ کے طور پر بطور یونیورسٹی کے پروفیسر کا روپ ڈھالنے کو کہا تھا

" .. تو انکے کیا تاثرات تھے

ایس پی اور حان عباس آفریدی نے متبسم ہوتے ہوئے اپنے بیچ میٹ کو دیکھا جو اُس کی بات پہ سر جھٹک کر مسکرا دیا تھا، ان دونوں کے درمیان ہوتے مسکراہٹوں کے تبادلے کو دیکھ کر ڈی ای جی صاحب بھی مبہم سا مسکرا دیئے.. اور حان کی بات سن کر آریس کی نظروں کے سامنے بے ساختہ کسی کا من موہنا روپ لہرا گیا جسے یاد کر کے اُسے پروفیسر کا رول پلے کرنا بہترین .. فاصلہ لگا تھا اپنی زندگی کا

" ماشاءاللہ اب تو ہمارے سر نے ٹیچنگ کے میدان میں بھی جھنڈے گاڑھ

".. دیئے ہیں

آر یس سے ایک رینک جونیر پولیس آفیسر نے اُسے چھیڑا جس پہ تمام پولیس افسران ہولے سے ہنس دئے..

" اچھّا بوائز اب آپ سب سنجیدہ ہو جائیں.. ہم آگے کا لائحہ عمل تیار کرتے ہیں، ایک ہی شخص کو ہم تمام وائس ریکارڈنگز ٹریک کرنے کے لیے نہیں دے سکتے سو ہم کام بانٹ دے گے جوں ہی ہمیں ریکارڈنگز مل جاتیں ہیں.. "

ڈی ای جی صاحب کی سنجیدہ آواز خاموش ماحول میں گونجی، بات کے اختتام پر وہاں موجود تمام باوردی پولیس افسران اور سادہ لباس میں موجود انڈر کور آفیسرز نے یک زبان ہو کر ان کی بات کی تائید کی.. اس ملک کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں اللہ کے بعد ان جیسے بہادر طبع اور بلند شجاعت والے نوجوان افسران کی ہی حفاظت میں تھیں..

" چلو بیٹا داریاء آپ بھی ہمارے ساتھ چلو ساتھ ڈنر کریں گے اور پھر گھر

چھوڑ دیتے ہیں آپ کو .. "

مسز ابراہیم نے داریاء کو شفقت سے دیکھتے ہوئے کہا ..

" نہیں می می آنٹی، بھائی مجھے لینے آرہے ہیں، میں آپ کے ساتھ ضرور چلتی

لیکن بھائی نے مجھے کہا ہے کہ وہ مجھے کسی سے ملوائیں گے .. "

داریاء نے شائستگی سے جواب دیا، اصفہان خود تو نہیں البتہ اُس کی بھیجی ہوئی

تین سیاہ ایس یو ویز قطار بنائے کھڑیں داریاء کی حفاظت پر مامور تھیں ..

اور بھائی آ گئے ٹھیک نو بجے، فلائٹ کی ٹائمنگز آگے پیچھے ہو سکتیں ہیں "
" .. لیکن میرے بھائی کی نہیں

کلائی پر بندھی پنک سمارٹ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا اور
.. سامنے سے آتی سیاہ رینج روور پر نظریں جمالیں

آج زندگی میں پہلی بار وہ پورے بہتر گھنٹوں بعد اپنے بھائی سے ملتی، وہ
آفیشلی بڑی ہو گئی تھی اُس کی اپنی لینگویج میں لیکن اگر کوئی یہی بات اصفہان
.. سے پوچھتا تو بالکل الٹا جواب ہوتا اُسکے پاس

فہان بھائی کی ٹائمنگز کی فین ہوں میں... ویسے کس سے ملوا رہے ہیں بھائی "
" تمہیں ؟؟

.. مائسہ نے متبسم ہوتے ہوئے سوال کیا

" .. یار مجھے بالکل اندازہ نہیں ہے کہ کون ہے "

..داریاء نے کندھے اچکا کر لاعلمی ظاہر کی

" ..میری بہن کے سامنے کچھ اُلٹا سیدھا نہیں بولنا "

ڈیش بورڈ پر پڑا بوقے اُٹھا کر اصفہان اُس واقعہ کے بعد پہلی بار مخاطب ہوا

..آئیلین سے

اچھا لیکن میرا پورا ارادہ ہے کہ اُس کے بھائی کی اصلیت اُس کے سامنے "

"..آشکار کروں

آئیلین ونڈ سکرین کے پار ان سے کچھ فاصلے پر کھڑی نو عمر لڑکیوں کو دلچسپی

..سے دیکھنے لگی

اوکے پھر کل اپنے دوست کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھنے کے لیے تیار "

"..رہنا

پر سکون لہجے میں کہتا وہ سوٹ پہ آئی نہ دید شکنیں مٹا کر گاڑی سے باہر نکل آیا..

"...بھاڑ میں جاؤ گھٹیا انسان "

آئیلین اصفہان کو گھورنے کے درمیان دانت پیس کر بولی اور اُس کے پیچھے چل دی.. جب جب وہ سیہان کو جیل میں ڈالنے کی بات کر رہا تھا تب تب آئیلین کو آگ لگ رہی تھی..

" ....پرنسز "

پورے تین دن بعد اپنی جان سے پیاری بہن کو صحیح سلامت خوش و خرم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ وہ والہانہ انداز میں اُس کی سمت پیش رفت کر گیا جو خود اصفہان کی جانب بھاگی چلی آ رہی تھی..

" تم ٹھیک ہو ناں میری جان ؟؟ کہیں کوئی چوٹ تو نہیں لگی ؟؟ "

داریاء کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھامے وہ اپنی یقین دہانی کر رہا تھا سب جانتے بجھتے ہوئے بھی.. وہ جانتا تھا کہ داریاء خود اُسے سب بتا دے گی تبھی ..کچھ نہ کہا

" بھائی میں ٹھیک ہوں بس ایک چھوٹوں سا انسیڈنٹ ہو گیا تھا لیکن مجھے تو کچھ بھی نہیں ہوا... میں نے آپ کو بہت مس کیا بھائی... "

اصفہان کی کمر میں دونوں بازو حائل کرتی داریاء اُس کے سینے سے آ لگی.. جو خدشات دوپہر سے وہ محسوس کر رہی تھی اس وقت بھائی کو اپنے سامنے دیکھ کر بالکل ماند پڑ گئے ..

" جھوٹ.. میں نے تو سنا ہے آپ بہت خوش تھیں وہاں... "

داریاء کے کندھے سہلاتے ہوئے اصفہان نے اُس کے ماتھے پر آسودگی بھرا بوسہ دیا.. اپنی زندگی، اپنی بہن کو آنکھوں کے سامنے پا کر اُس کی تمام فکریں، تمام پریشانیاں وقتی طور پر زائل ہو چکی تھیں ..

ان دونوں کے پیچھے کھڑی آئیلین سینے پر بازو لپیٹے یہ سب اچنبھے سے ملاحظہ کرتی رہی، اصفہان کا یہ نیا روپ کافی منفرد تھا ..

"...اور کتنے روپ ہیں اس شخص کے "

دونوں بہن بھائی کے مسکراتے شادمان چہرے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اُس نے سوچا ..

ساری زندگی اُس نے بنا کسی بہن بھائی کے گزار دی تھی.. اُس کی بچپن سے اتنی خواہش تھی کہ اسکی چھوٹی سی بہن ہو جس کی ہر خواہشات وہ پوری کیا

کرتی، خود سے زیادہ اس کا خیال رکھتی، لیکن انسان کی کچھ خواہشات حسرت بن کر ہمیشہ رہ جاتیں ہیں سو آئیلین کے ساتھ بھی یہ ہی ہوا..

"اچھّا ان سے ملوں.."

اصفہان جو داریاء کو خود سے لگائے اُسکی پیاری پیاری باتیں سن رہا تھا آئیلین کی موجودگی یاد آنے پر اُسکی جانب پلٹا..

"ہیلو..."

آئیلین نے مبہم مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے اصفہان کے سینے سے لگی سنہرے بالوں والی گڑیا کی طرف مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا.. پنک لانگ فروک میں ملبوس، پیروں میں وائٹ نائیکی کے سنیکرز پہنے، کانوں کی لو میں وائٹ پرلز کے چھوٹے آویزائے چمک رہے تھے..

داریاء نے بھائی کی بات مسکراتے ہوئے سن کر جوں ہی نظریں آئیلین کی طرف اٹھائیں، وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھٹک گئیں ..

"... ہیلو.. بھائی.. یہ مجھ میں مل رہی ہیں "

داریاء نے مسکراتے ہوئے آئیلین کا آگے بڑھا ہاتھ نرمی سے تھام لیا اور ساتھ ہی اصفہان سے کہا جو آئیلین کو گہری نگاہوں سے تک رہا تھا ..

".. نہیں آپ مجھ سے زیادہ پیاری ہیں "

آئیلین چاہتی تو تھی کہ داریاء کے ساتھ اچھا برتاو نہ کرے کیونکہ وہ سہگل کی بہن تھی لیکن وہ اُس کا معصوم چہرہ اور اپنے جیسی بنفشی آنکھیں دیکھ کر خود کو برا سلوک کرنے پر آمادہ نہ کر پائی ..

"...اور مجھے آپ زیادہ پیاری لگ رہیں ہیں "

I just love you hair...

" میرا نام داریاء ہے آپ کا نام کیا ہے ؟؟

داریاء نے اشتیاق بھرے لہجے میں استفسار کیا.. مسز ابراہیم اور مائسہ ان دونوں کی یہ ملاقات متبسم نگاہوں سے دیکھ رہے تھے لیکن مسز ابراہیم کو اصفہان کا اس لڑکی کو داریاء سے ملوانا کچھ معیوب لگا..

" میرے نام آئیلین چوہان ہے.. "

آئیلین کے ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ داریاء کی تعریف پر مزید گہری ہو گئی.. وہ خود پسند تھی، اچھا لگتا تھا اُسے کے جب کوئی اُسکی تعریف کرے.. بچپن سے کسی کی تعریف.. کسی کی توجہ کے لیے ترسی تھی وہ تبھی تو اب جوانی میں آکر وہ طلب خود پسندی بن گئی..

" آئیلین سہگل.. "

ابھی داریاء آئیلین سے مزید کچھ کہتی کہ اصفہان نے ان دونوں کی گفتگو کے درمیان مداخلت کی..

"یہ آپکی بھابھی ہیں پرنسز.."

داریاء کے گرد بازو ڈالتے ہوئے اصفہان نے آئیلین کو فخریہ نظروں سے دیکھا جو اُسے گھور رہی تھی...

" wait a minute... Mahiiiii.... "

اصفہان کا ہاتھ اپنے کندھے سے دور جھٹک کر اُس نے مائسہ کو اونچی آواز میں پُکارا جو اصفہان کے انکشاف پر بے حد خوش تھی اور پسندیدہ نظروں سے آئیلین کا جائزہ لے رہی تھی جبکہ مسز ابراہیم کو یہ سب سن کر سانپ سونگھ گیا...

یار ذرا مجھے بتانا ہم کراچی سے تین دن کے لیے گئے تھے کہ تین سال کے "
" لئے ؟؟؟

داریاء نے مائسہ سے جھنجھلا کر سوال کیا، اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اُس کا بھائی
.. اُسے بغیر بتائے، اکیلے اتنا سب کرلیں گے

" ... کیا ضرورت تھی اُسے یہ بتانے کی کتنا خوش تھی وہ "
.. آئیلین نے اصفہان کے نزدیک ہو کر دانت پیس کر سرگوشی کی
اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں.. وہ میری بہن ہے تمہاری "
".. نہیں

.. اصفہان نے بھنویں اچکا کر طنزیہ انداز میں جواب دیا

" ... لیکن وہ میری نند ضرور ہے، اب صرف تمہاری بہن نہیں "

آئیلین داریاء سے عجیب منفرد سی اپنائیت محسوس کر رہی تھی، ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اُس کے ساتھ..

"اچھّا تو اتنی جلدی تم نے یہ رشتہ قبول کر لیا.. تو اب مجھے شوہر بھی قبول کر لیا ہو گا تم نے.. تو کیا کہتی ہو، رات ساتھ چلو گی میرے.. کافی اچھا ٹائم گزاریں گے ہم... ساتھ... تنہا..."

اصفہان آئیلین کے کان پر جھکتا متبسم سرگوشی کر گیا..

"کس قدر گھٹیا انسان ہو تم سہگل..."

آئیلین کے رخسار اصفہان کے ذو معنی جملوں پر دہک اٹھے، فوراً اُس سے ایک قدم دور ہوتی وہ داریاء اور مائسہ کی طرف بڑھی.. آئیلین کا گریز بھانپ کر اصفہان کے دبیز ہونٹوں کو گہری مسکان نے چھوا.. وہ صحیح راستے پر گامزن ہو گیا تھا، آئیلین سے داریاء کی ملاقات اُسے بہترین فیصلہ لگا..

".. کوئی بات نہیں داریاء.. تین دن یا تین مہینے، آخر میں یہ ہی ہونا تھا "
.. آئیلین نے اُسکے پاس پہنچ کر نرمی سے کہا
"... لیکن "
داریاء جو مائسہ سے نہ جانے کیا بات کر رہی تھی یکلخت آئیلین کی طرف
.. متوجہ ہوئی

اگر میں آپ کو اپنی سسٹر ان لاء کے طور پر پسند نہیں آئی ہوں تو چلو کوئی "
" .. بات نہیں
.. آئیلین نے عام سے لہجے میں کندھے اچکا کر کہا
"... نہیں... نہیں.. ہر گز.. نہیں آپ تو بہت زیادہ اچھی ہیں"
داریاء نے فوراً صفائی پیش کی، اُسے آئیلین واقعی بہت اچھی لگی تھی بالکل
.. اپنے شاہانہ بھائی کے شایانِ شان ایک بے انتہا خوبصورت باوقار لڑکی

".. چلیں تو پھر مجھے اپنی دوست سے ملوائیں "

اپنی جانب اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتی مائسہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے آئیلین بولی..

السلامُ علیکم میں مائسہ ابراہیم، داریاء کی بچپن کی دوست، مجھے بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر..."

..مائسہ جو آئیلین سے بات کرنے کے لیے بے تاب تھی فوراً بولی

وعلیکم السلام مجھے بھی آپ سے مل کر خوشی ہوئی مائسہ ابراہیم.." دونوں ہی چھوٹی لڑکیاں اُسے بہت پسند آئیں تھیں..

" ..مائسہ چلو گھر چلیں.. کافی دیر ہوگئی ہے "

ان تینوں کے درمیان ہوتی گفتگو مسز ابراہیم کی سرد آواز نے ختم کی..

..اصفہان کو انکی مداخلت پسند نہ آئی تھی

" اوکے ماما..اب میں چلتی ہوں یار پھر ملیں گے..اور آپ سے مل کر بہت

"..اچھا لگا مس آئیلین..اللہ حافظ

مائسہ داریاء سے گلے اور آئیلین سے مصافحہ کرتی اپنی ماما کے ساتھ اپنی گاڑی

..کی طرف چل دی

" آئیلین مجھے بہت اچھی لگیں ہیں تبھی میں یہ معاملہ رفع دفع کر رہیں ہو

" ..ورنہ میں آپ سے ناراض ہوں بھائی

..اصفہان کی طرف پلٹ کر داریاء نے ناک چڑھا کر شکوہ کیا

"...میں تمہیں منانا جانتا ہوں میری پرنسز "

..اُس کو ساتھ لگائے وہ آگے چل دئے جبکہ آئیلین ان دونوں کے پیچھے

اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر داریاء کے لیے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا لیکن اُس نے

..وہ بند کر دیا

"..میں آئیلین کے ساتھ بیٹھوں گی "

منہ بسور کر کہتے ہوئے وہ پچھلی سیٹ پر گھس گئی، اصفہان نے اُسے دیکھ کر حیرت سے بھنویں اچکائیں.. جبکہ آئیلین طنزیہ مسکراہٹ اُس کی طرف اچھال کر داریاء کے ساتھ بیٹھ گئی..

آپ کو برا تو نہیں لگ رہا کہ میں آپ کو آپ کے نام سے پکارا رہیں "

" ...ہوں

گاڑی اسٹارٹ ہونے کی آواز پر داریاء نے اُس سے دھیمی آواز میں استفسار کیا..

بالکل بھی نہیں.. انفیکٹ مجھے اچھا لگ رہا ہے کیونکہ یہ بھابھی وغیرہ تو کافی " "..اولڈ فیشنڈ ہے

آئیلین نے مسکرا کر آنکھ ماری جس پر داریاء بھی بھرپور انداز میں مسکرا دی تھی.. آئیلین نے محسوس کیا کہ مسکراتے ہوئے اُس کے گال پر بھی ویسے

ہی ڈمپل پڑ رہا ہے جیسے اصفہان کے پڑتا تھا البتہ اُسے داریاء کی مسکراہٹ پسند آئی جبکہ اصفہان کی زہر لگتی تھی..

" you two ladies have already forgotten about me..."

فرنٹ ویو مرر سے ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ اصفہان نے متبسم لہجے میں کہا..

" you surely deserved that Sehgal..."

داریاء کی موجودگی یکسر فراموش کرتی وہ تنک کر بولی جبکہ داریاء نے اس طرزِ تخاطب پر حیران ہو کر اُسے دیکھا...

"..اپنی اتنی پیاری بہن سے باتیں چھپاؤں گے تو یہ تو ہو گا ہی "

داریاء کو اپنی جانب متوجہ دیکھ اُس نے فوراً بات بنائی جبکہ صورتحال سے محظوظ ہوتے ہوئے اصفہان کا جاندار قہقہہ گاڑی کی خاموش فضا میں گونجا.. آئیلین نے آنکھیں گھما کر اُسے نظرانداز کیا اور ایک بار پھر داریاء سے باتیں کرنے لگی.. ایک خوبصورت شام ان تینوں کی منتظر تھی...

UL KHAN WRITES

" آئیلین آپ اپنے بارے میں بھی کچھ بتائیں ناں، کب سے میں ہی بولے جا رہی ہوں.. "

وہ تینوں اس وقت ساحلی پٹی پر واقع کراچی کے ایک مشہور و معروف ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے.. اصفہان نے اس چھوٹی سی ملاقات کے لئے پورا ریسٹورنٹ اپنے لیے مختص کروایا تھا آج کی شام..

" ..میں کیا بتاؤں اپنے بارے میں.. تم پوچھو کچھ بھی "

آئیلین نے مسکرا کر کندھے اچکا دئے اُس کے برابر والی کرسی پر بیٹھے اصفہان نے آئیلین کے گلابی کان کی لو میں چمکتے سفید نگینے کو دلچسپی سے دیکھا.. داریاء سے باتوں کے دوران وہ خاموش بیٹھا مسلسل اُس کا جائزہ لے رہا تھا..

" آپ کے کتنے بہن بھائی ہیں ؟؟ "

پہلے ہی سوال پر اُس کا چہرہ بجھ سا گیا، فوراً اپنے تاثرات پر قابو پاتی وہ جبراً مسکرائی..

"..میں اکیلی ہوں "

..آہستگی سے کہتے ہوئے اُس نے ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا

"پھر تو آپ کو بہت مزہ آتا ہو گا کوئی آپ پر نظر نہیں رکھتا ہو گا، آپ پر حکم بھی نہیں چلاتا ہو گا.. کیوں بھائی"

داریاء نے مسکرا کر اصفہان کو دیکھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا..

"ہاں بالکل ٹھیک کہا بہت سکون ہوتا ہو گا انکی زندگی میں کوئی انہیں تنگ نہیں کرتا ہو گا، بلاوجہ پریشان نہیں کرتا ہو گا.. کیوں پرنسز..."

اصفہان نے آئیلین کی کرسی کی پشت پر بازو ٹکاتے ہوئے داریاء ہی کے انداز میں اُسے جواب دیا.. آئیلین نے گردن موڑ کر اپنے بے حد نزدیک اصفہان کے پُر مسرت چہرے کو دیکھا..

"بھائییی...."

داریاء متبسم آواز میں چلائی جس پر اصفہان کا قہقہہ بے ساختہ تھا.. کتنی اچھی اور مکمل فیملی تھی اُس کی، آئیلین ان دونوں پہ باری باری نظر ڈالتی مبہم سی مسکرادی ..

" آپ کو میں تنگ کرتی ہوں؟؟ "

معصومیت کے تمام ریکارڈ ان آنکھوں نے توڑے جنہیں دیکھ کر اصفہان آسودگی سے مسکرادیا ..

" .. بالکل بھی نہیں، آپ تو میری جان ہیں پرنسز "

داریاء کا گال پیار سے سہلاتے ہوئے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا.. سرمئی آنکھوں میں تیرتی چمکی دیکھ کر آئیلین پر یہ تو واضح ہو گیا تھا کہ وہ اپنی بہن سے بے لوث اور بے پناہ محبت کرتا ہے ..

جو شخص اپنی بہن سے اتنی محبت کرتا ہو وہ اپنی شریکِ حیات کو کس حد "
"... تک چاہے گا

اصفہان کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر آئیلین نے بے اختیار سوچا اور اگلے ہی پل اپنی سوچ پر خود کو ملامت کرتے ہوئے وہ سر جھٹک کر ٹیبل پر سجے سحر انگیز .. خوشبوئیں بکھیرتے پکوان کی جانب متوجہ ہو گئی

آئیلین یہ جیسا نیک لیس اپنے پہنا ہے ناں ویسا ہی میرے پاس بھی ہے.. " مجھے بچپن میں میرے پاپا نے دیا تھا، مجھے تو یاد بھی نہیں ہے.. میں بہت "... چھوٹی سی تھی جب مما پاپا کی ڈیتھ ہو گئی

داریاء بہت دیر سے آئیلین کے گلے میں چمکتے نیک لیس پہ غور کر رہی تھی بالآخر اُس سے رہا نہیں گیا اور اُس نے کہہ دیا.. داریاء کی جانب سے نکالا گیا یہ موضوع اصفہان کے چہرے کے تاثرات کشیدہ کر گیا جو آئیلین نے بآسانی .. محسوس کیا تھا

" میری ماما بھی مجھے بچپن ہی میں چھوڑ کر چلی گئیں تھیں اور یہ نیک لیس ان

ہی کی واحد نشانی ہے میرے پاس...."

آئیلین نے اصفہان کے دہکتے چہرے کو نظرانداز کر کے داریاء کے ہاتھ

تھامتے ہوئے نرمی سے کہا ..

" کیا بات ہے آپ کا نیک لیس آپکی ماما کی نشانی اور میرا میرے پاپا کی .. خیر

اداس کرنے والی باتیں چھوڑ دیتے ہیں .. آج سے آپ کی ایک بہن ہے اور وہ

میں ہوں کیونکہ میں نے آپ کو اپنا سمجھ لیا ہے اور جسے میں اپنا سمجھ لوں وہ

ہمیشہ کے لئے میرا ہو جاتا ہے.."

داریاء نے اچانک آئیلین کے ہاتھ پہ دباؤ بڑھاتے ہوئے گرم جوشی سے

کہا ..

"..مجھے تمہارا بن کر بے حد خوشی ہو گی "

آئیلین نے سچے دل سے جواب دیا جس پر ہم وقت وہ تینوں ہی مسکرا دیے..

جو سب راستے میں اُس کے اور آئیلین کے درمیان ہوا تھا اُس سب کے بعد

..اصفہان کی سوچ سے زیادہ پُر سکون گزر رہا تھا یہ ڈنر

ٹھنڈی ہوا کے دوش پر لہراتے بال اسے بار بار پریشان کر رہے تھے جنہیں ایک بار پھر اُس نے کان کے پیچھے اڑسایا.. اُس کا جھنجھلاہٹ بھرا انداز دیکھ کر اصفہان نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے آئیلین کے چہرے پر آتی سیاہ ریشمی زلفیں نرمی سے اپنی انگلیوں کی پوروں پر چُن کر اسکے کان کے پیچھے کر دیں.. اپنے چہرے پر سر سراتا ہوا پُر تپش لمس محسوس کرتی یکلخت وہ پلٹ کر اصفہان کو ..دیکھنے لگی جو خود بھی اس پل نظروں کا محور اُسے ہی بنائے بیٹھا تھا

داریاء نے یہ سب خوشی سے مسکرا کر دیکھا، یہ نہیں تھا کہ اس بغیر بتائے نکاح پر وہ اصفہان سے ناراض نہ ہو، وہ اصفہان سے بے انتہا ناراض تھی جس کے زیرِ اثر تین چار ہفتوں تک وہ اپنے تمام نخرے اور بے سروپا فرمائشیں بھائی سے پوری کرواتی لیکن آئیلین اُسے اپنے بھائی کے بالکل شایانِ شان لگی تھی.. ایک دم بہترین اور مکمل جوڑی جسے دیکھ کر داریاء نے بے اختیار ماشاءاللہ کہا.. بے اختیار اُسے ماضی میں اپنے بھائی کے پیچھے پڑنے والی تمام لڑکیاں یاد آئیں جنہیں سوچ کر اُس نے کانوں کو ہاتھ لگایا اور دل ہی دل میں شکر کیا کہ اصفہان نے آئیلین کے ساتھ رشتہ قائم کرلیا ہے..

نہ جانے وہ دونوں اور کتنی دیر یوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوئے رہتے کہ ویٹر کی آمد نے ماحول میں چھائے طلسماتی سحر کو توڑا..

قصداً ایک دوسرے پر سے نگاہیں ہٹا کر وہ دونوں کھانے کی جانب متوجہ ہو گئے.. خوشگوار ماحول میں ڈنر کرنے کا بعد گھر واپسی تک کا سفر بھی اچھا گزرا ..

" .. آؤ داریاء میں تمہیں اپنی بی اماں سے ملواتی ہوں "

کار سے اتر کر آئیلین نے داریاء سے کہا جو اُس کے ساتھ ہی باہر کھڑی تھی البتہ اصفہان اب بھی خاموشی سے گاڑی کے اندر ہی بیٹھا ان دونوں کی گفتگو سنتا رہا.. آئیلین کی بات پر داریاء نے گردن موڑ کر اجازت طلب نظروں سے بھائی کو دیکھا.. اصفہان نے سر اثبات میں ہلا کر اُسے اندر جانے کی اجازت دی جس پر داریاء آئیلین کا ہاتھ تھام کر اُس کے ہمراہ گھر کی جانب بڑھ گئی ..

اصفہان ہنوز گاڑی میں بیٹھا ان دونوں کا منتظر تھا جب کچھ دیر بعد داریاء اور آئیلین واپس اُسے باہر آتی دکھائیں دیں جن کے ساتھ سفید چادر میں ملبوس ادھیڑ عمر خاتون تھیں، احتراماً اصفہان کو گاڑی سے باہر نکلنا پڑا..

بی اماں کو داریاء سے مل کر خوشی ہوئی تھی مگر در حقیقت انہیں سب سے زیادہ اشتیاق اصفہان سے ملنے کا تھا، وہ دیکھنا چاہتیں تھیں کہ صارف چوہان نے سیہان کو چھوڑ کر کس ریاست کے بادشاہ کا انتخاب کیا ہے آئیلین کے لیے..

"السلامُ علیکم.. "

قیمتی لباس، پر اخلاق انداز اور وجیہہ شخصیت کا حامل نوجوان پہلی نظر میں تو بے پناہ پسند آیا انہیں..

"وعلیکم السلام.. بیٹے اندر آؤ ناں ہمارے ساتھ چائے پیو.. "

اصفہان کے سلام کا جواب دینے کے بعد انہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا..

بی اماں کی جانب سے دی جانے والی چائے کی پیشکش سن کر اصفہان نے ایک نظر آئیلین کو دیکھا جو نگاہیں ملنے پر کندھے اچکا گئی گویا کہہ رہی ہو کہ مرضی ہے تمہاری جو سمجھ آتا ہے کرو نہ مجھے تمہارے رکنے سے کوئی غرض ہے نہ ہی جانے سے..

"...میں ضرور رکتا "
..اُسے کچھ معیوب لگا یوں پہلی ہی ملاقات میں آئیلین کے گھر جانا
" بیٹا یہ تکلف کس بات کا آجاؤ اتنی رات بھی نہیں ہوئی سے ساتھ چائے پیتے ہیں.."

بی اماں کو صارف چوہان کا انتخاب بظاہر پسند آیا تھا، وہ پُر اعتماد وجیہہ شخص انہیں آئیلین کے لیے موزوں لگا..

"..چلیں ٹھیک ہے "

ان کے اسرار پہ اصفہان نے آئیلین کی طرف دیکھ کر رضامندی ظاہر کی جو اب بھی خاموش کھڑی تھی مگر اُس کے ہاں بولنے پر داریاء کا ہاتھ تھامے اندر چل دی..

ان چاروں کو خوش باش پُر سکون انداز میں اندر جاتے آئیلین کے گھر کے برابر بنے بنگلے کے ٹیرس میں کھڑے شخص نے خون آلود نگاہوں سے دیکھا، اصفہان کو جگہ ابھی اُسے ہونا چاہیئے تھا، تقدیر کی اس ستم ظرفی پہ وہ دل شکستہ خالی ہاتھ کھڑا تھا..

Only love can hurt like this

لوز وائٹ راونڈ نیک شرٹ اور بلیو جینس میں ملبوس، شہد رنگ بال بے ترتیبی سے بکھرے تھے جبکہ ہم رنگ شیو ضرورت سے زیادہ بڑھی ہوئی، جیسے خیال نہ رکھا گیا ہو کچھ دنوں سے..

آئیلین اگر اُسے ناکام عاشق کہہ رہی تھی تو ٹھیک ہی کہہ رہی تھی وہ.. شیخ سیہان کامل کا حال اس وقت کسی ناکام ہارے ہوئے شخص جیسا ہی تھا.. جس وقت سے اُس نے اصفہان کو آئیلین کے ہمراہ دیکھا تھا تب سے وہ ان دیکھے شعلوں کی لپیٹ میں تھا.. وقت دھیرے دھیرے اُس کی آنکھوں کے

سامنے اُسکے ہاتھوں سے پھسلتا جارہا تھا لیکن وہ بے بس تھا اس سب میں، کوئی مزاحمت، کوئی احتجاج کام نہیں آرہا تھا اُس کا..

"سر بس کردیں یہ آپ کا تیسرا گلاس تھا.."
جس بارٹینڈر نے اُسے اپنے ہاتھ سے یہ حرام شئے پلائی تھی آج دوسری ملاقات میں وہ سیہان کو اتنی آرام سے یوں شراب پیتے دیکھ متذبذب ہو گیا..

"تمہیں تمہارے کام کی اجرت دے رہا ہوں میں.. چپ چاپ ایک اور بناؤ.."
بھاری لرزتی آواز میں کہتا وہ خالی شیشے کا گلاس اُس لڑکے کے سامنے کر گیا، لڑکے نے اُس کی لال انگارہ آنکھوں سے خوفزدہ ہوتے ہوئے چوتھا گلاس بنا

کر سیہان کے سامنے رکھ دیا.. کلب میں چلتی بے ہنگم اونچی میوزک مزید
..اُس کا دماغ خراب کر رہی تھی

" ہیلو سر کیسے ہیں آپ؟؟ "
اپنے نزدیک کسی لڑکی کی آواز سن کر وہ کانپتے ہاتھوں سے سنہرے مشروب
...سے بھرا گلاس تھامتا اُسکی سمت پلٹا
" تم کون ہو؟؟ "
..اُس لڑکی کو پہچاننے کی سعی کرتے ہوئے وہ گلاس ہونٹوں سے لگا کر بولا

" میں وہ ہی ہوں جسے آپ نے بنا کام کہ اتنے پیسے دیۓ تھے کہ آپ کے
بعد میں کئی دن تک رات میں سکون سے سو سکی ہوں.. میں بھول ہی گئی
تھی کہ رات کی نیند کیسی ہوتی ہے آپ کا احسان ہے یہ مجھ پر" .. سر
..مشکور لہجے میں کہتی وہ اُسے عقیدت مندانہ نگاہوں سے تک رہی تھی

" ..اچھا..اچھّا تو تم ہو..وہ "

.. سیہان نشے کے زیرِ اثر بوجھل ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھول پا رہا تھا

" کتنا پڑھی ہوئی ہو تم ؟؟ "

سیہان نے گلاس خالی کر کے ایک اور گلاس تیار کرنے کیلیئے بارٹینڈر کو کہا جس پر اُس لڑکی نے آنکھوں کے اشارے سے اُسے روک دیا تھا سیہان کی ..ابتر ہوتی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے

".. سر میں نے میٹرک کیا ہوا ہے "

یہ تو اتنی زیادہ پڑھائی نہیں.. تم آگے پڑھنا چاہتی ہو؟؟" سیہان نے " ٹھوڑی ہاتھ پر ٹکاتے ہوئے اُسے دیکھا جو اُس شخص کی وجاہت، ان سرخ سحر انگیز شہد رنگ آنکھوں میں ڈوب سی رہی تھی.. وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو

گئی کہ اس قدر خوبرو اور اچھے نظر آنے والے مضبوط کردار کے حامل شخص کو ایسا کیا غم لگا کہ وہ یہاں آنے پر مجبور ہو گیا ..

" سر اگر میں نے آگے پڑھ لیا تو اپنی بیمار ماں کا علاج کیسے کرواؤں گی ؟؟ "

اس لڑکی نے نم لہجے میں جواب دیا ..

" تم رو نہیں .. یہ ... میرا کارڈ ہے، میرے پی اے سے بات کرنا تمہاری ماں کا علاج میں کروادوں گا اور تمہاری پڑھائی اور گزر بسر کی ذمہ داری بھی میری ہے .. "

سیہان کے لیے اب آنکھیں کھولے رکھنا محال ہو رہا تھا سو وہ کاونٹر پر سر رکھ کر آنکھیں موند گیا ..

" سر .. آپ اتنے اچھے ہیں .. اس بری جگہ پر آکر اپنی زندگی کیوں برباد کر رہے ہیں آپ ؟؟ "

..خوش ہونے کے بجائے وہ اُس کے حال پر افسردہ تھی

" میں اچھا ہوتا تو وہ مجھ سے محبت کرتی.. لڑکپن سے میں اُسکی آنکھوں کے سامنے رہا اُسے مجھ سے محبت نہیں ہوئی پھر بھی.. "

سیہان نے مسکرا کر بھیگے لہجے میں کہا آئیلین کو یاد کر کے ایک بار پھر زخمِ دل ہرا ہو گیا تھا.

" یہ میوزک سن رہی ہو تم... میرے اندر کا شور اس سے کئی گناہ بلند ہے.. "

اُس نے مزید کہا جب کہ وہ لڑکی خاموش بیٹھی سیہان کو سن رہی تھی..

" کس قدر بد قسمت لڑکی ہے وہ آپ جیسے ہیرے شخص کو گواہ بیٹھی.. "

اُس لڑکی کے لبوں سے بے اختیار ادا ہوا جملہ سیہان کو طیش میں مبتلا کر گیا..

" بدنصیب وہ نہیں.. میں ہوں سمجھی.. اور آئندہ اُس کے بارے میں کچھ ایسا کہا تو گُدی سے زبان کھینچ لوں گا تمہاری.. "

خون آلود نظروں سے اُس لڑکی کو دیکھ کر بولتا وہ اپنے وائلٹ میں سے تین سرخ نوٹ نکال کر شیشے کے گلاس کے نیچے رکھ دئے...

" میں.... نے جو کہا اگر دلچسپی رکھتی ہو اُس میں تو.. کال کر لینا.. "

سن ہوتے حواسوں پر قابو پاتا وہ اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے نکل گیا اس بات سے بے خبر کے دو متفکر آنکھوں نے آخر تک اُسکا پیچھا کیا ہے..

UL KHAN WRITES

وہ سنجیدگی سے بیٹھا بی اماں کے سوالات کے جواب دے رہا تھا ساتھ ہی داریاء کا بھی منتظر تھا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے نجانے کہاں غائب تھی آئیلین کے ساتھ..

"..لگتا ہے آپ میرے سوالات سے بور ہو رہے ہو بیٹا "
تیسری بار کلائی پر بندھی گھڑی دیکھتے اصفہان کی چوری پکڑے جانے پر بی اماں نے مسکرا کر کہا..
"..نہیں ایسی بات نہیں ہے..مجھے نیند آرہی..داریاء کو بلادیں "
اصفہان نے سنجیدگی سے جواب دیا..

" کیا گھر میں تمہارا بھائی اتنی جلدی سو جاتا ہے داریاء؟؟ "
اس سے پہلے بی اماں کوئی جواب دیتیں آئیلین ڈرائینگ روم میں چلی آئی..
گہرے سبز رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس سیاہ ڈوپٹہ کندھوں پر پھیلائے،

نم زُلفوں کی آبشار پشت پر بکھری تھی.. وہ کپڑے چینج کرنے جا رہی تھی تو داریاء کو بی اماں اور اصفہان کے درمیان بور ہوتے ہوئے دیکھا تبھی اپنے ساتھ لے آئی..

"نہیں بھائی تو کافی دیر تک جاگتے ہیں.."

داریاء نے سچ کہا جس پر اصفہان جو آئیلین کے شفاف چہرے پہ نظریں ٹکائے بیٹھا تھا اپنی بہن کو دیکھ کر قصداً مسکرا دیا..

"تو یہ ثابت ہوا بی اماں یہ آپکی انٹیروگیشن سے اکتا رہا تھا.."

اصفہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے طنزیہ انداز میں کہتی وہ بڑے صوفے پر اُس کے عین برابر میں آ کر بیٹھ گئی..

"تم تو بس باتیں بناتی رہا کرو.. رشیدہ کو کہا چائے کا؟؟"

بی اماں نے اصفہان کے سپاٹ تاثرات دیکھتے ہوئے مدعا سنبھالنا چاہا..

" جی ہاں بول آئیں ہوں.. کیسی چائے پینا پسند کریں گے شوہرِ نامدار ؟؟ "

گردن موڑ کر اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا گیا، اُس کے گیلے بالوں سے آتی شیمپو کی فروٹی سینٹ کافی نہ تھی کہ اب یہ انداز بھی.. اصفہان کے لئے بے اختیار اگلی سانس لینا دشوار ہونے لگا ..

یکلخت اُس کا دل چاہا کہ کمرے میں موجود تمام افراد یہاں سے غائب ہو جائیں اور بس وہ اور آئیلین وہاں تنہا رہ جائیں تاکہ وہ اُس کی نم گردن کی خوشبو اپنے اندر اتار سکے، کنپٹی پر چمکتی پانی کی بوندوں کو ہونٹوں سے چن سکے، اُس کے جسم کو روح سمیت آج بس وہ حاصل کر لے.. اپنے نزدیک آئیلین کا مہکتا نرم ملائم وجود اصفہان کو جھلسا رہا تھا.. ایسی باتوں پہ اکسا رہا تھا جو پہلے کبھی سوچی بھی نہ ہو اُس نے ..

" .. بھائی چائے نہیں پیتے "

داریاء کی آواز پر جیسے وہ ہوش میں آیا، سامنے دیکھا تو آئیلین نجانے کب سے داریاء کی جانب پلٹ چکی تھی جبکہ وہ کسی احمق کی طرح اُسے اب بھی تک رہا تھا.. بے ساختہ اصفہان کو شدید گھٹن کا احساس ہونے لگا..

" تو پھر کیا پیتے ہیں یہ ؟؟ "

آئیلین نے استہزاء انداز میں پُوچھا.. اصفہان کے لیے مزید اُس کے نزدیک بیٹھ کر خود پر قابو رکھنا دشوار تھا..

" We need to go now Daria.. "

ضرورت سے زیادہ بھاری لہجے میں کہتا وہ آئیلین کے برابر سے کھڑا ہو گیا، دور ہونے کے درمیان وہ اُسکی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنا نہ بھولا تھا..

" ٹھیک ہے بھائی.. "

داریاء جانا تو نہیں چاہتی تھی مگر اب واقعی رات کافی ہو گئی تھی..

"..کبھی آپ بھی ہمارے گھر آئیں ناں آئیلین "

ڈرائنگ روم سے باہر نکلتے ہوئے داریاء نے آئیلین سے کہا جس پر وہ مسکراتی ہوئی اصفہان کی سمت پلٹی تھی..

"..دیکھو تمہاری بہن مجھے تمہارے گھر آنے کی دعوت دے رہی ہے "

اس کے گلابی لپ سٹک سے پاک ہونٹوں کو مسکراتے دیکھ کر اصفہان نے بمشکل اگلی سانس لی.. وہ آج اُسے اس سادہ روپ میں پہلی بار دیکھ رہا تھا اور آئیلین اس روپ میں اُس کے حواسوں پر پوری طرح قابض ہو گئی..

" ...تو "

کولر کا اوپری بٹن دونوں ہاتھوں سے کھولتا وہ تیزی سے اپنی ٹائی اتارنے لگا.. مقابل کھڑی آتش کا اس بھیگے روپ میں ساتھ ہونا اور پھر جلتی پر تیل آوروں کی بھی موجودگی اُسے اب جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر رہی تھی..

" تو یہ کہ تم کب بلاؤ گے مجھے ؟؟ "
اصفہان کی گردن کی ابھرتی رگوں، ہاتھوں کی پھولی ہوئی شریانوں کو دیکھ کر اُس نے یہی اخذ کیا کہ وہ غصے میں ہے مگر درحقیقت معاملہ کیا تھا یہ اُسکے فہم سے کافی دور کی بات تھی..

" جب تم کہو.. "
بمشکل آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتا وہ ٹائے کو کوٹ کی اندرونی جیب میں گھسا کا شرٹ کے نچلے دو بٹن مزید کھول گیا.. قصداًوہ آئیلین سے نگاہیں ملانا نظر انداز کر رہا تھا جسے وہ کچھ اور ہی سمجھی..

" اچھّا.... "
آئیلین نے جانچتی نگاہوں سے اُس کے یکسر تبدیل انداز ملاحظہ کیا..

"مجھے آپ سے مل کر بہت اچھا لگا بیٹے.. دل کو سکون سا آگیا ہے کہ ہمارے بعد آئیلین کا خیال رکھنے والا انسان بہترین ہے.. اپنی آئیلین کے لیے میں آپ پر بھروسہ کر سکتی ہوں ناں.. "

بی اماں کے اپنا ہاتھ تھامے ضعیف ہاتھوں کو دیکھ کر وہ جبراً مسکرا سکا..

" جی آپ بے فکر رہیں.. "

اُسے یہ کہتے ہوئے برا تو لگا تھا لیکن اب کیا کر سکتے تھے.. آئیلین نے بغور خود سے دو قدم آگے چلتے شخص کو دیکھا.. یہ کیوں کر رہا ہے یہ سب.. وہ خود کو یہ سوچنے سے نہ روک سکی..

" اللہ حافظ آئیلین.. انشاءاللہ ہم جلد ہی ملیں گے.. "

داریاء کی آواز نے اُسے شعور کی دنیا میں واپس دھکیلا..

" ضرور.. اپنا خیال رکھنا.. اللہ حافظ.. "

وہ داریاء نے سے ملنے کے بعد گھر کے اندر بڑھ گئی بنا اصفہان کو الوداع کہے..

جو اصفہان نے تو نہیں البتہ بی اماں نے ضرور محسوس کیا تھا اور انکار ارادہ بھی تھا

اس معاملے میں آئیلین کو سمجھانے کا..

UL KHAN WRITES

محتشم نامی چیپٹر جس بے دردی سے اُس کے آغا جان نے زندگی سے علیحدہ کر پھینکا تھا اس کی اذیت سے صرف وہ ہی بخوبی واقف تھی.. کاش اُس روز میری نکلی قبر بنانے کے بجائے آپ مجھے زندہ اُس قبر میں دفن کر دیتے آغا جان..

کسی بالکل غیر انجان شخص کے نام اپنے تمام قول واقرار سونپتے ہوئے نکاح نامے پر دستخط کرتی منتہا نے پژمردگی سے سوچا.. تاریک قفس میں چالیس

دن گزارنے کے بعد جب روشنی کی کھلی فضا میں اُس کی آنکھیں واہوئیں تو خود کو انجان کمرے تو دور انجان شہر میں پایا ..

اُس کے آغا جان بیٹی کا نکاح کراچی کے کسی مشہور بزنس مین سے طے کر چکے تھے، زندان میں چالیس دن گزروانے کی وجہ یہ تھی کہ گاؤں کے معصوم لوگ فراز سراج ملک کی بیٹی کی جوان موت بھول جائیں جس کے بعد انہوں نے خاموشی سے حویلی کے زندان سے منتہا کو کراچی منتقل کیا اور اُس کی آنکھ کھلتے ہی اُسے یہ خبر سنادی کہ اُس کا نکاح کل صبح کسی صارف چوہان نامی کراچی کے مشہور بزنس مین سے ہو رہا ہے ..

محتشم کے بنا زندگی گزارنے کا تصور بھی اُس کے لئے سوہنِ روح تھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اپنے دل کے مالک کے منصب پر محتشم کی جگہ یوں کسی غیر کو فائز کردے گی ..

"..جی میں قبول کرتا ہوں "

سوچوں کا تسلسل اُس کے ہونے والے شوہر کی بھاری پُر اثر آواز نے توڑا اسر پر ڈالے گھونگھٹ کی اوٹ سے اُس نے اپنے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھے شخص کو دیکھا جو سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس شکل سے کافی سلجھا ہوا انسان معلوم ہو رہا تھا..

"..یہ زیادتی ہے...ان کے ساتھ بھی "

منتہا نے بے دردی سے اپنے ہونٹوں کو گھائل کرتے ہوئے نظریں واپس جھکا لیں، سبز سنہری آنکھیں دبدبائی ہوئیں، وہ بے آواز رُو رہی تھی، ادھوری محبت کی کہانی پر، اپنی بے بس زندگانی پر...

نکاح ہو جانے کے بعد مختصر اً مبارکباد کا دور چلا اُس نے محسوس کیا کہ اُس کے برابر بیٹھے اُس کے آغا جان سرسری انداز میں اُس کے سر پر ہاتھ رکھنے کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے اور صارف سے مصافحہ کرنے کے بعد خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئے.. کتنے ظالم، کس قدر سفاک باپ تھے وہ.. ایک انجان شخص کے سپرد اپنی بیٹی کو کر کے انہوں نے پلٹ کر منتہا کی طرف دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی..

آہستہ آہستہ کمرے میں موجود نکاح میں شریک تمام لوگ انہیں تنہا چھوڑ کر چلے گئے کہ آخر میں دروازہ بند ہونے اور پھر لاک ہونے کی آواز آئی.. دروازے کے نزدیک کھڑے شخص کے بھاری قدموں کی چاپ اپنے قریب تر آتی محسوس کر کے منتہا نے خوف کے باعث سختی سے آنکھیں میچ لیں.. اُس کا دل عنقریب بند ہونے کی حالت میں تھا

"..السلامُ علیکم "

دلچسپی سے مسکرا کر سامنے بیٹھے لرزتے کانپتے وجود کو نظروں کے حصار میں لئے انہوں نے سلام کیا.. منتہا نے سر کو خفیف سی جنبش دے کر جواب دیا..

"..سلام کا جواب دینا ہر مسلم پر فرض ہے "

احتیاط سے اُس کے برابر صوفے پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے منتہا کا گھونگھٹ اُٹھایا..

سیاہ آنکھیں رت جگے کی سرخی لئے بنفشی آنکھوں سے چار ہوئیں جس پر ہڑبڑاہ کے منتہا نے نظریں جھکا لیں.. جبکہ دوسری طرف صارف چوہان پہلی نگاہ میں ہی اُس حسن کی دیوی کے اسیر ہو چکے تھے..

منتہا.. میں اچھی طرح واقف ہوں کن حالات میں ہماری شادی ہوئی.. "
اپنی ماں کو کھونا کوئی آسان عمل نہیں.. اُس کے فوراً بعد یوں کسی انجان
شخص کا شوہر بن جانا یقیناً آپ کے لیے ناقابلِ برداشت عمل ہوگا.. تبھی
میں آپ کو اور اس رشتے کو کچھ وقت دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ مجھے سمجھ
" .. سکیں، مجھے جان سکیں.. میں کسی قسم کی زبردستی کا قائل نہیں
.. منتہا کے کپکپاتے چہرے کے نقوش دیکھتے ہوئے انہوں نے نرمی سے کہا

" .. اچھّا تو میری مری ماں کو دوبارہ مارا ہے آپ نے آغا جان "
.. اُس نے تلخی سے سوچا البتہ صارف چوہان کی بات کے جواب میں کچھ نہ کہا
جائیں آپ چینج کرلیں.. اور یہ آپ کی منہ دکھائی ہے.. نیک لیس ہے "
" .. ایک اگر آپ کا دل چاہے تو پہن لیجیے گا مجھے اچھا لگے گا
صارف جو اُسے خاموش دیکھ کر خود بھی خاموشی سے منتہا کا حسین چہرہ تک
رہے تھے کچھ دیر بعد مسکرا کر گویا ہوئے اور اُس کی جانب مخمل کا سرخ

باکس بڑھادیا جو منتہا نے خاموشی سے تھام لیا.. بنا کچھ مزید کہے وہ اپنی جگہ سے اُٹھے کمرے سے منسلک کچن کی جانب بڑھ گئے..

" میں انہیں کیسے بتاؤں کہ اپنے دل میں کسی اور کو جگہ دے چکی ہوں کاش ان کی جگہ محتشم ہوتے..."

صارف کی کشادہ پشت دیکھتے ہوئے منتہا کے دل سے ہونک اُٹھی، گردن میں چمکتے دل کی شیپ کے لاکٹ پر انگلی پھیرتے ہوئے اس نے بے بسی سے سوچا اور بھاری کامدانی غرارہ دونوں مٹھیوں میں دبوچتی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی.. لاحاصل کی خواہش کرنا اب بیکار تھا سو وہ آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کرنے کی سعی کرنے لگی...

UL KHAN WRITES

پوری رات وہ اپنی اس نئی خواب گاہ میں بند سر گھٹنوں میں دئے روتی رہی تھی.. نیند جو آنکھوں کو چند گھڑیوں کے لئے ہی نصیب ہو سکی اچانک ٹوٹ گئی جب فجر کی ازان کی سکون بخش آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی.. گھٹنوں پر سے سر اُٹھا کر وہ فوراً زمین سے اٹھ بیٹھی..

آخری بار اُسے یاد تھا کہ حواس بے قابو ہونے سے پہلے اُس نے آریس کا وائس نوٹ سنا تھا جس پر وہ تڑپ تڑپ کر روئی، اُسے تو اپنا بھی ہوش نہیں تھا کہ وہ کہاں بیٹھی رہی پوری رات اور کب اُسکی آنکھ لگی.. رات میں کئی بار کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی ملازمہ کھانا لے کر بہت بار اُسکے دروازے تک آئی تھی مگر وہ ہر بار بے حس بنی رہی..

ایناره نے کمر میں اُٹھتی درد کی شدت کو نظر انداز کرتے ہوئے بیڈ کا سہارا لیا اور کھڑی ہو گئی تاکہ شیشم کی لکڑی سے بنی سائیڈ ٹیبل کی زینت بنے خوبصورت گلابی اور سفید رنگ کا نائٹ لیمپ جلا سکے.. کمرے میں مدھم روشنی پھیلتے ہی اُس نے موبائل اُٹھایا جو چارجنگ ختم ہو جانے کے باعث بند پڑا اُسے جھنجھلاہٹ کا اسیر کر گیا..

"کیا فرق پڑتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا.."

ایناره نے بددلی سے موبائل واپس ٹیبل پر رکھا اور کمرے میں نسب لائٹس ان کرکے واش روم کی طرف چل دی.. کچھ دیر بعد باہر آئی تو پُر نور چہرہ پانی کی شفاف بوندوں کی وجہ ڈوپٹے کے ہالے میں چمک رہا تھا جسے خشک کئے بنا وہ اندازاً کعبے کا تعین کرکے اپنے ساتھ لائی اپنی امی ہی کی جاء نماز زمین پر بچھانے کے بعد پوری خوش و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے لگی..

نماز پڑھنے کے بعد اُس نے اپنے اور اپنے بھائیوں کی سلامتی کے لئے دعا مانگی ساتھ ہی خود سے جڑے اس نئے رشتے کی تقویت کی بھی اور جاء نماز عقیدت سے چوم کر بیڈ روم کے ایک کونے میں پڑے سفید صوفہ سیٹ پر رکھ دی..

آنسوؤں کا غبار اور دکھ کے بادل آنکھوں سے چھٹے تو اُس نے اپنے نئے کمرے کا جائزہ لیا، خوبصورتی اور نفاست سے گلابی اور سفید رنگوں کے امتزاج سے سجا یہ کمرا دیکھنے سے ہی لگتا تھا کہ کسی لڑکی کے لئے سیٹ کروایا ہے.. یہ کمرہ اُس کے پرانے کمرے سے بے حد کشادہ اور خوبصورت بھی تھا مگر پھر بھی یہاں سے اُسے وہ انسیت محسوس نہ ہو سکی جو اپنے کمرے سے ہوا کرتی تھی، اور ہوتی بھی کیسے کسی بیکار شئے کی طرح لا کر پٹخ جو دیا گیا تھا اُسے یہاں بقول اُس کے..

جو شخص میرے ساتھ اپنا بیڈ روم شیئر کرنے کا روادار نہیں وہ کیا اپنی "
" زندگی میں کبھی مجھے جگہ دے گا؟؟

کمرے کے وسط میں چھت پر لگے کرسٹل کے حسین فانوس کو دیکھتے ہوئے اینارہ نے تلخی سے سوچا.. وہ منفی سوچ کی حامل نہیں تھی مگر کل والے واقعے کے بعد سے جیسے دل و دماغ یہ سب سوچنے پر مجبور ہو چکا تھا، اب کسی نئے شخص پر آسانی سے بھروسہ کرنا خاصا کٹھن ہوتا اُس کے لئے ..

صوفے پر بیٹھی وہ نہ جانے مزید اور کیا کچھ منفی سوچ لیتی کہ اچانک بھوری آنکھیں بیڈ کراون کی دوسری طرف موجود گلاس وال پر پڑے سفید پردوں سے چھن کر آتی روشنی پہ جا ٹھہریں.. اینارہ سر پر جما ڈوپٹہ ایک ہاتھ سے ڈھیلا کر کے پردے کی جانب چلی آئی.. اُسکی حیرانگی میں تب اضافہ ہوا جب اُس نے پردے کے اُس پار سنگِ مرمر کی خوبصورت بالکونی دیکھی جہاں

لکڑی کا خوبصورت گول جھولا اُس کا منتظر تھا ساتھ ہی زمین پر گملوں میں سجے کچھ ہرے بھرے پودے بھی..

اینارہ کے افسردہ چہرے پر مسکراہٹ کی بہار رقص کرنے لگی، گلاس وال پیچھے دھکیل کر وہ ننگے پاؤں بالکونی میں چلی آئی، نومبر کے اولین دن ہونے کی وجہ سے فجر کے وقت ماحول میں خنکی کس راج تھا.. بالکونی میں پہلا قدم رکھنے کے ساتھ ہی سرد ہوا کے خوشبودار جھونکے نے اُس کا استقبال کیا جسے محسوس کر کے اینارہ آنکھیں موند کر گہری سانس اپنے اندر کھینچتی ریلنگ کے نزدیک آگئی..

"..ماشاءاللہ.. واہ اللہ تیری شان "

جوں ہی اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو تاحدِ نگاہ پھیلے وسیع سر سبز اور شاداب لان کو دیکھ کر بے اختیار اُس کے منہ سے تعریفی کلمات ادا ہوئے..

"..لگتاہے اس گھر کے مالک کو پھول پودوں میں خاصی دلچسپی ہے"

اینارہ نے لان میں موجود مختلف اقسام کے درختوں اور پھولدار پودوں کو دیکھ کر سوچا جب یکلخت اُسکی نظر لان کے ایک کونے میں مالی کے ساتھ مھوِ گفتگو آزاد پر پڑی..

سفید کھدر کے بے شکن شلوار سوٹ میں ملبوس اپنے مخصوص انداز میں پشت پر ہاتھ باندھے کھڑا وہ مالی کو یقیناً کوئی ہدایت دے رہا تھا، اینارہ کی جانب اُسکی پشت تھی سو وہ اُسے نہ دیکھ سکا..

"آپ کو آج سے ان دونوں پودوں کا خاص خیال رکھنا ہے، انکی دیکھ بھال میں کوئی کمی نہ رہنے پائے.."

ابھی کچھ لمحوں پہلے ہی وہ نماز پڑھ کر گھر واپس آیا تھا جب لان میں کام کرتے مالی پر اُسکی نظر پڑی جسے دیکھ کر کل ایناره کے ساتھ لئے پودوں کو یاد کرتے ہوئے وہ لان کے طرف آگیا تھا ..

بالکونی میں کھڑی ایناره نے دیکھا کہ وہ اُس کے دونوں رات کی رانی کے پودے باقی تمام پودوں کے ساتھ لگوا رہا ہے، چپکے سے آسودگی بھری مسکان اُسکے لبوں پر بھکر گئی، وہ ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے کھڑی ارد گرد کے ماحول کو یکسر فراموش کئے اشتیاق بھری نگاہیں آزاد پر مرکوز کئے کھڑی تھی کہ اچانک آزاد پلٹا ..

قمیض کی اندرونی جیب سے سگریٹ کا ڈبہ نکالتے ہوئے بے اختیار اُس کی نظر خود سے کافی دور ایناره کے کمرے کی بالکونی پہ جا ٹھہری اُسے ایسا لگا کہ کچھ لمحوں قبل وہاں کسی کو کھڑا دیکھا ہے لیکن اب وہاں کوئی نہ تھا ..

"...ہو سکتا ہے میرا وہم ہو "

آزاد نے سر جھٹک کر سوچا اور لائٹر کی مدد سے عنابی ہونٹوں کے درمیان دبی سگریٹ کو شعلہ فراہم کرتا گہرا کش لینے کے ساتھ گھر کی اندرونی سمت بڑھ گیا..

اینارہ جو چوری پکڑی جانے کے خوف سے پنجوں کے بل زمین پر بیٹھی گہری ناتواں سانسیں استوار کر رہی تھی کچھ لمحے سابقہ پوزیشن برقرار رکھی، اپنی طرف سے آزاد کے وہاں سے چلے جانے کی یقین دہانی کر رہی ہو جیسے..

"..شاید چلے گئے "

زرا اوپر کو کھڑی ہو کر ریلنگ کے ایک کنارے سے اُس نے لان کا منظر دیکھا جہاں آزاد دور دور تک اُسے کہیں نظر نہ آیا..

"..چلے ہی گئے "

اینارہ نے مسکرا کر خود کلامی کی، یوں چھپ کر آزاد کو دیکھنا اُسے اچھّا لگا تھا..

"انہوں نے میری لائی ہوئی چیز کی قدر کی، کیا پتا وہ میری بھی قدر کرتے ہوں.."

اینارہ نے نچلے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر سوچا، ابھی کچھ دیر قبل جس شخص کے متعلق نہایت منفی سوچ رہی تھی وہ اُس کی ذرا سی اچھّائی دیکھ کر سب کچھ بھول بیٹھی.. نکاح جیسے مضبوط اور پاک رشتے میں بندھنے کے بعد جذبات کا بدلنا عنقریب لازم تھا..

U L K H A N W R I T E S

لان میں اینارہ کے پودے مالی سے ٹھیک جگہ پر لگوانے کے بعد وہ معمول کے مطابق اپنے گھر میں موجود جم میں چلا آیا.. اُس کا یہ روز کا روٹین تھا علی کے

اٹھنے سے ایک گھنٹے قبل ورزش کرنا اور پھر فریش ہو کر علی کو اسکول کے لئے اُٹھانا..

اس وقت بھی وہ وائٹ ہاف آستین کی پلین ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک ٹراؤزر میں ملبوس ایکسر سائز مات پر لیٹا پش اپز لگا رہا تھا.. کانوں میں بلیوٹوتھ ہیڈ فونز لگائے ارد گرد کے ماحول سے لاپرواہ پسینے میں شرابور وجود لئے وہ ورزش کرنے میں مشغول تھا..

کچھ دیر مزید وہ ہی روٹین کی ایکسر سائز کی جس کے بعد وہ فریش ہونے جم سے منسلک واش روم میں گھس گیا.. چند لمحوں بعد نہا دھو کر خوشبوؤں میں بسا ہوا بلیک ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں ملبوس، بھیگی گردن کا حصار سفید تولیہ نے کیا ہوا تھا.. نم سیاہ لہر-دار بال سیدھے ہوئے کشادہ پیشانی پر بکھرے... سفید چہرے پر بے شمار ٹھنڈے پانی کی بوندیں چمک رہیں

تھیں..ٹاول کے ایک کنارے سے اپنی داڑھی خشک کرتا وہ جم کی لان میں کھلنے والی گلاس وال کی جانب بڑھ گیا کہ اچانک اُسے ایسا لگا کہ کہیں کوئی چیز گر کر ٹوٹنے کی بہت اونچی آواز آئی ہو..

" اللہ خیر کرے یہ کیا ہوا؟؟؟ "

فکر مندی سے کہتا گردن کے گرد موجود تولیہ اتار کر کرسی پر پھینکتے ہوئے وہ جم سے باہر نکل آیا..دل میں عجیب خدشات جنم لینے لگے کہ کہیں علی کو کوئی چوٹ نہ لگ گئی ہو.. لیکن ذرا آگے بڑھ کر جو اُسکی آنکھوں نے مزید دیکھا وہ بھی کچھ خوشگوار نہ تھا..

" یہ آپ کیا کر رہیں ہیں..؟ "

زمین پر گرے کانچ کے ٹکڑے وہ اپنے نازک ہاتھوں سے سمیٹ رہی تھی جسے دیکھ کر آزاد سکتے میں آگیا..دوسری طرف ایناره کو اُس کی آواز سن کر

ایسا لگا کہ اب وہ قیمتی شو پیس توڑنے پر اُسے خُوب سنائے گا تبھی وہ اور تیزی سے ہاتھ چلانے لگی بغیر آزاد کی جانب دیکھے..

"..ڈاکٹر اینارہ پلیز "

وہ ایک جست میں اُس کے نزدیک پہنچا آواز میں اس بار تیزی کے بجائے نرمی تھی لیکن اس ہی ثانیہ کانچ ہاتھ میں جمع کرتی اینارہ کی ہتھیلی ایک ٹکڑے سے بری طرح زخمی ہو گئی..

" یہ کیا کیا آپ نے؟؟ "

سفید ہتھیلی پر نمودار ہوتے خون کو دیکھ کر مزید برداشت کرنا اُسے ناممکن لگنے لگا..

"..چھوڑیں...کانچ کو یہاں اسی وقت "

سرد لہجے میں کہتا وہ دوزنوزمین پر بیٹھی ایناره کے مزید قریب آیا..بدلتے لہجے اور بڑھتی قربت دیکھ ایناره فوراً اُس کا حکم بجالائی اور اس سب میں پہلی بار سر اُٹھا کر خوفزدہ نظروں سے خود پر سایہ بنے آزاد کو دیکھا جس کی سیاہ ثاقب آنکھیں ایناره پر ہی ٹکیں تھیں..

"...کھڑی ہوں "

آزاد نے تحکم بھرے انداز میں ایک اور حکم دیا..ایناره کسی روبوٹ کی طرح اُس کی ہر بات مان رہی تھی اور اس چیز سے نہ جانے کیوں آزاد کو جھنجھلاہٹ ہونے لگی شاید ایک عورت کو پہلی بار اپنا کہا مانتے دیکھ رہا تھا وہ اس لیے..

"...وہ..آزاد صاحب "

ایناره نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن آزاد کے تاثرات دیکھ کر اُس کی زبان آگے الفاظ کہنے کی سکت نہیں رکھتی تھی..ساتھ کھڑے آزاد نے گردن

ترچھی کر کے اُس کے دودھیا پیر کپڑے کے نازک کھسہ میں مقید دیکھے، سر تاسف سے جھٹکتے ہوئے اُس نے دبیز ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر لئے..

"... خاموش رہے گا اب"
آزاد نے ایناره کی بھوری سراسیمہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جھک کر سرگوشی کی صورت جملہ ادا کیا، ایناره کے تو ہونٹوں پر ویسے ہی قفل لگ چکا تھا اب تو وہ جب تک آزاد دوبارہ کچھ بولنے کی اجازت نہ دیتا اُس وقت تک کچھ نہ کہتی..

آزاد نے جھک کر ایک بازو ایناره کی کمر جبکہ دوسرا مضبوط بازو اُس کے گھٹنوں کے پیچھے ٹانگوں پر حمائل کرتے ہوئے بے حد آسانی سے ایناره کو اپنے قوی حصار میں لے لیا، وہ جانتا تھا کہ ایناره اس سب میں کوئی ردعمل ضرور ظاہر

کرے گی اور ایسا ہی ہوا.. ایناره نے ہونک آنکھیں لیے فوراً اُس کے تنگ
.. حصار سے تڑپ کر نکلنا چاہا

"...عدیل "
نظروں کا محور ایناره کے شرم کے باعث دہکتے قرمزی گالوں کو بنائے، اُس
.. کی بلند آواز پر ایناره نے سہم کر تمام مزاحمتی ارادے ترک کر دئے
"..جی آزاد بھائی "
عدیل کی آواز اگلے ہی پل کچن کی جانب سے ابھری البتہ وہ خود باہر نہیں
آیا.. ایناره نے اس بات پر بھی دل ہی دل میں شکر ادا کیا ورنہ تو اس معیوب
صورتحال میں وہ شرم سے پانی پانی ہو ہی رہی تھی کہ مزید کچھ شرمساری
.. بڑھ جاتی

" کوریڈور میں کانچ بکھرا ہوا ہے، کسی سے کہہ کر یہاں کی صفائی
کروائیں .."

سخت لہجے میں کہتا وہ اینارہ کو لب بھینچے دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف
جانے والی سیڑھیوں پر قدم رکھ گیا ..

" یہ... یہ کیا... یہ... آزاد بھائی یہ Italian Monarch ... او کے
کس نے توڑ دیا.. یہ اللہ یہ فرسٹ ایڈیشن تھا .. "

عدیل جو اپنی دھن میں کچن سے باہر نکلا تھا سفید ماربل پر بکھرے بیش قیمتی
شو پیس کی کرچیاں دیکھ کر دنگ رہ گیا ..

" کاش میں کمرے سے باہر ہی نہ نکلتی .. کچن میں کام کروانے جا رہی تھی
اور الٹا اتنا بڑا نقصان کر دیا.. اُفف اینارہ.. اُفففف.."

سیڑھیوں کے آخری سرے پر موجود آزاد کی گود میں دبکی پڑی اینارہ کے چہرے پر تو مانو کسی نے شرمندگی کا ٹھنڈا پانی انڈیل دیا ہو جیسے.. آزاد جو اینارہ کے گرد مضبوطی سے اپنے بازو حائل کیئے آگے بڑھ رہا تھا اُس کے چہرے کے بدلتے رنگ خاصی دلچسپی سے ملاحظہ کرنے لگا..

اپنے کمرے کے نزدیک پہنچ کر پیر سے ٹھوکر مارتے ہوئے سفید لکڑی کا دروازہ کھولا اور کمرے کے اندر پہنچ کر بالکل ویسے ہی دروازہ واپس بند بھی کر دیا.. اینارہ نے نا محسوس انداز میں گردن موڑ کر کمرے کے بند دروازے کو دیکھا اُس کے دل کی دھڑکنیں بے اختیار سست رفتاری سے چلنے لگیں.. نہ جانے اب آگے کیا ہونے والا ہے.. اینارہ نے خشک حلق تر کرتے ہوئے سوچا..

یہاں بیٹھیں اور یہاں سے جانے کے بارے میں سوچیے گا بھی نہیں.. "
".. میں ابھی آتا ہوں

اُس کی زہنی اور قلبی حالات سے یکسر منحرف آزاد اس بار نرم طرزِ تخاطب استعمال کرتا ایناره کو اپنے بیڈ پر احتیاط سے بیٹھاتے ہوئے کمرے میں موجود .. دو دروازوں میں سے ایک کی سمت بڑھ گیا

غیر زخمی ہاتھ سے ایناره نے بیڈ پر بچھی مخمل کی آف وائٹ بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھی میں دبوچتے ہوئے آزاد کے لمبے چوڑے کسرتی وجود کو کمرے سے غائب ہوتے دیکھا.. وہ اس طرح کی ڈریسنگ میں اُسے پہلی بار دیکھ رہی تھی.. آزاد کے مسکیولر پر فیکٹلی ٹونڈ سفید بازو اور پھر کچھ دیر قبل والی قربت یاد کرتے ہوئے ایناره کے پسینے چھوٹ گئے.. کمرے میں ہوتی اے سی کی .. کولنگ کے باوجود بھی ایناره کا ماتھا اور ہتھیلیاں نم پڑنے لگیں

اینارہ کی خوفزدہ بھوری آنکھیں دروازے پر ہی ٹکیں تھی جب آزاد ہاتھ میں ریڈ کلر کا فرسٹ ایڈ باکس تھامے کمرے سے باہر نکلا، غیر ارادی طور پر دونوں کی نگاہوں کا شدید ٹکراؤ ہوا جس پر قصداً اینارہ نے لرزتی پلکوں کی جھالر آنکھوں پر گرا لی لیکن آزاد ہنوز گہری نظروں سے اُسے دیکھتا ہوا اینارہ کے نزدیک چلا آیا اور بیڈ پر اُس کے بے حد نزدیک بیٹھ گیا..

اینارہ نے فوراً بدک کر اُس سے دور ہونے کی کوشش کی مگر اگلے ہی لمحے وہ اسکی کلائی سرایت سے اپنی پر حدت نرم گرفت میں لے چکا تھا..

"آرام سے بیٹھی رہیں.. "

سنجیدگی سے حکم صادر کر کے وہ فرسٹ ایڈ باکس کے اندر سے تمام ضرورت کی اشیاء نکالنے لگا جبکہ دوسرے ہاتھ میں ہنوز اینارہ کی کلائی تھامی ہوئی تھی..

کاٹن پیڈ پر انٹیسیپٹک ڈال کر وہ ہلکے ہاتھ سے ایناره کا زخم صاف کرنے لگا جبکہ دوسری طرف ایناره جو اس قدر نرمی، اس حد تک در گزر کی امید نہیں رکھ رہی تھی اُس سے، چپکے سے بے آواز آنسو بہانے لگی..

ابھی کچھ ہفتوں قبل کی بات تھی کہ کچن میں کام کرتے ہوئے ماہا کے جہیز کا ایک برتن بے دھانی میں اُس سے ٹوٹ گیا تھا جس پر ماہا نے اُسے تو دور اُسکی ماں، ماں سے جڑے خاندان اور نہ جانے کس کس کو گھسیٹ کر بددعائیں دیں تھیں وہ بھی محض ایک پلیٹ ٹوٹنے پر... وہ منظر یاد کر کے اس وقت آزاد کا یوں نرمی سے پیش آنا اُسے اچنبھے کے ساتھ ساتھ ایک ان کہے درد میں بھی جھونک گیا..

" کیا ضرورت تھی آپ کو یہ سب کرنے کی؟؟ "

زخم اچھی طرح صاف کرنے کے بعد اُس پر پایوڈین لگاتے ہوئے آزاد نے تاسف بھرے لہجے میں سوال کیا کیونکہ زخم چھوٹا سا تھا اس لئے پٹی کرنے کی ضرورت نہ پڑی اُسے.. ایناره نے حلق میں جمع ہوتے آنسوؤں کے سیلاب کو بمشکل پیچھے دھکیلا آزاد کے اپنائیت بھرے لہجے پر..

اپنے سوال کے جواب میں خاموشی پا کر آزاد نے نظریں ایناره کے چہرے پر مرکوز کر دیں..

" کیا ہوا؟؟ کیا آپ کو درد ہو رہا ہے؟؟ "

بھوری آنکھیں لبالب اشکوں سے بھری آزاد کو بے چین کر گئیں.. ایناره نے اُس کی سیاہ متفکر آنکھیں دیکھ کر کچھ کہنا چاہا مگر آزاد کے کچھ دیر قبل دئے گئے حکم کو یاد کر کے ہونٹ واپس ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کر لئے..

"کچھ کہیں بھی.. خاموش کیوں ہیں؟؟ "

آزاد نے انگوٹھا ایناره کی کلائی پر موجود شہ رگ آہستگی سے سہلاتے ہوئے استفسار کیا جس پر ایناره بے بسی سے خاموش بیٹھی اُسے دیکھنے لگی.. پہلے پہل تو وہ اُسکی خاموشی کا مقصد نہ جان سکا لیکن پھر کچھ دیر قبل اپنا دیا ہوا حکم یاد .. کر کے سرد سانس فضا میں تحلیل کرتا سر تاسف سے جھٹکے بنا نہ رہ سکا

"..بولیں..اب آپ بول سکتیں ہیں "

ماتھے پر پڑے نم بالوں میں انگلیاں پھیر کر انہیں پیچھے دھکیلتا وہ مضطرب لہجے میں گویا ہوا..اس سے تو بہتر تھا یہ دکھ میں رہتیں کم از کم مجھے جواب تو دے رہیں تھیں..اب ڈری سہمی تو مجھے پریشانی میں مبتلا کر رہیں ہیں ڈاکٹر ایناره.. تصور میں ایناره سے مخاطب ہوتے ہوئے آزاد نے بوجھل دل سے .. سوچا

آزاد صاحب.. میں.. میں قسم کھاتی ہوں میں نے جان بوجھ کر وہ شو پیس " نہیں توڑا.. میں.. میں.. کچن میں جا رہی تھی تا کہ صبح کا ناشتہ بنا دوں رابعہ کے ساتھ.. مجھے عادت ہے صبح جلدی اٹھنے کی.. مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا کے کب راستے میں وہ اسٹینڈ آگیا جس پر شو پیس رکھا تھا.. آزاد صاحب.. میں بہت... بہت زیادہ شرمندہ ہوں اور معذرت خواہ ہوں.. میں نے اتنا مہنگا " .... شو پیس توڑ دیا.. میں.. میں آپ کا نقصان پورا

اجازت ملنے پر وہ فوراً ہچکیوں کے درمیان صفائیاں پیش کرنے لگی، لمحہ بہ لمحہ آزاد کے چہرے پر بڑھتی سرخی دیکھ کر تیز چلتی زبان کی رفتار مزید تیز ہوئی لیکن اس ہی تیزی میں بالآخر حد سے تجاوز ہو گئیں کچھ باتیں جنہیں خاموشی .. سے سنتے رہنا آزاد کے لیے خاصا دشوار ثابت ہوا

"... خاموش ہو جائیں "

تیز رفتاری کے تمام ریکارڈ توڑتی زبان یکلخت تب تھمی جب آزاد نے اپنی پر تپش شہادت کی انگلی اُس کے ہونٹوں کے اوپر عین درمیان میں رکھ دی..

"آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ مجھے نقصان پورا کروانے کے لیے آپ سے مدد لینی ہو گی ڈاکٹر اینارہ..."

جھنجھلاہٹ بھری بھاری آواز، سیاہ آنکھیں متذبذب.. اینارہ بھوری آنکھیں حیرت سے پوری وا کئے کبھی آزاد کو دیکھتی تو کبھی ہونٹوں پر رکھی اُس کی اُنگلی کو کہ اچانک آزاد نے اُس کے ہونٹوں پر سے اُنگلی ہٹاتے ہوئے اینارہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام لیا..

"وہ شو پیس تو کیا اُس جیسے لاکھوں شو پیس آپ کے آگے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے میرے لیے.. اگر اس گھر میں موجود ہر ایک چیز بھی آپ توڑ دیتیں لیکن خود محفوظ رہتیں تو مجھے کوئی افسوس نہیں ہوتا لیکن آپ کی ہتھیلی

پر یہ زخم دیکھ کر میرے دل کا جو حال ہے اُس سے صرف میں خود ہی واقف ہوں ڈاکٹر ایناره ... "

انمول الفاظ استعمال کرنے کے ساتھ وہ اُس لڑکی کو یقین سونپ رہا تھا جو سانس روکے یہ منظر، اُسکی باتیں کچھ اس طرح سن رہی تھی کہ اگر غلطی سے بھی اگلی سانس لی تو ریت کی مانند یہ سب ہاتھ سے پھسل جائے گا ..

" ... آپ بہت اہم ہیں میرے لئے ... بہت زیادہ اہم "

سیاہ آنکھیں وقت کی قید میں مبتلا بھوری آنکھوں میں منجمد آنسو اور ان میں سرائیت کرتی معصومیت کی اسیر ہونے لگیں، گلابی لان کے ڈوپٹے کے ہالے میں چمکتا وہ نازنین چہرہ اُسکے دل و دماغ پر اپنا عکس چھوڑ رہا تھا... سرخی مائل کانپتے ہونٹ آزاد سہگل کو اپنے سحر میں گرفتار کرنے لگے ..

روح و قلب پر عشق کے ساتھ ساتھ جذبات بھی حاوی ہوتے گئے کہ بھاری بوجھل لہجے میں وہ اپنے دل کے بھید کافی حد تک ایناره پر آشکار کرتا اُس کے نرم روئی سے سفید رخساروں پر اپنے انگوٹھے سہلاتا براہ راست ایناره کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اُسکے چہرے پر جھک گیا.

ایناره جو پہلے ہی بے یقینی کے بھنور میں گمشدہ آزاد کی مہکتی گرم سانسیں اور آنکھوں میں سرخی بنے خمار کو دیکھ کر حیران تھی فوراََبدک کر اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے خود کو آزاد کرواتی ہوئی بیڈ پہ سے اٹھ کھڑی ہوئی..

یکدم ایک حسین طلسم کے ٹوٹ جانے پر وہ ہوش میں آتا مخمور بوجھل آنکھیں ایناره کی سمت اُٹھا گیا جو بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑی دل کے مقام پر ہاتھ رکھے گہری سانسیں لے رہی تھی..

" I'm sorry..."

آزاد اُس کے حد سے زیادہ سرخ ہوتے چہرے اور بے ترتیب ہوتے تناسب کو دیکھ کر کھڑا ہوتا فوراً شرمندگی سے بولا، دل اب بھی خواہش کر رہا تھا کہ جو کام ادھورا رہ گیا ہے کسی طرح پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جائے لیکن اپنے دل کے ہاتھوں شکست خوار ہونے کے بجائے اُس نے آنکھیں بند کر کے ابھرتے جذبات پر بندھ باندھا اور اینارہ کی طرف پیش رفت کی..

اینارہ اُسے ایک بار پھر اپنے نزدیک بڑھتے دیکھ خوفزدہ ہو کر پیچھے ہونے لگی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا..

"...گڈ مارننگ ڈیڈ "

اور اگلے ہی لمحے مسکراتا ہوا علی دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور آزاد کے گرد بازو حمائل کرتا اُس سے لپٹ گیا..

"..گڈ مارننگ ڈیڈ کی جان "

بمشکل نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے آزاد نے مسکرا کر علی کو اپنی گود میں اُٹھا لیا البتہ سیاہ آنکھوں میں اب بھی کچھ دیر قبل عیاں ہونے والے جذبات کی سرخی رقم تھی ..

"..آج آپ لیٹ ہو گئے مجھے اُٹھانے میں تو دیکھیں میں خود اٹھ گیا "

علی نے آزاد کی گردن میں چہرہ چھپا کر شرارت سے کہا ..

" ڈیڈ کیا میں فیری کے روم میں چیک کروں کہ وہ اٹھ گئیں ؟؟ "

ایناره کی یاد آنے پر علی فوراً آزاد سے دور ہوا اور فکر مندی سے سوال پوچھنے لگا

..

" ..آپکی فیری پہلے ہی یہاں موجود ہیں "

علی کو تھامے وہ اُس سمت مڑا جہاں ایناره ماتھے پر آئے پسینے کو ڈوپٹے کے پلو سے صاف کرتی ہوئی علی کو دیکھ کر زبردستی مسکرائی ..

" What a pleasant surprise fairy... "

" کیا آپ یہیں سوئیں تھیں ؟؟

.. خوشگوار حیرت میں مبتلا وہ باپ کی گود سے اتر کر ایناره کی جانب بھاگا

" اُففففف علی.. "

علی کے بے تُکے سوال پر ایناره کا دل چاہا کہ وہ بٹن دبا کر کہیں روپوش ہو جائے، ایک تو پہلے ہی آزاد کی حرکت پھر اُس کی بولتی نگاہوں سے وہ پریشان تھی اور اب یہ علی کا سوال.. جبکہ دوسری طرف آزاد پشت پر ہاتھ باندھے .. تمام صورتحال اور ایناره کے تاثرات سے کافی محظوظ ہو رہا تھا

" آپ اسکول کب جاتے ہیں سپر بوائے ؟؟ "

.. علی کا سوال سرے سے گول کر کے ایناره نے اُس کی توجہ مبذول کرائی

" ابھی تو بہت ٹائم ہے.. ابھی میں فریش ہونگا پھر اسکول کے لئے ریڈی اور پھر میں اور ڈیڈ بریک فاسٹ کریں گے جسکے بعد فیکٹری جانے سے پہلے ڈیڈ مجھے اسکول ڈراپ کر دیں گے.. "

علی نے اپنا پورا روٹین خوشدلی سے بتایا جسے سن کر ایناره صد شکر کرنے لگی کہ وہ اپنا پچھلا سوال بھول گیا ہے..

" اوکے تو پھر چلیں میں آپ کی ریڈی ہونے میں مدد کرتیں ہوں. اور پھر آپ کو بریک فاسٹ ٹیبل پر چھوڑ کر آؤں گی.. "

مسکرا کر علی کے گال پر پیار کرنے کے ساتھ وہ کھڑی ہوئی اور تیزی سے دروازے کی جانب عجلت میں بڑھی، آزاد جو اُسکے تمام انداز سمجھ رہا تھا ایناره سے پہلے ہی دروازے پر پہنچ کر دروازے کے لاک پر ہاتھ رکھ گیا...

" بریک فاسٹ ہمارے ساتھ ہی کریں گیں آپ.. "

..گلابی چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے وہ گھمبیر لہجے میں گویا ہوا

"..ٹھیک ہے آزاد صاحب "

اُس کی نگاہوں سے کنفیوز ہوتے ہوئے ایناره نے جلدی سے تائید کر کے

..جان چھڑائی جس پر آزاد کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آٹھہری

" ..نوازش "

متوازن فاصلہ ہنوز برقرار رکھے وہ ایناره کے کان پر جھکا اور اگلے ہی لمحے

دروازہ کھول دیا..ایناره جو پہلے ہی پر تول رہی تھی وہاں سے بھاگنے کے لیے

دروازہ کھلتے دیکھ علی کا ہاتھ تھامے فوراً ہواؤں سے بات کرتی آزاد کی نظروں

..سے اوجھل ہو گئی

"...کب تک یوں دامن بچائیں گیں آپ..ڈاکٹر...ایناره "

خود سے دور جاتی اینارہ کی پشت پر نگاہیں ٹکائے وہ اُس کے نام پر زور دیتے خود کلامی کر گیا.. وجود اور روح پر جو سرور طاری تھا ایسی کیفیت سے ہمکنار آج سے قبل وہ پہلے کبھی نہ ہو سکا تھا..

UL KHAN WRITES

" ...السلامُ علیکم آئیوری ون "

واجد اور سویرا خاموشی سے کچن ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے جب آریس کی خوش باش آواز پژمردہ ماحول میں گونجی..

"...چاچو جانی "

سویرا اُسے وقت سے پہلے وہاں دیکھ کر پرجوش ہوتی اپنا ناشتہ چھوڑ کر کھڑی ہوئی اور آریس کے سینے سے جا لگی..

" .. چاچو کو جان "

سویرا کا ماتھا چومتے ہوئے آریس نے مسکرا کر کہا جبکہ ناشتہ کرتے واجد کئی .. گھنٹوں بعد اب جا کر سکون سے مسکرا سکے تھے

".. تم جلدی آگئے آریس "

آریس کے ساتھ بغل گیر ہوتے ہوئے انہوں نے یگانگت سے اُسکی پشت .. تھپکی

کام ہو گیا تھا بڑے لالہ تو میں نے سوچا رکنے کا مزید کوئی فائدہ ہے ہی نہیں " " تبھی میں چلا آیا.. خیر بھابھی کہاں ہیں اور میری بلی؟؟

متبسم جواب آیا.. آریس کی بات سن کر واجد صاحب کے چہرے پر سایہ سا آ کر گزرا جبکہ سویرا واپس وہ ہی موضوع کھلتا دیکھ خاموشی برقرار رکھے کچن .. سے باہر نکل گئی

" ایناره یار پراٹھا بنا دو، قسم سے پچھلے دو دن سے ترس رہا ہوں تمہارے ہاتھ کا پراٹھا کھانے کے لئے.. "

ٹیبل کے گرد پڑی کرسی گھسیٹ کر وہ ہاتھ ملتا مزے سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں بولا اس بات سے بالکل بے خبر کہ اب اُسے اپنی بہن یہاں کہیں دکھائی نہیں دے گی.. واجد آریس کا اطمینان بخش پر سکون چہرہ دیکھ کر پہلو بدل کر رہ گئے اُسے کیا بتاتے کہ ایناره یہاں نہیں ہے..

" السلامُ علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ؟؟ "

ٹیبل پر رکھے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیلتے آریس کی نظر کچن میں داخل ہوتی ماہا پر پڑی جو عفان کا دودھ بنانے وہاں آئیں تھیں..

" وعلیکم السلام، ٹھیک ہوں.. "

روکھے لہجے میں جواب دیتیں وہ اپنا کام کرنے لگیں.. آریس کو انکا انداز کچھ بھلا نہ لگا لیکن پھر بھی در گزر کر کے واپس واجد کی جانب متوجہ ہو گیا جو غور و فکر میں مبتلا تھے کہ کس طرح اُسے تمام حقیقت بتائیں گے ..

" آپ پریشان لگ رہے ہیں بڑے لالہ... کوئی مسئلہ ہوا ہے ؟؟ "

ٹیبل پر رکھے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے آرایس نے نرمی سے سوال کیا ..

" اینارہ یہاں نہیں ہے آریس.. "

انہوں نے نظریں جھکائے ٹیبل کی سفید سطح کو گھورنے کے درمیان آہستگی سے جواب دیا ..

" کیا نائٹ شفٹ چینج کروالی اُس نے.. چلیں اچھا کیا اب سکون سے دن کی دن میں گھر آجایا کرے گی.. "

آریس نے مسکرا کر کہا جسے سن کر چولہے پر اُبلتے دودھ کو دیکھتے ہوئے جھٹکے
سے ماہا ان دونوں بھائیوں کی جانب پلٹی..

"کوئی جاب وغیرہ کی بات نہیں ہے.. تمہارے بھائی نے تمہاری اُس بہن کی شادی کروا کر رخصت کر دیا ہے ہم نے اپنا گند نکال کر باہر پھینک.. "
ماہا کا لہجہ تیز اور آواز اونچی تھی..
"کیا بکواس کر رہیں ہیں یہ؟؟"
آریس نے بیچ ہی میں انکی بات کاٹ دی اور ان سے جواب لینے کے بجائے وہ واجد کی طرف پلٹا جو بیوی کو خون آشام نگاہوں سے گھور رہے تھے..

"ان سے کیا پوچھ رہے ہو میں بتاتی ہوں.. تمہاری وہ ہونہار تعلیم یافتہ بہن کا چکر چل رہا تھا اُس بچے کے باپ آزاد سہگل سے.. وہ شخص پہلے سے ہی

شادی شدہ نکلا.. اُس کی بیوی نے آکر ذلت کی ہماری اس بد چلن ایناره کی وجہ سے تبھی آزاد سے نکاح پڑھا دیا اُسکا اور نکال باہر کیا اُسے.. "

ماہا چیخ چیخ کر اپنی بات مکمل کرنے کے بعد کچن سے نکل گئیں آخر کب تک چہرے پر اچھے پن کا نقاب چھڑائے رکھتیں.. آریس جوان کی اصلیت سے بخوبی واقف تھا لیکن ان کی زبان سے ادا ہونے والے نام نے اُسے اضطراب و خوف میں مبتلا کر دیا، وہ انہیں اچھے سے سبق سیکھانا چاہتا تھا مگر آریس سکتے میں آگیا..

" آزاد سہگل ؟؟؟ ایم این اے آزاد سہگل ؟؟ جہانزیب سہگل کا بیٹا ؟؟ جو ابھی الیکشن جیتا تھا ؟؟ "

ہذیانی کیفیت میں مبتلا آریس کی حالت غیر ہونے لگی..

" ہاں وہ ہی ہے.. سکون سے بیٹھ کر اب میری بات سنو.. "

..واجد نے آریس کا بازو تھام کر اُسے بیٹھنے کا اشارہ دیا

" کیا ظلم بیٹھ کر آپ کی بات سنوں؟؟؟ یہ آپ نے کیا کر دیا بڑے لالہ... کیا ظلم کر دیا ہے آپ نے...اُس شخص کے بیٹے سے میری معصوم بہن کا نکاح پڑھا دیا جسکے باپ نے ساری زندگی میری ماں کو اُسکے خاندان سے ملنے نہ دیا، وہ
"....میری بہن کے ساتھ کیا کریں گے

غصے اور افسوس کی شدت سے بے قابو ہوتا وہ ٹیبل کو پوری قوت سے ٹھوکر
..مار گیا کہ ناشتہ کے تمام برتن کرچیاں بنے زمین پر بکھرتے چلے گئے

" کیا کہہ رہے ہو... کون جہانزیب.. کس کی بات کر رہے ہو..اور ویسے بھی اینارہ نے جو کیا تھا اُس کے بعد میرے پاس اُسے گھر بٹھائے رکھنے کا کوئی
"..جواز نہ تھا

..واجد کا لہجہ بھی خود بخود تیز ہوا

"کیا کیا تھا میری بہن نے؟؟اور اگر کیا بھی تھا تو آپ کون ہوتے ہیں اُس کے متعلق ایسا فیصلہ کرنے والے میں ہوں اُس کا بھائی... مُجھ سے مشورہ کیوں نہیں کیا آپ نے...؟؟"

بھوری آنکھوں میں طیش بھری چنگاڑیاں برپا لئے وہ ایک جست میں واجد تک پہنچا اور ان کا گریبان اپنی مٹھی میں دبوچ گیا..

"ہوش میں تو ہو تم؟ یہ کس قسم کی بکواس ہے تمہاری؟؟پوری زندگی جس بچی کا خیال رکھا، جس سے محبت کی اُسکے متعلق مجھ سے سوال کرتے ہوئے تمہیں شرم نہ آئی... آزاد کی سابقہ بیوی نے جو اینارہ کے وائس نوٹ ہمیں سنائے تھے اُس کے بعد میرے پاس اور کوئی رستہ نہیں تھا.."

واجد صاحب نے اپنا گریبان تھامے آریس کے ہاتھوں کو غصے سے دور جھٹکا اور اونچی آواز میں کہنے لگے.. جبکہ انکی بات سن کر آریس پہلے تو حیران ہوا اور پھر ماتھے پر پڑے اپنے گھنے بھورے بال مٹھیوں میں بھرتا اضطرابی کیفیت کے زیرِ اثر یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگا ..

" نہیں... ہو ہی نہیں.. سکتا ایناره.. ایسا کر ہی نہیں سکتی .."

سرگوشیوں کی صورت اُسکی زبان سے ادا ہونے والے جملے سن کر واجد تمسخر سے مسکرائے ..

" کہنا آسان ہے کیونکہ تم نے وہ سب اپنے کانوں سے سنا جو نہیں تھا .."

طنزیہ آواز کشیدہ ماحول میں گونجی ..

" آپ جانتے ہیں ناں میں کون ہوں ؟؟ میری تعلیم کیا ہے ؟؟ چند ایک دفعہ مجھے وہ سب کام کرتے ہوئے بھی دیکھا ہوگا آپنے.. میری زبان سے سنا بھی

ہو گا ان سب معاملات کا تذکرہ تو پھر... کیسے اعتبار کر لیا ان وائس نوٹس کی

"... سچائی پر آپ نے

.. آریس حلق کے بل غرایا، اسکا دماغ پھٹنے کے نزدیک تھا

" کیا مطلب ہے ؟؟ "

.. واجد کے قدم بے اختیار لڑکھڑائے

مطلب وہ وائس نوٹس جعلی ہوں گے اور انکے پیچھے کسی کی چال تھی یہ "

" ... سب کروانے کی

.. ہاتھوں میں سر تھام کر وہ کرسی پر بیٹھتا چلا گیا

آپ نے دیکھا دیا واجد صاحب کے آپ سگے نہیں ہمارے... آج کے بعد "

".. سے اینارہ کے ساتھ ساتھ میرا تعلق بھی آپ سے ختم

کچھ دیر ماحول میں خطرناک حد تک خاموشی طاری رہی جس کی تھوڑی ہی دیر بعد آریس کی سنجیدہ سپاٹ آواز واجد صاحب کی پہلے ہی سن سماعتوں کو مزید سن کرگئی..

" بڑے لالہ اللہ کے واسطہ... خدا کے لئے مجھے کسی ناکردہ گناہ کی سزہ نہ دیں... ایک دفعہ.. محض ایک دفعہ مجھے بتادیں کہ میرا قصور کیا ہے.."

کسی کی سسکیاں، اُسکی آہیں واجد کے کانوں میں بازگشت کرنے لگیں..

"بڑے لالہ یہ ظُلم نہ کریں.. مجھے خود سے الگ نہ کریں.. آپ کو آپکی اولاد کا واسطہ.. میں بے قصور ہوں... "

اینارہ کی بھوری اشکبار آنکھیں ذہن کے دریچوں پر لہرائیں..

" غلط تو.. کہیں میں نے کچھ... یہ کیا کردیا میں نے... یہ..."

واجد ہوش میں آتے گہری سانسیں لینے لگے کچن میں نظریں دوڑائیں تو آریس کہیں نہ تھا اور اپنے ضمیر اور فہم کی قید میں واجد تنہا رہ گئے تھے وہاں ..

UL KHAN WRITES

نیلے اور سفید ٹائلز والے کشادہ واش روم میں واش بیسن کے اوپر جھکے علی کے پیچھے کھڑی وہ مسلسل اپنی اُنگلیاں مڑوڑ رہی تھی.. دل ودماغ پر عجیب طرح کے وسوسے حاوی تھے اور جسم اب بھی کسی نہ دید وجود کے پر حدت حصار میں گھرا ہوا، وہ اپنے ارد گرد عود کی اعصاب شکن مہک تا حال محسوس کر رہی تھی ..

"آزاد صاحب نے ایسا کیوں کیا؟؟ کیا وہ مجھے اُس طرح سے سزا دے رہے تھے؟؟ یا وہ مجھے استعمال کرنا چاہتے ہیں؟؟ نہ... نہیں.. وہ ایسے انسان لگتے نہیں ہیں.."

من گھڑت سوچ کی خود ہی نفی کرتے ہوئے وہ تذبذب کا شکار ہو گئی..

"لیکن... پھر آزاد صاحب نے ویسا کیوں کیا... یا اللہ.. یہ اس گھر میں میری پہلی صبح ہے اور آج ہی ایسا واقعہ پیش آگیا میرے ساتھ.. پلیز میرے مالک مجھے آگے کے لیے محفوظ رکھنا.."

دل ہی دل میں دعا کرتی وہ اپنے ہونٹ کٹنے لگی کہ جب علی نے اُسکے ڈوپٹے کا پلو کھنچا...

"فیری میں نے ٹوتھ برش کر لیا ہے اب میں فریش ہونے جاؤں گا.."

علی نے اینارہ کے گلابی چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا..

" ..اوکے بیٹا "

ایںنارہ نے اپنے خیال میں اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا اور ہنوز سابقہ پوزیشن میں کھڑی وہ ہی تمام باتیں سوچنے لگی ..

" ..فیری...وہ.. آپ جائیں میں خود فریش ہو جاتا ہوں "

علی نے ایںنارہ کی موجودگی میں شرم محسوس کرتے ہوئے قدرے اونچی اور جھنجھلاہٹ بھری آواز میں کہا ..

"..آرے میری جان "

ایںنارہ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ دوزانو جھکتی علی کا گال شدت سے چوم گئی ..

" I'm really sorry..

" ..میں بس جا رہی ہوں

شرمندگی سے مسکراتے ہوئے وہ واش روم کا دروازہ بند کر کے علی کے روم میں چلی آئی.. بلیو کلر کے مختلف خوبصورت شیڈز اور وائٹ وال پینٹ اور فلور ٹائلز کے ساتھ وہ کسی چھوٹے بچے کے لیے ایک جنت کا ساسماں پیش کرتا تھا..

کمرے کے وسط میں پڑا ایئر پلین سٹائل سنگل بیڈ اور اُس کے دونوں اطراف پڑی نیلے رنگ کی سائیڈ ٹیبلز جن پر بادلوں کے سٹائل والے لیمپ رکھے نیلی روشنی بیڈ کے گرد بکھیر رہے تھے، بیڈ کے بالکل آگے زمین پر درمیانے سائز کا سکائے بلیو مخملی قالین بچھا تھا جسکی صفائی دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ کسی پانچ سالہ بچے کے کمرے میں بچھا ہوگا.. کمرے کے ایک کونے میں بڑی سی سٹڈی ٹیبل تھی جس پر کتابوں سے زیادہ بچوں کے ٹوائے شوپیس اور سٹڈی لیمپ سجے تھے جب کہ دوسرے کونے میں اونچے سے لکڑی کے

ریک پر سجے بے شمار کھلونے اور اُس کے برابر میں بلیو کلر کا کینپ ہاوس تھا جس کے اندر اُسے رنگ برنگی بالز پڑی نظر آئیں ..

" کتنا خوبصورت کمرہ ہے علی کا.. مجھ پر بھی تُف ہے.. نہ اپنے کمرے پر غور کر پائی اور نہ ہی ان کے ... "
وقتی ہی صحیح لیکن اچھا خاصا وہ آزاد والی صورتحال بھول گئی تھی کہ اچانک ایک بار پھر وہ ہی سب دوبارہ یاد آگیا ..

" وہ شوپیس تو کیا اُس جیسے لاکھوں شوپیس آپ کے آگے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے میرے لیے.. اگر اس گھر میں موجود ہر ایک چیز بھی آپ توڑ دیتیں لیکن خود محفوظ رہتیں تو مجھے کوئی افسوس نہیں ہوتا لیکن آپ کی ہتھیلی پر یہ زخم دیکھ کر میرے دل کا جو حال ہے اُس سے صرف میں خود ہی واقف ہوں ڈاکٹر اینارہ .. "

کسی کی بھاری پر تپش آواز ایناره کی سماعتوں میں بازگشت کرنے لگی دل کی دھڑکنیں بے ہنگم ساز بکھیر رہیں تھیں.. سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ گہرے سانس لیتی دیوار کی جانب مڑی ...

" آپ بہت اہم ہیں میرے لئے ... بہت زیادہ اہم .. "
آزاد کا گھمبیر خمار آلود لہجہ اُسکی بولتی سیاہ آنکھیں ایناره کے حواس اُس وقت سے زیادہ ابھی معطل ہونے لگے کے جب اُس کی نظر اپنے شرم سے دہکتے رخساروں اور لرزتے ہونٹوں پر پڑی.. بے اختیار اُسے ایسا محسوس ہوا کہ ہونٹوں پر کسی کی نرم گرم مہکتی سانسیں اب بھی سرائیت کر رہیں ہوں ..

ایناره نے لرزتی پلکیں آنکھوں پر گراتے ہوئے اپنے ہونٹوں پہ شہادت کی اُنگلی پھیری، شرمگین مسکان نے ہم وقت ان پر اپنی چھانپ چھوڑی تھی.. وہ

خیالات کی حسین دنیا میں محوِ سفر تھی کہ اچانک کمرے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی جس پر چونک کر سیدھی ہوتی وہ اپنی ہی کیفیت سے رمیدہ رہ گئی..

" Fairy I'm ready.. Let's go.."

وائٹ اینڈ گرے یونیفارم اور مارون لائننگ والی ٹائے میں ملبوس بلیک پالش ہوئے چمکتے جوتے پہنے وہ اسکول کے لیے بالکل تیار تھا..

" ارے واہ کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے میرا اسپر بوائے.. "

ایناره نے اسے دیکھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا ہیر برش اُٹھایا اور اُسکی سمت بڑھی..

" کیا میں ڈیڈ سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں؟؟ "

اچھے سے اُس کے بال برش کرتے ہاتھ اچانک رکے..

علی کے سوال پر وہ یکدم سٹپٹا گئی..

" .. چلو ہم چلتے ہیں ناشتے پر آپکا انتظار ہو رہا ہو گا "

اُس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا کولون اُس نے علی کی شرٹ پر لگایا اور اُس کا ہاتھ تھامتی کمرے سے باہر نکل گئی ..

UL KHAN WRITES

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ اپنی بیلو شرٹ کے بٹن بند کرنے کے بعد کوٹ پہن رہی تھی کہ بے اختیار کانوں میں اصفہان کی بھاری سرگوشیاں بازگشت کرنے لگیں ..

" وہ کیا بول رہا تھا مجھے .. وہ لینگویج کونسی تھی آخر ؟؟ "

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی پنک لپ سٹک سے اپنے ہونٹ رنگتے ہوئے اُس نے خود کلامی کی..

"عجیب پتا نہیں کیا بکواس کر رہا تھا.. لیکن جو بھی تھا اچھا تھا.."

آدھی بات غصے میں جبکہ باقی کی آدھی نچلہ ہونٹ دانتوں تلے دباتے ہوئے مسکرا کر کہی..

"یاد آگیا..."

خوشی کے مارے چلاتے ہوئے اُس نے موبائل پر اصفہان کا کہا ہوا پہلا لفظ ٹائپ کیا..

" Mon Amour..

My love.. "

آنکھوں میں حیرانگی لیے وہ سکرین پر چمکتے لفظوں کو دیکھنے لگی..

"..دماغ صحیح ہے اس کا "

...وہ سمجھ نہ پائی کہ آخر کیوں اصفہان نے اُسے ایسے لفظوں سے پکارا ہے

"..دوسرا دیکھتی ہوں "

.. تیزی سے اُس نے دوسرا لفظ بھی ٹائپ کیا جو اُسے یاد آگیا تھا

" Ma Cherie..

My good lady.."

..دوسرے کا مطلب بھی ویسا ہی دیکھ کر آئیلین اچنبھے میں مبتلا ہو گئی

"..مسئلہ کیا ہے آخر اس شخص کا "

..آئیلین نے موبائل آف کر کے بیگ میں ڈالتے ہوئے تشویش سے سوچا

" کہیں وہ واقعی مجھے پسند تو نہیں کرنے لگا؟؟ "

..انٹرنیٹ پر سرچ کئے یہ لفظ اُسے ایسا سوچنے پر مجبور کر گئے

"... پی کر نہیں آیا ہوں لیکن پینا چاہ رہا ہوں "

.. اصفہان کی گھمبیر خمار زدہ آواز نے اُسکے ہاتھوں میں لرزش برپا کردی

" .. کیا پتا وہ واقعی میری طرف اٹریکٹ ہو رہا ہو "

آئیلین نے سامنے نظر آتے آئینے میں اپنا حسین عکس دیکھا، کوئی بھی بڑی

.. آرام سے اُسکی جانب متوجہ ہو سکتا تھا

میں بھی تو اُسے اس جال میں الجھا سکتی ہوں .. کیوں ناں اصفہان سہگل کو "

" .. محبت میں مبتلا کیا جائے

.. گداز لبوں کے کنارے شاطرانہ مسکراہٹ میں ڈھلتے چلے گئے

" .. لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس جال میں میں خود بھی پھنس جاؤں "

.. اُس نے خوفزدہ ہو کر سوچا

لیکن اگر کامیاب ہو گئی تو اُسکی بہت بڑی کمزوری میرے ہاتھ لگ جائے "
گی..اس سے میں جو چاہے منوا سکتی ہوں.."

آخر میں اُس نے حتمی فیصلہ کیا..اصفہان اور آئیلین دونوں ہی محبت کا ناٹک رچانے والے تھے کیونکہ وہ اس سے بالکل بے خبر تھے کہ محبت کھیل نہیں..جس کسی کی قسمت میں اسے روگ بنا کر لکھ دیا گیا اس کے لیے اس سے زیادہ بے رحم جذبہ اور کوئی نہیں..

UL KHAN WRITES

آزاد کا گھر تو جیسے گھر نہیں کوئی محل تھا،خوبصورت حسین محل جس میں موجود ہر چیز خاصی فرصت سے پسند کی گئی تھی،اونچی سفید چھت جس پر اُف وائٹ نقش ونگاری کی گئی تھی راہداری میں دیوار پر لگے کرسٹل کے سنہری لیمپس چھت کی زینت بنے قمقمی فانوس،اسپینش ٹائلز کی حسین

فلورنگ اور مختلف اور جن کے قیمتی فرنیچر..ایسے گھر تو وہ فلموں اور ڈراموں میں دیکھتی آئی تھی کبھی سوچا نہیں تھا کہ محل نما گھر میں رہنے کا بھی اتفاق ہو گا..

"آرے اینارہ صاحبہ..السلامُ علیکم.."
سامنے کچن سے نکلتی رابعہ نے اینارہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سلام کیا..
اینارہ کا چہرے اُسے وہاں دیکھ کر کھل اُٹھا..
"وعلیکم السلام..اچھا ہوا رابعہ آپ مل گئیں مجھے..علی میری جان آپ رابعہ باجی کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر جائیں، میں کچھ دیر بعد آتی ہوں.."
روپوش ہونے کا آسان طریقہ، اینارہ نے مزے سے علی کا ہاتھ رابعہ کے حوالے کیا اور فوراً مُڑنے ہی لگی تھی کہ..

"رابعہ...رابعہ یار..میری ریڈ فائل..السلامُ علیکم بھابھی.."

یونیورسٹی جانے کے لیے تیار پریشان سا عدیل اچانک راہداری میں نمودار ہوا

..اینارہ کی وہاں موجودگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر سلام کیا تھا

"..وعلیکم السلام "

جبراً مسکراتے ہوئے اینارہ نے عدیل کے سلام کا جواب دیا، اب آزاد کا سامنا

..کرنا ہی پڑے گا اُسے..اُس نے بے بسی سے سوچا

یہ بھابھی کو دے دو اور تم میرے ساتھ چلو میری فائل ڈھونڈ کر دو آج "

"..پریزینٹیشن ہے میری

..اپنی بات عجلت میں کہہ کر وہ جہاں سے آیا تھا واپس وہیں چل دیا

اینارہ صاحبہ یہ آزاد بھائی کی چائے ہے، وہ چائے میں آدھی چمچی چینی لیتے "

ہیں اور مناسب مقدار میں دودھ، پلیز آپ یہ اُنہیں دے دیں ورنہ یہ میرا نکمہ

شوہر پورا کمرا تباہ کر دے گا صرف ایک فائل کے چکر میں، یونیورسٹی میں

تھوڑی اِسے اسکول میں ہونا چاہیے تھا ابھی تک بچوں والی حرکتیں ہیں اس شخص کی.."

رابعہ کی جھنجھلاہٹ بھری آواز سن کر وہ قصداً مسکرا دی اور اُسکے ہاتھ میں موجود سفید ماربل کی ٹرے احتیاط سے تھام لی..

"اینارہ صاحبہ اگر آپ نہیں دینا چاہتیں تو میں.. "

اینارہ کے بجھے بجھے تاثرات بھانپ کر رابعہ یکدم گویا ہوئی..

"آہ..نہ.. نہیں.. میں چلی جاتی ہوں.. تم بے فکر ہو کر جاؤ.."

اینارہ نے فوراً اُس کی یقین دہانی کروائی جس پر رابعہ تشکر بھرے انداز میں اُسے دیکھتی وہاں سے چلی گئی..

"کچھ نہیں ہوگا اینارہ.. بس یہ ٹرے ٹیبل پر رکھنی ہے اور آجانا ہے.."

خود کو تسلی دیتے ہوئے وہ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے ڈائننگ ہال کی جانب بڑھ گئی..

گلاس والز سے چھن کر آتی دھوپ شیشم کی سنہری ٹیبل پر لگے لوازمات پر پڑ رہی تھی جبکہ ڈائننگ ہال نیلی اور سنہری روشنیوں میں نہایا ہوا کیونکہ گلاس وال کے ایک طرف لان تھا تو دوسری طرف بڑا سا خوبصورت سوئمنگ پول..

کریم کلر اوٹومن صدارتی کرسی پر بیٹھا شخص ہاتھ میں اخبار تھامے آج کی تازہ سرخیوں پر نظر ڈال رہا تھا چونکہ اینارہ کی طرف اُس کی پشت تھی سو اُس نے سکون کا سانس لیا..

"السلام علیکم ڈیڈ.."

علی کی آواز پر مسکراتے ہوئے آزاد نے اخبار فولڈ کر کے ٹیبل پر ایک طرف رکھا اور علی کی جانب متوجہ ہو گیا..

" وعلیکم السلام میرے پیارے فرزند.. آجاو ناشتہ کریں میں آپ کا ہی منتظر تھا.. "

آزاد نے علی کا گال چومتے ہوئے اپنے بائیں طرف رکھی کرسی پر اُسے بیٹھنے میں مدد دی اور اُسکے آگے رکھی پلیٹ میں اُس کی پسند کی چیزیں نکالنے لگا..

" یہ ہی اچھا موقعہ ہے.. "

آزاد کی پشت پر کھڑی اینارہ نے اُس کے سیاہ گھنے بالوں کو دیکھتے ہوئے سوچا اور جلدی سے اسکی دائیں طرف پہنچ کر ٹرے رکھ دی.. وہ اُس کے مڑنے سے پہلے وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی سو تیزی سے ٹرے میں رکھے الٹے کپ کو سیدھا کیا اور رابعہ کے بتائے ہوئے طریقے سے آزاد کے لیے چائے بناتی کپ اُس کے سامنے رکھ کر تیزی سے باہر کی سمت بڑھی..

" کیا آپ نے ناشتہ کر لیا ہے ؟؟ "

آزاد کی بھاری سنجیدہ آواز نے اینارہ کے قدموں کو اپنی سابقہ جگہ پر جکڑ لیا.. انہیں کیسے پتا چلا کہ میں یہاں ہوں.. اینارہ محض سوچ کر رہ گئی.. وہ مسلسل حیران نگاہوں سے آزاد کو پشت گھور رہی تھی ...

" جی.. میں نے کر لیا ہے ناشتہ.. "

اینارہ نے صاف جھوٹ سے کام لیا..

" اچھّا اور وہ کب ؟؟ "

یکلخت کھڑا ہو کر وہ اینارہ کی جانب پلٹا، سیاہ کھدر کے قیمتی شلوار سوٹ میں، آستینوں کے کف پر عمدہ کف لنکس لگائے، بالوں کو سلیقے سے سیٹ کئے وہ صبح والے حلیہ سے خاصا مختلف لیکن وجیہہ اتنا ہی نظر آ رہا تھا ..

" وہ.. "

اینارہ کو سمجھ نہ آیا کہ سیاہ چمکتی آنکھوں کے خود پر ٹکے ہونے کے دوران کیسے غلط بیانی سے کام لے..

"آجائیں ہمارے ساتھ ناشتہ کیجئے.."

آزاد اُس کا بھونچکا چہرہ دیکھ کر مبہم سا مسکرایا اور اینارہ کے لئے اپنی دائیں طرف رکھی کرسی آگے بڑھائی.. ناچاہتے ہوئے بھی اینارہ کو آگے بڑھنا پڑا..

"شکریہ.."

اینارہ کو کرسی پر بیٹھتے دیکھ اُس نے مسکرا کر اُس کے دونوں اطراف کرسی پر اپنے مضبوط ہاتھ جمائے اور جھک کر اُس کی کرسی ٹیبل کی جانب کھسکاتے ہوئے اینارہ کے ڈوپٹے کے پاس چہرہ کر کے گھمبیرتا سے بولا.. اُسکے پاس سے آتی دلفریب بھنی بھنی خوشبو آزاد کے حواس منتشر کر گئی دوسری طرف اینارہ کو آزاد کے بہکے انداز خوف میں مبتلا کر رہے تھے..

وہ اس شادی کے پیچھے چھپے مقصد سے اچھی طرح واقف نہ تھی دماغ دلائل کا منتظر تھا کہ جو ہوا وہ کیوں ہوا لیکن دل میں کہیں نہ کہیں مبہم سی خواہش بھی تھی کہ حالات کے بھنور میں خود کو چھوڑ دیا جائے اور دل کی اس خواہش کے پیچھے چھُپی وجہ ہی اُسے خوفزدہ کئے جا رہی تھی ..

آزاد کی گہری نظروں کے درمیان اس نے بمشکل بریڈ کے چند نوالے ناشتے کے نام پر حلق سے اتارے جس کے بعد علی کے اسکول جانے کا وقت ہو گیا تھا ..

"فیری آپ بھی میرے ساتھ چلیں ناں .. "

وہ علی کو آزاد کی کار تک ڈراپ کرنے آئی تھی کہ علی کی ایک نئی فرمائش شروع ہو گئی ..

" میری جان میں ضرور چلتی لیکن مجھے کچھ بہت ضروری کام کرنے ہیں آپ جاؤ، ہم دوپہر میں ساتھ لنچ کریں گے ٹھیک ہے؟؟ "

اینارہ نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے نرمی سے کہا اس امید میں کہ شاید وہ مان جائے..

" اچھّا چلیں ٹھیک ہے.. "

علی نے بجھے دل سے مسکرا کر کہا اور آزاد کی جانب بڑھ گیا جو اُس کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا علی کا منتظر تھا.. بیٹے کا بجھا چہرہ دیکھ کر سر کو خفیف سی جنبش دیتا علی کے کار میں بیٹھنے کے بعد دروازہ بند کرتے ہوئے اینارہ کی سمت پیش قدمی کر گیا..

وہ جو سینے پر بازو لپیٹے کھڑی آزاد اور علی کو وہاں سے جاتے دیکھ مسکرا رہی تھی، آزاد کو ایک بار پھر اپنے نزدیک آتے دیکھ شش و پنج میں مبتلا ہو گئی..

"..کیا ہوتا اگر آپ معصوم بچے کی چھوٹی سی خواہش قبول کر لیتیں "
سنہرے فریم والے سیاہ چشمہ کے پیچھے چھُپی بے تاب آنکھیں اینارہ کے نرم نقوش پر ٹکیں تھیں ..

" آپ مجھ سے بہت جلدی بہت زیادہ امیدیں وابستہ کر رہے ہیں آزاد صاحب .."
.. اینارہ نے آزاد کے خوبرو چہرے پر نظریں مرکوز کیے سرد لہجے میں کہا
" کیا مطلب ؟؟ "
.. آزاد اُسکی کہی بات حقیقتاً نہ سمجھ سکا

" اس رشتے کو قبول کرنے سے قبل آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی سابقہ بیوی سے جا کر سوال کریں، پوچھیں ان سے کہ کس قسم کا الزام لگایا ہے انہوں

نے ہم دونوں پر.. مجھے سوال کرنے کا نہیں البتہ یہ جاننے کا حق ضرور ہے کہ کیا کہہ کر میری خوش باش زندگی تباہ کی گئی.. "

ایناره کے الفاظ آتش کی مانند آزاد کی سماعتوں کو جھلسا گئے.. وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی بنا الیہ سے سوال کئے من چاہی مراد پا لینے پر وہ خود غرض ہو گیا تھا.. پوری رات فرحت بخش جذبات کے زیرِ اثر وہ سو بھی نہ سکا اور صبح جب روبرو اس پری پیکر کو پایا تو سرے سے وہ کل ہوئی تمام واردات فراموش کر بیٹھا تھا.. اُسے اندر ہی اندر اپنے برتاؤ پر افسوس ہونے لگا سرخ ہوتے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ شرمندہ ہے..

" اور جہاں تک بات رہی آپ کی تو آزاد صاحب آپ کو کوئی ضرورت نہیں زبردستی خود پر یہ جذبات طاری کرنے کی.. میں ان چاہے طریقے سے کسی پر

مسلّط ہونا نہیں چاہتی.. امید کرتی ہوں آپ میری بات سمجھ گئے ہونگے..

" .. چلتی ہوں اب اللہ حافظ

اپنی بات باوقار انداز میں مکمل کرنے کے بعد وہ خاموش کھڑے آزاد پر ایک سنجیدہ نظر ڈالتی واپس پلٹ گئی.. ایک مرتبہ تو اُسے خود پر یقین ہی نہ آیا کہ وہ اتنا سب کہہ دے گی آزاد کو وہ بھی بغیر کسی لگی لپٹی کے، کل رات کی ہی بات تھی کہ جو شخص اُس کے ساتھ اپنا کمرہ بانٹنے کا روادار نہ تھا وہ اپنے احساسات یقیناً بناوٹی ہی پیش کر رہا تھا اُس کے سامنے، ایسا اینارہ کو لگا اور اپنے ساتھ ایسا ہوتا وہ ہرگز نہیں دیکھ پائی.. وہ کبھی سے بھی اتنی بولڈ اور منہ پھٹ نہ تھی لیکن وقت اور حالات نے اُسے یکسر تبدیل کر دیا.. اب کی اینارہ اپنا دفاع .. کرنا بخوبی جانتی تھی

UL KHAN WRITES

مخصوص زریعہ سے آزاد کے گھر کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد اب وہ علی آزاد پیلس کے سامنے کھڑا تھا.. اپنے گھر سے یہاں تک کا سفر جس مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اس نے کیا اس سے آریس خود ہی واقف تھا.. مستقل اذیت میں مبتلا تھا وہ.. ایناره کے متعلق وہ جوں جوں سوچتا دماغ کی شریانیں پھٹنے لگتیں..

" ڈاکٹر ایناره سے کیا تعلق ہے آپ کا صاحب؟؟ "

گھر کے باہر کھڑے گارڈ نے آریس کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھتے ہوئے سوال کیا..

" بھائی ہوں میں انکا پانچ سیکنڈ کے اندر اندر اگر دروازے نہ کھلے تو میں قانونی کاروائی کرنے کا پورا حق رکھتا ہوں اس گھر کے مالک کے خلاف.. "

اشتعال انگیز لہجے میں کہتا وہ اپنے اور ایناره کے درمیان حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو نیست و نابود کر دینا چاہتا تھا.. اس وقت اسے صرف اپنی بہن کو صحیح سلامت، اپنے سامنے دیکھنے کی خواہش تھی ..

گارڈ نے آریس کا جارحانہ لہجہ اور پر تیش عزائم جان کر فوراً انٹر کام پر ایناره سے آریس کے متعلق خبر لی جس کے کچھ ہی لمحوں بعد آٹومیٹک دروازہ کھلتا چلا گیا ..

"لالہ....."

جوں ہی اس نے گھر کے اندر قدم رکھا روتی سسکتی ایناره گھر کے اندرونی جانب سے بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی اور آریس کے سینے سے آلگی ..

"میری جان.. میری شہزادی.."

آریس ایناره کے گرد اپنے مضبوط بازو حمائل کرتا اُسے خود میں بھینچ گیا..
چپکے سے آریس کی آنکھوں سے نکلے کئی آنسو ایناره کے سر سے ڈھلکے ڈوپٹے
..کے باعث بالوں میں جذب ہوتے چلے گئے

میری جان تم رومت یوں اس طرح.. پلیز ایناره چپ ہو جاؤ، میں تمہارا "
" ..بھائی ہوں یہاں
ایناره کا کندھا نرمی سے سہلاتے ہوئے آریس نے اُسے
..اپنی موجودگی کا احساس دلایا
کاش... آپ یہاں سے گئے ہی نا ہوتے... لالہ... میرا دل تب ہی "
"..پریشان تھا
ایناره مدھم آواز میں رونے کے درمیان بولی.. آریس کا چہرہ دیکھنے کے لئے
ترس رہی تھی وہ.. آریس نے اسکی بات سن کر لب سختی سے بھینچ لئے.. اگر
..فرض راہ میں حائل نہ ہوتا تو وہ واقعی کبھی نہ جاتا

" تو بلی تم نے مجھے کال کیوں نہیں کی ؟؟ کیوں نہیں بتایا مجھے کہ تمہارے ساتھ وہاں وہ سب ہو رہا ہے ... "

آریس نے اینارہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر اونچا کیا اور رونے کے باعث اسکے گالوں سے چپکی زلفیں نرمی سے اسکے چہرے سے ہٹائیں ..

" لالہ .. کیونکہ .. میری تقدیر میں لکھ دی گئی تھی یہ رسوائی .. "

اینارہ نے آریس سے نگاہیں چراتے ہوئے تڑپ کر کہا ..

" کوئی رسوائی نہیں ہے .. چلو میرے ساتھ تم یہاں ایک پل کے لیے بھی نہیں رہو گی ... "

آریس نے درشتی سے کہتے ہوئے اینارہ کا ہاتھ تھاما اور دروازے کی سمت بڑھا ..

" ...لا...لہ..لالہ... نہیں...مجھے نہیں جانا کہیں "

اینارہ پہلے پہل تو حیرت زدہ رہ گئی لیکن اچانک احساس ہونے پر فوراً ہوش میں آتی آریس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑایا..

" کیا مطلب ہے؟؟ کیوں نہیں جانا؟؟ "

تیوری چڑھا کر غصیلے انداز میں آریس نے بہن کو دیکھا..

" پہلے جس گھر کے لوگوں نے مجھ پر بدکرداری اور نہ جانے کس کس چیز کا لیبل لگایا اب میں وہاں خود پر شوہر کی دھتکاری ہوئی کا لیبل لگا کر چلی جاؤں... ناممکن.."

اینارہ نے قطعی لہجے میں کہا..

" تمہیں کیا لگتا ہے اس سب کے بعد میں اُس گھر میں رہوں گا؟؟ دماغ ٹھیک ہے تمہارا اینارہ؟؟ "

آریس کو ایناره کی بات پر حیرانگی ہوئی.. کیا وہ جانتی نہیں تھی اپنے بھائی کو جو ایسا کہہ رہی تھی..

" میں ان لوگوں کی طرف مڑ کر نہیں دیکھوں گا اب.. انکا گھر چھوڑ چکا ہوں میں.. جس لمحے انہوں نے تم سے اپنے رشتے ختم کیے تھے اس ہی لمحے میرے تعلقات بھی ختم ہو چکے تھے ان سے.. اب چلو میرے ساتھ.. "

بھوری آنکھیں سرخ اور چہرے پر پتھریلے تاثرات تھے ایناره کو اُسے دیکھ کر خوف آنے لگا..

" لالہ.. میں نہیں جانا چاہتی.. "

ایناره دھیمی آواز میں گویا ہوئی..

" کیوں کیا تم آزاد سہگل سے محبت کرتی ہو؟؟ "

جھٹکے سے اسکی سمت پلٹتے ہوئے آریس زہر خند انداز میں پھنکارا..

"خدا کے واسطے لالہ.. مجھ پر وہ ہی الزام نہ لگائیں جو بڑے لالہ نے لگایا تھا..

میں آزاد صاحب سے محبت تو دور انہیں ٹھیک طرح سے جانتی تک نہیں

ہوں.."

اینارہ نے آریس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے روہانسی آواز میں کہا، وہ

بمشکل آنکھوں میں آئے آنسوؤں پر بندھ باندھ سکی تھی..

" تو پھر میری بلی.. آخر کیا مسئلہ ہے کیوں نہیں جانا چاہتی؟؟ "

مضطرب ہوتے ہوئے سوال کیا گیا..

"پلیز آپ میرے ساتھ چلیں اور میری بات سنیں.. "

اینارہ اُس کا ہاتھ تھام کر گھر کے اندر ڈرائینگ روم میں اسے لے آئی..

"اب میری بات تحمل سے سنیں... "

ایناره نے اُس کا ہاتھ تھام کر آریس کو اپنے مقابل صوفے پر بیٹھایا اور کل ہونے والے تمام واقعات سے اُسے اگاہ کرنے لگی.. ایناره کی باتیں سن کر آریس کی آنکھوں میں ٹھہری سرخی لمحہ بہ لمحہ بڑھنے لگی.. وہ اچھی طرح واقف تھا ماہا کی اصلیت سے مگر یہ اندازہ نہیں تھا اسے کہ ماہا اتنا گر جائے گی..

"تمہاری ساری باتیں میں نے سن لیں.."

اسکی بات کے اختتام پر گہری سانس ہوا کے سپرد کرتا وہ سیدھا ہو بیٹھا اور ایناره کے ہاتھ تھامتے ہوئے نرمی سے اپنی بات کا آغاز کیا..

"اب تم میری بات سنو گی.. ٹھیک ہے؟؟"

ایناره نے فوراً سر اثبات میں ہلایا..

"ماہا کے گھٹیا پن سے میں واقف ہوں، وہ تمہارے بارے میں مزید بکواس کرے گی جس پر میں اُس کا منہ باآسانی بند کر سکتا ہوں اتنا تو تم بھی جانتی ہی ہو

ناں مجھے میری جان.. اس لئے تمہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کسی کی بھی باتوں سے.. تم بے فکر ہو کر میرے ساتھ چلو کچھ دنوں میں ہم ڈیئوارس کیس فائل کر دیں گے تو تم اس بے معنی رشتے سے بھی آزاد ہو جاؤ گی.. "

آریس نے اینارہ کی آنکھوں میں پر امید انداز میں دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا.

"لالہ.. میں کیسے خود پر طلاق یافتہ کا لیبل لگا لوں.. میرا دل نہیں مان رہا.. "

اینارہ نے گھبرا کر کہا، وہ کیسے اتنا بڑا فیصلہ کر لیتی بغیر کسی حتمی مراحل کے، بظاہر تو اُس نے آزاد میں کوئی خرابی نہ دیکھی تھی جسے مدنظر رکھتے ہوئے وہ اُس سے الگ ہوتی..

" .. تھوڑا سا ہی صحیح کچھ وقت تو دینا ہی چاہیے مجھے اِس رشتے کو لالہ "

نظریں جھکا کر اُس نے متفکر انداز میں کہا.. بظاہر اب تک اُس نے آزاد میں ایسی کوئی خرابی نہ دیکھی تھی جس کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ الگ ہوتی اُس سے.. زبردستی اور غلط فہمی پر مبنی یہ رشتہ کھوکھلے طریقے سے قائم تو ہو ہی گیا تھا لیکن تھوڑی سی کاوشیں اسے آگے چلانے کے لیے ضروری درکار تھیں، ..ایسے کیسے وہ یوں ہی پیچھے ہٹ جاتی

" وقت دینا چاہتی ہو؟؟ تم جانتی بھی ہو اپنے شوہر کے بارے میں کچھ بھی؟؟ "

..آریس بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا

" نہیں جانتی لیکن باخدا لالہ میں نے ان میں کوئی ایسی خامی نہیں دیکھی ہے جسے مدعا بنا کر میں یہ رشتہ ختم کروں.. "

..ایناره نے سچائی کا ساتھ دیا

" کیا اُس کا ایک بچے کا باپ ہونا کوئی خامی نہیں تمہارے نزدیک ؟؟ "

.. آریس کو اسکی ذہنی صلاحیتوں پر شبہ ہونے لگا

" .. نہیں .. ہر گز نہیں "

ایناره نے صاف گوئی سے کام لیا، اسکی آنکھیں لہجے میں تیرتی سچائی کی عکاسی کر رہیں تھیں جنہیں دیکھ کر آریس متذبذب ہو کر رہ گیا .. اب وہ کیسے اسے بتاتا کہ جس شخص پر اندھا اعتماد کر رہی ہو وہ جسکا بیٹا ہے اُس نے ساری زندگی .. تمہاری ماں کو انکے گھر والوں سے ملنے نہ دیا تھا

میں کیسے تمہیں اس انجان گھر میں، اُس انجان شخص کے رہم و کرم پر "

" چھوڑ دوں ایناره ؟؟

.. آریس نے بے بسی سے کہا

" لالہ دیکھیں.. میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں اگر مجھے یہاں کوئی بھی تکلیف ہوئی میں سب سے پہلے آپ سے رابطہ کروں گی.. "

اینارہ نے اُس کے ہاتھ تھام آریس کو یقین دہانی کروائی..

" اینارہ... "

آریس نے ایک بار پھر کچھ کہنا چاہا..

" Lala please, I promise you I will inform you even during a minor inconvenience.. I swear.. "

اینارہ نے پُرامید نگاہوں سے آریس کو دیکھتے ہوئے اپنے لفظوں پر زور دیا..

" اچھّا..اوکے.. صرف تمہاری ضد پر تمہیں یہاں چھوڑ کر جارہا ہوں ورنہ میرا دل نہیں مان رہا اس سب پر.. "

..خود پر ضبط کرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

"..رکیں ناں ساتھ چائے پیتے ہیں "

..اینارہ نے لگاوٹ سے بھائی کو دیکھا جس پر وہ جبراً مسکرا سکا

" پھر کبھی صحیح ابھی تمہارے گھر کے نزدیکی کوئی اپارٹمنٹ دیکھوں گا کل

"..تک شفٹنگ کرنی ہے

..آریس کی بات پر اینارہ فکر مند دکھائی دینے لگی

" لالہ بڑے لالہ کے خاطر.. سویرا اور عفان کے خاطر پلیز آپ گھر نہ

"..چھوڑیں

..محبت سے کی ہوئی فرمائش پر آریس نے نفی میں سر کو جنبش دی

" نہیں.. کبھی بھی نہیں.. سب نے دیکھا دیا تین دن میں کے کون کتنا سگا

"..تھا.. اب رہیں اکیلے.. اچھا چلو اب میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا

ایناره کا ماتھا چومنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل آیا جبکہ وہ مسکراتی ہوئی اسکے پیچھے چل دی تھی..

" آپ بھی اپنا خیال رکھئے گا لالہ.. "

روہانسی آواز میں کہتی آنکھوں کے نم کنارے اُس نے صاف کئے..

" رونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے.. میں دوبارہ جلد ہی آؤں گا تمہارے شوہر سے ملنے.. فی امان اللہ.. "

اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ساتھ ہی آریس گھر کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ کار پورچ میں آزاد کی کار کھڑی دیکھ ایناره آریس کے چلے جانے کے فوراً بعد ہی اندر کی سمت بڑھ گئی اب جب تک علی نا آجاتا اُسے اپنے کمرے میں مسدود ہی رہنا تھا تاکہ آزاد کی نظروں میں نہ آسکے..

UL KHAN WRITES

" کیا مسئلہ ہے ؟؟؟ کون ہے دروازے پر ؟؟؟ "

جیت کے نشے میں چور اُس نے ساری رات جشن منایا تھا، ایک معصوم کو ذلیل کرنے کا جشن، عزت دار کو داغدار کرنے کا جشن.. کچھ لوگوں کی رسی اللہ تعالیٰ وقتی طور پر دراز کرتا ہے تاکہ دیکھ سکے کہ نچلے درجے کی کتنی سطح تک وہ گر سکتے ہیں، تاکہ وہ اپنے ہوس کے زیرِ اثر گناہ کرتے رہیں اور پھر آخر میں انکے ہر ایک برے عمل پر سخت پکڑ ہوتی ہے انکی..

" آرے آزاد تم... آؤ ناں اندر.. "

اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولنے پر اُسے سامنے خوشبوؤں میں بسا کھڑا آزاد نظر آیا جسے دیکھ کر الیہ کا چہرہ کھل اُٹھا تھا.. گفتگو طویل ہونے والی تھی سو نہ چاہنے کے باوجود بھی اُسے اندر قدم رکھنا پڑا..

" .. چائے بناتی ہوں تمہارے لیے "
راستے میں آنے والے سافٹ ڈرنکس کے کین جلدی جلدی سمیٹتے ہوئے
الیہ نے مڑ کر آزاد کو دیکھا جو آنکھوں میں تاسف لئے اپارٹمنٹ اور
.. اپارٹمنٹ کی مالکن کے بکھرے حلیے کا جائزہ لے رہا تھا

ضرورت نہیں.. میں یہاں چائے پینے نہیں آیا ہوں.. بیٹھو مجھے تم سے "
".. بات کرنی ہے
سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ قریبی پڑی کرسی گھسیٹ کر جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھ
.. گیا
آرے تو تم یہاں کیوں بیٹھ گئے ہو.. چلو نہ اندر روم میں چلتے ہیں یہاں تو "
".. گرمی ہو رہی
.. الیہ نے ناسمجھی سے آزاد کا بے تاثر چہرہ دیکھا

نہیں میں یہاں ہی ٹھیک ہوں.. تم نے ڈاکٹر اینارہ کے گھر جا کر کیا کیا تھا "
" ؟؟

فوراً مدعے پر آتے ہوئے اُس نے اپنی سیاہ استفہامیہ نگاہیں الیہ پر مرکوز کر
دیں..

" ..اوہ تو تم تک خبر پہنچ ہی گئی "

..طنزیہ لہجے میں کہتے ہوئے وہ نفرت سے مسکرائی

" ..یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے "

..اُس کا لہجہ خودبخود تیز ہو گیا، آواز بھی بلند ہو گئی تھی

"..اُس کے بھائی کو اُس کی اصلیت بتانے گئی تھی "

الیہ نے تنک کر جواب دیا جس پر آزاد غصے سے دانت پیستا ہوا کرسی ٹانگ مار
..کر پیچھے دھکیلتے ہوئے کھڑا ہو گیا

کونسی اصلیت؟؟؟اور تم ہوتی کون ہو لوگوں کو انکی اصلیت بتانے والی؟؟ "

"

.. آزاد نے سخت لہجے میں اُس سے استفسار کیا

".. تمہاری بیوی ہوں میں آزاد "

الیہ نے بے ساختہ کہا لیکن اگلی ہی ساعت اُسکو اپنی غلط بیانی کا احساس ہوا جو

.. چہرے کے تاثرات سے عیاں تھا

.. سابقہ بیوی.. الیہ جبین.. "وہ ایک لمحہ کو ٹھہرا "

لیکن سابقہ بیوی ہونے سے پہلے میں تمہاری دوست بھی ہوں آزاد وہ "

رشتہ نہیں رہا مگر دوستی تو ہنوز قائم ہے ناں.. دوستی میں طلاق نہیں ہوتی

".. کبھی

.. الیہ نے پُر امید نظریں آزاد پر ٹکا دیں

وہ سب ماضی تھا اب تم نہ میری دوست ہو اور نہ ہی بیوی.. "آزاد نے سرد لہجے میں کہا.. ماتھے پر لکیروں کا جال اور گردن اور ہاتھوں کی شریانیں غصے کی شدت سے ابھری ہوئیں..

" تم نے مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ تم اپنی زندگی میں مگن کیوں نہیں ہو جاتی.. تم نے اپنی مرضی سے مجھ سے خُلع لی مگر تم جو حرکتیں کر رہی ہو.. ایسی حرکتیں تو وہ عورتیں کرتی ہیں جنہیں اپنے شوہروں سے محبت ہو.. تم.. تمہاری تو مجھ سے شادی کے دنوں تک میں کوئی جذباتی وابستگی نہیں رہی تو اب.. اب اس سب کا کیا مقصد ہے... "

بد حواس ہوتا وہ بلند آواز اور سپاٹ لہجے میں گویا ہوا.. وہ تھک گیا تھا اس عورت کے اسکی زندگی بار بار برباد کرنے سے.. آخر کار وہ پھٹ پڑا، انسان تھا

وہ بھی جس کے صبر کی انتہا ہو چکی تھی.. اس سب میں الیہ آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے اُسے دیکھتی رہی..

" تمہارے لئے وہ لڑکی اتنی اہم ہو گئی ہے ؟؟ "
.. گو مگو کی کیفیت میں مبتلا اُس نے سوال کیا
" ہاں ہے وہ میرے لیے اہم اور اس سے اب تمہیں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے.. ویسے بھی وہ اہم ہوتی یا نہ ہوتی تمہارے ضمیر نے تمہیں کس طرح اجازت دے دی کی تم اس قدر گر جاؤ اور ایک شریف پاکباز لڑکی کے لیے جھوٹے ثبوت اکٹھے کرو.. بے ضمیر ہو تم الیہ جبین.. "

کرختگی سے جواب دیا گیا، آزاد کی سرخ آنکھیں اور کاٹدار انداز نے الیہ کو ملال میں مفتون کر دیا.. آج اُسے یقین ہو چلا تھا کہ جس شخص کو وہ پیچھلے پانچ سال سے چھوڑنا چاہتی تھی آج اُس نے بھی اُسے چھوڑ دیا ہے..

" مجھے وہ میری زندگی میں مجھے تمہاری اب کوئی مداخلت نہیں چاہیے.. مجھے وہ کرنے پر مجبور نہ کرنا جس پر میں تاعمر پچھتاوں.. میرے اندر جو لاوٗ پچھلے کئی عرصے سے برپا ہے وہ تمہیں جلا کر راکھ کردے گا الیہ.. اس لئے مجھ سے دور رہو.. "

اشتعال انگیز لہجہ، شعلہ بار نگاہیں.. وہ اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہاں ایک پل کے لیے بھی نہ رکا اور اس کے گھر سے باہر نکل گیا اپنے پیچھے اپارٹمنٹ کا دروازہ پوری قوت سے بند کرتے ہوئے..

" بڑے ابا سے اب رابطہ کرنا ہی ہوگا.. "

دروازہ بند ہونے کی اونچی آواز پر الیہ ہوش میں آتی کانپتے ہاتھوں سے دیوار کا سہارا لے کر زمین پر بیٹھتی چلی گئی.. حالات اب اُس کے کنڑول سے باہر تھے..

UL KHAN WRITES

"دیکھو اس بیلنس شیٹ میں یہاں پروبلم ہے.."

ٹیبل پر اپنے سامنے پڑی فائل پر مخصوص جگہ قلم کی نوک رکھتے ہوئے آئیلین نے نشان لگایا..

"ہاں.. ڈیٹا آؤٹ آف ڈیٹ ہے.."

اصفہان جو کام کے ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے آئیلین پر بھی نظر ڈال لیا کرتا سنجیدگی سے بولا..

وہ دونوں پچھلے بیس منٹ سے ایک ہی کمرے میں بیٹھے بغیر کسی لڑائی، بغیر کسی بحث کے کافی سکون سے کام کر رہے تھے.. دونوں کی انرجی ایک دوسرے کے لئے خاصی فائدہ مند ثابت ہوئی اس کا اندازہ انہوں نے چند منٹ میں ہی کرلیا کہ اگر تمیز سے دونوں کسی چیز پر ایک ساتھ مل کر کام کریں تو وہ دونوں دنیا بھی تسخیر کر سکتے ہیں..

" میں analogues میں چیک کرتی ہوں وہاں سے شاید مسئلہ حل ہو جائے.."

اصفہان کی بات سے متفق ہوتے ہوئے آئیلین نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا اور بار بار چہرے پر آنے والی سیاہ لمبی زلف کو جھنجھلا کر کان کے پیچھے آڑسایا..

اصفہان جسے سگار پینے کی طلب ہو رہی تھی اسٹینڈ پر لٹکا اپنا کوٹ اُٹھانے کے لیے کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہوا تھا جب سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ کر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا..

لیپ ٹاپ کی سفید روشنی میں نہایا اُس کا گلابی متفکر چہرہ اور تیکھے نقوش وہ واقعی آنکھوں کو خیر کر دینے کی حد تک حسین تھی، ایک لمحہ کو تو اصفہان بھی اس چھوٹی سی ستواں ناک، پنکھڑیوں جیسے نازک ہونٹ اور سیاہ مڑی ہوئی پلکوں سے سجی بنفشی آنکھیں دیکھ کر مبہوت رہ گیا لیکن اگلے ہی پل اپنے خیالات پر قابو پاتے ہوئے وہ اسٹینڈ کی جانب بڑھا ..

" آئیلین چوہان تم چاہے جانے کا قابل ہو لیکن تمہارا باپ ....
دانت پیس کر ماضی میں ہوئے واقعات یاد کرتا وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے گہرے سانس لینے لگا، آئیلین کی سمت اس وقت اُسکی پشت تھی ..

" یہ رہا.. دو سال پرانا ڈیٹا تھا بیلنس شیٹ میں .."

ایررمل جانے پر مسکراتے ہوئے جوں ہی اُس نے سامنے کی طرف نظر اُٹھائی اصفہان جس جگہ بیٹھا تھا وہ جگہ خالی دیکھ کر متلاشی نگاہیں کانفرنس ہال میں دوڑائیں جہاں وہ ایک کونے میں کھڑا نظر آیا اُسے..

مارون رنگ کی ڈریس شرٹ اور گہرے بھورے رنگ کی ڈریس پینٹ میں ملبوس اُس کا دراز قد اور مضبوط جسامت نمایاں تھی جسے دیکھ کر آئیلین نے اُس پر سے فوراً نظریں پھیر لیں، بے اختیار کل اپنے اور اسکے مابین ہونے والی تمام سرور بخش قربتیں یاد کر کے اُس کی دھڑکنیں تیز رفتاری سے چلنے لگیں جبکہ چہرے پر بھی قوسِ قزح کے رنگ بکھر گئے..

آئیلین کی کیفیت سے یکسر لا علم وہ سگار جلا کر ہونٹوں میں دباتا اُسکی سمت چلا آیا جو اپنی توجہ سامنے ٹیبل پر موجود فائل اور لیپ ٹاپ پر مرکوز کرنے کی اپنی سی کوشش کر رہی تھی..

" کل جو سیہان نے باتیں کی وہ تم نے اُس وقت غصے میں سن کر بہترین کہہ تو دیں تھیں لیکن اسکی بات میں جھول ضرور تھا.. "

آئیلین کے مقابل پڑی کرسی گھسیٹ کر وہ پُر سکون انداز میں ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گیا..

" کیا مطلب ہے ؟؟ "

اپنے احمقانہ احساسات وقتی طور پر نظر انداز کر کے اُس نے استفہامیہ نگاہیں اصفہان کی جانب اُٹھائیں..

" مطلب یہ کہ اگر تم کمپنی کا مارک اپ ٹاپ سے کرو گی تو کیا پروفٹ کر لینا.. بھلے ہی تمہارا اجبٹ analyze حاصل ہو گا تمہیں یہ ابھی سے لکھوں ڈالرز کیوں نا ہو، جب تک تم اپنے ملک کی انڈسٹری میں انویسٹ نہیں کرو گی تمہیں نقصان ہی ہو گا.. سیہان کی باتیں لانگ ٹرم انویسٹمنٹ

کے لیے ٹھیک ہیں شارٹ ٹرم انویسٹمنٹ اور اسٹارٹ اپ کے لیے ہمارے ملک کی ہی کوئی انڈسٹری مفید رہے گی.. "

سگار کا دھواں خاموش فضا میں تبخیر کرنے کے درمیان وہ سنجیدگی سے آئیلین کو دیکھتے ہوئے اپنی پورے بات اُس کے سامنے رکھ گیا جس سے قائل تو وہ بھی ہوئی تھی ..

" کہہ تو تم ٹھیک ہی رہے ہو.. چلو میں سرچ کرتی ہوں کوئی ایسی فرم جس پر ہم بھروسہ کر سکیں.. "

اصفہان کی بات سے متفق ہوتے ہوئے آئیلین واپس کام میں مصروف ہو گئ..

" میں ہمیشہ ٹھیک ہی کہتا ہوں البتہ تم نے غور آج کیا ہے.. "

آخری کش لے کر خالی سگار ٹیبل پر پڑے پیپر ویٹ پر رکھتا وہ مبہم سا مسکرایا جواباً آئیلین نے مصروف سے انداز میں اصفہان کو دیکھا اور سر جھٹک کر مسکرا دی ..

" You glow more when you smile.. "

گہری نظروں سے آئیلین کے دلموہ لینے والے نقوش مطالعہ کرتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا .. آئیلین اُسکی بات پر لیپ ٹاپ بند کر کے سیدھی ہو بیٹھی ..

" سہگل کام ہو گیا ہے تمہارا اب چلے جاؤ .. "

آئیلین نے بے تاثر انداز اختیار کیا مگر بنفشی آنکھیں صاف بتا رہیں تھیں کہ وہ مزید گفتگو کرنے میں دلچسپی رکھتی ہے ..

" میں اچھا لگنے لگا ہوں ناں تمہیں ؟؟ "

اُسکے تاثرات جانچنے کے درمیان اصفہان نے متبسم سوال کیا ..

"..یہ کس قسم کا سوال ہے.. بالکل بھی نہیں "

..آئیلین نے سر نفی میں ہلا کر گویا خود کو بھی یاد دلایا

"..... تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو تو مجھے لگا کہ شاید میں بھی "

اصفہان نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی جس پر آئیلین نے اچنبھے سے اسے دیکھا.. وہ ہرگز ان سب باتوں کی امید نہیں رکھتی تھی اصفہان سے..

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے، ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوئے بالکل خاموش تھے کہ جب اچانک اصفہان کھڑا ہوا اور آئیلین کی جانب پیش رفت کرتا وہ اُس کے عین مقابل بہت پاس آکر کھڑا ہو گیا، اتنا پاس کہ آئیلین کی کرسی سے اُس کی ٹانگیں جا لگیں.. پہلے تو آئیلین نے اس قربت کو نظر انداز کیا لیکن پھر اُس کے وجود سے اٹھتی سحر انگیز حواسوں پر چھا جانے والی پوائزن کی خوشبو وہ نظر انداز نہ کر سکی، خواہش ہوئی کہ گردن

موڑ کر اصفہان کو دیکھا جائے جس کی نفی کرنے کے لیے اُس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں..

اصفہان نے اُس متبسم ہوتے آئیلین کی معصومانہ سی کوشش ملاحظہ کی، اس وقت وہ حقیقتاً بنا کسی اور جذبے کے اُسے اچھی لگی تھی.. ایک ہاتھ اُس کی کرسی پر رکھتا دوسرا نزدیکی ٹیبل پر وہ آئیلین کو اپنے مقابل گھما گیا..

"آنکھیں بند کرنے سے حقیقت نہیں بدل جایا کرتی ہنی.. "
گہری پرکیف نگاہیں آئیلین کے چہرے پر جماتا وہ بوجھل سرگوشی اسکی سماعتوں میں گھول گیا.. فوراً جھٹ سے آنکھیں کھولتی گردن اٹھائے وہ اصفہان کو دیکھنے لگی..

" We compliment each other, don't you think ? "

(ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے ہیں، کیا تم ایسا نہیں سوچتی ؟؟)

گھمبیر تا سے کہتے ہوئے اس نے سرمئی آنکھوں پر سجی بھنویں سوالیہ انداز میں اچکائیں.. آئیلین اقرار کرنا چاہتی تھی، کہنا چاہتی تھی کہ ہاں تم اچھے لگتے ہو میرے ساتھ مگر شعور نے اُسے ایسا کچھ بھی کہنے سے روکے رکھا ..

" Even a blind can see it then how can't you ?? "

(ایک اندھا بھی یہ دیکھ سکتا ہے تو تم کیوں نہیں ؟؟)

یکلخت نہ جانے کیا ہوا کہ اصفہان نے اُسکی مرمری کلائی تھامتے ہوئے آئیلین کو اپنے مقابل کھڑا کیا وہ جو اس سب کے لیے قطعی تیار نہ تھی لہراتی ہوئی اصفہان کے کشادہ سینے سے آلگی ..

مبہم مسکراہٹ دبیز ہونٹوں پر سجائے اُسکی کلائی آزاد کرتے ہوئے اصفہان نے اُس کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھا جن سے ان نرم بازوؤں کی دھیمی رفتار میں پیمائش کرتا وہ آئیلین کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا چکا تھا.. اصفہان کا پُر حدت حصار اور سکون بخش لمس اُس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا..

"...کیا بدتمیزی"

ششدر کھڑی اُس کی پناہوں میں الجھی آئیلین تیز لہجے میں مزید کچھ کہتی کہ یکدم جھک کر اصفہان نے اُس کی بولتی بند کر دی.. اس کے بعد آگے جو کچھ ہوا اس کے لیے دونوں میں سے کوئی بھی تیار نہ تھا..

UL KHAN WRITES

"...مجھے اور اپنے آپ کو ایک موقع دے کر دیکھو "

بھاری گھمبیر لہجے میں کہتا وہ آئیلین کی گردن کی ابھرتی شہ رگ پر دو انگلیاں رکھے اسے نرمی سے سہلاتا ہوا آئیلین کی کمر پر دوسرا ہاتھ رکھتا اُسے خود سے مزید نزدیک کر گیا.. اس کی قربت جان لیوا تھی مگر گرفت بے حد نرم لیکن تنگ.. وہ چاہتی تو اس گرفت سے خود کو آزاد کروا سکتی تھی لیکن شاید وہ ایسا چاہتی ہی نہیں تھی.. چند گھڑی پہلے جو زبان چلنا شروع ہوئی تھی اصفہان کے مدہوش کن لمس کے سبب قفل زدہ رہ گئی.. اس تمام صورتحال میں وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ششدر کھڑے تھے..

" تم نے مجھ سے شادی کیوں کی ؟؟ "

اصفہان کی بوجھل ہوتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے آئیلین نے سرگوشی کی صورت استفسار کیا.. اصفہان جس کی سحر انگیز آنکھیں آئیلین کے دلکش نقوش باری باری نہار رہیں تھی، آئیلین کے غیر متوقع سوال پر آہستگی سے مسکرایا.. سیاہ ڈارھی میں چھپا ڈمپل نمایاں ہو کر معدوم ہوا تھا جسے دیکھ کر آئیلین کا دل چاہا کہ اسے چھو لے اور محسوس کر لے مگر صد شکر وہ پہلے ہی اپنی جگہ سے غائب ہو چکا تھا..

" کیونکہ میں تمہیں سہارا دینا چاہتا تھا.. میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے جیسی ہو جو میرے برابر کھڑی میری مضبوطی بنے نہ کہ میری کمزوری.. "

یہ سب سراسر فرضی باتیں تھیں مگر اُس کی زبان سے ادا ہو کر یہ سچ لگیں، آنکھوں نے بھی زبان کا ساتھ دیا.. اصفہان سہگل دھیرے دھیرے لاعلمی میں مبتلا اپنے بچھائے جال میں خود ہی پھنستا چلا جا رہا تھا..

مجھے کسی سہارے کی کوئی ضرورت نہیں اور مجھ جیسی اور بھی ہیں تو پھر "
" صرف میں ہی کیوں ؟؟

وہ ٹھوس وجوہات جاننے کی متمنی تھی.. آئیلین صارف چوہان تھی وہ اتنی
.. آسانی سے کسی پر بھروسہ کرنا اسکی خصلتوں میں سے نا تھا

".. تمہارے جیسی اور کوئی نہیں، تم خاص ہو "

خمار زدہ لب ولہجہ ، مخمور ہوتی آنکھیں اب اپنے جذبات پر جبر کرنا نا ممکن ہونے لگا اُس کے لئے.. پیچھلے ستائیس گھنٹوں سے وہ یہ ہی کر رہا تھا مگر اب نہیں.. آئیلین کے جبڑے پر اپنا پر تپش ہاتھ ٹکاتا وہ آنکھیں موند کر اُس کے
.. لپ سٹک سے سجے ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا

وقت کے رحم وکرم پر خود کو چھوڑ کر آئیلین نے گردن اونچی کیے اصفہان کا اپنا چہرہ تھامے بازو پر ہاتھ رکھا اور پلکیں گرا دیں.. وہ اتنی جلدی یہ سب

نہیں چاہتی تھی، نہیں تھی خواں اصفہان سہگل پر یوں خود کو نچھاور کرنے کے لیے..

اسے خود پر بھی یقین نہ آیا کہ اتنی جلدی کیسے وہ راضی ہو گئی ہے.. وہ تو مقابل کی زندگی اجیرن کرنے کا عہد رکھتی تھی اور جو نیا طریقہ یہ عہد پورا کرنے کا سوچا تھا اُس کیلئے وہ نہایت کٹھن تھا اگر اس قربت کے بعد وہ خود بھی اُس ساحر کی تشنہ ہو جاتی تو؟؟ اور بس یہ ہی سوال اُسے اندر ہی اندر شش و پنج میں مبتلا کرتا رہا..

اپنی سانسوں میں اسکی سانسیں اتارتا اپنے بازو پر بڑھتی اُسکی پکڑ کو محسوس کر کے مسکراتے ہوئے وہ اسکے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑنے سے صرف چند منٹ کی دوری پر تھا کہ یکدم آفس کا دروازہ کھلا..

ماحول میں رقص کرتا سحر دروازے کی ارتعاش پر یکلخت ٹوٹا، آئیلین فوراً اصفہان کے بازو پر سے اپنا ہاتھ ہٹاتی اس سے چند قدم دور ہوئی، جبکہ اصفہان دونوں مٹھیاں سختی سے بھینچے خون آلود نگاہیں آنے والے پر جمائے کھڑا اُس کی جان لینے کے درپے ہو چلا تھا..

"..لگتا.... ہے.. میں "

حافظے میں تھا تو صرف آئیلین کا ہاتھ پورے یقین سے اصفہان کے بازو پر رکھا ہونا.. اُس کے حلق سے الفاظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہونے لگے.. غیر متوقع آواز سن کر اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے گہری سانسیں بھرتی آئیلین ششدر آنکھیں لئے دروازے کی سمت پلٹی جہاں وہ بے بسی کی تصویر بنا ڈور نوب ہاتھ میں دبوچے آویزاں تھا..

وہ یہاں یہ ہی سوچ کر آیا تھا کہ ہمیشہ کی طرح آئیلین اپنی کرسی پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گی اس پر نظر پڑتے ہی خوبصورتی سے مسکرائے گی.. مگر یہاں.. یہاں جو ہو رہا تھا اُسے دیکھ کر سیہان کی دھڑکنیں سست پڑنے لگیں.. وقت ہمیشہ ایک جیسا تھوڑی رہتا ہے

"..میں.. غلط وقت..پر.. آگیا "

بمشکل اپنا جملہ مکمل کر سکا تھا وہ، یہ منظر دیکھنے سے بہتر ہوتا کہ اُسے موت آجاتی..

ہاں بالکل آئندہ خیال رکھنا یوں منہ اُٹھا کر آنے کی ضرورت نہیں ہے.."

جبڑے بھینچے اصفہان سپاٹ انداز میں بولا.. سیہان کی اس حسین لمحے کے درمیان مداخلت اُسے زہر سے بھی زیادہ زہریلی لگی..

ایک لمحہ بھی مزید ضائع کیے بغیر وہ دروازہ پوری

.. قوت سے اپنے پیچھے بند کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

" .. سیہان.. پلیز.. رُک جاؤ "

آئیلین اُسے یوں وہاں سے جاتے دیکھ متذبذب ہوتی دروازے کی سمت

.. لپکی مگر

"..مت جاؤ "

اصفہان نے اگلی ہی ساعت نرمی سے اُس کی کلائی تھام کے آئیلین کو اپنی

جانب کھنچا، لہجے میں اسرار، انداز میں جنون تھا.. کسی سوکھی ڈال کی مانند وہ

..اصفہان کے توانا سینے سے آ لگی

"..وہ میری فیملی ہے جس کے ساتھ تم ایسا سلوک کر رہے ہو سہگل "

آب دیدہ بنفشی آنکھیں لئے وہ مدھم پُر نم لہجے میں گویا ہوئی.. آئیلین کے انداز میں تیرتے قرب کو دیکھ کر وہ عجب بے کلی رگ و پہ میں سرائیت کرتی محسوس کرنے لگا.. زیادہ برا اسے تب لگا جب موازنہ کیا اپنے برتاؤ کا اُس کے برتاؤ سے کہ وہ کل رات کیسے پیش آئی تھی داریاء کے ساتھ ..

" ایسے کبھی حاصل نہیں کر سکو گے مجھے تم .. "

آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیل کر وہ کاٹدار لہجے میں بولی اور اپنی کلائی اصفہان کی نرم پڑتی گرفت سے رہا کرواتی ہوئی برق رفتاری سے آفس سے باہر نکل گئی ..

" Shaikh Seyhan Kamil, you are getting upon my nerves now... "

(شیخ سیہان کامل تم میرے حواسوں پر سوار ہونے لگے ہو اب)

دانت پیس کر دبی آواز میں غراتا ہوا وہ اسٹینڈ پر لٹکا اپنا کوٹ اتار کر پہننے کے بعد آئیلین کے پیچھے آفس سے باہر نکل گیا.. اُسے سیہان سے کوئی غرض نہیں تھا جب تک وہ اُسکی راہ میں حائل نہ ہوتا لیکن اب جب سیہان اُس کا بنا بنایا کھیل بگاڑنے لگا تھا تو اصفہان سہگل اُسے اپنے انداز میں دیوار سے لگانے کا ارادہ پختہ کر چکا تھا..

UL KHAN WRITES

الیہ سے بات کرنے کے بعد سے ہی اُسکے محسوسات پژمردگی کا شکار تھے.. پہلے اینارہ کی گفتگو اور پھر الیہ کی باتیں.. اتنا گھوما ہوا تو اُس نے خود کو سیاستدانوں کے درمیان محسوس نہ کیا تھا جتنا الیہ کے کھیل نے اُسے گھما کر رکھ دیا تھا..

"..ہربل ٹی بنا کر میرے روم میں بھجوادیجیۓ گا "

کچن میں کام کرتے ملازمین کو کہہ کر وہ اپنی پیشانی دو انگلیوں سے سہلاتا راہداری کی جانب بڑھ گیا.. جب گھر میں داخل ہوا تھا تو باہر کھڑی انجان گاڑی کو دیکھ کر چوکیدار سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ اینارہ کا چھوٹا بھائی اُس سے ملنے آیا ہے..

آزاد بھی ملنا چاہتا تھا اُس سے لیکن بوجھل طبیعت کے باعث اُس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور سیڑھیوں کی جانب گامزن ہو گیا کہ جب بھاری مردانہ آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی اور آگے بڑھتے اُسکے قدم منجمد کر گئی..

" تم بے فکر ہو کر میرے ساتھ چلو کچھ دنوں میں ہم ڈیئوارس کیس فائل کر دیں گے تو تم اس بے معنی رشتے سے بھی آزاد ہو جاؤ گی.. "

وہ ایناره کا جواب سنے بغیر اب اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تھا.. آزاد کو ایسا لگا کہ مانو جسم سے وقتی طور پر جان نکل گئی ہو.. ہاتھ بڑھا کر اُس نے ریلنگ مضبوطی سے تھام لی اور ایناره کے جواب کا انتظار کرنے لگا، اسکا پور پور سماعت بن گیا تھا ..

" لالہ.. میں کیسے خود پر طلاق یافتہ کا لیبل لگالوں.. میرا دل نہیں مان رہا.. تھوڑا سا ہی صحیح کچھ وقت تو دینا ہی چاہیے مجھے اس رشتے کو لالہ.. "

ایناره کی نرم دھیمی آواز بمشکل سن پاتے ہوئے گویا جسم میں جیسے کسی نے نئے سرے سے روح پھونک دی تھی.. آزاد نے بے اختیار اپنے رب کا شکر ادا کیا.. ایک لمحے کا کھیل تھا کہ اُسے لگا کہ وہ ایناره کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کھو دے گا اور اگلے ہی لمحے اس پیاری لڑکی نے انجانے میں ہی صحیح یقین کی ڈور اُس کی گرفت میں دے دی ..

وہ ان دونوں بہن بھائیوں کی باتیں مزید سننا چاہتا تھا مگر ایسا کرنا اُسے کچھ معیوب لگا۔۔ کچھ دیر قبل طبیعت پر حاوی بوجھل پن کی جگہ سرشاری نے لے لی۔۔ رشتے کی نوعیت کی بنا پر ہی صحیح مگر وہ اُسکے ساتھ رہنا چاہتی تھی اور یہ خیال ہی باعثِ سکون تھا آزاد سہگل کے لیے

UL KHAN WRITES

تونے جو نہ کہا میں وہ سُنتا رہا

خوامخواہ بے وجہ خواب بُنتا رہا

جانے کسکی ہمیں لگ گئی ہے نظر

اس شہر میں نہ اپنا ٹھکانہ رہا

دُر چاہت سے اپنی میں چلتا رہا

خوامخواہ بے وجہ خواب بُنتا رہا

"..سیہان پلیز یار میری بات تو سنو "

آئیلین اُسکے آگے بڑھتے تیز قدموں کا مقابلہ کرنے کی سعی کرتی سیہان کے ہم رفتار ہونے کی کوشش کرنے لگی..

" Why are you acting so strange? "

خطرناک حد تک اُسکا سرخ ہوتا چہرہ اور خون آلود آنکھیں دیکھ کر وہ متذبذب ہوئی.. سیہان مسلسل اُسے نظرانداز کر رہا تھا..

"...تمہیں میری بات سننی ہوگی "

گاڑی کے لاک پر ہاتھ رکھ کر وہ درشتگی سے بولی..

سرد سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے سیہان نے اُس کا ہاتھ دیکھا جو کچھ دیر قبل اصفہان کے بازو پر ٹکا تھا..نئے سرے سے وہ اشتعال میں مبتلا ہونے لگا..

"..ہاتھ ہٹاؤ "

غصے سے دبی مدھم آواز میں وہ تقریباً غرایا، آئیلین اُس کا یہ روپ دیکھ کر
..ششدر رہ گئی لیکن پھر بھی اپنے عمل سے باز نہ آئی

" نہیں ہٹاؤں گی اس وقت تک جب تک تم میری طرف دیکھ کر میری بات
"..سن نہیں لیتے

..حیرت پسِ پشت ڈال کر وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی

"..تمہاری طرف دیکھ رہا ہوں تو تکلیف ہو رہی ہے مجھے "

پژمردگی سے کہتا وہ مضطرب نظر آنے لگا قصداً اب بھی نظریں آئیلین پر
..مرکوز نہ کی تھیں

آخر کیوں سیہان... میں نے کچھ ایسا نہیں کیا.. وہ سہگل.. پتا نہیں اس "
"....نے ایسا کیا تھا.. لیکن کچھ بھی ہوا نہیں میں

عجلت میں کہتی وہ اپنی صفائی مزید بھی پیش کرنا چاہتی تھی کہ اچانک سیہان نے گاڑی کے لاک پر رکھا اُس کا ہاتھ بے دردی سے دور جھٹکا.. انداز ایسا تھا.. کہ جیسے کسی غلط چیز کو چھو لیا ہو

اپنے ہاتھ کو بے یقینی سے دیکھتی وہ آنکھوں میں آنسو لئے سرگشتہ کھڑی رہ گئ..

"....کیوں کر رہے ہو تم ایسا سیہان "

روہانسی آواز میں وہ سیہان کی خود سے دور جاتی گاڑی نم آنکھوں سے دیکھنے لگی..

"...کچھ عرصے اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دو صحیح ہو جائے گا "

اپنی پشت پر بھاری مردانہ آواز سن کر وہ آنے والے کی سمت پلٹی جہاں وہ ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں اڑسائے گہری نگاہوں سے اُسکا ہی جائزہ لے رہا تھا ..

" .. نہیں چھوڑ سکتی "
.. آئیلین نے اصفہان کے کہے کی نفی کی
" اور وہ کیوں ؟؟ "
اصفہان آئیلین کے مزید نزدیک ہوا، اپنے اور اُس کے درمیان بڑھتی قربت کو نظرانداز کرتی وہ اُس خالی جگہ کو دیکھنے لگی جہاں پہ کچھ دیر قبل .. سیہان کی گاڑی کھڑی تھی

" کیونکہ وہ میرا واحد مرد ہے جو ہر خوشی اور غم میں میرے ساتھ رہا .. اس دنیا میں میرا ہمدرد اُس کے علاوہ کوئی نہیں .. "

آہستگی سے اُس نے پلکیں گرا کر آنکھوں میں آئی نمی پیچھے دھکیلی..

" کبھی کسی اور مرد پر بھروسہ کرنے کی کوشش کی ہے تم نے؟؟ "

آئیلین کا بازو تھام کر اصفہان نے اُس کا رخ اپنی جانب موڑا..

" کوئی مرد مستقل میرا ساتھ دیتا ہی نہیں تو کیسے بھروسہ کروں؟؟ "

سوال کے بدلے سوال کیا گیا، آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتے اصفہان کے لیے مزید ان آنکھوں میں دیکھنا دشوار گزار ہونے لگا...

" اور اگر میں کہوں کہ میں بنوں گا تمہارا سہارا آخری سانس تک تو؟؟ "

اصفہان نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُسکا چہرہ تھاما اور آئیلین کے ملائم رخسار پر اپنا انگوٹھا نرمی سے سہلانے لگا.. اُس کے سرسراہٹ بھرے کھردرے لمس کو محسوس کر کے آئیلین کی پلکیں بے اختیار لرزش کا شکار ہوئیں..

جو شخص میری زندگی میں داخل ہی کسی گمنام مقصد کے تحت ہوا ہو اُس "
" سے وفا کرنے کی امید میں کیسے کر لوں؟؟

.. آئیلین نے اصفہان کا ہاتھ اپنے چہرے سے دور کیا

اگر تم میری زندگی میں آئے ہو اور ہمیشہ کے لیے آئے ہو تو یہ ثابت "
" .. کرو.. لفظوں پر اعتبار نہیں ہے مجھے

اصفہان سے چند قدم دور ہوتے ہوئے وہ سرد لہجے میں گویا ہوئی.. آنکھوں
.. میں ٹھہرا قرب باآسانی دیکھا جا سکتا تھا

تم وہ پہلی ہستی ہو جس سے بات کر کے میں نے اُسے قائل کرنے کی "
" .. کوشش کی ہے ورنہ بات سے پہلے عمل کرنے کی عادت ہے مجھے

.. سینے پر بازو لپیٹ کر وہ پُر سکون لہجے میں بولا

"..ٹھیک ہے تو عمل کر کے دکھاؤ.. سیہان کو ڈھونڈ کر لاؤ میرے لئے "

آئیلین کی بات پر وہ اچنبھے سے مسکرایا.. وہ اس قدر بچکانہ فرمائش کی امید
.. ہر گز نہ رکھتا تھا اُس سے

سیہان کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہے، خود آ جائے گا کچھ دن بعد.. اور ویسے "
" بھی وہ تمہارا دوست ہے اتنی فکر کیوں کرتی ہو تم اُسکی؟؟
اصفہان خود بھی بھانپ نہ سکا لیکن اسکے لہجے میں تیرتی حسد اور جلن بلاوقت
.. محسوس کی جاسکتی تھی

صرف دوست نہیں ہے وہ میرا.. بھائیوں جیسا.. بلکہ جیسا کیا بھائی ہی ہے "
" .. وہ میرے لئے شاید بھائی سے بھی بڑھ کر
اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں مزید ایک منٹ کے لئے بھی نہ رکی بغیر
.. اصفہان کی جانب دیکھے وہ پارکنگ ایریا سے نکل گئی

آئیلین کے تیز لہجے، مضطرب انداز پر وہاں تنہا کھڑے اصفہان نے بمشکل لب بھینچ کر بے اختیار اُمڈ آنے والے قہقہے کا گلا گھونٹا.. کوئی کسی کے ساتھ رہ کر بھی دوسرے کے جذبات سے اتنا بے خبر کیسے رہ سکتا ہے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا.. سیہان کا عنقریب جو حال ہونے والا تھا اُسے سوچ کر اصفہان کو اُس پر ہم وقت ترس بھی آیا اور ہنسی بھی..

"پہلے تو مجبوراً یہ سب کر رہا تھا لیکن اب مزہ آرہا ہے کھیل میں.."

خود کلامی کرتے ہوئے وہ مبہم سا ہنسا، سیاہ داڑھی کے پیچھے چھپا بھنور اپنی شان دکھاتا معدوم ہوا.. کچھ دیر قبل اُس نے فیصلہ کیا تھا کہ سیہان کی عقل اچھے سے ٹھکانے پر لگائے گا لیکن یہاں تو پہلے ہی سے اُس کی دوست کم محبوبہ اُسکی بربادی کا مکمل سامان کیئے رکھی تھی..

UL KHAN WRITES

".. باہر آؤ مجھے تم سے ملنا ہے "

آزاد کی باتیں سننے کے بعد وہ کہا مطمئن بیٹھ سکتی تھی، بڑے آبا سے رابطہ کرنے سے پہلے اُس نے ماہا سے ملنے کا فیصلہ کیا.. واجد کے گھر سے کچھ فاصلے پر گاڑی پارک کیئے وہ ماہا کی منتظر تھی جس نے کال ہی تین مسڈ کالز کے بعد اُٹھائی..

" ..ک.. کہاں باہر آؤں "

ایناره جو چلی گئی سو چلی گئی مگر اصل ڈر اُسے اب الیہ کا تھا کہ اگر اُس عورت کو پتا چل جاتا کہ اینارہ اور آزاد کی شادی ہو گئی ہے تو وہ ماہا کی تمام حقیقت واجد کے سامنے پیش کر دیتی جس کے بعد واجد سے ماہا کا بچنا مشکل تھا..

".. گھر کے باہر آؤ.. پانچ منٹ میں ورنہ میں اندر آجاؤں گی "

سرد لب و لہجے میں بات مکمل کر کے اُس نے رابطہ منقطع کر دیا اور سٹیرنگ وہیل تھامے انگلیاں مڑوڑتی ماہا کا انتظار کرنے لگی ..

"... کہیں اسے پتا تو نہیں چل گیا اینارہ کے بارے میں "

ماہا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے خود کلامی کی، وہ تو شکر یہ ہوا کہ دن کے اس پہر سویرا اسکول جبکہ واجد فیکٹری میں تھے، اور پرسوں والے واقعے کے بعد سے احسان بھی شاذ و نادر ہی گھر میں پایا جاتا ..

" .. نہیں .. نہیں اگر پتا ہوتا تو کیوں اتنے تحمل سے کام لیتی یہ خبیث عورت "

ماہا نے منہ بنا کر سوچا اور کرسی پر پڑی چادر اپنے اوپر ڈال کر گھر سے باہر نکل آئیں .. کل سے ان کی طبعیت پر بوجھل پن سا طاری تھا ..

"..جلدی بتائیں عفان گھر میں اکیلا ہے "

الیہ کی گاڑی کے نزدیک پہنچ کر ماہا نے عجلت میں گاڑی کا شیشہ بجایا جس پر آنکھوں پہ چڑھے سیاہ چشمے اتارتے ہوئے الیہ نے ماہا کے بدلے بدلے انداز کو حیرانگی سے دیکھا..

" ..تو چلو پھر تمہارے گھر کے اندر چل کر بات کرتے ہیں "

الیہ نے چالاکی سے اگلا پینترا استعمال کیا جس پر ماہا فوراً گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی..

" کہیں کیا بات کرنی ہے آپ کو؟؟ "

ماہا نے مصلحتاً نرمی اختیار کی، وہ اس الٹی کھوپڑی کی عورت کے منہ لگنا نہیں چاہتی تھی..

" کام ہوتے ہی تمہارے انداز فوراً بدل گئے.. ہاں؟؟ "

..طنز میں ڈوبا حقارت آمیز لہجہ..ماہا نے مشکل سے خود پر ضبط کیا

" ..نہیں..ایسی بات نہیں ہے"

..ماہا جبراً مسکرائیں جس پر الیہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکادیۓ

خیر تم جیسے مڈل کلاس غریب لوگوں سے یہ ہی امید کی جاسکتی ہے..جہاں "

"..مفاد پورا ہوا وہاں تمہارا کھیل ختم

..الیہ کی زبان قینچی کی رفتار سے چلتی لفظوں کی صورت شعلے اگل رہی تھی

تم نے اپنا کام ٹھیک نہیں کیا ہے..تم نے کہا تھا کہ تمہارا شوہر بالکل بدظن "

ہو جائے گا تمہاری باتوں میں آکر لیکن ایسا تو کچھ نہیں ہوا الٹا انہوں نے آزاد

" ..سے میری شکایت لگادی

الیہ نے دانت پیس کر ماہا پر نظر ڈالی جو پہلے کے مقابلے میں اب کافی پُرسکون

..نظر آرہی تھی

"..آزاد کو اندازہ ہو گیا ہے کہ وائس نوٹ جعلی تھے "

الیہ نے مزید کہا..دوسری طرف ماہا اس سوچ میں الجھیں تھیں کہ الیہ کو کیا

..کہہ کر مطمئن کرے

شک ہوتا ہے تو ہونے دیں ہمارا کام تو ہو گیا ناں..آزاد صاحب سے دور "

" ..ہے اب وہ بد چلن

ماہا نے سفید جھوٹ بول کر اُسے تسلی دی..اگر وہ سچ پتا دیتی تو الیہ سے خود کو

..فوری طور پر بچانا دشوار ہو جاتا اُس کے لئے

یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن میرا تمہیں یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ تم "

نے اپنا کام ٹھیک سے نہیں کیا.. تمہیں اپنے شوہر کو بھڑکانا تھا کہ وہ اپنی

"..بہن کو گھر سے نکال دے نہ کہ آزاد سے میری شکایتیں کرتا پھرے

..الیہ نے نخوت بھرا لہجہ اختیار کیا

"...تو اب "

..ماہا نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری

اب یہ کہ اگر مزید کوئی غلطی ہوئی تو تمہارے اور میرے راستے الگ ہو "

" ..جائیں گے

عام سے انداز میں کہا گیا جسے سن کر ماہا اطمینان محسوس کرنے لگیں کیونکہ وہ تو نہ جانے کیا سوچ کر بیٹھی ہوئی تھیں اور یہاں صرف الگ ہونے کی بات کی

..الیہ نے

" ..اچھّا چلیں ٹھیک ہے "

ہلکے پھلکے انداز میں کہتی بے فکری سے وہ گاڑی سے باہر نکلنے لگی کہ جب الیہ

..نے گاڑی اندر سے لاک کر دی

" اتنی بھی کیا جلدی ہے رک تو جاؤ.. یہ میں تمہیں پہلی اور آخری وارننگ دے رہی ہوں.. اگر اب کوئی غلطی کی تو...."

ماہا کی طرف تپش بھری نگاہیں مرکوز کئے اُس نے قصداً بات ادھوری چھوڑ دی..

" تو...؟؟ "

بھنویں اچکا کر سوال کیا گیا جس پر الیہ نے اپنا موبائل کھول کر ریکارڈنگ ان کر دی.. موبائل سے نکلتی آوازوں کو سن کر ماہا کا چہرہ رفتہ رفتہ سفید پڑنے لگا..

" ہاہاہاہا! کیا تم نے اتنا بے وقوف سمجھا تھا مجھے کہ تمہارے ہاتھ میں اپنی کوئی کمزوری دے دونگی.."

الیہ نے ماہا کا زرد رنگ چہرہ دیکھ کر تمسخر سے کہا.. اپنے اور ماہا کے درمیان ہونے والی ہر ملاقات کی گفتگو اُسکے پاس وائس ریکارڈنگز کی صورت محفوظ تھی ..

" اگر اب کوئی غلطی کی تو یہ ریکارڈنگ تمہارے شوہر کو سنا دوں گی.. پھر آگے تمہارے ساتھ جو ہو گا اُس سے تو تم بخوبی واقف ہو گی.. اب اترو گاڑی سے اور دفعہ ہو جاؤ.. "

تضحیک آمیز رویہ، طنزیہ لہجہ... ماہا کو سختی سے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ الیہ جیسی عورت سے ہاتھ ملانا نہایت بے وقوفانہ عمل تھا ..

کانپتے ہاتھوں سے گاڑی کا دروازہ کھول کر بنا کچھ کہے وہ باہر نکل آئیں.. اُن کے گاڑی سے اُترتے ہی الیہ زن سے اپنی گاڑی بھگا کر لے گئی اپنے پیچھے ماہا کے لیے دھول اور ملال چھوڑ کر ..

علیشان وسیع ٹی وی لاونج میں بیٹھی ہو بد دلی سے چینلز سکرول کر رہی تھی جب برابر پڑا موبائل وائبریٹ ہوا..

"کون ہو سکتا ہے.. خیر جو بھی ہے ابھی میرا میسج پڑھنے کا کوئی موڈ نہیں.." داریاء نے موبائل کی روشن سکرین پر سرسری نظر ڈالی اور واپس ٹی وی دیکھنے لگی..

"یار..."

وہ اپنا پسندیدہ شو انجوائے کرنے لگی تھی کہ کچھ لمحوں بعد فون ایک بار پھر وائبریٹ ہوا، نہ چاہتے ہوئے بھی داریاء کو اپنا پسندیدہ شو روک کر میسج پڑھنا پڑھا..

" Aoa.
Make an excel sheet of all boys of your class with their seat numbers and father's names and send it to me before 12:am today. "

(السلام علیکم.. اپنی کلاس میں موجو تمام لڑکوں کے نام،رول نمبر اور والد کے ناموں کے ساتھ ایکسل شیٹ بنائیں اور مجھے سینڈ کریں آج رات بارہ بجے سے قبل..)

پہلی ای میل پڑھ کر اُسکے ماتھے پر شکن پڑی..

" Acknowledge this Asap or else I've to call you. "

آریس خانزادہ کے نام سے موصول ہوئی دوسری ای میل پڑھ کر داریاء کو شدید تپ چڑھی.. صحیح کا ملازم سمجھ لیا ہے اس نے مجھے اور جب میں نے پوچھا تھا تو اتنا غصہ آیا تھا کھڑوس کو اور اب خود بے صبرے ہوئے جا رہے ہے..اُس نے دانت پیس کر سوچا اور جوابی ای میل ٹائپ کرنے لگی

" Ws.

Do it by yourself I'm not your paid servant."

(..وعلیکم السلام. اپنا کام خود کر لیں میں آپکی زر خرید غلام نہیں)

..ای میل ٹائپ کر کے وہ بھیجنے ہی والی تھی کہ کچھ سوچ کر رک گئی

نہیں داریاء یہ جواب تو کچھ زیادہ ہی بلنٹ ہے، مجبوراََ ہی صحیح مگر ہے تو استاد "

" !ہی وہ عجوبہ.. ہونہہ

نخوت بھرے لہجے میں خود کلامی کرتے ہوئے اُس نے تمام لکھی ہوئی تحریر مٹا دی..

" Ws.
I'll send you excel sheet by evening to-day but I want to meet you tomorrow as I want to discuss something very urgent with you. "

(وعلیکم السلام. میں ایکسل شیٹ شام تک سینڈ کر دوں گی لیکن مجھے آپ سے ملنا ہے کل، کچھ اہم معاملات ہیں جن کے متعلق آپ سے بات کرنا ضروری ہے .)

داریاء نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جو شخص اُسے پسند نہیں اُسکی مزید چاکری بھی نہیں کرے گی وہ، پروفیسر حارث تو اُس کے فیورٹ تھے تبھی ان کی ٹیچرز اسسٹنٹ بنی تھی وہ مگر آریس تو ان کا بالکل الٹ تو پھر کیونکر داریاء سہگل اس کے آگے پیچھے منڈلاتی..

" Okay meet me tomorrow at 9:00 am in my office. "

(ٹھیک ہے کل مجھ سے نو بجے میرے آفس میں ملیں..)

آریس کی جانب سے بھیجا ہوا جوابی میل اگلے ہی لمحے موصول ہونے پر اتنی جلدی جواب مل جانے پر اُس نے حیرت سے آئبروز اچکائیں اور اُسکی بھیجی تحریر پڑھنے کے بعد بنا کوئی جواب دئے وہ موبائل بند کر کے واپس ٹی وی

دیکھنے لگی.. یہ شو ختم ہو جانے کے بعد اُسے آریس کا دیا ہوا کام مکمل کرنا تھا اور پھر اپنی پوسٹ سے استعفا دینے کے لیے ایپلیکیشن لکھنی تھی..

UL KHAN WRITES

I thought that I've been hurt before
But no one's ever left me quite this sore
Your words cut deeper than a knife
Now I need someone to breathe me back to life

Stitches by Shawn Mendes

ایک ہاتھ سے سٹیرنگ وہیل تھامے دوسرے ہاتھ کی پشت سے شہد رنگ آنکھوں میں آئی نمی کو رگڑتا وہ برق رفتاری سے کار ڈرائیو کر رہا تھا.. منزل نامعلوم تھی اور سفر بے انتہا طویل اور دشوار گزار جس کے آغاز سے ہی شیخ سیہان کا مل دل شکستگی کا شکار ہو چکا تھا ..

" آخر کیوں سیہان... میں نے کچھ ایسا نہیں کیا.. وہ سہگل.. پتا نہیں اس نے ایسا کیا تھا.. کچھ ہونے والا تھا لیکن کچھ بھی ہوا نہیں میں...."

آئیلین کے الفاظ اُسکی سماعتوں میں بازگشت کرنے لگے، وہ حیران تھا اسکی باتوں پر کہ کس قدر دیدہ دلیری سے اُس نے اعتراف کیا تھا کہ وہ بہک گئی تھی، جو سحر وہ شاطر آدمی پھونک رہا تھا اُس کے قبضے میں آچکی تھی آئیلین ..

" تمہاری محبوبہ کی واپسی اب ناممکن ہے سیہان.. "

وہ منظر جو کچھ دیر قبل آنکھوں نے دیکھا تھا ایک بار پھر ذہن کے دریچوں پر آویزاں ہوگیا، ضمیر کی آواز نے اسے قربناک حقیقت سے آگاہ کیا..

"نہ... نہیں... نہیں.."

ہذیانی کیفیت میں مبتلا سیہان حلق کے بل غرایا..اُس کی دردسے پُر دھاڑ پر گاڑی کی خاموش فضا بلبلا اُٹھی..آنکھوں کی بینائی لمحہ بہ لمحہ ماند پڑنے لگی جس کی جگہ دھندلکوں نے لے لی تھی..

"ایسا نہیں... ہو سکتا... وہ اتنی آسانی سے کیسے..اُسکے جال میں آسکتی ہے.."

سیہان اپنی سوچ کا خود ہی تمسخر آڑاتے ہوئے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگا گیا..

وہ اس وقت اپنے ہوش وحواس میں نہ تھا، سٹیرنگ وہیل دبوچا مضبوط ہاتھ لرزش کا شکار ہونے لگا..

" .. ایسا ہو ہی نہیں سکتا "

آنکھیں رگڑ کر بمشکل سامنے روڈ دیکھنے کی سعی کرتے ہوئے اُس نے خود کو تسلی دی کہ اچانک سیاہ کوٹ کی اندرونی جیب میں پڑا فون بجنے لگا.. پہلے پہل تو اُس نے بے قابو ہوتی گاڑی کی رفتار سنبھالنے کی کوشش کی اور فون کی بجتی بیل کو نظرانداز کر دیا لیکن پھر کال کرنے والے کی مستقل مزاجی دیکھتے ہوئے فون نظروں کے سامنے کیا ..

سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر اُس کے آنکھوں کے آگے سایہ سا لہرا گیا ..

میرے بیٹے میں نہیں چاہتی کہ میرا اکلوتا بیٹا ایک ایسی لڑکی سے شادی " کرے جس کا تعلق ایک ٹوٹے ہوئے خاندان اور برے ماں باپ سے ہو..

اور ویسے بھی تمہاری شادی اُس سے نہیں ہو سکتی تو بہتر ہو گا کہ بھول جاؤ تم " .. اُسے

..ماں کی بہت عرصے پہلے کی ہوئی نصیحت اُس کی سماعتوں کو سن کر گئی

وہ کس منہ سے بات کرتا اب ان سے کاش انکے کہے پر اُس ہی روز عمل کر لیا ہوتا تو آج اس حال میں نہ ہوتا وہ جس میں اس وقت تھا.. لیکن کیا بچپن کی محبت یوں بھول جانا اتنا آسان تھا؟؟
موبائل فون بجتا رہا اور پھر کچھ مدت بعد خاموش ہو گیا جس کی سیاہ سکرین کو گھورتے ہوئے اُس نے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھ دیا..

"..یا اللہ مجھے موت دے دے، اس اذیت سے بہتر موت ہو گی "
دماغ میں بس وہ ہی منظر بار بار لہرا رہا تھا جس سے گھبرا کر بلا ارادہ اُس کے دل سے ہونک اُٹھی اور شاید یہ ہی قبولیت کی گھڑی تھی کہ اچانک سیہان کی آنکھوں کے آگے بھرپور سیاہی چھا گئی اب گاڑی کو قابو رکھنا نا ممکن تھا اُس کے لئے مضبوط ہاتھوں میں سٹیرنگ وہیل ڈگمگا یا جس کے فوراً ہی بعد مارون

چمچماتی اسپورٹا تیج سیاہ تار کول کی سڑک پر پھسلتی سامنے آنے والے کھمبے سے بری طرح ٹکرائی..

تسادم کی بلند ترین آواز کے باعث سڑک پر آتی جاتی گاڑیاں یکدم رک گئیں اور ان میں سوار افراد ایک کے بعد دیگر باہر نکلتے حیرت سے برانڈ نیو گاڑی کی تباہ شدہ حالت دیکھنے لگے جس کا بونٹ آگے سے پورا برباد ہو چکا تھا..
عنقریب گاڑی میں آگے لگی آگ شدت پکڑتی اور کچھ ہی لمحوں میں یہاں اوپری درجے کا دھماکا ہوتا تبھی وہاں کھڑے درجنوں افراد میں سے کسی ایک کی بھی ہمت نہ ہوئی کہ تباہ شدہ گاڑی میں سوار شخص کی مدد کر سکے..

UL KHAN WRITES

اپنے لیے ایناره کے گھر کے نزدیک دو مختلف لوکیشنز پر اپارٹمنٹ دیکھ کر دونوں میں سے ایک فائنل کرنے کے بعد وہ شفٹنگ کے لیے کچھ سامنا لینے مارکیٹ آیا تھا.. گروسری کرنے کے دوران وہ دارياء کی جانب سے آئے میل کو پڑھ کر مسکرا رہا تھا کہ جب اچانک اُس کا فون بے دردی سے بجنے لگا ..

"..اوہ تو موصوف کو میری یاد آ ہی گئی "

سکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر وہ اس تمام صورتحال میں پہلی بار دل سے مسکرا سکا ورنہ دارياء کے بھیجے ہوئے میل پر بھی وہ پھیکا سا مسکرایا تھا ..

"... تمہیں یاد آ گئی میری جگر "

کال موصول کر کے فون کان سے لگاتے ہوئے وہ آسودگی بھرے انداز میں گویا ہوا لیکن دوسری جانب سے آنے والی آواز کو سن کر فراخ پیشانی پر لکیروں کا جال نمایاں ہوتا گیا ..

" سیہان کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے ؟؟ "

.. مقابل کی گھبراہٹ بھری آواز سن کر وہ محض اتنا ہی پوچھ سکا

" Okay.. Okay.. Relax..."

کال کرنے والی کا حال نہایت ابتر تھا آریس نے شاپنگ فوری طور پر وائنڈ

..اپ کی اور سٹور سے باہر نکل آیا

" ..آپ مجھے اپنی لوکیشن سینڈ کریں.. میں ابھی پہنچتا ہوں "

.. گاڑی ان لاک کر کے وہ تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا

بیٹے! میری بات سنو! آپ پریشان نہ ہو سب سے پہلے گہری سانس لو اور "

اس کال کو منقطع کرنے کے بعد ایمبولینسوں سے رابطہ کرنا کیا پتہ مجھ سے

" پہلے وہ وہاں پہنچ جائے.. ٹھیک ہے بیٹا؟؟

.. برق رفتاری سے کار ڈرائیو کرتے ہوئے اُس نے فون پر سمجھایا

" .. تحمل سے کام لو بس میں پہنچ رہا ہوں اللہ حافظ "

کال منقطع کر کے اُس نے گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی.. جب سے کراچی آیا تھا مجال ہے جو خوشی کی ایک بھی خبر نصیب ہو سکی ہو.. پہلے اینارہ اور اب سیہان.. نہ جانے آگے کیا کچھ ہونا باقی تھا ..

UL KHAN WRITES

" اُجالا کہاں ہے امی جان ؟؟؟ دیکھ نہیں رہی وہ ؟؟ "

قبرستان سے واپس لوٹ کر وہ نہ جانے کتنی دیر اپنی ماں کی گود میں سر رکھے لیٹے رہے.. اس حویلی سے اُنکا دل اُکتا چکا تھا پچھلے ایک ماہ میں وہ ایک بھی بار یہاں نہیں آئے البتہ وقتاً فوقتاً ماں سے انکی اور بہن کی خیریت مطلوب کرتے رہے ..

آج بھی باپ کے انتقال کی خبر اُسے حویلی تک لائی تھی ورنہ تو یہ جگہ اُسے ہمیشہ گھٹن زدہ لگا کرتی.. سمیرہ بیگم نے محتشم کی بات سننے کے بعد بھی کوئی جواب نہ دیا.. اُجالا کی رخصتی کے بعد سے انہیں مکمل چپ لگ چکی تھی، جلتی پر تیل کا کام شوہر کے انتقال نے کر دیا.. اب وہ تنہا تھیں یہاں اور واقف تھیں اس بات سے کہ انکا وقت بھی نزدیک ہے..

"امی جان..."

اپنی بات کے جواب میں مسلسل خاموشی سن کر محتشم انکی گود سے سر اٹھاتے ان کے مقابل بیٹھ گئے.. ماں کے ضعیف ہاتھ عقیدت سے تھامتے ہوئے انہوں نے اپنے ہونٹوں سے لگا لئے..

امی جان اب اس حویلی میں ہمارا کچھ نہیں.. ہم چلتے ہیں یہاں سے.. اُجالا، "
میں اور آپ.. میرے شہر والے گھر میں رہیں گے.. وہاں میرا ایک بیٹا بھی
ہے.. آپ کا چھوٹا سا ایک اور پوتا یا پوتی عنقریب آنے والے ہیں.. میری
"..بیوی سے مل کر آپ بہت زیادہ خوش ہو نگی امی جان
محتشم انکی زندگی کی چمک سے منفی خالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے نرمی سے
...کہے جا رہے تھے جس کے جواب میں خاموشی ہنوز برقرار رہی

چلیں امی جان اب اس حویلی میں کچھ نہیں ہے ہمارا.. چلیں بس ہم چلتے "
" ..ہیں یہاں سے.. اُجالا کو بُلا کر لاتا ہوں میں
ماں کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کمرے سے باہر
..نکل کر اُجالا کے کمرے کی سمت بڑھے جسے تالا لگا ہوا تھا

" اُجالا بی بی کے کمرے کو تالا کس نے لگایا؟؟ "

..ملازمین کے پاس پہنچ کر انہوں نے تشویش سے استفسار کیا

صاحب جی.. بڑے صاحب نے لگوایا تھا..جب اُجالا بی بی کی رخصتی ہوئی "

"..تب

..ملازمہ کی بات سن کر ان کا دماغ گھوم گیا

" کیا....رخصتی؟؟؟کب اور کیوں..کسی نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟ "

محتشم بے اختیار بلند آواز میں دھاڑے..حویلی میں داخل ہوتے جہانزیب

..تک انکی آواز باآسانی پہنچ چکی تھی

" کیا ہو گیا کیوں شور مچا رہے ہو؟؟ "

..ضمیر سہگل کے پورشن میں قدم رکھ کر انہوں نے سخت لہجے میں پوچھا

جہانزیب بھائی..یہ ملازمہ کیا کہہ رہی ہے..اُجالا کی رخصتی کب اور "

" کیوں ہوئی!؟؟

محتشم نے تحمل بھرا لب و لہجہ اختیار کیا وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتے تھے..

" صحیح کہہ رہی ہے تم گھر میں آؤ تو تمہیں پتا چلے.. شہر میں نہ جانے کس سے شادی کر کے بیٹھ گئے ہو جس کے بعد تمہیں ماں بہن کی کوئی فکر ہی نہیں کہ ماں کس حال میں ہے اور بہن کیا کرتی پھر رہی ہے.. "

جہانزیب نے حقارت سے کہا..

" کیا مطلب ہے آپ کا؟؟ کھل کے بات کریں.. "

محتشم ناسمجھی سے گویا ہوئے..

" مطلب صاف ہے تمہارے باپ نے تمہاری بہن کے کرتوتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اُسکی شادی اُس کے اشانہ سے کروادی.. اس سے پہلے وہ اپنے بھائی کے نقش قدم پر چلتی اچھّا فیصلہ کیا مرحوم چچا جان نے.. "

جہانزیب نے تمسخر سے کہا..

"... کیا بکواس کر رہے ہیں آپ "

محتشم کا اب خود پر قابو رکھنا محال ہونے لگا، آگے بڑھ کر انہوں نے

.. جہانزیب کا گریبان تھام لیا

.. بکواس نہیں حقیقت ہے.. تمہاری بہن نے وہ ہی کاٹا جسکی وہ حقدار تھی "

"

.. نفرت سے محتشم کے ہاتھ دور جھٹک کر انہوں نے اپنا کالر درست کیا

".. نہیں کریں وہ باتیں جن سے آپ کو آگے پچھتاوا ہو جہانزیب بھائی "

.. آنکھیں میچ کر انہوں نے دبی آواز میں جہانزیب کو باور کیا تھا

لوگوں کو کسی کا ہنستا بستا گھر اُجاڑ کر پچھتاوا نہیں ہوتا تو مجھے کیوں ہو گا پچھتاوا "

"..وہ بھی حقیقت کہہ کر

.. جہانزیب کندھے اچکا کر دوسری سمت پلٹ گئے

" کیا آپ بانو کی شادی کبھی مجھ سے کرتے ؟؟ "

محتشم کے سوال نے ان کے آگے بڑھتے قدم جکڑ لئے ..

" بتائیں ناں کیا کر دیتے آپ شہر بانو کی شادی مجھ سے .. "

محتشم انکے مقابل آ کھڑے ہوئے ..

" میری بہن کا نام اپنی گھٹیا زبان سے ادا نہیں کرنا .. "

جارحانہ انداز میں انہوں نے فضا میں ہاتھ بلند کیا جسے سرایت سے محتشم نے تھام لیا ..

آپ مجھ سے بڑے ہیں عزت کرتا ہوں میں آپ کی اور امید کرتا ہوں "

آپ اس عزت کو یوں ہی قائم رکھیں گے ہمارے درمیان .."

محتشم نے آہستگی سے انکا ہاتھ نیچے کیا اور سپاٹ انداز میں بولے ..

" تم جیسے بنتے ہوئے شخص سے کیوں کرتا میں اپنی بہن کی شادی ہاں ؟؟ "

اگر وہ اس حادثے کی رات یہ سوال کرتے جہانزیب سے تو یقیناً وہ انکار نہ کرتے مگر اب اتنے عرصے بعد کہ جب شہر بانو کا کچھ پتا بھی نہ تھا کہ آیا کے وہ زندہ بھی ہے یا نہیں، جہانزیب محتشم سے نفرت کرنے لگے تھے..

" تو پھر یہ جان لیں کہ قصور وار صرف اُجالا نہیں آپ بھی تھے... اس گھر کا ہر وہ فرد جس نے شہر بانو اور میری شادی سے انکار کیا تھا وہ قصور وار تھا.. اور شاید وقتی طور پر میں بھی.. "

اپنی بات کہہ کر وہ مزید ایک لمحے کے لیے بھی وہاں نہ ٹھہرے اور لمبے ڈگ بڑھتے حویلی کے دروازے کی سمت بڑھے جب ایک ملازمہ بھاگتی ہوئی انکے پیچھے آئی تھی..

" چھوٹے صاحب وہ بڑی بیگم صاحبہ کو.. کمرے میں نہ جانے کیا ہو گیا ہے.. آپ جلدی چلیں.. "

ملازمہ کی ہنپتی آواز پر وہ تیزی سے اُسکے ساتھ چل دئے.. ایک آخری ماضی کا رشتہ جوان سب کو ایک ساتھ جوڑے ہوئے تھا آج وہ بھی رخصت ہو گیا..

UL KHAN WRITES

"ریا یار ابھی تو میں ماما کے ساتھ گروسری کرنے آئی ہوئی تھی.. ابھی راستے میں ہوں.. شام تک ملتی ہوں تم سے.."

کندھے کی مدد سے فون کان پہ ٹکائے وہ دونوں ہاتھ سٹیرنگ وہیل پر رکھے مناسب رفتار میں احتیاط سے کار ڈرائیو کر رہی تھی..

" آرے ہاں ہاں یار مجھ سے خود رہا نہیں جا رہا کل کے بارے میں ون ٹو ال ہر ایک ڈیٹیل سنوں گی تم سے.. چلو اب فون رکھو میں کار ڈرائیو کر رہی ہوں.. "

..مائسہ نے مسکرا کر کندھا نیچے کیا جس سے فون اُسکی گود میں آ گرا

" کس قدر بے وقوف ہو تم مائسہ.. "

بہت دیر سے خاموش پسنجر سیٹ پر بیٹھیں مسز ابراہیم بالآخر تاسف سے بولیں.. وہ کب سے مائسہ کو افسوس بھری نظروں سے تک رہیں تھیں کہ اصفہان جیسے ہیرے کو کھو دینے کے باوجود بھی اُسے ملال تو کیا اندازہ بھی نہیں تھا کہ کیا گواہ بیٹھی ہے وہ ..

" کیا مطلب ماما...؟ "

مائسہ نے ناسمجھی سے ایک نظر ماں کو دیکھا جو ہنوز اُسے ہی افسردگی سے دیکھ رہیں تھیں..

" تمہیں ذرا افسوس نہیں اصفہان کے نکاح پر؟؟ "

مسز ابراہیم کے لہجے میں حسرت واضح تھی..

" افسوس؟؟ مگر وہ کیوں؟؟ "

گاڑی کی رفتار اُس نے مزید کم کر دی..

"..میں چاہتی تھی اصفہان تمہارا رشتہ مانگے "

مائسہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا..

" فہان بھائی میرا رشتہ کیوں مانگتے ماما.. یہ کس قسم کی باتیں کر رہی ہیں آپ؟؟ "

اُس کی آواز خود بخود تیز ہو گئی، بیٹی کی سیاہ آنکھوں میں تیرتی حیرت بھانپ کر انکا دل اُسکی عقل پر ماتم کرنے کو چاہا..

" کیا تمہارا دل نہیں چاہتا کہ داریاء کا شاندار بھائی تمہارا شوہر بن جاتا اور تم ساری زندگی اپنی دوست کے ساتھ ہنسی خوشی رہتی ؟؟ "

.. انہوں نے بیٹی کی سمت استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا

" میں داریاء کے ساتھ ویسے بھی ہنسی خوشی رہ سکتی ہوں ماما اور .. فہان بھائی کے بارے میں میں کچھ ویسا سوچ بھی نہیں سکتی .. وہ میرے بھائی ہیں ماما .. مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا آپ ایسی بات کر بھی کیسے سکتیں ہیں .. "

.. مائسہ کے انداز میں بے یقینی در آئی

" ہر ماں اپنی بیٹی کی شادی اتنے ہی مکمل انسان کے ساتھ کروانا چاہتی ہے بیٹا .. اصفہان کا بچپن میری آنکھوں کے سامنے گزرا ہے وہ ایک بہترین شوہر ثابت ہوتا تمہارے لیے .. "

.. ان کی باتیں اُسکا دماغ ماؤف کر رہیں تھیں

" For God's sake mama please...

میں فہان بھائی کی بہت عزت کرتی ہوں اور ان سے بہت محبت بھی.. پلیز آپ ایسی باتیں کر کے مجھے شرمندہ نہ کریں.. "

مائسہ نے سپاٹ چہرہ لیے جواب دیا اور گاڑی کی رفتار قدرے بڑھادی لیکن اُس ہی ثانیہ اُس کی نظر دوسری طرف کی روڈ پر ہوئے ایکسیڈنٹ کی جانب پڑی..

" یااللہ خیر... "

مائسہ کی زبان سے بے ساختہ ادا ہوا، مسز ابراہیم نے بھی اُسکی نظروں کے تعاقب میں نگاہیں دوڑائیں..

" اللہ رحم کرے.. کس قدر عجیب لوگ ہیں کوئی ایک بھی ڈرائیور کی مدد نہیں کر رہا.. "

انہوں نے افسوس سے گاڑی کے بونٹ میں لگی آگ کی لپٹوں کو تیزی پکڑتے دیکھ کر کہا ..

"..ماما.. ہمیں دیکھنا چاہیے وہاں "

قریبی کٹ سے گاڑی ریورس کرتے ہوئے وہ اس روڈ پر آگئی جہاں ایکسیڈنٹ ہوا تھا ..

" ..ہاں بیٹا کچھ غیرت ہی دلا دیتے ہیں ان بے شرم انسانوں کو "

..وہ بھی کہاں ناانصافی اور ظلم ہوتے دیکھ سکتیں تھیں

" ..نہ.. نہیں.. ایسا نہیں ہو سکتا "

گاڑی کے نزدیک کار پارک کرنے پر مائسہ نے جوں ہی تباہ شدہ گاڑی کے ماڈل پر غور کیا اُس کی حالت غیر ہونے لگی.. وہ جس شخص سے محبت کرنے

لگی تھی اس سے منسلک دیکھی ہوئی تمام چیزیں بھی اُسے حفظ ہو گئیں تھیں ..

" کیا نہیں ہو سکتا ؟؟ "

.. بیٹی کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر انہوں نے پریشانی سے استفسار کیا

" ... شہر میں ایک ماڈل کی ایک ... ہی تو کار نہیں ہو گی ناں ... ماما "

کانپتے لہجے میں سوال کے جواب میں ایک نیا سوال کرتی وہ دروازہ کھول کر .. باہر نکل آئی .. اُس کا دل کسی انہونی کی طرف نشاندہی کر رہا تھا

" کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو مائسہ کیا ہو گیا بیٹا تمہیں ؟؟ "

.. مسز ابراہیم نے بیٹی کو فکر مندی سے دیکھا

" آپ لوگوں میں ذرا شرم نہیں گاڑی آپ کے سامنے جل رہی ہے..

حادثہ عنقریب پیش آسکتا ہے اور آپ لوگ محض کھڑے ہو کر تماشہ دیکھ

رہے.. "

..مائسہ نے بمشکل اپنی دھیمی آواز اونچی کرتے ہوئے چیخ کر کہا

" ..راستے سے ہٹیں "

وہ ان تمام تماش بین پر قہر برساتی نگاہ ڈال کر جلتی ہوئی گاڑی کی جانب

.. بڑھی.. جسے دیکھ کر مسز ابراہیم بھاگتی ہوئی اُس تک آئیں

" ...مائسہ... یہ کیا کر رہی ہو "

..اُس کا بازو تھام کر انہوں نے اُسے مزید آگے بڑھنے سے روکا

" ..ما..ماما.. پلیز ہاتھ چھوڑ دیں اس وقت "

وہ انہیں اپنے آپ میں نہ لگی عجیب غیر حالت ہو رہی تھی اُس کی.. مسز ابراہیم نے اُسے روکنا چاہا مگر مائسہ اپنا ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھ گئی.. ایک لڑکی کو مدد کیلئے آگے بڑھتے دیکھ ایک دو افراد مائسہ کے پاس چلے آئے اور گاڑی کا دروازہ کھولنے میں اُسکی مدد کرنے لگے..

جوں ہی گاڑی کا دروازہ کھول لیا گیا سٹیرنگ وہیل پر جھکے توانا وجود کو دیکھ کر مائسہ کو لگا کہ وہ اگلا سانس بھی نہیں لے پائے گی.. وہ اُسکی پشت سے ہی پہچان گئی تھی کہ حادثے کا شکار کون ہوا ہے..

"جلدی... جلدی دور ہو گاڑی سے... گاڑی پھٹنے والی ہے.."
وہ لوگ سیہان کے سیٹ پر جھکے وجود کو وہاں سے نکال ہی رہے تھے کہ تماشا دیکھنے والوں میں سے کسی ایک نے شور مچانا شروع کر دیا جسکے باعث لوگوں میں افرا تفری کا عالم برپا ہو گیا..

" .. آپ کیسے انہیں یوں چھوڑ کر جا سکتے ہیں، یہ زندہ بھی تو ہو سکتے ہیں "
.. مائدہ کو اپنی ہی آواز کسی گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی
وہ آدمی جس نے سیہان کا مضبوط وجود بمشکل گاڑی سے باہر نکالا تھا وہ بھگدڑ میں وہاں سے دوڑ نکلا جسے دیکھ کر مائسہ تڑپ کر فوراً فٹ پاتھ پر بے ہوش
.. پڑے سیہان کی جانب جھک گئی تھی

" آرے بی بی.. تم تو پاگل لگتی ہو.. اپنی جان خطرے میں ڈال کر کیوں بچاؤں میں اُسے، میں زندہ ہوں جبکہ اُسکا کچھ پتا بھی نہیں زندہ ہے کہ مر گیا.. تم بھی جوان بچی ہو چھوڑو اور بھاگ جاؤ یہاں سے.. بہت برا حادثہ
".. ہونے والا ہے

اُس آدمی نے گردن موڑ کر مائسہ کو دیکھا جو دانت پر دانت جمائے اپنے جسم میں موجود تمام قوت صرف کرتی سیہان کو جائے وقوعہ سے دور کرنے کی کوشش میں مصروف تھی ..

" اپنی بکواس بند رکھیں اور دفعہ ہو جائیں یہاں سے .. "
مائسہ نے اُس شخص کی غیر انسانی بات سن کر آنسوؤں کے درمیان کہا..
سیہان کے ماتھے سے نکلتے خون کو دیکھ کر وہ مسلسل رو رہی تھی لیکن اس سب میں بھی اپنی مدد آپ کے تحت وہ سیہان کو اُس سب سے کافی دور لے آئی...

" مائسہ .. میری بچی میری جان.. "
بھگدڑ کے بیچ سے بمشکل نکل کر مسز ابراہیم بیٹی کے پاس چلیں آئیں جو سیہان کا سر گود میں رکھے اُسکے ماتھے سے نکلتے خون اور ذخمی سرخ ہوتے

چہرے کو دیکھ زار و قطار رو رہی تھی اور ساتھ ہی اپنے سوٹ کے سفید ڈوپٹے کے ساتھ وہ اُس کا مسلسل بہتا خون خشک کرنے کی ناکام سی کوشش بھی کر رہی تھی..

" ...بیٹا کوئی بات نہیں تم نے انہیں بچا لیا ہے "

انکا دل بھی اُس جوان وجیہہ مرد کو اس حال میں دیکھ کر پسیج گیا.. مائسہ کا کندھا سہلاتے ہوئے انہوں نے اُسے تسلی دی..

"...ماما... بہت خون بہہ رہا ہے "

مائسہ نے رونے کے درمیان کہا.. وہ اُس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے سست رفتار سے چلتی اُسکی دھڑکنوں کو تو محسوس کر ہی چکی تھی..

"..بیٹا ہم ایمبولینس کو بلا لیتے ہیں ان شاءاللہ کوئی بڑا نقصان نہیں ہو گا "

بیٹی کی فکر کو فطری عمل جان کر انہوں نے سیہان کا فون کھولا جو وہ اُسکی گاڑی سے لائیں تھیں..

" ماما... یہ سیہان کا فون ہے؟؟ "

آنسوؤں بھری آنکھوں سے اُس نے انکے ہاتھ میں فون دیکھ کر کہا اور اگلی ہی ساعت وہ سیہان کا فون انکے ہاتھ سے لیتی کال لاگ میں آر یس کا نمبر تلاش کرنے لگی.. بگڑتی صورتحال کے پیشِ نظر مسز ابراہیم غور نہ کر سکیں کہ اُس ..انجان زخمی شخص کے نام سے پکارا ہے مائسہ نے اُسے

"..ہیلوس.. سر... میں مائسہ ابراہیم بات کر رہی ہوں آپکی سٹوڈینٹ "

مائسہ نے جبراً آنکھوں سے تواتر گرتے آنسو اور بھیگے لہجے پر قابو پا کر کہا..

مقابل کال پر موجود شخص اُسے پہچان گیا.. سپیکر پہ ابھرنے والی شناسا آواز کو ..سن کر مائسہ کے حواس بے قابو ہونے لگے

"س.. سر.. پلیز.. آپ.. جلدی آجائیں.. یہاں سیہان کا بہت برا
"..ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے.. بہت خون نکل رہا ہے سر
وہ تقریباً رونے لگی جبکہ سامنے کھڑی اُسکی ماما صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہیں تھیں..
"..اوکے..اوکے.. میں نہیں رو رہی.. لیکن پلیز.. جلدی آئیں "

مقابل کے تنبیہ کرنے پر سسکیوں کا گلا بمشکل گھونٹتے ہوئے وہ دھیمی لرزش زدہ آواز میں بولی.. اُس سے سیہان کا یہ حال دیکھا نہیں جا رہا تھا، اُس دن کے بعد سے مائسہ نے اتنی کوشش کی تھی کہ کسی طرح اُس بے خبر ستمگر کو بھول جائے جو سرے سے اُسکا تھا ہی نہیں لیکن ہر کوشش کے بعد دل ایک نئی امگن سے اُس کے ساتھ کی دعائیں کرنے لگتا.. وہ معصوم تھی اس سب میں بالکل بے بس تو پھر دل پہ زور کہاں چلتا اُسکا..

"..جی ٹھیک ہے..میں ایمبولینس کو بھی بلا رہی ہوں..اللہ حافظ "
عجلت میں کال منقطع کرتی وہ دوبارہ سیہان کو دیکھنے لگی جو دنیا و مافیا سے بے خبر بے ہوش پڑا تھا سیاہ کوٹ کے نیچے پہنی ہلکے سرمئی رنگ کی شرٹ کا کولر اُس کے ماتھے سے نکلے خون میں بھیگا لال ہو رہا تھا جسے دیکھ کر مائسہ کی سست روی سے چلتی سانسیں اُسکے سینے میں اٹکنے لگیں..

"..ماما..پلیز..ایمبولینس کو بلا دیں "
سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں کہتی وہ اُس کے سر کے پاس بیٹھ گئی، خالی نگاہوں سے کبھی وہ سیہان کا خون سے رنگا چہرہ دیکھتی تو کبھی اوپر نیچے ہوتا سینا جو اُسکے زندہ جاوداں ہونے کی ضمانت تھا..وہ انجان شخص جس سے مائسہ ابراہیم پہلی نظر میں بے پناہ محبت کر بیٹھی تھی اُس کی مدھم رفتار پہ چلتی دھڑکنیں ہی جیسے مائسہ کے ہوش میں رہنے کی امین تھیں اس پل..

وہ اپنے آفس میں تنہا بیٹھا کچھ ضروری امور انجام دے رہا تھا کہ جب ٹیبل پر پڑا کارڈلیس بجنے لگا..

"ہاں یاور کہو.."

مصروف بھاری لہجہ خاموش فضا میں گونجا..

"باس مسٹر سیہان کا پتا چل گیا ہے کہ وہ..."

اُس نے یہاں آنے سے پہلے یاور کو ہدایت دی تھی کہ سیہان جہاں کہیں بھی ہے اُسے ٹریک کر کے لوکیشن مس آئیلین کو بھیج دے لیکن اب دوبارہ اس بے مقصد کام کی وجہ سے ڈسٹرب کیے جانے پر اُس کا پارہ ہائی ہو گیا..

مجھے لگتا ہے تمہاری جگہ کسی اور کو ہائیر کرنا پڑے گا.. مس چوہان کو اُسکی " لوکیشن بھیج دو اور اب آج کا پورا دن مجھ سے کوئی رابطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے.. "

دھیمے قہر برساتے لہجے میں بات مکمل کرنے کے ساتھ ہی کارڈلیس واپس ٹیبل پر پٹخ دیا..

اچھّا خاصا کھیل بگڑنے پر اُسے صحیح معنوں میں شیخ سیہان کامل سے چڑ ہو گئی تھی.. چاہتا تھا کہ اچھی طرح سبق سیکھا دے اُسے ایک ہی بار میں لیکن آئیلین کے ارادے دیکھ کر اُس نے اپنے قدم واپس موڑ لئے..

جب دوست دوست کو کاٹ سکتا ہے تو مجھے محنت کرنے کی کیا " ضرورت.. "

اپنی سوچ پر مسکراتے ہوئے وہ واپس لیپ ٹاپ کھول کر کام کرنے میں مصروف ہو گیا..

وہ پر سکون انداز میں اپنی صدارتی کرسی سے ٹیک لگائے کام میں مصروف تھا

.. کہ اب کی بار کارڈلیس کی جگہ اُس کا موبائل بجنے لگا

" Mrs Ibrahim calling... "

سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر یکدم ابھرتے طیش میں کچھ کمی آئی اور حلق کھنکار

.. کہ اُس نے کال موصول کرتے ہوئے فون کان سے لگا لیا

"..السلامُ علیکم.. خیریت مسز ابراہیم "

وہ لڑکپن سے انہیں جانتا تھا لیکن کبھی بھی آنٹی وغیرہ جیسے تخاطب سے اُس

نے انہیں مخاطب نہ کیا.. مہر کو بھی اصفہان کا انہیں مسز ابراہیم کہنے سے

کبھی کوئی اعتراض نہ ہوا ..

" کہاں ہیں آپ لوگ؟؟ مائسہ آپ کے ساتھ ہے؟؟ "

.. فراخ پیشانی پر متفکر لکیروں کا جال نمایاں ہوتا گیا ان کی بات سن کر

" ٹھیک ہے.. میں پہنچ رہا ہوں داریاء کو ساتھ لے کر.. آپ پریشان نہ ہوں.. اور ابراہیم انکل کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے معاملہ چھوٹا سا ہے میں دیکھ لوں گا.. "

ٹیبل پر پڑا اپنا سامان سمیٹ کر پینٹ کی جیب میں ڈالتا وہ اسٹینڈ پر لٹکے کوٹ کی جانب بڑھا اور اپنی ٹائے درست کر کے اُسے پہننے لگا..

" ظفر داریاء میم کو بولو ریڈی ہو جائیں فوراً میں پک کرنے آ رہا ہوں انہیں.. "

تیز قدم ایلویٹر کی سمت بڑھتا ظفر کو ضروری ہدایات دینے کے بعد وہ آفس سے باہر نکلا آیا.. ابراہیم خان کی فیملی کو اُس نے اپنی ہی فیملی سمجھا تھا ہمیشہ..

UL KHAN WRITES

" یہ کس کے لیے لے کر جارہے ہیں آپ ؟؟ "

ایناره آریس کو الوداع کرنے کے بعد واپس اندر آئی تو دیکھا کہ ایک ملازم ہاتھ میں ٹرے تھامے اوپر کی منزل کی جانب گامزن ہے..اُس ٹرے میں رکھی ادویات اور گرین ٹی ایک ساتھ رکھے دیکھ وہ خود کو سوال کرنے سے نہ روک سکی..

" بی بی صاحب یہ صاحب جی کیلئے لے کر جارہا ہوں،انکے سر میں درد ہے.."

ایناره ملازم کی بات پر سر کو اثبات میں جنبش دے گئی البتہ کچھ کہا نہیں جسے دیکھ کر وہ واپس اوپر جانے لگا..

" کیا مجھے اوپر جا کہ دیکھنا چاہیے انہیں ؟؟ "

اُس نے خود سے سوال کیا..

" .. سنیں یہ مجھے دے دیں میں لے جاتیں ہوں "

اس سے پہلے کہ وہ ملازم آزاد کو ٹرے دے آتا ایناره تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی ملازم تک آئی ..

".. یہ کون کونسی دوائیاں دے رہے تھے آزاد صاحب کو "

ملازم کے چلے جانے کے بعد اُس نے ٹرے میں رکھی میڈیسن کا مطالعہ کیا جن کی سر درد میں کوئی خاص ضرورت نہ تھی ..

افف اوو! میں یہ دوائی ہٹا کر ان ہی کو دے دیتی بلاوجہ اب مجھے دوبارہ اُس " کمرے میں جانا پڑے گا .. "

ایناره نے صبح ہونے والا واقعہ یاد کر کے جھرجھری لی، نادیدہ حدّت کی لپیٹ میں تھا ایک بار پھر اُس کا وجود ..

" کوئی بات نہیں اینارہ، وہ سب تو آزاد صاحب صرف ڈرامے کے طور پر کر رہے تھے تاکہ مجھے احساس دلا سکیں کہ یہ رشتہ سچ ہے.. اصل تھوڑی تھا وہ.. "

خود کو دلاسہ دے کر وہ ناپے تلے قدم آگے بڑھاتی اُس کے کمرے کے دروازے تک آئی اور گہری سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کے بعد اُس نے ہلکے سے دروازے پر دستک دی..

" آجائیں.. "

آزاد کی بھاری مگر دھیمی آواز میں دی گئی اجازت کو سن کر ایک ہاتھ میں ٹرے تھامے دوسرے کانپتے ہاتھ سے دروازہ دھکیل کر اندر چلی آئی.. پہلے تو اُس نے کمرے کی آرائش پر غور ہی نہیں کیا تھا اب جو اپنے مکمل ہوش و حواس میں تھی تو اس نفاست سے سجی سفید اور سنہری خواب گاہ کو دیکھ کر دنگ رہ گئی..

سفید دیواریں، سفید چھت پہ لگا سنہرہ قیمتی فانوس اور اُس کے دونوں اعتراف سنہرے خوبصورت پنکھے.. کمرے کے وسط میں سفید بے داغ لکڑی کی خوبصورت مسہری بچھی تھی جس کے دونوں اعتراف خوبصورت سائیڈ ٹیبلز کی زینت بنے کرسٹل کے لیمپس.. ایک کونے میں نفیس سی ڈریسنگ ٹیبل رکھی تھی جس پر مناسب مقدار میں سامن سجا تھا،اونچی شیشے کی کھڑکیوں پہ سفید پردے پڑے تھے.. کمرے کے بیچ میں بچھا نرم و ملائم مخمل کا قالین اُس سے کچھ دور پڑا، خوبصورت فان کلر کا صوفہ سیٹ اور کرسٹل کی کافی ٹیبل جس پہ پڑی ایش ٹرے سگریٹ کی راکھ سے بھری پڑی تھی جسے دیکھ کر اینارہ کو اندازہ ہوا کہ اس سلطنت کے بادشاہ کو اس شغل سے خاصی رغبت ہے..

اے سی کی کولنگ میں رقص کرتی سگریٹ کی بو کے باعث اینارہ نے فوراً اپنی سانس روکی، آزاد جُو کمرے میں آنے والے کو ملازم سمجھا تھا ہنوز صوفے کی پشت سے سر ٹکائے اسود پر سوچ آنکھیں چھت پر مرکوز رکھے اپنا پسندیدہ شغل انجام دیتا رہا..

ایک ہاتھ سے ٹرے تھامے دوسرا ہاتھ ناک پہ رکھے وہ آزاد کو جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں گھورتی اُس تک آئی اور ٹرے ٹیبل پر رکھ دی.. یہ تو کمرہ نہایت وسیع تھا ورنہ دھوئیں کے مرغولے یقینی ابھی فضا میں رقص کر رہے ہوتے..

"یہ..."

اُس نے دوائیوں کے بارے میں اطلاع دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ سگریٹ کا دھواں سیدھا حلق میں جا لگا جس کے بعد اینارہ کو کھانسی کا شدید

دورہ پڑ گیا.. نسوانی کھانسی کی آواز پہ آزاد نے حیرت سے سیدھے ہوتے سامنے دیکھا، گھر کی کسی بھی ملازمہ کو اُس کے کمرے میں آنے کی اجازت نہ تھی تو پھر یہ ..

وہ اس بات پر پہلے ہی حیران تھا کہ اینارہ کو سامنے دیکھ کر مزید حیران ہو گیا فوراً آگے بڑھتے ہوئے انگلیوں کے درمیان جلتے شعلے کو ایش ٹرے میں بجھایا ..اور جلدی سے تمام ایش ٹرے ڈسٹ بن میں خالی کر دی

" کھڑکیاں کھول دوں ؟؟ "

اینارہ کی طرف دیکھ کر سوال کیا گیا جس کی کھانسنے کی رفتار میں بتدریج کمی آ چکی تھی.. ٹیبل پر رکھی شیشے کی بوتل میں سے پانی گلاس میں انڈیل کر اُس نے اپنے ہونٹوں سے لگا لیا ساتھ ہی آزاد کو کھڑکی کھولنے کا اشارہ بھی دیا تھا ..

..ایناره کا سرخی مائل معصوم چہرہ دیکھ کر وہ خود کو مسکرانے سے نہ روک سکا

"..مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ کو سگریٹ کے دھوائے سے الرجی ہو گی "

کھڑکیاں کھولنے کے بعد پردے برابر کرتا وہ واپس اُس تک چلا آیا جواب

..کافی بہتر محسوس کر رہی تھی

الرجی تو نہیں بس عادت نہیں ہے، میرے ابو، بڑے لالہ اور لالہ کوئی "

" .. بھی اسموکنگ نہیں کرتے شاید اس وجہ سے

ایناره نے آزاد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو پشت پر ہاتھ باندھے کھڑا اُسے

..ایسے دیکھ رہا تھا کہ جیسے ایناره کے چہرے کا ہر ایک نقوش حفظ کر رہا ہو

یہ اُسکی نظروں کی تپش ہی تھی کہ ایناره کو اُس پر سے نگاہیں ہٹانی پڑیں ورنہ

ان سیاہ روشن آنکھوں میں ٹھہری سرخی دیکھ کر وہ اندر ہی اندر مضطرب ہو

گئی تھی یوں تو اس شخص کی آنکھیں بالکل عام سی تھی مگر آج سے قبل اینارہ نے کبھی کسی شخص کی آنکھوں کو یوں اپنے جذبات کی عکاسی کرتے نہ دیکھا تھا ..

"اچھّا چلیں میں بھی آئندہ کمرے میں اسموکنگ نہیں کروں گا .. "

آزاد نے متبسم لہجے میں کہا ..

"آپ اسموکنگ کریں ہی نہیں تو کتنا اچھا ہو .. نہ کمرے میں نہ ہی باہر .. "

اینارہ نے محض سوچا مگر کچھ کہا کچھ نہیں .. وہ اپنا کوئی حق نہیں سمجھتی تھی آزاد پہ جو ایسی ہدایات دیتی اُسے ..

" آپ جانتی ہوں گی لانگ ٹرم اسموکرز کو کتنی بری لت لگ جاتی ہے اس چیز کی، میں کوشش کر رہا ہوں قابو کروں اس پر کافی کم کر دیا ہے انشاءاللہ کچھ عرصے بعد ختم بھی کر دوں گا .. "

آزاد اُس کے تاثرات دیکھ کر بھانپ گیا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے، گرین ٹی کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اُس نے ایناره سے مسکرا کر کہا جسے یقین نہ آیا تھا کہ کیسے وہ شخص بن کہے اُسکی بات سمجھ گیا..

" یہ آپ نے بنائی ہے..؟ "

سرسری انداز میں سوال کیا گیا..

" ہاں.. میرا مطلب ہے.. نہیں میں تو بس یہ دینے آئی تھی اور.. "

ایناره جواب بھی حیرت کے زیرِاثر کھڑی کنکھیوں سے اُس جاذب نظر مرد کو تک رہی تھی تیزی سے بولی.. وہ تھا بھی تو اتنا وجیہہ، ایناره کا بے اختیار دل چاہا کہ وہ چھپ کر نہیں بلکہ سامنے بیٹھ کر آرام سے اُسے گھنٹوں دیکھے، اللہ نے کافی فرصت سے بنایا تھا آزاد سہگل کو.. اُسکی شخصیت میں جاذبیت پیدا کرتا ٹھہراؤ اور ہم وقت مرد کو شاندار بنانے والی وجاہت کسی بھی لڑکی کے جذبات منتشر کر سکتی تھی اور پھر وہ تو جائز رشتے کے تحت منصوب ہو چکی

تھی آزاد کے ساتھ تو پھر کیوں نہ متاثر ہوتی اس نرم مزاج خوبرو انسان سے..

" اور؟؟ "

آزاد نے استفہامیہ نظریں اُسکے دلکش چہرے پر مرکوز کر دیں..

" یہ دوائیاں؟؟ آپ کیا جب بھی سر درد ہوتا ہے اتنی ساری دوائیاں لیتے ہیں؟؟ "

وہ کہنا کچھ اور چاہتی تھی بول کچھ اور دیا، آزاد کو مسلسل اُس کا کھڑے رہ کر بات کرنا اچھا نہیں لگا..

"..پلیز آپ بیٹھ جائیں "

آزاد نے شائستگی سے اُس اپنے برابر پڑے صوفے پہ بیٹھنے کی دعوت دی..

" .. پلیز ڈاکٹر ایناره "

جوں ہی ایناره نے انکار کرنے کے لیے لب کشائی کی وہ فوراً دوباره بولا جس کے بعد اب مزید انکار کی گنجائش نہ بچتی تھی ایناره کے پاس سو وہ خاموشی سے صوفے پر جم گئی ..

میں ان میں سے ایک بھی دوائی نہیں کھاتا بس ملازمین کی عادت ہے بن " کہے میرا خیال رکھنے کی .. "

آزاد کی بات پر وہ قصداً مسکرا دی دراصل تو وہ سوچ رہی تھی کہ کیسے جو بات سوچ کر آئی ہے اُسکا آغاز کرے ..

" .. آپ مجھ سے کوئی بھی بات بلا جھجک کر سکتیں ہیں "

آزاد نے اُس کی حوصلہ افزائی کی ..

" .. آزاد صاحب وہ .. وہ میرے لالہ آئے تھے "

نظریں جھکائے وہ گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مسلسل مڑوڑ رہی تھی جنہیں دیکھ کر آزاد نے بمشکل خود کو روکے رکھا اُس کے ہاتھ تھامنے سے..

"..اچھی بات ہے..مجھے پتا ہوتا تو میں بھی ضرور ملاقات کرتا ان سے"

..سنجیدگی سے جواب دیا گیا

"جی میں یہ ہی کہنا چاہ رہی تھی کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ اس شادی کے بالکل خالف ہیں..وہ چاہتے ہیں کہ یہ شادی ٹھیک نہیں اور جلد از جلد اسے ختم کر دینا چاہیے.."

بھوری آنکھوں میں گھبراہٹ لیے وہ آزاد کی سیاہ چمکدار آنکھوں میں اپنی آنکھیں ٹکائے گھبرائے بوکھلائے لہجے میں کہے جا رہی تھی..

"آپ کیا چاہتی ہیں؟؟"

آزاد صوفے پر اُس کی سمت کھسکتا کہنیاں گھٹنوں پر جماتے ہوئے آگے کو جھکا اور سنجیدگی سے استفسار کیا.. استحقاق لٹاتی نظریں ہنوزان جادوئی بھوری آنکھوں پہ مرکوز تھیں..

" میں.. یہ شادی قائم رکھنا چاہتی ہوں.. بغیر کسی وجہ کے یہ رشتہ بنا لیکن بغیر کسی وجہ کے میں اسے ختم نہیں کرنا چاہتی.. "

بنا اس بات پہ غور کیے کہ ان آنکھوں میں ٹھہرے جذبات لمحہ بہ لمحہ بدل رہے ہیں، وہ آزاد کی دلی حالت سے مکمل بے خبر بس بولتی گئی..

" پلیز آپ بھی لالہ کے سامنے یہ ہی ظاہر کیجئے گا کہ آپ اس شادی سے مطمئن ہیں.. "

اینارہ نے التجائی انداز میں کہا..

" مجھے ظاہر کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں میں واقعی مطمئن ہوں اس شادی سے.. "

..متانت بھرے لہجے میں وہ گویا ہوا

" یعنی آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے ؟؟ "
ایناره نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا، کئی سالوں سے وہ خوف میں مبتلا تھی، اپنی زات کے ٹھکرائے جانے کے خوف میں، آوروں کی نظر میں گر جانے کے خوف میں، جس کا اتنی آسانی سے ختم ہو جانا مشکل تھا..

" کبھی بھی نہیں.. میں تو الیہ جیسی عورت کو نہیں چھوڑنا چاہتا تھا پھر آپ سے تو.. "
آزاد سے اُسکی بے اعتباری نہ دیکھی گئی روانگی میں کہتا وہ اُس کے دونوں ہاتھ نرمی سے تھماتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا.. ایناره نے بھی پلکیں اٹھا کر اُس مہربان شخص کو دیکھا تھا.. دل سے آواز آئی کہ خوف اور اندیشے تمہارے

اپنے ہیں یہ شخص تو پہلے ہی تمہارا ہے.. ان اسود چمکدار آنکھوں میں وہ اپنا عکس دیکھ رہی تھی..

" مجھ سے تو؟؟ "

اینارہ نے سرگوشیانہ آواز میں استفسار کیا دونوں اس وقت محض ایک کمزور لمحے کی دوری پہ تھے..

"... آپ سے مجھے "

وہ اقرار کرنے والا تھا عنقریب حقیقت بتا دیتا اُسے لیکن اس ہی پل دروازے پر دستک ہوئی.. اینارہ نے فوراً اُس کی گرفت سے اپنے ہاتھ کھینچنا چاہے مگر اگلی ہی ساعت آزاد نے اُس کے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اُس کی تمام کاوشوں کو رد کر دیا..

"..جی کہیں "

اینارہ کے ہاتھ ہنوز اپنے ہاتھوں میں لئے اُس نے ملازم کو اندر آنے کے بجائے باہر سے اطلاع دینے کی اجازت دی.. جبکہ دوسری طرف اینارہ نے متذبذب ہو کر آزاد کو دیکھا، پہلی بار اُس کے لمس میں اپنے لیے جنون محسوس کیا تھا اینارہ نے..

"صاحب جی الیہ میڈم ملنے آئیں ہیں آپ سے.."

ملازم کی بات سن کر آزاد کے جبڑے بے اختیار تن گئے، گردن کی شریانیں کچھ ہی پلوں میں سوج چکی تھیں ضبط کے باعث، وہ اُس سلجھے ہوئے، خاموش شخص کے اس روپ کو خوفزدہ نگاہوں سے تکنے لگی..

"منع کر دو نہیں ملنا چاہتا میں اُس سے.. بول دو آئندہ دوبارہ نہیں آئے یہاں علی آزاد کی غیر موجودگی میں.."

پر طیش سخت لہجے میں کہتے ہوئے وہ خون آلود نظروں سے دروازے کو گھور رہا تھا..

"..جی اچھا صاحب جی "

..ملازم واپس پلٹ گیا

" آزاد صاحب آپ ٹھیک ہیں ؟؟ "

..اینارہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے اُس کے سرخ چہرے کو دیکھا

" ..مجھے نہیں معلوم یہ اب کیا چاہ رہی ہے مجھ سے "

آزاد نے اینارہ کے ہاتھ چھوڑتے ہوئے کُرتے کے اوپری دو بٹن کھول دیے.. سانس لینا دوبھر ہو رہا تھا اُس کے لیے

"..آپ فکر مت کریں اللہ انہیں ہدایت دے گا.. آپ.. آپ یہ لیں "

جلدی سے آدھا گلاس پانی انڈیل کر اُسکی سمت بڑھاتے ہوئے اینارہ نے فکرمندی سے کہا..

"..کچھ لوگوں کو اللہ مرنے کے بعد ہی ہدایت دیتا ہے "

وہ شدید غصے میں تھا کہ جب الیہ کو صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میری زندگی سے دور رہو تب بھی وہ باز نہ آئی.. آزاد کوئی بدمزگی چاہتا نہیں تھا مگر وہ عورت اُسے اکسا رہی تھی مسلسل کچھ ایسا کرنے پر جو اُس نے کبھی نہ کیا ہو..

" جعلی وائس ریکارڈنگز بنوائیں تھیں اُس نے میرے اور آپ کے خلاف جو آپ کے بڑے لالہ کو سنائی گئیں.."

آزاد نے مٹھیاں بھینچ کر کہا، سرخ چہرہ اُس کے غصے کی شدت عیاں کر رہا تھا.. اینارہ کو اُسکی حالت دیکھ کر اندازہ ہوا کہ وہ بھی بے انتہا تنگ ہے اپنی سابقہ بیوی سے..

" افسوس کہ علاوہ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے.. اور اس سب کو بھول کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں.. "

ایناره نے مصلحت آمیز لہجے میں کہا، اب ٹھیک ہی تھا کہ ایک بات کو پکڑ کہ مزید کتنے عرصے اور ساتھ رہا جاتا اور بات بھی ایسی کہ جس میں دونوں ہی بے قصور ہوں..

" آپ ٹھیک کہہ رہیں ہیں لیکن اس کا کچھ کرنا پڑے گا.. "

آستین کے کف فولڈ کرتے ہوئے آزاد بے تاثر لہجے میں گویا ہوا، وجیہہ چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی.. ایناره کو سمجھ نہ آیا کہ اب آگے کیا کہے.. " میں کچھ دیر بعد علی کو اسکول سے پک کرنے جاؤں گا، آپ ساتھ چلیں گیں؟؟ "

پُر امید نگاہیں ایناره پر جمائے نرمی سے سوال کیا گیا کچھ دیر قبل والی سختی کی جگہ اپنائیت بھری مسکان نے لے لی تھی.. ایناره سے مخاطب ہوتے ہوئے جس قدر شیریں انداز آزاد نے اختیار کیا تھا وہ خود کو اُس سے انکار کرنے پہ آمادہ نہ کر سکی..

"..جی ٹھیک ہے میں اپنا بیگ لے آتی ہوں "

ایناره نے مسکرا کر جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گئی محض ایک دن میں ہی دونوں کے درمیان تعلقات بدل لے رہے تھے کیونکہ دونوں ہی مصلحت پسند اور حساس طبیعت کے مالک افراد تھے ..

UL KHAN WRITES

وہ اپنے آفس میں بیٹھی بددلی سے فائلز کا مطالعہ کر رہی تھی کہ جب اُس کے روم کے دروازے پر دستک ہوئی اور بخاری صاحب اجازت طلب کر کے اندر چلے آئے ..

"..مس آئیلین یاور صاحب ملنا چاہ رہے ہیں آپ سے "

انہوں نے آئیلین کا تھکن زدہ چہرہ دیکھا، یہ بخاری صاحب نے بھی محسوس کیا تھا کہ جب سے صارف چوہان واپس آئے تھے آئیلین اس دن سے تھکن سے چور، بیمار نظر آنے لگی تھی..

" کوئی ضروری بات ہے ؟؟ "

اُس نے ہاتھ میں تھاما پین سائیڈ پر رکھ کر ان کی طرف استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا..

" جی وہ کہہ رہے ہیں کہ اصفہان صاحب نے جو کام بولا تھا اُس سے ہی متعلق ہے..."

انکی بات سن کر آئیلین کی بنفشی آنکھیں جگمگا اٹھیں.. یقیناً وہ سیہان کے بارے میں خبر لایا ہو گا.. اُس نے بے تابی سے سوچا..

" جلدی اندر بھیجیں اُسے.. "

..بخاری صاحب کو ہدایت دینے کے بعد وہ اپنی ٹیبل تیزی سے سمیٹنے لگی

" ..جی یاور صاحب کہیں "

آئیلین نے دروازہ پر دستک ہونے پہ باہر آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی..

"..وہ مس آئیلین "

یاور چونکہ آئیلین اور سیہان کے تعلقات کی نوعیت جانتا تھا تو اُسے سمجھ نہ آیا کہ کس طرح آئیلین کو سیہان کے متعلق بری خبر سنائے..

"..بولیں یاور صاحب میں سن رہی ہوں آپکو "

یاور کے تاثرات کسی انہونی کی جانب نشاندہی کر رہے تھے، آئیلین کو خوف نے ان گھیرا جسے ظاہر نہ ہونے دیا اُس نے..

مس آئیلین سیہان صاحب کی گاڑی کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے، "
ہمیں اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ وہ شدید زخمی ہوئے ہیں اس حادثے
"... میں، کچھ نہیں معلوم کہ وہ زندہ بھی ہیں یا

یاور نے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا.. جبکہ دوسری طرف آئیلین کو لگا کہ اس سب کے بعد وہ اگلی سانس بھی نہیں لے پائے گی اُسکی حالت غیر ہونے لگی تھی یاور کے الفاظ سن کر.. زندگی یہ کیا مذاق کر رہی تھی اُس کے ساتھ وہ نہ سمجھ سکی..

" مس آئیلین آپ ٹھیک ہیں ؟؟ "

کرسی کی پشت کو مضبوطی سے دبوچے اُس کے ہاتھ اور لٹھے کی مانند سفید پڑتے آئیلین کے چہرے کو دیکھ کر یاور متذبذب ہوا..

ہاں.. میں.. ٹھیک ہوں.. کیا آپ جانتے ہیں وہ کونسے ہسپتال میں ہے ؟؟ "
"

..جن مشکل مراحل سے گزر کہ اُس نے یہ سوال کیا تھا وہ خود ہی جانتی تھی

"..جی میں جانتا ہوں آیئے میں لے چلوں آپکو "
آئیلین کے لیے کیونکہ اس حال میں ڈرائیو کرنا یقیناً مشکل ہوتا سو وہ بغیر کسی بحث کے یاور کی تقلید میں چل پڑی.. آخری بار دیکھا سیہان کا سرخ چہرہ اور ناراضگی جوں ہی اُسے یاد آتی اگلی سانس لینا دشوار ہو جاتا اُس کے لیے..

UL KHAN WRITES

"..یہ بد چلن لڑکی اس حویلی میں قدم نہیں رکھ سکتی "
محتشم کے برابر میں نظریں جھکائے کھڑی سیاہ چادر میں لپٹی لڑکی کو دیکھ کر جہانزیب سیخ پاء ہو گئے.. ایک وقت تھا کہ انہوں نے اس لڑکی سے بے پناہ خاموش محبت کی تھی اور آج سخت نفرت میں مبتلا تھے وہ اس سے..

" آپ اس حویلی کے وارث ہیں تو یہ نہ بھولیں کہ میں بھی اس ہی حویلی کا بیٹا ہوں.. اجالا اپنی ماں کی آخری رسومات میں شرکت کرنے آئی ہے اس لئے بہتر ہو گا آپ یہاں تماشے کرنے کے بجائے چپ چاپ راستے سے ہٹ جائیں.. "

محتشم نے قہر برساتے لہجے میں کہتے ہوئے جہانزیب کو گھورا جواب سمجھے تھے کہ سمیرہ بیگم کی میت چوبیس گھنٹے سرد خانے میں کیوں رہی..

" تمہیں تو شرم آنی چاہے اس بدکردار لڑکی کے لئے تم نے چچی جان کی آخری رسومات میں دیری کی.. جانتے بھی ہو کس قدر سنگین گناہ کے مرتکب ہوئے ہو تم.. "

جہانزیب نے ان دونوں بہن بھائی کو نفرت بھری نظروں سے دیکھا.. انکی تلخ باتیں سن کر سر جھکائے پشیمان کھڑی اجالا بے آواز آنسو پیتی حویلی سے

باہر نکلنے کے لئے پلٹی مگر محتشم نے فوراً اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے ایسا کرنے سے باز رکھا.. پورے چوبیس گھنٹے صرف کر کے انہوں نے اجالا کو ڈھونڈ نکالا تھا تو اب کیسے یونہی اپنی بہن کو خود سے دور جانے دیتے ..

" چلیں میں تو ہوں ہی گناہگار، بھگوڑا لیکن آپ.. آپ بھی تو وہی سب کر رہے ہیں میت انتظار کر رہی ہے اور آپ ایک بیٹی کو آخری بار اسکی ماں سے ملنے کے لیے روک رہے ہیں.. آپ تو گناہگار ہونے کے ساتھ ساتھ ظالم بھی ہیں.. "

ان دونوں بہن بھائی سے نفرت اور پوشیدہ دشمنی اپنی جگہ مگر اُسکی چچی کا کیا قصور تھا اس سب میں.. جہانزیب ان دونوں پر آخری بار اشتعال انگیز نگاہ ڈالتے چپ چاپ راستے سے ہٹ گئے ..

" جہانزیب صاحب آپ سے ایک بات کرنی ہے.. "

جب تک اجالا یہاں رہتی وہ حویلی میں رہنا چاہتے ہی نا تھے سو وہ باہر جانے والے راستے پر چل رہے تھے جب انکا خاص ملازم انکے نزدیک چلا آیا..

" محتشم ساحب کی بیوی جو شہر میں رہتی ہیں انکے بچے کی زچگی کا دن قریب ہے آپ بتائیں کیا کرنا ہے ؟؟ کب تک کام مکمل کرنا ہے ؟؟ "

اجازت ملنے پر ملازم نے کہنا شروع کیا..

" ہسپتال میں اپنا آدمی چھوڑے رکھو جس دن وہ سب ہو گا اس عورت کو وہاں سے غائب کر دینا.. لیکن یہ بات یاد رہے کہ اس سب میں بچے اور عورت کو ایک خراش بھی نہ پہنچے ہماری اس عورت اور بچے سے کوئی دشمنی نہیں.. "

آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے سنجید گی سے کہا.. وہ اصول کے پکے تھے جن سے انتقام لینا تھا صرف اُس ہی کی زندگی تباہ کرنا چاہتے تھے وہ..

"اچھا جہانزیب صاحب آپ کہیں تو میں اُس عورت کے مطالق بھی

معلومات اکٹھی کروں؟؟ "

آدمی نے رازداری سے سوال کیا..

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہمارا اس عورت سے کیا مطلب ہے.. بس اُسے

دور کردو یہاں سے باہر کسی اچھے مسلم ملک میں اُس کے رہنے کا بندوبست

کرو باقی سب بعد میں دیکھیں گے.. "

جہانزیب نے گاڑی میں بیٹھنے کے درمیان جواب دیا..

"ٹھیک ہے جہانزیب صاحب.. اور اجالا بی کے ساتھ کیا کرنا ہے.. "

"اُس کے دشمن تو اُسکے سسرال ہی میں رہتے ہیں.. چند دن کے ساتھ پر

خوشی منا لینے دو دونوں کو کیونکہ دونوں کی بربادی قریب ہے.. "

استہزاء لب و لہجے میں کہتے وہ مبہم سا مسکرائیے، دونوں اطراف کی خبریں

انہیں معلوم تھیں، اجالا کے سسرال کی مالی حالت اور اُسکی پختہ عمر کی لڑاکا

نند سے بخوبی واقف تھے جہانزیب، یہی دونوں چیزیں انکے کام آتیں آگے انتقام لینے میں.. لکڑی کے اونچے دروازے کھولنے کی ہدایت دیتے ساتھ ہی ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کی جسکے بعد انکی گاڑی اپنے پیچھے دھول اڑاتی حویلی سے دور جانے لگی..

انہوں نے سب کچھ پہلے سے ہی طے کر لیا تھا، انتقام کی آگ میں وہ مکمل جھلس رہے تھے جس میں مبتلا وہ کبھی کبھی اپنی فیملی کو بھی نظر انداز کر جاتے لیکن کیا کرتے وہ مجبور ہو چکے تھے اس سفر میں اتنے آگے نکل آئے تھے وہ کہ جسکے بعد اب اس راہ سے انکی واپسی ناممکن ہی ہوتی.. محبت کے بعد اگر کوئی اور خالص جذبہ ہے تو وہ ہے کسی سے شدید نفرت کرنا اور جہانزیب سہگل محتشم سہگل اور اجالا خانزادہ سے شدید نفرت ہی کرنے لگے تھے..

UL KHAN WRITES

"..بس کرو بیٹا.. کیوں اتنا روئے جارہی ہو تم مجھے سمجھ نہیں آرہا "

مہر کو بیٹی کا مستقل کسی غیر کے لیے آنسو بہانا خاصا معیوب لگا، وہ بارہا اُسے کہہ چکیں تھیں کہ گھر واپس چلو ہمارا فرض صرف زخمی انسان کو ہسپتال تک پہنچانے کا تھا مگر مائسہ نے ہر بار منع کر دیا بغیر کوئی ٹھوس وجہ بتائے..

"..ماما میرے آنسوؤں پہ میرا کوئی اختیار نہیں ہے میں کیا کروں "

مائسہ نے ہچکیوں کے درمیان نم آواز میں کہا، کوریڈور کے دوسرے سرے پہ خاموش کھڑا یہ سب مطالعہ کرتا شخص خاصی تشویش سے یہ منظر دیکھ رہا تھا.. اُس دن تو آریس نے مائسہ کے جذبات کو وقتی اور بچپنے کا نام دے دیا تھا مگر آج اُسے مائسہ کو سیہان کے لیے یوں روتا بلکتا دیکھ احساس ہوا تھا کہ وہ شاید اس معاملے میں غلط ہو..

" کیا ہوا ڈاکٹر صاحب پیشنٹ کیسا ہے ؟؟ "

ای سی یو سے باہر نکلتے ڈاکٹر کو دیکھ مائسہ فوراً بھاگ کر ان تک پہنچی اور بے صبری سے سوال کیا، آریس کو بھی یکدم ہوش آیا اور وہ بھی مائسہ کی تقلید میں اُس کے نزدیک آ کھڑا ہوا ..

" پیشنٹ کی کنڈیشن اب نارمل ہے فکر کرنے کی کوئی بات نہیں سر پہ چوٹ لگنے کی وجہ سے وقتی بے ہوشی ہو گئی تھی شکر ہے کوئی انٹرنل بلڈنگ نہیں ہوئی جس کی وجہ سے معاملہ سنبھل گیا .. آپ اپنے شوہر سے کچھ دیر بعد مل سکتیں ہیں .. "

مائسہ کی فکر بھانپ کر ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اُسے تسلی دی اور آگے بڑھ گئے جبکہ ان کے منہ سے اپنے لیے سیہان کی بیوی کا لقب سن کر مائسہ کی

پلکیں بے اختیار بری طرح سے لرزش کا شکار ہوئیں، دل ایک الگ دھن پر دھڑکنا شروع ہو گیا تھا...

" ..اللہ کا شکر ہے "
گلابی پُر نور چہرہ لئے وہ اپنے رب کی شکر گزار تھی دوسری طرف سیہان کے لیے خوش ہوتے آریس نے تاسف بھری نظروں سے مائسہ کو دیکھا..اُسے اس معصوم کم سن لڑکی کے لئے افسوس ہوا کیونکہ وہ سیہان کی آئیلین کیلئے محبت سے واقف تھا..لب بھینچ کر آریس نے مائسہ کے سر پر دستِ شفقت کا رکھ دیا..

" ماہی... کیا ہوا ہے ؟؟ "
اس سے پہلے وہ کچھ کہتا کہ اپنے عقب سے عجلت بھری شناسہ نسوانی آواز سنائی دی جوں ہی وہ پلٹا تو وائٹ سادہ شلوار قمیض میں ملبوس کندھوں پر گلابی

ڈوپٹہ پھیلائے، سنہرے بال کھولے ہوئے میک اپ سے منافی چہرہ لئے وہ اُس کے سامنے کھڑی تھی جسے اپنی پریشانیوں میں وہ فراموش کر بیٹھا تھا.. داریاء نے آریس کو اس طرح نظرانداز کیا کہ جیسے وہاں دیکھا ہی نا ہو یا شاید پریشانی میں وہ واقعی اُسکی وہاں موجودگی بھانپ ہی نہ سکی تھی..

"....ریا"

مائسہ داریاء کو دیکھ کر فوراً اُس کے گلے لگ گئی جبکہ آریس داریاء پر سے نظریں ہٹاتا ان دونوں سے دور ہو گیا تب ہی اُسکی نظر مائسہ کی ماما سے بات کرتے اصفہان پر پڑی.. غیر ارادی طور پر اصفہان نے بھی اُس ہی وقت دیکھا تھا، نظریں ملنے پر آریس نے سر کو جنبش دیتے ہوئے سلام کیا جسکا جواب حیرت انگیز طور پر اصفہان نے بھی سنجیدگی سے دیا..

چلیں اب تو آپ لوگوں کا کام ختم ہو گیا ہے یہاں، باہر ڈرائیورز موجود "
ہیں مائسہ کی گاڑی میں نے پہلے ہی پہنچادی تھی آپ کے گھر.. آپ دونوں
".. داریاء کے ساتھ گھر چلیں جائیں یہاں کے باقی معاملات میں دیکھ لوں گا

اصفہان کی بات پر بغیر کوئی جواز پیش کیئے مسز ابراہیم نے تائید کی اور مائسہ اور داریاء کے پاس چلی آئیں.. جبکہ آریس اور اصفہان داریاء کی موجودگی میں .. ایک دوسرے سے انجان بنے خاموش کھڑے رہے

" .. فہان بھائی مجھے رکنا ہے یہاں.. پلیز "

مائسہ نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے اصفہان کو دیکھ کر التجا کی جو اُسکی سیہان کے لیے بے صبری سمجھ نہیں پا رہا تھا.

نہیں بچے کل انشاءاللہ جسکا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اُسے ہوش آجائے گا پھر تم "
".. کل آکر مل لینا، ابھی جاؤ.. پرنسز آپ مائسہ کا خیال رکھنا

اصفہان نے قطعی لہجے میں کہا جس کے بعد مزید بحث کا کوئی فائدہ نہ تھا سو وہ خاموشی سے اپنی ماما اور داریاء کے ہمراہ ہسپتال کے کوریڈور کی سمت بڑھ گئی..

" کیسے منوا لیتے ہیں اپنا کہا ان دونوں سے ؟؟ "

آریس نے انہیں دور جاتے دیکھ اُس کے نزدیک آگیا اور خاموش کھڑے اصفہان سے سوال کیا جو ہنوز انہیں ہی دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئیں..

"..بہت عرصے سے منوا رہا ہوں اب عادت ہو گئی ہے "

اصفہان آریس کی طرف پلٹا اور بے تاثر لہجے میں بولا مگر سرمئی آنکھوں میں شناسائی کی چمک ضرور تھی..

" کب پتا چلا تھا آپ کو میرے بارے میں ؟؟ "

آریس کو سب جاننے کا اشتیاق تھا کہ کیسے اس شخص نے ہر چیز کے بارے میں معلومات نکلوالی..

" جیسے تمہارا ایک سسٹم ہے ویسے ہی ہمارا ابھی ایک سسٹم ہوتا ہے جس سے ہم جیسے لوگ کام کرتے ہیں اور تم جیسے لوگ کچھ بھی نہیں کر پاتے.. "

طنزیہ مگر غرور سے پُر انداز میں کہا گیا..

" کسی دن ہاتھ لگ گئے تو برا ہو گا.. "

آریس متبسم ہوا.. جس پہ اصفہان اس سب میں پہلی بار مسکرایا تھا.. آریس نے دیکھا کہ اصفہان کے دائیں گال پر بھی بالکل ویسے ہی ڈمپل پڑتا ہے جیسے اُسکے خود پڑتا تھا..

" بے فکر رہو تب نہ میں تمہیں جانتا ہوں اور نہ ہی تم مجھے.. "

اصفہان نے آنکھ مار کر جواب دیا جس پر آریس سر جھٹک کر مسکرا دیا..

" اچھّا ایک بات تو بتائیں جب اپنی پرنسز کے پیچھے مجھے مارنے آئے تھے تب جانتے تھے آپ کے میں کون ہوں..؟ "

سینے پر بازو لپیٹ کر وہ آرامدہ انداز میں کھڑا ہو گیا..اُس سے بات کرنا آریس کو اچھا لگ رہا تھا..خون کی کشش ہوتی ہی ایسی ہے..

" نہیں.. "ایک لفظی جواب..اصفہان اُس پر بھروسہ تو کرتا تھا جس کی وجہ آریس کے ماں باپ تھے مگر اُسے لوگوں سے گھلنے ملنے اور ان پر مکمل اعتماد کرنے میں ہمیشہ وقت لگتا تھا..

" اگر تب جانتے ہوتے تو کیا مجھے مارتے؟؟ "

آریس نے شرارتی انداز میں استفسار کیا،اب جبکہ دونوں ہی ایک دوسرے کی اصلیت سے اچھی طرح واقف تھے تو پھر ضرورت ہی کیا تھی بے اعتباری کی..

ضرور.. تاکہ تمہیں تھوڑی تمیز آجاتی کہ بڑوں سے کس طرح بات کی " جاتی ہے.. "

اصفہان نے آریس کو گھورا جس پہ اُسکا قہقہہ بے ساختہ تھا..

" آپ اُس وقت حرکتیں ہی ایسی کر رہے تھے میں کیا کرتا پھر.. ابھی دیکھ لیں کیا ابھی میں آپ سے بد تمیزی کر رہا ہوں؟ جبکہ آپ سیدھے منہ بات بھی نہیں کر رہے مجھ سے.. "

اُس نے مزے سے کہتے ہوئے کندھے اچکا دئے جس پر اصفہان مسکرا دیا..

اگر ان دونوں کو یوں آرام سے بات کرتے ہوئے اس وقت داریاء دیکھ لیتی تو یقیناً غش کھا کہ گر پڑتی..

" خیر.. چھوڑیں.. یہ بتائیں کہ امی کی قبر پر ہر مہینے کی بیس تاریخ پر پھول چھڑوانے والے اور دعاِ مغفرت کروانے والی آپ ہی ہیں ناں؟؟ "

اب کی بار آریس سنجیدہ تھا..

"..میں اپنی اچھائیوں کا پرچار نہیں کرتا "

..اصفہان نے متانت بھرے انداز میں جواب دیا

" .. شکریہ "

بنا کسی ہچکچاہٹ کے اُس کا ہاتھ تھام کر آریس نے تشکر بھرے لہجے میں کہا،

ان دونوں بہن بھائی کے علاوہ بھی کوئی تھا اس دنیا میں جو انکی ماں سے محبت

.. کرتا تھا

" .. کوئی بات نہیں "

اصفہان کو یہ سب کچھ عجیب لگا سمجھ نہ آیا کہ

کس طرح آریس کو مزید کچھ کہے سو اُس نے ایک ہاتھ سے کنپٹی سہلاتے

... ہوئے دوسرا ہاتھ آریس کے کندھے پر رکھ دیا

" آپ کو میری امی سے انسیت تھی تو یقیناً آپ میری مدد اور رہنمائی کر سکیں گے آگے کے معاملے میں.. آپ کا کزن آزاد سہگل کیسا انسان ہے؟؟

"

انداز یکسر بدل گیا آریس نے سرد لہجے میں سوال کیا، بھوری آنکھوں میں ضبط سرخی بن کر اترا تھا.. اصفہان نے استفہامیہ تاثر لیے بھنویں اچکائیں..

"وہ صرف میرا نہیں تمہارا بھی کزن ہے.. "

پھر اُس ہی کے جیسے انداز میں جواب دیا گیا..

" جہانزیب سہگل سے جڑے کسی بھی رشتے کو میں اپنا رشتہ نہیں مانتا.. "

سپاٹ انداز، زہر خند لہجہ اُس کی نفرت جائز تھی..

" میں کچھ نہیں کہہ سکتا ان معاملات میں.. خیر آزاد مومن بندہ ہے. مُجھ سے اور یقیناً تم سے بھی بہت الگ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟ "

اصفہان نے تحمل سے جواب دیا، وہ اپنے بڑے ابا سے محبت کرتا تھا اور جن سے محبت کی جائے انکی برائیاں جانتے ہوئے بھی برائی نہیں کی جاسکتی..

" ...کیونکہ آپ کے اُس کزن نے میری بہن سے شادی کرلی ہے "

آریس نے دانت پیس کر خونخوار لہجے میں کہا..اُس کی بات سننے کے بعد اب حیران ہونے کی باری اصفہان کی تھی..

UL KHAN WRITES

" ہاں فریال میں ابھی خود بھی نہیں ملی ہوں اس سے.. لیکن اطلاع یہ ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے..ہاں وہ روم میں ایڈمٹ ہو جائے تو میں بات کرواتی ہوں تمہاری اُس سے.. تم بے فکر رہو.."

سیہان کی سوتیلی بہن کو تسلی دیتے ہوئے اُس نے موبائل کان سے ہٹایا..

"..ہونہہ! بڑی فکر ہے جیسے اسے..ڈرامے باز "

وہ فریال کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھی، جو بہن ساتھ رہتے ہوئے اپنے بھائی سے سیدھے منہ بات نہ کرتی ہو تو پھر سالوں بعد یوں معجزاتی طور..پہ اسکی اتنی فکر فریال کو جھوٹی اور دوھنگی ہی ثابت کرتی تھی

وہ فریال کے متعلق مزید کچھ سوچتی کہ بے اختیار اُسکی نظر آریس اور اصفہان پر پڑی اور وہ ان کے نزدیک چلی آئی مگر نزدیک پہنچ کر جس حقیقت سے..روشناس ہوئی تھی وہ اُس نے آئیلین چوہان کو ششدر کر دیا

" کیا... کیا کہا تم نے ؟؟ "

... حیران تو اصفہان بھی بے پناہ ہوا تھا مگر سوال آئیلین کی جانب سے آیا

"..آہ..ہاں..اینارہ کا نکاح ہو گیا ہے آزاد سہگل سے "

آریس کو سمجھ نہ آیا کہ اس صورتحال میں اب کیا جواب دے.. اچانک وہاں آئیلین کی آمد سے وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ سٹپٹا گئے تھے..

"تم.. تم ادھر دیکھوناں زرہ میری طرف.."

آئیلین آریس کی بات سن کر فوراً آتش فشاں ہوتی اصفہان کی جانب پلٹی جو خاموش کھڑا یہ سمجھنے کی سعی کررہا تھا کہ آزاد نے آخر ایسا کیوں کیا اور اگر کیا بھی تھا تو اُسے اطلاع کیوں نہیں دی.. آزاد سے کسی ایسے کام کی ہرگز امید نہ تھی اُسے..

"میں نے کہا یہاں دیکھو میری طرف.."

آئیلین اُسے ہنوز خاموش کھڑا دیکھ ہاتھ بڑھا کر اصفہان کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لیتی اُسکا چہرہ اپنی سمت موڑ گئی جبکہ دوسری طرف یہ سب ملاحظہ

کرتا آریس آئیلین کی اصفہان سے شناسائی تو دور بے تکلفی دیکھ کر اچنبھے میں مبتلا کھڑا زبان پہ قفل لگائے ہوئے تھا ..

" یہ آزاد سہگل.. یہ وہ ہی ہے ناں جو ہمارے نکاح پر گواہ بنا تھا.. تم سارے رشتے دار ایک جیسے ہو گھٹیا... "

آئیلین کو بے اختیار خود پر افسوس ہوا.. اس شخص پر بھروسہ کرنے کا متمنی ہو رہا تھا اُسکا دل جس سے منسلک رشتے بھی جال ساز اور دھوکے باز تھے ..

" ایک منٹ.. ایک منٹ.. تمہارا نکاح ہوا ہے.. ان سے ؟؟ "

اب بے یقین ہونے کی باری آریس کی تھی ..

" یار میں تین دن کے لیے شہر چھوڑ کر گیا ہوں یہاں تو لگ رہا ہے ہر چیز ہی بدل گئی.. پھنے خان تم نے کیوں نکاح کیا ان سے یار... "

آریس کے لہجے میں پریشانی بآسانی محسوس کی جاسکتی تھی وہ متفکر تھا تو محض اپنے دوست کی وجہ سے ورنہ یہ کوئی اتنی بھی افسوس کی بات نہ تھی...

آریس کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگا.. سیہان کے ایکسیڈنٹ کے پیچھے چھپی اصل وجہ... وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا قسمت اُس پاکیزہ محبت کرنے والے شخص کے ساتھ اتنا برا کھیل کھیلے گی..

" یہ تم اس سے پوچھو.. بالکہ یہ بھی چھوڑو تم اسے کیسے جانتے ہو خان؟؟ "

آئیلین الٹا آریس پر چڑ دوڑی.. جس پی وہ سٹپٹاتے ہوئے اصفہان کو دیکھنے لگا جو ہنوز لا تعلق نظر آرہا تھا جیسے ان دونوں کو جانتا ہی نہ ہو..

میں.. یار.. لمبی کہانی ہے پھر کبھی باتوں گا.. یار تم نے شادی کیوں کرلی "؟؟ "

وہ ایک بار پھر مضطرب ہوا..

" .. کتے نے کاٹ لیا تھا مجھے جو اس جیسے چال باز سے شادی کی "

آئیلین نے خون آلود نگاہیں اصفہان کے چہرے پر مرکوز کر دیں جو لب بھینچے ضبط کئے کھڑا تھا ..

" ... یار یہ کیا کر دیا تم نے آئیلین "

آریس بس باقاعدہ اپنا سر پیٹنے والا تھا.. آخر یہ سب ہو کیا رہا تھا ان تمام لوگوں کی زندگیوں میں ..

" .. کہا کہوں بس.. زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو گئی ہے "

آئیلین نے نفرت انگیز نگاہوں سے اصفہان کو دیکھا جو تھوڑی بہت جذباتی وابستگی کل اُسکی فیملی سے ملنے کے بعد، اُسکی اپنی بہن کے لیے کیئر دیکھنے کے بعد دل میں بنی تھی وہ بھی یکلخت ہی ماند پڑ گئی.. اصفہان کے لئے مزید صبر کرنا دشوار تھا سو ضبط کے تمام مراحل کو خیر آباد کہتا وہ آئیلین کی کہنی بے دردی سے دبوچتا ہوا اُس کے وجود کو جھٹکا دے کر اپنے مقابل لے آیا ..

" میں بھی تمہاری محبت میں مبتلا نہیں ہوں محترمہ سو اس خوش فہمی میں تو ہرگز نہ رہنا..."

خون آشام نظروں سے آئیلین کو گھورتا وہ کاٹدار لہجے میں گویا ہوا، آزاد کی وجہ سے وہ پہلے ہی شدید پریشان تھا سونے پہ سہاگا آئیلین کی بیکار باتیں جو اُسے مزید طیش دلا گئیں..

" اس فالتو بکواس کا میرے پاس وقت نہیں ہے.. "

سخت گھوری سے اُسے نوازنے کے بعد تیزی سے وہ آئیلین کو خود دور دھکیل کر ہسپتال سے باہر نکل گیا.. پہلی فرصت میں اُسے آزاد سے ملنا تھا اس وقت..

" اچھّاتو تمہیں اس بات کا غرور ہے کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں.. اب تم دیکھتے جاؤ اصفہان سہگل.. "

گہرے بھورے رنگ کے کوٹ میں مقید اُسکی چوڑی پست کو راہداری میں غائب ہوتے دیکھ وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئی..

" تم ٹھیک ہو؟؟ "

آریس کو سیہان کے علاوہ بھی ان دونوں کا معاملہ کچھ سنگین لگا.. مسئلہ ایک نہیں کافی سارے تھے جنکا حل جلد از جلد نکالنا تھا اُسے..

" ہاں ٹھیک ہوں.. اینارہ کے گھر کا ایڈریس سینڈ کرو مجھے میں اُس سے مل کر بس آدھے گھنٹے میں واپس آتی ہوں تب تک سیہان کو بھی روم میں شفٹ کر دیں گے تو تم اُسکے ساتھ ہی رہنا.. "

آئیلین نے تیزی سے اپنی بات مکمل کی اور کوٹ کی جیب سے کار کی چابی نکال کر ہاتھ میں لیتی وہاں سے نکل گئی..

" تو یہ ثابت ہوا مائسہ ابراہیم کے معصوم جذبات کی صداقت نے سیہان کی بے پناہ محبت کو بھی ہرا دیا.. "

آئیلین کو دور جاتے دیکھ اُسے بے اختیار مائسہ کی آنکھوں سے سیہان کے لیے بہنے والے آنسو یاد آئے.. آج کے آج ہی یہ واضح ہو گیا تھا اُس پہ کہ مائسہ دل سے محبت کرتی ہے شیخ سیہان کامل سے اور یہ اُسکی محبت کی شدت ہی تھی کہ پروردگار بھی اُسکی راہیں ہموار کر رہا تھا..

UL KHAN WRITES

" اب مجھے بتاؤ گی کہ کیا ہوا؟؟ "

تنہائی میسر آنے پر وہ مائسہ کو اپنے ساتھ لئے روم میں آگئی اور دروازہ اندر سے لاک کر دیا..

"..سیہان "

چونکہ اُسکا تناسب بھاری ہو رہا تھا سو اُس نے صرف سیہان کا نام لے کر پانی دینے کی طرف اشارہ کیا..

"..یہ لو پیو "

داریاء نے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر اُسکی سمت بڑھایا.. وہ مسلسل بغور مائسہ کا جائزہ لے رہی تھی..

" .. سیہان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا "

خالی گلاس واپس ٹیبل پر رکھ کر وہ گہرے سانس لینے لگی.. جب جب وہ لمحے یاد آرہے تھے گھٹن زدہ کیفیت حواسوں پر طاری ہونے لگ جاتی..

" کیا کیسے ؟؟ کیا وہ سب تمہاری گاڑی سے ہوا؟؟ "

آنکھیں پھاڑے داریاء بھونچکارہ گئی..

"نہیں..ایکسیڈنٹ پہلے ہی ہو چکا تھا جب میں نے کال منقطع کر دی تھی تمہاری تب ہی میری انکی کار پر نظر پڑی، پتا نہیں ریا مجھے کیا سوجھی میں نے ماما سے کہا ہمیں وہاں جا کر دیکھنا چاہیے کیونکہ وہاں کھڑا کوئی ایک شخص بھی گاڑی کے قریب نہیں جا رہا تھا داریاء..میں حیران ہوں ہمارے معاشرے میں بے حسی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے.. "

مائسہ وہ سب دہرا کر ایک بار پھر رونے لگی..

"ہاں یار تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن پلیز..اب تو مت رو، جو تھا وہ گزر گیا اب سیہان بالکل ٹھیک ہے ناں تو پلیز تم بھی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرو... "

اُس نے مائسہ کو سینے سے لگاتے ہوئے تسلی دی..

داریاء میری سانسیں مجھ پر تنگ ہونے لگتی ہیں جب جب میں وہ منظر یاد "
کرتی ہوں.. شعلوں میں لپٹی ان کی گاڑی، انکے ماتھے سے نکلتا بے شمار
" .. خون.. مجھے نہیں بھول رہا وہ سب

..مائسہ ہچکیوں سے رونے لگی

تمہیں وہ سب یاد کرنے کے بجائے اس بات کا اللہ سے شکر کرنا چاہیے کہ "
تم وہاں پہنچ گئی.. زرہ سوچو ہزاروں لوگ ہیں اس شہر میں ان میں سے کئی
کے ایکسیڈنٹ ہو جایا کرتے ہیں نہ جانے اللہ نے کیا ڈالا تمہارے ذہن میں
کے تم وہاں پہنچ گئی اور ایمبولینس کا انتظار کرنے کے بجائے تم نے خود ان کی
" .. مدد کی

داریاء نے دھیرے دھیرے اُس کے کندھے سہلاتے ہوئے مائسہ کو نرمی
.. سے تسلی دی

"ویسے ریا.. میں جب کبھی انہیں بھولنے کی کوشش کرتی ہوں کائنات کسی نہ کسی بہانے سے میری ملاقات ان سے کروا دیتی ہے.. مجھے نہیں سمجھ آرہا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ.. "

مائسہ بے بسی کی انتہا پر تھی، جب وہ شخص تھا ہی لاحاصل تو کیوں ہو رہا تھا یہ ٹکراؤ بار بار..

"اس میں بھی کوئی مصلحت ہو گی ماہی.. بغیر کسی وجہ کے کچھ نہیں ہوتا.. جو چیز ہم آج نہیں سمجھ پا رہے وہ جب کل کو ہمارے سامنے آ گئی تو ہم حیران رہ جائیں گے.. "

داریاء کو بھی یہ سب کافی عجیب لگ رہا تھا مگر آخر میں جو کچھ ہونا طے تھا سو وہ طے تھا قدرت کے لکھے پر کسی کا کوئی زور نہیں..

"بس یہ دعا کرو کہ آگے جو ہونے والا ہے وہ تمہارے حق میں بہتر ہو.. "

..کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ ایک بار پھر بولی

"..داریاء مجھے نماز پڑھنی ہے "

..مائسہ نم چہرہ ہاتھوں کی پشت سے خشک کرتی بیڈ پہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

ہاں چلو ساتھ پڑھتے ہیں اور پھر مل کر دعا کریں گے تمہارے حق میں "

" ..سب بہتر ہونے کی

وہ مسکرانے کی کوشش کرتی مائسہ کو اپنے ساتھ لگائے باتھ روم کی سمت بڑھ گئی..

UL KHAN WRITES

"..مجھے اندازہ نہیں تھا تمہارا کزن بھی تمہاری طرح گھٹیا ہوگا "

وہ کافی دیر سے خاموش بیٹھی سینے پر بازو لپیٹے مستقل مقابل صوفے پر براجمان اصفہان کو خون آشام نظروں گھور رہی تھی.. آخر کب تک خود پر جبر کرتی دبی غصے بھری آواز میں بول ہی پڑی جس کہ جواب میں وہ لا تعلق بنا ..ہونٹوں پر مٹھی رکھے آئیلین کو نظر انداز کر گیا

" اب منہ کیوں بند ہے.. کچھ کہنے لائق بچا نہیں ہے ناں تمہارے پاس ..سہگل "

..اصفہان کی لاتعلقی اُسے مزید کھلنے لگی

" کہیں تمہارے گھر کے ہر مرد کا یہ پیشہ تو نہیں، بے بس لڑکیوں کو مجبور کر کے ان سے شادیاں کرنا؟؟ "

وہ تمسخر بھرے لہجے میں گویا ہوتی اپنی ہی بات پر ہنس پڑی.. اس سب میں پہلی بار اصفہان نے سپاٹ آنکھیں آئیلین پر مرکوز کر دیں.. وہ دونوں پچھلے

آدھے گھنٹے سے آزاد کے گھر میں موجود اینارہ اور آزاد کے منتظر تھے جو

.. ملازمین کے مطابق علی کو اسکول سے پک کرنے گئے تھے ایک ساتھ

" .. فرصت سے بے شرم لوگ ہو تم سارے بھائی.. نا قابلِ اعتبار "

..اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ زہر خند انداز میں بولی

"..اعتبار تم کرتی نہیں ہو تبھی تم پر اپنے لفظ ضائع نہیں کر رہا ہوں میں "

.. سرد بھاری آواز اور بے تاثر لہجے میں وہ پہلی بار بولا

" ... ہونہہ ! تم جیسے اعتبار کے قابل ہو ناں "

.. نفرت کا اظہار کیا گیا

بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا ہے تم نے آزاد.. کم از کم بتا ہی دیتے ایسا کرنے سے "

"..قبل.. جہاں سے چلا تھا ایک بار پھر واپس وہیں کھڑا ہو گیا ہوں میں

آئیلین کے شفاف چہرے کو سپاٹ نظروں کے حصار میں لیے وہ سوچ رہا تھا جبکہ دوسری طرف آئیلین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جان سے مار ڈالے وہ اصفہان سہگل نامی شیطان کو در حقیقت وہ اس سب میں بھی اصفہان کو ہی قصوروار سمجھ رہی تھی ..

"... میں نہیں جانتا آزاد نے ایسا کیوں کیا "

زیادہ دیر اُسکی اشتعال انگیز نگاہوں کا سامنا کرنا دوبھر ہونے لگا اصفہان کے لئے تو وہ بے اختیار صوفے سے اٹھ کر اُس کے نزدیک پڑے صوفے پر آ بیٹھا ..

"... بکواس "

سر نفی میں ہلاتی وہ اصفہان کی کہی بات ماننے سے مکمل انکاری تھی ..

" .. ایک بار تحمل سے میری بات سن لو .. آزاد بہت مختلف انسان ہے "

اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر آئیلین کے ہاتھ تھامنے چاہے مگر وہ فوراً ہی اُس کے ہاتھ دور جھٹک چکی تھی..

خبردار جو تم نے مجھے اب دوبارہ چھونے کی کوشش کی.. جب محبت میں مبتلا نہیں ہو تو چھوؤ بھی نہیں.."

وہ خونخوار نظروں سے اصفہان کو گھورتی اُسکی پہنچ سے دور ہو گئی..

" اچھا تو تمہیں اس بات کا غم ہے کہ مجھے تم سے محبت نہیں؟؟ "

اس کشیدہ صورتحال میں بھی آئیلین کا شکوہ اُسے محظوظ کر گیا..

"..اس بات کا غم کرتی ہے میری جوتی "

سبز مائل سنہری آنکھوں میں چوری پکڑے جانے پر شرمندگی واضح دیکھی جاسکتی تھی لیکن وہ بظاہر تنک کے بولی..

" مگر یہ آنکھیں تو کوئی اور داستان ہی سنا رہی ہیں .. Mon Amour.. "

صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلاتا وہ پُر سکون انداز میں تانگ پر تانگ جمائے بیٹھتا آئیلین کو استحقاق بھری نظروں سے دیکھنے لگا.. انداز اتنا گہرا تھا کہ ایک دفعہ کو تو آئیلین بھی سٹپٹا گئی ..

" اپنی بکواس بند کرو.. اور مجھے بتاؤ کے کیوں کیا ہے تمہارے اُس کزن نے ایسا.. تم جانتے بھی ہو اینارہ کتنی معصوم اور کس قدر حساس لڑکی ہے.. "

آئیلین کا لہجہ تیز اور آواز اونچی ہو گئی جس پر اصفہان نا چاہتے ہوئے بھی متذبذب ہوا ..

" میں سب جانتا ہوں مجھے مت بتاؤ کون کتنا کیا ہے.. لیکن اس شادی کے بارے میں تمہاری طرح میں بھی نہ واقف ہوں.. "

..اس بار وہ سنجید گی سے بولا، غصہ تو اُسے بھی خیر بہت تھا آزاد پر

".. تم جھوٹ بول رہے ہو "

.. آئیلین ایک بار پھر اونچی آواز میں بولی

" .. مرضی ہے اب تمہاری جو سمجھنا ہے سمجھو "

مزید اپنا وقت برباد کرنے کے بجائے وہ معاملہ رفع دفع کرتا احساسِ توہین

.. کے باعث قرمزی ہوتے آئیلین کے چہرے کو نظرانداز کر گیا

تم مجھے سمجھاؤ گے سہگل، منہ بند کر کے نہیں بیٹھ سکتے تم یوں اس "

".. طرح

انگشت شہادت اُسکی سمت اٹھاتی وہ اشتعال انگیز لہجے میں کہتی اصفہان کے

.. سر پہ آکھڑی ہوئی.. اصفہان سر اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگا

.. میں کچھ ایسا کر دوں گا اس وقت کہ تم پچھتاؤ گی "

Je t'embrasserai si longtemps jusqu'à ce que ton âme se lasse de moi. Ne teste pas ma patience, ma belle femme.."

یکدم اُس کے سامنے کھڑا ہوتا وہ سپاٹ انداز میں بولا.. دوسری زبان میں کہے گئے الفاظ آئیلین کے زرہ پلے نہ پڑے..

" مجھے فرینچ نہیں آتی جو بکواس کی ہے اردو میں کرو.. "

آئیلین کی قربت کے اثرات اُسکی سرمئی آنکھوں میں بڑھتی خماری سے صاف لگائے جا سکتے تھے.. وہ عین اُس کے سامنے کھڑی تھی اپنی دھن میں مگن شدید طیش میں مبتلا اس بات سے بالکل بے خبر کے اُس کا یوں قریب آنا مقابل پر کیا اثرات مرتب کر رہا ہے..

" سننے کی ہمت ہے تم میں؟؟ "

ماتھے پر شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے اس نے سیدھی لکیر آئیلین کی ٹھوڑی تک کھینچی جس کے بعد وہ اُسکی ملائم گردن تک آتا آنکھوں کو خیر کرنے والے اُس بھورے تل پر روک گیا..

" تم میں سنانے کی ہمت ہے ؟؟ "

بغیر اُس کا ہاتھ خود سے دور جھٹکے وہ پُر اعتمادی برقرار رکھے کھڑی تھی..

" میں تمہیں اس وقت تک چوموں گا جب تک تمہاری روح مجھ سے تھک نہیں جاتی۔ میرے صبر کا امتحان نہ لینا میری خوبصورت بیوی.. "

انگلی کی جگہ پوری ہتھیلی اُس کی گردن پر جماتا وہ آئیلین کے چہرے پر جھکتا ہونٹوں سے بے پناہ نزدیک بے خود آواز میں تمام مطلب سمجھا گیا.. وہ جملہ سننا ہی تھا کہ آئیلین نے اُسکی گردن سہلاتا اصفہان کا ہاتھ دور جھٹکا اور بدک کر اُس سے دور ہوئی..

"..کر کے تو دکھاؤ ناں زرا تم..بتاتی ہوں تمہیں "

کمر پر بازو ٹکائے وہ دو بدو لڑاکا انداز میں گویا ہوئی اور بس یہ ہی لمحہ تھا کہ جب اصفہان کو لگا کہ اس کی بولتی اب لازمی بند کرنی ہو گی..اگلے ہی ثانیہ وہ آئیلین کے غیظ اڑاتے چہرہ اور کانپتے وجود کو نظروں کا محور بنائے واپس اُس کے پاس چلا آیا..

ان دونوں کے درمیان قریب ہی ایک سے دو انچ کا فاصلہ ہو گا مگر اس پر بھی آئیلین ہنوز ڈھیٹ بنی کھڑی اُسے گھور رہی تھی،اس بات سے مکمل لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے کہ اُسکی کہی پیچھلی باتوں سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑا..

"..سوائے فالتو ہانکنے کے تم کچھ نہیں کر سکتے "

ایک اور نفرت انگیز جملہ ،اصفہان نے اگلی ساعت اُس کے مسلسل زہر اگلتے ہونٹوں پر سیدھے ہاتھ کی مضبوط ہتھیلی اُس کے ہونٹوں پر جمادی..

" میں جو کروں گا وہ سہنا دو بھر ہو جائے گا تمہارے لئے، اس لیے وقت سے پہلے مجھے مت آزماؤ.. "

سرگوشیانہ لہجہ، سرد سپاٹ آنکھیں آئیلین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گئی.. آج کافی دنوں بعد اُس نے ایسا محسوس کیا تھا.. جن آنکھوں میں کچھ دیر پہلے بے خوفی تھی وہاں اب حیرانگی، بے یقینی اور خوف نے اپنی جگہ بنالی..

" یہ جو آنکھوں میں خوف ہے ناں بہتر ہو گا اس ہی خوف کو آشکار بھی کرو مجھ پر نہ کہ بلاوجہ بہادر بننے کی اداکاری... "

استہزاء انداز میں کہتا وہ ہولے سے ہنستا آئیلین سے دور ہو گیا..

" ت... تم... تم... تمہیں شرم نہیں آئی ایسی بات کرتے ہوئے... "

آئلین نے بے یقینی سے کہا جو اپنے ہتھیلی پر لگی لپ سٹک کا مسکراتے ہوئے مطالعہ کر رہا تھا ..

" نہیں .. میں جلد ہی تمہیں تسخیر بھی کر لوں گا ہنی .. "

کوٹ کی اندرونی جیب سے سفید بے داغ رومال نکال کر وہ اپنی ہتھیلی پر لگی لپ سٹک صاف کرنے لگا .. لپ سٹک کا داغ اچھے سے صاف کر لینے کے بعد سلیقے سے داغدار ہوا رومال اُس نے واپس کوٹ کو جیب میں رکھ لیا تھا گویا بہت کام کی چیز ہو ..

" ت ... تم ... تم نے اس لیے ہی کی ہے نا مجھ سے شادی تا کہ مجھے استعمال کر سکو .. "

آئلین نے لرزش زدہ مدہم آواز میں کہا جس پر اصفہان سرمئی آنکھوں میں حض لئے اُسے تکتا مسکرا دیا ..

عشق کرتا ہوں میں تم سے.. میں نے کہا تھا کہ محبت میں مبتلا نہیں تم سے "
بالکل صحیح کہا تھا کیونکہ محبت نہیں عشق ہے تم سے آئیلین صارف
"..چوہان

وہ آئیلین کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے اُس کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے دو زانو اُسکے مقابل بیٹھا ایک نیا جال بُن رہا تھا، ایسا جال جس میں وہ عنقریب خود پھنس جاتا ..

" ... جھوٹ "

نفی میں سر ہلاتے ہوئے اُس نے نگاہیں پھیر لیں جس پہ اصفہان نے فوراً اُسکی ٹھوڑی تھامتے ہوئے آئیلین کا رخ اپنی سمت کیا ..

میری آنکھوں میں دیکھو کیا تمہیں لگ رہا ہے کہ جھوٹ بول رہا ہوں میں "
"؟؟

سنجیدگی سے وہ ایک بار پھر بولا آئیلین کی ٹھوڑی ہنوز انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان تھامے..

" مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ تم استعمال کرنا چاہتے ہو مجھے یا کوئی اور مقصد ہے تمہارا؟؟ "

اُسکی سوئی اب بھی وہی پر اٹکی تھی..

" ..ہنی جب تم اعتبار نہیں کرتی ہو ناں مزید زہر لگتی ہو "

دہشت زدہ انداز میں کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا، آئیلین مسلسل اُس کا ہر ایک عمل جانچ رہی تھی.. اصفہان کا لب ولہجہ، اُس کا انداز کچھ اور ہی ظاہر کر رہا تھا مگر اُسکی کہی باتیں وہ کیسے فراموش کر دیتی..

" ...شاید غصے میں میں زیادہ سوچ رہی ہوں "

وسیع ڈرائنگ روم میں مضطرب انداز میں چکر کاٹتے اصفہان کو دیکھتے ہوئے آئیلین نے افسردگی سے سوچا دل اُس جال ساز پر بھروسہ کرنے پر اکسا رہا تھا جبکہ دماغ ہر وہ وجہ پیش کرنے میں مشغول تھا جو اصفہان کو دھوکے باز ثابت کرتی..

UL KHAN WRITES

" ارے الیہ کیسی ہو؟؟ "

آزاد کے گھر سے ناامید لوٹنے کے بعد وہ اپنے استعمال اور گھر کیلئے کچھ گروسری کرنے سپر مارکیٹ آئی تھی جب اپنے عقب پہ شناسا آواز سنائی دی..

" میں ٹھیک تم کیسی ہو فاطمہ؟؟ "

یہ اُسکی یونیورسٹی کے زمانے کی دوست تھی، الیہ کی عموماً کسی سے بھی اتنی گہری دوستی نہ تھی مگر اپنی اتنی پُرانی دوست کو سامنے دیکھ اُسے خوشگوار حیرت نے ان گھیرا ..

" میں بھی ٹھیک ہوں یار.. تم اب بھی بالکل ویسی ہی ہو ذرا سی نہیں بدلی "

فاطمہ نے مسکرا کر کہا جواباً الیہ بھی مسکرا دی ..

" تم بھی تو بالکل ویسی ہی ہو.. تمہیں یہاں دیکھ کر بہت اچھا لگا مجھے.. کہاں تھی تم اتنے عرصے یونیورسٹی کے بعد تو غائب ہی ہو گئی تم .. "

الیہ اپنی تمام گروسری چھوڑ کے پوری طرح فاطمہ کی جانب متوجہ ہو چکی تھی ..

مجھے بھی، یار بس کیا بتاؤں شادی کر دی ماں باپ نے دیارِ غیر میں چلی گئی " میں اپنے شوہر کے ساتھ لندن بیچ میں آتی رہی ہوں دو چار بار پاکستان اب الحمدللہ شوہر کے پیچھے پڑ کر مستقل قیام کر لیا ہے یار یہاں، کچھ بھی ہے باہر ملک جتنا بھی اچھا ہو ہمارے اپنے ملک والی بات نہیں وہاں.. خیر تم بتاؤ حمی بھائی کیسے ہیں؟؟ "

فاطمہ کی معلومات کے حساب سے اور ماضی کے واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے الیہ کی شادی اُس کے یونیورسٹی کے دور کے منگیتر سے ہی ہوئی ہو گی لیکن در حقیقت ایسا اب کچھ نہ تھا.. الیہ کافی دلچسپی سے اُسکی باتیں سن رہی تھی مگر ماضی کا قصہ کھلنے پر افسردہ نظر آنے لگی ..

" اللہ کے پاس ہیں.. "

زخمی مسکان ہونٹوں پر سجائے وہ دھیمی آواز میں بولی اس الیہ میں اور دنیا کے سامنے والی بد تہذیب، چالاک اور جھگڑالو الیہ میں زمین آسمان کا فرق تھا ..

"..ک... کیا... کیا مطلب"

..فاطمہ نے بے یقینی سے اُسکی خوبصورت شہد رنگ آنکھیں دیکھیں

مطلب یہ کہ وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے ہمیشہ ہمیشہ کیلیئے.. تمہیں یاد ہے "

"..ناں وہ کہتا تھا کہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا.. جھوٹ کہتا تھا وہ

الیہ نے ہنس کر کہا..اس ہنسی کے پیچھے چھپی اذیت بآسانی محسوس کی جاسکتی تھی ..

" ..یار... مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ایسے کیسے... تم یہ کیا کہہ رہی ہو "

الیہ کے نوجوان وجیہہ منگیتر کی شبی بے اختیار فاطمہ کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئی..اُسے اچھے سے یاد تھا کی جب اکثر وہ الیہ کو یونیورسٹی آف ہو جانے ..پر پک کیا کرتا تھا

چھوڑو یار عرصہ ہو گیا ان زخموں کو چھیڑا نہیں ہے میں نے تو رہنے دیتے "
"..ہیں.. تم بتاؤ کیسی گزر رہی ہے شادی شدہ زندگی
بمشکل آنکھوں میں آئی نمی پیچھے دھکیلتی وہ مسکرا کر بولی جس کے جواب میں
..فاطمہ جبراً بھی مسکرا نہ سکی

صحیح گزر رہی ہے.. گروسری کر کے کیا ہم دونوں ایک ساتھ بیٹھ کر کہیں "
" کافی پیئیں ؟؟
فاطمہ نے الیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے سوال کیا، وہ اپنی دوست کا دکھ محسوس کر
..رہی تھی
ہاں ضرور لیکن ایک شرط ہو گی.. حمزہ کے بارے میں تم مجھ سے کوئی "
"سوال نہیں کرنا ٹھیک ہے ؟؟
الیہ نے آہستگی سے کہا جس پر فاطمہ نے قصداً مسکرا کر سر کو اثبات میں جنبش
..دی

"..زبردست چلو پھر جلدی سے ختم کرتے ہیں یہ "
الیہ نے مسکرا کر کہا اور دونوں ہی تیزی سے ہاتھ چلانے لگیں جسکے نتیجے میں آدھے گھنٹے کا کام پندرہ منٹ میں مکمل ہو گیا جس کے بعد وہ دونوں قریبی کیفے میں بیٹھیں کافی کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی لائف کے قصے انجوائے کر رہیں تھیں ..

" آزاد کے ساتھ ہوا وہ سین نہیں بھولتا مجھے کہ یونیورسٹی الیکشن کمپین کے دوران مخالف پارٹی نے جو مائیکز آف کروا دئے تھے اور پھر آزاد صاحب نے ہزار لوگوں کے مجموعے سے بنا مائیک کے خطاب کیا تھا.. بھئی کافی ہنر مند تھا اس چیز میں وہ.."

فاطمہ نے پرانا قصہ یاد کرنے کے ساتھ ہنس کر کہا آزاد یونیورسٹی میں ان سے چار سال سینیئر اور الیہ کے اُسکی فیملی کے ساتھ فیملی ٹرمز ہونے کی وجہ سے اُنکا کافی اچھا دوست بھی تھا، خصوصاً الیہ کا..

" ہاں ناں تبھی تو اب ایم این اے لگ گیا ہے.. "

الیہ نے ہنس کر لقمہ دیا..

" ہاں یہ تو پتا ہے مجھے بتایا تھا اُس نے.. ارے دیکھو میں تو بتانا بھول ہی گئی.. ابھی اپنے بیٹی کے اسکول میں ایڈمیشن کے لیے میں کچھ اسکولز کا ویزٹ کرنے گئی تھی وہاں مجھے آزاد ملا اپنی مسز اور بیٹے کے ساتھ.. ماشاءاللہ کافی خوبصورت کپل ہے اُس کا.. "

کافی کا کپ لبوں سے لگائے فاطمہ مسکرا کر کہنے لگی اس بات سے بالکل بے خبر کے اُسکی باتیں الیہ پہ کیا منفی اثر ڈال چکیں ہیں..

" آزاد ملاء تمہیں اُس کی مسز کے ساتھ ؟؟ کب گئی تھی تم اسکول "
..اُس نے بے یقینی سے استفسار کیا

"..ہاں بیوی تھی اُسکی اور ساتھ بیٹا بھی.. آج ہی گئی تھی میں "
..فاطمہ نے تشویش سے الیہ کے لمحہ بہ لمحہ سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا

اُس کی بات سن کر حیرت اور نفرت دونوں کے پہاڑ ایک ساتھ اُس پر ٹوٹے..ماہا سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی اُسے جس نے سب جانتے بوجھتے ہوئے آج کی ملاقات پر بھی اُسے کچھ نہیں بتایا..

فاطمہ..یار پلیز برا نہیں ماننا..مجھے جانا ہو گا یہ میرا نمبر ہے مجھے فوراً کال "
" ..کر دو تا کہ میں تمہارا نمبر اپنے پاس سیو کر لوں

الیہ نے تیزی سے اپنا کارڈ فاطمہ کی جانب بڑھایا اور کیفے سے باہر نکل گئی..

اب اُس کا ارادہ ماہا کے گھر جا کر اُس کی اصلیت اُس کے شوہر کے سامنے رکھنے کا ارادہ تھا..

UL KHAN WRITES

" ..وہ میری یونیورسٹی فیلو تھی "

..سڑک پر موڑ کاٹتے ہوئے اُس نے سادہ سے انداز میں کہا

" ..جی مجھے اندازہ ہو گیا تھا "

ایناره نے سٹیرنگ وہیل تھامے اُس کے سفید ہاتھ کو بغور دیکھنے کے درمیان جواب دیا..اُس شخص کے ہاتھ اُسے بہت پسند تھے..

" ..مجھے لگا مجھے آپکو بتا دینا چاہیے "

اسکول میں جب فاطمہ سے اتفاقاً اُس کی ملاقات ہوئی تھی تو اُس نے غور کیا تھا کہ ایناره فاطمہ کا بغور جائزہ لے رہی تھی جو آزاد کو اچھا بھی لگا ..

" آپ نہ بھی بتاتے تو میں سمجھ جاتی، ان کی بے تکلفی آپ کے ساتھ دیکھتے ہوئے .. "

ونڈ سکرین کے دُوسری طرف تیزی سے بھاگتے مناظر پر نگاہیں مرکوز کئے وہ بے ساختہ بولی در حقیقت تو ایناره کو اس انجان لڑکی کا آزاد سے بے تکلف ہونا کچھ معیوب لگا تھا ..

" کیا مطلب ؟؟ "

اچنبھے میں مبتلا آزاد نے آنکھوں میں حیرت لئے ڈرائیو کرنے کے دوران ایناره کو دیکھا ..

میرا مطلب تھا کہ عموماً دوستوں میں اتنی بے تکلفی ہوتی ہے نہ اس لیے "
"..میں سمجھ گئی تھی کہ وہ آپکی دوست ہو گی
..آزاد کی حیرانگی بھانپ کر ایناره نے فوراً بات بنائی

"....اچھّا "

اختتامی الفاظ پر زور دیتا وہ وقتاً فوقتاً ایناره پر مسکراتی نگاہ ڈال دیتا جو اپنا رخ بالکل کھڑکی کی جانب کئے خاموش بیٹھی خود کو ملامت کر رہی تھی کہ آخر ..ضرورت کیا تھی اُسکی دوست کے متعلق رائے قائم کرنے کی

"..علی آزاد اٹھ جاؤ گھر آگیا اور دیکھو اصفہان چاچو بھی آئیں ہیں "
اپنے گھر کے نزدیک پہنچ کر مینشن کے سامنے اصفہان کی کھڑی گاڑی دیکھتے ..ہوئے اُس نے بیک سیٹ پر بے خبر سوئے علی سے کہا

"..آپ علی کو اُٹھالیں میں بیگ لے آتی ہوں اُس کا "

گاڑی رکنے پر اینارہ نے سیاہ رینج روور کے برابر کھڑی مرسیڈیز کو تشویش بھری نظروں سے دیکھا نہ جانے کیوں اُسے ایسا لگا کہ یہ کار وہ پہلے بھی کہیں دیکھ چکی ہے.. ذہن پر زور دیتی وہ باہر نکل آئی ..

"..یہ لیں "

سوتے ہوئے علی کو دونوں بازوؤں میں اُٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے آزاد نے سیدھے ہاتھ سے اُس کا اسکول بیگ اینارہ کی سمت بڑھایا.. اینارہ نے جوں ہی ہاتھ بڑھایا بیگ تھامنے کے لیے تو بے دھانی میں اُس کی نرم انگلیاں آزاد کے پُر حدت ہاتھ سے مس ہوئیں.. غیر اِرادہ یہ لمس اتنا گہرا تھا کہ اینارہ کو بیگ تھام کر فوراً اپنا ہاتھ آزاد سے دور کھینچنا پڑا ..

اس رشتے کو نبھانے کی کوشش تو آپ کر ہی رہیں ہیں ساتھ ہی مجھ پر تھوڑا "
"..سا اعتبار بھی کر لیں

دروازے کی سمت بڑھتی ایناره کے ہم قدم ہوتا وہ جھک کر ڈوپٹے سے چھپے
..اُس کے کان میں مدھم سرگوشی گھولتا خاموشی سے اندر چل دیا

جبکہ اُس کا لمس کافی نہ تھا کہ اب یہ سرگوشی اور بے حد نزدیک سے آتی
عربک عود پرفیوم کی دلکش مہک، ایناره کے حواس لغزش کا شکار ہوئے، نم
ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑتی وہ آزاد کے پیچھے گھر میں داخل ہو گئی اس بات کا
..شکر کرتے ہوئے کہ گھر میں آزاد کے مہمان پہلے ہی موجود ہیں

UL KHAN WRITES

" آپ کی بیوی کہاں ہے ؟؟ "

وہ چند لمحوں قبل ہی فیکٹری سے گھر آئے تھے جب دروازے پر بے ہنگم طریقے سے دستک ہونے لگی.. دروازہ کھلا تو پتا چلا کہ ایک بار پھر اُس ہی .. مصیبت کا سامنا کرنا ہو گا جس نے انکے گھر کا سکون تباہ کر دیا تھا

" مجھ سے سوال کرنے سے بہتر ہے کہ پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ یہاں کیوں آئیں ہیں ؟؟ "

واجد نے کر ختگی سے سوال کیا.. آریس کی باتوں کے بعد وہ کافی حد تک اس بات پر یقین کر چکے تھے کہ اینارہ کو پھنسایا گیا ہے، دل تو انکا بھی کہہ رہا تھا کہ اس سب کے پیچھے کہیں نہ کہیں ماہا کا ہاتھ ہو گا مگر انہیں اِسکا اندازہ نہ تھا کہ واقعی انکا شک صحیح بھی ثابت ہو سکتا ہے.. الیہ کی وہاں ایک بار پھر آمد اور ماہا کو پکارنا ماہا کے لیے واجد کے دل میں موجود محبت اور اعتبار کو منو مٹی تلے .. دفن کر گیا

"..آپ کی بیوی...اُس عورت نے میری زندگی برباد کردی "

نم آنکھیں لیے وہ تڑپ کر بولی محبت چھن جانے کا نہیں درحقیقت اُسے سچا سہارا چھن جانے کا دکھ تھا کیونکہ محبت تو شاید وہ آج بھی کسی اور سے ہی کرتی تھی ..

"..ک... کیا کیا ہے اُس نے "

.. واجد کو اپنی ہی آواز کسی گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی

"..اُس نے مجھ سے جھوٹ کہا، شروع سے میرے ساتھ غلط بیانی کی "

.. الیہ ماتھا سہلاتے ہوئے لرزتی آواز میں گویا ہوئی، اُسکی اپنی حالت غیر تھی

"..اندر آئیں "

واجد نے الیہ کی حالت مدِ نظر رکھتے ہوئے انہیں اندر آنے کا کہا.. طبیعتاً وہ ایک صلح گو اور رحم دل انسان تھے..

" تم.. تم.. کیوں آئی ہو... "

باہر ہونے والی چہل قدمی اور شور کی آوازیں سن کر بھاری ہوتے سر کو ہاتھوں میں تھامے انہوں نے جوں ہی صحن میں قدم رکھا اپنے شوہر کے پیچھے چلتی الیہ کو دیکھ وہ اپنا توازن بمشکل برقرار رکھ سکیں تھیں..

" گھٹیا عورت.. میرے ساتھ اتنا بڑا گیم کھیل کر پوچھ رہی ہے کہ میں کیوں آئیں ہوں یہاں.. "

ماہا پہ نظر پڑتے ہی وہ کسی بھوکی شیرنی کی مانند اس کی جانب لپکی..

" می... میں نے کیا کیا ہے.. واج... واجد یہ جھوٹ کہہ رہی ہے.. "

الیہ کو اپنی سمت بڑھتے دیکھ وہ دوسری طرف سے واجد کے پاس دوڑتی ہوئیں آئیں..

"اُس نے تو ابھی کچھ بتایا ہی نہیں ہے اور ابھی سے تمہارے پسینے چھوٹ گئے.."

واجد نے استہزاء نگاہیں ماہا کے پیلے پڑتے چہرے پر ٹکائے بے تاثر لہجے میں کہا جس پہ ماہا کی جان اُس کے حلق میں آ ٹھہری..

"تم نے مجھے کہا تھا کہ تم اپنی بد چلن نند سے میرا پیچھا چھڑواؤ گی.. تم نے مجھے کال کی تھی.. تم اس سے نا جانے کس چیز کا حساب بے باک کرنا چاہتی تھی پھر آخر میں تم ہی نے مجھے ڈبلکراس کر دیا.. میرے سابقہ شوہر سے اپنی نند کی شادی کروادی تم نے.."

واجد کے برتاؤ اور اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ کر وہ شدید تشویش میں مبتلا سکتے کی کیفیت میں کھڑی تھی کہ الیہ نے ان کا کندھا دبوچ کر ان کا رُخ اپنے سامنے کیا..

"تم جیسی شاطر عورت پہ بھروسہ کرنے سے پہلے مجھے سوچنا چاہیے تھا کہ جو اپنے شوہر ،اپنے گھر والوں کی نا ہو سکی وہ میری کیا ہو گی.. لیکن اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ میں تمہیں ہنسی خوشی بسنے دوٗں گی.."

الیہ نے ماہا کو حقارت بھرے انداز میں دور جھٹکا اور واجد کی سمت پلٹی جو خالی نگاہوں سے ماہا کو دیکھ رہے تھے..

"آپ کی یہ بیوی.. اس نے مجھے سبز باغ دکھائے.. اس نے مجھے پیش کش کی تھی کہ یہ میری مدد کرے گی اینارہ کو بدنام کرنے میں تا کہ آپ اُسکی کسی بڈھے سے شادی کروادیں.. یہ.. یہ وائس نوٹ سنیں.."

الیہ نے فوراً اپنے موبائل فون پر اُسکے اور ماہا کے درمیان ہونے والی گفتگو کی آڈیو کلپ پلے کی..

"..ضرورت نہیں ہے "

الیہ کے ہاتھ سے موبائل لے کر انہوں نے وہ آڈیو بند کی اور سن کھڑی ماہا کیطرف بڑھے جو اپنے آپ کو اب بھی کسی طرح اس دلدل سے باہر نکالنے کے لیے جھوٹی کہانیاں سوچ رہی تھی..

" کیا یہ سچ کہہ رہی ہے ؟؟ "

..سنجیدگی سے سوال کیا گیا

نہ.. نہیں.. واجد.. یہ بالکل جھوٹ کہہ رہی ہے میں تو اسے جانتی تک "

"..نہیں اور نہ ہی میری آج تک اس سے کوئی بات ہوئی

..ماہا نے آنکھوں میں آئی نمی پیچھے دھکیل کر صاف جھوٹ کہا

کھاؤ میرے سر کی قسم ..اور کہو کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے اور تم سچی "

" ..ہو... نہیں کی تم نے کوئی سازش ایناره کے خلاف

..واجد نے ماہا کا کانپتا ہاتھ تھام کر اپنے سر پر رکھا

"ی.. یہ کیا مذاق ہے واجد.. تیرہ سال میرے ساتھ رہتے ہوئے بھی آپکو میری بات پر یقین نہیں.. "

..ماہا نے ان کی گرفت سے بدک کر اپنا ہاتھ واجد کے سر سے ہٹایا

"..تمہاری بات پر نہیں البتہ تم پر یقین ضرور ہے "

طنز میں ڈوبا لہجہ، سرد تاثر خود میں سموئے سیاہ آنکھیں ماہا کو مضطرب کر گئیں، واجد جانتے تھے کہ الیہ کا ہر ایک لفظ سچا ہے.. ثبوت کی تو وہاں ضرورت پڑتی ہے جہاں شک و شبہات ہوں مگر یہاں وہ اپنی بیوی کی حسد اور جلن سے بخوبی واقف تھے، لیکن اس حسد اور جلن میں وہ اس حد تک گر جائے گی یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا.. دوسری طرف ماہا اپنے لیے ..واجد کی آنکھوں میں تیرتی نفرت برداشت نہ کر پائیں

تیرہ سالہ محبت، رفاقت اور عزت کا یہ صلہ دیا ہے تم نے مجھے ماہا فضل ؟؟ "
"

واجد کی سرد آواز ماہا کے وجود میں اضطراب کی لہریں دوڑا گئی، زبان میں مزید جھوٹ کہنے کی سکت نہیں تھی.. ان دونوں کے عقب میں کھڑی الیہ کو واجد کیلئے افسوس ہوا، بے اختیار دل میں آیا کہ کاش صرف اینارہ کو دھمکیاں دے کر معاملہ رفع دفع کر دیتی وہ ..

میری معصوم بہن نے تمہارا کیا بگاڑا تھا، اس عورت کی جلن سمجھ آتی ہے " کہ اس کا شوہر میری بہن کو پسند کرنے لگا مگر تم.. تم کیسے بنا کسی وجہ کے اُس سے اس حد تک نفرت کر سکتی ہو ماہا.. "
اُس لمبے چوڑے مضبوط مرد کی آواز نم ہونے لگی.. بار ہا ان کی آنکھوں کے سامنے اینارہ کا روتا سسکتا شکوہ کناہ چہرہ آ رہا تھا ..

ایک بار.. محض ایک بار بھی تمہیں خوفِ خدا نہیں آیا.. کسی بے قصور پر "
" ..اتنے پیچ، اتنے گھٹیا الزام لگاتے ہوئے

خاموش کھڑی ماہا کے کندھے دبوچ کر وہ حلق کے بل دھاڑے.. واجد کی
..اونچی آواز پر جہاں ماہا رونے لگیں تھیں وہیں پیچھے کھڑی الیہ بھی سٹپٹا گئی

" جواب دو میری بات کا اب کیوں خاموش کھڑی ہو؟؟ "
انکی ذہنی صلاحیتیں مفلوج ہونے لگیں، بس نہیں چل رہا تھا کہ الیہ کو جان
..سے مار ڈالیں

رہو اب خاموش ہی.. میں واجد خانزادہ مکمل ہوش و حواس میں تمہیں "
"....طل

غصے کی آخری حدود کو چھوتا ان کا لہجہ روح لرزہ تھا، ابھی وہ اپنی بات مکمل
.. کرنے ہی والے تھے کہ ماہا واجد کے قدموں میں گر پڑیں

"..خدا کا واسطہ آپ کو.. ایسا نہیں کریں واجد "

ان کے پیروں سے لپٹی وہ باآواز بلند رونے لگیں.. واجد نے حقارت سے اُنہیں دور دھکیلا..

جس عورت سے مجھے نفرت ہو گئی ہے اُسکے ساتھ رہنے کا اب کوئی فائدہ "نہیں.. "

یہ کہہ کر وہ پلٹے ہی تھے کہ ماہا کے اگلے لفظوں نے اُنکے پیر زمین میں جکڑ لئے..

"..میری کوکھ میں پلنے والے اپنے بچے کے خاطر.. واجد یہ ظُلم نہ کریں "

وہ تڑپ کر بولیں، ابھی الیہ سے ملاقات کے کچھ گھنٹوں بعد ہی انہوں نے اپنی طبیعت کے پیش نظر ٹیسٹ کر لیا تھا جسکا نتیجہ مثبت آنے پر وہ تب فیصلہ کر چکیں تھیں کہ اس خبر کو کسی بری صورتحال میں ہی واجد کو بتائیں گی تاکہ اس سے وہ انہیں پریشر رائز کر سکیں.. واجد کے ساتھ ساتھ الیہ بھی حیران

رہ گئی کہ کس طرح اُنہوں نے خوشی کی خبر کو بھی موقع کی مناسبت سے کیش کروایا ہے ..

" ایک اور جھوٹ تاکہ طلاق سے بچ سکے .. تیج عورت .."
الیہ نے ماہا کی سمت دیکھتے ہوئے تضحیک آمیز لہجے میں کہا ..
" تم ہوتی کون ہو ہمارے گھر کے معاملات میں بولنے والی .. دفعہ ہو جاؤ یہاں سے .."
الیہ کی بات سن کر ماہا بے قابو ہوتی اونچی آواز میں چلائیں ..

" اگر تم سچ کہہ رہی وہ تو ثبوت دیکھا دینا، نو ماہ کی مہلت مل جائے گی .. بچہ ہوتے ہی میں تمہیں طلاق دے دوں گا .."
ماہا کو الیہ کی جانب بڑھتے دیکھ وہ ان دونوں کے درمیان آئے ..

" اور آپ محترمہ.. چلی جائیں یہاں سے.. خود بھی سکون سے رہیں اور اپنے سابقہ شوہر کو بھی رہنے دیں اب انکا آپ سے کوئی تعلق نہیں.. "

اس سب کے دوران وہ الیہ کی طرف رخ کر کے دھیمی بے تاثر آواز میں بولے اور اندر چل دیے جبکہ ماہا شوہر کے قطعی لہجے اور پختہ فیصلے کو سن کر سمجھ گئیں تھیں کہ اب کھیل ختم ہے..

UL KHAN WRITES

" السلام علیکم.. "

باآواز بلند سلام کرتا وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا ملازمین کے مطابق اصفہان اور اُسکی بیوی آزاد سے ملنے آئے تھے.. اصفہان تک تو ٹھیک تھا مگر آئیلین کا وہاں آنا اُسے قدرے تشویش میں مبتلا کر گیا.. جبکہ دوسری طرف اینارہ

ملازمین کی دی ہوئی خبر سن کر اپنے کمرے کی جانب رخ کرنے کا ارادہ کر چکی تھی کہ آزاد کے مہمانوں کے درمیان اُس کا کیا کام ..

ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے پہ بیٹھی آئیلین نے کمرے میں آنے والے بارعب نفیس شخص کو دیکھا، شخصیت کے اعتبار سے وہ کسی کے ساتھ دھوکہ کرنے والا نہیں لگتا تھا.. مگر شخصیت کے پیچھے
چھپے بھید پر کون اعتبار کرے.. آئیلین یہ سوچ کر صوفے پہ سے اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ اصفہان ہنوز اپنی سابقہ پوزیشن میں کھڑا پینٹ کی جیب میں ہاتھ پھنسائے آزاد کے تاثرات جانچ رہا تھا ..

"علی کو اس وقت یہاں نہیں ہونا چاہیے .. "

آزاد کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے آئیلین نے سپاٹ لہجے میں کہا..

ڈرائنگ روم کے برابر سے گزرتی ایناره کے قدم اُسکی آواز پر وہیں تھم گئے..

"..اچھا میں اُسے روم میں چھوڑ کر آتا ہوں "

آزاد نے تشویش بھری نظریں آئیلین سے ہٹا کر اصفہان پر مرکوز کر دیں .. جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے

".. علی کو روم میں چھوڑ کر آؤ.. بتاتا ہوں "

آزاد کی اسود آنکھوں میں ٹھہرے استفہام کو سمجھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا جسے سن کر آزاد سر کو اثبات میں جنبش دیتا وہاں سے باہر نکل گیا ..

" ڈاکٹر ایناره.. اندر میرا کزن اور اسکی مسز بھی ساتھ ہیں، آپ چاہیں تو مل سکتیں ہیں ان سے .. "

ڈرائنگ روم کے باہر کھڑی ایناره نے آزاد کی کہی بات پر بنا کچھ کہے سر ہلایا

.. جسے دیکھ کر وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا

" ...آئیلین نے.. آزاد صاحب کے کزن سے شادی کی تھی "

حیران کن انکشاف پر خود کلامی کرتی وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی جہاں آئیلین اُسے خاموش کھڑی اپنے ہاتھوں کو گھورتی نظر آئی جبکہ اُس کے پیچھے موجود شخص آئیلین کی پشت گھور رہا تھا.. نہ جانے کیوں ایناره کو ایسا لگا کہ اُس شخص کو اسنے کہیں اور بھی دیکھا ہے..

"...آئیلین "

.. ایناره نے اُسکی جانب قدم بڑھاتے ہوئے نرمی سے آئیلین کا نام پکارا

"...یار تم "

جوں ہی ایناره پر نظر پڑی وہ اُسکا ہاتھ تھامتی اُسکے گلے سے لگ گئی.. بھیگی آواز میں تیرتا شکوہ ایناره بآسانی محسوس کر چکی تھی جسے سن کر شدید افسوس نے اُسے آن گھیرا کہ کاش بعد میں ہی صحیح لیکن آئیلین سے بات کر لیتی..

" تم نے کیوں رابطہ نہیں کیا مجھ سے.. میں نے تمہیں کہا تھا کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بتانا.. میری ضرورت پڑے تو میں ایک کال کی دوری پر ہوں لیکن پھر بھی ایناره... "

ایناره کو اپنے سامنے کرتی وہ نم لہجے میں گویا ہوئی جبکہ ان سے کچھ دور کھڑا اصفہان آئیلین کا یہ روپ آج پہلی بار دیکھ رہا تھا جس سے وہ متاثر بھی بہت ہوا...

" میں.. بہت مصیبت میں مبتلا تھی آئیلین.. تبھی کسی سے کچھ بھی نہ کہہ پائی.. "

ایناره مزید صفائی بھی اُسے پیش کرنا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے ہی آزاد کمرے میں داخل ہوا اور آئیلین ایناره کو چھوڑ کر آزاد کی سمت بڑھی..

" آپ شکل سے تو اپنے اس کزن جیسے نہیں لگتے جو عورتوں کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھائے..."

لحاظ برائے تاک رکھے وہ تیز لہجے میں بولی.. جہاں آزاد اور ایناره اس بات پر حیران تھے وہیں دوسری جانب وہ مستقل مزاج انسان آئیلین کی طرف دیکھتے ہوئے ہولے سے مسکرا دیا..

" کیا مطلب ؟؟ میں آپکی بات سمجھا نہیں.. "

آزاد نے نا سمجھی سے جواب دیا جس پر اس سب میں پہلی بار اصفہان کو لگا کہ اب اُسکے گفتگو میں حصہ لینے کا وقت ہے..

" میں سمجھاتا ہوں..."

وہ ان دونوں کے نزدیک آکر آئیلین کی کلائی تھامتا اُسے اپنے ساتھ کھڑا کر چکا تھا.. اس دیدہ دلیری پر دانت پیستی آئیلین نے جھٹکے سے فوراً اپنی کلائی اُسکی گرفت سے آزاد کروائی..

"کیا وجہ تھی جو تم نے بغیر کچھ بتائے یہ نکاح کیا.. کوئی نہ کوئی بات ضرور ہو گی.. بنا کسی وجہ کے تم ایسا کر ہی نہیں سکتے.."

اصفہان اُس کی فطرت سے واقف تھا تبھی غصے میں ہونے کے باوجود بھی تحمل سے بات کی..

"وجہ میں تمہیں بتا دوں گا لیکن ابھی یہ سب ہو کیا رہا ہے.."

آزاد نے جھک کر اصفہان کے کان میں سرگوشی نما انداز میں کہا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آئیلین کے ناراض ہونے کا کیا مقصد ہے اس سب کے پیچھے..

تمہاری بیوی میری بیوی کی دوست ہے.. اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن "
"..سے تم بالکل لاعلم ہو بتاؤں گا تمہیں سب لیکن بعد میں
..اصفہان اُسکا کندھا تھپک کر آزاد سے دور ہو گیا

آج رات میں ملتے ہیں کہیں، کیونکہ میں مزید ان رازوں کے درمیان "
"..سانس نہیں لے سکتا
سیاہ گھنے بالوں میں اضطرابی کیفیت کے زیرِ اثر انگلیاں چلاتا وہ مدھم آواز میں
بولا.. کافی عرصے اس نے خود کو اس فیملی پولیٹکس سے دور رکھا تھا مگر اب
..وقت تھا کہ سب جان لیا جائے

وجہ نہیں بتائی آپ نے کیونکہ یقیناً کوئی وجہ ہو گی ہی نہیں.. آپ بھی "
"..اپنے اس کزن کی طرح ہی ہیں جال ساز

وہ جو کافی دیر سے سینے پر بازو باندھے آزاد کے کچھ کہنے کی منتظر تھی آخر کار بول پڑی.. جتنا سوچا تھا اُس سے بہت کم وہ کہہ پائی کسکی وجہ تھی آزاد کی سوبر شخصیت..

"آئیلین.. ایسا کچھ نہیں ہے.."

اینارہ کو اب مزید چپ رہنا برا لگنے لگا.. اُسکی خاموشی اس معاملے کو حد سے زیادہ الجھا دیتی.. آزاد کا بے قصور ہونا وہ ہی ثابت کر سکتی تھی اور کرتی بھی کیوں نہ وہ شخص خود پر باتیں برداشت کر کے اسکے گھر والوں کا پردہ رکھ رہا تھا..

"تم چپ رہو اینارہ تم تو ہو ہی اتنی معصوم تمہیں کیا پتا کچھ.. تم جانتی نہیں ہو ان کے خون میں شامل ہے دھوکا دینا.."

آئیلین نے باری باری حقارت سے دم بستہ کھڑے اصفہان اور آزاد کو دیکھا.. دونوں ہی جانتے تھے وہ یہ سب کیوں کہہ رہی ہے.. جس طرح کی صورتحال بنا کر یہ شادی اصفہان نے اُس سے کی تھی اُس سب کے بعد آئیلین جیسی لڑکی کا آسانی سے اعتبار کر لینا نہ ممکن..

" میں اتنی بھی کوئی معصوم نہیں ہوں آئیلین کے صحیح اور غلط کا فرق نہ سمجھ سکوں.. "

ایناره چونکہ آئیلین کی جانب سے ناواقف تھی تبھی اُسے آئیلین کی باتیں ناگوار گزریں دوسری طرف ایناره کو آزاد کی حمایت کرتے دیکھ اصفہان نے استہزاء انداز میں سیدھی آنکھ کی آئبر واچکا کر آزاد پر نظر ڈالی جو دبیز لبوں پر آئی فاتحانہ مسکان چھپانے کی کوشش میں لب بھینچے کھڑا تھا..

" تم جانتی بھی ہو اس کے کزن نے میرے ساتھ کیا کیا ہے.. "

سر نفی میں جھٹکتی وہ اینارہ تک آئی اور اُسکا ہاتھ تھام کر صوفے پر بیٹھ گئی جب کہ دوسری طرف ان دونوں کو اب اپنا وہاں کھڑے رہنا کچھ معیوب لگا سو وہ ڈرائنگ روم سے منسلک گلاس وال کھول کر گارڈن ایریا میں چلے آئے..

"یار میں نہیں جانتی لیکن مجھے تم پر یقین ہے کہ تم کچھ غلط نہیں کہہ رہی ہو گی مگر آزاد صاحب کو میں نے دیکھا ہے وہ بہت اچھے انسان ہیں آئیلین.. انکی سابقہ بیوی نے مجھ پر بہت غلط الزامات لگائے تھے میرا کردار داغدار ہونے کے باوجود بھی انہوں نے مجھے اپنی عزت بنایا، کل سے آج تک ایک بار بھی انہوں نے میرے کردار کی گواہی مجھ سے نامانگی، کل والے واقعے کے بارے میں مجھ سے ایک بھی سوال نہ کیا تو پھر کیوں میں ان کے خلاف بات کروں.. کیوں نا عزت دوں میں انہیں.. میرے لیے عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں آئیلین وہ مجھے عزت دے رہے ہیں اور میں اس میں بہت خوش ہوں.."

اینارہ نے ٹھہرے ہوئے پُر سکون لہجے میں اپنا موقف آئیلین کے سامنے پیش کیا ..

" اچھا.. لیکن اس میں کتنی حقیقت ہے کہ وہ اپنی سابقہ بیوی کے ساتھ اس کھیل میں شامل نہیں؟؟ کیا پتا اُس نے خود کہا ہو اپنی سابقہ بیوی کو کے تمہاری کردار کشی کرے تا کہ واجد بھائی تمہارا نکاح کروادیں اُس سے.. شریف لوگوں کے گھر میں تو یہ ہی ہوتا ہے جس کے ساتھ نام لیا جائے اُسکے ساتھ شادی بھی کروادی جاتی ہے.. وہ ایک منجھا ہوا سیاستدان ہے ہر طبقے کے لوگوں کی زہینت سے واقف.. "

آئیلین نے اپنی طرف سے بالکل ٹھیک بات کی تھی وہ اینارہ کی طرح دو مضبوط بھائیوں کی پناہوں میں پلی بڑھی نہیں تھی، تنہائی نے اُسے ہر نقطے پر مثبت ہو یا منفی سوچنا سیکھادیا تھا یوں آنکھیں بند کر کے کسی پر بھی اعتبار کر

لیتی تو اب تک مردوں کے اس معاشرے میں تنہا زندہ نہ بچ پاتی آئیلین

..چوہان

"مجھ میں ایسے کون سے ہیرے موتی جڑے ہیں جو اتنے جدوجہد کے بعد وہ

"..مجھے حاصل کریں.. ایسا نہیں ہو سکتا لین

اینارہ نے آئیلین کی بات کو یقینی طور پر نظر انداز کر دیا ایسا تو وہ سوچ بھی نہیں

..سکتی تھی

"افففف! اینارہ تم کتنی بے وقوف ہو یار.. اُس کا بیٹا علی تم سے کتنا اٹیچ ہے اور

تم بھی اس سے اتنی محبت کرتی ہو.. دونوں میاں بیوی نے مل کر یہ چال چلی

ہے تاکہ علی کو ایک اچھی ماں مل جائے اور اس طرح اُسکی سابقہ بیوی کی بھی

بچے سے جان چھوٹ گئی اور آزاد کا تو ہے ہی فائدہ علی کی فکر اور بوجھ کچھ کم ہو

گیا اُس پر اور ایک خوبصورت شریف لڑکی بیوی کے روپ میں بھی مل گئ اور .. کیا چاہیے "

وہ لاتعلقی سے آئیلین کی باتیں سن رہی تھی مگر آخر میں کہی اسکی کچھ باتوں نے اینارہ کو اس سب معاملے میں نئے طریقے سے سوچنے پر مجبور کر دیا ..

" دیکھو میری جان .. میں تمہیں یہ نہیں کہہ رہی کہ آزاد کو چھوڑ دو طلاق لے لو اُس سے .. عزت دار لڑکیوں کے لئے طلاق کا دھبہ کیا حیثیت رکھتا ہے میں اچھی طرح جانتی ہوں مگر میں بس اتنا کہہ رہیں ہوں کہ اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھو .. اتنی جلدی اعتبار نہیں کرو .. ایک مرد پر اتنی جلدی اعتبار کرنا سنگین ترین غلطی ہے .. یہ ایک دن تمہیں سبز باغ دکھائیں گے جبکہ دوسرے دن تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں جہنم کے دروازے تک چھوڑ کر آئیں گے .. اُس کا کچھ نہیں پتا ایک دن وہ تم سے لاتعلقی ظاہر کرے گا جبکہ

دوسرے دن وہ تمہارے قریب آنا چاہے گا.. اُس کے ہاتھوں استعمال ہونے سے بہتر ہے کچھ عرصے تم دور رہو اُس سے یہ نہ ہو بہکے لمحوں کے تحت وہ تمہارا استعمال کرے اور بس... میں آگے کچھ کہنا بھی نہیں چاہتی اینارہ لیکن پلیز... تم میری بات کو سمجھو ہو سکتا ہے آزاد واقعی اچھا انسان ہو مگر تم اپنے لیے، اپنی عزت کے لیے عقلمندی سے چلو.. "

آئیلین نے وہ باتیں اُسے سمجھائیں تھیں جن پر وہ خود بھی کام کر رہی تھی آج کل.. وہ اینارہ کی شخصیت سے بخوبی واقف تھی تبھی اُسے وہ سب نہ سمجھایا جو وہ خود کر رہی تھی کیونکہ اُس میں یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ہم وقت وہ خود بھی آزاد کی محبت میں گرفتار ہو جاتی تبھی اینارہ کے لیے فی الحال یہی بہتر تھا کہ وہ آزاد سے محتاط رہتی..

"جانتی ہو میری کوئی بہن نہیں ہے.. تم سے بات کر کے.. تمہارے مشورے سن کر مجھے بالکل ایسا لگا کہ میری سگی بہن مجھ سے بات کر رہی ہے جسے میری مجھ سے زیادہ فکر ہے.. بہت شکریہ آئیلین.. تمہارا ساتھ میں کبھی نہیں بھول سکتی.."

اینارہ نے اُس کے ہاتھ تھام کر بھیگے لہجے میں کہا جس پر ماحول تشویش ناک ہونے کے باوجود بھی آئیلین بے ساختہ مسکرا دی اور آگے بڑھ کر اینارہ کو خود سے لگا لیا..

"دوستی جیسا مضبوط رشتہ کسی اور رشتے کے نام کا محتاج نہیں میری جان.. جب کبھی تمہیں ضرورت پڑے گی تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی.."

نرمی سے اینارہ کی پشت سہلاتے ہوئے وہ متبسم لہجے میں گویا ہوئی.. اُس کے پاس رشتوں کے نام پر محض ایک بیگانہ باپ تھا جسے اُسکی کبھی فکر نہ ہوئی تبھی اُس نے اپنے دوستوں کو ہی اپنی قل کائنات بنالیا تھا..

" کیسے ہو؟؟ "

ہسپتال کے کمرے میں داخل ہوتے آریس کی نظر جوں ہی سفید بیڈ پر پڑے وجود پر پڑی اُس کو ان کہی تکلیف نے آن گھیرا.. آریس کی بھاری آواز پر بند آنکھیں کھولتے ہوئے اُس نے دروازے کے پاس کھڑے اپنے دوست کو دیکھا اور واپس آنکھیں بند کر لیں..

"..جیسا نظر آرہا ہوں ویسا ہی ہوں "

سیہان نے بددلی سے جواب دیا، اُسے شکوہ تھا زندگی سے، اچھی بھلی اس اذیت سے جان چھوٹ رہی تھی نہ جانے کس نے پھر دوبارہ یہی لا پٹخا..

" .. تمہارا دکھ بہت بڑا ہے .. میرا کوئی بھی لفظ جسکا مداوا نہیں کر سکتا "

.. تشویشناک ماحول میں گہری سانس لیتا وہ سیہان کے بیڈ کے نزدیک چلا آیا

" تم نے مجھے بچایا تھا اُس حادثے سے ؟؟ "

.. قدموں کی چاپ نزدیک آتی سن کر اُس نے پٹ سے آنکھیں وا کر دیں

" نہیں .. تمہیں اس نے بچایا ہے جس کی دعاؤں میں تمہاری محبت سے زیادہ طاقت تھی .. "

آریس نے مدھم آواز میں کہا .. سیہان کے ماتھے پر بندھی سفید پٹی، زردی مائل چہرے پر آئے کھرچوں کے مٹے مٹے نشانات آریس کو بہت گراں گزرے .. وہ اُسے ہنستا مسکراتا یہاں چھوڑ کر گیا تھا اور اب یہ سب .. آریس سے سیہان کا یہ حال دیکھا نہ گیا ..

" کیا بکواس کر رہے ہو .. ؟ "

.. سیہان نے اکتاہٹ بھرے انداز میں جواب دیا

بکواس میں نہیں، بکواس تو تم نے کی تھی.. کیا خود کشی کی کوشش کی تھی تم "

" نے ؟؟

آریس اُسکی طرف دیکھ کر دبی آواز میں غرایا، بھوری آنکھیں غصے کی شدت

.. کے باعث سرخ ہونے لگیں

اتنا بزدل نہیں ہوں میں.. بس اللہ نے نجات کا ایک موقعہ دیا تھا وہ بھی "

" .. کسی نے چھین لیا

.. دل برداشتہ ہو تا وہ اپنا چہرہ موڑ گیا

صرف ایک لڑکی کے گرد ہی زندگی کا محور نہیں گھومتا شیخ سیہان کامل، "

اس مالک کے مایہ ناز ایڈوکیٹ ہو تم تمہارے آگے تمہاری پوری زندگی پڑی

.. ہے خدا کے لئے اپنا مقام پہچانو.. "آریس نے تلخ انداز میں کہا

" ..اوہ تو تمہیں بھی پتا چل گیا "

.. سیہان ایسے ہنسا جیسے خود کا تمسخر بنا رہا ہو

میری زندگی کا محور اُس کے گرد ہی گھومتا تھا مگر دیکھو مجھے کتنا ڈھیٹ " ہوں.. جس کے بغیر مر جانا چاہیے تھا اُس کو اپنے ہاتھ سے کسی اور کی قسمت میں لکھ آیا تھا میں.. میں وہ انسان ہوں جس نے اپنے موت کے پروانے پر "..خود دستخط کیا تھا

.. سیہان نے استہزاء ہنسی ہنسنے کے درمیان کہا

" ..کیا بکواس کر رہے ہو یہ.. بس کرو اب یہ سب "

.. آریس نے بھنویں چڑھا کر اشتعال انگیز طرزِ تخاطب استعمال کیا

تمہیں کسی سے محبت نہیں ہوئی ناں.. میری باتیں تمہیں بکواس ہی لگے " " ..گیں فی الحال

.. طنز میں ڈوبا لہجہ آریس کو مزید آگ لگا گیا

ہو گئی ہے محبت مگر اس محبت کو میں اپنی مضبوطی بناؤں گا کمزوری "
"..نہیں
آریس پختہ لہجے میں بولا جس پر سیہان ہاتھ کی پشت پر لگی ڈرپ نوچ کر خود سے علیحدہ کرتا مسکرایا.. مسکراہٹ ایسی تھی کہ دیکھنے والا اُسے دیکھ کر رو دے، شہد رنگ آنکھوں میں ملال لئے وہ کہیں سے بھی ایک ہفتے قبل والا خوش باش سیہان نہیں لگ رہا تھا..

دیکھ لیں گے تمہیں بھی.. محبت کا مطلب روگ ہے اور یہ جسے لگ جائے "
"..اُس کا حال میرے جیسا ہو جاتا ہے
.. سیہان نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا
"..یک طرفہ محبت کا نام روگ ہے سیہان "

بغیر کسی لگی لپٹی کے آریس نے حقیقت اُس کے سامنے رکھ دی جس پر

.. سیہان خاموش ہی رہا کیونکہ جانتا جو تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے

" کہاں جا رہے ہو؟؟ ڈاکٹر نے تمہیں ایک دن یہاں ایڈمٹ رکھا ہوا

"..ہے

.. آہستہ قدم واش روم کی جانب اٹھاتے سیہان کو دیکھ آریس اُسکی سمت مڑا

" نہیں رک سکتا یہاں مزید.. زندہ بچ گیا ہوں اس سے زیادہ ڈاکٹر کی مدد کی

"..مجھے کوئی ضرورت نہیں

.. قطعی انداز میں کہتا وہ اپنے پیچھے پوری قوت سے دروازہ بند کر چکا تھا

" وقت سے بہترین مرہم کوئی اور نہیں تم بھی سنبھل ہی جاؤ گے وقت کے

"..ساتھ

بند دروازے کو دیکھ کر اُس نے خود کلامی کی اور جینس کی جیب سے موبائل نکال کر آئیلین کو سیہان کے گھر جانے کے بارے میں اطلاع میسج کی صورت بھیج دی ..

UL KHAN WRITES

" مجھے پہلے ہی اندازہ تھا الیہ جیسی ٹیڑھی عورت تم جیسے سیدھے آدمی سے نہیں سنبھل پائے گی .. میں دیکھتا ہوں اب اسے .. "

جب تک ایناره اور آئیلین اندر باتیں کر رہے تھے، باہر لان میں موجود آزاد نے اصفہان کو بھی تمام معاملات سے آگاہ کر دیا ..

" ضرورت نہیں ہے تمہیں اُس عورت کے منہ لگنے کی .. میں نے اُسے سمجھا دیا ہے .. "

آزاد نے اصفہان کو صاف انکار کر دیا کیونکہ وہ بخوبی واقف تھا اس بات سے کہ الیہ کس قماش کی عورت ہے ..

" تم نے جس طرح سمجھایا ہو گا میں جانتا ہوں .. مسئلہ صرف تم تک ہوتا تو صحیح تھا تم اپنے طریقے سے دیکھتے رہتے لیکن اب بات آوروں پر بھی آ رہی ہے .. "

مٹھیاں بھینچے وہ اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا .. اصفہان کے لیے ہمیشہ ایسی صورتحال میں خود پر جبر کرنا ناممکن ہونے لگتا ..

" میری بات مانو براہ راست تم خود اس سب میں شامل نہ ہو .. ہم مل کر کچھ کر لیتے ہیں یا الیہ کو کسی اور سے دھمکی دلا دو لیکن تم خود اُس سے بحث نہیں کرنا .. میں جانتا ہوں یہ سب تمہارے لئے مشکل ہو گا لیکن پلیز ٹرائے کر کے دیکھو .. "

آزاد نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دباؤ بڑھایا، اپنے حصّے کی تسلی جو دی تھی اُسے ..

" .. چلو پھر یہ معاملہ یاور حل کر لے گا "

اصفہان نے فوراً حل پیش کیا، اس پر بھی آزاد راضی نہ تھا جو چہرے کے تاثرات سے عیاں ہو گیا ..

" .. اس پر مزید میں کوئی بات نہیں سنو گا "

اسکے ماتھے پر پڑتے بل دیکھ کر اصفہان نے سرد لہجے میں کہا اور اس سمت متوجہ ہوا جہاں ایناره اور آئیلین چلتی ان دونوں تک آ رہیں تھیں ..

" کوئی بھی بات تمہیں پریشان کرے کسی کے بھی متعلق تم مجھ سے رابطہ کر سکتی ہو .. "

کوٹ کی اندرونی جیب سے اپناوائلٹ نکال کر اُس میں موجود سیاہ اور سنہرا وزیٹنگ کارڈ اُس نے اینارہ کی جانب بڑھایا.. اینارہ کے ساتھ کھڑی آئیلین نے دھوپ کی روشنی میں چمکتے اُس وجاہت اور تکبر کے بنے یونانی مجسمہ نما شخص کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھا.. کبھی کبھی اسے ایسا لگتا تھا کہ اصفہان سہگل کی سائیکی وہ زندگی میں کبھی نہ سمجھ سکے گی..

"شکریہ.."

مسکرا کر اُس کے ہاتھ سے کارڈ تھامتے ہوئے اینارہ نے اُس پر درج نام دیکھا..

"اپنا خیال رکھنا.. بے فکری سے رہو یہاں یہ اب تمہارا گھر ہے.."

آج بھی اُسے اپنی پھوپھو کی تھوڑی بہت شبہہ یاد تھی، اینارہ اُسے ان کے بہت مشابہ لگی..

اصفہان کا اپنے سر پر رکھا بھاری ہاتھ اینارہ کو اپنے بڑے لالہ کی یاد دلا گیا..
آئیلین کے بتائے ہوئے نقشے کے برعکس نہایت اپنائیت محسوس کی تھی اُس نے اصفہان سے..

"بہت شکریہ.."

نم لہجے میں کہتے ہوئے اُس نے اصفہان کی جانب دیکھا..

"بھائیوں سے شکریہ نہیں کہتے.."

مبہم مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اُس نے اینارہ کو جواب دیا.. آئیلین اصفہان کے انداز دیکھ کر اچنبھے میں مبتلا تھی جبکہ آزاد فخریہ نگاہیں اصفہان پر مرکوز رکھے مسکرا دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اصفہان سہگل کس قدر فیملی اوریئنٹڈ انسان ہے..

رات کی ملاقات کو کینسل کرتے ہیں تب میں کچھ اور کر لوں گا.. خیال "
".. رکھنا اپنا

آزاد سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ بیرونی دروازے کی سمت بڑھ گیا کہ
.. اچانک آئیلین کی موجودگی یاد آنے پر وہ واپس دوسری جانب پلٹا

" آپ کا یہیں رُکنے کا ارادہ ہے بیگم ؟؟ "
انداز نہایت شائستہ ، آنکھوں میں نرم تاثر لئے وہ آئیلین سے مخاطب ہوا جسے
.. اُس کے ہونٹوں پہ رنگینی شاطرانہ مسکراہٹ آگ لگا گئی تھی
".. نہیں آپ کے ساتھ ہی چلوں گی "
بمشکل اشتعال پہ قابو پاتی وہ اُس ہی کے انداز میں مسکرا کر بولی جس پر اصفہان
.. نے بھنویں اچکاتے ہوئے متبسم سرمئی روشن آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا لیا

".. آپ بے فکر رہیں آپ کی دوست کا بھرپور خیال رکھا جائے گا یہاں "

..آزاد نے نرمی سے کہا

"..جی بہتر بھی یہی ہو گا سب کے لیے "

سرد انداز میں کہتی وہ پشت پر بازو باندھے کھڑے آزاد پر سے نگاہیں پھیرتی

..ابنارہ کی سمت متوجہ ہو گئی

"..تم بھی ناں "

ابنارہ نے آزاد کے تاثرات بھانپ کر آئیلین کے کان میں دبی سرگوشی کی

..جس پر اُس نے ابنارہ کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلایا

تم بھی ناں نہیں بولو بلکہ کچھ سیکھ لو مجھ سے.. خیر.. خیال رکھنا اپنا اب "

چلتی ہوں میں.. کال کر کے مجھے خیریت بتاتی رہنا اپنی ورنہ میں خود دن میں

"..تین بار کال کر کے تمہاری خیریت پوچھوں گی

اینارہ اُسکی ہدایات پر مستقل مسکرانے کے درمیان سر ہلا رہی تھی.. ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا آزاد اینارہ کی مسکراہٹ دیکھ کے بے ساختہ خود بھی مسکرا دیا..

" لیکن تم نے اپنے بارے میں تو کچھ بتایا ہی نہیں یار.. "
اینارہ کو بے اختیار یاد آیا کہ آئیلین آخری ملاقات کے دوران کس قدر متذبذب تھی اپنی پریشانی میں سراسر بھول گئی تھی وہ اُسکی پریشانی..

" پھر کبھی صحیح ابھی کے لئے اللہ حافظ.."
اینارہ کو گلے لگانے کے بعد وہ مسکرائی اور اس سے الگ ہو کر اُس سمت بڑھ گئی جہاں اصفہان اُس کا منتظر کھڑا تھا..
" تمہاری اور اینارہ کی دوستی کافی گہری لگتی ہے.."
اُس کے ہم قدم آگے بڑھتے ہوئے اصفہان نے سوال کیا..

"ہاں سیہان، میں، خان اور ایناره سکول میٹس تھے کویت میں.. پھر ایناره لوگ پاکستان شفٹ ہو گئے جس کی وجہ سے کوئی رابطہ نہیں رہا ان سے..
ابھی کچھ دنوں قبل سیہان کی خان سے ملاقات ہوئی تھی تو بس پھر ہم سارے ایک بار پھر مل گئے.."

عام سے لہجے میں پوری کہانی اُس نے اصفہان کو سنا دی جو آئیلین کے اتنی نارمل طرح بات کرنے پر اندر ہی اندر حیران رہ گیا کہ اس سب کے بعد یہ اتنی مطمئن کیسے ہے..

" اچھا.. خیر.. آفس جاؤ گی یا گھر؟؟ "

اصفہان نے اپنی سوچوں کو نظر انداز کیا..

"گھر جاؤں گی سیہان ہاسپٹل سے گھر آ گیا ہے اُسے ہی دیکھنا ہے.. "

گاڑی کا دروازہ ان لاک کرتے ہوئے اُس نے اصفہان کی طرف دیکھا جس پر بنا کچھ کہے اُس نے سر کو اثبات میں جنبش دی.. وہ اپنی گاڑی میں بیٹھنے ہی والا تھا کہ آئیلین کی نرم آواز پر حیران ہوتا واپس اُسکی سمت پلٹا..

"..تم نے جس طرح اینارہ کے ساتھ برتاؤ کیا مجھے بہت اچھا لگا.. تھینک یو" اصفہان کی طرف رخ کر کے وہ سیاہ چشمے کے پیچھے چھپی اُسکی آنکھوں پر نظریں ٹکائے کھڑی تھی.. اصفہان نے اُسکا نرم انداز آج پہلی بار دیکھا تھا جسے دیکھ کر وہ ششدر رہ گیا.. اندر اندر ہی اُس کے تاثرات سے لطف اندوز ہوتی آئیلین باآسانی اصفہان کی گردن میں ابھر کر معدوم ہوتی گلٹی دیکھ چکی تھی.. غصے میں پہلے ہی وہ کافی کام خراب ہو گیا تھی سو اب باری تھی اصل مسافت طے کرنے کی..

" I'm very میں نے غصے میں کافی کچھ کہہ دیا تمہیں اس کے لیے sorry .. سہگل.. خیال رکھنا اپنا.. گڈ بائے "

اُسکی حالت کو دلچسپی سے مطالعہ کرتی آئیلین نے ایک آخری حربہ استعمال کیا اور لگاوٹ سے کہتے ہوئے اصفہان کا ہاتھ نرمی سے تھام کر اُس کے چہرے کے خدوخال والہانہ انداز میں دیکھتی ہوئی ایک ادا سے بولی اور اُسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع بھی دیئے بغیر اصفہان کی جانب مدھم مسکراہٹ اچھالتی اپنی گاڑی زن سے وہاں سے بھاگتی ہوئی نکل گئی..

" تم میرے جال میں پھنس گئی ہو یا مجھے اپنے جال میں پھنسا رہی ہو آئیلین صارف چوہان؟ "

خود سے دور جاتی گن میٹللک چمچماتی مرسیڈز کو گھورتے ہوئے اصفہان تصور میں آئیلین سے مخاطب ہوا.. وہ اتنا کمزور نہ تھا کہ اتنی سی بات پر پگھل جاتا مگر غصے کی جگہ اپنائیت اور انسیت پا کر چٹان پہ بال برابر شگاف ضرور پڑا تھا..

" آپ نے مجھے بتایا نہیں کہ آئیلین کی شادی آپ کے کزن سے ہوئی ہے.."

رات کا کھانا کھانے کے بعد جب وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں جا رہے تھے تب اینارہ خود کو یہ سوال کرنے سے نہ روک سکی..

" کیونکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ مس آئیلین آپکی دوست ہوں گی.."

آزاد اُسکی آواز سن کر فوراً اپنی جگہ رک گیا اور اینارہ کی طرف متوجہ ہو گیا..

جواب سن کر اینارہ نے سر کو اثبات میں جنبش دی.. ٹھیک ہی تو تھا یہ سب بتانا اُسکا بنتا ہی نہیں تھا اینارہ کو..

"..رُکیں! آپ کچھ اور بھی پوچھنا چاہتی ہیں یقیناً"

اینارہ وہاں سے جانے لگی تھی کہ آزاد نے اُسکی کلائی تھام کر اُسے واپس اپنے مقابل کھڑا کیا..

"..نہیں.. بس اتنا ہی ٹھیک ہے شب بخیر"

اپنی کلائی اُسکی تنگ گرفت سے آزاد کروانے کی جدوجہد کرتی وہ آزاد کے چہرے کے بدلتے تاثرات اچنبھے سے دیکھنے لگی.. ہر وقت مسکراتے رہنے والے نرم چہرے پر اس لمحے سختی تھی..

"..آزاد صاحب ہاتھ چھوڑیں میرا"

اینارہ اُسکی سرخ ڈوروں والی اسود آنکھوں سے گھبرا کر بولی..

"اور اگر نہ چھوڑوں تو؟؟ کیا کرلیں گی آپ؟؟"

بجائے اُسکا ہاتھ چھوڑنے کے وہ اینارہ کی پشت قریبی دیوار سے لگاتا اُس کے اوپر کسی بلند قامت سائے کی طرح چھاتا چلا گیا..

"..یہ..یہ..آپ غلط کر رہے ہیں "

خوفزدہ نظروں سے اُسکے تنے نقوش کو دیکھتی وہ کانپتی آواز میں بولی جبکہ دوسری طرف آزاد ایک کے بجائے اُسکی دونوں کلائیاں گرفت میں لیتا اُس کے بازو اینارہ کے سر کے اوپر سے گھماتا ہوا دیوار سے لگا گیا اور دوسرے ہاتھ سے اُس نے اینارہ کی کمر تھام کر اُسے ہوا میں بلند کرتے ہوئے اپنے قد کے مطابق کھڑا کیا تھا..

"..اس میں کیا غلط ہے شرعی رشتہ ہے ہمارا بیوی ہیں آپ میری "

گہری نگاہوں سے اُس کے ششدر نقوش نہارتا وہ گھمبیر بھاری سرگوشی اینارہ کی سماعتوں میں گھول گیا..

"...آ..آپ علی کے والد ہیں..میں آپ کی عزت کرتی ہوں...پلیز "

..ایناره باقاعدہ رونی کو تھی جس پر آزاد بے ساختہ مسکرایا

جبکہ میں عزت نہیں محبت کا متمنی ہوں.. اتنی ہی جتنی آپ علی سے کرتی "

".. ہیں بلکہ اُس سے تھوڑی زیادہ

اُس کی ہراساں آنکھوں میں اپنی خمار زدہ انکھیں گاڑھے آزاد وارفتگی سے

.. بولا

".. میں اس کے لیے تیار نہیں ہوں ابھی "

آزاد کی سخت رینگتی انگلیاں اپنی کمر کی جلد پر چلتی محسوس کر کے وہ آزاد کے

ارادے بخوبی جان گئی تھی جس پر ایناره نے شدید مزاحمت کی مگر اُس نازک

نازنین کی مزاحمت مقابل موجود دیو قامت شخص کے لیے کوئی حیثیت نہیں

رکھتی تھی
..

".. لیکن میں بالکل تیار ہوں اور مزید دور نہیں رہ سکتا آپ سے ایناره "

مدہوشی میں مبتلا وہ ایناره کے چہرے پر جھکا اور عین اُس کے کانپتے ہونٹ کے نیچے تھوڑی پر اپنے گرم دبیز ہونٹ ثبت کر دئے.. ایناره کے لیے یہ سب غیر متوقع تھا.. آزاد کی مونچھوں کی چبھن اپنی ٹھوڑی پہ محسوس کرتی وہ سختی سے آنکھیں میچ کر آزاد کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھوں کے ناخن اندر تک اُسکے ہاتھ کی پشت میں گھونپ گئی..

دل کی عجیب حالت تھی اس وقت، آزاد کا قریب آنا اُسے اچھّا بھی لگ رہا تھا جبکہ ہم وقت آئیلین کی باتیں کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح دماغ میں چل رہیں تھیں..

"آز... آزاد..."

لرزش سے چور، تھکن زدہ لہجے میں کہتی وہ اُس کی شدتوں کو اپنی گردن جھلساتا محسوس کر رہی تھی ٹانگوں میں مزید کھڑے رہنے کی سکت نہ تھی، ایناره کا وجود زلزلوں کی زد میں آنے لگا..

"..ڈریں نہیں "

اُس کی گردن کی شہ رگ پر اپنے لب رکھے آزاد بھاری مخمور آواز میں بولا..

ایناره کی ٹانگوں میں مزید سکت نہ تھی کہ وہ کھڑی رہتی اور یہ شدتیں سہتی رہے سو وہ آزاد کی پناہوں میں پھسلتی چلی گئی اس بات سے مکمل بے خبر کے آگے کیا ہونے والا ہے...

UL KHAN WRITES

"...ڈاکٹر ایناره...ایناره "

وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھی کہ دور کہیں سے اُسے کسی کی اپنا نام پکارنے کی آواز آئی..ایناره نے دیوار کا سہارا لیتے ہوئے بمشکل اپنی آنکھیں

کھولیں اور سامنے دیکھا جہاں وہ اُس سے پہلے کے مقابلے میں کافی دور کھڑا اینارہ کا متفکر نگاہوں سے جائزہ لے رہا تھا..

"..آزاد... صاحب"

لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہوئے اُس کا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا.. آزاد نہایت فکر مندی سے اُسے دیکھنے لگا.. وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اچانک اینارہ کو کیا ہوا ہے.. اُس نے اینارہ کو کندھوں سے تھام کر کھڑے رہنے میں مدد دی کہ وہ اچانک بدک کر اُس کے ہاتھ دور جھٹکتی سیدھی کھڑی ہوگئی.. اینارہ کا اس قدر شدید ردعمل وہ نہ سمجھ سکا..

جبکہ دوسری طرف اینارہ اس بات کو سوچنے میں اپنی عقل لگا رہی تھی کہ کچھ دیر قبل جو کچھ ہوا وہ سب حقیقت تھا کہ خواب.. اُس نے فوراً آزاد کے ہاتھ

کی پشت دیکھی جہاں کوئی نشان نہ تھا پھر تیزی سے اپنی گردن پر ہاتھ لگایا

جہاں کسی کا لمس محسوس نہ کر سکی وہ..

"اللہ کا شکر ہے.."

سکون کا سانس لیتے ہوئے اُس نے خود کلامی کی اس بات سے بالکل بے خبر

کے دو آنکھیں حیران پریشان اُسکی بے تکی حرکتیں دیکھ رہیں ہیں..

"آپ ٹھیک ہیں؟؟"

وہ خود کو سوال کرنے سے نا روک سکا..

"آہ...جی.. میں ٹھیک ہوں.."

آزاد کی وہاں موجودگی، قریب سے آئی اُسکی آواز پر چونک کر وہ اُسے دیکھنے

لگی فوراً ایناره کو اپنی غلطی کا احساس ہوا.. آئیلین کی باتوں نے صحیح خوف میں

مبتلا کر دیا تھا اُسے کہ جاگتی آنکھوں سے وہ خواب دیکھنے لگی تھی..

" ..جی بس سر میں درد ہو رہا ہے.. آزاد صاحب بہت معذرت خواہ ہوں "

..اپنے سابقہ رویے پر شرمندہ ہوتے ہوئے وہ نظریں جھکا کر بولی

"..کوئی بات نہیں.. چلیں میں آپ کو کمرے تک چھوڑ دیتا ہوں "

..آزاد نے اُسے سہارا دینا چاہا

"..نہ.. نہیں.. میں خود چلی جاؤں گی "

اینارہ فوراً اُس سے دور ہوئی اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف جانے والی

..راہداری کی سمت بڑھ گئی

"..دوائی لے لیجیے گا یاد سے "

..اینارہ کی پشت دیکھتے ہوئے آزاد قدرے اونچی آواز میں بولا

"..جی.. ضرور شب بخیر "

..ایناره نے بنامڑے عجلت میں جواب دیااور اپنے کمرے میں غائب ہو گئی

"...شب بخیر "

سرد آہ ہوا کے سپرد کرتے ہوئے اُس نے ایناره کے کمرے کے بند دروازے پر نگاہ ڈالی اور مسکرا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا.. اُسے ایناره کا برتاؤ سمجھ نہ آیا تھا مگر پھر بھی اُس لڑکی کی ہر ادا سے اُسے محبت ہونے لگی تھی..

UL KHAN WRITES

تمہیں ہاسپٹل میں ایڈمٹ رہنا چاہیے تھا، اتنی جلدی گھر آنے کی کیا "

"..ضرورت تھی سیہان

اُس کے ماتھے پر بندھی سفید پٹی تاسف بھری نگاہوں سے دیکھتی وہ آہستگی سے بولی.. سیہان کی زرد رنگت، اجڑا ہوا حال آئیلین کو سخت تکلیف میں مبتلا کیے جا رہا تھا.. جوں ہی آئیلین گھر واپس لوٹی تھی سیہان کے گھر کے

چوکیدار کے بارہا منع کرنے کے باوجود بھی وہ زبردستی اُس کے گھر میں گھس گئی، وہ جب تک اُسے صحیح سلامت نہ دیکھ لیتی سکون نہ ملنا تھا اُسے ..

" تمہیں یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی میں ٹھیک ہوں .. "
آئیلین کی طرف دیکھنے سے کتراتے ہوئے سیہان سپاٹ لہجے میں بولا .. وہ اس وقت اُسے ہرگز اپنے مقابل دیکھنا نہیں چاہتا تھا .. سر پہلے ہی درد سے پھٹ رہا تھا اوپر سے اُسکی آمد نے جلتی پر تیل کا کام کیا صبح دیکھے تمام مناظر یاد کروا کے ..

" آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے سیہان ؟؟ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے کیا؟؟ "
سیہان کی بیگانگی اُسے برداشت نہ ہونے پائی ..
" مسئلے دے کر مجھ سے تم پوچھ رہی ہو کہ مسئلہ ہے یا نہیں .. واہ آئیلین سہگل .. واہ .. "

طنز سے زیادہ اُسکا انداز تذلیل میں ڈوبا ہوا تھا جو آئیلین کا سکون سرے سے برباد کر گیا ..

"نکاح پر بھی تمہارا میرے ساتھ یہی رویہ تھا اور آج بھی.. آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے سہیان.. تم سمجھ کیوں نہیں رہے کہ میں جو کچھ بھی کر رہیں ہوں سب سوچ سمجھ کر کر رہی ہوں.."

آئیلین کا مدعا سن کر سیہان کھسیانی ہنسی ہنسا، وہ در حقیقت خود پہ ہنس رہا تھا..

"اوہ اچھا.. یعنی تم سوچ سمجھ کر اصفہان کے قریب ہو رہی ہو.. زبردست بھئی.. "

یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے سیہان کو لگا کہ کوئی اُس کا دل مٹھی میں بھینچ رہا ہے، بھوری آنکھوں میں رقم سرخی اندرونی قرب کی نشاندہی کر رہی تھی، گھنے شہد رنگ بالوں میں انگلیاں چلاتا وہ آئیلین کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا ..

" تم ایک بار تحمل سے میری بات سنو گے ؟؟ "

آئیلین نے سرد سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے نرمی سے استفسار کیا...

.. جس پر سیہان نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے اُسے دیکھا

" .. کہو یار تم بس کہو.. میں یہاں تمہاری سننے کے لیے ہی تو کھڑا ہوں "

اُس کی کہی طنزیہ بات پر آئیلین کو شدید غصہ آیا، ایک بار تو اُس کا دل چاہا کہ

.. شدید رد عمل ظاہر کرے مگر وہ خود پر جبر کر کے خاموش رہی

سہگل میرے قریب ہونے کی کوشش کر رہا ہے.. میں اُسے اپنے قریب "

آنے دوں گی اُس سے پیار کرنے کا فریب کروں گی اور جب وہ میری محبت

میں پاگل ہو جائے گا تو میں اپنی ہر شرط اُس سے منوا کر اُسے تنہا چھوڑ دوں

" .. گی

آئیلین اپنا تمام منصوبہ سیہان کو دلچسپی سے بتا رہی تھی جو حیرانگی سے آنکھیں کھولے اُسے تک رہا تھا..

اُس کی تیزی دماغی جان کر سیہان ششدر رہ گیا، ایک دفعہ کو تو اُسے ایسا لگا کہ جیسے آئیلین اُس کی محبت سے بھی واقف ہے اور جان بوجھ کر اُس کا استعمال کر رہی ہو.. آئیلین کی چمکدار بنفشی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے اُسے ایسا لگا کہ سامنے کھڑی لڑکی سے اُس نے کبھی واقفیت ہی نہ رکھی ہو..

" کیسا لگا پھر میرا پلان.. اس طرح اُس سے ہماری جلد از جلد جان بھی چھوٹ جائے گی اور نقصان بھی نہیں پہنچے گا ہماری فرم کو.. "
سیہان کی چپ کو اُسکی رضامندی گردان کر آئیلین نے متبسم لہجے میں سوال کیا، دھیرے دھیرے وہ مطمئن ہونے لگی تھی..

"... چلی جاؤ یہاں سے "

سیہان مدھم دبی آواز میں غرایا.. اُس کا ضرورت سے زیادہ سرخ چہرہ اور گردن کی ابھرتی رگوں کو دیکھ کر آئیلین یکدم سہم گئی ..

" کی.. کیا مطلب ؟؟ "

بے یقینی سے استفسار کرتے ہوئے وہ بھونچکا بیٹھی اُسے دیکھ رہی تھی ..

چلی جاؤ یہاں سے اور واپس مجھ سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے "

"... تمہیں

حلق کے بل دھاڑتے ہوئے وہ خون آلود نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگا جو اشکبار نگاہیں سیہان پر مرکوز کئے اپنا سب سے قیمتی رشتہ چھین جانے پر دلشکستگی کا شکار تھی ..

" .. تم میرے لئے بہت اہم ہو، پلیز ایسا نہیں کرو میرے ساتھ "

کانپتے لہجے میں کہتی وہ اُس کے مقابل کھڑی ہوئی.. آئیلین سیہان کا بازو تھامے اُسے یقین دلانا چاہتی تھی، اُسے کہنا چاہتی تھی کہ اگر تمہیں یہ سب سمجھ نہیں آرہا تو تم مجھے منع کر دو تم جو بولو گے وہ ہی میں کروں گی مگر یہ سب کہنے سے پہلے ہی سیہان آئیلین سے کچھ اس طرح دور ہوا کہ جیسے وہ کوئی اچھوت ہو..

"چلی جاؤ یہاں سے اور مجھے اپنی شکل بھی نہیں دکھانا دوبارہ، جو کچھ بھی تھا ہمارے درمیان سب ختم.."

قطعی انداز میں کہتا وہ آئیلین پر ایک نظرِ غلط بھی ڈالے بنا وہاں سے نکل گیا جبکہ بے حس و حرکت تنہا کھڑی آئیلین اپنی سن سماعتوں اور غیر متحرک ذہنیت کے ہمراہ تقدیر کی اس ستم ظرفی پر آب دیدہ تھی.. جس ایک رشتے پر سب سے زیادہ ناز تھا وہ بھی آج اُس سے چھین لیا گیا..

"السلام علیکم.. روم نمبر فورٹی نائن میں جو پیشنٹ ہیں کیا میری ان سے ملاقات ہو سکتی ہے ؟؟"

اپنی ماما کو گھر میں یونیورسٹی کا کہہ کر وہ سب سے چھپ کر یہاں ہسپتال آئی تھی سیہان سے ملنے.. ہاتھ میں مختلف پھولوں سے بنا خوبصورت گلدستہ تھامے وہ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے ریسپشن کی دوسری طرف موجود لڑکی سے پوچھنے لگی..

سیہان سے ملاقات کرنے کے بارے میں اُس نے اپنی ماما یہاں تک کہ داریاء کو نہیں بتایا تھا اور ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ مائسہ ابراہیم اپنی دوست اور ماں سے چھپ کر کوئی کام کر رہی ہو..

"وعلیکم السلام.. میم اُس روم کے پیشنٹ تو کل ہی ڈسچارج ہو گئے تھے.."

لڑکی کی بات سن کر اُسکی سیاہ آنکھوں میں رقص کرتی الوہی چمک اگلے ہی پل ماند پڑ گئی جس کی جگہ اب مایوسی نے لے لی تھی..

"لیکن ان کا تو کافی سیریس ایکسیڈنٹ ہوا تھا کل.. ایسے کیسے انہیں ڈسچارج کر دیا گیا.. آپ پلیز ٹھیک سے چیک کریں نا کیا پتا انکا روم تبدیل کر دیا گیا ہو.."

اتنی آسانی سے ہار ماننے والوں میں سے کہاں تھی وہ، فوراً ہی مایوسی پسِ پشت ڈال کر اُس لڑکی سے سوال کرتے ہوئے اُس نے پر امید نظروں سے اُسے دیکھا..

"میم آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں.. ڈاکٹرز تو انکو ڈسچارج کر ہی نہیں رہے تھے.. انہیں مزید دو دن رہ کر یہاں ریسٹ کرنا تھا لیکن وہ زبردستی چلے

گئے.. کل میں ہی تھی ریسپشن پہ جب وہ اپنے دوست کے ہمراہ پیمنٹ کر کے نکلے تھے.. "

..اُس لڑکی نے افسوس سے کہا جس پر مائسہ کی تمام امیدیں وہیں ٹوٹ گئیں

" ..اچھا چلیں ٹھیک ہے.. بہت شکریہ "

کل رات وہ جتنا بے چین رہی تھی اس ملاقات کے لیے ابھی کی تمام صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے یہی لگنے لگا کہ اُسکی بے چینی بلاوجہ رائگاں ہی چلی گئی..

"..میم.. ایک منٹ سنیں "

اُس لڑکی کو نہ جانے کیوں مائسہ کی مایوس حالت دیکھ کر اُس پر ترس آیا دوسری طرف مائسہ ریسپشنسٹ کی آواز سن کر یکلخت اُسکی جانب پلٹی.

" آپ ان پیشنٹ کی رشتہ دار ہیں؟؟ "

اُس کے ہاتھوں میں موجود پھول دیکھ کر لڑکی نے مسکراتے ہوئے سوال کیا..

" نہیں.. اصل میں کل ایکسیڈنٹ کے دوران میں نے انہیں ریسکیو کیا تھا.. کل کی پوری رات میں اس ہی ٹرامہ سے گزری ہوں کہ آیا کے وہ ٹھیک ہوں گے یا نہیں.. مُجھ سے رہا نہیں گیا تو بس اس لیے صبح ہوتے ہی فوراً انکی خیریت معلوم کرنے آئی تھی.. "

اُس لڑکی کی طرف افسردگی سے دیکھتے ہوئے مائسہ نے ساری بات اُسے بتائی..

" اچھا میں آپ کو ایک فیور دے سکتی ہوں.. "

چونکہ وہ ریسپشنسٹ مائسہ جیسی کم عمر لڑکی کو دیکھ کر اُسکی پریشانی اور فکر سمجھ گئی تھی تبھی وہ دھیمی آواز میں رازداری سے بولی..

..مائسہ ریسپشن ڈیسک پر ہاتھ رکھتی اُس کے نزدیک ہو گئی

" ہاسپٹل کی پالسی ہے رشتہ داروں کے علاوہ ہم کسی کو بھی پیشنٹ کے متعلق معلومات نہیں دیتے.. مجھے روم نمبر فورٹی نائن کے پیشنٹ کی ڈیٹیلز آپکو دینے سے پہلے آپ کا ریلیشن ان کے ساتھ ریکارڈز میں فیڈ کرنا ہو گا..."

لڑکی کی بات سنتے ہی مائسہ نے آسودگی بھری سانس لی.. بے اختیار اطمینان بخش مسکراہٹ نے گلابی ہونٹوں پہ اپنی چھاپ چھوڑی تھی..

" پلیز آپ کزن کے طور پہ میرا ریلیشن ان کے ساتھ فیڈ کر دیں.. یہ بہت بڑی فیور ہو گی آپکی طرف سے.. "

مائسہ نے پرجوش لہجے میں کہتے ہوئے تشکر بھری نگاہوں سے اُس لڑکی کو دیکھا..

"..چلیں ٹھیک ہے "

..ریسپشنسٹ تو پہلے ہی راضی تھی فوراً ہی مسکرا کر بولی اور اپنا کام کرنے لگی

یہ لیں اُنکی ڈیٹیلز..ان کیس اگر کچھ بھی مسئلہ ہوتا ہے تو آپ کہہ دیجئے گا "
کہ آپ نے جھوٹ کہا تھا اس رشتے کے بارے میں اور میں اس سب میں
"..کہیں ملوث نہیں

اپنی پوزیشن لڑکی نے کلیر کرتے کہا..اس چھوٹی سی مدد پر وہ اپنی نوکری نہیں
..گوا سکتی تھی

"..آپ بالکل بے فکر رہیں آپ کا نام ہر گز نہیں آئے گا "
..مائسہ نے اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اُس کی یقین دہانی کروائی
"..میرے پاس ابھی اتنے ہی ہیں پلیز آپ رکھ لیں "

بیگ سے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر اُس لڑکی کی جانب بڑھاتے ہوئے وہ مسکرا کر بولی اُسے اب جلدی تھی سیہان کے گھر کا ایڈریس دیکھنے کی..

"آرے نہیں نہیں.. یہ اپنے پاس ہی رکھو.. تم اتنی چھوٹی سی ہو کل جو کچھ تم نے دیکھا ہوگا اس پر تمہاری فکر بالکل جائز ہے.. میں نے تمہاری مدد پیسوں کے لیے نہیں کی.."

اُس لڑکی نے پیسے دیکھ کر قطعی طور پر انکار کر دیا..

"آپ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گی بہت شکریہ.. اللہ آپ کو خوش رکھے.."

بے صبری سے سیہان کے گھر کے ایڈریس کی تصویر لے کر اُس نے تیزی سے کہا اور اگلے ہی پل باہر کی جانب بڑھ گئی.. مائسہ کو دور جاتے ہوئے ریسپشنسٹ نے مسکرا کر دیکھا اور اُس کے باہر نکل جانے پر ارد گرد کا جائزہ

لینے کے بعد موبائل فون پر کسی کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے اُسے کان سے لگا لیا..

"جی کام ہو گیا ہے.. اُس لڑکی کو سیہان صاحب کا ایڈریس دے دیا ہے میں نے.. آپ مجھے میرے پیسے بھجوا دیں.."

سرگوشی کی صورت دوسری طرف موجود شخص کو اطلاع دینے کے بعد اُس نے کال منقطع کر دی اور واپس اپنے کام میں مشغول ہو گئی.. دورِ جدید میں بنا کسی مطلب کے کون کسی غیر کے کام آتا ہے اور بس یہاں بھی کچھ یوں ہی ہوا تھا..

UL KHAN WRITES

صرف یہ ایپلیکیشن انکی ٹیبل پر پٹخنے کے لیے آج آئی ہوں میں یہاں.. "
بھائی تو منع بھی کر رہے تھے عجیب مائسہ بھی نہیں آئی اور یہ موصوف بھی
"...اب تک نہیں آئے یار

شدید بوریت میں مبتلا وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے تنہا لابی میں بیٹھی آریس کی
.. منتظر تھی کہ جیسے ہی وہ آتا ایپلیکیشن اُسے دے کر گھر چلی جاتی وہ

ٹور سے آنے کے بعد کچھ دن سٹوڈنٹس کو ریسٹ دینے کے لیے یونیورسٹی
میں تعلیمی سرگرمیوں کو ایک ہفتے تک معطل کر دیا گیا تھا تبھی اس وقت لابی
میں داریاء کے علاوہ دوسرا اور کوئی سٹوڈینٹ نہ تھا ورنہ عموماً اس وقت لڑکے
.. لڑکیوں کی بھرمار لگی ہوتی تھی یونیورسٹی میں

سر جھکائے بیٹھی وہ اپنے موبائل میں گیم کھیل رہی تھی جب بھاری قدموں
کی چاپ اُسے کہیں دور سے آتی سنائی دی.. موبائل بند کر کے جوں ہی آنے

والے کے تعاقب میں اُس نے نگاہیں دوڑائیں وہ لابی کے بالکل آخری سرے پر موجود سیدھے ہاتھ میں پکڑا موبائل فون کان سے لگائے جب کہ دوسرے ہاتھ میں سیاہ بیگ تھامے وہ دھیمے قدم اٹھاتا اندر چلا آرہا تھا..

کریم کلر کی فورمل پولو ہاف سیلیوز شرٹ کے ساتھ ہلکے خاکی رنگ کی کاٹن پینٹ اور پیروں میں آف وائٹ نائیکی ایر فورس پہنے، بھورے بال آج کافی عرصے بعد سلیقے سے سیٹ کئے تھے اُس نے.. فون پر کسی سے بات کرنے کی وجہ سے وہ داریاء کو نہ دیکھ سکا مگر داریاء جو پورے اعتماد کے ساتھ یہاں صرف اور صرف آریس کو استعفیٰ دینے آئی تھی اُسے اپنے مقابل آتا دیکھ کر نہ جانے کیوں کنفیوز ہو گئی..

"کچھ بھی کرو لیکن میڈیا میں یہ نیوز نہیں چلنی چاہیے.. اور یونیورسٹی کا نام تو ہر گز نہیں آنا چاہیے ٹی وی چینلز پر.."

تیز لہجے میں کہتا ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ اپنے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا کہ بے اختیار نظر آفس کے دروازے سے کچھ دور چیئرز پر بیٹھی داریاء پر پڑی.. وائٹ اوور سائزڈ ٹی شرٹ کے ساتھ بوٹ کٹ بلیو جینس پہنے، گلے میں لائٹ پنک اسٹالر مفلر کی طرح ڈالا گیا تھا، سنہرے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے وہ شاید وہاں اُس ہی کا انتظار کر رہی تھی..

" جو کہہ دیا ہے وہ کرو مجھے نہیں چاہیئے کوئی پبلسٹی.. "
اس بار دھیمی آواز میں کہتا وہ کال منقطع کر کے پینٹ کی پچھلی جیب میں فون اڑساتا ہوا داریاء کے نزدیک چلا آیا.. آریس کو اپنے پاس آتے دیکھ وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی..

" مجھے آپ سے بات کرنی تھی کل انفارم کر دیا تھا میں نے آپ کو.. "

بھوری آنکھوں میں ٹھہرے استفہامیہ تاثر کو دیکھ کر داریاء نے خود ہی اپنے وہاں ہونے کا مقصد اُسے بتادیا ..

" میرے ذہن سے بالکل نکل گیا تھا، آپکو دیکھ کر مجھے لگا کہ یہاں یہ بتانے آ گئیں ہیں کہ ایکسل شیٹ سینڈ ہو گئی ہے چیک کر لیں .. "

آریس نے داریاء کی جانب دیکھتے ہوئے سرسری لہجے میں مذاق کیا.. زندگی میں رونما ہونے والے نئے واقعات اور پھر کیس کے سلسلے میں وہ اس قدر مصروف تھا کہ سر اٹھانے تک کا ٹائم بھی نہ تھا اُسکے پاس، پوری رات وہ سیہان کے ساتھ اُسکے گھر میں رہا تھا جس کی وجہ سے رات بھر وہ کیس پر کام ہی نہ کر سکا اور ابھی وہ یونیورسٹی خالصتان یہ کام ہی کرنا آئے تھا سکون سے تنہائی میں ..

" نہیں مسٹر خانزادہ میں ایسا کچھ کرنے نہیں آئی یہاں .. "

آریس کا کیا ہوا مذاق اُسے اپنی توہین لگی، سرخ چہرہ لئے بمشکل اُس نے خود کو کوئی سخت جملہ کہنے سے باز رکھا ..

"..اوکے آجائیں "

آریس عقاب کی نظر رکھتا تھا داریاء کی بھینچی مٹھیاں دیکھ کر اُس کا غصہ بھانپ گیا ..

" ..بیٹھ جائیں اور بتائیں کیا بات ہے "

آفس میں پہنچ کر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اُس نے داریاء کو ٹیبل کی دوسری طرف پڑی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ دیا ..

" میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی.. یہ ایپلیکیشن ہے.. میں اس پوسٹ سے ریزائن کرنا چاہتی ہوں.. "

کندھے پر لٹکے ٹوٹ بیگ میں موجود سفید لفافہ نکال کر اُس کی ٹیبل پر آریس کے سامنے رکھتے ہوئے اُس نے بے تاثر لہجہ اختیار کیے کہا ..

" کس پوسٹ سے ؟؟ "

آریس نے بھنویں اچکا کر سوال کیا جس پر داریاء نے آنکھوں سے لفافہ کی سمت اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو کہ خود پڑھ لو ..

" آپ کو پروفیسر حارث نے اس لئے ریکامنڈ کیا تھا کہ آپ ایک قابل اور فرض شناس ٹیچر اسسٹنٹ تھیں انکی لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے آپ تو دونوں میں سے ایک بھی نہیں .. "

ایپلیکیشن واپس فولڈ کر کے لفافے میں ڈالتے ہوئے آریس سنجیدگی سے بولا البتہ داریاء خاموش رہی ..

" ابھی ایک ماہ بھی مکمل نہیں ہوا ہے آپ کو اور آپ یہ پوسٹ چھوڑنا چاہتی ہیں ؟؟ "

نظروں کا محور اُس کے دل نشیں گلابی چہرے کو بنائے وہ اپنی کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا، سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں کے درمیان اب بھی وہ لفافہ دبا تھا..

"جی ہاں.."

دو بدو جواب دیا گیا.. آریس کو اس بے وقت جھنجھٹ پر شدید غصہ آیا، آنکھیں بند کر کے بے اختیار ابھرنے والے اشتعال پر قابو پاتے ہوئے اُس نے گہری سانس لی اور اگلے ہی لمحے داریاء کی جانب سے دی گئی ایپلیکیشن چار ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ٹیبل پر اُس کے عین سامنے رکھ دی..

"سوری مس داریاء ہر کام کے لئے میرے کچھ اصول ہیں، اس پورے سمسٹر آپ چاہیں یا نہ چاہیں آپ کو میرے لئے کام کرنا ہو گا.."

کرسی پیروں سے آگے گھسیٹ کر ٹیبل کے نزدیک کرتے ہوئے وہ دونوں ہاتھ ٹیبل کی مضبوط سطح پر جماتا زرا آگے کو جھک کر داریاء کی حیران آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سرد انداز میں گویا ہوا..

" آپ کے جو یہ اصول ہیں مجھ پر نہیں چل سکتے مسٹر خانزادہ.. میں آپ کی ملکیت نہیں ہوں.. "

کرسی پیچھے دھکیل کر اشتعال انگیز لہجے میں کہتی وہ خون آشام نظروں سے آریس کے مطمئن چہرے کو گھور رہی تھی..

" ابھی نہیں ہو تو کیا ہوا آگے بن جاؤں گی.. "

پرسکون انداز میں کہتا وہ ریوالونگ چیئر گھماتے ہوئے کھڑا ہو گیا..

" کیا.. کیا مطلب ہے آپ کا؟؟ "

اُس کی کہی بات پر نا سمجھی سے آریس کے متبسم چہرے کو دیکھتے ہوئے

.. سراسیمگی میں مبتلا پوچھنے لگی

" .. جلد سمجھ آجائے گا سب "

.. آریس داریاء کے رد عمل پر نظر ثانی کرتا متبسم انداز میں گویا ہوا

" مجھے آپ کی یہ فالتو باتیں نہیں سننی، میں جا رہی ہوں اور وہ رہی میری ریزگنیشن ایپلیکیشن .. اب یہ آپ پر ہے کہ اُسے قبول کریں یا دیکھ کر جلتے رہیں.. "

تیز لہجے میں اپنی بات مکمل کر کے وہ دروازے کی سمت پلٹنے ہی لگی تھی کہ آریس مسکراتے ہوئے

سنجیدہ نگاہوں کا محور اُس کے سوالیہ دلکش چہرے کو بنائے ٹیبل کے اطراف گھوم کر داریاء تک چلا آیا.. داریاء نے بغور اُسے دیکھا دل ایک عجیب دھن پر

دھڑکنا شروع ہوا تھا جیسے وہ خوفزدہ ہو رہی ہو اس سے لیکن بظاہر وہ
..بے خوف بنی گردن اکڑائے آریس کو دیکھتی رہی

آپ کو ذرا بھی اندازہ ہے کہ کتنی نرمی سے پیش آ رہا ہوں میں آپ "
"..سے
بھوری روشن آنکھوں میں غیظ لئے وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا جس نے
..داریاء کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑادی

میں کوئی بچی ہوں جو نرمی یا غصے سے پیش آئیں گے آپ مجھ سے ؟؟نارمل "
بات کر رہیں ہوں میں آپ سے کہ میں نہیں بن سکتی آپکی اسٹنٹ.. ہر چیز کو
" آپ اتنا زیادہ کمپلیکیٹ کیوں کر دیتے ہیں مسٹر خانزادہ ؟؟
اندرونی جھجھک کو یکسر فراموش کرتی وہ سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے توقف سے
..بولی مگر بنفشی آنکھوں میں منجمد خوف آریس سے مخفی نہ رہ سکا

" .. میں نہیں تم کر رہی ہو چیزوں کو کمپلیکیٹ "

دونوں کے درمیان حائل سیاہ ریوالونگ چیئر کو ایک ہاتھ سے تھام کر اگلے ہی پل دیوار سے لگاتا وہ داریاء کے عین مقابل آ کھڑا ہوا، دیکھنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے بول رہا وہ بے خوفی کا یہ نقاب اب اتار پھینکو ..

" .. میں نے جب کہہ دیا کہ "

جھنجھلاہٹ بھری آواز میں کہتی وہ ابھی اپنی بات مکمل کرنے ہی لگی تھی کہ آریس نے اُس کا بازو سختی سے دبوچ کر داریاء کو گھسیٹتے ہوئے قریبی دیوار سے پن کر دیا جبکہ خود وہ قد آور سایہ بنا اُس کے لرزتے وجود پر چھا چکا تھا ..

"تمہارا کچھ بھی کہنا میرے لئے بے معنی ہے.. جب تک میں یہاں ہوں تب تک تم میری اسٹنٹ بنو گی اور جب میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو تم پھر دوبارہ کسی اور کی اسٹنٹ کبھی نہیں بن سکتی.."

داریاء کی ششدر آنکھوں میں اپنی بھوری پر طیش آنکھیں گاڑھے وہ بھاری اشتعال انگیز سرگوشی اُسکی سماعتوں میں گھول چکا تھا..

"آپ.. آپ ہوتے کون ہیں مجھے اس طرح ڈرانے دھمکانے والے؟؟ میرا جسکی بھی اسٹنٹ بننے کا دل چاہے گا میں بنوں گی.."

آریس کی سخت انگلیاں اپنی نرم جلد میں دھنستی محسوس کر کے، اُس کے وجود سے اُٹھتی کیچ ۲۲ کی اعصاب شکن مہک کا گھیرا اپنے گرد تنگ ہوتے دیکھ داریاء اُسکی شدت بھری پناہ میں جی جان سے کسمسائی جس پر وہ داریاء کا بازو آزاد کرتا اُس کے دائیں اور بائیں طرف دونوں ہاتھ دیوار پر ٹکاتے ہوئے اُس کے چہرے پر جھکا..

"..آئندہ تم اس لہجے میں مجھ سے بات نہیں کرو گی "

مدھم دبی غضبناک آواز میں کہتا وہ داریاء کی جھکی کانپتی پلکوں کو دیکھ رہا تھا جو آریس کی پر تپش مہکتی سانسوں کی تاب نہ لاتے ہوئے جھک گئیں تھیں.. اُسکی حدّت بخش قربت اور مہکتا حصار داریاء کو اپنے گداز وجود میں کسی زہریلے ناگ کی مانند سرائیت کرتا محسوس ہوا ..

"..دور ہوں مجھ سے "

وہ جو رخساروں پر سایہ ءفگن پلکوں کے رقص کو دیکھ غصے میں ہونے کے باوجود بھی مبہوت کھڑا تھا،داریاء کی دھیمی کانپتی آواز سن کر ہوش میں آگیا ..

"نہیں ہوں اگر تو کیا کرو گی ؟؟ روتے ہوئے اپنے بھائی کے پاس جاؤ گی کیا ؟؟ اُس سے میری شکایت لگاؤ گی اور کہو گی کہ میرے پروفیسر میرے قریب آتے ہیں ؟؟ ہاں ؟؟ "

تمسخر بھری مسکان لبوں پہ سجائے وہ تلفظ میں کہنے لگا، جان لیوا قربتیں ہنوز قائم تھیں .. مقابل کا اپنے نفس پر کمال ضبط تھا ورنہ ہر بار طیش دلا کر اُسکی برداشت آزماتی وہ مہکتی نوخیز کلی اگر یہی سب کسی اور کے ساتھ کرتی تو ابھی یقیناً سر پکڑے رو رہی ہوتی ..

" کیا ہوا بولتی بند ہو گئی ؟؟ "

اپنے تمام ترابے تکے سوالوں کے جواب خاموشی کی صورت پا کر وہ داریاء کی جھکی پلکوں کی جھالر کو بغور مطالعہ کرتا آہستگی سے پوچھ بیٹھا .. داریاء کی چپ اب بھی برقرار رہی ..

"..بھائی کے پاس جاؤں ناں تو انہیں یہ بھی بتانا کہ "

داریاء کی خاموشی اور سرخ ہوتے اُسکے چہرے کو اُسکی رضامندی جان کر آریس بھیگی سرگوشیاں کرتا اُس کے سپید کان پہ جھکا.. آریس خانزادہ بے خودی میں مبتلا بہت سی حدیں تجاوز کر گیا تھا، نا اُسے داریاء کی عمر یاد تھی اب نہ ہی اپنا یہ وقتی مرتبہ.. وہ محبت کے سحر میں گرفتار، وارفتگی کے بھنور میں گامزن سب ہی تو بھول بیٹھا تھا..

" تمہارا یہ پروفیسر تمہارے وجود سے اُٹھتی پھولوں کی اس شریر خوشبو کا دیوانہ ہوا جا رہا ہے.. تم اپنے بھائی کو یہ بھی بتانا کہ میں تمہارے کتنے نزدیک آیا تھا، قربتوں کی نوعیت کیا تھی.. میری دیوانگی سے انہیں آگاہ کرنا تاکہ وہ جلد از جلد تمہارے بارے میں کچھ سوچیں اور میری اس خماری کا کوئی حل بتائیں اور ہمیں ایک دوسرے کے لئے حلال کر دیں تاکہ ان حسین وادیوں کی نرمی ہر انچ سے محسوس کر سکوں میں.. "

مدہوش بھاری لہجے میں اپنے تمام راز داریاء کی سماعتوں میں انڈیلتا وہ دل کی حالت پہ رحم کھانے ہی والا تھا..

سرور میں ڈوبی بھوری آنکھیں داریاء کی چمکتی سفید گردن کی جلد کو دیکھتی بند ہونے لگیں تھیں، ابھی وہ اپنے ہونٹوں سے اُس کی گردن چُوم ہی لیتا کہ داریاءاُس کی گرم جھلساتی ہوئی سانسوں کو اپنی گردن کی جلد جلاتی محسوس کر کے جسم کی پوری قوت مجتمع کرتی آریس کے اُسکے ارد گرد آویزاں بازو دیوار سے ہٹاتے ہوۓ اُس کی تنگ تپش زدہ پناہ سے باہر نکل آئی..

" آپ تو استاد کہلانے کے لائق ہی نہیں ہیں.. میں.. میں سمجھتی تھی آپ غصے میں رہتے ہیں.. آپ بہت خود پسند انسان ہیں پر آپ... آپ تو کسی اور ہی تلاش میں تھے آریس خانزادہ... مجھے آپ جیسے بدکار شخص کے لیے

پروفیسر جیسا لفظ استعمال کرتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے، آپ.. آپ کو شرم نہیں آئی اپنی سٹوڈینٹ کو ہارس کرتے ہوئے.. "

حلق کے بل چیختی وہ آریس سے دور ہوئی.. داریاء ہذیانی کیفیت میں مبتلا اپنی گردن ایسے رگڑ رہی تھی جیسے وہاں کوئی نادیدہ ناپاکی یا گند ہو..

آریس جس کے سر پر نیا نیا محبت کا بھوت سوار تھا داریاء کی باتیں سن کر جھاگ کی طرح سارا جادو بیٹھ گیا..

" کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ ایسا؟؟ "

بدمست جذبات کی آنچ سے سرخ ہوتی آنکھیں بمشکل وا کیئے وہ ضرورت سے زیادہ بھاری آواز میں بولا، ایک دفعہ کو تو ایسا لگا کہ اُس نے سرگوشی کی ہو..

"آپ... آپ مجھے مسلسل ہراساں کر رہے تھے.. اگر.. اگر میں آپ کو روکتی ناں تو... آپ تو میری عزت.. "

سبز مائل سنہری آنکھیں آنسوؤں کے سمندر کے باعث ڈبڈبائیں ہوئیں.. حلق میں پھنسے آنسوؤں کے سیلاب کی وجہ سے وہ اپنا جملہ بھی مکمل نہ کر پائی جبکہ دوسری طرف آریس اُسکی باتوں کا مطلب سمجھتا مکمل ہوش وحواس میں آگیا..

"دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا کیا بکواس کر رہی ہو؟؟ "

غیظ اڑاتے لہجے میں کہتا وہ خون آشام نظروں سے اُس دماغ سے فارغ لڑکی کو دیکھنے لگا جو اُسکے اظہار کو نا جانے کیا سمجھ بیٹھی تھی..

"میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے البتہ آپکی نیت خراب ہے.. "

نفرت اگلتا لب ولہجہ، حقارت آمیز نگاہیں آریس کے صبر کا پیمانہ لبریز کر گئیں.. پچھلے کئی گھنٹوں سے وہ مسلسل جاگ رہا تھا، ورک لوڈ اور زندگی کے حالات بھی کچھ ایسے تھے کہ وہ چند لمحوں کے لیے بھی آرام نہ کر پایا ایسے میں آج داریاء کو تنہا اپنا منتظر دیکھ کر رگ وپے میں اترتا سکون ناقابلِ بیان تھا اُس کے لئے..

بے خودی میں جذبات کی ترجمانی کرنے کے باوجود بھی اخلاقیات کی حدود تجاوز نہیں کی تھیں اُس نے.. وہ صرف اظہار کر رہا تھا اور بدلے میں یقین کے چند بول چاہتا تھا کہ اُسے اطمینان ہو جائے کہ اُسکی یہ محبت بے نام نہیں جائے گی.. سیہان کی صورتحال دیکھ کر ہی اُس نے یہ فیصلہ لیا تھا مگر یہاں.. ..یہاں تو اُسکے صادق جذبات کو ہوس کا نام دیا گیا

"... تم "

جارہانہ انداز میں داریاء کی جانب پیش رفت کرتا وہ اُسکا چہرہ سختی سے تھام کر اپنے مقابل کرتے ہوئے نہایت بے دردی سے اُسے ایک بار پھر دیوار سے لگا گیا لیکن اس بار انداز میں نرمی اور اپنائیت کا شبہ تک نہ تھا ..

" دل تو چاہ رہا ہے اپنی محبت اور تمہارے بدکاری کے الزام پر مہر لگا کر دونوں کا یہی اختتام کر دوں تا کہ میرے حواسوں پر سوار تمہارے سحر میں بھی کچھ کمی آئے اور تمہارے تمام شک و شبہات بھی ختم ہو جائیں .. "

داریاء کی بدحواس نگاہوں میں جھانکتا وہ دانت پیس کر بولا .. بھوری آنکھیں لال انگارہ ہوتیں شعلے اگل رہیں تھیں ..

" میری نیت اگر خراب ہوتی تو ابھی اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہوتی تم .. "

ذو معنی جملہ کہتا وہ داریاء کو گھورنے لگا جو نا سمجھی سے اُسے دیکھ رہی تھی .. آریس کی کہی ہوئی یہ بات اُس کے سر کے اوپر سے گزر گئی ..

" .. کبھی تو اپنے اس دماغ کا استعمال کر لیا کرو تم احمق لڑکی "
معصوم آنکھوں کا خود میں استفہامیہ تاثر لئے اُسے تکتا آریس کا غصہ قدرے کم کر گیا.. اُس کے ملائم رخساروں میں دھنسی اپنی انگلیاں سابقہ جگہ سے ہٹا .. کر وہ داریاء کے ماتھے پر دو انگلیوں سے دباؤ ڈالتا آہستگی سے بولا

" ... نفرت کرتی ہوں میں آپ سے "
اُسکے دبیز لبوں پر جھلک دکھا کر معدوم ہوتی مسکراہٹ کو تذلیل سمجھ کر وہ .. زہر خند لہجے میں پھنکاری
میں بھی.. شدید نفرت کرتا ہوں تم سے.. اتنی نفرت کرتا ہوں کہ دل "
" .. چاہتا ہے کھا جاؤں تمہیں
اُس گرم دماغ کی چرب زبان لڑکی کو سخت نگاہوں سے گھورتا وہ مدھم آواز .. میں بولا

"..شکل سے ہی آدم خور لگتے.. نہیں.. نہیں عورت خور لگتے ہیں آپ "
داریاء کو خود بھی اندازہ نہ ہوا کہ وہ کم عقلی میں کیا بول بیٹھی ہے دوسری
..طرف آریس نے لب بھینچ کر بے اختیار اُمڈ آنے والے قہقہہ کا گلا گھونٹا

بالکل بھی نہیں..الحمداللہ میں نہایتی شریف انسان ہوں عورت خور "
"..بالکل بھی نہیں البتہ داریاء خور بننا چاہتا ہوں
سامنے کھڑی لڑکی پل بھر میں اُسے مشتعل کرنے اور اگلے ہی لمحے اُسے بہکا
دینے کا ہنر جانتی تھی..کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ یہ وہ ہی شخص ہے جو چند
..لمحوں قبل اپنی نیت پر سوال اٹھنے پر مرنے مارنے پر اتر آیا تھا

ایسی باتیں کرتے ہیں آپ جس کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہوتا.. بر حال جو کچھ "
بھی آج آپ نے کیا میں نے اگر اپنے بھائی کو بتا دیا ناں تو وہ آپکو دنیا سے

غائب کروادیں گے سمجھ آئی.. اس لئے میں آپ پر ترس کھا رہی ہوں اور انہیں کچھ نہیں بتاؤں گی لیکن اس کے بدلے آپکو میری ایپلیکیشن قبول کرنی ہوگی.. "

داریاء کی دھمکیاں سن کر اُس نے مسکراتے ہوئے سر کو خفیف سی جنبش دی.. یہ معصوم تو جانتی تک نہ تھی کہ کیا رشتہ ہے اس کا ان دونوں بہن بھائی کے ساتھ اور یہ بھی کہ اصفہان آریس کو کبھی نقصان نہ پہنچاتا..

" اچھّا چلو ایک کام کرتے ہیں.. "

آریس نے کچھ سوچ کر کہتے ہوئے سینے پر بازو لپیٹ لئے.. اُس ضدی انسان کو بھیت بھاو کرتے دیکھ داریاء نے بے صبری سے چہرے پر آتی زلفوں کو کان کی پیچھے اڑساتے ہوئے سر ہلایا.. بے اختیار آریس کی نظریں اُس کی گلابی انگلیوں کی زینت بنے خوبصورت ناخنوں پہ جا ٹھہریں آج جنہیں ہلکے جامنی اور سرمئی رنگ کے مختلف شیڈز سے رنگا گیا تھا.. تھوڑا سا غور کرنے

پر پتا چلا کہ ان پر چھوٹے چھوٹے ستارے بھی آویزاں ہے.. وہ ایک بار پھر ان ناخنوں کو دیکھ کر یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ آخر یہ لڑکی اتنی سی جگہ پر اتنا سب کیسے بھر لیتی ہے اور وہ بھی اتنی صفائی سے لیکن اس کے ساتھ ہی ان ہاتھوں کی نرماہٹ ہونٹوں سے محسوس کرنے کا بھی دل چاہا تھا اُسکا..

"بولیں ناں مجھے گھر جانا ہے.. "

سر جھکائے آریس کو اپنے ہاتھوں کو گھورتا دیکھ داریاء نے جھنجھلا کر کہا جس پر آریس چونک کر اُسکے ہاتھوں سے نگاہیں ہٹاتا داریاء کو دیکھنے لگا..

" ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ سٹوڈنٹس کے انٹرویوز لیتے ہیں کل سے اگر کوئی سٹوڈینٹ مجھے تمہاری پوزیشن کے لیے موزوں لگا تو فوراََ تمہیں تمہاری ڈیوٹی سے برطرف کر دیا جائے گا.. بولو پھر منظور ہے؟ "

بات کے اختتام پر آریس متبسم نظروں سے داریاء کے پر سوچ چہرے کا مطالعہ کرنے لگا اب دیکھنا یہ تھا کہ داریاء اُسکی سوچ جتنی بے وقوف ہے کہ نہیں.. دوسری طرف داریاء کافی محنت سوچنے پر صرف کرنے کے بعد اس فیصلے پر پہنچی کے دو سوسٹوڈنٹس میں سے اُس کے علاوہ کوئی نہ کوئی اور تو.. آریس کو پسند آہی جائے گا اور بس ہی داریاء سہگل کی بھول تھی

"..مجھے منظور ہے"

داریاء کے جواب پر آریس بے ساختہ مسکرایا، جس قدر سوچا تھا اُس ہی قدر بے وقوف پایا اُس نے داریاء کو.. وہ واقعی جلد باز اور معصوم تھی..

"ٹھیک ہے تو بس پیر سے شروع کرتے ہیں انٹرویوز اپنی کلاس تک یہ خبر پہنچادینا.."

ایک آخری بھرپور نظر سے داریاء کا جائزہ لینے کے بعد اُسکا نقش نقش اپنے حافظے میں محفوظ کرتا وہ اپنی ریوالونگ چیئر پہ جا بیٹھا ..

" اوکے ٹھیک.. گُڈ بائے.. "

لیپ ٹاپ پر مصروف شخص کو منہ بسورنے کے درمیان گھورتے ہوئے دل ہی دل میں زبردست القابات سے نوازتی وہ آفس کے دروازے کی جانب بڑھی.. جاتے جاتے بھی وہ آریس کو تنگ کرنا نہ بھولی اُسکے روم کا دروازہ پوری قوت سے بند کرنے کے بہانے ..

" ایسے ہی تو نہیں کہتا میں اسے... سائیکو.. "

بند دروازے کو گھورتے ہوئے آریس نے مبہم مسکراہٹ لبوں پر سجائے خود کلامی کی اور سر جھٹک کر واپس لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا بہت سا پینڈنگ

کام آج ہی مکمل کرنا تھا اُسے ، جسے مکمل کرنے کے لیے ہی وہ یہاں پر سکون ماحول میں آیا تھا تاکہ جلد از جلد سب ختم کر سکے..

UL KHAN WRITES

" اور سناؤ کیا حال ہے اور کیا کر رہی ہو ؟؟ "

کار ڈرائیو کرنے کے دوران اُس نے اینارہ کو کال ملالی تھی، فجر کی نماز ادا کرنے کے فوراً بعد ناشتے کرتے ہی وہ انڈسٹریل ایریا میں واقع اپنی اولڈ فیکٹری کے ویزیٹ پر جارہی تھی چونکہ راستہ خاصا طویل تھا تبھی اُس نے اینارہ سے بات کرنے کا فاصلہ کیا..

" الحمدللہ بالکل ٹھیک ہوں میں اور ابھی لان میں آئی ہوئی ہوں آج ویک اینڈ ہے تو شاید گھر کے لوگ دیر سے اٹھیں.. تم سناؤ تم کیا کر رہی ہو؟؟ "

ٹھنڈی شبنم کی اوس سے بھیگی سر سبز گھاس پر ننگے پاؤں چلتے ہوئے تازہ ہوا میں سانس لینا اُسے بہت اچھا لگ رہا تھا..

" یار میں تو جا رہی ہوں فیکٹری ابھی دو دن قبل کسٹم سے بہت سامان آیا ہے تو چیک اینڈ بیلنس لازمی ہے.. "

ہفتہ اور صبح ہونے کے باعث شہر کی مصروف ترین سڑک پر بھی رش نہ ہونے کے برابر تھا.. خوبصورت ہاتھوں کے درمیان مہارت سے گھومتے سٹیرنگ وہیل کو دائیں طرف گھماتے ہوئے اُس نے برق رفتار گاڑی کو سڑک پہ دوسری جانب موڑا..

" تو تم ڈرائیو کرنے کے دوران مجھ سے بات کر رہی ہو آئیلین؟؟ "

گھاس پر چلتے ایناره کے قدم بے اختیار رک گئے جبکہ دوسری جانب بغور سامنے سڑک کو دیکھتی آئیلین اُسکا فکر مند لہجہ سن کر ہولے سے مسکرا دی..

" ارے میری جان کون سا کان پہ فون لگا کر بات کر رہی ہوں خیر.. یہ سب چھوڑو تم بتاؤ سہگل کا کزن تمہارے نزدیک آیا دوبارہ؟؟ "
اپنی بتائی ہوئی باتیں یاد کر کے آئیلین نے پر سوچ انداز میں استفسار کیا ساتھ ہی سڑک کھلی دیکھ کر گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی..

" آہ نہیں.. کل شام کے بعد میں دوبارہ ان کے سامنے گئی ہی نہیں پورا وقت کمرے میں بیٹھی رہی علی کو بھی اپنے ساتھ ہی رکھا میں نے، بس کھانے کے بعد سامنا ہوا تھا تو تب... اتنا کچھ خاص نہ ہوا.. بتاؤ ٹھیک کیا ناں میں نے؟؟ "

اینارہ کسی معصوم شاگرد کی طرح کل کیا اپنا تمام کیا کرایا آئیلین کو بتانے لگی.. لیکن ہاں وہ خیال چھپایا تھا اُس سے ..

" ہمیشہ یار ہے تو ٹھیک مگر اس طرح چھپ چھپ کر تو نہیں رہا جا سکتا ناں ..
"

نچلہ ہونٹ دانتوں تلے دبائے اُس نے جواب دیا جس پر اینارہ مزید متذبذب ہو گئی ..

" تو بتاؤں نا پھر اور میں کیا کروں آخر؟؟ "

اینارہ کی آواز میں منجمد جھنجھلاہٹ واضح محسوس کی جا سکتی تھی.. اس نکاح کے بعد سے اُسکی شخصیت میں تبدیلی تو آ ہی رہی تھی مگر اندر سے تو وہ اب بھی ایک ڈرپوک بزدل سی لڑکی تھی ..

"اچھا.. اچھا.. ریلکس اس بارے میں بھی کچھ سوچتے ہیں فی الحال اس سے ہی کچھ عرصے کام چلاؤ پھر آگے دیکھیں گے کیا کرنا ہے لیکن تب تک تمہیں خود کو بہادر بھی بنانا ہو گا.. "

وہ اینارہ کے مسائل کا حل بخوبی جانتی تھی مگر یہ زیادہ آسان نہ ہوتا اتنی جلدی اُس کے لئے تبھی اُسے پہلے پہل تیار رہنے کی ہدایت دی آئیلین نے..

"لیکن آئیلین اگر اس عرصے میں انہوں نے مجھے استعمال کرنے کی کوشش کی تو؟؟ "

لان کے چکر بے تابی سے کٹاتے ہوئے وہ اضطراب میں مبتلا اپنی انگلیاں مڑوڑنے لگی..

"یار دیکھو اب ساتھ رہ رہی ہو تو خود کو تیار کرو جب جب وہ نزدیک آئے تم اُسے ایسا شو کراؤ کے تمہیں اُس کے وجود سے کوفت محسوس ہوتی ہے اگر تو

وہ عقلمند ہوا تو خود سمجھ جائے گا لیکن اگر وہ واقعی چال چل رہا ہے تو وہ تمہارے گریز کے باوجود بھی تمہارے نزدیک آنے کی کوشش کرے گا.."

گاڑی کے ارد گرد بڑھتی دھوپ ملاحظہ کرتے ہوئے آئیلین نے اپنی ڈریس شرٹ کے گریبان میں اٹکا گہرے نیلے رنگ کا Tiffany کا سن گلاسز آنکھوں پر چڑھانے کے درمیان ایناره کو مشہور دیا جو مسلسل یہ سوچ رہی تھی کہ کوفت کا اظہار کیسے کرے جب کوفت محسوس ہوتی ہی نہیں.. وہ اندر ہی اندر آئیلین کی باتیں سننے کے بعد خوفزدہ بھی تھی مگر دل میں قائم آزاد کیلئے عزت اُسے بارہا اکسا رہی تھی کہ اعتبار کرو کیونکہ آزاد کبھی ویسا نہیں کر سکتا..

"اور اگر ان دونوں باتوں میں سے کچھ بھی نا ہوا اور میرے گریز کے باوجود
وہ میرے نزدیک کسی اور وجہ سے آ رہے ہوئے تو.. ؟؟ "
ہونٹ کاٹنے کے درمیان اُس نے بہت سوچنے کے بعد یہ سوال پوچھا
.. آئیلین سے

" میری جان پہلے تو تم اپنے دل سے اُس کے لیے یہ سوفٹ کارنر نکال دو..
مرد اعتبار کے قبل نہیں ہوتے یہ اپنے چارم، اپنے کارزمہ سے ہم جیسی
بے وقوف عورتوں کو مزید بے وقوف بناتے ہیں تا کہ اپنا مقصد نکال
سکیں.. "
بے اختیار اُس کے دماغ میں اصفہان کی سحر انگیز شخصیت ابھری.. وہ خود بھی
اچھی طرح واقف تھی اس سب صورتحال سے کہ کیا ہوتا ہے جب چلتا پھرتا
.. ٹائم بمب آپ کے ارد گرد منڈلا رہا ہو

" یار ٹھیک ہے.. اچھّا آئیلین مجھے تم سے ایک بات کہنی تھی، کیا کہہ لوں

؟؟ "

اینارہ نے ناپے تلے انداز میں اُس سے سوال کیا جسے سن کر آئیلین نے

آنکھیں گھمانے کے درمیان سر جھٹکا..

" تمہیں مجھ سے کوئی بھی بات کرنے کے لیے اجازت لینے کی ضرورت

نہیں ہے پاگل لڑکی.. "

سٹیرنگ وہیل پر انگلیاں بجاتے ہوئے وہ کندھے اچکا کر سرسری لہجے میں

بولی..

" یار.. آئیلین.. آزاد صاحب کا پتا نہیں لیکن تمہارے شوہر.. میرا مطلب

ہے اصفہان بھائی.. "

وہ کچھ کہتے کہتے یکدم رک گئی..

نہایتی چالباز، دھوکے باز، شاطر، چالاک اور عیار انسان ہے وہ یہ ہی کہنا "
" چاہتی ہو ناں تم؟؟؟

ایناره اپنا جملہ مکمل کرنے ہی لگی تھی کہ آئیلین کی زبان سے اصفہان کے متعلق ایسے زبردست قصیدے سن کر وہ اپنا سر پیٹنے کے قریب ہو گئی..

کیا ہو گیا ہے تمہیں.. ایسا بالکل بھی نہیں لگا مجھے.. مجھے تو اصفہان بھائی " نہایتی عزت دار، نرم مزاج کے سوبر انسان لگے.. بالکل کسی بھائی کی طرح دلاسہ دیا تھا انہوں نے مجھے.. "

آئیلین نے ایناره کی باتیں سن کر تاسف سے سر ہلایا.. اُس کا کوئی قصور نہ تھا ایک وقت ایسا بھی آتا کہ آئیلین کو اپنی سوچ بھی خدشات جبکہ وہ کایاں شخص اچھا لگنے لگتا تو پھر ایناره تو بے وقوف ہونے کی حد تک معصوم واقعہ ہوئی تھی..

" تم اُس شاطر چالباز کو جانتی نہیں ہو ناں تبھی یہ باتیں کر رہی ہو کبھی فرصت سے تمہیں بتاؤں گی کہ وہ کیا ہے.. "

آئیلین نے طنزیہ انداز میں کہا جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی ایناره کو حامی بھرنی پڑی..

" چلو میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں جاؤ تم ناشتہ کرو رات میں بھی کھانا صحیح سے نہیں کھایا ہو گا تم نے.. خیال رکھنا اپنا اللہ حافظ.. "

محبت سے پُر آواز میں کہتی اُس نے ایناره کا جواب سننے کے بعد مسکراتے ہوئے کال منقطع کر دی..

" !! نرم مزاج اور سوبر وہ بھی اصفہان سہگل.. ہونہہ "

فون کی بند سکرین پر ایک متبسم نگاہ ڈالنے کے درمیان اُس نے تمسخر سے کہا.. اصفہان سہگل کی اصلیت سے وہ بخوبی واقف تھی اور پوری تگ ودو میں تھی اُسے زیر کرنے کے ..

UL KHAN WRITES

" سر لڑکیوں کی شپمنٹ اٹھوانی ہے تھائیلینڈ کے لیے جن میں تین لڑکیاں اب بھی کم ہیں.. "

آصف اعظم اعوان اپنی ریوالونگ چیئر پہ جھولتے کچھ سوچنے کے درمیان گلاس وال سے چھن کر آتی دھوپ کو گھور رہے تھے کہ جب ان کے خاص آدمی نے آکر انہیں خبر دی ..

"ایک کام دیا تھا اس نالائق اولاد کو اور وہ بھی نا ہو سکا اُس سے.. لعنت ہے ایسے بیٹے پر.. "

انہوں نے دانت پیس کر جواب دیا اور ٹیبل پر پڑا کارڈ لیس اُٹھا کر بلال کو کال ملانے لگے..

"جی ڈیڈ.."

بیٹے کی نشے کے خمار سے بُجھی بھاری بوجھل آواز سن کر انہیں مزید طیش آیا..

"نالائقِ اعظم اب تک پڑے سو رہے ہو یا بار میں اونگھ رہے ہو تم؟ آدھا دن نکل پڑا ہے کچھ جانتے بھی ہو دو گھنٹے بعد شپمنٹ نکلنی ہے تھائیلنڈ کے لیے لیکن تم سے ایک چھوٹا سا کام بھی نا ہونے پایا.."

قہر برساتے اونچے لہجے میں کہتے وہ بلال کی ساری نیند اڑن چھو کر گئے..

" ڈیڈ میں نے اپنی پُوری کوشش کی تھی اب آخری لمحے میں پلان فلاپ ہو گیا تو اس میں میرا کیا قصور ؟؟ "

اپنے باپ کی validation حاصل کرنے کے چکر میں وہ اپنی سیلف اسٹیم کافی عرصے سے داؤں پہ لگا رہا تھا مگر اب اُسکی بس ہو گئی..

بلال نے اکتا کر جواب دیا..

" نالائقِ اعظم تو جب پتا تھا کہ نالائقی اور نااہلی میں ٹاپ کر چکے ہو تو وعدہ ہی کیوں کیا لڑکیاں سپلائے کرنے کا.. کام کا نا کاج کا دشمن اناج کا.. "

غصے سے کہتے ہوئے انہوں نے کال کاٹ دی اور آفس میں چکر کاٹنے لگے..

ان کے حکم کا منتظر اُنکا خاص آدمی ہاتھ باندھے کھڑا ان کے کچھ کہنے کا انتظار کر رہا تھا..

" سر میں ایک مشورہ دوں ؟؟ "

جب بہت دیر تک وہ بے مقصد ٹہلتے رہے تو اس آدمی نے بالآخر آہستگی سے استفہام کیا جس پر یکدم وہ رکے اور اجازت دینے کے ساتھ اُسے دیکھنے لگے..

"سر آپ نے اصفہان سہگل سے بدلہ لینا تھا کیوں نا اُسکی سگی اور منہ بولی بہنوں اور بیوی کو اُٹھوا لیں.."

اُسکا بتایا ہوا پلان انہیں بے انتہا پسند آیا لیکن اب اس سب کا وقت نہیں تھا..

"بہترین منصوبہ ہے لیکن دو گھنٹے میں ہم اصفہان سہگل کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے.. مہینوں لگ جائیں گے محض منصوبہ بندی کرنے میں.. لیکن اس کے علاوہ ہم کچھ اور بھی کر سکتے ہیں.."

آصف صاحب کی آنکھوں میں شیطانی چمک عیاں تھی، وہ شاطرانہ مسکان ہونٹوں پہ سجائے پُر کیف لہجے میں بولے..

" .. ہم انکی کمپنی کو بدنام کر سکتے ہیں دو گھنٹے کے قلیل وقت میں "

ہونٹوں پر رقص کرتی مکروہ مسکراہٹ اس بات کی گواہ تھی کہ انکے ارادے اٹل ہیں ..

" سر میں سمجھ نہیں سکا.. یہ سب کیسے ہوگا؟ "

کوئی کہاں آصف اعظم اعوان کے شیطانی دماغ کو سمجھ سکتا تھا، وہ بہت پرانے پکے کھلاڑی تھے اس میدان کے ..

" ... میری بات سنو "

مسکرا کر کہتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے اُسے اپنے تمام پلان سے آگاہ کرنے لگے .. انکی زبان سے ادا ہونے والے جملوں کو سن کر اُنکا خاص آدمی دنگ رہ گیا.. محض پانچ منٹ میں جس قدر آسان مگر تگڑا منصوبہ انہوں نے سر انجام دیا تھا ایسا بہت کم لوگ ہی کرنے کے اہل ہوا کرتے ہیں ..

اپنی آنکھوں کے سامنے موجود اسپینش طرز پر بنا بلیک اینڈ گرے الٹرا ماڈرن اور نہایت منفرد بنگلہ وہ اشتیاق بھری نظروں سے تک رہی تھی.. اُس شخص کا گھر بھی اُس ہی کی طرح تھا بے مثال، پہلی نظر میں ہی اپنی جانب مائل کرنے والا..

وہ مزید کتنی دیر اور گاڑی میں بیٹھی ڈرائیونگ سیٹ کی کھڑکی سے اُس بنگلے کو دیکھتی رہتی کے اچانک کندھے پر لٹکے بیگ میں پڑا فون وائبریٹ ہوا.. مائسہ چونک کر سیدھی ہو بیٹھی اور فون نکال کر میسج پڑھنے کی زحمت کئے بغیر اُس نے ریر ویو مرر میں اپنے چہرے کا جائزہ لیا..

گول بادام جیسی سحر انگیز سیاہ آنکھوں پر صفائی سے لگا آئی لینز ان آنکھوں کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہا تھا.. سفید روئی سے گالوں کو بلش کی ضرورت نہ تھی اور نازک گلابی ہونٹوں کی زینت بنی لائٹ پنک لپ سٹک نے ان کی شان اور بڑھا دی..

" بال کھول لوں؟؟ "

کمر تک آتے ریشمی لہر-دار سیاہ بال جن کی اونچی پونی ٹیل بنائے رکھی تھی اُس نے ہاتھ بڑھا کر انہیں کھولنا چاہا مگر کچھ سوچ کر رُک گئی..

" کچھ زیادہ ہی اوور لگوں گی.. "

کان کی لو میں چمکتے گولڈ کے چھوٹے ایر رنگز کو ٹھیک کرتے ہوئے اُس نے خود کلامی کی اور آنکھیں بند کرتی گہری سانسیں لینے لگی.. یہاں تنہا کسی کو بنا بتائے آنے کا اتنا بڑا فیصلہ کر تو لیا تھا مگر اب اندر ہی اندر وہ پچھتا بھی رہی تھی کہ کچھ الٹا ہی نہ ہو جائے..

آج سے قبل کتنی پارٹیز، ایونٹس اور ڈیبیٹس کا حصہ بنی تھی وہ.. مائسہ ایک پراعتماد خود سے محبت کرنے والی لڑکی تھی لیکن کبھی بھی اُس نے اپنی ذات، اپنی شخصیت کو لے کر اتنا نہ سوچا جتنا وہ خود کو لے کر آج متذبذب تھی.

کیا میں اچھی لگ رہی ہوں؟

کیا میں انہیں اچھی لگوں گی؟

کیا میرا چہرہ ٹھیک ہے؟

کیا میرے بال انہیں پسند آجائیں گے؟

یہ اور اس جیسے کئی احمقانہ سوال اُسکے ذہن میں گردش کر رہے تھے.. جن کے جواب اُسے کچھ لمحوں بعد ہی مل جاتے..

وہ بلاشبہ ایک حسین لڑکی تھی یونیورسٹی میں بلال اعظم کے علاوہ اور بہت سے لڑکے اُس سے دوستی کرنے کی چاہ میں مبتلا تھے مگر جس شخص سے پہلی نظر میں مائسہ ابراہیم کو محبت ہوئی تھی اگر اُس کے سامنے وہ سونے کی بن کر بھی چلی جاتی تو بھی ایک تو کیا آدھی نگاہِ الفت سے بھی شیخ سیہان کامل اُسے نہ نوازتا..

دنیا میں چند ایسے بدنصیب لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ بہتر سے بہترین نوازنے کا خواہش مند ہوتا ہے مگر وہ اپنی ضد اور کم عقلی کے شکار ہوئے ساری زندگی اپنی تقدیر میں لکھے بہترین کو چھوڑ کر بہتر کی تلاش میں رہتے ہیں اور پھر آخر کار ایسا وقت آتا ہے کہ جب وہ بہتر حاصل نہیں کر پاتے اور بہتر کی تلاش میں بہترین بھی کھو بیٹھتے ہیں..

"گُڈ لک مائسہ ابراہیم.."

آئینے میں نظر آتی اپنی بادام جیسی حسین آنکھوں کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے اُس نے اپنی ہی حوصلہ افزائی کی اور گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکل آئی..

..کندھوں پر ڈوپٹہ برابر کر کے وہ گیٹ کی سمت بڑھی

"..السلام علیکم "

پہلی بیل پر ہی گھر کے اندر سے چوکیدار نکل کر باہر آیا جس نے ایک انجان کم عمر لڑکی کو دیکھ کر گھر کا داخلی دروازہ بند نہ کیا..مائسہ نے چوکیدار پر نظر پڑتے ہی مسکرا کر اُسے سلام کیا..

" وعلیکم السلام..جی میڈم کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟ "

انجان لڑکی کا جانچتی نظروں سے مطالعہ کرتے ہوئے وہ استفہامیہ چہرہ لئے اُسے دیکھنے لگا..

"..میں مائسہ ابراہیم ہوں..اصل میں مجھے "

وہ چوکیدار کی طرف دیکھتی اپنا جملہ مکمل کرنے کے نزدیک تھی کہ بے اختیار گھر کے اندر گلاس وال دھکیل کر باہر نکلتے شخص پر اُسکی نگاہ پڑی اور اگلے ہی پل آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں..

" کون ہے دروازے پر ذیشان ؟؟ "

جم سے باہر نکلتا ایک ہاتھ سے گردن پر آئے پسینے کو ٹاول سے خشک کرتے ہوئے جبکہ دوسرے ہاتھ میں تھامی سیاہ ٹی شرٹ سیدھی کرتا وہ خود شرٹ لیس مرکزی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا.. چہرے پر سپاٹ تاثرات کا راج تھا، سفید رنگت کافی دیر مشقت کرنے کے باعث سرخی مائل جبکہ ماتھے پر بندھی سفید پٹی پسینے سے تر بکھرے شہد رنگ بالوں کے پیچھے چھپی ہوئی..

متانت بھری چال چلتا وہ جوں جوں مائسہ کے نزدیک آرہا تھا اُس کا حلق سوکھتا جا رہا تھا.. شرم کے مارے مائسہ کے گال قرمزی ہو گئے، پلکیں مزید حیا کا

بوجھ نہ سہہ سکتی تھیں جبکہ آنکھوں کو اب بھی وہ نظارہ دیکھنا تھا.. وہ سانس روکے ساکن مبہوت کھڑی تھی..

صبح کی دھوپ کی سنہری روشنی میں نہایا پسینے کے باعث سرخ ہوا چمکتا وہ وجود دیکھنے والوں کی نگاہیں ساکن کرنے کا ہنر جانتا تھا پھر وہ تو اُس کی پہلے ہی دیوانی تھی تو کیسے اُس کے فولادی سینے اور خوبصورتی سے تراشے ایبس (abs) دیکھ کر متاثر نہ ہوتی.. مائسہ ابراہیم متاثر تو دور اُس شخص کی طلسماتی شخصیت کے سحر میں پور پور ڈوب چکی تھی، اس راہ سے واپسی اب ناممکن ہوتی اُس کے لئے..

" کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟ "

گیٹ کے دوسری طرف کھڑی انجان لڑکی کو دیکھ کر اُس نے چوکیدار کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا اور شرٹ پہنتا اُس کے نزدیک چلا آیا، وہ اُس سے

پہلے بھی مل چُکا تھا مگر آئیلین کے علاوہ اگر کبھی کسی اور لڑکی پر غور کیا ہوتا تو یاد رہتی نا وہ اُسے..

سیہان کو دیکھنے میں اس قدر محو تھی وہ کہ اندازہ ہی نہ ہوا کہ کب وہ شرٹ پہننے کے بعد اُس کے مقابل آ کھڑا ہوا ہے.. اُسکی بھاری سپاٹ آواز اپنے قریب سے آتی سن کر مائسہ یکدم چونک کر سیدھی ہوئی..

دوسری طرف سیہان شناسائی کی زرہ برابر بھی رمق آنکھوں میں نہ لئے خاموش کھڑا مقابل نظر آتی لڑکی کو ایسے دیکھ رہا تھا کہ جیسے پہچانا ہی نہ ہو..

"آپ سے.."

مائسہ کی زبان سے بے ساختہ ادا ہوا جس پر سرد تاثر شہد رنگ آنکھوں میں لئے سیہان نے اُسے اوپر سے لے کر نیچے تک گھورا.. مائسہ کو فوراً ہی اپنی

جلد بازی کا احساس ہوا اُس کے ناپے تلے انداز ملاحظہ کرنے کے درمیان
..خشک گلا تر کرتے ہوئے اُس نے حلق کھنکار

سنجیدہ بے تاثر آنکھیں، ایک دوسرے میں سختی سے پیوست عنابی ہونٹ
اُسے بارہا کنفیوز کرنے لگے... سابقہ دو ملاقاتوں میں تو اُس نے سامنے
کھڑے شخص کو خوش زبان اور نرم مزاج پایا تھا لیکن ابھی جو انسان مقابل
..موجود تھا وہ یکسر مختلف تھا پہلی ملاقاتوں والے شخص سے

" میرا مطلب ہے کہ آپ کی گاڑی کا کل ایکسیڈنٹ ہوا تھا ناں.. میں وہاں
"..جائے وقوعہ پہ موجود تھی
..زیادہ غور کرنے پر اُسے یاد آگیا کہ وہ پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہے اُسے
" اور آپ نے ہی مجھے بچایا تھا رائٹ ؟؟ "

مائسہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی سیہان نے اُسے بیچ میں روک دیا..اب وہ اُسے چبھتی ہوئی نگاہوں سے گھور رہا تھا کہ اچانک اُسے آریس کی بات یاد آئی جس پر اُس نے سرد سانس ہوا کے سپرد کی..کچھ بھی بولتا ہے وہ تو.. ..آریس کے متعلق سوچتے ہوئے وہ مائسہ کو دیکھنے لگا

"..جی "

مائسہ نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا جس پر سیہان نے مٹھیاں بھینچنے کے درمیان خود پر ضبط کیا..اگر اس لڑکی کی جگہ کوئی لڑکا ہوتا تو اچھے سے طبیعت صاف کر دیتا اُسکی کے رہ رہ کر تو اس اذیت سے جان چھوٹنے والی تھی اور ..سامنے کھڑی لڑکی نے بنا کسی رشتے کے بچا کر اُسے دوبارہ سزا دے دی

" ہماری پہلے بھی دو دفعہ ملاقات ہو چکی ہے..میں آپکی کار پہچان گئی تھی مجھ "..سے تو دیکھا بھی نہیں گیا وہ حادثہ

سیہان کی خاموشی دیکھ کر وہ خود ہی مزید کہنا شروع ہو گئی اس بات سے بالکل بے خبر کے وہ کیا سوچ رہا ہے اس پل..

" آپ کا اتنا سیریس ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ سب پوری رات مجھے یاد آتا رہا مجھ سے رہا ہی نہیں گیا آپ کی خیریت معلوم کئے بنا اس لئے میں ہسپتال گئی تھی وہاں سے پتا چلا آپ اپنے گھر چلے گئے ہیں.. اس لئے میں یہاں آگئی آپ کی خیریت جاننے.. کیسے ہیں اب آپ ؟؟ "

اُسکی چپ کو حوصلہ افزائی محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرا کر کہنے لگی جبکہ دوسری طرف سیہان اب بھی خود پر ضبط کئے کھڑا تھا.. پٹر پٹر چلتی اُس لڑکی کی زبان صحیح صبر آزما رہی تھی اُس کا..

" کیسا نظر آرہا ہوں میں تمہیں ؟؟ "

کافی دیر بعد جب وہ بولا تو آواز ضرورت سے زیادہ بھاری اور لہجہ نہایت سخت تھا جسے محسوس کر کے مائسہ کی گردن میں گلٹی نمایاں ہو کر معدوم ہوئی..

اُس کی زبان سے اپنے لئے تم سن کر اُس کی نازک ہتھیلیاں پسینے کے باعث بھیگنے لگیں جبکہ وجود ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا..

" بالکل ٹھیک.. "

ہونٹوں پر زبان پھیر کر اُس نے گھبراتے ہوئے کہا.. سیہان کی تیز نگاہیں اُسکی سیاہ بولتی آنکھوں میں رقص کرتا خوف بھانپ گئیں..اُس کی نگاہوں سے اپنی نگاہیں ملائے وہ مائسہ اور اپنے درمیان حائل چند قدموں کا فاصلہ عبور کرتا اُسکے عین مقابل آکھڑا ہوا.. مائسہ نے سر اُٹھا کر خود سے کم از کم دس انچ لمبے اُس شخص کو دیکھا جس کے چہرے پر رقم پتھریلے تاثرات اُس کے وجود پر کپکپی طاری کر رہے تھے.. دوسری طرف سیہان کی نظر بے اختیار

اُس کی پونی ٹیل پر گئی جہاں گلاب کی چند پتیاں چپکی تھیں.. وہ یہ سوچنے پر

.. مجبور ہو گیا کہ آیا کہ یہ جان بوجھ کر لگائی گئیں ہیں یا خود آئیں ہیں کہیں سے

"..مجھے بچانا نہیں چاہیے تھا تمہیں "

خوفزدہ سیاہ آنکھوں میں شعلے اگلتی شہد رنگ آنکھیں ہنوز گاڑھے وہ تلخ

مدہم آواز میں ٹھہر ٹھہر کے گویا ہوا، قریب سے ان آنکھوں میں جھانکنے پر

..اسے یاد آگیا تھا کہ وہ کب اور کہاں ملا ہے اس لڑکی سے

سیہان کے وجود سے اُٹھتی حدت، لفظوں سے بُنا مضبوط جال مائسہ کو اپنے

ارد گرد گرفت بناتا معلوم ہوا وہ بمشکل خود کو اس سحر میں مدہوش ہونے سے

روک سکی.. اُس شخص کا غصہ کرنا بھی اچھا لگ رہا تھا اُس بے وقوف لڑکی

.. کو

" کی.. کیوں؟؟ "

حواس باختگی کے باوجود بھی وہ خود کو پوچھنے سے نا روک سکی جبکہ سیہان اُس لڑکی کی بدحواسی اور ہم وقت دیدہ دلیری دیکھ کر استہزاء انداز میں بھنویں اچکاتا اُس کے کانپتے وجود کا جائزہ لینے لگا.. اُس کے گھورنے کا انداز مائسہ کے اوسان خطا کرنے لگا..

" میں ٹھیک ہوں.. آپ کی تسلی ہو گئی ہے تو اب آپ جا سکتی ہیں یہاں سے.."

سیہان نے مزید اُس کے ساتھ سر کھپانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے سرسری لہجے میں کہا اور دو قدم اُس سے دور ہوتا پلٹ گیا، بنا اُسکے بالوں سے پھولوں کی پتیاں نکالے..

اس بار انداز میں وہ پہلے والا طیش اور غصہ نہ تھا لیکن پھر بھی مائسہ بے اختیار اداس ہو گئی شاید تم سے واپس آپ بننے کی وجہ سے..

"شاید آپ مجھے پہچانے نہیں.."

ناجانے اچانک اُسے کیا سو جھی کے وہ قدرے اونچی آواز میں ایک بار پھر سیہان کو اپنی طرف متوجہ کر گئی..

"جی بالکل ٹھیک کہا آپ نے.. نہیں پہچانا میں آپ کو.. گڈ بائے.."

بنا اُسکی جانب پلٹے اُس نے لاتعلقی سے کہا حالانکہ پہچان وہ اُسے گیا تھا مگر بتانا ضروری نہ سمجھتے ہوئے وہ لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا آفس کے لئے نکلنا تھا کچھ دیر میں اُسے اور یہ لڑکی پہلے ہی خاصا وقت برباد کر چکی تھی اُس کا..

شاید سر پر چوٹ کافی زور کی لگی ہے.. لیکن فٹنس کی داد دینی پڑے گی "

"..ماشاءاللہ

اُس کی چوڑی توانا پشت مطالعہ کرتے ہوئے وہ ہونٹ کاٹتی مسکرا کر سوچنے لگی اور جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا اُس وقت تک اپنی گاڑی کی جانب نہ پلٹی..

وہ کم عمر تھی اور معصوم بھی، محبت جو اچھے اچھوں کے چودہ طبق روشن کر دیتی ہے، کچی عمر میں مائسہ ابراہیم کے لیے تو پھر سنگین ہی ثابت ہونی تھی..

UL KHAN WRITES

کڑوی زہر بلیک کافی کے سپ لیتے ہوئے، بلیک کرسپ ٹو پیس سوٹ کے نیچے ہم رنگ ڈریس شرٹ پہنے جس پر ٹائے لگانے کی زحمت نہ کی گئی تھی..

شرٹ کے اوپری دو بٹن ہمیشہ کی طرح کھلے ہوئے جن کے درمیان سے نظر آتا اُسکا فولادی سینا اور وائٹ گولڈ کی چمکتی چین دیکھنے والوں کو ایک نظر اور اُسے دیکھنے پر مجبور کر دیتی..

اپنے پرسکون آفس میں صدارتی کرسی پر براجمان شخص اطمینان بھرے انداز میں تانگ پہ تانگ جمائے بیٹھا نیوز پیپر پڑھنے کے ساتھ ساتھ ٹی وی پر چلنے والی خبریں بھی سن رہا تھا کہ دوپہر بارہ بجے چلنے والے بولٹن کی ہیڈ لائن میں پُکارے گئے نام کو سن کر یکدم اُس کی فراخ پیشانی پر لکڑیوں کا جال نمایاں ہونے لگا..

اصفہان نے فوراً ہاتھ میں تھاما نیوز پیپر فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر ریموٹ اُٹھاتے ہوئے ٹی وی کی آواز تیز کر دی..

" کراچی کے انڈسٹریل ایریا میں لگی آگ کی لپٹوں نے شدید تیزی پکڑلی ہے.. فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں مل کر بھی اس آگ کو بجھانے میں کامیاب نہ ہو سکیں.. سننے میں یہ آرہا ہے ناظرین کے نوے فیصد متاثر ہونے والا خطا چوہان فرمز کی مل کا ہے.. "

نیوز کاسٹر کی بتائی ہوئی خبر مکمل سن کر اصفہان نے اگلی ہی ساعت تیزی سے اپنا موبائل اُٹھایا اور آئیلین کا نمبر ڈائل کیا جو انگیج جا رہا تھا..

" یاور دس سیکنڈ میں مجھے پتا کر کے بتاؤ مس آئیلین اس وقت کہاں ہیں.. فوراً.. "

موبائل فون واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُس نے انٹر کام پر یاور کو ضروری ہدایت دی اور اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہوتا ایک بار پھر نیوز کی جانب متوجہ ہو گیا.. وہ نا چاہنے کے باوجود بھی اُس کے لئے فکر مند ہو رہا تھا..

سننے میں آرہا ہے کہ چوہان گروپ آف انڈسٹریز کو معاشی طور پر مزید "

"..نیچے گرانے کے لیے یہ اگ ان کے کاروباری حریفوں نے لگائی ہے

دانت پیس کر اُس نے ٹی وی سکرین کی سمت خون آلود نگاہوں سے دیکھا..

صارف چوہان کی بربادی کا بیڑہ اُس نے اپنے کندھوں پر لیا تھا تو یہ کون انجان شخص تھا جو اُس کے انتقام کی راہ میں رکاوٹ بنا اپنی موت کو دعوت دے رہا تھا پھر... اصفہان نے یہ سوچنے کے درمیان سختی سے مٹھیاں ایک دوسرے ..میں بھینچ لیں

بریکنگ نیوز ناظرین.. اطلاعات موصول ہوئیں ہیں جن کے مطابق "

آدھی سے زیادہ فیکٹری خاکستر ہوگئی ہے، آتشزدگی کے باعث چند ہلاکتوں کی بھی تصدیق کی جاچکی ہے.. ناظرین حساس زرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انڈسٹری کی ہاف اونر اور انڈسٹریلسٹ صارف چوہان کی بیٹی آئیلین چوہان جن کا نکاح حال ہی میں ملک کے مایہ ناز بزنس ٹائی کون اصفہان

سہگل سے ہوا ہے جاءِ وقوع پر وہ بھی موجود تھیں..بتایا جارہا ہے کہ مرنے والوں میں چار خواتین ہیں جن کے جسم اس حد تک جھلس گئے ہیں کہ فی الحال انکی شناخت بھی ناممکن ہے.. باہر موجود لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ان میں سے ایک مس آئیلین ہیں.. "

اصفہان کا فون اور انٹر کام پچھلے پانچ منٹ سے مسلسل بج رہے تھے جبکہ وہ آج زندگی میں پہلی بار حیران کھڑا ٹی وی سکرین کو گھورے جارہا تھا..اچانک اُسے برداشت سے باہر اس قدر شدید غصہ آیا کہ وہ پیچھے مڑ کر ٹیبل پر پڑا پیپر ویٹ اُٹھا کر پوری قوت سے ٹی وی سکرین پر مار چُکا تھا.. ٹکراؤ اس قدر خطرناک تھا کہ پچاس انچ کا ایل ای ڈی ٹی وی کرچیوں کی صورت سفید ٹائلز پر بکھر گیا..

جب ٹی وی توڑ کر بھی سکون نا ملاء تو ٹیبل پر موجود ہر شئے ایک ہاتھ کے وار سے زمین بوس کر تا وہ گاڑی کی چابی اُٹھا کر اشتعال انگیز طوفان کی مانند آفس سے باہر نکل گیا..

"اللہ خیر کرے لگتا ہے باس کو پتا چل گیا.. "

راہداری کے آخری سرے پر موجود برق رفتاری سے اصفہان کے آفس کی جانب بڑھتے یاور نے غیظ و غضب کی تصویر بنے اصفہان کو آفس سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ کر بے ساختہ گھبرا کر کہا..

یاور پچھلے آٹھ سال سے اصفہان کے ساتھ کام کر رہا تھا، وہ اُس کا رائٹ ہینڈ تھا ہر طرح کے معاملے میں.. وہ اُس شخص کے غصے سے بخوبی واقف تھا اور یہ جانتا تھا کہ اصفہان کی راہ می حائل ہو کر جس کسی نے بھی اُس کا منصوبہ برباد کیا ہے وہ اُسے اس بے دردی سے قتل کرے گا کہ ڈھونڈنے کے بعد بھی

مقتول کی لاش نہ ملنے پائے گی.. اُس شخص کا طیش نہ وقتی ہوتا تھا اور نہ ہی برداشت کرنے کے قابل.. اصفہان سہگل غصے کی حالت میں ایک خاموش جان لیوا طوفان کی مانند تھا جو اپنی راہ میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو تباہ حال کرنے کا ہنر بخوبی جانتا ہو..

UL KHAN WRITES

" نصرت بی آئیلین کہاں ہے ؟؟ "

آج رات دس بجے کی انکی واپس دوبئی کی فلائٹ تھی سو جانے سے پہلے وہ بیٹی سے ملنے کے خواہاں تھے..

" وہ تو صبح نو بجے کے قریب فیکٹری کے دورے پر نکلی تھی.. اب تک فیکٹری پہنچ چکی ہو گی.. "

گھڑی پر بجتے بارہ بجے کو دیکھ کر انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا..

سیہان سے انسیت اپنی جگہ مگر اصفہان سے ملاقات کے بعد وہ صارف چوہان کے فیصلے پر مطمئن اور آئیلین کے لیے خوش تھیں..

" میری پرسوں رات اصفہان اور اُسکی بہن سے ملاقات ہوئی.. "

انہوں نے بات کی شروعات کی، صارف چوہان انکی بات سن کر مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ آ بیٹھے..

" تو پھر کیسے لگے وہ دونوں آپ کو؟؟ میرا فیصلہ درست تھا ناں.. "

انہوں نے عجلت بھرے انداز میں سوال کیا..

" دونوں بہن بھائی بہت سلجھے ہوئے لگے.. آپ کا فیصلہ بہترین تھا، لیکن بس آگے بھی آسانیاں پیدا ہوں اس ازدواجی زندگی میں.. "

وہ پریشان دکھائی دینے لگیں..

" کیوں نصرت بی ایسا کیوں کہہ رہیں ہیں آپ.. اور پریشان کیوں ہیں ؟؟ "

.. صارف چوہان بھی متذبذب ہوئے

" آئیلین کا برتاؤ اپنے شوہر کے ساتھ بہت کھنچا کھنچا ہے.. وہ اُس سے شوہر کی طرح نہیں بلکہ کسی دشمن کی طرح بات کرتی ہے.. وہ مرد ہے آخر کب تک اُس کا ایسا رویہ برداشت کر سکے گا.. مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اصفہان

.. کچھ غلط نہ کر دے اُس کے ساتھ "

بی اماں کی پریشانی بجا تھی جس پر صارف چوہان بھی خاموش ہوتے کچھ

.. سوچنے لگے کے بے ساختہ ٹی وی پر چلتی سرخیوں پہ انکی نگاہ پڑی

" .. ایک منٹ "

انہوں نے گھبرا کر فوراً ٹی وہ کو غور سے دیکھا اور کوٹ کی جیب میں رکھا اپنا

.. چشمہ نکال کر آنکھوں پہ لگا لیا

آپ کو یقین ہے آئیلین فیکٹری گئی ہے.. "ہیڈلائنز پر لکھی تحریر کو پڑھ "
.. کر انہوں نے کانپتے ہاتھوں سے فون پر اُسکا نمبر ڈائل کیا جو بند جا رہا تھا

" جی صارف صاحب مجھے بتا کر گئی تھی وہ.. کیا ہوا ہے ؟؟ "
متفکر آواز میں کہتی وہ ٹی وی کی آواز تیز کر گئیں جہاں چلتی خبر کو سن کر ان کے پیروں تلے زمین کھسک گئی تھی.. جبکہ دوسری طرف صارف صاحب .. ایک لمحے کی بھی دیری کئے بغیر بھاگتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئے

" ایسا نہیں ہو سکتا میری بیٹی مر نہیں سکتی.. پاگل ہو گئے ہیں یہ لوگ..
" .. بے وقوف
ہذیانی کیفیت میں مبتلا وہ خود کلامی کرتے اپنی گاڑی میں بیٹھ رہے تھے کہ برابر موجود بنگلے سے باہر نکلنے والے شخص نے ان کی بڑبڑاہٹ اچنبھے سے .. سنی

" کیا ہوا ہے انہیں ؟؟" صارف چوہان کی گاڑی نکل جانے کے بعد وہ
آئیلین کے گھر کے نزدیک کھڑے گارڈ کے پاس چلا آیا ..
" سیہان صاحب آئیلین بی بی جس فیکٹری کے دورے پر گئی ہیں وہاں آگ
لگ گئی ہے.. "
گارڈ کی بات پہ اچنبھے میں مبتلا آنکھیں سکیڑے وہ اُسے دیکھنے لگا ..

" کیا کہہ رہے ہو تم ؟؟ "
بے یقینی میں گھرا وہ ششدر کھڑا رہ گیا.. ابھی کل رات ہی تو دیکھا تھا اُسے
ایسے کیسے یہ سب ہو سکتا ہے.. بے اختیار سیہان کو آئیلین کے کل شب
آنکھوں میں تیرتے آنسو اور اُس سے کہے اپنے تلخ جملے یاد آئے ..

" جی صاحب.. "

مزید اب کچھ سُننا باقی نہ تھا، مفلوج ہوتے دماغ کے ساتھ وہ تیزی سے گاڑی کی جانب دوڑا جس کے بعد سیاہ ایس یو وی سبک خرامی سے سڑک پر دورنے لگی..

تین مختلف راستوں سے تین مختلف لوگ ایک ہی انسان کے لیے بے حد پریشان اُس کے زندہ ہونے کی دعائیں کرتے سفر طے کر رہے تھے.. اب دیکھنا یہ تھا کہ کون آئیلین کو بچا بھی پاتا ہے یا ان تینوں نے ہی دیر کر دی ہے...

UL KHAN WRITES

" لالہ زیب بھائی کی نفرت مجھ سے بجا ہے.. میں نے جو کیا وہ کہیں سے بھی معافی مل جانے کے قابل نہیں تھا.. میں نے انکا ہنستا بستا خاندان تباہ کر دیا

صرف باباجان کی نظروں میں اچھا بنے رہنے کے لیے اور دیکھیں ناں پھر، آخر میں کیا ہوا.. باباجان دنیا سے جاتے ہوئے بھی مجھے براہی سمجھ کر گئے.. میں انکی آخری رسومات میں بھی شرکت نہ کر سکی.. "

بھوری آنکھیں لال رنگ تھیں جن میں منجمد آنسو اُسکے اندرونی قرب کی عکاسی کر رہے تھے.. اجالا سہگل شرمندہ تھی لیکن اب شرمندہ ہونے سے کچھ حاصل نہ تھا..

" مانا کہ تم سے غلطی ہوئی مگر تم نے اُسکی تلافی بھی تو کردی ناں میری جان.. "

بہن کی آنکھوں سے گرتے آنسو نرمی سے صاف کرتے ہوئے محتشم نے پیار سے اُسے پچکارا.. جہانزیب کی بے جا مخالفت کے باوجود بھی وہ زبردستی اجالا

کو سہگل حویلی سمیرہ بیگم کی تدفین میں شرکت کے لئے لایا تھا.. اجالا اس .. حویلی میں ماں کا جنازہ اٹھنے تک ٹھہری اور پھر واپس اپنے گھر آ گئی

یوں تو اجالا کے شوہر ڈاکٹر معظم کافی کم گو، سلجھے ہوئے اور نرم مزاج انسان تھے مگر حویلی میں داخل ہونے پر جو تذلیل اجالا کے تایازاد بھائی جہانزیب سہگل نے اُنکی کی تھی عزتدار آدمی کے لیے بھرے مجمع میں کسی طمانچے کی مانند تھی جسکے بعد انہوں نے عہد کر لیا کہ وہ اپنا اور اپنی آنے والی نسل کا رابطہ حویلی کے کسی بھی فرد سے نہ ہونے دیں گے البتہ اجالا کو وہاں جانے کی .. اور ان سب سے ملنے کی پوری اجازت تھی معظم خانزادہ کی طرف سے

".. غلطی نہیں تھی وہ لالہ.. گناہ تھا وہ.. گناہ "
بھاری ہوتا سر ہاتھوں میں تھام کر وہ بے آواز سسکنے لگی.. محتشم سے بہن کا یہ بکھرا روپ نہ دیکھا گیا.. ہر وقت کسی چڑیا کی طرح چہچہاتی رہنے والی اجالا

آج ان کے سامنے روئے جا رہی تھی وقت کی ستم ظرفی ہی تو تھی یہ، انہوں نے اجالا کو کندھوں سے تھام کر اُسے سینے سے لگا لیا اور آہستگی سے اُسکا سر تھپتھپانے لگے ..

" جو میں نے تمہیں کہاں تھا وہ کر لو میری جان تمہارے دل کو سکون آ جائے گا.. "

محتشم نے ایک بار پھر وہ بات دھرائی جس سے اجالا مکمل انکاری تھی ..

" لالہ مجھ میں ہمت نہیں ہے، میرے صبر کا پیمانہ جب تک لبریز نہیں ہو جاتا میں خود کو اس سزا میں مبتلا رکھو گی لالہ.. اور آپ کے سامنے میں ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے خُدا کے لیے اب وہ بات دوبارہ مجھ سے نہیں کیجئے گا.. "

سسکیوں کے درمیان اُس نے آنسو پونچھ کر کہا ..

اچھا اچھا.. تم اطمینان رکھو میں نہیں کہوں گا تمہیں دوبارہ اب وہ سب.. "
لیکن اجالا مجھے تم سے ایک گلہ ہے.. ایک باپ کے بچے سے کیوں کی ہے تم
نے شادی.. تمہیں کیا کمی تھی لڑکوں کی اوپر سے معظم مالی اعتبار سے بھی
" ہمارے ہم پلہ نہیں.. تم کیسے کرو گی اس گھر میں زندگی بھر گزارہ؟؟

ہر اچھے اور نیک فطرت بھائی کی طرح انہیں بھی اپنی بہن کا روشن مستقبل
عزیز تھا، ایک سو بیس گز کے چھوٹے سے گھر کے صاف ستھرے مگر تنگ
ڈرائنگ روم پر نظر ثانی کرتے ہوئے محتشم کو اجالا کی فکر لاحق ہونے لگی..
اگر اس گھر میں صرف اجالا کا شوہر اور وہ خود رہتی تو تب بھی ٹھیک تھا مگر ان
کے ساتھ محتشم کی بن بیاہی بہن، اُنکے ماں، باپ اور ایک عدد بچا بھی رہتا تھا
.. محتشم کی فکر بالکل جائز تھی

"لالہ میں بہت خوش ہوں اس گھر میں اور آپ سے زیادہ کوئی اس بات سے واقف نہیں ہو گا کہ محبت مالی حیثیت، مرتب ور تبہ دیکھ کر کب ہوئی ہے کسی کو بھی آج تک.. یہ تو بس ہو جاتی ہے اور مجھے بھی بس ہو گئی.. خیر یہ بات زیادہ لوگوں کو نہیں پتا مگر واجد معظم کی سگی اولاد نہیں.. ہسپتال میں ایک عورت ناجائز طریقے سے پیدا ہونے والے اپنے آٹھ ماہ کے کمزور بچے کو تنہا چھوڑ کر چلی گئی تھی.. تب سے واجد کی دیکھ بھال معظم نے خود کی، اسے اپنا نام دیا، اسے بالکل اپنی اولاد کی طرح چاہا اور آج دو سال بعد وہ انہیں ابو کہتا ہے اور واجد مجھے اتنا ہی عزیز ہے جتنا معظم کو.. اگر واجد معظم کی سگی اولاد بھی ہوتا تب بھی مجھے معظم سے محبت کرنے پر کوئی اعتراض نہ ہوتا.. معظم بہت اچھے انسان ہیں لالہ.. "

بہن کی باتوں پر وہ معظم سے متاثر تو ہوئے تھے مگر کسی کی اچھائی سے پیٹ تو نہیں بھرا جا سکتا سو محتشم کی پریشانی اجالا کے مالی حالت کو لے کر ہنوز اپنی جگہ قائم رہی ..

" میری دعا ہے کہ تم ہمیشہ خوش اور مطمئن رہو.. کسی بھی چیز کی ضرورت ہو یا مُجھ سے ملنے کا دل چاہے تو تم مجھ سے بلا جھجک رابطہ کر سکتی ہو.. عموماً بھائی بہنوں کے گھر آتے اچھے نہیں لگتے مگر میں ہر ماہ میں ایک بار تم سے ملنے ضرور آیا کروں گا.. تم سے دور رہ جو نہیں سکتا میں. "
محتشم نے مسکرا کر کہا جس پر اجالا بھی مبہم سی مسکان ہونٹوں پہ سجا گئی ..

" ہر ماہ میں ایک بار نہیں ہر ہفتے میں چار بار ملنے آئیں آپ مجھ سے.. میں ہر بار جوش و خروش سے آپکا ویلکم کروں گی .. "

اجالا نے ہولے سے ہنس کر کہا.. اتنے عرصے بعد دھیمی ہی صحیح مگر بہن کی کھلکھلاہٹ سن کر وہ قدرے مطمئن ہو گئے تھے ..

UL KHAN WRITES

" بھائی تم اب کیا کرو گے لڑکیوں کا بندوبست تو ہوا نہیں ؟؟ "

بار کے سامنے دو اسٹولز پر براجمان لڑکوں میں سے ایک لڑکے نے اپنے برابر سر جھکائے نشے میں دھت بیٹھے لڑکے سے سوال کیا ..

" ڈیڈ کے سامنے نمبر بڑھانے تھے جواب ناممکن ہے.. لڑکیاں کیا اس بار سے اُٹھوا لوں ؟؟ "

بلال نے سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں اپنے دوست پر مرکوز کیے ڈگمگاتی خمار زدہ آواز میں جواب دیا، اچانک اُسے اپنے باپ کا کاٹدار لہجہ یاد آیا جس سے اُسکا حلق تک کڑوا ہو گیا ..

" آئیڈیا برا نہیں.. بلکہ اُٹھانے کی بھی ضرورت نہیں ڈیل کر لو یہ لڑکیاں تو خوشی خوشی اپنا سودا کریں گی.. "

لڑکے نے میوزک کی دھن پر تھرکتی عریاں لباس میں ملبوس لڑکیوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا ..

" تم جانتے نہیں ہو کیا اس دھندے میں ان ٹچ نئی لڑکیاں چاہیے ہوتی ہیں.. کروڑں میں استعمال شدہ چیز تھوڑی خریدے گا کوئی.. ان کا کام نہیں وہاں.. "

بلال نے سرسری طور پر کہا اور شراب سے بھرا گلاس ہونٹوں سے لگا لیا ..

" ویسے تم نے بتایا نہیں تمہارا کن تین لڑکیوں کو اٹھوانے کا ارادہ تھا؟؟ "

لڑکے نے بلال سے سچ اگلوانا چاہا ورنہ ٹرپ کے دوران بلال نے اپنے دوست کو ان تین لڑکیوں کا نام نہیں بتایا تھا..

" فائزہ بیگ، داریاء سہگل اور مائسہ ابراہیم.. "

نشے میں ہونے کی وجہ سے اُس نے راز آسانی سے آشکار کر دیا.. تبھی اسلام میں اس حرام نوشی کو گناہ قرار دیا ہے کہ اسے پینے کے بعد اچھا برا کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا انسان کو..

" داریاء اور مائسہ کا تو سمجھ آتا ہے.. لیکن یہ فائزہ.. یہ کس حساب سے بھائی؟؟ "

لڑکے نے ہونق کی طرح بلال کو دیکھا.. پورا کیمپس جانتا تھا کہ فائزہ کس
.. طرح کی لڑکی ہے.. بلال کی باتوں میں تضاد تھا

میں ایک سال اُسکے ساتھ ریلیشن میں رہا ہوں.. ایک بار جو قریب آئی ہو "
وہ میرے.. جب میں نے جسمانی تعلق بنانے کا کہا تو اُس نے بریک اپ کر لیا
بہت چالو لڑکی ہے وہ، خود مزے لیتی رہتی ہے لیکن جب مزہ دینے کی باری
" .. آئے تو جیسے جانتی تک نہ ہو.. مجھ سے بہتر اُسے کوئی نہیں جانتا
.. بلال کے انداز میں تیرتی حقارت بآسانی محسوس کی جاسکتی تھی

چلو ٹھیک ہے لیکن اصفہان سہگل کی بہنوں کو اُٹھوانا آسان نہیں. بھائی وہ "
" .. بندہ.... آگ لگا دے گا کراچی کو اگر داریاء کو کچھ ہوا
لڑکے کی بات صحیح تھی، کاروباری حلقے میں اصفہان کی اپنی بہن کو لے کر
.. شدت پسندی کسی سے پوشیدہ نہ تھی

" تو لگا دے آگ کیا فرق پڑتا ہے.. جب تک وہ آگ لگائے گا تب تک تو
اُسکی بہن پوری طرح کرچی کرچی ہو چکی ہو گی.. "

بلال مکروہ چہرہ لیے ہنسنے لگا، وہ اس وقت انتقام کی آتش میں جلتا نشے سے چور تھا..

" میرا پھر بھی مشورہ ہے بچ کر رہنا باس.. اصفہان سہگل صحیح آدمی نہیں.. "

اُسکے دوست نے مخلصانہ مشورہ دیا..

" تو ہم کونسا اچھے ہیں.. ویسے اچھا ہی ہوا کہ ڈیڈ کے حوالے نہیں کیا ان تینوں کو.. ان سے مزے پہلے میں خود ہی لوں گا جس کے بعد آگے بھیجیں گے انہیں.. "

آخری لمبا گھونٹ شراب کا خون میں اتار کر وہ مدہوشی میں کہتا بار کے کاونٹر پر گر پڑا.. تاسف سے اُسکے حال پہ نظر ثانی کرتے اُس کے دوست نے سہارا دے کر بلال کو کھڑا کیا اور بار سے باہر جانے والی سمت چل پڑا..

UL KHAN WRITES

آئیلین سے بات کر کے وہ واپس گھر کے اندر جانے کے لئے مڑی تو اپنے عین پیچھے کھڑے شخص سے بُری طرح ٹکرا گئی.. وہ اس قدر مگن تھی باتوں میں کہ پتا ہی نا چلا کہ کب آزاد وہاں آیا ہے اور کتنی دیر سے وہ اُس کے عقب میں کھڑا اُسکی باتیں سن رہا ہے..

آسمانی رنگ کے سادہ شلوار سوٹ میں ملبوس، آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کئے، سیاہ بال بے ترتیبی سے بکھرے تھے جنہوں نے یہ گواہی دی کہ آج کا

پورا دن وہ گھر ہی پر گزارے گا.. آزاد کے وجود سے اُٹھتی حواس باختہ کر دینے والی عود کی خوشبو ہمیشہ کی طرح اُس کی شخصیت کا خاصہ بنی ہوئی تھی..

"..دھیان سے "

اینارہ کے ڈگمگانے پر ہاتھ بڑھا کر اُس کے بازو کو تھامتا مسکرانے کے درمیان وارفتگی سے اُس کے لجھائے گھبرائے چہرے کو تکنے لگا.. وہ چند لمحوں قبل ہی لان سے گزر رہا تھا اینارہ پر نظر پڑی تو خود کو اُسکے پاس آنے سے نہ روک سکا اور اب وہ اُسکے سامنے کھڑا دل کی کہی سن لینے پر مسرور تھا..

" آپ.. آپ کب آئے ؟؟ "

خشک ہونٹوں پہ زبان پھیر کر انہیں تر کرتے ہوئے اینارہ نے آنکھیں پھیلائے آزاد کو دیکھا.. اُسے یہ فکر لاحق تھی کہ کہیں آزاد نے اُس کے اور آئیلین کے درمیان ہونے والی گفتگو نہ سن لی ہو..

"..جب آپ کال منقطع کر کے میری سمت پلٹی تھیں تب"

اینارہ کے بازو ہنوز تھامے وہ بمشکل اپنی بہکتی نگاہوں کو اُس کے نم گلابی ہونٹوں پر ٹھہرنے سے روک سا جذبات کی شدت جوں جوں بڑھ رہی تھی ..خود پر ضبط کرنا دشوار ہوتا جا رہا تھا اُس کے لئے

" آپ جھوٹ تو نہیں کہہ رہے ؟؟ "

اینارہ کی پریشانی نے نا سمجھتے ہوئے وہ آنکھوں میں سوالیہ تاثر لئے سی گرین ..ڈوپٹے کے ہالے میں دمکتا اُس کا چہرہ مسکرا کر دیکھنے لگا

"..اتنی سی بات میں جھوٹ کیوں کہوں گا میں ڈاکٹر اینارہ "

.. سرسری لہجے میں جواب دیا گیا جس پر اینارہ قصداً مسکا دی

" ٹھیک ہے.. علی سو کر اٹھ گیا؟؟ "

اینارہ اُس کے گرم ہاتھ نرمی سے اپنے بازوؤں کو تھامے محسوس کر کے

دھیرے سے کسمسائی جس پر آزاد نے اپنے ہاتھ وہاں سے ہٹا لئے..

"نہیں ویک اینڈ ہے تو آج گیارہ بجے تک ہی اٹھے گا وہ.. "

نرمی سے کہتا وہ اینارہ کو دیکھنے لگا.. پہلی بار مخالف جنس نے اس قدر متاثر کیا

تھا اُسے کہ دل چاہتا تھا صبح شام اُسے اپنے سامنے بیٹھا کر بس دیکھتا رہے..

"اچھّا تو پھر میں ناشتے کی تیاری کرتی ہوں.. "

اُس کی بولتی اسود نگاہوں سے جھجک محسوس کرتے ہوئے ان کے سامنے

مزید کھڑے رہنا مشکل تھا اُس کے لئے سو وہ تیزی سے اندر جانے والے

راستے کی طرف بڑھی جب یکدم آزاد کو نا جانے کیا سوجھا..

"ایک منٹ.. "

اُس کی کلائی سیدھے ہاتھ کی مضبوط پکڑ میں لیتے ہوئے اُس نے ایناره کو اپنی جانب کھینچا.. وہ جو آزاد سے اس قسم کے والہانہ پن کیلئے قطعی طور پر تیار نہ تھی سوکھی ڈال کی مانند اُس کی طرف کھنچی چلی آئی اور اُس کے آہنی سینے سے بری طرح ٹکرا گئی..

"... یہ.. کیا "

سر سے اپنا ڈوپٹہ سرکتے اور پھر آزاد کو اپنی گردن پر جھکتا محسوس کر کے اُسکے اوسان خطا ہونے لگے وہ سوال کرنا چاہتی تھی کہ کیا کر رہا ہے وہ مگر زبان نے ارادوں کا ساتھ دینا ہی چھوڑ دیا.. کل والے واقعے کے بعد سے وہ حد درجہ محتاط ہو گئی تھی آزاد کے ساتھ..

اسکی بے داغ سفید گردن پر کان سے زرہ نیچے سیاہ تل کو دیکھ کر وہ سمجھا کہ وہ کچھ اور ہے.. ایناره کی گردن پر جھکتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اُس نے آہستگی سے اُس کے تل پر شہادت کی انگلی رکھی..

"ایک منٹ ہلیں نہیں.."

ایناره جو اُس کی قربت سے ہی پریشان تھی آزاد کے پر حدت لمس پر تڑپ کر اُس سے دور ہونے لگی مگر اس سے پہلے ہی وہ اُسکی کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کرتا سخت لہجے میں بولا..

"کچھ ہے یہاں پر.."

انگلی رکھنے ہی سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہاں کچھ نہیں مگر ایناره کی جلد کی نرماہٹ، جسم سے اُٹھتی دلفریب بھینی مہک اُسے من مانیاں کرنے پر اکسا رہی تھی.. اُس کے سر اور پھر گردن سے سرکتے ڈوپٹے نے آزاد کے جذبات کو مزید تول دیا..

" ....ک.... کیا "

اپنے سے چند انچ دائیں جانب آزاد کا چہرہ، جھکی بھاری ہوتی سیاہ پلکوں کی باڑ کے درمیان سے دیکھتی وہ باقاعدہ کانپنے لگی.. آزاد کی پُر تپش سانسیں اُسکی گردن کی جلد میں سرائیت کرتیں اینارہ کا وجود دہکا رہیں تھیں ..

" ..پتا نہیں سمجھ نہیں آرہا.. آپ ہل اتنا رہیں ہیں "

جبراً دبیز ہونٹوں کے کناروں پر آنے والی مسکراہٹ ضبط کرتا وہ سنجیدگی سے بولا ساتھ ہی نظریں ترچھی کر کے اُس کے قرمزی چہرے کے تاثرات جانچنے چاہے جو عین اُسکی سوچ کے مطابق ہی تھے.. یعنی وہ اس قربت سے کترا رہی تھی اور اینارہ کا یہ کترانا اور شرمانا ہی آزاد کو ہر مرتبہ اُسکے نزدیک آنے پر اکساتا تھا ..

" ..م..میں نہیں..ہلتی اب "

آزاد کی بات اور اُس کے سنجیدہ انداز پر پریشان ہوتی وہ واقعی یہ تصور کرنے لگی کہ اُسکی گردن پر کچھ ہے..ایناره خانزادہ آئیلین کے کہے کے عین مطابق سچ میں کافی معصوم تھی..

" آپ کو کچھ رینگتا ہوا محسوس ہو رہا؟؟ "

اُس کے تل پر رکھی شہادت کی اُنگلی سے سیدھی لکیر گردن سے لے جاتے ہوئے کندھے تک کھینچتا وہ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا، وہ خود اپنی حرکتوں پر حیران تھا بتیس سالہ بھرپور مرد نہایت بچکانہ حرکتیں کر رہا تھا صرف اس نزدیکی کے خاطر..

" ..ج..جی "

ایناره نے خوفزدہ لہجے میں کہا،اُسے کیڑوں سے بہت ڈر لگتا تھا.. آزاد اُس کی آواز میں تیرتے خوف کو سن کر اُس سے دور ہونے اور اس مذاق کو ختم کرنے کا فیصلہ کر بیٹھا تھا مگر دل ضد کرنے لگا..

"آزاد.. صاحب پلیز کچھ کریں.. مجھ.. مجھے بہت ڈر لگتا ہے کیڑوں سے.. "

دوسری طرف مکمل خاموشی پا کر اُس کے ارادوں سے بالکل لاعلم ایناره ڈری سہمی اُس کی سکون بخش پناہ میں کھڑی لرزنے لگی..

"بس ایک منٹ... "

خمار آلود بھاری لہجے میں بمشکل کہتا وہ اپنی انگلی اُس کے کندھے اور شرٹ کے کولر کے بالکل پاس روکتا ہوا آنکھیں موند کر مزید ایناره پر جھکا اور لمبی گہری سانس خود میں کھینچتا اُس کی دلفریب خوشبو اپنی سانسوں کے سپرد کرنے لگا جو کب سے اُسے دیوانہ کیے جا رہی تھی..

" ہو گیا؟؟ "

آزاد کی اُنگلی ایک جگہ رکی محسوس کر کے اُس نے بے تابی سے استفسار کیا.. وہ جلد از جلد خود کو اُس کیڑے سے نجات دلانا چاہتی تھی جو سرے سے اُس کے اوپر تھا ہی نہیں..

" ہمم.."

اینارہ کی آواز پر زبردستی اپنی آنکھیں کھولتا وہ سیدھا ہوا اور جذبوں پر جبر کی شدت سے سرخ ہوتی اپنی آنکھیں اُس کے چہرے پر جمائے بھرپور نظروں سے اُسے دیکھنے لگا..

" نکال دیا ناں آپ نے؟؟ "

مسکرا کر اُس کا بنا کسی وجہ کے سرخ ہوتا چہرہ دیکھتی وہ پوچھنے لگی جس پر آزاد نے محض سر کو اثبات میں جنبش دی اگر کچھ بول دیتا تو آواز کے بھاری پن سے سارے بھید آشکار ہو جاتے اینارہ پہ..

"بہت شکریہ.. مجھے کیڑوں سے بہت ڈر لگتا ہے.. "

وہ جھر جھری لے کر بولی کیونکہ اُسکی سوچ اس وقت اپنے خوف کے گرد ہی منڈلا رہی تھی تبھی آئیلین کی تمام ہدایات اور اپنی آزاد کے ساتھ قربت یکسر فراموش کئے اُس کے سینے پر ہتھیلیاں ٹکائے وہ آرام سے آزاد کے ہموجود ہوئے کھڑی تھی.. اُسے یہ بھی نہ احساس ہوا کہ جس کے سامنے ہر وقت سر پر اوڑھنی ہوا کرتی تھی ابھی کھلے سر ہے وہ اُسکے مقابل..

"اپنے تمام خوف اور اندیشے آپ مجھے سونپ سکتی ہیں، میں ہوں آپکی حفاظت کرنے کے لیے، میری پناہوں میں آپ بالکل محفوظ ہیں.."

ٹھنڈی ہوا کے باعث اینارہ کے گال پر آتی بھوری زلفوں کو سیدھے ہاتھ کی مدد سے نرمی سے پکڑ کر اُس کے کان کے پیچھے کرتا وہ لگاوٹ بھرے گھمبیر لہجے میں گویا ہوا جبکہ اُسکا الٹا ہاتھ استحقاق بھرے انداز میں اینارہ کی پشت پر رکھا تھا...

یہ آزاد کی نظروں کی تپش اور لفظوں کا اثر ہی تھا کہ بے اختیار اُسے اپنے اور اُس کے درمیان نہ کے برابر فاصلے کا احساس ہوا جس پر اینارہ بدک کر فوراً آزاد سے دور ہوئی اور بنا کچھ کہے تیزی سے گھر کے اندر کی جانب بڑھ گئ دوسری طرف آزاد فوراً اُس جانب مڑا جہاں اُسکی پیش رفت تھی تاکہ اینارہ کے بال دیکھ سکے مگر صد افسوس اینارہ آگے بڑھنے سے پہلے اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کرنا نہ بھولی..

"....آج نہیں تو پھر کبھی صحیح اینارہ "

اپنے خیال میں اُس سے ہم کلام ہوتا اینارہ کا آنچل دروازے کی چوکھٹ سے گھر کے اندر غائب ہوتے دیکھ وہ دلچسپی سے مسکرایا.. اُس کے بال اور وہ تل ہونٹوں سے جلد محسوس کرنے کا خواب پورا کرنا تھا اُسے اب.. بہت زیادہ ..ضبط ہو گیا.. آزاد کے اندر چھپے ضدی مرد نے آج پہلی بار اُس سے ضد کی

"..سر کوئی باہر آپ سے ملنے آیا ہے "

ابھی مزید وہ اپنے خیالات کو پروان چڑھاتا کہ چوکیدار کی آواز پر چونک کر ..اُسکی طرف متوجہ ہوا

" کون نام پوچھا آپ نے ؟؟ "

کلائی پر بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے اُس نے سوال کیا عموماً اتنی صبح سیاسی حلقے ..سے کوئی اُسے ملنے نہیں آتا تھا

جی وہ اپنا نام احسن بتا رہے ہیں کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحبہ کے کزن ہیں وہ اور "
"...وہ صرف آپ سے ملنا چاہتے ہیں

آزاد لفظ *صرف* سن کر تشویش میں مبتلا ہوا لیکن بنا کچھ کہے سر ہلاتا ملازم
.. کو شکریہ کہنے کے بعد سربراہی داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا

UL KHAN WRITES

مس آئیلین فیکٹری میں ہر چیز انڈر کنڑول چل رہی ہے الحمدللہ، ہیومن "
ریسورس سے لے کر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ تک تمام ایمپلوئیز ہر چیز سے مطمئن
"..ہیں

آئیلین کے ہم قدم چلتی مینیجر نے مسکرا کر کہا.. فیکٹری میں کام کرنے
والے افراد میں کثیر تعداد نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والی عورتوں اور خواجہ
.. سرا افراد کی تھیں

یہ تمام زندگی سے ستائے ہوئے وہ لوگ تھے جنہیں کسی شبہ میں نوکری نہ مل پاتی تو انہیں مجبوراً گیا تو سڑکوں پر بھیک مانگنی پڑ جاتی یا کسی کے در کی خاک چھاننی ہوتی.. ہمارے معاشرے میں موجود زیادہ تر افراد ان لوگوں کو کم فہم اور حقیر سمجھتے ہیں.. تعلیم نہیں تو کچھ بھی نہیں یہ ہم نے اپنی ذہنیت میں بیٹھا لیا ہے جبکہ ایسا ہر گز ضروری نہیں تعلیم کی اہمیت اپنی جگہ لیکن انسان کا ہنر ..مند ہونا بھی کامیابی حاصل کرنے کی ایک اہم شرط ہے

آئیلین کے انڈر چلتی اس فیکٹری میں جہاں کوالیفائیڈ ویمن ورکرز کی ضرورت تھی وہی ہنر مند محنتی عورتوں کی مدد بھی درکار تھی سو اُس نے سب کو موقع دیا..اس فیکٹری میں سب سے اونچی پوسٹ پر جاب کرنے والی ایچ آر مینیجر لندن سے بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگری لے کر آئی تھی جب کہ پراڈکٹ اسمبلنگ میں کام کرنے والی سب سے جونیر ورکرز کراچی کے

مختلف علاقوں میں قائم گورنمنٹ اسکولز سے میٹرک کر کے نکلیں تھیں لیکن لندن سے ڈگری لے کر آنے والی کو بھی ان سے برا سلوک کرنے کی اجازت نہ تھی یہاں..

" بہت خوب ورنہ میں سوچ رہی تھی ورکرز پچھلے ماہ کی تنخواہ میں دیری ہو جانے پر مجھ سے خفا ہونگے.. "
آئیلین نے مسکرا کر کہا، ڈوبتے بزنس کے باعث مالی اعتبار سے انکا کام پیچھلے مہینے رکا ہوا تھا.. تاحدِ نگاہ پھیلی سلائی مشینوں کے سامنے بیٹھی عورتوں کو دل جمائی سے کام کرتے دیکھ وہ آسودگی محسوس کرنے لگی.. وہ خوش تھی کہ یہاں ان مظلوم خواتین کو اُس نے ہراسمنٹ سے پاک ماحول مہیا کیا ہوا ہے جہاں وہ پر سکون ہو کر رزقِ حلال کما سکتیں ہیں..

آپ سب کا اتنا خیال رکھتیں ہیں تو ہمارا ابھی تو کچھ فرض بنتا ہے ناں "

"..مس

مینیجر کے بجائے اُسے اپنے عقب سے کسی کم سن معصوم لڑکی کی آواز آئی..

آئیلین اُس کی سمت پلٹی تو دیکھا سفید سکارف کے ہالے میں سانولی،

خوبصورت آنکھوں والی معصوم سی لڑکی کھڑی عقیدت سے اُسے دیکھ رہی

..ہے

" ..بہت شکریہ "

ناجانے کیوں اُس بچی کی آنکھوں میں تیرتے تشکر اور لہجے سے عیاں ہوتی

عقیدت کو دیکھ کر اُس کا دل پسیج گیا.. ہاتھ بڑھا کر اُس کے کمزور ہاتھ تھامتے

..ہوئے نرمی سے ان پر دباؤ بڑھاتی وہ مسکرا کر بولی

"آپ کیوں شکریہ ادا کر رہیں ہیں مس.. مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے آپ نے مجھ جیسی کتنی ان پڑھ گوار لڑکیوں کو یہاں جاب دی ہوئی ہے.. ہم اس فیکٹری سے کتنا فائدہ حاصل کرتے ہیں.. آپ جانتی ہیں میرے بابا کو گلے کا کینسر ہے ان کا علاج مفت میں کراچی کے اچھے ہسپتال میں ہو رہا آپ کی وجہ سے، حیرت انگیز بات بتاؤں؟ یہ علاج کروانے کے باوجود بھی میری تنخواہ میں سے پیسے نہیں کاٹے جاتے.. میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں مس.. "

اُس لڑکی کی باتیں وہ خاموشی سے سن رہی تھی اور دل ہی دل میں اس بات کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اللہ نے اُسے دینے والا بنایا اور اس فرض کو خوشدلی سے انجام دیتے ہوئے وہ اب تک سرخرو ہی ہے..

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے اور آگے جا کر تم بہت ترقی کرو اور اس کمپنی کی مینیجر بنو اور یوں ہی اپنے گھر والوں کا سہارا بنی رہو.. خیر اچھائیاں تو بہت ہو گئی اب جلدی سے یہ بتاؤ کہ تمہیں اور تمہاری ساتھی ورکرز کو کوئی خاص پریشانی ہے یہاں ؟؟"

مسکرا کر سوال کرتی ہوئی وہ اُس لڑکی کے ہمراہ آگے بڑھنے لگی ..

"بالکل بھی نہیں مس، ہم بہت خوش ہیں یہاں.. کشادہ، ہوادار اور روشن کام کرنے کی جگہ ہے گھٹن نہیں ہوتی.. کسی میل اسٹاف سے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہمیں.. "

اُسکی رائے جان کر آئیلین نے سکھ کا سانس لیا ابھی وہ مزید بھی کچھ سوال کرتی اُس سے کہ اچانک فیکٹری میں لگا فائر الارم بلند آواز میں بجتا تمام ورکرز کے چہروں پر تشویش بکھیر گیا ..

" یہ فائر الارم کیوں بج رہا ہے ؟ "

..آئیلین فوراً اپنی دوسری طرف کھڑی مینیجر کی سمت مڑی

"..میں پتا کرواتی ہوں مس آئیلین "

مینیجر نے پریشانی کے عالم میں کہا اور وہاں سے نکل گئی.. فائر الارم کا بجنا ہی محض کافی نہ تھا کہ اچانک پوری فیکٹری کا شارٹ سرکٹ اُڑ گیا جس کے ساتھ ہی چار سوں اندھیرا اچھیل گیا تھا..ایک لمحے کی بھی دیری کیے بنا آئیلین نے فوراً فیکٹری کی سیکیورٹی کو کال ملائی اور ورکرز کے انخلاء کے لیے فوری تدبیر کرنے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں چند گھڑیوں بعد فیکٹری کے تمام داخلی اور خارجی راستوں کو کھول دیا گیا تھا..

" پلیز آپ سب پریشان نہ ہوں بغیر بھگدڑ مچائے خارجی دروازے کی جانب بڑھیں سب.. "

وہ مینیجر کے پتا کر کے آنے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی سو اُس نے بلند آواز میں کہتے ہوئے پریشان حال بیٹھی عورتوں کو باہر نکلنے کی تلقین دی اور خود بھی ان میں سے چند ایک جنہیں سانس کا مسئلہ تھا انہیں سہارا دیتی وہ باہر لے کر جانے میں مدد دے رہی تھی ..

"... مس دھواں بڑھتا جا رہا ہے "

وہ جو اپنی ناک پر ہاتھ رکھے سب کو پر سکون رہنے کی اور ایریا خالی کروانے کی کوشش کر رہی تھی اپنے عقب سے آنے والی آواز پر پلٹی ..

"..بیٹا تم اب تک یہاں ہو "

آنکھوں میں آتے آنسو صاف کرتے ہوئے اُس نے لڑکی کو حیرت سے دیکھا ..

"..آپ بھی تو یہاں ہی ہیں ناں "

..اُس لڑکی نے فوراً دلیل پیش کی

"..نہیں یار... تم جاؤ پلیز "

عجلت میں اُس لڑکی کا ہاتھ تھام کر وہ باہر کی طرف بڑھی کافی حد تک اُس نے وہ جگہ خالی کروالی تھی اب اکا دکا عورتوں کو سیکیورٹی اہلکار باہر کھلی جگہ پر لے کر جا رہے تھے ..

"..نہیں مس میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گی "

..اُس لڑکی نے آئیلین کا ہاتھ نہ چھوڑتے ہوئے روہانسی آواز میں التجا کی

"..اچھا میرے ساتھ ہی رہنا پھر "

..مجبوراً اُسے ہاں کہنی پڑی، بحث کرنے کا وقت جو نہ تھا

کچھ دیر قبل جس وسیع ہال میں موجود عورتیں پر سکون انداز میں بیٹھی کام کر رہیں تھیں، ہر ایک کے چہرے پر طمانیت اور خوشی تھی اب وہ ہال کسی

قبرستان کا سا سماں پیش کر رہا تھا.. مکمل خاموشی، چار سوں دھواں، ہال کے ایک سرے پر آگ جبکہ دوسرے سرے پر کھانستی ہوئی باہر جاتی خواتین..

"مجھ میں ہی کوئی مسئلہ ہے شاید.."
آئیلین نے یہ دکھ بھرا منظر دیکھ کر تاسف سے کہا، چند لمحوں پہلے ہی تو وہ سب کچھ سکون اور اطمینان سے دیکھ رہی تھی اور اب یہ.. شاید تقدیر کو اُسکا خوش رہنا ہی عزیز نہ تھا..

"تم جاؤ یہاں سے پلیز..."
اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کے کھانسنے کی آواز پر وہ ہوش میں آتی اُسکی جانب مڑی اور ایک بار پھر اپنی سابقہ بات دھرائی..
"میں نہیں جاسکتی یہاں سے مجھے راحیلہ (مینیجر) کو ڈھونڈھنے جانا ہے.. وہ کہیں پھنس نہ گئی ہو.."

آئیلین اُسکے دیکھنے کے انداز سے سمجھ گئی کہ وہ اُس کے ساتھ رُکنے کے لئے یقیناً کوئی دلیل دے گی تبھی اُس نے پہلے ہی لڑکی کو مزید کچھ کہنے سے روک دیا..

"پلیز بیٹا میری مشکلات میں اضافہ نہیں کرو.. دیکھو تمہیں سانس کا مسئلہ ہو رہا ہے جاؤ.. اس جگہ پر بھی آگ لگنے والی ہے.."
آئیلین نے دوسری سمت چمکتے شعلوں کو دیکھ کر قدرے اونچی آواز میں کہا، اُسکی بے بسی بھانپ کر کم سن لڑکی ناچاہتے ہوئے بھی باہر جانے والے راستے کی طرف بڑھ گئی جبکہ آئیلین تیزی سے رفتار پکڑتے شعلوں کی جانب جہاں تھوڑی دیر پہلے راحیلہ گئی تھی..

"را...راحیلہ..."

کالا سیاہ دھواں جوں ہی سانسوں سے ٹکرایا وہ بری طرح کھانسنے لگی لیکن پھر بھی اپنی مطلوبہ تلاش کا نام پکارنا نہ بھولی تھی وہ.. دھوئیں کے بادلوں کے درمیان اور جگہ جگہ پڑے کپڑوں میں لگی آگ سے بچتے ہوئے وہ ہلکے ہلکے آگے بڑھ رہی تھی..

"راحیلہ.... تم کہاں ہو.. پلیز تھوڑی سی آواز کرو.."

جواب نہ پا کر وہ ایک بار پھر چلائی مگر پھر بھی وہاں ہنوز خاموشی تھی..

"مس آئیلین آپ.. یہاں؟؟؟ پلیز یہاں سے جائیں.. پوری فیکٹری آتشزدگی کا شکار ہوگئی تمام ورکرز کو باہر نکال دیا گیا ہے یہاں سے.."

سرچ لائٹ تھامے سامنے سے آتا سیکیورٹی گارڈ آئیلین کو وہاں موجود دیکھ کر حیران رہ گیا..

میں نہیں جاسکتی.. مجھے راحیلہ کے بارے میں پتا کرنا ہے وہ یہاں آئی تھی "
" ..کچھ دیر قبل

گھٹن زدہ ماحول میں سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے وہ چہرے پر ہاتھ رکھے بولی..

مس راحیلہ کو کچھ لمحوں قبل باہر جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے.. آپ پھر بھی " بے فکر رہیں میں ایک بار پھر ویر ہاوس میں دیکھ لیتا ہوں لیکن آپ کا یہاں
" ..رہنا ٹھیک نہیں آپ جائیں

سیکورٹی گارڈ کی بات کی تائید کرتے ہوئے وہ پراڈکٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ سے نکلنے لگی کے اچانک اُسے کسی کی گھٹی گھٹی سسکیوں کی آواز آئی.. آئیلین
.. فوراً آگ کی لپٹوں سے بچ بچاؤ کرتی آواز کے تعاقب میں بڑھی

خاموش... خاموش ہو جا.. تجھے اس جہنم سے سیدھا جنت میں پہنچائیں "
"..گے ہم... چپ

آگے بڑھنے پر اُس نے دیکھا کہ سیاہی میں راستہ بناتی فلیش لائٹ کی روشنی کے درمیان دو آدمی ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی کرتے ہوئے اُسے باہر کھینچ کر لیتے ہوئے جا رہے ہیں ..

" .. چھوڑو اُسے "

.. یہ سب خون آشام نگاہوں سے دیکھ کر وہ حلق کے بل غرائی

"... بھئی... جلدی نکل "

آئیلین کی بات کا جواب دیئے بنا ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے دوسرے کو کہا اور پھر تڑپتی ہوئی لڑکی کو پکڑ کر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے..

لڑکی کو غور سے دیکھنے پر اُسے اندازہ ہوا کہ یہ وہ ہی لڑکی ہے جسے اُس نے باہر

نکلنے کو کہا تھا اور اس نے یقیناً آئیلین کی بات ماننے کے بجائے اُس کا پیچھا کرنے کا فیصلہ کیا تھا جسکا نتیجا تھا یہ..

" میں نے کہا چھوڑو اُسے.. "

تیزی سے اُن آدمیوں کی جانب بڑھتے ہوئے ان میں سے ایک کا اُس نے ہاتھ کھنچا جس پر اُس آدمی نے آئیلین کا ہاتھ پوری قوت سے دور جھٹکا جس کے باعث وہ ڈگمگاتی ہوئی زمین بوس ہو گئی.. دھوئیں کی بو اور آگ کی گرمی ویسے ہی ناقابلِ برداشت تھی کہ اب گرنے کے باعث سر پر بری طرح سے چوٹ لگ گئی جس کی وجہ سے آگے پیچھے اُسے سب کچھ دھندلا دکھائی دینے لگا..

" اُسے.. چھوڑ دو... "

ٹوٹتے الفاظ بمشکل ادا کرتے ہوئے اُس نے دوبارہ کھڑا ہونا چاہا لیکن اچانک اس قدر شدید چکر آئے کے وہ واپس گر پڑی.. آئیلین کو اپنا آخری وقت نزدیک نظر آنے لگا لیکن وہاں اسکی فکر کسے تھی وہ بس اُس لڑکی کو بچانا چاہتی تھی جو سیاہی میں کہیں غائب ہی ہو گئی..

"...آئیلین... آئیلین"

دور کہیں سے اُسے خود کو پکارنے کی آواز آئی، بہت جانی پہچانی، بہت شناسا آواز..

"...میں... یہاں"

خود پر جبر کر کے وہ محض اتنا ہی کہہ سکی کہ اپنے نزدیک اُسے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی.. بمشکل تھوڑی سی آنکھیں وا کیں تو سامنے اُسے وہ مہربان شخص نظر آیا جس نے کبھی نہ ملنے کا کہا تھا اور یہاں اُسے بچانے کے لیے وہ ہی سب سے پہلے موجود تھا..

"..مجھ...مجھے..پتا تھا..تم ہی آؤ...گے...سی..سیہان "

آئیلین نے طمانیت بھری نگاہوں سے اُس کے دھندلے ہوتے چہرے پر ایک آخری نظر ڈالی اور آنسوؤں کے سبب دبدبائی بنفشی آنکھوں پر پلکیں گرا لیں..اب موت بھی آجاتی تو بھی ٹھیک ہوتا کیونکہ آخری وقت میں بھی اُس کا ایک اپنا اُس کے ساتھ تھا..

UL KHAN WRITES

"..بات کا آغاز کرنے سے پہلے میں آپ کے لیے چائے منگواتا ہوں "

آزاد نے احسن کی جانب مسکرا کر دیکھا اور ملازم کو چائے لے آنے کی ہدایت دی..

میں یہاں آپکی چائے پینے نہیں آیا ہوں.. مجھے ضروری بات کرنی ہے "
"..آپ سے
آزاد کا رکھ رکھاؤ اُسکی شخصیت دیکھ کر احسن کو حسد محسوس ہونے لگی، بے
..اختیار دل میں آیا کہ کاش وہ اسے جان سے مار کر اینارہ کو حاصل کر لیتا

" کیا بات کرنی ہے آپ کو؟؟ "
..آزاد نے اُسکے چہرے کے سرد تاثرات جانچتے ہوئے سنجیدگی سے سوال کیا
جس سے آپ نے شادی کی وہ مجھے پسند کرتی ہے.. اور یہ ابھی سے نہیں "
ہے بچپن سے ہے.. ہم دونوں ایک دوسرے کی بچپن کی محبت ہیں جس کے
"..درمیان آپ آئے مسٹر آزاد سہگل
احسن نے آزاد کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے سفید جھوٹ کہا جس پر آزاد
..خاموش بیٹھا محض اُسکی باتیں سنتا رہا

" اور آپ سے شادی اُس نے صرف اپنے بھائی کے کہنے پر کی ورنہ وہ مجھے کبھی نہ چھوڑتی .. "

آزاد کی خاموشی اختیار کرنے کو اُس کا اس سب سے قائل ہونا سمجھتے ہوئے وہ اب کی بار فخریہ انداز میں گویا ہوا ..

" تو مجھ سے کیا چاہتے ہو تم ؟؟ "

وہ پہلی بار کسی انجان شخص سے اس طرح مخاطب ہوا تھا.. احسن کی باتیں سننے کے بعد جس مشکل سے اُس نے خود پر قابو کئے رکھا تھا یہ یقیناً ایک قابلِ ستائش عمل تھا ورنہ عموماً مرد ایسی باتوں کو آنا کا مسئلہ بنا کر لڑنے مرنے پر اتر آتے ہیں ..

" آپ سے بنایا گیا رشتہ زبردستی اور بے بنیاد ہے.. آپ زبردستی ہم دونوں کے درمیان آئے تو بہتر یہی ہوگا کہ خاموشی سے آپ ہمارے بیچ سے چلیں جائیں.. "

احسن نے صاف سیدھی بات کی جس کے لئے وہ یہاں آیا تھا.. پورے دو دن اُس نے خود کو تیار کیا تھا یہ سب کہنے کے لیے..

" پہلی بات اگر تم نے جو کہا ویسا اصل میں ہوتا تو میری بیوی تمہارے بقول زبردستی بنائے گئے اس رشتے کو توڑنے کی کوشش کرتی نا کہ یہ کہتی کے اُسے یہ رشتہ آگے لے کر چلنا ہے.. دوسری بات یہ کہ اُٹھو اور میرے گھر سے دفعہ ہو جاؤ شرافت سے یا اس سے پہلے میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں دھکے دے کر یہاں سے نکلواؤں.. "

لحاظ برائے طاق رکھے وہ سرد وسپاٹ انداز میں گویا ہوا، ایک دفعہ کو تو خود اُسے اپنا لہجہ غیر لگا، زندگی میں آج تک کسی سے اس قدر اکھڑے ہوئے لہجے میں بات نہ کی تھی اُس نے..

"مجھے تمہارے اس محل نما پنجرے میں رکنے کا کوئی شوق بھی نہیں.. تم اُسے یہاں قید نہیں کر سکتے.. اینارہ کو بلاؤ مجھے بات کرنی ہے اُس سے.."

آزاد کے یکسر مختلف انداز پر سیخ پاء ہوتا احسن تنک کر بولا.. دوسری طرف آزاد سے برداشت نہ ہوا اُس شخص کا اینارہ کو اُسکے نام سے پکارنا.. جھلسا دینے والی آگ اگلتی نظروں سے اُسے گھورتا وہ ایک جست میں اُس کے نزدیک آیا اور احسن کا گریبان تھام کر اُس کے وجود کو جھٹکا دینے کے ساتھ اُسے اپنے سامنے کیا..

"میری بیوی کا نام لینے کی قطعی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اُس کے متعلق بے جا گفتگو کرنے کی.. تمہیں کیا لگ رہا ہے تمہاری بیکار کی باتوں میں آجاؤں گا میں ؟؟ ہرگز نہیں ایک مرتبہ بھی میں نے اُسکی آنکھوں میں محبت چھن جانے کا ملال نہیں دیکھا جبکہ تمہاری آنکھوں سے یہ واضح ہے کہ تم فریبی ہو.. "

احسن کی آنکھوں میں اپنی شعلہ بار سرخ ہوتی سیاہ آنکھیں گاڑھے وہ ہر ایک لفظ پر زور ڈالتے ہوئے بولا..

" اتنا بے وقوف نظر آتا ہوں تمہیں.. جانتے بھی ہو کون ہوں میں ؟؟ بات کرنے کے دوران لوگوں کے چہرے ،اُنکی آنکھیں پڑھنے کا عادی ہوں اور تمہاری آنکھوں میں ریاکاری کے علاوہ اور کچھ نہیں.. "

استہزاء مسکراہٹ لبوں پر سجائے اُس نے حقارت بھری نظروں سے احسن کو دیکھا جو تمام منصوبہ بندی چوپٹ ہو جانے پر دل ہی دل میں خود کو ملامت کر رہا تھا ..

" آج تم سے زبان سے بات کی ہے آیندہ دوبارہ اگر کبھی تم نے خود کے ساتھ میری بیوی کا نام یا کوئی بے معنی رشتہ بنانے کی کوشش کی تو یہ جان لو ظالم روز ظلم کرتا ہے تو اُسکے ظُلم کرنے کی حدوں میں کمی واقع ہو جاتی ہے، روز ایک جیسا کام کرنے میں مزہ نہیں آتا جبکہ اگر رحم دل انسان ظُلم کرنے پر مجبور ہو جائے تو پھر انجام ناقابلِ یقین ہوتا ہے لوگوں کے لیے کیونکہ وہ دنیا ہی اُسکے لئے نئی ہے ہر چیز کو وہ پہلی بار آزمائے گا اور بھرپود طرح سے آزمائے گا .."

آزاد کا سرد اشتعال انگیز لہجہ، خون آلود نگاہیں اور بے پناہ سختی لئے چہرہ احسن کو تھوک نگلنے پر مجبور کر گیا..

" دوبارہ.. امید کرتا ہوں میری باتیں باآسانی سمجھ میں آگئی ہوں گی تمہیں پھر کبھی ملنا نہیں چاہوں گا میں تم سے.. "

جھٹکے سے اُس کا کولر چھوڑتے ہوئے ایک طنز بھری نگاہ سے نوازنے کے بعد وہ لمبے دگ بھرتا ڈرائینگ روم سے باہر نکل آیا..

"سر یہ چائے.. "

سامنے سے آتے ملازم نے آزاد کے لال جھلستے چہرے کو دیکھ کر تشویش ناک لہجے میں سوال کیا..

" یہ مجھے دے دیں اور یہ دوسرے والی اندر جا کر پوچھ لیں کیا پتا مہمان پینا چاہ رہے ہوں.. "

ہمیشہ کی طرح نرمی سے جواب دیتے ہوئے اُس نے اپنی چائے کا کپ اُٹھایا اور سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا.. کچھ دیر قبل والے اشتعال کا دور دور تک شبہ نہ تھا اُس کے انداز میں..

"یہ چائے.."

ڈرائینگ روم میں پہنچ کر ملازم نے صوفے پر براجمان خاموش احسن کی طرف چائے بڑھائی..

"نہیں پینی مجھے اس گھر کی چائے.."

ملازم کی آواز پر ہوش میں آتا وہ نخوت سے بولا اور وہاں سے نکل گیا.. جتنی باتیں آزاد کے متعلق اُس نے سنّی تھیں اُس سے یکسر مختلف پایا تھا اُس نے آزاد سہگل کو..

UL KHAN WRITES

" کامل تم کہاں جارہے ہو؟؟ "

بیٹھک میں بیٹھے فراز سراج ملک کی نظر جوں ہی سیاہ سفری بیگ تھامے بھتیجے پر پڑی وہ فوراً اٹھ کر اُسکے نزدیک چلے آئے ..

" .. میری کیویت میں نوکری لگ گئی ہے جارہاہوں وہاں ہمیشہ کے لیے "

منتہا کے بچھڑ جانے کے بعد حال ہی میں ماں کے ہو جانے والے انتقال نے اُسے مکمل توڑ کر رکھ دیا تھا اب پاکستان میں رہنے کا کوئی جواز نہیں تھا اُس کے پاس ..

" .. یہاں میری کمپنیاں ہیں، زمینیں ہیں جس کے اکلوتے وارث تم ہو بیٹا "

فراز نے مصلحتاً نرم لہجہ استعمال کرتے ہوئے آرام سے کہا .. وہ اس عمر میں تنہا نہیں ہونا چاہتے تھے ..

"..آپ کا وارث میں نہیں آپکی بیٹی تھی جسے آپ کے ظلم نے کھالیا "

وہ جانے سے پہلے کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا مگر کچھ چیزوں پر مزید ضبط نہیں کر سکتے تھا وہ ..

" ماموں جان.. آپ.. آپ کی حاکم طبیعت اور ظلمت نے اس حویلی کا سکون غارت کر دیا.. آپ کی ایک اکیلی بیٹی تھی.. ایک بار بھی آپ کو اُس پر رحم نہ آیا... کیا ہوا جو اُسے دشمنوں کے گھرانے میں محبت ہو گئی.. محبت ہی کی تھی ناں کوئی گناہ تو نہیں.. "

وہ نم آواز میں کہتا چلا گیا خود پر ضبط کرنا اب ناممکن تھا اُس کے لیے آخر کب تک خاموش رہتا ..

" ....کامل چپ کر جاؤ "

فرازیوں آئینہ دکھایئے جانے پر اشتعال میں آتے بلند آواز میں بولے ..

"کب تک.. آخر.. کب تک میں چُپ رہوں ماموں.. بچپن سے میں چپ ہی تو ہوں.. نہیں رہ سکتا میں مزید چپ.. بہت رہ لیا میں چپ.. جانتے بھی ہیں میں محبت کرتا تھا آپ کی بیٹی سے اور محبت کا تقاضہ یہی ہے کہ محبوب کی چاہ میں خوش رہا جائے.. جب میں اُس کا کزن محبت میں اُس کو معاف کر سکتا ہوں تو.. آپ.. آپ تو باپ تھے اُسکے فراز صاحب، مجھ سے کئی گناہ زیادہ منتہا سے محبت کرنے والے.. "

کامل طنز سے بجھے لہجے میں کہتا تاسف بھری نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگا.. ان جتنا بدنصیبی انسان اُس نے آج تک نہ دیکھا تھا..

"بہت شوق تھا ناں آپ کو سب پر حکمرانی کرنے کا.. ہر ایک کے دل میں اپنا خوف بیٹھانے کا تو اب خوشی سے ان دیواروں پر حکومت کریں.. اللہ حافظ.. "

ایک آخری بار ان کا چہرہ دیکھنے کے بعد وہ وہاں سے ہمیشہ کے لیے انہیں اور اس حویلی کو الوداع کہہ کر باہر نکل آیا، گاؤں حتا کہ مالک سے بھی دور بہت دور چلے جانے کے لئے..

جبکہ اندر موجود حاکم شخص اپنی سلطنت کو خالی نگاہوں سے گھورنے لگے جو اب سلطنت کم ایک قفس زیادہ تھا.. ان کے ظلم و بربریت کی سزا میں ملا ہوا سونے کا قفس جہاں اپنی آخری سانس تک رہ کر انہیں اپنے کیے ہوئے ہر ظلم کا حساب دینا تھا...

UL KHAN WRITES

" سر... سر آپ اندر نہیں جا سکتے.. اندر چار سوں آگ پھیل گئی ہے کوئی

بھی نہیں ہے اندر.. پوری فیکٹری خالی کروالی گئی ہے.. "

عجلت میں گاڑی بے ترتیب طریقے سے بیچ راستے میں روکتے ہوئے وہ تیزی

سے باہر نکلا اور آگ لگی فیکٹری کی سمت بڑھا.. ماتھے پر بندھی پٹی اور

مسلسل گھومتا سر بھی اُسکا حوصلہ پست نہ کر سکے..

" مس آئیلین کو باہر نکالا گیا؟؟ "

سیہان لحاظ بھر کو فائر بریگیڈ کے عملے کے سامنے رُکا..

" مس آئیلین اندر ہیں؟؟ "

آئیلین کی مقبولیت سے کون واقف نہ تھا، اہلکار نے اپنے ساتھی سے حیرانگی

سے استفسار کیا جس پر سیہان بنا ایک لمحے کی بھی دیری کئے ان دونوں کو

اپنے راستے سے دور دھکیلتا اندر کی جانب بڑھ گیا..

" سر... سر.. ہم اپنے لوگ بھیج دیں گے آپ کے لیے اندر جانا خطرے سے خالی نہیں.. "

سیہان کو سیاہ دھوئیں کے بادلوں میں گھم ہوتے دیکھ عملے نے پریشانی میں مبتلا ہو کر کہا اور آگ کی لپٹوں کو مزید تیزی پکڑتے دیکھ آگ بجھانے کے کام میں تیزی کرنے کی ہدایت دی..

دوسری طرف اُس ہی وقت وہاں صارف چوہان کی گاڑی بھی آرُکی تھی..

" آئیلین... آئیلین کہاں ہے؟؟ اُس کو ریسکیو کر لیا گیا ہے ناں؟؟ "

ہذیانی کیفیت میں مبتلا وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے بنا کچھ دیکھتے فیکٹری کے اندرونی جانب لپکے..

" صارف صاحب.. صارف صاحب فکر کی کوئی بات نہیں.. مس آئیلین کے بارے میں معلومات مل گئیں ہیں انہیں ریسکیو کر لیا جائے گا.. "

عملے کے لوگوں نے فوراً انہیں آگے جانے سے روکتے ہوئے صارف صاحب کو جائے وقوعہ سے دور کی طرف دھکیلا کیونکہ اگر اس وقت وہ بھی اندر چلے جاتے تو آئیلین کے ساتھ ساتھ انہیں اور سیہان دونوں کو تلاش کرنا پڑتا ..

" میری بیٹی اندر ہے آپ لوگ مجھے روک کیسے سکتے ہیں آگے جانے سے .. چھوڑیں مجھے .. "

عملے کی گرفت میں بے قابو ہوتے ہوئے وہ غصیلے انداز میں بولے ..

" آپ پریشان نہ ہوں مس آئیلین کو ریسکیو کر لیا جائے گا .. برائے مہربانی ٹیم کے ساتھ تعاون کریں .. "

انہوں نے صارف صاحب کو سمجھانا چاہا جو کچھ سمجھنے کے لیے تیار نہ تھے ..

مجھے کچھ نہیں سننا.. اس فیکٹری کا مالک ہوں میں اور اپنی فیکٹری میں جانا "
".. چاہتا ہوں.. چھوڑو مجھے

" کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟ "

وہ مزید عملے کا وقت ضائع کرتے کے اس سے پہلے عقب میں ابھرنے والی
.. بھاری مغرور آواز پر تمام افراد آنے والے کی سمت متوجہ ہوئے

اصفہان.. بیٹا.. دیکھو یہ لوگ مجھے اندر نہیں جانے دے رہے.. میری بیٹی "
" .. اندر گھم ہے.. اور یہ.. یہ لوگ بار ہا مجھے روکے جا رہے ہیں

گویا کہ اُس سے کبھی زیادہ بات چیت نہ ہوئی تھی اور نہ ہی دونوں کے
درمیان سسر اور داماد والا ایسا کوئی خاص تعلق تھا مگر اُس شخص کی زبان پر
اعتبار کر کے ہی آئیلین کی شادی انہوں نے اصفہان سے کی تھی تو اُسے اس
.. وقت مقابل دیکھ کر خود بخود انداز میں اپنائیت اور التجا در آئی

" مسٹر اصفہان اندر جس درجے کی آگ لگی ہے ہمارے پروفیشنل افراد وہاں کے گھٹن زدہ ماحول میں سانس نہیں لے پا رہے تو پھر صارف صاحب اندر جا کر کیا کریں گے.. پلیز آپ ہی کچھ سمجھائیں انہیں.. "

اہلکار کی بات پر اُس نے لب بھینچ کر صارف چوہان کی جانب دیکھا جو آنکھوں میں اُمید کا جہان آباد کیے اُسے ہی دیکھ رہے تھے.. ایک بار تو اُس کا دل چاہا کہ انکی امیدیں یہیں چکنا چور کر کے چلا جائے مگر اتنی آسان سزا... ہر گز نہیں..

" یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں.. "

خود کو کافی مشکلوں سے کچھ کہنے پر آمادہ کرنے کے بعد بھی وہ محض اتنا ہی کہہ پایا، زندگی میں آج تک کبھی جھوٹ بولنے یا مکر کرنے میں اُسے اتنی مشکل نہ پیش آئی تھی جتنی آج وہ برداشت کر رہا تھا.. دلاسہ دینا تھا بھی ایک ایسے آدمی کو جو اُسکے خاندان کو توڑنے والا، اسکی زندگی تباہ کرنے والا شخص تھا..

"...میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا... میری بیٹی... میری آئیلین" اصفہان کے ہونٹوں سے ادا ہونے والے جملے کو سن کر وہ پھونٹ پھونٹ کر روپڑے.. مانا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو بظاہر کبھی اہمیت نہ دی تھی مگر در حقیقت وہ انکا خون، انکی اکلوتی بیٹی انہیں اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی اور ابھی جب اُسکی زندگی انہیں نظر نہیں آرہی تھی تو بس نہیں چل رہا تھا صارف کا کہ وہ اپنی جان دے کر بیٹی کو اپنے سامنے لا کھڑا کریں، زندہ صحیح سلامت..

"..آپ پریشان نہ ہوں.. میں کچھ کرتا ہوں"

خود پر بے انتہا جبر کرتے ہوئے اُس نے زہر کا گھونٹ مار کر آنسو بہاتے صارف کے کندھے پر دباؤ ڈالتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا..

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو بیٹا؟؟"

آنسو پونچھ کر وہ فوراً سیدھے ہوئے، انہیں اصفہان کی زبان پر واقعی اعتبار ہو جیسے..

"جی میں خود جا کر ڈھونڈھو گا اور آپکی بیٹی کو آپکے حوالے کروں گا.."
لہجے کی سچائی کی گواہی سرمئی آنکھوں نے دی..

"سیہان بھی اندر گیا ہے مگر اُس سے زیادہ مجھے تم پر اعتبار ہے بیٹا، مجھے یقین ہے کہ تم آئیلین کو زندہ سلامت میرے پاس لاؤ گے.."
رجائیت سے کہتے ہوئے انہوں نے اصفہان کا ہاتھ تھام لیا جو سست دھڑکنیں لئے کھڑا کبھی انکو تو کبھی انکے جھریوں زدہ مضبوط ہاتھوں میں دبے اپنے ہاتھوں کو تک رہا تھا.. خُود پر مزید قابو رکھنا بے حد مشکل ہونے لگا اُس کے لئے..

" لاؤ گے ناں ؟؟ "

اُسے خاموش دیکھ کر انہوں نے ایک بار پھر سوال کیا.. اصفہان سرخ ہوتی خالی نگاہیں انکے چہرے پر جمائے خاموش رہا..

"..جی..بے فکر رہیں "

اپنا ہاتھ انکی گرفت سے نکال کر وہ بمشکل جملہ مکمل کر کے فیکٹری کی جانب مڑا..

" اتنی آسان سزا نہیں دوں گا میں تمہیں صارف چوہان.. تمہیں کیا لگتا ہے تم محض اتنا سا تڑپو گے موت آنے سے پہلے.. محتشم سہگل کا بیٹا تمہیں اس قدر شدید تکلیف دے گا کہ موت بھی تمہارا حال دیکھ کر کانپ اٹھے گی.. "

سنہری بھڑکتی آگ پر نگاہیں جمائے اُس نے دل ہی دل میں خود کلامی کی اور عملے کے متعدد دفعہ روکنے کے باوجود بھی جلتی آگ میں کود گیا اپنے جانی دشمن کی بیٹی کو بچانے کے لیے..

" یہ رہا آپ کا دبئی کا ٹکٹ آپ کی کل شام کی فلائٹ ہے، جا رہی ہیں آپ
یہاں سے ہمیشہ کے لیے.. "

آدھی نیند سے بیدار وہ دروازے پر ہونے والی دستک کے باعث ہوئی،
آنکھیں مسلتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے ایک انجان شخص کو پایا جو اُس کے
سامنے ٹکٹ اور پاسپورٹ پکڑے کھڑا تھا..

" آپ کون اور میں کیوں جاؤں یہاں سے اپنا سب کچھ چھوڑ کر؟؟ "
الیہ پیشانی پر شکنیں نمودار کرتی کاٹدار لہجے میں بولی..
" مجھے یاور مرتضیٰ کہتے ہیں.. اور مجھے یہاں مسٹر سہگل نے بھیجا ہے.. "

یاور نے سرسری نظر الیہ کے بے ترتیب لباس پر ڈالی اور بے تاثر لہجے میں گویا ہوا..

" کون سے والے سہگل نے بھیجا ہے تمہیں.. خیر جس بھی سہگل نے بھیجا ہے فالتو میں ہی بھیجا ہے کیونکہ میں کہیں نہیں جانے والی جا کر بتا دو اپنے مالک کو.. "

الیہ نے اکتا کر سامنے کھڑے بلیک ٹو پیس، وائٹ شرٹ اور بلیک ٹائی لگائے کھڑے اپنے ہم عمر شخص کو دیکھا اور دروازہ بند کرنا چاہا مگر اگلے ہی لمحے یاور نے سیاہ چمکدار بوٹ میں مقید اپنا پیر بند ہوتے دروازے کے بیچ اڑسایا..

" آپ بلاوجہ اپنے لئے چیزوں کو مشکل نہیں بنائیں مس الیہ.. "

اب کی بار سرد نگاہوں سے اُسکا چہرہ تکتے ہوئے مدھم آواز میں کہا گیا، دھیمے لہجے میں ٹھہری دھمکی واضح محسوس کی جاسکتی تھی.. الیہ سر سے پاؤں تک بغور اُسکا جائزہ لیتے ہوئے استہزاء مسکرائی..

" میری بات سنو خاور.. "

وہ جھنجھلائی..

" یاور... "

سختی سے اُسے تنبیہ کرتے ہوئے وہ تیز آواز میں بولا، اس بار وہ واقعی مشتعل ہوا تھا اپنا نام غلط پکارنے پر..

" یاور ہو یا خاور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا.. میری بات کان کھول کر سن لو تم.. میں کہیں نہیں جانے والی.. اب اپنا پیر یہاں سے ہٹاؤ ورنہ لنگڑے ہو کر جاؤ گے واپس اپنے گھر.. "

..آنکھوں سے اُسکے پاؤں کی جانب اشارہ کرتی وہ طنزیہ انداز میں متبسم تھی

"ہٹا رہے ہو پیر یاد باؤں میں اسے ؟؟ "

یاور کے لیے اس چھٹانک بھر کی عورت کو قابو کرنا دائیں ہاتھ کا کھیل تھا، کیا کیا نہیں کرتا آیا تھا وہ اصفہان کے لیے مگر ابھی زور زبردستی کا حکم نہ تھا اصفہان کی جانب سے ورنہ تو وہ اُسکی عقل ایسی ٹھکانے پر لگاتا کے زندگی بھر ..ہوش میں رہتی وہ

"..شاید تمہیں سمجھ ہی کم آتا ہے "

الیہ اُسکے پیر کو سابقہ پوزیشن میں ہی آویزاں دیکھ کر جھنجھلاہٹ میں مبتلا ہوتی دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ پلک جھپکنے کی رفتار پر ایک ہاتھ سے یاور نے دروازہ تھام کر اُسے کھولا جب کہ دوسرے ہاتھ سے الیہ کی گردن

دبوچتے ہوئے اُس کی پشت قریبی دیوار سے لگاتا وہ اپنے پیچھے دروازہ پیر سے

ہی بند کرچکا تھا..

" آپ کے لئے بہتر ہو گا کہ اپنے لئے مزید مشکلات نہ کھڑی کریں اور جو

کہہ رہا ہوں وہ کرنے کی تیاری کریں.. "

الیہ کی گردن پر سخت گرفت بنائے وہ جھک کر اُسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا

دہشت زدہ انداز میں اُسے دھمکی دے گیا، سیاہ آنکھیں اُسکے لہجے کا بھرپور

ساتھ دے رہیں تھیں..

" مجھے چھوڑو میں کون ہوں تم جانتے بھی ہو.. "

الیہ اُس انجان شخص کے شکنجے میں پوری جان سے تڑپی جس پر یاور نے

دوسرے ہاتھ سے اُسکا بازو تھام کر اُسے مروڑتے ہوئے دیوار سے اُسکی پشت

کے ساتھ لگا دیا..

" مجھے آپ کے ساتھ زبردستی کرنے کا حکم نہیں ورنہ میں آپ کو ضرور بتاتا کہ میں کون ہوں.. بہتر ہو گا آپ اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیں مس الیہ جبین.. "

وہ مزید اُسے ڈرانا دھمکانا چاہتا تھا مگر یہ کام جلد از جلد مکمل کر کے اُسے اصفہان کے پاس فیکٹری جانا تھا جہاں آتشزدگی ہوئی تھی تاکہ وہاں پر وہ اُسکے کام آسکے..

سرخ ہوتی اُسکی سحر انگیز آنکھوں میں اپنی بے تاثر آنکھیں گاڑھے وہ عام سے لہجے میں اپنی بات مکمل کر کے مزید ایک لمحے کے لیے بھی وہاں نہ رکا اور اگلے ہی پل ایک جھٹکے سے اُسے آزاد کرتا ہوا الیہ کے اپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا..

اُس کے باہر نکلتے ہی گردن آزاد ہونے پر الیہ اپنی جلد سہلاتی بے دردی سے کھانسنے لگی اُس کے حلق میں خارش پڑ گئیں تھیں یاور کی جان لیوا گرفت کے باعث..

"اس.. کی ہمت کیسے ہوئی.."

کچھ دیر بعد اپنا تناسب بحال کرتی وہ جوں ہی یاور کی خبر لینے اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تو دیکھا کہ راہداری بالکل خالی تھی، دور دور تک کسی کا کوئی نام ونشان نہ تھا وہاں..

"دوبارہ آؤ ناں زرہ تم پھر تمہیں بتاؤں گی.."

یاور کی دھمکیوں پر ڈرنے کے بجائے سیخ پا ہوتی وہ دانت پیس کر خود کلامی کرنے کے درمیان دروازے کی چوکھٹ کو گھورتی ہوئی واپس اپنے اپارٹمنٹ میں بند ہوگئی.. ساری رات دیر تک جاگنے اور سڑکوں پر بے مقصد گاڑی دوڑانے کے بعد پورا دن سونے کا ہی کام سرانجام دیتی تھی وہ..

"..ڈاکٹر ایناره، آپ سے کوئی ملنے آیا ہے "

وہ وارڈ سے فارغ ہو کر ابھی کچھ منٹ قبل ہی اپنے روم میں آکر بیٹھی تھی کہ اسٹاف ممبر نے آکر اُسے اطلاع دی.. صبح ناشتہ کرنے کے بعد اُسے ہاسپٹل علی اور آزاد ڈراپ کر کے گئے تھے اور واپسی پر آزاد نے کہا تھا کہ وہ تینوں ساتھ میں رات کا ڈنر کہیں باہر کریں گے..

" کون ملنے آیا ہے ؟؟ آپ نے نام پوچھا ان سے ؟؟ "

..ایناره اپنے سر پر ڈوپٹہ ٹھیک کرتی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہو گئی

" نہیں جی پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی، آپ کے بڑے بھائی آئے ہیں شاید کیونکہ آپ اکثر اوقات ان کے ساتھ ہسپتال آچکی ہیں.. "

" کیا.. بڑے لالہ آئے ہیں.. کدھر ہیں وہ؟؟ "

.. وہ بے پناہ خوش تھی، ایک دفعہ تو اُسے اپنی سماعتوں پر یقین ہی نا آیا

"..ویٹنگ ایریا میں ہیں وہ "

اسٹاف ممبر کا جواب سن کر ایناره بے صبری سے فوراً اپنے روم سے باہر نکلی

..اور تیزی سے ویٹنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی

" .. بڑے لالہ "

ویٹنگ ایریا کی سب سے آخری کرسی پر اُسے وہ سر جھکائے بیٹھے نظر آئے، وہ چند دنوں میں ہی خاصے کمزور اور اپنی عمر سے کافی بڑے نظر آنے لگے تھے.. ایناره کی خوش باش پکار پر واجد نے جوں ہی سر اُٹھایا تو دیکھا کہ انکی بہن مسکراتی ہوئی ان تک چلی آرہی ہے جس پر وہ بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے ..

" بڑے لالہ آپ میرے روم میں کیوں نہیں آئے.. آپ نے یہاں کیوں انتظار کیا میرا؟؟ "

نزدیک پہنچنے پر اُس نے دیکھا کہ گولڈن فریم کے نازک چشمے کے پیچھے انکی کی سیاہ آنکھوں میں آنسو چمک رہے ہیں.. یہاں آنے سے قبل پورا راستہ انہوں نے خود کو تیار کیا تھا کہ اگر ایناره نے ملنے سے انکار کر دیا تو وہ حق پر ہو گی کیونکہ زیادتی ہی اتنی سنگین ہوئی ہے اُس کے ساتھ.. مگر یہاں آکر ایناره کا رویہ اپنے ساتھ دیکھتے ہوئے ان کا دل تڑپ اُٹھا، نئے سرے سے اپنا کیا ہوا ظلم انہیں ستانے لگا..

" بڑے لالہ.. آئیں چلیں.. میرے ساتھ.. "

انہیں خاموش کھڑے دیکھ ایناره نرمی سے انکا ہاتھ تھامتی ہوئی واجد کو اپنے روم میں لے آئی..

"...ایناره "

..ان کی آواز آنسوؤں کی نمی سے تر تھی ایناره نے انہیں تشویش سے دیکھا

بڑے لالہ کیا ہوا ہے ؟؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں ؟؟ سویرا اور "

" عفان کیسے ہیں ؟؟ اور بھابھی ؟؟

ماہا کے متعلق وہ کچھ پوچھنا نہیں چاہتی تھی مگر اپنی نرم طبیعت سے مجبور تھی

..وہ

"..میں ٹھیک ہوں..ایناره سب کچھ ٹھیک ہے لیکن تم "

وہ اُس کی بلند ظرفی دیکھ کر حیران رہ گئے، سامنے کھڑی لڑکی اتنا سب ہو جانے کے بعد اپنے مجرموں سے انکی خیریت پوچھ رہی تھی..وہ بالکل اپنی ..ماں کی طرح ہی تھی اعلیٰ ظرف اور بلند حوصلہ لڑکی

" ..مجھے معاف کردو میری بہن..میں نے ظلم کردیا تمہارے ساتھ "

واجد نے اینارہ کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے، اس لمبے چوڑے شخص کو اپنے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے زار و قطار روتے دیکھ اینارہ کے آنسوؤں پر بندھا بندھ بھی ٹوٹ گیا، بہت مشکلوں سے اس نے خود پر ضبط کیا تھا کہ اب دوبارہ ماضی کو یاد کر کے روئے گی نہیں لیکن یہاں وہ بے بس تھی..

"... بڑے لالہ نہیں "

اینارہ نے ہچکیوں کے درمیان ان کے اپنے سامنے جڑے ہاتھ تھام لئے جس پر واجد نے نفی میں سر ہلایا..

" نہیں... نہیں میری جان.. مجھے کہنے دو.. مجھے معافی مانگنے دو.. مجھ سے گناہ ہو گیا ہے.. تم مجھے کہتی رہی.. میرے سامنے روتی رہی اپنی بے گناہی پر لیکن میں.. میں تو جیسے بہرا ہو گیا تھا.. مجھے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا..

اینارہ مجھے معاف کر دو.. بھائی ایسا نہیں کرتے جیسا میں نے کیا.. وہ اپنی
" ... بہنوں پر بھروسہ کرتے ہیں لیکن میں

انکی حالت بگڑنے لگی تھی، رونے کے درمیان اینارہ نے گھبرا کر واجد کو دیکھا

اور جلدی سے قریبی پڑے صوفے پر انہیں بیٹھا دیا اور خود وہ ان کے ساتھ

.. ہی بیٹھ گئی

" .. یہ لیں پانی پئیں "

اپنے آنسو پونچھ کر اینارہ نے اُن کی جانب پانی کا گلاس بڑھایا جو انہوں نے

.. تھام لیا

آپ جانتے ہیں.. میں آپ سے ناراض تھی.. میں یہ ہی سوچ رہی تھی کہ "

بڑے لالہ نے میرے ساتھ ٹھیک نہیں کیا، میرا اعتبار کرنا چاہیے تھا نہیں..

لیکن پھر میں نے سوچا کہ ایک عزت دار بھائی تو یہی کرتا جو میرے بڑے

لالہ نے کیا.. جو کچھ بھی میرے بارے میں بتایا گیا آپکو اُسکے بعد بڑے لالہ

جو آپ نے کیا وہ ضروری تھا.. ورنہ سوچیں کتنی بدنامی ہوتی میری، آپ میرے بھائی ہیں آپ کو سمجھ آگیا کہ میں بے قصور تھی لیکن.. یہ دنیا.. یہ لوگ تھوڑی سمجھ پاتے.. پوری زندگی میرے کردار پر کیچڑ اچھالتے رہتے لوگ.. بڑے لالہ جو آپ نے کیا.. میں شکر گزار ہوں آپکی.. "

انکے ہاتھ تھامے آہستگی سے وہ تمام باتیں انہیں بتانے لگی جو وہ خود سوچتی تھی، آزاد سے خوف، تعلقات استوار کرنے میں جھجک اپنی جگہ مگر ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ واجد کے فیصلے پر مطمئن ہوتی جارہی تھی ..

" لیکن مجھے تمہاری شادی تم سے نو سال بڑے ایک بچے کے باپ سے نہیں کرنی چاہیے تھی.. "

وہ اب بھی پشیمان تھے.. اینارہ نے مسکرا کر انہیں دیکھا ..

" نو سال بڑا ہونا کوئی برائی نہیں بڑے لالہ.. اور مجھے نہیں سمجھ آ رہا ایک بچے کا باپ ہونا کیا کوئی جرم ہے ؟؟ یا گناہ ؟؟ کیا ایک بچے کا باپ انسان نہیں ہوتا ؟؟ لالہ بھی یہی کہہ رہے تھے اور اب آپ بھی .. "

اینارہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھتے ہوئے استفسار کیا جس پر واجد کو اپنی بہن پر ٹوٹ کر پیار آیا اور انہوں نے اُسے سینے سے لگا لیا ..

" تم نہیں سمجھو گی کیونکہ تم بہت اچھی ہو اینارہ لیکن تم جتنا اچھا کوئی اور نہیں ہو سکتا میری بہن، اچھا یہ بتاؤ کیا تم خوش ہو اس رشتے سے اگر نہیں تو بس میرے ساتھ چلو اور اس بات کی فکر نہیں کرنا کے ماما کیا کہے کی اُس عورت کے لیے اب نہ میرے دل میں کوئی جگہ ہے اور نہ ہی گھر میں تو اُس بیکار شئے کے پیچھے تمہیں کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں .. "

واجد نے اُسے اپنی نظروں کے سامنے کرتے ہوئے کہا ..

" بڑے لالہ ایسے نہیں کہیں، ان سے اختلافات اپنی جگہ لیکن وہ آپکی بیوی

ہیں.. "

اینارہ نے نرمی سے کہتے ہوئے سوچا کہ اس بار ماہا کی تمام حقیقت سب کے

سامنے آگئی ہے..

" ہاں کچھ عرصے بعد بیوی بھی نہیں رہے گی تو جان چھوٹے گی اُس سے.. "

وہ دبی آواز میں بولے..

" کچھ کہا آپ نے.. "

اینارہ کے پوچھنے پر واجد سرسری مسکرائے..

" نہیں.. نہیں کچھ نہیں کہا.. تم مجھے سچ سچ بتاؤ خوش ہو نا؟؟" وہ اُسکی

طبیعت سے بخوبی واقف تھے سچ بتادیتے تو وہ مستقل پریشان رہتی تبھی

خاموش رہے..

" ..جی بڑے لالہ میں بہت خوش ہوں اور مطمئن بھی "

ایناره کی آنکھیں اُسکی زبان کا بھرپور ساتھ دے رہیں تھیں جسے دیکھ کر واجد ..پر سکون ہو گئے

اللہ کا شکر ہے.. میں ان شااللہ آزاد سے بھی ملوں گا.. چلو اب میں چلتا "

" ..ہوں سویرا کو اسکول سے پک کرنا ہے.. خیال رکھنا اپنا

ایناره کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولے اور اپنی جگہ سے .. کھڑے ہو گئے

"..جی بڑے لالہ.. اچھا میں آپ سے ایک فرمائش کروں "

" ..فرمائش نہیں میری جان حکم کرو "

..انہوں نے محبت پاش نگاہوں سے اُسے دیکھا

" بڑے لالہ میں نہیں چاہتی کہ میرے بھائیوں کے درمیان لڑائی جھگڑا رہے.. آپ لالہ سے بات کریں مجھے لگتا ہے وہ آپ سے بہت زیادہ ناراض ہیں.. "

اینارہ نے تشویش کا اظہار کیا..

" ہاں میں بات کروں گا اُس سے تم پریشان نہیں ہونا بیٹا.. "

جس قسم کی باتیں آریس کرنے کے بعد گھر چھوڑ کر گیا تھا اس کے غصے کی نوعیت کا بخوبی علم تھا انہیں..

UL KHAN WRITES

آئیلین... نہیں... آنکھیں کھُلی رکھو... آنکھیں نہیں بند کرنا پلیز.. " پلیز.. آئیلین.. وعدہ کرتا ہوں دوبارہ تم سے دور جانے کے بارے میں سوچوں گا بھی نہیں.. پلیز میری جان آنکھیں کھولو.. "

آئیلین کا چہرہ تھام کر اُسکے گال سہلاتے ہوئے اُس نے متذبذب لہجے میں کہا.. کل رات اپنے اور اُسکے درمیان ہونے والی گفتگو اور آئیلین کی نم آنکھیں اُسے رنجیدہ کر رہیں تھیں..

" میں تمہیں بچا لوں گا.. "

آئیلین کو اپنی بانہوں میں بھر کر وہ گھٹن زدہ ماحول اور تیزی سے چمکتی آگ کے درمیان میں سے بمشکل راستہ تلاش کرتا آگے بڑھ رہا تھا.. سر پر چوٹ ہونے کے باعث اُس کے اپنے قدم اس ماحول میں لرز رہے تھے، آنکھوں کے سامنے دھوئیں کے ساتھ ساتھ دھند الگ مگر وہاں اپنی فکر تھی کس کو،

جب تک اُس کے جسم میں جان تھی اُس وقت تک وہ آئیلین کو یہاں سے صیحح سلامت باہر نکالنے کی کوشش کرتا رہتا ..

" بس لین تم یوں ہی سانس لیتی رہنا، ہم بس نکل گئے باہر .. "
کھانسنے کے بیچ اُس نے گردن آئیلین کے چہرے جھکا کر اُسکی سست روی سے چلتی سانسوں کو محسوس کرنے کے درمیان آہستگی سے کہا اور دھیرے دھیرے بھاری ہوتے قدم آگے بڑھانے لگا، ان تھک محنت اور مسلسل کوشش کے باوجود بھی وہ آدھا راستہ تک مکمل نہ کر پایا.. وہ اپنی پوری جان لگا رہا تھا ورنہ تو حالت اُسکی بھی نہایت تشویش ناک تھی اس وقت ..

" سیہان... ہمت کرو... "
گھٹن کے باعث بند ہوتی آنکھوں کو جبراً کھولے رکھنے کی کوشش کرتا وہ آگے بڑھتا رہا کہ اچانک ڈگمگاتے اعصاب بالکل ہی معطل ہو گئے اور اگلے

لمحے وہ زمین بوس تھا آئیلین کو خود سے لگائے.. اب حال کچھ یوں تھا کہ وہ دونوں ہی بے ہوش، خود سے بیگانہ آوروں کے رحم و کرم پر پڑے تھے وہاں..

"آئیلین چوہان... تمہارا پیچھا اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گا میں.. کہاں ہو تم.."

بے ہوشی میں بھی اُس نے اپنے حریف کی آواز باآسانی سننی جس پر سیہان نے اٹھنے کی کوشش بھی کی لیکن سماعتوں کے علاوہ جسم کا ہر اعضا بے جان ہو جیسے..

دوسری طرف اصفہان کہنی ناک پر رکھے تیزی سے جلتے شعلوں کے درمیان سے اپنا راستہ بناتا آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک کونے پر اُسکی نظر

زمین پہ پڑے دو بے سدھ جسموں پر پڑی.. اصفہان تیزی سے اُس جانب لپکا ..

" you got to be kidding me dude.."

نزدیک پہنچ کر اُس نے جو دیکھا وہ اصفہان جیسے شخص کے لیے ہضم کرنا بے حد دشوار تھا.. کنٹریکٹ میرج ہی صحیح، دشمنی پر رشتہ بنا تھا، سب جھوٹ تھا مگر کسی ایسے شخص کو جو آئیلین سے محبت بھی کرنے کا دعوٰی دار ہو، اپنی بیوی کے اس قدر نزدیک دیکھنا بہت مشکل تھا اُس کے لیے.. سیہان کا ایک ہاتھ آئیلین کی کمر کے گرد تھا جبکہ دوسرا اُسکے پیٹ پر اور آئیلین سیہان کے کندھے پر سر ٹکائے بے ہوش پڑی تھی ..

موقع کی مناسبت سمجھتے ہوئے اُس نے زبردستی اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پایا اور جھک کر آئیلین کے گرد لپٹے سیہان کے دونوں بازوؤں کو بے دردی

سے اُس کے وجود سے علیحدہ کرتا وہ آئیلین کے ناتواں وجود کو نرمی سے خود میں بھینچ کر کھڑا ہو گیا..

"..اب مرو جل کر یہاں.. تنہا "

ایک نفرت انگیز نگاہ سے سیہان کے بے خبر وجود کو نوازنے کے بعد وہ آئیلین کے حواس باختہ سرخ چہرے کو دلچسپی سے دیکھتا باہر جانے والے راستے کی سمت متوازن قدم اٹھاتے ہوئے بڑھ گیا..

" تمہارا پیچھا اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا میں ہنی.. ابھی تمہارے باپ سے اپنی بہن اور باقی گھر والوں کے آنسوؤں کا بدلہ لینا ہے مجھے مس آئیلین صارف چوہان.."

آئیلین کی گھنیری سیاہ پلکیں سرشاری سے تکتے ہوئے وہ آگے بڑھ رہا تھا، فیکٹری کافی وسیع تھی اور داخلی اور خارجی دروازے کافی دور تبھی اس ماحول میں باہر نکلنے میں کچھ مزید وقت لگ جاتا اُسے..

آئیلین کے لیے آگ میں کودنے سے پہلے وہ یہ عہد کر چکا تھا کہ اندر سے اُسے صحیح سلامت ہی لائے گا اور جیسا اُس نے سوچا ہمیشہ کی طرح ویسا ہی ہوا اُس کے دل کے مقام پر چلتی آئیلین کی مدھم سانسیں اصفہان کے ارادے ہر بار کی طرح اٹل ہونے کی آمین تھیں، وہ اتنی سی سزہ صارف کو دینے کے حق میں ہر گز نہ تھا کہ بس ابھی سے انکی بیٹی ان سے چھین لی جاتی اور انہیں بس ایک ہی بار اذیت دی جاتی، نہیں.. وہ صارف چوہان کو ہر روز قرب سے گزرتا دکھنا چاہتا تھا جو کہ صرف آئیلین کو حاصل کر کے ممکن ہو پاتا، اصفہان سہگل اپنی منزل کے کافی نزدیک تھا..

جیت کی سرشاری میں مبتلا وہ ارد گرد پر چند لمحوں کے لیے غور کیئے بنا آگے چل رہا تھا کہ اچانک چھت پر لگی آگ کے سبب لکڑی کا موٹا سا ٹکڑا ان کے اوپر آ کر گرا ممکن یہ تھا وہ ٹکڑا آئیلین کے چہرے پر لگتا جسے محفوظ کرنے کے لیے اصفہان فوراً دو زانو بیٹھ گیا اور آئیلین کے اوپر مضبوط ڈھال کی طرح چھا گیا جس کی وجہ سے لکڑی کا ٹکڑا آئیلین کو جھلسانے کے بجائے اصفہان کی پشت پر گرتا اُسے بُری طرح جلا چکا تھا..

" Darn it.."

پشت پر ہونے والی جلن پر دانت پیستا وہ تیزی سے کھڑا ہوا اور اب کی بار مزید برق رفتاری سے آگے بڑھنے لگا.. نتیجتاً وہ اگلے پنچ منٹ میں ہی فائر بریگیڈیئرز کے ساتھ آئی میڈیک ٹیم کے پاس بے ہوش آئیلین کو چھوڑ چکا تھا..

لیکن باہر نکلنے سے قبل اُس نے ایک سنسان گوشہ منتخب کیا جہاں زمین پر آئیلین کو لٹانے کے بعد اُس نے اپنا سیاہ کوٹ اتار کر صحیح سے جھاڑ کر آئیلین کے وجود کو اُس سے اچھی طرح ڈھانپ دیا.. ساتھ ہی سیدھے ہاتھ کی دو انگلیاں اُس کی گردن کی شہ رگ پر رکھتے ہوئے اُسکا تناسب مطالعہ کیا جو بالکل ٹھیک تھا یعنی وہ محض بے ہوش تھی اس وقت اس سے زیادہ کچھ نہیں..

"کاش تم صارف چوہان کی بیٹی نہ ہوتی تو واقعی صرف اور صرف میری ہوتی.."

آئیلین کی بے خودی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ دوزانو بیٹھا اُس پر تقریباً پورا ہی جھکا ہوا تھا..

اُس کے دنیا و مافیا سے بیگانہ بے ہوش چہرے کا بھرپور نگاہوں سے جائزہ لیتے ہوئے اصفہان نے اُسکے چہرے پر آئیں زلفوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کیا اور دوسرے ہاتھ سے اُسکے شفاف ملائم رخساروں پر لگے مٹی اور دھوئیں کے داغ نرمی سے اپنے ہاتھ میں تھامے رومال سے مٹانے لگا، اُس کا چہرہ اچھے سے صاف کر لینے کے بعد اصفہان نے وہ رومال احتیاط سے فولڈ کر کے واپس اپنی پینٹ کی جیب میں رکھ لیا اور اُسے اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں لیتا باہر نکل آیا ..

بقول اُس کے آئیلین چوہان سے اُسکی کوئی جذباتی وابستگی نہ تھی اور نہ ہی دونوں کے مابین یہ رشتہ کسی اہمیت کا حامل تھا اُس کے لئے مگر پھر بھی وہ آئیلین کو لے کر کافی حد تک شدت پسند ہونے لگا تھا ..

اندر پراڈکٹ مینجمنٹ ایریا میں وہ بھی بے ہوش پڑا ہے.. اُٹھوا لینا کسی "

سے.."

آئیلین کو ہسپتال لے کر جانے والی ایمبولینس کا

تعاقب کرنے سے پہلے اُس نے فائر بریگیڈ کے عملے کو بلند آواز میں ہدایت

دی اور تیزی سے اپنی گاڑی خود سے دور جاتی ایمبولینس کے پیچھے لگادی..

وہ سیہان کو نہیں بچانا چاہتا تھا، سیہان اُسکا رقیب تھا، ہمیشہ اُسکے معاملات میں ٹانگ اڑانے والا، اُسکا بنا بنایا کھیل تباہ و برباد کرنے والا مگر اصفہان اُس کی بے ہوشی اور مر جانے کے معاملے میں خاموش نہ رہ سکا وہ اُسے ایسے بزدلوں کی طرح شکست نہیں دینا چاہتا تھا بلکہ سیہان کے سامنے وہ آئیلین کو حاصل کرنے کا تابع تھا..

اصفہان سہگل اپنے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں تسخیر کرنے کا عادی تھا یوں کم ہمت لوگوں کی طرح پیٹھ پیچھے چھپ کر وار کرنا نہ اُسکے باپ نے اُسے سکھایا تھا اور نہ ہی اُس کے خون میں شامل تھا یہ ..

UL KHAN WRITES

" باس کام ہوگیا ہے.. تینوں لڑکیوں کو اٹھوالیا ہے ہم نے چوہان ٹیکسٹائل اینڈ لمٹیڈ سے اور وہ تینوں اس وقت اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہیں.. "
آصف اعظم اعوان ریوالونگ چیئر پر بیٹھے جھول رہے تھے اُس خوشخبری کے انتظار میں جوان کے کانوں نے جوں ہی سنی تو پورے وجود میں سرشاری سرائیت کر گئی ..

"بہت خوب تم نے اپنی تسلی کرلی تھی ناں کہ ان میں سے کسی کا بھی کسی اونچے گھرانے سے تعلق نہیں ہے؟؟"

خوش ہو کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے ذہن میں آنے والے سب سے پہلے سوال کو زبان دی..

"جی سر تینوں لڑکیاں نہایت مجبور اور لاچار گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں.. کچھ دن تک میڈیا میں کھلبلی مچی رہے گی لیکن وہ بھی آپ کے پلان کے مطابق آئیلین، اصفہان اور سیہان کے متعلق.. سہگل، شیخ اور چوہان خاندان رُسوا ہوتے رہیں گے.."

اُسکی بات سن کر آصف بے ساختہ بلند آواز میں قہقہہ لگا بیٹھے..

"بہت مزہ آئے گا جب اصفہان سہگل کا میڈیا ٹرائل ہو گا.. کچھ دن جیل میں رہے گا تو عقل بالکل ٹھکانے آجائے گی اسکی.. مجھے نکال رہا تھا پارٹی سے ہونہہ.. "

نخوت سے خود کلامی کرتے مسکرائے...

"جی سر میڈیا ٹرائل کے بعد آریسٹ وارنٹ بھی دیا جائے گا آپ بے فکر رہیں.. کیونکہ اپنے حساس ذرائع کو کام پر لگا کر میں کل رات تک اصفہان کے انڈر کور وئیر ہاوس کے بارے میں خبر میڈیا پر چلوادوں گا.. وہ کبھی بھی اپنے وئیر ہاؤس کا سرچ آپریشن نہیں ہونے دئے گا جسکی وجہ سے پھر سارا شک ہی اُسکی طرف جائے گا... ہو سکتا ہے سزا میں اضافہ ہو جائے اس سب کے بعد.. لیکن چوہان خاندان کا بھی نام بدنام ہو گا اس سب میں سر.. "

سیکریٹری کی بات سن کر انھوں نے کندھے اچکا دیئے جیسے چوہان گروپز کے مالک سے انکی کوئی جذباتی وابستگی تو دور جان پہچان بھی نہ رہی ہو، آصف اعظم اعوان کا تعلق نہاہت مفاد پرست ،احسان فراموش اور خود غرض لوگوں میں سے تھا..

"ہم تو چاہتے تھے چوہان خاندان کا نام رسوائی کا حقدار نہ بنے.. لیکن بلاوجہ جلتی پر تیل ڈالا صارف کی بیٹی نے.. بالکل اپنی ماں پر گئی ہے ایک دم شعلے کی مانند تیز اور مشتعل لیکن پھر بھی کافی عقیدت اور محبت محسوس کرتے ہیں ماں کے بعد بیٹی سے بھی.. ہاہاہاہا..."

ماضی کے رنگین قصّے یاد کرتے ہوئے وہ بے اختیار مسکرا اٹھے لیکن اگلے ہی پل چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا، بہت سی چالیں چلنے کے باوجود، کھیل میں کامیاب ہوتے ہوئے بھی اپنے معاملے میں ناکام ہی ٹھہرے تھے وہ..

"آج سے پچیس سال قبل تمہارے ساتھ جڑے مردوں کو مکمل برباد نہیں کر سکا تھا میں لیکن اب... اب تمہاری بیٹی سے جڑے تمام مضبوط سہاروں کو اُس سے دور کرنے کے بعد اُسے کسی کے قابل نہیں چھوڑوگا میں.."

اپنے مکروہ عزائم کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ آسودگی سے مسکرانے لگے، وہ شخص دوست کے روپ میں سانپ ہونے کی زندہ جاوداں مثال تھا..

UL KHAN WRITES

"ماشاءاللہ سے بھابھی کو تمہارے ساتھ رہتے ہوئے دو سال ہو گئے لیکن اب بھی یہ تم سے اتنا ہی کتراتی ہیں.."

آصف اعظم اعوان کی خود پر ٹکی ہوس زدہ نگاہوں سے اپنے آپ کو چھپاتے ہوئے وہ نا محسوس انداز میں ساتھ کھڑے اپنے شوہر کے پیچھے چھپنے لگیں.. معصوم سے معصوم ترین عورت بھی اس معاملے میں خاصی شاطر ہوتی ہے، ..وہ خود پر ٹکی نظروں کے پیام بخوبی سمجھ جایا کرتی ہے

"..نہیں ایسی بات نہیں ہے.. میری بیوی مجھ سے شرماتی ہے "
صارف نے نرمی سے مسکرا کر اپنے پیچھے سیاہ ساڑھی میں کھڑی منتہا کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھا.. شادی کے دو سال بعد بھی وہ دونوں غیر شادی شدہ ..افراد کی طرح ساتھ رہ رہے تھے

منتہا کا اس معاملے میں نصیب بہت اچھا تھا محبوب ملا تو وفادار اور جب محبوب کے علاوہ کسی اور شخص سے شادی ہوئی تو شوہر بھی بے پناہ چاہنے والا.. منتہا

کی رضا کے بغیر انہوں نے ایک لمحے کو بھی اُس سے قربتیں بڑھانے اور اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش نہ کی تھی ..

" اچھا یعنی یہ شرماتی ہیں .. تم سے محبت نہیں کرتیں .. "

آصف کی چبھتی ہوئی نگاہیں اب بھی خود پر جمی محسوس کر کے وہ کنفیوز ہونے لگی لیکن اب ان دونوں کے درمیان بولنا اُس نے ضروری سمجھا تھا ..

" نہیں .. ایسی کوئی بات نہیں ہے .. میں اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہوں اور جسے آپ کترانا کہہ رہے ہیں درحقیقت وہ حیا ہے جو ہر مشرقی لڑکی اپنے چاہنے والے سے محسوس کرتی ہے شاید آپ کا اس طرح کی لڑکیوں سے واسطہ نہیں پڑا تبھی آپ لاعلم ہیں اس سب سے .. "

احساسِ توہین کے باعث سرخ ہوتے آصف کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے نرم لہجے میں کہا ..

صارف چوہان گردن موڑے حیرانگی سے اپنی بیوی کو دیکھنے لگے، منتہا کو پہلی بار اتنا بولتے دیکھا تھا انہوں نے.. سرشاری انکے پورے وجود سے عیاں تھی کیونکہ دکھاوا ہی صحیح مگر آج شادی کے دو سال بعد انہیں یہ احساس ہوا تھا کہ ان کا صبر رائیگاں نہیں گیا..

" مل گیا ناں تمہیں تمہارا جواب ؟؟ "

انہوں نے منتہا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُسے اپنے قریب کیا اور فخریہ انداز میں کہا، منتہا کو بھی پہلی بار صارف کا دانستہ طور پر اُسے چھونا اچھا لگا تھا.. ان دونوں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے قریب آتے دیکھ آصف اندر ہی اندر حسد کا شکار ہونے لگے، کہنے کو تو وہ دوست تھے صارف کے مگر انکی فطرت بزنس کمیونٹی میں کسی سے چھپی نہ تھی..

"..کیا ہم یہاں سے جا سکتے ہیں؟؟ مجھے گھٹن ہو رہی ہے "
اپنے بالکل قریب کھڑے شوہر کے کان میں اُس نے دھیمی سرگوشی کی، وہ تو جیسے اس کے لیے پہلے ہی تیار تھے منتہا کا ہاتھ تھام کر اگلے ہی لمحے سب سے معذرت کر لینے کے بعد وہ پارٹی سے باہر نکل آئے..

" آپ میرے ساتھ بزنس پارٹیز میں جا کر اچھا محسوس نہیں کرتی تو پہلے ہی بتا دیتیں مجھے میں اکیلا ہی شرکت کر لیتا یہاں.."
لوگوں کی نظروں سے جوں ہی وہ اوجھل ہوئے تو صارف نے نرمی سے کہتے ہوئے منتہا کا ہاتھ چھوڑ دیا..

" نہیں.. ہرگز نہیں.. ایسا نہیں ہے.."
وہ جو دھیرے دھیرے انکے سحر میں گرفتار ہوتی جا رہی تھی صارف کا ہاتھ چھوڑ دینے پر ہوش کی دنیا میں آتی اداسی سے بولی..

" تو پھر کیسا ہے ؟؟ "

صارف نے متبسم لہجے میں سوال کیا، انکے لیے جیسے یہ سب عام سی بات تھی .. منتہا کی لہجے میں تیرتی اداسی انہیں ہر بار کی طرح فطری لگی

" مجھے آپ کا ساتھ دل سے عزیز ہے اور یہ کہ میں شاید چاہنے لگیں ہوں آپ کو... "

اپنی دھن میں چلتے چلتے وہ چند قدم پیچھے رہ گئی تھی ان سے لیکن اُسکی مدھم آواز صارف باآسانی سن سکتے تھے.. منتہا کے ہونٹوں سے ادا ہونے والے لفظوں نے ان کے آگے بڑھتے قدم ایک جگہ پر جکڑ لیے.. سر جھکائے ان کے قدموں کی رفتار سے اپنی رفتار ملاتی منتہا صارف کے یوں اچانک روک جانے پر انکی پشت سے بری طرح ٹکرائی ..

" جو... کچھ آپ نے کہا کیا وہ سچ تھا یا محض میرا وہم ؟؟ "

یکلخت اسکی سمت مڑتے ہوئے انہوں نے لڑکھڑاتی ہوئی منتہا کو اُس کے

.. کندھوں سے تھام لیا

"...جی "

خود پر جمی استحقاق بھری نگاہوں کی تاب نہ لاتے ہوئے منتہا نے پلکیں بالکل

.. نیچے جھکا دیں

آپ کو میری فرمائش عجیب لگے گی.. لیکن کیا آپ پلیز وہ سب دوبارہ بول "

" سکتیں ہیں.. میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ؟؟

سامنے کھڑی لڑکی انکی پہلی محبت تھی، نکاح کے روز جب پہلی بار اُسے دیکھا

.. تھا اُس دن سے وہ اُسکی چاہت میں مبتلا بس صحیح وقت کے منتظر تھے

" ...میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں صارف "

بمشکل لرزتی پلکیں اٹھاتے ہوئے انہوں نے ایک لمحے کے لیے صارف کی سیاہ گہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا جملہ مکمل کیا اور نظریں واپس جھکا لیں، آج پہلی بار ان آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کسی کی سرمئی آنکھیں اُسے یاد نہ آئیں تھیں..

" اور میں آپ سے اُس دن سے محبت کرتا ہوں جس دن آپ کو پہلی بار دیکھا تھا منتہا.. "

جذبات لٹاتے لہجے میں اظہارِ محبت کرتے ہوئے انہوں نے بنا مزید ایک پل کی بھی دیری کیئے اُس کی شفاف ٹھوڑی تھامی اور اُس کے کانپتے گلابی ہونٹوں پر جھک گئیے.. یہ تو طے تھا کہ منتہا ہرگز اس وقت اس سب کے لیے تیار نہ تھی مگر اس نے ایک بھی بار صارف کو خود سے دور نہ کیا بلکہ انکے کوٹ کو آگے سے تھام کر وہ انکی شدتوں کا ساتھ دے رہی تھی..

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ اس پل نہایت خوش اور مسرور تھے، ایک دوسرے کی چاہت میں بالکل گم.. صارف کو انکے صبر وریاضت کا پھل مل گیا تھا اور منتہا بھی آج کافی عرصے بعد خود میں گونجتی تنہائیوں سے.. آزاد ہو گئی

لیکن اس سب کے دوران ان دونوں سے کچھ فاصلے پر انہیں چھپ کر دیکھتی دو آنکھیں پر نم تھیں، غیر ارادی طور پر وہ اس بزنس ڈنر پہ آیا تھا اُسے اندازہ نہیں تھا کہ اپنی مری ہوئی محبت کو وہ آج روبرو دیکھ لے گا..

...زندہ

.. صحیح سلامت

.. خوش اور مطمئن

... کسی اور کی بیوی کے روپ میں

" کیسی ہے وہ اب ڈاکٹر ؟؟ "
ہاسپٹل کے باہر مستقل منڈلاتے صارف چوہان نے بے اختیار آپریشن تھیٹر سے باہر نکلنے والے ڈاکٹر کی جانب پیش رفت کی اور بے صبری سے سوال کیا ..

" صارف صاحب بے فکر رہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں بس بیسک میڈیکل کیئر کی ضرورت تھی انہیں .. معاملہ یقیناً بگڑ بھی سکتا تھا لیکن مسٹر سہگل نے بالکل صحیح وقت پر آپکی بیٹی کو ریسکیو کیا جسکی وجہ سے دھواں مس آئیلین کے lungs کو ڈیمج نہ کرسکا .."

صارف چوہان سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر نے مسکرا کر اُسکی طرف دیکھا جو صارف سے کافی دور خاموش ہر چیز سے لاتعلق بنا کھڑا تھا ..

" اللہ کا شکر ہے بس .. بہت شکریہ آپ کا بھی ڈاکٹر .. میں کب تک مل سکتا ہوں آئیلین سے ؟؟ "

اصفہان کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے انہوں نے ڈاکٹر سے سوال کیا وہ اس شخص کے دل سے مشکور تھے اس نے دو دفعہ مشکل وقت میں انکا ساتھ دیا تھا ..

" پندرہ منٹ میں اُنہیں ہوش آجائے گا تو آپ مل سکتے ہیں ان سے .. "

صارف کا کندھا تھپک کر ڈاکٹر وہاں سے نکل گئے جبکہ وہ خود متوازن چال چلتے اصفہان کے پاس آکھڑے ہوئے اور اُسکے سامنے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا ..

"آج اگر تم نہ ہوتے تو شاید میری بیٹی بچ نہیں پاتی.. بہت شکریہ تمہارا

...بیٹا "

انکی زبان سے اپنے لئے لفظ بیٹا سننا، مصافحہ کے لیے اُنکا آگے بڑھا ہاتھ دیکھنا اُس کے لیے ناقابلِ برداشت تھا مگر اُس شخص کا ضبط خود پر بے مثال تھا.. اندر سے جلنے کے باوجود بھی وہ مسکرایا اور ہاتھ بڑھا کر انکا آگے بڑھا ہاتھ

.. تھام لیا

"..کوئی بات نہیں مسٹر چوہان "

.. ضبط کی انتہا پر کھڑا وہ مسکرا کر بولا اور انکا ہاتھ چھوڑ کر صارف سے دور ہو گیا

"مسٹر صارف مس آئیلین کو روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے اب آپ باری باری مل سکتے ہیں ان سے.. " اتنے میں نرس کی اطلاع آنے پر صارف چوہان

بے تابی سے روم کی جانب بڑھے لیکن اچانک خیال آنے پر فوراً اپنی جگہ رک گئے اور واپس اصفہان کی سمت پلٹے ..

" میرے بعد تم مل لینا آئیلین سے ٹھیک ہے ناں بیٹا .. "

اصفہان جو انکی پشت نفرت سے گھور رہا تھا صارف کے اپنی جانب مڑنے پر جبراً مسکرا دیا اور بنا کچھ کہے سر کو اثبات میں جنبش دی جسے دیکھ کر صارف جواباً گرمی سے مسکرائے اور آئیلین کے کمرے کی طرف چل دئے ..

" تم میں اور مجھ میں ایک بات مشترکہ ہے اصفہان سہگل .. "

خالی راہداری میں یکدم کسی کی سنجیدہ بھاری آواز گونجی جس کے تعاقب میں وہ پلٹا تو دیکھا کہ اُس سے دو قدم کے فاصلے پر سیہان دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہے ..

"..کہ ہم دونوں صارف چوہان سے شدید نفرت کرتے ہیں "

اصفہان کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کر مدھم آواز میں کہتا وہ اُسکے مزید نزدیک

..چلا آیا

"..لیکن ایک بات ہے "

وہ جو خاموش کھڑا سیہان کے سپاٹ چہرے کو تک رہا تھا سوالیہ انداز میں

..بھنویں اچکا گیا

میری ان سے نفرت جائز ہے، بچپن سے آئیلین کے ساتھ انکا سلوک "

" دیکھتا آرہا ہوں.. مگر تم.. تم کیوں نفرت کرتے ہو ان سے ؟؟

جانچتی نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے سیہان نے استفسار کیا، وہ صارف

چوہان اور اصفہان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن چکا تھا اور اصفہان کی

..آنکھوں میں منجمد نفرت سیہان سے مخفی نہ رہی

فائر بریگیڈ یئرز نے اُسے اصفہان کی اطلاع کے فوراً بعد ہی ریسکیو کر لیا تھا، ایمبولینس میں دی گئی بیسک میڈیک ٹریٹمنٹ سے ہی اُسے ہوش آگیا اور فوراً ان سے کہہ کر وہ آئیلین جس ہسپتال میں ایڈمٹ تھی وہاں چلا آیا..

" تمہاری دوست کو اچھا نہیں لگے گا یہ جان کر کہ اُسکا بسٹ فرینڈ اُسکے باپ سے نفرت کرتا ہے.. "

اس سب میں اصفہان ابھی پہلی بار بولا تھا جس پر سیہان طنزیہ انداز میں ہنسا..

" وہ یہ پہلے سے جانتی ہے مگر تمہاری صارف چوہان سے نفرت نئی ہو گی اُس کے لیے.. "

اصفہان کی سرمئی آنکھوں میں اپنی شہد رنگ چمکتی آنکھیں گاڑھے وہ دبی آواز میں غرایا..

" غلط فہمی ہے تمہاری میں نفرت نہیں کرتا ان سے.. "

.. سیہان سے نظریں چراتے ہوئے وہ سرسری لہجے میں گویا ہوا

ہاہاہاہا.. ایک وکیل سے جھوٹ بول رہے ہو... میں تمہیں عقلمند سمجھتا تھا "
".. تم تو فرصت سے بے وقوف نکلے اصفہان سہگل

.. اصفہان کے انداز کا تمسخر اڑاتے ہوئے وہ اُس سے دُور ہو گیا

" جاننا چاہتے ہو کہ کیوں برے لگتے ہیں وہ مجھے ؟؟ "

اب باری اصفہان کی تھی، سرمئی آنکھوں میں الوہی سی چمک لیے وہ سیہان کی طرف متوجہ ہوا.. سیہان جو اس کی ایک کمزوری ہاتھ آنے پر خوش تھا سینے پر بازو لپیٹ کر استہزاء نگاہوں سے اُسے دیکھتا طنزیہ مسکرایا جیسے کہہ رہا .. ہو بول دو لیکن اب فرق کچھ نہیں پڑے گا

" کیونکہ وہ میری بیوی کو دکھ دیتے ہیں اور اپنی محبت کو تکلیف میں دیکھ کر
".. میں مطمئن کیسے رہ سکتا ہوں بھلا

سیہان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے وہ متبسم دھیمے لہجے میں کہنے لگا، وہ ہر ایک کے ٹریگر پوائنٹ سے واقف تھا، آئیلین اگر اُسے شاطر اور جالساز کہتی تھی تو یہ ہر گز غلط نہ تھا، اصفہان سہگل جیسا شاطر انسان کسی کا بھی اپنے سامنے پلڑا ابھاری ہونے دے یہ تو پھر ناممکن ہی ہے..

"...اپنی بکواس بند رکھ "

اصفہان کی بات پر چند لمحوں میں مشتعل ہوتا وہ اُس کے دستِ گریبان ہو چکا تھا، سیہان کی شعلے اگلتی لال آنکھیں اُسکی خون آلود رنگت دیکھ کر اصفہان بے اختیار ہنس پڑا.. جسے دیکھ کر سیہان مزید بے قابو ہوا تھا..

" تم سے زیادہ بیکار وکیل میں نے آج تک نہیں دیکھا شیخ سیہان کامل.. تمہیں ایڈووکیٹ آخر بنایا کس نے؟؟ کبھی غور کیا ہے تمہاری دوست تمہیں کن نظروں سے دیکھتی ہے؟؟ "

سیہان کے ہاتھ اپنے گریبان سے دور جھٹکتے ہوئے وہ مضحکہ خیز لہجے میں

بولا..

" اپنی نہیں لیکن جس طرح وہ تمہیں دیکھتی ہے اس پر ضرور غور کیا ہے..
نفرت کرتی ہے آئیلین چوہان تم سے اصفہان سہگل .. "
اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے وہ یکلخت زہر خند انداز میں بولا..

" کب تک کرے گی یہ بھی بتادو کیونکہ اس کہ بعد جو ہوگا وہ کم از کم تم تو
نہیں سہے پاؤ گے.. "
سیاہ شرٹ کا کولر ٹھیک کرتے ہوئے اُس نے اپنی گردن میں چمکتی چین پر

انگلی پھیرتے ہوئے سیہان کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری جس پر وہ بے قابو ہوتا

اصفہان کی سمت مرنے مارنے والے انداز میں بڑھا لیکن اگلے ہی پل روم کا

دروازہ کھلنے کی آواز آئی جس پر سیہان دانت پیس کر اصفہان کے مسکراتے چہرے پر لعنت بھیجتا تیزی سے آئیلین کے روم کی طرف بڑھ گیا..

"اصفہان ملنے جائے..."

صارف نے آتش فشاں ہوئے سیہان کا بازو پکڑ کر اُسے روکنا چاہا مگر وہ ایک غصیلی نظر سے انہیں نوازنے کے بعد وہاں ایک لمحے کے لیے بھی نہ رکا..

"کوئی بات نہیں صارف صاحب میں اُسکے بعد چلا جاؤں گا.."

سیہان کے پیچھے بند ہونے والے دروازے کو دیکھتے ہوئے اس نے سنجید گی سے کہا اور اپنے موبائل پر آزاد کا نمبر ملا کر ان سے دور ہو گیا..

صارف چوہان اصفہان کی نرم طبیعت سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکے تھے ورنہ کوئی اور مرد ہوتا تو یوں کسی غیر مرد کو اپنی بیوی سے ملنے کی ہرگز اجازت نہ دیتا جبکہ در حقیقت اصفہان سہگل بخوبی جانتا تھا کہ آئیلین کے ساتھ سیہان

کچھ کر ہی نہیں سکتا، وہ نرم طبیعت ہر گز نہ تھا لیکن اُسے اپنی بیوی پر اعتبار ضرور تھا جو صارف نے کبھی نہ کیا..

UL KHAN WRITES

I just wanna live in this moment forever
'Cause I'm afraid that living couldn't get any better

Started giving up on the word "forever"
Until you gave up heaven, so we could be together

سردیوں کے ابتدائی دن تھے جب چار بجے ہی آسمان پر گہرے نیلے سائے حاوی ہو جانے لگتے.. سرور بخش سرد ہواؤں کے سبب اڑتے اپنے ڈوپٹے کو سر پر ٹھیک کرتی وہ مسکراتی ہوئی ہاسپٹل سے باہر نکل رہی تھی..

ہاتھ میں تھاما وائٹ اوورال کندھے پر لٹکے بیگ میں ڈالتے ہوئے وہ مسکرا کر آگے بڑھی تو بے اختیار سفید فور بائے فور کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے شخص پر نگاہیں ٹھہر گئیں.. جہاں ایناره کے ہونٹوں پر رقص کرتی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی وہیں آزاد کے سنجیدہ عنابی لب اُسے دیکھ کر کھل اٹھے..

سفید بے داغ قیمتی شلوار سوٹ میں ملبوس، مضبوط کلائی میں سلور رولیکس جگمگا رہی تھی، پیروں کی زینت سیاہ پشاوری کھیڑی بنائے، سیاہ لہر-دار گھنے

بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے، سیدھے ہاتھ کی رنگ فنگر میں سیاہ ارجمند پتھر کی انگوٹھی دیکھنے والوں کی نگاہیں اُسکے ہاتھوں پہ ساکن کر دیتیں..

"..مجھے تو ڈرائیور کو لینے آنا تھا تو پھر یہ"

آزاد کی سمت بڑھتے ہوئے قصداً مسکرا کر وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی دوسری طرف آزاد مستقل اُسے نظروں کا محور بنائے خاموش کھڑا بس اُسے ہی تک رہا تھا، ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ اس لڑکی کی چاہت، اسکی الفت میں پور پور ڈوبتا چلا جا رہا تھا..

"..السلام علیکم"

اینارہ کے نزدیک آنے پر فرنٹ سیٹ کا دروازہ اُسکے لئے کھولتے ہوئے آزاد نے دھیمی آواز میں اُسے دیکھتے ہوئے سلام کیا..

"...وعلیکم السلام.. ہمیں تو باہر جانا تھا ناں ڈنر پر تو"

جان بوجھ کر اپنا سوال نامکمل چھوڑتی وہ آزاد کی طرف براہ راست دیکھنے سے گریز کرتی ہوئی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی ..

"..جی تو ہم جا رہے ہیں "

سرسری انداز میں جواب دیتے ہوئے اُس نے آہستہ سے ایںارہ کی طرف کا دروازہ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی.. اُس کی زبان سے ادا ہوا جملہ سن کر بے اختیار ایںارہ نے خوفزدہ آنکھیں آزاد کے چہرے پر مرکوز کر دیں..

" ..بے فکر رہیں علی آزاد ساتھ ہی ہو گا ہمارے "

ایںارہ کے متفکر تاثرات بھانپ کر اُس نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہسپتال کے احاطے سے گاڑی باہر نکال لی.. اس سب کے دوران جب تک آزاد اور ایںارہ

نظروں سے اوجھل نہ ہو گیے دو آنکھوں نے اس وقت تک اُنکا تعاقب کیا، دیکھنا کا انداز نہایت حقارت بھرا، حسد اور جلن سے لبریز تھا ..

" آپ کے ساتھ اکیلے بھی ڈنر کر سکتی ہوں میں آزاد صاحب .. "

اچانک نہ جانے اُسے کیا سوجھی کے دل میں آئی بات خود بخود زبان سے ادا ہو گئی .. وہ جو اپنی توجہ کافی مشکل کے بعد سڑک کی جانب مبذول کروا چکا تھا اینارہ کے الفاظ سن کر ایک بار پھر آزاد کی تمام توجہ کا مرکز وہ ہی تھی ..

" میں نے ٹھیک سے سنّی نہیں آپ کی بات .. کیا کہا آپ نے ؟؟ "

گاڑی کی رفتار دھیمی کرتے ہوئے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں تھاما سٹیر نگ وہیل تیز حرکت دیتے ہوئے دائیں جانب گھماتا اینارہ کو گہری استحقاق بھری نگاہوں سے نوازا ..

میں نے کہا کہ ہم اکیلے بھی ڈنر کرنے جا سکتے ہیں، ہم دونوں کوئی نامحرم "
".. تھوڑی ہیں ایک دوسرے کے لئے

اینارہ نے اپنی کہی بات ایک بار پھر دھرائی لیکن اس بار پوری طرح کلیر کرنے کے بعد.. آزاد کے دیکھنے کے اندازاور باتوں سے اُسے ایسا لگا تھا کہ وہ اینارہ کو ڈرپوک سمجھ رہا ہے تو تبھی یہ سب کہنا اُسے ضروری معلوم ہوا تا کہ .. آزاد کو یہ واضح ہو جائے کہ وہ ایک ڈرپوک یا بزدل لڑکی نہیں

یہ آپ بہت اچھی بات کہہ رہی ہیں، میں خود چاہ رہا تھا کہ ہم دونوں اکیلے "
".. بھی کچھ وقت ساتھ گزاریں

اول تو اُسکی باتوں پر آزاد کو ہنسی آرہی تھی مگر اینارہ کے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر .. وہ خود بھی سنجیدہ ہو گیا

"ویسے میرا پلان یہ تھا کہ ہم یہاں سے ابھی گھر چلتے جہاں آپ ڈنر کے لئے ریڈی ہوتی پھر ہم علی آزاد کے ہمراہ ڈنر پر جاتے، لیکن جو آپ نے سوچا یہ زیادہ بہترین ہے.."

گاڑی میں رقص کرتی خاموشی آزاد کی متانت بھری آواز نے توڑی..

"مجھے لگتا ہے ہمیں آپ کے والے پلان پر ہی عمل کرنا چاہیے، یہ غلط ہو گا کہ اگر ہم علی سے کچھ کہیں اور پھر اُسے پورا نہ کریں.. مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا یہ.."

علی کو گھر میں اکیلا چھوڑنے پر اُسکا دل نہیں مان رہا تھا.. ونڈ سکرین سے نظر آتے نظاروں کو بد دلی سے دیکھتے ہوئے اُس نے یہ سوچا کہ آخر کیوں کہہ دیں میں نے وہ سب باتیں.. جبکہ آزاد بیٹے کے لیے اُس غیر لڑکی کی فکر دیکھ کر اُس پر نہال ہوئے جارہا تھا.. جزبات کو قابو رکھنا، مزید خاموش رہنا دشوار ہونے لگا..

"...یااللہ خیر "

یکدم گاڑی کے جھٹکے سے رکنے پر ایناره نے سہم کر آزاد کی سمت نگاہیں

.. گھمائی جو پہلے ہی پوری طرح سے اُسکی جانب متوجہ تھا

" آزاد صاحب.. گاڑی کو کچھ ہوا ہے کیا؟؟ "

خود پر جمی ان اسود منور آنکھوں سے پریشان ہوتے ہوئے ایناره نے سوال

... کیا

"..ڈاکٹر.. ایناره.. آپ سے "

.. وہ کسی جادو کے زیرِ اثر اُسے تکتے ہوئے دل کے بھید آشکار کرنے ہی والا تھا

" مجھ سے کیا؟؟ "

اُس کے لہجے میں ٹھہرے استفہام اور آنکھوں میں رقم بے یقینی آزاد کو ہر

ملاقات پر ایناره کا گریز یاد دلا گئی شاید اتنی جلدی اظہار کر دینا درست نہیں

ہوتا، کچھ عرصے دوستوں کی طرح ساتھ رہ کر وہ خود کے متعلق ایناره کی

..رائے جاننا چاہتا تھا آیا کہ یہ جذبات دو طرفہ تھے یا محض یک طرفہ

"آپ بہت اچھی ہیں.. بہت زیادہ.. آپ مجھ سے کئی گناہ اچھے ہم سفر کی

حقدار ہیں.. کوئی ایسا جو آپ کا ہم عمر ہوتا، کوئی ایسا جس کی آپ سے پہلی

"..شادی ہوتی

ایناره کے لمحہ بہ لمحہ گلابی پڑتے چہرے کو دیکھ کر آزاد نے جان بوجھ کر

وہ سب کہنا شروع کیا جو وہ خود اکثر سوچا کرتا تھا، اس طرح وہ اپنے متعلق

..ایناره کی رائے بھی جان لیتا

"آپ تیسرے انسان ہیں جس نے یہ بات مجھ سے کی ہے.. میں اپنے

"...دونوں بھائیوں کو آپ کے لیے دلیل دے رہی ہوں اور آپ

ایک جیسی باتیں بار بار سن کر ایناره کو کوفت ہونے لگی.. آخر مسئلہ کیا ہے
.. پہلے سے شادی شدہ ہونے میں اُس نے بے اختیار سوچا

" آپ کے دونوں بھائیوں نے اگر میری شادی اور عمر کے متعلق آپ سے
.. کچھ کہا ہے تو ٹھیک ہی کہا ہے.. یہ ایک تلخ حقیقت ہے "
خود بخود اُس کی آواز دھیمی ہو گئی ساتھ ہی ایناره سے نظریں بھی چرائیں تھیں
آزاد نے.. ایناره کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا آزاد کے ہی متعلق اُسسے یہ
.. سب نہیں کہنا چاہیے تھا

" .. آزاد صاحب "

ایناره نے اُسے نرمی سے مخاطب کیا جس پر آزاد نے ایک نظر اُسکی طرف
دیکھا ایناره کی آنکھوں میں خود کیلئے رحم دیکھ کر وہ پژمردگی محسوس کرنے

لگا.. جس دن سے اُس نے پہلی بار ایناره کے متعلق اُس طرح سے سوچنا

.. شروع کیا تھا تب سے وہ ان ہی خدشات میں گھرا ہوا تھا

"..یہاں دیکھیں میری طرف "

آزاد کا یوں نظریں پھیرنا اُسے ہر گز اچھا نہ لگا، اپنی سیٹ پر آگے کی جانب کھسکتے ہوئے ایناره نے بے تابی سے کہا مگر دوسری طرف اب بھی وہ ہی

..لاتعلقی تھی

"...پلیز "

سٹیرنگ وہیل پر رکھے اُس کے مضبوط پر کشش ہاتھ پر اپنا نرم و ملائم ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے التجا کی، وہ جو اپنے ہی خیالات کے قفس میں قید خاموش

.. بیٹھا تھا ایناره کے نرم لمس پر حیران ہوتا اُسکی طرف دیکھنے لگا

"آپ کے دل و دماغ میں کہیں بھی اگر یہ بات ہے کہ میں آپ سے کئی گناہ اچھے ہمسفر کی حقدار تھی تو آپ بہت غلط سوچ رہے ہیں آزاد صاحب.. مانا کہ یہ رشتہ زبردستی بنایا گیا تھا، ہم دونوں بالکل الگ دنیا کے دو لوگ تھے مگر میں آپ کی دنیا میں بہت خوش ہوں اور مطمئن بھی.. "

آزاد کے ہاتھ کی پشت کو نرمی سے اپنے انگوٹھے سے سہلاتی ہوئی وہ جو سوچتی تھی سب کہہ رہی تھی، آئیلین کی باتوں نے جہاں اُسے خوفزدہ کیا تھا وہیں اُس خوف میں مبتلا رہ کر اُسے یہ بھی اندازہ ہوا تھا کہ آزاد کی زندگی اُس کے ساتھ کی اُسے عادت ہونے لگی ہے کیونکہ جب جب وہ آئیلین کی تمام باتیں سچ مان کر یہ سوچتی کہ رشتہ ٹوٹ جائے گا تو عجیب سی الجھن اور رنجیدگی کا احساس آن گھیرتا اُسے..

"جسے آپ خوشی اور اطمینان کہہ رہیں ہیں وہ چندروزہ بھی ہو سکتا ہے
کیونکہ یہ سب نیا ہے آپ کے لیے.. "
بمشکل اپنی توجہ ایناره نے لمس پر سے ہٹاتے ہوئے اُس نے دبی آواز میں کہا ..

"جن سے محبت کی جاتی ہے ان سے وابستہ خوشی اور اطمینان ہرگز وقتی نہیں
ہوتا آزاد صاحب .. "
ایناره اُسے دیکھتے ہوئے نرمی سے مسکرائی دوسری طرف آزاد جو خود اظہار کرتے کرتے رک گیا تھا مقابل بیٹھی نازک اپساره کو اپنی محبت آشکار کرتے دیکھ دنگ رہ گیا، منہ میں الفاظ نہیں تھے کہ مزید کچھ کہہ سکے ..

"مجھے علی سے، آپکی دُنیا اور اس رشتے سے محبت ہو گئی ہے .. "
ایناره نے اسکے تاثرات دیکھ کر مزید کہا، وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہے تھے ..

"..لیکن میں.. میرا نام کہیں نہیں "

وہ ایںارہ کی تمام باتیں سن کر خوشی کے ساتوے مینار پر تھا مگر دل اب بھی مزید کی خواہش کرنے لگا..

" ....آپ "

اینارہ کو بے اختیار احساس ہوا کہ شاید وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے.. آزاد کے بدلتے تاثرات اور اُس کے ہاتھ میں تھاما اپنا ہاتھ دیکھ کر اُسے یاد آیا کہ یہ بھی وہاں تک وہ خود ہی لے کر گئی تھی، ہاں یہ نہ پتا چل سکا کی کب اُس کا ہاتھ آزاد کے ہاتھ کی پشت سے ہٹ کر اُس کی پر حدت ہتھیلی میں قید ہو گیا ہے..

آپ بہت اچھے ہیں مگر کسی سے محبت اتنی جلدی نہیں ہو سکتی.. میں.. "
"..میں آپ کو صحیح سے جانتی تک نہیں

ایناره نے اپنے کہی بات پر زور دیا، دل پکا کر کے اُس نے یہ کہا تھا اُدھر آزاد کی .. نگاہیں الگ متذبذب کر رہی تھیں اُسے جس پر یہ تمام باتیں

" میری دنیا سے بھی تو ہو گئی محبت، مجھ سے بھی ہو ہی جائے گی.. لیکن ہاں یہ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے آپ واقعی مجھے نہیں جانتی.. "
بھاری ہوتی پلکوں کو بمشکل قابو میں کرتے ہوئے اُس نے آرام سے کہا ورنہ اب بس منمانیاں کرنے پر اکسا رہا تھا دل و دماغ..

" ہاں آپ بھی تو مجھے نہیں جانتے ناں.. تو یہ بہتر نہیں ہو گا کہ پہلے ہم ایک دوسرے کو جانیں.. دو دوستوں کی طرح شروعات کریں.. ایک دوسرے کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ہر چیز کے بارے میں واقف ہو جائیں تاکہ ہم.. "

اینارہ کی باتیں اُسے محظوظ کر رہیں تھیں، اُس لڑکی کی باتیں اُس ہی کی طرح تھیں، حسین...

"خیر میرے آپ کو جاننے نہ جاننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا.." آزاد نے متبسم لہجے میں کہا، گہری نگاہیں ہنوز اُسکے چہرے پر جمی تھیں.. اب کیا بتاتا اُسے کہ بنا جانے محبت ہو گئی ہے جان لیا تو عشق ہو جائے گا..

"ہم تین اسٹیجز رکھتے ہیں کھیل کی.. میں اسے کھیل کہوں اگر تو آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں.."

اینارہ کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے وہ گھمبیر تا سے بولا جوابًا بنا کچھ کہے اینارہ نے سر کو اثبات میں جنبش دی...

" Stage One : Friends "

اس اسٹیج میں ہم ایک دوسرے کو جانیں گے، شناسائی اور اعتبار کی چھوٹی سی منزل طے کریں گے جیسے دو دوست ایک دوسرے کو جاننے کے خواہ ہوتے ہوئے کرتے ہیں، شروع شروع میں تھوڑے سے انجان اور پھر دھیرے دھیرے ایک دوسرے سے واقف ہو جاتے ہیں.. ایک دوسرے کے متعلق کچھ نارمل معلومات جیسے کہ آپ کا فیورٹ کلر، میرا فیورٹ ریسٹورنٹ وغیرہ.. وغیرہ.."

آزاد نے بات کا آغاز کرنا شروع کیا.. علی کے ساتھ گیمز کھیل کھیل کر وہ واقعی پلیئر بن گیا تھا، ایناره کو بھی اس گفتگو میں مزہ آنے لگا وہ آگے کی اسٹیجز سننے کے لیے بے صبری سے آزاد کے مسکراتے پر سکون وجیہہ چہرے پر نظریں مرکوز کئے بیٹھی تھی..

" Stage Two : Lovers "

اس اسٹیج میں ہم وہ تمام باتیں ایک دوسرے سے شیئر کریں گے جو عموماً دو پیار کرنے والے کرتے ہیں.. ہم دونوں ایک ساتھ نہیں رہیں گے مگر میں آپ سے چھپ چھپ کر ملنے آیا کروں گا، ہم چھپ کر کافی ڈیٹز پر جایا کریں گے.. ایک دوسرے کو گڈ نائٹ اور گڈ مارننگ وش کیا کریں گے اور اگر کبھی کوئی وش کرنا بھول جائے یا کوئی رپلائے نہ کرے تو ہم ایک دوسرے سے ناراض بھی ہونگے.. وقتی طور پر.. "

آزاد کو خود بھی یقین نہ آیا کہ وہ کس قسم کی بچکانہ باتیں کر رہا ہے، جو سب اسکول، کالج یا یونیورسٹی کے دور میں کرنا تھا وہ یہ صاحب شادی شدہ ہو کر، ایک بچے کے باپ ہو کر، بتیس سالہ عمر میں کرنے کے خواہشمند تھے..

ایناره نے آزاد کی باتیں سن کر ہونٹوں پر امڈنے والی مسکراہٹ کو نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر ضبط کیا، اُسے یہ ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ آزاد کی کمپنی اس

قدر دلچسپ بھی ہو سکتی ہے جبکہ دوسری طرف یہ منظر دیکھ کر آزاد کا حلق خشک ہونے لگا تھا قصداً اینارہ پر سے نگاہیں ہٹا لیں اُس نے..

" Stage Three : Husband and Wife "

اس اسٹیج میں ہم ایک دوسرے سے اپنا ہر راز، اپنے دکھ، درد، خوشی، غم الغرض محسوس کیئے جانے والا ہر جذبہ ایک دوسرے کے ساتھ بانٹے گے، ہم ساتھ رہیں گے، اپنا روم اور بیڈ بھی شیئر کریں گے اور ہر وہ کام کریں گے جو میاں بیوی کے لیئے جائز ہوتا ہے.. اگر آپ رضامند ہوں تو.. "

سوچ سمجھ کر تمام بات دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے اُس نے اینارہ کے تاثرات کا جائزہ لیا جہاں اب مسکراہٹ کے بجائے شرم و حیا کے رنگ واضح تھے، اُس کے روئی جیسے نرم گال قرمزی ہو گئے آزاد کی تمام باتیں سننے کے بعد.. لورز

کے بعد آنے والی اسٹیج سے وہ کچھ کچھ تو واقف تھی مگر یہ نہ پتا تھا کہ آزاد اتنی کلیر لی سب بتا دے گا..

"آپ کو جب لگے گا کہ ہمیں ایک اسٹیج آگے بڑھنا چاہیے ہم تب ہی آگے بڑھے گے اب چاہے وہ اسٹیج سات دن تک چلے یا سات مہینوں تک، اس فیصلے کا اختیار میں صرف آپ کو دیتا ہوں.. اسٹیج ٹو تک آپ اپنے قدم واپس لے سکتی ہیں، چاہیں تو گیم اوور کر دیں لیکن اسٹیج تھری پر آنے کے بعد واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہو گا.."

اینارہ کی جانب جھکتے ہوئے وہ پُراسرار مدھم لہجے میں بولا جسے سن کر اینارہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی.. سونے پر سہاگا اُسکے وجود و لباس سے اُٹھتی مدہوش کن تیز خوشبو نے الگ اینارہ کے حواس جھنجھوڑ کر رکھ دئے..

" .. تواب بتائیں کیا آپ تیار ہیں "

ایناره کی متوحش نگاہوں سے محظوظ ہوتا وہ اُس سے دور ہوا اور اُسکی سمت مسکرا کر مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا جو ایناره نے فوراً ہی تھام لیا، گیم کے تمام رولز اُس نے ایناره کے فیور میں ہی بنائے تھے اور وہ خود بھی اب آزاد کو جاننا چاہتی تھی سو اب انکار کا کوئی جواز ہی نہ رہا ..

" زبردست .. امید کرتا ہوں ہم دونوں کو ہی یہ کھیل کر فائدہ حاصل ہو گا، آج سے ہی شروع کر دیتے ہیں پھر .. گڈ لک .. "

ایناره کے نقوش والہانہ نظروں سے دیکھتا وہ پُر اثر لہجے میں بولا ..

" آپ کو بھی .. "

ایناره نے مسکرا کر جواب دیا اور اپنا ہاتھ اُسکی گرفت سے نکالنا چاہا جو ہنوز آزاد تھامے بیٹھا تھا ..

" ...میرا ہاتھ "

ایناره کو نا چاہتے ہوئے بھی اُسکی گہری نگاہوں سے نظریں چراتے ہوئے کہنا پڑا جس پر فوراً ہی آزاد نے اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کار ..اسٹارٹ کر دی

" معذرت خواہ ہوں.. مجھے دھیان نہیں رہا.. آپ کا پسندیدہ رنگ کونسا " ہے ویسے ؟؟

...گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے اُس نے ایناره سے سوال کیا

" مارون میرا فیورٹ کلر ہے، آپ کا فیورٹ میں گیس کروں ؟؟ "

کار ڈرائیو کرنے کے درمیان مسکرا کر اُسے دیکھتے ہوئے آزاد نے آنکھوں ..سے اُسے کہنے کی اجازت دی

" ...سفید رنگ "

ایناره نے جواب دے کر جانچتی نظروں سے اُسے دیکھا کہ آیا کہ اُسکا تکا آزاد کے متعلق صحیح ہے کہ نہیں..

"..بالکل صحیح جواب.. آپ تو ابھی سے مجھے جاننے لگیں ہیں "

مسکرا کر کہتے ہوئے اُس نے ایک نظر ایناره کو دیکھا اور واپس نگاہیں سامنے مرکوز کر لیں..

اپنا تکا صحیح ہو جانے پر وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی بے اختیار کھلکھلا اُٹھی، گاڑی کے خاموش ماحول میں اُسکی خوبصورت ہنسی نے جلترنگ بکھیر دیا جسے سن کر آزاد مبہوت رہ گیا، گردن موڑ کر ایناره کو دیکھنے کے چکر میں اُسکے ہاتھ میں سٹیرنگ وہیل ڈگمگایا جس سے گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا..

ہوش میں آتے ہوئے اُس نے یکدم گاڑی کی رفتار دھیمی کر دی کہ اچانک آزاد کا فون بجنے لگا..

"..السلام علیکم، ہاں کہو برادر "

وہ ڈرائیو کرنے کے دوران کال نہیں اُٹھانا چاہتا تھا مگر اصفہان کا نمبر دیکھ کر ..وہ کال نظر انداز نہ کر سکا

" ٹھیک ہے، میرے ساتھ ہی ہیں وہ ہم راستے میں ہیں، ہو سکتا ہے شاہراہِ " ..فیصل پر ٹریفک ہو لیکن ہم بس پہنچتے ہیں... اللہ حافظ

فون کاٹ کر اُس نے ایبنارہ کی طرف دیکھا جو کھڑکی کی طرف منہ کیے بیٹھی ہر چیز سے لاعلم پر سکون نظر آتی مسکرا رہی تھی.. اُسکا سکون فی الحال برباد کرنے کے بجائے آزاد نے فیصلہ کیا کہ ہسپتال پہنچ کر ہی تمام حقائق سے ..اُسے آگاہ کرے گا

UL KHAN WRITES

" میری بیٹی کیسی ہے اب ؟ "

اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے صارف نے نرمی سے استفسار کیا جس پر آئیلین نے مسکرا کر آنکھیں واکی تو سامنے ان کا شفیق چہرہ تھا ..

" میں ٹھیک ہوں کیونکہ آپ میرے ساتھ ہیں بابا .. "

آئیلین کے جواب پر انہوں نے آگے بڑھ کر اُسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا، آج بہت قریب سے انہوں نے اپنی بیٹی کو خود سے دور جاتے دیکھا تھا، آج انہیں اپنی بیٹی میں منتہا کے بجائے صرف اور صرف اپنے خون، اپنی اولاد کا عکس نظر آیا ..

" بابا آپ کیوں رہے مجھ سے ہمیشہ دور ؟؟ آخر میرا کیا قصور تھا ؟؟ "

اتنے عرصے بعد باپ کا شفقت اور محبت بھرا لمس محسوس کر کے وہ اشکبار تھی ..

"انسان کی کبھی کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں، تم سمجھ لو میری جان کے میری بھی ایک مجبوری تھی.."

"بابا میں کہنا نہیں چاہتی لیکن کوئی بھی مجبوری اتنی بڑی نہیں ہو سکتی کہ ایک باپ اپنی اکلوتی اولاد سے دور رہے.."
لب و لہجے میں شکوہ بآسانی محسوس کیا جا سکتا تھا جسے سن کر صارف بنا کوئی جواب دئے خاموشی سے اُسے دیکھتے رہے..

"میرے پاس آنے سے تم زیادہ تکلیف میں رہو گی.. مجھے ابھی بھی تم سے دور ہی ہونا چاہیے تھا.."
آئیلین سے دل میں مخاطب ہوتے وہ اُس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نرمی سے آزاد کرتے کھڑے ہو گئے..

" مجھ سے کئی گناہ زیادہ تمہیں چاہنے والا تمہارا منتظر ہے باہر میں اُسے بھیجتا

ہوں.. "

آئیلین کی شکوہ کناہ نگاہوں سے نظریں چراتے ہوئے وہ مسکرا کر اُسے اطلاع

دیتے کمرے سے باہر نکل گئے..

" مجھے نہیں پتا کہ کیا مجبوری ہو گی بابا لیکن میرا یہ ماننا ہے کہ آپ سے زیادہ

مجھے کوئی اور نہیں چاہ سکتا.. آپ نے یہ کبھی ظاہر نہیں کیا لیکن میرا دل کہتا

ہے.."

بند دروازہ گھورتے ہوئے اس نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی اور بے بسی

سے مسکرا دی..

" کیسی ہو تم؟؟ "

وہ ابھی چہرہ دوسری جانب پھیر کر آنکھیں موندے لیٹی تھی کہ کمرے میں داخل ہونے والے شخص کی بھاری آواز پر وہ بے اختیار مسکرا اٹھی لیکن اس بار وہ دل سے مسکرائی تھی..

"اب ٹھیک ہوں.. تم جو میرے ساتھ ہو.. تم نے دیکھا سیہان تم مجھ سے ناراض ہوئے تو زندگی بھی مجھ سے ناراض ہو گئی دوبارہ اگر تم نے مجھ سے دور جانے، مجھ سے تعلق توڑنے کی بات کی تو اس بار تو میں بچ گئیں ہوں لیکن اگلی بار پوری تیاری کے ساتھ جاؤں گی.."

آئیلین اُس کے اداس چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں بول رہی تھی جبکہ سیہان بس اُس کے حسین چہرے اور سبز آنکھوں کو دیکھتا کہیں کھو سا گیا تھا، وہ اندر ہی اندر اس حقیقت سے واقف تھا کہ سامنے موجود پری پیکر

اُس کے لئے لاحاصل ہے، سب کچھ سامنے ہونے کے باوجود پھر بھی وہ اُس سے اتنی ہی محبت کرتا تھا..

" بولو نہیں ہو گے ناں اب مجھ سے ناراض؟؟"

آئیلین نے اُسے خاموش پا کر کانپتا ہاتھ اُسکی جانب بڑھایا جو سیہان نے آگے بڑھ کر تھام لیا..

"کبھی بھی نہیں.. "

ہاں کبھی بھی نہیں ہونا.. ہمارے بیچ تیسرا کوئی بھی آجائے ہماری دوستی " کبھی نہیں ٹوٹ سکتی.. "

اُس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے وہ مسکر کر بولی، بدلے میں سیہان بھی بد دلی سے مسکا دئے.. ایک طرف محبت تو دوسری طرف دوستی.. بے بسی ہی بے بسی تھی محض..

" پتا ہے جب میں بلیک آؤٹ ہوئی تھی ناں تب میرے دل نے کہا تھا اگر میری یہاں جان بچی تو وہ صرف شیخ سیہان کامل کے مرہونِ منت ہو گی.. اُس سیاہ دھوئیں میں آنکھیں بند کرتے ہوئے مجھے جب تمہارا چہرہ نظر آیا تھا تب مجھے ایسے لگا تھا کہ مرتے ہوئے شخص کو شفاء مل گئی ہو سیہان.. "

آئیلین نے وہ لمحہ یاد کیا جسے سن کر سیہان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ حقیقت بخوبی جنتا تھا کہ آئیلین کو اُس نے نہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان آئے تیسرے شخص نے بچایا تھا، بے ساختہ اُسکی سانسیں اُس ہی پر تنگ ہونے لگیں، اب فیصلہ یہ کرنا تھا کہ آئیلین کو حقیقت بتائی جائے یا نہیں..

" آئیلین تمہیں میں نے نہیں.. اُس نے بچایا تھا.. "

وہ دبی آواز میں گویا ہوا کیونکہ خاموش رہنا بیکار تھا، اصفہان اپنی برائی نہ کرتا

.. یہ تو ناممکن ہی ہوتی .. اُس نے جلے دل سے سوچا

کس نے ؟؟ لیکن جب میری آنکھیں بند ہوئیں تھیں تب تو تم تھے وہاں "

".. میرے ساتھ

آئیلین کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہونے لگیں وہ کچھ لمحوں کے لئے اُس سب

سے پہلے ہونے والے واقعات بھول گئی تھی لیکن ہلکے ہلکے سب کچھ یاد آنے

.. لگا

" .. اصفہان .. اصفہان نے بچایا تھا تمہیں میں بے ہوش ہو گیا تھا "

سیہان کی زبان سے ادا ہونے والے لفظوں کو سن کر آئیلین کی سبز سنہری

.. آنکھوں میں روشن دیپ ماند پڑ گئے

"... اچھّا "

آئیلین کو اپنی ہی آواز کسی بند کھائی سے آتی سنائی دی، اُسے اس بات کا دکھ نہیں تھا کہ سیہان نے اُسے کیوں نہیں بچایا غم اس بات کا ہوا کہ ایک بار پھر وہ اُس شخص کی مقروض ٹھہری جسے دشمن تصور کرتی تھی وہ اپنا..

سیہان اُس کے چہرے کے بدلتے تاثرات، آنکھیں چرانے کے انداز پر بمشکل اگلی سانس لیتا بنا کچھ کہے کمرے سے سے باہر نکل گیا، دروازہ کھلنے کی آواز پر آئیلین نے بے اختیار گردن موڑ کر جانے والے کو دیکھا.. وہ اُسے روکنا چاہتی تھی مگر روک نہ پائی کیونکہ وہ خود اس وقت اپنے اندر ہوتی جنگ کی زد میں تھی..

UL KHAN WRITES

" I'm really sorry..

"..میں جلدی میں تھی

اصفہان کے اطلاع دینے پر وہ ظفر کے ساتھ فوراً ہی ہاسپٹل پہنچی تھی، رہ رہ کر اُس کی آنکھوں کے سامنے آئیلین کا مسکراتا چہرہ لہرا رہا تھا جو اُسے متذبذب کر دیتا..

اصفہان کے بارہا پریشان نہ ہونے کی ہدایات دینے کے باوجود بھی پورا راستہ وہ شدید ڈیسٹرب رہی تھی ابھی بھی مسلسل اُس ہی بارے میں سوچتے ہوئے وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کہ بے اختیار اوپر سے نیچے آنے والے شخص سے بُری طرح ٹکرا گئی جس کی زد میں آ کر اُس شخص کا فون زمین بوس ہوا.

"...یہ آپ کا فون..ایک بار پھر "

فوراً جھک کر فون اُٹھتے ہوئے تیزی سے کہتی وہ اُس شخص کا فون اُسکی سمت بڑھانے کے لئے اُسکی جانب نظریں مبذول کر چکی تھی کہ مقابل آریس کو دیکھ کر ٹھٹک گئی جو آج صبح والے ہی لباس میں ملبوس بھوری آنکھوں میں وارفتگی کا جہاں آباد کئے جینس کی جیبوں میں ہاتھ اڑسائے کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا..

"..آپ.. یہاں "

آریس جو یونیورسٹی سے واپسی پر گھر جانے کے دوران ایف ایم پر نیوز سننے کے بعد سیہان سے رابطہ کر کے آئیلین سے ملنے آیا تھا اپنا والٹ گاڑی میں بھول جانے پر ان دونوں سے ملاقات کئے بنا واپس جا رہا تھا کہ داریاء کو اپنے سامنے دیکھ کر خوشگوار حیرت نے اُسے ان گھیرا.

" جی میں یہاں.. آپ کیا میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گئیں؟؟ "

اُس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا وہ متبسم لہجے میں کہنے لگا..

" موبائل پکڑیں اپنا.. اور اپنی خوش فہمی کا کسی اچھے ہاسپٹل سے علاج کروائیں.. "

آریس کا فون اُسکے سامنے کرتے ہوئے وہ دانت پیس کر بولی جس پر محظوظ کن مسکراہٹ نے آریس کے لبوں کا احاطہ کر لیا..

" میری خوش فہمی کا علاج تو ہو جائے گا لیکن آپ کی بدتمیزی کا علاج کہاں سے ہو گا مس داریاء؟؟ "

جلنے والے انداز میں کہتا وہ داریاء کے لمحہ بہ لمحہ لال پڑتے رخساروں کو دیکھ لطف اندوز ہو رہا تھا..

" میرے پاس آپ کے ساتھ اپنا وقت برباد کرنے کا ٹائم نہیں ہے.. "

آریس کو فون نہ تھامتے دیکھ داریاء جھنجھلا گئی..

" یاتوار دو بول لو یا انگلش... یہ دونوں کو بے تکے طریقے سے ساتھ ملا کر تم دونوں زبانوں کی ٹانگ توڑ رہی ہو... "

اُسے سامنے کھڑی لڑکی کو تپا کر ایک الگ سا سکون ملتا تھا ہمیشہ..

" آپ... افففف... "

مٹھیاں بھینچ کر داریاء نے اُس کے مسکراتے خوبرو چہرے کو تیکھی نظروں سے گھورا..

" جی میں جانتا ہوں کہ میں بہت ہینڈسم ہوں لیکن پھر بھی اتنے پیار سے مجھے دیکھنے کا شکریہ.. "

اپنے ٹروپ کے سب سے سنجیدہ اور کم گو کمانڈگ آفیسر کو اگر اہلکار اس وقت یہاں اس موڈ میں دیکھ لیتے تو یقیناً غش کھا کر گر جاتے..

" فضول انسان... "

وہ اُس کا موبائل پوری قوت سے زمین پر پھینکنا چاہتی تھی مگر کافی تحمل اور اطمنان کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُس نے جھک کر سیڑھیوں کے ایک کونے پر موبائل رکھا اور اوپر کی سمت بڑھ گئی..

"میں کتنا کارآمد ہوں تمہیں بہت جلدی بتاؤں گا سائیکو.."
ہوا میں جھولتے اُسکے سنہرے ریشمی بالوں سے پھوٹتی بھنی بھنی شریر خوشبو کا اپنے ارد گرد حصار تنخیر ہوتے محسوس کر کے وہ مدھم سا مسکرایا اور جھک کر موبائل اُٹھانے کے بعد آریس نیچے اترنے لگا..

UL KHAN WRITES

وقت تیزی سے گزر رہا تھا جہاں محتشم کی دوسری اولاد دنیا میں آنے میں چند ہی دن رہ گئے تھے تو وہیں اُجالا بھی اپنے پہلے بچے سے امید سے ہو گئی.. ہر چیز

جیسی چل رہی تھی ویسی ہی تھی کچھ تبدیل ہوا تو محض اتنا کہ منتہا کو دیکھنے کے بعد محتشم کا دل اب شہر میں نہیں لگتا تھا..

انکا یہ ارادہ تھا کہ جلد از جلد اُس شہر سے اپنے بیوی اور بچوں کو لے کر چلے جائیں تا کہ دوبارہ کبھی سامنا نہ ہو اُس سے.. اس ہی سلسلہ میں وہ ان دنوں لاہور آئے ہوئے تھے تا کہ اپنا تمام بزنس کراچی سے وائینڈ اپ کر کے لاہور منتقل کر سکیں..

ماضی کی یادوں اور بے مقصد خیالات سے خود کو محفوظ رکھنے کے لیے وہ دن رات کام کیا کرتے، خود کو بے پناہ مصروف کر لیا انہوں نے تا کہ کسی قسم کی فالتو سوچ زہن میں نہ آئے، جب کبھی مصروفیات سے ہٹ کر سکون کے کچھ لمحے میسر آ جاتے تو والٹ میں رکھی اپنی بیوی اور بیٹے کی تصویر دیکھ لیتے

خود کو یہ باور کرانے کے لئے کہ اب انکی زندگی میں خوشیوں کا محور ان دونوں اور دنیا میں آنے والے نئے مہمان کے علاوہ تیسرا کوئی نہیں ..

اس وقت بھی وہ اپنے اپارٹمنٹ کے لیونگ روم میں بیٹھے فائلوں کے پلندے پر جھکے کام کر رہے تھے کہ اچانک ٹیبل پر پڑا ٹیلیفون بجنے لگا ..

" ہیلو السلام علیکم کیا آپ محتشم ولی بات کر رہے ہیں ؟؟ "

انجان نسواں آواز سن کر وہ فائل بند کرتے سیدھے ہو بیٹھے ..

" وعلیکم السلام جی میں ہی ہوں .. آپ کون ؟؟ "

" میں اُس ہسپتال سے بات کر رہی ہوں جہاں آپکی مسز کو زچگی کے لیے آنا تھا .. آپ کی مسز بہت کمزور تھیں محتشم صاحب آپریشن کے دوران ان کا بہت خون ضائع ہو گیا تھا بہت معذرت خواہ ہوں ہم انہیں بچا نہیں سکے ..

بچے کی جان بھی اس وقت خطرے میں ہے ہم اُسے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ دُعا کریں.. "

اُس لڑکی کی باتیں سن کر محتشم کے دماغ کی شریانیں پھٹنے لگیں.. ابھی تو بچے کو اس دنیا میں آنے میں وقت تھا، کل ہی تو انکی بات ہوئی تھی اُس سے لاہور آئے ہوئے بھی ایک دن ہی ہوا تھا، جاننے سے پہلے وہ تو کہہ رہی تھی کہ ابھی ایک ہفتہ مزید لگے گا تبھی انہوں نے پرسوں کی فلائٹ بک کروائی تھی پھر آج یہ بُری خبر کیسے.....

" آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے.. میری مسز کی ڈیٹ تو ابھی کافی دور تھی آپ یقیناً کسی اور کی بات کر رہیں ہیں.. "
بے یقینی سے کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے..

نہیں ہمیں غلط فہمی کیسے ہو سکتی ہے..اپوائینٹمنٹ آپ کی مسز کے نام "
" ..سے تھی ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اور ہوں

آگر ایسا تھا بھی تو جب وہ مر گئی تب تم لوگوں کو مجھے بتانے کا خیال آیا.. "
کس قسم کا گھٹیا ہسپتال ہے یہ.. میں پہنچ رہا ہوں کراچی اور تم سب کے
" ..خلاف قانونی کاروائی کرواؤں گا میں

اب کی بار اُنہیں طیش آیا، آواز میں خود بخود جلال در آیا تھا، بنا مقابل کی بات سننے انہوں نے کال منقطع کر دی اور تیزی سے اپنا سامان سمیٹنے لگے، انکا دل ..نہیں مان رہا تھا کہ یہ سب بھی سچ ہو سکتا ہے کبھی

UL KHAN WRITES

I'm not surprised

I sympathise

I can't deny

Your appetite

You got a fetish for my love

I push you out and you come right back

Don't see a point in blaming you

If I were you, I'd do me too

- Fetish -

"..ٹھیک لگ رہی ہو اب تم "

وہ تکیوں کا سہارا لیتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ اپنا فون ڈھونڈ سکے جب نا جانے کب دروازہ کھلا اور کب کسی خاص کے وجود کا حصہ بنی وہ

پراسرار، حواسوں پر چھا جانے والی مہک نے اُس کے گرد اپنا حسار تنگ کیا جس کا احساس تو اُسے ہو ہی گیا تھا مگر آنے والے کے دبیز قدموں کی چاپ اور بھاری آواز نے اُس احساس کو یقین میں بدل دیا..

آئیلین نے گردن موڑ کر آواز کے تعاقب میں دیکھا تو سیاہ سمارٹ فٹ ڈریس شرٹ اور ہم رنگ پینٹ میں ملبوس وہ لمبا چوڑا وجود دروازے کی سمت مڑا دروازہ لاک کر رہا تھا.. خاموش کمرے میں لاک بند ہونے کی گونجتی آواز نے بے اختیار آئیلین کے حواس صلیب کئے مگر اگلے ہی لمحے وہ اصفہان کی کشادہ پشت پر سے نگاہیں ہٹاتی ہوئی اپنا سابقہ کام انجام دینے لگی..

" کیا چاہیے تمہیں ہنی ؟؟ "

اصفہان جوں ہی اُس کی سمت ایک بار پھر پلٹا تو دیکھا کہ وہ اب بھی کچھ تلاش کرنے کی کوشش میں ہے، سنجیدہ ہونٹوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھل

گئے، سرمئی آنکھیں آئیلین کے چہرے پر رقم سرخی اور جھنجھلاہٹ بھانپ کر اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہیں تھیں..

"تم چاہیے ہو مجھے... "
آئیلین نے تیکھی نگاہیں اُس کے چہرے پر مرکوز کرتے ہوئے کوفت زدہ انداز میں کہا، اُسے بچپن سے ہاسپٹل سکنس تھی..

" I'm already yours Mon amour.."
آئیلین کی جانب پیش رفت کرتا وہ مدھم آواز میں گویا ہوا، ان دنوں اُس نے خود محسوس کیا تھا کہ آئیلین کو دیکھتے ساتھ ہی عجیب سی سرشاری وجود میں اتر جایا کرتی ہے..

"اردو میں بات کیا کرو سہگل.. "

اپنی مطلوبہ شئے تکیہ کے نیچے مل جانے پر وہ قدرے مطمئن ہوتی پر سکون لہجے میں بولی اور موبائل پر آج کی ہیڈ لائنز کھول کر پڑھنے لگی..

"جیساتم کہو میری محبت.."

آئیلین کے شفاف گلابی چہرے کو گہری نظروں سے تکتا وہ اُس کے بالکل نزدیک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا..

پریشان ہونے کے باوجود بھی اصفہان کے ہونٹوں سے ادا ہونے والے جملے پر ٹھٹک کر آئیلین نے اصفہان کو دیکھا جو پہلے ہی خاصی فرصت سے اُسے تک رہا تھا..بے اختیار نظروں کا شدید تصادم ہوا،ایک طرف حیرانگی تو دوسری طرف کچھ پُراسراران کہے جذبات جن سے موصوف ابھی خود بھی ناواقف تھے..

مجھے لگتا تھا تم تیار ہو کر ہی خوبصورت لگتی ہو مگر تم سادگی میں مزید جان "

"..لیوا ہو ہنی

آئیلین کے ملائم رخسار کو چھوتی سیاہ ریشمی لٹ کو آہستگی سے اُس کے کان کے پیچھے اڑساتے ہوئے اصفہان بھرپور نگاہوں سے اُس کے چہرے کو نہار رہا تھا..اس دوران اصفہان کی پُرحدت انگلیوں کے لمس پر یکلخت آئیلین کے وجود پر کپکپی سی طاری ہوئی، پہلی بار خود کو کسی کی گہری نگاہوں میں براہ ..راست دیکھنے کے قابل نہ محسوس کر پارہی تھی وہ

"..ماشاءاللہ "

سایہ ءفگن سیاہ پلکوں کی جھالر کو لرزتے دیکھ اُس نے مسکرا کر کہا اور آئیلین کے نزدیک ہوتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے بے حد قریب بیڈ کے مٹرس پر ..اپنا ہاتھ ٹکاتا وہ آئیلین کے کان پر جھکا

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم شرماتے ہوئے میرا ایمان اس قدر خراب کر سکتی "

" .. ہو

.. بھاری متبسم سرگوشی اُسکی سماعتوں میں گھولتا وہ آئیلین سے دور ہو گیا

" .. کچھ تو احساس کرلو ہم ہاسپٹل میں ہیں "

آئیلین نے اُسے شرم دلانی چاہی جو کُرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر خاصی

فرصت سے آئیلین کے چہرے کے بدلتے رنگ ملاحظہ کرتا سرسری انداز

.. میں کندھے اچکا گیا

تم خوبصورت لگ رہی ہو تو اس میں میرا کیا قصور .. اب اپنی بیوی کی "

" تعریف کرنے کے لیے بھی مجھے وقت اور جگہ کا چناؤ کرنا پڑے گا کیا؟؟

.. آئیلین نے اُسکی باتیں سن کر تاسف سے سر ہلا یا

عجیب شخص ہے یہ، میڈیسن اور انستھیسیا کی بدبو اور اس ابتر حلیہ میں "
" .. میں اِسے خوبصورت لگ رہی ہوں

خود پر مرکوز اصفہان کی گہری نگاہوں سے تذبذب کا شکار ہوتے ہوئے اُس نے سوچا.. اُس سے پہلے آنے والے دونوں افراد نے اُسے دیکھتے ہی اُسکی خیریت معلوم کی تھی جبکہ وہ.. اُس نے کمرے میں قدم رکھتے ساتھ ہی اُس کی تعریف کی.. آئیلین سمجھ نا پائی آیا کہ وہ شخص عجیب ہے یا باقی سب سے .. منفرد

" .. سہگل مجھے دیکھنا بند کرو "

نیوز فیڈ سکرول کرتے ہوئے آئیلین نے آج کے واقعے کے متعلق خبریں تلاش کرنے کے درمیان جھنجھلا کر کہا ..

" اب تمہیں میرے دیکھنے سے بھی مسئلہ ہے ؟؟ "

متبسم جواب آیا جس پر آئیلین نے آنکھیں گھمائیں اور اصفہان کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے نیوز فیڈ پر آنے والی ایک اپڈیٹ پر رُک گئی..

" کیا ہوا؟؟ "

وہ جو بغور اُسے دیکھ رہا تھا آئیلین کے ماتھے پر نمودار ہونے والی پسینے کی ننھی بوندوں اور اُسکی لال ہوتی بنفشی آنکھوں کو بھانپ کر خود کو سوال کرنے سے نہ روک سکا..

دوسری جانب آئیلین فیکٹری میں آتشزدگی کے باعث ریکسیو نہ ہونے والی تین لڑکیوں کے بارے میں اطلاع پڑھ کر بے چین ہونے لگی تھی.. بے اختیار وہ منظر اُسے مکمل یاد آگیا جب آگ کی لپٹوں کے بیچ دو آدمی اُس زندگی سے بھرپور چھوٹی لڑکی کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے لے کر جا رہے تھے..

"...ی...یہ... صحیح نہیں "

اُکھڑتی سانسوں کے درمیان اُس نے مدھم سرگوشی نما انداز میں خود کلامی

.. کی، اصفہان کو وہ اپنے آپ میں نہ لگی

" کیا صحیح نہیں ؟؟ "

کرسی پیچھے دھکیل کر اُس کے نزدیک کھڑے ہوتے ہوئے اصفہان نے پریشانی سے استفسار کیا.. وہ اگر اس وقت اپنے آپ میں ہوتا تو اپنے لہجے میں تیرتی فکر سن کر بے قابو ہو جاتا مگر اصفہان کو آج پہلی بار کسی غیر کے لئے .. اپنے قریبی.. بہت قریبی رشتہ جیسے جذبات محسوس ہوئے تھے

وہ لڑکی میری ذمہ داری ہے.. اُسے.. میرے سامنے میری آنکھوں کے " سامنے اغواء کر لیا گیا... اور میں... میں کچھ نہیں کر سکی... میں تو وہ سب ".. بھول ہی گئی تھی.. مجھے جانا ہے.. جانا ہے مجھے وہاں

ادراک کے کٹھن مراحل سے گزرنے کے فوراً بعد ہی وہ بے قابو ہوتی اپنی کلائی ہر لگی ڈرپ نوچ کر خود سے الگ کر کے بیڈ سے کھڑی ہونے لگی کے یکدم اصفہان نے اُسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھے رہنے پر مجبور کر دیا اور خود وہ اُس کے قریب، عین مقابل بیڈ پر بیٹھ چُکا تھا..

" تم مجھے آرام سے بتاؤ کہ ہوا کیا ہے.. "

آئیلین کی دودھیا کلائی پر چمکتے سرخ سیال کی بوند ٹشو پیپر سے خشک کرتا دوسرے ہاتھ کی اپنی پُر حدت ہتھیلی اُسکی نرم گردن پر رکھتے ہوئے آئیلین کا گداز گال اپنے انگوٹھے سے آہستگی سے سہلانے لگا.. اُسکی سوچ کے عین مطابق وقتی طور پر ہی صحیح مگر آئیلین اصفہان کے سکون بخش لمس پر آسودگی محسوس کرنے لگی جس کے بعد ہلکے ہلکے اُس نے اصفہان کو تمام واقعے سے آگاہ کیا تھا..

خاموشی سے اُسکی تمام گفتگو سنتا اصفہان پہلی بار اُس لڑکی کی آنکھوں میں خوف تیرتا دیکھ نا جانے کیوں اذیت محسوس کرنے لگا..

"کیا پتا دھوئیں کی وجہ سے تم ٹھیک طرح سے دیکھ نہ پائی ہو اور وہ لوگ اُس لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کے بجائے اُسے بچا رہے ہوں.."

پوری بات سننے کے بعد اُس نے دھیمی آواز میں کہا.. ایک ہاتھ اب بھی آئیلین کا گال سہلا رہا تھا.. آئیلین نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کرب سے سر نفی میں ہلایا کاش وہ جو کہہ رہا تھا سچ ہوتا..

"اچھّا میں پتا کرواتا ہوں تم پر سکون ہو جاؤ.."

سہل انداز میں اُسے تسلی دیتے ہوئے وہ آئیلین سے دور ہونے ہی لگا تھا جب وہ خود پر پڑی چادر ہٹا کر ایک بار پھر بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی.. وہ

خود تکلیف میں مبتلا تھی اس وقت مگر جب تک وہ اُس لڑکی کے متعلق معلومات نہ حاصل کر لیتی یوں ہی تکلیف میں رہتی ..

" تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہا... آرام سے لیٹی رہو میں پتا کر کے بتا رہا ہوں.."

آئیلین کی خود سری دیکھ کر اس بار اصفہان کا لہجہ تیز ہو گیا ساتھ ہی سرمئی آنکھوں میں سنہری چنگاریاں برپا تھیں جو تب آشکار ہوتیں جب وہ خود سے جڑے رشتوں کو تکلیف میں دیکھا کرتا.. مگر آئیلین کو تکلیف میں دیکھ کر ان کا نمودار ہونا خاصا معیوب تھا خود اصفہان کے لیے بھی ..

" یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے.. چھوڑو مجھے.. مجھے جانا ہے فیکٹری.."

اصفہان کی آنکھوں میں تیرتی آتش کو ناپسندیدگی سے دیکھتی وہ حلق کے بل غرائی جب اگلے ہی پل اصفہان نے اُسے دونوں کندھوں سے تھام کر دبیز

میٹرس کے ساتھ لگا دیا اور خود وہ کسی قد آور سائے کی مانند اُس پر جھکتا چلا گیا..

تم اور تم سے جڑی ہر چیز اس دنیا میں اصفہان سہگل کے علاوہ کسی "
"..دوسرے کا مسئلہ نہیں
سیاہ ریشمی زلفوں سے چھپے اُس کے کان پر سخت سرگوشی کرتا وہ اُس سے ایک انچ کے فاصلہ پر آرکا کچھ اس طرح کے شرٹ کے کھلے دو بٹنز کے درمیان سے لٹکتی اُسکی چین کا لاکٹ آئیلین کی گردن کو چھونے لگا..

خود کو اُس کی گرفت سے آزاد کروانے کی تگ و تدو میں بھاری ہوتی آئیلین کی سانس اُس کے گداز ہونٹوں کی جلد میں پیوست ہونے لگیں ان دونوں کے چہرے اور وجود اس وقت ایک دوسرے سے اس قدر نزدیک تھے کے

اگر دونوں میں سے کوئی ایک تھوڑی سی بھی حرکت کرتا تو آئیلین تو نہیں مگر اصفہان سے ضرور اس وقت کوئی نہ کوئی سنگین غلطی سرزد ہو جاتی ..

" Did you understand what I just uttered ? "

(" کیا تمہیں سمجھ آیا جو میں نے ابھی کہاں ؟؟)

اصفہان کے ہونٹوں سے ادا ہونے والے تپش زدہ لفظوں کے درمیان سانس لیتی ہوئی وہ فرار کی تمام تر کوششیں آخر کار مسترد کر گئی ..

" Say something for me Mon amour.. "

(میرے لیے کچھ کہوں میری محبت ..)

سست رفتاری سے چلتی اُس کی سانسوں کے شور کو سننے کے بیچ بے اختیار اُسکی نظر تیزی سے دھڑکتے آئیلین کے دل کے مقام پر گئی .. دوسری طرف

آئیلین ان طلسماتی کانچ سی سرمئی آنکھوں میں گہری ہوتی سیاہی اور پھر سیاہ پلکوں کا جھکنا دیکھ کر نئے سر سے بے بسی محسوس کرنے لگی..

" I can sense your fear..."

(میں تمہارے خوف کو محسوس کر سکتا ہوں..)

ہاتھ بڑھا کر اُسکے دل کے مقام پر رکھتے ہوئے اُس نے براہ راست آئیلین کی خوفزدہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا.. وہ جو پہلے ہی مشکلات سے گزر رہی تھی ہاسپٹل کے پتلے سے گاون کے کپڑے کے درمیان سے سرائیت کرتی اُس کے ہاتھ کی حدت کو اپنی جلد پر رینگتے محسوس کر کے بے ہوش ہونے کی دہلیز پہ آگئی..

"اپنے تمام تر خوف.. تمام تر وسوسے مجھے سونپ کر دیکھو.. "

مخمور بھاری لہجے میں کہتا وہ اس وقت کوئی کھیل، کوئی اداکاری نہیں کر رہا تھا.. وہ بے بس ہو رہا تھا، اپنے مقصد سے ہٹنے لگا تھا..

وہ جانتا تھا وہ غلطی کر رہا ہے ایک سنگین غلطی مگر پہلی بار اُس کا دل چاہا کہ غلطی کی جائے.. انتقام کے درمیان جب دشمن سے جذباتی وابستگی ہونے لگے تو وہ خطا ہی تو ہے..

خطا وہ جو ناقابلِ تلافی ہو..

علالت وہ جو لا علاج ہو..

فریب جس کا توڑ ہی نہ ہو..

عقوبت وہ جو لازوال ہو..

اور عام آدمی کی زبان میں یہ سب محبت نامی مرض سے مشہور ہے وہ مرض جو دھیرے دھیرے اصفہان سہگل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا..

"..مجھ پر اعتبار کر کے دیکھو..میں تمہیں سمیٹ لوں گا "

ہاتھ ہنوز اس سابقہ جسم کے خطے پہ رکھے وہ اپنی بے خودی سے مکمل بے خبر تھا دوسری طرف آئیلین ساکن پڑی اُسکے جان لیوا حد تک پر کشش چہرے ..کو دیکھتی رہی

زندگی میں کافی خوبصورت چہرے اُس نے دیکھے تھے مگر اصفہان سہگل کا چہرہ ان سب میں اول نمبر پر آتا تھا..اُس کی مغرور کھڑی ناک، متکبر سرمئی آنکھیں، وہ دبیز عنابی ہونٹ، خطرناک چاقو کی طرح تیز دھار جبڑے کی ہڈی، سپیڈ گردن پر نمایاں ہوتی نیلی شریانیں اور اپنی شان کی جھلک دکھلاتا وہ ...مضبوط کسرتی سینہ...وہ شخص

..حاکمیت...تکبر...اقتداء...اور ارتفاع

..کی جیتی جاگتی مثال تھا

" بولو کرو گی اعتبار ؟؟ "

آئیلین کے حسن کا جادو سر چڑھ کر بول رہا تھا، سبز سنہری آنکھیں اُسے دیوانگی کا مرتکب کر چھوڑ تیں، وہ سانس تھامے ان آنکھوں میں جھانک رہا تھا جو اپنے اندر دیکھنے والوں کو سحر میں جکڑنے کا ہنر رکھتیں تھیں اور اصفہان سہگل اس سحر میں جکڑتا چلا جا رہا تھا ..

گلابی ملائم ہونٹ من مانی کرنے پر اکسانے لگے بے اختیار اُس کا دل ان ہونٹوں کو محسوس کرنے کا چاہا، وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کیا یہ جتنے نرم نظر آتے ہیں اتنے ہی نرم محسوس بھی ہوں گے یا اس سے بھی کئی زیادہ .. انہیں دیکھ کر اُسے اندازہ ہو چلا تھا کہ ان کی مٹھاس شہد کی مٹھاس کو بھی مات دے گی اور انہیں چکھنے کے بعد واپسی ناممکن ہو جائے گی اُس کے لیے ..

" .. کچھ تو کہو میری محبت "

گرم سانسوں کے درمیان ادا ہونے والے جملے کو سن کر بے اختیار آئیلین نے آنکھیں موند لیں.. دل کی دھڑکنوں میں پہلے ہی وبال برپا تھا، اس کی طلسماتی شخصیت، طوفان کی سی کیفیت لیئے ان گہری آنکھوں میں اسرار اور .. پھر قیامت تو اُس یونانی آگ کے دیوتا کی باتیں تھیں.. آئیلین پگھلنے لگی

" Can I kiss you ? "

مزید برداشت کرنا ناممکن ہونے لگا، وہ سوال کرنے کے ساتھ ہی بنا آئیلین کے جواب کا انتظار کیئے اُس کے ہونٹوں پر جھکا جس نے اگلے ہی لمحے آنکھیں .. بے یقینی میں مبتلا پوری وا کیئے اصفہان کے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ دی

" You've to earn it.. "

اصفہان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے اُس نے لرزش زدہ سرگوشی اصفہان کی سماعتوں میں گھولی جس کے پر تپش لب اُسکی ہتھیلی کے نیچے مبہم

مسکرائے تھے.. وہ کوئی بچہ نہ تھا کہ نہ سمجھ پاتا کہ آئیلین بھی قربتوں کی اتنی ہی متمنی ہے جتنا وہ خود، بس کسی بات کا خوف بیچ میں آ رہا ہے جو اُسے اکسا رہا ہے دور ہونے پر.. وہ آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا اُس کے اندر تک تمام چھپے بھید آشکار کر چکا تھا خود پر جس کا کہیں نہ کہیں آئیلین کو بھی اندازہ ہو گیا تبھی وہ چہرہ پھیر گئی..

" Whenever I earned it then I won't stop doing every sort of fetishtic thing I've ever thought of doing with you. "

آئیلین کی ہتھیلی کو پوری شدت سے چومنے کے بعد اصفہان نے اسکی کلائی ایک ہاتھ سے تھامتے ہوئے بیڈ سے لگا دی.. ساتھ ہی اُسکی ٹھوڑی تھام کر آئیلین کا رخ اپنی سمت کیا..

" اب خاموش رہنا میں نہیں چاہتا تمہاری بھاری ہوتی سانسوں کی بھینک
بھی کسی اور کو ہو... "

سر اُس کی گردن کے نزدیک جھکا کر ایک گہری سانس اُسکے وجود سے اٹھتی گلابوں کی بھینی خوشبو اپنی سانسوں کے سپرد کرتا وہ سیدھا ہوا مگر اب بھی دونوں کے درمیان ہنوز قربتیں قائم تھیں.. آئیلین کا چہرہ اس انکشاف پر سرخ انار ہو گیا ..

" ہاں یاور اُسے بعد میں دیکھیں گے ابھی فیکٹری جاؤں اور جو تین لڑکیاں
غائب ہیں انکے بارے میں معلومات اکٹھی کرو.. "

سرد لہجے میں حکم سادر کرتا وہ آئیلین کی جانچتی نگاہوں سے مستقل نگاہیں ملائے اپنی بات مکمل کر کے کال منقطع کرنے ہی لگا تھا کہ یاور کی بات سن کر اُسے رُکنا پڑا ..

" .. آل رائٹ، باقی دو کے بارے میں پتا چلے تو فوراً اطلاع کرنا "

کال تیزی سے منقطع کرنے کے بعد اُس نے فون برق رفتاری سے پینٹ کی جیب میں گھسایا اور واپس آئیلین کی طرف متوجہ ہو گیا جو اُسے ہی مسلسل دیکھ رہی تھی ..

" وہ لڑکی جس کی تم بات کر رہی تھی اُسے ریسکیو کر لیا گیا ہے تھوڑی دیر میں وہ ہاسپٹل آجائے گی تو تم اُس سے مل سکتی ہو .. "

واپس اپنی سابقہ پوزیشن میں ایک بار پھر آئیلین کے بے حد نزدیک اُس پر جھکتا وہ آسودگی بھرے انداز میں گویا ہوا.. مستقل ایک ہی پوشتر میں جھکے رہنے کے باعث اُس کے گھنے سیاہ بال اصفہان کا ماتھا چومنے لگے جس نے اُس کے چہرے کو مزید جان لیوا بنا دیا ..

" .. تھینک یو سو مچ "

ہاتھ بڑھا کر اصفہان کے ماتھے پر آئے بالوں کو واپس اُنکی سابقہ جگہ پر سیٹ کرتے ہوئے آئیلین کی بنفشی آنکھوں میں اس وقت الوہی سی چمک تھی.. ایسی چمک جو کسی جنگلی، وحشی اور خطرناک جانور کو قابو کرنے پر ہو، اُس کے لہجے میں فتحمندی صاف محسوس کی جاسکتی تھی..

وہ جب تک اُس کے خود نزدیک آرہا تھا معاملہ کافی حد تک بہتر تھا مگر اب آئیلین کی سرسراہٹ بھرا نرم لمس اپنے ماتھے سے ہوتا گالوں پر سرکتے پا کر اصفہان کی مدہوشی سواں نیزے پر پہنچنے لگی، ایسا پہلی بار ہو رہا تھا اُس کے ساتھ.. اُس کی بوجھل ہوتی سرمئی آنکھوں میں خمار کا ٹھاٹھیں مارتا طوفان دیکھ کر آئیلین دلکشی سے مسکرائی.. آئیلین صارف چوہان اس وقت اپنا داؤ کھیل رہی تھی اس بات سے مکمل بے خبر کے دونوں کا بچھایا ہوا یہ جال ان دونوں نے نہیں بلکہ اوپر والے نے ان کے لیے منتخب کیا ہے.. محبت کے اس کھیل میں یا تو جیت دونوں کی ہوتی یا پھر کسی ایک کی بھی نہیں..

" Redeem yourself Sehgal, you've earned it.."

نیچلا گلابی ہونٹ ایک جان لیوا ادا کے ساتھ دانتوں تلے دباتے ہوئے اُس نے متبسم نگاہوں سے اُسے دیکھا جس کی مخمور نگاہیں اُس کے چہرے کا طواف کرنے کے بعد اب ہونٹوں پر ٹکیں تھیں.. ان آنکھوں میں بے خودی دیکھ کر وہ اندر ہی اندر بے حد سرشار ہو گئی..

بس اجازت ملنے کی ہی تو دیر تھی اور وہ ایک آخری بار دید کی تشنگی مٹاتا ان ہونٹوں پر جھک گیا، دل پکا کر کے آئیلین نے بھی خود کو اس کے لیے تیار کر لیا تھا جب سامنے والا پھنس رہا ہے تو کیوں ناں وہ اُس کو مکمل اپنے قابو میں کر لیتی..

لمحوں کا کھیل تھا اور بس پھر طلسم..

وہ دنیا کی سب سی لذتدار شئے محسوس کر رہا تھا.. وقت تھم سا گیا اور اُس ہی کے ساتھ اصفہان کی منتشر دھڑکنیں بھی، یہ ایک ایسا احساس تھا کہ جیسے بہت دن کی محنت کے بعد آخر کار منزل تک رسائی ممکن ہو گئی ہو.. وہ دونوں ہی اس لمحے اپنا آپ مکمل محسوس کر رہے تھے..

میٹرس کے نیچے سے آئیلین کی کمر کے گرد ہاتھ گھماتے ہوئے اُس نے شروعات خاصی آہستگی سے کی اس سب کے بالکل بر عکس جس سب سے وہ اس وقت گزر رہا تھا.. اصفہان کے نرمی اختیار کرنے کے باوجود بھی آئیلین کی سانسیں اُس پر تنگ ہونے لگیں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ سب حقیقت میں ایسا محسوس ہوتا ہے.. تمام خیالات دماغ سے فوراً کسی بھانپ کی

طرح تسخیر ہو گیے اب تھا تو محض یہ کہ جو ہو رہا ہے وہ کسی نشے کی طرح فسوں خیز ہے..

اصفہان کے لیے اب چیزوں کو آہستہ لے کر چلنا نا ممکن ہونے لگا، وہ ہاتھ جو اس وقت آئیلین کی کمر کے گرد لپٹا تھا اُس پر زور دلاتے ہوئے اُس نے آئیلین کو خود سے قریب تر کر لیا اتنا کے دونوں کے وجود اب یک جان تھے، لیکن اس کے باوجود بھی اُس کی تشنگی مٹنے نہ پائی، وہ پرت در پرت اس کے جسم سے لے کر روح تک رسائی حاصل کرنے کا طلبگار تھا..

آئیلین کی طرف سے کسی بھی قسم کی مزاحمت نہ پا کر وہ ہنوز اُسکی سانسوں پر قابض ہوا مسکراتے ہوئے اُس جگہ پر اپنے دانت گاڑھ چکا تھا جہاں کچھ دیر قبل آئیلین کے دانت تھے..

"سسسی ... "

ہونٹ آزاد ہونے کے فوراً بعد ان کے نچلے حصے پر چبھن سی ہوتی محسوس کر کے اُس نے بے اختیار سسکاری بھری اور اصفہان کی شرٹ کے دونوں کولر اپنی مٹھیوں میں دبوچ لئے ..

" ایسے ہی تو میں تمہیں ہنی نہیں کہتا .. "

جہاں کچھ دیر قبل اُس نے کاٹا تھا اُس ہی مقام پر اپنے ہونٹ نرمی سے ثبت کرتے ہوئے اصفہان نے مسکرا کر کہا .. چبھن کی جگہ سکون نہ لے لی .. وہ دونوں اس وقت ہاسپٹل کے بیڈ پر ساتھ موجود، اس سفید کمرے میں دنیا و مافیا سے بے خبر مکمل طور پر ایک دوسرے میں گم تھے ..

آئیلین کو اُس کا تعریفیں کرنا اچھّا لگ رہا تھا اور اگر اصفہان کی بات کی جائے تو اس کا ذہن تو اس وقت اس قابل ہی نہ تھا کہ وہ کچھ سوچ یا سمجھ سکے.. دل و دماغ میں ایک ہی لفظ بار ہا بازگشت کر رہا تھا اور وہ تھا...

" MINE "

اُس نے اتنا سکون، اتنا سرور آج تک اپنے پسندیدہ عمل یعنی لوگوں کو مٹی کا ڈھیر کرنے پر بھی محسوس نہ کیا تھا..

" You taste like heaven my love and I want to devour every inch of you.."

آئیلین کی ٹھوڑی سے سرکتے اصفہان کے دبیز ہونٹ واپس اُسکے ہونٹوں پر جا ٹھہرے لیکن اس بار انداز میں پہلے سے کئی گناہ زیادہ جارحانہ پن تھا.. سانسوں کا سانسوں کے ساتھ ہوتا یہ رقص نہ جانے اور کتنی دیر چلتا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی..

وہ دونوں ہی بے اختیار ہوش کی دنیا میں آتے ایک دوسرے سے کچھ دور ہوئے مگر اب بھی دونوں کی نم پیشانیاں ساتھ ٹکی تھیں.. دونوں کے درمیان اس وقت کچھ فاصلہ تھا مگر سانسیں وہ اب بھی ایک دوسرے کی سانسوں میں کھینچ رہے تھے..

"کوئی آیا ہے.."
آئیلین نے پلکیں ہنوز گرائے سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں کہا جو اُس نے بآسانی سن لیا، اُس کے تناسب کا بھاری پن اصفہان کے ہونٹوں پر مسرور کن مسکراہٹ بکھیر گیا..

"جانتا ہوں.. جو بھی ہے اُسے آنے دو، بجا بجا کر خود چلا جائے گا.."

سرسری انداز میں کہتا وہ اُسکی پشت پر لپٹے ہاتھ ہٹا کر اپنی آستینوں کے کف لنکس کھولنے لگا مستقل احتیاط برتتے ہوئے کہ اس دوران دونوں کے درمیان قائم باقی رہا لمس نہ ٹوٹنے پائے ..

" .. نہیں یہ غلط ہے "

آئیلین نے اس سب میں پہلی بار احتجاج کیا.. وہ جو کف لنکس کھول کر نایٹ اسٹینڈ پر رکھ چُکا تھا اب تیزی سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا ..

" .. اگر غلط اتنا سکون بخش ہے تو آج یہ غلط ہو جانے دو جانم "

بٹن کھلنے اور پھر اُسکی مدھم بھاری آواز سن کر بے اختیار آنکھیں کھولتی وہ سامنے نظر آنے والا منظر دیکھ کر ایک دم دنگ رہ گئی، حلق یکلخت سوکھنے لگا تھا ..

سیاہ بے شکن کاٹن کی ڈریس شرٹ کے درمیان سے نظر آتا اُس کا ورزشی کئے وہ مضبوط سکس پیکس آئیلین کے رخسار sculpt وجود، ہاتھوں سے حیا کے باعث دہک اٹھے..

پہلی بار کی طرح آج بھی اصفہان سہگل کے جسم سے پامردی، تمکنت اور غرور کی اُٹھتی حواس باختہ خوشبو آئیلین کے گرد اپنا حصار تنگ کر چکی تھی..

"معاملات کس سے آگے نکل رہے ہیں آئیلین.. ہاں یقینی طور پر آگے نکل رہے ہیں.."

اصفہان کی آنکھوں میں تیرتی سرخی دیکھ کر تھوک نگلتے ہوئے وہ بیڈ کے اندر تک دھنستی چلی گئی..

ٹک... ٹک... ٹک...

بقول آئیلین کے چلتا پھرتا وہ ایٹم بم قریباً پھٹنے ہی والا تھا..

....پر سکون...پر سکون

اصفہان کے نیلی ابھری نسوں والے سپید ہاتھوں کو شرٹ اتارتے دیکھ کر اُس نے دل ہی دل میں اپنی خیریت کی دعا مانگنی شروع کر دی..

ساری بہادری اب ہوا میں تبخیر ہو گئی جبکہ یہ سب کرنے پر اکسایا ہی اُس بیسٹ کو اسنے خود ہی تھا.. اصفہان کے چوڑے برہانہ کندھے دیکھ کر آئیلین کی سٹی گم ہونے لگی.. پہلی بار.. پہلی بار وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ اب واپسی کا سفر طے کرنا مشکل ہے..

" Let's continue that again, shall we ? "

شرٹ اُتار کر بے فکر انداز میں کمرے میں رکھے کاوچ کی جانب اچھالتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا اور ایک بار پھر ان پنکھڑیوں پر اپنی مہر ثبت کرنے

کے لیے اُس کے چہرے پر جھک گیا.. مزید کچھ ہونے سے پہلے ہی ایک

.. مرتبہ دروازہ پھر سے بجا لیکن اس بار پوری زور و شور سے

" f*** it..."

دبی آواز میں بہترین القاب سے آنے والے کو نوازتا وہ خون آلود نظروں سے مستقل بجتے دروازے کو گھورنے لگا.. آئیلین اُس کے تاثرات دیکھ کر اب

.. محظوظ ہو رہی تھی.. اصفہان کی بے صبری اُسے متاثر کرنے لگی

".. میں دروازہ نہیں کھولنے والا بھاڑ میں جائے جو بھی ہے "

پُر طیش، خمار زدہ بھاری آواز... محض اُس کی آواز کو سن کر ہی آئیلین کے وجود میں سرمستی کی لہریں اٹھ رہی تھیں، اُسے ہرگز اندازہ نہ تھا کہ کچھ دیر قبل سانسوں پر قابض ہو جانے والے شخص کو محض چند ساعتیں درکار تھیں

.. دیوانگی میں محو ہونے کے لئے

آئیلین کے ہونٹوں پہ رقص کرتی مبہم مسکان شدتِ جذبات کے باعث سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھتا وہ بنا بجتے دروازے کی پرواہ کیے اُسکے دونوں اطراف بستر پہ بازو ٹکاتا آئیلین کی گردن پر جھک گیا.. اور پھر جو آگے ہوا تھا اُسے سہنے کے دوران بے اختیار آئیلین کو اندازہ ہوا کہ سانسوں پر من مانیاں .. کرنا تو صرف ایک ٹریلر تھا پوری فلم تو یقیناً اب چلتی

آئیلین کی گردن پر محبت کی سرخ مہر ثبت کرتا وہ اب اپنے دیئے گئے نشان پر نرمی سے بے شمار بار بوسہ دیتے ہوئے سرور میں ڈوبے وارفتگی کی ہر منزل طے کر چکا تھا.. اُس کی شدتیں سہتے ہوئے آئیلین کو اندازہ ہوا کہ اصفہان .. سہگل نے خود پر بے پناہ ضبط کیا تھا جو اب ٹوٹ گیا ہے

"... آئیلین اصفہان سہگل... تم... تم چاہے جانے کے قابل ہو "

اُسے اس وقت کسی انتقام، کسی دیگر جذبے سے کوئی غرض نہ تھا، غرض تھا تو محض اس بات سے کہ وہ اپنی دسترس میں موجود اس حور کو اس حد تک پیار کرے کہ جو بھی خدشات ان گہری آنکھوں میں دیکھے تھے وہ دوبارہ نہ دکھنے پائیں.. انتقام کی آگ تو کہیں نیچے بہت نیچے دفن ہو چکی تھی، نہ کوئی اور سوچ تھی، نہ ہی کوئی اور جذبہ.. محض ایک چاہت تھی ہر پل اُس ساحرہ کے ساتھ کی..

آئیلین کی گردن سے بیوٹی بون تک کا سفر طے کرتے ہوئے وہ جُو منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا اگر ہوش میں خود سن لیتا تو یقیناً اپنے آپ کو ضرور شوٹ کر دیتا.. خماری میں اصفہان سہگل اُس کا نام پہلی بار پکار بیٹھا تھا وہ بھی اپنے نام کے ساتھ جوڑ کر..

دوسری طرف آئیلین جا بجا اُس کے نرم گرم جارحانہ لمس پر سختی سے آنکھیں میچے، گہری سانسوں کے درمیان دونوں ہاتھوں میں اصفہان کے سیاہ گھنے بال دبوچے حلق سے نکلتی آوازوں کا گلا گھونٹنے کی چھوٹی سی کوشش کر رہی تھی کہ اصفہان کے لبوں سے ادا ہونے والی سرگوشی سن کر چپکے سے ایک ننھا سا موتی پلکوں کی باڑ توڑ کر اُس کے بالوں میں جذب ہو گیا.. وہ آنسو کسی تکلیف یا اذیت کے باعث نہیں بلکہ سکون، طمانیت اور سرشاری کی وجہ سے تھا ..

بالوں میں چلتی اُس کی کانپتی نرم انگلیاں، اُسکی ملائم جلد کو آخری حد تک محسوس کرنے کی چاہت اور قربت کی ہر منزل طے کر لینے کی خواہش اصفہان سہگل کو بے بس کرنے لگی، وہ یگانگت کی آخری حد بھی پھلانگ لینے کا خواہش مند تھا، آئیلین کے دل کے مقام پر لب رکھے اُس کے مضبوط ہاتھ آئیلین کی مرمریں کمر کی پیمائش کر رہے تھے کہ اچانک کمرے میں ہوتے

بھاری، بے ہنگم سانسوں کے شور کو اصفہان کے موبائل کی بجتی آواز نے توڑا ..

"... دیکھ کر بتاؤ کون ہے "

تیزی سے بجتے موبائل کی آواز پر آئیلین پوری جان سے لرز گئی جبکہ اصفہان اب بھی بھرپور توجہ سے جو کر رہے تھا وہ ہی کرتا رہا البتہ پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر آئیلین کی بمشکل کھلی آنکھوں کے سامنے کر دیا ..

" کون ہے یہ پرنسز ؟؟؟ "

بوجھل ہوتی پلکوں کے درمیان سے سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر اُس نے پوری قوت سے اصفہان کے بال دبوچے اور اُس کا چہرہ اپنے مقابل کیا، سبز سنہری آنکھوں میں اس وقت چنگاریاں برپا تھیں جنہیں دیکھ کر وہ.جی جان سے

مسکرادیا، وہ سحر انگیز طلسماتی مسکراہٹ جو آئیلین کو زہر لگتی تھی اور اب بھی لگی ..

"..میری جان ہے "

فوراً آئیلین سے دور ہو کر اُس نے آئیلین کے ہاتھ سے موبائل فون جھپٹ لیا اور کال موصول کی، اور آئیلین کی طرف سے پشت کر کے کھڑا ہو گیا جس نے اُس کے دور جانے پر ایک عجیب سا خالی پن محسوس کیا تھا جو محسوس تو اصفہان کو بھی ہوا ..

"..ریلکس پرنسز... آتا ہوں میں "

داریاء کے بہت سارے سوالات کا بوجھل آواز کو نارمل رکھ کر جواب دینے کے بعد اُس نے فوراً کال منقطع کر دی.. دوسری طرف خون آشام نظروں سے اصفہان کو مسلسل گھورتے ہوئے آئیلین اُسکی توانا مسکیولر پشت پر

گردن سے تھوڑا نیچے ناخنوں سے دئے گیے سرخ زخم دیکھ کر سوچنے لگی کے کاش ان سے کئی گناہ زیادہ نوچ پاتی وہ اُسے...

"گھٹیا انسان.."

کال کرنے والی سے شدید قسم کی حسد محسوس کر کے وہ بڑبڑائی.. ایک طرف غصہ تو دوسری جانب لاتعلقی تھی، اس وقت دونوں کا حال دیکھ کر کوئی کہہ سکتا تھا کہ کچھ دیر قبل یہ دونوں ایک دوسرے کے نشے میں بالکل چور تھے..

آئیلین کی طرف پیٹھ کیے جواب سے کچھ دیر قبل ہوا تھا اُس کے آفٹر شاکز پر قابو پاتا وہ مٹھیاں بھینچ کر جوں ہی اُس کی سمت پلٹا تو اُسکی شدتوں پر ان نم، گلابی ہونٹوں اور گردن کی سفید جلد پر محبت کے بے شمار نشانات دیکھ کر ایک بار پھر حواس بوجھل ہونے لگے...

" کس قدر گھٹیا ہو تم.. شادی شدہ ہو کر تمہاری گرل فرینڈ بھی ہے سہگل اُس کے ساتھ بھی یہی سب کرتے؟؟.... "

خود پر سے چادر ہٹا کر وہ پُر طیش انداز میں اُس کے سامنے آ کھڑی ہوئی.. جلن اور اشتعال کے باعث وہ جملہ مکمل بھی نا کر سکی..

" بے وقوف عورت.. اسکو کوئی بتائے کہ آج تک اس کے علاوہ کسی کو چھوا تک نہیں ہے میں نے.. "

بنا کوئی جواب دئے اُس کی سمت پیش رفت کرتا وہ سوچنے کے درمیان مسکرایا..

"...دوووو...دورر...رہنا..اب مجھ سے "

اصفہان کو ایک بار پھر قریب آتے دیکھ اُس نے کانپتی آواز میں کہا..

"... سمجھ نہیں آتی.. دور رہو مُجھ سے اور جواب دو میرے سوالات کا "

لرزتے وجود پر قابو پاتے ہوئے وہ غصے سے بولی مگر اصفہان پر جیسے کوئی اثر ہی نہ ہوا.. مسکراتی سرخ نگاہوں سے اُس کے ہونٹ دیکھتا وہ کچھ مزید کرتا کہ اگلے ہی لمحے آئیلین کا ہاتھ گھوما اور اصفہان کے گال پر جا ٹھہرا جس کے بعد وہ ایک لمحے کے لیے اُس کے سامنے نہ رکی اور اُسے دھکا دے کر پیچھے دھکیلتی واش روم کی طرف بڑھ گئی...

"... میرے دئے ہوئے نشان چھپا کر باہر آنا "

مڑ کے اُس کے قیامت خیز حسین وجود کو دروازے کے پیچھے غائب ہوتے دیکھ اصفہان نے قدرے اونچی آواز میں مسکرا کر کہا.. پچھلے دو تھپڑوں سے یکسر مختلف یہ تیسرا تھپڑ اصفہان سہگل کے لیے سرور کا باعث بنا تھا...

آئیلین کی جلن پر مسرور ہوتا وہ شرٹ پہننے کے بعد کمرے کے دروازے کی جانب مُسکراتے ہوئے بڑھ گیا، وہ ابھی سے تصور کر رہا تھا کہ آئیلین کے تاثرات پر نسز کو دیکھنے کے بعد کیسے ہونگے...

UL KHAN WRITES

* Graphic Content *

"یہ.... یہ کیا کیا تو نے.. ایک عورت نہ اُٹھا سکا تو پاگل کے بچے "

سفید فرش پر جا بجا خون بکھرا دیکھ کر اُس شخص نے گھبراتے ہوئے اپنے ساتھی کو دیکھا..

یار میں کیا کرتا تم نے دوا ہی کم دی تھی اسے.. وہ جاگ گئی اور تڑپ رہی "
" ... تھی تکلیف سے میں کیسے سنبھالتا گر گئی وہ

اپنے کئے کرائے پر سر کھجاتا وہ زمین پر پڑی تڑپتی عورت کو تشویش ناک
.. نظروں سے دیکھتا جھنجھلانے کے درمیان بولا

"..یار یہ جس درد میں ہے یہ تو شاید مر جائے گی "

دوسرے آدمی کو اُس عورت سے ہمدردی ہوئی شاید اب بھی کہیں تھوڑی
.. سی انسانیت باقی تھی اُس میں

".. کہہ تو تو ٹھیک رہا ہے لیکن ہم کیا کریں اب "

.. جس سے یہ سب ہوا تھا اُس نے کندھے اچکا کر کہا

تم... تمہیں.. اللہ کا واسطہ مجھے جان سے مار دو لیکن... میری اولاد.. "
".. میری اولاد کو بچالو.. میں بھیک مانگتی ہوں تم سے

خون میں لت پت پڑی اُس عورت نے پیٹ پکڑ کر روح نکل جانے والے درد پر ضبط کرتے ہوئے چیخ کر کہا.. زندگی نے آج دوسری مرتبہ مذاق کیا تھا ...اُس کے ساتھ... شدید اذیت ناک مذاق

بچے کی پیدائش سے دو دن قبل اپنی ہر ایک چیز سلیقے سے تیار کر لینے کے بعد وہ کس قدر خوش اور مطمئن تھی، جو چاہا وہ پا لیا محبت کرنے والا شوہر، اولادِ نرینہ اور ایک اور اولاد جو آنے والی تھی اس دنیا میں اُسکی.. سب کچھ ہی تو اُسکی چاہ کے مطابق ہو رہا تھا کہ جب رات کے نا جانے کون سے پہر اُس کے محبت سے بنائے ہوئے آشیانے کو کسی بہروپیا نے اپنے انتقام کا نشانہ بنایا.. بے ہوش ہونے سے پہلے صرف اُسے یہ ہی یاد تھا کہ اُس کا دو سالا بیٹا رونے ...بلکنے کے درمیان اُسے پکار رہا تھا اور اب جب ہوش آیا تو سب ...سرخ تھا... سرد تھا... تنہائی تھی... اور ناامیدی

" یار ہمیں گناہ ملے گا اُس معصوم بچے کا کیا قصور جو ابھی اس دنیا میں بھی نہیں آیا ہے .. "

ان دونوں میں سے ایک اُس عورت کی دہائی سن کر گھبرا گیا اور جھک کر اُس عورت کو اٹھنے میں مدد دینے لگا جو تکلیف کے باعث اب نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی ..

" تو کیا کرے بے ؟؟؟ ہسپتال لے کر جائیں اور علاج کروائیں اسکا؟؟ یہ پاکستان نہیں ہے جہاں پیسے دے کر تم لوگوں کے منہ بند کروا دو گے .. ہوش میں آ کر جب اس نے اپنی زبان کھولی تو پوری زندگی ہم سات سمندر پار اس ملک کی جیل میں سڑے گے .. کچھ ہوش کر بھائی ... "

دوسرے آدمی نے اُسے ہوش دلانا چاہا ..

" تو کیا کریں یہاں سردی میں اسے مرنے کے لئے چھوڑ دیں ؟؟ "

وہ اب بھی بضد تھا جس پر دوسرے آدمی نے اُسے دانت پیس کر گھورا اور سر کھجا کر کچھ سوچنے لگا ..

" مجھے آگیا سمجھ... "

کچھ سوچ کر جھکتے ہوئے اُس آدمی نے عورت کو بازوؤں سے تھاما اور ٹھنڈے ٹھار فرش پر اُسے بازوؤں سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا تا کہ گاڑی کے نزدیک لے کر آسکے ..

" تو انسان ہے کہ جانور... چھوڑ اُسے .. تجھے نظر نہیں آرہا وہ کتنے درد میں ہے..."

اپنے ساتھی کو حقارت بھری نگاہوں سے گھورتا اُسے دور جھٹکا اور جھک کر اُس تڑپتے ہوئے وجود کو گود میں اٹھاتا گاڑی کی جانب بڑھنے لگا...

" بھئی خون سے کپڑے خراب ہو جاتے میرے .. "

دوست کو دیکھ کر ہنستے ہوئے وہ کندھے اچکا کر بولا.. دنیا میں انسان کے روپ میں بھیڑوں کی کمی نہ تھی..

"...اچھاناں بتا تو دے کہاں لے کر جا رہا ہے اُسے "

"... ہسپتال "

ہسپتال ؟؟؟؟ کیا تو پاگل ہے مجھ نہیں سڑنا تیرے ساتھ جیل میں گاڑی " روک... "

... وہ اپنے ساتھی کے سخت تاثرات دیکھ کر چلانے لگا

اگر تو خاموش نہ بیٹھا تو ابھی جہانزیب صاحب کو کال کر کے بتادوں گا کہ " تو نے اس عورت کی جان لے لی... ادھر سے بچ گیا تو پاکستان جا کر جہانزیب صاحب تجھے نہیں چھوڑے گے.. "

.. کار چلاتے آدمی نے دانت پیس کر کہا

" یہ کونسی.. اوہ بھئی رہنے دو تھوڑا ساڈانٹنے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کرے گے

جہانزیب صاحب کی بہن تھی... وہ بھی تو انتقام ہی لے رہے تھے ناں اسکے

شوہر سے، یہ زرہ سی اچھائی.. یہ سب دکھاوا ہے، بھیڑ کی کھال میں ہر ایک

"..یہاں بھیڑیا ہے ہے

اُس نے کمینگی سے کہا اور سامنے نظر آتے ہسپتال کو خوفزدہ نظروں سے

..دیکھا

" یہ گلے پڑ.. وہ... وہ دیکھ سیکیورٹی... یار میری بات سمجھنے کی کوشش کرو

" .. گئی ہے اب ویسے بھی کوئی فائدہ نہیں دیکھ شاید وہ مر گئی

ہاسپٹل کے دروازے کے سامنے گھومتے خاکی یونیفارم میں ملبوس اہلکاروں

.. کو دیکھ کر اُس نے اپنے دوست کو قائل کرنا چاہا

اُس کے پیٹ میں موجود بچہ زندہ ہوگا لیکن.. میں نہیں چھوڑ سکتا اُسے "

" ..ایسے

..وہ ہلکے ہلکے گاڑی کو ہسپتال کی جانب بڑھانے لگا

وہ بچہ جو تیری بیوی کے پیٹ میں پل رہا ہے...اُسکا کیا..؟؟اگر آج "

پکڑے گئے تو اپنے گھر والوں کو دوبارہ کبھی نہ دیکھ سکیں گے ہم،اپنی ماں،

بہن،بیوی اور بیٹی کے بارے میں سوچ جو وہاں..پاکستان میں انتظار کر رہیں

" ..تیرا

..اُس نے ایک بار پھر سمجھایا اور شاید اس بار پتھر پر شگاف پڑا تھا

ہم اس کو یہی ہسپتال کے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں قسمت اچھی ہوئی تو کوئی "

اُسکی مدد کرے گا ورنہ تو...بس..بھائی تو سمجھ میں ہمارے لئے نہیں ہمارے

"..گھر والوں کے لئے کہہ رہا ہوں

وہ باقاعدہ طور پر اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولا جس پر اُس آدمی نے ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی ہسپتال کے پیچھے موڑ لی..

"یہ میرا بھائی.. چل اسے باہر نکالنے میں مدد دے.."
سنسان تاریک گلی میں گاڑی رکنے پر اُس نے مسکرا کر کہا اور گاڑی سے باہر نکل کر اُس بے جان وجود کو نیچے اتارنے لگا..
"یہ دیکھ لے... ویسے بھی اِسکو بچانے کا فائدہ نہیں تھا... وہ مر ہی گئی ہے.."
تکلیفوں سے گھائل اُس وجود کو زمین پر رکھتے ہوئے اُس نے عورت کی نبض پر ہاتھ رکھ جو رک چکی تھی..

چل اب واپس جا کر وہاں کا گند بھی صاف کرنا ہے.. اور جہانزیب صاحب کا فون آیا تو کہہ دینا کام ہو گیا ہے کونسا انہوں نے کویت آ کر چیک کر لینا ہے کہ لڑکی زندہ ہے یا مر گئی.. "

خاموش کھڑا خالی نگاہوں سے زمین پر پڑے اُس بے جان جسم کو دیکھتے اپنے ساتھی کو زبردستی دھکیل کر گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے اُس تاریک گلی سے اُسنے اپنی گاڑی باہر نکالی..

اپنے ارد گرد سیاہی دیکھ کر اُس لڑکی نے دبدبائی آنکھیں بند کر لیں اب بھی جسم میں شاید تھوڑی سی جان باقی تھی یا شاید روح قبض کرنے کا عمل شروع کیا جا چکا تھا کہ زندگی میں گزرا ہر حسین لمحہ کسی فلیش بیک کی طرح بند آنکھوں کے پیچھے چلنے لگا.. کچھ مسکراتے چہروں کو ایک آخری بار دیکھنے کی دل میں خواہش ابھری لیکن ہر خواہش کب پوری ہوا کرتی ہے بھلا.. تناہ،

سیاہ اور سرد رات میں آج پھر کسی اپنے کے ہاتھوں ہی شہر بانو سہگل بے خانماں ہوئی تھی..

UL KHAN WRITES

سنسان پارکنگ لاٹ میں کھڑی سلور سیوک کی فرنٹ پسنجر سیٹ پر بیٹھی مائسہ داریاء کی منتظر تھی جسے اندر ہاسپٹل میں گئے ہوئے ابھی کچھ ہی وقت گزرا ہو گا.. داریاء نے اُسے ساتھ چلنے کا کہا مگر مائسہ کو اس صورتحال میں داریاء کے ساتھ اندر جانا کچھ سمجھ نہ آیا تبھی اُس نے انکار کر دیا..

بددلی سے نیوز فیڈ سکرول کرتے ہوئے وہ موبائل پر نظریں جمائے بیٹھی تھی جب غیر ارادی طور پر اُس کی نگاہ ونڈ سکرین سے باہر خود سے کچھ فاصلے

پر کھڑی سیاہ بی ایم ڈبلیو پر گئی جس کے سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہیں وہ ہی تھا جو ہر لمحے مائسہ کے خیالات و حواس پر سوار رہا کرتا تھا..

" یا اللہ میں جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھنے لگی ہوں کیا؟؟ "

اُس نے موبائل فوراً ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے سامنے نظر آتا منظر دیکھا جہاں وہ جارحانہ انداز میں اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا آستینوں کے کف لنکس کھولنے کی کوشش کر رہا تھا.. زیادہ غور کرنے پر مائسہ کو اندازہ ہوا کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے..

" I've let her down... It was all my fault.."

(میں نے اُس کو نااُمید کیا، سب میری غلطی ہے)

ہذیانی کیفیت میں مبتلا ایک ہی بات بار بار دھراتے ہوئے وہ بے قابو ہوتی سانسیں استوار کرنے کی جدوجہد کر رہا تھا مگر آئیلین کی نا امید آنکھیں جوں ہی اُسے یاد آتی ساری کاوشیں رائیگاں چلی جاتیں..

" آہہہہ!! "

خود سے نالاں کہ کیوں وہ آئیلین کو بچا نہ سکا، غصے پر ضبط کرنا نا ممکن ہونے لگا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود ہی کی جان لے لے.. اشتعال کی زد میں آ کر ابھی وہ خود کو نقصان پہچانے ہی والا تھا کہ اچانک دو نازک ملائم ہاتھوں نے اُس کی کلائی کو مضبوطی سے تھام لیا جو ابھی ایک مکّے کی صورت گاڑی کا شیشہ چکنا چور کرنے والا تھا..

" ی... یہ.. کیا کر رہے ہیں آپ.. آپ ہوش میں تو ہیں؟؟ "

وہ جو اُس سے کچھ دور گاڑی میں بیٹھی سیہان کے ہر ایک رد عمل کا باریک بینی سے جائزہ لے رہی تھی اُسے طیش میں مبتلا گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھ فوراً ہی سمجھ گئی کہ آگے وہ لازمی خود کو نقصان ہی پہچانے والا ہے..

" آپ اندازہ بھی ہے آپ کو اگر میں نہ آتی یہاں تو کتنا نقصان کر بیٹھتے آپ اپنا.. "

بادام جیسی آنکھوں میں فکر لئے وہ اپنے مقابل کھڑے شخص کا بے تاثر چہرہ غصے سے گھور رہی تھی.. دوسری طرف سیہان آج ہی کے دن اس لڑکی سے دوسری ملاقات پر حیران کھڑا تھا مگر یہ حیرت اُس نے مائسہ پر آشکار نہ کی..

" میں اب آپ کا ہاتھ چھوڑنے لگی ہوں خبردار جو آپ نے کچھ اُلٹا سیدھا کیا... "

سیہان کے پتھریلے تاثرات پر خشک حلق تر کرتے ہوئے اُس نے دھیرے دھیرے سیہان کی کلائی پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنی شروع کر دی.. جبکہ وہ اُس کی بات سن کر تمسخر سے مسکرایا اور مائسہ کے ہاتھ دور ہو جانے کے اگلے ہی پل اُس ہی ہاتھ کا مکّہ بنا کر پوری قوت سے اُس نے گاڑی کے شیشے پر دے مارا...

سیہان کی لال انگارہ ہوتی شہد رنگ آنکھوں میں تپتی چنگاریاں، اُس کے ہونٹوں پر رقص کرتی طنزیہ مسکراہٹ دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ یقیناً کچھ الٹا ضرور کرے گا مگر وہ یہ کر دے گا اسکی اُسے ہر گز امید نہ تھی.. وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سیہان کی ہتھیلی کی پشت میں سے رستا خون دیکھنے لگی.. ..چوٹ اُسے لگی تھی مگر تکلیف مائسہ کو ہو رہی تھی

" یہ... کیا کیا آپ نے..؟؟ "

بے یقین لہجہ، پرنم آنکھیں سیہان نے اچنبھے سے اُس لڑکی کو دیکھا جسے وہ جانتا تک نہ تھا مگر وہ تھی کہ اُس کے درد میں تڑپی جارہی تھی.. حیرت کی جگہ شدید طیش نے لے لی..

" تم... کون ہو آخر تم؟؟ "

اپنی فکر میں اُسے آنسو بہاتا دیکھ وہ شدید جھنجھلاہٹ کا شکار ہوتا مائسہ کا جبڑا اپنے زخمی ہاتھ کی سخت ترین گرفت میں لیتے ہوئے اُسے گھسیٹ کر قدرے تاریک سنسان کونے میں دیوار سے لگا چکا تھا..

" می... میں... "

پشت کا تسادم کانکریٹ کی دیوار سے ہونے پر تکلیف کے باعث آنکھیں بند کر کے ان میں آئے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتی وہ اُس بے رحم

کی مضبوط سرد انگلیاں اپنے نرم گالوں میں دھنستی ہوئی محسوس کر کے کچھ

بول بھی نہ پائی..

" میں.. میں کیا کر رہی ہو اب... آنکھیں کھولو اپنی.. اور میری طرف

دیکھو.. "

مائسہ کی کانپتی پلکیں دیکھ کر کوفت زدہ لہجے میں کہتا وہ اپنی گرفت اُسکے

جبڑے پر مزید سخت کر چکا تھا..

" میں نے کہا آنکھیں کھولو... "

اب کی بار اُس کے چہرے پر جھک کر حلق کے بل غرایا کہ اگلے ہی لمحے مائسہ

کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں.. اچانک ان کے کھلنے اور قربت کی اس شدت

کے باعث، بولتی آنکھوں میں جھانکنے کے اس موقع پر ٹھٹک تو سیہان بھی

گیا تھا مگر غصہ دیگر تمام جذبات پر غالب آ گیا..

" کون ہو تم ؟؟ "

طیش، کوفت اور جھنجھلاہٹ میں مبتلا وہ تو نا محسوس کر سکا کہ وہ اس وقت مائسہ کے کتنے نزدیک ہے مگر سیہان کے ہونٹوں سے ادا ہونے والا ہر ایک لفظ اس وقت مائسہ کے رخساروں میں پیوست ہو رہا تھا وہاں ہمیشہ، ہمیشہ کے لئے اپنا نقش چھوڑنے کے خاطر ..

اُس کی تیزی سے چلتی بے ہنگم تپتی ہوئی سانسیں مائسہ کا رنگ زرد کرنے لگیں، مہنگے لباس اور کوٹ کے درمیان سے کھلی شرٹ کے بٹنز کے باعث وجود سے اُٹھتی پوائزن کی تیز مہک الگ حواس جھنجھوڑنے لگی.. سیہان اس پل سراپا آتش بنا ہوا تھا اور مائسہ ابراہیم اُس سے شدید خوف محسوس کر رہی تھی ..

" میں نے پوچھا کون ہو تم ؟؟ "

مسلسل اُسے خاموش دیکھ کر وہ ایک بار پھر غرایا.. اُس کی سخت انگلیاں مائسہ کے نرم گالوں میں دھنس رہیں تھیں جنہیں محسوس کر کے اُسے تکلیف ہونے لگی..

"..می....میں..میرا نام..مائسہ ہے "

..مائسہ نے ڈرتے ڈرتے اپنا نام بتایا جو اُسے پہلے ہی پتا تھا

یہ مجھے پتا ہے..یہ بتاؤ کہ کس کے لیے کام کرتی ہو ؟؟اور کیوں کر رہی ہو "

" تم میرا پیچھا ؟؟

درشتی سے کہتا وہ اب مائسہ کا چہرہ چھوڑ چکا تھا مگر اب بھی اُس کے مقابل ایک قدم کے فاصلے پر کھڑا رہا.. اُس کے قیمتی سوٹ سے اٹھتی دلفریب مہک، وجود کی پُر حدت حرارت مائسہ کی جلد میں سرائیت کرتی اُس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفلوج کرتی رہیں ..

" ... میں نے آپ کا پیچھا نہیں کیا.. میں تو بس آپ کی مدد کر رہی تھی "
مائسہ نے سیہان کی اشتعال انگیز شہد رنگ آنکھوں میں بے بسی سے دیکھتے ہوئے نم آواز میں جواب دیا جس پر اُسے سامنے کھڑی لڑکی پر ایک بار پھر شدید غصہ آیا ..

" نہیں چاہیے مجھے تمہاری مدد.. دور رہو تم مجھ سے.. سمجھ آئی؟؟ "
ہر ایک لفظ کو چبا چبا کر ادا کرتا وہ نفرت بھری نگاہ سے اُسے نوازنے کے بعد مائسہ سے دور ہو گیا ..
".. نہیں رہ سکتی "
وہ نہیں جانتی تھی کہ اچانک کہاں سے اُس میں اتنی بہادری آ گئی ہے..
سیہان کو خود سے دور جاتے دیکھ وہ اونچی آواز میں چلائی جس پر آگے بڑھتے اُس کے بھاری قدم یکلخت تھم گئے ..

" کیا کہا تم نے ؟؟ "

.. تعجب کے زیرِ اثر وہ مائسہ کی جانب واپس پلٹا

میں نے کہا کے نہیں چھوڑ سکتی میں یوں ہی کسی کو مرتے ہوئے.. یہ میری " خصلت میں ہی نہیں ہے.. اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی ایسے نہیں ہونگے ".. کے کسی کو مصیبت میں دیکھ کر اُسکی مدد نہ کریں

اب اُسے کیا حقیقت بتاتی کہ اُس سے پیار کرنے لگی ہے تبھی نہیں چھوڑ سکتی

.. بس اس ہی لئے مائسہ نے پوری بات کے بجائے ادھورا سچ اُسے بتایا

" .. تم مر کر دیکھو میں نہیں بچاؤں گا تمہیں "

زہر خند لہجے میں پھنکارتا سیہان خود بھی اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کس قدر تلخ بات کہہ گزرا ہے وہ جبکہ دوسری طرف مائسہ کے تو مانوں جسم سے کسی نے تمام خون ہی نچوڑ لیا ہو.. سفید رنگت لئے وہ شل ہوتے ذہن کے ساتھ اُس ہرجائی کو دیکھنے لگی جس کو دل میں سب سے اونچے مقام پر جگہ دے بیٹھی

تھی مگر اُسکی.. اُسکی توریت کے ڈھیر کے برابر بھی حیثیت نہیں تھی سیہان کے زندگی میں..

"...مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا... شاید"

مائسہ کی ساکن آنکھوں کی پتلیاں دیکھ کر اُسے فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا مگر اب کیا فائدہ تھا جو ہونا تھا وہ تو ویسے بھی ہو ہی گیا.. زبان سے ادا کیے جانے والے الفاظ کبھی واپس نہیں لئے جا سکتے، مائسہ کے لیے اب مزید بے عزتی برداشت کرنا نہایت کٹھن تھا سو وہ اپنے دل کو سمجھاتی، حلق سے اُٹھتی سسکیوں کا گلا گھونٹ کر واپس داریاء کی گاڑی کی جانب بڑھ گئی..

"..ایک منٹ رکو"

اُسے دوسری طرف بڑھتے دیکھ وہ اپنی طبیعت سے مجبور خود کو ملامت کرتا فوراً اُسکی سمت پیش رفت کر گیا حالانکہ وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا..

" I'm sorry.. I wasn't thinking straight lately."

(معذرت چاہتا ہوں میں اپنے آپ میں نہیں تھا)

سیہان کے روکنے پر وہ فوراً ہی اپنی جگہ تھم گئی البتہ نہیں پلٹی جسے دیکھ کر وہ خود اُس کے مقابل آ کھڑا ہوا مگر اب جو اُس نے دیکھا تھا اُس کے بعد سیہان کو اپنی غلطی کا اس قدر شدید احساس ہوا کہ خود سے ہی الجھن ہونے لگی..

صرف اُس کے غصے اور بلا وجہ کی بکواس کی وجہ سے ایک معصوم، اچھے دل کی لڑکی رو رہی تھی اس وقت..

" پلیز دیکھو.. مجھے سمجھنے کی کوشش کرو.. اس وقت جس سب سے میں گزر رہا ہوں میں نے اپنی فرسٹیشن تم پر نکال دی جو میں مان رہا ہوں کہ میں نے غلط کیا.. پلیز رونا بند کرو.."

مائسہ کی سرخ ناک اور آنسوؤں سے بھیگی کانپتی ہوئی جھکی پلکیں دیکھ کر وہ جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں بولا.. وہ سیہان کی سابقہ کہی بات پر بے انتہا افسردہ ہوئی تھی مگر اب.. اب اُسے یہ فکر لاحق ہونے لگی کہ آخر سامنے کھڑا شخص کن مشکلات میں ہے..

" کیا تم نے مجھے معاف کر دیا علی کی آنی؟؟ "

پہلی ملاقات یاد آنے پر مائسہ کا موڈ بحال کرنے کے خاطر اُس نے اب کی بار مسکرا کر قدرے نرم لہجے میں کہا جس پر جواباً مائسہ کے ہونٹوں پہ بھی مبہم مسکراہٹ بکھر گئی..

" تھینکس.. "

مسکرا کر اُسے دیکھتے ہوئے اب کافی بہتر محسوس کر رہا تھا وہ ورنہ کچھ دیر قبل مائسہ کی آنکھوں میں آنسو تیرتے دیکھ غصے کے ساتھ ساتھ طبیعت پر جو بوجھل پن طاری ہوا تھا نا قابلِ بیان تھا وہ سیہان کے لیے..

"کوئی بات نہیں.. میں دعا کروں گی آپ کے تمام مسائل جلد حل ہو جائیں.."

اس نے نظریں اُٹھا کر سیہان کے چہرے پر مرکوز کیں تو اتفاقاً وہ بھی اُس لمحے مائسہ ہی کو دیکھ رہا تھا.. شہد رنگ آنکھوں میں اجنبیت اور سرد مہری تھی دور دور تک وہ ان آنکھوں میں کوئی گداز جذبہ نہ دیکھ پائی..

کسی بھی قسم کے جواب کی توقع کیئے بغیر مائسہ واپس نظریں جھکاتی سیہان کے برابر سے گزر کر اپنی منزل کی سمت چل دی جبکہ کچھ دیر قبل سیہان نے ان سیاہ رات سی آنکھوں میں جو جذبات رقم محسوس کیئے تھے انہیں دیکھ کر اُس

کے رگ وپے میں لاتعلقی اترتی چلی گئی، وہ سب جو محسوس کیا تھا اُسے غلط فہمی

.. گردان کر وہ مخالف سمت بڑھ گیا

ان دونوں کے راستے الگ تھے بالکل ان دونوں ہی کی طرح ایک دوسرے

کے برعکس یکسر متفرق مگر تقدیر نے دو مختلف راستوں کی منزل ایک ہی

.. رکھ چھوڑی تھی ان دونوں کے لئے

UL KHAN WRITES

وہ پیچھلے دس منٹ سے بند دروازے کے باہر کھڑی اُسکے کھلنے کی منتظر تھی

.. کہ اچانک اپنی پشت پر بھاری قدموں کی چاپ سن کر وہ دوسری سمت پلٹی

" .. السلام علیکم آزاد بھائی "

آزاد کو وہاں دیکھ کر داریاء نے مسکرا کر سلام کیا مگر وہ اُس کا چہرہ دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ کافی پریشان ہے...

وعلیکم السلام.. کیا ہوا داریاء آپ یہاں کیوں کھڑی ہو اندر کیوں نہیں گئی "؟؟ "

آزاد نے اُس کے نزدیک پہنچ کر فکر مندی سے استفسار کیا..اُسکے پیچھے کھڑی ایناره نے آزاد سے مخاطب ہوتی کم عمر خوبصورت لڑکی کو اشتیاق بھری نگاہوں سے دیکھا.. وہ موم کی گڑیا ایناره کو بے انتہا پیاری لگی..

"..آزاد بھائی میں دو دفعہ دستک دے چکی ہوں مگر کوئی کھول ہی نہیں رہا " داریاء نے روہانسی آواز میں کہا اُس کے دل میں عجیب خدشات جنم لینے لگے تھے..

ارے بیٹا تو آپ اصفہان کو کال کرو اُس سے بات ہوئی تھی میری وہ " "..ہاسپٹل میں ہی ہے

آزاد نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے داریاء کو تسلی دی.. آزاد کے کہنے پر داریاء نے اگلے ہی پل اصفہان کو کال ملائی جو ہمیشہ کی طرح فوراً ہی موصول کرلی گئی..

" ہیلو بھائی.. آپ کہاں ہیں؟؟؟ میں کب سے آئیلین کے روم کے باہر کھڑی ہوں دروازہ لاک ہے اور کوئی دروازہ کھول ہی نہیں رہا.. بھائی مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے... آزاد بھائی بھی میرے ساتھ ہیں لیکن آپ کہاں ہیں بھائی؟؟ "

ایک ہی سانس میں پوری بات مکمل کرنے کے بعد وہ اب اصفہان کے کچھ کہنے کی منتظر تھی جو کافی دیر بعد گویا ہوا..

" آہ..اچھا.. میں انتظار کر رہی ہوں.. ". اصفہان کی بات سن کر نا سمجھی سے سر کھجاتے ہوئے اُس نے کال منقطع کر دی..

" کیا ہوا؟؟ "

.. داریاء کے چہرے پر رقم سوالیہ تاثرات دیکھ کر آزاد نے استفسار کیا

بھائی کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے وہ گہری نیند سے سو کر اٹھے ہوں لیکن وہ "
" .. تو روم میں ہی ہیں

آزاد جو بغور داریاء کو سن رہا تھا بات کے اختتام پر اُسکی سفید رنگت سرخ پڑ
.. گئی

اصفہان سہگل دنیا کا ہر ٹیڑھا شخص سیدھا ہو جائے گا مگر تم نہیں ہو "
".. سکتے

تصور میں اُس سے مخاطب ہوتے ہوئے وہ وہاں اپنی موجودگی یکسر فراموش
.. کر گیا جب داریاء کی آواز پر جیسے اُسے ہوش آیا تھا

" آزاد بھائی یہ کون ہیں؟؟ "

داریاء کی نگاہ جوں ہی آزاد کی قد آور شخصیت کے پیچھے چھپی انجان مگر نہایت معصوم اور پیاری لڑکی پر گئیں وہ خود کو یہ پوچھنے سے نہ روک سکی ..

" یہ میری مسز ہیں.. یعنی آپکی بھابھی اور ایناره یہ داریاء ہیں، میری کزن سسٹر اور اصفہان کی چھوٹی بہن .. "

ایناره جو پہلی دفعہ اپنا نام آزاد کی زبان سے بنا کسی ردیف یا کافیہ کے سن کر ششدر کھڑی تھی داریاء کے خوشی سے اسکی سمت بڑھنے پر یقین کی دنیا میں واپس لوٹ آئی ..

" آپ سے مل کر خوشی ہوئی .. "

مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے داریاء نے مسکرا کر کہا وہ آزاد کے لفظوں پر ٹھیک طرح غور نہ کر پائی تھی جبکہ دوسری طرف آزاد بھی داریاء

کی جانب سے آئے اتنے ٹھنڈے رد عمل پر اچنبھے میں مبتلا نا سمجھی سے مسکا دیا..

"..مجھے بھی..بہت پیاری ہو آپ "

اینارہ نے اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے خوشدلی سے کہا جسے سن کر داریاء کے ہونٹوں پر بے اختیار شرمیلی سی مسکان بکھر گئی،ان سے کچھ فیصلے پر کھڑے شخص نے یہ منظر طمانیت بھری نگاہوں سے دیکھا..

"..الحمداللہ "

ایک وہ تھی جس کو وہ بچپن سے محبت کرتا آرہا تھا جبکہ دوسری وہ جسے چند دن ہوئے تھے چاہتے ہوئے مگر ان دونوں کو ساتھ مسکراتے ہوئے دیکھ کر آریس کے وجود میں سرشاری سی پھیل گئی..

بہت شکریہ.. آپ بھی بہت پیاری ہیں، آپ آزاد بھائی کو کیسے جانتی "
" ہیں؟؟
اُس نے اینارہ سے ایسے سوال کیا جیسے آزاد سے پوچھا ہی نہیں تھا کہ وہ کون ہے.. آزاد داریاء کے سوال ہی پر سمجھ گیا کہ وہ اُسکا جواب سن نہ سکی ہے اور تبھی ہی دیا تھا ٹھنڈا رد عمل ..

ہماری پہلی بار ملاقات ہاسپٹل میں ہوئی تھی جب علی کے سر پر چوٹ آئی "
" .. تھی
اینارہ نے دھیمی آواز میں کہا، نا جانے کیوں دل بوجھل سا ہو گیا وہ پہلی ملاقات یاد کر کے ..
..اوا چھا.. تو اب... "داریاء بھونیں اچکا کر آزاد کی سمت پلٹی "

" آپ نے شاید میری بات ٹھیک سے نہیں سُنی داریاء.. ایناره میری بیوی ہیں.. "

آزاد نے ایک بار پھر اپنا جملہ دھرایا مگر اس بار ذرا اونچی آواز میں جس پر اب حیران ہونے کی باری داریاء کی تھی ..

" آپ... آپ بھی آزاد بھائی.. "

اُس نے بے یقینی سے کہا..

" یعنی میرے دونوں بھائیوں نے قسم کھائی تھی کہ اپنی شادیوں پر مجھے نہیں بُلانا.. مطلب دونوں نے شادیاں کرلیں اور میں دونوں میں سے کسی ایک کی شادی بھی انجوائے نہیں کر سکی.. آپ جانتے بھی ہیں میرے کتنے پلانز تھے آپ کی شادی کے حوالے سے اور آپ نے شادی کر کے مجھے بلایا تک نہیں.. "

داریاء کا چہرہ غصے کی شدت سے قرمزی ہونے لگا جسے دیکھ کر اینارہ تو شدید گھبرا گئی مگر آزاد.. آزاد تو پہلے ہی منتظر تھا اس ردعمل کا، وہ اچھے سے جانتا تھا داریاء سہگل کو اور جانتا بھی کیوں نا پورا بچپن اُس کا اصفہان اور آزاد کی ہی زیرِ نگرانی گزرا اور بگڑا تھا..

"آرے بچے اس میں اتنی ناراض ہونے والی تو کوئی بات نہیں.."

آزاد نے مسکرا کر داریاء کا پھولا چہرہ دیکھتے ہوئے اُسے کندھوں سے تھام کر خود سے لگا لیا.. آریس جو دور کھڑا یہ سب مسکرا کر دیکھ رہا تھا آزاد کی کی ہوئی حرکت دیکھ کر اُس کے ماتھے پر بے اختیار متفکر لکیریں نمودار ہوئیں، دبیز ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ بھی کہیں گم ہو گئی تھی..

"جب سب نارمل ہو جائے گا تب اصفہان اور میں مل کر ایک بہت اچھا سا فنکشن کریں گے جس میں آپ اپنا ہر پلان پورا کرنا ٹھیک ہے.."

آزاد نے اُس کو مناتے ہوئے اینارہ کی طرف نظریں مرکوز کی جو یہ سب اشتیاق بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی..

" آپ ایک فنکشن... ایک سے کیا ہوتا ہے آزاد بھائی کم از کم چار تو ہوں.. بتائیں ناں بھابھی میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ناں؟؟ "

آزاد سے دور ہوتے ہوئے وہ اب اینارہ سے مخاطب تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی..

" آپ دونوں ناں.. بہت چالاک ہیں.. دونوں نے چن کر اتنی پیاری بیویاں ڈھونڈی ہیں.. آپ دونوں کی بیویوں کی شکل دیکھ کر ہی میں نے آپ دونوں کو جانے دیا ہے مگر یہ نہیں سمجھئے گا کہ میں چھوڑ دوں گی آپ دونوں کو ہونہہ! "

دروازہ کھلنے پر جوں ہی اصفہان ڈور فریم میں نمودار ہوا داریاءاُسے وہاں دیکھتے ہی بھائی پر چڑھ ڈوری اور اپنی بات مکمل کر کے حیران کھڑے اصفہان کو پیچھے دھکیل کر کمرے میں گھس گئی ..

" اسے کیا ہوا اچانک ؟؟ "

ایناره کے سلام کا جواب دینے کے بعد دروازے سے ہٹ کر اُسے اندر جانے کا راستہ دیتے ہوئے وہ خود آزاد کے ہمراہ باہر نکل آیا ..

" آپ اندر نہیں آئیں گے ؟؟ "

وہ جو آئیلین سے ملنے اندر جانے لگی تھی بے ساختہ آزاد کی جانب پلٹی جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہا تھا ..

" اہ.. نہیں.. آپ آرام سے اپنی دوست سے بات کیجئے میں باہر آپ کا انتظار کروں گا.. "

گہری نگاہیں عین ایناره کی آنکھوں پر مرکوز کیئے اُسے پلکیں جھکانے پر مجبور کرتا وہ مسکرا کر مدھم آواز میں بولا جس پر سر اثبات میں ہلاتی وہ کمرے میں داخل ہو گئی اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے جبکہ آزاد اب بھی اُس بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں وہ غائب ہوئی تھی چند لمحوں قبل ..

UL KHAN WRITES

" دروازے کو گھورنا بند کرو گے ؟؟ چلی گئی ہے اندر وہ "

اصفہان نے آزاد کو اپنی طرف متوجہ کیا ..

آہاں .. ٹھیک کہہ رہے ہو .. اچھا ہاں داریاء نے وہ سب تم سے اور مجھ "

سے ناراض ہو کر کہا تھا .."

آزاد نے کچھ دیر قبل اُس کے کیئے گئے سوال کا جواب دیا ..

" لیکن وہ کیوں ؟؟ "

" کیا ہو گیا ہے تمہیں اصفہان تمہیں نہیں پتا کیوں ؟؟ "

آزاد اُسکی لاعلمی پر حیران ہوا ..

" نہیں پتا تم ہی بتا دو .. "

اُس نے کندھے اچکا کر سر سری طور پر کہا، وجہ کوئی بھی ہو آخر میں اُس نے اپنی پرنسز کو منا ہی لینا تھا ہر بار کی طرح ..

" بہنیں .. وہ افسردہ ہے .. ہم دونوں کی شادیاں جن حالات میں ہوئیں بھائیوں کی شادیوں کے لیے کتنے ارمان دل میں رکھتیں ہیں کیا تمہیں اندازہ نہیں .. "

آزاد نے اصفہان کو تاسف سے دیکھا ..

" کونسی اصلی شادیاں ہیں یہ بھئی .. "

اصفہان اپنی گردن سہلاتے ہوئے جھنجھلا کر کہا، انتقام اور اپنی شادی کی حقیقت کو یاد کر کے عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی وجود پر جو کچھ ہی عرصے میں پوری طرح آشکار ہو جاتی اُس پر ..

تم فالتو باتیں کم از کم میرے ساتھ نہیں کیا کرو برادر.. میری شادی بالکل " سچ ہے جسے میں دل و جان سے قبول کر چکا ہوں تو مجھے اپنے ان گیمز سے دور رکھو میں داریاء کو ناراض نہیں کروں گا اپنی وجہ سے.. "

آریس جو اصفہان کی بات سن کر غصے سے ان دونوں کی طرف پیش رفت کر چکا تھا آزاد کے دھیمے تحمل بھرے انداز پر نا چاہتے ہوئے بھی اُسے رُکنا پڑا، وہ در حقیقت آئیلین سے زیادہ اصفہان سے بات کرنے آیا تھا یہاں تا کہ اُسے آگے آنے والی سچویشن پر تھوڑا سا بریف کر سکے مگر یہاں اصفہان کی باتوں نے جو اُس کا موڈ آف کیا تھا اب وہ اپنا پرانا ارادہ بالکل ترک کر گیا ..

" ہاں مجھے اندازہ ہو گیا ہے بھائی تم کتنے آگے نکل گئے ہو بس اب انتظار کرو
بڑے بابا کو پتا چلنے کا.. پھر آئے گا تمہیں مزاح.. "

اصفہان نے ہنس کر کہا ابھی آزاد اُس کی کہی بات کی مخالفت کرتا کہ اس سے پہلے ہی آریس ان دونوں تک چلا آیا..

" اگر انہیں پتا چل گیا تو؟؟ تو کیا کریں گے وہ؟؟ ماضی دوبارہ دھرائے گے؟؟ "

بھوری آنکھوں میں اشتعال کی سرخی لیے وہ زہر خند لہجے میں غرایا جسے سن کر آزاد تو سٹپٹا گیا تھا مگر اصفہان نے عام سے انداز میں آریس کو دیکھا..

" ایسی کوئی بات نہیں ہے میں صرف مذاق کر رہا تھا آزاد کے ساتھ.. تمہارا کیوں آنا ہوا یہاں؟؟ "

اصفہان نے آزاد کو اچنبھے میں مبتلا دیکھ ہلکے سے کہا وہ کچھ نہیں جانتا تھا ماضی کے بارے میں تو پھر اُس کا حیران ہونا تو بنتا ہی تھا...

" آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنی تھی مجھے لیکن اب میں آپ کو کچھ نہیں بتانے والا.. "

دانت پیس کر اصفہان کو گھورتے ہوئے اُس نے غصیلے لہجے میں کہا جس پر اصفہان نرمی سے مسکرا دیا..

" تم پریشان نہیں ہو اینارہ میری بھی بہن ہے کچھ نہیں ہونے دوں گا میں اُسے.."

آریس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہا..

" اور جہاں تک بات رہی ان باتوں کی جو تم مجھے بتانے آئے ہو وہ اگر تم نہ بھی بتاؤ تب بھی مجھے پتا چل ہی جائے گا.."

اصفہان نے استہزاء کہا..

" ..اوکے تو آپ اب خود ہی پتا کروا لیجیے گا "

اصفہان کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتا وہاں سے نکل گیا جب آزاد اُسکے پیچھے لپکا تھا ..

" ..ایک منٹ.. میری بات سنیں گے آپ "

آزاد کی شائستہ بھاری آواز پر اُسے واپس پلٹنا پڑا ..

" خاصا میری زندگی پر ہمیشہ میرے والد کا Influence رہا ہے مگر آپ کی بہن سے شادی کا فیصلہ میرا خالصتان اپنا ہے اور اس میں میں کیسی تیسرے کی مداخلت برداشت نہیں کروں گا اب چاہے وہ میرے والد ہوں یا دوسرا اور کوئی.. "

نرم مگر اٹل لہجے میں اپنی بات مکمل کر کے وہ آریس کا جواب سنے بغیر واپس اصفہان کی طرف بڑھ گیا جو روم میں جا چکا تھا ..

وہ آریس کی کہی باتیں سمجھ نہ سکا تھا اور نہ ہی اُس کی اور اصفہان کی واقفیت اور شاید اصفہان یہ جانتا تھا کہ وہ سوالات کرے گے اس سب کے متعلق تبھی وہ فوراً وہاں سے چلا گیا تھا.. دوسری طرف آزاد کی پشت گھورتا آریس سر جھٹک کر وہاں سے نکل گیا کیس حل کرنے کے بعد اپنی زندگی کے معاملات بھی حل کرنے تھے اُسے..

UL KHAN WRITES

آئینے کے سامنے کھڑی جوں ہی اُس کی نگاہیں اپنے عکس پر گئیں منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی..

"وحشی انسان..."

سفید گردن پر جگہ جگہ سرخ و گلابی نشانات، ہونٹ الگ اتنے گلابی ہو رہے تھے کہ دیکھنے سے لگتا ابھی ان میں سے خون نکلنے لگے گا، بکھرے بال، لال چہرہ اور بھاری سانسیں اصفہان سہگل نے پہلی قربت میں ہی اُسے بتا دیا تھا کہ وہ کس قدر جنونی واقعہ ہوا ہے اس سب میں..

"اب میں کیسے چھپاؤں انہیں... اُف کمرے میں بھی نہ جانے کون آیا ہو گا ؟؟"

گردن پر موجود اصفہان کے دیئے ہوئے نشانات پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے پریشانی سے کہا مگر گزشتہ لمحے یاد کر کے بے اختیار اُس کے گلابی ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی..

"میں سمجھ رہی تھی تم بہت مشکل سے پھنسو گے مگر تم تو پہلے وار ہی میں ڈھیر ہو گئے اصفہان سہگل.."

چہرے پر ٹھنڈے پانی کی چھینٹے مارتے ہوئے اُس نے متبسم خود کلامی کی اور

.. منہ اچھے سے دھونے کے بعد کپڑے چینج کرنے لگی

" .. شکر ہے بند گلے کی شرٹ موجود تھی میری یہاں "

سبز رنگ کی لمبی آستینوں والی بٹن اپ ٹی شرٹ کے بٹن اوپر تک بند کرتے ہوئے اُس نے ایک آخری نشان کو دیکھا جو کان سے تھوڑا نیچے اور شرٹ کے

.. کولر کے اوپر ہلکا سا نظر آرہا تھا

" .. اب اس کو کیسے چھپاؤں "

جھنجھلاہٹ میں مبتلا وہ تیزی سے بالوں کو کنگھی کرنے لگی اور سیدھے ہاتھ سے کچھ بال آگے کرتے ہوئے کندھے پر اور کان پر پھیلا لئے اور اس طرح آئیلین نے وہ ایک آخری نشان بھی چھپا لیا تھا جس کے بعد وہ واپس کمرے میں چلی آئی جہاں اصفہان تو نہیں البتہ اُسکی بہن اور ایناره آئیلین کی منتظر

.. تھیں

" Hello Aileen.. It feels so good to see you in proper health.."

(ہیلو آئیلین، آپ کو مکمل صحتیابی میں دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے)

داریاء دروازہ کھلنے کی آواز پر فوراً کاؤچ سے کھڑی ہوتی آئیلین کے گلے سے لگ گئی جسے خود داریاء کو وہاں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی..

" تھینکس یار.. میں ٹھیک ٹھاک ہی ہوں تم اتنی پریشان لگ رہی ہو .. "

داریاء کی پشت سہلاتے ہوئے اس نے نرمی سے کہا وہ اُسکی آواز میں منجمد نمی باآسانی بھانپ گئی..

" آپ جانتی نہیں ہیں جو نیوز چینلز پر خبریں چل رہیں تھیں ناں مجھے اتنا خوف آرہا تھا انہیں دیکھ کر.. "

داریاء نے اُس سے دور ہو کر آئیلین کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا جو واقعی

.. بالکل ٹھیک لگی اُسے

" شکر میں نے کوئی نیوز چینل دیکھا ہی نہیں ورنہ مجھے تو پہلے ہی ہارٹ اٹیک

آجاتا.. آئیلین سچ بتاؤ تم ٹھیک ہو ناں؟؟ "

.. اینارہ نے فکر مندی سے استفسار کیا

" تمہیں کیسی نظر آرہی ہوں میں؟؟ "

اینارہ نے ہاتھ تھام کر اُس نے الٹا اینارہ سے ہی سوال کیا جس پر اینارہ نے

.. مسکرا کر نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو کہ تم نہیں سدھرنے والی

" یقین کرو میرا بھئی میں بالکل ٹھیک ہوں.. جان میری خطرے میں تھی

حالتیں تم دونوں کی تشویشناک ہیں.. آرے یار ریلکس رہو اتنی آسانی سے

"..نہیں جانے والی میں دنیا سے

آئیلین نے باری باری ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کندھے اچکا کر

.. لاپرواہی سے کہا

" .. اللہ نہ کرے .. اچھی اچھی باتیں کرو ناں "

.. ایناره نے فوراً اُسے تنبیہ کی

" .. بالکل ٹھیک کہہ رہیں ہیں بھابھی .. پلیز ایسی باتیں نہیں کریں "

داریاء کے منہ سے ایناره کے لیے بھابھی کا القاب سن کر آئیلین نے آبرو

.. اچکا کر ان دونوں کو خوشگوار حیرت سے دیکھا

واہ بھئی تم دونوں کی اتنی جان پہچان ہو گئی .. زبردست .. چلو اب بیٹھ جاؤ "

" .. اگر میرا چیک اپ کر لیا ہو تو

آئیلین نے ان دونوں کے پریشان چہرے دیکھنے کے درمیان ہنس کر کہا اور

.. وہ خود بھی ان ہی کے ساتھ کاؤچ پر بیٹھ گئی

" ..اچھّا اپنی رپورٹس تو دکھاؤ.. دیکھتی ہوں کہ کتنی ٹھیک ہو تم "

ایناره کے کہنے پر آئیلین نے نائٹ اسٹینڈ کی سمت اشارہ کیا جہاں اُسکی رپورٹس رکھیں تھیں جنہیں سٹڈی کر کے واقعی اس بات کا ایناره کو یقین ہو گیا کہ آئیلین بالکل ٹھیک ہے ..

کرلی نا تسلی ڈاکٹر صاحبہ اب چپ چاپ یہاں آکر بیٹھ جاؤ ہم تینوں باتیں کرتے ہیں .. "

ایناره کے لیے کاؤچ پر جگہ بنا کر وہ خود بھی وہیں بیٹھ گئی ..

میں تو بس آپ کی خیریت پوچھنے آئی تھی اب بس مجھے چلنا چاہیے کیونکہ " میری دوست نیچے گاڑی میں میرا ویٹ کر رہی ہے .."

داریاء ان دونوں کے ساتھ وقت تو گزارنا چاہتی تھی مگر مائسہ کا کیا کرتی سو وہ معذرت کر کے اٹھ کھڑی ہوئی ..

" تو اپنی دوست کو بھی یہی لے آتی ناں.. کیا ضرورت تھی اُسے نیچے چھوڑ کر آنے کی.. "

آئیلین نے مسکرا کر کہا..

" میں جان بوجھ کر تھوڑی چھوڑ کر آئی ہوں اُسے، اُسے کچھ عجیب لگ رہا تھا یہاں آنا بس تبھی وہ نہیں آئی.. "

داریاء کے جواب پر آئیلین کندھے اچکا کر مسکرا دی جب دروازے پر دھیمی دستک ہوئی جس کے بعد آنے والے سے پہلے ان کے وجود کی تیز سحر انگیز مہک کمرے میں داخل ہوئی تھی..

" چلیں پرنسز؟؟؟ "

اصفہان مخاطب داریاء سے تھا مگر دیکھ وہ آئیلین کو رہا تھا جسے دیکھتے وقت سرمئی آنکھوں کی چمک ناقابلِ بیان ہوگئی.. آئیلین جو خود اصفہان ہی کو

گھور رہی تھی اُس کے ہونٹوں سے داریاء کے لیے پرنسز سن کر شدید شرمندگی نے اگلے ہی لمحے اُسے آن گھیرا جس کے باعث سفید رنگت گلابی مائل ہوگئی..

"جی بھائی چلتے ہیں.. اپنا خیال رکھیۓ گا آئیلین.. "

داریاء نے آئیلین سے گلے ملنے کے درمیان کہا جو اُسے الوداع کرنے کے لیے کھڑی ہوگئی تھی..

"تم دوبارہ بھی مجھ سے ملنے آنا مجھے بہت آچھا لگے گا.. "

داریاء سے دور ہوتے ہوۓ اُس نے اصفہان کو نظرانداز کیا جو اُسے مسلسل گہری نظروں کے حصار میں لئے کبھی اُسکا چہرہ جانچتا تو کبھی اُسکی گردن جو اس وقت چھپی ہوئی تھی..

" ان شاءاللہ ضرور.. چلیں بھائی.. "

داریاء نے اصفہان سے کہا جو بہن کی آواز پر چونک کر اُسکی طرف متوجہ ہو گیا ..

"..جی چلتے ہیں آپ باہر جاؤ میں آتا ہوں "

داریاء کے باہر نکل جانے کے بعد اُس نے کمرے میں خاموش بیٹھی اینارہ کو دیکھا جو اٹھ کر دروازے کی سمت بڑھ گئی، آئیلین نے اُسے روکنا چاہا مگر تھوڑی دیر بعد واپس آنے کا کہہ کر وہ دروازہ اپنے پیچھے بند کر کے باہر جا چکی تھی ..

UL KHAN WRITES

Evil, I've come to tell you that she's evil, most definitely

Evil, ornery, scandalous and evil, most definitely

- Doin' time -

" اب کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ؟؟ "

دروازے بند ہونے کی آواز پر وہ فوراً ہی گردن اونچی کئے اصفہان کو گھورنے لگی جو پہلے ہی دل و جان سے اُسکی جانب متوجہ تھا ..

" میرا مسئلہ ازل سے تم ہو، آئیلین صارف چوہان .. "

کچھ دیر قبل اُس کی زبان سے اپنے لئے آئیلین اصفہان سہگل سن کر جو خوشی ہوئی تھی اب اُسکی جگہ ایک عجیب سی الجھن نے لے لی جبکہ اُسے تو خوش ہونا چاہیے تھا کہ وہ نکاح کے بعد بھی اپنی پرانی شناخت سے پہچانی جا رہی ہے ..

" You've concealed my marks successfully.. Good girl.."

(تم نے میرے دئے ہوئے نشان اچھے سے چھپا لئے)

اصفہان نے آگے بڑھ کر اُسکے کان کی لو پر جھکتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں کہا اور پھر اگلے ہی پل وہ آئیلین کے کان پر سے سیاہ ریشمی زلفوں کا جال آہستگی سے ہٹاتے ہوئے اُس کے کان کے عین نیچے اپنے دئے ہوئے نشان پر ایک بار پھر لب رکھنے چاہے مگر اُس ہی پل آئیلین اُس سے دور ہو گئ..

"... تمہارے لئے آج اتنا کافی تھا سہگل "

اصفہان سے دو قدم دور ہو کر اُس نے سنجیدہ چہرہ مگر شبنمی آنکھوں میں مسکراہٹ لئے اُسے دیکھا جس کی سرمئی آنکھوں میں ٹھہری خمار کی سرخی واضح طور پر دیکھی جا سکتی تھی.. اصفہان آئیلین کے دور ہونے پر شدید بدمزہ ہوا مگر ان آنکھوں میں ٹھہرے سبز سنہرے رنگوں نے اصفہان کے

دل کے نہاں خانوں میں اپنا ساز ضرور بکھیرا تھا، ایسا ساز جس کی اہمیت ان
.. وقتی جذبات سے کئی زیادہ تھی، ایسا ساز جو اُسکی اپنی تباہی کا سامان بنتا

" .. جانے سے پہلے صرف ایک بار "
بھاری بوجھل لہجے میں کہتا وہ کسی مدہوش شرابی کی طرح اپنے جام کی سمت بڑھا کہ آئیلین مڑ کر اُس کے برابر سے نکلنے لگی کہ اصفہان نے اچک کر اُس کی کلائی تھام لی اور اُسے اپنی جانب کھنچا.. زندگی میں آج سے قبل ایسا کچھ نہیں کیا تھا اور آج پہلی بار ہی یہ سب کرنے کے بعد عجیب سا جنون سوار ہو گیا تھا اُس کے ذہن و قلب پر.. انتقام تو کہیں دور جا سویا اب بس جذبات
.. حاوی تھے

" .. نہیں.. کا مطلب ہوتا ہے نہیں "

اصفہان کی بھاری سیاہ پلکوں کی لرزش سے محظوظ ہوتے ہوئے آئیلین نے ہنس کر اپنی گردن پر دونوں اطراف ہاتھ رکھ لئے تا کہ اصفہان کی رسائی ہی وہاں تک ناممکن ہو جائے..

" تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے یہ ہاتھ یہاں سے ہٹا نہیں سکتا؟؟ "

اُس کی کمر پر دونوں اطراف سے بازوؤں کی گرفت بناتے ہوئے اُس نے آئیلین کو اوپر اُٹھا کر عین اپنی آنکھوں کے سامنے کر لیا..

" آہھہ! تو اصفہان سہگل اب میرے ساتھ زبردستی کرے گا.. چچچچ! اتنے کمزور مرد ہو تم.. "

آئیلین نے مسکرا کر ان مخمور آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر کاٹدار لہجہ اختیار کیا اور دونوں ہاتھ اُس کے مضبوط سینے پر ٹکا دئے...

" زبردستی تو کہنا ہی نہیں کیونکہ کچھ دیر قبل جن آہوں کا گلا گھونٹنے کی تم کوشش کر رہی تھی وہ میں بخوبی سن چکا ہوں ہنی.. تمہارے بھید مجھ سے نہیں چھپ سکتے.. "

اپنا رنگ بدل کر اس وقت اسود نظر آتی وہ آنکھیں واقعی جیسے جادو گری کا فن جانتی تھیں آئیلین اُس سے گھبرا گئی..

"اب اجازت دے رہی ہو یا ان سے کام چلاؤں میں.. "

بوجھل نگاہوں سے اُس کے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ آئیلین کو لال ٹماٹر ہونے پر مجبور کر گیا اُس کا آخری جملہ سن کر آئیلین نے تیزی سے منہ دوسری سمت اصفہان کی رسائی سے کچھ دور پھیر لیا..

" تب مجھے چاہیے تھا وہ لیکن ابھی نہیں تو ابھی تم نے جو بھی کیا وہ زبردستی ہی ہو گی.."

آنکھیں بند کر کے اُس نے تیزی سے کہا اصفہان کی پر تپش مہکتی سانسیں

..چہرے پر پڑتیں اُس کا فیصلہ اُس کے لئے دشوار کرنے لگیں

یہ صحیح ہے تم عورتوں کا.. پہلے خود شعلے دہکاؤ اور پھر جب آگ لگ جائے "

"..تو خوف زدہ ہو کر نہ کرنے لگ جاتی ہو.. نہیں کر رہا کچھ اب

آئیلین کا چہرہ ہنوز نظروں کے حصار میں لئے وہ جھنجھلا گیا البتہ اب بھی اُسے

..خود سے لگایا ہوا تھا

" ..میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتی سمجھے "

غصے سے فوراً اُس کی طرف رخ کرتی وہ درشتی سے گویا ہوئی اور اصفہان کی

..شرٹ کے دونوں کولر مٹھیوں میں جکڑ لئے

"..تم خوفزدہ نہیں ہو تو ثابت کرو "

..آنکھوں میں چیلینج لئے وہ آئیلین کو دیکھ کر مسکرایا

آئیلین اچھی طرح اُسکی چالاکیاں سمجھ رہی تھی، وہ اس وقت اُسے اکسا کر اپنا کام نکلوانے کے چکر میں تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ مقابل بھی آئیلین صارف چوہان ہے.. وہ ہاتھ جو اصفہان کے کولر دبوچے ہوئے تھے کچھ لمحوں قبل، ان میں سے ایک سے اُسکی گردن سہلاتی جبکہ دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر اُس کے سینے پر پڑی چین لپیٹ کر وہ اصفہان کے نزدیک ہوئی جس کے چہرے پر رینگتی مسکراہٹ اب غائب تھی..

" کروں ثابت ؟؟ "

ان سرمئی آنکھوں میں غالب آتے سیاہ خمار کے بادلوں پر نظریں جمائے وہ سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں بولی..

"...ہاں "

ضرورت سے زیادہ بھاری لہجہ، منتشر سانسیں، اصفہان سہگل اپنی کمزوری اُس لڑکی کے ہاتھوں میں تھاما چکا تھا..

اُس کے ہاتھوں کی گرفت اپنی کمر پر ڈھیلی ہوتے محسوس کر کے آئیلین زمین پر پاؤں رکھنے کے بعد ایڑیوں کے بل کھڑی ہو گئی، اُس کی گردن کے گرد دونوں بازو حمائل کر کے اصفہان کے ہونٹوں کی سمت بڑھی جو پہلے ہی بے صبری سے اُس کا منتظر آنکھیں بند کیے سر آئیلین کے لیے جھکا چکا تھا.. آئیلین کو اُس کا حال دیکھ کر ہنسی آنے لگی جس کو کافی مشکل سے اُس نے حلق میں دبایا..

"میں...."

اُس کے ہونٹوں سے قریباً ایک انچ کے فیصلے پر رک کر وہ مدھم آواز میں بولی، اصفہان جو بس اُسے محسوس کرنا چاہتا تھا آئیلین کے نزدیک ہونے لگا مگر وہ دھیرے دھیرے اُس سے دور ہو رہی تھی ..

"... کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتی "

وہ ایک لمحہ جب وہ دونوں اس قدر نزدیک تھے کہ ایک دوسری کی سانسوں میں سانس لے پا رہے تھے، اصفہان کو لگا کہ اُس کے آتش جذبات پر ٹھنڈی برسات ہونے ہی والی ہے کہ اگلے ہی لمحے آئیلین اُس سے بالکل دور ہوئی اور کمر پر رکھے اُس کے ہاتھ دور ہٹا کر بیڈ کے دوسری طرف جا کر کھڑی ہوئی ..

" یہ کیا مذاق تھا؟؟؟ "

کچھ دیر قبل ہی تو وہ اسکی بانہوں میں تھی اور اب یہ.. اصفہان نے اُسے خود سے اتنی دور کھڑے دیکھ کر سرد لہجے میں کہا..

"جاؤ سہگل تمہاری پرنسز باہر تمہارا انتظار کر رہی ہے.. "

نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے وہ آنکھ مار کر ایک ادا سے بولی، لوگوں کے ٹریگر پوائنٹس ہاتھ میں رکھنے والے کا ٹریگر پوائنٹ اب آئیلین صارف چوہان کے ہاتھ میں تھا.. اصفہان کی لال انگارہ ہوتی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں پر ٹکے دیکھ اُس نے ہنس کر اُس کا تمسخر اڑایا..

"اگلی باری تمہاری ہو گی ہنی.. تو تیار رہنا.. "

سیاہ گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ سرد سپاٹ مگر ضرورت سے زیادہ بھاری لہجے میں اپنی بات مکمل کر کے لمبے ڈاگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا..

"...ہونہہ! بڑا آیا..اگلی باری تمہاری ہو گی "

منہ تیڑھا کر کے اصفہان کی نقل اتارتی وہ بند دروازے کو گھورنے لگی بے اختیار اُس کا لمبا چوڑا ابنا شرٹ کا وجود ذہن کے دریچے پہ اپنی چھاپ دکھلا کر معدوم ہوا، کمرے میں خنکی ہونے کے باوجود بھی اُسکی سفید پیشانی عرق آلو ہونے لگی..

" ..کیا ہوتا اگر بیچارے کو کرنے دیتی جو وہ چاہ رہا تھا "

اپنی گردن پر موجود ان ہی نشانات کو سہلاتے ہوئے اُس نے نرمی سے خود کلامی کی..

"..استغفار اللہ آئیلین تمہارا تو دماغ سڑ گیا ہے شاید "

سوکھتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر وہ ڈسپنسر کی جانب بڑھی تا کہ پانی پی سکے کیونکہ اُس ٹائم بمب کے خیالات نے صحیح حلق اور ہونٹ دونوں ہی خشک کر دئے تھے اُسکے..

آدھی رات کے پہر سیاہ وردی میں ملبوس لمبے چوڑے اہلکاروں میں سے ایک نے خالی گودام کے داخلی دروازے کو جھٹکے سے کھولا.. سنسان ماحول میں لکڑی کا بوسیدہ دروازہ کھلنے کے باعث بدصورت سی آواز پیدا ہوئی..

" تمہیں کیا لگتا ہے ان تین لڑکیوں کو یہاں لایا گیا ہو گا؟؟ "
سیاہ لمبے سائے نے سرگوشی نما آواز میں اپنے ساتھی سے سوال کیا..
" نہیں مجھے تو یہ سب ایک ٹریپ لگ رہا ہے.. "
جانچتی نگاہوں سے پورا ایریا اسکین کرتے شخص نے اُس گودام کی ویرانی دیکھ کر اندازہ ظاہر کیا..

"تو پھر ہم آخر یہاں آئے کیوں ہیں؟؟ مجھے تو اطلاع ملنے پر ہی یہ سب کھیل لگا.."

تیسرے اہلکار نے تندہی سے کہا تو ان دونوں کے درمیان میں الرٹ ہو کر خاموشی سے چلتے آریس نے ان دونوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور سامنے کی جانب ایک بند دروازے پر اپنی گن کی نال سے پوائنٹ کیا..

"اس جال سے ہمیں ثبوت حاصل ہو گا جو ہمیں کافی آگے تک پہنچا سکتا ہے.."

آریس نے مدھم آواز میں کہتے ہوئے متواتر قدم آگے بڑھائے اُس کے ساتھ آئے دونوں اہلکار اپنے اپنے ہتھیاروں پر گرفت مضبوط کرتے آگے بڑھے تھے..

" اس دروازے پر تالا کیوں ہے ؟؟ "

..ان میں سے ایک کی جانب سے پر سوچ انداز میں سوال کیا گیا

"..کیونکہ اندر کچھ خاص ہے.. ہمیں یہ تالا توڑنا ہوگا "

آریس نے جیکیٹ کی اندرونی جیب سے ماسٹر کی نکالتے ہوئے تالا کھولنے کی

..کوشش کی جو ایک ہی بار میں ٹوٹ پر کھل گیا

" Interesting.. "

خالی کمرے میں جلتے زیرو بلب کی روشنی میں لگے کمپیوٹر سیٹ اپ کو دیکھ کر

..وہ بے اختیار مسکرایا

"..اِسکو کھول کر سارا ڈیٹا چپ میں کاپی کرو "

اپنے ساتھ آئے کمپیوٹر پروفیشنلسٹ کو کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا

..تاکہ گودام کے اوپر واقع گھر کی بھی تلاشی لے سکے

کراچی سے دو سو کلو میٹر دور جنگل کے درمیان واقع ایک منزلہ یہ سنسان کاٹج کافی عرصے سے کسی کے استعمال میں نہیں آیا تھا اس کے باوجود بھی آریس یہاں کی تلاشی لینے آیا کیونکہ آج کے حادثے کے بعد ان کے سسٹم نے یہ لوکیشن ٹریک کی تھی تو آریس کا یہ خیال تھا کہ یہاں سے یقیناً کچھ نہ کچھ ضرور ملتا..

لکڑی کی بوسیدہ سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہوئے وہ اوپر پہنچا اور راہداری میں ایک دیوار پر نصب تمام بریکرز جلا دئے جس کی وجہ سے چھوٹا سا ہال سفید روشنیوں میں نہا گیا.. اچانک چبھتی ہوئی سفید روشنی آنکھوں پر پڑنے کے سبب انکور گرتا وہ آگے بڑھا تو سیاہ لانگ بوٹ میں مقید پیر کے نیچے کوئی شئے آئی تھی جھک کر اُس نے وہ چیز اُٹھائی تو دیکھا کہ وہ سبز رنگ کی شیشے کی خالی بوتل ہے، پہلی نظر میں ہی پتا چل گیا کہ وہ کس چیز کی بوتل تھی..

جھک کر اُس بوتل کو واپس اُس ہی جگہ پر رکھتا وہ آگے بڑھا تو دیکھا کہ ہال میں رکھے کاوچ پر کھانے کے تین سے چار باکسز پڑے ہیں اور کافی ٹیبل پر شیشے کے دو گلاس جن میں سنہرا مشروب اب بھی دیکھا جا سکتا تھا..

آریس نے آگے بڑھ کے احتیاط سے ان گلاسز سے ڈی این اے سیمپل حاصل کئے اور انہیں واپس وہیں رکھتا ہال کے ایک کنارے پر واقع دروازے کی جانب بڑھ گیا..

کمرے میں داخل ہونے پر ایک عجیب قسم کی گندی بو نے اُس کا استقبال کیا، یہ ایک ڈبل بیڈ والا سادہ سا بیڈ روم تھا جس کی سفید بیڈ شیٹ پر بیچ میں سرخ نشان لگا تھا جو دیکھنے سے کافی پرانا معلوم ہوا..

کمرے میں یہاں وہاں بے ترتیبی سے کپڑے اور جوتے بکھرے تھے، ایک جوڑی کسی عورت کے تو دوسرے کسی مرد کے.. آریس کو وہ سب دیکھ کر اندازہ ہو گیا کہ یہ کمرہ ماضی میں کن چیزوں کے لئے استعمال کیا گیا ہو گا..

" لیکن یہ بدبو... اتنی زیادہ بدبو محض اتنے سے خون کے نشان کے باعث نہیں ہو سکتی، یہ بدبو تو پوری کی پوری لاش سڑنے کی ہے.. "
خود کلامی کرتے ہوئے وہ آگے بڑھا تو دیکھا کہ بیڈ کے نیچے لمبی سی کوئی چیز ہے.. سرچ لائٹ جلا کر وہ دو زانو بیڈ سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا..

" سر ڈیٹا سارا کاپی کر لیا گیا ہے.. دیکھنے سے وہ عام سا ڈیٹا لگ رہا ہے کسی لڑکے کے استعمال کا، کچھ pornographic videos ہیں، اور کچھ گانے وغیرہ.. "

اُس کا ساتھی اپنی دھن میں مگن کمرے میں چلا آیا لیکن وہ آریس کو بیڈ کے سامنے سر جھکائے بیٹھے دیکھ ٹھٹک گیا اوپر سے یہ بدبو، ایک لمحہ لگا تھا صورتحال سمجھنے میں ..

" کوئی آدمی اس قدر درندہ صفت کیسے ہو سکتا ہے .. مرد کو تو اللہ نے عورتوں کا رکھوالا اور محافظ بنایا ہے تو یہ سب .... "

آریس سے کچھ فاصلے پر پڑی لاش کو دیکھ کر اُس لڑکے نے پژمردگی سے کہا ..

اُس لاش کی حالت چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ مرنے سے پہلے کیا ہوا ہوگا، پورا جسم پھول کر ہرا اور نیلا ہو چکا تھا، جسم کے کچھ حصے تو بالکل ہی گل گئے جو سڑ کر بدبو پیدا کر رہے تھے .. لاش کو دیکھ کر صاف بتایا جا سکتا تھا کہ اُسے یہاں پڑے ہوئے دو سے تین ہفتے ہو چکے ہیں ..

" جب انسان نفس کی غلامی کرنے لگے تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہے .. "

سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے وہ ابتر حالت میں موجود اُس نیم برہنہ لاش پر ایک نظر ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا..

یہ لڑکی بھی کسی کی بہن، کسی کی بیٹی ہو گی...

بارہا ایک ہی جملہ اُس کے ذہن میں بازگشت کر رہا تھا..

" فارئنسک ٹیم کو کال کرو ڈیڈ باڈی ریک؛ویکاور کرنے کے لیے.. لیکن یہ خیال رکھنا کہ آخر میں یہ جو جگہ ہے جیسی تھی ویسی ہی رہنی چاہیے، اس جگہ کے مالک کو شک نہ ہو کہ کوئی یہاں آیا تھا.. "

بے تاثر لہجے میں کہتا وہ کمرے سے باہر نکلا اور ہال میں دیوار کے بالکل کونے میں ایک پن ہول کیمرا لگا دیا..

" لیکن سر جب لاش یہاں سے اُٹھالی جائے گی تو شک نہیں ہو گا کیا؟؟ "

جونیر اہلکار نے حیرانگی سے پوچھا..

" .. نہیں ہو گا کیونکہ سب کچھ نشے میں کیا گیا ہے "

.. آریس نے پختہ لہجے میں کہا

" آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں سر ؟؟ "

" میرے اندازے کبھی غلط ثابت نہیں ہوتے .. پوسٹمارٹم اور فارنسک رپورٹ آنے دو مزید کنفرم ہو جائے گا .. "

ہر قسم کے جذبات سے عاری لہجے میں بات مکمل کرتا ہاتھوں پر پہنے سیاہ دستانے اتار کر وہ اُس خستہ حال عمارت سے باہر نکل آیا .. اس پروفیشن نے اُس کا دل سخت کر دیا تھا ..

UL KHAN WRITES

میڈیا کے نمائندوں کا ایک جمِ غفیر تھا جس کے سامنے کھڑا پریس کانفرنس کرتا شخص نہایت تحمل سے اپنی طرف آنے والے ہر سوال کا منتظر رہا.. ٹی وی سکرین پر چلتی یہ براہ راست نشریات اس وقت آئیلین اور ایناره ایک ساتھ بیٹھ کر دیکھ رہیں تھیں..

" پوری رات ہم نے باتیں کی ناں تم نے مجھے بتایا اور نہ ہی مجھے پوچھنا یاد رہا، کیسا چل رہا ہے تم دونوں کے درمیان سب ؟؟ "

کل رات ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوتے وقت ایناره نے آزاد سے اجازت لی تھی آئیلین کے ساتھ ایک رات کے لئے اُس کے گھر قیام کرنے کی جو آزاد نے بلا جھجک اُسے دے بھی دی.. پوری رات سونے کے بجائے ایناره اور آئیلین نے ماضی کے قصے اور اِدھر اُدھر کی بے شمار باتیں ایک دوسرے سے کیں اور اب صبح ساتھ ناشتہ کرتے ہوئے نیوز پر آزاد کی آتی پریس کانفرنس دیکھ کر آئیلین نے ایناره سے سوال کیا...

" سب بتاتی ہوں ابھی تم یہ پریس کانفرنس دیکھو اور اس کے ختم ہونے کے
بعد مجھے بتانا کہ یہ شخص تمہیں جھوٹا یا دھوکہ باز لگ رہا.. "
ریموٹ سے ٹی وی کی آواز بڑھا کر وہ خود بھی سکرین کی جانب متوجہ ہو گئی
جہاں دھوپ کی روشنی میں کھڑا شخص آسمانی رنگ کے قیمتی شلوار سوٹ کے
اوپر سرمئی ویسٹ کوٹ پہنے شاندار لگ رہا تھا.. اسود گہری آنکھیں سیاہ
aviators کے پیچھے چھپی تھیں اور وہ ہونٹوں پر طمانیت بھری
مسکراہٹ سجائے کھڑا رپورٹرز کے سوالات تحمل سے سنتا رہا ..

" السلامُ علیکم آزاد صاحب آپ کو یہاں دیکھ کر ہمیں بالکل حیرانگی نہیں
ہوئی کیونکہ ماضی میں آپ کا یہ شیوہ رہا ہے.. جائے وقوعہ چاہے کسی بھی حلقے
میں آتی ہو آپ دادرسی کرنے ضرور جاتے ہیں وہاں، ہم آپ کی نرم طبیعت
سے واقف ہیں مگر آپ کو نہیں لگتا آپ کے سیاسی مخالفین کو آپ سے پہلے

یہاں ہونا چاہیے تھا کیونکہ جن کے حلقے میں یہ فیکٹری آتی ہے انہوں نے تو اب تک ہماری کالز کا جواب بھی نہیں دیا.. جبکہ آپ کے مخالف حلقہ میں آتی تھی یہ فیکٹری جس میں آگ لگی ہے تو آپ کو نہیں لگتا کہ وہ اصل قصور وار ہیں اس سب کے ؟؟ "

ہر بار کی طرح اس بار بھی میڈیا کے نمائندوں نے اُسے اکسایا اپنے مخالفین کے خلاف زہر اگلنے پر مگر آزاد سہگل کی فطرت میں نہ تھا کسی کو نیچے گرانا.. سننے میں عجیب لگتا ہے مگر وہ ایک وائٹ کولر سیاست دان تھا، سیاسی اور عوامی حلقوں میں مقبول ترین ہونے کے باوجود بھی اُس نے خود کو وہاں کی سیاہی سے ہمیشہ محفوظ رکھا تھا..

" وعلیکم السلام.. چوہدری نظامی صاحب کے پاس یقیناً کوئی نہ کوئی وجوہات ہونگی آپ سے رابطہ استوار نہ کرنے کی، عموماً ایسا ہوتا ہے کہ میڈیا ورکرز

میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ انہیں جان بوجھ کر نظر انداز کیا جارہا لیکن ایسا ہر گز نہیں، ایک سیاستدان ہر لمحے مصروف رہتا ہے آپ تمام دوستوں کو ویک اینڈ میں ایک دن آف ضرور دی جاتی ہو گی مگر اگر خدانخواستہ اتوار کو کوئی حادثہ ہو تو ہمیں وہ بھی بریف کرنا پڑتا ہے اور اگر اُس کے بعد اگلے تین دن مسائل میں گزریں تو انکا حل بھی ہمیں ہی تلاش کرنا ہے.. اتنی مصروفیات کے دوران کبھی کبھی انسان فراموش کر دیتا ہے لوگوں سے رابطے بحال کرنا، ایسے میں تھوڑا سا مارجن آپ بھی ہمیں دیا کریں.. "

شائستگی سے اپنی بات مکمل کر کے وہ ایک بار پھر ان سب کو باور کروا چکا تھا کہ وہ اپنے مخالفین کے خلاف بنا کسی ٹھوس شواہد کے شعلہ بیانی سے کام نہیں لے گا..

آزاد کا جواب مکمل ہوتے ہی ایناره نے آئیلین کو دیکھا جسکے تاثرات دیکھ کر کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ وہ متاثر ہوئی بھی ہے کہ نہیں..

لیکن آزاد صاحب آپ بھی تو اپنا وقت نکال کر یہاں آئے ہیں ناں تو آپ "
" کو نہیں لگتا کہ انہیں بھی آنا چاہیے تھا؟؟

..ایک اور ملتا جلتا سوال، وہ استہزاء انداز میں مسکرایا

اس سوال کا جواب میں پہلے ہی دے چکا ہوں ہم حادثے کے متعلق اب "
" ..بات کریں تو زیادہ بہتر ہے

لہجے وہ ہی تھا پر سکون، تحمل بھرا مگر آواز میں چھپی وارننگ واضح محسوس کی جا سکتی تھی ایک عجیب سی حاکمیت تھی اس کے انداز میں اس پل..اُس نے اپنے انداز سے یہ بات واضح کر دی تھی کہ دوبارہ مزید کوئی اور اس قسم کا سوال کیا گیا تو وہ یہاں موجود کسی ایک شخص کو بھی جواب دینے کا پابند ..نہیں

اُسے غور سے سنتی ایناره بھی ایک لمحے کو ٹھٹک گئی جبکہ آئیلین ہولے سے مسکرائی، خون بول رہا تھا اس وقت *سہگلز کا خون* .. اُس نے مسکرا کر سوچا ..

" جی ٹھیک ہے آزاد صاحب ہم حادثے کی طرف آتے ہیں.. اس وقت کی صورتحال کے بارے میں کیا رائے ہے آپ کی ؟؟ "

" صورتحال اس وقت تو قابلِ قبول ہے حدثے میں کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا، ہاں مالی طور پر چوہان انٹرپرائزز اور ان سے منسلک ورکرز کو کافی نقصان پہنچا ہے جس کی بھرپائی کرنے میں پورا تعاون کریں گے .. "

وہ اس فیکٹری کا دورہ کرنے ایک گھنٹے پہلے سے آیا ہوا تھا وہاں کام کرتے اسٹاف ممبرز سے بات کر کے اُسے یہ ہی معلومات حاصل ہو سکیں کے ایک بھی لاش برآمد نہیں ہوئی ہے ملبے سے جو کہ بہت اچھی بات تھی ..

"جی کوئی جانی نقصان تو اس لئے نہیں ہوا کیونکہ اس فیکٹری کی ہاف اونر مس آئیلین نے آتشزدگی کے دوران ہی evacuation شروع کروا دی تھی.. ورکرز سے ہم نے ان کے متعلق کافی اچھی باتیں سنی ہیں جو کہ بہت حیران کن تھا کہ عموماً لوگ اسطرح کی صورتحال میں قصوروار فیکٹری کے مالکان کو ٹھہراتے ہیں مگر سب ہی مس آئیلین کے حامی تھے.. چونکہ اب آپ کے ان کے ساتھ فیملی ٹرمز ہیں تو کیا آپ ہمیں انکی طبیعت کے متعلق آگاہ کر سکتے ہیں؟؟ "

وہ کل آئیلین سے ایک بار بھی ملاقات نہ کر سکا اور ایسا اس نے جان بوجھ کر کیا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح واقف تھا کہ وہ اُسے پسند نہیں کرتی مگر اُس نے اصفہان اور ایناره سے آئیلین کی خیریت دریافت کر لی تھی اور شکر ہی ہوا کہ کر لی ورنہ ابھی شرمندہ ہونا پڑتا ..

"..الحمدللہ وہ اب ٹھیک ہیں، کوئی بھی میجر انجری نہیں آئی تھی انہیں "
.. مختصر جواب دے کر وہ اگلے سوال کا انتظار کرنے لگا

آزاد صاحب ایک پرسنل سوال، اڑتے اڑتے یہ خبریں موصول ہوئیں "
ہیں کہ آپ ماڈل الیہ جبین سے الگ ہوگئے ہیں اور اس کی وجہ ایک ڈاکٹر ہیں،
سننے میں آرہا ہے کہ انہوں نے آپ کو پھنسایا اور اب آپ نے ان سے شادی
" کرلی ہے، کیا یہ سب سچ ہے آزاد صاحب ؟؟

اس سوال پر آزاد کا سفید چہرہ لمحوں کے اندر سرخ ہوگیا گردن اور ہاتھوں کی
شریانوں میں خون کا ابال تیز ہونے لگا، ضبط کے باعث اُسکے جبڑے تن
گئے.. دوسری طرف اینارہ ان سوالات پر شرم سے پانی پانی ہوتی نظریں
جھکائے آزاد کے جواب کی منتظر تھی.. آئیلین نے تشویش سے اُسکے جھکے سر
.. کو دیکھا ابھی ہی فیصلہ ہو جاتا کہ وہ شخص سچا ہے کہ فریبی

"نہایت غلط سب سے پہلے آپ اپنے معلوماتی ذرائع درست کروائیں.. نہایت غلط خبریں دی جارہی ہیں آپ کو.. دوسری بات یہ کہ میں نے اپنی ذاتی زندگی کو ہمیشہ اس چکاچوندھ سے دور رکھا مگر میری پہلی بیوی کے پروفیشن نے ایسا ممکن ہونے نہیں دیا، لیکن اب جبکہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میری زاتی زندگی کے متعلق مجھ سے کوئی سوال نہ کیا جائے.. اب تیسری اور آخری بات میری مسز جو مجھ سے اب منسلک ہیں وہ اس چکاچوندھ سے کوسوں دور رہنے والی ایک نیک اور صالح خاتون ہیں جس طرح کی باتیں آپ نے ان کے متعلق ابھی کہیں ہیں میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ کو صحافت کے پیشے سے بے دخل کروا دوں تھوڑا سا بھی خوفِ خدا نہیں ہے آپ کے دل میں کچھ بھی کہیں سے بھی سن کر آپ لوگ نیشنل ٹیلی-ویژن پر بولنا شروع کر دیتے ہیں.. "

بات کا آغاز تو اُس نے کافی تحمل سے کیا تھا مگر آخر میں اُس کا لہجہ خود بخود تیز ہو گیا.. نیوز رپورٹرز کی سٹی گم گئی ہر بات کا تحمل اور برداشت سے جواب دینے والے ایم این اے آزاد سہگل کا یہ روپ دیکھ کر.. کئی لوگوں کے اس مجموعے کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا، دوسری طرف اینارہ نے نظریں اُٹھا کر ٹی وی سکرین کی سمت دیکھا، آزاد کی جلتی رنگت اُس کے اندرونی وبال کی گواہی دے رہی تھی..

" جو تمام اخلاق سے گری ہوئی باتیں آپ نے ابھی کی اُس کا صرف اتنا ہی جواب دوں گا کہ وہ تمام لوگ جو پبلک پروپرٹی نہیں ان کی زندگیوں میں مداخلت کرنا چھوڑ دیں، میں ہوں عوامی نمائندہ آپ مجھ سے میرے متعلق سوال کریں، رائے قائم کرنی ہے تو میرے متعلق کیجئے نا کہ میری بیوی کے متعلق.. اور آخر میں محض اتنا کہوں گا کہ محبت کبھی بھی، کہیں بھی ہو جاتی ہے. کسی کے صدیاں گزار لو تب بھی نہیں ہوتی اور کبھی محض ایک لمحہ بھی

کافی ہوتا ہے اور مجھے محبت ایک لمحے میں ہی ہوئی تھی، میری پہلی اور آخری محبت میری حالیہ بیوی ہیں اور اب اگر ان کے متعلق کسی نے کوئی بھی زہر اگلا تو آپ سب نے سنا ہی ہو گا ہم جیسے لوگوں کے ساتھ قانون زیادہ اچھے سے تعاون کرتا ہے.. شکریہ.. "

اپنے ہونٹوں کے آگے آویزاں مائک نیچے کر کے وہ مجموعے کو چیرتا ہوا وہاں سے نکل گیا، صحافی اب بھی سوال کر رہے تھے، کافی شرمندہ بھی تھے اور کچھ خوش بھی کے مخالف چینل کو آزاد نے ذلیل کیا مگر اُسے تو جیسے ان تمام باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا، چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے وہ خاموشی سے گاڑی میں جا بیٹھا اور کچھ ہی لمحوں بعد سفید پراڈو اپنے پیچھے دھوئے کے بادل چھوڑتی برق رفتاری سے آگے بڑھ گئی..

"...ایناره "

ٹی وی بند کر کے آئیلین نے اینارہ کو دیکھا جواب بھی بے یقینی میں مبتلا سیاہ سکرین گھور رہی تھی ..

" اینارہ میری جان .. کیا تم ٹھیک ہو ؟؟ "

آئیلین نے نرمی سے اُسکا ہاتھ تھام کر اینارہ کو ایک بار پھر پُکارا ..

" اہ .. ہاں .. میں ٹھیک ہوں .. بس تھوڑی حیران ہوں .. کافی عرصے بعد مجھے کسی نے یوں اسطرح اون کیا ہے، ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا سسٹم اوور ایکسپلوڈ ہو جائے گا .. "

اینارہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا، آئیلین اُسے مطمئن دیکھ کر دل سے مسکرا دی ..

" اون وہ بھی نیشنل ٹیلی-ویژن کے سامنے .. اینارہ شاید میں غلط تھی آزاد کے متعلق .. "

آئیلین نے پر سوچ انداز میں کہا، آخر میں جو سب آزاد نے کہا تھا اُس نے آئیلین کو اُسکی رائے بدلنے پر مجبور کر دیا، کوئی بھی ڈھونگی اور فریبی ہزاروں کے مجموعے کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا اور پھر صحافی کے سوال پر آزاد کے تبدیل شدہ تاثرات وہ کیسے نظر انداز کر دیتی.. وہ ایناره کے لیے بہت خوش تھی، وہ اچھی لڑکی ایک ایسے ہی اچھے جیون ساتھی کی حقدار تھی..

" میں نے کہا تھا ناں تمہیں کے سب تم نے کہا وہ ویسے نہیں ہیں.. لیکن میں حیران ہوں کیا وہ واقعی مجھ سے محبت کرتے ہیں؟؟ کیوں اور کب سے؟؟ "

آزاد کی سابقہ کہی تمام باتیں یاد کر کے اُسے کڑیاں جڑتی ہوئی معلوم ہونے لگیں، وہ جو وہم سمجھتی آ رہی تھی سب کا سب پوشیدہ اظہار تھا.. ایناره کا نازک وجود ادراک ہونے پر کانپنے لگا..

"آپ بہت اہم ہیں میرے لئے... بہت زیادہ اہم...

میرے آپ کو جاننے نہ جاننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا..."

کسی کی بھاری خوبصورت آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی.. وہ واقعی اہم تھی اُس کے لئے تبھی تو سب کے سامنے اقرار کیا تھا آزاد نے..

"ایناره.. مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے.. پہلی بار کسی مرد کی سائیڈ لے رہی ہوں مگر آزاد سہگل واقعی ایک اچھا انسان ہے.. سو فیصد ہسبنڈ ماٹیریل.. تم سکون سے زندگی گزار سکتی ہو اُس کے ساتھ اور میں بہت خوش ہوں تمہارے لئے.."

ایناره کو گلے لگاتے ہوئے آئیلین نے مسکرا کر کہا..

"یار مجھے تو سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کہوں کس طرح ریکٹ کروں.."

ایناره نے ہنس کر کہا..

یہ سب تو تم جب اُس سے سامنا کرو تب سوچنا.. "آئیلین نے ایناره کو "
.. چھیڑا

یار نہیں کرو ایسی باتیں میں ابھی سے اتنی کنفیوز ہو رہی ہوں.. اچھا چھوڑو "
" .. مجھے ہسپتال کے لیے نکلنا ہے کچھ دیر بعد
.. ایناره بے اپنی توجہ دوسری جانب کرنی چاہی
ٹھیک ہے میں چھوڑ دو نگی تمہیں.. مجھے بھی آفس جانا ہے ایک میٹنگ "
".. اٹینڈ کرنے
.. نیپکن سے ہاتھ پونچھ کر وہ کرسی پیچھے دھکیلتی اُٹھ کھڑی ہوئی

کم از کم ایک دن تو ریسٹ کر لو تم آئیلین اتنے بڑے حادثے سے گزری "
".. ہو کل
.. ایناره نے تشویش سے کہا

" میں نے ریسٹ کیا تو مزید بیمار پڑ جاؤں گی اور یار مجھے ورکرز کو ایڈ جسٹ کرنا ہے وہ سب ہی سفید پوش افراد ہیں، بھوکے مر جائیں گے لیکن کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے میں اپنی طبیعت کے پیچھے انہیں ایسے ہی بے یار ومددگار تو نہیں چھوڑ سکتی ناں.. "

آئیلین ایک باہمت لڑکی تھی، ایناره نے فخر سے اپنی دوست کو دیکھا..

" کاش مجھ میں بھی تم جتنی ہمت ہوتی آئیلین.. "

ایناره کی بات پر وہ کندھے اچکا کر عام سے انداز میں مسکرا دی.. وہ تمام لڑکیوں کے لئے واقعی ایک مثال تھی، سب میں بے انتہا خاص اور منفرد..

UL KHAN WRITES

اصفہان کے آڈرز کے مطابق اگلے دن صبح ٹھیک دس بجے وہ الیہ کے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑا تھا کیونکہ کسٹم کی جانب سے الیہ کے پاکستان سے چلے جانے کی کوئی رپورٹ نہ آئی تھی اس لئے.. چہرے پر سخت تاثرات سجائے وہ ڈور بیل پر اُنگلی رکھے کھڑا رہا جب دروازے کے نزدیک قدموں کی چاپ سنائی دی لیکن تب بھی یاور نے بیل سے انگلی نہیں ہٹائی..

" تمہارا دماغ درست ہے یا کوئی مسئلہ ہے اسکے ساتھ ؟؟ "

وہ آئی ہیں سے دیکھ چکی تھی کے باہر کون اُس کا منتظر ہے تبھی دروازہ کھولتے ساتھ ہی آنے والے پر برس پڑی.. تیکھی نگاہوں سے الیہ کے سراپے کو اوپر سے لے کر نیچے تک گھورتے ہوئے وہ خاموش ہی رہا..

" کیا بکواس ہے یہ خاور.. روز کیوں آجاتے ہو تم یہاں ؟؟ "

سیاہ ٹو پیس کے ساتھ سیاہ ڈریس شرٹ اور ہم رنگ ٹائے میں ملبوس وہ اُس لمبے چوڑے شخص کو بت بنے دیکھ جھنجھلا کر بولی، الیہ کی زبان سے ادا ہونے والے لفظوں کو سن کر یاور نے غصے کے باعث دونوں ہاتھ سختی سے بھینچ لئے..

بلاوجہ ایک پاگل عورت کو میرے سر مار دیا ہے باس نے.. "اُس نے الیہ کے دلکش نقوش گھورتے ہوئے سوچا..

" اپنا پاسپورٹ اور آئی ڈی کارڈ لے کر آئیں، چل رہی ہیں آپ میرے ساتھ.."

بنا کسی بحث کے وہ فوراً ہی مدعے پر آیا جبکہ الیہ نے اُسکی بات سن کر آنکھیں گھمائیں تھیں..

" اور وہ کس خوشی میں ؟؟ "

سینے پر بازو لپیٹتی وہ طنزیہ لہجے میں بولی..

" ... جتنا کہا گیا ہے اتنا کرو "

سیاہ آنکھیں اُس کے اندر اُٹھتے الاو کی عکاسی کرتی سرخ رنگ ہو رہیں تھی، ..الیہ یاور کے اس انداز پر بھی باز نہ آئی

" اور اگر نہ کروں تو؟؟ "

استہزاء لہجے میں کہتی وہ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے مسکرائی جب یاور کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا.. ایک جھٹکے سے اُس کا جبڑا اپنی آہنی گرفت میں لیتا وہ آنکھ بند کرنے جیسی رفتار پر سیاہ چمچماتے بوٹ میں مقید پیر سے دروازہ ..بند کرتا ہوا گھر کے اندر کھڑا تھا

" اب بولو کیا کہہ رہی تھی تم؟؟ "

کڑی نظروں سے اُسے گھورتا وہ الیہ کے چہرے پر جھک کر زہر خند لہجے میں ..غرایا، یاور کی گرم سانسیں الیہ کے رخسار جھلسا رہیں تھیں

"..تم.... تم..پچھتاؤ گے... چھوڑو مجھے "

اُس کی جان نکال دینے والی گرفت میں وہ جل بن مچھلی کی طرح تڑپی جس پر یاور اُس کا جبڑا اگلے ہی پل چھوڑ کر الیہ کے دونوں ہاتھ تھامتا ہوا اپارٹمنٹ کے اندرونی جانب بڑھا..

"...کی... کیا کر رہے ہو یہ... چھوڑو مجھے "

اس کی دراز قامت جسامت کو پیچھے سے دیکھتے ہوئے بمشکل اُس کے ساتھ گھسیٹتی وہ اب گھبرا گئی تھی..

جہاں کہیں بھی تمہاری پاسپورٹ ہے باہر نکالو اُسے.. تمہارے پاس "

"..صرف ایک منٹ ہے

کسی روبوٹ کی طرح اپنے راستے میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو ٹھوکر مار کر دور دھکیلتا وہ الیہ کے بیڈروم میں داخل ہوا اور جھٹکے سے اُس کی کلائیاں آزاد کر کے بے تاثر انداز میں بولا..

الیہ جو کسی بے جان شئے کی طرح اُس کے پیچھے پیچھے گھسیٹتی چلی آرہی تھی یاور کا اُسکے ہاتھ یوں آزاد کرنے پر اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور منہ بل بیڈ پر جا گری..

"..دس سیکنڈ گزر چکے ہیں مس الیہ جبین "

مڈنائٹ بلو رنگ کی حسین سلک نائٹ گاؤن میں ملبوس اُس کا مناسب سانچے میں ڈھلا ہوا سراپا کسی قیامت سے کم نہ تھا اگر یاور کی جگہ کوئی عام انسان ہوتا تو اب تک ان حشر سامانیوں کے آگے بازی ہار چکا ہوتا مگر الیہ کیا.. الیہ جیسی مزید پانچ بھی آکر اُسکے سامنے کھڑی ہو جاتیں تب بھی اُس کے اعصاب پر بال برابر بھی شکن نہ آنے پاتی کیونکہ وہ واقعی انسان نہیں ایک روبوٹ تھا..

..اپنے مالک کا وفادار جیتا جاگتا روبوٹ

"... بیس سیکنڈ "

سنہرے اور بھورے رنگ کے کندھوں تک آتے ریشمی بالوں کو گھورتا وہ ایک بار پھر بولا جب الیہ ہاتھوں پر زور ڈالتی بیڈ پہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتی الماری کی سمت بڑھی.. یاور اسے اپنا کہا مانتے دیکھ فاتح مندی سے مسکرایا کہ جب وہ پاسپورٹ تھامے اُس کے سامنے آئی اور اگلی ہی ساعت ہرے رنگ کے پاکستانی پاسپورٹ کو یاور کی آنکھوں کے سامنے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے اُس کی جانب اچھال دیا ..

".. یہ لو ہو گئے تمہارے ساٹھ سیکنڈ مکمل "

پاسپورٹ کے دونوں صفحات یاور کے کشادہ سینے سے ٹکراتے اُس کے جوتوں کے نزدیک زمین پر گر گئے تھے جنہیں بے یقینی سے دیکھتے ہوئے اُس نے الیہ کی جانب نگاہیں مرکوز کر دیں.. ان آنکھوں میں تیرتے اشتعال

کو دیکھ کر ایک دفعہ کو تو الیہ جیسی عورت کو بھی سانپ سونگھ گیا تھا، اوپر سے اُسکی تنے جبڑے اور گردن کی پھولتی رگیں، الیہ نے بے اختیار تھوک نگلا...

یاور کے دماغ میں محض اس وقت یہ چل رہا تھا کہ وہ اب اصفہان کو جا کر کیا بتائے گا، تین سالہ اپنی سروس میں کوئی بھی ایسا کام نہ تھا جو یاور نے پہلی بار میں مکمل نہ کیا ہو اصفہان کا مگر الیہ جبین تو جیسے بضد تھی، اُسکا ٹریک ریکارڈ خراب کرنے کے لیے..

دانت پیس کر اشتعال انگیز انداز میں اُس کے دونوں بازو دبوچتا وہ اُسے منہ کے بل واپس بیڈ پر دھکیل چکا تھا.. الیہ کے دونوں ہاتھ اُس کی پشت پر باندھ کر ایک ہاتھ سے پکڑتے ہوئے جبکہ دوسرے ہاتھ سے اُس کی گردن پیچھے سے دبوچے وہ اپنے فولادی وجود سمیت پورا الیہ پر حاوی ہو چکا تھا..

"... چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے "

اس کی ہڈیاں توڑ دینے والی سخت ترین گرفت جس پر اُس کے پورے وزن تلے دبا اپنا جسم اُسے کسی ان دیکھی تپش سے جھلستا ہوا معلوم ہونے لگا ..

"..اس وقت تم صرف پانچ سیکنڈ کی دوری پر ہو موت سے "

گردن چھوڑ کر اُس کے بال اپنی مٹھی میں بھرتا وہ الیہ کا سر پیچھے گھسیٹ کر اپنے ہونٹ سے قریب کرتا اُس کے کان میں سنسنی خیز انداز میں غرایا.. اُسکی دھمکی تو نہیں البتہ انداز نے الیہ کی سانسیں اُس پر تنگ کر دیں ..

" تمہاری گردن پر موجود ایک شہ رگ دباؤں گا میں اور تم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کوچ کر جاو گی پاکستان سے .. بنا کسی پاسپورٹ یا ویزا کے ..."

الیہ کے وجود میں ہوتی لرزش بھانپ کر وہ طمانیت محسوس کرتا اُس کے بال مزید پیچھے کی جانب دھکیل چکا تھا اتنا کے اب الیہ کا سر یاور کے کندھے پر رکھا

تھا جبکہ اُسکا ماتھا الیہ کی کنپٹی چھوتا ہوا اور ہونٹ اُس کی گردن سے محض چند انچ کی دوری پر تھے..

" تمہاری تو کوئی فکر بھی نہیں کرتا مس الیہ جبین جو تمہارے پیچھے خوار ہوتا پھرے.. ابھی تمہارا کھیل ختم کر کے سمندر میں تمہاری لاش ڈال دوں تو آگے سے کوئی ایک بھی تمہارا حمایتی کھڑا نہ ہوگا تمہارے بارے میں پوچھنے کہ کہاں گئی سوپر ماڈل الیہ جبین.. "

یاور کی باتیں تکلیف دہ مگر سچ تھیں، واقعی اس دنیا میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نا تھا جو الیہ کی فکر، اُس کی پرواہ کرتا ہو اور بس یہی تھا مکافاتِ عمل.. سیاہ پلکوں کی باڑ توڑ کر ایک آنسو چھلکے سے اُس کے گال پر پھسل کر بیڈ شیٹ میں جذب ہو گیا..

" بولو پھر لے لوں تمہاری جان ؟؟ "

مسلسل خاموشی پا کر وہ استہزاء کہتا ترچھی آنکھوں سے اُسکے چہرے کو دیکھنے لگا.. مجال ہے جو اس قدر شدید قربت کے باوجود بھی کوئی اثر ہوا ہو یاور سعید کی زات پر..

" ...ہاں لے لو پُوچھ کیا رہے ہو بار بار، ہمت ہے تو لو اب میری جان تم "

اندر ہونے والی جنگ کو پسِ پشت ڈال کر وہ ایک بار پھر اپنے مخصوص کاٹیلے لہجے میں بولی جس پر یاور نے مسکراتے ہوئے الیہ کو بالوں سے تھام کر واپس بستر کی جانب دھکیل دیا جبکہ وہ خود اُس کے برابر گھٹنا ٹکا کر الیہ کے کان پر جھکا..

"تمہاری بہادری پر داد دیتا ہوں میں تمہیں لیکن ایک ایسی عورت جس کا کوئی نہ ہو دنیا میں اُس پر اتنی بہادری جچتی نہیں ہے مس الیہ جبین، تم مر گئی ابھی تو تم پر رونے والا بھی کوئی نہ ہو گا.."

سرد لہجے میں کہتا وہ الیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا..

"خاور دو کر بھی کام اب تو ہیں لیں بنا باتیں.. "

بغیر اُسکی دھمکیوں کو خاطر میں لئے وہ دبلے انداز میں گویا ہوئی جس پر یاور نے دانت پیستے ہوئے اُس کی گردن پر بکھرے بال ہٹا کر وہاں موجود ایک مخصوص رگ پر دباؤ ڈالا جس کے زیرِ اثر اگلے لمحے ہی دنیا و مافیا سے بے خبر الیہ تنہا بیڈ پر پڑی تھی جبکہ اب وہ اُس سے دور زمین پر پڑا اچھا ہوا پاسپورٹ اور الیہ کا ویزا کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال رہا تھا..

"اس مصیبت کو آج کی تاریخ میں ہی ٹھکانے لگانا پڑے گا.. "

مڑ کر بیڈ پر بے ہوش پڑی الیہ پر ایک نظرِ غلط ڈالتا وہ تیزی سے اُس کے نزدیک پہنچا اور الیہ کے بے خبر وجود کو اپنے مضبوط بازوؤں میں بھرتا وہ اُسکے بیڈ روم سے باہر نکلا کہ جب مرکزی دروازے پر مدھم دستک ہوئی..

دبی آواز میں آنے والے کو ملامت کرتا وہ ہنوز الیہ کو بازوؤں میں تھامے آگے بڑھ کر آئی پیس میں سے باہر آنے والی شخصیت کو دیکھنے لگا.. جنہیں دیکھ کر صحیح معنوں میں یاور کی حالات خراب ہو گئی..

"....جہانزیب صاحب "

اُس کی ان سے آج سے تقریباً تین سال قبل جب وہ اصفہان کے پاس بالکل ابتداء میں کام پر لگا تھا تب ملاقات ہوئی تھی اور اب انہیں یوں سامنے دیکھ کر اُسے نہیں سمجھ آیا کہ آگے کیا کرے لیکن کچھ بھی کرے یا نہ کرے مگر یہ تو طے تھا کہ ان کے ہوتے ہوئے الیہ کے ساتھ یا اُس کے بغیر اس دروازے

سے اُسکی واپسی ناممکن ہے، کیونکہ دنیا جانتی تھی جہانزیب سہگل کی اپنی بہو سے محبت اور لگاؤ، یہی وہ واحد انسان تھے پوری دُنیا میں جنہیں الیہ کی اصل میں فکر رہا کرتی تھی..

"تمہاری قسمت بہت اچھی ہے الیہ جبین.. "
اُس کی بند آنکھیں اور رخساروں پر سایہ فگن پلکیں دیکھ کر وہ بے اختیار یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا اور ایک لمحے کے اندر اندر اپنا اگلا لائحہ عمل تیار کرتے ہوئے الیہ کو ٹی وی لاونج کے صوفے پر لٹا کر وہ خود بیڈ روم کی جانب بڑھا جہاں بالکونی کھلتی تھی..

چوتھی منزل پر واقع یہ بالکونی اُسے نیچے تک تنہا ہی پہنچا سکتی تھی الیہ کے ہمراہ یہ سفر طے کرنا مشکل نہیں ناممکن ہوتا اُس کے لئے تبھی وہ بالکونی کا دروازہ باہر سے بند کرتا ریلنگ پر جھک کر دوسری جانب کود گیا اب یہ اُسکی قسمت

تھی کہ نیچے اُسے خالی اپارٹمنٹ ملتا جہاں سے وہ خاموشی سے بھاگ نکلتا یا لوگوں سے بھرا ہوا جو یقیناً مشکل کا سبب بنتا اُس کے لیے ..

UL KHAN WRITES

" کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟ "

ہاتھ میں میٹھائی کا ڈبہ تھامے وہ اُس محل نما بنگلے کے سامنے کھڑے سیاہ لوہے کے دروازے کے ساتھ لگی نام کی تختی کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے کہ جب دروازے کے ایک کونے میں بنا چھوٹا گیٹ کھلا اور اندر سے نکلتے چوکیدار نے اُس سے نخوت بھرے انداز میں سوال کیا ..

" مجھے محتشم سہگل سے ملنا ہے، میں ان کا بہنوئی ہوں اُجالا بیبی کا شوہر .. "

معظم نے مسکرا کر پرجوش لہجے میں کہا بیوی کی بے پناہ فرمائش پر ہی وہ اپنے گھر میں ہونے والی پہلی اولاد اپنے بیٹے آریس کی خوشخبری اُس کے ماموں کو دینے آئے تھے ..

" ..اچھّا ایک منٹ آپ یہاں انتظار کیجئے "
چوکیدار اُس کی کہی بات سن کر یکدم چوکس ہوتا واپس پلٹ گیا جبکہ معظم بھی اُس کا بدلتا انداز دیکھ کر حیران تو ہوئے مگر نظرانداز کر دیا ..
" کیوں ملنا چاہتے ہو محتشم سے ؟؟ "
وہ وہاں کھڑے محتشم کے منتظر تھے کہ جب گیٹ سے باہر نکلنے والے شخص کو دیکھ کر ان کے ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ خودبخود سمٹ گئی ..

جہانزیب سہگل کو کسی تعارف، کسی پہچان کی ضرورت نہ تھی.. ان کا روب ودبدبہ، بھاری جاہ وجلال سے بھرپور لہجہ ہی ان کی شخصیت کی عکاسی کر چکا تھا..

"..السلام علیکم "
محتشم نے قصداً ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر انہیں سلام کیا، اپنے سامنے کھڑے دراز قامت شخص کو انہوں نے واقعی اجالا کے بتائے ہوئے نقشے کے عین مطابق پایا.. وہ صحیح کہتی تھی وہ سیاہ آنکھیں ریاکاری سے پاک تھیں.. مگر خوبرو چہرے کی نرمی جیسے وقت نے چھین لی ہو

"..وعلیکم السلام "
وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ مقابل کون ہے اور کس کا شوہر ہے، وہ ان لوگوں سے انتقام لینا تو نہیں چاہتے تھے اب مگر ان سے ملنا بھی نہیں چاہتے

تھے.. اور نہ یہ چاہتے تھے کہ محتشم کی بہن سے اب کبھی ملاقات ہونے پائے..

محتشم سے بدلا لینے کے بعد جب سے جہانزیب نے اُنہیں انکی بیوی سے دور کیا تھا محتشم کی حالت سنبھالنے میں نہیں آرہی تھی اور اس پر ان کے ساتھ دو سالہ اصفہان کی موجودگی جس کو اپنے غم و دکھ میں تو وہ کہیں بھلا ہی بیٹھے تھے مگر جہانزیب اپنے بھتیجے کو یوں حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ سکے، بدلے کی آگ جوں ہی ٹھنڈی ہوئی تو انہوں نے محتشم سے صلاح کرلی اور اُس کی حالت کے پیشِ نظر وہ زبردستی محتشم اور اصفہان کو سہگل ویلا اپنے ساتھ رہنے کے لیے لے آئے..

" کیسے ہیں آپ جہانزیب بھائی؟؟ "

میرا تم سے ایسا کوئی رشتہ نہیں کہ جو تم مجھے بھائی کہو.. کیوں آئے ہو "

" یہاں ؟؟

.. لحاظ برائے تاک رکھ کر انہوں نے غصے سے کہا

میں آپکی بہن کا شوہر ہوں اور آپ ماموں بن گئے ہیں جہانزیب بھائی، "

" .. ہمارے یہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی ہے

معظم نے ان کے بداخلاقی اظہار کرنے کے باوجود بھی خوشدلی سے انکی سمت

.. میٹھائی بڑھائی

جس رشتے کو لے کر یہاں آئے ہو تم نہ میں اُسے مانتا ہوں اور نہ ہی "

تمہاری بیوی کو اپنی بہن، چلے جاؤں اپنی یہ سستی میٹھائی لے کر اپنے ساتھ

ہی.. ہمارے گھر کے نوکر بھی اس گھٹیا کوالٹی کی میٹھائی کھانا پسند نہیں کریں

".. گے

جہانزیب حقارت بھری نگاہ سے انہیں نوازنے کے بعد واپس اندر کی سمت مڑے ہی تھے کہ معظم بولے..

"آپ کے ماننے نہ ماننے سے حقیقت نہیں بدل جائے گی.. خیر میں اُجالا کے کہنے پر یہاں آیا ہوں محتشم بھائی سے ملنے، ان کے اپارٹمنٹ بھی گیا تھا مگر وہاں سے پتا چلا کہ وہ کہیں اور شفٹ ہو گئے ہیں تو مجھے لگا کہ وہ یہاں ہونگے.."

"تمہیں بالکل غلط لگا وہ یہاں نہیں ملک چھوڑ کر چلا گیا ہے کیونکہ وہ تنگ آ گیا تھا تم لوگوں کے مسئلے حل کر کر کے.. کبھی تمہاری نوکری کا چلے جانا تو کبھی تمہاری بیمار ماں کے علاج کی ذمہ داری، تمہاری بہن کی شادی بھی اُس ہی نے کروائی اور پھر اُسے گھر اور جہیز بھی دیا.. آخر کب تک وہ یوں ہی تم لوگوں کے ہاتھوں استعمال ہوتا رہتا تبھی چلا گیا، تم میں اور تمہاری بیوی میں

ذرا سی بھی عزت بچی ہو تو دوبارہ رابطہ نہیں کرو گے تم دونوں..نہ مجھ سے اور نہ ہی محتشم سے... "

وہ ہر ایک بات سے باخبر تھے کہ ماضی میں محتشم کیا کچھ کر چکا ہے اُجالا اور اُسکے شوہر کے لیے اور بس ان ہی باتوں کو دھرا کر انہوں نے اپنا داؤ کھیلا.. کوئی بھی مرد اتنا نیک صفت نہیں ہوتا کہ آنا کے بیچ میں آجانے کے باوجود بھی رشتے قائم رکھے،اور معظم کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اب وہ دوبارہ نہ خود اس در کا رخ کرے گے اور نہ ہی اپنی بیوی کو آنے دے گے..

"..اطلاع دینے کے لیے بہت شکریہ.. خدا حافظ "
بدقت الوداعی جملہ مکمل کر کے وہ واپس پلٹ گئے،اُجالا کی وجہ سے وہ اس ملک میں رہ رہے تھے کے وہ اپنے ایک اکلوتے بھائی سے دور پردیس جانا

نہیں چاہتی تھی ورنہ معظم اور اجالا دونوں کو کویت کے ایک بہت نامی گرامی ہسپتال سے جاب آفر آئی تھی.. اُجالا کی نظروں میں قائم وہ اُس کے بھائی کے بلند مقام کو گرا تو نہیں سکتے تھے تبھی بس جانے سے پہلے یہ فیصلہ کیا کہ محض اُسے یہ بتائیں گے کہ محتشم نے ملک چھوڑ دیا ہے.. صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ پاکستان میں ان دونوں میاں بیوی کے رہنے کا مزید کوئی جواز نہیں..

"خس کم جہاں پاک.."

دور جاتے معظم کو دیکھ کر انہوں نے متبسم خود کلامی کی.. آج اس طرح جہانزیب سہگل نے ان دونوں خاندانوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے الگ کر دیا مگر اس ہمیشہ کا تعین کرنے والا کوئی خاکی بندہ بشر نہیں بلکہ لازوال ربِ کائنات کی ذات ہے..

"جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا لیکن اب ہمیں آگے کا لائحہ عمل تیار کرنا ہو گا..
حادثے ہو کر گزر جاتے ہیں لیکن ہماری عقل و شعور پر ہمیشہ کے لیے اپنا عکس چھوڑ دیتے ہیں، کمزور لوگ بہت سے دن، بہت سا وقت غم میں گزار دیتے ہیں لیکن مضبوط لوگ اُس حادثے سے سبق سیکھ کر آگے بڑھتے ہیں بجائے ایک ہی لکیر کو پیٹنے کے کہ وہ سب کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟ ہمیں خود سے یہ عہد کرنا ہو گا کہ آئندہ ہمارے ساتھ ایسا کبھی بھی دوبارہ نہ ہو.. "

کانفرنس ہال کے مکمل سکوت میں اُسکی بااعتماد خوبصورت آواز گونج رہی تھی، اُسے دیکھ کر ہرگز نہیں کہا جاسکتا تھا کہ کل ہی اس قدر خطرناک حادثے سے وہ گزر کے آئی ہو..

ابھی اُسے ہسپتال میں نہ صیح لیکن اپنے کمرے میں موجود نرم گرم بستر پر آرام کرنا چاہیے تھا مگر وہ یہاں تھی پندرہ افراد کے درمیان موجود انہیں ایڈریس کرتے ہوئے، اس سے پہلے وہ اینارہ کو ہسپتال چھوڑ کر ان تمام متاثرین کی ایادت کر کے آئی تھی جو کل حادثے کی شکار ہوئیں..ان کے تمام خدشات دور کر کے آئی تھی وہ ایسا نہیں تھا کہ اُسے خود کوئی خدشہ نہ ہوں..

ان تمام عورتوں کی طرح وہ بھی خوفزدہ تھی، وسوسوں میں اُس کا دل بھی مبتلا تھا کہ اتنا سب کچھ واپس پُرانی ڈگر پر کیسے آئے گا؟ کیسے سب نارمل ہو گا؟اور ایسے بہت سے سوال لیکن فرق صرف اتنا تھا کہ اُس کے پاس کوئی ایسا نہ تھا جس سے وہ اپنے وسوسے بانٹ لیتی، ایسے میں وہ حالات پر آنسو بھی بہا سکتی تھی مگر اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اُس کے پاس کوئی امید کی کرن نہیں تو

وہ خود کسی کیلئے امید کی کرن بن جائے کیونکہ وہ آئیلین صارف چوہان تھی، صنفِ نازک نہیں صنفِ آہن..

ہمیشہ کی طرح سیہان اُس کے برابر والی نشست پر موجود خاموش بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا، بے تاثر چہرہ مگر مسکراتی آنکھیں لیے، وہ لڑکی ایک لشکری تھی، کبھی نہ ہار ماننے والی، کبھی نہ پیچھے ہٹنے والی اور بہت سی وجوہات میں سے ایک یہ وجہ بھی تھی جو شیخ سیہان کامل کو اُسکا اسیر بناتی تھی..

ان دونوں نے کل والے واقعے کے متعلق دوبارہ آپس میں کوئی بات نہیں کی، نہ سیہان نے کوئی سوال کیا اور نہ ہی آئیلین نے اُسے کریدا جبکہ وہ ایک عجیب سی جھجک ضرور محسوس کر رہی تھی اپنے اور اُس کے درمیان لیکن پھر بھی اُس نے خود کو سوال کرنے سے باز رکھا کیونکہ اس سے زیادہ مشکل

مسائل ابھی ان دونوں کے لئے منتظر تھے جن کا حل انہوں نے مل کر ہی نکالنا تھا ..

" فیکٹری کو دوبارہ اسٹیبل ہونے میں وقت لگے گا، ہو سکتا ہے کئی ہفتے یا مہینے یا پھر سال لگ جائیں لیکن اس طویل عرصے میں ہم اپنے ورکرز کو تنہا نہیں چھوڑ سکتے .. ہمیں کوئی مناسب طریقہ تلاش کرنا ہو گا جس سے انہیں انکی تنخواہ بھی ملتی رہے اور انکی عزت بھی مجروح نہ ہو .. "
آئیلین نے ان سب پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر سیاہ چمکدار ماربل کی کانفرنس ٹیبل کے آخری سرے پر موجود اپنی کرسی کے مقابل رکھی خالی کرسی کو دیکھا ..

" نہ جانے وہ کیوں نہیں آیا .. "

اس کے اندر کہیں کسی نے بہت زور سے التجا کی، بے اختیار زہن کے دریچوں پر سنہری تپتی روشنی سے مزین وہ سرمئی آنکھیں لہرا گئیں جن میں چند گھنٹوں قبل اُس نے اپنے لئے بہت گہرے، پراسرار مگر صادق جذبات دیکھے تھے ..

" پہلے خود شعلے دہکاو اور پھر جب آگ لگ جائے تو خوف زدہ ہو کر نہ نہ کرنے لگ جاتی ہو .."

ایک عجیب سی وحشت، ایک عجیب سی دیوانگی تھی اُس کے لہجے میں.. یکدم آئیلین نے جھرجھری لی اُس کے جملے اور انداز یاد کر کے ..

" آپ سب کے سامنے ہماری فرم کی تمام فیکٹریز اور جاب ریسیورسز کی فائل موجود ہے میں چاہتی ہوں آپ لوگ اس فائل کو کھولیں اور اچھے سے سٹڈی کریں.. آپ سب میں موجود ہر ایک فرد کا مشورہ میرے لئے اہمیت کا

.. حامل ہے.. کیا پتا جس آپشن پر میں نہ غور کر سکی ہوں وہ آپ مجھے بتادیں "

اپنے اندر ہونے والی تبدیلیوں کو بدقت نظرانداز کرتے ہوئے اُس نے نگاہیں اصفہان کی خالی کرسی سے ہٹا کر واپس کانفرنس ہال میں موجود دیگر لوگوں پر مرکوز کردی کہ جب صفحات پلٹنے کے چبھتے ہوئے شور کو .. سلائیڈنگ ڈور کھلنے کی آواز نے توڑا

" ... گڈمارننگ ایوری ون "

اُس کی بھاری متانت بھری آواز گونجنے سے پہلے وسیع ہال میں اُس کے وجود سے اٹھتی خوشبو کے پھیلنے نے اصفہان سہگل کی آمد کا پتادیا.. کل کی ملاقات کے بعد یہ خوشبو اب ہزاروں لوگوں کے مجمعے میں بھی آئیلین صارف ..چوہان پہچان سکتی تھی

چند سیکنڈز کے لیے اُس نے آنکھیں بند کر کے اصفہان کی آمد پر خود کو غیر متاثر رکھنے کی کوشش کی ورنہ تو جس لمحے سے وہ تیز حواسوں پر چھا جانے والی Tom Ford کے مہنگے ترین پرفیوم کی مہک اُس کے نتھنوں سے ٹکرائی، اس لمحے سے آئیلین کی دھڑکنیں کسی سائرن کی طرح اُس کی سماعتوں میں گونجنے لگیں..

" Mr Sehgal you are ten minutes late.."

(.. مسٹر سہگل آپ دس منٹ دیر سے آئے ہیں)

لمحہ بہ لمحہ بھاری قدموں کی چاپ وہ اپنے نزدیک بڑھتی بآسانی محسوس کر پا رہی تھی کہ جب اچانک خاموش رہنے کے بجائے وہ بنا اُس کی سمت دیکھے بے تاثر آواز میں بولی..

" Really sorry my love.. I had an urgent issue to tackle.. "

(.. معذرت چاہتا ہوں جان.. ایک ضروری کام حل کرنا تھا مجھے)

بلیک سلیک ٹو پیس میں ملبوس، ریشمی بالوں کا لوز جوڑا بنائے، اُس کا لہجہ اصفہان کو مسکرانے پر مجبور کر گیا..

آئیلین کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے معذرت کی اور اُسے پیچھے سے ہی خود سے قریب کر کے نرمی سے آئیلین کی کنپٹی پر بوسہ دیا اور اپنی کرسی کی جانب بڑھ گیا، یہ سب اُس نے اتنی تیزی سے کیا تھا کہ آئیلین روکنا تو دور سمجھ

بھی نہ پائی کہ آخر یہ اچانک سب ہوا کیا ہے.. سب کی موجودگی کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ لب بھینچ کر خاموش رہی مگر اصفہان کی داڑھی اور نم

سانسوں کا مختصر مدت لئے وہ لمس اب بھی اپنے چہرے پر رینگتا محسوس کر پارہی تھی..

یہ منظر وہاں موجود ہر شخص نے مسکراتی نگاہوں سے دیکھا ماسوائے سیہان کے جو اپنے سامنے رکھی فائل کو سٹڈی کرنے میں محو تھا البتہ اصفہان کا آئیلین کو مخاطب کرنے کا انداز اُسے صحیح معنوں میں آگ لگا گیا لیکن برداشت اب اُسے یہ سب کرنا تھا سو وہ خاموشی سے کرتا رہا..

" You look perfectly fine my love.."

(تم بالکل ٹھیک لگ رہی ہو میری محبت..)

اُس کے مقابل اپنی کرسی سنبھال کر اصفہان نے گہری نگاہوں سے آئیلین کا جائزہ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا جس کا چہرہ مارے خفت کے ٹمٹماتا نظر آیا.. آخر کیا سوچ کر وہ یہ سب کر رہا ہے وہ بھی سب کے سامنے.. آئیلین نے اُسے

گھورتے ہوئے سوچا اور کچھ کہنے کے لیے لب وا کئے مگر اس سے پہلے ہی

.. سیہان بول پڑا

" We are hear to discuss a very important issue Mr Sehgal, you can continue your rom-com afterwards."

ہم یہاں ایک بہت ضروری مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لئے آئے ہیں)

مسٹر سہگل، آپ اپنا یہ

تحمل سے کہا گیا جملہ مگر لفظوں میں لپٹی کاٹ اور آنکھوں میں رقم اشتعال

... صرف اصفہان ہی محسوس کر پایا جسے دیکھ کر وہ استہزاء مسکرایا

" آپ ڈسکشن بعد میں کرتے رہیے گا ایڈووکیٹ صاحب کیونکہ حل تو میں

" .. لے آیا ہوں

اُس نے طنزیہ طرزِ تخاطب استعمال کرتے ہوئے کانفرنس ہال کے دروازے پر کھڑی پی آئے کو ہاتھ کے اشارے سے اندر آنے کا کہا جس نے اجازت ملنے پر ہاتھ میں تھامے خاکی لفافے وہاں موجود ہر فرد کے سامنے رکھ دئے آئیلین اور سیہان سمیت..

"بہت شکریہ مس بینش، اب آپ جاسکتی ہیں.. "
غیر ارادی طور پر یہ کہتے ہوئے اصفہان کی نگاہیں آئیلین کی سمت اٹھیں جو اصفہان کو گہری نظروں سے تکتی بینش کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی..

"ہمم!!! "
حلق کھنکھار کر اُس نے آئیلین کو اپنی طرف متوجہ کیا.. نظروں کا شدید تسادم ہوا اصفہان نے مسکراتے ہوئے استفہامیہ انداز میں بھنویں اچکائیں

جیسے پوچھ رہا ہو کہ یہ سب کیا کر رہی ہو جس پر آئیلین نے بنا کوئی رد عمل ظاہر کئے نظریں پھیر لیں..

بینش وہاں سے جا چکی تھی تبھی وہ کافی بہتر محسوس کرنے لگی اب ورنہ تو اصفہان کا اُس سے اتنی نرمی سے بات کرنا اور پھر اُس کا یوں اصفہان کو گھورنا آئیلین کو شدید طیش میں مبتلا کیے رکھا..

" آپ سب کے سامنے اس وقت سہگل گروپ اینڈ اینٹرپرائزز کی تمام فیکٹریز اور ورکنگ فرم کا ڈاکومنٹ موجود ہے، اس میں پورا لوگیسٹک ہے کہ کس کس پوزیشن پر کون کون سی سیٹس دستیاب ہیں ورکرز کے لئے، ان تمام ورکرز کے کام سے جو بھی ریونیو جینیریٹ ہو گا پچاس پچاس فیصد دونوں فرمز کے اکاؤنٹ میں جمع کر دیا جائے گا چونکہ چوہان انڈسٹریز اور سہگل اینٹرپرائزز اب ایک dual venture ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ بنا

شروع کریں deployment مزید وقت ضائع کئے ہم ورکرز کی تبھی اس کے بارے میں میں باقی تمام شیئر ہولڈرز سے ان کی رائے جاننا چاہتا ہوں .. "

نظریں مستقل آئیلین پر مرکوز تھیں جبکہ مخاطب وہ اس وقت وہاں پائے جانے والے ہر ایک فرد سے تھا جو سانس روکے بغور اُسے سن رہے تھے، اس میں کوئی شک نہ تھا کہ دو سو سے تین سو ورکرز کو ایک ہی سیٹنگ میں جابز فراہم کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے مگر ایک ایسے شخص کے لئے ہر گز نہیں جس کا شمار دنیا کے مشہور اور کامیاب ترین بزنس مینز میں ہوتا ہو..

"...مجھے "

آئیلین صاف انکار کرنے والی تھی مگر فوراً ہی اسکی آنکھوں کے آگے ان روتی بلکتی عورتوں کا چہرہ لہرا گیا جو اُس کے سامنے ہاتھ جوڑے بستر پر پڑیں

تھیں کہ ان کے علاوہ ان سب کے گھروں اور خاندانوں کا کوئی اور کفیل نہیں ہے.. آئیلین اتنی خود پسندی کا مظاہرہ نہیں کر سکتی تھی کہ محض اپنی آنا کے خاطر اصفہان سے مدد نہ لیتی جبکہ وہ جانتی تھی کہ اس آفر کے علاوہ ابھی اُس کے پاس دوسرا کوئی خاص آپشن ہے بھی نہیں..

" مجھے منظور ہے، مسٹر بخاری آپ ایگریمنٹ تیار کروائیں، جتنی جلدی یہ مسئلہ حل ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے، میٹنگ برخاست کی جاتی ہے.. "
سیہان نے گردن موڑ کر آئیلین کو حیرت سے دیکھا لیکن پھر کچھ سوچ کر خاموش ہی رہا..

" میں خود سری دکھا کر ورکرز کو مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی سیہان.. "

ایک ایک کر کے جب سب کانفرنس ہال سے باہر نکل گئے تو آئیلین نے سیہان سے کہا جو اپنی ٹائی ٹھیک کر کے کرسی پیچھے دھکیلتا کھڑا ہو رہا تھا آئیلین کی بات سن کر مبہم سا مسکرایا، ایسی مسکراہٹ جس میں بے بسی شامل ہو ..

" میں سمجھ سکتا ہوں .. "

سیہان نے مصلحتاً کہا اور بنا اصفہان کی سمت دیکھے کانفرنس ہال سے باہر نکل گیا، اب اُسے یہ سب تو برداشت کرنا ہی تھا تو اپنا خون جلانے اور لفظوں پر وقت برباد کرنے سے زیادہ بہتر تھا کہ وہ خاموش رہ کر اپنے اصل دشمن اور حریف کا عقلمندی سے مقابلہ کرتا ..

" کس بات کی خودسری ہنی ؟؟ جو کچھ میرا ہے وہ سب تمہارا ہی تو ہے .. "

تنہائی میسر آنے پر اصفہان سنجیدگی سے گویا ہوا ..

" ہم یہاں تنہا ہیں سہگل ،اب تم پوائنٹ پر آؤ اس آفر کے بدلے کیا شرط منواؤ گے تم مجھ سے ؟؟ "

آئیلین نے آنکھیں سکیڑ کر اُسے گھورا جس پر اصفہان کا بلند قہقہہ بے ساختہ تھا ..

" میں نے اب تک کیا کیا منوا لیا ہے تم سے اور کتنا تم نے مان لیا ہے صرف اتنا بتا دو ؟؟ "

عام سے لہجے میں چھپا طنز وہ بآسانی سمجھ گئی وہ بخوبی جانتی تھی کہ اصفہان کا اشارہ کل والی بات پر ہے ..

" لیکن اگر تم اتنی ہی بضد ہو مجھے کچھ دینے پر اور یہ کہ تمہاری آنا تمہیں گوارا نہیں کر رہی کہ تم بنا کسی قیمت کے مجھ سے یہ فیور لو تو میرے پاس ہے ایک فرمائش .. "

آل بلیک ارمانی لگژری ویئر میں ملبوس ریوالونگ چیئر پر جھولتا وہ شخص آئیلین سے کافی فاصلے پر تھا اس وقت مگر اُس کی نظروں سے پھوٹتی حرارت آئیلین کے گرد دائرہ مسلسل تنگ کئے جا رہی تھی ..

" ... کہو "

سینے پر بازو لپیٹ کر وہ بے تاثر نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگی جو نفاست سے سیٹ ماتھے پر ایک طرف سے گرتے اپنے سیاہ گھنے بال ایک ہاتھ سے پیچھے کرتا اسکی طرف پیش قدمی کر رہا تھا ..

" .. جو چیز کل ادھوری رہ گئی تھی وہ ابھی مکمل کرو "

آئیلین کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے ایک نظر گہرے گلابی رنگ کی لپ سٹک سے اپنے پسندیدہ شکار کو دیکھا اور واپس آنکھیں آئیلین کی بے خوف سبز سنہری آنکھوں میں گاڑھ دیں ..

" کیا مطلب ؟؟ "

..وہ سب سمجھ گئی تھی مگر سمجھ کر بھی بیگانیت ظاہر کی

" اب مطلب بھی میں ہی سمجھاؤں ؟؟ "

اُس کی مرمریں گردن کو چھوتی چند لٹوں کو آہستہ سے آئیلین کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے اُس نے متبسم لہجے میں کہا، اس ہی دوران غیر ارادی طور پر اصفہان کی سخت مگر پُر تپش انگلیاں آئیلین کی گردن سے مس ہوئیں جس نے آئیلین کو دو سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا یا نتیجتاً وہ بدک کر اصفہان سے دور ہو گئی..

" اس سب کا میرے پاس وقت نہیں ہے سہگل.. ہزاروں کام ہیں مجھے تم یہ خرافات خود تک ہی رکھو تو اچھا ہے.. "

تیزی سے اپنی بات مکمل کر کے وہ آگے بڑھی ہی تھی کہ اصفہان نے کہنی سے اُس کا بازو تھامتے ہوئے آئیلین کو واپس اپنے مقابل کھڑا کر لیا..

" ..اچھا اچھا نہیں کرتا کچھ..چند گھڑی رکو تو صحیح "
لگاوٹ سے کہتے ہوئے اُس نے آئیلین کو خود سے نزدیک کیا اور دونوں ہاتھوں کا نرم مگر مضبوط حصار آئیلین کی کمر کے گرد ڈال دیا تاکہ وہ اُس سے ..دور نہ ہونے پائے

تم کتنی بھی مضبوط ہو لیکن تمہیں بھی ایک ایسے کندھے کی ضرورت پڑتی " "..ہو گی جس پر سر رکھ کر تم اپنی تھکن زائل کر سکو
اس کی ساحرانہ بنفشی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اصفہان نے نرمی سے کہا جو ..خود ان گہری کانچ سی سرمئی آنکھوں میں ڈوب رہی تھی

" And I want to be the one Mon amor "

(..اور میں وہ بننا چاہتا ہوں میری محبت)

اُسکے رخسار کو چھوتی شریر لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اصفہان اپنی پُر حدت ہتھیلی وہاں رکھتا اُس کا چہرہ دھیرے سے اپنے انگوٹھے سے سہلانے لگا، سکون سا پورے جسم میں سرائیت کرتا چلا گیا جس پر بنا کچھ کہے آئیلین نے اپنی آنکھیں موند لیں ..

اصفہان کے لمس سے زیادہ وہ اُس کے لفظوں پر پگھلی تھی جبکہ دوسری طرف وہ حیران تھا کہ کس قدر مکمل تھا یہ لمحہ، اُس کی ہتھیلی کا آئیلین کے رخسار پر ایسے اپنی جگہ بنا جیسے وہ یہ ہی کام کرنے کے لیے بنی ہو، دل میں طمانیت ایسی اتری جسے حاصل کرنے وہ صدیوں بھٹکتا رہا تھا ..

" اگر یہ انتقام ہے تو پھر یہ سب اتنا تسلی بخش، یہ قربتیں اتنی مکمل، روح کو سکون دینے والی کیوں ہیں ؟؟ کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ آئیلین کے برابر اور اُس کے دل میں خالی جگہ *میری* ہے .. صرف اور صرف *میری* .. "

آئیلین کی لرزتی سیاہ پلکیں، اُس کا خوبصورتی کی اصل تعریف کو مکمل کرتا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے اصفہان نے سوچا.. ان دونوں کے درمیان اس سے کئی گناہ زیادہ جنون سے بھرپور اور قربتوں سے لبریز مواقع حائل ہو چکے تھے مگر ان سب میں یہ ایک لمحے کامل ہو جیسے..

" جواب دو گی اب یا نہیں ؟؟ "

دونوں کے بیچ رقم دبیز خاموشی کو اصفہان کی بھاری آواز نے توڑا.. خاموشی میں عافیت ضرور تھی مگر وہ جواب کا منتظر زیادہ تھا..

" نہیں مجھے اپنا لمس محسوس کرنے دو.. "

ہنوز آنکھیں بند کئے اُس نے مدھم کانپتی آواز میں کہا جسے سن کر اصفہان کو اندازہ ہوا کہ ضروری نہیں لفظ ہاں ہی اجازت میں شمار کیا جاتا ہو..

"..میں کل کی طرح خسارے میں نہیں رہنے والا یہ یاد رکھنا ہنی "

قدرے اونچی آواز میں دھمکی دیتا وہ اگلے ہی پل اُس کی گردن پر جھک گیا، گردن پر ہوتی داڑھی کی چبھن کے باعث گدگدی محسوس کرتی وہ ہنس پڑی مگر ہم وقت جیسے پیروں سے جان نچوڑلی تھی ان جنونیت خیز ہونٹوں کے ..جابجا لمس نے کہ اُسے اصفہان کے کندھے تھام کر اسکا سہارا لینا پڑا

وہ دونوں ایک دوسرے میں مدہوش تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ..ہوئی، ہمیشہ کی طرح کوئی تیسرا حائل ہوا تھا انکے درمیان

"...کیا مصیبت ہے "

آئیلین کی گردن سے دور ہوتا وہ جھنجھلاہٹ زدہ لہجے میں حلق کے بل غرایا ..دستک کے فوراً بعد ہی اصفہان کا فون بھی بجنے لگا تھا

"..سہگل مجھے کوئی ایمرجنسی لگ رہی ہے.. ہمیں دیکھنا چاہیے "

اصفہان کی آنکھوں میں سرخی بنے خمار کو نظرانداز کرتی وہ اُس کے دونوں ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا کر دروازے کی سمت بڑھی، حلق اُس کا خشک تھا، یگانگت وہ بھی نہیں توڑنا چاہتی تھی مگر نا جانے کیوں دل نے کہا کہ کچھ انہونی ہوئی وہ جیسے..

" کیا ہو سکتا ہے بھلا؟؟ تمہارا وہ دوست کم بھائی ہو گا جسے ہر وقت ہمارے درمیان حائل ہونا ہوتا ہے.. "

اضطرابی کیفیت میں بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ غصے سے گویا ہوا..

" ہاں کہو یاور.. "

کوٹ کی جیب میں مستقل چنگھاڑتے موبائل فون کو کان سے لگاتے ہوئے وہ ابھی بولا ہی تھا کہ آئیلین نے کانفرنس ہال کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی گھبرایا بوکھلایا یاور کھڑا تھا..

"..س... سر باہر پولیس آئی ہے.. آپ کو آرریسٹ کرنے "

یاور نے اصفہان کو دیکھتے ہی فوراً بتایا جس پر اصفہان سے زیادہ آئیلین حیران ہوئی..

" کیا؟؟؟؟ "

بے یقینی سے یاور کا سرخ متفکر چہرہ تکتے ہوئے وہ اصفہان کی طرف پلٹی جو چہرے پر سوالیہ تاثر لئے کھڑا نظر آیا.. وہ متعجب تھا اس لئے نہیں کہ کیوں گرفتار کرنے آئی ہے اُسے پولیس مگر اس لئے کہ جب آج تک کبھی اپنے پیچھے اُس نے کوئی سراغ نہیں چھوڑا تو وہ کون ہو سکتا ہے جس نے اُس کی انفارمیشن لیک کی ہے؟؟

UL KHAN WRITES

" کیا مطلب پولیس ؟؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے آفس میں سہگل ؟؟ "
.. آئیلین نے حیرانگی سے یاور کی جانب دیکھنے کے درمیان استفسار کیا

" .. میں دیکھتا ہوں تم پریشان نہیں ہو "
سبز سنہری آنکھوں میں ٹھہرا اضطراب سرمئی کانچ سی آنکھوں سے مخفی نہ رہا، پلک جھپکنے کے دورانیہ کے لکھبھگ اس کے رخسار پر اپنی پر حدت انگلیوں کا استحقاق بھرا لمس چھوڑتا وہ یاور کی سمت بڑھا جسکو پہلی بار وہ اس .. قدر بوکھلاہٹ کا شکار دیکھ رہا تھا

" کیا ہوا ہے ؟ کیوں ہو تم اتنے پریشان ؟؟ "
اپنے پیچھے کانفرنس ہال کا دروازہ بند کرتے ہوئے اُس نے دروازے کے .. لاک کو سختی سے تھام لیا تاکہ آئیلین باہر آنے کی کوشش نہ کر سکے

"باس پولیس نے آپ کے انڈسٹریل ایریا والے انڈر گراونڈ ویئر ہاوس کو سرچ کرنے کے لیے وارنٹ جاری کر دیا ہے اور باہر پولیس اس ہی بارے میں پوچھ گچھ کرنے آئی ہے آپ سے.."

وہ جو سپاٹ چہرہ لیے سب سن رہا تھا بات کے اختتام پر سختی سے لب بھینچ گیا.. یہ سب پہلی بار ہو رہا تھا اُس کے ساتھ جس کے لئے وہ ہرگز تیار نہ تھا..

"سہگل... دروازہ کھولو... کیا ہو رہا ہے باہر.."
وہ ابھی اپنے ساتھ درپیش آنے والے اس مسئلے کا حل تلاش کرنے ہی کی جدوجہد میں مبتلا تھا کہ اندر سے آئیلین کی اونچی آواز باہر آنے لگی جس کے ساتھ ہی وہ بے دردی سے دروازے کا لال گھما رہی تھی تاکہ باہر آسکے، نہ چاہتے ہوئے بھی اصفہان کو دروازہ کھولنا پڑا..

"کیا ہو رہا ہے یہ سب ؟؟ "

باہر نکلتے ہی اُس نے پھاڑ کھا جانے والی نگاہوں سے اصفہان کو گھورتے ہوئے استفسار کیا..

" کچھ نہیں.. تم پانچ منٹ کے لئے بھی مجھ سے دور نہیں رہ سکتی کیا ہنی جو اتنی محبت بھری نظروں سے مجھے دیکھ رہی ہو؟؟ "

اس قدر شدید ذہنی کشمکش میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی وہ اُسے تنگ کرنے سے باز نہ آیا..

یاور اپنے باس کو اس قدر پر سکون انداز میں بیوی سے بات کرتے دیکھ پہلو بدل کر رہ گیا، پریشان اُسے ہونا چاہئے تھا کیونکہ وہ جیل جانے والا تھا مگر اُسکی جگہ تمام پریشانی یاور کو لاحق تھی جبکہ دوسری جانب آئیلین نے اصفہان کی کہی بات نظر انداز کر دی کیونکہ وہ اُن سرمئی آنکھوں میں ہچکولے کھاتے اضطراب کے گہرے طوفان کو بھانپ گئی تھی..

" ہاں نہیں رہ سکتی تم سے دور.. اب بتاؤ گے کہ کیا ہو رہا ہے ؟؟ "

یاور کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر اُس نے نرمی سے اصفہان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اُس کی سیاہ داڑھی سے ڈھکے جبڑے پر ہاتھ رکھا اور اُس کی داڑھی میں اپنی انگلیاں سہلانے لگی..

" پولیس آئی ہے... "

بغور آئیلین کے دلکش نقوش والے چہرے کو تکتے ہوئے اُس نے دھیمے لہجے میں کہا، وہ اُسے روکنا چاہتا تھا.. کہنا چاہتا تھا کہ نہ جکڑو مجھے اپنے حصار میں مگر وہ کہہ نہ پایا..

" اور ؟؟ "

اصفہان کے تاثرات جانچتے ہوئے وہ درمیان حائل چند قدموں کا فاصلہ طے کر کے اُس کے مزید قریب ہو گئی..

"اور یہ کہ آگے تمہارا جانا ضروری نہیں.. "

سرد مہری ظاہر کرتا وہ آئیلین کے سامنے سے اپنا چہرہ پھیر گیا..

کچھ دیر قبل معمول پر چلتی سانسیں ان دیکھے احساس کے تحت بھاری ہونے لگی، اس وقت کوئی اٹریکشن، کوئی نزدیک نہ تھی مگر اس سے زیادہ مضبوط جذبہ حائل ہونے لگا ان دونوں کے درمیان.. ان دونوں کے مابین جاری وہ کھیل سچ ہونے لگا جس میں آئیلین صارف چوہان بازی لے جا رہی تھی کیونکہ اصفہان سہگل انتقام بھول کر اُسکی اداؤں کا اسیر ہوتا جا رہا تھا..

"باس میں نیچے میٹنگ ہال میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں.. "

چوہے بلی کے اس کھیل میں پھنسایا ور جو نگاہیں جھکائے کھڑا تھا وہاں سے فوراً

.. چلتا بنا

میرا جانا ضروری ہے.. بتاؤ مجھے کہ کیا ہوا ہے ؟اور کیوں آئی ہے پولیس "

" یہاں ؟؟

اصفہان کا چہرہ ٹھوڑی سے تھام کر اُس نے زبردستی اُس کا رُخ اپنی سمت

.. کرتے ہوئے ہنوز نرمی سے کہا

لیکن آگے جو ہوا اُس کے لئے وہ ہرگز تیار نہ تھی.. جارحانہ انداز میں اُس کی

گردن دبوچتے ہوئے اصفہان نے اُسے قریبی دیوار سے لگایا اور خود وہ کسی

.. قد آور سائے کی طرح اُس پر چھا گیا

" کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہو تم ؟؟ "

.. دبی آواز میں کہتا وہ آئیلین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا

" ک... کیا مطلب ؟؟ "

اُس نے ہاتھ کی گرفت اتنی مضبوط نہ رکھی تھی کہ آئیلین کی سانس گھٹنے لگتی لیکن وہ اتنی بھی سہل نہ تھی کہ سانسیں بے ربط نہ ہوتیں.. دھڑکنوں کی بلند ہوتی آواز سن کر اُسے خود کو شرمندگی محسوس ہونے لگی کے اگر اصفہان نے ان منتشر دھڑکنوں کو سن لیا تو اُس کا مذاق بنائے گا لیکن اصفہان سہگل کو ابھی خود کو جانچنے سے فرصت ملتی تو وہ کسی اور چیز پر سوچتا.. آئیلین کی دھڑکنیں تو اب ابتر ہوئی تھیں مگر اُس کی اپنی تو پیچھلے پانچ منٹ سے تھیں کہ جب آئیلین کانفرنس ہال سے باہر آئی تھی ..

"... میرے دماغ سے نہ کھیلوں آئیلین صارف چوہان.. پچھتاواگی تم "

یہ احساس ہی وحشت ناک تھا کہ زندگی میں پہلی بار وہ کسی کے سامنے کمزور پڑ رہا ہے اور کسی بھی وہ جو اُس کے جانی دشمن کا سب سے قیمتی الا نکار ہے..

سرخ ڈوروں سے مزین کانچ سی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی، وہ واقعی کمزور نظر آرہا تھا اس پل جسے دیکھ آئیلین کو حوصلہ ملا..

"تو تم بھی میرے دل کے ساتھ نہ کھیلوں اصفہان سہگل.. کہیں کہ نہیں رہو گے.."

اُس ہی کہ انداز میں اُسے جواب دیتے ہوئے وہ اصفہان کا ہاتھ اپنے چہرے سے دور جھٹک کر آئیلین اُس کے برابر سے ہو کر آگے بڑھ گئی..

"مس آئیلین نیچے اصفہان سر کے لئے میٹنگ روم تیار ہے اور آپ کی کافی آپکی ٹیبل پر پہنچادی گئی ہے.. "

خاموش فضا میں گونجتی اُس کی پینسل ہیل کی اعصاب شکن آواز کو سیکریٹری کے سوال نے توڑا جس پر اصفہان ان دونوں کی طرف پلٹا..

پلیز آپ میری کافی بھی میٹنگ روم میں پہنچا دیجئے میں وہیں آ رہیں "

" .. ہوں

آئیلین کی جانب سے ملنے والی ہدایت پر سیکریٹری سر کو خم دیتی وہاں سے

.. نکل گئی

".. میری بات سنو "

آف وائٹ ٹو پیس میں ملبوس اُس کی پشت تکتے اصفہان نے آئیلین کو روکنا

.. چاہا مگر وہ نہ رکی

پیچھے اصفہان سہگل تنہا رہ گیا یہ سوچنے پر مجبور کے آخر ایسا کیا ہوا اُسے اچانک

.. کہ اپنا پردہ آئیلین کے سامنے خود ہی فاش کرنے کے نزدیک ہو گیا تھا وہ

UL KHAN WRITES

پیچھلے پندرہ منٹ سے مسلسل وہ الیہ کے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے اُس کے منتظر تھے، کل رات ہی تو انہوں نے اُس سے بات کی تھی اور اُسے اپنے آنے کی اطلاع دی تھی تاکہ وہ گھر پر ہی رہے.. وہ ان کے بہت قریبی دوست کی نشانی تھی، مرنے سے قبل جس نے انہیں ذمہ داری دی تھی الیہ کی ہمیشہ حفاظت کرنے کی، اسے بیٹیوں کی طرح چاہتے رہنے کی..

جہانزیب سہگل نے دوست کی دی ہوئی ذمہ داری احسان طریقے سے نباہی بھی، سگی اولاد پر انہوں نے غیر کی اولاد اور اپنی منہ بولی بیٹی کو ترجیح دی.. انہیں آج بھی یاد تھا وہ دن جب آزاد نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر التجا کی تھی، وہ جوان مرد آج سے پانچ سال قبل اپنے باپ کے سامنے رویا تک تھا تاکہ وہ اُسکی شادی الیہ سے نہ کریں..

ہمزہ آزاد سے دو سال بڑا، اپنے چھوٹے بھائی سے یکسر مختلف بڑا ہونے کے باوجود شوخ طبیعت کا مالک، زندگی سے محبت کرنے والا ہر دن کھل کر جینے والا لڑکا تھا، یونیورسٹی میں ایک دن آزاد سے ملاقات کرنے گیا تو وہاں اُس کا ٹکراؤ الیہ سے ہوا، دونوں کو ایک دوسرے سے پہلی ہی نظر میں محبت ہوگئی اور محبت بھی اتنی شدید کے بات شادی تک آپہنچی مگر ہمزہ اپنے باپ سے خوفزدہ تھا جہانزیب سہگل نے ہمیشہ سے ہی دونوں بیٹوں اور بھتیجے پر عقابی نظر رکھی تھی، ان کا روب اور دہشت تھی اپنے اولاد پر جس کے باعث الیہ اور ہمزہ دونوں ہی شادی کو لے کر بہت پریشان تھے کہ ایک روز دوستی کا فرض نباہتے ہوئے آزاد نے باپ سے بات کر ڈالی لڑکی کا نام سنتے ہی جہانزیب صاحب تو بے انتہا خوش ہوگئے کیونکہ الیہ انکے بہت قریبی دوست اور بزنس پارٹنر کی اکلوتی بیٹی تھی، اس طرح ہمزہ اور الیہ کی شادی میں آزاد کا ہاتھ رہا بہت بڑا..

شادی کے دو سال محبتوں سے بھرپور خوشیوں بھرے گزرے، میاں بیوی کے ساتھ باقی دونوں افراد یعنی جہانزیب صاحب اور آزاد بھی گھر میں ہونے والی اس خوشگوار تبدیلی کے باعث بے حد خوش تھے مگر خوشیوں کا یہ دور ان سب کے لیے نہایت مختصر ثابت ہوا.. شادی کے تیسرے سال، ابتداء ہی میں ہمزہ کو ایک لاعلاج مرض خون کا سرطان لاحق ہو گیا اور کچھ ہی عرصے میں دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان سب سے بچھڑ کر ابدی نیند سو گیا..

ہمزہ کے انتقال نے سب سے زیادہ الیہ کو متاثر کیا تھا جس نے شوہر کے مرنے کا اتنا روگ لگالیا کہ اُسکا نروس بریک ڈاون ہو گیا اور جب ہوش آیا تو اُسے دیوانگی کے دورے پڑنے لگے جس کے دوران اکثر وہ آزاد کو ہمزہ سمجھ بیٹھتی، آزاد جو کہ خود محبت کرنے والے بھائی اور دوست جیسی بھابھی کا حال دیکھ کر پریشان و بے حال رہا کرتا تھا الیہ کا اپنے ساتھ نازیبا برتاؤ دیکھ کر اُس

سے دور ہو گیا.. ماضی کی گہری اور بہترین دوستی حالات کی زد میں آ کر
.. دھندلا سی گئی

ایسے میں الیہ کی بیماری اور حالت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جہانزیب نے آزاد اور الیہ کی شادی کا فیصلہ کر لیا جو کہ ناقابلِ قبول تھا آزاد کے لیے.. کیسے قبول کر لیتا وہ بہنوں جیسی دوست اور بھابھی کو بیوی کے روپ میں جبکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ہمزہ کے دنیا سے چلے جانے کے باوجود بھی الیہ اُس ہی کو چاہتی ہے اور اُس کے علاوہ کسی کو اپنے شوہر کے روپ میں قبول نہیں کر سکتی، یہ صرف اُس کا صدمہ تھا جو وہ ایسی ہو گئی تھی ورنہ تو ہمزہ کی جگہ کسی اور کو دینا
.. موت کو گلے لگانے کے برابر تھا اُس کے لئے

آزاد نے جہانزیب کو صاف انکار کر دیا مگر وہ بھی پختہ ارادہ کر چکے تھے،
انہوں نے آزاد کو اپنا فیصلہ سنا دیا کہ اگر اُس نے الیہ سے شادی نہیں کی تو وہ

ولدیت سے ان کا نام ہٹا دے.. وہ اپنے باپ کے سامنے کتنا ہی رویا، کتنا ہی گڑگڑا مگر جہانزیب صاحب نے ہار نہ مانی اور آخر کار آزاد ہی کو ہتھیار ڈالنے پڑے جو ایک فرمانبردار بیٹا کرتا ہے اُس نے وہ ہی کیا جبکہ وہ خود مر رہا تھا..

الیہ کو عروسی لباس میں اپنی سیج سجائے دیکھ کر بھائی کا کفن میں لپٹا چہرہ اُسے یاد آجاتا، اُس کا دل چاہتا کہ وہ اپنی جان خود اپنے ہاتھوں سے لے لے اور وہ کرتا بھی یہی اگر خودکشی کرنا گناہ نہ ہوتا.. الیہ کے قریب جاتے ہوئے اُسے ایسا لگتا کہ جیسے وہ اپنے بھائی سے بے وفائی کر رہا ہے مگر گزرتے وقت کے ساتھ وہ دل کو سمجھتا رہا..

وقت گزرتا گیا، الیہ کی بیماری ہنوز اپنی جگہ قائم رہی لیکن محض چند دنوں تک، جس دن علی دنیا میں آیا وہ دن جیسے الیہ کے حواسوں میں آنے کا بھی تھا، اُس ہی دن الیہ کو ذہنی طور پر ہوش آگیا اور یہ جان کر کہ آزاد اُس کا شوہر ہے

وہ آزاد سے شدید نفرت کرنے لگی.. جہانزیب صاحب سب بہتر ہوتے دیکھ آزاد سے یہ وعدہ لے کر کے وہ ہمیشہ الیہ کا خیال رکھے گا خود تو ملک چھوڑ کر سعودیہ عرب شفٹ ہو گئے مگر پاکستان میں وہ آزاد کی زندگی جہنم بنا گئے..

آج بھی تین سال بعد وہ ملک واپس الیہ کے بُلانے پر ہی آئے تھے ورنہ ہر بار آزاد ہی ان سے ملنے جایا کرتا..

کچھ لوگوں کی مثال اُس شخص کی طرح ہے کہ جو پھل دار درخت کی شاخ کو مڑوڑ کر اُسے زمین کی طرف جھکاتے ہوئے پھل حاصل کرتا رہتا ہے.. وہ اس وقت تک یہ کرتا ہے کہ جب تک شاخ دباؤ برداشت کر کے تھک کر ٹوٹ نہ جائے، زمین بوس نہ ہو جائے اور جب وہ شاخ زمین بوس ہو جاتی ہے تو کسی کام کی نہیں رہتی، نہ وہ شاخ مزید پھل دے سکتی ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ.. پھر جب وہ شخص خالی ہاتھ تپتی دھوپ میں تنہا کھڑا رہ جاتا ہے تو اُسے

یاد آتی ہے وہ شاخ جو اُسے پھل بھی دیتی تھی اور چھاؤں بھی لیکن اپنی خودسری اور بے جا خواہش کرنے کے باعث اُس نے خود شاخ کو اپنے ہاتھ سے گواہ دیا.. جہانزیب سہگل نے بھی اپنے بیٹے کو جھکا جھکا کر اُسے توڑ دیا تھا .. جس کا اندازہ فی الحال تو نہیں لیکن عنقریب انہیں ہونے والا تھا

" آخر کیا ہو گیا ہے اس لڑکی کو، کیوں نہیں کھول رہی ہے یہ دروازہ؟؟ " متفکر لہجے میں کہتے ہوئے انہوں نے ویسٹ کوٹ کی جیب سے موبائل فون نکال کر آزاد کا نمبر ڈائل کیا ..

ایک .. دو .. تین ..

کتنی ہی بار کالز کر لیں تھیں مگر مستقل اسکا نمبر کہیں اور مصروف رہا، جہانزیب صاحب نے تھک ہار کر ایک بار پھر الیہ کا نمبر ٹرائے کیا لیکن وہ بھی پہلے کی طرح بند ہی ملا ..

وہ وہاں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے مزید انتظار نہیں کر سکتے تھے سو انہوں نے اپارٹمنٹ کے گارڈ کو بُلا کر دروازہ کھلوالیا..

"...الی...الیہ.. میری بچی "

اپارٹمنٹ میں قدم رکھتے ہی جو منظر انکا منتظر تھا اُس نے جہانزیب صاحب کا دل دہلا کر رکھ دیا.. وہ دیوانہ وار ٹی وی لاونج میں موجود کاؤچ پر بے سد پڑی الیہ کے جانب بڑھے..

اُسے اس حال میں دیکھ کر جہانزیب صاحب کا دل بند ہونے لگا، انہیں تو یہ تک نہ معلوم تھا کہ وہ زندہ ہے یہ مر گئی..

"..یااللہ تیرا شکر ہے "

الیہ کے نزدیک پہنچ کر اسکی نبض ٹٹولتے ہی انہوں نے اپنے رب کا شکر کیا اور تیزی سے بے ہوش پڑی الیہ کو بازوؤں میں اُٹھا کر اپارٹمنٹ سے باہر نکل آئے تا کہ اُسے جلد از جلد ہسپتال پہنچا سکیں..

UL KHAN WRITES

" ہیلو السلام علیکم.. "

تھکا دینے والی روٹیشنز سے فارغ ہو کر وہ ابھی اپنے روم میں آکر بیٹھی ہی تھی کہ اوورال کی جیب میں رکھا موبائل فون بجنے لگا جسے بنا دیکھے ایناره نے کال موصول کرلی..

" وعلیکم السلام کیسی ہیں آپ ڈاکٹر صاحبہ ؟؟ "

کال کی دوسری جانب سے آنے والی پرکشش شائستہ آواز نے ایناره کو گڑبڑانے پر مجبور کردیا، اُس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ آزاد کی کال ہوگی، درحقیقت تو وہ اُس سے بات کرنے کے لیے تیار بھی نہ تھی صبح والے واقعے کے بعد سے..

" میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟؟ "

گڑبڑاہٹ اور حیرت کو فی الحال بھولنے کی کوشش کرکے وہ مسکرا کر بولی..

اُسے تصور میں اپنے مقابل سوچ کر کار ڈرائیو کرتے آزاد کی روح میں سکون سا اتر گیا..

" میں بھی ٹھیک ہوں بس ایک عجیب اُداسی سی چھائی ہوئی ہے طبیعت پہ.. "

سٹیرنگ وہیل گھماتے ہوئے اُس نے سادگی سے کہا دوسری طرف ایناره اُسکی بات سن کر پریشان ہوگئی..

"کیوں؟؟؟ کیا ہوا آزاد صاحب، علی تو ٹھیک ہے ناں؟؟ میری اُس سے بات کروائیں.. "

ایک ہی سانس میں ہیبت سارے الفاظ کہہ گئی تھی وہ جنہیں سن کر آزاد کا مدھم قہقہہ ائیر پیس میں گونجا.. بھاری مردانہ قہقہے کی آواز سن کر ایناره کی ہتھیلی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی جس کے باعث موبائل فون تھاما اُس کا ہاتھ کانپ گیا..

"کچھ نہیں ہوا، علی آزاد بالکل ٹھیک ہے لیکن میں آپکی اُس سے بات نہیں کروا سکتا کیونکہ میں کار ڈرائیو کر رہا ہوں ابھی آفس سے نکلا ہوں.. "

آزاد نے مسکرا کر اُسے تمام معلومات سے آگاہ کیا..

"اللہ کا شکر ہے.. آزاد صاحب آپ کو کال پر بات کرتے ہوئے کار ڈرائیو کرنی نہیں چاہیے.. "

..ایناره نے دھیمے لہجے میں ہدایت دی

" .. ٹھیک ہے میں کار روک کر بات کر لیتا ہوں "

فوراََ ہی اُس کا کہا مانتے ہوئے آزاد نے سڑک کے کنارے پر گاڑی روک دی ..

" .. جی تو اب بتائیں روک دی ہے کار "

اُسکی آواز سن کر ایناره نے سر ہلاتے ہوئے ہونٹ کاٹنے کے درمیان مسکراہٹ ضبط کی ..

" .. میں نے ایسا بھی نہیں کہا تھا "

.. کچھ لمحوں بعد وہ بولی

" تو پھر کار ڈرائیو کرتا رہتا میں ؟؟ "

.. متبسم سوال آیا

"..نہیں..نہیں "

.وہ تیزی سے بولی

" اچھّا تو پھر آپ چاہتی تھیں کہ میں آپ سے بات نہ کروں؟؟ "

..ایک اور سوال جسے سن کر وہ بوکھلا گئی

"..بالکل بھی نہیں..ایسا تو میں نے کہا ہی نہیں "

متفکر لہجے میں کہا گیا یہ جملہ آزاد کے عنابی ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ بکھیر گیا..

" ..اچھّا یعنی آپ مجھ سے بات کرنا چاہتی ہیں "

سنجیدہ بھاری آواز اُس کی سماعتوں سے ٹکراتے ہی اینارہ کے رخسار سرخ کر گئی..

" ..آپکی خاموشی کو میں رضامندی مان رہا ہوں "

مسلسل سانسوں کی مدھر دھن سننے کے بعد وہ سیٹ سے ٹیک لگاتے ہوئے مسکرا کر بولا ..

" اچھّا مجھے آپ کی یاد آ رہی تھی .. کیا آپ اپنی دوست کے ساتھ مزید رُکنا چاہتی ہیں یا لینے آ جاؤں آپ کو ؟؟ "

وہ پورا دن بیٹھ کر ان سانسوں کے ساز کو سن سکتا تھا مگر ابھی اُسے نظروں کے سامنے دیکھنا اُس سے کئی گناہ زیادہ ضروری تھا آزاد کیلئے ..

" ڈاکٹر اینارہ کیا آپ مجھے سن سکتیں ہیں ؟؟ "

ہنوز خاموشی برقرار رہی تو وہ متذبذب ہو کر گویا ہوا .. اینارہ جو اسکی باتیں سن کر خود میں اتنا حوصلہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی کہ کوئی جواب دے سکے ، آزاد کے استفسار کرنے پر ہونٹ کاٹنے لگی ..

"...جی"

ایک لفظی جواب کانپتے لہجے میں دیا گیا، وہ اُسکی آواز سے ہی اُسکی کیفیت سمجھ گیا تھا..

آپ سے چالیس منٹ کی دوری پر ہوں، اگر مصروف نہیں ہیں آپ تو "
" لینے آجاؤں؟؟

اینارہ ٹیبل کی سطح گھورتے ہوئے کچھ سوچنے لگی..

"..جی میں آپ کا انتظار کروں گی "

جلدی سے کہہ کر بنا اُس کا جواب سنے اُس نے کال منقطع کر دی.. دوسری طرف آزاد بند فون کی سیاہ سکرین کو دیکھتے ہوئے آسودگی سے مسکرا دیا، زندگی تو یہ تھی جو وہ اب جی رہا تھا ورنہ پچھلے پانچ سال سے تو وہ دن کاٹ رہا تھا..

اینارہ کے بارے میں سوچتے ہوئے اُس نے کار اسٹارٹ کی ہی تھی کہ موبائل کی سکرین چمکنے پر وہاں نظر آتی پانچ مس کالز وہ بھی اپنے باپ کے پاکستان والے نمبر سے اُس کی تمام آسودگی جیسے اپنے اندر نچوڑ گئی جس کی جگہ اب پریشانی اور بوجھل پن نے لے لی..

سب خیریت ہونے کی دعا کرتے ہوئے آزاد نے انکے نمبر پر دوبارہ کال ملائی جو پہلی بیل پر ہی اٹھالی گئی لیکن آگے جو کچھ اُس نے سنا اُسے سننے کے بعد جیسے کچھ بھی چند لمحوں قبل کی طرح پُر مسرت اور مکمل نہ رہا.. خوشیوں اور طمانیت کا یہ دور آزاد سہگل کے لیے فی الحال مختصر ہی ثابت ہوا..

UL KHAN WRITES

" مسٹر اصفہان آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ ہمارے پاس آپ کا
ویئر ہاوس سرچ کرنے کا وارنٹ موجود ہے.. "

باوردی پولیس آفس نے تحمل سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو پیچھلے پندرہ منٹ
سے اُسکی ہر بات کی نفی کرتے ہوئے اُسکا صبر آزما رہا تھا..

" آپ مجھے سرچ کرنے کی بنیادی وجہ بتا دیجئے تو میں بھی آپ کو اجازت
دے دونگا.. "

سیاہ صدارتی آٹومن پر شاہانہ انداز میں بیٹھے شخص نے شرٹ کے کف لنکس
کھولتے ہوئے کہا، کب سے خاموش بیٹھی آئیلین جو مسلسل اصفہان ہی پر
نگاہیں مرکوز کئے ہوئے تھی یکلخت نگاہیں پھیر گئی..

" آپ سے اجازت مانگی کس نے ہے سر؟؟ "

پولیس افسر کے تپ جانے پر سنجیدہ چہرہ اور مسکراتی آنکھیں لئے وہ شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کرتا دونوں بازو ٹیبل پر ٹکا کر آگے کو جھکا کچھ اس طرح کے بازوؤں پر زور دینے کی وجہ سے انکی شریانیں ابھر کر انہیں مزید جاذبِ نظر بنا گئیں اور شاید یہ ہی وجہ پوشیدہ تھی آئیلین کے نگاہیں پھیر لینے کے پیچھے..

" آپ شاید بھول رہے ہیں آپ کس سے مخاطب ہیں مسٹر پولیس آفیسر.."

تیکھے لہجے میں کہتا وہ تیوری چڑھائے پولیس والے کو گھورنے لگا جو اس وقت یہ سوچ رہا تھا کہ اوپر سے ملنے والے اس آڈر نے تو صحیح کی کھٹیا کھڑی کر دی ہے...

" سر میں آپ کی عزت کرتا ہوں اور آپ سے بالکل بحث نہیں کر رہا محض یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں آپ کا ویئر ہاوس سرچ کرنا ہے کیونکہ اطلاعات کے مطابق چوہان انڈسٹریز کی فیکٹری سے غائب ہونے والی تین لڑکیوں کو وہاں لے کر جایا گیا ہے.. "

آفیسر نے ہار ماننے کے بعد اصل مدعا بیان کیا جو بتانے سے سخت منع کیا گیا تھا اُسے..

" You got to be kidding me.. "

اصفہان نے طنزیہ ہنسی ہنسنے کے درمیان یاور کو دیکھا جو کمرے کے ایک کونے میں کھڑا ہونٹ کاٹ رہا تھا، یہ یاور ہی تھا جس کی باڈی لنگوئج سے آئیلین کو اندازہ ہوا کہ معاملہ خاصا سنگین ہے ورنہ اصفہان تو اپنے احساسات پوشیدہ رکھنے میں ماہر تھا..

"سر میں نے آپ کو وہ ہی بتایا ہے جس کی اطلاع ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو موصول ہوئی، اب یہ آپ پر ہے کہ آپ یا تو ہمیں اپنے ویئر ہاوس کی تلاشی لینے کی اجازت دیں نہیں تو مجبوراً ہمیں آپ کو آریسٹ کرنا پڑے گا.. "

اصفہان نے جوابی کارروائی کے لئے لب کشائی کی ہی تھی کہ آئیلین بول پڑی..

"آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے شوہر کے بارے میں ایسی بات کرنے کی؟؟ کیا لڑکیاں اغواء کرنے والا لگتا ہے یہ آپ کو..؟؟ "

انداز میں غصہ جبکہ آواز شدتِ جذبات کے باعث کانپ رہی تھی اس کا ہر روپ اصفہان سہگل کو اُسکی طرف متوجہ کر رہا تھا، ہر گزرتے دن کے ساتھ آئیلین اپنی شخصیت سے متاثر کئے جا رہی تھی.. کبھی ارادی تو کبھی غیر ارادی طور پر..

وہ جتنا اصفہان کو جانتی تھی اُس کی بنا پر یہ بات وہ آنکھیں بند کر کے بھی کہہ سکتی تھی کہ اصفہان کبھی کسی عورت کے ساتھ اس قدر گھناونا کھیل نہیں کھیل سکتا کیونکہ اُس نے اپنی آنکھوں سے اُسے عورت زات کی عزت کرتے ہوئے دیکھا تھا خواہ وہ اُسکی بہن ہو، بہن کی دوست، اُس دوست کی ماں یا آئیلین کی دوست.. عورت کے ہر روپ میں عزت کرنے والا شخص ..کیسے اُس کی عزت داغدار کر سکتا ہے.. ناممکن.. آئیلین نے سوچا

"...دیکھیں مسز سہگل میر"

اچانک ہی آئیلین کو خفا ہوتے دیکھ پولیس آفیسر فوراً گھبرا گیا،اُس نے فوراً صفائی پیش کرنی چاہی مگر آئیلین نے اُس کی بات ہاتھ اٹھا کر بیچ ہی میں کاٹ دی..

"آپ کا مطلب جو بھی ہو مجھے آپ کا مطلب جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں کس قدر چالاکی سے incompetence ہے مسٹر.. آپ لوگ اپنی چھپا رہے ہیں.. میں پوچھتی ہوں ذرا بتائیں مجھے اپنی کارکردگی اس کیس میں.. پیچھلے چوبیس گھنٹوں سے آپ لوگوں نے آخر کیا کیا؟؟ کہاں کہاں کی تلاشی لی اور کس کس سے جا کر تفتیش کی ہاں؟؟ "

بنفشی نین اُس کی اندرونی حالت کے باعث سرخ رنگ ہونے لگے، رنگت الگ دہکی ہوئی..

اصفہان نے اُسے روکنا چاہا مگر آئیلین کو یوں اپنے حق میں بولتے دیکھنا اُسے بے حد اچھا لگا سونے پر سہاگہ اس لڑکی کی زبان سے ادا ہونے والا ہر ایک لفظ لاجیکل تھا.. ایک بار پھر دل میں شدید خواہش جاگی تھی کہ کاش وہ دشمن کی بیٹی نہ ہوتی..

"... مسز سہگل ہم نے آج ہی باضابطہ طور پر کاروائی شروع کی ہے "

احساسِ توہین کی وجہ سے پولیس آفیسر نے نظریں جھکالیں.. جس پر آئیلین

.. کے گداز لبوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ بکھری

" واہ کیا بات ہے آپ کی.. آج ہی باضابطہ طور پر آپ نے کاروائی شروع کی اور آج ہی آپ فیکٹری کے اونر کے ویئر ہاوس کی تلاشی کا وارنٹ لے آئے ہیں.. سلام ہے ہمارے ملک کے سسٹم پر جس نے آپ جیسے افسران کو پولیس جیسے حساس شعبے میں تعینات کیا ہوا.. کچھ تو کامن سینس استعمال کیجئے آپ کیسے ایک فیکٹری کا اونر اپنی فیکٹری میں خود ہی آگ لگوا کر میڈیا کی کورتج کے درمیان اپنی ہی ورکرز کو اغواء کروا سکتا ہے.. یہ کونسا محکمہ ہے پولیس کے شعبے میں جو ایسی بھونڈی اطلاعات آپ کو فراہم کر رہا ہے یا چند روپیوں کے خاطر آپ اپنا ایمان فروش کر رہے ہیں؟؟ "

آئیلین کی بات کے اختتام پر اُسے سراہتی نگاہوں سے تکتا اصفہان ہولے سے مسکرا دیا، یہ دن زندگی کا عجیب ترین دن ثابت ہو رہا تھا اُس کے لئے.. سر پر اتنا بڑا بوجھ تھا کہ ویئر ہاوس میں شیپمنٹ کے ہوتے ہوئے سرچ وارنٹ مل گیا ہے اُسے مگر پریشانی کے بجائے طبیعت پر عجب سی سرشاری طاری رہی..

"..مسز سہگل ہمیں اوپر سے اطلاعات موصول "

اطلاعات نہیں انہیں احکامات کہا جاتا ہے عام زبان میں اور ان احکامات "

"..کے آگے آپ کی نہ زبان چل پاتی ہے اور نہ ہی عقل

دوبدو جواب آیا اس سے زیادہ زلت مزید وہ پولیس والا برداشت نہیں کر سکتا تھا، کرسی غصے سے پیچھے دھکیلتے ہوئے اُس نے خون آشام نظروں سے آئیلین کو گھورنے کے درمیان کچھ سخت کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے ..کہ

" دھیان سے پولیس آفیسر تمہاری زبان سے نکلا ہوا اگلا لفظ تمہیں اس وردی اور تمام احکامات سے بری الزمہ بھی کر سکتا ہے، یہ میری بات یاد رکھنا.. "

اُسکی خطرناک حد تک سنجیدہ سرد سپاٹ آواز نے وہاں موجود ہر شخص کو اصفہان کی سمت متوجہ کر دیا..

" اور جہاں تک بات رہی ویئر ہاوس کی تلاشی کی تو وہ میری پبلک پروپرٹی ہے ایسے ہی کسی کو بھی میں اُسکی تلاشی لینے کی اجازت ہر گز نہیں دے سکتا جہاں سے بھی تمہیں اطلاعات موصول ہوئیں ہیں ان سے میرا رابطہ کرواؤ.. میں پولیس اسٹیشن چلنے کے لیے تیار ہوں.. "

سنجیدگی سے کہتا ہوا وہ کھڑا ہو گیا جب پولیس آفیسر نے اُسکی بات سن کر بنا کچھ کہے اپنے ساتھی اہلکار کو ہتھکڑیاں نکالنے کا اشارہ دیا، آئیلین یہ دیکھ فوراً ہوش میں آتی اصفہان کی سمت لپکی..

" کیا ہو گیا ہے آپ کو ہوش میں تو ہیں کیا یہ مجرم ہے جو آپ ہتھکڑیاں ڈالیں گے اسے.. چلے جائیں آپ سب یہاں سے ہمیں تنہائی کی ضرورت ہے.."

تیز لہجے میں بات مکمل کر کے وہ اصفہان کی جانب پلٹی.. ایک ایک کر کے کمرے میں موجود ہر ایک فرد وہاں سے نکل گیا اور پھر بس وہ اور اصفہان وہاں تنہا رہ گئے...

UL KHAN WRITES

"السلام علیکم بابا جان، آپ ٹھیک تو ہیں ؟؟آپ نے مجھے ہسپتال کیوں بُلایا ؟؟ "

آزاد ہسپتال اینارہ کو میسج کر کے اپنے لیٹ ہو جانے کی اطلاع دے کر آیا تھا.. پریشانی سے ان کا جائزہ لیتے ہوئے اُس نے استفسار کیا مگر بظاہر تو اُسے اپنے بابا بالکل ٹھیک دکھائی دئے ..

" خیر خیریت چھوڑو، اِدھر آؤ میرے ساتھ .."

آزاد کا چہرہ دیکھتے ہی جیسے ان کا خون ابلنے لگا، دانت پیس کر کہتے وہ اُس کا ہاتھ تھام کر بھیڑ بھاڑ سے قدرے دور راہداری کے سنسان گوشے میں لے آئے ..

" آخر کس قسم کے مرد ہو تم آزاد جہانزیب سہگل ؟؟ تمہارے نام کے ساتھ اپنا نام جوڑتے ہوئے مجھے شرم آرہی ہے آزاد... میرے بیٹے کہلوانے کے لائق نہیں ہو تم.. "

حقارت سے بھرپور نہایت توہین آمیز انداز تھا ان کا، آزاد ایک دم ششدر رہ گیا..

" با.. با... بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں.. تحمل سے بتائیں آخر ہوا کیا ہے ؟؟ "

آزاد نے ان کا زہر خندہ لہجہ نظرانداز کر دیا حالانکہ اُسے بہت ناگوار گزرا تھا وہ سب..

" تمہاری بیوی اُس کے فلیٹ میں بے ہوش پڑی تھی.. آزاد تم سے ایک عورت نا سنبھل سکی، کیسے مرد ہو تم یار؟ "

الیہ کی حالت یاد کر کے وہ تو جیسے پھٹ ہی پڑے..

"کونسی بیوی؟؟؟کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟ "
جبکہ دوسری طرف وہ پریشان ہو گیا بیوی کے زکر پر کیونکہ اب اس خاکے
.. میں دور دور تک الیہ کا وجود نہ تھا اُس کے ذہن میں
" الیہ کی بات کر رہا ہوں اُس کے علاوہ تمہاری اور کتنی بیویاں ہیں؟؟ "
انہوں نے قدرے اونچے لہجے میں استفسار کیا،ارد گرد گزرتے لوگوں نے
یہ منظر حیرت سے دیکھا جہاں ایک باپ اپنے بتیس سالہ بیٹے کو ایسے سنا رہے
.. تھے جیسے وہ بارہ سال کا ہو

آزاد نے ان کی بات سنتے ہی سختی سے لب بھینچ لیے،الیہ بے ہوش تھی یا
مردہ.. اپنے فلیٹ میں یا کسی اور کے.. اس سب سے اب اُسے کوئی فرق
نہیں پڑتا تھا،زندگی کا کافی طویل دورانیہ اس نے ان ہی فکروں میں بسر کر دیا
.. تھا اور اب وہ خود کو ان قفس زدہ زنجیروں سے آزاد کر چکا تھا

" تمہیں معلوم بھی ہے وہ کس حال میں تھی ؟؟ نا جانے کیا ہوا ہے اُس کے ساتھ ؟؟ کس نے کیا ہے اُس کا یہ حال تمہیں تو کچھ اندازہ بھی نہیں.. "

جہانزیب نے تاسف سے اُس کی پر شکن پیشانی اور بھنچے لب دیکھے..

" مجھے نہیں معلوم اور نہ مجھے معلوم کرنے کی اب کوئی خواہش ہے.. جو کچھ بھی اُس کے ساتھ ہو رہا ہے وہ اس ہی کے لائق تھی شاید.. "

ضبط کا پیمانہ لبریز ہو گیا، وہ زندگی میں پہلی بار الیہ کے متعلق تلخ ہوا تھا وہ بھی اُس کے سب سے بڑے حمایتی، اپنے باپ جہانزیب سہگل کے سامنے..

" تم... تم ہوش میں ہو.. ہمت کیسے ہوئی تمہاری اپنی بیوی کے متعلق ایسی باتیں کرنے کی ؟؟ "

حیرت-زدہ ہوتے، وہ لال انگارہ آنکھیں پوری وا کیئے اپنے بیٹے کے دستِ گریبان ہوگئے..

"ہوش تو اب آیا ہے مجھے بابا.. اور نہیں ہے وہ میری بیوی.. وہ مجھ سے الگ ہونا چاہتی تھی سو آزاد کر دیا میں نے اُسے.. "

ان کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے بنا وہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوا..

" تم... تم نے الیہ کو طلاق دے دی؟؟ "

ان کی آواز لڑکھڑائی، آزاد کے گریبان تھامے ان کے ہاتھ لرزش کا شکار ہوتے نیچے گر گئے..

" جی کیونکہ ایسا وہ چاہتی تھی اور میں نے صرف اُسکی چاہت مان لی.. "

اُس نے ہلکے سے جواب دیا اور بس یہ ہی موقع تھا کہ بنا اُس کا رُتبہ اور آتے جاتے لوگوں کی پرواہ کیے، جہانزیب صاحب نے پوری قوت سے ایک زور دار طمانچہ آزاد کے چہرے پر دے مارے..

آواز اس قدر اونچی تھی کہ راہداری سے گزرتے اکادکا لوگ فوراً وہیں رک گئے مگر وہ منظر اور وہاں موجود دونوں اشخاص کو دیکھنے کے بعد کسی ایک میں اتنی ہمت نہ تھی کہ ایک پل بھی وہاں ٹھہر جاتا..

"تم... تم نے مجھے... شرمندہ کر دیا... اب روزِ قیامت میں اپنے دوست کو کیا منہ دکھاؤں گا آزاد..."

کانپتی آواز میں کہتے وہ آج تمام حدود ابور کر گئے.. آزاد نے خود کو پہلے ہی سخت نتائج کے لئے تیار کر لیا تھا مگر اُس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ محض اپنی دی ہوئی زبان کے خاطر وہ صحیح غلط، منہ بولا اور اپنا سگا خون.. ہر فرق بھول بیٹھیں گے..

" تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا آزاد.. چلے جاؤ یہاں سے کیونکہ اب تم میرے بیٹے نہیں.. "

انہوں نے اُس کا دراز قامت وجود دور دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے افسوس اور نفرت کے ملے جلے تاثرات لئے کہا..

" ہاہاہاہاہا.... "

بے ساختہ آزاد ہنس دیا، اُس بلند قہقہے میں بے بسی، افسوس اور قرب واضح محسوس کیا جاسکتا تھا، سرخ آتش فشاں کی مانند سیاہ آنکھیں اور خون آلود چہرہ لئے وہ اپنے باپ کو دیکھنے لگا جنہوں نے ہمیشہ کسی سیڑھی کی طرح اُسے استعمال کیا تھا، کبھی سیاست میں اپنا نام قائم رکھنے کے لیے تو کبھی اپنے دوست کے سامنے دوستی کا پاس رکھنے کے لیے..

" بابا میں آپ کا بیٹا تھا ہی کب ؟؟ میں تو آپ کے لئے ہمیشہ سے ایک ویںڈنگ مشین کی سی حیثیت رکھتا تھا.. ہمزہ سیاست میں نہیں جانا چاہتا تو آزاد کو یہ کرنا ہو گا جبکہ آزاد فوج میں جانا چاہتا تھا.. ہمزہ کی بیوی بیوہ ہو گئی، وہ اپنے پاگل پن میں آزاد کو ہمزہ سمجھنے لگی تو آزاد کو ہمزہ بنا دیا، اُس کی شادی آزاد سے کروا دی جبکہ آزاد تو اُسے اپنی بہن سمجھتا تھا.. وہ ہوش میں آکر آزاد کے ساتھ رہنا تک نہیں چاہتی تھی مگر آزاد کچھ نہ کچھ کر کے رشتہ نبھاتا رہا.. اس سب میں کبھی کسی نے نہیں سوچا کہ آزاد کیا چاہتا ہے کیونکہ آزاد تو ایک بے جان ویںڈنگ مشین تھا جس میں سے پیسے ڈال کر اپنی مطلب کی کوئی بھی چیز نکال لی جاتی ہے.. مجھ میں پیسوں کی جگہ اپنے نے صابر ہونے اور فرمانبردار ہونے کا کارڈ ڈالا بابا... "

وہ رو رہا تھا، بتیس سالہ بھرپور مرد آج ٹوٹ گیا تھا اُس کی اسود پُر نور آنکھیں نم تھیں، ضبط ایک بہت کڑا مراحل ہوتا ہے اور پھر اُس کا ضبط تو کئی سالوں کا تھا جو آج ٹوٹ گیا ..

" کیا آپ نے کبھی مجھ سے پوچھا کہ بیٹا تم کیا چاہتے ہو؟؟ مجھے تو یہ تک نہیں یاد کہ آپ نے کبھی میرا حال بھی پوچھا ہو بابا.. کیا ماں باپ کا فرمانبردار ہونے کی اس طرح سے سزا دی جاتی ہے اولاد کو؟؟ "
آنسو اُسکی آنکھوں سے نکلتے سیاہ گھنی داڑھی میں جذب ہونے لگے،
جہانزیب سہگل اب خاموش تھے کیونکہ کہنے کو الفاظ ختم ہو چکے تھے انکے پاس ..

" پانچ سال سے میں اس اذیت میں تھا بابا لیکن آپ نے مجھ سے ایک بار بھی نہیں پُوچھا کہ میں کیسا ہوں... میں کیا، اُسکی سگی اولاد اُسکی وجہ سے

اذیت میں تھی لیکن وہ آج بے ہوش ہوئی ہے تو آپ کو صرف اور صرف اُس ہی کی فکر لاحق ہے.. ایسا کیوں؟ چلیں میری تو خیر ہے آپ نے آج مجھ پر ہاتھ بھی اُٹھالیا لیکن پھر بھی میں آپ کا فرمانبردار ہی رہوں گا لیکن علی آزاد؟؟ وہ تو بچہ ہے اُس آپ کی توشہ کی ضرورت تھی اپنے دادا کی توجہ چاہیے تھی اُسے، مگر آپ کو صرف ایک ہی عورت کی فکر رہی ہمیشہ.. لیکن جانتے ہیں در حقیقت تو آپ کو اپنی زبان کی فکر تھی.. "

وہ پہلی بار ان سے اس طرح سے بات کر رہا تھا.. جہانزیب صاحب کو ماضی یاد آنے لگا وہ بالکل ویسی ہی غلطیاں کر بیٹھے تھے جوان کے بڑوں نے ماضی میں کی تھی.. جہانزیب سہگل وہ ہی بن گئے جیسا کبھی نہ بننے کا عہد کیا تھا انہوں نے..

"میں جانتا ہوں یہ سب بولنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ آخر میں آپ کچھ نہ کچھ کہہ کر مجھے ہی قصوروار ٹھہرائیں گے.."

اس نے اپنا چہرہ ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے تاسف سے مسکرا کر کہا..

"میں وہاں بیٹھا ہوں جب تک آپ یہاں ہیں یہاں ہی رہوں گا.. آپ چاہیں تو مجھ سے اور علی آزاد سے ملنے ہمارے گھر آ سکتے ہیں.."

اپنی بات مکمل کر کے وہ لمبے ڈگ بھرتا راہداری کے آخری سرے پر واقع بینچ پر جا بیٹھا..

"آزاد میں آپ کا انتظار کر رہی تھی لیکن آپ آئے ہی نہیں تو میں بڑے لالہ کے ساتھ اپنے گھر چلی گئی ہوں، آپ مجھے ہسپتال لینے نہیں آئے گا.."

ایناره کی جانب سے موصول ہوا میسج پڑھ کر اُس نے موبائل واپس ویسٹ کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور آنکھیں موند کر سر دیوار سے ٹکا کر وہاں خاموشی سے بیٹھ گیا..

اُس سے کچھ فاصلے پر کھڑے جہانزیب صاحب بیٹے کو لب بھینچے دیکھنے لگے، غلطی تو واقعی ان سے ہوئی تھی لیکن اس غلطی کے علاوہ اور بھی کئی غلطیاں..

UL KHAN WRITES

جانے کہاں لے جائے گی، کیسی ہے یہ خماری

انکار بھی کئے جائے، پر دنیا اسی سے ہاری

وہ جو ہو گئے کسی پر فدا، وہ نہ کوئی بات مانیں

یہ وہ روگ ہے جو کرے فنا، ہیں اسی کی داستانیں

دل لگائیں- علی سیٹھی

" کیوں کر رہے ہو ایسا؟؟ کیوں جاننا چاہ رہے ہو جیل؟؟ "
کچھ دیر تو وہ یوں ہی خاموش کھڑی اُسے دیکھتی رہی اور پھر درمیان حائل
دبیز خاموشی سے خوفزدہ ہو کر خود ہی سوال کر دیا..

" مجبوری ہے.."
براہ راست اُس کی آنکھوں میں جھانکتا وہ مدھم لہجے میں بولا..
" لوگوں کو مجبور کرنے والا آج خود مجبور ہے ایسا کیوں؟؟ "

بے اختیار اُسے اصفہان اور اپنی دوسری ملاقات یاد آگئی جس میں اصفہان نے شادی کرنے پر اُسے بے بس اور مجبور کر دیا تھا، وہ لمحات یاد کر کے آئیلین کا لہجہ نا چاہنے کے باوجود بھی تلخ ہو گیا ..

" جی آپ کی بد عا لگ گئی مجھے مسز سہگل .. "

جواباً وہ بھی سپاٹ انداز میں کہتا طنزیہ مسکرایا ..

" میں اتنی کم ظرف نہیں ہوں کہ دشمن کو بد عا دوں .. عملی انتقام لینے کی عادت ہے مجھے .. "

اُس ہی کی طرح کہتے ہوئے آئیلین نے اصفہان کو لاجواب کر ڈالا .. وہ اس وقت پہلے ہی ہزار طرح کے مسائل میں ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا مزید سکت نہیں تھی کہ اُس سے بحث کرتا ..

" تنہائی میں تمہیں مجھ سے یہ بات کرنی تھی ؟؟ "

کلائی پہ بندھی رسٹ واچ دیکھتے ہوئے وہ مصروف نظر آنے کی بھرپور اداکاری کرنے لگا ورنہ تو حالات کے برعکس اُس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس آخری ملاقات میں وہ کوئی دل کی بات ہی کرلے اُس سے پھر نہ جانے دوبارہ کب ملنا ہو ..

" اُس ویئر ہاوس میں ایسا کیا ہے جو تم دکھانا نہیں چاہ رہے ؟؟ "
بغور اصفہان کے تاثرات جانچنے کی کوشش کرنے کے باوجود وہ کچھ نہ جان سکی ..

" اچھا تو وہ سب جو تم نے اُس پولیس والے کے سامنے میرا شوہر، میرا شوہر کر کے کہا وہ سب کیا تھا؟ جھوٹ یا اداکاری .. لڑکیاں اُٹھانے والا لگتا ہوں تمہیں میں ؟؟ "

آئیلین کے ساتھ کوئی جذباتی وابستگی تو نہ تھی جو اُس کی سوچ اپنے متعلق اصفہان کو دکھ دیتی مگر دکھ تو نہیں لیکن اُس کا سوال سن کر اُسے الجھن ضرور ہوئی.. وہ تلخ ہونا نہیں چاہتا تھا مگر لہجہ خود بخود ہی کڑوا ہو گیا

" نہیں تم ہر گز مجھے ایسے نہیں لگتے تبھی میں جاننا چاہتی ہوں کہ وہاں ایسا کیا ہے کہ تم اُسے چھپانے کے خاطر خُود کو خطرے میں ڈال رہے ہو؟؟ "
اصفہان کے لہجے میں تیرتی تلخی اُسے اچھی لگی یعنی ہر عام انسان کی طرح اُسے بھی فرق پڑ رہا تھا کسی اپنے کی رائے پہ اُسکے متعلق..

" تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے بلکہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ جان چھوٹ رہی ہے تمہاری مجھ سے.. "

وہ مزید تلخ ہوا، آئیلین کے شفاف چہرے پر سے بمشکل اپنی نگاہیں ہٹا کر وہ اُس کے برابر سے گزرتا دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ آئیلین نے اُس کا ہاتھ تھام لیا..

" خُود کو خطرے میں نہیں ڈالو کسی چھوٹی سی چیز کے لیے.. "
اُس کا ہاتھ تھامنے کے بعد اُسے روکتے ہوئے وہ اصفہان کے سامنے واپس آ کھڑی ہوئی، آئیلین کے لہجے میں التجا تھی جس کا ساتھ اُس کی کانچ سی بنفشی آنکھوں نے بھی دیا..

" پہلی بات.. میں کوئی گرفتار ہو کر نہیں جا رہا ہاں، پولیس والوں کو سبق سکھانے جا رہا ہوں، اوقات سے باہر ہو رہے ہیں یہ لوگ اور دوسری بات یہ کہ آپ مجھے ابھی جانتی نہیں ہیں مس آئیلین صارف چوہان تو بہتر ہو گا اپنے اندازے میرے متعلق آپ سنبھال کر رکھیں.. "

طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ بے تاثر لہجے میں بولا جبکہ دل بے حد پریشان ہوا تھا آئیلین کو دیکھ کر..

"..میں نہیں جانتی لیکن جاننا چاہتی ہوں.. مت جاؤ "

اُس کا مضبوط پر حدت ہاتھ اپنے دونوں نرم ہاتھوں میں تھام کر وہ نرمی سے بولی، گزارشات سے بھرپور انداز لئے..

" تمہیں تو خوش ہونا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ میں پھنس جاؤں کیونکہ تم تو ہمیشہ سے یہ ہی چاہتی تھی؟؟ مجھے نیچے گرانا؟؟ مجھ سے اپنی جان چھڑانا تو اب کیا ہو گیا تمہیں؟؟ "

آواز میں بیگانگی اور آنکھوں میں حیرت لیے وہ اُس کے سامنے کھڑا تھا، حیران تو وہ خود بھی تھی کہ کیوں کر رہی ہے یہ سب کیونکہ یہ کرنا کھیل کا حصہ نہیں

تھا ابھی جو غیر ارادی جذبات اور محسوسات اس سب سے جڑے تھے وہ دور دور تک کھیل سے منسلک نہ کئے جا سکتے..

"....اصفہان "

اُس نے پہلی بار اُس کا نام پُکارا...

وہ الجھی ہوئی نظر آئی کیونکہ اصفہان کے تمام سوالات کے جواب نہیں تھے اُسکے پاس.. بے بسی سے وہ اپنی آنکھیں موند گئی یہ پہلی بار تھا کہ وہ مبالغہ آرائی نہ کر سکی..

دوسری طرف اصفہان اُس کی زبان سے ادا ہوا اپنا نام سن کر ایک دم ساکن ہو گیا.. پُکارنے کا انداز تھا یا پُکارنے والی کی خاصیت وہ اپنے ہی نام کی خوبصورتی میں جکڑ سا گیا.. سانس لینا مشکل تھا، دل کی دھڑکنیں زیر و زبر...

اس سب سے وہ دونوں ہی انجان تھے، سیاہ و سفید، دوالگ دنیاؤں کے مسافر حسین رنگوں سے مزین کسی دائرے میں قید ہو گئے ہوں جیسے ..

"پلیز ...."

وہ تو خاموش ہی رہا لیکن کچھ دیر بعد وہ بھاری پلکوں کا بوجھ اٹھاتی ضبط کی شدت سے سرخ ہوتی آنکھیں لئے اُسے تکنے لگی ..

"مت کرو... میں نہیں جاسکوں گا .."

آئیلین کے ملائم گلابی رخسار پر اپنا کھردرا پر تپش ہاتھ رکھتا وہ دھیمی آواز میں گویا ہوا.. وہ اُس کے لمس سے زیادہ، عنابی ہونٹوں سے ادا ہونے والے لفظوں پر پگھلی ..

"تو مت جاؤں .."

آنسو جیسے ضبط کی باڑ توڑنے کو بے تاب ہوں، ایک طرف انتقام جبکہ دوسری طرف کھیل لیکن اس وقت دونوں طرف محبت اپنی پوری شان کے ساتھ آشکار ہونے لگی تھی..

" میں واپس آؤں گا.. کیا تم میرا انتظار کرو گی؟؟ "
اصفہان نے اُس کا رخسار سہلاتے ہوئے مسکرا کر استفسار کیا.. جس پر آئیلین نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر اب کچھ کہا تو رو دے گی.. شاید اصفہان بھی یہ سمجھ گیا تھا تبھی آگے بڑھ کر اُس نے یقین کی ایک ڈور اپنے لمس کی صورت اُس کے ماتھے پر ثبت کی..

بے اختیار آئیلین نے اپنے وجود میں سکون سا اترتا محسوس کیا یہ شخص جیسے کوئی جادوگر تھا، اُس کے مختصر سے لمس نے آئیلین کو وہ یقین سونپا تھا جو کئی الفاظ کبھی نہ سونپ پاتے..

" I won't let you free that easily Mon amour.."

وہ ہی مسکراہٹ جو آئیلین کو ہر وقت زہر لگا کرتی اس وقت بے حد پر کشش لگی جواباً وہ بھی ہولے سے ہنس دی، واقعی وہ اتنی آسانی سے اُسکا پیچھا نہیں چھوڑنے والا تھا ..

UL KHAN WRITES

کسی کو بھی بغیر بتائے وہ سیہان کا پیچھا کرنے لگی تھی یہ جان کر کے وہ اپنی جان لینا چاہتا ہے اُس کا دل نہیں مانا کہ وہ اُسے یوں ہی چھوڑ دے پیچھلے آدھے گھنٹے سے وہ چوہان انٹرپرائیزز کے بلند و بالا دن کی دھوپ میں پوری شان سے چمکتے آفس کے سامنے اپنی گاڑی میں بیٹھی اُس کی منتظر تھی ..

مائسہ کے لیے یہ کافی حیران کن تھا کہ سیہان کا تعلق داریاء کی بھابھی یعنی آئیلین صارف چوہان سے کہیں ملتا ہے اور یہ کہ وہ یہاں کام کرتا ہے..
سیہان کے گھر کا پتا اور اُسکے آفس کے بارے میں تو وہ جان ہی گئی تھی اب بس یہ جاننا تھا کہ ایسا کیا ہوا ہے کے وہ اپنی جان کا دشمن بن بیٹھا..

"بھوک لگ رہی ہے قریبی کیفے ہی چلی جاتی ہوں دو تین گھنٹے تک تو واپسی نہیں ہونی ان کی.."
اگنیشن میں چابی گھما کر وہ گاڑی ریورس ہی کرنے لگی تھی جب اُس کی نظر کچھ دور سیڑھیوں سے اترتے سیہان پر پڑی جو آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگاتا پر اعتماد مگر برق رفتاری سے اپنی گاڑی کی سمت بڑھا تھا، مائسہ نے بھی اُسے دیکھتے ہی فوراً اپنی گاڑی اسٹارٹ کی اور سیہان کی گاڑی کے پیچھے لگادی..

" !... یہ آخر جا کہاں رہے ہیں "

وہ اُسکے گھر کے رستہ سے واقف تھی لیکن اس وقت جس سڑک پر گاڑی پیچھلے بیس منٹ سے رواں تھیں وہ رستہ سیہان کے گھر تک نہیں جاتا تھا ..

نہایت مشکلوں سے سڑک پر دوڑتی ایک دو گاڑیوں کے پیچھے اپنی گاڑی کو چھپا کر وہ احتیاط سے آگے بڑھ رہی تھی تاکہ سیہان کو پتا نہ چل سکے وہ آج تک نہ کبھی ان راستوں سے گزری تھی اور نہ ہی کبھی اس قدر سنسان سڑک پر اُس نے کبھی ڈرائیونگ کی تھی ماضی میں ..

مائسہ جانتی تھی کہ سیہان کا پیچھا کرنا خطرے سے خالی نہیں کیونکہ اگر کوئی بھی حادثہ پیش آیا اُس کے ساتھ تو پیچھے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جسے پتا ہو کہ وہ کہاں ہے .. گھر میں تو یہ بتا کر آئی تھی کہ شاپنگ کرنے مال جا رہی ہے اور داریاء کی کالز اور مسیجز کا کوئی جواب ہی نہیں دیا ، ایسے میں کچھ بھی اُس کے

ساتھ ہوتا تو کسی اپنے کو اُسکا نام و نشان بھی نہ مل پاتا.. ویسے تو وہ بذات خود ایک ڈرپوک لڑکی تھی مگر سیہان کے معاملے میں ایک عجیب سی کشش، ایک پر اسرار سا حصار تھا جس میں ڈوپ جانے سے وہ خود کو باز نہ رکھ سکی..

" Finally.. "

چالیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد جب آخر کار سیہان کی گاڑی ایک لکڑی کے چھوٹے سے پراپرٹی اسٹیٹ نما آفس کے باہر رُکی تو اُس نے سکون کا سانس لیا.. اُس آفس سے مختصر فاصلے پر درختوں کی آڑ میں گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ ونڈ سکرین کے دوسری جانب سیہان کو آفس کی سمت بڑھتے بغور دیکھ رہی تھی..

فاصلے پر ہونے کے باعث اُسے آفس کے دروازے پر لکڑی کی ایک تختی نظر آئی جس پر لکھی تحریر وہ پڑھ نہ سکی لیکن تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس نے بیگ سے موبائل نکالا اور سامنے کے منظر کی تصویر کھینچی..

"مہتاب احمد.... "

پکچر زوم کر کے تختی پر لکھا نام اُس نے پر سوچ انداز میں پڑھا، نہ جانے کیوں اُسے ایسا لگا کہ یہ نام وہ پہلے بھی کبھی سن یا پڑھ چکی ہو، وہ اپنے ذہن پر زور ڈالنے لگی جبکہ دوسری طرف بند دروازہ کھلنے کا منتظر سیہان اجازت مل جانے پر اندر جا چکا تھا..

"یہ... یہ تو... "

اُس کے ہونٹوں سے بے اختیار ادا ہوا، مائسہ پہچان گئی تھی کہ اس آدمی کا نام کہاں سننا ہے اُس نے..

ایناره اپنا سامان سمیٹ کر روم سے باہر نکلنے ہی لگی تھی کہ اچانک اُس کا موبائل وائبریٹ ہوا جس کی سکرین پر آزاد کا نام جگمگا رہا تھا، اُس کی طرف سے موصول ہوا میسج پڑھ کر اُس نے بیس منٹ تک مزید انتظار کیا کمرے میں رہ کر مگر پھر اُس کے بعد بھی کوئی اطلاع نہ آئی تو وہ ہسپتال کے باہر آگئی..

" تھوڑی دیر میں ہونگے بس آتے ہی انہوں نے بیس منٹ کا کہا تھا.. "

باہر پارکنگ سے کچھ دور سبزے میں بنی قدرے سنسان گوشے میں واقع بینچ پر بیٹھ کر وہ آزاد کا انتظار کرنے لگی، حسین چہرے پر طمانیت بھری مسکان کی چھاپ تھی، دور گزرتے افراد پر نگاہیں جمائے وہ زندگی میں ہونے والی

تبدیلیوں کو سوچنے میں اس قدر گم تھی کہ اپنی پشت پر بھاری قدموں کی چاپ ہی نہ سن پائی..

" کیسی ہو؟؟ "

شناسا مردانہ آواز سن کر چونکتے ہوئے وہ پیچھے پلٹی مگر اس سے بھی پہلے وہ اس کے برابر خالی تھوڑی سی جگہ میں آ کر ٹک چکا تھا..

"آپ..."

اینارہ نے آنے والے کو دیکھ کر حیرانگی سے کہا، اُسے اُس شخص کو وہاں دیکھ کر بالکل خوشی نہیں ہوئی..

" ہاں میں.. مجھے دیکھ کر تمہارا رنگ کیوں پھیکا پڑ گیا؟؟ کیا تمہارے شوہر نے مجھ سے ملنے پر پابندی لگائی ہے؟؟ "

طنز میں ڈوبا لہجہ، سرخ ہوتی آنکھیں جو اینارہ کے وجود سے جیسے چپکی ہوئیں تھیں.. نامحسوس انداز میں اُس نے اپنے سر پر ٹکا دوپٹہ مزید ٹھیک کیا اور بینچ پر اُس سے کچھ دور کھسک گئی..

" نہیں ایسی بات نہیں ہے .. "

سامنے چلتے منظر پر نظریں مرکوز کئے وہ دھیمی آواز میں بولی.. اینارہ اس وقت دل ہی دل میں یہ شدید دعا کر رہی تھی کہ آزاد اب بس اُسے لینے آ ہی جائے..

" تو پھر کیسی بات ہے اور دور کیوں جا رہی ہو تم مجھ سے یوں ؟؟ "

اینارہ کا ہاتھ زبردستی دبوچ کر اُس نے اینارہ کو بے دردی سے اپنی جانب گھسیٹا، وہ جو اس سب کے لئے ہرگز تیار نہ تھی اُس کی جانب کھینچتی چلی گئی

لیکن اگلے ہی لمحے ہوش میں آتے ہی اُس نے خود کو اُس کے مضبوط شکنجے سے آزاد کروانے کی کوشش کی ..

" اب .. آپ... آپ کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہے چھوڑیں میرا ہاتھ .. آپ ایسا سلوک نہیں کر سکتے میرے ساتھ .. چھوڑیں مجھے "

اینارہ کا لہجہ بھیگ چکا تھا وہ خود کو اُس شخص کی گرفت میں رہ کر ایسا محسوس کر رہی تھی کہ جیسے جہنم کی آگ کی لپیٹ میں ہو ..

" او اچھّا اپنے شوہر کی دھمکی دے رہی ہو تم مجھے ؟؟ ہاہاہاہا .. تمہارے شوہر کو تو میں آج ہی سبق سیکھا دوُں گا تمہیں حاصل کرنے کے بعد .. "

اینارہ کی بھوری آنکھوں میں خوف اترتے دیکھ وہ کمینگی سے مسکرایا ..

" آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے چھوڑیں مجھے ورنہ میں شور مچادوُ نگی .. "

ایناره نے جسم میں منجمد پوری جان لگاتے ہوئے خود کو اُس شخص سے نجات دلانے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے وہ کامیاب ہوتی اُس شخص نے جیکیٹ کی جیب میں موجود نشہ آور ادویات سے بھرا رومال اُس کے چہرے پر رکھ دیا..

" ..یہ.... یہ کیا.. کیا... آپ.... نے "

اُس رومال میں ادویات کی مقدار اس قدر تھی کہ ایناره اپنا پورا جملہ بھی مکمل نہ کر پائی اور اگلی ہی گھڑی ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی اُس کی بانہوں میں جھول گئی..

"..اب مچاؤ شور تم میری جان "

آنکھوں میں جنون، دیوانگی اور انتقام کی آگ لئے وہ ایناره کے بے ہوش چہرے کو وارفتگی سے تکتا اُس کے بے دم وجود کو گود میں اٹھاتا ہوا اپنی

گاڑی کی سمت بڑھ گیا جو اُس نے پیچھے ہی کھڑی کی تھی.. کافی دن سے وہ اینارہ کے قول و حرکات پر نظریں رکھے ہوئے تھا اور آج اُسے اپنا بنانے کی پوری تیاری سے یہاں آیا تھا وہ..

UL KHAN WRITES

زندگی خواب کی طرح گزر رہی تھی، صارف کے ساتھ نے اُسے اپنا ماضی بالکل فراموش کرنے پر مجبور کر دیا، منتہا کو اب نہ محتشم یاد تھا اور نہ ہی اُس سے جڑی کوئی بھی بات.. وہ اپنے شریکِ حیات کے ساتھ بے انتہا خوش تھیں.. اگرچہ ان دونوں کی اب تک کوئی اولاد نہ ہوئی تھی مگر وہ پھر بھی ایک ساتھ خوشگوار اور مطمئن زندگی بسر کر رہے تھے..

" بی اماں صارف آج بھی اپنا لنچ باکس منگوانا بھول گئے اور آج میں نے ان کی فیورٹ بریانی بنائی ہے.. "

وہ کچن کے کام میں بی اماں کی مدد کر رہی تھی کہ گھڑی کی سوئیوں کو چار بجاتے دیکھ اُسے یاد آیا..

" تو بٹیا تم بھیجوا دو ورنہ تو وہ آج پھر کچھ باہر کا کھالیں گے.. "

بی اماں نے مسکرا کر مشورہ دیا..

" میں ایسا کروں کے خود انہیں لنچ دے آؤں؟؟" کچھ دیر قبل ہی میٹنگ میں جانے سے پہلے صارف کی منتہا سے کال پر بات ہو رہی تھی اس کے باوجود بھی اُس کا صارف سے ملنے کو بہت دل چاہا.

" ہاں کیوں نہیں تم خود ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ، صارف بیٹے بہت خوش ہو جائیں گے.. "

بی اماں کی بات سن کر متبسم ہوتی وہ اپنے کمرے میں آگئی اور ٹھیک ایک گھنٹے بعد صارف کے پسندیدہ سیاہ رنگ کی لمبی انرکھا فروک میں ملبوس کندھوں پر اچھے سے ڈوپٹہ پھلائے وہ ان کے آفس کے سامنے کھڑی تھی..

"السلام علیکم، مجھے صارف چوہان سے ملنا ہے میں ان کی مسز ہوں.."

"سر تو ابھی میٹنگ میں ہیں لیکن آپ ان کا انتظار ان کے آفس میں کر سکتیں ہیں مسز چوہان.."

ریشپنسٹ نے مسکرا کر جواب دیا جوابًا وہ بھی سر کو اثبات میں خم دیتی صارف کے آفس میں چلی آئی..

ان کا انتظار کرتے ہوئے اُسے ابھی چند لمحے ہی گزرے ہونگے کہ آفس کا دروازہ کھلا.. منتہا پرجوش ہو کر مسکراتی ہوئی کرسی سے کھڑی ہوتی کمرے میں داخل ہونے والے کو دکھنے کے لیے دوسری سمت پلٹی ہی تھی کہ

دروازے پر کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے ہونٹ پر ٹھہری مسکان سمٹتی چلی گئی..

"ارے واہ کیا قسمت ہے میری سوچا نہیں تھا یہاں آؤں گا اور آپ سے ملاقات ہو جائے گی.."

آصف وہاں صارف سے ملنے آئے تھے، وہ بزنس کی کچھ ضرورت معاملات پر دوست کے ساتھ بات کرنا چاہ رہے تھے مگر وہاں منتہا کو اندر دیکھ کر بزنس اور کام سب اڑن چھو ہو گیا ان کے ذہن سے..

"میں صارف سے ملنے آئی تھی.."

پہلے ہی آصف کو کچھ خاص پسند نہیں کرتی تھی منتہا اوپر سے اس وقت انکی ایکسرے کی طرح چبھتی ہوئی نگاہیں منتہا خود ہی میں سمٹ گئیں جب وہ اس کے نزدیک چلے آئے..

" وہ میٹنگ میں ہے کچھ دیر میں آتا ہی ہو گا آپ آئیں اپنا ہی آفس سمجھیں.. "

آصف اوپر سے نیچے تک حوس بھری نظروں سے منتہا کو گھورتے ہوئے ہنس کر بولے..

" نہیں میں باہر انتظار کر لیتی ہوں انکا.. "

منتہا فوراََ دروازے کی سمت بڑھی تو آصف تیزی سے ان تک دوڑتے ہوئے چلے آئے اور لاک پر اپنا ہاتھ رکھ دیا..

" آرے آپ ایسے کیسے جا سکتی ہیں رک جائیں کچھ گھڑی ہمارے ساتھ بھی.. "

آصف ایک قدم منتہا کے نزدیک بڑھاتے اُس کا سرخ ہوتا چہرہ دلچسپی سے دیکھنے لگے.. منتہا اس ہی پل اُلٹے قدموں ان سے دور ہوئی..

"..دروازے سے ہٹیں مجھے جانا ہے یہاں سے "

..منتہا کو آصف سے خوف آنے لگا

" آخر کیوں کتراتی ہیں آپ مجھ سے اس قدر؟؟ "

..منتہا کی جانب پیش قدمی کرنے لگے

"..میرے نزدیک نہیں آئیں مجھے جانا ہے پلیز "

دہشت زدہ آنکھیں لئے وہ ان سے دور ہونے لگی اس حد تک کہ اسکی پشت ..دیوار سے جالگی اور اب مزید پیچھے بڑھنے کا کوئی رستہ نہیں بچا

" میں صرف آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں.. آپ میری دوست بن جائیں.. ہماری اس دوستی کا کسی کو نہیں پتہ چلنے دوں گا میں.. آپ کے شوہر "..کو بھی نہیں

منتہا سے ایک قدم کے فاصلے پر رکتے ہوئے انہوں نے اُس کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ منتہا جسم میں مجتمع پوری قوت لگاتی ہوئی دھکا دے کر تیزی سے دروازے کی طرف بھاگی..

"صا.. صارف.. اللہ کا شکر ہے آپ آگئے.."

منتہا دروازہ کھول کر باہر نکلنے ہی لگی تھی کہ اس سے پہلے صارف آفس میں داخل ہوئے.. انہیں دیکھ کر وہ فوراً صارف کے سینے سا آلگی..

"آپ یہاں.. منتہا... اور آپ رو کیوں رہیں ہیں..؟"

منتہا کا چہرہ تھام کر وہ مضطرب نظر آنے لگے.. اُس کی فکر میں وہ آصف کی موجودگی پر غور ہی نہ کر سکے..

"میں آپ کے لئے لنچ لائی تھی.."

منتہا نے رونے کے درمیان بتایا..

" ..تواس میں رونے کی کیا بات ہے میری جان..ادھر آؤ "

صارف اُس کا ہاتھ تھام کر آفس کے اندر چلے آئے جب انکی نگاہ آصف پر

..پڑی جو بوکھلاہٹ میں مبتلا تھے

" آصف تم بھی تھے یہاں..؟ "

..صارف نے اچنبھے سے انہیں دیکھا

"...ہاں "

..آصف کو سمجھ نہ آیا کہ اب آگے کیا کہیں

صارف مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے..یہ مجھے تنگ کر رہے تھے.."منتہا نے "

..خود میں ہمت جمع کر کے صارف کو اطلاع دی

یہ..یہ جھوٹ بول رہی ہے بکواس کر رہی ہے یہ صارف..اس نے تو خود "

"..مجھے بُلایا تھا

..آصف نے سفید جھوٹ کہا منتہا اس بات پر حیرت زدہ رہ گئی

"صارف.. یہ جھوٹ بول رہے ہیں آپ بی اماں سے بھی پوچھ لیجیے میں تو آپ کے لیے بریانی بنا کر لائی تھی یہ دیکھیں.."

منتہا نے فوراً صفائی پیش کی اور لنچ باکس ان کے سامنے کیا.. اس سب کے دوران صارف ششدر کھڑے کبھی منتہا کو تو کبھی آصف کو استفہامیہ نظروں سے دیکھتے..

"سب ڈرامہ ہے.. تو تو مجھے جانتا ہے یار.. اس عورت نے مجھے یہاں بُلایا اور مجھے کہا کہ میں اس سے دوستی کروں.."

آصف دوست کی آنکھوں میں بیگانگی اترتے محسوس کر کے عجلت میں کہنے لگے..

"..بکواس بند رکھو اپنی "

..صارف یکدم اشتعال انگیز لہجے میں غرائے

" ...تم ..اس بد کردار "

آصف ابھی اپنا جملہ مکمل کرتے اس سے پہلے صارف نے پوری قوت سے ..اُنکے جبڑے پر مکّہ مارا

خبردار جو میری بیوی کے متعلق تم نے کچھ غلط کہا.. تمہیں بہت اچھے سے " جانتا ہوں تبھی مجھے معلوم ہے کہ تم کیا ہو..دوست سمجھ کے تمہاری عادات کو نظر انداز کیا لیکن غلط کیا میں نے اور اس کا اندازہ مجھے آج ہوا جب تم نے "...میری ہی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی

..صارف حقارت بھرے انداز میں گویا ہوئے

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے.. تمہارا اور میرا حساب اکاؤنٹس سے کلیر کروا دونگا "

" .. میں کچھ دن میں

.. آصف زخمی جبڑے پر ہاتھ رکھے حیرت سے دوست کو دیکھتے رہے

.. تم مجھ.. سے... اپنے دوست سے رشتہ ختم کر رہے ہو.. اس کے لیے "

"

صارف کے پیچھے کھڑی منتہا کو خونخوار گھوری سے نوازتے وہ بے یقینی سے

.. بولے

" .. ہاں دفعہ ہو جاؤ "

.. بنا انکی طرف نگاہ کئے صارف حلق کے بل دھاڑے

" .. پچھتاوا گے تم.. اس عورت کی حقیقت جلد واضح کروں گا میں تم پر "

.. صارف کو دھمکی دے کر وہ آفس سے باہر نکل گئے

"... صارف میرا یقین کریں.. میں تو "

منتہا شوہر کا مرجھایا چہرہ دیکھ کر انکے نزدیک ہوتی مزید صفائی پیش کرنا چاہتی تھی
..

" .. ہششش... مجھے تم پر پورا یقین ہے میری جان "

.. انہوں نے منتہا کو خود میں بھینچ لیا.. اپنی بیوی پر انہیں پورا بھروسہ تھا

UL KHAN WRITES

".. یہ کوڈ کریک کرو اس ہی سے ائی پی ایڈریس معلوم ہو گا "

سبز رنگوں سے جگمگاتی سکرین جس پر بے شمار کوڈز کمپیوٹر لینگوتج میں چمک رہے تھے ان پر نگاہیں جمائے سیاہ کومبیٹ یونیفارم میں ملبوس کھڑا آریس

کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھے گہری سوچ میں مبتلا تھا لیکن ساتھ ہی اُس نے جونیر ایجنٹ کو ہدایت بھی دی..

وہ اس وقت ورک پلیس پر موجود اسلام آباد سے ملنے والی وائس ریکارڈنگز ٹریک کروانے کی کوشش میں مصروف تھے، ٹیم کا یہ سب سے ضروری موٹو تھا ابھی تمام ریکارڈز کے ائی پی ایڈریس ٹریک کرنا..

"...سر یہ آئی پی ایڈریس کراچی کا ہی ہے"
ایجنٹ نے مڑ کر حیرت سے آریس کو دیکھا جو اپنا اندازہ صحیح ثابت ہونے پر مختصراً مسکرایا..
"اس ائی پی سے لوکیشن معلوم کرو اور ٹیم بھیجو پتا کرنے کے لیے کون ہے یہ شخص اور کس سے تعلق ہے اس کا.. باقی سب دیگر ائی پی ایڈریس پر کام کیجئے.."

اُس ایجنٹ کا کندھا تھپک کر نگاہوں سے اُس کو سراہتے ہوئے وہ تمام ٹیم کو ہدایت دیتا کمپاؤنڈ سے باہر نکل آیا..

"کہاں تک پہنچی آپ کی انویٹیگیشن ہیڈ آف اسپیشل فورسز آریس صاحب.."

وہ اپنے آفس میں ابھی ہی آکر بیٹھا تھا کہ وہاں اورحان چلا آیا.. آریس اُسے دیکھ کر مسکرا دیا..

"یار چل رہی ہے تلاش، یہاں وہاں بہت سے ثبوت حاصل ہو رہے ہیں لیکن یہ کیس حد سے زیادہ اُلجھا ہوا ہے، ابھی ہم ختمی رائے کسی بھی معاملے میں قائم نہیں کر سکتے.. خیر آپ بتائیں آپ کا فاران فنڈنگ کا کیس کہاں تک پہنچا.. "

آریس نے پُرسوچ لہجے میں جواب دیا..

چلو اللہ تمہیں کامیاب کرے.. ثبوت ہمیں بھی مل رہے ہیں ابھی جس "
کے پیچھے ہوں وہ وہ عجیب طرح سے یہ کھیل کھیل رہا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا
"..اُسے آرئیسٹ کرواؤں یا تمغہ امتیاز سے نوازوں

اورحان مسکرانے کے درمیان گویا ہوا جبکہ دوسری طرف اُس کی بات سن
..کر آریس کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا

" .. تمہیں کیا ہوا اچانک "
..آریس کے بھینچے لب دیکھ کر اورحان خود کو سوال کرنے سے نہ روک سکا
آہ..ہاں کچھ نہیں بس ان ہی کیسز میں ذہن الجھا رہتا ہے خیر یہ سب "
" چھوڑو صاحبزادے کا بتاؤ کیسا ہے ؟؟
..آریس نے قصداًاُسکی توجہ مبذول کروانی چاہی جس میں وہ کامیاب بھی رہا

" ماشاءاللہ بالکل ٹھیک ہے، چلنا سیکھ رہا ہے تو بس زر کی ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے اُس نے.. "

بیوی کا ذکر کرتے ہوئے اورحان کی سیاہ آنکھوں میں الوہی سی چمک تھی جسے آریس نے دلچسپی سے ملاحظہ کیا..

" کیا جن سے محبت کروان کے ذکر پہ یونہی آنکھیں چمکنے لگتیں ہیں جیسے ابھی بھابھی کے ذکر پر تمہاری چمک رہیں..؟؟ "

آریس کے سنجیدگی سے کئے گئے بے تکے سوال پر اورحان کا قہقہہ بے ساختہ تھا، آریس کو یکدم اپنی غلطی کا احساس ہوا..

" جی سر بالکل ایسا ہی ہوتا ہے.. تم کب بنا رہے ہو مجھے چشمدید گواہ اپنی آنکھوں کی چمک کا؟؟ "

اورحان کے سوال پر آریس نے بنا کوئی جواب دیۓ مسکرا کر نظریں پھیر لیں..

"..نظریں چرانا ابتداء عشق کی الامت ہے میرے دوست "

اورحان نے ہنس کر اسے باور کروایا جس پر آریس نے لاتعلقی سے کندھے اچکا دیۓ..

" عشق معشوقی کی باتیں مجھ سے نہیں کیا کرو بھئی میں پریکٹیکل بندہ ہوں شادی کروں گا اپنی نسل بڑھانے کے لئے اور کچھ نہیں.."

آریس نے سرسری انداز میں کہا اور سامنے پڑا بند لیپ ٹاپ کھول کر اُس پہ مصروف ہو گیا..

" شادی اور نسل بڑھانے کے درمیان جو ہو گا وہ بھی حقیقت ہی ہے میرے بھائی جس سے منہ تو موڑ سکتے ہو پر انکار نہیں کر سکتے تم.."

اورحان نے بھنویں اچکاتے ہوۓ سنجیدگی سے اپنا تجزیہ پیش کیا..

" غالباً محبت نامی مرض کی بات کر رہے ہو تم دوست.. کوئی پسند آجائے اُس کے ساتھ وقت گزارنے کا دل چاہے، خواہش ہو کہ اُس کے ساتھ فیملی بنائی جائے بس یہاں تک میرا ایمان ہے اس سے آگے محبت وغیرہ سب خرافاتی باتیں ہیں جن سے میرا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں.. "

آریس نے استہزاء جواب دیا، دارِیاء کے لیے اپنی فیلنگس اُسے اب بھی محض پسندیدگی ہی لگیں جو کہ در حقیقت اُسکی بھول تھی...

" وہ سب جو ایسی باتیں کرتے ہیں ناں انہیں اپنی آنکھوں سے محبت نہیں، عشق میں گرفتار اور پھر برباد ہوتے دیکھا ہے میں نے اس لئے پہلے ہی بتا رہا ہوں سوچ بدل لو اپنی اس سے پہلے وقت بدلنا شروع کر دے تمہاری سوچ.. چلتا ہوں.. "

اور حان نے مخلصانہ مشورہ دیا اور کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا..

" کہاں جارہے ہو کچھ دیر بیٹھو ناں، ساتھ کافی پیتے ہیں پھر ساتھ ہی چلیں گے مجھے بھی گھر جانا ہے تھوڑی دیر بعد.. "

آریس نے اُسے روکنا چاہا..

" نہیں پھر کبھی صحیح ابھی عُقبان (اورحان کا بیٹا) کی ویکسینیشن کے لیے جانا ہے.."

اورحان معذرت کرنے کے ساتھ آریس سے مصافحہ کر کے وہاں سے نکل گیا..

" کام تو میرے پاس بھی نہیں ہے کچھ خاص پھر میں بھی نکلتا ہی ہوں.. "

آریس نے سامان سمیٹ کر گاڑی کی چابیاں ٹیبل سے اُٹھائیں اور اپنا آفس بند کر کے باہر نکل آیا گھر جا کر اُسے ریڈی ہونا تھا ڈی ایس پی صاحب سے شام میں ہونے والی میٹنگ کے لیے..

مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے راہداری عبور کرتا وہ باہر کھلی فضا میں نکل آیا،
اچانک اورحان کی بات پر اپنا جواب یاد کر کے وہ سر جھٹکتا مسکرا دیا..
یونیورسٹی میں پروفیسر بن کر کچھ سیکھا ہو نہ ہو لیکن اُس نے باتیں بنانی ضرور
سیکھ لیں تھیں..

UL KHAN WRITES

"..عجیب یار اس کو بھی ابھی ہی پنکچر ہونا تھا "
ڈھلتے سورج کو اضطرابی کیفیت میں دیکھتی وہ پیر پٹخ کر خود کلامی کرنے لگی..
وہ گھر میں کسی کو بنا بتائے ظفر کی کڑی نگرانی سے چھپ کر باہر نکلی تھی لانگ
ڈرائیو پر سی ویو تک جانے کے لیے جب گاڑی کے وہیل نے بیچ سفر کے
درمیان داریاء کا ساتھ چھوڑ دیا...

اب اُس کا یہ حال تھا کہ گھر کسی کو مدد بھیجنے کے لئے کال کرتی تو یقیناً کوئی نہ کوئی ملازم اصفہان تک اُسکی یہ کارستانی ضرور پہنچادیتا اور پھر اگلے دن اصفہان سے خوب کھچائی ہوتی اُسکی جس کے آخر میں وہ تھوڑا سا منہ بناتی تو اصفہان کو الٹا اُسکی فرمائشیں پوری کرنی پڑ جاتیں سو اس چیز کا تو داریاء کو کوئی خاص ڈر نہیں تھا مگر اصل مسئلہ تھا یونیورسٹی گارڈز والے معاملے کا اور اس غلطی پر اصفہان سزا کے طور پر واپس اُس کے گارڈز کو داریاء کے ساتھ یونیورسٹی بھیجنے لگتا جو وہ ہرگز نہیں ہونے دے سکتی تھی..

"...اب میں کیا کروں یار "

..گاڑی کے بالکل فلیٹ ٹائر کو تکتے ہوئے داریاء سراسیمگی دکھائی دینے لگی

" کیا ہوا مس کوئی پروبلم ہے ؟؟ "

داریاء اپنی پشت پر انجان شائستہ آواز سن کر آنے والے شخص کی سمت پلٹی جہاں تین لڑکے کھڑے اُسے خاصی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے، آواز اور انداز سے یکسر مختلف تھا ان کے دیکھنے کا انداز داریاء سپاٹ چہرے لئے واپس اپنی گاڑی کی سمت پلٹ گئی..

"کیا ہوا ہے ہمیں بتائیں ہم آپ کی مدد کریں گے.. "

ان میں سے دوسرا مسکراتے لہجے میں بولا..

" No need..

"میں نے اپنے ڈرائیور کو کال کر دی ہے وہ آتا ہی ہو گا.."

داریاء کو ان لڑکوں کی نگاہوں سے کوفت ہو رہی تھی جبھی اُس نے جھوٹ کا سہارا لیا..

" اوکے مس.. جب تک آپ کا ڈرائیور نہیں آجاتا ہم آپ کے ساتھ

ہیں.."

پہلے والے لڑکا دھیمی آواز میں بولا ہوا..

" ضرورت نہیں ہے.. "

داریاء نے سرد مہری کا اظہار کیا جس پر وہ تینوں ہی تیوری چڑھا کر ریڈ لیدر

جیکیٹ، کے نیچے وائٹ ٹرٹل نیک اور بلیک جینس میں ملبوس سنہرے بالوں

والی اس لڑکی کو دیکھنے لگے..

" لیکن ہم یہاں ہی کھڑے رہے گے آپ کے ساتھ آخر ہمارا ابھی کوئی

فرض ہے.. "

ان میں سے ایک نے اپنی پوری کوشش کی داریاء کو قائل کرنے کی جو

مٹھیاں بھینچے خود پر ضبط کیئے خاموش ہی رہی..

" آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟؟ کیا کہیں باہر سے آئیں ہیں.. "

..لڑکے نے داریاء کے بالوں اور آنکھوں کے رنگ پر چوٹ کی

اس میں میرا کوئی قصور نہیں کہ آپ کو اللہ نے خوبصورت پیدا نہیں کیا "
"..لیکن پاکستان میں بھی خوبصورت لوگ ابھی باقی ہیں

داریاء نے شانِ بے نیازی سے کہتے ہوئے بال ہوا میں جھٹکے، وہ لڑکا اپنی اس قدر شدید بے عزتی پر دنگ کھڑا رہ گیا جبکہ باقی کے دونوں اپنے دوست کی اس لڑکی کے ہاتھوں ہوئی ذلت پر مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کرتے نظر ..آئے

" ..تم... تمہیں ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا "
..لڑکے نے مٹھیاں بھینچنے کے درمیان ضبط سے کہا
اور تمہیں یہاں سے چلے جانا چاہیے تھا جب میں نے بولا تھا کہ نہیں "
"..چاہیے تمہاری مدد

.. داریاء نے اُس ہی کے انداز میں جواب دیا

عجیب سائیکو لڑکی ہو یار تم.. چلو بھئی اس کے ساتھ رہے تو دماغ یقیناً "

".. خراب ہو جائے گا

اُس لڑکے نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور اپنے دونوں دوستوں کو

.. ساتھ لے کر وہاں سے پلٹ گیا

بلاوجہ بھائی ڈرتے ہیں، دیکھو تو کتنے اچھے سے میں نے ان تینوں کو مزہ "

" .. چکھایا

داریاء فخر سے گردن اکڑا کر خود کلام ہوئی.. وہ بے وقوف تھی تبھی ایسی بات سوچی اُس نے اگر عقلمند ہوتی تو یہ معلوم ہوتا اُسے کہ وہ تینوں لڑکے شریف تھے جو وہاں سے چپ چاپ چلے گئے ورنہ کیا کچھ نہیں ہو سکتا تھا اُس کے

.. ساتھ

" داریاء میری جان یہاں ایسے کھڑے ہو کر کار کا ٹائر گھورنے سے غیبی مدد تو نہیں ہو گی آپ کی، کم از کم یہی دیکھ لو کہ ٹرنک میں ایکسٹرا ٹائر اور جیک ہے بھی کہ نہیں.. "

داریاء نے پر سوچ لہجے میں کہا اور گاڑی کی ڈگی کی سمت بڑھ گئی.. ڈگی کھولی تو اُس میں ٹائر سمیت جیک دونوں موجود تھے..

" زبردست ہو گیا.. اب یوٹیوب سے سیکھتے ہیں گاڑی کا ٹائر بدلنا.. "

مزے سے یہ کہتی وہ سنسان سڑک پر بنا گاڑی لاک کئے اندر بیٹھنے کے بجائے ہاتھ میں موبائل تھامے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی اور یوٹیوب پر ویڈیو دیکھنے لگی..

" یہ یہاں کیا کر رہی ہے.. "

شاہراہِ فیصل پر ٹریفک جام کے باعث آج آریس نے الٹرنیٹ روٹ اختیار کیا تھا گھر جلدی پہنچنے کے لیے لیکن سڑک کنارے کھڑی داریاء کو دیکھ کر اُسے اندازہ ہو گیا کہ اب جلدی نہیں پہنچ سکتا وہ..

داریاء کی گاڑی سے تھوڑے فاصلے پر اپنی گاڑی روکتے ہوئے وہ عجلت میں باہر نکلنے لگا تھا کہ اچانک اپنے کپڑوں کا احساس ہوا..

پچھلی سیٹ پر متلاشی نگاہیں جیکیٹ کی تلاش میں گھمائیں، شکر ہوا کہ وہاں جیکیٹ موجود تھی.. جیکیٹ اٹھا کر تیزی سے پہنتے ہوئے اُس نے زپ اوپر تک چڑھا لی ویسے تو اُس کے سیاہ کومبیٹ بوٹس اور پینٹز بھی نامناسب تھیں اس ملاقات کے لئے مگر مجبوراً اُسے ان دونوں کو نظر انداز کرنا پڑا..

"مس داریاء.."

گاڑی سے اتر کر انہماک سے ویڈیو دیکھتی داریاء کی جانب پیش رفت کرتے آریس نے اُسے تشویش سے مخاطب کیا..

"..جی"

داریاء بنا اُسکی جانب نظر کئے سرسری جواب دینے کے بعد واپس ویڈیو دیکھنے لگی..

"آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں..؟"

آریس صورتحال کا حیرت سے جائزہ لینے لگا جو کچھ یوں تھی کہ، گاڑی کا ٹرنک کھلا، دروازہ ان لاک اور وہ محترمہ خود خاصی توجہ سے دونوں ہاتھوں میں موبائل تھامے گاڑی سے ٹیک لگا کر ایسے ویڈیو دیکھ رہی تھیں جیسے اپنے گھر کے لاونج میں کھڑیں ہو.. آریس کا دل چاہا اُس کی اس حد تک لاعلمی ہر دو ہاتھ رکھ کر اُسے لگائے..

"..کار کا ٹائر چینج کرنا سیکھ رہی ہوں "

داریاء نے لحاظ بھر کو نگاہیں موبائل سے ہٹا کر اُسے جواب دیا اور واپس سکرین کو دیکھنے لگی لیکن پھر فوراً ہی احساس ہوا کہ اب تک کس سے مخاطب تھی ..

" آپ ؟؟ "
ویڈیو روک کر وہ آریس کی طرف متوجہ ہو گئی جو مسلسل اُسے ہی سرد مہری سے گھور رہا تھا.. آریس نے دل ہی دل میں شکر کیا کہ آج دوسرے راستے سے آیا ہے ورنہ تو یہ بے وقوف لڑکی نہ جانے اپنا کتنا نقصان کروا بیٹھتی..

جی میں.. آپ کو زرہ بھی اندازہ ہے کہ کس قدر بے وقوفانہ حرکت کر " رہی تھیں آپ اس وقت.."

آریس کا لہجہ غیر ارادی طور پر تیز ہو گیا، بھوری آنکھوں میں اضطراب کا جہان آباد تھا جس نے اُسکی اندرونی انتشار کی گواہی دی.. وہ مسلسل اپنے رب کا شکر کر رہا تھا کہ یہاں وقت پر پہنچ گیا تھا وہ.. آریس کی حالت اس وقت پکے عاشقوں والی تھی لیکن موصوف پھر بھی محبت کے ہونے سے انکاری تھے...

"گاڑی کا ٹائر فلیٹ ہو گیا ہے اس کے علاوہ میں اور کیا کرتی.. "

ناجانے کیوں وہ اُسکی طرف زیادہ دیر تک نہ دیکھ سکی، جس کی وجہ شاید آریس کی بے حد جاذب نظر شخصیت تھی.. سیاہ لیدر جیکیٹ میں اُس کی گوری رنگت دمک رہی تھی اوپر سے ناک پہ سوار غصے نے چہرے کے رنگ میں سرخی گھول دی، بے ترتیبی سے ماتھے پر پڑے ڈھلتے سورج کی روشنی میں چمکتے اُس کے بھورے بال، جیکیٹ کی فٹنگ کی وجہ سے نمایاں ہوتے مضبوط کشادہ شانے.. کومبیٹ بوٹس کے باعث وہ ایک دو انچ مزید قد آور لگنے لگا..

وہ حیران تو ہوئی تھی آریس کو اس لباس میں دیکھ کر، داریاء کو وہ کسی اور ہی دنیا کا باسی لگا باقی تمام ملاقاتوں سے یکسر مختلف اور مزید ہینڈسم..

" آپ گاڑی میں بیٹھ کر بھی یہ ویڈیو دیکھ سکتیں تھیں بلکہ اس سے کئی گناہ زیادہ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے بھائی کو اطلاع دے دیتیں اس سب کی.. مجھے پورا یقین ہے کہ وہ فوراً آپ کو لینے یہاں خود آ جاتے.. "

داریاء کی بات سننے کے بعد آریس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے، کوئی اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے.. وہ غیر ارادی طور پر ہمیشہ کی طرح داریاء کو کسی چھوٹی بچی کی طرف ڈانٹنے لگا..

" نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی... "

داریاء نے یکدم گھبرا کر آریس کی کہی بات کی نفی کی..

" اور وہ کیوں.. "

سینے پر بازو لپیٹ کر وہ دلچسپی سے اُسے دیکھنے لگا، تیز چلتی ہوا اُس کے یہاں وہاں اڑاتی سنہرے بال داریاء سے زیادہ آریس کو تنگ کرنے لگے، دل میں خواہش ابھری کے انہیں اپنے ہاتھوں سے سمیٹ لے ..

" کیونکہ وہ واپس میرے پیچھے گارڈز لگا دیں گے .. ویسے ایک منٹ .. " داریاء بولتے بولتے ایک دم رک گئی، آریس جو بغور اُسے سن رہا تھا استفہامیہ نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگا ..

" میں آپ کو کیوں بتا رہیں ہوں یہ سب ..."

داریاء کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے، اُسے خود ہی پر حیرت ہوئی ..

" یہ تو تم خود ہی بہتر جان سکتی ہو، خیر جیک اور ٹائر ہے تمہارے پاس کے نہیں .. " آریس اُسکی فکر نظر انداز کر کے کندھے اچکاتا گاڑی کے ٹرنک کی سمت بڑھا ..

"..ہے لیکن میں خود کر لوں گی آپ رہنے دیں "

داریاء آریس کے قریب سے گزرتی اُس سے پہلے ٹرنک کے سامنے آ کھڑی ہوئی آریس نے بھی فوراً اُسے جگہ دی، اور سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے آرام سے کھڑا ہو کر اُس کی ہر ایک حرکت کا بغور جائزہ لینے لگا..

" کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہیں یہ نہیں کم از کم ٹائر اٹھانے میں ہی تھوڑی مدد کر دیں.."

داریاء کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ ٹائر اس قدر وزنی ہو گا، دونوں ہاتھوں سے ٹائر پکڑنے کے بعد پوری قوت لگا کر اُسے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی..

" کچھ کہا آپ نے مجھ سے مس داریاء؟؟ "

آریس نے بآسانی اُسکا جملہ سن لیا تھا، مبہم مسکراہٹ نے اُس کے دبیز لبوں کو چھوا ..

"...جی نہیں "

جواباً وہ منہ بسور کر بولی اور واپس ٹائر کھینچنے لگی کہ اچانک زیادہ زور لگانے کی وجہ سے ٹائر ٹرنک میں سے تیزی سے باہر آیا جس کے باعث داریاء اپنے پیروں پر قابو نہ کر سکی ...

" ...اُففففف اللہ "

ابھی وہ سر کے بل زمین پر گری ہوئی ہوتی اس سے پہلے ہی آریس نے اُسکی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے داریاء کو گرنے سے بچایا.. لمحوں میں آریس کو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ٹائر سمیت نیچے گرے گی اور صرف داریاء کو سنبھال لینا پورے مسئلے کا حل نہیں تبھی وہ اُسے خود سے لگائے برق رفتاری اختیار کرتا گاڑی سے دور ہوا ورنہ تو وہ ٹائر داریاء کے پاؤں کچل دیتا ..

" اب بھی تمہیں ٹائر بدلنا ہے ؟؟؟"

داریاء کے کندھے پر جھک کر اُسکی سماعتوں کے سپرد آریس نے متبسم بھاری سرگوشی کی..اُس کا کسرتی بازو پیچھے سے داریاء کے پیٹ کے گرد لپٹا تھا جبکہ داریاء کی پشت آریس کے سینے سے لگی ہوئی..داریاء کے لباس اور وجود سے اُٹھتی اُسکے پرفیوم کی بھینی مہک اوپر سے ٹھنڈی سرمست ہوا کے دوش پر لہرا کر اڑتے وہ سنہرے ریشمی بال بار بار آریس کے چہرے پر آتے اُس کا صبر آزمانے لگے..

"...نہیں لیکن مجھے ٹائر بدلنا سیکھنا ہے "

درایاء نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا، بھوری آنکھوں کا سبز آنکھوں سے ملاپ ہوا..داریاء نے عجیب سا جنون دیکھا ان آنکھوں میں..داریاء کا خون

تیزی سے اُسکی رگوں میں گردش کرنے لگا دوسری طرف آریس تو پہلے ہی اُسکی خوشبو اور زلفوں میں اُلجھا سا ہنوز اُس ہی پوزیشن میں کھڑا رہا...

"چھوڑیں مجھے..."

آریس کے وجود سے اُٹھتی حرارت محسوس کر کے وہ بے اختیار اُسکی گرفت میں کسمسائی نتیجتاً آریس نے بھی اُس کے گرد قائم حسار توڑ دیا..

"میں ٹائر بدلتا ہوں تم مجھ سے سیکھ لینا تا کہ نیکسٹ ٹائم کام آئے، ٹھیک ہے؟؟"

آریس نے اس قدر اپنائیت اور نرمی سے کہا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی داریاء نے اثبات میں گردن ہلا دی جسے دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا سڑک پہ پڑے ٹائر کی جانب بڑھا اور اُسے ایک ہاتھ سے اُٹھا کر گاڑی کے فلیٹ ٹائر کے نزدیک لے آیا..

" آپ.. آپ نے یہ کیسے کیا؟؟؟ "
حیرت کی شدت سے آنکھیں پوری وا کئے وہ ہونقوں کی طرح کبھی آریس کو دیکھتی تو کبھی اُس وزنی ٹائر کو جسے اُس شخص نے ایسے اُٹھایا تھا جیسے اسکول بیگ ہو..

"..ابھی تو کچھ کیا بھی نہیں ہے "
پنجوں کے بل سڑک پہ بیٹھتے ہوئے آریس نے گردن داریاء کی سمت موڑتے ہوئے ہنس کر کہا، گھنے بھورے بال بے اختیار آنکھوں پر آ گرے جنہیں اُس نے ایک ہاتھ سے پیچھے کیا تھا..

"..میں.. میں اُس ٹائر کی بات کر رہی تھی خیر رہنے دیں "

آریس کے جھکنے پر اُس کے پھولے بازوں اور چوڑے کندھے دیکھ کر اُسے اندازہ ہوا کہ کس قدر بے وقوفانہ حرکت کر بیٹھی ہے آریس جیسے بندے سے وہ سوال کر کے..

" کاش یہ داڑھی نہ ہوتی تو بالکل کورین لگتے.. پتہ نہیں ان لڑکوں کو کیا شوق ہے داڑھی رکھنے کا کلین شیو کتنے کیوٹ لگتے ہیں بھائی کو بھی اتنا کہتی ہوں مجال ہے جو وہ بھی کبھی مان لیں میری.. "

ترچھی نگاہوں سے دوزانوں بیٹھے مصروف سے آریس کا جائزہ لیتے ہوئے داریاء نے سوچا، اُسے کورین لڑکے بہت پیارے لگتے تھے اور اس ہی سلسلے میں اپنے بھائی کی ناک میں بھی دم کئے رکھا تھا اُس نے کہ بس کسی طرح اصفہان کلین شیو ہو جائے..

" کیا آپ سیکھنا نہیں چاہتیں مس داریاء؟؟ "

آریس نے مڑ کر اُسے دیکھا اچانک اُس کے یوں مڑے پہ داریاء نے سٹپٹا کر فوراً اپنی نگاہیں آریس پر سے پھیر لیں مگر وہ اُس کی چوری پکڑ جانے پر شرارت سے مسکرا دیا، بھوری داڑھی میں چھپا بھنور کافی دیر تک نمایاں رہا ..اس دورانیہ

"...آہ نہیں.. نہیں.. میں سیکھوں گی "

..داریاء نے فوراً اثبات میں سر ہلایا

"..اوکے تو پھر سب سے پہلے گاڑی کا ہینڈ بریک کھنچیں اندر جا کر "

..آریس کی ہدایت پر اُس نے فوراً عمل کیا

" اب کیا کرنا ہے؟؟"

داریاء نے عجلت میں کہا اور آریس کے برابر دوزانو بیٹھ گئی.. آریس کے لبوں پہ ٹھہری مسکراہٹ سمٹتی چلی گئی جس کی جگہ اب سنجیدگی یا یوں کہیں تو زیادہ بہتر ہو گا کہ ضبط نے لے لی..

" کیا کر رہے ہیں آپ..؟ "

وہ آنکھیں بند کئے اُس کی ہوش ربا خوشبو سانسوں کے سپرد کر رہا تھا کہ اچانک داریاء کی آواز پر چونک کر ہوش میں آیا.. وہ لڑکی لاشعوری طور پر آریس کو تپتی ہوئی آتش میں دھکیل رہی تھی..

" ہمم ؟؟ "

داریاء کی طرف گہری نظروں دیکھتے ہوئے اُس نے ناسمجھی سے ہنکار بھری کیونکہ وہ سن ہی کب رہا تھا اُسے..

" میں نے پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں ساتھ ساتھ بتائیں بھی ناں تاکہ میں سیکھ سکوں.. "

دارِیاء بضد ہوئی..

" میں فی الحال فلیٹ ٹائر نکالوں گا، سب سے پہلے ہم ٹائر کے نٹ ڈھیلے کریں گے اس wrench سے اس طرح.. "

آریس نے اُسے ایک نٹ کھول کر دکھایا..

" ایک میں بھی کروں پلیز؟؟ "

اُس نے بچوں کی طرح آنکھوں میں امید کا جہاں آباد کئے فرمائش کی، وہ لیٹ ہو رہا تھا مگر اس چہرے کو انکار آخر کس طرح کر دیتا..

" یہ لو.. "

تھامادیااور کھسک کر کچھ سائیڈ wrench آریس نے داریاء کے ہاتھ میں

..پر ہو گیا

" .. میرے ہاتھ سے تو یہ پھنسل رہا ہے "

کو دیکھ کر wrench آریس اُسکے خوبصورت ہاتھوں میں پھنسلتے

مسکرانے لگا.. آج نیلز پر پلین وائٹ نیل پالش کے ساتھ چھوٹی چھوٹی

ڈیٹیلنگ کی گئی تھی جن پہ غور کیا تو اُسے اندازہ ہوا کہ وہ رنگ برنگے پھول

..ہیں

" یہ لڑکی اور اسکی نیل آرٹ.. اب تک سوچتا ہوں کہ کر کیسے لیتی ہے یہ

" ..سب

.. سر جھٹک کر اُس نے سوچا

" .. کیونکہ تم صحیح نہیں پکڑ رہی.. یہ دیکھو اس طرح "

آگے بڑھ کر اُس کے ملائم ہاتھوں پر اپنے سخت پُر تپش ہاتھ رکھ کر وہ اُسے رنچ پکڑنا سیکھانے لگا.. آریس کی گرفت میں داریاء کے ہاتھ نا جانے کیوں کانپ گئے..

"مجھ سے نہیں ہو رہا آپ ہی کر لیں.."
داریاء نے گھبرا کر فوراً اپنا ہاتھ اُس کے بھاری ہاتھوں کے نیچے سے کھینچا اور اٹھ کھڑی ہوئی، اُس کے چہرے کی رنگت زرد پڑنے لگی تھی شاید وہ یہ سب سمجھ نہیں پا رہی تھی تبھی..

"اوکے، جیسے تم چاہو.."
آریس نے باریک بینی سے داریاء کا کچھ لمحوں تک جائزہ لیا، وہ ڈسٹرب لگی اُسے لیکن اچانک ایسا کیوں ہوا اُسکے ساتھ آریس نہ سمجھ سکا تبھی بنا وقت مزید ضائع کئے وہ ٹائر بدنے لگا..

" And now you are all set to drive.."

(اب تم کار چلا سکتی ہو)

تقریباً دس منٹ میں وہ ٹائر بدل کر فلیٹ ٹائر واپس گاڑی کی ڈگی میں رکھتا داریاء کے سامنے آ کھڑا ہوا..

" اتنی جلدی ہو بھی گیا.."

داریاء جو گاڑی سے کچھ دور موبائل استعمال کر رہی تھی مڑ کر اپنی کار کی طرف دیکھنے لگی جواب چلانے لائق لگ رہی تھی..

" Thank you so much Mr Khanzada.. I owe you on this.."

(بے حد شکریہ مسٹر خانزادہ، میں آپ کی مشکور ہوں اس پہ..)

داریاء نے آریس کو مسکرا کر دیکھا، وہ اب بھی حیران تھی کہ اس جیسے پروبلمیٹک انسان نے کس قدر آرام سے اُسکی مدد کر دی..

"کوئی بات نہیں.."

داریاء کی چمکدار ساحرانہ سبز آنکھوں سے نگاہیں چراتے ہوئے وہ جبراً مسکرا کر گویا ہوا اور اپنی کار کی سمت بڑھ گیا..

"ایک منٹ مسٹر خانزادہ.."

داریاء کی پکار پہ آریس کے آگے بڑھتے قدم ایک دم تھم گئے..

"وہ آپ کے چہرے پہ کچھ لگا ہے.."

داریاء بھاگ کے اُسکے سامنے آئی، اُسے یوں اس طرح بنا بتائے آریس کو جانے دینا اچھا نہیں لگا..

"یہاں.."

داریاء نے اپنے دائیں گال پر ہاتھ رکھ کر اُسے جگہ بتائی.. آریس نے بنا کچھ کہے سر کو خم دی اور پہلے ہی گندے ہاتھ سے اپنا گال صاف کرنے لگا جس کی وجہ سے وہ مزید گندہ ہو گیا..

" اب ٹھیک ہے؟ "

اپنی طرف سے کام صحیح سے کر لینے کے بعد آریس نے اُسکی رائے جاننی چاہی..

"..آپ نے اور گندہ کر دیا "

داریاء نے ہنس کر جواب دیا جس پر آریس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے..

"..ایک منٹ "

داریاء نے اپنی جیکیٹ کی جیب سے بے داغ سفید رومال نکالا..

" ..آپ یہ استعمال کر سکتے ہیں میں نے یوس نہیں کیا ہے ایک بار بھی "

آریس کے سامنے اپنا رومال بڑھاتے ہوئے ساتھ ہی اُس نے صفائی بھی پیش کی..

"..لیکن اگر میں یہ ہاتھ میں پکڑوں گا تو یہ بھی گندہ ہو جائے گا "
..آریس نے اُس کا صاف سفید رومال دیکھ کر سنجیدگی سے کہا
" میں کر دوں؟؟ "
جتنی مدد آج آریس نے اُس کی کی تھی اُس پر اتنا تو کر ہی سکتی تھی وہ اُس کے لئے.. دوسری جانب آریس کو داریاء کی ذہنی حالت پر شدید شبہ ہوا، وہ لڑکی ..جو کچھ دیر قبل اُس سے خود دور ہوئی تھی وہ ہی اب چھونا چاہ رہی تھی اُسے

" Yeah sure.."

آریس نے اُسے فوراً اجازت دے دی جس پر داریاء دو قدم اُس کی سمت بڑھا کر آریس کے نزدیک ہوئی اور گردن اونچی کر کے اُس کے گال پر لگی گرد

انہماک سے صاف کرنے لگی.. اس دوران آریس سانس روکے یہ منظر ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا گویا جاگتی آنکھوں سے کوئی دلکش حسین خواب دیکھ رہا ہو..

"ہو گیا.."

داریاء نے کچھ ہی لمحوں میں اُس کا چہرہ صاف کیا اور وہ رومال واپس اپنی جیکیٹ کی جیب میں رکھنا چاہا..

"یہ مجھے دے دو.."

آریس نے اُسے درمیان ہی میں روک دیا جس پر داریاء کچھ دیر تو استفہامیہ نگاہوں سے آریس کو گھورتی رہی اور پھر کندھے اچکا کر اُسکی سمت رومال بڑھایا جو آریس نے تھام لیا جس کے بعد داریاء بنا کچھ کہے اپنی گاڑی میں بیٹھی اور زن سے اپنی گاڑی وہاں سے بھگا کر لے گئی..

" Lillies and roses..."

داریاء کا دیا ہوا رومال ناک سے لگا کر وہ دھیمے خمار آلود لہجے میں گویا ہوا، جذبات کی آنچ کے باعث آواز کانپ سی گئی ہو جیسے.. وہ آنکھیں موندے اُس رومال سے پھوٹتی داریاء کی مہک گہری سانس کی صورت سینے میں اتارنے لگا.. آریس خانزادہ کسی قسم کا کوئی بھی نشہ نہیں کرتا تھا.. نہ سگریٹ اور نہ ہی سگار مگر ہر گزرتے دن کے ساتھ ان سب سے زیادہ جان لیوا نشے کی لت میں وہ رفتہ رفتہ ڈوبنے لگا تھا..

UL KHAN WRITES

پولیس آفیسرز اُس سے کئی سوال کر رہے تھے جن میں سے متعدد کی وہ نفی کر دیتا جبکہ کچھ کہ جواب میں وہ خاموش رہتا.. اس کمرے میں بیٹھے ہوئے اُسے دو گھنٹے بیت چکے تھے مگر یاور کی جانب سے اب تک کوئی خبر نہ آئی ورنہ عموماً دس منٹ سے زیادہ نہیں لگتے تھے اُسے اصفہان کا وکیل لانے میں..

" اصفہان صاحب آپ معاملات کو اتنا مشکل کیوں بنا رہے ہیں ہمیں بس تھوڑی سی تلاشی لینی ہے آپ کے ویئر ہاؤس کی اس میں مسئلہ کیا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا.. "

سنیر پولیس افسر نے تحمل سے سوال کیا، تھک تو وہ سب بھی گئے تھے اس مستقل مزاج شخص کے ساتھ اپنا سر کھپا کھپا کر مگر اصفہان سہگل جیسے مستحکم سرمایہ کار کی گڈ بکس سے باہر نکلنے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے..

وہ بزنس مین تھا اور بزنس مین عموماً امیر ہی ہوتے ہیں مگر وہ صرف امیر نہیں بے حد امیر تھا اتنا کہ اُسکی ذاتی دولت کو استعمال کر کے ملک کا نوے فیصد قرضہ تو آرام سے اتار دیا جاتا تو اتنا امیر ہو نا ریل اسٹیٹ اور ایمپورٹ

ایکسپورٹ سے کیسے ممکن تھا؟؟ ہر ایک کے دماغ میں یہ ہی سوال تھا کہ ٹیک مشینری کے علاوہ وہ کیا ایکسپورٹ کرتا ہے ..

" وہ ویئر ہاوس میرے ورک پلیس میں رجسٹر نہیں فرہاد صاحب .. وہ میرے ذاتی استعمال میں ہے آج اگر میں نے آپ لوگوں کو اُسکی تلاشی لینے دی تو کل کو آپ اپنے اہلکار میرے گھر بھیج دیں گے تو کیا میں اپنے گھر کی تلاشیاں دلواتا پھروں ؟؟ ناممکن ڈی ایس پی فرہاد ماجد خان .. "

اصفہان نے سپاٹ لب و لہجے میں کہا اور آنکھوں میں چھائی بیزاری چھپانے کے لیے اپنی کلائی پر جگمگاتی گھڑی کے ڈائل کو گھورنے لگا جبکہ دوسری طرف ڈی ایس پی اس ضدی اکھڑ مزاج شخص کو دیکھنے لگے .. اصفہان سہگل کو قائل کرنا بے حد مشکل اور قریبی ناممکنات میں سے تھا ..

" سر کیس پر کام ایک بار پھر رک گیا .. "

کمرے میں رقص کرتی خاموشی دروازہ کھلنے کی آواز اور کسی کی بھاری گھمبیر آواز نے توڑی، وہ آواز جسے اصفہان بخوبی پہچانتا تھا..

"آپ معذرت خواہ ہوں مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ مصروف ہونگے.. آپ نے میٹنگ کا کہا تھا تو مجھے لگا آپ فری ہو گئے ہونگے.."

اصفہان اور آریس کی نگاہوں کے درمیان تصادم ہوا، دیکھنے کے انداز سے واضح تھا کہ دونوں کے درمیان شناسائی ہے مگر ظاہر دونوں نے یہ کیا کہ جیسے ایک دوسرے کو جانتے تک نہ ہوں..

"میٹنگ تو پندرہ منٹ میں ختم ہو جاتی لیکن جب اصفہان صاحب جیسا انسان سامنے ہو تو خود بخود باتیں کرنے کا دل چاہتا ہے اور پھر اچھی کمپنی میں وقت کب گزر جائے یہ تو پتا بھی نہیں چلتا.."

فرہاد صاحب نے مسکراتے ہوئے خالصتان چاپلوس لہجہ اختیار کیا، دوسری طرف اصفہان کی جانب سے اب بھی سرد مہری ہی ظاہر کی گئی.. آریس اپنے سنیر کو اس روپ میں دیکھ حیرت زدہ کھڑا رہا، انکی عمر اور رُتبہ انہیں یہ سب کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دیتے تھے..

" ٹھیک ہے سر پھر میں چلتا ہوں، بعد میں کیس کے متعلق آپ سے بات ہو گی.. "

آریس جانے کے لیے پلٹنے لگا کہ جب ڈی ایس پی صاحب نے اُسے روک لیا..

" نہیں آفیسر خانزادہ آپ آیئے، بیٹھیں ہمارے ساتھ.. مسٹر اصفہان یہ ہیں ہیڈ آف اسپیشل ٹروپز آفیسر آریس خانزادہ بہت ہی قابل افسر ہیں ہمارے محکمے کے اور آفیسر خانزادہ یہ اصفہان سہگل ہیں اور ان سے تو آپ واقف ہی ہونگے.. "

ان دونوں کے درمیان تعارف کرواتے ہوئے وہ مسکرائے.. آریس کو یہاں انہوں نے اس نظر سے روکا تھا کہ وہ یقیناً اصفہان کو قائل کرنے میں انکی مدد کرے گا..

جی نہیں میں تو نہیں جانتا انہیں سر "
" ..پر مل کر خوشی ہوئی مسٹر اصفہان
سپاٹ تاثرات لئے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھتا وہ عام سے لہجے میں بولا جبکہ دوسری طرف اصفہان نے سیاہ یونیفارم میں ملبوس اُس شخص کا تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لیا..

" مجھے نہیں ہوئی.. فرہاد صاحب اگر آپ کی میٹنگ مکمل ہو گئی ہو تو اب میں یہاں سے جانا چاہوں گا کیونکہ اس کے علاوہ بھی اور بہت سے کام کرنے ہیں مجھے.."

آریس کا آگے بڑھا ہاتھ نظر انداز کر کے اصفہان نے اکتاہٹ زدہ انداز میں کہا.. ڈی ایس پی صاحب کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ آریس کو یہاں روکنا درست فیصلہ نہ تھا..

" ٹھیک ہے اصفہان صاحب آپ ایسا کر لیں کہ ابھی چلے جائیں لیکن پھر کل بھی آپ کو زحمت دی جائے گی یہاں تشریف لانے کی تا کہ آپ کے ساتھ، آپ کے لیگل ایڈوائزر سے بھی ملاقات ہو سکے.. "

اپنی جان چھڑانے کے خاطر انہوں نے معاملہ کل پر ڈال دیا ورنہ آریس کا سرخ چہرہ دیکھ کر اگر وہ ان دونوں کو کچھ وقت اور یہاں چھوڑتے تو صورتحال مزید کشیدہ ہونے کا امکانات واضح تھے.

" اوکے، ٹیک کیئر.. "

بے نیازی سے کہتا وہ ان دونوں کی جانب دیکھنے کی بھی زحمت کئے بنا کمرے سے نکل گیا اپنے پیچھے اپنے بھاری قدموں کی چاپ اور ملبوس کی حواس باختہ خوشبو چھوڑ کر..

"تم جانتے بھی ہو وہ کون ہے جس سے تم نے ایسے بات کی! ؟اُسے بھیج کر تمہاری نوکری بچائی ہے میں نے آر ایس.."

انہوں نے حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات لہجے میں سموئے کہا.. جس پر آر ایس سرد سانس ہوا کے سپرد کرتا ڈی ایس پی صاحب کو افسوس بھری نظروں سے تکنے لگا..

"میں نہیں جانتا اور نہ میں جاننا چاہتا ہوں.. لیکن سر میں یہ ضرور جاننا چاہوں گا کہ کب تک ان جیسے امیر کبیر مضبوط لوگ ہمارے اداروں کو اپنے

اشاروں پر چلائیں گے ؟؟ آپ کیوں کر رہے تھے اتنی نرمی سے بات اُس سے ؟؟ "

آریس کے سوالات پر وہ مبہم سا مسکرائے جیسے کوئی دانہ بزرگ کسی نا سمجھ بچے کی بات پر مسکرایا ہو ..

" تم جانتے ہو تمہارے بعد کونسا ٹروپ آسکتا ہے تمہاری جگہ پر ؟ "

" یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے سر .. "

وہ جذبز ہوا جس پر ڈی ایس پی صاحب نے آریس کو سخت تیوری سے نوازا ..

" شجاعت حسین .."

آریس نے ایسے کہا گویا منہ میں کڑوا بادام آگیا ہو .. شجاعت کے ساتھ کبھی نہ بن سکی تھی اُس کی جس کی بنیادی وجہ شجاعت کی آوارہ طبیعت اور باپ کے پیسے پر پولیس ڈیپارٹمنٹ میں آنے کے بعد ناجائزہ کام کرنا تھی ..

"..اور تم یہ بھی جانتے ہو میرے بعد کون ڈی ایس پی بنے گا "

..انہوں نے مسکرا کر کہا،اب آریس کے ماتھے پر بل پڑنے لگے تھے

"..جی جانتا ہوں.. لیکن اس سب کا مطلب کیا ہے"

..ٹیبل کی سطح پر کہنیاں ٹکاتا وہ آگے ہوا

" اس سب کا مطلب یہ ہے کہ مجھ جیسے اور تم جیسے لوگوں نے اصفہان سہگل اور اس جیسے کئی لوگوں پر قابو کر کے رکھا ہوا ہے، وہ اپنی من مانی کرتے ہیں مگر ایک حد تک.. سوچو اگر ہمارے بعد شجاعت حسین جیسے لوگ اونچے عہدوں پر آ گئے تو پھر کون روکے گا ان سب کو الٹا یہ لوگ تو مزید پیسے اور طاقت کے خاطر بد سے بدتر کر دیں گے حالت کو.. ابھی وہ اپنی چلا رہے ہیں ہمارے قواعد کے ساتھ مگر سوچو ہمارے بعد کیا ہو گا؟ اس ملک میں جنگل کا قانون چلنے لگے گا.. یانگ مین.. "

انہوں نے کچھ دیر ٹھہر کر گفتگو کے درمیان وقفہ لیا اور آریس کو دیکھنے لگے جو ان کی باتیں اب سمجھ رہا تھا..

" اس لئے ہمیں ہر ایک قدم پھونک کر رکھنا ہوتا ہے، لوگ گھات لگائے بیٹھے ہیں کہ جوں ہی ہم کوئی غلطی کریں تاکہ وہ ہماری جگہ لے سکیں.. سمجھ رہے ہو نا؟؟ "
اس بار وہ نرمی سے مسکرائے، آریس نے سر کو اثبات میں خم دیا..

" پولیس کا شعبہ ایسا ہے کہ اس میں جوش اور ہوش دونوں سے کام لینا پڑتا ہے.. اس شعبے میں کالی بھیڑیں زیادہ ہیں اس لیے سفید بھیڑوں کو بھی خود کو سیاہ رنگنا پڑتا ہے سروائول (survival) کے لیے.."
پولیس کے شعبے کو آج بھی عوام غلط نظر سے دیکھتی ہے اور اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں کیونکہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر پولیس افسر نے

اپنی امیج کچھ ایسی ہی تو بنالی ہے عوام کی نظروں میں ایسے میں کچھ باعزت، فرض شناس افسران کو بھی عوام باقی تمام کی ہی طرح سمجھنے لگتی..

" اچھا تم کیا کہنے آئے تھے ویمن ٹریفکنگ کیس کے حوالے سے ؟؟ "
انہوں نے کچھ دیر بعد موضوع تبدیل کر دیا..
" سر وہ جو ویرانے میں بنجر گھر کے اندر سے لاش برآمد ہوئی تھی اس کے ریزلٹس آگئے ہیں، تین مختلف آدمیوں کے (forensic) فارینسک ڈسچارج سیمپلز موصول ہوئے ہیں جس کے مطابق لاش کے ساتھ تین لوگوں نے زیادتی کی تھی اور زیادتی کے دوران تشدد بھی کیا گیا تھا، جسم کے بہت سے عضو پر جلی ہوئی سگریٹ کے نشانات ہیں خصوصاً نچلے حصے پر..
فارینسک انالسٹ کا کہنا ہے کہ زیادتی تقریباً دس گھنٹوں تک مختلف وقفوں کے درمیان کی گئی جس میں سب سے طویل وقفہ رہا پانچ گھنٹے کا.. پانچ گھنٹے کے اُس وقفے کے بعد لڑکی کے ساتھ آخری بار صرف ایک شخص نے زیادتی

کی جس کے بعد اُسے مار دیا گیا.. یعنی زیادتی کرنے والے تین لیکن قتل کرنے والا صرف ایک تھا .. "

آریس نے دل دہلا دینے والے تمام انکشافات ان کے سامنے رکھ دئے جنہیں فرہاد صاحب چہرے پر ہاتھ رکھے خاموشی سے سنتے رہے ..

" موت کس طرح سے ہوئی تھی بچی کی ؟؟ "

انہوں نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا، آئے دن ایسے کیسز سن کر اب وہ لوگ عادی ہو چکے تھے ..

" Strangulation.. See this.."

(گلا گھونٹنے سے.. یہ دیکھیں..)

رکھ دیا جس میں یہ صاف دیکھا جا Xray اُس نے ان کے سامنے ٹیبل پر سکتا تھا کہ لڑکی کی گردن پر اس قدر زور سے دباو ڈالا گیا تھا کہ اُس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی ..

" رپورٹس کے مطابق اور لاش کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے انالسٹ نے یہ کہنا ہے کہ موت چودہ دن پرانی ہے .."

وہ رپورٹس سٹڈی کر رہے تھے جب آریس گویا ہوا ..

" سر مجھے اس کیس کا لنک اسلام آباد والے کیس سے لگ رہا ہے .. "

فرہاد صاحب نے رپورٹس بند کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر لگا عینک اتار کر ٹیبل پر رکھا اور اُسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگے ..

" مجھے لگتا ہے اسلام آباد سے لڑکیاں اغواء کروانے اور اس لڑکی کا قتل کرنے والا ایک ہی شخص ہے .. کیونکہ اسلام آباد والا کام بھی کسی اناڑی کا تھا

اور یہ بھی گردن جس طرح سے دبائی گئی اس سے صاف ظاہر ہے کہ لڑکی اس شخص کے قابو میں نہیں آ رہی تھی تبھی اُس نے پوری طاقت سے اُس کا گلا دبایا کہ ہڈی ہی ٹوٹ گئی ورنہ عموماً گردن کی ہڈی کافی لچکدار ہوتی ہے گلا گھونٹنے پر نہیں ٹوٹ جاتی .. "

آریس سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اور ڈی ایس پی فرہاد اب پوری طرح سے اُسکی جانب متوجہ تھے ..

" دونوں کیس بالکل ہی الگ ہیں، ایک طرف ری*پ کیس ہے جب کہ دوسری طرف ویمن ٹریفکنگ تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ایک ہی شخص کا کام ہو گا؟؟ "

" It's just a wild guess sir.. "

مجھے بس لگ رہا ہے ایسا.. میری سِکس سینس کہہ رہی ہے کہ دونوں میں

کا کام جاری ہے.. کافی حد cybernetics کوئی نہ کوئی لنک ہے.. خیر

تک وائس ڈیٹا میچ کرلیا گیا ہے.. اسپیشلسٹس کے مطابق کسی بھی آواز سے

فون کال والی آواز کی سو فیصد مشابہت نہیں ہوئی لیکن فی الحال دو ریزلٹس

ایسے تھے جن میں سے ایک سے پچانوے فیصد جبکہ ستر فیصد مشابہت

ہوئی.. ابھی آدھے سے زیادہ ڈیٹا باقی ہے تو ابھی ویسے بھی ہم کوئی حتمی فیصلہ

" .. نہیں کر سکتے

.. وہ رپورٹس سمیت کرکرسی پیچھے دھکیلا کھڑا ہو گیا

" اچھا صحیح ہے تو پھر تم اگر سمجھ رہے ہو کہ دونوں کیسز میں کوئی لنک ہے تو

" .. تم دیکھ لو.. اور اپنے اینڈ سے کاروائی شروع کر دو

فرہاد صاحب کی بات پر وہ سر کو اثبات میں جنبش دیتا الوداعی کلمات کہہ کر

.. ان کے آفس سے باہر نکل گیا

" ایک ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں فوراً وہاں پہنچو اور جتنا بھی سامان ہے وہاں سے غائب کروا دو .. "

مدھم بے تاثر آواز میں فون کے دوسری طرف موجود شخص کو حکم دیتا وہ تیزی سے اپنے آفس کی سمت چل دیا، یاور کے پہنچنے سے پہلے اب اُسے پہنچنا تھا اصفہان کے ویئر ہاوس ..

UL KHAN WRITES

" فہان بھائی کہاں ہیں ؟؟ "

وہ عجلت میں گھر کے اندر داخل ہوئی اور ملازمہ سے داریاء کا پتا پوچھ کر ڈرائینگ روم میں آگئی جہاں صوفے پر داریاء کے ہمراہ اپنی ماں کو بیٹھے دیکھ ..مائسہ کی بے صبری قدرے کم ہوئی

" بھائی گھر پہ نہیں ہیں اور تم کہاں سے آرہی ہو ایسے ہانپتی کانپتی ہوئی..؟ "
داریاء نے دوست کا بغور جائزہ لیا، آج پورا دن اُس کی مائسہ سے ایک بار بھی ..بات نہیں ہو سکی تھی

" ہاں مائسہ بیٹا کہاں تھیں آپ؟؟ میں کب سے آپ کا نمبر بھی ٹرائے کر رہی تھی تب بھی آپ نے کال نہیں اُٹھائی اور گھر پہ بھی کچھ نہیں بتایا تبھی "..مجھے داریاء سے پوچھنے یہاں آنا پڑا
مہر نے فکر مندی سے بیٹی کو دیکھا جس کے چہرے کی رنگت نہ جانے کیوں ..زرد ہو رہی تھی

" جی ماما میں بتانا بھول گئی تھی آپ کو.. میں شاپنگ پر گئی تھی فون گاڑی میں تھا تو تبھی شاید آپکی کال نہیں دیکھ سکی ... "

..مائسہ نے الٹا سیدھا بہانہ بنایا

" اچھا بیٹا لیکن پھر بعد میں ہی مجھے اطلاع دے دیتی، میں بلاوجہ پریشان تو نہ ہوتی.. "

مہر پہلے کے مقابلے میں اب مطمئن نظر آنے لگیں لیکن داریاء کو مائسہ کا برتاؤ کچھ عجیب سا لگا..

" سوری ماما آئندہ خیال رکھوں گی .. "

داریاء کے برابر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا اتنی میں ڈرائینگ روم میں ملازمہ آئی..

" داریاء میم آپ سے کوئی آئیلین میڈیم ملنے آئیں ہیں.. "

ملازمہ کی اطلاع پر وہ جو مائسہ کو خاموش سے ملاحظہ کر رہی تھی فوراً سیدھی ہو بیٹھی..

"آرے آئیلین آئی ہیں، آپ انہیں فوراً اندر بُلائیں.. بلکہ چھوڑیں میں خود انہیں یہاں بُلا لیتی ہوں.."

داریاء گرم جوشی سے یکدم اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی..

"چلو بیٹا اب ہم بھی چلتے ہیں.."

مہر نے بھی اب ان سے اجازت چاہی، شاید ان کے دل میں اب بھی اصفہان کی شادی کو لے کر خلش تھی..

"نہیں آنٹی پلیز آپ بیٹھیں، ہم سب ساتھ کھانا کھائیں گے آج.. پلیز آنٹی.."

داریاء کے اسرار پہ نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں وہاں رکنا پڑا..

" آپ بہت اچھی ہیں میمی آنٹی.. میں بس ابھی آتی ہوں آئیلین کو اپنے ساتھ لے کر.. "

داریاء نے مسکرا کر کہا اور ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئی..

" ماما پلیز.. داریاء کے سامنے کوئی الٹی سیدھی بات نہ کیجیئے گا.. "

مائسہ اپنی ماں کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گئی تھی انکی اندرونی حالت سو تبھی اُس نے نرمی سے انہیں یاد دلایا جوابًا مہر نے بنا کچھ کہے محض گردن اثبات میں ہلا دی..

" اسلام و علیکم.. "

آئیلین نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے شائستگی سے سلام کیا، مہر نے گردن موڑ کہ آنے والی شخصیت کو دیکھا.. سی گرین ولویٹ کی لانگ شرٹ اور ہم رنگ سٹریٹ ٹراؤزر میں ملبوس گلے میں ڈارک گرین اونی مفلر

ڈالے لمبے سیاہ بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے وہ لڑکی انہیں کسی بہت اپنے کی یاد دلا گئی ..

" وعلیکم السلام .. کیسی ہو بیٹا ؟؟ "

انہوں نے اپنائیت سے سوال کیا، مائسہ ماں کا خوشنما لب ولہجہ اور انداز بھانپ کر پر سکون ہو گئی ..

" میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اور آپ کیسی ہو ماہی ؟؟ "

آئیلین مائسہ کی سمت مڑ کر مسکراتے ہوئے اُسے دیکھنے لگی ..

" میں ٹھیک ہوں آپ کو میرا نام یاد تھا ؟؟ "

مائسہ کو اپنا نک نیم آئیلین کی زبان سے سن کر حیرت ہوئی .. اپنی ماما کے برعکس پہلی ملاقات سے ہی آئیلین اُسے بہت پسند آئی تھی .. ہر لحاظ سے اصفہان کے جوڑ کی ..

"..جی ! داریاء سے آپ کا ذکر سنا ہے بہت مرتبہ "

آئیلین مہر کے برابر صوفے پہ ٹک گئی... پہلی ملاقات کے برخلاف آج وہ مہر کو بہت اچھی لگی کیونکہ آج شاید نفرت کی گرد سے بھرا عینک اتار کہ دیکھا تھا اُسے ..

"..آئیلین ہم ساتھ ڈنر کریں گے "

..داریاء نے ایک بار پھر اُسے یاد دلایا

ٹھیک ہے بھئی ! کیا میں نے ایک بھی مرتبہ تمہیں منع کیا اس چیز سے ؟؟ "
"

آئیلین ہنس کے بولی، اُس کا ایک بھی بار رابطہ نہیں ہو سکا تھا اصفہان کے ساتھ تبھی اُس نے داریاء سے لمنے کا سوچا اور اُس سے مل کر آئیلین کو اندازہ ہوا کہ وہ اصفہان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ..

" ..میں قریب سے گزر رہی تھی تو سوچا داریاء سے ملتی چلوں "

..آئیلین نے اپنے آنے کی وجہ بتائی

بہت اچھا کیا بیٹا ویسے بھی اب تو یہ تمہارا ہی گھر ہے..اچھا ہے تم آتی جاتی "

"..رہا کرو یہاں

مہر نے متبسم لہجے میں کہا جس پر آئیلین جواباً سر کو خم دیتی اُس محل نما گھر کا

..جائزہ لینے لگی جو اپنے مالک کی طرح ایک دم شاندار اور منفرد لگا اُسے

" ..چلیں آجائیں کھانا لگ گیا ہے "

..ملازمہ کی اطلاع پر داریاء ان تینوں کو اپنے ساتھ ڈائننگ ہال میں لے آئی

" آئیلین آپ کے والد کیا کرتے ہیں؟؟ "

کھانا کھانے کے دوران چھوٹی موٹی باتیں ان سب کے درمیان چل ہی رہیں

..تھیں جب مہر نے سنجیدگی سے استفسار کیا

"..جی میرے بابا سرمایہ کار ہیں، صارف چوہان شاید آپ نے نام سنا ہو "

آئیلین نے انہیں بتایا جسے سن کر غیر ارادی طور پہ مہر کا لقمہ بناتا ہاتھ یکلخت تھم گیا..

اچھا.. میں نے نہیں سنا بزنس وغیرہ میں کچھ خاص دلچسپی نہیں ہے مجھے، "

" ..مائسہ کے پاپا جانتے ہونگے یقیناً

انہوں نے بمشکل اپنے ڈگمگاتے لہجے پر قابو پا کر سرسری انداز میں کہا جس کے بعد وہ تمام وقت خاموش ہی رہیں..

"..بہت اچھا لگا آپ سے مل کر مسز ابراہیم "

کھانا کھانے کے بعد کافی کا دور چلا جسے انجوائے کر کے اب وہ تینوں گھر جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو آئیلین نے مہر کی جانب مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا..

"..مجھے بھی.. خوش رہو بیٹا "

آئیلین سے ہاتھ ملانے کے بعد انہوں نے اپنا کانپتا ہاتھ اُس کے سر پر رکھا اور

.. پھر دار یاء اور اُس سے الوداع کہہ کر مائسہ کے ہمراہ باہر نکل آئیں

".. کتنی اچھی ہیں ناں آئیلین.. کتنی زیادہ خوبصورت ہیں وہ "

ماں کے اندرونی انتشار سے یکسر انجان مائسہ اپنی دھن میں مگن بولتی چلی

.. گئی

" بالکل فہان بھائی کے قابل ہیں وہ.. ہیں ناں ماما؟؟ "

مائسہ نے گردن موڑ کر ماں کو دیکھا، وہ اپنی رائے پہ انکے تجزیہ کی منتظر تھی

.. مگر انہیں کسی اور ہی سوچ میں پایا اُس نے

" ماما کیا آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

..مائسہ نے رک کہ مہر کا ہاتھ تھاما

"آہ.. ہاں.. بیٹا میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا تھک گئی ہوں.. انہوں نے صاف بہانہ بنایا اور اپنے گھر کے اندرونی جانب بڑھ گئیں.. جو خیال انکے دماغ میں آیا تھا اُس کے غلط ثابت ہونے کی دعا کرتی ہوئی وہ آئیلین سے اس ملاقات کے بعد کافی پریشان ہو گئیں تھیں..

UL KHAN WRITES

"باس میں بہت معذرت خواہ ہوں میں نے بہت کوشش کی کہ مہتاب احمد سے رابطہ ہو سکے لیکن ایسا ممکن نہیں ہوا، اُسکے آفس، گھر اور حلقہ احباب ہر ایک جگہ تلاش کر آیا ہوں میں، نہ جانے کونسے پتھر کے نیچے چھپا بیٹھا ہے وہ.. پچھلے چوبیس گھنٹوں سے یہی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن سب بے سود.."

یاور کی آواز میں دلشکستگی تھی، شرمندگی کے باعث اُسکی آنکھیں نہ اٹھ سکیں اصفہان کے سامنے اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ یہ پہلی بار تھا کہ ایسی کسی گھڑی میں یاور اصفہان کیلیئے فائدہ مند ثابت نہ ہوا تھا..

" باس میں بہت شرمندہ ہوں.. "

دوسری جانب مستقل خاموشی پا کر وہ ایک بار پھر بولا جس پر اصفہان نے اسے گھور کر دیکھا.. پہلی بار کی گئی غلطی کی تلافی ممکن تھی..

" اچھا مجھے نہیں ہے اس سب میں زرہ بھی دلچسپی کہ تم نے کیا کیا اور کیا نہیں، مجھے حل بتاؤ کہ اب آگے کیا کرنا ہے.. "

اصفہان نے سپاٹ تاثرات لئے کہا، لہجے میں جھنجھلاہٹ کی آمیزش واضح طور پر محسوس کی جاسکتی جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ایک تو وہ کئی گھنٹوں سے

داریاء سے مل نہیں سکا تھا اوپر سے پولیس والوں نے الگ اس کا دماغ خراب کیے رکھا تھا جو لیگل ایڈوائزر کے بغیر اُسکی جان اتنی آسانی سے نہ چھوڑتے.. اور محتاب کے علاوہ ایک دن میں اصفہان کو لیگل ایڈوائزر مل جانا ناممکن عمل تھا..

"باس ہمیں ویئر ہاوس خالی کروالینا چاہیے، ہمارے پاس اب بھی کچھ وقت ہے.."

یاور نے وہ ہی مشورہ دیا جو اُس وقت سب سے کارگر ثابت ہوتا...

"یاور ویئر ہاوس میں کوئی گندم یا چاول کا ذخیرہ تو ہے نہیں جسے میں چوبیس گھنٹے سے بھی کم وقت میں اُٹھوا کر کہیں بھی غائب کروادوں.. ایسا کام بتاؤ جو کہ پریکٹیکل ہو.."

پختہ جواز پیش کیا گیا اصفہان کی جانب سے..

"باس اب یہ میرا مسئلہ ہے میں کچھ بھی کروں گا وہاں سے وہ سامان اٹھوا لوں گا.. میں آپ کو زبان دیتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میری پوری کوشش ہو گی کہ میں مہتاب احمد کو بھی ڈھونڈ نکالوں.."
یہ کام بے حد مشکل تھا کیونکہ قریبی یہ بھی ممکن ہوتا کہ ویئرہاوس کی نگرانی کے لئے پہلے ہی پولیس تعینات کر دی گئی ہو جن کے ہوتے ہو سامان کی منتقلی دور از کار تھی مگر یاور اب اپنا آپ منوا کر ہی رہتا اصفہان کے سامنے..

"ٹھیک ہے اپنے الفاظ یاد رکھنا اور کل تین بجے پولیس اسٹیشن پہنچ جانا، مہتاب ساتھ ہو تو زیادہ بہتر ہے.."
سرسری انداز میں اپنی بات مکمل کر کے وہ کلائی پر بندھی چوڑے ڈائل کی سیاہ گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا، رات کے آٹھ بج رہے تھے سو اس وقت اُسے داریاء کے ساتھ کھانے کی میز پر ہونا چاہیے تھا..

"..باس ایک اور بھی مسئلہ ہے جو آپ سے شیئر کرنا ہے "

اس سے پہلے وہ باہر نکل جاتا یاور نے تیزی سے کہا جس پر اصفہان کے آگے بڑھتے قدم یکدم ساکت ہو گئے، اُسے ادراک ہو گیا تھا کہ یہ مسئلہ کس نوعیت کا ہو سکتا ہے کیونکہ مسئلے کی وجہ وہ جانتا تھا..

" الیہ کو نہیں بھیج سکے تم باہر؟؟ یاور تم کچھ بھی ٹھیک سے نہیں کر پا رہے ہو.."

الفاظ بہت عام سے تھے مگر جس سنگین طرزِ تخاطب کا استعمال کیا گیا نتیجتاً یاور جیسے آدمی کی پیشانی بھی عرق آلود ہو گئی. وہ تو شکر یہ تھا کہ اس پل اصفہان کی آنکھوں کے بجائے یاور کے سامنے اُسکی پشت تھی، ان آنکھوں سے اُس کا سامنا نہ ہو پایا..

" باس میں اپنے مقصد سے صرف چند لمحوں کی دوری پر تھا مگر پھر آپ کے بڑے بابا آ گئے.. مجھے فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا.. "

اصفہان دوسرے ہی لمحے اسکی سمت پلٹا اور پھر یاور نے پوری کہانی دھیمی آواز میں اُس کے گوش گزار کر دی..

" تم نے کیمرا ریکارڈنگز ختم کروا دیں؟؟ "

پراسرار خاموشی اصفہان کی بھاری آواز میں کئے گئے سوال نے توڑی.. الیہ کے لیے جہانزیب صاحب کی محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہ تھی ایسے میں وہ اس بات کی تہہ تک ضرور جاتے تبھی ریکارڈنگز کو ضائع کروانا سب سے ضروری عمل تھا..

" جی باس انکے ہاسپٹل نکلتے ہی میں نے تمام ریکارڈنگز سے اس وقت کا ڈیٹا ضائع کروا دیا ہے.. "

یاور کی بات پر کچھ سوچتے ہوئے اُس نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا... جہانزیب صاحب کا یوں اس طرح بے وقت پاکستان آجانا بنے بنائے حالات اور معاملات کو خراب کر سکتا تھا لیکن صرف آزاد کے لیے نہیں اُس کے خود کے لیے بھی..

UL KHAN WRITES

" بڑے بابا آگئے ہیں یہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟؟ "

آزاد پر نظر پڑتے ہی اُس کے قریب پہنچ کر اصفہان نے دبی آواز میں استفسار کیا..

" مجھے خود کچھ گھنٹوں قبل پتہ چلا ہے تمہیں بتانا یاد نہیں رہا.. "

آزاد نے عام سے لہجے میں جواب دیا، اُس کا چہرہ تھکن زدہ اور آواز میں پوشیدہ قرب باآسانی محسوس کیا جا سکتا تھا، اصفہان نے ٹھٹھک کر اُس کا جائزہ لیا..

" کچھ ہوا ہے ؟؟؟ کیا بڑے بابا کو پتہ چل گیا ہے تمہاری شادی کا؟ "
ایک اور سوال، آزاد جو آنکھیں موندے سر صوفے کی پشت سے ٹکائے بیٹھا
تھا یکدم سیدھا ہوا، اندرونی فشار کی عکاسی سرخ دوروں سے مزین سیاہ
آنکھوں نے کی ..

" ہاں اور یہ بھی کہ الیہ کو چھوڑ دیا ہے میں نے .. "
آزاد ہر قسم کے جذبات سے عاری خالی لہجے میں گویا ہوا اس سے پہلے اصفہان
کوئی رد عمل ظاہر کرتا لاونج کے باہر بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی جسے
سن کر آزاد لا تعلق بنا رہا مگر اصفہان اٹھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا ..

" السلام علیکم بڑے بابا .. "

ان کے کمرے میں داخل ہونے کی دیر تھی کہ اصفہان گرم جوشی سے کہتا مسکراتے ہوئے جہانزیب کی سمت بڑھا جنہوں نے آگے بڑھ کر گرم جوشی سے اصفہان کو دکھاتے ہوئے اُس کے لئے اپنے دونوں بازو وا کر دئے..

" وعلیکم السلام میرے شیر بیٹے.. "

اصفہان اور جہانزیب ایک دوسرے کے بغل گیر تھے، اُسے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں روشن ہوتی چمک، لہجے میں اُس کے لئے محسوس کی جانے والی محبت آزاد سے پوشیدہ نہ رہ سکی.. وہ واقعی اُس سے بے پناہ محبت کرتے تھے کیونکہ اصفہان کی عقیدت بھی جہانزیب سہگل کے ساتھ قابلِ تحسین تھی، وہ انکے چچازاد بھائی کا بیٹا تھا مگر ہمیشہ اُس نے ان کا کہاں ایسے مانا جیسے سگی اولاد ہو، کہنا تو انکا انکی سگی اولاد نے بھی ہر بار مانا تھا مگر صحیح اور غلط کا فرق جان کر، لیکن اصفہان ان کے ساتھ ہر بار ہوتا خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط اور یہ ہی چیز اُسے آوروں سے منفرد اور جہانزیب سہگل کا چہیتا بناتی تھی..

".. تم سوچ نہیں سکتے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا "

اصفہان کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو محبت سے تک رہے تھے، آزاد نے یہ منظر خالی نگاہوں سے دیکھا.. تمہیں یاد اس لئے کیا کیونکہ تمہاری عقیدت موافقِ دستور ہے، آزاد نے مسکرا کر سوچا اور نگاہیں واپس جھکا دیں ..

" میں نے بھی آپ کو بہت یاد کیا بڑے بابا.. علی سے ملے آپ ؟؟ "

.. اصفہان نے پر مسرت آواز میں کہا اور ان کا ہاتھ تھام کر صوفے پر بیٹھ گیا

".. نہیں وہ سو گیا ہے لیکن اُسے ہی دیکھ کر آ رہا ہوں "

جہانزیب نے سر سری نگاہ آزاد پر ڈالی جواب ان دونوں ہی پر نظریں جمائے خاموشی سے بیٹھا دکھائی دیا انہیں ..

میں نے تمہیں شادی کا کہا تھا اور یہاں تو پہلے سے شادی شدہ لوگوں نے "

".. بھی شادی کر لی

انہوں نے طنز کیا.. وہ ہی حکمرانہ ملال سے عاری انداز.. ان پر آزاد کی باتوں کا

.. جو بھی اثر ہوا وہ جہانزیب نے ان دونوں کے سامنے ہر گز نہ ظاہر کیا

".. آپ نے اُسے شادی کا نہیں کنٹریکٹ کا کہا تھا بابا "

ان دونوں کے درمیان وہ پہلی بار بولا.. آواز اور انداز دونوں ہی سپاٹ لیکن

.. اندر ہی اندر اُسے افسوس ہوا تھا اپنے باپ پر

" .. ہاں اور تمہیں یہ کہا تھا کہ اپنی بیوی کا خیال رکھنا "

جہانزیب اشتعال انگیز لہجے میں گویا ہوئے، اصفہان جو آزاد کو پہلی بار

.. جہانزیب سہگل کے سامنے جواب دیتے دیکھ حیران تھا کچھ نہ کہہ سکا

"جو شخص اپنا خیال خود نہ رکھوانا چاہے اُس کا خیال کوئی بھی نہیں رکھ سکتا..

"

آزاد نے استہزاء کہا جس پر جہانزیب کی رنگت تپ اُٹھی..

"اتنے دنوں بعد ہم تینوں ساتھ ہیں یہ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں آپ

لوگ.."

صورتحال کو تشویش ناک ہوتے دیکھ اصفہان نے مداخلت کرنا ضروری

سمجھی جس پر..

"میری ہے اتر آئی ہے دشمنی پر اولاد سگی لیکن کہا نہیں کچھ نے میں.."

ان کے لہجے میں تاسف واضح تھا، آزاد نے سر جھٹک کر نگاہیں پھیر لیں..

"کم از کم اجازت نہ صحیح لیکن اطلاع تو یہ دے ہی سکتا تھا شادی کرنے سے

پہلے.. نہ جانے کس خاندان کی لڑکی کو اپنے نکاح میں لے لیا ہے اس نے..

"

وہ حقارت سے بولے نتیجتاً آزاد مٹھیاں بھینچ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا،

..ان کا کہا برا اصفہان کو بھی لگا تھا

"آپ کے دوست کے خاندان سے بہت بہتر ہے جن کی بیٹی اپنی سگی اولاد

" .. کی فکر اور پرواہ نہ کر سکی

آزاد زہر خند لہجے میں پھنکارا، اُسکی اونچی آواز خاموش فضا میں گونجی.. اس ہی لمحے اُس کی ویسٹ کوٹ کی جیب میں رکھا فون بجنے لگا جو صرف چند سیکنڈز تک جاری رہا اور پھر واپسی خاموشی.. آزاد نے بھی تبھی اس چیز پر غور

..نہ کیا

"ڈاکٹر اینارہ میری بیوی ہیں اور میری عزت بھی اس حقیقت کو آپ جتنی

" .. جلدی قبول کر لیں اُتنا ہی بہتر ہو گا آپ کے لیے بابا صاحب

اسود آنکھوں میں شعلوں کا سنہرہ طوفان لئے وہ انہیں دیکھ کر اپنی بات دبی پُر طیش آواز میں مکمل کر کے وہاں سے جا چکا تھا ..

" دیکھ رہے وہ تم اصفہان اُس لڑکی نے کیسے اپنی زبان دے دی ہے میرے بیٹے کے منہ میں .. "

انہیں آج آزاد میں حمزہ کی جھلک نظر آئی، ہو بہو وہ ہی ضدی انداز اور مخالفانہ لہجہ تھا اُس کا ..

" جی دیکھ رہا ہوں .. "

اصفہان نے سکون سے کہا وہ تو شکر تھا کہ انکی آنکھوں پر فکر کی پٹی اور کانوں میں تشویش کی روئی ڈلی ہوئی تھی تبھی وہ زیادہ غور نہ کر پائے .. اصفہان کو اینارہ کے لیے آزاد کا اسٹینڈ لینا اچھا لگا، آنے والے وقت کے لیے بے حد ضروری تھا یہ کیونکہ اورا کیلا جہانزیب سہگل کو کبھی نہ موم کر پاتا ...

اُسکی آنکھ بے ہوش ہونے کے قریباً کوئی دو گھنٹوں بعد کھلی تھی مگر ایناره کو ایسا لگا کہ جیسے وہ مدتوں بعد بیدار ہوئی ہو..

" م... می.. میں یہ... کہاں ہوں؟؟؟ "

چکراتے سر کو تھامتے ہوئے وہ کہنیوں پر زور ڈال کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر اُسے ایسا لگا کہ جیسے کمر پر کسی چیز کا دباؤ پڑ رہا ہو..

" یہ... یہ کیا ہے!!! "

ہتھیلیوں کی مدد سے آنکھیں سختی سے رگڑنے کے بعد وہ جسم میں جتنی بھی قوت مجتمع تھی لگاتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی، گردن جھکا کر دیکھا

تو کمر پر زنجیر کی صورت ایک رسی لپٹی نظر آئی جسے کس کر سنگل بیڈ کے ساتھ باندھا گیا تھا تا کہ وہ اٹھ نہ سکے ..

چند لمحے ہی لگے ایناره کو یہ جاننے میں کہ وہ اغواء ہو چکی ہے وہ بھی اُس شخص کے ہاتھوں جسے وہ بخوبی جانتی تھی اور ایک وقت ایسا بھی تھا کہ ایناره نے اُس شخص کو اپنا بھائی بھی مانا تھا ..

مدد کے لیے پکارنے سے پہلے اُس نے دبدبائی ہوئی نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لیا، یہ ایک چھوٹا سے سفید کمرہ تھا جس میں فرنیچر کے نام پر صرف وہ بیڈ ہی تھا جسکے ساتھ ایناره بندھی تھی، ٹیوب لائٹ کی روشنی میں وہ چار دیواروں اور دو بھورے دروازوں کے علاوہ اور کچھ نہ دیکھ سکی ..

"یا اللہ یہ ... یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ .."

ایناره نے بے آواز رونے کے درمیان اپنے رب سے شکوہ کیا جو اُس کے رب نے سنا بھی.. اگلے ہی پل امید کی کرن کھڑکی کی صورت اُسے وہاں نظر آئی، بمشکل گردن اچکا کر باہر دیکھا تو آسمان پر سیاہ سائے چار سو لہرا رہے تھے.. یہ ادراک کافی اذیت ناک تھا اُس کے لئے کہ بنا کسی کو علم ہوئے وہ نا جانے کب سے اس بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی اور اس بے ہوشی میں نہ جانے کیا کیا ہوا ہو اُسکے ساتھ، واللہ اعلم...

ایک پل کی امید اگلے پل سزا بن گئی..

وہ آسمان پر چھائے گہرے سائے دیکھ کر تڑپ تڑپ کر رونے لگی، ایناره کا تکلیف سے دل پھٹ رہا تھا کاش میں کبھی ہسپتال سے باہر نکلتی ہی نہیں اُس نے نازک ہونٹ بے دردی سے کاٹتے کے درمیان سوچا..

"تمھیں ہمت کرنی ہوگی ایناره، اٹھنے کی کوشش کرو... "

اُسے اپنے ہی اندر سے کسی کی آواز آئی شاید اُسکی اپنی آواز.. ایناره نے اپنی بھیگی آنکھیں پونچھی اور خود کا جائزہ لیا، اُس کا ڈوپٹہ اب بھی اُس کے وجود کا حصہ تھا، کپڑے بھی بالکل ٹھیک یعنی اب تک کچھ زیادہ غلط نہیں ہوا ہے... ایناره نے سکون کی سانس خارج کی.. کمر بیڈ سے بندھی تھی مگر ہاتھ پھر بھی .. آزاد سوان ہی ہاتھوں کی مدد سے وہ رسی ڈھیلی کرنے کی کوشش کرنے لگی

یہ کرنے کے دوران اس کی سفید رنگت تکلیف کے باعث سرخ اور موسم سرد ہونے کے باوجود بھی جسم پسینے سے ڈوب گیا، رسی کافی سختی سے اُسکی کمر کے ساتھ باندھی گئی تھی کہ جب جب وہ ہلنے کی کوشش کرتی رسی اُسکی نرم .. جلد سے رگڑنے لگتی اور کھال کے اندر تک پیوست ہو جاتی

لیکن اس سب کے باوجود، شدید تکلیف کے باوجود ایناره رسی ڈھیلی کرنے کی کوشش کرنے لگی اور بالآخر کچھ لمحوں بعد وہ اُس رسی اور بیڈ کے بیچ سے نکل .. ہی آئی

"آہہہ!!! "

آزادی پا کر زمین پر پہلا قدم رکھنے تک کا سفر دشوار گزار تھا، اُسے ایسا لگا کہ جیسے کوئی چیز مستقل اُسکی کمر اور پیٹ میں چاروں اوور سے گھسی چلی جارہی ہو.. حلق میں بنتی سسکیاں دبانے کی کوشش کرتی لب بھینچے لڑکھڑاتے قدموں کے ہمراہ وہ کھڑکی کی سمت بڑھی، لکڑی کا سہارا لے کر باہر دیکھا تو ...وہاں ناامیدی کے سواہ اُس کے لئے کچھ اور نہ تھا

کسی بنجر عمارت کے ناجانے کون سے مرلے پر تھی وہ کیونکہ کے سر جھکا کر نیچے دیکھنے پر اُسے اندھیرے کے علاوہ کچھ بھی نہ دکھا البتہ کچھ دور روشنیاں ضرور تھیں جیسے چھوٹا سا قصبہ ہو..

"....مدد.... کوئی میری مدد کرے... کیا مجھے کوئی سن سکتا ہے... مدد "

اینارہ کے اندر جتنی بھی جان باقی تھی اُس نے پوری لگائی اور حلق کے بل مدد کے لئے چلائی اور چلاتی گئی مگر جواب ہر بار غمگیں خاموشی کی صورت ہی موصول ہوا اُسے..

مستقل پندرہ منٹ تک چیخنے چلانے کے بعد آخر کار تھک ہار کر وہ کھڑکی سے ہٹ گئی اور شکست خوار قدم اٹھاتی اُس دروازے کی جانب بڑھی جو اُس کے اندازے کے مطابق فلیٹ کے بقیہ حصے میں کھلتا ہو گا..

اندازہ صحیح ثابت ہوا، لاک پر زور ڈالنے پر دروازہ کھلتا چلا گیا اور چھوٹا سا خالی ٹی وی لاونج اُس کا منتظر تھا.. کسی کی موجودگی وہاں نہ پا کر وہ تیزی سے آگے بڑھی..

"...یااللہ تیرا شکر ہے "

اینارہ نے ہونٹوں سے بے ساختہ ادا ہوا، لاونج میں رکھی واحد کافی ٹیبل کے بیچ میں اُس کا فون پڑا تھا.. بنا کچھ سوچے سمجھے اُس نے جلدی سے فون اُٹھایا اور آزاد کا نمبر ڈائل کر لیا، کوئی جذباتی وابستگی نہ تھی بلکہ بقول اُسکے خود وہ تو آزاد سہگل کو اچھے سے جانتی بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی دل نہ یہ کہا تھا کہ وہ کال ضرور اُٹھائے گا، مشکل کی اس گھڑی میں آزاد کے علاوہ اُسکی کوئی اور مدد نہیں کر سکتا..

فون کان سے لگائے اس وقت اینارہ کا پور پور سماعت بنا ہوا تھا.. بیل دوسری جانب جانے لگی اور ابھی یہ ہوتے ہوئے دو سکینڈ ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک اُسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دینے لگی..

کانپتے ہاتھوں سے اُس نے فوراً کال کاٹ دی اور فون ہاتھ میں تھام کر بھاگتی ہوئی واپس اُس ہی کمرے میں جا بند ہوئی، بس اس بار فرق اتنا تھا کہ اب وہ اپنی رضا کے ساتھ وہاں بند ہوئی تھی اندر سے دروازے کو لاک لگا کر..

UL KHAN WRITES

وہ گھر سے باہر نکل آیا کیونکہ وہاں کا ماحول، اپنے باپ کی باتیں اُس سے برداشت نہیں ہو رہیں تھی.. سیاہ سنسان سڑک پر اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے آزاد کے سست قدم ایک دم رکے اچانک فون پر آنے والی کال یاد کر کے اُس نے کرتے کی جیب سے موبائل فون باہر نکالا جس کی سکرین پر اینارہ کا نام چمک رہا تھا..

"..ایناره نے مجھے کال کی شاید وہ آنا چاہتیں ہوں "

وہ فوراً اُسے کال ملانے لگا لیکن پھر کچھ سوچ کر ایناره کے ساتھ اپنی میسج چیٹ کھولی..

" آزاد میں آپ کا انتظار کر رہی تھی لیکن آپ آئے ہی نہیں تو میں بڑے لالہ کے ساتھ اپنے گھر چلی گئی ہوں، آپ مجھے ہسپتال لینے نہیں آئے گا.. "

..ایناره کی جانب سے موصول کیا گیا آخری میسج اُس نے دوبارہ پڑھا

" ..انہوں نے آج تک کبھی مجھے صرف میرے نام سے نہیں پُکارا "

آزاد کو وہ میسج کچھ عجیب لگا، پہلی بار پڑھنے پر تو وہ اس قدر ذہنی اذیت کا شکار تھا کہ زیادہ توجہ ہی نہ دے سکا مگر اب یہ میسج کچھ الگ لگا اُسے.. ابھی وہ میسج پر ہی غور کر رہا تھا کہ اچانک فون دوبارہ بجنے لگا سکرین پر ایک بار پھر ایناره کا نام

جگمگا رہا تھا آزاد نے برق رفتاری سے فوراً کال موصول کی اور فون کان سے لگا لیا...

"آزاد..... صاحب..."

ابھی وہ کچھ کہتا کہ اس سے پہلے ہی اینارہ کی سسکیاں اُسے ایئر پیس میں سنائیں دیں جنہیں سن کر آزاد کے خون کا بھاو تیز ہو گیا..

"اینارہ... کیا ہوا ہے.. آپ رو کیوں رہیں ہیں..."

آزاد نے تیزی سے اُس سے استفسار کیا، دماغ سن ہونے لگا تھا..

"میں... فلیٹ... وہ.. آرہا ہے.. آزاد..."

ایک پہیلی آزاد کے سامنے رکھ کر اُس نے جھٹ سے کال کاٹ دی..

"کون آرہا ہے؟؟؟؟ ہیلو... اینارہ؟؟.."

آزاد بے قابو ہوتا بلند آواز میں چلایا مگر دوسری طرف سے کوئی بھی جواب نہ آسکا.. آزاد تیزی سے گاڑی ان لاک کر کے اُسے اسٹارٹ کر چکا تھا، ساتھ ہی وہ نمبر دوبارہ ملانے کی کوشش کرنے لگا مگر اب اینارہ کا نمبر بند جانے لگا...

" .. کیا مصیبت ہے "
دونوں ہاتھ سٹیرنگ وہیل پر پوری قوت سے مارتا وہ حلق کے بل دھاڑا، اُس کے حواس صلیب ہونے لگے اس سے پہلے وہ اپنا آپ بالکل ہی کھو بیٹھتا اُس نے تیزی سے اینارہ کے فون کی کچھ منٹ پہلے والی جی پی ایس لوکیشن ٹریک کرنی شروع کردی ..

اُس کے بتائے ہوئے لفظوں کے مطابق تو وہ یہ ہی سمجھ سکا تھا کہ وہ دور دور تک اپنے بھائی کے گھر نہیں.. آزار کے شک کے عین مطابق جی پی ایس نے

ایناره کا گھر نہیں بلکہ سنسان آبادی میں واقعی کسی بنجر فلیٹ کی لوکیشن بتائی..
آزاد نے گاڑی کی رفتار بے حد تیز کر دی.. رات کے گیارہ بجے خاموش سیاہ تارکول کی سڑک پر سفید پراڈو ہوا کی رفتار پر چلتی اپنے پیچھے دھول چھوڑتی ہوئی رواں دواں تھی..

UL KHAN WRITES

"..ایس پی سر ہمارا مہمان آگیا ہے "
سیاہ ہوڈی کے اوپر ہم رنگ لیدر جیکیٹ، مضبوط ہاتھ سیاہ داستانوں میں مقید کیونکہ یہ گودام باہر کے مقابلے ضرورت سے زیادہ سرد تھا.. سیاہ ہی رنگ کی جینس اور بوٹس پہنے وہ کمر پر بازو باندھے کھڑا اپنی نگرانی میں آفیسرز سے گودام خالی کروا رہا تھا کہ اپنی پشت پر ابھرنے والی آواز سن کر وہ محظوظ ہوتا آنے والے کی سمت پلٹا..

"..وقت کا پابند ہے اصفہان سہگل کا میڈ مین "

آئبر واچ کا کر اُس نے متبسم دھیمے لہجے میں کہا اور جیکیٹ کی جیب سے سیاہ ..ماسک نکال کر اپنے چہرے پہ لگاتا داخلی دروازے کی جانب بڑھ گیا

" کہاں جا رہے ہیں آپ مسٹر یاور ؟؟ "

گودام کے اندر تیزی سے داخل ہوتے یاور کے سینے پر ہاتھ رکھ کر آریس نے ..اُسے آگے بڑھنے سے روکا

یہ فورس جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے ہٹائیں ورنہ میرے ساتھ میرے "

"..بندے موجود ہیں

یاور نے عجلت میں کہا اور آریس کو دھکا دے کر آگے بڑھا جب آریس نے مڑ کے سختی سے اُسکی کلائی تھامی اور ایک زوردار جھٹکا دیا..اب یاور آگے بڑھنے ..کے بجائے اُس کے سامنے زمین پر دو زانو بیٹھا تھا

" تمہارے بندے ؟؟؟ مجھے تمہارے کوئی بھی بندے نظر نہیں آئے

وہاں.."

آریس نے یاور کے پیچھے خاموش سیاہی دیکھ کر سپاٹ انداز میں کہا مگر یاور نے اُس کے لہجے میں چھپا طنز بھانپ کر فوراً گردن موڑی جہاں آریس کی کہی بات حقیقت بنی اُسے اپنے مقابل نظر آئی..

" یہ.. سب... کیسے... "

وہ دنگ رہ گیا، یہاں آنے سے پہلے وہ اپنے ساتھ دس ہٹے کٹے گن مین لایا تو جواب بنا کسی سُراغ کے ایسے غائب ہوئے تھے جیسے ہوا میں تحلیل ہو گئے ہوں...

بہت آسان ہے، بس تھوڑے صبر کی ضرورت ہے جو تم میں ختم ہوتا " جارہا ہے.. تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے کہ اب اصفہان سہگل کو ایک نئے میڈ مین کی اشد ضرورت ہے.. "

آریس نے ہنس کر کہا جس پر یاور بھپڑے ہوئے شیر کی مانند سیدھا کھڑا ہوا اور بنا کسی چیز کا لحاظ کئے سیدھے ہاتھ کا ایک زوردار مکہ آریس کے جبڑے پر دے مارا..

اس کے بعد تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ان کا میڈ مین میرے علاوہ دوسرا " کوئی نہیں بن سکتا.. "

غصے سے بھری آواز اور اشتعال انگیز لہجہ، آریس نے ایک نظر اُسے دیکھا اور ماسک اتار کر ہونٹ کے کنارے سے نکلنے والے خون کو زمین پر تھوکتے ہوئے وہ واپس سیدھا کھڑا ہو گیا مگر اس بار بنا ماسک کے..

" ...آ....آ...پ "

یاور نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہوئے تھوک نگلا، وہ بخوبی جانتا تھا کہ آریس کون ہے اور اُس سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے کچھ دیر قبل..

"..جی ہاں میں.. کیسا لگا مجھے سامنے دیکھ کر "

یاور کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اُس کا لہجہ سرد برفیلا سا تھا کہ یاور کو اپنے خشک لبوں پہ زبان پھیرنی پڑی مزید آگے کچھ کہنے کے لیے..

"..مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ ہوں گے یہاں "

اُس نے نگاہیں جھکا لیں..

" شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، تم اپنا کام کر رہے تھے بالکل اُس ہی طرح جیسے میں کر رہا ہوں.. اسے اٹھاؤ اور ادھر ہی دلوادو جہاں اس کے گن مین ہیں.."

آدھی بات یاور سے کرنے کے بعد باقی کی آدھی جونیئر آفیسر سے کہہ کر وہ واپس گودام کی سمت چل دیا ..

" ایسا نہیں کریں وہ آپ پر بھروسہ کرتے ہیں .. اور آپ انکا بھروسہ توڑ رہے ہیں .. "

یاور نے خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بلند آواز میں کہا جس پر آریس کے آگے بڑھتے قدم یکلخت تھم گئے ..

" یہ سب صرف انہیں بتانے کے لیے ہے تاکہ آئندہ ایس پی آریس خانزادہ کی کسی بات کو مزاک نہ سمجھیں .. "

بے تاثر لہجے میں کہتا وہ گودام کے اندر پیش رفت کر گیا جبکہ پیچھے یاور شدید طیش کے زیرِ اثر بارہا یہی سوچے جارہا تھا کہ اب اصفہان کے ساتھ کل کیا ہوگا کیونکہ مہتاب احمد کا بھی کچھ آتا پتا نہیں تھا ..

دونوں ہاتھوں میں پلاسٹک بیگز تھامے جب وہ فلیٹ میں داخل ہوا تو کسی انہونی کا احساس ہوا احسن کو.. دروازہ لاک کر کے وہ تیزی سے کچن کاونٹر پر تمام سامان رکھتا آگے بڑھا جہاں خالی کافی ٹیبل اُسے منہ چڑھا رہی تھی ..

"لعنت ہے مجھ پر.. "

خود کو ملامت کرتا وہ بھاگ کر لاونج سے منسلک کمرے کے دروازے کے سامنے آ کھڑا ہوا اور جب اُس نے لاک گھمانے کی کوشش کی تو دروازہ اندر سے بند تھا..

"اینارہ.. اینارہ دروازہ کھولو... "

دونوں ہاتھوں سے دروازہ پیٹتے ہوئے وہ حلق کے بل چلا رہا تھا.. اغواء کرنے سے لے کر آزاد کو میسج کرنے اور اُس کے بعد ایناره کو بیڈ پر باندھنے تک سب ٹھیک ہی ہوا تھا اُس سے مگر کمرے کا دروازہ لاک نہ کرنا اور ایناره کا موبائل ٹیبل پر چھوڑ کر باہر چلے جانا اُس کی سب سے بڑی غلطی تھی..

"..ایناره دیکھو پلیز... دروازہ کھول دو "

احسن نے آواز میں نرمی پیدا کرتے ہوئے کہا اس کے بالکل برعکس کہ وہ ذہنی طور پر شدید الجھن اور کشمکش میں مبتلا تھا.. وہ ایک کم ہمت انسان تھا، یہ سوچ کر ہی اُس کی جان آدھی ہو رہی تھی کہ اگر آزاد یا آریس میں سے کسی ایک کو ایناره نے کال کی ہوئی تو کیا ہوگا؟؟ ایناره کو اغواء کرنے کا جارحانہ قدم بھی صرف اُس نے ضد اور ایناره کو حاصل کرنے کی چاہ میں اُٹھایا ورنہ تو احسن جیسا شخص ایسا سوچ بھی لے یہ بھی حیرت انگیز بات ہوتی..

" اینارہ دیکھو.. اگر تم نے میرے تین تک گننے پر دروازہ کھولا تو ٹھیک ورنہ
میں یہ دروازہ توڑ دوں گا.. "

اُس نے کمرے کے اندر مستقل خاموشی پا کر اپنا آخری پینترا استعمال کیا جو کار گر بھی ثابت ہوا کیونکہ اُس کے ایک منٹ بعد ہی دروازہ اندر سے کھلنے کی آواز آئی..

" فون کہاں ہے تمہارا ؟؟؟ "

ڈری سہمی ہرنی جیسی آنکھیں لئے اُس نے دروازہ کھولتے ساتھ ہی باتھ روم میں بند ہونے کی کوشش کی تھی کہ اس سے پہلے ہی احسن نے اُس کی کلائی تھام کر بے دردی سے جھٹکا دیتے ہوئے اینارہ کو بیڈ پر دھکا دیا جس کے سبب وہ سر بل بیڈ پر گر گئی..

" مجھ.. مجھے نہیں پتہ.. "

خوف سے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں تیرتی سرخی کو دیکھ کر کہنیوں پر زور دے کر وہ فوراً اٹھی اور بیڈ کے دوسری طرف احسن سے کافی دور کونے میں جا کھڑی ہوئی ..

" جھوٹ .. بتاؤ کہاں ہے تمہارا فون اور کس کو کال کی ہے تم نے ؟؟ "

احسن غصے سے غرایا اور یہاں وہاں اینارہ کے فون کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگا جو اُس نے میٹرس کے نیچے رکھ دیا تھا ..

" احسن بھائی ... آپ .. آپ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا .. میں نے کیا کیا ہے .. پلیز مجھے جانے دیں .. "

بھیگی آواز میں کہتی وہ تقریباً رونے کو تھی جب احسن نے جارحانہ انداز میں اُس کی جانب پیش رفت کی اور اینارہ کا چہرہ مٹھی میں تھام کر اپنے مقابل کیا ..

" بھائی نہیں ہوں میں تمہارا سمجھی ... "

خونخوار لہجے میں دھاڑ کر اُسے خوفزدہ کرتے احسن کی سخت انگلیاں اینارہ کے نرم گالوں میں گھنستی چلی جا رہیں تھیں جب اینارہ نے تڑپ کر خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی..

" چھوڑیں مجھے.. دور ہو جائیں مجھ سے.. پاگل شخص..

ایناره احسن کو دیکھ کر حقارت سے گویا ہوئی، اُسے گھن آنے لگی احسن سے..

" میں نے آپکو ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا اور آپ.. آپ کس قدر گھٹیا نکلے.. گھن آتی ہے مجھے آپ سے.. "

دھکا دے کر اُسے خود سے دور کر کے وہ اونچی آواز میں چیخی..

" میں نے تمہیں اپنی بہن نہیں سمجھا کیونکہ تم میری بہن ہو بھی نہیں، مجھ سے تم ابھی گھن کھا رہی ہو لیکن آگے جا کر تم بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرو گی جتنی میں تم سے کرتا ہوں.. "

آنکھوں میں وحشت لئے احسن کسی دیوانے شخص کی طرح اینارہ کو دیکھ رہا تھا ..

" شدید .. نہیں کر سکتی میں تم سے محبت کیونکہ نفرت کرتی ہوں میں تم سے .. نفرت .. "

رونے کے درمیان سرخ ہوتی ڈبڈبائی آنکھوں کو رگڑ کر وہ کانپتے آواز میں غرائی ..

" .. نہیں کرتی تو کیا ہوا .. تم مجھ سے محبت کروگی "

وہ جیسے اپنے آپ میں نہیں تھا، اچانک احسن کے بدلتے لہجے پہ غور کرنے پر اینارہ کی تمام حسیں بیدار ہو گئیں ..

" .. قریب نہیں آنا میرے "

بھوری آنکھوں میں خوف لئے اُس نے لرزش زدہ آواز میں کہا ..

" قریب نہیں آؤں گا تو تمہیں مجھ سے محبت کیسے ہو گی ؟؟ "

..احسن نے خباثت سے مسکرا کر کہا

"... گھٹیا آدمی "

اینارہ نے نفرت انگیز لہجے میں کہتے ہوئے اُس کے منہ پر حقارت سے تھوک دیا نتیجتاً احسن نے اشتعال سے بے قابو ہوتے ہوئے اُس کی سمت پیش قدمی کی لیکن اس سے پہلے داخی دروازہ پوری قوت سے بجنے لگا ..

لمحوں میں احسن کے چہرے پر خوف کا رقص تھا، اینارہ نے بجتے دروازے کی آواز سن کر فوراً چیخنے کی کوشش کی مگر اگلے ہی لمحے احسن نے اُس کے سر کا ڈوپٹہ کھینچ کر اتارتے ہوئے اینارہ کے ہونٹوں پر باندھا دیا اور بیڈ پر پڑی رسی سے اینارہ کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے باندھنے لگا.. ہاتھ پیر چلانے کے درمیان وہ مسلسل اُس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں جُتی تھی لیکن ہر کوشش بے سدر ہی، مقابل ایک مرد اور وہ خود نازک سی لڑکی تھی ..

"اگر ذرہ بھی آواز اب دوبارہ منہ سے نکلی تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی

میری جان.."

دبی آواز میں سخت سرگوشی اُس کی سماعتوں کے حوالے کر کے وہ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر نکل گیا مگر اس بار دروازہ باہر سے لاک کرنا نہیں بھولا تھا

وہ..

UL KHAN WRITES

آرام آتا ہے دیدار سے تیرے

مٹ جاتے ہیں سارے غم

ہے یہ دعا کہ تجھے دیکھتے

دیکھتے ہی نکل جائے دم

شکرانہ چاہے میں جتنا بھی کرلوں
کہ پھر بھی رہے گا وہ کم

تیرا تصور مجھے دے کہ
مولا نے مجھ پہ کیا ہے کرم

اک لمحہ - آزان سمیع خان

" .. دروازہ کھولو ورنہ میں دروازہ توڑ دوں گا "

بے دردی سے دروازہ پیٹنے کے درمیان وہ بلند ترین آواز میں غرایا.. آزاد اس وقت سراپہ جاہ وجلال بنا ہوا تھا.. اُس کی اونچی آواز نے ارد گرد در و دیوار

میں لرزش پیدا کردی ہو جیسے.. مزید ایک لمحہ اور انتظار کرنے کا تصور بھی خود پر حرام گردان کے وہ اگلے ہی ثانیہ لکڑی کا چوڑا دروازہ بنا کسی وارننگ کے پیر سے دی گئی معمولی ضرب سے توڑ چکا تھا..

" تم.. تمہاری ہمت کیسے ہوئی..؟؟ میرے گھر میں ایسے آنے کی؟؟ "

احسن جو ہانپتا کانپتا کمرے سے باہر نکلا تھا فلیٹ کے اندر داخل ہوتے اشتعال کی تصویر بنے آزاد کو دیکھ کر گھبرا گیا..

" اینارہ کہاں ہے؟؟ "

آزاد اُسے دیکھتے ساتھ ہی دانت پیس کر شعلہ فشانی کرتا سیدھا احسن کی سمت بڑھا اور دونوں ہاتھوں کی جان لیوا گرفت میں اُس کا گریبان دبوچ لیا، اس فلیٹ میں احسن کی موجودگی ہی اُس کے لئے سوہانِ روح تھی..

" مجھ... مجھے کیا پتا؟؟ "

احسن نے اسود آنکھوں میں پنپتا الاؤ دیکھ کر ہڑبڑاتے ہوئے کہا اُس کی حالت صحیح معنوں میں بگڑ گئی تھی اب..

" میرے ساتھ بکواس نہیں کرنا، اُس کے موبائل کی لوکیشن ٹریس کر کے یہاں آیا ہوں میں.. "

آزاد نے اونچے آواز میں غراتے ہوئے احسن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا..

" اینارہ کہاں ہے؟؟ اور کیا کیا ہے تم نے اُس کے ساتھ؟؟ "

دل خارش بلند آواز میں اُس نے احسن سے استفسار کیا جس نے ہنوز اپنی خاموشی برقرار رکھی.. آزاد کے لیے اس حالت میں ہر ایک لمحہ اذیت ناک تھا، سانس جیسے قفس زدہ ہو، دل کا دھڑکنا بھی دشوار گزار.. ایسا قرب، ایسی اذیت اُسے آج سے پہلے کبھی نہ محسوس ہو سکی تھی.. اینارہ کی فون کال سننے

کے بعد جس طرح اُس نے اپنا صبر بنائے رکھا ورنہ محسوسات ایسے تھے کہ گویا تپتے ہوئے کوئلوں پر لمبا ترین سفر مستقل جاری ہو ..

"مجھے نہیں پتہ.. گریبان چھوڑو میرا... "

احسن نے ہاتھ پیر چلانے کی کوشش کی، آزاد کے لیے اب مزید صبر کرنا دشوار ہو گیا سو اُس کا گریبان جھٹکے سے چھوڑ کر پوری قوت سے ایک ضرور دار چانٹا احسن کے گال پر دے مارا جسکی زد میں آکر وہ دوسرے ہی پل منہ کے بل زمین بوس ہو گیا ..

"بکواس اور مستقل بکواس کر رہے ہو تم... "

احسن کے پیٹ میں پیر سے وار کرتے ہوئے وہ ہذیانی کیفیت کے زیرِ اثر گویا ہوا دوسری طرف احسن اپنا پیٹ پکڑ کر زمین پر تڑپنے لگا...

" بتاؤ مجھے اینارہ کہاں ہے ؟؟ "

احسن مسلسل خاموش تھا اور اُسکی یہ خاموشی آزاد کو دیوانہ کرنے لگی.. دو زانو بیٹھ کر اُس نے زمین پر پڑے شخص کو گھسیٹ کر اپنے مقابل کیا اور نفرت سے اُسے دیکھنے لگا..

"میں نے تم سے کہا تھا میری بیوی سے دور رہنا.. لیکن تم نہیں سمجھے.." آزاد برفیلے لہجے میں گویا ہوا، اچانک اُسکی ٹون بدلتی محسوس کر کے احسن کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی..

"اب جو تمہارے ساتھ ہو گا اُس کے ذمہ دار صرف اور صرف تم ہو.." دبی سرد آواز میں کہہ کر وہ احسن کے چہرے پر مکہ تان چکا تھا مگر اس ہی ساعت اُسے نسوانی دبی سسکیاں سنائی دیں.. آزاد کسی روبوٹ کی طرح اُسے زمین پر دھکا دیتا واپس کھڑا ہوا اور اُس آواز کے تعاقب میں لاونج سے منسلک واحد دروازے کی طرف پیش رفت کر گیا..

آزاد کا دل جیسے اُس کے کانوں میں دھڑک رہا ہو دروازہ کھولتے ہوئے اُس کے مضبوط ہاتھ کانپنے لگے.. یہ سب آج سے قبل اُس نے پہلے کبھی نہ محسوس کیا تھا.. لکڑی کا بوسیدہ دروازہ خاموش ماحول میں عجیب سی آواز پیدا کرتے ہوئے کھلتا چلا گیا.. کمرے اب اُس کے سامنے تھا ..

بیڈ کے کونے میں بیٹھی رسیوں میں جکڑی وہ لڑکی کوئی اور نہیں اینارہ ہی تھی جس کی بھوری آنکھوں میں منجمد آنسوؤں کا سمندر دروازے کے فریم میں کھڑے آزاد کو دیکھ کر مزید گہرا ہو گیا.. اُسے وہ اپنی آنکھوں کا دھوکا لگا کیونکہ کال پر وہ سوائے اُس کا نام پُکارنے کے علاوہ دوسرا کچھ نہ کہہ سکی تھی تو پھر وہ آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت میں کیسے یہاں پہنچ گیا ..

"یقیناً یہ سب سراب ہے.."

اینارہ نے روتے ہوئے سوچا اور واپس اپنی نظریں جھکا دیں.. دوسری طرف آزاد جس کی سانسیں اینارہ کو اس حال میں دیکھ کر تھم گئیں تھیں اُس کے سر جھکانے پر وہ جیسے ہوش میں آیا..

"اینارہ...."

اُس کی پُکار میں تڑپ تھی،اذیت،قرب اور ملال بھی.. تڑپ اس بات کی کے صرف اُسکی وجہ سے اینارہ کو یہ سب سہنا پڑا،اذیت یوں کہ نا جانے اُس نے کیا کیا برداشت کیا تھا،قرب اس لئے کہ وہ اس حال میں صرف اور صرف اُسکے خود کی وجہ سے تھی اور ملال یوں کہ نہ وہ اُسے لینے جانے میں دیر کرتا اور نہ ہی وہ یہاں ہوتی..

آزاد من بھر کے ہوتے قدم بمشکل گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھا اور اینارہ کے سامنے آ بیٹھا جو اب ابھی اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپائے آنسو بہا رہی تھی.. آزاد

نے اُس کے ناتواں کانپتے وجود کو دیکھ کر ضبط سے لب بھینچ گیا اُس سے یہ سب برداشت نہیں ہو پا رہا تھا..

"...ایناره... میں.. میں شرمندہ ہوں آپ سے"

پشیماں، بھیگی آواز ایناره نے فوراً اپنا سر گھٹنوں سے اُٹھایا.. وہ آواز بالکل حقیقت تھی بلکہ سامنے بیٹھا شخص اور اُسکی اسود آنکھیں بھی بے اختیار ایناره نے اپنے رب کا شکر کیا، آزاد جو زمین پر اُس کے مقابل بیٹھا ایناره کے لرزتے کانپتے وجود کو تکتا جا رہا تھا، ایناره کی نگاہوں کے اٹھنے پر وہ بنا کچھ کہے اُس کے برق رفتاری سے ہاتھ کھولنے لگا..

جوں ہی ایناره کے ہاتھ کھلے وہ آزاد کی گردن کے گرد بازو لپیٹتی اُس کے سینے سے جا لگی وہ خوفزدہ تھی مگر ہم وقت اپنے رب کی شکر گزار بھی، آزاد کی

وہاں موجودگی نے جیسے اُس کے جسم میں نئے سرے سے روح پھونک دی ہو..دوسری طرف آزاد حیران رہ گیا اینارہ کے ردعمل پر..

" اینارہ...آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

اینارہ کے گرد بازو پھیلا کر وہ اُس کی پشت دھیرے دھیرے سہلانے لگا، اپنے ہونے کا احساس دلانے کے لیے لیکن پھر بھی وہ اس حد تک خوفزدہ تھی کہ آزاد کے وجود میں چھپتی چلی گئی اُس کی مضبوط پناہ سکون بخش تھی، آزاد اُسے سینے سے لگائے سیدھا کھڑا ہوا اور اینارہ کو کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کرلیا..

" کیا اس نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے؟؟ "

ایناره کے ہونٹوں پر بندھی پٹی احتیاط سے نیچے کر کے وہ اُس کے رخسار دونوں ہاتھوں میں بھرتا ایناره کے چہرے کا متفکر نگاہوں سے جائزہ لینے لگا..
ایناره نے جواباً سر نفی میں ہلایا مگر بھوری آنکھوں میں آنسو ہنوز جگمگا رہے تھے..

" میں آپ کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر پا رہا ہوں.. پلیز رونا بند کریں.."
آزاد نے اُس کی آنکھوں کے نم کنارے اپنے پُر حدت انگوٹھوں سے خشک کیئے اُس کا نرم لمس باعثِ سکون ثابت ہوا ایناره کے لیے..

" آپ... آپ کیسے.. یہاں.."
ہچکیوں کے درمیان وہ اپنا جملہ بھی پورا مکمل نہ کر سکی.. آزاد نے آگے بڑھ کر بنا کچھ کہے اور لفظوں پر وقت برباد کیئے بغیر ایناره کے ماتھے پر اپنے لب

ثبت کر دئے.. وہ جو اپنی طرف سے سوال کر لینے کے بعد جواب کی منتظر تھی آزاد کے دہکتے لمس پر اپنی آنکھیں موند گئی.. طمانیت روح میں سرائیت کرتی گئی ہو جیسے دونوں کے ..

" آپ سوچ بھی نہیں سکتیں کال پر آپ کی روہانسی آواز سن کر میرے دل کی کیا حالت ہوئی تھی.. میں کچھ وقت کے لیے سانس بھی لینا بھول گیا تھا اینارہ.. "

آزاد آہستگی سے اُس سے دور ہوا اور اینارہ کا سر اپنے سینے سے لگا لیا وہ جو آنکھیں بند کئے آزاد کا لمس، اُس کے شیریں الفاظ سن رہی تھی اب اُس کی بلند دھڑکنیں سننے لگی جنہوں نے آزاد کے کہے ہر ایک لفظ کی گواہی دی تھی ..

میں نے اُس ایک لمحے میں آپ کو پانے سے پہلے کھو دینے کا تصور کیا تھا اور " وہ ہی ایک لمحہ تھا جب مجھے لگا کہ آپ کے بنا میں جی نہیں سکوں گا.. "

ایناره کے بالوں میں اپنی انگلیاں سہلاتا وہ دھیمی آواز میں دھڑکنوں کے ساز کے ساتھ حقائق بیان کرنے لگا..

ایناره اپنے ماتھے پر پڑتی آزاد کی نرم گرم سانسیں اُس کے طلسماتی اظہار میں کھو سی گئی، وہ جیسے دوسری دنیا میں جا پہنچی ہو، کسی جادوئی حسین پریوں کے دیس میں جب آزاد نے اُسے کندھوں سے تھام کر ایک بار پھر اپنے مقابل کیا.. وہ اب جو کہنے والا تھا اُس کے لئے وہ ایناره کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا..

"مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے ایناره.. ابھی سے نہیں جس دن سے آپ کو پہلی نظر دیکھا ہے اُس دن سے.. اور اب آپ کے بنا زندہ رہنا سزا ہو گا میرے لیے.. "

آزاد کی بھاری شہد میں لپٹی آواز، اُس کی سرخ ہوتی چمکدار اسود آنکھوں میں وہ اپنا عکس دیکھ پا رہی تھی.. ایناره کی پلکیں لرزنے لگیں وہ اس محبت کا جواب فی الحال محبت سے دینے کی اہل نہیں تھی مگر ردعمل بھی دینا دشوار گزار ہونے لگا اُس کے لئے..

"اگر آج آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں..."

وہ جانتی تھی کہ آگے آزاد کیا کہے گا تبھی فوراً اُس کے عنابی ہونٹوں پر اپنا مرمریں ہاتھ رکھ دیا..

کسی کے لیے مرنا بہت مشکل ہے آزاد صاحب یہ سب افسانوی باتیں ہیں "
مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کونسی گھڑی قبولیت کی ہے آئندہ آپ
"..اپنے لئے ایسی کوئی بات کہنا تو دور سوچنے سے بھی گریز کریں گے
آزاد کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے، بھوری آنکھوں میں متفکر جذبات لیے وہ
..اظہار نہ کرنے کے باوجود بھی اُسکی سانسیں منتشر کر گئی

آپ بہت ضروری ہیں علی کے لئے...(ایناره نے آزاد کے ہونٹوں سے "
"...ہاتھ ہٹادیا وہ آگے بھی کچھ کہنا چاہتی تھی) میرے لئے
اور بالآخر ایناره نے اپنا جملہ مکمل کر دیا، آزاد جو دل تھامے اُس سن رہا تھا ایناره
کے اقرار پر بے اختیار آنکھیں موندتا مسکرادیا جسے دیکھ کر ایناره اپنے ہونٹ
..کاٹنے لگی

" جب میں مصیبت میں تھی تو مجھے اپنے بھائیوں سے بھی پہلے آپ کا خیال آیا آزاد صاحب، مجھے اب خود سے عجیب سی شرم آرہی ہے کہ اتنے سالوں جن دو بھائیوں کی شفیق چھاؤں میں پلی بڑھی مدد کے وقت پہلے مجھے وہ یاد نہ آئے لیکن میں کیا کروں میں نہیں جانتی مجھے کیوں ایسا ہوا لیکن مجھے آپ کی یاد آئی صرف اور صرف آپ کی... "

بے ساختہ وہ پھونٹ کر رونے لگی، ایناره سمجھ نہیں پارہی تھی یا سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی لیکن اُسے بھی آزاد سہگل سے محبت ہو گئی تھی..

" آرے.. آپ رو کیوں رہیں ہیں یہ کوئی رونے کی بات تو نہیں... "

آزاد نے بمشکل اپنا قہقہہ حلق میں دبایا اور ایناره کے ہاتھ اُس کی آنکھوں سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگا جن سے وہ اپنی بھوری ابصار کو مسلسل تکلیف پہنچا رہی تھی..

" ..اُف اینارہ آپ روتی بہت ہیں، یہ تو بہت غلط ہے سکونِ قلب "

آزاد نے تھوڑی سی کوشش کے بعد اُس کے ہاتھ چہرے سے ہٹا ہی دئے اور

..اینارہ کے بھیگے رخسار اپنی انگلیوں کی پوروں سے خشک کرنے لگا

"..مجھے شرم آرہی ہے خود سے "

اینارہ نے گلابی چہرہ لئے منہ بسور کر کہا جس پر آزاد نے فوراً لب بھینچ لئے

..ورنہ وہ لازماً ہنس دیتا

" اس میں شرم کی کوئی بات نہیں ابھی آپ ہم دونوں کے درمیان قائم

رشتے کی نزاکت کو سمجھ نہیں پارہی ہیں تبھی الجھی ہوئی ہیں.. نکاح جیسا پاکیزہ

رشتہ تو پتھر دلوں کو بھی موم کر دیتا ہے پھر میں تو پہلے ہی پگھل چکا ہوں آپ

"..کی وجہ سے آخر کار آپ کو بھی تو میرے رنگ میں رنگنا ہی ہے

وہ اینارہ کے حسین چہرے کو گہری نگاہوں سے تکتا دھیمی آواز میں اُسے

..سمجھانے لگا

"ماں باپ.. بہن بھائی.. یہ تمام رشتے انسان اپنے رب کے پاس سے بنوا کر آتا ہے ان کے درمیان محبت فطری عمل ہے لیکن ماں بیوی کا رشتہ وہ واحد رشتہ ہے جو دنیاوی ہے.. ان دونوں کے درمیان محبت فطری عمل نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رضا سے دو انجان دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا کرتے ہیں اور یہ محبت باقی تمام محبتوں پر حاوی ہو جاتی ہے.. "

آزاد اُس کی ٹمٹماتی بھوری آنکھوں میں دیکھنے کے درمیان مسکرا دیا..

"یعنی میں نے کچھ غلط نہیں سوچا آزاد صاحب.. "

ایناره نے اپنی آنکھیں پونچھ کر اُس سے سوال کیا جس پر آزاد نے متبسم ہوتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور ایناره کے کان پر جھک گیا..

"لیکن دل میں بھید چھپانا غلط ہے.. "

بھاری سرگوشی ایناره کی سماعتوں کے سپرد کرتا وہ اُس کی خوشبو میں گھری سانس کھینچ کر ایناره سے دور ہو گیا جس کے رخسار آزاد کی اس حرکت پر دہک اٹھے تھے..

".. حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتیں آپ "
آزاد کی مخمور مسکراتی آواز اور ذو معنی الفاظ سونے پر سہاگہ اُس کی تپتی مہکدار سانسیں ایناره نے حیا کے سبب بوجھل پلکیں جھکا لیں..

ایناره کی اُٹھتی جھکتی پلکوں کے طلسم کی قید میں آزاد اپنی پشت پر ہوتی چھل پھل نہ سن سکا اور یہ ہی پل غلطی ہوئی اُس سے.. اگلی ہی ساعت پیچھے سے احسن جو پیچھلے پندرہ منٹ سے فل ہائی ڈوز کا sedative تیار کر رہا تھا اُس نے آزاد کی گردن میں بے ہوشی کا انجیکشن گھونپ دیا..

آزاد نے فوراً ہاتھ پیچھے لے جا کر اُسے روکنے کی کوشش کی مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی.. ڈائریکٹر بلڈ سپلائی متاثر ہونے کی وجہ سے وہ چند ہی لمحوں میں بے ہوش ہو گیا..

"یہ.... یہ کیا"

ایناره جو کچھ گھڑی قبل آزاد کے حصار میں کھڑی تھی بے اختیار اپنے گرد سے اُس کی پناہ چھنتی محسوس کر کے ہوش میں آئی...

"آزاد......."

کچھ دیر قبل تو زندہ جاوداں وہ اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسے وارفتگی بھری نگاہوں سے تک رہا تھا اور اب ہو ہی دَراز قامت، تندرست و توانا شخص زمین بوس تھا.. آزاد کو اس حال میں دیکھ کر جیسے کسی نے اُس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو، ایناره بے سدپڑے آزاد کے برابر گھٹنوں کے بل گر گئی...

" یہ... یہ کیا ہوا... آپ کو... آزاد... آزاد.. اللہ کے واسطے آنکھیں کھولیں.. آزاد... "

ایناره آزاد کا زرد پڑتا چہرہ تھپ تھپانے کے ساتھ ساتھ قربناک سسکیوں کے درمیان رونے لگی..

" اۓ... بس کر یہ رونا... "

احسن جو اپنا پیٹ پکڑ کر بمشکل آگے بڑھ پا رہا تھا فوراً ایناره کو گھسیٹ کر اُس نے آزاد سے دور کیا..

" نہ.... نہیں چھوڑ... چھوڑو مجھے... "

ایناره نے خود کو احسن کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کی اور وہ کامیاب ہو بھی گئی.. احسن نے ایک بار پھر آزاد کے پاس بیٹھ جانے والی ایناره کو دیکھ کر دانت پیسے..

"..مجھے تم نے یہ کرنے پر مجبور کیا اینارہ "
پھر کر وہ چہرے پر سختی لیے اینارہ کی sedative دوسرے انجیکشن میں سمت بڑھا اور اُس کا بازو تھام کر نس میں سوئی چبھو دی.. ایک سکینڈ لگا اینارہ کو یہ جاننے میں کے آزاد کے ساتھ کیا ہوا ہے ..

" ... میں .... نفرت کرتی ... ہوں تم سے "
دوا خون میں سرائیت کرنے لگی جس نے اپنا اثر آنکھوں کے آگے دھندلکوں کی صورت ظاہر کیا.. وہ دھیرے دھیرے خود سے بیگانہ ہوتی جا رہی تھی مگر پھر بھی احسن سے اپنی نفرت کا اظہار کرنا نہ بھولی اور بے دم ہوئی آزاد کے برابر میں لڑکھ گئی ..

"..تم مجھ سے ہی محبت کرو گی جب ہمارے بیچ سے یہ کانٹا نکل جائے گا "

آزاد کو نفرت انگیز نگاہوں سے گھورتا وہ جھک کر آزاد کے دونوں بازو تھام کر اُسے ایناره سے دور گھسیٹنے لگا.. احسن اپنی ضد میں مکمل اندھا ہو گیا تھا...

UL KHAN WRITES

" گُڈ مارننگ سٹوڈنٹس، امید کرتا ہوں آپ سب خیریت سے ہونگے.. اچھا آج کی کلاس میں ہم انٹرویوز کنڈکٹ کریں گے ٹیچرز اسسٹنٹ کی پوسٹ کے لئے کیونکہ مس داریاء سے اپنی پوسٹ پر کام نہیں ہو پا رہا.. "

وائٹ سلم فٹ پوری آستینوں کی سوئٹ شرٹ پہنے جو آریس کے کشادہ کندھوں اور دراز قد کو مزید نکھار رہی تھی، سلور فریم کے سوبر چشمے کے پیچھے بھوری آنکھیں ذہانت کی روشنی خود میں سموئے چمک رہیں تھیں.. بلو

جینس، کلائی پر بندھی سفید رسٹ واچ اور وائٹ نائیکز میں ملبوس شخص کی متاثر کن شخصیت کے سحر میں ہر ایک سٹوڈینٹ جکڑ سا گیا تھا..

آریس خانزادہ دن اور رات جیسا تھا، ابھرتے سورج کی طرح ہر سمت اپنی روشنی بکھیرنے والا لیکن سورج غروب ہونے کے بعد رات کی سیاہی میں رقص کرتی خاموشی کی طرح پر اسرار بھی..

آریس کی کہی بات سن کر ہال میں موجود آدھے سے زیادہ بچے داریاء پر نگاہیں مرکوز کر چکے تھے جو ان سب کی نگاہوں سے مکمل بے نیاز اپنی نوٹ بُک میں doodling کرتی رہی..

" مس داریاء نے کل رات مجھے ایک لسٹ سینڈ کی تھی، آپ میں سے کافی سارے بچے مجھے اسسٹ کرنا چاہ رہے اور میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوں کہ

ان میں کثیر تعداد لڑکوں کی بھی ہے..اوکے تو بنا مزید ٹائم ضائع کئے ہم آگے بڑھتے ہیں..

For now Miss daria will assist me for these interviews, students will fill a simple questionnaire prepared by her and she will judge who can proceed further based on their answers.. "

(ابھی کے لیے مس داریاء میرا ساتھ دیں گی انٹرویو میں، سٹوڈنٹس کو ایک فارم دیا جائے گا جس میں کچھ آسان سے سوالات ہیں، وہ فارم داریاء ہی پڑھے گی اور سٹوڈنٹس کے دیئے گئے جواب کو دیکھتے ہوئے یہ ہی فاصلہ کرے گی کہ کون آگے مجھے انٹرویو دے سکتا ہے..)

آریس یہ سب کہنے کے دوران مستقل سیکنڈ رو تھرڈ سیٹ پر براجمان لائٹ پنک اوور سائزڈ فلورل سویٹر اور ایس بیلو لوز جینس میں ملبوس، سنہرے ریشمی بال ایک سائیڈ سے کان کے پیچھے اڑسائے، گلابی شفاف چہرہ لئے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اس کے رد عمل سے یکسر مختلف آریس کی باتیں ایسے نظر انداز کر رہی تھی کہ جیسے داریاء اُس کا نہیں کسی دیوار کا نام ہو اور آریس کسی دیوار سے ہی مخاطب ہو..

"...مس داریاء میں آپ سے بات کر رہا ہوں "

اتنے فاصلے پر ہونے کے باوجود بھی وہ اُس کے گُلابی ہاتھ میں سختی سے تھامے پین کی وجہ سے اُس کی اُنگلیوں کے جوڑ سفید پڑتے باآسانی دیکھ پا رہا تھا..

داریاء کی نوٹ بُک پر تیزی سے چلتا پین آریس کی اس سادہ سی پکار پر رک گیا..اس سے پہلے اُس کے برابر بیٹھی مائسہ اُسے ڈائس کی جانب متوجہ کرنے کے لیے کہنی مارتی داریاء خود سرسری انداز میں بول پڑی..

" ..اوکے مسٹر خانزادہ "

سر اُٹھا کر اُس نے آریس کی سمت دیکھا جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہا تھا بنا کسی تیسرے کی پرواہ کئے.. نگاہوں کا ٹکراؤ بے ساختہ ہوا مگر دونوں میں سے ایک بھی اس پر نہیں سٹپٹایا الٹا داریاء آئے کنٹیکٹ کو برقرار رکھ کر اپنی سیٹ سے کھڑی ہوئی اور سٹوڈنٹس کے درمیان سے نکل کر اسٹیج کی طرف بڑھی جہاں questionnaire فارمز آریس کی ٹیبل پر رکھے تھے..

آریس نے ایک بھرپور نظر اوپر سے لے کر نیچے تک اُسے دیکھا اور پھر اپنی نگاہیں واپس پھیر لیں، چند لمحوں کا وہ جائزہ پورے دن کے لیے بھی کافی تھا ..

مس دار یاء آپ سب میں یہ فارم تقسیم کر رہیں ہیں پانچ منٹ لگے گے "
اُسکو فل کرنے میں.. جب یہ فل کر لیں آپ تو رول نمبر وائس آپ مس
دار یاء کے پاس جائیں گے یہ آپ کا فارم چیک کریں گی اور اگر انہیں سمجھ آیا
".. تو یہ آپ کے فارم کو اپروو کر کے میرے آفس بھیج دیں گی

جب تک وہ فارمز ایک ایک کی ٹیبل پر جا کر رکھ رہی تھی آریس نے تمام
.. سٹوڈنٹس کو طریقہ کار بتایا
" .. گُڈلک ایوری ون "
ان سب کے چہروں پر آخری تنقیدی نگاہ ڈال کر پروفیشنل لہجے میں انہیں
وش کرتا چشمہ اتار کر ڈائس سے ہٹتا وہ اسٹیج سے اُترا اور بنا دار یاء کی جانب
.. دیکھے لیکچر ہال سے باہر نکل گیا

" Guys now listen to me.."

آریس کے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر اپنا کام فوراً چھوڑتی وہ دروازے کی سمت بڑھی اور شیشے سے جھانک کر باہر دیکھا جہاں کوریڈور خالی نظر آیا اُسے، یعنی آریس اپنے آفس میں جا چکا تھا، وہ مسکرا کر واپس کلاس کی سمت متوجہ ہوئی جو سارے ہی اُسے دیکھ رہے تھے..

"پلیز اس فارم کو اچھے سے فل کرنا، بنا کسی غلطی کے کیونکہ میں جو انٹرویو لوں گی وہ محض ایک فارملیٹی ہوگا میں تم سب کو ہی آگے فارورڈ کروادوں گی ٹھیک ہے ناں؟؟ "

اپنی بات ان سب کو سمجھنے کا کوشش کرنے کے ساتھ وہ دیگر سٹوڈنٹس میں فارمز بھی تقسیم کر رہی تھی..

" داریاء ایک بات سنو گی.. "

بلال کے ساتھ بیٹھے لڑکے کے سامنے اُس کا فارم رکھ کر وہ آگے بڑھ رہی تھی جب بلال نے اُسے روکا ..

" Not now bilal.. "

(ابھی نہیں بلال..)

عجلت میں کہتی وہ تیزی سے آگے بڑھی جب بلال نے اُس کی کلائی تھام لی، داریاء کو ایک لمحہ لگا اپنی جگہ پر تھمنے میں اور پھر اُس نے ایک سخت ترین گھوری سے بلال کو نوازا تھا، سبز سنہری آنکھوں میں طنز اور اشتعال دیکھ کر بلال نے یکدم اُسکی کلائی آزاد کر دی ..

" یار بس مجھے اتنا پوچھنا تھا کہ تم اگر بالکل بھی نہیں چاہتی خانزادہ کو اسسٹ کرنا تو مجھے بھی فارم دے دو .."

بلال نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے نرم لہجے میں آنکھیں مٹکا کر کہا، داریاء جو آگے جانا چاہتی تھی وہی رُک گئی ..

" واقعی !! تو پھر یہ لو .. "

مسکرا کر اُس کے سامنے فارم رکھ کر وہ وہاں سے ہٹنا چاہتی تھی کہ بلال ایک بار پھر بولا ..

" لیکن لسٹ میں میرا نام نہیں ہے .. "

بلال نے اتنی آسانی سے اُس کے مان جانے پر سٹپٹا کر کہا، اُس نے تو ایسے ہی تفریح میں داریاء کی گُڈ بُکس میں رہنے کے لیے یہ ڈرامہ کیا تھا جواب گلے پڑ گیا ..

" تم اُسکی بالکل فکر نہ کرو میں تمہارا نام لسٹ میں خود انسرٹ کر دوں گی .. گڈ لک .. "

..بلال کی جانب مسکراہٹ اچھال کر وہ واپس اپنا کام کرنے لگی

"..عجیب گلے ہی پڑ گیا یہ تو "

داریاء کو دور جاتے دیکھ بلال نے منہ بنا کر سوچا اور بے دلی سے فارم پڑھنے لگا

..اُسے آر ایس خانزادہ کا اسسٹنٹ بننے میں رتی برابر دلچسپی نہ تھی

" بلال سے کونسی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی تم ؟؟ "

مائسہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے اُس کے گال پر پیار سے ہاتھ پھیر کر وہ آگے بڑھی ہی تھی کہ مائسہ نے اُسے واپس اپنے سامنے کھینچ لیا.. بلال اور داریاء کو باتیں کرتے ہوئے وہ دیکھ چکی تھی..

..وہ سنا تو ہو گا تم نے ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے "

"

داریاء نے کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہا جس پر مائسہ نے نفی میں سر کو جنبش دی ..

" مگر بلال گدھا نہیں گدھ ہے... پہلے بھی ہزاروں بار کہہ چکی ہوں ایک بار پھر کہہ رہی ہوں بلال سے دور رہو داریاء .. "

مائسہ نے ہمیشہ کی طرح مخلصانہ مشورہ دیا ..

" اوکے سویٹ ہارٹ .. اب آپ کی اجازت ہو تو یہ بچے ہوئے فارمز بانٹ دوں ..؟ "

داریاء نے ہنس کر سوال کیا جس پر مائسہ نے دوست کے گلابی رخساروں پر پڑتے ڈمپلز پر نظر ڈالتے ہوئے مسکرا کر سر کو اثبات میں خم دیتے اُسے آگے جانے کی اجازت دی تھی ..

" You will surely decline my form, don't you ? "

آخری سٹوڈینٹ جو کہ فائزہ بیگ تھی اُس کے سامنے اُس کا فارم رکھ کر داریاء اسٹیج پر جانے کے لیے پلٹی جب فائزہ کے استہزاء سوال پر اُسے رُکنا پڑا ..

" کیا تم نے میری سب سے پہلے کہی بات نہیں سنّی تھی فائزہ؟؟ "

داریاء کا بالکل موڈ نہیں تھا فائزہ کے منہ لگنے کا مگر وہ جانتی تھی کہ فائزہ میں potential ہے اس انٹرویو میں کامیاب ہونے کی تبھی وہ رُک گئی ..

" لیکن میری بات تو الگ ہے باقی سب سے .. تم ہر گز نہیں چاہو گی کہ میں پروفیسر خانزادہ کی اسسٹنٹ بنوں .. "

فائزہ کے لہجے میں شک وشبہات تھے داریاء نے مسکراتی نگاہیں میچتے ہوئے خود کو کچھ الٹا کہنے سے روکا ..

"بالکل بھی نہیں ان فیکٹ میں چاہتی ہوں کہ تم یہ انٹرویو کلیر کرو اور میری جگہ لے لو.. میرا تو بس چلے میں بنا انٹرویو کے تمہیں اپنی جگہ دے دوں فائزہ.. بس میری جان چھوٹ جائے مسٹر خانزادہ سے.. تم اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت سوٹ کرو گے.. "

پوری بات نرمی سے کہتے ہوئے آخری کا آدھا جملہ دل ہی دل میں دانت پیس کر ادا کرتی وہ واپس پلٹ گئی جبکہ فائزہ داریاء کا رویہ اپنے ساتھ یوں اچانک تبدیل ہوتے دیکھ حیرت کے ساتویں آسمان پر تھی..

UL KHAN WRITES

صبح اُسکی آنکھ سورج کی تیز کرنوں اور جسم میں ہوتے شدید درد کے باعث کھلُی.. آزاد کو ایسا لگا کہ جیسے پورا جسم ان دیکھے بوجھ تلے دبا ہو، اُس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر کھڑا ہونا تو دور وہ ہل بھی نہ پایا اینارہ کو پکارنے کی کوشش کی مگر وہ بھی نہ ہو سکا..

کچھ دیر وہ جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر آنکھیں بند کئے سب سمجھنے کی کوشش کرنے لگا اور آنکھوں کو دھوپ کی روشنی کے لیے بھی تیار کیا تھا کہ وہ ارد گرد دیکھ سکے.. پانچ منٹ بعد جب آزار نے آنکھیں کھول کر اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ یہ وہ ہی کل رات والا فلیٹ تھا اور وہ خود لکڑی کی ایک چیئر پر بیٹھا رسیوں میں جکڑا ہوا اور ہونٹوں پر رومال بندھا تھا کہ وہ چیخ چلا نہ پائے..

صورتحال جوں ہی اُسے سمجھ آئی اُس نے فوراً اینارہ کی تلاش میں لاونج سے منسلک دروازے کی طرف نگاہیں دوڑائیں جو بند تھا اور احسن بھی بھی نظر نہ

آیا اُسے.. دل ڈوب سا گیا اس سوچ پر جس کی ذہن میں آمد ہوئی تھی کمرے
.. کا بند دروازہ دیکھ کر

... طیش ... تکلیف ... خوف
ان تینوں جذبات نے اُسے آن گھیرا اور آزاد پوری قوت سے اپنی کرسی
ہلانے کی کوشش کرنے لگا تاکہ رسی ڈھیلی ہو جائے.. کمرے میں ہوتے شور
کو سن کر اُس کے پیچھے کرسی کے ساتھ بندھی ایناره کو بھی جیسے ہوش آیا
کیونکہ وہ اُس کی پشت پر تھی تبھی آزاد اُسے نہ دیکھ سکا مگر ایناره نے اُسکی وہاں
.. موجودگی بھانپ لی تھی

" اہمم!! "
دبی چیخیں جو اُسے اپنی پشت پر ہی سنائیں دیئیں آزاد نے یکدم گردن موڑی..
ایناره اُس کے سامنے تھی، اُس کی وہ ہی لمبی خوبصورت بھوری چوٹی جس کی

تعریفیں علی سے سنی تھیں آج اُسے دیکھ بھی لیا.. کتنی خواہش کی تھی اُس نے ایناره کے بال دیکھنے کی انہیں محسوس کرنے کی اور اللہ نے اُسکی خواہش پوری بھی کی لیکن اس حال میں یہ خواہش پوری ہو گی آزاد نے کبھی سوچا بھی نہ تھا..

ایناره کی بے چینی دیکھ کر آزاد نے اپنے بندھے ہاتھ پیچھے سے ہی بمشکل اُس تک لے جا کر ایناره کی پشت کو مختصراً چھوا.. ایناره کا مسلسل لرزتا وجود یکلخت تھم گیا، بنا اُسے دیکھے یا سنے وہ خاموشی میں بھی آزاد کا لمس پہچان گئی اور پہچانتی بھی کیوں ناں، اُس کے شوہر کا لمس تھا وہ جس نے لمحوں میں ایناره کو پرسکون کر دیا..

" ارے واہ تم دونوں اٹھ گئے.. صبح بخیر.. نیند کیسی آئی رات میں؟؟ "

احسن جو کمرے سے فریش ہو کر نکلا تھا ان دونوں کو جاگتے دیکھ کمینگی سے مسکراتا ہوا اینارہ اور آزاد کے نزدیک آ کھڑا ہوا.. آزاد جو سر جھکائے خود کو ان رسیوں کے جال سے باہر نکالنے کا حل سوچ رہا تھا احسن کی آواز پر نگاہیں اُٹھاتے ہوئے اُسے خونخوار نظروں سے گھورنے لگا..

"واہ بھئی ایم این اے صاحب آپ تو بہت فریش لگ رہے ہیں.."
آزار کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وہ آنکھ مارتے ہوئے بولا جس پر آزاد نے پوری قوت سے کندھا جھٹکا نتیجتاً احسن کا ہاتھ دور ہو گیا..
"ارے یار تم تو برا ہی مان گئے.. میں بس مذاق کر رہا تھا..."
احسن نے ہنس کر کہا جس پر آزاد کا بس نہیں چلا کہ آگر ابھی اُسکے ہاتھ کھلے ہوتے تو ان ہاتھوں سے ہی وہ جان لے لیتا اُسکی..

"یار تمہارا دل چاہ رہا ہو گا ناں اپنی بیوی کو دیکھنے کا ر کو میں تمہاری مدد کرتا

ہوں.. "

احسن نے طنزیہ انداز میں بات مکمل کی اور مڑ کر اینارہ کی جانب بڑھا.. اُسے

اینارہ کے نزدیک ہوتے محسوس کر کے آزاد بری طرح سے ہلنے لگا..

"ارے میری جان تم اب بھی رو رہی ہو... شاباش رونا بند کرو چلو میں

دیکھتا ہوں تمہیں تمہارا شوہر.. "

احسن نے اینارہ کی نم آنکھیں دیکھ کر آتش فشاں لہجے میں کہا اور اُس کی کرسی

گھسیٹ کر آزاد کے سامنے رکھ دی..

"اُسے چھوا بھی اگر میں تمہاری جان لے لوں گا دور رہو اُس سے..."

جب تک احسن پشت پر تھا آزاد نے اپنے چہرے سے پٹی اتار ہی لی مستقل

حرکت کرتے رہنے کے باعث..

"بے فکر رہو مجھے چھونا ہوتا تو کب کا چھو چکا ہوتا.. چوبیس گھنٹوں سے تمہاری بیوی میرے ساتھ ہی ہے لیکن مجھے دوسروں کی چیزیں استعمال کرنے کی عادت نہیں.."

احسن نے ہنس کر جواب دیا...

"دیکھ لو ایناره آرام سے اپنے شوہر کو دیکھ لو محبت تو تم بھی بہت کرتی ہو اس سے.."

احسن نے ایناره کی فکر مندی بھانپ کر حسد سے بجھے لہجے میں کہا، احسن کی اس بات پر آزاد کی نظریں فوراً ایناره کی آنکھوں پہ جا ٹھہریں، ان بھوری آنکھوں میں اُس نے اپنے لئے فکر دیکھی اور شاید محبت بھی.. دوسری طرف ایناره مقابل رسیوں میں جکڑے آزاد کو بے بسی سے دیکھنے لگی ایک صرح اُس ہی کی وجہ سے وہ اس مصیبت میں مبتلا ہوا تھا.. نہ وہ آزاد کو کال کرتی نہ وہ یہاں آتا اور نہ ہی یہ قیامت اُس پر گزرتی..

"...بے غیرت شخص! ہمت ہے تو میرے ہاتھ کھولو ناں.. نامرد"

آزاد نے خون آلود نظروں سے احسن کو دیکھا جو مستقل اُسے آگ لگانے کے لئے مسکراتا رہا..

"نامرد نہیں اس کو عقلمند کہتے ہیں اب تم میری بات سنو مسٹر آزاد..

میرے پاس تمہارے لیے ایک آفر ہے.."

آزاد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ کرسی کے دونوں ہتھوں کو تھام کر آزاد کے چہرے پر جھکا..

"تم اینارہ کو طلاق دو ابھی اس ہی وقت تاکہ میں اس سے نکاح کر سکوں..

اگر تم نے اسے طلاق نہ دی تو میں اسے بنا نکاح کے اپنی بیوی...."

ابھی احسن اپنی بات پوری مکمل کرنے ہی والا تھا کہ آزاد نے اُس سے پہلے ہی پوری قوت سے اپنے سر کا وار اُس کی ناک پر کیا..

" آہہہ!! "

احسن کی قربناک چیخ سرد ماحول میں گونجی، اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر وہ فوراً آزاد سے دور ہوتا درد سے تڑپنے لگا..

" دوبارہ تم نے اگر یہ بکواس کی تو خدا کی قسم اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لوں گا.."

آزاد کی آواز اس قدر بلند تھی کہ ایناره کو لگا کہ گھر کے در و دیوار لرز رہے ہوں جیسے... وہ کبھی وحشت زدہ نگاہیں غیظ کی جیتی جاگتی تصویر بنے آزاد پر ٹکادیتی تو کبھی ناک پکڑے احسن پر جس کا ہاتھ خون سے بھر گیا تھا..

" اچھّا ہوا تمہارے ساتھ تیچ انسان... "

پہلی بار.. زندگی میں پہلی بار اُسے کسی کو تکلیف میں دیکھ کر طمانیت محسوس ہوئی، احسن کا تڑپنا اُسے سرشار کر گیا..

"..میں تجھے چھوڑو گا نہیں "

درد کی شدت سے تڑپتے ہوئے احسن نے پینٹ کی پچھلی جیب سے پستول نکال کر آزاد کے ماتھے پر ٹکا دی ..

"..اُہمم... نہہہہ "

ایناره نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا، بے تحاشا خوف کے زیرِ اثر وہ پوری قوت سے سر نفی میں ہلانے لگی.. ایناره وحشت اور تکلیف سے بلبلا اُٹھی..

" ہاہاہاہا.. تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے گولی مار کر خود بچ جاؤ گے... صرف چوبیس گھنٹے لگے گے پولیس کو تمہیں پکڑنے میں اور اگلے چوبیس گھنٹے تمہیں پھانسی چڑھانے میں.."

آزاد کی سپاٹ آواز نے احسن کے ہاتھوں کو کانپنے پر مجبور کر دیا.. اینارہ نے آزاد کو یہ سب کہتے ہوئے بے یقینی سے دیکھا، وہ کیسے یوں اپنی زندگی خطرے میں ڈال سکتا ہے، اگر ابھی اُس کے کہنے پر احسن نے ٹریگر دبا دیا تو؟؟ اینارہ کے اعصاب یہ سوچ کر مفلوج ہونے لگے..

" چلاؤ گولی... چلاؤ ناں اب رک کیوں گئے...!! "

آزاد نفرت انگیز انداز میں گویا ہوا احسن نے فوراً اپنی گن پیچھے کرلی..

" بہت بکواس کرلی تم نے.. "

آگے بڑھ کر اُس نے آزاد کے ہونٹوں پر واپس پٹی باندھی اور اپنی ناک پکڑ کر فلیٹ سے باہر نکل گیا تاکہ قریبی کلینک پر اپنی ناک کا علاج کروا سکے..

UL KHAN WRITES

بیڈ پر اوندھے منہ پڑا وہ گہری نیند میں سو رہا تھا جب کمرے میں رقص کرتی پر سکون خاموشی کو موبائل فون کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے توڑا اصفہان کی نیند سمیت ..

"... کیا مصیبت ہے "

منہ ہنوز تکیے کے نیچے چھپائے اصفہان نے اِدھر اُدھر موبائل کی تلاش میں بیڈ پر ہاتھ چلائے مگر موبائل نے بھی جیسے قسم کھا رکھی تھی کہ اتنی آسانی سے نہیں ملنا.. کل رات تین بجے کے بعد اُس کی واپسی ہوئی تھی جہانزیب صاحب کے پاس سے پوری رات وہ ان سے باتیں کرتا رہا اور پھر آدھی رات کو گھر واپس جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ ظفر کو داریاء کو اطلاع دے دینے کا کہہ کر اپنے ریسٹ ہاوس آگیا تاکہ تھوڑی دیر آرام کر سکے ..

کال کرنے والا بھی نہایت مستقل مزاجی سے اپنا کام سرانجام دے رہا تھا، کچھ دیر تو اصفہان نے ڈھیٹ بنے رہنے کا فیصلہ کیا مگر جب فون مسلسل بجتا رہا تو پھر دبی آواز میں کال کرنے والے کو بہترین القابات سے نوازنے کے بعد وہ ہتھیلیوں پر زور دے کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا ...

جس تکیے کے نیچے منہ دیئے پڑا تھا عین اس ہی کے برابر میں چیختا چلاتا موبائل فون اصفہان کو منہ چڑا رہا تھا.. دانت پیس کے سینے میں اٹھتے اشتعال پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کرنے کے بعد اُس نے موبائل فون ہاتھ میں تھام لیا..

"..ہمم! دلچسپ"

سکرین پر چمکتے انجان نمبر نے اصفہان کے تنے تاثرات ڈھیلے کر دیئے جن کی جگہ اب متاثر کن مسکراہٹ نے لے لی.. وہ نمبر انجان ضرور تھا کیونکہ وہ

اُس کے موبائل میں محفوظ نہیں تھا مگر اصفہان کے حافظے نے وہ نمبر ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا تھا خود میں..

" Bonjour Mon amour.."

(صبح بخیر میری محبت..)

موبائل فون کان سے لگا کر اُس نے متبسم دھیمی آواز میں بات کا آغاز کیا..

اصفہان کو ہر گز امید نہیں تھی کہ وہ کال کرے گی..

دوسری طرف کال کے اُس پار موجود آئیلین نے اصفہان کی نیند کے خمار میں بھیگی گھمبیر آواز سن کر یہ شکر کیا کہ موبائل فون کان سے لگانے کے بجائے اُس نے سپیکر ان کیا ہوا تھا ورنہ تو قریب سے اصفہان کی ایسی آواز سننا بلاوجہ رونگٹے کھڑے کر دیتا اُسکے..

مڈ نائٹ بیلو ریشم کے باتھ روب میں ملبوس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی وہ اپنی مارننگ سکن کیئر روٹین مکمل کر رہی تھی جب اچانک اُسے اصفہان کا خیال آیا اور پھر آئیلین نے اُسے کال کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ جان سکے کے کل پولیس اسٹیشن میں کیا فیصلہ کیا گیا ہے..

" تمہارے پاس میرا نمبر سیو تھا؟؟ "

آئیلین نے ہیڈ بینڈ لگاتے ہوئے اصفہان سے سوال کیا جہاں تک اُسے یاد تھا آج تک کبھی بھی ان دونوں کی کال پر بات نہیں ہو سکی تھی تو نمبر کا سیو ہونا کچھ عجیب لگا اُسے لیکن آخر حقیقت تو یہ تھی کہ ان دونوں کا تعلق ہی عجیب تھا، نا سمجھ میں آنے والا تبھی آئیلین کو زیادہ تجسّس محسوس نہ ہوا..

"..ہاں میرے دل میں محفوظ ہے، تم بھی اور تمہارا نمبر بھی "

ایک ہاتھ سے فون کان پر لگائے جب کہ دوسرے ہاتھ سے وہ گلاس وال پر پڑے دبیز سرمئی پردے پیچھے دھکیل رہا تھا جن کہ منظر سے ہٹتے ہی باہر بنے پول ایریا میں پڑتی دھوپ چھن کر سیاہ اور سفید رنگوں سے مزین کمرے میں داخل ہونے لگی..

" سہگل اگر تمہیں یہ سب باتیں ہی کرنی ہیں تو میں کال کاٹ رہی ہوں.. "

آئیلین نے فوراً کال decline کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر اس سے پہلے ہی وہ بول پڑا..

" اچھا نہیں کرتا یہ باتیں ہنی.. تم بات کرو میں صرف تمہیں سنوں گا.. "

گلاس وال کے دوسری جانب چمکتے نیلے پول کو دیکھتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا..

" اوکے.. میں نے تمہیں کال کی تھی اس لئے تاکہ کل کے متعلق پوچھ سکوں.. کیا ہوا تھا کل پولیس اسٹیشن میں.. "

چہرے پر سیرم لگا کر اب وہ مساج کرنے لگی، سفید رنگت دن کی روشنی میں چمک رہی تھی..

" یار مجھے تمہاری آواز صحیح نہیں آرہی.. تم کہاں ہو ابھی..؟ "

اصفہان کے سوال پر آئیلین نے فوراً فون سپیکر سے ہٹا کر اپنے کان سے لگا لیا..

" اب ٹھیک ہے؟؟ "

اصفہان کو ایسا لگا کہ وہ بالکل پاس ہو، آئیلین کی میٹھی مسرور کن آواز نے اُسے آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر دیا.. جب وہ عام طرح سے پیش آتی تو نشہ بن کر حواس پر چھانے لگ جاتی تھی اصفہان کے..

"..ہاں "

ایک لفظی جواب دے کر وہ آنکھیں موندے خاموشی سے اُس کی چڑھتی اترتی سانسیں سننے لگا..

میں گھر پر ہوں آفس جانے کے لیے ریڈی ہو رہی ہوں، موبائل سپیکر پر " تھا تبھی شاید تمہیں آواز صحیح سے نہیں آ رہی ہو گی.. رکو میں اپنے ایئر پوڈز لے کر آتی ہوں.."

سکن کیئر اور بات دونوں ضروری تھیں تبھی وہ نائٹ اسٹینڈ کی سمت لپکی..

" ضرورت نہیں ہے رکو میں تمہیں فیس ٹائم کرتا ہوں.. "

اصفہان نے دفعتاً موقع سے فائدہ اٹھایا، آئیلین کو جواب دینے کی مہلت دیئے بنا وہ فیس ٹائم پر کال ملاء چکا تھا، اب سوائے کال موصول کرنے کے دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا اُس کے پاس..

"...ہاں اب ٹھیک ہے "

گھری بے تاب نگاہیں آئیلین کے چہرے کا جائزہ لینے لگیں جو موبائل خود سے کچھ دور کیے بظاہر اکتاہٹ بھری نگاہوں سے اپنی موبائل سکرین پر نظر آتے شخص کو دیکھنے لگی.. درحقیقت تو وہ بوکھلا گئی تھی اُس کے برہنہ کشادہ کندھے، سفید مضبوط گردن، ماتھے پر بکھرے سیاہ بال اور سرمئی آنکھوں کا بوجھل ہونا دیکھ کر..

"..اس کی ضرورت نہیں تھی میرے ایرپوڈز سامنے ہی پڑے ہیں "

آئیلین نے منہ بسور کر کہا جس پر وہ جو بنا پلکیں جھپکے مسلسل اُسے تک رہا تھا مبہم سا مسکرا دیا..

" پیاسے کو آب کی ضرورت نہ ہو کیا یہ ممکن ہے ؟؟ "

ذو معنی لہجہ، بھاری آواز موبائل تھاما آئیلین کا ہاتھ یکدم کانپنے لگا تو اُس نے بیک کیمرا کھول کر موبائل ڈریسنگ پر رکھ دیا..

"...یہ کیا کیا تم نے ہنی "

اصفہان جو بھرپور نگاہوں سے اُس کے چہرے کے بدلتے رنگ جانچ رہا تھا

..اچانک سکرین سیاہ ہو جانے پر شدید بدمزہ ہوا

"..تمہیں میری آواز آ رہی ہے ناں ایسے بھی تو بس بہت ہے "

..اصفہان کے چہرے پر رقم بیزاری دیکھ کر اُسے عجیب سی خوشی ہوئی

"..اوکے میں چینج کرنے جا رہا ہوں.. خیال رکھنا اپنا.. گڈ بائے "

اصفہان سمجھ گیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اُسے جلانے کے خاطر یہ سب کر رہی ہے تبھی سنجیدگی سے کہتے ہوئے اُس نے کال کاٹ دی اور فون واپس بیڈ پر

..اُچھال کر باتھ روم کی سمت بڑھ گیا

" So rude Asfahan Sehgal..

" !!اُسے یہ لگتا ہے کہ میں دوبارہ کال کروں گی اُسے ہونہہ

آئیلین نے استہزاء ہنس کر خود کلامی کی اور ایک بار پھر اپنے کام میں مشغول ہو گئی دل تو بہت چاہ رہا تھا کہ اُسے میسج کر کے واپس بلا لے مگر آنا نے گوارا نہ کیا یہ کرنے کو.. ابھی پانچ منٹ ہی گزرے ہونگے کے موبائل پر میسج کی رنگ ٹون ہوئی..

میں نے چینج کر لیا ہے دوبارہ تمہیں فیس ٹائم کر رہا ہوں اچھی بیوی ہونے " کا ثبوت دینا اور فرنٹ کیمرا کھول لینا.. "

میسج پڑھ کر گلابی ہونٹوں کو شریر مسکراہٹ نے چھو لیا..

" اگر میں ایسا نہ کرتی تو؟؟ "

کال ریسیو کر کے آئیلین نے کیمرا کا رخ اپنے چہرے کی طرف کرتے ہوئے موبائل ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ رکھ دیا..

"..تو تمہیں میں کبھی نہیں بتاتا کہ کل پولیس اسٹیشن میں کیا ہوا "

اصفہان نے بغور آئیلین کو دیکھا اور ٹرائپوڈ اسٹینڈ پر لگا موبائل فون سن لاونجر پر رکھ دیا..

" یہ تم کیا کر رہی ہو؟؟ "

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اصفہان نے آئیلین کی انگلیاں اُس کی چکنی گردن پر مہارت سے چلتے دیکھ استفسار کیا..

مساج کر رہی ہوں نظر نہیں آرہا تمہیں..؟اور تم کیا کرنے والے ہو؟؟ "

"

اصفہان کے عقب میں نظر آتے پول کو دیکھ کر آئیلین خود کو پوچھنے سے نہ روک سکی..

"ٹمپریچر سیٹ کیا ہے پول کا اور اب انتظار کر رہا ہوں.. سوئمنگ کرنی

ہے.."

گھنے سیاہ بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اصفہان نے اپنے اندر ہوتی الجھن کو کم کرنے کی کوشش کی.. کاش فیس ٹائم کا کہتا ہی نہیں.. بہت مشکل سے خود پر ڈھیروں ضبط کرنے کے بعد وہ سکرین پر ٹکی اپنی آنکھیں ہٹا پایا تھا ورنہ تو بس نہیں چل رہا تھا کہ آئیلین کا چمکتا چہرہ، گلابی گال اور وہ شبنمی آنکھیں اُس کے برابر بیٹھ کر نہ صرف دیکھے بلکہ انہیں محسوس بھی کرے..

"اچھّا اب بتاؤ کل کے بارے میں.." آئیلین بے صبری سے مدعے پر آئی..

"کچھ نہیں ہوا ڈی ایی جی بضد ہو رہا تھا ویئر ہاوس کی تلاشی لینے کے لیے.. میرا لیگل ایڈوائزر آیا نہیں سو اس لئے آج ہو گا جو ہو گا.."

جھک کر پول میں ہاتھ ڈال کر پانی کی حرارت کو محسوس کیا عین اُسکی پسند کے مطابق.. سن لاونجر پر رکھا اسٹینڈ اُٹھا کر اُس نے پول کے نزدیک رکھا اور پانی میں کود گیا...

" آج آجائے گا تمہارا لیگل ایڈوائزر ؟اور اُس ویئر ہاوس میں آخر ایسا ہے کیا ؟؟ "

سب سے زیادہ دلچسپی اُسے اس ہی چیز میں تھی، سکرین پر بغور اُس پانی میں ڈھونڈنے کی کوشش کرتی آئیلین جواب کی منتظر تھی..

" لگتا تو یہی ہے اور لڑکیاں نہیں ہیں وہاں ابھی کہ لئے بس اتنا جان لو.. "

دور سے اُس کی آواز آئی غور پر وہ پول کے دوسرے سرے پر نظر بھی آگیا..

" کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں جو مجھے بتا سکو؟؟ "

آئیلین بضد ہوئی.. اصفہان اُس کی آواز میں تیرتی بے چینی بھانپ کر
.. مسکرایا
کیا تمہیں ہے مجھ پر بھروسہ کہ اپنا بہت اہم معاملہ مجھ سے شیئر کر سکو؟؟ "
"

.. سوال پر سوال، آئیلین جھنجھلا گئی

میرا ہر معاملہ ہی تمہارے سامنے ہے سہگل خیر نہیں بتانا تو نہ بتاؤ ڈرامے "
".. بازی کرنے کی ضرورت نہیں
آنکھوں کے نیچے لگا کر اب وہ ان پر eye patch گولڈ سیرم کے
.. چلانے لگی jade roller
" .. بتاؤں گا مگر وقت آنے پر "
اصفہان نے سرسری طور پر کہا اور واپس پانی کے اندر چل دیا.. آئیلین نے
.. جواباً آنکھیں گھمائیں اور خاموشی سے اپنا کام کرتی رہی

"میں سمجھتا تھا تم اللہ کی طرف سے خوبصورت ہو لیکن تم تو اتنی محنت کرتی ہو خود پر.."

یکدم اتنی قریب سے آتی اُس کی آواز سن کر آئیلین نے بے اختیار سکرین کی طرف دیکھا.. ایک ہاتھ پول کی ریلنگ پر ٹکائے دوسرے سے ماتھے پر آئے گیلے بال پیچھے دھکیل کر وہ گہری نگاہوں سے صرف اُسے ہی دیکھ رہا تھا..

آئیلین سے زیادہ دیر سکرین کی سمت نہ دیکھا گیا سو اُس نے نظریں چرا لیں..

"خوبصورتی عطا اللہ نے کی ہے اور اسے سوار کر رکھنا ہمارا کام ہے.."

وہ ایک ادا سے بولی، اصفہان کی سانسیں اس ساحرہ کی ادائیں دہکا رہیں تھیں..

"Mon amour.. اور اسے سراہنا میرا کام ہے"

بالوں سے ہیڈ بینڈ نکالتے اُس کے ہاتھ اصفہان کے بوجھل لفظوں پر یکلخت لرزنے لگے..

" تمھیں فرنچ کیسے آتی ہے ؟؟ "
محض موضوع بدلنے کے لئے اُس نے سوال کیا..
" I have done my MBA from École des hautes études commerciales de Paris.."
دنیا کا مشہور ترین بزنس اسکول جہاں شکاگو، لندن اور بیلجیئم جیسی اسٹیٹس کے سٹوڈنٹس کو بھی مشکل سے داخلہ مل پاتا ہے وہاں ایک پاکستانی کا جانا جدی پشتی امارت کی دلیل تھی..

" اچھا تو پھر آج تم آفس آؤ گے ؟؟"

آئیلین نے لاسٹ اسٹیپ یعنی بالوں کو کنگھی کر کے ان میں ہیئر سیرم لگایا اب بس اُسے تیار ہونا تھا..

" نہیں آج نہیں آؤں گا.. کاش تم یہاں میرے ساتھ ہوتی.. "

اصفہان کا لہجہ ضرورت سے زیادہ بھاری ہونے لگا وہ مستقل کسی عقیدت مند کی طرح آئیلین کو تک رہا تھا..

" ہاں پھر میں تمہارا موبائل فون پول میں گرا دیتی.. "

ماحول میں چھائی حدّت کم کرنے کے خاطر آئیلین نے ہنس کر کہا..

" میرے مہلت نہیں دیتا تمہیں اسکی کیونکہ تم اس وقت میرے ساتھ، میرے قریب اس پول میں ہوتی.. پانی سے زیادہ میری شدتوں میں بھیگی ہوئی.. "

اصفہان نے اُس کی گردن پر چمکتے ہارٹ شاپ لاکر کو دیکھ کر کہا.. جذبات کی شدت حد سے سوا ہونے لگی..

"سب سے پہلے میں تمہارے اس تل کو سراہتا پھر میں تمہاری گردن کی اس ملائم وادیوں میں کھو سا جاتا، تمہیں چومتا، تمہیں پیار کرتا اس حد تک کے تم مدہوش ہو جاتی اور میں اس مدہوشی میں ہی تمہیں اپنے آپ سے روشناس کرواتا کے کیا ہے اصل میں تمہارا شوہر.."

آئیلین کے لئے بھی مزید اُس کی آنکھوں کے سامنے رہنا دشوار ہونے لگا، اصفہان کی بھاری آواز خمار آلود باتیں جن کے جواب میں وہ کچھ نہ کہہ سکی سو اُس نے بنا سوچے سمجھے کال کاٹ دی..

"پرسکون... "

دل کے مقام پر ہاتھ رکھے وہ اپنی برق رفتار سانسوں کو استوار کرنے لگی، دل و دماغ میں اصفہان کی سرمئی خمار زدہ آنکھیں، بھیگا چہرہ اور اُس کی باتیں جیسے نقش ہو گئیں ہوں.. بے اختیار اس نے شکر کیا کہ آج وہ آفس نہیں آئے گا..

ڈوسری طرف اصفہان نے پول کا ٹمپریچر سردی ہونے کے باوجود بھی ٹھنڈا کرنے کے لیے سیٹ کر دیا کیونکہ روح میں جو حدّت پیدا ہو چکی تھی وہ شاید یہ ٹھنڈا پانی ہی زائل کر پاتا..

UL KHAN WRITES

"...آپ کے بعد اور کتنے سٹوڈنٹس اور بچے ہیں بیٹا "

آریس تقریباً دس سٹوڈنٹس کا انٹرویو لینے کے بعد انہیں فارغ کر چکا تھا، یہ سب داریاء کی ضد ہی تو تھی ورنہ نہ اُسے اسسٹنٹ بدلنے میں کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی انٹرویو لینے میں..

"..سر شاید پندرہ اور ہیں "

ٹیبل کی دوسری طرف بیٹھے لڑکے نے جواب دیا جس پر بمشکل اپنے بگڑتے تاثرات قابو میں رکھ کر آریس اُس کا فارم پڑھنے لگا..

"ٹھیک آپ جائیں اپنے بعد والے سٹوڈینٹ کو بھیجیں دس منٹ بعد.."

فارم واپس اُس کے سامنے کرتے ہوئے وہ سادہ سے لہجے میں گویا ہوا..

" لیکن انٹرویو سر؟؟ "

لڑکے نے حیرت سے سوال کیا، سوائے ایک سوال کے آریس نے اُس سے کچھ بھی نہیں پوچھا تھا..

"بس ہو گیا آپ کا انٹرویو.. "

آریس کے سپاٹ تاثرات دیکھ کر وہ خاموشی سے اپنی جگہ سے اُٹھا اور آفس سے باہر نکل کر لیکچر ہال میں چلا آیا..

"دس منٹ بعد بلال جائے گا آفس میں.. "

کلاس میں داخل ہوتے ساتھ ہی اپنی بات ان سب تک پہنچا کر وہ سیٹ پر بیٹھنے کے لئے بڑھا تھا کہ داریاء فوراً اُس کے سامنے آئی ..

" کیسا رہا انٹرویو ولید ؟؟ "

وہ جو واپس آتے نا امید سٹوڈنٹس کو دیکھ دیکھ کر تھک چکی تھی، اُس کی آخری امید کلاس کا ہونہار سٹوڈینٹ ولید تھا مگر اب اُسے بھی افسردہ دیکھ کر داریاء کا چہرہ لٹک گیا ..

" یار انہوں نے مجھ سے کچھ پُوچھا ہی نہیں بس ایک سوال کیا کہ آپ کے بعد اور کتنے سٹوڈنٹس ہیں پھر میرا فارم پڑھا اور واپس بھیج دیا .. "

ولید کی بات سن کر داریاء کی پیشانی شکن آلود ہو گئی ..

" اپنا فارم دکھانا ... "

اُس نے ولید کا فارم یہ سوچ کر نہیں پڑھا تھا کہ وہ اتنا برائٹ سٹوڈینٹ ہے کیا غلط لکھ سکتا ہے اور یہاں آر ایس نے اُسے فارم پر ریجیکٹ کر دیا.. ولید نے داریاء کی جانب فارم بڑھایا جسے تھام کر وہ بغور پڑھنے لگی.. فارم میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ تھی..

" تم بیٹھو میں بات کر کے آتی ہوں ان سے.. "

ولید کو دلاسہ دے کر وہ لیکچر ہال سے باہر نکل آئی.. تقریباً دس سٹوڈنٹس کو بنا کسی ٹھوس وجہ کے وہ ریجیکٹ کرتا جا رہا تھا اور اب ولید... ولید تو کسی طرح بھی اس کا حقدار نہ تھا، چند ایک ہی تو سٹوڈنٹس تھے جن پر داریاء بھروسہ کر رہی تھی کہ وہ انٹرویو میں کامیاب ہو سکتے ہیں مگر ان میں سے ایک تو بنا کسی وجہ کے ریجیکٹ کر دیا گیا..

" May I come in.."

دروازہ ناک کر کے اُس نے اندر آنے سے پہلے اجازت لی، ورک لوڈ اوپر سے یہ ٹیچنگ کا مستقل ڈرامہ.. آریس پچھلے چوبیس گھنٹوں میں ایک منٹ بھی آرام نہیں کر سکا تھا اور اس وقت اُس کا سر مانو درد سے پھٹ رہا ہو..

"یس.."

اجازت ملنے پر وہ اندر چلی آئی جہاں سیاہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھا شخص آنکھیں بند کیے اپنی کنپٹی سہلا رہا تھا..

" اس فارم میں کیا غلطی ہے؟؟ "

داریاء نے آگے پیش رفت کر کے اُس کی ٹیبل پر ولید کا فارم رکھ دیا.. آریس نے سر اُٹھایا.. داریاء اُس پر پہلے ہی نظریں ٹکائے کھڑی تھی، نظروں کا بے ساختہ ٹکراؤ ہوا.. بھوری آنکھوں میں نہ جانے ایسے کون سے جذبات تھے، داریاء کو نگاہیں چرانی پڑیں..

"..کوئی غلطی نہیں "

آریس نے داریاء پر سے نگاہیں ہٹا کر ایک سرسری نگاہ فارم پر ڈالی تاکہ نام پڑھ سکے اور پھر واپس فارم اُس کی جانب کھسکا دیا..

" پھر آپ نے کیوں اس فارم کو ریجیکٹ کر دیا؟؟ "

داریاء نے اپنے لہجے کو تلخ ہونے سے جبراً باز رکھا..

"..میں نے فارم کو نہیں ریجیکٹ کیا "

آریس بے تاثر لہجے میں گویا ہوا اور سینے پر بازو لپیٹ کر چیئر کی پشت سے ٹیک لگانے کے بعد اب وہ خاصی فرصت سے اُسے دیکھ رہا تھا..

"....تو پھر ولید کو کیوں بھیج دیا بنا انٹرویو کہ آپ نے مسٹر خانزادہ "

ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتی وہ شدید غصے کے باعث اپنی مٹھیاں بھینچ گئی.. آریس نے بغور داریاء کی اس حرکت کو نوٹ کیا مگر کہا کچھ نہیں...فی الحال..

" مس داریاء کتنے سٹوڈنٹس بچے ہیں مزید انٹرویو کے لیے ؟؟ "

آریس نے وہ ہی سوال واپس دھرایا جو ولید سے کیا تھا، داریاء نے اکتاہٹ بھری نگاہوں سے آریس کو دیکھا ..

" اٹھارہ اور ہیں لیکن اس سے فرق کیا پڑتا ہے جب ریجیکٹ آپ نے ان میں سے ہر ایک کو کر ہی دینا ہے.. "

آخر کب تک وہ خود پر ضبط کئے کھڑی رہتی بالآخر تنگ آکر بول ہی پڑی ..

" ولید کے مطابق پندرہ اور تھے.. "

آریس نے سنجیدگی سے جواب دیا اور اپنا چہرہ ہاتھ پر ٹکا کر جو ٹیبل پر سیدھا رکھا تھا وہ گہری دلچسپی سے داریاء کو دیکھنے لگا ..

" یہ کوئی اتنی بڑی بات بھی نہیں تھی کہ آپ اُسے ریجیکٹ ہی کر دیتے.. "

بات بڑی ہو یا چھوٹی غلطی غلطی ہی ہوتی ہے جو ولید سے پہلے انٹرویو میں ہو گئی جس کے بعد اُسکا ریجیکٹ ہونا ہی بنتا تھا اور اس بات سے واقف داریاء خود بھی تھی ..

" تم کیوں اتنا لڑ رہی ہو ؟؟ سب ختم نہیں کر سکتی ؟؟ "
اچانک نا جانے اُسے کیا ہوا کہ وہ اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا، لہجہ عام سا تھا مگر ان بھوری آنکھوں میں التجا ہو جیسے یا ایسا محض داریاء ہی کو لگا ..

" کیا مطلب ؟؟ "
داریاء نے نا سمجھی سے استفسار کیا .. سبز سنہری وادیوں میں استفہامیہ تاثر ہچکولے کھانے لگے وہ سمجھ نہیں پائی کہ آریس کو اچانک کیا ہوا ہے ..
"... دوست بن جاتے ہیں، میں اور تم "

تھکن کا اثر تھا یا سامنے کھڑی لڑکی کی جادوئی شخصیت اُس کی آواز لمحہ بہ لمحہ بھاری ہونے لگی..

"میں آپ کی سٹوڈینٹ ہوں مسٹر خانزادہ.. "

ہونق چہرہ لئے اُس نے آریس کو جیسے اُسکا رتبہ یاد دلایا ہو جس پر وہ بے اختیار مسکرایا، ہلکی بھوری داڑھی کے پیچھے پوشیدہ ڈمپل اپنی جھلک دکھلا کر معدوم ہو گیا.. آریس نے سر جھٹک کر دارِیاء کی سمت پیش رفت کی...

"ہر بار کیوں تم اتنی بضد ہو جاتی ہو؟؟ پاس ہو کر بھی میلوں دور لگتی ہو، مجھ سے واقعی ہچکچاتی ہو یا یہ محض ایک فریب ہے.."

آریس کے اپنی سمت اٹھتے ہر ایک قدم کے ساتھ وہ الٹے قدم پیچھے پیش رفت صرف دوری بنائے رکھنے کے لیے کرتی رہی..

مجھ.. مجھے آپ کی باتیں سمجھ نہیں آ رہی.. میرے خیال سے آپ کو آرام "
.. کی ضرورت ہے "

داریاء نے ان گہری بھوری آنکھوں میں رقم داستان سے نگاہیں چراتے ہوئے عجلت میں جواب دیا اور باہر جانے کے لیے پر تولنے لگی کے یکدم ہی آر ایس نے دروازے کے لاک پر ہاتھ رکھ دیا.. پیچھے پیش رفت کا اب داریاء کے پاس کوئی راستہ نہ بچا کیونکہ اس کی پشت نا جانے کب دیوار سے لگ چکی تھی ..

تم بلاوجہ اس سب پر محنت کر رہی ہو حالانکہ تم جانتی ہو تم سے بہتر اور "
کوئی نہیں.. تم سے بہتر میرا ساتھ کوئی دوسرا دے ہی نہیں سکتا داریاء
"... سہگل

ایک ہاتھ دروازے کے لاک پر رکھے جب کہ دوسرے سے اُس نے داریاء کے بھینچے ہاتھ کی مٹھی نرمی سے کھولنے کی کوشش.. ہاتھ کھلتے ساتھ ہی

آریس کی نظر داریاء کے شاکنگ پنک کلر کی نیل پالش سے سجے ناخنوں پر جا ٹھہریں جن کی گلیٹر فرینچ ٹپس اُسے بہت خوبصورت لگیں تھیں.. اب تک کا سب سے خوبصورت نیل کلر اُس نے مسکرا کر دل میں سوچا..

" Let's make a truce, tell me your conditions! I'm willing to do anything for you if at the end of the day you're by my side.. "

(چلو ایک جنگ بندی بناتے ہیں، مجھے اپنی شرطیں بتاؤ! میں کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہوں اگر آخر گھڑی میں تم میرے ساتھ ہو تو..)

سنجیدگی سے کہتے آریس نے بمشکل اپنی نگاہیں داریاء کے ملائم دودھیا ہاتھوں سے ہٹائیں جن کو تصور میں وہ اپنا چہرہ، گردن اور وجود چھوتے ہوئے محسوس

کر کے اپنے حواس صلیب کر بیٹھا تھا.. داریاء نے حیرانگی سے اُس کے بے انتہا سرخ ہوتے کان دیکھے، وہ کافی عجیب لگا اُسے..

" I don't understand you.. "

(مجھے آپ سمجھ نہیں آتے..)

داریاء نے حلق تر کر کے کہنا شروع کیا، آریس جس کے لیے داریاء کے نزدیک اُس کی سحر انگیز مہک میں ڈوبنا دشوار ہونے لگا سو وہ اُس سے دور ہو کر واپس اپنی کرسی کی سمت بڑھا لیکن اس سے پہلے آنکھوں کے اشارے سے وہ داریاء کو مقابل کرسی پر بیٹھنے کا کہہ چکا تھا..

" Sometimes you are fine to me just like with every other student and sometimes you scold me unnecessarily.. Umm I

don't know how to explain it but sometimes you are even too close with me that I can't even explain how I feel at that time properly.. Do you behave like that with other students as well ? "

(کبھی آپ میرے ساتھ بالکل اس طرح پیش آتے ہیں جیسے باقی تمام سٹوڈنٹس کے ساتھ پیش آتے ہیں، اور کبھی آپ بلاوجہ مجھے ڈانٹے ہیں.. مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے کہوں لیکن کبھی آپ میرے بہت نزدیک بھی ہوتے ہیں.. کیا آپ باقی تمام سٹوڈنٹس کے ساتھ بھی ایسا کرتے ہیں؟)

داریاء نے اپنے تمام خدشے آریس کے سامنے رکھ دئے جو بالکل جائز لگے اُسے خود بھی.. اگر اُس کی جگہ دوسری کوئی لڑکی بھی ہوتی تو وہ بھی آریس کے دھوپ چھاؤں جیسے برتاؤ پر تنگ ہو ہی جاتی پھر وہ تو بھائی کی بگڑی ہوئی

شہزادی تھی جس نے نہ نہ کرتے ہوئے بھی کافی حد تک تعاون کیا تھا آریس کے ساتھ..

" I assure you I won't scold you anymore.. "

(میں تمہیں یقین دلاتا ہوں میں اب دوبارہ تمہیں ڈانٹوں گا نہیں..)

دونوں کہنیاں ٹیبل کی سخت سطح پر ٹکا کر آگے کو جھکتا داریاء کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے واعدہ کر گیا، بھوری آنکھوں کی چمک نے اُس کے ارادوں کے اٹل ہونے کی خبر دی..

" Also I don't want you too close.."

(اور مجھے آپ اپنے زیادہ نزدیک بھی نہیں چاہیے..)

داریاء نے اپنی دوسری شرط بتائی جس پر آریس فوراً نچلا ہونٹ دانتوں تلے دباتا کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا...

" Too close "

" سے آپ کی کیا مراد ہے مس داریاء؟؟

آریس نے بھونیں اچکا کر سوال کیا..

" اب جب بھی میرے کلوز ہوتے ہیں مجھ پر غصہ کرتے ہیں، ہمیشہ یہ ہی ہوتا ہے آپ غصہ کرتے ہیں پھر مجھے آپ پر غصہ آتا ہے لیکن میں کچھ کر نہیں سکتی کیونکہ میں آپ کی سٹوڈینٹ ہوں اور اپنی اس بے بسی پر مجھے اور زیادہ غصہ آتا ہے.. "

جھنجھلاہٹ اُس کے برتاؤ سے عیاں تھی، آریس کے ہونٹوں کو مبہم مسکراہٹ نے چھوا، آخر کار وہ ہی کیا جو اُس نے سوچا تھا لیکن داریاء کی رضا کے ساتھ...

" ..اوکے میں وعدہ کرتا ہوں، دوبارہ آپ پر غصہ نہیں کروں گا مس داریاء
"

..آریس نے دور رہنے پر نہیں البتہ غصہ نہ کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا

" پکا؟؟ "

..داریاء اب بھی شش وپنج میں مبتلا تھی

" اگر میں نے دوبارہ آپ پر غصہ کیا تو آپ کا جو دل چاہے آپ وہ کر سکتیں
" ..ہیں

..آریس نے متبسم لہجے میں کہا جس پر داریاء بھی جواباً مسکرا دی

" اب انہیں کیسے بتاؤں کہ میرا تو دل چاہتا ہے ان کے بال نوچ لوں خیر...
جانے دیتے ہیں جب یہ اتنے اچھے بن رہے ہیں تو آزما ہی لیتے ہیں انہیں
" ..بھی

داریاء نے سر ہلا کر سوچا..

"لیکن مسٹر خانزادہ لیکچر ہال میں انتظار کرتے سٹوڈنٹس کا میں کیا کروں.."

داریاء کو بے ساختہ یاد آیا، ان میں سے کچھ تو کافی پُرامید تھے اس انٹرویو کے لیے کیسے وہ انہیں یہ جا کر بول دیتی کہ اب کوئی انٹرویو نہیں ہوگا..

"ان کا انٹرویو ہوگا آپ انہیں بھیجتی رہیں بس ایک گھنٹہ مزید ہے میرے پاس پھر مجھے نکلنا ہے.."

یاد آنے پر آریس کی کشادہ پیشانی متفکر لکیروں کے schedule اپنا جال سے بھر گئی.. داریاء اُسے دیکھ کر سر کو اثبات میں خم دیتی دروازے کی سمت بڑھی مگر نا جانے کیا آیا دماغ میں کہ وہ واپس آریس کی سمت پلٹی جواب skimming تیزی سے فارمز کی کر رہا تھا..

" صرف میں ہی کیوں مسٹر خانزادہ ؟؟ "

داریاء یہ سوال کرنے سے خود کو نہ روک سکی، آریس نے دھیمی آواز پر گردن اٹھا کر دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی لڑکی پہ نظریں مرکوز کر دیں ..

" .. کیونکہ آپ سے زیادہ بہتر کوئی کر ہی نہیں سکتا یہ "

پختہ لہجے میں سچائی صاف محسوس کی جا سکتی تھی داریاء کے پاس اب وہاں کھڑے رہنے کا کوئی جواز نہ رہا سو وہ گہری سانس سینے میں کھینچ کر خود کو .. اچانک ہونے والی اس تبدیلی کے لئے تیار کرتی روم سے باہر نکل گئی

اپنے ساتھ وہ رنگ، خوشبوئیں اور سکون سب لے گئی تھی، آریس کو خالی آفس کاٹنے کو دوڑنے لگا، ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ وہ داریاء سہگل کا

دیوانہ ہوتا جارہا تھا یہ ذہن میں ہونے کے باوجود بھی کہ وہ کس کی بہن ہے دیوانگی کے اس سفر میں آریس اتنا آگے نکل آیا تھا کہ اب بنا اُسے حاصل کئے وہ پیچھے نہ ہٹتا اور اس کیس کو حل کرنے کے بعد سب سے پہلا کام وہ یہ ہی کرنے کی نیت کر چکا تھا..

UL KHAN WRITES

" اینارہ پلیز آپ میری بات سنیں، کچھ بھی ہو جائے کچھ بھی.. میں مر بھی کیوں نہ رہا ہوں آپ اُس شخص کی باتوں کو دل پر نہیں لے گیں.. "

آزاد نے جیسے تیسے واپس اپنے منہ پر بندھی پٹی خود سے علیحدہ کرلی اور اب وہ اینارہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا..

" سمجھ رہیں ہیں نا آپ میری بات سکونِ قلب ؟؟ "

آزاد نے اُسے محبت سے پُکارا جس پر روتی بلکتی ایناره نے سر کو ہاں میں جنبش

..دی.. جواباً وہ مطمئن ہو کر مسکا دیا

"..اب آپ اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش کیجئے "

آزاد نے ایناره سے کہا کیونکہ اُس نے یہ جائزہ لیا تھا کہ ایناره کی رسی کافی ڈھیلی

..بندھی ہے

"..آپ کر سکتی ہیں "

آزاد نے اُس کا حوصلہ بڑھایا جس پر ایناره نے رسی کھولنے کی کوشش شروع

..کر دی

"..بہت خوب "

پندرہ منٹ کی انتھک کاوشوں کے بعد وہ رسی ایناره سے کھل ہی گئی رسیوں

سے خود کو رہا کروا کر ایناره نے اپنے ہونٹوں پر بندھی پٹی اتاری.. آزاد نے

..اُسے سراہا

"..یہ...یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے "
کانپتے ہاتھوں سے آزاد کے باندھے ہاتھ کھولنے کی کوشش کرتی ایناره کے لہجے میں ملال بآسانی محسوس کیا جا سکتا تھا..

"...چھوڑ دیجیے "
ایناره کو رُکنے کا کہہ کر اُس نے ڈھیلی رسی ایک جھٹکے سے کھول کر تیزی سے خود کو آزاد کیا اور ایناره کو کندھوں سے تھام لیا، ساتھ ہی نرم تاثر لئے اسود آنکھیں ایناره کو سکون پہنچانے لگیں..

" کچھ بھی آپ کی وجہ سے نہیں ہوا، آپ تو میرا سکونِ قلب، میری محبت، میری زندگی ہیں.. اگر آپ کی وجہ سے کچھ ہوا ہے تو بس یہ کہ میری زندگی نکھر گئی.."

اینارہ کے چہرے پر بکھرے بالوں کو اُس نے آہستگی سے پیچھے کیا، پُر حدت لمس کی حرارت پر اینارہ کی بھاری ہوتی پلکیں جھک گئیں اُس کا پورا جسم اس وقت شدید درد کے باعث ٹوٹ رہا تھا، خواہش تھی اب تو محض اتنی کہ وہ گہری نیند سو سکے مقابل کھڑے شخص کے توانا بازوؤں کے حصار میں ..

" .. چلیں ہم یہاں سے چل رہے ہیں "

آزاد نے اُس کی تھکن بھانپ کر مضبوط ہاتھ کی گرفت میں اینارہ کا ہاتھ لیا اور دروازے کی جانب پیش رفت کی جو اُس ہی وقت کسی نے باہر سے کھولا .. آزاد نے اس ہی لمحے اینارہ کو اپنے مستحکم بازوؤں کے گرد پائیدار پناہ میں لے لیا ..

".. تم ... تم میری اینارہ کو لے کر بھاگ رہے تھے "

اندر آتا احسن ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر دیوانہ سا ہو گیا ..

"نہیں ہوں میں تمہاری پاگل شخص... میں صرف آزاد کی بیوی ہوں اور مرتے دم تک رہوں گی.. ان سے الگ ہونے سے بہتر ہے میں مر جاؤں.. سمجھے تم.."

ایناره جیسے پھٹ پڑی، حلق کے بل چلا کر اُس نے احسن کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو شل کر دیا.. غصے کے باعث اُس کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں جنہیں آزاد نے بھی محسوس کیا اور وہ دھیرے دھیرے ایناره کے بال اور پشت سہلانے لگا..

"اچھا تو پھر ٹھیک ہے یا تو آج تم مرو گی یا تمہارا یہ چہیتا شوہر.."

اشتعال انگیز لہجے میں کہتے ہوئے احسن نے گن نکال کر ان دونوں پر تان لی..

"ہوش میں آؤ.. پاگل پن نہیں کرو تمہارا مسئلہ مجھ سے ہے تو مجھ سے بات کرو ایناره کو بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں.."

آزاد کے reflexes نے احسن کو دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ گولی چلا دے گا تبھی اُس نے فوراً ایناره کو اپنی پشت پر کیا..

" یہ لڑکی اب کیونکہ گا مار دوں سے جان ہی کو دونوں تم میں کیا ہے پتا
میرے کسی کام کی نہیں.. "
آزاد کے لیے ایناره کی آنکھوں میں پنپتے جذبات دیکھنے کے بعد زبردستی کا کوئی جواز ہی نہ بچا..
" بے وقوفی نہیں کرو.. "
آزاد نے آگے بڑھ کر اُس سے گن لینی چاہی، ان دونوں کے درمیان اس ہی بات پر کھینچ تان شروع ہو گئی.. ایناره نے وہ منظر مفلوج ذہن کے ساتھ دیکھا اُس میں اتنی ہمت بھی نہ باقی تھی کہ ایک لفظ بھی کہہ سکے..

" آز.... آزاد... چھوڑ دیں آپ اسے.. آپ دور ہو جائیں آزاد.. "

ایناره نے جسم میں موجود پوری جان لگا کر آزاد کو احسن سے دور کرنا چاہ مگر تمام کوششیں ناکام گئیں آزاد کے سر پہ بھی جیسے خون سوار تھا، اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ احسن کی پستول سے اُس ہی کا قتل کر دے..

" ٹھہہہ!!! "

اچانک خاموش فضا میں گولی چلنے کی بلند آواز گونجی اور پھر چار سوں بارود اور خون کی بو پھیلتی چلی گئی..

"آزاد..... "

خاموش فضا میں ایناره کی قدبناک چیخیں گونجنے لگیں جس کے بعد وہ زمین پر پھیلتا خون دیکھ کر ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی..

UL KHAN WRITES

"جیل میں دلاوادو مجھے کچھ نہیں معلوم اور نہ میں اس معاملے میں کسی قسم کی رعایت چاہتا وہ تین چار دن اچھے سے خاطر مدارت کرواسکی پھر میں واپس آکر دیکھوں گا آگے کیا کرنا ہے.. "

لش گرین لان میں ٹہلتے آزاد نے فون پر کسی کو ہدایت دی.. احسن کے ساتھ اب وہ کسی قسم کی کوئی بھی رعایت نہیں کرنا چاہتا تھا اور ویسے بھی اس سے بڑی رعایت اور کیا ہوتی کہ اُس نے زندہ چھوڑ دیا تھا احسن کو ..

" تمیز سے ان لوگوں سے بات کرلو تو یہ اپنی شناخت ہی بھلا بیٹھتے ہیں .. "

نخوت سے کہتا وہ کُرتے کی استین کہنیاں تک چڑھا کر فارم ہاوس کے اندر چل دیا.. ابھی سے ٹھیک چار گھنٹے قبل اُس نے سوچا بھی نہ تھا کہ ایسا کچھ ہو گا اور اتنی جلدی میں اُسے کراچی سے دور اپنے فارم ہاوس آنا پڑے گا وہ بھی اینارہ کے ہمراہ ..

احسن اور اسکی گن چھینے میں جو جھڑپ شروع ہوئی تھی وہ خون ریزی میں تبدیل ہوگئی مگر اس خون ریزی سے کم از کم آزاد کو تو کوئی نقصان نہ ہوا ماسوائے اس کے کہ ایناره بے ہوش ہو چکی تھی گولی چلنے کی آواز پر..اس جھڑپ میں احسن کی ٹانگ زخمی ہوئی تھی اور خون ضائع ہونے کی وجہ سے وہ بھی بے ہوش ہوگیا.. آزاد نے بے ہوش پڑے احسن کی مدد کرنے کے بجائے پولیس کو اُسے آریسٹ کرنے کے لیے بلا لیا اور خود وہ بے خبر بے ہوش ایناره کو اپنے ساتھ اپنے فارم ہاوس لے آیا...

فارم ہاوس پہنچ کر اُس نے اپنے فیملی ڈاکٹر کو بُلایا ایناره کے چیک اپ کے لیے جس نے فکر مند ہونے کی کوئی وجہ نہ بتائی اور ایناره کو سکون آور ادویات دے کر آرام کرنے کی ہدایت دی تبھی اس وقت آزاد مطمئن تھا..

لان سے وہ راہداری عبور کر کے اپنے کنگ سائز بیڈ روم میں آگیا جہاں نرم گرم سفید بیڈ پر ملائم رضائی اوڑھے وہ پر سکون نیند سو رہی تھی، ایناره کا چہره دیکھ کر ایک عجب سی سرشار اُس کے رگ و پاء میں اترتی چلی گئی.. دبیز اونی قلین پر قدم رکھتا وہ اُس کے نزدیک چلا آیا ..

" نہ جانے کب آپ اتنی ضروری ہو گئیں میرے لئے کہ اب آپ کے بنا زندہ رہنے کا تصور بھی بے مقصد سا لگتا ہے مجھے.. "

فریفتہ نگاہوں سے وہ ایناره کے معصوم چہرے کو نظروں کے ذریعے روح و قلب میں بسانے لگا.. آزاد اُسے اس طرح پوری زندگی بھی بیٹھ کر آرام سے تک سکتا تھا، یہ لمحات طمانیت بھرے ثابت ہوئے آزاد کے لئے...

اُس کی نظروں کی تپش ہی تھی کہ ایناره گہری نیند میں بھی کسمسائی، غیر شعوری طور پر چہرے کی رنگت گلابی ہونے لگی جسے محسوس کر کے آزاد

ہولے سے مسکرادیا بے اختیار دل نے چاہت کی کہ کیا رد عمل ہوا اینارہ کا اگر وہ ابھی اٹھ جائے اور اُسے خود کو یوں تکتا پائے.. خواہش بہت زیادہ تھی اس کی آزاد کو لیکن اینارہ کا آرام اُس کے لیے خود سے بھی زیادہ اہم تھا..

دن بھر کی تھکن یا تو اینارہ کے حصار میں زائل ہوتی یا گرم پانی سے نہا کر اور ابھی ممکن صرف دوسرا آپشن تھا سو وہ مسکرا کر سکون بھری سانس سینے میں اتارتا باتھ روم کی سمت بڑھ گیا تاکہ نہا کر فریش ہو سکے اور جسم پر طاری بوجھ بھی اتر جائے..

UL KHAN WRITES

سیاہ اندھیری رات، گھنا کالا جنگل جس میں وہ ننگے پاؤں سرپٹ دوڑ رہی تھی، بنا اپنے پیچھے دیکھے، کانٹوں اور پتھروں کے سبب چھل جانے والی ایڑیوں کی پرواہ کیے بغیر..

اُس کے تعاقب میں جو سایہ ڈور رہا تھا وہ دیو ہیکل ہونے کے ساتھ ساتھ ظالم، جابر اور بے حد خطرناک تھا کیونکہ اُس سائے نے اُس شخص کی جان لینے کی دھمکی دی تھی اُسے جو نہ جانے کب خود سے بھی زیادہ عزیز ترین ہو گیا تھا اُس لڑکی کے لیے..

وہ لڑکی ننگے پاؤں بس دوڑتی چلی گئی تاکہ اُس سائے سے دور، کوسوں دور نکل آئے کہ اچانک بھاگتے پیروں کے درمیان درخت کی سوکھی ٹہنی آ گئی جس نے اُسے منہ بل زمین پر اوندھے منہ پٹخ دیا..

" آپ کو رونے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں آپ کے ہمراہ سکونِ قلب ... "

وہ لڑکی جو گیلی مٹی گھور رہی تھی آنے والی پسندیدہ آواز پر فوراً سیدھی ہوئی ..

" آپ.. آپ جائیں یہاں سے.. وہ آپ کو مار دے گا.. بھاگ جائیں.. "

لڑکی نے اونچی آواز میں چیخ کر سفید ہالے میں دمکتے شخص کو مخاطب کیا جو اُس کی کہی بات پر مبہم سا مسکرایا ..

" میں آپ کو تنہا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا ... "

اُس شخص کے لہجے میں ضد اور جنونیت صاف محسوس کی جا سکتی تھی جس پر لڑکی بے بسی میں مبتلا اپنے ہونٹ زخمی کرنے لگی کیونکہ اپنی پشت پر وہ بھاری قدموں کی چاپ سن چکی تھی ..

" الوداع کہو اینارہ خانزادہ اپنی پہلی اور آخری محبت کو .. "

آزاد کی طرف ہتھیار تان کر سائے نے تین تک گنتی گنی اور تین کا ہندسہ آتے ہی اُس لڑکی کے مسیحا پر گولیوں کی بھرمار کردی جس کی زد میں وہ اپنی محبت کے خون میں بھیگ گئی، اس طرح اُس نے اپنی پہلی اور آخر محبت ایک ظالم کی نظر کردی..

UL KHAN WRITES

تیرے ساتھ میں ہو صبح،
تو ہی سب سے پہلے ہو ہاں

راتوں میں باتیں تیری،
نہ نیند کو دے جگہ

تیرے ساتھ ہر پل رہوں،

یہ ہی آرزو ہے میری

سانسوں میں تیری مہک،

ہو ہاتھوں میں ہاتھ تیرا

سکائے بیلوٹی شرٹ اور گرے سویٹ پینٹس میں ملبوس گیلے بال ٹاول سے رگڑتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوا تو دبی سسکیوں نے آزاد کا استقبال کیا غور کرنے پر پتا چلا کہ وہ ایناره کی سسکیاں تھیں.. آزاد نے گھبرا کر فوراً ..ٹاول صوفے کی سمت اچھالی اور بیڈ تک چلا آیا

"..ن...نہ.. نہیں.. پلیز نہیں...انہیں مت مارنا... نہیں "

وہ نیند میں بڑبڑا رہی تھی شاید کسی بھیانک خواب کی وجہ سے.. دبیز ملائم میٹرس پر گھٹنے کے بل بیٹھتے آزاد ایناره پر جھک گیا اور نرمی سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا ..

" ... نہیں... آزاد "

آزاد بنا کچھ کہے خاصی محویت سے اُسے تک رہا تھا کہ جب ایناره قربناک چیخ مار کر بیڈ پر اٹھ بیٹھی ..

" ..پرسکون ہو جائیں میں یہاں ہی ہوں آپ کے ساتھ "

آزاد نے فوراً خوف سے لرزتی ایناره کو سینے سے لگا لیا.. آزاد کے وجود سے اُٹھتی آفٹر شیو اور اُس کے عربک عود کی مخصوص خوشبو جوں ہی ایناره کے نتھنوں سے ٹکرائی اُس کے حواسوں نے یکلخت دلیل دی کے وہ زندہ جاوداں اُس کے ساتھ اور پاس ہے ..

" آزاد وہ... وہ.. گولی.. احسن... اُس نے مار دیا تھا... آپ.. آپ کیسے
ہیں..؟ "
ایناره یکدم اُس سے دور ہوئی اور آزاد کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر اُس کا فکر مندی سے جائزہ لینے لگی.. کبھی وہ پریشانی سے اُس کی گردن پر ہاتھ پھیرتی تو کبھی مضطرب نگاہیں اُس کے کشادہ شانوں اور کسرتی سینے کا مطالعہ کرنے لگتیں..

" سکونِ قلب دیکھیں کچھ نہیں ہوا ہے مجھے.. "
آزاد اُس کی کیفیت جانچ کر مبہم سا مسکرایا، ایناره کی پریشانی اپنے لئے دیکھ کر خود کو مکمل محسوس کرنے لگا تھا وہ..
" آپ واقعی ٹھیک ہیں ناں مجھے گولی کی آواز آئی تھی.. "
چمکدار ناشکیبا بھوری چشمان اسود وارفتگی لٹاتی آنکھوں میں ڈوبنے لگیں..

"..اب میں بالکل ٹھیک ہوں "

..وہ بوجھل گھمبیر لہجے میں بولا، جذبات حواس پر حاوی ہونے لگے

آپ یقین نہیں کریں گیں لیکن اتنا ٹھیک میں نے آج تک کبھی محسوس " نہیں کیا..ایسا لگ رہا ہے کہ اب میں زندہ ہوں، سانس لے رہا ہوں..بے "..حد خوش ہوں اور مطمئن بھی

آزاد بنا پلکیں جھپکائے ٹکٹکی باندھے اُسے دیکھ رہا تھا اینارہ کو بے اختیار دونوں کے درمیان قائم قربت کا احساس ہوا..

وہ اس وقت اُس کے مضبوط کندھوں پر ہاتھ رکھے اُس کی پُر حدت پناہوں کے بیچ بیٹھی تھی، اینارہ کو احساس ہوا کہ آزاد کی بھاری انگلیاں اُس کی کمر پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچ رہی ہوں اُس نے فوراً آزاد سے دور ہونا چاہا مگر اُسکی پناہ نرم ہونے کے ساتھ تنگ بھی تھی جسے توڑنا اینارہ کے لیے ناممکن ہوتا..

"آزاد صاحب وہ ہمارا جو گیم تھا اُس کا کیا ہوا؟؟ "

اینارہ نے فرار کی کوششیں وقتی طور پہ رد کر دیں اور آزاد کے کشادہ سینے پر سر رکھ کے وہ آرام سے بیٹھ گئ..

" اچھّا خاصا میں کچھ دیر پہلے تک صرف آزاد تھا ایک بار پھر آپ نے مجھے آزاد صاحب بنا دیا.."

آزاد اُسے خود سے لگائے اپنے پیچھے تکیہ سیدھا کر کے بیڈ پر نیم دراز ہو گیا، اس دوران اینارہ نے ایک دو بار اُس سے دور بھی ہونا چاہا مگر آزاد نے صاف اُس کی حرکات نظر انداز کر دیں..

مجھے عجیب لگ رہا تھا ایسے آپ کو آپکے نام سے پکارنا.. میں بہت عزت "
کرتی ہوں آپ کی.. میرے دل نے گوارہ نہیں کیا کہ میں آپ کو آپکے نام
"..سے پکارتی رہتی

اینارہ نے گردن اُٹھا کہ اُسے دیکھا جو پہلے ہی خاصی فرصت سے آنکھوں میں وارفتگی کا جہاں آباد کیئے اُسے ہی تک رہا تھا، نظروں کے تسادم پر اینارہ نے اگلے ہی ثانیہ چہرہ جھکانا چاہا مگر آزاد نے یکلخت اُس کی ٹھوڑی تھامتے ہوئے ..واپس اینارہ کا رخ اپنی سمت کر لیا

" تو اس کا ایک حل ہے میرے پاس آپ کہیں تو بتاؤں؟؟ "

وہ ہاتھ جو اینارہ کے گرد لپٹا تھا اُس سے اینارہ کا بازو سہلاتے ہوئے جبکہ دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان اُسکی ٹھوڑی تھامے وہ خمار آلود لہجے میں بولا.. اینارہ کی معصومیت، وہ دلکش حسن اور پھر ..اُسکی باتیں آزاد کو بہکانے لگیں

"..جی بتائیں "

اینارہ نے قصداً اُس کے چہرے سے نگاہیں پھیر لیں جس پر وہ ہولے سے

.. مسکرایا

آپ مجھے ان ناموں سے پُکار سکتیں ہیں جن سے عموماً بیویاں اپنے "

".. شوہروں کو پُکارتی ہیں جیسے کہ جان، جانم، مزاجی خدا وغیرہ

وہ اتنے غور سے اُسکی بات سن رہی تھی اور آخر میں آزاد کے بتائے ہوئے جو

القابات تھے انہیں سن کر اینارہ کے تاثرات بھانپ کر آزاد نے عنابی لب

.. بھینچ کر بے ساختہ امڈنے والا قہقہہ حلق میں دبا لیا

" .. نہیں ان سب سے بہتر ہے میں آپ کو آزاد ہی کہہ لوں "

.. سرخ چہرہ لئے اُس نے کانپتی پلکوں کی جھالر آنکھوں پہ گرا لیں

"یہ ہی سب سے زیادہ مناسب ہے، ویسے بھی جب آپ میرا نام پُکارتی ہیں تو لگتا ہے کہ دنیا کا سب سے خوبصورت ساز سن رہا ہوں میں.."

آزاد کی متبسم بھاری آواز پر اینارہ بدک کر فوراً اُس سے دور ہوئی..

"جی.. اچھا ہم کہاں ہیں؟؟ اور میرا ڈوپٹہ کہاں ہے؟؟"

اینارہ نے چہرے پر آتے بال کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے گھبراہٹ کا اظہار کیا جواباً آزاد کے لبوں پر ٹھہری مبہم مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی..

"یہ رہا.."

اپنے برابر سائیڈ ٹیبل پر پڑے اینارہ کے ڈوپٹے کو اُس کے سامنے کیا جسے اُس نے تھامتے ہوئے فوراً اپنے سر اور وجود اچھے سے ڈھانپ لیا..

"ہم کہاں ہیں اور میرا موبائل؟؟"

ایناره نے ایک اور سوال کیا جس پر آزاد مسکراتی نگاہ سے اُسے نواز نے کے بعد بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا ایناره کا فون اُسکی سمت بڑھا دیا..

" ہم میرے فارم ہاوس میں ہیں، مجھے لگا آپ کا سامنا اس سب کے بعد ایک ساتھ سب سے نہیں کروانا چاہیے، کچھ دن نہ صحیح لیکن کچھ وقت کا آرام تو ضروری تھا آپ کے لیے تبھی میں آپ کو اپنے ساتھ یہاں لے آیا لیکن اگر آپ چاہتی ہیں کہ ہم واپس چلیں تو.. "

آزاد نرم لہجے میں اپنی بات مکمل کر رہا تھا کہ جب ایناره نے اُسے درمیان میں ہی روک دیا...

" نہ.. نہیں مجھے نہیں جانا کہیں بھی.. آپ "

اینارہ نگاہوں میں اعتقاد لیئے اُسے مستقل دیکھتی رہی، اُسے سمجھ نہیں آیا کہ کیسے اپنے محسوسات کو لفظوں کی زبان دے، وہ حیران تھی آزاد کی اچھائی پہ، کہ کیسے وہ سمجھ گیا کہ وہ اُس سب کے بعد اتنی جلدی لوگوں کا سامنا نہیں کر سکے گی، کیسے وہ اس سب میں اُس کا سہارا بنا.. کیسے وہ بن کہے بھی اُس کے جذبات ہی سمجھ گیا..

"میں کیا.."

آزاد نے ہنس کر اینارہ کو دیکھ جو الجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جیسے کسی بہت گہری سوچ میں ہو..

" آپ.. آپ بہت اچھے ہیں.. میرے بنا کہے بھی آپ نے سمجھ لیا کہ میں کیا چاہتی ہوں.."

اینارہ کا لہجہ خود بخود بھیگ گیا..

"میں بالکل عام سا انسان ہوں در حقیقت آپ بہت خاص ہیں اور خاص
لوگوں کی باتیں بن کہے بھی سمجھ آجاتیں ہیں.."
آزاد نے مسکرا کر کہا جس پر ایںارہ نے تشکر بھری خوش رو آنکھوں سے اُس
قد آور خوبرو شخص کو دیکھا جو صرف اور صرف اُس ہی کا تھا.. انجانے میں ہوا
اتفاق ایںارہ کی زندگی کی سب سے سنہری حقیقت بن گیا تھا..

"اچھا آپ فریش ہو جائیں پھر آپ چاہیں تو آرام کر لیجیے گا یا پھر ہم دونوں
ساتھ فارم ہاوس دکھنے چلیں گے، بہت خوبصورت گارڈن بھی ہے
یہاں.."
آزاد بہت کم عرصے میں کافی زیادہ جان گیا تھا اُسے، ایںارہ کے پھول پودوں
سے لگاؤ سے بخوبی واقف تھا وہ..

"لیکن..."

ایناره آزاد کی بات پر سر جھکا کر باتھ روم کی سمت بڑھ گئی مگر کچھ سوچ کر واپس سابقہ جگہ تھم گئی..

" بے فکر رہیں باتھ روم میں آپ کی ضرورت کی ہر چیز موجود ہے، آپ آرام سے جایئے جب تک میں ایک ضروری کال کر لیتا ہوں.. "
ایناره اُس کی موجودگی میں عجیب نہ محسوس کرے تبھی وہ قصداً کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ دوسری طرف ایناره کے دل میں اُس شخص کے لئے جو عقیدت تھی وہ محبت میں بدلنے لگی..

گرم پانی سے نہانے کے باعث جسم پر چھائی تھکن منٹوں میں زائل ہو گئی، لمبے بھیگے بال تولیہ سے رگڑتے ہوئے وہ باتھ روم سے منسلک ڈریسنگ روم میں آگئی..

" ...یااللہ "

وارڈروب کھولنے پر ایناره حیران ره گئی، آزاد کے کہے کہ عین مطابق اُس وارڈروپ میں چھوٹی سی بال پن سے لے کر گرم اونی شال بھی موجود تھی وه بھی ایک نہیں کئی ساری جیسے یہاں ایناره کو کتنے عرصے مزید رہنا ہو ..

" ..یہ سب ناجانے خود لئے ہیں یا کسی سے منگوایا ہے انہوں نے "

زاتی استعمال کی چیزیں بھی وہاں موجود تھیں جنہیں دیکھ کر ایناره کا چہره ٹمٹما اُٹھا، وارڈروب میں رکھے بے شمار ڈریسز میں سے سب سے ساده کاٹن کا پنک تھری پیس سوٹ نکال کر پہن لیا جس کے بعد اُس کی ہم رنگ شال بھی نکال لی تھی اُس نے.. گیلے بال سکھانے کے بعد انہیں کمر پہ کھلا چھوڑ کر اُس نے سر اپنے مخصوص انداز میں ڈوپٹے سے ڈھانپ لیا اور کندھوں کے گرد اچھے سے اپنی نکالی ہوئی شال لپیٹ کر پیروں میں نازک گلابی کھّسے پہننے کے بعد وه ڈریسنگ روم سے باہر نکل آئی ..

"..شکر ہے اب بھی یہاں نہیں ہیں "
ڈریسنگ ٹیبل میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ کر ایناره نے سکون کا سانس لیا آزاد کی غیر موجودگی میں ورنہ تو وہ اُس کے ٹماٹر جیسے سرخ ہوتے گال دیکھ کر کیا کہتا، بے ساختہ ایناره نے سوچا ..

"..جی "
ابھی وہ یہ سب ہی سوچنے کے درمیان خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی ایناره فوراً چونک کر دروازے کی سمت متوجہ ہو گئی ..

"..اگر آپ تیار ہیں تو آجائیں بہت خوبصورت موسم ہو رہا ہے باہر "
بنا کمرے میں داخل ہوئے آزاد نے دروازے کے باہر سے ہی کیا ..

"..جی اچھا میں آئی "

جلدی سے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی پنک چپ اسٹک لگا کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی جہاں آزاد اُس کا منتظر تھا...

آزاد جو دروازے کی جانب پشت کئے کھڑا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر دوسری سمت پلٹا اور کچھ لمحوں کے لیے بالکل ساکن رہ گیا.. گلابی سادے سے سوٹ میں وہ ہو بہو ایک مہکتا ہوا گلاب لگی اُسے جسے محسوس کرنے کی چاہ حد سے زیادہ بڑھ رہی تھی ہر گزرتی گھڑی کے ساتھ..

"..کیا ہوا؟؟ کیا ٹھیک نہیں لگ رہی میں؟؟ یہ صحیح نہیں لگ رہا نہ مجھ پہ "
..اینارہ نے اپنی قمیض پر ہاتھ پھیرتے ہوئے الجھن زدہ انداز میں کہا

بالکل بھی نہیں.. ایسا لگ رہا ہے کہ یہ سوٹ آپ کے علاوہ کسی اور کے " لئے بنا ہی نہ ہو جیسے.."

بھاری مخمور آواز ایناره جو خود کو لے کر الجھی ہوئی تھی آزاد کے اس طرح کہنے پر سٹپٹا گئی..

"بہت حسین لگ رہیں ہیں آپ، جیسے کوئی سُہنا خواب ہو.."

آزاد بنا پلکیں جھپکائے اُسے آنکھوں کے ذریعے دل میں اتار رہا تھا ایناره نا چاہتے ہوئے بھی شرم سے سرخ پڑنے لگی..

"چلیں میں آپ کو فارم ہاوس دکھاتا ہوں اس سے پہلے مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے.."

ایناره کی کانپتی پلکوں کا رقص دیکھتے رہنا محال ہونے لگا، ان گلابی ہونٹوں کو نہ سراہنا اذیت ہو جیسے تبھی وہ جبران ایناره پہ سے نگاہیں ہٹا کر آگے بڑھ گیا..

"یہ دیکھیں یہ ہے لاؤنج، یہ ساری تصاویر میرے بڑے دادا اور دادا جان کی ہیں... پچاس سال پرانا ہے یہ فارم ہاؤس.."

وہاں کی در و دیوار اور آرائش دیکھ کر ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ پرانے وقتوں میں بنایا گیا ہو گا.. شیشم کی لکڑی کا خوبصورت فرنیچر، سفید اور سنہرے رنگ سے مزین دیواریں، دبیز ترکش کالین اور اونچے لمبے ستون.. اینارہ کو وہ جگہ واقعی ایک محل لگی..

" یہ کون ہیں ؟؟؟ "

تصویر میں کھڑی ایک خاتون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس نے آزاد کی جانب استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا..

" یہ میری چھوٹی دادی ہیں.. "

آزاد نے تصویر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا، وہاں ان کے خاندان میں موجود ہر کسی کی تصویر تھی ماسوائے شہر بانو اور اُجالا کے..

"اچھا یہ میری نانی سے بہت مل رہیں ہیں.. میری امی نے مجھے تصویر دکھائی تھی بچپن میں.."

اینارہ نے سرسری لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گئی، اُس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ جن کو اپنی نانی میں ملا رہی ہے درحقیقت وہ اصل میں نانی ہی ہیں اُسکی..

"آپ نے کبھی اپنی فیملی کے بارے میں نہیں بتایا، ویسے بتایا تو میں نے بھی نہیں ہے چلیں میں ہی شروع کر دیتا ہوں.."

اینارہ کے ہم قدم ہو کر آزاد دھیمی آواز میں بولا جس پر گردن موڑ کر اپنے ساتھ چلتے قد آور سائے کو انہوں نے مسکرا کر دیکھا..

"میرے بابا اور اصفہان کے بابا آپس میں کزن بھائی تھے تو اس حساب سے میں، اصفہان اور داریاء کزنز ہیں، میرے بابا ہمیشہ سے سیاست کا حصہ رہے، لیکن ساتھ ہی چاچا جان کے ساتھ بزنسز کے معاملات بھی دیکھتے تھے، میری

اما گھریلو خاتون تھیں.. ان کا انتقال آج سے پانچ سال قبل ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہوا.. "

اینارہ آزاد کی باتیں بغور سن رہی تھی جملے کے آخر میں اُسے افسوس ہوا..

" مجھے دکھ ہوا.. "

گداز لہجے میں کہتے ہوئے اُس نے آزاد کا چہرہ دیکھا جس نے مسکراہٹ کے پیچھے دکھ چھپانے کی کوشش کی تھی، ایسا دکھ جس سے اینارہ کو آگاہ کرنا ابھی ممکن نہ ہوتا اُس کے لئے..

" کوئی بات نہیں، چلیں اب آپ کی باری.. آئیں باہر بھی چلتے ہیں.. "

کشادہ سنگِ مرمر کی راہداریوں میں لگے برقی قمقموں کے درمیان سے ہو کر وہ دونوں باغ میں آگئے جو اینارہ کے لیے تو جنت جیسا تھا..

" میرے امی ابو ڈاکٹرز تھے، دونوں نے لاؤ میرج کی تبھی خاندان والوں نے ملنا چھوڑ دیا اور ہم لوگ کویت چلے گئے، میرا بچپن اور عمر کا کافی طویل عرصہ کویت ہی میں گزرا پھر امی ابو کی یہاں پاکستان میں پوسٹنگ ہوگئی تو ہم یہاں ہی آگئے، یہاں آکر میں نے ایم ڈی کیٹ دیا اور ایم بی بی ایس یہاں سے ہی کیا، میں ایم بی بی ایس کے پہلے سال میں تھی جب ابو کا انتقال ہوگیا.. امی ابو سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی کچھ ہی عرصے میں وہ بھی چلی گئیں اور اس طرح میں اور میرے دونوں بھائی اکیلے رہ گئے.. "

ایناره اپنے پیروں کو گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں آپ بیتی آزاد کو سنا رہی تھی..

" بہت لازوال محبت تھی آپ کے امی ابو کے درمیان، میں چاہتا ہوں ہماری محبت بھی ایسی ہی ہو.. "

آزاد کے پُر تپش لہجے پر ایناره نے گردن اٹھائی، وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا..

" کیا آپ کو پہلے بھی محبت ہو چُکی ہے ؟؟ "
وہ خود کو پوچھنے سے نہ روک سکی ..

اس سے پہلے آزاد کوئی جواب دیتا اُس کے ہاتھ میں تھاما موبائل فون بجنے لگا ..

" میں یہ کال سن لیتا ہوں، ضروری ہے .. "
معذرت خواہ ہوتا وہ کال پک کر کے وہاں سے چلا گیا جس کے بعد اینارہ سیدھی ہوتی باغ کی سمت بڑھی ..

" اگر یہ پہلے بھی محبت کر چکے ہیں تو میں ان کی دوسری محبت ہوئی، اور اگر نہیں تو کیا یہ اپنی بیوی کے ساتھ زبردستی رہ رہے تھے ؟؟ "
خود ساختہ سوچیں اُسے الجھانے لگیں جن کی وجہ سے وہ اس قدر حسین موسم اور خوبصورت نظاروں سے محظوظ بھی نہ ہو سکی ..

تاحدِ نگاہ سرسبز شاداب ہریالی پھیلی تھی، خوبصورت رنگ برنگی خوشبوئیں بکھرتے گلاب اور پھول، رات کی رانی نے ماحول میں الگ سحر بکھیرا ہوا تھا اس پر بارش سے کچھ دیر قبل آسمان پر چھائے سرمئی گہرے بادل.. اینارہ کو ..ایسے موسم اور تیز بارش سے عشق تھا

" !!آرے!! یہ کیا "

وہ کھسے اتار کر ننگے پاؤں اوس میں لپٹی ٹھنڈی گھاس پر چل رہی تھی کہ جب ..اچانک آسمان سے پانی برسنے لگا

"..اففف اتنا حسین موسم ہو رہا تھا اور میں غور بھی نہ کر سکی "

خوشی سے خود کلامی کرتے ہوئے اینارہ نے سر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا ..جو گھنگھور گھٹائیں لئے بارش برسانے کو تیار تھا، سرد موسم کی پہلی بارش

"..کتنا مزہ آئے گا "

اپنے گرد سے شال اتار کر شیڈ کے نیچے رکھتی وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی، دور دور تک اُسے کوئی نہ نظر آیا تبھی ڈوپٹہ بھی اتار کر اُس نے شال کے ساتھ رکھ دیا اور خود بھاگتی ہوئی لان کے بیچ و بیچ آ کھڑی ہوئی..

"..کاش سویرہ میرے ساتھ ہوتی "

ہلکی بوندا باندی میں بھیگتے ہوئے اُسے سویرہ کی بے اختیار یاد آئی، وہ اور سویرہ سردی ہو یا گرمی بارشوں کے شادائی تھیں.. سردی میں ہونے والی بارش میں نہانے کے لیے چھت پر پہنچ جاتیں اور پھر جب تک واجد زبردستی کھینچ کر ان دونوں کو نیچے نہ لے آتے اُس وقت تک وہ بارش میں نہارتی رہتیں..

اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ اداس کھڑی تھی جب بارش نے رفتار پکڑی..

"...آرے "

طبیعت پر چھائی اداسی تیز سرد بارش کی بوندیں اپنے ساتھ بہا لے گئیں، وہ ..ہنسنے کے درمیان بازو پھیلا کر چہرہ آسمان کی جانب اٹھاتی گول گھومنے لگی

کراچی کا موسم بھی ناں، صبح دھوپ تھی دوپہر بادل اور اب آندھی کے "
"..ساتھ بارش..اس شہر کا موسم کبھی سمجھ نہیں آیا ہے مجھے

پولیس آفیسر کو احسن کے متعلق ضروری ہدایات دے کر وہ واپس باہر آیا تو ٹھنڈی ہوا کی بوچھاڑ نے اُسکا استقبال کیا.. مسکراتے ہوئے جوں ہی وہ آگے بڑھا تو بے اختیار اُس کی نظر بارش میں بھیگتی ایناره پر پڑی.. غیر ارادی طور ...پر آزاد کے قدم ایناره کی سمت بڑھنے لگے

" !!آہہہ "

وہ اپنی دھن میں مگن آنکھیں موندے برستی بارش کے سنگ جھوم رہی تھی کہ اچانک کسی مضبوط چیز سے ٹکرائی ہو جس کے بعد اُسے اپنی کمر کے گرد کسے کے مضبوط بازو کا حسار بندھتا ہوا محسوس ہوا..

"آپ..."

چہرے پر آتے گیلے بالوں کی بے شمار لٹیں سائیڈ پر کر کے اُس نے بارش میں اپنے ساتھ بھیگتے آزاد کو دیکھا جو سر جھکائے اُسے ہی تکتا جا رہا تھا..

"سردی لگ جائے گی آپ کو.."

آزاد نے اپنی گرفت تنگ کر کے اینارہ کو اوپر اُٹھایا.. سرد برستی بارش میں اُس کا لہجہ عجیب سی تپش لئے ہوئے تھا..

" نہیں لگے گی مجھے عادت ہے.. آپ جائیں یہاں سے آپ کو سردی لگ سکتی ہے.."

..ایناره نے مسکرا کر کہا..اور واپس گردن اُٹھالی

"..کچھ نہیں ہوتا، میں بھی آپ کے ساتھ بھیگنا چاہتا ہوں "

خمار زدہ لہجے میں کہتا وہ بوجھل ہوتی آنکھوں سے ایناره کی مرمریں گردن پر برستی بوندیں دیکھنے لگا..

" ..آزاد مجھے نیچے اتاریں..مجھے گھومنا ہے "

وہ ایک بار پھر گول گھومنا چاہتی تھی مگر جب زمین پر قدم رکھنے چاہے تو محسوس کیا کہ وہ ہوا میں ہے...

"..نیچے اتارنے کی کیا ضرورت ہے میں ہوں ناں "

متبسم آزاد گویا ہوا اور ایناره کی کمر پر بازوؤں کی گرفت مزید تنگ کرتے ہوئے اُس کے ساتھ گول گھومنے لگا..

"..آرے..آرے...میں گر جاؤں گی "

آزاد کے کشادہ کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اینارہ کے قہقہہ بے ساختہ تھا..

"میرے ہوتے ہوئے کبھی نہیں.. میں نہیں گرنے دوں گا آپ کو.."

آزاد نے مسکرا کر کہا، ان دونوں کے درمیان ٹھہرا یہ لمحہ جادوئی تھا.. کسی پرستان کی داستان کے جیسے.. اینارہ آنکھیں بند کئے ٹھنڈی بارش کو محسوس کر رہی تھی اور آزاد اُسے..

"..ات....نا...مزہ...آرہا...ہے"

اُس نے کانپتے لہجے میں مسکرا کر کہا جس پر بے خود ہونے کے باوجود بھی آزاد نے فوراً اُسے نیچے اُتارا اور اینارہ کا ہاتھ تھام کر اندر کی سمت بڑھنے لگا..

"نہ.. نہیں.. نہیں.. آزاد پلیز مجھے ابھی اور بھیگنا ہے.. پلیز ناں.."

اینارہ اُس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے تھام کر بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے گھاس پر بیٹھ گئی..

"..مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا آپ اس قدر ضدی ہیں "

آزاد نے مڑ کر حیران نظروں سے زمین پر بیٹھی ایناره کو دیکھا جس کے لرزتے گلابی ہونٹ اُسے من مانیوں پر اکسا رہے تھے تبھی اُس نے فوراً نگاہیں پھیر لیں..

" بارش کے معاملے میں میں بالکل ایسی ہی ہو جاتی ہوں.. مجھے بارش سے عشق ہے اور بھیگنا ہے مجھے بارش میں ہر حال میں.. آپ کو جانا ہے تو جائیں میں یہاں ہی رہوں گی.."

بچوں کی طرح کہتے ہوئے وہ کھینچ کر آزاد کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے کے بعد سیدھی گھاس پر لیٹ گئی..

آزاد نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر ایناره کو ششدر کھڑا دیکھتا رہا، ہر قسم کے پردے سے عاری اُس کا وجود گلابی بھیگے کاٹن کے سوٹ میں طلسماتی مگر جان لیوا ہونے کی حد تک حسین لگ رہا تھا..

" اب جو میں کرنے جا رہا ہوں اُس کے لئے پہلے سے ہی معذرت خواہ ہوں میں آپ سے.. "

آزاد نے گہری نظروں سے اُسے تکتے ہوئے سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں کہا کہ بارش کی گرتی بوندوں کی دھن کے بیچ وہ اُسکی کہی بات صحیح سے سن بھی نہ سکی تھی..

" کیا کہہ رہے ہیں آپ... "

ایناره نے استفہامیہ نظریں آزاد کے چہرے پر مرکوز کر دیئیں جب یکدم اُس کا ہاتھ تھام کر آزاد نے اُسے اپنے مقابل کھڑا کر لیا..

"میں کہہ رہا تھا کہ آپ میری سانسیں منتشر کر رہیں ہیں اپنے اس حسن سے.. میری دھڑکنوں پر قابض ہوتی جا رہی ہیں میرا وجود آپ کو اپنی پناہوں میں لینا چاہتا ہے.. صبر بے حد دشوار ہونے لگا ہے ایسے میں آپ ہی بتائیں اب میں کیا کروں؟؟"

آزاد نے جھک کر اینارہ کے کان میں دھیمی گھری سرگوشی کی جسے سن کر اُس کا وجود شل ہونے لگا..

اینارہ نے یکدم اُس سے دور ہونا چاہا مگر ایک بار پھر آزاد کی بھاری انگلیاں اُس کی نرم کمر کی جلد پر رینگتی ہوئی اینارہ کے لیے فرار کی تمام راستے مسدود کر گئیں..

انتظار عموماً مشکل ہوتا ہے اور اُس وقت تو اور بھی زیادہ جب معلوم ہو کہ "
"..غلط کچھ بھی نہیں ہر ایک عمل جائزہ ہے

برستی بارش ٹھنڈی ہوا کے باوجود بھی آزار کی پُر تپش سانسیں اینارہ کی
..گردن جھلسانے لگیں

میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں..وعدہ کرتا ہوں حدیں تجاوز نہیں "
" ..کروں گا

بھاری ہوتی پلکیں بمشکل اُٹھا کر اُس نے سیدھے ہوتے ہوئے اینارہ کو دیکھا
جس کا چہرہ سنگین حد تک سرخ نظر آرہا تھا..اینارہ سے جواب تو دور نگاہیں
بھی نہ اُٹھائیں گئیں،اُس کی کچھ دیر والی ہمت اور دلیری کہیں دور جاسوئی
..تھی

" ..خاموشی نیم رضامندی ہوتی ہے "

والہانہ محبت پاش نظروں سے اُس کے اناری چہرے کو نہارتا وہ اینارہ کی گردن پر اپنی شدتوں کی پہلی نشانی چھوڑنے کے لیے جھکا.. اینارہ نے بنا کچھ کہے سختی سے آنکھیں میچ لیں گویا آزاد کوئی ویمپائر ہو جو اُس کے خون کا پیاسا ہے..

آزاد نے نرمی سے اپنی لب اُس کی سفید گردن کی ملائم جلد پر رکھ دیئے جس کی نرماہٹ گلاب کی پنکھڑیوں کو مات دے رہی تھی، اُس کی مونچھوں کی شریر چبھن اور دہکتا لمس اینارہ کی سختی سے بند آنکھیں نیم وا ہونے لگیں، پیروں سے جان جانے لگی تھی اُس نے آزاد کی شرٹ سینے سے دبوچ لی تا کہ اپنے ڈگمگاتے پیروں پر کھڑی رہ سکے..

آزاد جو جادوئی لمحوں کی رو میں بہکتا مدہوش تھا اینارہ کے ہاتھوں کی گرفت نے جیسے اُسے ہوش دلایا، اینارہ کی بھیگی شرٹ اُس کے کندھے سے نیچے کھسکا

کر ایک آخری بار اُس نے پوری شدت سے استحقاق بھرا لمس اُس کے کندھے پر چھوڑا اور سیدھا کھڑا ہو گیا ..

" آپ کو بارش سے عشق ہے

اور مجھے آپ سے.. "

نیم وا آنکھوں سے اینارہ کے گلابی ہونٹ دیکھتا وہ ان پر اپنی شہادت کی انگی پھیرنے لگا ..

اینارہ نے حیا سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو بمشکل اُٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جس کے سیاہ بال گیلے ہونے کے سبب اُس کے ماتھے پر بکھرے تھے جھکے کھڑے ہونے کے باعث ان بالوں میں سے گرتی پانی کی بوندیں آزاد کی گھنی داڑھی میں جذب ہونے لگیں وہ شخص وجاہت کا شہکار لگ رہا تھا اس عام سے حلیے میں بھی ..

اینارہ سے زیادہ دیر مزید اُس کی آنکھوں سے سامنا نہ ہو پایا، جن آنکھوں میں اُس نے ہمیشہ اپنے لئے احترام اور عقیدت دیکھی تھی اس وقت ان اسود آنکھوں میں خمار کی سرخی اور شدتِ جذبات کا جنون تھا اُسے اندازہ ہو گیا کہ آگے آزاد کیا کرنے والا ہے..

وہ ابھی اُسے روکنے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ بنا کچھ کہے، کسی بھی وارننگ کے بغیر آزاد اینارہ کے ہونٹوں پر جھک گیا.. اگلے ہی پل وہ اینارہ کو خود میں بھینچے اُسکی سانسوں میں سانسیں کھینچ رہا تھا.. آزاد کے عمل میں جنون تھا، شدت اور تشنگی سی، جیسے کسی پیاسے کو صحرا میں مدتوں بعد نخلستان نصیب ہوا ہو..

اس کی شدتیں سہتی ایناره کے لیے اپنے پیروں پر کھڑے رہنا دشوار ہونے لگا، اس سے پہلے وہ پھسل کر نیچے گرتی آزاد نے اُسے بازوؤں میں بھر لیا کسی قیمتی متاع کی طرح، اس سب کے دوران وہ مستقل اُس پر اپنی وارفتگی لٹاتا رہا بس فرق اتنا تھا کہ ایناره اب اپنی مرضی سے اُس کی سانسوں کے سنگم پر سانس لے رہی تھی..

"دل تو چاہ رہا ہے ابتدا کے ساتھ ہی آج اختتام بھی کر دوں مگر میں اس کے آگے تمام مراحل خاموشی کو آپکی رضا جان کر مکمل نہیں کر سکتا سکونِ قلب.."

ایناره کے کانپتے ہاتھ اپنی گردن پر محسوس کر کے وہ ایک پل کے لیے اُس سے دور ہوا، آزاد کی بھاری سانسیں ایناره کی لرزتی ٹھوڑی میں سرائیت کرنے لگیں اُس کے ہلتے دبیز لب ایناره کے ہونٹوں سے مستقل مس ہو رہے تھے..

" کیا ہوا میرے ساتھ سردی کی پہلی بارش میں بھیگنا اچھا نہیں لگا آپ کو.. "

ایناره کی ٹانگوں کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر کے وہ گردن اونچی کیئے ہنس کر بولا جس پر ایناره نے نچلا ہونٹ کاٹتے ہوئے آزاد کی گردن پر اپنے نخون چبھو دیئے، یہ ایک غیر ارادی عمل تھا..

" اچھا تو آپ بھی مجھ پر اپنی مہر ثبت کرنا چاہتی ہیں، مجھے آپ کے نخن بھی دل و جان سے قبول ہے سکونِ قلب مگر زیادہ اچھا لگتا اگر ان کی جگہ آپ کے یہ دلکش ہونٹ ہوتے.. "

آزاد نے مسکرا کر کہا اور اُس کے ہونٹوں کے کنارے کو نرمی سے چومنے لگا..

"..آ..آزاد... مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے "

ایناره نے اُس کے لمس پر کانپ کر کہا جس پر آزاد اُسے بانہوں میں لیتا فوراً

..فارم ہاوس کے اندرونی جانب پیش رفت کر گیا

"..میں نے تو پہلے ہی آپ کو کہا تھا لیکن آپ نہیں مانیں "

آزاد نے اُس کا کانپتے جسم کا فکرمندی سے جائزہ لیا... لمبے ڈگ بھرتا منٹوں

..میں وہ اب اپنے بیڈ روم میں موجود تھا

"..جائیں کپڑے چینج کیجئے اور اس بار سویٹر ضرور پہنئے گا "

ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر ایناره کو احتیاط سے زمین پر اتارنے کے بعد

جھک کر وہ اُس کے گال پر آہستگی سے بوسہ دیتا اپنا شلوار سوٹ اور سیاہ شال

اُٹھا کر ڈریسنگ روم سے باہر نکل گیا.. آزاد کے ڈریسنگ روم سے نکلتے ہی

..ایناره نے بھاگ کر دروازے اندر سے لاک کیا

" نادان ہیں یہ جو سمجھ رہیں ہیں کہ ان کے دروازہ بند کر لینے سے میں رُک جاؤں گا.. میرا صبر ہی مجھے روک سکا ہے آپ تک آنے میں اینارہ ورنہ تو شادی کی پہلی رات ہی میں آپ کو حاصل کر لیتا.. اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی چیز یا شخص مجھے آپ تک آنے میں روک نہیں سکتا.. "

دروازہ بند ہونے کی آواز پر مسکرا کر سوچتے ہوئے وہ اپنے کپڑے تھامے کمرے سے باہر نکل گیا..

دوسری طرف ڈریسنگ روم میں بند اینارہ کی نگاہ جوں ہی قد آور آئینے میں چمکتے اپنے عکس پر پڑی اُس کی نگاہیں شرم سے خود بخود جھکتی چلی گئیں.. وہ جس نازیبا حالت میں تھی اس وقت کوئی اور مرد اُس کا شوہر ہوتا تو کبھی اپنا جائز حق حاصل کرنے میں ناکام نہ رہتا اس پر یہ آزاد کی اچھائی ہی تھی کہ اُس نے بنا کچھ کئے اینارہ کو اب بھی وقت دیا..

"السلام علیکم اصفہان صاحب، آیئے آج تو عجیب اتفاق ہوا ہے کل آپ تھے اور آپ کا لیگل ایڈوائزر نہیں اور آج آپ کے آنے سے پہلے ہی وہ موجود ہیں.. "

گہرے سرمئی رنگ کے ٹوپیس کے ساتھ پاؤڈر بیلو ڈریس شرٹ میں ملبوس اصفہان متانت بھرے قدم اٹھاتا ڈی ایس پی فرہاد کے آفس میں داخل ہوا..

اُس کا رابطہ ایک بھی بار یاور سے نہیں ہو سکا تھا مگر پھر بھی اُسے اندازہ تھا کہ محتاب احمد کو وہ ڈھونڈ نکالے گا..

"وعلیکم السلام، لیگل ایڈوائزر یہاں پہلے سے موجود ہے تو آپ نے بات کر ہی لی ہوگی اب میرا وقت مزید ضائع نہیں ہوگا.. "

اصفہان نے مصافحہ کے لیے آگے بڑھا انکا ہاتھ تھام لیا اور بقول فرہاد کے اپنے برابر رکھی کرسی پر براجمان اپنے لیگل ایڈوائزر کی پشت سرسری انداز میں دیکھ کر وہ کرسی گھسیٹ کے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے ہوئے آرام سے بیٹھ گیا..

" جی آپ کا وقت بالکل ضائع کرنے کے ہم قائل نہیں.. آپ کے لیگل ایڈوائزر سے ہماری بات چیت ہو گئی ہے اور ابھی ہم ان کی اور آپ کی موجودگی میں جا رہے ہیں آپ کے ویئر ہاؤس.. بس آپ کے دستخط کی ضرورت ہے سرچ وارنٹ پر کیونکہ انہوں نے تو کر دئے.. "
فرہاد نے مسکرا کر اصفہان کے برابر والی کرسی کی جانب اشارہ کیا..

" میں نے تو سنا تھا پروسیکیوٹر محتاب احمد آپ کے معاملات دیکھتے ہیں لیکن مجھے حیرانی ہوئی ایڈوکیٹ صاحب کو یہاں دیکھ کر.. خیر آپ نے اچھا کیا

محتاب صاحب کو ویسے بھی اب آرام کی ضرورت ہے اور آپ کو بھی جوان خون کی ضرورت تھی ان سب معاملات میں جو زیادہ اچھے سے یہ سمجھ سکے اور ویسے بھی اب تو آپ چوہان انٹرپرائیزز کے ساتھ جوائنٹ وینچر پر ہیں تو "..انہیں ہی آپ کا لیگل ایڈوائزر ہونا چاہیے

اصفہان کو فرہاد کی پہلی بات ہاضم نہ ہو سکی تھی کہ اب ان کا یہ کہنا کہ محتاب ..کی جگہ کسی اور نہ لے لی ہے

وہ بالکل خاموش تھا لیکن اندر اُس کے ایک جلتا الاؤ سا بھڑکنے لگا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہاں موجود ہر ایک چیز تہس نہس کر دے..اصفہان نے دانت پیس کر گردن موڑی یہ دیکھنے کے لیے کہ کون ہے وہ لیگل ایڈوائزر.. اگر محتاب احمد نہیں تو پھر کون ؟؟

"...گُڈ آفٹرنون مسٹر سہگل "

متبسم الفاظ مگر استہزایہ انداز.. اصفہان نے خود سے چند انچ کے فاصلے پر بیٹھے شخص کو اشتعال اڑاتی نظروں سے دیکھا.. اُسکی گہری پر لطف مسکراہٹ اصفہان کو زندگی بھر یاد رہتی کیونکہ زندگی میں پہلی بار کسی سے شکست کھائی تھی اور کسی بھی وہ جس کے بارے میں رتی برابر بھی گمان نہ ہو..

UL KHAN WRITES

* چوبیس گھنٹے قبل *

" جی تو کہیں ایڈوکیٹ صاحب کیا مدد کر سکتا ہوں میں آپ کی ؟؟ "

محتاب نے مسکراتے ہوئے استفسار کیا اور اپنے آفس میں براجمان سیہان کے مقابل ٹیبل پر بھانپ اڑاتا کافی کا مگ رکھ دیا.. وہ سیہان کو اپنے آفس میں

دیکھ کر حیران ہی تو تھے اور ہوتے بھی کیوں ناں قانون کی دنیا کا ابھرتا ہوا ستارہ، ایڈوکیٹ شیخ سیہان کامل باذاتِ خود ان سے ملنے آیا تھا.. پوری دنیا اُس سے واقف تھی اس پر محتاب احمد کی حیرانگی سو فیصد بجا ہی تو تھی..

"..بلاوجہ آپ نے تکلف کیا پروسیکیوٹر صاحب "
سپاٹ تاثرات لئے وہ مگ میں سے اڑتی بھانپ گھور کر بولا.. محتاب احمد کو اُس کا وجیہہ چہرہ اس وقت ہر قسم کے جذبات سے عاری نظر آیا خواہ وہ اچھے جذبات ہوں یا برے تو وہ اخذ نہ کر سکے کے سیہان کس نیت سے انکے پاس آیا ہے..

" آرے یہ تو ضروری تھا خیر آپ بتائیں کیسے آنا ہوا میرے غریب خانے میں.."

اُس کے مقابل ٹیبل کے اطراف اپنی کرسی پر بیٹھ کر انہوں نے بھی سنجید گی سے پوچھا..

" آپ کے دو بیٹے ہیں، ایک اکیس سال کا جو یونیورسٹی میں پڑھتا ہے اور اُس سے چھوٹا سولہ سال کا ہے جو کالج میں ہے.. ٹھیک کہا ناں میں نے؟؟ "

سیہان نے محتاب کے چہرے کے بدلتے تاثرات جانچ کر دلچسپی سے استفسار کیا..

" جی مگر ان سب باتوں کا یہاں کیا مقصد.. "

محتاب نے چھوٹتے ہی سوال کیا..

" بتاتا ہوں صبر... اچھا آپ کی ایک بیٹی بھی ہے غالباً چودہ سال کی اسکول جاتی ہے وہ اور آج اس کے اسکول میں ایک فنکشن ہے، ہے ناں؟؟ "

سیہان کی اب کہی بات سن کر مہتاب احمد کا چہرہ سفید پڑنے لگا، وہ سیہان کی باتیں سننے کے بعد یکدم سٹپٹا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے.. مہتاب احمد سمجھ گئے تھے کہ سیہان کے یہاں آنے کے پیچھے کیا مقصد ہے..

" کی... کیا.. چاہتے ہو؟؟؟ "

مہتاب کی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ محسوس کی جاسکتی تھی جس پر سیہان مختصراً مبہم سا مسکرایا، شہد رنگ آنکھیں خود میں پراسرایت لئے چمک اُٹھیں..

" کچھ خاص نہیں صرف ایک دن کے لیے آپ کی وفاداری چاہتا ہوں.. "

سیہان سیدھا مدعے پر آیا، اُس نے یاور اور اصفہان کے مابین ہونے والی گفتگو سن لی تھی سو اب مہتاب کو اپنے قابو میں کرنا سیہان کے لیے بے حد ضروری تھا اس وقت..

" کی... کیا مطلب ہے؟؟ "

محتاب اُس کی بات نہ سمجھ پائے. ، جس پر سیہان سر جھٹک کر مسکرایااور

.. کوٹ کے کھلے بٹن بند کرتے ہوئے کھڑا ہو گیا

آپ تو میری سوچ سے زیادہ معصوم ہیں محتاب صاحب، تبھی آپ کا "

" .. گزارہ ہو پا رہا تھا اصفہان جیسے شخص کے ساتھ خیر یہ دیکھیں

پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اُس نے ایک تصویر کھولتے ہوئے ان

.. کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی

.. یہ آپ کا بیچ والا بیٹا ہے، نعمان محتاب.. یہ کل تک میرا مہمان رہے گا "

"

محتاب کی آنکھیں موبائل فون کی سکرین پر جم سی گئیں جہاں ان کے بیٹے کی

.. تصویر تھی جو کسی انجان جگہ پر بیٹھا ویڈیو گیمز کھیلتا ہوا نظر آیا نہیں

" کیوں.. کیوں کر رہے ہو یہ سب.. آخر چاہتے کیا ہو تم مجھ سے ؟؟ "
ان کی آواز لڑکھڑانے لگی بیٹے کو اس انجان شخص کے قبضے میں دیکھ محتاب کی یہ حالت تھی کہ جیسے کاٹو تو جسم میں لہو ہی نہ ہو.. سیہان انکی بے بسی پر محظوظ ہوا ..

" بتایا تو کہ آپ کی وفاداری چاہتا ہوں.. "
اس نے مسکراتے لہجے میں کہا اور موبائل فون اُٹھا کر واپس پینٹ کی جیب میں ڈال لیا.. ہر گزرتے دن کے ساتھ سیہان وہ بنتا جا رہا تھا جو وہ تھا ہی نہیں.. وہ ہمیشہ سے مستحکم اور اقتدار میں رہا تھا مگر کبھی بھی اُس نے اپنی طاقت کا غلط استعمال نہ کیا لیکن آج... آج وہ بھی سیاہی میں قدم رکھ چکا تھا ایک بے قصور کو بے بس کر کے..

آپ کو چوبیس گھنٹوں کے لئے غائب ہونا ہے.. غائب ہونے میں میں "
آپ کی مدد کروں گا.. لیکن یہ یاد رہے کہ اس دوران آپ کسی سے رابطہ
".. نہیں کریں گے.. نہ اپنے گھر والوں سے اور نہ ہی کسی اور سے
..اُس نے بڑی آرام سے اپنا مقصد بتایا اور کوٹ کی جیب سے لائٹر نکال لیا

سگریٹ ہو گی آپ کے پاس، اصل میں میں اپنی گاڑی میں چھوڑ آیا "

" .. ہوں
دوستانہ لہجے میں کہتا وہ ایسے مسکرایا جیسے ان کو رات کے کھانے کی دعوت
.. دینے آیا ہو.. مختاب کے لیے اب صبر کر کے بیٹھنا محال ہونے لگا
تم جانتے ہو تم کس کو یہ دھمکیاں دے رہے ہو، دو منٹ میں میں اپنا بیٹا "
" .. تمہارے پاس سے حاصل سکتا ہوں
آنکھوں میں طیش لئے وہ اشتعال انگیز لہجے میں گویا ہوئے نتیجتاً سیہان نے
.. بیزاری سے آنکھیں گھمائیں

"..اور ایک منٹ میں میں آپ کی بیٹی حاصل کر سکتا ہوں "

آ ئبر واچکا کر اُس نے بے تاثر لہجے میں کہا مگر اُس کا انداز اشتعال انگیز تھا جس پر محتاب غصے سے بے قابو ہوتے اُس کی جانب پیش رفت کرتے سیہان کے دستِ گریبان ہو گئے..

"..تم... تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی.. میری بیٹی کا ذکر کرنے کی "

اُس کی شرٹ کے کولر بے دردی سے دبوچتے ہوئے وہ حلق کے بل غرائے جس پر سیہان کا قہقہہ بے ساختہ تھا..

آپ کو تو میرا احسان مند ہونا چاہیے کہ میں نے فی الحال اُس کا ذکر ہی کیا "

" ..ہے اور اُسے درمیان میں لایا نہیں ہوں

سیہان نے جھٹکے سے اپنی شرٹ کا کولر اُنکی گرفت سے آزاد کروایا..

" میرا ایک آدمی پندرہ منٹ بعد آئے گا آپ کو یہاں سے لینے اگر کسی کو بتانے یا زیادہ دماغ چلانے کی کوشش کی تو بیٹے کے بعد بیٹی کو بھی بھول جانا ..

"

سیہان نے سرد سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے پینٹ کی جیب سے ایک بار پھر موبائل فون نکالا اور ان کی بیٹی کا پندرہ سیکنڈ کا ویڈیو ایم ایس انہیں دکھایا جس میں وہ اسکول میں ہی نظر آئی انہیں ..

" سستی سگریٹ پینا چھوڑ دیں صحت کے لیے نہایت مضر ہوتی ہے .. "

ٹیبل پر پڑے سگریٹ کے ڈبے پر سرسری نگاہ ڈالتا ہوا وہ ان کے آفس سے نکل گیا اپنے پیچھے مہتاب احمد کو سر تھامے چھوڑ کر ..

وہاں سے نکلتے ہوئے سیہان کو اپنا آپ اجنبی لگا کیسے اُس نے چند لمحوں میں اتنا سب کر لیا تھا جو آج سے قبل شاید کرنا تو دور سوچنے میں بھی اُسے مہینوں لگ جاتے، در حقیقت تو اُسے آج اپنی طاقت اور پہنچ کا صحیح ادراک ہوا، اگر وہ اس ہی طرح خاموشی سے بنا لفظوں پر اپنا وقت برباد کئے کام کرتا رہتا تو بہت جلد ہر چیز اپنے مطابق کر سکتا تھا وہ..

UL KHAN WRITES

* حال *

"باس مجھے آپ کے کزن ایس پی آریس نے بند کروا دیا تھا.. تبھی میں کچھ بھی نہیں کر سکا.."

یاور نظریں جھکائے اصفہان کے سامنے کھڑا شرمندگی سے بولا..

" میں اپنی زبان پر قائم نہیں رہا تبھی آپ کو مجھے جو سزا دینی ہیں دیں میں تیار ہوں ہر چیز کے لیے.. "

اس نے سپاٹ مگر پختہ لہجے میں کہا جس پر آنکھیں سکیڑ کر اُسے گھورتے اصفہان نے بنا کچھ کہے نگاہیں پھیر لیں..

" چلے جاؤ میری نظروں کے سامنے سے تمہارے ساتھ جو بھی کرنا ہو ابعد میں بتا دیا جائے گا.. "

اپنے سیلیڈ ویئر ہاوس پر نگاہیں ٹکائے وہ سرد مہری سے گویا ہوا.. یاور کے پاس وہاں مزید کھڑے رہنے کا کوئی جواز نہ تھا سو وہ خاموشی سے وہاں سے چل دیا، آریس نے صحیح گیم کھیلا تھا اُس کے ساتھ پوری رات اپنی قید میں رکھا اور صبح سرچنگ سے آدھے گھنٹے پہلے اُسے چھوڑ دیا جیسے پرندے کو پر کاٹ کر کہا جائے کے جاؤ اُڑ جاؤ..

اس سے پہلے باقی سب ویئرہاوس پہنچتے اصفہان نے کوٹ کی جیب سے موبائل فون نکالا..

"ہاں شیپمنٹ آج ہی روانہ ہو گی بس لوکیشن کا تھوڑا سا ایشو ہو گیا ہے.. تم مال اب میرے ویئرہاؤس سے نہیں جہاں کی لوکیشن میں بھیج رہا ہوں وہاں سے اٹھواؤ گے.."

تمام ضروری ہدایات دے کر اُس نے کال کاٹ دی، کہیں نہ کہیں اُسے اندازہ تھا کہ آریس ایسی کوئی حرکت ضرور کرے گا اور شاید اُس نے دماغی طور پر خود کو تیار بھی کیا ہوا تھا اس کے لیے تبھی سامان میں ٹریکرز انسٹال کروائے تھے کچھ دنوں قبل..

آریس خانزادہ اُس کا خون تھا، اُسکی پھپھو کا بیٹا ذہانت اور باریک بینی انہیں ورثہ میں ملی تھی مگر اصفہان اُس سے بڑا تھا اور حالات کی سختیوں، وقت کی

ستم ظرفی نے اُسے ایسا بنا دیا تھا کہ اب وہ زندگی کی جانب سے دی جانے والی ہر مشکل کے لیے پہلے سے ہی تیار ہوتا جیسے آج وہ اس مشکل کے لیے بھی تیار تھا.. اپنے عمل کی کسی کو بھینک بھی پڑنے دئے بغیر وہ سب اپنے مطابق .. کر چکا تھا

" مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا کہ دیکھ سکوں تم ایسا کیا کرتے ہو اصفہان سہگل ؟؟ "

اپنی پشت پر ہوتی قدموں کی چاپ اور پھر بھاری مردانہ طنزیہ لب و لہجے پر وہ مسکرا کر آنے والے کی سمت پلٹا.. چار کول بلیک تھری پیس سوٹ کے ساتھ ہم رنگ ٹائے لگائے، شہد رنگ بال سلیقے سے سیٹ کئے وہ آنکھوں پر لگائے پتلون کی جیبوں میں ہاتھ اڑسائے کھڑا aviators بھورے اصفہان کو مسکراتی نفرت بھری نگاہوں سے گھور رہا تھا ..

کچھ دیر قبل کی بات تھی جب آئیلین اُس کے پاس آئی تھی مدد مانگنے کے لئے تب سے اب تک سیہان خوشی کے مارے دھرا ہو رہا تھا..

"سیہان یار پلیز کیا تم اپنی دوست کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتے؟؟"

آئیلین نے آنکھیں گھما کر معصومیت سے پوچھا.. جس پر سیہان نے بمشکل اپنے چہرے کے تاثرات سخت رکھے ورنہ تو مسکراہٹ امڈ آنے کو تھی.. وہ بیچاری سیہان سے اس بات پر التجا کر رہی تھی جو وہ کرنے کے لیے پہلے سے ہی راضی بیٹھا تھا..

"تم ایسا کرنا کیوں چاہتی ہو مجھے سمجھ نہیں آ رہا.. اچھا ہے وہ جیل میں سڑے تمہیں اس سے کیا؟؟ یا کچھ اور ہے تو مجھے بتاؤ پوری کوشش کروں گا اُس کی مدد کرنے کی صرف تمہارے لیے.."

کچھ دیر بعد وہ دبی آواز میں بولا، سیہان کے سوالات پر آئیلین پہلو بدل کر رہ گئی..

" ایسی کوئی بات نہیں ہے میں یہ صرف اس لئے چاہتی ہوں کہ اگر وہ جیل گیا تو اس میں ہمارے فرم کی بھی بدنامی ہو گی.. اس وقت کے جب ہم پہلے ہی financial crisis سے گزر رہے ہیں یہ بالکل درست نہیں ہو گا تبھی میں چاہتی ہوں تم اُسکی مدد کرو، اُس کے نہیں ہماری فرم کے لیگل ایڈوائزر کی حیثیت سے سمجھ رہے ہو نا تم سیہان ؟؟ "

آئیلین نے اُسے راضی کرنا چاہا، اصفہان سے بات کے بعد آفس جانے سے پہلے وہ سیہان سے ملاقات کرنے اُس کے گھر آئی تھی جو پہلے ہی اس انتظار میں بیٹھا تھا کہ کب آئیلین آئے اور یہ ہی سب باتیں کرے اُس سے تا کہ وہ فوراً پولیس اسٹیشن پہنچ سکے..

" ہاں میں سمجھ رہا ہوں لیکن تم شیور ہو کہ اس کے علاوہ کوئی وجہ نہیں تمہاری اصفہان کو بچانے کے پیچھے ؟؟ "

جانچتی نظروں سے آئیلین کو دیکھتے ہوئے اُس نے دھیمی آواز میں استفسار

کیا..

"نہیں.. "

آئیلین نے یکدم جواب دیا، لہجے میں اکتاہٹ تھی مگر آنکھوں نے اسکا ساتھ

نہ دیا سیہان نے محض سر اثبات میں ہلا دیا.. اور اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا

لیتا..

" زندگی میں پہلی بار اتنا دماغ لگایا ہے ناں تم نے سیہان کامل؟؟ "

سر تا پیر اُس کا جائزہ لیتے ہوئے اصفہان کے انداز سے بیزاری عیاں تھی مگر

دیکھا جاتا تو اندر ہی اندر وہ سیہان کے پلان سے محظوظ ضرور ہوا.. پہلی بار

دماغ سے چال چلنے والا دشمن ٹکرایا تھا اُسے تو مزا آنا اب لازمی ہی ہوتا..

دماغ نہیں اسرو سوخ پہلی بار استعمال کیا ہے.. چلو اب آجاؤ دیکھتے ہیں "

".. تمہارے کالے کام

سیہان نے مسکراتی نگاہوں سے اصفہان کے سپاٹ چہرے کو دیکھا اور پولیس

.. اہلکاروں کے آنے پر ویئر ہاؤس کی جانب بڑھ گیا

پتا ہے میں نے تمہارے لئے اپنے آرادے بدل لئے تھے، تمہاری ممنوع "

چاہت، بے مقصد دیوانگی اور لاحاصل محبت دیکھ کر میں نے سوچا کہ اس کے

سب سے بڑے دشمن تو یہی ہیں، مزہ نہیں آئے گا ایسے بے بس انسان کے

ساتھ دشمنی کرنے میں لیکن تم نے آج ثابت کر دیا کہ میں بھی غلط ہو سکتا

".. ہوں سو کل کے لئے تیار رہنا ایڈوکیٹ صاحب

سیہان کے ہم قدم چلتے ہوئے اُس نے مدھم پر اسرار لہجے میں اپنی بات مکمل

کی اور آگے بڑھ گیا، قصداً اُسے خاموش رہنا پڑا مگر اصفہان کی باتوں نے صحیح

آگ بھڑکا دی تھی دل میں ہمیشہ کی طرح جبکہ اس دفعہ اُس کا پلڑا بھاری تھا مگر پھر بھی.. اصفہان ہمیشہ ہی یہ کرتا.. اپنی باتوں سے سامنے والے کو آگ لگانے کے ہنر سے اگر کمایا جا سکتا تو اصفہان سہگل سب کام چھوڑ کر یہی کر رہا ہوتا..

" کیا ہے سامان میں؟؟ "

گودام میں قدم رکھتے ساتھ ہی سرد ہواؤں نے ان کا استقبال کیا جیسے کسی واک ان ریفریجریٹر میں قدم رکھ دیا ہو.. سیہان نے خاکی بکسوں کو دیکھ کر تجسّس کا اظہار کیا..

"..کچھ بھی نہیں، یہ تو بس ڈیری پراڈکٹس اور چاکلیٹس ہیں "

..سامان کی تلاشی لیتے پولیس اہلکاروں میں سے ایک نے ہنس کر کہا

"..اُسے کچھ اور نہیں ملا یہاں رکھنے کے لیے "

دانت پیس کر سوچتے ہوئے اصفہان نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی
.. گویا خود پر قابو کیا ہو

" کیا.. کیا مطلب چاکلیٹس ؟؟ "
بے یقینی سے اصفہان کی جانب دیکھتا وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پولیس اہلکاروں کو اپنے راستے سے ہٹا کر خود سامان دیکھنے لگا جیسے انکی باتوں پر سیہان کو یقین نہ آیا ہو ..

" ..جی سر آپ خود دیکھ لیجیے یہ امپورٹڈ چاکلیٹس وغیرہ ہی ہیں یہاں "
سیہان کم از کم منشیات تو دماغ میں سوچ کر بیٹھا تھا مگر یہاں تو چاکلیٹس نکلیں، اُس نے ہاتھ مار کر ریپرز یہاں وہاں کیے ..
" ..ان ریپرز کے اندر بھی تو کچھ ہو سکتا ہے "
.. اُس نے مسکرا کر سوچا اور تیزی سے ایک ایک چاکلیٹ اُٹھا کر کھولنے لگا

"..اب کھول ہی دی ہے تو لاؤ مجھے بھی کھلاؤ "

اصفہان نے سیہان کی جانب پیش رفت کرتے ہوئے استہزاء لہجے میں کہا اور مسکراتی آنکھوں سے اُسے گھورتے ہوئے سیہان کے ہاتھ سے چاکلیٹ چھین کر مزے سے کھانے لگا ..

" تم ایک گھٹیا انسان ہو جانتے ہو ناں ؟؟ "

سیہان نے اصفہان کی سمت دیکھتے ہوئے چڑ کر کہا اگر یہ پولیس والے یہاں نہ ہوتے تو ایک مکّہ جبڑے پر رسید کر ہی چکا ہوتا وہ اُسکے ..

" چچچچچ !! عموماً ایسا ہی ہوتا ہے جب کچھ نہ بچے دلائل پیش کرنے کے لیے تو ایک کوڑھ مغز انسان یوں ہی سستے لفظوں کا استعمال کرتا ہے، افسوس ہوا مجھ تم پہ .. "

ہونٹ پر لگی چاکلیٹ زبان سے صاف کرتے ہوئے اصفہان نے بمشکل حلق میں اُٹھتا قہقہہ دبایا جو سیہان کے سرخ چہرے کو دیکھ کر بس عنقریب نکلنے کو تھا ..

" آج تو تم بچ گئے ہو لیکن میں اس بات کی تہہ تک جاؤں گا یہ یاد رکھنا تم .. "

انگشت شہادت اصفہان کی جانب اٹھائے وہ مشتعل مگر دبی آواز میں غرایا اور الٹے قدموں گودام سے نکل گیا ..

" کل ملتے ہیں تمہاری دوست کم بہن کے گھر میں ایڈوکیٹ صاحب .. "

اصفہان نے مڑ کر قدرے بلند آواز میں کہا ..

" In your face squirt.. "

جس پر سیہان نے اُسکی سمت بنا مڑے ہوا میں ہاتھ بلند کر کے بیچ کی لمبی انگلی کیا نتیجتاً اصفہان کا قہقہہ بے ساختہ (curse) اٹھائی اور اصفہان کو کرس تھا.. گودام کے آخری سرے پر کھڑے سیہان نے صاف اُسکا قہقہہ سنا اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کس قدر ڈھیٹ انسان ہے یہ اصفہان سہگل نامی مخلوق...

UL KHAN WRITES

" مس داریاء تین بج رہے آپ اب تک گھر کیوں نہیں گئیں ؟؟ "

آریس کے قدم پارکنگ لاٹ میں کھڑی داریاء کو دیکھ کر بلاارادہ اُس کی سمت اُٹھتے چلے گئے اور اب کچھ لمحوں بعد وہ اُسکے مقابل کھڑا داریاء سے سوال کر رہا تھا..

" .. بھائی آئیں گے مجھے لینے ان کا ہی انتظار کر رہیں ہوں "

نیلے سن گلاسسز کے پیچھے چھپی سنہری سبز آنکھوں میں حیرت لئے اُس نے ایک نگاہ آریس کو دیکھا اور پھر واپس سامنے کھڑی گاڑیوں پر نظر مرکوز کر دی ..

" اب اس بیچاری کو کون بتائے اپنے مسئلوں میں پڑا ہو گا اس وقت اسکا بھائی .. "

داریاء کی بات پر آریس نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے سر جھٹکا .. اپنی طرف سے اُس نے بدلہ لے لیا تھا اصفہان سے اُس کا تمام سامان ضبط کرنے کے بعد اصفہان کی ٹریڈ سیز کروا کر مگر درحقیقت آریس خانزادہ ابھی صحیح سے اصفہان سہگل کو جانتا نہ تھا ..

"ہو سکتا ہے آپ کے بھائی آج نہ آئیں تو بہتر ہو گا آپ میرے ساتھ
آجائیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں.."
آریس کیونکہ جانتا تھا اصفہان داریاء کے پاس نہیں پہنچ سکے گا تبھی وہ مسکرا
کر بولا جس پر داریاء نے سوالیہ انداز میں آئبرو اچکائی..

"بھائی اپنی بات سے نہیں پھرتے انہوں نے کہا تھا وہ تین بجے آئیں گے اور
وہ... وہ آگئے.."
اکتاہٹ بھرے لہجے میں آریس سے بات کرتے ہوئے جوں ہی پارکنگ
لاٹ میں داخل ہوتی سیاہ رینج روور پر داریاء کی نظر پڑی اُس کا لہجہ یکسر تبدیل
ہو گیا.. بیزاری کی جگہ اب خوشی نے لے لی..

"ی.. یہ کیسے..."

سیاہ بیسٹ کو اپنی سمت بڑھتے دیکھ آریس منہ ہی منہ میں بڑبڑایا کہنے کو تو وہ پارکنگ لاٹ بہت کشادہ تھا مگر جب سے وہ گاڑی اُس میں داخل ہوئی اُس گھڑی سے جیسے وہ جگہ سکڑ کر چھوٹی ہو گئی ہو اور باقی تمام گاڑیاں اُس ایک کے آگے بے معنی سی لگنے لگیں..

" ...بھائی "

داریاء کی چہچہاہٹ پر آریس نے اُس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا جہاں اصفہان ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا گرم جوشی سے بہن کی جانب پیش رفت کر رہا تھا..

"...پرنسز "

داریاء کے نزدیک پہنچ کر اُسے سینے سے لگاتے ہوئے اصفہان کو ایسا محسوس ہوا جیسے اُس کی دنیا مکمل ہو گئی ہو اور ہوتا بھی کیوں ناں داریاء سہگل اُس کے لئے اُس کی دنیا ہی تو تھی..

"پورے دو دن بعد دیکھ رہیں ہوں آپ کو.. اتنا مس کیا میں نے آپ کو میں بتا بھی نہیں سکتی بھائی.."

اصفہان کی سلم فٹ شرٹ کے کھلے بٹنز کے درمیان سے نظر آتے اُس کی چین پر شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے داریاء نے محبت پاش لہجے میں کہا...

" اب آگیا ہوں ناں میں بھائی کی جان، آج کا پورا دن تمہارے نام ہے.. "

پیار سے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اصفہان نے داریاء کا معصوم پرنور چہرہ محبت سے دیکھا..

آریس کو اپنا وہاں مزید کھڑا ہونا بے مقصد لگا سو وہ جانے کے لیے پر تول ہی رہا تھا کہ مڑ کر اصفہان کے آنکھوں کے اشارے سے اُسے وہیں رُکنے کا کہا جس پر خواہش نہ ہونے کے باوجود بھی وہ وہاں ٹھہر گیا ..

" اوکے تو ڈیزنی کی نیو مووی آرہی ہے سنیما میں، ہم لنچ کے بعد مووی دیکھنے جائیں گے اور پھر آپ مجھے ڈھیر ساری شاپنگ کروائے گئے اور اس کے بعد ہم ڈنر بھی ساتھ کریں گے باہر ہی .. "

داریاء نے جھٹ سے فوراً اپنا پلان بتایا جس پر اصفہان تو پہلے ہی دل و جان سے راضی تھا مگر آریس اُس اٹھارہ سالہ لڑکی کے منہ سے کارٹون مووی کا سن کر اندر ہی اندر بوکھلا گیا، اپنا آنے والا مستقبل زیادہ روشن نہیں نظر آیا اُسے ..

" مائسہ کہاں ہے ؟؟ آپ کے ساتھ کیوں نہیں ہے ؟؟ "

داریاء کے لیے پسنجر سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے اصفہان نے فکر مندی سے استفسار کیا..

"اُسے انکل سے ملنے جانا تھا آفس اس لئے وہ چلی گئی.. "

داریاء کی بات سن کر جواباً اثبات میں سر کو جنبش دیتا وہ دروازہ بند کر کے آریس کی جانب پلٹا..

" کافی جلدی فارغ نہیں ہو گئے آپ وہاں سے ؟؟ "

آریس نے مسکرا کر پوچھا..

" ہاں تمہارے وہ وردی میں ملبوس بندر مجھے زیادہ دیر اینٹرٹین نہی کر پائے.. "

خالی چہرہ لئے وہ سرد کڑوے لہجے میں گویا ہوا جسے سن کر آریس کے ہاتھ نا محسوس انداز میں مٹھیوں کی صورت بندھتے چلے گئے..

" Replacing my goods with chocolates was a nice idea to piss me off khanzada but ceasing the trade I make was one of the biggest mistake you have made lately..."

(میرے سامان کے بدلے میں چاکلیٹس رکھ دینا ایک اچھا منصوبہ تھا مجھے اکسانے کے لیے خانزادہ لیکن میرا کاروبار روکنا تمہاری سب سے بڑی غلطی تھی)

آریس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ طیش سے بجھی آواز میں بولا آریس کو قصداً خاموش رہنا پڑا ..

" Make sure to call your guys and check out for the stuff that you've ceased till then Take care of your self.."

(اپنے ساتھیوں سے رابطہ کرنا نہ بھولنا اور خیال رکھنا اُس سامان کا جو تم نے ذخیرہ کیا تب تک کے لیے اپنا خیال رکھنا..)

آریس کا کندھا اُس نے ایسے تھپتھپایا جیسے اُسے سراہا رہا ہو.. آریس نے نا سمجھی سے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتے اصفہان کی سمت دیکھا.. بے یقینی کی وجہ اصفہان کا رویہ تھا جو اتنا اچھا ہونا اُسے اچھوت ہی لگا..

" ہاں کہو؟؟ "

وہ ان ہی تمام سوچوں میں الجھا ہوا تھا کہ یکدم جینس کی جیب میں موجود فون وائبریٹ ہونے لگا..

" سر تمام سامان کی شپمنٹ صحیح سلامت ہو گئی.. ٹریڈ مکمل ہوا سامان آٹھ گھنٹے بعد فرانس میں ہو گا.. "

اُس کے آدمی نے آریس کو ایسی اطلاع دی جو اُس کے سر کے اوپر سے گزر گئی..

" کونسا ٹریڈ؟؟ کیا بات کر رہے ہو؟؟ "

پار کنگ لاٹ سے نکلتی اصفہان کی گاڑی پر ایک سرسری نگاہ ڈال کر فون کان کے ساتھ کندھے کی مدد سے ٹکاتا اپنی گاڑی ان لاک کرنے لگا..

" سر وہی سامان جو کل آیا تھا.. باحفاظت سب کام ہو گیا ہے.. "

آریس کو محض ایک ساعت لگی تمام کاروائی سمجھنے میں جسے جان کر اُس کے دبیز ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں بھنچتے چلے گئے..

" Damn it..."

اگلے ہی لمحے فون کان سے ہٹا کر کال کاٹتے ہوئے آریس نے گاڑی کا کھلا دروازہ پوری قوت سے واپس دے مارا.. کیسے کیا اُس نے یہ سب ؟؟ آریس سوچنے پر مجبور ہو گیا مگر ساتھ ہی شدید غصے میں الگ مبتلا ہو چکا تھا وہ کہ سوچ کے بیٹھے تھے موصوف کے اصفہان سہگل کو نا جانے کتنے ملین ڈالرز کا نقصان کروادیا ہے اُس نے لیکن یہاں تو وہ اپنا ہی نقصان کروا بیٹھے..

" Lesson Learned..

Never mess with Asfahan Mohtashim Sehgal.."

(سبق سیکھ لیا..

کبھی بھی اصفہان محتشم سہگل کے ساتھ نہیں کھیلنا .)

گاڑی کے دروازے پر پڑے ڈینٹ پر نظر پڑتے ہی آریس نے دانت پیس کر خود کلامی کی، اب بلاوجہ نوٹ لگ جاتے اسے صحیح کرانے میں..

" ... مسٹر سیہان "

وہ عجلت میں آفس کی داخلی سیڑھیاں عبور کر رہا تھا کیونکہ آسمان کے تیور دیکھ کر لگتا کہ بارش بس کچھ لمحوں میں اپنا جلترنگ بکھرنے والی ہے ..

سیہان کو اپنی پشت پر آنے والی نسوانی آواز پر رکنا پڑا، وہ آواز کے تعاقب میں پلٹا ..

" جی ؟؟ "

شہد رنگ آنکھوں میں استفہامیہ تاثر لئے وہ مقابل کھڑی لڑکی کو بغور دیکھنے لگا، اُسے ایسا لگا جیسے پہلے بھی کہیں اس لڑکی کو اُس نے دیکھا ہو ..

" آپ یقیناً مجھے پہچانے نہیں ہوں گے، میرا نام لالہرخ ہے آپ نے مجھے جاب کا کہا تھا، آپ کے سیکریٹری نے میری جاب لگوادی ہے میں اس ہی فرم میں جاب کر رہی ہوں صرف آپ کی وجہ سے.. "

اُس لڑکی کے لہجے میں اپنے محسن کے لیے بے پناہ پرستش تھی، سیہان کو وہ یاد آگئی کہ کب ہوئی تھی اُس سے ملاقات..

" کوئی بات نہیں دنیا کا ہر شخص سیکنڈ چانس کا حقدار ہے، میں نے تمہیں وہ ہی دیا جو تم نے عقلمندی سے اپنایہ بھی.. "

سیہان نے عام سے لہجے میں کہا اور پلٹنے کے لئے مڑنے ہی لگا تھا کہ ایک بار پھر وہ لڑکی اُسے پُکار بیٹھی..

"سر... میں.. مجھے سمجھ نہیں آرہا... میں کس منہ سے آپ کا شکریہ ادا کروں... میں.. مجھ جیسی لڑکی تو خوابوں میں بھی نہیں سوچ سکتی یہاں کام کرنے کے بارے میں اور آپ..."

وہ لڑکی سیہان کا جھنجھلاہٹ بھرا وجیہہ چہرہ نم آنکھوں سے دیکھتی روہانسی آواز میں بولی.. اُس کا شکر گزار ہونا بنتا تھا..

کیا کبھی کوئی جسم فروش سوچ بھی سکتی ہے کہ ایک رات اپنا جسم بیچنے کسی کے پاس جائے گی اور وہ سوداگر اُس کی عزت پر آنچ بھی ڈالے بنا اُسے عزت کی زندگی سے نواز دے گا..

"کوئی بات نہیں تم آرام سے یہاں جاب کرو، یہ شکر گزاری کے تکلفات میں پڑنے کی ضرورت ہے ہی نہیں.. اندر جاؤ شاباش.."

نرمی سے کہتے ہوئے وہ قصداً مسکرایا..

دوسری طرف سیہان کو کسی انجان لڑکی کے ساتھ مسکرا کر گفتگو کرتے دیکھ مائسہ اپنے ہونٹ بے دردی سے کاٹنے لگی.. اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہاں جا کر اُس لڑکی کو کھینچ کر سیہان سے دور کر دے.. سٹیرنگ وہیل تھامے اُس کے نازک ہاتھوں کی گرفت وہیل پر اس قدر سخت تھی گویا اُس لڑکی کا بازو تھاما ہوا ہو..

"آپ بہت اچھے ہیں سر.. بہت زیادہ اچھے زندگی بھر آپ میری دعاؤں کا خاص حصہ رہیں گے.."

اُس لڑکی نے نم آنکھوں کا کنارہ انگلی سے خشک کیا اور سیہان کے سپاٹ چہرے کو سرخ ہوتے دیکھ وہ سر کو اثبات میں جنبش دے کر الوداع کہتی بلڈنگ کے اندر چل دی..

" .. کیا پتہ اس کی دعا لگ جائے اور مجھے میرا سکون مل جائے "

بے ساختہ آسمان کی طرف چہرہ اُٹھا کر اُس نے قرب سے آنکھیں میچتے ہوئے گہری سانس لی اور واپس سیدھا ہو گیا.. مضبوط کلائی پر بندھی قیمتی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے وہ واپس پلٹا ہی تھا کہ یکدم اُسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی کی نگاہوں کے مستقل حصار میں ہے ..

سیہان نے دیکھنے والے کی تلاش میں نظریں دوڑائیں اور بنا زیادہ تگ و دو کے وہ سڑک کراس کر کے دو گاڑیاں چھوڑ کر تیسری گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی سٹیرنگ وہیل پر اپنا سر ٹکائے ٹکٹکی باندھے دیکھتی نظر آئی.. شہد رنگ آنکھوں میں وہاں مائسہ کو اس طرح سے دیکھ کر جیسے چنگاریاں سی برپا ہونے لگیں.. یہ لڑکی نہ جانے کیوں آزمانے پر تلی تھی اُسے ..

جوں ہی سیہان کی نظریں مائسہ سے ملیں وہ فوراً سٹپٹا کر سیدھی ہو بیٹھی.. اُس کے چہرے کے بدلتے سخت تاثرات دیکھ کر تیزی سے مائسہ نے کانپتا ہاتھ ایگنیشن کے سمت بڑھایا.. سیہان اتنی دور ہونے کے باوجود بھی اُس کے ارادے بھانپ گیا.. ہوا میں ہاتھ بلند کر کے مائسہ کو انگشت شہادت سے ایسا نہ کرنے سے باز رکھتے ہوئے وہ لمبے ڈگ بھرتا تیزی سے اُس کی سمت پیش رفت کر گیا..

"منحوس چابی اندر کیوں نہیں جا رہی..."

سیہان کی وارننگ کو خاطر میں لائے بنا وہ خوفزدہ نگاہوں سے اُسے گاڑی کے نزدیک آتے دیکھ ساتھ ہی گاڑی اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرتی رہی مگر اب کافی دیر ہو چکی تھی...

"باہر نکلو..."

دوانگلیوں سے مائسہ کی کھڑکی کا شیشہ بجاتے ہوئے وہ دبی آواز میں گویا ہوا،
مائسہ نے خود سے چند انچ کے فاصلے پر کھڑے جاہ وجلال کی تصویر بنے شخص
کو یونٹ کاٹتے ہوئے دیکھا.. وہ سیہان سے اس حد تک خوفزدہ ہو چکی تھی
.. کہ دروازہ کھول کر باہر نکلنے کے لئے ہر گز تیار نہ تھی

"...میں نے کہا باہر نکلو "
اب کی بار وہ قدرے اونچی آواز میں غرایا کے مائسہ بے اختیار اپنی سیٹ پر
اچھل پڑی.. شدید غصے میں ہونے کے باوجود بھی یہ منظر دیکھ کر سیہان کے
عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا جسے پلک جھپکنے سے بھی تیزی سے وہ لب
.. بھینچ کر چھُپا گیا

"..میں نہیں نکلنے والی باہر آپ مجھے ڈانٹے گے "

مائسہ نے پوری زور و شور سے گردن نفی میں ہلاتے ہوئے سیہان کی بات سے انکار کیا جس پر اس نے دانت پیس کر پہلے خود کو دیکھا اور پھر مقابل موجود انیس سالہ اُس لڑکی کو..

"عجیب تماشا ہے.. یہ آخر کر کیا رہا ہوں میں.. "

دل ہی دل میں سوچتے ہوئے اُس نے مزید وقت ضائع کرنے کا ارادہ ترک کر کے واپس مڑنا چاہا مگر دل نے کہا کہ ایسے کیسے بنا جواب حاصل کئے وہ یہاں سے چلا جائے..

"اچھا باہر آؤ.. کچھ نہیں کہوں گا میں.. "

آنکھیں موند کر گہری سانس سینے میں کھینچنے کے بعد خود کو اس سب کے لئے کمپوز کر کے وہ دھیمی آواز میں گویا ہوا..

"سچ کہہ رہے ہیں ناں؟؟ "

مائسہ لاک کی طرف ہاتھ بڑھانے ہی لگی تھی کہ فوراً ہاتھ واپس کھینچ کر مشکوک نظروں سے اُسے دیکھنے لگی جس کے خواب وہ جاگتی آنکھوں سے دیکھتی تھی..

ویسے در حقیقت وہ شخص خواب جیسا ہی تھا.. اس وقت بھی چار کول تھری پیس، سیاہ ٹائی اور ٹائی کے ہم رنگ لانگ کوٹ میں ملبوس، گھنے کنپٹی تک آتے شہد رنگ بالوں کو سلیقے سے سیٹ کئے.. غصے کے باعث سفید رنگت میں سرخیاں گھولے وہ کسی ریاست کا بے تاج بادشاہ اور مائسہ کو اپنے خوابوں کی تعبیر لگا.. وہ سانس روکے سیہان کو بند شیشے کے اُس پار سے ایسے دیکھنے لگی جیسے اگلی سانس لی تو وہ ہوا میں تبخیر ہو جائے گا..

"ہاں بالکل سچ.. تم باہر تو آؤ.."

سیہان نے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے شہد رنگ آنکھیں مائسہ کے معصوم ہر قسم کی ریاکاری سے پاک چہرے پر ٹکا دیں..

"..اوکے میں آتی ہوں "

مائسہ نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی..

" ..گڈ گرل "

سیہان نے جھک کر مائسہ کے کان میں سرگوشی کی،اُسکی آواز بے حد بھاری لیکن بالکل جذبات سے عاری تھی جسے سن کر مائسہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے..

"..اب تم مجھے بتاؤ گی کہ تم یہاں کیا کر رہی تھی "

واپس سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے سیہان نے اوپر سے لے کر نیچے تک سرد نگاہوں سے پاوڈر بیلو لانگ پلیٹڈ فارک کے اوپر شارٹ ڈینم جیکیٹ پہنے، سیاہ بالوں کا ہاف کلپ سٹائل بنائے معصوم لڑکی کو دیکھا جو اپنی بادام سی چشمان میں شاملی ستارے جیسی آنکھوں کو خیر کر دینے والی چمک لئے اُسے ہی مسلسل تکے جا رہی تھی..

"..میں... میں "

مائسہ کو سمجھ نہیں آیا کہ اب کونسا بہانہ بنائے داریاء کو تو بول کر آگئی تھی کہ پاپا سے ملنے جا رہی ہے لیکن اب یہاں پر پاپا کا آفس کہاں سے لاتی.. سیہان مائسہ کے چہرے پر آتے جاتے رنگ استفہامیہ نگاہوں سے دیکھتا انکے پیچھے چھپا بھید جاننے کی قیاس آرائیاں کرتا رہا..

"..اب تم مجھے سچ سچ بتاؤ گی "

مزید صبر کرنا دشوار ہو گیا اوپر سے آسمان پر کالے ہوتے سائے اور گرجتے بادل سیہان نے اگلے ہی لمحے مائسہ کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیتے ہوئے اُسے خود سے بے حد قریب کر لیا.. اتنا کہ ان دونوں کے درمیان محض ایک سے دو انچ کا فاصلہ باقی رہا، اتنا کہ وہ دونوں ایک ہی ہوا میں سانس لینے لگے..

"...کی.. کیا.. سچ بتاؤں میں "

مائسہ نے سیہان کی شہد رنگ آنکھوں میں جلتی چنگاریاں دیکھتے ساتھ ہی بدک کر اُس سے دور ہونا چاہا مگر اُسکی گرفت اتنی کمزور نہ تھی کہ مائسہ اُس سے رہائی حاصل کر لیتی..

" کیوں کر رہی ہو میرا پیچھا؟؟ "

سیہان مائسہ کے چہرے پر جھک کر دبی آواز میں غرایا..

"...بتاؤ مجھے "

مائسہ کو سوال کے جواب میں خاموش پا کر اُس نے پوری قوت سے اُسے جھٹکا دیا نتیجتاً وہ یکدم ہوش میں آئی..

" آپ... کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے.. میں نے کوئی آپ کا پیچھا نہیں کیا.. "

مائسہ نے اٹک اٹک کر جھوٹ کہا جس پر سیہان نے عنابی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے..

" تو یہاں کیا کر رہیں تھیں تو مائسہ...؟؟ "

اب کی بار قدرے تحمل سے کہتے ہوئے وہ جھک کر مائسہ کی آنکھوں میں التفات سے جھانکنے لگا گویا ان بادام سی گہری سیاہ آنکھوں میں چھپا راز فاش کرنا چاہتا ہو..

مائسہ نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ اُس کی زبان کنگ ہو گئی جیسے کہنے کی کوئی صلاحیت ہی نہ باقی رہی ہو اُس میں، لفظوں نے اُس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا وہ ان

شہد کے پیالوں میں ڈوبنے لگی.. شیخ سیہان کامل بال برابر بھی کوشش کیئے بنا اُس انیس سالہ لڑکی کا رُم رُم اپنے نام کرچکا تھا..

"اہھہ! اللہ خیر.."

وہ اُس ساحر کے سحر میں گرفتار کھڑی تھی کہ اُس پل کا طلسم آسمانی بجلی کی بلند، سماعتوں کو چیر دینے والی آواز نے توڑا.. مائسہ خوفزدہ ہو کر سیہان کا لانگ کوٹ دونوں مٹھیوں میں دبوچتی ہوئی اُس کے سینے سے جالگی..

بجلی کی آواز اس قدر تیز تھی کہ جیسے آسمان ٹوٹ گیا ہو ایک پل کو تو وہ خود بھی چونک گیا مگر اصل جھٹکا تب لگا جب مائسہ کا کانپتا وجود خود میں الجھا پایا..

" Relax.. Everything is fine.."

بنا مائسہ کو چھوئے فضا میں ہاتھ بلند کئے وہ ایسے کھڑا تھا جیسے کوئی غیر انسانی مخلوق اُس سے چمٹ گئی ہو، مائسہ نے سیہان کے دلاسہ دینے پر بے اختیار اپنا سر اُٹھایا ..

" .. مجھے بادل گرجنے سے بہت ڈر لگتا ہے "

آنکھیں لبالب کھارے پانیوں سے بھری تھیں سیہان زیادہ دیر اُس کی طرف نہ دیکھ پایا سو قصداً اُسے چہرہ پھیرنا ہی پڑا جس پر مائسہ کو فوراً اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا آنکھوں کے کنارے اور سامنے کا منظر دھندلا کرتے آنسوؤں کو ایک ہاتھ سے رگڑ کر دوسرے ہاتھ سے گاڑی کے دروازے کا لاک کھول کر وہ گاڑی کے اندر بیٹھنا چاہتی تھی کہ اچانک سیہان کو ہوش آیا ..

" ایک منٹ .. ایک منٹ اتنی جلدی بھی کیا ہے ؟؟ "

گاڑی کالاک جھنجھوڑتے مائسہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے سیہان نے

..دروازہ کھولنے سے اُسے روکا

"..اب تم مجھے سیدھی طرح سے بتاؤ گی کیوں کر رہی ہو میرا پیچھا "

مائسہ کے زرد پڑتے چہرے کو نگاہوں کے حصار میں لئے وہ بے تاثر لہجے میں

..بولا

"..لیکن یاد رہے اس بار کوئی جھوٹ نہیں "

اُس کے سر کے برابر گاڑی پر بازو ٹکا کر جبکہ دوسرے ہاتھ سے لاک پر رکھا

مائسہ کا ہاتھ دباتے ہوئے وہ جھک کر اُس کے کان میں بھاری مگر سرد سرگوشی

کر چکا تھا، سیہان کے وجود سے اُٹھتی مردانہ پرفیوم کی حواس باختہ سحر انگیز

..خوشبو مائسہ کے حواس صلیب کرنے لگیں

"...وہ...میں "

اس بار توہکلاتے ہوئے مائسہ کو خود بھی اپنے آپ سے الجھن ہوئی دوسری طرف سیہان کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دے، اور اُس کے اندر چھپا سچ باہر نکال لے.. ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کے متعلق یکسر مختلف رائے قائم کرنے میں مگن تھے کہ اچانک.. آسمان پوری آب و تاب سے بارش برسانے لگا

بارش کی تیز گرتی بوندیں سر اُٹھا کر مائسہ نے حیرت سے دیکھیں، دوسری طرف سیہان کا بھی یہ ہی حال تھا دونوں نے ایک ہی وقت آسمان کی جانب سر اٹھایا اور ایک ہی وقت واپس سابقہ پوزیشن میں آتے ہوئے وہ دونوں ایک دوسرے کو خاموشی سے دیکھنے لگے، ایک طرف لگاؤ، چاہت اور اُنس تھا جبکہ دوسری طرف شک، بے اعتباری اور بدگمانی، اس سب میں مشترکہ صرف یہ تھا کہ وہ دونوں اپنے اپنے خیالات میں ڈوبے ایک دوسرے میں گم تھے..

" !!! اچھییی "

تیز ہوتی بارش کی وجہ سے وہ دونوں بھیگنے لگے سردی اس قدر تھی کہ مائسہ کو چھینک آگئی جس نے ان دونوں کو تصور کی دنیا سے باہر کھینچ نکالا.. سیہان چونک کر فوراً سیدھا ہوا اور مائسہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول دیا..

"..اندر بیٹھو "

تحکمانہ لہجے میں حکم صادر کیا گیا جسے سن کر وہ بھی کسی چابی والی گڑیا کی طرح فوراً ہی اندر بیٹھ گئی..

" Take off your jacket.."

ایک اور حکم جو مائسہ کو ششدر کر گیا..

" کی... کیا؟؟ کیا کہا آپ نے؟؟ "

اُس نے حیرانگی سے استفسار کیا جس پر سیہان نے اکتا کر آنکھیں گھماتے ہوئے تیزی سے اپنا لانگ کوٹ کوٹ اتار ااور اُس کے نیچے پہنا اپنا سو کھا کوٹ اُتار کر زور سے جھڑکنے کے بعد گاڑی کے کھلے دروازے پر جھکتے ہوئے مائسہ کے گرد اُس کے بازوؤں پر ڈال دیا..

" اب ایک ضروری بات.. آئندہ اگر تم مجھے میرے ریڈار میں دس فیٹ کے بھی فاصلے پر نظر آئی لڑکی تو یاد رکھنا بہت تحمل سے بات کی ہے میں نے تم سے اس دفعہ.. "

وہ اُس کو دھمکیاں دینے کے خاطر سرد بارش میں بھیگ رہا تھا، پانی سے تر ہوئے گیلے بال جن کا سٹائل بے حد دلکش تھے کچھ دیر قبل اب بگڑ کر سارے ماتھے پر بکھر گئے جن سے ٹپکتی بوندیں موتیوں کی صورت اُس کے چہرے پر پھسلنے لگیں..

"...اگلی دفعہ یہ رعایت نہیں ملے گی تمہیں "
مائسہ جو مستقل آنکھیں پوری وا کیئے اُسے دیکھے جا رہی تھی دروازہ بند ہونے کو زوردار آواز پر ہڑبڑا کر ہوش میں آئی ..

آپ کچھ بھی کر لیں اتنی آسانی سے تو نہیں چھوڑنے والی میں آپ کا " پیچھا.. "
بارش میں بھیگتے اُس لمبے چوڑے وجود کو خود سے دور جاتے دیکھ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی ساتھ ہی سیہان کے کوٹ سے پھوٹتی اُس کی خوشبو کو آنکھیں بند کر کے وہ اپنے اندر اتارنے لگی جس کے ساتھ ساتھ سکون بھی اُس کے وجود میں اترتا چلا گیا ..

اس کی عمر کی وجہ سے بہت نرمی کرلی ہے میں نے اس کے ساتھ لیکن "

دوبارہ ایسا نہیں ہوگا (اُس نے جھنجھلا کر گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرا)، چچچ

".. بلاوجہ بارش میں بھی بھیگ گیا ہوں

دوسری طرف سیہان کی بیزاری کا عالم حد سے سواہ تھا، مائسہ سے ہوئی ہر

.. ملاقات کے بعد کچھ یہ ہی کیفیت ہو جایا کرتی تھی اُس کی

UL KHAN WRITES

" یہ کیا ہوا تمہیں !؟ "

وہ سیہان کے روم میں داخل ہوئی تو اُسے بالکل بھیگا ہوا پایا جو اپنا گیلا ویسٹ

.. کوٹ اُتار کر ہینگنگ ریئک پر ٹنگا رہا تھا

".. بھیگ گیا ہوں بارش میں "

سیہان نے گیلے ماتھے پر بکھرے بال ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے جھنجھلا کر کہا ..

" "وہ تو مجھے بھی نظر آرہا ہے لیکن کس کے ساتھ ؟؟

آئیلین نے ہنس کر اُسے دیکھا جس کا چہرہ اُسکی بات پر سرخ ہو گیا غصے کے باعث کچھ دیر پہلے ہونے والی ملاقات یاد کر کے ..

" ..ہاں اب تم بھی بنالو میرا مذاق "

ڈریس شرٹ کے کف لنکس کھول کر اپنی آستینیں کہنیوں تک چڑھتا وہ روم میں لگا ہیٹر آن کر گیا ..

" ..میں نے کب بنایا تمہارا مذاق شہد کے مکھے .. بس ایک بات کی ہے "

آئیلین آنکھیں مٹکا کر کہتی اُس کی ٹیبل کے مقابل پڑی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی .. سیہان نے ایک نظر سر جھٹک کر اُس کے شاداب حسین چہرے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا اور خود بھی اُس کے مقابل بیٹھ گیا ..

" موڈ کیوں آف ہے تمہارا؟؟ "

سیہان کی پیشانی شکن آلود دیکھ کر آئیلین نے فکرمندی سے استفسار کیا جس پر سیہان ہولے سے مسکرا دیا.. اُس مسکراہٹ میں چھپا قرب واقعی محسوس کیا جا سکتا آئیلین کو مزید فکر نہ آن گھیرا ..

" کیا ہوا ہے سیہان سب ٹھیک ہے ناں؟؟ "

آئیلین نے آگے بڑھ کر اُس کی لال دوریوں سے مزین شہد رنگ آنکھوں میں جھانکا جہاں وہ اپنا عکس بآسانی دیکھ پا رہی تھی، وہ الجھ گئی ..

" ویئر ہاؤس میں سب ٹھیک رہا؟؟ "

آئیلین کو اچانک اپنا سیہان کے آفس آنے کے پیچھے چھُپا مقصد یاد آیا.. اب وہ خود بھی پریشان دکھائی دینے لگی ..

سیہان نے اُسے دیکھ کر ایک سرد گہری سانس ہوا کے سپرد کی.. محبت ایک بے اختیار جذبہ ہے اور آئیلین کو دیکھ کر وہ اندازہ کر چکا تھا کہ آئیلین پر بھی محبت آشکار ہو چکی ہے.. افسوس، اذیت اور قرب... محض اس بات پر کہ کاش اُس اصفہان کی جگہ وہ ہوتا، کاش وہ پہلے ہی اپنے جذبات آئیلین کو بتا دیتا، کاش وہ اتنی دیر نہ کرتا.. یہ اور بہت سے مزید کاش ذہن کے دریچوں پر آ کر اُسے افسردہ کرتے رہے مگر اب یہ اُسکی تقدیر تھی جس سے وہ منہ نہیں موڑ سکا لیکن یہ ضرور کر سکتا تھا کہ آئیلین کو حقیقت بتائے اُس شخص کی جس کے لئے وہ اپنے جذبات محفوظ کر بیٹھی ہے.. اصفہان کی حقیقت آئیلین اور دیگر لوگوں پہ عیاں کرنا ہی بس اب سیہان کی سب سے پہلی آرزو تھی.

" کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک رہا بلاوجہ وقت برباد کر رہا تھا وہ پولیس والوں کا اور میرا بھی کر دیا.. ویئرہاؤس میں چاکلیٹس تھیں.. "

.. سیہان نے بیزاری سے کہا

" کیا واقعی ؟؟؟ "

آئیلین سیہان کی بات سن کر ششدر رہ گئی... چاکلیٹس ؟؟ مطلب چاکلیٹس ایکسپورٹ کرتا تھا وہ.. سیہان نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا جس پر آئیلین کا قہقہہ بے ساختہ تھا جس نے خاموش خنکی زدہ ماحول میں .. جلترنگ بکھیر دیا

" کہیں.. کس قدر عجیب انسان ہے willy Wonka کی طرح اُسکی کوئی چاکلیٹ فیکٹری تو نہیں ؟؟ "

آئیلین نے ہنس کر کہا جس پر سیہان نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کندھے اچکا دئے.. اتنا سیدھا نہیں ہے وہ جو چاکلیٹس کا ٹریڈ کرے، سیہان نے نفرت سے سوچا.. اصفہان سہگل کے اصل کاروبار کے بارے میں پتا کرنا .. اب ضروری تھا اُس کے لئے

" بھائی آپ کو پتا ہے کل رات مجھ سے کون ملنے آیا تھا گھر ؟؟ "

مووی دیکھنے کے بعد اب وہ دونوں داریاء کے پسندیدہ ریسٹورنٹ میں بیٹھے ساتھ ڈنر کر رہے تھے کہ جب بہت سی باتوں کے درمیان اُسے اپنے بھائی کو یہ بھی بتانا یاد آیا ..

" کون آیا تھا ؟؟ ظفر نے تو مجھے کچھ نہیں بتایا کسی کے آنے کے بارے میں .. "

اسٹیک چھری سے کاٹتا اصفہان کا ہاتھ داریاء کی بات پر یکلخت تھم گیا ..

" جی کیونکہ میں نے ہی انہیں منا کیا تھا مجھے آپ کو خود بتانا تھاناں یہ اس لئے .. "

داریاء مسکرائی اپنے بھائی کو دیکھ کر جو کھانا چھوڑ کر اب پوری طرح سے اُسکی سمت متوجہ تھا ..

"..آئیلین آئی تھیں.. ہم نے ساتھ ڈنر بھی کیا بہت مزہ آیا "

اصفہان کے تنے تاثرات ڈھیلے پڑ گئے جن کی جگہ اب طمانیت نے لے لی ..

" اچھا.. مجھے لگا نہ جانے کون آگیا ہو گا تم سے ملنے، خیر یہ بات مجھے بتانے سے کیا تم نے اُسے بھی منع کیا تھا؟؟ "

اصفہان واپس کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا.. آج صبح ہی تو اُسکی آئیلین سے بات ہوئی تھی تب تو اُس نے ایسا کچھ نہیں بتایا کہ وہ داریاء سے ملنے گئی ہے یا نہیں ..

" نہیں تو، انہیں تو ایسا کچھ نہیں کہا میں نے.. ویسے بھائی میں انکی کمپنی بہت انجوائے کرتی ہوں.. آپ انہیں ہمیشہ کے لئے گھر کب لا رہے ہیں؟؟ "

داریاء بچوں کی طرح پرجوش نظر آئی، بہن کو دیکھتے ہوئے وہ مبہم سا مسکرا دیا لیکن کہا کچھ نہیں ..

" اتنا مزہ آئے گا.. پورے پاکستان کی سب سے بہترین شادی ہو گی آپ کی، میں تو ایک ایونٹ کے لئے دو ڈریسز بناؤں گی ان کیس اگر پہلا مجھے اُس ٹائم پسند نہ آئے تو دوسرا پہن لوں.. "

وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی لیکن اصفہان کو کچھ سمجھ نہیں آیا، وہ تو بس ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھے مسکراتے ہوئے صرف اسے دیکھتا رہا ..

" اچھا ایک بات بتاؤ.. "

ناجانے اُسے کیا سوجھی وہ سیدھا ہو بیٹھا.. داریاء نے آنکھوں کے اشارے سے سوال کرنے کو کہا ..

" اگر میں تمہاری آئیلین کو رخصت کر کے لے آؤں اور وہ مجھے تم سے چھین لے تو؟؟ کیا کرو گی.. "

اصفہان کے سوال پر داریاء بے ساختہ ہنس پڑی..

" آرے بتاؤ نا.. ہنس کیوں رہی ہو؟؟ "

آئبروز اچکاتے ہوئے اُس نے اپنی جھینپ مٹانی چاہی، داریاء کے تاثرات دیکھ کر اصفہان کو بھی اندازہ ہو گیا کتنا بچکانہ سوال کیا ہے بہن سے..

" پہلی بات تو وہ میری نہیں آپکی آئیلین ہیں.. دوسری بات یہ کہ مجھے آپ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے بھائی.. پوری دنیا بھی میرے خلاف ہو گئی تو بھی آپ میرے ساتھ ہوں گے میں یہ جانتی ہوں.. آپ کی زندگی میں کوئی بھی آجائے آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے پھر آئیلین تو ایک اچھی لڑکی ہیں وہ آپ کو مجھ سے چھیننے کی غلطی کبھی نہیں کریں گیں.. "

داریاء کا لب و لہجہ فخریہ تھا.. کس قدر معصوم تھی وہ بالکل چھوٹی سی بچی کی طرح.. اُس کے ساتھ ہو کر اصفہان زندگی کی تلخ حقائق بھول جایا کرتا ..

" تمہیں کیسے پتا وہ اچھی لڑکی ہے ؟ "

لیکن جس کی بیٹی سے اُس نے شادی کی تھی اُس ہی شخص نے داریاء کی معصومیت اُس سے چھیننی چاہی تھی ماضی میں .. ماضی یاد کر کے اصفہان کا لہجہ خود بخود تلخ ہو گیا ..

" بس مجھے پتا چل جاتا ہے کونسی لڑکی اچھی ہے اور کونسی نہیں .. "

داریاء کندھے اچکا کر سر سری طور پر گویا ہوئی ..

" بھائی آپ انہیں پسند کرتے ہیں ناں ؟؟ میں جانتی ہوں یہ بہت بے وقوفانہ سوال ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے آپ کو انہیں دیکھتے ہوئے .. لیکن پھر بھی آپ خود بھی بتائیں .. "

داریاء نے اپنے سامنے پڑی پلیٹ دور کھسکا دی، یعنی اب اور نہیں کھانا اور بس باتیں کرنی ہے.. اصفہان نے آنکھیں دیکھا کر اُسے کھانا پورا ختم کرنے کا کہا ناچاہتے ہوئے بھی منہ بسور کر وہ واپس پلیٹ اپنے سامنے رکھتی کھانا کھانے لگی..

"...بتائیں ناں "

..داریاء بضد ہوئی

"..پہلے تم مجھے بتاؤ کہ کیسے دیکھتا ہوں میں اُسے "

..ناچاہنے کے باوجود بھی اس گفتگو میں وہ دلچسپی لینے لگا

" جیسے ان کے علاوہ آپ کسی اور کو نہیں دیکھنا چاہتے ہوں، جیسے وہ دنیا کا سب سے حسین نظارہ ہوں.."

..داریاء نے مسکرا کر آہستگی سے کہا جس پر اصفہان کا قہقہہ بے اختیار تھا

"..اور یہ سب تمہیں کیسے پاتا "

..داریاء کا معصوم چہرہ بغور دیکھتے ہوئے اُس نے مسکرا کر پوچھا

" I have memorized each and every Disney's Princesses movie bhai, I know it very well.."

داریاء کی بات پر وہ محض سر ہی جھٹک سکا، وہ بچی تھی اُس سے باتیں کرنا اصفہان کو ریاکاری کی دنیا سے دور لے آتا تھا.. وہ خوابوں کی دنیا میں رہتی اور اصفہان حقیقت میں جیتا تھا اور حقیقت محض یہ تھی کہ جذبات ہوں نا ہوں انتقام کے بعد آئیلین صارف چوہان سے کوئی تعلق نہیں رہے گا اُس کا..

..آئیلین اور اُس کا رشتہ محبت پر نہیں انتقام پر مبنی ہے

UL KHAN WRITES

"بڑے بابا آپ مجھے کیوں لے آئے ہیں آزاد کے گھر.. وہ بلاوجہ پریشان ہو گا ویسے بھی میرا اپنا گھر ہے ناں میں وہیں رہ لیتی.. "

بستر پر لیٹی زرد رنگت لئے الیہ نے کمزور لہجے میں کہا.. اُسے اس حال میں دیکھ کر جہانزیب سہگل کا دل تکلیف کی شدت سے پھٹنے لگا.. روزِ قیامت اب دوست کو کیا منہ دیکھیں گے.. انہوں نے سوچا..

"جب تک میں پاکستان میں ہوں تم میرے ساتھ ہی رہو گی بیٹی.. کسی کو اگر تم سے مسئلہ ہے تو یعنی مجھ سے بھی ہے اس لئے مجھے بھی ہے اور اگر اس مسئلہ کو ظاہر کیا گیا تو ہم کل چلیں گے یہاں سے.. "

جہانزیب کا لہجہ اٹل تھا، انہیں اپنے لئے کھڑے ہوتے دیکھ الیہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں..

"بڑے بابا.. ڈیڈ اور ہمزہ کے بعد آپ نے جس طرح سے میرا خیال رکھا میں کبھی نہیں بھول سکتی اسے.. آپ جانتے ہیں ناں آپ کے علاوہ اب کوئی نہیں میرا.. "

الیہ نے پُرنم لہجے میں کہا جس پر جہانزیب نے شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا..

"تو بیٹی اپنے بڑے بابا کو بتاؤ.. کون تھا وہ جس نے تمہارا یہ حال کیا.. زمین کی آخری سطح میں بھی ہوا ناں وہ تو بھی میں اُسے تمہارے لئے ڈھونڈ نکالوں گا اور وہ حشر کروں گا اُس کا کہ یاد رکھے گا زندگی بھر.."

ان کا لہجہ اشتعال انگیز تھا، آنکھوں میں طوفان سا برپا ہو جیسے الیہ نے سکھ کا سانس لیا کوئی تھا اس دنیا میں جو اُسکی فکر کرتا تھا..

" بڑے بابا مجھے یاد نہیں ہے.. میں نے اُسکی شکل نہیں دیکھی.. کوئی چور وغیرہ ہو گا.. "

الیہ نے ماتھا سہلاتے ہوئے بیزاری سے کہا.. وہ نہیں چاہتی تھی کہ اصفہان سے جہانزیب بد ظن ہو کیونکہ یاور کے بارے میں بتانا اصفہان کو شعلوں کے درمیان گھسیٹنے کے برابر تھا..

" تم رہتی بھی تو اکیلی ہو اور اوپر سے تمہارے کمپلیکس کے تمام سیکیورٹی کیمراز بھی خراب پڑے تھے.. صحیح سے سنا کر آیا ہوں انہیں.. خیر اب میں ہوں تمہارے ساتھ اب ایسا کچھ نہیں ہو گا.. "

ان کا لہجہ آخر میں خود بخود نرم پڑ گیا الیہ جواباً ہولے سے مسکرا دی..

" تھینک یو سو مچ بڑے بابا.. "

ان کا مضبوط ہاتھ اپنے دونوں کمزور لرزش زدہ ہاتھوں میں تھام کر اُس نے انہیں اپنی آنکھوں سے لگالیا.. اُس کا انداز عقیدت بھرا تھا..

" تھینک یو کی کیا بات ہے میری بیٹی.. تمہیں کبھی بھی میں نے اپنی بہو نہیں سمجھا ہمیشہ تمہیں اپنی بیٹیوں کی طرح چاہا ہے میں نے.. "

وہ سچ کہہ رہے تھے اگر آج تک کوئی رشتہ شروع سے لے کر آخر تک دل سے اور پورے خلوص سے نبا ہیا تھا زندگی میں انہوں نے تو وہ یہی تھا.. سسر ہونے کا رشتہ...

UL KHAN WRITES

وہ آفس جانے کے لئے تیار ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر بی اماں کے ساتھ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی جب چوکیدار نے ملازم کے ہاتھ پیغام بھجوایا..

"..آئیلین بی بی سہگل صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں "

ملازم کی بات سن کر آئیلین کے آملیٹ فورک کی مدد سے کٹاتے ہاتھ یکلخت تھم گئے جبکہ دوسری طرف آنے والی شخصیت کے بارے میں سن کر بی اماں .. گرم جوشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں

" .. تو بتا کیا رہی ہو جاؤ فوراً انہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھاؤ "

انہوں نے عجلت میں کہا جس پر آئیلین نے فوراً ملازمہ کو آنکھوں کے ..اشارے سے ایسا کرنے سے منع کیا

" آپ آرام سے یہاں بیٹھ کر ناشتہ کیجیئے میں دیکھ کر آتی ہوں وہ بزنس کے " .. سلسلے میں ہی بات کرنے آیا ہے یہاں

بی اماں کو کندھوں سے تھام کر واپس صوفے پر بیٹھاتے ہوئے اُس نے نرمی ..سے انہیں سمجھانا چاہا جو بالکل سمجھنے کے موڈ میں نظر نہیں آ رہیں تھیں

" بزنس کے بارے میں بات کرنے آیا ہے یا کسی بھی بارے میں تمہارا شوہر تمہارے گھر آیا ہے تم اندر تک نہیں بلاؤ گی اُسے .. "

بی اماں نے آئیلین کو جھڑکا جس پر محض سر کو نفی میں ہلانے کے سوا وہ کچھ نہ کر سکی ..

" پلیز بات کو سمجھیں بی اماں .. "

ان کے ضعیف ہاتھ تھام کر آہستگی سے دباتے ہوئے آئیلین نے انہیں پُر امید نگاہوں سے دیکھا ..

" اچھا بیٹا جاؤ زیادہ انتظار نہیں کرواؤ اُسے .. "

بی اماں نے پیار سے اُسے ہدایت دی جس پر آئیلین مسکرا کر لان میں چلی آئی ..

" کال تو کر نہیں سکے موصوف لیکن ملنے آ گئے .. "

آئیلین کی سمت اصفہان کی پشت تھی جسے دیکھ کر سوچتے ہوئے وہ اُسکی جانب پیش رفت کر گئی.. بلیک فل سلیوز کمپریشن شرٹ، منرل گرے کلر کی چیک پینٹس کے ساتھ پہنے، سیاہ بوٹس میں ملبوس وہ اپنے قد سے مزید لمبا لگ رہا تھا..

" کیسے ہو؟؟ "

اپنی عقب میں قدموں کی ہوتی چاپ نے اصفہان کو آئیلین کی سمت مڑنے پر مجبور کر دیا.. ڈارک پرپل سلک کے ٹو پیس اور آف وائٹ ڈریس شرٹ میں ملبوس، سیاہ بالوں کی ہاف پونی ٹیل بنائے وہ اُس کے سامنے تھی..

اصفہان نے نگاہیں جھکا کر اُس کے سفید پیروں کی طرف دیکھا جو ٹرانسپیرنٹ کی نازک سی پینسل ہیل میں قید Louis Vuitton مہنگی ترین ہمیشہ کی طرح اُس کے لئے مرکزِ نگاہ بنے رہے..

" ٹھیک تم ؟؟ "

اصفہان بمشکل آئیلین کے پیروں سے نظر ہٹاتے ہوئے گہری نظروں سے آئیلین کا بھرپور جائزہ لیتا سنجیدگی سے سوال کر گیا جس پر آئیلین نے اچنبھے سے اُسے دیکھا، اصفہان ضرورت سے زیادہ سنجیدہ لگا اُسے..

" میں بھی.. تمہیں کیا ہوا؟؟ کیا ویئر ہاوس میں پڑی چاکلیٹس خراب ہو گئیں تمہاری Mr Sugar daddy ؟؟ "

آئیلین نے ہنس کر کل والا واقعہ یاد کرتے ہوئے اصفہان کے سرد تاثرات جانچنے چاہے جو آئیلین کی ستاروں کو مات دیتی چمکتی آنکھوں میں ایسے جھانک رہا تھا جیسے سوچ رہا ہو کہ اب کچھ دیر بعد ان میں آئے آنسوؤں کا وہ ہی سبب بنے گا..

اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ چیز جو مستقبل میں ہونا لازم و ملزوم ہے اور جس کی تیاری وہ پہلے سے کر بھی چکا ہے اُس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا اتنی الجھن کا باعث بنے گا اُس کے لئے.. پوری رات وہ ان ہی سب باتوں میں محوِ سوچ رہا کہ کیا آئیلین کو سیہان کی حقیقت بتائی جائے کہ نہیں اور اب جبکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ آئیلین داریاء کی کتنی فکر کرتی ہے، اُس کی غیر موجودگی میں کیسے آئیلین نے ایک ذمہ دار بھابھی ہونے کا ثبوت دیا داریاء سے ملنے جا کر..

"حقیقت جاننا ویسے بھی اس کا حق ہے.."

ہوا کے سبب آئیلین کے ملائم رخسار چومتی اُس کی سیاہ زلفوں کو نگاہوں کے حصار میں رکھے اصفہان نے سوچا، کہانی انتقام سے شروع ہو کر اب پرواہ کے مراحل طے کرنے لگی تھی..

"کیا ہوا تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے.."

طنز کے جواب میں بھی اصفہان کو خاموش پا کر وہ اب واقعی پریشان دکھائی دینے لگی جس پر اصفہان نے نچلا ہونٹوں اندر سے دانتوں میں دباتے ہوئے سر نفی میں ہلایا ..

" میں ٹھیک ہوں لیکن مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے .. "

دھیرے دھیرے اُس نے بات کا آغاز کیا، جبکہ دوسری طرف آئیلین کو اصفہان سہگل جیسے شخص کا پیش لفظ ہونے سے قبل یوں اس طرح تمہید باندھتے دیکھ شش و پنج نے گھیر لیا ..

" کیا مسئلہ ہے ؟؟ بتاؤ بھی .. "

آئیلین نے پھرتی سے کہا، اُس کے لہجے میں رینگتی گھبراہٹ واضح محسوس کی جا سکتی تھی ..

" چلو اندر چل کر بیٹھتے ہیں، آرام سے بات ہو جائے گی .. "

ناجانے ایسی کیا ضروری بات تھی، اُسے لان میں کھڑے رہنا صحیح نہیں لگا سو وہ اندر جانے کے لئے پلٹی ہی تھی کہ اصفہان نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھام لیا..

" ..ضرورت نہیں یہاں ہی ٹھیک ہے "

نرمی سے اُس کا ہاتھ تھامے وہ اپنے لمس سے زیادہ نرم لہجہ اختیار کئے ہوئے تھا اس وقت، سرمئی گہری آنکھیں خود میں اصرار لئے ہوئے، آئیلین تو اصفہان کے اس روپ کو دیکھ کر دنگ ہی رہ گئی.. وہ ہنوز اندر جانا چاہتی تھی لیکن مقابل کی خواہش وہ رد نہ کر سکی..

" ..اچھا یہاں ہی ہوں اب بتاؤ بھی کیا ہوا ہے "

آئیلین بضد ہوئی جس پر اصفہان نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور گہری سوچ میں مبتلا وہ لان کے چکر کاٹنے لگا گویا مناسب الفاظ منتخب کر رہا ہو ابتدا کے لیے..

" اب جو تمہیں بتانے جا رہا ہوں ہو سکتا ہے تمہیں وہ جان کر دکھ ہو مگر وہ سب تمہارا جاننا ضروری بھی ہے .. "

باڈی فٹی شرٹ میں اصفہان کے بازوں اور پشت کے پھولے مضبوط مسلز کو گھورتے ہوئے آئیلین ناسمجھی سے اُسے سنتی رہی ..

"... تمہارا دوست سیہان "

اصفہان نے آئیلین کی جانب دیکھا ..

" کیا !؟؟ کیا ہوا سیہان کو؟؟ "

آئیلین نے پریشان لہجے میں استفسار کرتے ہوئے اپنے لان سے نظر آتے سیہان کے روم کے خالی ٹیرس کو الجھ کر دیکھا ..

"..وہ تم سے محبت کرتا ہے "

..اصفہان کی بات اُسے سمجھ نہ آئی

" ہاں تو؟؟میں بھی اس سے محبت کرتی ہوں اس میں کیا ہے!؟ایک دوست اپنے دوست سے محبت ہی کرتا ہے.."

آئیلین نے کندھے اچکا کر سرسری انداز میں کہا جس پر اصفہان نے اُسے آنکھوں میں حیرت لئے دیکھا کیا واقعی وہ اتنی ہی نادان اور لاعلم تھی؟؟وہ سوچنے پر مجبور ہو گیا..

" میں اُس محبت کی نہیں دوسری محبت کی بات کر رہا ہوں..وہ تم سے محبت کرتا ہے اب بھی اور شادی کرنا چاہتا تھا تم سے.."

اب اُسے سمجھ آیا،اصفہان کی باتوں نے اُسے ایک دم ساکن کر دیا،وہ بے یقینی سے اُس کے ہلتے ہونٹ دیکھنے لگی..

" جھوٹ.. ہو ہی نہیں سکتا.. تم جھوٹ بول رہے ہو اصفہان سہگل.. یہ ایک تمہاری نئی چال ہے مجھے اذیت پہچانے کے لئے سیہان ایسا نہیں کر سکتا.. "

آئیلین نے اصفہان کی نفی کی جس پر وہ چیلنجنگ انداز میں مسکرایا، لمحوں میں پرواہ اور فکر کہیں دور جا سوئی اب اُس کی جگہ خود کو صحیح ثابت کرنے کی چاہت نے لے لی..

" مسز میں نے کی ہے نہیں بات کوئی تک آج کے بنا ثبوت.. "

پینٹ کی جیب سے موبائل فون نکال کر ایک وائس ریکارڈ کھولتا وہ موبائل آئیلین کے ہاتھ میں تھما چکا تھا..

" اگر محبت ناپنے کا کوئی پیمانہ ہوتا ناں تو میری محبت اُس سے ناپی ہی نہیں جا سکتی.. آئیلین سے میری محبت بے حساب اور بے غرض ہے کیوں کہ عمر

کے اس حصے میں ہونے کے باوجود بھی مجھے جسمانی کوئی طلب نہیں ہاں بس تا عمر اُسکا ساتھ چاہتا ہوں، مجھے یہ تک تو پتا نہیں ہے کہ میں اُس سے کب سے محبت کر رہا ہوں، اس محبت کی شروعات کہاں ہوئی مجھے نہیں معلوم شاید اُس روز سے کہ جب اُس نے پہلی بار اپنی زبان سے میرا نام پکارا تھا یا پھر تب سے جب سے شعور کی دنیا میں قدم رکھا ہے میں نے.. کسی پاکیزہ چیز کی طرح میں نے اپنی محبت کو پوشیدہ اور پاک رکھا ہے بہت عرصے سے.. "

وہ آواز.... وہ الفاظ... وہ کیسے بھول پائے گی اب..

آئیلین کو لگا اُس کی سماعتوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیل دیا ہو.. فون پر گرفت بنائی اُس کی انگلیاں کچھ اس طرح سے کانپنے لگیں کہ اصفہان کا موبائل فون اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سبز گھاس پر گر گیا.. نگاہیں دھندلا سی گئی ان میں اچانک ابھرنے والے آنسوؤں کے سبب، اُس کا ذہن ماؤف ہونے لگا..

" تم ٹھیک ہو؟؟ "

درد دے کر وہ خود ہی آئیلین کی خیریت مطلوب کر رہا تھا، اصفہان نے آگے بڑھ کر اُسے کندھوں سے تھامنا چاہا مگر آئیلین نے فوراً اُس کے ہاتھ خود سے دور کرتے ہوئے ہذیانی کیفیت کے زیرِ اثر اصفہان کو دیکھا اور سر نفی میں ہلانے لگی ..

" .. چھونا نہیں مجھے .. ہاتھ نہیں لگانا "

لرزش زدہ، تھکن سے چور لہجے میں کہتی وہ ٹوٹی بکھری نظر آنے لگی، اصفہان نے آئیلین کے گالوں پر پھسلتے موتیوں کو دیکھ کر لب ایک دوسرے میں سختی سے بھینچ لئے ..

"تم مردوں پر سے میرا اعتبار اٹھ گیا ہے.. میرے باپ نے میرا سودا کیا، جو شوہر بنا اُس نے کاروبار میں نافع کے لیے مجھ سے شادی کی اور جو ایک تھا.. میرا سب سے اپنا، جس پر میں آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتی تھی اُس نے... اُس نے تو میرے دل میں ہی چھرا گھونپ دیا.. تکلیف سے میرا.. میرا دل پھٹ جائے گا.. "

وہ رونے لگی، رونا نہیں چاہتی تھی مگر پھر بھی، اذیت ہی ایسی تھی جیسے کسی نے دل مٹھیوں میں دبوچ لیا ہو، سانسیں بند کر دیں ہوں، اُس کی روح قابض کر لی ہو.. اگر انسان یہ سب خود پر بھی رکھ کر سوچے تو شاید ایسا ہی ہوتا ہے.. قرب کی انتہا ہی ہو گی کہ جس پر بچپن سے بھروسہ کیا اُس نے اتنا بڑا دھوکہ دیا..

ایک مرتبہ آئیلین کو خود بھی ایسا لگا تھا کہ سیہان کے جذبات الگ ہیں اُس کے لئے لیکن پھر اپنا وہم سمجھ کر وہ بات سوچنا چھوڑ دی کہ بھلا کیسے کوئی اس لڑکی کے لئے محبت بھرے جذبات دل میں رکھ سکتا ہے جو پانچ سالہ بچی تھی جب اُس کی دوستی ہوئی آپ سے.. ساتھ ایسا تھا کہ جیسے دونوں بہن بھائی ہوں تو جب ایک کا ذہن اتنا پاک ہو دنیاوی رشتے کو لے کر تو بھلا دوسرے کے دماغ میں کیسے خرافاتی خیال آ سکتے ہیں..

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا تم اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہو.. "
آئیلین اپنے نم رخسار بے دردی سے دونوں ہاتھوں سے رگڑتی ہوئی وہاں سے نکلنا چاہتی تھی مگر اصفہان کے کڑوے لہجے نے اُسے وہیں رُکنے پر مجبور کر دیا..

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ایک مرد اور عورت کبھی دوست ہو سکتے ہیں "
"..؟؟آگ اور پانی بھی کبھی دوست ہوئے ہیں بھلا
ہمدردانہ لہجہ اختیار کرتا وہ بت بنی آئیلین کے سامنے ایک بار پھر آ کھڑا ہوا جو
اپنے پیر ایسے گھور رہی تھی جیسے بہت اہم چیز ہو وہاں مگر در حقیقت اُس میں
..اصفہان کا سامنا کرنے کی ہمت نہ تھی

ایک مرد کبھی عورت کا دوست ہو ہی نہیں سکتا، اس دوستی کا اصل چہرہ یا "
تو محبت ہے یا پھر اٹریکشن..اور جانتی ہو یہ تم عورتوں کی خوش فہمی ہوتی ہے
جو تمہیں ہی لے ڈوبتی ہے.تب ہی ہمارا معاشرہ مرد اور عورت کی دوستی کا
مذاق بناتا ہے، اسے تسلیم نہیں کرتا. عورت دھوکہ کھا جاتی ہے کیونکہ مرد
محبت یا اٹریکشن کے نام پر اُسے دھوکہ دیتا ہے جس کی وجہ سے عورت کو ہی
" ..مرد سے دوستی جیسی بہادری بے حد مہنگی پڑ جاتی ہے

اصفہان کا حرف با حرف سچ تھا مگر وہ اُسے کیسے بتاتی کہ کچھ چیزیں کی نہیں جاتی وہ بس ہو جاتی ہیں، جیسے کوئی اتفاق ہوا یا حادثہ.. پانچ سالہ بچی کو کسی سے دوستی کرنا نہ کرنا کیسے سکھایا جا سکتا ہے بھلا.. وہ اصفہان کی کہی بات کے جواب میں خاموش رہی کیونکہ الفاظ ختم ہو چکے تھے اب اُس کے پاس، کہنے کو کچھ نہ تھا ..

" خاموشی حل نہیں ہے، اس سے تم مزید تکلیف میں مبتلا ہو جاؤں گی.. "

اصفہان نے آئیلین کا جھکا چہرہ اُس کی ٹھوڑی تھام کر اپنی نگاہوں کے سامنے کیا.. ضبط کی شدت سے سرخ ہوتی شبنمی آنکھوں میں وسوسے لئے وہ اصفہان کو دیکھنے لگی ..

" مجھے میں اب حوصلہ نہیں ہے اعتبار کرنے کا.. "

آئیلین کا حزن زدہ لہجہ، اصفہان کے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے بیچ کانپتی اُس کی ٹھوڑی.. وہ بالکل ٹوٹ گئی تھی کسی کانچ کی طرح

" نہیں کر سکتی اب اعتماد کسی بھی مرد پہ، چاہے اب وہ کوئی بھی ہو.. نہ کوئی میرا ہمدرد ہے اور نہ ہی پرسان.. لوگوں کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی میں تنہا ہی تھی اور اب ان کو خود سے دور کر کے بھی تنہا ہو لیکن اطمینان کے ساتھ.. .. میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے.. اور تم... تم بھی کچھ نہیں لگتے میرے "

اصفہان کا ہاتھ دور جھڑک کر اُس نے واپس پلٹنا چاہا مگر دوسرے ہی لمحے.. اصفہان نے اُسکی کلائی تھام کر جھٹکے سے واپس آئیلین کو اپنے سامنے کیا

ایک عام انسان کی طرح اُسے ہمدردی، دکھ یا فکر جیسے جذبات محسوس ہونے چاہیے تھے لائٹ پنک لپ اسٹک سے سجائے ان کانپتے ہونٹوں اور نم سیاہ

پلکوں کو دیکھ کر مگر وہ ایک ان کہی سی آگ جلتی خود میں محسوس کرنے لگا،
اُس کا دل چاہا وہ اپنے ہونٹوں سے اُس لڑکی کے تمام آنسو، اُس کے تمام
خدشات چن لے لیکن ہم وقت اُسے شدید طیش نے بھی ان گھیرا..

" اصفہان سہگل... صرف اور صرف اصفہان سہگل ہے تمہارا ہمدرد اور
تمہارا پرسان بھی.. اس کے علاوہ نہ کوئی اور تھا اور نہ ہی کبھی ہو گا.. "
ایک ہاتھ سے آئیلین کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے جبکہ
دوسرے ہاتھ کی کھردری سخت گرفت میں وہ آئیلین کا نرم ملائم چہرہ لئے
شعلے اگلتی سرمئی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا تھا.. اُس شخص کے مزید کتنے
روپ اور آشکار ہونے باقی تھے؟؟ آئیلین صارف چوہان نہ سمجھ سکی..

" چھوڑ... چھوڑو مجھے.. تمہارا دماغ ٹھیک ہے.. کچھ نہیں ہو تم میرے..
بلکہ.. تم.. تم تو میری زندگی کی سب سے تلخ حقیقت ہو اصفہان سہگل، تم وہ

شخص ہو جس نے مجھے خریدا میرے باپ سے ناجانے کس چیز کے عوض، تم سب سے زیادہ گھٹیا ہو.. "

آئیلین نے تڑپ کر خود کو اُس کے مضبوط شکنجے سے نکالنا چاہا اور نفرت بھرے لہجے میں اصفہان کی سرد مگر دہشت ناک آنکھوں میں دیکھتی ہوئی غرائی..

" تم سمجھتی ہو میں نے تمہیں خریدا؟؟ "

ایک زوردار جھٹکے سے آئیلین کی کمر اپنے قبضے میں لیتا وہ قریبی دیوار سے اُسے پن کر چکا تھا اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کے آئیلین کے گھر کے برابر واقعہ گھر کے ٹیرس میں کھڑا شخص آرام سے نظارہ کر سکے..

"..ہاں تم نے خریدا ہے مجھے.. تم سب سے زیادہ پیچ اور گرے ہوئے ہو "

آئیلین زہر خند لہجے میں بولی.. وہ مسلسل اُس کے بے رحمانہ مہکتے حصار سے نکلنے کے جتن کر رہی تھی مگر اصفہان کسی قد آور سائے کی طرح مکمل اُس کا پورا وجود اپنی دسترس میں لے گیا..

" خود کو چیز سمجھتی ہو تم ؟؟ "

آئیلین کی شرٹ کا اوپری بٹن کھولتے ہوئے وہ سیدھے ہاتھ کی دو انگلیاں اُس کی صراحی دار گردن پر چمکتے بھورے تل پر رکھ کر آئیلین کے کان پر جھکا.. اُس کی بھاری گھمبیر آواز اور آگ جیسے لمس نے آئیلین کے پورے جسم میں جیسے کرنٹ سا دوڑا دیا..

" اگر یہ خریداری ہے اور تم ایک چیز تو پھر تمہاری دھڑکنوں کے منتشر ہونے کو میں کیا نام دوں ؟؟ "

ان دو انگلیوں سے سیدھی لکیر کھینچ کر نیچے کا سفر طے کرتا وہ اب اُس کے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھے کھڑا آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنے دید کی پیاس بجھانے لگا..

" ان سانسوں کے غیر مربوط ہونے کو میں کیا کہوں آئیلین ؟؟ "

آنکھیں بند کرتے ہوئے وہ آئیلین کی کپکپاتی ناک سے اپنی ناک مس کرتے ہوئے اُس کی بے ترتیب سانسوں کو خود میں انڈیلنے لگا.. وہ دونوں نزدیک تھے مگر قربت کا آخری مراحل اب بھی باقی رہا..

" مجھے.. جانے دو.. "

ہانپنے کے درمیان آئیلین نے اصفہان کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں دبوچ لی جبکہ وہ اُسے دور دھکیلنا چاہتی تھی..

" مجھے نہیں کرنا تم پہ اعتبار.. "

حرکات سے بالکل برعکس تھیں اُس کی باتیں، مدہوشی میں ہونے کے باوجود بھی اصفہان ہولے سے مسکرایا ..

" الفاظ لہجے کا ساتھ کیوں نہیں دے رہے تمہارے ؟؟ "

سر نیچے کر کے اُس نے آئیلین کی گردن پر پوری شدت سے اپنے ہونٹ ثبت کر دئے .. اُس شخص کی قربت میں نا جانے ایسا کیا تھا کہ ہر بار وہ اُس کی شدتوں میں اُس کے سنگ بے لگام ہونے لگتی .. سرکش جذبات سوچنے سمجھے کی صلاحیتوں پر حاوی ہو جایا کرتے ..

" نہیں معلوم ... "

سر دیوار سے ٹکا کر آنکھیں موندتی وہ بے ربط سانسوں کے درمیان سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں گویا ہوئی ..

" تو پھر فرار کی کوشش رد کر دو کیونکہ یہ تم بھی جانتی ہو کہ اب ایسا ممکن نہیں.. "

آئیلین کی گردن پر جامنی رنگ کی مہر دینے کے بعد وہ یکدم سیدھا ہوا اور اُس کا جبڑا سخت ترین پکڑ میں لے کر وہ آئیلین کی بمشکل کھلی بھاری پلکوں کے درمیان سے نظر آتی خوابیدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دبی آواز میں غرایا.. اصفہان کا لہجہ نہایت درشت اور برفیلا تھا ..

آئیلین نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے واپس آنکھیں بند کر لیں، اُس شخص کے رنگ بدلنے کی رفتار کو دیکھ کر درحقیقت وہ تھک چکی تھی..
اصفہان نے بغور اُس کا جائزہ لیا اور آگے وہ کیا شاید جس کا آئیلین کو بند پلکوں کے پیچھے گمان بھی نہ ہو ..

" کیا... کر رہے ہو... "

وہ بے یقینی سے اُسے تکنے لگی جو اُس کی ٹانگوں کے جوڑ سے اُسے ہوا میں بلند کرتا آئیلین کی پشت دیوار سے لگا کر اُسے اپنے مقابل کر چکا تھا ایسے کے اب مزید اُس کے لئے اصفہان سہگل کو جھکنا نہیں پڑتا..

"مجھے نیچے اتارو.."

مرتی کیا نہ کرتی وہ اُس کی مضبوط کمر کے گرد اپنی ٹانگے باندھ گئ..اس کے علاوہ دوسرا کوئی حل بھی نہ تھا یہ نہیں کرتی تو اب تک زمین پر پڑی ہوتی..

" اُس وقت تک نہیں جب تک تمہیں اس بات کا یقین نہ دلادوں کہ میں ہی وہ تمہارا واحد سہارا، تمہارا واحد دوست اور تمہارا شوہر..اس وقت تک نہیں نیچے اتاروں گا تمہیں جب تک تمہارے دماغ سے تمام گند باہر نوچ نہ پھینکو.."

آئیلین کی پشت پر موجود ایک ہاتھ ہٹا کر وہ اُس کے ماتھے پر دو انگلیوں سے دباؤں ڈالتے ہوئے استہزاء لہجے میں بولا..

"ٹھیک ہے تو پھر پورا دن یوں ہی مجھے پکڑ کر کھڑے رہو کیونکہ میں نہیں دھوکہ کھانے والی اب مزید کسی سے بھی.. "

اُس ہی کے جیسے انداز میں کہتی اب وہ اصفہان کی گردن کے گرد بازو ڈال کر پر سکون ہونے کی اداکاری کرنے لگی لیکن اصل حقیقت تو یہ تھی کہ اصفہان کے مضبوط سیکس پیکس اور توانا سخت سینے کو اپنے جسم کے بے حد پاس، اُس سے نکلتی حرارت اپنی جلد میں سرائیت کرتی محسوس کر کے آئیلین کا حلق سوکھنے لگا..

" میں پورا دن اور پوری رات یہاں ہی ہوں، مجھے کوئی مسئلہ نہیں بس تم سوچ لینا.. کھلے آسمان تلے میری بننے کے لئے تیار ہو؟؟ کیونکہ اس جلتی نزدیکی پر منہ زور جذبوں کو روکے رکھنا میرے بس میں نہیں.. "

کوٹ کے اندر سے سلک کی شرٹ پر رینگتے اُس کے ہاتھ آئیلین کو گدگدانے لگے وہ بے اختیار آنکھیں بند کر کے مسکرائی جس پر استحقاق لٹاتی اصفہان کی نگاہیں بھی آئیلین کے ساتھ مسکراتے ہوئے چمک اٹھیں.. وہ لڑکی اُسے اپنا دیوانہ بنا رہی تھی..

" مجھے نیچے اتارو... کوئی دیکھ لے گا.. "

آئیلین نے بمشکل خود پر قابو رکھتے ہوئے دبی آواز میں کہا جس پر اصفہان مبہم سا مسکراتے ہوئے اُس کے کان کے نزدیک ہوا..

" The idea of being caught by someone in this state of intimacy is really turning you on , isn't it ?

یگانگت کی اس حالت میں کسی سے پکڑے جانے کا خیال واقعی تمہیں)
(متوجہ کر رہا ہے، ہے نا؟

اصفہان کی پر کیف آواز میں کیے گئے سوال نے آئیلین کو اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبانے پر مجبور کر دیا.. وہ جادو گر تھا اُس کے تمام محسوسات ..بھانپ لے رہا تھا

" I can easily sense your arousal mon amour.."

(..میں بآسانی تمہاری حوصلہ افزائی محسوس کر سکتا ہو میری محبت)

..اصفہان نے اُس کے کان کی لو پر اپنے ہونٹ ثبت کیے

" Don't make it further difficult for me, for us.."

(میرے لیے، ہمارے لیے اسے مزید مشکل نہ بناؤ)

اب کی بار اس نے آئیلین کی کنپٹی چومی جس پر اصفہان کی داڑھی سے ہونے والی چبھن نے آئیلین کو اُس میں ہی سمٹنے پر مجبور کر دیا..

" I'm not making it difficult, you are a trader who bought me for your own good, accept it "

(میں اسے مشکل نہیں بنا رہی، تم ایک تاجر ہو جس نے مجھے خریدا اپنے فائدے کے لیے، مانو اسے..)

اس بار آئیلین نے سختی سے اُس کی نفی کی اور ساتھ ہی اصفہان کے بال مٹھیوں میں دبوچ کر اُسے خود سے دور بھی کر دیا ..

" Alright Mon amour, Do not blame me for what comes next, instead blame your filthy tongue for it was the only reason of all what's going to happen in a moment.."

(آگے آنے والی باتوں کے لیے مجھے موردِ الزام نہ ٹھہرانا، بلکہ اپنے گندے منہ کو موردِ الزام ٹھہرانا کیونکہ یہ ہی واحد وجہ ہے اُس سب کی جو کچھ لمحوں بعد ہو گا۔)

اصفہان کی آنکھوں میں چنگاڑیاں برپا تھیں جبکہ لہجہ سرد برفیلہ.. آئیلین نے اُسے دیکھ کر تھوک نگلتے ہوئے حلق تر کیا.. اس سے پہلے وہ کچھ کرتی،

کوئی ردعمل ظاہر کرتی اصفہان ایک پل کی بھی مزید دیری کئے بنا، پلکیں گراتا آئیلین کے چہرے پر جھک گیا..

وہ اپنی وارفتگیاں اُس پر لُٹانے لگا، گھونٹ گھونٹ اُسے خود میں انڈیلنے لگا بس نہیں چل رہا تھا کہ آئیلین کی ہر سانس اپنے نام کرلے.. آئیلین جس کا ذہن پہلے ہی ماؤف ہو چکا تھا اصفہان کی دیوانگی اُسے اور بدحواس کرنے لگی، ایسا لگا کہ مزید خود پر بندھ باندھا تو اگلی سانس نہیں لے پائی گی سو وہ بھی ان قربتوں میں اُس جنونی کا ساتھ دینے لگی..

اصفہان شدتوں میں بہت آگے نکل آیا اتنا کہ کافی ساعتیں یوں ہی ایک دوسرے میں گمشدہ ہو کر گزر گئیں، آئیلین کے لیے مزید اُسے سہنا دشوار گزار ہونے لگا وہ اپنے لمبے ناخن اصفہان کی پشت میں چبھو گئی، اُسے دور کرنے کی چاہ میں..

"ٹھیک ہے جانم میں سمجھ گیا ابھی تم میری محبت میں بھیگنے کے لیے تیار نہیں.."

استہزاء انداز میں کہتا وہ آئیلین سے دور ہوا.. اُس کی پشت آئیلین کے چہرے پر آدھا سایہ لائے ہوئے تھی جبکہ باقی کا آدھا چہرہ دھوپ کی روشنی میں منور.. اصفہان کے مہلت دینے پر اُس نے بھاری بوجھل پلکیں اُٹھا کر اُسے دیکھا جو مقابل نظر آتے دلکش نظارے کو دیکھ مبہوت رہ گیا..

"یہ تمہیں یاد دلاتا رہے گا کہ تمہارا میرے علاوہ کوئی نہیں.. تمہارا شوہر، اصفہان سہگل ہی تمہارا واحد ہمدرد اور دوست ہے.. میں نے تمہیں خریدا نہیں ہے مگر تمہاری ہر ایک سانس، ہر ایک آہ اور ہر ایک دھڑکن صرف میری ملکیت ہے.. صرف اور صرف اصفہان سہگل کی.."

یکدم آئیلین کو نیچے زمین پر اُتار کر اُس کا چہرہ سختی سے تھامتے ہوئے وہ جارحانہ انداز میں گویا ہوا.. جبکہ دوسری طرف آئیلین کانپتی ٹانگوں میں جان محسوس نہ کر پائی سیدھا کھڑی ہونے کی..

" میری چاہتیں، میری دیوانگی اور شدتوں کی امین صرف تم ہو آئیلین صارف چوہان.. تم میری ہو اور بہت جلد تم بھی یہ مانو گی جب میں تمہیں پوری طرح اپنے نام کر کے تمہاری روح تک رسائی حاصل کر رہا ہوں گا اُس وقت تمہارے حلق سے نکلنے والی آہوں کے درمیان جو نام ہو گا.. وہ صرف میرا ہو گا... اصفہان سہگل کا.. "

اپنی وارفتگی پر نم ہوتے اُسے کے چھُوٹی لپ اسٹک والے گداز ہونٹوں پر انگشت شہادت پھیرتے ہوئے اُس نے آئیلین کو سب آخری بار اچھے سے باور کروایا اور اگلے ہی پل اُسے وہاں تنہا چھوڑ کر وہاں سے نکل گیا..

لمبے ڈگ بھرتے اصفہان کو خود سے دور جاتے دیکھ آئیلین اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے اپنی بے ہنگم سانسیں استوار کرنے لگی.. وہ شخص ایک جان لیوا طوفان ہو جیسے مگر اس طوفان میں کھو جانے کی چاہ اب آئیلین صارف چوہان کو بھی ہونے لگی تھی..

UL KHAN WRITES

" میں تجھے جان سے مار دوؤں گا ذلیل آدمی.. "

اصفہان نے دروازے کے باہر ابھی پہلا قدم رکھا ہی تھا کہ برابر والے گھر سے اُسے باہر نکلتا سیہان نظر آیا جو جارحانہ انداز میں اُس ہی کے نزدیک آرہا تھا..

" آرے آپ کی ہی کمی تھی.. آیئے سالے صاحب.. "

سیہان کے غیظ اڑاتے چہرے کو دیکھ کر اصفہان نے مزے سے کہا جس پر سیہان نے الٹے ہاتھ کا زوردار مُکّہ اصفہان کے جبڑے پر رسید کرنے کے لئے ہاتھ فضا میں بلند کیا..

"سوچنا بھی مت.. "

اصفہان اس کا ہاتھ فضا میں تھام چُکا تھا، وہ سرد پتھریلے لہجے میں گویا ہوا جس پر سیہان نے دانت پیستے ہوئے اپنا ہاتھ اصفہان کی ڈھیلی گرفت سے فوراً واپس کھینچ لیا..

" مجھ پر چھڑنے سے پہلے یہ یاد رکھو کہ تمہاری وہ دوست اپنی رضا سے میری قربت میں بھیگ رہی تھی.. بھلے تم نے اُسکی سرور میں ڈوبی آہیں نہیں سنیں مگر اُس کے مدہوش کن تاثرات تو دیکھے ہی ہوں گے.."

طنز میں ڈوبا لہجہ ،ذلت آمیز انداز سیہان اب کی بار خود کو نہ روک سکا اور نہ اصفہان خود کو اُسکے وار سے بچا سکا..

" میں چاہوں تو اس وقت تمہارا وہ حشر کروں کے دنیا دیکھے لیکن میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ آگے جو ہوگا وہ زیادہ اذیت ناک ہے تمہارے لئے اور زیادہ محظوظ کن ہے میرے لئے.."

ہونٹ کے کنارے سے نکلنے والے خون کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے صاف کرنے کے بعد اُس نے وہ انگوٹھا سیہان کے وائٹ بے داغ اونی ہائی نیک سے صاف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا..

" Now go and see your friend, Good luck buddy..

(اب جاؤ اور اپنی دوست سے مل لو، خدا تمہیں کامیاب کرے دوست..)

ایک آخری طنز بھری نگاہ سے خاموش کھڑے استفہامیہ نگاہوں سے اُسے گھورتے سیہان کو نوازنے کے بعد وہ اپنی گاڑی کی سمت بڑھ گیا ..

"..اس شخص کو بکواس کرنے کے علاوہ آتا ہی کیا ہے "

اصفہان کی باتوں پر لعنت بھیجتا وہ آئیلین کے گھر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس بات سے بالکل بے خبر کے اندر کتنی بڑی آزمائش اُسکی منتظر ہے ..

UL KHAN WRITES

"...اعظم صاحب"

ہانپتا کانپتا آدمی بنا دستک کے ان کے کمرے میں داخل ہوئے، اپنی کرسی پر جھولتے آصف اعظم اُس کی آمد پر فوراً چوکس ہو کر بیٹھ گئے ..

" کیا ہو گیا تمہیں ؟؟؟ کیا کسی بھوت کو دیکھ لیا ہے تم نے ؟؟؟ "

.. اپنے آدمی کا مذاق اڑاتے ہوئے وہ طنزیہ لہجے میں بولے

سمجھ لیں بھوت ہی دیکھ لیا ہے میں نے .. آپ کا پارٹنر فرقان حمید "

"... اُسے

وہ جملے کے آخر میں اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر خشک کرنے لگا .. ٹیبل پر پڑے جگ میں سے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے انہوں نے .. اُسکی جانب پانی بڑھایا

فرقان حمید ان کے بہت پرانے ساتھی اور کالے دھندے میں ان کے مشترکہ کاروباری تھے .. انہوں نے لڑکیاں سپلائی کرنے کا کام دیکھا ہوا تھا جبکہ فرقان حمید مزدور اور دھاڑیں دار ملازمین کے بچوں کو غائب کروا کر ان کے ہاتھ پیر کٹوانے کے بعد ان سے بھیک منگوایا کرتے، ساتھ ہی منشیات

فروشی بھی.. پڑوسی ممالک خصوصاً انڈیا اور افغانستان سے سستے داموں منشیات خرید کر یہاں کے بڑے اسکولوں اور کالجز میں مہنگے داموں فروخت کیا کرتا.. یہ سب ان کا کاروبار تھا جس سے لاکھوں نہیں کروڑوں کما رہے تھا.. یہ لوگ

" ہاں کیا ہوا فرقان کو ابھی تو افغانستان سے اُس نے آیس کا بھرا ٹرک منگوایا ہے.. اُس کو کہو چھری تلے دم لینا سیکھے کرتا وہ *** اسکول کی پرنسپل سے بات پھر سپلائی کروا دینا مال وہاں.. "

آصف نے سرسری لہجے میں کہا اور انٹرکام کی جانب ہاتھ بڑھایا جب انکے آدمی نے پوری زور وشور سے نفی میں گردن ہلا کر انہیں ایسا کرنے سے روکا..

" یہ بات نہیں ہے.. فرقان صاحب کا قتل ہو گیا ہے.. "

.. آدمی نے تھوک نگلتے ہوئے کہا

" بکواس کرر ہے ہو، وہ ملک کا مشہور سرمایہ کار ہے نیوز میں ایسی کوئی خبر نہیں تو پھر کیسے ایسا ہو سکتا ہے.. تم اپنے ذرائع ابلاغ بہتر کرواؤ .."

آصف نے جل کر کہا جس پر اُس آدمی نے اپنی کوٹ کی جیب سے فوراً موبائل نکالا ..

" سر انکا قتل جس طرح ہوا ہے میڈیا پر یہ خبر کبھی نہیں چلے گی جیسے ماضی میں نہیں چلی.. آپ کو یاد ہے آج سے دو ہفتے قبل عبداللہ حیدر کا بیٹا جو ڈر گز سپلائی کرتا تھا وہ اچانک غائب ہو گیا پھر کچھ دنوں بعد عبداللہ حیدر بھی.. کچھ دنوں بعد پتا چلا کہ وہ لوگ ملک چھوڑ کر چلے گئے انہوں نے کوئی ملک نہیں چھوڑا تھا اعظم صاحب.. یہ دیکھیں .."

پوری تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے اُس نے موبائل پر چمکتی تصویر ان کے سامنے کی..

" .... یہ... یہ کیا "

آصف کی آنکھیں سکرین پر دکھائی دیتی تصویر کو دیکھ کر باہر کو ابلنے لگیں.. ایک تصویر میں ان کے جاننے والے عبداللہ حیدر کی لاش تھی نہایت درد ناک حالت میں.. لاش بنا آنکھوں کی تھی اور سینہ بیچ سے کھلا ہوا جیسے کسی بہت طاقتور مخلوق نہیں اسے بیچ سے چیر بھی کا ہو، اس جگہ دل کو ہونا چاہیے مگر وہ وہاں سے غائب تھا.. انہیں ایک چیز بہت عجیب لگی کہ لاش کے ماتھے پر کالے رنگ سے انگلش کے تین حروف " ACE " ایسے لکھا گیا جیسے ان لاشوں پر مہر لگادی گئی ہو..

"..اس کے تو تمام وائیٹل آرگنز غائب ہیں "

تصویر بدل کر جب وہ دوسری تصویر پر آئے تو دیکھا کہ لاش کا جسم بھی نیچے سے کھلا ہوا تھا، گردے اور جگر بھی اپنی جگہ سے غائب بالکل یہ ہی حال عبداللہ حیدر کے بیٹے کا تھا اور ایسا ہی حال آصف اعظم کے پارٹنر فرقان حمید کا بھی جنہیں اس حال میں دیکھ کر انہوں نے موبائل واپس رکھ کر اپنا سر تھام لیا.. ان سب لاشوں پر ACE کی مہر ثبت تھی عین بیچ میں ماتھے پر..

" تمہیں یہ تصاویر کہاں سے ملیں؟؟ "

ان کا حال بھی اب اپنے آدمی کے جیسا ہی تھا، خوفزدہ اور پریشان دکھائی دینے لگے ہو..

" ڈارک ویب سے.. میرے ایک ساتھی نے بتایا تھا کہ ڈارک ویب پر لڑکیوں کو بیچ کر بھی لوگ لاکھوں کما رہے ہیں مجھے لگا ہمیں بھی سیکھنا چاہیے.. میں یہ سب ہی دیکھ رہا تھا تو اچانک یہ تصاویر میرے سامنے آ گئی

کے نام سے.. صرف یہ ہی نہیں ایسے (Execution of ACE)
بہت سے اس فیلڈ کے لوگ ہیں اعظم صاحب جن کا یہی حشر کیا ہوا اس آدمی
".. نے

.. آصف تمام تفصیل سن کر حیرت زدہ رہ گئے

اعظم صاحب مجھے لگتا ہے آپ کو بھی اب احتیاط کرنی چاہیے.. بلال "
صاحب کو بھی آپ سمجھائیں، کیونکہ صورتحال آپ کے سامنے ہے پچھلے
دنوں فرقان صاحب نے ان سب معاملات میں بہت ڈھیل دے دی تھی
جو بھی ہے اس کا شکار ایسے ہی Ace .. اب دیکھ لیں وہ کہاں ہے.. یہ
" .. لوگ ہیں.. سمگلرز، ڈرگ ڈیلرز وغیرہ

.. وہ ان کا وفادار تھا تبھی حقائق سے آگاہ کر رہا تھا انہیں

" مجھے تو یہ پولیس کا کام لگ رہا ہے..ان تمام لوگوں کا ان کاؤنٹر کرنے کے بعد ان کی لاش یہ باہر ملک بھیج دیتے ہیں..اور امریکہ وغیرہ میں ان کی لاشوں کے ساتھ یہ سب ہوتا ڈارک ویب پر.. "

آصف پر سوچ لہجے میں گویا ہوئے..

" اگر پولیس کا کام ہوتا تو میڈیا میں ضروری خبریں چلائی جاتی اعظم صاحب لیکن میں پھر بھی پتا کرنے کی کوشش کرتا ہوں..پولیس میں یہ جو نئے لڑکے بھرتی ہوئے ہیں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ان کا کام ہو سکتا ہے..اچھا سر ایک اور بات فرقان صاحب نے جو افغانستان سے مال منگوایا تھا وہ بھی ان کے گودام سے غائب ہے ذرائع کے مطابق پولیس نے ضبط کر لیا ہے سب کچھ.. "

یہ کہتے ہوئے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا..

" ٹھیک تم پتا کروں اور پولیس سے بھی رابطہ کرو کچھ دے دلا کر مال واپس حاصل کرواب فرقان کے حصے کا کام بھی ہمیں ہی دیکھنا ہے.. لیکن اب یہ سب کرنے میں تمہیں خصوصی احتیاط کرنی ہو گی.. کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو میرے بارے میں کہ میں کون ہوں اور کیا کرتا ہوں، دنیا کی نظر میں میں سرمایہ کار ہوں اور میری کپڑے کی بہت سی فیکٹریاں ہیں بس اتنا ہی پتا ہو ہر ایک کو..اب تم جا سکتے ہو.. "

آدمی کے وہاں سے چلے جانے کے بعد وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے اس بارے میں سوچنے لگے کہ آگے خود کو اس سب سے کیسے محفوظ رکھنا ہے مگر بار بار ان تصاویر میں موجود لاشوں کے ماتھے پر درج ACE ان کی آنکھوں کے سامنے آ کر ان کے خیالات متزلزل کر دیتا.. وہ سوچ میں پڑ گئے کے آخر وہ ہے کون اور کیا چاہتا ہے..

"..اینارہ دروازہ کھولیں "

کمرے کے بند دروازے پر آہستگی سے دستک دیتے ہوئے آزاد نے نرمی سے کہا.. کل کی پوری شام اور رات یوں ہی گزر گئی تھی مگر وہ کمرے سے باہر نہ نکلی.. آزاد نے بھی اُسے وقت دیا کہ وہ سامنے نہیں کرنا چاہتی تو اُسے تنگ نہ کیا جائے مگر اب اس سے زیادہ برداشت وہ نہ کر سکا اُس سے دوری.. اوپر سے اینارہ کی فکر الگ لاحق ہوتی رہی اُسے کیونکہ سوائے تھوڑی سی بریانی کے کل سے اینارہ نے کچھ نہیں کھایا تھا ایسے میں اب تک اُس کا بھوکا رہنا آزاد کو مستقل تشویش میں مبتلا کئے رکھا..

" آپ وقت چاہتی ہیں آپ لے لیجیے.. مجھے دیکھنا نہیں چاہتی یہ بھی ٹھیک ہے مگر کھانے سے دشمنی نہیں کریں کل سے آپ نے کچھ نہیں کھایا ہے دروازہ کھول کر یہ ناشتہ لے لیں، میں جارہا ہوں یہاں سے.. "

وہ اُسے ایک نظر دیکھنے کے لیے ترس رہا تھا لیکن اپنی چاہت سے زیادہ اینارہ اہم تھی اُس کے لئے.. دستک اور اپنی مسلسل پُکار کے باوجود بھی جواب میں خاموشی سن کر آزاد نے ہاتھ میں تھامی بریک فاسٹ کی ٹرے زمین پر رکھ دی اور وہاں سے چل دیا..

" میں انہیں کیسے سمجھاؤں کے مجھے شرم آرہی ہے ان کا سامنا کرتے ہوئے.. "

وہ کل رات سے بھوکی تھی اور اب پیٹ میں کودتے چوہوں نے صحیح کھٹیا کھڑی کردی اُسکی.. دروازے کے اُس پار موجود آزاد کے باہر قدموں کی چاپ دور جاتے ہوئے محسوس کر کے وہ تیزی سے اُسکی جانب بڑھی..

" بھوک برداشت نہیں ہو رہی اب اگر وہ باہر ہوئے بھی تو کوئی مسئلہ نہیں

ہے.. اس سے زیادہ کیا کروں "

دروازے کا لاک گھماتے ہوئے اُس نے ہلکے سے تھوڑا سا دروازہ وا کیا تاکہ پہلے باہر کا جائزہ لے سکے.. راہداری بالکل خالی نظر آئی یعنی اپنے کہے کے مطابق وہ وہاں سے چلا گیا تھا ..

ایناره نے جلدی سے جھک کر نیلے کپڑے سے ڈھکی ٹرے زمین سے اُٹھائی اور کمرے کے اندر آگئی..

" آففففف... "

ٹرے بیڈ پر رکھ کر اُس کے سامنے بیٹھتے ہوئے جوں ہی اس پہ سے ایناره نے کپڑا اُٹھایا وہاں پلیٹ میں سجے لچھے دار گرما گرم پراٹھے اور ہاف فرائے اگ

کے ساتھ رکھے سحر انگیز خوشبو بکھیرتے شامی کباب نے اُس کی بھوک مزید چمکا دی..

" یااللہ تیرا شکر ہے.. "

پراٹھے کا پہلا نوالہ منہ میں جاتے ہی کباب کے لذیذ ذائقے نے اُسے سکون کے باعث آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر دیا.. بھوک میں جب اتنا مزے دار کھانا جب سامنے ہو تو کیا ہی بات ہے.. اینارہ جلدی جلدی پراٹھا کھانے لگی...

آریس=اینارہ تم کب تک واپس آؤ گی یار مجھے اپنا اپارٹمنٹ کا نقشہ صحیح کرنا ہے مجھ سے رہا نہیں جارہا اس جنجال میں..

میسج کی رنگ ٹون ہونے پر اینارہ نے موبائل فون اُٹھایا جس پر آریس کی جانب سے موصول ہوا پیغام چمک رہا تھا..

کل رات مستقل اُسکی کال آنے پر ایناره کو ناچاہتے ہوئے بھی کال اُٹھا کر آدھی بات آریس کو بتانی پڑی کہ وہ آزاد کے ساتھ فارم ہاؤس آئی ہے جس کے بعد اپنے لالہ کی تفتیش کا بھی سامنا کرنا پڑا اُسے لیکن یہاں وہاں کی باتیں کر کے اُس نے آریس کو سب ٹھیک ہونے پر قائل کر لیا پرسوں ہونے والے تمام اذیتناک واقعات وہ اپنے حافظے سے کھرچ پھینکنا چاہتی تھی سو اس کے لیے اُس سب کا ذکر بھی دوبارہ کرنا ایناره نے خود پر ممنوع کر لیا ..

ایناره = میں کوشش کروں گی شام تک آجاؤں لیکن لالہ آپ مجھے بتائیں گے کہ آخر کب تک چلے گا یہ سب ہاں .. آپ اچھی سی لڑکی دیکھ کر شدی کیوں نہیں کر لیتے .. ؟ 😫

گھی والی انگلیاں موبائل سکرین پر چلاتے ہوئے اُس نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا چہرے پر ہم وقت دلکش مسکراہٹ تھی ..

آیس=چھاتو تمہاری شادی ہو گئی تو اب تمہیں اپنے لالہ کا کام کرنا برا لگ رہا 😢 ..ہے.. صحیح ہے بھئی تم تو ایک ماہ میں بدل گئی لڑکی

آریس کا بھیجا میسج پڑھ کر وہ بے اختیار ہنس دی، بات بدلنے تو کوئی ان سے .. سیکھے.. اگلا میسج لکھتے ہوئے اُس نے مسکرا کر سوچا

اینارہ=بس فوراً آپ کی ایموشنل بلیک میلنگ شور ہو جاتی ہے لالہ.. فکر 🖤 .. نہیں کریں آجاؤں گی شام تک پھر کرتی ہوں اپارٹمنٹ کا نقشہ سیٹ

میسج بھیجنے کے بعد موبائل واپس رکھ کر وہ تیزی سے اپنا ناشتہ ختم کرنے لگی.. ..اتنی دیر میں تین بار میسج کی بیپ ہو چکی تھی

😾 .. آریس=مجھے تم سے یہی امید تھی میری پیاری بلی

آریس=ڈبے میں ڈبہ، ڈبے میں کیک

😋 میری ایناره لاکھوں میں ایک

آریس= چلواب میں نکل رہا ہوں یونیورسٹی کے لئے، شام میں ملاقات ہو گی اپنا خیال رکھنا بلی..

آریس کی جانب سے بھیجے ہوئے مسیجز پڑھ کر وہ ہولے سے مسکرا دی.. کتنی محبت کرتے تھے اُس سے اُسکے دونوں بھائی، بے ساختہ اُسے اپنے بڑے لالہ کی یاد ستانے لگی..

"کاش یہ سب بھی ہو جاتا لیکن میرے بھائی مجھ سے نہ چھوٹتے.. "

آزاد کا ساتھ اُسے آنے پسند لگا تھا، تبدیلی نئ ثابت ہوئی اُس کے لیے لیکن اپنے نصیب پر اس معاملے میں افسردہ ہونا چھوڑ دیا تھا اُس نے بلکہ وہ تو اب خوش رہنے لگی تھی، آزاد جیسے اچھے انسان کے ساتھ پر، اُس کی چاہت پر فخر

محسوس کرتی وہ.. بس ایک فکری سی جھجک حائل تھی دونوں کے مابین جو
.. گزرتے وقت کے ساتھ خود دور ہو جاتی

اینارہ=اور میرے دونوں بھائی کروڑوں میں ایک ہیں.. آپ بھی اپنا خیال
❤ رکھئے گا.. خدا حافظ
.. آریس کو آخری میسج بھیجنے کے بعد وہ ٹرے اُٹھا کر کمرے سے باہر نکل آئی

بھائی سے بات کر کے وہ یکسر فراموش کر بیٹھی کہ کچھ دیر قبل کس قدر کترا رہی تھی وہ آزاد سے اور اُس سے سامنا نہ کرنے کی قسم بھی کھا رکھی تھی آج کے دن کے لیے اینارہ نے تو مگر اب سب کچھ بھول بھال کر کندھوں کے گرد لپٹی جامنی گرم شال کو صحیح کرتی وہ مزے سے کچن کی سمت بڑھ رہی تھی چائے بنانے کے لئے.. اس بات سے مکمل بے خبر کے کچن میں موجود شخص اُس پہلے ہی اُس کی خواہش پوری کر چکا ہے
..

" کیا بکواس کر کے گیا ہے یہ ؟؟ "
آتش فشاں کی مانند وہ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی آئیلین کو دیکھ کر پھٹ پڑا
اوپر سے اُس کی حالت نے الگ طیش دلایا تھا سیہان کو..

" کیا کر کہ گیا ہے وہ تمہارے ساتھ...؟ "
آئیلین سیہان سے اس وقت کوئی بات کرنا نہیں چاہتی تھی سو وہ اُسے نظر انداز کر کے وہاں سے جانے کے لیے پلٹ گئی لیکن اگلے ہی پل لمبے ڈگ بھرتا وہ اُس کے نزدیک آیا اور آئیلین کی کہنی تھام کر واپس اپنے مقابل کھینچا..

" ...ہاتھ... نہیں لگاؤ مجھے "

آئیلین کا جوابی ردعمل ایسا تھا کہ جیسے کسی اچھوت نے اُسے چھو لیا ہو اُس نے ہذیانی کیفیت میں چلاتے ہوئے سیہان کا ہاتھ خود سے دور جھٹکا جو بے یقینی سے یہ سب دیکھ رہا تھا.. باہر ہونے والا شور سن کر بی اماں بھی لان میں آ گئی..

" میں ہاتھ نہیں لگاؤں اور وہ.. اُس کا جو دل چاہے وہ کرے.. یہ حال کر دے وہ تمہارا.. "

کچھ دیر تو وہ حیرانگی سے اُسے دیکھتا رہا لیکن پھر اپنی بدحواسی پر قابو پا کر وہ آئیلین کی بکھری حالت کی جانب اشارے کرتے ہوئے زہرخند لہجے میں گویا ہوا..

" ہاں وہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ میرا شوہر ہے.. "

اُس ہی کے جتنی بلند آواز میں وہ حلق کے بل چیخی، سیہان ششدر کھڑا بے یقینی سے آئیلین کو تکتے ہوئے ایک قدم اُس سے دور ہوا.. آنکھیں بند کر کے سیہان نے پوری قوت سے اپنا سر جھٹکا گویا یہ سب ایک بھیانک خواب ہو جس سے دور جانا چاہتا ہو وہ..

" ہاہاہا.. وہ تمہارا شوہر ہے..؟؟ "

آنکھیں واپس کھولیں تو ان شہد کے پالوں میں الاو سا برپا تھا گردن اور ماتھے کی شریانیں برداشت کی حدود کو چھوتی جلد سے بھر کو ابھرنے لگیں، وہ حال سے بے حال تھا گویا اپنے آپ میں نا ہو..

" ہاں... ہاں وہ ہے میرا شوہر.. "

آئیلین ایک بار پھر چیخی، بی اماں جو لان میں کھلنے والی راہداری میں بت بنی کھڑیں یہ منظر حیران نگاہوں سے دیکھ رہیں تھیں آئیلین کی بلند آواز پر وہ جیسے ہوش میں آئیں..

" ارے.. ارے.. بچوں یہ کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو.. ایسے کیوں چیخ چلا رہے ہو.. "

ان دونوں کے درمیان آتے ہوئے انہوں نے صلح جو طریقہ کار اختیار کیا لیکن آئیلین نے انہیں تھام کر سائیڈ پر کر دیا..

" بی اماں ابھی آپ نہیں آئیں بیچ میں، میں یہ معاملہ آج ہی ختم کروں گی.. "

سیہان کے جوالا مکھی روپ کو دیکھتی وہ دانت پیس کر بولی..

" کونسا معاملہ اور اگر وہ تمہارا شوہر ہے تو میں.. میں کون ہوں ہاں..؟ "

.. سیہان مٹھیاں بھینچے دبی آواز میں غرایا

" تم دوست تھے.. تمہیں میں نے اپنا دوست سمجھا تھا.. لیکن تم جانتے ہو تم کون ہو تم ایک آستین کے سانپ ہو شیخ سیہان کامل.. تم نے مجھے توڑ دیا.."

وہ زہر خند لہجے میں پھنکاری، یہ وہ آئیلین تھی ہی نہیں جسے وہ سالوں سے جانتا تھا مگر سوچنے کی بات اب یہ تھی کہ کیا وہ خود وہ سیہان رہا تھا آئیلین کے سامنے جس سے انیس سال قبل اُس نے دوستی کی تھی؟؟

" میرا دل ایک غم سے دور تھا اور وہ غم تھا دوستی کا غم، میں سمجھتی تھی دوستی ایسا رشتہ ہے جس میں کبھی دکھ اور دھوکہ نہیں مل سکتا لیکن یہ رہی میں (وہ اپنے ہی اوپر ہنسی، تلخ طنزیہ درد سے بھرا قہقہہ) آج میں یہاں ہوں ایک ایسے شخص سے دھوکہ کھائی ہوئی جسے ایک وقت میں اپنا سب کچھ مانا تھا میں نے.."

دھندلی نظر سے مقابل کھڑے شخص کے سرخ چہرے کو تکتی وہ کانپتے لہجے میں بولی، قرب سے بھرا ہوا لہجہ تھا اُس کا.. سیہان کی سانسیں اُس پر تنگ ہونے لگیں تو آج تمام راز فاش ہونے جا رہے تھے آئیلین کے سامنے..

" تم کر کیسے سکتے ہو؟؟ کیسے؟؟ تم مجھ سے چار سال بڑے تھے میں پانچ سال کی تھی اور تم نو سال کے جب میں نے تم سے دوستی کی.. تو کیا تب سے تمہارے دماغ میں یہ گند چل رہا تھا؟؟ یہ جب جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھا تو تب مجھے فانٹیسائز کرنے لگے تم؟؟ "

آنسوؤں سے تر چہرہ بے دردی سے ہاتھ کی پشت سے رگڑتی وہ ہذیانی کیفیت کے زیر اثر تھی، سیہان خاموش رہا..

"بولو.. بولوں ناں اب.. خاموش کیوں ہو؟؟ پانچ سالہ بچی سے حوس میں مبتلا ہونے پر خود کا دفاع نہیں کر پا رہے ہو تم شیخ سیہان کامل.. "

خاموش کھڑے سیہان کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے ٹھوکر مارتے ہوئے وہ پاگل سی ہونے لگی، سیہان کا اُس سے آنکھیں نہ ملانا اُسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا..

"تمہیں پتا ہے کیا مجھے تم سے گھن آ رہی ہے، الجھن ہو رہی ہے تم سے.. میں یاد کر رہی ہوں ہر وہ لمحہ، ہر وہ پل جو میں نے تمہارے ساتھ گزارا جس میں میں اتنی بے خبر تھی کہ تمہارے دیکھنے کے پیچھے چھپا بھید، تمہارے خیال کے پیچھے چھپا مقصد اور تمہارے ساتھ کے پیچھے پوشیدہ فائدہ نہ سمجھ پائی.. "

وہ سیہان سے دور ہوتی پیر پٹخ کر بچوں کی طرح رو رہی تھی جس کا پسندیدہ اور دل کے بے حد قریب کھلونا اُس سے چھین لیا گیا ہو.. سیہان خاموشی سے

اُسے دیکھتا رہا اس حال میں اُسے سب بتانا کنویں میں چھلانگ لگانے کے مترادف ہوتا ..

" پاگل تھی میں .. بے وقوف تھی .. دنیا کی سب سے زیادہ بے وقوف ترین لڑکی .. جس نے یہ سمجھا کہ ایک مرد جو کہ اُس سے بچپن میں ملا ء وہ اُس کے لئے حوس بھرے جذبات کبھی نہیں رکھے گا .. "

گھٹنوں کے بل زمین پر گرتی وہ پھوٹ پھوٹ کر باآواز بلند رونے لگی، آئیلین کی سسکیاں درو دیوار میں ارتعاش پیدا کرنے لگیں، بی اماں نے اپنی آہوں کا گلا گھونٹنے کے لئے ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ رکھ لیا انہیں بہت پہلے سے اندازہ تھا کہ یہ حقیقت کھلنے پر آئیلین کا اس قدر شدید ہی رد عمل ہونا ہے ..

" کھڑی ہو .. کھڑی ہو سیدھی .. "

سیہان کے لیے اب مزید چپ رہنا شدید دشوار گزار ہونے لگا، روتی بلکتی آئیلین کو کہنی سے تھام کر اُس نے اپنے مقابل واپس کھڑا کر لیا.. اس سے زیادہ اپنی محبت کی توہین وہ نہیں سہہ پاتا..

"میری محبت کو حوس کا نام نہ دو تم کئی سالوں دنیا سے چھپا کر بہت سے منفی خیالات کو دور رکھے ہوئے میں نے اسے بالکل پاک رکھا ہے.. میں نے کوئی گناہ نہیں کیا محبت کی ہے تم سے، اور یہ کہیں نہیں لکھا کہ دوستی میں محبت جائز نہیں.. ہاں کرتا ہوں میں تم سے محبت اتنی کے تم سوچ بھی نہیں سکتی.."
سر جھکائے آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سیہان نے نرمی سے کہا مگر اس کے لہجے میں ایک ان دیکھی سی تپش تھی آئیلین کو سیہان سے خوف آنے لگا..

" کیسے ؟؟؟ میں انیس سال سے تمہارے ساتھ تھی.. ایک پانچ سالہ بچی جس سے پہلی ملاقات یاد کروا گر تم تو تمہیں صحیح سے یاد بھی نہ آئے اُس سے تم نے محبت کر لی ؟؟ کیسے ؟؟ کیا بہن بھائی ایک دوسرے سے محبت کر لیتے ہیں ؟؟ وہ بھی تو بچپن سے ساتھ ہوتے ہیں تو انہیں کیوں نہیں ہو جاتی ایک دوسرے سے محبت سیہان ؟؟ "

آئیلین نے بھیگی پلکیں اُٹھا کر ان شہد رنگ سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھا جہاں وہ صرف خود ہی کو دیکھ پا رہی تھی قصداً اُسے اپنی آنکھیں کرب کے باعث میچنی پڑیں ..

" تم میری بہن نہیں تھی لینہ.. تمہیں اللہ نے میری بہن نہیں بنایا.. اسلام نے ہمیں بہن بھائی نہیں بنایا تو پھر کیوں ؟؟؟ "

سیہان نے اُس کے بازوؤں پر اپنی گرفت ہلکی کرتے ہوئے تڑپ کر کہا..

..الجھن، گھبراہٹ اور تذبذب کا شکار تھا اُس کا لب و لہجہ اور وہ خود بھی

" اسلام نے نہیں بنایا مگر اخلاقیات تمہیں یہ درس نہیں دیتی کہ تم اُس بچی سے محبت کرنے لگو جسے بچپن سے جانتے ہو..مجھے نہیں سمجھ آ رہا کہ میں نے ایسا کیا کیا جسے دیکھ کر تم اس راہ پر نکل آئے سیہان.."

اُس کے ہاتھ دور جھڑک کر وہ اپنا سر ہاتھوں میں تھامے وہ حلق کے بل چیخی..

" یہ غلط نہیں.. کسی سے محبت کرنا غلط نہیں..اور تم نے کچھ نہیں کیا یہ آزمائش میرے نصیب میں لکھی تھی.. محبت جو یک طرفہ ہے اور لاحاصل بھی.. "

اذیت بھری لمبی گہری سانس سرد ہوا کے سپرد کرتا وہ دبی پرنم آواز میں گویا ہوا.. بی اماں سیہان کی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ کر اپنا دل مسوس کر رہ گئیں، انہیں سمجھ نہ آیا کس کے غم میں اُس کا ساتھ دیں دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ٹھیک تھے..

" غلط نہیں تھا تو تم مجھے بتاتے.. مجھ سے چھپایا کیوں تم نے یہ سب اتنے سال تک؟؟ "

وہ ایک بار پھر ہذیانی ہونے لگی، اُس کی قوتِ ادراک سے باہر تھا سیہان کا اپنی محبت کا دفاع کرنا.. وہ نہ سمجھ سکی کہ کون زیادہ کم فہم ہے؟ وہ خود جس نے یہ رشتہ بہن بھائی کے رشتے کی طرح اپنایا یا سیہان جو کبھی سمجھ ہی نہ سکا آئیلین کے جذبات..

صرف اس وجہ سے.. یہ ہی وجہ تھی کہ میں نے آج تک نہیں بتایا تمہیں، "

".. تمہارے رد عمل سے ڈرتا تھا میں

سیہان نے بے چینی سے اپنے گھنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اضطرابی لہجے میں کہا.. جواباً آئیلین تلخی سے مسکرائی یعنی کہیں نہ کہیں وہ جانتا تھا کہ آئیلین اُس کے لئے کیا جذبات رکھتی ہے لیکن پھر بھی وہ خاموش رہا اور ..اپنے جذبات کو پوشیدہ رکھ کر پروان چڑھاتا رہا

ہاں کیونکہ تم جانتے تھے کہ میں تمہیں اپنے بھائیوں کی طرح سمجھتی ہوں "

اور میرا تمہیں بھائی سمجھنا غلط نہیں تھا ہر نارمل انسان یہ ہی سوچتا جو میں نے

"... سوچا لیکن تم

افسوس سے لب بھینچے کھڑے شخص کو دیکھتے ہوئے اُس نے جملہ نامکمل چھوڑ ..دیا

" مجھے نہیں معلوم میں اس حقیقت کو جان کر اب کیسے زندہ رہ سکوں گی..
"

آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے دل خراش لہجے میں کہا.. اس روح فرسا انکشاف نے آئیلین کا دل ریزہ ریزہ کر دیا تھا..

" بالکل اس ہی طرح جیسے میں زندہ ہوں تمہیں کسی اور کی باہوں میں دیکھنے کے باوجود بھی.. "
اُس نے مسکرا کر جواب دیا، جاں سوز کربناک مسکراہٹ..

" آج سے سوائے بزنس پارٹنرز کے ہم کچھ نہیں.. نہ اس سے زیادہ اور نہ ہی اس سے کم.. میں اب کبھی بھی تمہیں دوبارہ اپنے گھر میں نہیں دیکھنا چاہتی.. دوستی تھی یا فریب... جو بھی تھا آج ختم.. "

الم ناک خاموشی کے راج کو کچھ دیر بعد آئیلین کی بھاری مگر بھیگی آواز نے توڑا.. یہ فیصلہ کرتے ہوئے اُسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اس کے دل کو زنک آلود چھری سے دو حصوں میں تقسیم کر رہا ہو.. دھیرے دھیرے ایک ایک پل کو استعمال کرتی ہوئے اُسے تکلیف سے روشناس کرایا گیا، درد اس قدر تھا کے ایک لمحہ کو تو وہ خود بھی دنگ رہ گئی کہ یہ جملہ اُس نے زندہ رہتے ہوئے مکمل کر بھی کیسے لیا.. موت کیوں نہیں آئی اس کے بعد ..

"تم... تم ایسے کیسے ہماری دوستی.. "

سیہان جو اُس کی باتیں سن کر سکتے کی کیفیت میں چلا گیا تھا آئیلین کے دور جانے پر یکدم ہوش میں آیا ..

"تم نے اس دوستی کا پاس نہیں رکھا سیہان.. میں ایک ایسے شخص کے قریب نہیں رہنا چاہتی جس کے بارے میں میں جانتی ہوں کہ پیچھلے کئی

سال وہ میرے لیے کیا محسوس کرتا رہا ہے جبکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میں اُسے کیا سمجھتی تھی.. "

بنا اُسکی جانب دیکھے آئیلین نے سپاٹ جذبات سے عاری آواز میں کہا..

" So.. Was this all of it ? "

بے یقینی ہی بے یقینی.. سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اُس سب کا انجام یہ ہو گا..

" Yes.. It's over.. Good bye.. "

یہ کہتے ہوئے اُسے لگا وہ گر پڑے گی لیکن نا جانے آج کہاں سے اتنی جان آ گئی تھی وجود میں..

ایک آخری بار جی بھر کے اُس مہربان شخص کا چہرہ دیکھ لینے کے بعد وہ دوسری سمت پلٹ گئی کیونکہ اگر مزید ایک پل بھی وہاں رکتی تو شاید واقعی زمین بوس ہو جاتی..

اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اپنے دل کے دھڑکنے سے یوں اس طرح منہ موڑ لے گی، اُس انسان کی حقیقت یوں سامنے آنا اور پھر ایسے اُسے چھوڑ دینا.. یاد رہے یہ وہ ہی شخص تھا جو ہر خوشی اور غم میں بچپن سے ساتھ رہا اُسکے، ہر آزمائش میں اُس کے شانہ بشانہ.. بچپن سے لے کر اب تک ہزاروں بار مختلف طرح سے اذیت سے روشناس کروایا گیا تھا آئیلین کو لیکن یہ سانحہ ان سب میں سب سے زیادہ الم ناک ثابت ہوا.. آئیلین کو ایسا لگا کہ گویا جسم کا ایک حصہ کاٹ کر خود سے الگ کر دیا ہو اُس نے اور اب بس پورا وجود اذیت کا ٹھکانہ ہو جیسے..

سیہان نے خود سے دور جاتی آئیلین کو رُکتی سانسوں کے ساتھ دیکھا، اُسے لگا اُس کا دل دھڑکنا بند کر دے گا مگر جو سخت جان اُسے کسی اور کا ہوتے دیکھ نہ بند ہوا وہ اب کیا ہوتا اور اس طرح آج ایک لازوال دوستی کا جاں گداز انجام

ہوا جو کسی نہ کسی طرح ضروری بھی تھا ان دونوں کے آگے بڑھنے کے

لیے ..

UL KHAN WRITES

" ہاں بیٹا ان شاءاللہ آج واپس آنے کی کوشش کریں گے .. آپ بتاؤ آپ

ٹھیک ہو ؟؟ "

ویڈیو کال پر علی کا چہرہ وقفے وقفے سے دیکھتے ہوئے وہ ساتھ ہی کچن کاونٹر بھی

سمیٹنے لگا .. چائے چولہے پر چڑھا چکا تھا وہ ..

" ڈیڈ پلیز جلدی واپس آئیں میں بہت مس کر رہا ہوں فیری کو، میری بات تو

کروادیں فیری سے .. "

علی کی اونچی بے تاب آواز سن کر آزاد نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی، باپ کی طرح بیٹا بھی اُس لڑکی کا مکمل اثیر ہو چکا تھا ..

" اچھّا یعنی فرزند صرف اپنی فیری کو یاد کر رہے ہیں، اپنے ڈیڈ کو نہیں.. صحیح ہے بھئی آپ تو بالکل بدل گئے علی آزاد صاحب .. "

آزاد نے مصنوعی افسردگی کا اظہار کیا اور موبائل کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا.. پورا کچن سمیٹ چکا تھا وہ.. جان بوجھ کر علی کو باتوں میں الجھایا تھا اُس نے تاکہ دوبارہ اینارہ سے بات کرنے کی ضد نہ کرے وہ ..

" میرے پیارے ڈیڈ میں نے کب کہا کہ میں آپ کو مس نہیں کر رہا؟؟ آپ کو سب سے زیادہ مس کر رہا ہوں میں .. "

علی نے دونوں ہاتھ اپنے گول مٹول چہرے کے گرد رکھتے ہوئے محبت سے باپ کا مسکراتا چہرہ دیکھا، آزاد کا دل چاہا کہ ابھی وہ سامنے ہوتا تو اُسے خود میں بھینچ لیتا وہ ..

" میں بھی بہت مس کر رہا ہوں آپ کو، اچھا آپ کس کے ساتھ رہ رہے ہو

.. جلدی جلدی میں اصفہان کو تو یہ سب بتانا بھول ہی گیا میں "

آزاد نے ماتھے پر آئے بال ایک ہاتھ سے پیچھے دھکیل کر فکر مندی سے سوال کیا.. ان دنوں ہونے والے مسائل میں مبتلا وہ کافی حد تک گھر اور علی کو فراموش کر بیٹھا تھا جس پر آزاد مضطرب بھی دکھائی دینے لگا ..

" ڈیڈ دادا ابا ہیں ناں میرے ساتھ.. دادا ابا بہت کول ہیں ڈیڈ.. کل ہم نے ایک گیم کھیلا تھا ساتھ نشان بدی (نشانہ بازی) کہہ رہے تھے دادا ابا.. ان کے پاس اتنی بڑی bow تھی ڈیڈ اور میرے لئے بھی انہوں نے bow لی لیکن وہ چھوٹی تھی جتنا میں ہوں اُتنی ہی.. میں نے جب ایرو تھرو کیا تو وہ یلو ایریا پر لگا بورڈ کے لیکن دادا ابا کا ایرو ہمیشہ سینٹر میں ریڈ ایریا پر لگتا تھا ڈیڈ لیکن ایسا کیوں ؟؟ "

.. علی کی پوری بات سن کر وہ محض مسکرا سکا

" کیونکہ آپ کے دادا ابا بہت بہترین نشانہ باز ہیں.. ان کا نشانہ آج تک کبھی نہیں چوکا .. "

آزاد نے تلخی سے مسکرا کر کہا خیر یہ اچھا ہی تھا کہ اپنی چہیتی کے علاوہ بھی جہانزیب اپنے سگے خون کو وقت دے رہے تھے، آزاد نے سر جھٹک کر سوچا اور پھر علی کے مزید کئی سارے سوالات کا مسکرانے کے درمیان تفصیلی جواب دینے لگا، اس سب کے دوران وہ چولہے پر چڑھی کیتلی سراسر فراموش کر بیٹھا ..

" آرے چائے... "

وہ علی کے ساتھ محوِ گفتگو تھا کہ جب کچن میں ہلکی مگر حیران نسوانی آواز بے ساختہ گونجی اور پھر کسی خوشبو کے جھونکے کی مانند وہ کچن میں داخل ہوئی..

..آزاد نے تشنہ دید آنے والی کی راہ میں مرکوز کر دئے

"..اوہو... یہ تو ساری ضائع ہو گئی "

ایناره نے گھبرا کر چولہے پر بکھری چائے کو دیکھا جس کے بعد وہ تیزی سے ..سنک کی جانب بڑھ گئی

"..یہ فیری کی آواز ہے ناں "

آزاد کی محویت علی کی آواز نے توڑی جبکہ دوسری طرف ایناره الگ ہوش میں آتی آواز کی سمت پلٹی.. کچن اس قدر کشادہ تھا کہ وہ سمجھ ہی نہ سکی کے اس کے ایک کونے میں موجود چار لوگوں کے بیٹھنے والی گول کھانے کی میز کر گرد پڑی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر وہ شخص براجمان تھا جس سے ..کب سے کترا رہی تھی وہ

" کیا یہ علی ہے ؟؟ "

آزاد کی خاموشی بھانپ کر اینارہ نے آنکھوں آنکھوں میں اشارے کرتے ہوئے اُس سے پوچھا جواباً آزاد نے اثبات میں سر ہلا دیا..

" میں بات کر سکتی ہوں ؟؟ کوئی اور تو ساتھ نہیں ؟ "

سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں اینارہ نے سوال کیا.. آزاد کو بے اختیار اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ کس قدر بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ بس منہ بند کئے اُسے دیکھے جا رہا تھا..

"..جی، آئیں آپ بات کریں میں چائے دیکھ لیتا ہوں "

کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑے ہوتے ہوئے آزاد نے آہستگی سے کہا اور اینارہ کے برابر سے گزرتا وہ چولہے کی سمت بڑھ گیا.. لمحوں میں اپنے چاروں

اطراف پھیلتی آزاد کی خوشبو ابھی وہ ٹھیک سے خود میں کھینچ بھی نہ پائی تھی

.. کہ اچانک وہ دور بھی ہو گئی جس پر عجیب سی الجھن محسوس کی اُس نے

" السلام علیکم ! کیسا ہے میرا سپر بوائے ؟؟ "

اینارہ کی خوش باش آواز گویا شہد کی مانند اُسکی سماعتوں میں گھلنے لگی، چولہے پر گری چائے پیپر ٹاول سے صاف کرتے آزاد کے ہونٹوں پر ہم وقت مبہم

.. مسکراہٹ کا رقص تھا

" میں ٹھیک ہوں فیری.. آپ کیسی ہیں ؟؟"

اینارہ اور علی کی نان سٹاپ باتیں شروع ہو گئی اُس وقت تک وہ دونوں دنیا و مافیا سے بے خبر باتیں کرتے رہے جب تک علی آزاد نے اپنا پھیلا یا ہوا کام سمیٹ نہ لیا، اُس نے ایک بھی بار اینارہ کی گفتگو کے درمیان مداخلت نہ کی

.. تبھی وہ فراموش کر گئی کہ آزاد بھی کچن میں اُسکے ساتھ ہی موجود ہے

"..میں بنا لیتی ہوں چائے علی چلا گیا ہے "

کال بند ہونے پر موبائل بند کر کے ٹیبل پر رکھتی وہ خاموشی سے وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی لیکن ایسا کرنا اُسے اخلاقاً اچھا نہ لگا سو وہیں رک گئی ..

"..ضرور "

اینارہ بے سرسری سی پیشکش کی جس کی اُسے ہرگز امید نہ تھی کہ آزاد قبول بھی کرلے گا.. چولہے کے پاس سے ہٹتے ہوئے آزاد اینارہ کے بوکھلاہٹ بھرے تاثرات محظوظ کن مسکراتی آنکھوں سے جانچنے لگا ..

" کیا ہم آج واپس جا سکتے ہیں ؟؟ "

چائے کی کیتلی میں دو کپ چائے کے لیے پانی بھر کر اینارہ نے آنچ پر رکھتے ہوئے آزاد سے استفسار کیا ..

"..جیسا آپ کو ٹھیک لگے چائے پی کر چلتے ہیں واپس "

آزاد نے استحقاق لٹاتی نظروں سے ایناره کو تکتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا جس کے جواب میں محض وه سر کو اثبات میں جنبش دے کر اپنے کام کی سمت متوجہ ہو گئی..

ایڑیوں کے بل کھڑی وه سب سے اوپر موجود کیبنٹ میں رکھی چینی کی برنی نکالنے کی کوشش میں مصروف تھی کہ یکدم اُسے عین اپنی پشت پر ان دیکھی حرارت سرائیت کرتی معلوم ہوئی جس نے چاروں اور سے اُسے اپنے حصار میں لے لیا.. اس کے رد عمل پہ ایناره کے ہاتھ پاؤں یکلخت کپکپانے لگے..

"..دھیان سے "

آزاد نے اُس کے قدم ڈگمگاتے دیکھ ایک ہاتھ ایناره کی کمر پر رکھا، پھولی رگوں والا اُس کا مضبوط ہاتھ ایناره کی پتلی کمر کے بھنور میں ایسا ٹھہرا جیسے اُس

خطے کا گمشدہ حصہ ہو.. وجود کی حرارت کافی نہ تھی کے لمس مزید آفتِ جاں ثابت ہوا.. ایناره نے دونوں ہاتھوں سے سلپ تھام لی تاکہ آزاد اُسے اسٹیبل دیکھ کر اُس سے دور ہو جائے، ایناره کے انداز کے مطابق ایسا ہی ہوا.. آزاد نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا لیکن وہ اب بھی اُس کی پشت پر کھڑا رہا، قربت ہنوز قائم تھی..

"..رُکیں میں آپ کی مدد کرتا ہوں "

آزاد نے ایناره کے فضا میں بلند ہاتھ کے برابر سے اپنا ہاتھ گزارتے ہوئے چینی کی برنی تھامنی چاہی..

ایناره کے بالوں سے پھوٹتی اُس کے شیمپو کی بھینی بھینی خوشبو آزاد کے حواسوں پہ طاری ہونے لگی، اپنے سینے کے بالکل پاس کانپتا وہ وجود اُس کی رگوں میں دوڑتے خون کی رفتار خطرناک حد تک سست کر گیا..

"...یہ لیں"

جھک کر اُس کے لرزش زدہ کندھوں کے برابر سے ہاتھ گزارتے ہوئے کچن کاونٹر پر ایناره کی آنکھوں کے سامنے چینی کی برنی رکھ دی، دونوں کے چہرے ایک دوسرے سے چند انچ کے فاصلے پر تھے ایناره کو اُسکی تپتی ہوئی مہکدار سانسیں اپنا چہرہ جھلساتی معلوم ہوئیں.. چند ساعتیں یوں ہی گزر گئیں جس کے بعد وہ واپس سیدھا کھڑا ہو گیا ..

"...بہت شکریہ"

ایناره کو اپنی ہی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی معلوم ہوئی.. ان دونوں کے درمیان حائل فضا کسی نادید بوجھ تلے کشیدگی کا شکار تھی، کل والے واقعے کے بارے میں نہ ایناره نے کوئی بات کی نہ ہی آزاد نے مگر اتنی نادان نہ تھی وہ جوان اسود پُرنور آنکھوں کے پیام نہ سمجھ سکے ..

"..کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا "

آزاد کی بھاری پُر تپش آواز نے سنسنی خیز لہر اُس کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑا دی، وہ بنا آزاد کی جانب مڑے خاموشی سے چائے بنانے لگی جبکہ آزاد آرام سے سینے پر بازو باندھ کر کچن کاونٹر سے ٹیک لگاتے ہوئے ایناره سے کچھ انچ کے فاصلے پر کھڑا خاصی فرصت سے اُسے تکنے لگا..

"....آزاد صاحب "

ایناره ان گہری نگاہوں کی حد بندی سے پریشان ہوتی بے بسی سے بولی، اُس کی سرخ ناک اور قرمزی رخسار دیکھ کر آزاد نے عنابی ہونٹوں پر یکایک ابھرنے والی شریر مسکراہٹ کو جبراً لب بھینچ کر روک لیا..

"..صرف آزاد "

ضرورت سے زیادہ بھاری لہجہ، مخمور نگاہیں.. ایںارہ کے ساتھ ہوتے ہوئے

.. وہ اپنا آپ بھول جاتا کہ وہ کیا ہے، اُس کا مقام کیا ہے

اگر میں آپ کو صرف آزاد کہوں تو کیا آپ مجھے اس طرح دیکھنا بند کر "

" دیں گے ؟؟

ایںارہ اُس کے سامنے اپنی پشت کرتی ہوئی چائے کے ابلتے پانی کو گھورنے

.. لگی

" کس طرح دیکھنا ؟؟ میں سمجھا نہیں، کیا آپ سمجھائیں گی .. ؟ "

دوبدو سوال پر سوال، ماتھے پر شکنیں لیے سرخ رنگت کے ساتھ وہ اُسکی

.. سمت پلٹی

" ... آپ کو پتا ہے کس طرح "

منہ پھولا کر کہتے ہوئے ایںارہ نے آزاد کے دانتوں تلے دبے نچلے ہونٹ کو

تیز نظروں سے گھورا.. سفید بے شکن شلوار قمیض میں ملبوس، مضبوط

کندھوں کے گرد کریم کلر کی شال لپیٹے کھڑا وہ شخص معصوم بننے کی خوب اداکاری کر رہا تھا لیکن ان آنکھوں میں چمکتی شرارت نے اُس کا ہر بھید آشکار کر دیا ..

" نہیں واقعی میں نہیں سمجھا آپ سمجھائیں .. "
ایناره کی خفگی بھری بھوری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ ایک بار پھر محظوظ کن لہجے میں گویا ہوا ..
" بڑے آئے معصوم کہیں کے، کل والے واقعہ کے بعد سے مجھے پتا چل گیا ہے کہ آپ کتنے معصوم ہیں .."
ایناره نے محض دل میں کہا کیونکہ بلند آواز میں تو یہ سب زبان سے ادا کرنے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ..

" آپ کو پتا ہے میں کس طرح دیکھنے کی بات کر رہیں ہوں .. "

.. خفگی سے کہتی ہوئی، وہ چائے میں ابال آنے کا انتظار کرنے لگی

" نہ مجھے کچھ کرنے کی اجازت ہے اور اب تو دیکھنے پر بھی پابندی لگادی گئی ہے آپ کی طرف سے.. میں آخر کروں تو کیا کروں اب.. "

تاسف بھرے لہجے میں کہتا وہ کچن سے باہر نکلنے کے لئے پلٹا جب ایناره نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھام لیا..

" میرا یہ مطلب نہیں تھا.. "

ندامت اُس کے انداز سے عیاں تھی، مصنوعی ناراضگی کا ایناره کو ایسا اثر لیتے دیکھ وہ تو حیران رہ گیا..

" اچھا تو پھر میں آپ کو جیسے چاہے دیکھ سکتا ہوں اور جو چاہے کر سکتا ہوں ؟؟ "

آزاد نے فوراً مسکرا کر کہا، لمحوں میں اُس کا لب و لہجہ بدلتے دیکھ اب حیران ہونے کی باری ایناره کی تھی..

"..اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا "

اینارہ نے تیزی سے اپنا ہاتھ آزاد کی گرفت سے کھنچا جو نہ جانے کیسے اور کب ..وہ پکڑ چکا تھا

آپ خود بھی اپنا مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں اس وقت سکونِ قلب، میں " انتظار کروں گا اُس وقت کا جب آپ اپنے تمام مطلب خود بھی سمجھنے لگیں "..گیں

جھک کر اُس کا ملائم رخسار نرمی سے چومتے ہوئے وہ آہستگی سے بولا، یہ سب اتنی برق رفتاری سے ہوا کے اینارہ پیچھے ہونا تو دور اُس کے بارے میں سوچ .. بھی نہ پائی

چائے بن جائے تو باہر لے آئے گا..اس کے بعد ہمیں واپس کراچی کے " " ..لئے بھی نکلنا ہے

..ایک آخری گہری نظر سے ایناره کا جائزہ لیتے ہوئے وہ کچن سے باہر نکل گیا

"..اللہ تیرا شکر ہے "

بھاری قدموں کی چاپ خود سے دور جاتی محسوس کر کے وہ بے ہنگم دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھے اپنی دھڑکنیں استوار کرنے لگی.. آزاد کی نگاہیں، اُسکی باتیں ..اور حرکات ایناره کو متذبذب کرنے لگیں تھیں

UL KHAN WRITES

زندگی گھڑی کی سویوں پر گھوم رہی تھیں، وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا اور آج ان کی شادی کو پورے دس سال بیت گئے، خوشیوں اور چاہتوں بھرے ..دس مکمل سال

" آئیلین میری جان دیکھو، ماما کو تنگ نہیں کرو.. ماما بابا کے لیے کیک بیک کر رہیں ہیں.. "

سیاہ لمبے بالوں اور سبز آنکھوں والی چار سالہ اُس گڑیا کو اُس نے پیار سے پُچکارا جو ہرگز اس وقت اپنی ماں کا پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھی.. اُس کی ضد تھی کہ منتہا کیک بیک کرنے کے بجائے اُس کے ساتھ کھیلے، دونوں باپ بیٹی اس معاملے میں ایک جیسے واقعہ ہوئے، اپنی موجودگی میں مجال ہے جو منتہا کو اپنے علاوہ کسی اور چیز کی جانب متوجہ ہونے دیں..

" ماما.. ائی وانٹ ٹو پلے ان ڈال ہاؤس وِڈ تھ یو.. "

آئیلین نے اس کی قمیض کا دامن کھینچتے ہوئے اپنی نخریلی آواز میں کہا جس پر شدید مصروفیت کے باوجود بھی منتہا کو بیٹی کا کہا ماننا پڑا..

" اچھا ہم تھوڑا سا کھیلیں گے اور پھر میں کچن میں واپس آجاؤں گی کیک بنانے ٹھیک ہے میری جان ؟؟ "

جھک کر خوشی سے ہنسی کھلکھلاتی آئیلین کو گود میں اٹھائے وہ کچن سے باہر نکل آئی ..

" بیگم صاحبہ یہ آپ کے لیے آیا ہے صارف صاحب کی طرف سے ہے .. "
اپنے کہے کے مطابق آئیلین کے ساتھ کھیلنے کے بعد اُسے اُس کے روم میں سلا کر وہ واپس کچن کی جانب گامزن تھی کہ ملازمہ کی آواز پر اُسکی سمت پلٹی جس نے ایک انجان خط منتہا کے ہاتھ میں پکڑایا اور سر جھکا کر وہاں سے نکل گئیں ..

" اچھا بہت شکریہ .. "
خاکی لفافے میں موجود خط تھام کر لبوں پر رقص کرتی شرمیلی مسکان لئے وہ کچن میں چلی آئی .. شادی کو دس سال بیت گئے تھے مگر ہر سال کی طرح اس

سال بھی صارف نے شاید شادی کی سالگرہ پہ کوئی سرپرائز پہلے سے پلان کیئے رکھا تھا اُس کے لیے..

" اس خوبصورت ساتھ کو دس سال مبارک ہوں آپ کو، پی سی ہوٹل روم نمبر اکیس میں میں آپ کا منتظر رہوں گا.. میرے پسندیدہ کپڑے پہن کر آئے گا..

آپ کا بے چینی سے انتظار کرتا آپ کا شوہر

صارف چوہان.."

اردو میں پرنٹ کیے گئے اُس خط کو پڑھ کر منتھا کے سفید گال حیا سے دہک اٹھے، شادی کے اتنے عرصے بعد بھی اس کے شوہر اُس سے اتنی محبت کرتے تھے، صارف کی جانب سے پچھلی شادی کی سالگرہ پر دیا گیا سپرائز یاد کر کے وہ نئے سرے سے خود میں سمٹ گئیں کہ موصوف نے ایک عدد بچی

کے باپ ہونے کے باوجود بھی اپنی تین سالہ بچی بی اماں کے سپرد کر کے وہ خود اپنی بیگم کے ہمراہ سی سائیڈ پر بک کی ہٹ پر دن گزر کر آئے تھے..

ماضی میں دئے جانے والی تمام سرپرائز زیاد کرنے کے درمیان جلدی جلدی اپنانا مکمل کام مکمل کرتی اوون میں کیک کو بیک کرنے کے لیے ڈال کر وہ اپنے بیڈروم میں چلی آئیں..

"کیسی لگ رہی ہوں میں بی اماں.. "

صارف کی دیا ہوا تحفہ سیاہ ساڑھی اور ہم رنگ پینسل ہیل میں ملبوس، بالوں کا لوز جوڑا بنائے لائٹ میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی، بی اماں نے اُس پر پہلی نظر پڑتے ہی منتہا کی نظر اُتاری..

"بہت خوبصورت ماشاءاللہ.. "

"شکریہ بی اماں، صارف نے میرے لئے ہوٹل میں ایک سرپرائز پلان کیا ہے، میں نے ان کے لئے کیک بیک کیا تھا وہ لے کر جا رہی ہوں، آئیلین گھر پر ہے آپ پلیز اُس کا دھیان رکھ لیجیے گا.. میں جا رہی ہوں اللہ حافظ.."

ڈائننگ ٹیبل پر دیے میں رکھا کیک اُٹھا کر بی اماں کی دعاؤں کے زیرِ اثر وہ بذریعہ ٹیکسی پی سی ہوٹل چلی آئیں..

"میری بوکنگ ہے روم نمبر اکیس میں.. "

سنہری راہداری میں ریسپشن کر گرد کھڑی وہ مسکرا کر بولی..

"جی آپ منتہا میڈم ہیں ناں آپ کا روم بُک ہے، آئیں میں لے چلوں آپ کو.."

سیاہ اور سفید یونیفارم میں ملبوس لڑکی کے ہمراہ وہ روم کے باہر آ کھڑی ہوئی..

یہ چاکلیٹس صارف صاحب نے آپ کے لئے دیں ہیں انہوں نے کہا تھا "

"..کہ یہ کھا کر آپ اندر آئے گا

لڑکی نے چاکلیٹ کا باکس منتہا کو دیا اور اُسے دروازے کے باہر چھوڑتی

.. مسکراہٹ کا تبادلہ کیا اور وہاں سے پلٹ گئی

"..صارف بھی ناں "

چاکلیٹ کا باکس کھول کر باکس میں سے ایک چاکلیٹ کینڈی نکال کر منہ میں

..ڈالتی وہ دروازے پہ دستک دینے لگی جو پہلی ہی دستک پر پورا کھلتا چلا گیا

"..یہ کیا "

اندھیرے کمرے کی راہداری کو دیکھتے ہوئے اُس نے حیرت سے کہا اچانک

..اُس کا سر بے انتہا بھاری ہونے لگا

"...میرے سر میں اچانک اتنا درد کیوں ہو رہا ہے "

ماتھا کانپتے ہاتھ سے سہلاتی وہ خود کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھی ہی تھی کہ یکدم آنکھوں کے آگے دھند لکے چھانے لگے جس کے فوراً بعد منتہا کے ہاتھوں میں موجود تمام چیزیں اُس کی گرفت سے چھوٹتی زمین بوس ہو گئیں ..اوراس کے ساتھ وہ خود بھی ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی زمین پر گر پڑی

" دس سال انتظار کیا ہے اپنا انتقام لینے کے لیے اور آج آپ کی کہانی ختم ہے منتہا بی بی.. "

کمرے میں موجود تمام لائٹس منتہا کے گرتے ہی جل گئی یکدم پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا.. بیڈروم سے نکل کر راہداری میں آتے شخص نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ اڑسا کر زمین پر پڑی منتہا کو نفرت انگیز نگاہوں سے دیکھ کر خود کلامی کی، آج انتقام پورا ہونے جارہا تھا ان کا..

UL KHAN WRITES

میٹنگ سے واپس اپنے آفس میں آکر صارف نے ٹیبل پر رکھا اپنا وائلٹ اور موبائل فون اُٹھا کر ڈریس پینٹ کی جیب میں رکھا، ابھی یہاں سے انہیں سیدھا ریسٹورنٹ جانا تھا تمام انتظامات دیکھنے جو انہوں نے رات اپنے اور منتہا کے انیورسری ڈنر کے لیے بُک کروایا تھا..

" صارف... صارف میرے دوست..."

چابکدستی سے وہ آفس کے دروازے کی جانب بڑھے ہی تھے کہ باہر سے دروازہ کھلا اور اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئے.. کئی سالوں قبل ہونے والے حادثے کے بعد آج وہ پہلی بار انہیں دیکھ رہے تھے.. آصف کے آگے بڑھنے پر وہ یکدم ان سے دو قدم دور ہو گئے..

" کیوں آئے ہو تم ؟؟ "

.. صارف کی آواز خود بخود تلخ ہو گئی

مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے صارف، میں کبھی نہیں آتا لیکن جو میں نے دیکھا "

".. ہے اس کے بعد میں خود کو یہاں آنے سے نہ روک سکا

آصف کی آنکھوں اور لہجے سے گھبراہٹ صاف عیاں ہو رہی تھی، کچھ تو ایسا

.. تھا کہ صارف کو انہیں اپنے آفس میں بٹھانا پڑا

صارف میں.. مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے تمہیں سب بتاؤں.. میرے "

" .. پاس الفاظ نہیں

.. اپنے پیر گھورتے ہوئے وہ دھیمی آواز میں بولے

" بولو تم آخر کیا بات ہے؟؟ کیوں ہو تم اتنے پریشان؟؟ "

صارف نے ان کی حالت کے پیشِ نظر آصف کا کندھا تھپکتے ہوئے انکی

.. حوصلہ افزائی کی

صارف... میں نے.. منتہا بھابھی کو ایک ہوٹل کے کمرے میں جاتے "
" ...دیکھا ہے

آصف کی زبان سے ادا ہو کر مکمل ہونے والے جملے کو سن کر صارف بیڈ ک
.. کر واپس کھڑے ہو گئے

"..مجھے تم سے یہی امید تھی.. اُٹھو کھڑے ہو.. دفعہ ہو جاؤ یہاں سے "

آصف کی شرٹ کا کولر دبوچتے ہوئے انہوں نے ایک زوردار جھٹکا دے کر
..انہیں کھڑا کر دیا

مجھے پتہ تھا تم میری بات پر کبھی یقین نہیں کرو گے لیکن تمہیں ہماری "
دوستی کی قسم یار.. میں جھوٹ نہیں بول رہا تم میرے ساتھ چلو اگر مجھ پر
"..یقین نہیں تو اپنی آنکھوں سے سب دیکھ لو

آصف نے تحمل سے کہا ان کے لہجے میں شاید سچائی تھی یا ایسا صرف صارف
.. کو لگا ان کا کولر تھاما صارف کا ہاتھ یکلخت ڈھیلا پڑ گیا

" میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تم جیسے شخص کی باتوں پر یقین کر کے اپنا اتنا قیمتی دن یوں ضائع کروں .. "

صارف نے خود پہ قابو پاتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھال کر حقارت سے پُر آواز میں کہا ..

" تمہیں مجھ پر یقین نہیں تو اپنے گھر کال کرو، پتا کرو تمہاری بیوی کہاں ہے.. اور گھر سے جو خبر ملے اگر اُس پر یقین کر سکو تو پی سی ہوٹل روم نمبر اکیس میں تم خود جا کر دیکھ آنا.. "

آصف نے دو قدم پیچھے لیتے ہوئے صارف کو سنجیدگی سے دیکھا ..

" حقیقت سے تمہیں آگاہ کرنا میرا فرض تھا کیونکہ تمہیں میں اب بھی دل سے اپنا دوست مانتا ہوں.. اللہ تمہیں آگے آنے والے معاملات سے سبکدوش ہونے میں مدد دے آمین .. "

آصف نے ایک آخری بار انہیں دیکھا اور دبے قدموں آفس سے نکل گئے..

آصف کے وہاں سے نکلتے ہی صارف چند لمحوں قبل سنی ہوئی تمام باتوں کو حافظے سے جھڑکنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ آگے بڑھے، انہیں ہر گز آصف کی گھٹیا باتوں پر یقین نہ تھا لیکن اچانک نہ جانے کیا ہوا کہ وہ باہر نکلنے کے بجائے آفس ہی میں رُک گئے..

" السلام علیکم نصرت بی.. کیا منتہا سے بات ہو سکتی ہے ؟؟ "

کچھ دیر بعد کال ملاتے ہوئے وہ مضطرب کیفیت کے زیرِ اثر یہاں وہاں ٹہلنے لگے، انہیں منتہا پر شک اور آصف کی باتوں پر یقین نہیں بلکہ منتہا کی فکر ہونے لگی تھی..

"وعلیکم السلام، صارف بیٹے وہ تو گھر پہ نہیں، آپ سے ملنے ہوٹل گئی ہیں..
"

"جی اچھا.. "

سن ہوتے ذہن کے ساتھ انہوں نے کال منقطع کر دی، اپنی دگر گوں حالت پر قابو پاتے ہوئے صارف نے موبائل فون واپس جیب میں ڈالا اور عجلت میں ہوٹل پہنچنے کے لئے اپنے کمرے سے باہر نکلے.. کچھ بہت برا ہونے سے قبل انہیں وہاں بروقت پہنچنا تھا..

UL KHAN WRITES

"جی زیب بھائی کراچی میں یو ایس ڈیلیگیشن سے میری میٹنگ ہو گئی ہے، میں بس روم میں جا رہا ہوں سامان پیک کرنے.. اصفہان ٹھیک ہے ناں؟؟
"

جہانزیب سے کال پر بات کرتے محتشم لفٹ سے نکلتے راہداری سے گزرتے ہوئے اپنے کمرے کی سمت رواں دواں تھے کہ جب انہوں نے راہداری کے آخری سرے پر واقع کمرے میں سیاہ ساڑھی میں ملبوس ایک عورت کو جاتے دیکھا..

" زیب بھائی میں بعد میں کال کرتا ہوں آپ کو.. "

کانپتے ہاتھوں سے موبائل کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے انہوں نے اُس عورت کو دیکھا جو آج بھی اُتنی ہی حسین تھی، وقت نے کوئی اثر نہ چھوڑا ہو جیسے اُس کے حُسین پہ.. اُس عورت کی ایک جھلک نے انکی دھڑکنیں منتشر کر دیں.. نہ جانے کیوں مل کر بچھڑنا اور پھر بچھڑ جانے کے بعد یہ اذیت ناک ٹکراؤ انہیں آج بھی یاد تھا کس قدر تکلیف دہ تھا وہ لمحہ جب انہوں نے منتہا کو اپنی آنکھوں سے کسی غیر کی باہوں میں دیکھا تھا...

غیر ارادی طور پر محتشم کے قدم اُس کمرے کی سمت اُٹھتے چلے گئے.. بند دروازے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے سنہرے حروف میں لکھے ہندسوں کو دیکھا ایک پل کو تو دل نے کہا دروازہ بجا کر اندر چلے جائیں لیکن پھر یہ سوچ کر کے وہ لوٹ گئے ہیں لیکن منتہا تو اپنی زندگی میں خوش ہے.. ان کا ہاتھ پھر دروازے پر دستک نہ دے سکا

بانو سے بچھڑے کافی عرصہ بیت گیا تھا، اُس کے جانے نے محتشم کی زندگی میں ایک خلا سی پیدا کر دی جواب شاید کبھی نہ پُر ہو پاتی مگر منتہا کو آج دیکھ کر انہیں ایسا لگا کہ جیسے وہ واقعی زندہ ہیں، سینے میں آویزاں مشین صرف خون کی گردش نہیں بلکہ اپنے اندر اب بھی احساسات رکھتی ہے.. بہت عرصے بعد انہیں ایسا لگا کہ جیسے آج کھل کر سانس لی ہو..

منتہا کو ایک نظر اور دیکھنے کی چاہ بہت شدید تھی جبکہ وہ بخوبی اس بات سے واقف بھی تھے کہ وہ کسی اور کی ہے.. محتشم دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر راہداری کے آخری سرے پر اُس کمرے سے کچھ دور کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ اگر وہ دوبارہ باہر نکلی تو چند ساعتیں مزید اُسے دیکھ لیں گے..

محتشم کو وہاں کھڑے ابھی پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ کمرے کا دروازہ اندر سے کھلا، وہ چونک کر سیدھے ہوتے اپنی تمام سماعتیں چوکس کرتے ہوئے اُس سمت متوجہ ہو گیے..

"تمہیں جو بتایا ہے وہ ہی کرنا، آدھے گھنٹے بعد تک اُس کا شوہر یہاں آئے گا تمہیں یہ ظاہر کرنا ہے کہ تم اور وہ وہاں ایک ساتھ تھے باقی سب تو وہ ویسے بھی دیکھ کر سمجھ ہی جائے گا.."

کمرے کے اندر سے نکلتے ایک مکروہ چہرے والے آدمی نے اپنے ساتھ سر جھکائے کھڑے شخص کو آہستگی سے ہدایت دی جو دیکھنے میں ہدایت دینے والے کا ملازم لگ رہا تھا ...

محتشم ان دونوں کے مابین ہونے والی گفتگو تو نہ سن سکے مگر پھر بھی انکے دل نے کہا کہ جیسے دال میں کچھ کالا ضرور ہے کیونکہ ان دونوں آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی وہ نہیں لگا انہیں جسے پہلی بار انہوں نے منتہا کے ساتھ دیکھا تھا ..

ان دونوں کے وہاں سے نکلتے ہی محتشم دبے قدموں واپس اُس کمرے کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور پھر بنا ایک لمحے کی بھی دیری کیے انہوں نے ایک زوردار ٹھوکر مار کر دروازہ کھول دیا ..

کمرے کے اندر قدم رکھتے ہی عجیب قسم کی صورتحال نے ان کا استقبال کیا، زمین پر یہاں وہاں بے ترتیبی سے گلاب کی پتیاں بکھیریں نظر آئیں جنہیں سیاہ بوٹ میں مقید پیر کے نیچے کچلتے ہوئے وہ بیڈروم کے اندر چلے آئے..

"یہ.... یہ کیا...."

بیڈروم کا منظر دیکھ کر ان کا خون کھولنے لگا، منتہا کی سیاہ ساڑھی زمین پر جبکہ وہ خود سفید سلک بیڈ شیٹ والے بیڈ پر سفید ہی باتھ روب میں ملبوس آڑی ترچھی پڑی تھی، بیڈ سائیڈ ٹیبلز پر شیشے کے دو champne گلاس رکھے دیکھ خون آلود نظریں منتہا کے بے ہوش قیامت بکھرتے وجود سے ہٹا کر وہ ان کی جانب متوجہ ہو گیے..

"کیا یہ واقعی یہ سب کر رہی تھی یہاں..."

محتشم نے حیرت سے گلاس کے منہ پر لگے سرخ لپ سٹک کے نشان کو گھورا جسے دیکھ کر صاف اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اس ہی گلاس سے منتہا نے بھی شراب پی ہے ..

" .. لیکن تم ایسا نہیں کر سکتی "

گلاس وہاں واپس رکھ کر وہ ایک بار پھر اُس کی جانب مڑے، منتہا کا معصوم پُر نور چہرہ دیکھ کر محتشم نے بے بسی سے خود کلامی کی، ان کا دل آنکھوں دیکھی حقیقت بھی ماننے سے انکاری تھا ..

" تم کون ہو ؟؟ "

ابھی وہ منتہا کو بے قصور ثابت کرنے کا کوئی جواز تلاشنے کی کوشش کرتے کے اس سے پہلے ہی اپنی پشت پر بھاری مردانہ آواز سن کر دوسری سمت پلٹے ..

" یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے کہ تم کون ہو؟؟ "
محتشم نے سر تا پیر کچھ دیر قبل نظر آنے والے ملازم نما شخص کو جانچتے ہوئے سنجیدگی سے استفسار کیا ..

" سر نے تو کہا تھا آدھا گھنٹہ لگ جائے گا لیکن اس کا شوہر تو اتنی جلدی یہاں پہنچ گیا .. "
آصف کی جانب سے بتائے جانے والے منتہا کے شوہر کا حلیہ سامنے کھڑے شخص کے حلیے سے کافی ملتا جلتا تھا سو اُس آدمی نے محتشم کو ہی منتہا کا شوہر سمجھ لیا ..

" میں منتہا کا بوائے فرینڈ ہوں، ہم یہاں پر ساتھ وقت گزارنے آئے تھے تم دفعہ ہو جاؤ اس کمرے سے .. منتہا اس وقت تمہاری بیوی نہیں صرف میری گرل فرینڈ ہے .. "

اُس آدمی کی باتیں سن کر محتشم کو صرف ایک لمحہ لگا سب سمجھنے میں جس کے بعد انہوں نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اُس شخص کے جبڑے پر زوردار مکّہ رسید کیا..

" اپنی بکواس بند رکھو اور نکل جاؤ یہاں سے، اس سے پہلے کہ میں تمہاری جان لے لوں... "

اُس آدمی کا گریبان پکڑ کر اُسے جی جان سے جھنجوڑتے ہوئے وہ غضبناک لہجے میں بولے، سرمئی آنکھوں میں رقم سرخی نے مقابل کے رونگٹے کھڑے کر دئے..

" میں اور منتہا بہت عرصے سے یوں ہی ایک دوسرے سے مل رہے ہیں، تم کبھی بھی اپنی بیوی کو خوش نہیں رکھ پائے تبھی وہ مجھ سے سکھ حاصل کرنے آتی ہے.. "

آصف کی جانب سے بتائے جانے والے رٹے رٹائے جملے بول کر وہ محتشم کی تپتی خونخوار نگاہوں سے بچتا کمرے سے باہر نکل گیا یہ سوچ کر کے اُس نے تمام کام اچھے سے مکمل کر دیا ہے جبکہ درحقیقت اُس نے سب بگاڑ دیا تھا ..

" منتہا... منتہا.. پلیز اٹھنے کی کوشش کرو .. "

سارا معاملہ سمجھ آجانے کے بعد اب انہیں سب سے پہلے بحفاظت منتہا کو اُسکے گھر پہنچانا تھا اُس کے شوہر کو یہ سب پتہ لگنے اور بدگمانی پھیلنے سے قبل ..

" کیا تم مجھے سن سکتی ہو؟؟ "

بیڈ پر پڑی منتہا کے چہرے پر جھکے وہ بغور اُسے فکرمندی سے دیکھ رہے تھے کہ جب مسلسل ہونے والی پُکار کو سن کر منتہا اپنا سر ہاتھوں میں تھامتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی ..

صارف اُس چاکلیٹ میں نہ جانے ایسا کیا تھا، میں اُسے کھاتے ہی بے "
" .. ہوش ہو گئی

منتہا کے شعور میں بھی نہیں تھا کہ اُس کے پاس موجود شخص صارف کے علاوہ بھی کوئی اور ہو سکتا ہے.. اُس کے لبوں سے ادا ہونے والے پہلے جملے .. ہی میں کہیں بھی دور دور تک وہ نہ تھے.. محتشم تلخی سے مسکرائے

پتہ نہیں وہ کھانے کے بعد مجھے کیا ہوا اب بھی میرا سر ایسے چکرا رہا ہے "
" .. جیسے کسی ٹرین نے ٹکر ماردی ہو مجھے

بھاری ہوتے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگیں جنہیں کم کرنے کے خاطر منتہا نے ہلکے ہاتھوں سے اپنا ماتھا سہلایا.. محتشم اب بھی خاموشی سے اُسے دیکھتے .. رہے

" ..... میں نے آپ کا سارا سرپرائز "

ابھی وہ پورا جملہ مکمل کرنے ہی لگی تھی کہ اچانک نیم وا آنکھوں کے درمیان سے بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑے شخص کو دیکھ کر اُسکی زبان ایک دم گنگ رہ گئی، آنکھوں کی پتلیاں ساکن ہو گئیں ..

".....آپ "

سبز آنکھوں کا سرمئی آنکھوں سے بے ساختہ شدید تسادم ہوا، منتہا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کہ کیسے وہ شخص یہاں صارف کی جگہ کھڑا ہے.. کچھ ساعتیں یوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گزر گئیں کہ ..یکدم دونوں میں سب سے پہلے منتہا کو ہوش آیا

آپ.. آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور... صارف... میرے شوہر کہاں " "...ہیں

خوفزدہ نظروں سے محتشم کو دیکھتی وہ روہانسی لہجے میں کہنے کے ساتھ ہی بیڈ سے بیدک کر اٹھ کھڑی ہوئی..

"پرسکون ہو جاؤ میں سب سمجھاتا ہوں.."

منتہا کی آنکھوں میں تیرتے خوف کو دیکھ کر اپنے اندر اُٹھتے اشتعال پر بمشکل قابو پاتے ہوئے وہ محض اتنا ہی کہہ سکے کے یکدم منتہا کی توجہ اپنے کپڑوں اور کمرے کے ایک کونے میں پڑی اپنی ساڑھی پر گئی..

"... کیا... سمجھائیں گے آپ... کیا کیا ہے آپ نے میرے ساتھ... کی

محتشم..."

سر نفی میں ہلاتی ہوئی آنکھوں میں آتے آنسو جن سے اُس کے ملائم رخسار بھیگنے لگے انہیں بے دردی سے رگڑ ڈالا.. محتشم کے اپنی جانب اُٹھتے ہر قدم کے ساتھ وہ ایک قدم پیچھے لے رہی تھی.. اُسے ڈر لگ رہا تھا محتشم سے..

" ... منتہا "

جبکہ آج اتنے سالوں بعد منتہا کی زبان سے ادا ہونے والے اپنے نام کو سن کر .. محتشم کی سمجھ بوجھ پھر سے ماضی میں اوجھل ہونے لگی

" مجھے .. جانا ہے .. پلیز مجھے اپنے شوہر کے پاس جانا ہے .. آپ نے مجھے یہاں دھوکے سے بُلایا .. مجھے صارف کے پاس جانا ہے .. "

دیوار سے پشت ٹکرانے پر فرار کے تمام راستے مسدود پا کر وہ بچوں کی طرح .. رونے لگی

" میں نے نہیں کیا یہ سب .. جس نے کیا ہے میں اُسے بھی نہیں جانتا لیکن میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں نے نہیں کیا .. تمہیں میرا یقین کرنا ہوگا .. "

صارف کے نام کی مالا جبتی منتہا کی زبان انہیں واپس تلخ حقیقت میں گھسیٹ لائی، خود پر ضبط کر کے وہ منتہا سے چند قدم کے فاصلے پر رُکتے ہوئے دھیمی آواز میں بولے..

" اگر آپ نے نہیں کیا تو آپ کیوں ہیں یہاں ؟؟ آپ نے مجھ سے بدلہ لیا ہے اگر تو میں آپ کو بتادوں کہ میرا کوئی قصور نہیں تھا، میں مجبور تھی.. "

منتہا نے اپنے آنسو پونچھے، اُس کا سر مسلسل چکرا رہا تھا پیر بے اختیار ڈگمگائے جسے محسوس کر کے محتشم نے فوراً آگے بڑھتے ہوئے نرمی سے اُس کا بازو تھاما اور اُسے بیڈ پر بیٹھا دیا، خود وہ منتہا سے کچھ دور اُس کے مقابل زمین پر دو زانو بیٹھ گئے..

" مجھے اگر تم سے بدلہ لینا ہوتا تو آج نہیں آٹھ سال قبل ہی لے لیتا جب میں نے تمہیں تمہارے شوہر کے ساتھ دیکھا تھا، تمہیں کیا لگا منتہا مجھے پتہ نہیں

چلے گا کہ تم زندہ ہو؟ مجھے آٹھ سال پہلے ہی پتہ چل گیا تھا لیکن میری محبت نے مجھے یہ گوارا نہیں کیا کہ میں تمہیں رسوا کرتا.. "

منتہا ٹکٹکی باندھے ان کا وجیہہ چہرہ دیکھتی رہی، ایک وقت تھا کہ صرف اس ہی چہرے کو اپنا سب کچھ مانا تھا اُس نے..

" آج بھی ہماری ملاقات بالکل اتفاقیہ ہے یہ شاید اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارا مسیحا بنا کر بھیجا، میں کراچی میں رہتا ہی نہیں ہوں عرصہ ہو گیا مجھے لاہور شفٹ ہوئے.. کل یہاں آیا تھا ایک ضروری میٹنگ اٹینڈ کرنے اور اس ہوٹل میں ٹھہرا ہوں میں، میٹنگ ہو گئی تھی سو اب کمرے میں جا کر سامان سمیٹنا تھا مجھے واپس جانے کے لیے لیکن پھر راہداری عبور کرتے ہوئے مجھے تم اس کمرے میں جاتی نظر آئی.. "

محتشم کہتے کہتے اچانک رُک گئے، ان کا سر جھک چکا تھا منتہا کو ان کا یوں خاموش ہو جانا متذبذب کر گیا مگر پھر بھی وہ خاموش رہی..

" نہیں .. یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم کسی اور کی ہو میں نہ روک سکا خود کو منتہا
کر سکا خود پر جبر، تمہاری ایک جھلک مزید دیکھنے کے لیے میں نے اُس ہی
راہداری میں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا اور شاید وہ ہی میری زندگی کا سب سے
بہترین فیصلہ تھا .. "

محتشم نے کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر کہنا شروع کیا ..

" میں نے دیکھا کہ تمہارے کمرے میں جانے کے کچھ دیر بعد اندر سے دو
آدمی نکلے ہیں، انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کچھ باتیں کی جس
کے بعد وہ وہاں سے چلے گئے .. ان کے وہاں سے جاتے ہی میں نے تمہاری
خیریت کے لیے کمرے میں جانے کا فیصلہ کیا کیونکہ میرے دل نے کہا تھا
کہ تمہارے سے کچھ انہونی ہوئی ہے .. میری سوچ کے عین مطابق کمرے کا
نقشہ دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے یہاں، صورتحال سمجھنے کی کوشش

کرتا میں اس سے قبل کوئی حتمی رائے قائم کرتا ان دونوں میں سے ایک آدمی جو تمہارے کمرے میں موجود تھے وہ آیا.. اُسے لگا کہ میں تمہارا شوہر ہوں اس لیے وہ شخص وہ تمام باتیں کرنے لگا جو اُسے یاد کروا کر بھیجا گیا تھا.. "

محتشم نے پورا واقعہ منتہا کو بتایا جسے سن کر منتہا نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا اور خاموشی سے آنسو بہانے لگی.. وہ سمجھ گئی کہ یہ گھناونا کھیل کھیلنے والا کون ہو سکتا ہے..

" منتہا مجھے لگتا ہے کسی نے تمہارے خلاف سازش کی ہے.. تمہیں تمہارے شوہر کی نظروں میں گرانے کے لیے.. "

منتہا کی سسکیاں سن کر محتشم پُر سوچ لہجے میں گویا ہوئے..

صارف.. میرے شوہر ان کے دوست تھے ایک آصف اعظم اعوان یہ "
کام ان ہی کا ہے.. انہوں نے ہمیشہ مجھ پر غلط نظر رکھی اور جب میں نے ان کا
راز اپنے شوہر پر فاش کر دیا تو وہ اس نہج پر پہنچ گیے.. مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا
" .. صرف مجھ سے انتقام کے خاطر انہوں نے اتنے سال انتظار کیا
سر نفی میں ہلاتی وہ دبدبائی نگاہوں سے محتشم کو دیکھنے لگی جوان کی تمام باتیں
.. سن کر تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے

سوچنے سمجھنے کا وقت نہیں ہے، جلدی اٹھو اپنے کپڑے تبدیل کرو اس "
سے پہلے وقت نکل جائے اور وہ شخص مزید کوئی سازش کرے تمہارے شوہر
کے پاس جا کر اُس سے پہلے ہمیں پہنچنا ہو گا تمہارے شوہر کو تمام حقیقت
"..بتانے کے لیے

محتشم یہ کہہ کر بیڈ روم سے باہر نکل آئے ان کے وہاں سے جاتے ہی منتہا زمین پر پڑی اپنی ساڑھی اُٹھا کر باتھ روم میں بند ہو گئی، محتشم نے ٹھیک ہی .. کہا تھا سازشیں بڑھنے سے پہلے حقیقت کھلانا ضروری ہے

" ... چلو "

منتہا کے باہر آنے پر ڈرائینگ روم میں انتظار کرتے محتشم نے پلٹ کر اُسے دیکھا، اُس کے دو آتشہ حسن نے آنکھوں کو خیر کیا مگر محتشم نے نظروں پر قابو رکھتے ہوئے خود پر ضبط کر کے نظریں پھیر لیں.. منتہا کوئی بچی نہ تھی .. سرمئی آنکھوں میں اترتی سرخی کو بھانپ کر منتہا خود ہی میں سمٹ گئی

محتشم کے آگے بڑھنے پر وہ ان کے پیچھے دروازے کی سامنے چلی آئی، محتشم نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا.. منتہا انکی پشت پر کھڑی تھیں.. ویسے تو محتشم

نے دروازہ ان دونوں کے باہر نکلنے کے لئے کھولا تھا مگر دروازہ کھلنے پر مقابل کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ ٹھٹک کر دو قدم پیچھے ہوئے ..

منتہا نے محتشم کے اس طرح گھبرانے پر حیرت سے ان کی قد آور شخصیت کو دیکھا جس نے پورے دروازے کی چوکھٹ کو چھپائے رکھا تھا ..

" کیا ہوا؟؟ "

پریشانی سے استفسار کرتی وہ آگے کا منظر دیکھنے کے لئے گردن اچکا کر سائیڈ پہ ہوئی.. محتشم کے مقابل کھڑی شخصیت کو دیکھ کر منتہا کی آنکھیں ساکن ہو گئیں، دل دھڑکنا بھول گیا.. زبان میں اتنی جان نہ بچی کہ اپنے حق میں وہ ایک لفظ بھی ادا کر سکے ..

UL KHAN WRITES

" کیا ہوا؟؟ "

..دو عام سے الفاظ، ایک معمولی سا سوال

صارف چوہان کی ہستی اُجاڑ گیا، کاش وہاں سے پہلے ہی چلے جانے کے فیصلے پر عمل کر لیا ہوتا کہ جب نیچے لابی میں روم نمبر اکیس کو منتہا چوہان کے نام سے بُک پایا تھا مگر اس دل کا کیا کرتے جو تب تو کیا اب بھی اس ہی پر بضد تھا کہ منتہا ایسا نہیں کر سکتی کوئی اور ہو گی اُسکے جیسی پر وہ نہیں لیکن اس آواز کو ہزاروں کے مجمع میں بھی پہچان سکتے تھے صارف چوہان ایسے میں دل نے انہیں بہلایا ہی تھا محض...

صارف میں منتہا کو وہاں دیکھنے کا حوصلہ نہیں تھا کانوں سُنی حقیقت بھی جھٹلانا چاہتے ہوں جیسے.. منتہا کی آواز سنتے ہی وہ الٹے قدموں واپس پلٹ گئے.. وہ

جو صارف کو وہاں پا کر اپنی جگہ پر جم گئی تھی انہیں وہاں سے پلٹتے دیکھ ہوش میں آتی دروازے میں آویزاں محتشم کو پیچھے دھکیل کر صارف کی سمت لپکی ..

"..صا... صارف... میں نے کچھ نہیں کیا میں بے قصور ہوں "

ان کے آگے بڑھتے تیز رفتار قدموں کا مقابلہ کرتی منتہا تڑپ کر بولی.. منتہا کے ہونٹوں سے ادا ہونے والے جملے کے رد عمل میں صارف نے اذیت محسوس کرتے ہوئے آنکھیں میچ لیں.. کاش یہ جھوٹی کہانیاں سنانے کے بجائے اب بھی مجھے حقیقت بتادے تو میں معاف کردوں گا اسے.. آنکھوں دیکھا بھول جاؤں گا.. انہوں نے بے بسی سے سوچا اور منتہا کی بات کے جواب میں خاموشی برقرار رکھی ..

صارف.. آپ کو اللہ کا واسطہ ہے، میری بات سن لیں صارف.. میں نے "
کچھ نہیں کیا یہ سب آپ کے دوست کی سازش ہے میرے خلاف.. وہ مجھے
".. آپ کی نظر میں گرانا چاہتے تھے انہوں نے کیا ہے یہ سب

منتہا نے رونے کے درمیان اپنا موقف بیان کیا جسے سن کر صارف کے آگے
.. بڑھتے قدم یکلخت تھم گئے

کیا تمہارے محبوب سے تمہاری ملاقات ارینج کروانے میں آصف نے "
" تمہاری مدد کی؟؟

.. سرد لہجہ، نفرت انگیز انداز منتہا کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی

ایس... ایسی.. بات نہیں ہے.. وہ میرے کچھ نہیں لگتے جو کچھ ہیں "
".. صرف آپ ہیں صارف

اُس نے انکے چہرے کے تنے نقوش دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر صارف کے
.. ہاتھ تھامنے چاہے

"..نہیں کرنا منتہا... بالکل نہیں کرنا "

صارف اُسے اپنی جانب پیش رفت کرتے دیکھ فوراً اُس سے دور ہوتے ٹوٹے بکھرے لہجے میں بولے، ان کی سیاہ آنکھوں میں رقم سرخی اور نمی کو دیکھ کر منتہا کو لگا کہ جیسے کسی نے اس کا دل مٹھیوں میں بھینچ لیا ہو..

"کیوں کیا تم نے ایسا منتہا؟؟ کیا کمی رہ گئی تھی میرے پیار میں جو تم نے اس اذیت سے روشناس کروایا مجھے..؟ "

درد سے پھٹ رہی تھی انکی آواز، اس سب کے جواب میں روتی سسکتی منتہا کوئی جواب دیتی اس سے پہلے وہاں آنے والے تیسرے شخص نے گفتگو میں مداخلت کی..

"..منتہا نے کچھ نہیں کیا، یہ سب سازش ہے اس کے خلاف "

محتشم نے سنجیدگی سے اپنے ہم عمر اُس شخص کو دیکھا جو انہیں دنیا کا سب سے خوش قسمت ترین اور ہم وقت بد قسمت ترین انسان بھی لگا، خوش قسمت یوں کے منتہا اُس کے ساتھ تھی، بد قسمت اس لئے کہ وہ منتہا پر اعتبار نہیں کر رہا تھا..

" میری بیوی کا نام اب اپنے منہ سے نکالا تو جان لے لوں گا میں تمہاری.. "

منتہا کا نام محتشم کی زبان سے سن کر سیخ پا ہوتے صارف نے ان کا گریبان مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے خونخوار لہجے میں کہا..

" میں آپ کی بیوی کا نام دوبارہ نہیں لوں گا لیکن آپ اس پر بھروسہ نہ کر کے بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں، یہ بہت محبت کرتی ہے آپ سے.. "

محتشم نے منتہا کی آنکھوں میں صارف کے لیے محبت دیکھی تھی اور اپنی محبت کو یوں کسی اور سے محبت کرتے دیکھنا انہیں اندر ہی اندر کھا گیا، اس کا ذکر کرنا

اور بھی زیادہ درد بھرا تھا لیکن منتہا کی خوشی، اُس کی عزت کے آگے وہ اپنا سب کچھ قربان کر دیتے پھر یہ تو محض احساسات اور جذبات تھے..

" صارف... صارف میری بات پر آپ کو یقین نہیں ہے ناں لیکن میرے پاس خود کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے ثبوت ہیں.. آپ گھر چلیں میرے ساتھ مجھے جو خط موصول ہوا تھا آپ کے نام سے وہ آپ کو دکھاتی ہوں میں.."

منتہا نے محتشم کا کولر تھامے صارف کے بازوؤں پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا جس پر صارف نے مڑ کر اُس کی آنکھوں میں جھانکا جہاں واقعی انہیں سچائی نظر آئی، وہ شبنمی آنکھیں ریاکاری سے پاک تھیں..

" چلو، ٹھیک ہے... "

منتہا پر بھروسہ کرنے کا اگر چھوٹا سا بھی جواز ہوتا تو وہ تب بھی اس سے امیدیں وابستہ کر لیتے اور پھر یہاں تو اُسے سچا ثابت کرنے کے لیے خط موجود تھا.. صارف نے جھٹکے سے محتشم کا گریبان اپنی گرفت سے آزاد کیا اور منتہا کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئے..

"مجھے ان دونوں کے پیچھے جانا چاہیے، منتہا کا کوئی نہیں ہے جو اُس کے حق میں بول سکے.."

منتہا کا ہاتھ صارف کے ہاتھ میں دیکھ کر محتشم نے لب بھینچتے ہوئے سوچا اور صارف کی گاڑی پارکنگ سے نکلتی دیکھ انہوں نے قریبی ٹیکسی کو روکا اور اُسے صارف کی گاڑی کا پیچھا کرنے کے لیے کہہ دیا..

ایک مرتبہ تو دل نے کہا کہ اتنی صفائی پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ایک طرح سے یہ اچھا ہی ہے کہ صارف بدگمانی کا شکار ہو کر منتہا کو طلاق

دے دیں جس کے بعد منتہاان کی ہو جائے گی، اُسے حاصل کرنے کا بہت آسان سا طریقہ تھا یہ لیکن محتشم سہگل کی محبت اتنی خود غرض نہ تھی..

UL KHAN WRITES

" بی اماں ایک خط آیا تھا وہ کچن میں رکھ کر گئی تھی میں، کہاں ہے وہ؟ "

منتہا نے گھر میں داخل ہوتے ہی بی اماں سے سوال کیا.. بی اماں نے پریشانی سے منتہا کو دیکھا وہ بہت گھبرائی ہوئی نظر آئی اُنہیں جبکہ اس کی پشت پر کھڑے صارف نے زبان پر قفل لگایا ہوا تھا گویا کچھ بولنا گناہ ہو..

" کون سا خط بیٹا؟؟ اور آپ اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟؟ "

بی اماں نے متذبذب انداز میں استفسار کیا..

"ارے ہاں مجھے یاد آیا جب خط موصول ہوا تھا تو آپ نہیں تھی میرے
ساتھ.. صائمہ کہاں ہے اُس نے ہی مجھے خط لا کر دیا تھا.."

ان کے سوال کا جواب دئے بنا منتہا تیزی سے کچن کی سمت پیش قدمی کر گئی
صائمہ (ملازمہ) کی تلاش میں..

"منتہا تمہارے پاس اب بھی وقت ہے اگر تم ابھی بھی سچ بتا دو تو میں سب
بھلا دوں گا، تمہیں معاف کر دوں گا میں.. "

بی اماں کے استفہامیہ تاثرات نظر انداز کرتے ہوئے صارف منتہا کی سمت
بڑھے اور اُسے کہنی سے تھام کر اپنے مقابل روک لیا، ان کا لہجہ خطرناک حد
تک دھیما تھا، چہرہ ہر طرح کے جذبات سے خالی جبکہ سیاہ آنکھوں میں اب
بھی منتہا کو اپنا ہی عکس واضح نظر آیا..

" صارف میں سچ ہی بتا رہی ہوں میرا اعتبار کیجئے.. صائمہ نے مجھے آپ کے نام والا خط لا کہ دیا تھا خط بھی یقیناً اُس ہی کہ پاس ہو گا.. پلیز مجھ پر بھروسہ رکھیں.. "

آنکھوں میں لگاؤ بھرے جذبات لئے وہ نرمی سے بولی..

" ٹھیک ہے منتہا میں صرف تم پر اعتبار کر رہا ہوں لیکن ایک آخری بار کہہ رہا ہوں اس کے علاوہ کچھ ہے تو مجھے بتا دو کیونکہ اگر تمہاری کہی باتیں جھوٹ ہوئیں تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گا تم سے ملنے والی اذیت.. "

صارف نے ایک بار پھر اُسے باور کرایا مگر منتہا کے ماتھے پر ایک شکن نہ نمودار ہو سکی کیونکہ وہ سچی تھی اور اُسے پورا یقین تھا کہ وہ صارف کا اعتبار حاصل کر لے گی..

اگر میں اپنی کہی بات ثابت نہ کر پائی تو جو آپ فیصلہ کریں گے مجھے ہر حال
"میں قبول ہو گا.. "

اُس کے لب و لہجے سے سچائی عیاں تھی، صارف نے بنا کچھ کہے سر کو
دھیرے سے اثبات میں جنبش دیتے ہوئے منتہا کا بازو چھوڑ دیا، وہ اپنے دل
کی دھڑکن کانوں میں سن رہے تھے اس قدر شدید خوف میں مبتلا تھے

وہ..

"اُففف صائمہ تم یہاں ہو میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں.. اچھّا
صائمہ تم نے جو مجھے خط لا کر دیا تھا دوپہر میں جو صاحب کے نام سے آیا تھا وہ
کہاں ہے؟؟ "

منتہا نے کچن میں کام کرتی صائمہ کو روک کر اُس سے پوچھا جو یہ سب سن کر
منتہا کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے ایسا کبھی ہوا ہی نہ ہو، صائمہ کے تاثرات دیکھ
کر صارف کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا..

" .. کونسا خط بیگم صاحبہ میں نے تو کوئی خط نہیں دیا آپ کو "
صائمہ نے حیرت سے پُر لہجے میں کہا اب باری تھی منتہا کی سانسیں سست پڑنے کی.. اُس نے گردن موڑ کر صارف کو خوفزدہ نگاہوں سے دیکھا جن کی رنگت اُس وقت خطرناک حد تک سرخ ہو رہی تھی ..
منتہا فوراً ًبیدک کر سیدھی ہوئی ..

" صائمہ.. یہ تم کیا کہہ رہی ہو تم ہی نے تو مجھے خاکی لفافے میں مقید خط لا کر دیا تھا، یہ کہہ کر کہ صاحب نے بھیجا ہے.. تمہیں کیا ہو گیا؟؟ "
منتہا کا انداز خود بخود درشت ہو گیا جس پر صائمہ بوکھلا گئی ..

" بیگم صاحب مجھے نہیں معلوم آپ کس خط کی بات کر رہیں ہیں.. میں نے تو کوئی خط نہیں دیا آپ کو اور نہ ہی کوئی لفافہ .. "

صائمہ نے روہانسی لہجے میں کہا جبکہ منتہا کا ذہن اُس کے انکاری ہونے پر ماؤف ہونے لگا..

" تم کیوں جھوٹ بول رہی ہو ہاں ؟؟ کتنے پیسوں میں خرید ا گیا ہے تمہیں بتاؤ ؟؟ "

" بیگم صاحبہ آپ کو کیا ہو گیا، مجھے میرے بچوں کا واسطہ میں کیوں جھوٹ بولوں گی آپ سے.. میں نے کوئی خط نہیں دیا آپ کو اور نہ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم ہے.. "

منتہا کا صبر اب جواب دینے لگا..

" جھوٹی عورت.. اتنے سالوں سے اس گھر کا نمک کھا رہی ہو اور اس ہی کی بنیادیں ہلا رہی ہو.. سچ بتاؤ.. بولو.. سچ.. "

منتہا حلق کے بل چیخی جیسے وہ اپنے آپ میں ہی نہ ہو، صارف نے نفرت سے اُسے دیکھا جھوٹ کُھلنے پر منتہا کا یہ روپ دیکھ کر ان کے دل میں شدید نفرت امڈ رہی تھی اُس کے لئے..

" آپ جائیں یہاں سے.. "

منتہا کا بازو دبوچ کر اُسے ڈری سہمی صائمہ سے دور کرتے ہوئے صارف اونچی آواز میں غرائے.. ان کا حکم ملتے ہی صائمہ فوراً کچن سے نکل گئی..

" صارف.. صارف یہ جھوٹ بول رہی ہے.. اس نے خود مجھے خط لا کر دیا تھا اُس خط میں لکھا تھا کہ آپ مجھے شادی کی سالگرہ کا سرپرائز دینے کے لئے بُلا رہے ہیں.."

منتہا رونے کے درمیان صفائیاں پیش کرنے لگی..

" اصل سرپرائز تو تم نے مجھے دیا ہے منتہا بیگم.."

صارف نے حقارت بھری نظروں سے اُسے دیکھنے کے درمیان کہا ..

" صارف اللہ کا واسطہ ہے آپ کو میری بات پر یقین کریں مجھے پھنسایا جارہا ہے آپ بی اماں سے پوچھ لیں میں انہیں بھی بتا کر گئی تھی کہ میں آپ کے بُلانے پر ہوٹل جارہی ہوں .. "

" ظاہر ہے یہ ہی بتا کر گئی ہو گی، یہ تھوڑی بولا ہو گا تم نے کہ اپنے آشنا سے ملنے جارہی ہو .. "

کچن کے باہر کھڑی بی اماں صارف کی بات پہ ششدر کھڑی رہ گئیں، ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہوں نے اپنی حیرانگی کا گلا گھونٹا ..

" صارف آپ کو ہماری محبت، ہماری آئیلین کا واسطہ ایسے نہ ... "

" میری بیٹی کا نام اپنی زبان سے ادا بھی نہ کرنا .. "

صارف بلند آواز میں اشتعال انگیز لہجہ لئے غرائے جسے سن کر منتہا جی جان سے لرز گئی ..

" Baba why are you yelling at mama ?? "

(بابا آپ ماما پر کیوں چلا رہے ہیں؟؟)

وہ ابھی آگے بھی مزید کچھ کہتے کے آئیلین کی معصومیت بھری آواز کچن میں گونجی..

"....صارف مجھے ہماری بیٹی کے سر کی قسم "

اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کا صرف آخری موقع تھا یہ، خود کو انکی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے وہ بیٹی کی جانب لپکی لیکن اس سے پہلے صارف نے اس کا ہاتھ تھام کر اُسے آگے بڑھنے سے روکا اور منتہا کے گال پر پوری قوت سے طمانچہ دے مارا کہ وہ چہرے پر ہاتھ رکھتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی...

صارف بیٹا.. یہ... یہ کیا کیا آپ نے.. کوئی ایسے عورت پہ ہاتھ اُٹھاتا ہے.."

طمانچے کی آواز اس قدر بلند تھی کہ میاں بیوی کی اس لڑائی میں بی اماں کو مداخلت کرنی پڑی.. تیزی سے آگے بڑھ کر زمین پر بیٹھی منتہا کو کندھوں سے تھام کر خود سے لگاتے ہوئے انہوں نے صارف کی طرف غصے سے دیکھا..

"جو عورتیں بند دروازوں کے پیچھے اپنے شوہروں کی عزت نیلام کریں انہیں تو جان سے مار رینا چاہے، میں نے تو محض ایک چانٹا مارا ہے نصرت بی.."

انہوں نے خود کو بے یقینی سے تکتی منتہا کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا..

..پہلے باپ اور اب شوہر دونوں میں سے کسی نے بھی اعتبار نہیں کیا تھا اُس پہ

"..منتہا بیٹی ایسا ہر گز نہیں کر سکتی صارف آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"

..بی اماں نے اُسے سینے سے لگاتے ہوئے منتہا کے حق میں کہا

" کاش غلط فہمی ہوتی لیکن ایسا کچھ نہیں ہے جس خط کا یہ حوالہ دے رہی تھی ایسا کوئی خط یہاں آیا ہی نہیں اور تو اور جس ہوٹل کے کمرے میں یہ ٹھہری تھی وہ اس کے ہی نام سے بُک تھا.. یہ ایک بدکردار عورت ہے نصرت بی اور ایسی بدکردار کا سایہ بھی میں اپنی بیٹی پر پڑنے نہیں دوں گا.. "

صارف نے کچھ دور کھڑی روتی بلکتی آئیلین کو گود میں اُٹھالیا جو باپ کی چیخ و پُکار پر خوفزدہ ہوگئی تھی..

" نہ... نہیں.. آپ مجھے جان سے ماردیں پر مجھے.. آئیلین اور خود سے دور نہ کیجئے.. "

اس سب میں وہ کافی دیر بعد ہوش میں آئی اور بی اماں کے بازوؤں کا حصار توڑ کر صارف کی سمت بھاگی..

"..نکل جاؤ میرے گھر سے "

آئیلین کو منتہا سے زبردستی دور کر کے وہ منتہا کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اُسے داخلی دروازے پر لے آئے..

"آپ مجھے گھر سے نکل دیں میں زندگی بھر آپ کے در پہ بیٹھی رہوں گی.."

منتہا نے ان کے دونوں بازو دبوچ کر روتے ہوئے کہا، تمام چوکیدار اور ملازمین یہ تماشا حیرت سے دیکھنے لگے کہ وہ صاحب جو بیگم صاحب پر دل و جان سے فریفتہ تھے آج کیسے دھکے دے کر انہیں ہی گھر سے نکال رہے ہیں...

"..یہ... یہ کیا کر رہے ہو تم.. پاگل آدمی "

محتشم جو ٹیکسی والے کو بھیج کر خود ان کے گھر کے باہر پچھلے آدھے گھنٹے سے کھڑے دروازہ کُھلنے اور پھر صارف کو منتہا کے ساتھ زبردستی کرتے دیکھ .. غیظ کی تصویر بنے ان کی جانب بڑھے

تمہارا محبوب تمہارے پیچھے اس گھر تک آگیا منتہا بیگم اور تم کہتی ہو کہ تم " "..بے قصور ہو

صارف نے سوچا تھا کہ منتہا کو گھر سے نکالنے کے بعد جب غصہ تھوڑا کم ہو .. جائے گا تو اُسے واپس اندر لے آئے گے

صارف منتہا سے خود سے زیادہ محبت کرتے تھے ایک مرد کا بیوفائی پر بھی صبر کرنا بے مثال ہوتا ہے اور وہ بیوفائی بھی بھلا دیتے لیکن وہاں اپنے گھر کے سامنے پریشان حال محتشم کو اپنی ہی بیوی کی فکر میں غرق ہوتے دیکھنے کے بعد واپسی کا کوئی دوسرا راستہ نہ بچا صارف چوہان کے پاس ماسوائے خود کو

اذیتوں سے ہمکنار کرنے کے کیونکہ وہ جانتے تھے ان کے اس فیصلے کے بعد کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا گا..

" ہٹ جاؤ یہاں سے.. جاؤ میرا پیچھا چھوڑ دو.. "
منتہا نے اُسے سہارا دیتے محتشم کا ہاتھ نفرت سے دور جھٹکا، صرف اس ایک شخص کی وجہ سے باپ اور شوہر دونوں نے اس پر اعتبار نہیں کیا.. عجیب سی نفرت محسوس کرنے لگی تھی وہ محتشم سے..

منتہا ایک بار پھر صارف کی جانب بڑھی.. ماضی نہیں صرف حال اہم تھا اُس کے لئے..
" صارف میری بات کا یقین کریں.. اچھا مجھے ایک مرتبہ ہماری بیٹی سے ملنے دیں.. میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں.."
منتہا نے انکے سامنے ہاتھ جوڑ دئے..

"میری لاش پر سے گزر کر مل سکتی ہو اُس سے تم اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں.."

صارف نے سپاٹ لہجے میں کہا وہ بالکل ٹوٹ چکے تھے..

"بی اماں.. بی اماں میں صارف کو منالوں گی، خود کو ثابت کر دوں گی ہو سکتا ہے کچھ وقت لگے لیکن میں ہار نہیں مانوں گی تب تک آپ میری بیٹی کا خیال رکھیئے گا... یہ.. (انہوں نے اپنی گردن سے سونے کی چین اتاری) یہ چین.. یہ صارف نے مجھے دی تھی یہ آئیلین کو دیجئے گا بی اماں.. میں واپس آؤں گی ضرور لیکن.. "

صارف کے مستقل انکار پر بی اماں کے پاس پہنچ کر اُس نے اپنی چین ان کے ہاتھ میں دے دی آئیلین کے لیے ایک امانت کے طور پر..

" نہیں منتہا آپ کہیں نہیں جا رہی آپ.. "

"نہیں نصرت بی یہ ضرورت سے زیادہ عقلمند ہے بالکل صحیح کیا اس نے یہ آپ کو دے کر.. "

صارف کے جذبات سے عاری لہجے پر وہ دونوں چونک کران کی سمت متوجہ ہو گئیں..

"میں صارف چوہان اپنے مکمل ہوش وحواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں منتہا..."

آگے کسی کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دئے بنا وہ خالی لہجے میں بولے، جملہ تھا یا قیامت کے روز پھونکے جانے والا سور منتہا جسے سن کر ٹھنڈی پڑنے لگی..

"تمہیں طلاق دیتا ہوں..."

ایک ہنستا بستا گھر اجڑ رہا تھا، دو محبت کرنے والے بچھڑنے کے بہت قریب تھے.. منتہا نے ساکن آنکھوں کی پتلیوں سے اُس شخص کو دیکھا جو سائبان تھا

اُس کا، دھوپ میں وہ ہی تو چھاؤ بنا تھا اُس کے لئے تو اب کیسے وہ ہی تپتی دھوپ بن گیا.. وہ کچھ نہ کہہ سکی..

"... تمہیں طلاق دیتا ہوں"

یوں تو طلاق اسلام میں جائز عمل قرار دیا گیا ہے مگر، اللہ کی طرف سے اسے سب سے ناپسندیدہ عمل بھی کہا گیا کیونکہ اس سے دو گھر ہی نہیں، دو دل بھی اجڑ جاتے ہیں کئی زندگیوں کے ساتھ..

اپنا فیصلہ سنا کر صارف وہاں ایک پل کے لئے بھی نہیں رُکے، من بھر کے ہوتے قدم گھسیٹ کر وہ وہاں سے نکل گئے.. جبکہ دوسری طرف منتہا کی تو جیسے سانسوں کی دور بھی اُس رشتے کے ٹوٹنے کے ساتھ ہی ٹوٹ گئی ہو، جس پل صارف نے اُسے چھوڑا دھڑکنوں نے بھی اُس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا اور وہ دنیا سے بیگانہ ہوتی زمین بوس ہو گئی...

زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی ہے تم نے صارف چوہان.. دیکھنا تم "
"..تا عمر پچھتاؤ گے

زمین بوس ہوئی منتہا کو کسی قیمتی متاع کی مانند اپنے مضبوط بازوؤں میں بھر کر محتشم بلند آواز میں بولے، منتہا کی اکھڑتی سانسوں اور خاموش دھڑکنوں نے محتشم کے سوچنے سمجھنے کی قابلیت مفلوج کر دی ..

انہوں نے اُسے چاہا تھا اور شاید اُسے پانا بھی مگر اُس کے ساتھ یہ سب ہو اس کی خواہش محتشم ولی سہگل نے کبھی نہیں کی تھی ..

UL KHAN WRITES

"..السلام علیکم اینڈ گُڈ مارننگ ٹو یوال "

لائٹ بیلو کلر کی اوور سائز ہڈی وائٹ کار گوز کے ساتھ پہنے، آنکھوں پر سرمئی عینک لگائے ایک ہاتھ اپنی کار گو کی جیب میں اڑسائے کھڑے شخص نے تفصیلی نگاہ سے تمام کلاس کا جائزہ لیا.. ان سب کے چہروں پر اُسے امید نظر آئی کل ہونے والے انٹرویوز کے بعد آج ریزلٹ کے منتظر تھے ..سٹوڈنٹس

آریس ان سب کی طرف دیکھنے کے بعد سر جھٹک کر مسکرایا.. ناجانے ان کی آنکھوں میں امید کس بات کی تھی جبکہ معلوم سب کو تھا کہ کس قدر نا ..امیدی بھرا انٹرویو وہ دے کر آئیں ہیں سوائے چند ایک کے

" اچھا تو آپ لوگوں کو دیکھ کر اندازہ ہو گیا ہے کہ ریزلٹس جاننے کے لیے آپ سب بہت بے صبری سے منتظر ہے، لیکن آپ کی بے صبری دیکھ کر

میں خاصا حیران ہوں، بہت سے ایسے چہرے جنہوں نے کل کی تاریخ پوچھے جانے پر بھی غلط جواب دیا تھا وہ بھی پُر امید نگاہوں سے مجھے خود کو دیکھتے نظر آ رہے ہیں، ایسا کیوں ؟؟ "

آریس نے سنجیدگی سے استفسار کیا، سوال ایسا تھا کہ وہ دو تین سٹوڈنٹس جو اچھا انٹرویو دے کر آئے تھے وہ اپنے دوستوں سے چہ میگوئیاں کرتے ہنسنے لگے ایسے میں دوسری رو میں اپنی بینچ پر بیٹھی داریاء نے گردن موڑ کر غصے سے ہنسنے والوں کو دیکھا جن میں فائزہ بیگ اول نمبر پہ نظر آئی اُسے، کسی کا مذاق بنانا، لوگوں کی ناکامیوں پر ہنسنے والوں سے داریاء سہگل کو شدید نفرت تھی اور شاید تبھی ہی اُسکی فائزہ بیگ سے کبھی نہ بن سکی.. داریاء سے نظریں ملنے پر فائزہ نے اترانے کے درمیان داریاء کی سمت دیکھتے ہوئے آنکھیں گھمائیں جیسے جانتی ہو کہ آج خانزادہ کی اسٹنٹ کے لیے وہ ہی سلیکٹ ہو گی، .. داریاء تاسف سے سر کو نفی میں جنبش دیتی سیدھی ہو گئی

"وہ سب جو ہنس کر اس صورتحال کا تمسخر بنا رہے ہیں انہیں میں بتا دوں کہ آپ نے بھی کوئی تیر نہیں مار لیا انٹرویو میں، آپ کے جواب بس قابلِ قبول تھے ایسے نہیں کہ آپ کو سلیکٹ کروا دیتے لہذا میں نے یہ سوچا ہے کہ جو ابھی ٹیچر زاسسٹنٹ کی پوسٹ پر ہیں وہ ہی میرے ساتھ اپنا کام جاری رکھیں گی.."

آریس کی دلکش بھاری آواز موت کے سے سکوت میں گونجتی تمام چہ میگوئیوں کا منہ بند کر گئی، سٹوڈنٹس کے لیے یہ ماننا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ داریاء سہگل کی قابلیت سے وہاں سب واقف تھے مگر فائزہ وہ واحد لڑکی تھی اُس وقت جو شدید جلن محسوس کرنے لگی داریاء سے، اپنی ریجیکشن کا ذمہ دار بھی اُس نے داریاء ہی کو ٹھہرا دیا..

"اگر آپ میں سے کسی ایک کو بھی میرے فیصلے پر کوئی اعتراض ہے تو وہ اس سمسٹر میں میرے کورس میں مس داریاء سہگل سے زیادہ مارکس لے کر پاس ہو جائے.. بنالوں گا پھر میں اُسے ہی اپنا اسٹنٹ.. اس کے علاوہ کوئی ایک بھی اگر مجھے میرا فیصلہ چیلینج کرتا دکھائی دیا تو بہت اچھے سے سب کے سامنے میں آپ کا انٹرویو لوں گا.. دماغ میں رکھ لیجیے یہ پہلے ہی.. "

سخت لہجے میں ان سب کو تنبیہ کرتا وہ پروجیکٹر کی سمت متوجہ ہو گیا، اگر یہاں کوئی اور ٹیچر ہوتا تو یقیناً بچوں نے اُسکے مڑتے ہی باتیں کرنا شروع کر دینی تھی مگر وہاں آر ایس خانزادہ تھا کسی ایک نے بھی جُرت نہ کی اُسکے فیصلے پر اُنگلی اُٹھانے کی..

"آج ہم ڈیٹا بیس مینجمنٹ اور سائبر سیکیورٹی کے بارے میں پڑھیں گے، "

" مس داریاء کیا آپ پروجیکٹر پر چیپٹر نمبر فور ایڈجسٹ کر دیں گی؟؟

اس سب میں پہلی بار اُس نے داریاء کو دیکھا، وائٹ اینڈ بی بیلو میچنگ سیٹس میں ملبوس سنہرے بالوں کی ہاف پونی ٹیل بنائے وہ اپنی نوٹ بُک پر جھکی ٹاپک کی ہیڈنگ ڈالنے میں مصروف نظر آئی..

" Sure.. "

آریس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آہستگی سے کہتی وہ اپنی سیٹ سے اُٹھ کر اسٹیج کی جانب پیش رفت کر گئی.. آریس کی نظریں مستقل داریاء پر جبکہ ان دونوں کو گھورتی فائزہ کو آریس کے دیکھنے کا انداز کچھ الگ لگا.. جلن نے اُس کی ذہنی قابلیتوں کو چوکس کر دیا تھا

" تھینک یو سو مچ.. "

پروجیکٹر کا ریموٹ تھامے کھڑی داریاء کے نزدیک سے گزرتے ہوئے اُس نے بھاری گھمبیر لہجے میں کہا جس پر داریاء نے چونک کر اُسے دیکھا جواب کچھ دور اپنے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتا نظر آیا..

"مسٹر خانزادہ یہ ہو گیا ہے.."

سر جھٹک کر تیزی سے اُس کا دیا کام مکمل کر لینے کے بعد وہ فوراً سے پیشتر اسٹیج سے اُتر جانا چاہتی تھی..

"ٹھیک ہے آپ یہاں ہی بیٹھ جائیں.. آپ کی ضرورت پڑے گی مجھے.."

آنکھوں پر سے چشمہ اتار کر ڈائس پر رکھتا وہ اپنے ہونٹوں کے آگے مائیک سیٹ کرنے کے بیچ مصروف سے انداز میں بولا..

"کیا مطلب؟؟"

داریاء کے ساتھ باقی تمام سٹوڈنٹس بھی حیرانگی سے اُسے تکنے لگے..

" مطلب صاف ہے آپ یہاں میری چیئر پر بیٹھ جائیں، بیچ میں سلائیڈز چینج کرنی ہو گی تو آپ کو وہاں سے یہاں آنے میں پروبلم ہو گی .."
آریس نے سنجیدگی سے کہا، داریاء کی کانچ سی سبز آنکھوں میں تجسس ہچکولے کھاتا دکھائی دیا اُسے ..

" Is there any particular problem miss daria? "

(کیا آپ کو کوئی مخصوص مسئلہ ہے درپیش ہے مس داریاء؟)
آریس نے بھوری آنکھوں پہ سجی گھنی بھنویں اچکا کر سوال کیا ..

" Yes, I have to make my notes.."

(جی، مجھے اپنے نوٹس بنانے ہیں ..)
نوٹس نہ بناتی تو امتحانات میں تیاری کیسے کرتی وہ، آریس اُس کی پریشانی بھانپ کر ہولے سے مسکرایا.. وہ لڑکی اب بھی ایک بچی ہی تھی ..

" کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں یہ آپ نوٹس یہاں لے آئیں اور آرام سے ٹیبل پر رکھ کر بنا لیں..

No issue at all, okay guys let's get started.."

(کوئی مسئلہ نہیں، چلیں دوستوں شروع کرتے ہیں)

آریس نے لیکچر دینا شروع کر دیا اس ہی دوران داریاء بھی مائسہ کی مسکراہٹ کے جواب میں مسکراہٹ اچھالتی اپنا سامان لے کر واپس آریس کے پاس جا بیٹھی.. تمام سٹوڈنٹس اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے لیکن فائزہ اب بھی ان دونوں کو حسد بھری نگاہوں سے مستقل گھور رہی تھی..

" First of all we'll discuss about cybernetics which is the science of communications and automatic control systems in both machines and living things. Here we will focus mainly on the control system in machines first.."

آریس کی متانت بھری آواز میں دیے جانے والا لیکچر اپنی نوٹ بُک میں مختلف رنگوں سے لکھتی وہ بارہا آریس کی توجہ بنا کسی کوشش کے بھی اپنی جانب مبذول کرواتی رہی.. کبھی وہ اُس کی گلابی اُنگلیوں کے درمیان مہارت سے چلتے قلم کو دیکھتا تو کبھی اُسے پریشان کرتی زلفوں کو، آریس کو داریاء کو یہاں بُلا کر بٹھانا نہایت غلط فیصلہ لگا کیونکہ اب لیکچر کے بجائے اُس کا سارا فوکس داریاء پہ ہی تھا ..

"مس داریاء آپ واپس اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ جائیں اب سلائیڈ نہیں چینج کروانی مجھے.. "

ضبط سے سرخ ہوتا چہرہ لئے وہ دھیمی لیکن حد سے زیادہ بھاری آواز میں بولا،

داریاء نے گردن موڑ کر اُسے پھاڑ کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھا اور بنا کچھ کہے اپنی جگہ پر جا بیٹھی..

" یہ شخص مجھے سائیکو لگتا ہے ماہی.. "

مائسہ کے کان میں سرگوشی کرتی وہ آریس کی پشت خونخوار نظروں سے گھورنے لگی..

" داریاء چپ رہو کوئی سن لے گا.."

مائسہ نے دانت پیس کر ہلکے سے کہا جس پر داریاء نے آنکھیں گھماتے ہوئے لاپرواہی سے کندھے اچکا دئے..

" آج کے لئے اتنا کافی ہے باقی کا ٹاپک ہم کل کور کریں گے، اپنا خیال رکھئے گا اللہ حافظ.. "

پیریڈ ختم ہونے پر وہ لیکچر وائنڈ اپ کرتا لیکچر ہال سے نکل گیا.. اُس کے جاتے ہی ایک ایک کر کے تمام سٹوڈنٹس بھی کلاس خالی کرنے لگے..

" داریاء یار بس اُٹھ جاؤ اب آج سر عدنان کی کلاس نہیں ہے.. "

مائسہ اپنا سامان سمیٹ کر سیٹ سے کھڑی ہوئی اور اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا، اتنے دنوں سے جو باتیں وہ خود میں جمع کر کے رکھ رہی تھی ان باتوں نے مائسہ کی طبیعت پر عجیب سا بوجھل پن طاری کر دیا تھا، ابھی بھی جس کے زیرِ اثر تھی وہ..

" یار وہ میرا ہائی لائٹر وہاں اسٹیج پر گر گیا ہے میں لے کر آتی ہوں تم جاؤ.. "

داریاء نے نوٹس پر آخری پوائنٹ نوٹ کیا اور اپنا سامان سمیٹنے لگی، مائسہ نے اُسکی بات پر سر اثبات میں ہلایا اور لیکچر ہال سے باہر نکل گئی..

"...واہ واہ واہ "

داریاء بیگ کاندھے پر لٹکا کر ابھی کھڑی ہی ہوئی تھی کہ اپنی پشت پر اُسے چبھتی ہوئی آواز سنائی دی.. وہ آنکھیں سکیڑ کر آواز کے تعاقب میں پلٹی جہاں فائزہ تمسخر بھری نظروں سے اُسے گھورتی اُس ہی کی جانب پیش قدم تھی..

" Miss daria you are playing teacher's pet really nicely.."

(مس داریاء تم ٹیچر کی پالتو ہونے کا رول بہت اچھے سے انجام دے رہی ہو..)

فائزہ کا انداز تضحیک آمیز تھا، ایک لمحے کو داریاء سکتے میں آگئی لیکن اگلے ہی پل خود کو سنبھال کر وہ جوابی کاروائی کے لیے تیار کھڑی تھی..

" This is your domain my love, I don't do stuff like that.."

(یہ تمہارا شعبہ ہے پیاری، میں ایسے کام نہیں کرتی)

اصفہان سہگل کی بہن تھی وہ جس نے اپنی بہن کو ہر آسائش دے کر شہزادیوں کی طرح ضرور پالا مگر انگلی اُٹھانے والوں کی انگلیاں توڑ دینے کا بھی ہنر سکھایا تھا..

" ہاں میرا کام ہے یہ لیکن میں حیران ہوں تم نے کیسے کر لیا، خانزادہ تمہاری چھوٹی اُنگلی کا غلام بنا ہوا ہے.. "

حیرت، حسرت اور حسد کے ملے جلے تاثرات لئے ہوئے تھا اُس کا لہجہ..

" تمہیں ذرا سی بھی شرم نہیں، وہ ٹیچر ہیں ہمارے اپنی غلیظ باتیں تم اپنی

ذات تک رکھو سمجھی.. "

داریاء نے قرمزی چہرہ لئے اشتعال اڑاتے لہجے میں کہا.. وہ خانزادہ کی حرکتوں سے خائف رہتی تھی مگر ایک ٹیچر کے متعلق ایسی باتیں کرنا تو دور سوچنا بھی گناہ تھا داریاء کے لیے..

" تم نے دیکھا نہیں ہے وہ بندہ تم پر لٹو ہو گیا ہے، تمہیں ایسے دیکھ رہا تھا جیسے

اہہ... پتا نہیں کیا، ایسے تو مجھے لڑکے دیکھتے ہیں لیکن وہ تمہیں... "

فائزہ نے جل کر زمین پر اپنے پیر پٹخے.. داریاء کے لئے اب مزید اُس کی گھٹیا باتیں برداشت کرنا محال ہونے لگا، بے پناہ طیش میں مبتلا وہ فائزہ کے منہ پر چانٹا مارنے کے لیے آگے بڑھی..

" ..ایک منٹ "

نہ جانے وہ ان دونوں کے درمیان کہاں سے آیا.. فائزہ وہاں آریس کی موجودگی پر بوکھلا کر اُس سے دو قدم پیچھے ہوئی جبکہ داریاء آریس کے روکنے کے باوجود بھی بپھری شیرنی کی مانند فائزہ کا منہ نوچنے کے لیے بے تاب تھی وہ تو آریس نے اُس کا بازو تھام کر اُسے اپنے عقب میں کیا ورنہ تو صحیح کے نقش و نگار ان خوبصورت ناخنوں کی بدولت فائزہ کے چہرے کا حصہ بنے ہوتے..

" Relax! let me handle this.."

(پرسکون! مجھے یہ سنبھالنے دو)

داریاء کی طرف نرمی سے دیکھتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہا البتہ بھوری آنکھوں میں فائزہ کی باتیں سننے کے بعد وحشت سی برپا تھی.. داریاء بمشکل

تیز رفتار دھڑکنوں کو قابو کرتی قہر برساتی نظروں سے زرد چہرہ لیے کھڑی فائزہ کو گھورنے لگی ..

" مس فائزہ یقیناً آپ کے گھر کا ماحول ایسا نہیں ہو گا جہاں آپ کی والدہ آپ کو اساتذہ پر دوڑے ڈالنے کے ہنر سکھاتیں ہو گی تو پھر آپ کی یہ حرکتیں آپ کی شخصیت ہی کا حصّہ معلوم ہوتیں ہیں .. عموماً عام طور پر پاکستان میں پائے جانے والے عزت دار گھرانوں میں ایسی ترغیب نہیں دی جاتی لہذا جو آپ کی یہ حرکتیں ہیں اپنے گھر چھوڑ کر آیا کریں اور سٹوڈنٹس پر ظاہر نہ کیا کریں .. "

زہر خند برفیلے لہجے میں کہتا وہ خون آشام نظروں سے فائزہ کو مسلسل گھور رہا تھا، وہ جانتی تھی کہ وہ پہلے ہی خانزادہ کی گُڈ بُکس میں نہیں ہے اور اب اوپر سے یہ سب بھی، فائزہ نے دل ہی دل میں خود کو کوسا ..

" .. آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے "

آریس نے سختی سے اُسے باور کرایا جس پر فائزہ نے بنا کچھ کہے سر اثبات میں ہلا دیا ..

" Leave the lecture hall now.."

(.. لیکچر حال سے اس ہی وقت باہر نکل جائیں)

سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ داریاء کی جانب پلٹا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی ..

فائزہ جان بچنے پر تیزی سے بھاگتی ہوئی لیکچر ہال سے باہر نکل گئی. لیکن دل میں عہد کر لیا تھا کہ اس بات کو جنگل میں آگ کی طرح پھیلا دینا ہے اُس نے یونیورسٹی میں ...

" .. آپ کو اُسکی ماما کو بیچ میں نہیں لانا چاہیے تھا "

.. داریاء نے سپاٹ لہجے میں کہا جس پر آریس نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

اُس نے غلط باتیں کی تھیں آپ سے، یہ سبق ضروری تھا فائزہ بیگ کے "
لئے.. "

آریس نے آہستگی سے جواب دیا..

" آپ کچھ بھی کہتے لیکن اُس کی ماما کو بیچ میں نہیں لاتے.. "

داریاء کی آواز کانپنے لگی، آریس نے سرد سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے اپنے سینے پر بازو لپیٹ لئے.. یہ لڑکی ہمیشہ اوپر سے آتی تھی..

" کیوں؟؟ "

سادہ سے لہجے میں استفسار کیا گیا..

وہ اپنا چشمہ ڈائس پر بھول گیا تھا اور وہ ہی لینے واپس آیا مگر فائزہ کی باتوں نے اُس کا دماغ گھما کر رکھ دیا، داریاء کے متعلق وہ کہاں یہ سب سن سکتا تھا، لیکن اب اُسکی حمایت میں بولنے کے باوجود بھی وہ پھنس گیا..

" کیونکہ کسی کی ماما کبھی بھی اُسے کوئی غلط بات نہیں سیکھا سکتیں، آپ نے
ایسے منہ اُٹھا کر اُسکی ماما کو برا کہا جس کی ماما اس دنیا میں نہیں ہوتی اُس سے
پوچھے کہ کتنی ضروری ہوتیں ہیں مائیں اپنے بچوں کے لیے.. "
بھیگے لہجے میں کہتی وہ دبدبائی آنکھیں لئے دروازے کی طرف مڑی کہ
آریس نے اُس کا بازو تھام لیا..

" اُرے داریاء.. میرا وہ مقصد ہرگز نہیں تھا.. "
آریس کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا ماں کا حوالہ دینا نہیں مگر داریاء کے
سامنے یہ ذکر کرنا غلط تھا، ایک ایسی بچی جس کے ماں باپ دونوں ہی بچپن
میں اُس سے چھن گئے ہوں اُس کے لئے تو دکھ کا باعث ہی ہوتا یہ ذکر..

"آپ کا جو بھی مقصد تھا مجھے نہیں پتا، میں فائزہ سے بات کر رہی تھی آپ
کو بیچ میں آنا ہی نہیں چاہیے تھا.. "

جھٹکے سے اسکی گرفت سے ہاتھ آزاد کرواتی وہ آگے بڑھی مگر آریس گھوم کر
اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا..

"ایک منٹ میری بات سن تو لو.. "

وہ دونوں اس وقت ٹیچر سٹوڈینٹ نہیں بلکہ کزنز لگے جس بات سے داریاء تو
نہیں البتہ آریس بخوبی واقف تھا..

"مجھے کوئی بات نہیں سننی آپ کی.. "

آنکھوں میں آئی نمی اور گلابی رخسار بھگوتے شبنم کے قطروں کو تاسف سے
دیکھتے ہوئے آریس ہنوز اُس کے آگے چٹان بنا رہا..

دیکھو اُس کی ماما کو بیچ میں لا کر میں نے انہیں برا نہیں کہا بلکے اُسے یاد دلایا "
تھا کہ یقیناً اُسکی ماں کی یہ تربیت نہیں ہو گی.. مجھے پتا ہے ماؤں کی اہمیت کیونکہ
".. میری بھی مجھ سے بچھڑ گئیں ہیں

.. آریس نے ہلکی آواز میں کہا، داریاء نے تعجب سے سر اُٹھایا

" آپ کی ماما بھی آپ کو چھوڑ کر چلی گئیں؟؟ "

.. داریاء نے افسردگی سے پوچھا

" .. امی ابو دونوں "

آریس نے زبردستی مسکرانا چاہا، خود کو مضبوط دکھانے کے لیے مگر کچھ
.. چیزیں انسان کے اختیار میں نہیں، سو نہیں ہو سکا یہ اُس سے

" .. میرے بھی، میں بہت چھوٹی تھی مجھے تو صحیح سے یاد بھی نہیں دونوں "

داریاء اپنا دکھ اُس کے ساتھ نہ چاہنے کے باوجود بھی بانٹنے لگی، آج پہلی بار وہ اپنی طرح ایک عام انسان لگا اُسے، اکڑو اور سڑیل لگنے کے بجائے..

" میرے مجھے پانچ سال قبل چھوڑ کر چلے گئے تھے.. خیر پہلے جائیں یا بعد میں زندگی میں کمی سی ہو جاتی ہے ماں باپ کے چلے جانے سے، ایک کھوکھلا پن سا بن جاتا ہے وجود میں جو کوئی بھر تو نہیں سکتا بس اُس کے ساتھ رہنے کی عادت سی ہو جاتی ہے.. "

آریس نے دل شکستگی سے کہا، داریاء اُس کی باتوں سے متفق نظر آئی..

" I'm really sorry, I misunderstood you.. "

(میں معذرت خواہ ہوں میں نے آپ کو غلط سمجھا..)

داریاء کا لہجہ شرمندگی بھرا تھا جس پر آریس مبہم سا مسکرا دیا..

کوئی بات نہیں اس بہانے یہ پتا چل گیا کہ ہم دونوں میں کچھ تو عام "

ہے.."

آریس معاملہ رفع دفع کرتے ہوئے گویا ہوا..

اہاں!! اب میں چلتی ہوں مائسہ میرا انتظار کر رہی ہو گی تھینک یو سو مچ "

مسٹر خانزادہ.."

داریاء نے آریس کی سمت سرسری مسکراہٹ اچھالی جس کے جواب میں سر

کو خم دیتا وہ بھی مسکرا دیا..

"یہ اتنے بھی بُرے نہیں جتنا میں سمجھتی ہوں.."

داریاء نے بے ساختہ سوچا..

"یہ اتنی بھی سرپھری نہیں جتنا میں نے سمجھا تھا.."

آریس نے دل ہی دل میں خود کلامی کی.. ان دونوں کی رائے تھوڑی ہی صحیح لیکن کچھ تو تبدیل ہوئی ایک دوسرے کے متعلق آج.. پتھر میں لکیر کے برابر ہی صحیح مگر تبدیلی پھر بھی سود مند ثابت ہوتی ہے..

آگے پیچھے کلاس روم سے باہر نکلتے ان دونوں کے ہونٹوں کا احاطہ مبہم مسکراہٹ نے کیا ہوا تھا.. دونوں علیحدہ دائروں کے گرد گھومتے، علیحدہ باتیں سوچ رہے تھے مگر دونوں کی سوچ کا مرکز ایک ہی تھا، ایک دوسرے کی شخصیت..

UL KHAN WRITES

"علی ہوگا..."

دروازے پر دستک ہونے پر کچن میں کام کرتی اینارہ نے فوراً اپنا کام چھوڑا اور دروازہ کھولنے کے لئے تیزی سے راہداری کی سمت بڑھی..

"..اینارہ یار ایک گھنٹے میں تم نے میرے فلیٹ کا نقشہ بدل دیا"
دو بیڈ اور ایک ٹی وی لاؤنج والا یہ ماڈرن سا فلیٹ کچھ گھنٹوں قبل بکھرا پڑا دیکھنے والوں کو سر چکرانے پر مجبور کر رہا تھا مگر اینارہ نے وہاں آ کر خاکی کارٹنز میں مقید تمام سامان نکال کر سیٹ کیا اور پھر گھر کی صفائی بھی..

وہ آریس جس نے پورا ہفتہ ڈبوں کو کھول تک کر نہیں دیکھا تھا بس ڈیلیوریز آتی رہتیں اور فلیٹ میں جمع ہوتی جاتی مجال ہے جو ایک کو بھی کھول کر دیکھنے کی زحمت کی ہو اُس نے لیکن اینارہ کی آریس نے تمام وقت مدد کی.. وہ ہی ہر بھائی کی طرح والا برتاؤ کہ خود تو اکیلے کچھ نہیں کرنا لیکن اگر بہن کام کر رہی ہے تو اُسکی مدد لازمی کرنی ہے..

"..اب لگ رہا ہے ناں آپ کا فلیٹ گھر "

اینارہ نے ہنس کر کہا اور ائے پیس میں سے باہر جھانک کر آنے والوں کی تصدیق کرنے کے بعد دروازہ کھول دیا..

" Fairy!!! You won't believe how much I missed you.."

(..فیری!! آپ یقین نہیں کریں گی میں نے آپ کو کتنا یاد کیا)

دروازہ کھلتے ساتھ ہی باپ کی اُنگلی چھوڑ کر علی اینارہ کی کمر کے گرد بازو ڈالتا اُس سے چپک گیا، اینارہ نے مسکرا کر آزاد کی جانب نظریں مرکوز کر دیں جو پہلے ہی ان دونوں کو دیکھتا عنابی ہونٹوں پہ مبہم مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا..

"..میں نے بھی آپ کو بہت مس کیا "

ایناره نے جھک کر علی کو گود میں اُٹھایا، اُس کے پھولے پھولے سرخ گالوں کو چومنے سے وہ خود کو نہ رُوک سکی.. شدت سے اُس کا گال چومتے ہوئے وہ علی کو خود میں بھینچے دروازہ بند کرنے لگی کہ اچانک آزاد کو بھی اندر بُلانے کا خیال آیا، بنادعوت دئے آزاد کو ایسے ہی دروازے سے چلتا کر دینا کچھ عجیب لگا اُسے..

"آپ بھی آئیں ناں اندر.."

بھورے شلوار سوٹ پر خاکی رنگ کا کوٹ پہنے پشت پر ہاتھ باندھے کھڑا شخص ایناره کے اُسے اندر بُلانے پہ تذبذب کا شکار نظر آیا.. آریس کا رویہ اُس کے سامنے تھا، وہ اُسے پسند نہیں کرتا تھا تو پھر اب آزاد کیسے اُس کے گھر میں اُس کے بنا بُلائے چلا جاتا..

"السلام علیکم.."

آزاد کو دیکھ کر آریس نے سلام کیا جسکا سر کو جنبش دیتے ہوئے اُس نے آہستگی سے جواب دیا..

"آجائیں آپ بھی.. "

آزاد اور ایناره کی مشکل آریس نے وہاں آکر قدرے کم کر دی.. دعوت دینے کا انداز سادہ سا تھا بنا کسی خوشگواری اور اپنائیت کے مگر کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر اور ویسے بھی ایناره کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ جب کر ہی لیا آزاد نے تو اب اُس کے گھر والوں سے بھی مراسم بہتر ہونے چاہییے.. وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے اندر آگیا..

"آپ کون ہیں میرے؟؟ میں تو آپ سے پہلے بھی مل چکا ہوں.. "

ایناره کی گود میں چڑھا علی جو کافی دیر سے بلیک ٹی شرٹ اور وائٹ جو گرپینٹز میں ملبوس آریس کا جائزہ لے رہا تھا بالآخر بُول ہی پڑا..

جی بالکل آپ کی مجھ سے پہلے ہی ملاقات ہو چکی ہے، میں آپ کا چاچو بھی "
" .. بن سکتا ہوں اور ماموں بھی جو آپ بنانا چاہیں
آریس نے علی کو دیکھ کر دائیں آنکھ دبائی، وہ محسوس کر پا رہا تھا کہ علی اُس سے کچھ کترا رہا ہے کیونکہ اُس کے ایناره اور آزاد کے درمیان آتے ہی ماحول نا محسوس انداز میں کشیدہ ہو گیا تھا ..

" میرے پاس چاچو ہیں تو آپ میرے ماموں بن سکتے ہیں ؟؟ "
.. سوال کیا نہیں گیا مگر انداز سوالیہ تھا، ایناره ہولے سے ہنس دی
بالکل پوچھنے والی بات نہیں ہے یہ تو آج سے میں آپ کا ماموں .. اچھا "
میرے پاس پلے اسٹیشن ہے لیکن اصل میں میرا دوست نہیں ہے کوئی کھیلنے کے لیے میرے ساتھ کیا آپ میرے پارٹنر بنو گے ؟؟ "
.. آریس نے علی کے لیے اپنے بازو پھیلائے

"..میں..مجھے تو کھیلنا نہیں آتا "

علی نے حیرانگی سے اپنے سینے پر شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے پوچھا البتہ وہ اب

..آریس کی گود میں آ گیا تھا

" ..تو کوئی بات نہیں میں آپ کو سیکھا دونگا "

..آریس اُسے اپنے ساتھ لیتے ہوئے ٹی وی لاؤنج کی سمت چل دیا

" ..آپ ہمارے ساتھ ہی رات کا کھانا کھائے گا "

جاتے جاتے نہ جانے اُسے کیا سوجھی کے وہ مڑ کر آزاد سے سرسری طور پر

..کہتا اینارہ اور آزاد کو وہاں تنہا چھوڑ کر چلا گیا

میں نے لالہ کو کچھ نہیں بتایا ہے اُس واقعہ کے بارے میں، تو آپ بھی اُس "

" ..سب کا ذکر نہ کیجئے گا انکے سامنے

اینارہ آزاد کے قریب ہوتی دھیمی سرگوشی کر گئی، وہ جو آریس کے برتاؤ کو

..لے کر گہری سوچ میں مبتلا تھا اینارہ کی آواز پر چونک کر سیدھا ہوا

" .. جیسا آپ چاہیں "

.. جبراً مسکراتے ہوئے وہ بولا

" لالہ آپ کو پسند کرتے ہیں اگر نہ کرتے ہوتے تو وہ رسماً بھی آپ کو یہاں نہ روکتے.. "

.. اینارہ اُس کے تاثرات دیکھ کر اُسکی اندرونی کیفیت سمجھ گئی

" وہ بس تھوڑے الجھے ہوئے ہیں آپ انہیں تھوڑا وقت دیں سب ٹھیک ہو جائے گا .. "

.. آزاد اس سب میں پہلی بار کھل کر مسکرا سکا

" .. میں پوری کوشش کروں گا کہ سب جلد از جلد بہتر ہو جائے "

.. اینارہ کے پیچھے پیچھے چلتا وہ مدھم آواز میں گویا ہوا

" ان شاءاللہ.. اور ویسے بھی آپ کو اتنی فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں
آپ اتنے اچھے ہیں کوئی بھی آپ پر آرام سے بھروسہ کر سکتا ہے.. "
اپنی دھن میں مگن وہ بولتی چلی گئی، پوری بات ختم کرنے کے بعد اندازہ ہوا
کہ کیا کہہ دیا ہے بے دہانی میں..

" آپ نے تو اب تک نہیں کیا.. "
آریس اور علی کو ایک دوسرے کے ساتھ مصروف دیکھ کر وہ راہِ فرار اختیار
کر کے کچن میں بھاگتی ایناره کی جانب پیش رفت کر گیا..
" میں.. میری بات تو الگ ہے ناں میں آپ کی دوست ہوں.. "
ایناره نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا جس پر وہ بمشکل اُمڈنے والا اپنا بے ساختہ قہقہہ
روک سکا..

" خاصی عقل مند ہیں آپ، کب کیا کہنا ہے سب پتا ہے آپ کو.. "

گہری نظروں سے اُسے تکتے ہوئے وہ کچن کاونٹر کے گرد رکھی چیئر گھسیٹ کر وہیں بیٹھ گیا.. ایناره نے کن انکھیوں سے اُسے دیکھا اور خاموشی سے اپنا کام کرنے لگی..

" آزاد صاحب آئیں آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں پچھلے دو دن سے تو ایناره کے ساتھ ہی تھے.. "

وہ ٹھوڑی ہتھیلی پر ٹکائے سکون سے بیٹھا ایناره کو تک رہا تھا کہ اچانک کچن کے باہر سے ابھرنے والی آواز پر سرد سانس ہوا کے سپرد کرتا چیئر سے اُٹھ کھڑا ہوا، ظالم سماج نے تو آڑے آنا تھا لازمی..

" جی ضرور آتا ہوں.. "

آزاد نے چپکے چپکے مسکراتی ایناره پہ ایک آخری نگاه ڈالی اور کچن سے باہر نکل آیا، سالے صاحب کا بُلاوا کیسے رد کر دیتے وه، ٹی وی لاؤنج میں آکر اُس نے ..آریس اور علی کے ساتھ ہی کاؤچ پر اپنی جگہ بنالی

" میں اور اصفہان بھی یہ گیم کھیلتے ہیں، ہمیشہ ہراتا ہوں میں اُسے اور آخر میں ..وه چڑ کر کنسول پھینک کر چلا جاتا ہے "

..ٹی وی سکرین پر چلتے سٹریٹ فائٹر گیم کو دیکھ کر آزاد نے ہنس کر کہا

" چلیں تو پھر میرے ساتھ بھی ہو جائے ایک گیم، علی اپنے ڈیڈ کو کنسول دو .. دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے تمہارے ڈیڈ یا ماموں "

کاوچ پر چوکس ہو کر بیٹھتے ہوئے آریس نے آزاد کو دیکھا جو علی کے ہاتھ ..سے کنسول لیتے ہوئے مبہم سا مسکرا رہا تھا

" یہ پلائیر میں لیتا ہوں لیکن چلیں میں آپ کو اپنے سیکنڈ فیورٹ پلائیر سے ہرادونگا.. "

گیم شروع ہو گیا.. آریس نے بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح شوخی ماری جس پہ آزاد ہنوز مسکراتا رہا.. آزاد مقابلے کے شروع سے ہی آریس کے پلائیر کو خوب پیٹ رہا تھا آریس نے اپنے پلائیر کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی لیکن کچھ کام نا آیا..

" K.O. "

سکرین پر روشن ہوا.. آزاد اُس سے پانچ منٹ میں ہی جیت چکا تھا..

"یہ پہلا گیم تھا ناں ایک اور.. "

آریس نے ترچھی نظروں سے کنسول پکڑے آزاد کو گھورا.. علی اپنے باپ کی جیت پر تالیاں بجا رہا تھا..

"..آپ اپنا فیورٹ پلئیر لے لیں میں دوسرا لے لیتا ہوں "

آزاد نے آریس کے خاطر دوسرا کیر کٹر چُن لیا.. جس پر آریس نے سر کو خم دیتے ہوئے اُس کا شکریہ ادا کیا.. راونڈ ٹو شروع ہو گیا..

"..دیکھا میں نے کہا تھا نہ میں اپنے پلئیر کے ساتھ بہت اچھا کھیلتا ہوں "

آریس آزاد کو ہرا کر بچوں کی طرح خوش نظر آیا..

"..چلیں لاسٹ گیم، یہ ہی فیصلہ کرے گا کہ کون ہے اصل چیمپین "

آریس نے مسکرا کر کہا ان دونوں کے درمیان جو کشیدگی تھی وہ اب قدرے کم ہو گئی..

" ..آپ ہی چیمپین ہیں "

تھرڈ راؤنڈ بھی آریس جیت گیا جو اس مرتبہ زیادہ خوش نظر نہیں آرہا تھا، آزاد نے مسکرا کر اُسے دیکھا.. اس دوران علی کچن میں اینارہ کے پاس چلا گیا..

" آپ جان بوجھ کر مجھ سے ہارے ہیں.. "
آریس نے کچھ دیر بعد کہا..
" نہیں آپ واقعی بہت اچھا کھیلتے ہیں.. "
آزاد نے اُسے قائل کرنا چاہا..
" لیکن پھر بھی آپ جان بوجھ کے ہارے ہیں میں آپ کی انگلیاں دیکھ رہا تھا. "
آریس منہ بسور کر گویا ہوا.. وہ جیتنا چاہتا تھا مگر ایسے نہیں..

" کبھی کبھی ہار کر بھی جیتا جاسکتا ہے.. "

آزاد نے کندھے اچکا دئے، آریس کو اب سمجھ آیا وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے..

"آپ اپنے کزن سے بہت مختلف ہیں.. "

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ پھر سے بولا..

"اصفہان زیادہ اچھا ہے میں جانتا ہوں.. "

آزاد کی بات پر آریس نے بغور اُسے دیکھا، نہ لہجے میں جلن کی عکاسی محسوس ہوئی اور نہ ہی چہرے سے البتہ اُس کی آنکھوں میں آریس نے اصفہان کے لیے محبت اور ستائش ضرور دیکھی..

"آپ خود کو اچھے سے جانتے نہیں ہیں شاید آزاد بھائی.. "

آریس کے لہجے میں پہلی بار اُس نے اپنے لئے اپنائیت محسوس کی، اینارہ نے صحیح کہا تھا وہ واقعی اتنا اچھا تھا کہ کسی کا بھی بھروسہ آسانی سے حاصل کر لیتا..

And now I know what love is
And I know it ain't you for sure
You'd rather something toxic
So, I'll poison myself again, again
'Til I feel nothing
In my soul (in my soul)
I'm on the edge of something breakin'
I feel my mind is slowly fadin'
If I keep goin', I won't make it
If I keep goin', I won't make it

And it's all because of you

I was never there - The weeknd

" سر یہ آپ کا آٹھواں شاٹ تھا اب بس کریں آپ گھر نہیں جا سکے گے .."

بارٹینڈر نے سیہان کی حالت دیکھ کر تشویش سے کہا، ویسے تو جب سے پینے کی عادت لگی تھی اُس نے یہ سب گھر میں بھی رکھنا شروع کر دیا تھا مگر آج بات کچھ الگ تھی، آج وہ گھر پہ رہ کر بے خود نہ ہو سکا، آج اُس کے اندر اُٹھتی ویرانی کو شاید کلب میں چلتی میوزک کے شور اور ڈانس فلور پہ تھرکتے جسموں کی آوازیں ہی کم کر سکتیں یہ اُس کا خیال تھا، مگر یہاں آنے کے باوجود بھی کوئی خاص فرق نہ پڑا ...

" لڑکے دیکھو ..."

شہد رنگ آنکھیں جن میں رقم سرخی اور خماری نے انہیں مزید سحر انگیز بنا دیا، اُنہیں اٹھاتے ہوئے وہ اُس لڑکے کو دیکھنے لگا جو آنکھوں میں فکر لئے کھڑا نظر آیا اُسے ..

تم نے ہی مجھے یہ پہلی بار پلائی تھی، یہ کہہ کر کہ یہ سنہری مشروب مجھے " وقتی ہی صحیح پر غم بھولا دے گی.. لیکن آج..."

بہکے بہکے لہجے میں کہتا وہ اچانک رُک گیا ..

"آج کیا..."

بارٹینڈر نے تجسّس سے سوال کیا، لوگوں کو شراب پلانا اسکا کام تھا، وہ اس چیز سے ہی کماتا تھا، نہ جانے دن میں کتنے لوگوں کے آگے یہ حرام جام پیش کرتا مگر اپنی چار سالہ اس نوکری میں اُس نے سیہان جیسے وائٹ کولر بندے کو میکدے میں آتے پہلی بار دیکھا، ایسی جابز میں عموماً گلا ئنٹس کی بیک

گراونڈ سٹوری سے کسی کو کوئی غرض نہیں ہوتا اور نہ ہی اُسے تھا لیکن سیہان کی سٹوری میں اُسے اب دلچسپی محسوس ہونے لگی ..

ایسا کیا ہوا اس شخص کے ساتھ جس نے اُسے اُس کی شرافت چھوڑنے پہ مجبور کر دیا ..

" آج یہ چڑھ نہیں رہی یار، مجھے اب بھی اُس کی باتیں سنائی دے رہیں ہیں.. "

بے بسی سے کہتے ہوئے اُس نے شاٹ کا گلاس ایک ہاتھ سے دور کھسکایا اور سر کاونٹر پر رکھ کے بیٹھ گیا ..

" کون تھی وہ؟!؟ "

بارٹینڈر کے سوال پہ وہ چونک کر سیدھا ہو بیٹھا ..

" میں اُس سے محبت کرتا ہوں، میرے لئے وہ محبوب ہے وہ مجھے دوست سمجھتی تھی تو اُس کے لئے میں ایک عام انسان ہوں.. "

تلخی سے مسکراتے ہوئے سیہان نے بتایا اور واپس سر جھکا کر بیٹھ گیا..

" دوست سمجھتی تھی کا کیا مطلب؟؟ کیا مر گئی ہے وہ؟؟ "

" نہیں... "

جواب فوراً آیا لیکن پھر کچھ دیر کا وقفہ لیا گیا..

" مجھے مار دیا ہے اُس نے.. "

اُس کی آواز میں قرب تھا اور ملال بھی.. بارٹینڈر نے تاسف سے اُس شخص کو دیکھا اور کاونٹر پہ آئے باقی لوگوں کو ڈیل کرنے لگا..

" تم جانتے ہو کسی کا بھروسہ توڑنا کتنا بڑا جرم ہے.. جانتے ہو میں نے یہ جرم کیا ہے.. "

بارٹینڈر جا چکا تھا لیکن ایک بے خود آدمی کو کس بات کا ہوش سو وہ خود سے باتیں کرنے لگا..

کاش جیسا وہ سمجھتی ہے کہ میری محبت حوس تھی.. کاش واقعی میری محبت حوس ہوتی تو آج میں اس سے اپنا غم نے مٹا رہا ہوتا.. "

سیہان نے اپنے آگے پڑے شراب کے خالی گلاس کو بدمزہ ہو کر دیکھا..

"اے لڑکے.. سنو اس کو بھر کے دو مجھے اور چاہیئے.."

اُس نے نخوت سے حکم دیا..

"جی سر ابھی لایا.. "

لڑکے نے کہا اور تمام فکر جھٹک کر اُس کا گلاس منہ تک بھر دیا، یہ اُس کا کام تھا جو اُس نے کیا..

"مجھے کوئی اور کیوں نہیں پسند آتی.. "

شراب کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اُس نے خود سے سوال کیا اور مڑ کر کلب میں جمے غفیر لگائے لوگوں، خصوصاً لڑکیوں کو دیکھنے لگا کہ کم از کم کوئی ایک چہرہ تو آنکھوں کو بھائے مگر کسی ایک کا چہرہ بھی اُسے متوجہ نہ کر سکا، ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں.. جب دل میں کوئی اور اپنی پوری شان سے براجمان ہو تو چاہے جتنے حسین چہرے سامنے آجائیں کوئی فرق نہیں پڑتا ..

" یہ.... یہ یہاں کیا کر رہی ہے...؟؟ "

وہ بے دلی سے اپنے اطراف کا جائزہ لینے لگا کہ اچانک اُس کی نظر ڈانس فلور کے دوسری طرف صوفے پہ کونے میں بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی ..

" یہ اس نے کپڑے کیسے پہنے ہیں؟؟ "

بلیک دیپ گلے کا پینسل ڈریس جس میں دور سے بھی اُس کا حسن تباہی بکھیر رہا تھا نشے میں ہونے کے باوجود بھی سیہان کے حواس جھنجھنا گئے ..

"..میرا پیچھا کرتے کرتے یہ یہاں تک پہنچ گئی "

ہاتھ میں تھامے مشروب کا گلاس بار کاونٹر پہ تقریباً پٹختے ہوئے وہ اشتعال کی تصویر بنا ڈانس فلور پر بے ہنگم طرح سے ناچتے لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا اُس کے سر پہ آ کھڑا ہوا ..

" یہاں کیا کر رہی ہو تم ؟؟ "

پُر طیش بھاری آواز سن کر لڑکی نے سر اٹھاتے ہوئے آنے والے کو دیکھا جو اُسے ہی آنکھوں میں سرخی لئے گھور رہا تھا ..

" کیا ہوا ؟؟ "

بلیک ہائی نیک اور ہم رنگ جینس کے اوپر ڈارک بیلو لانگ کوٹ پہنے اُس انجان مگر بے حد وجیہہ شخص کو لڑکی نے حیرت اور اشتیاق سے دیکھنے کے درمیان سوال کیا ..

" تم میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گئی ہو اور یہ کیا پہنا ہوا ہے تم نے

؟؟ "

سیہان نے غصے سے دبی آواز میں اُس کا بازو کہنی سے تھام کر اُسے اپنے مقابل خود سے قریب کیا جیسے نا محسوس انداز میں اُس کا سراپائے قیامت بنا وجود لوگوں کی نگاہوں سے چھپا رہا ہو..

" کیوں تمہیں پسند نہیں آیا..؟ "

لڑکی نے اپنی کمر پہ ہاتھ پھیر کر مسکراتے ہوئے ایک ادا سے کہا، وہ سیہان کی آنکھیں دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ وہ نشے میں ہے بالکل اُس کے خود کی طرح اور نشے کی حالت میں ہی وہ اُسے کوئی اور سمجھ رہا ہے..

" بالکل بھی نہیں.. "

سیہان نے دانت پیس کر ریڈ لپ سٹک سے سجے اُس کے گداز ہونٹوں کو

گھورا اور اپنا کوٹ اُتار کر لڑکی کے کندھے اور اُس کا وجود اُس سے ڈھانپ

دیا ..

" .. شکریہ لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی "

لڑکی نے مسکرا کر نرمی سے کہتے ہوئے اُس کی گھنی داڑھی میں پیار سے

سیدھا ہاتھ پھیرا ..

" ... ضرورت تھی، تم چل رہی ہو میرے ساتھ "

سیہان نے غصے سے کہتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھاما اور کلب کے خارجی دروازے

کی جانب بڑھنے لگا ..

تمہارا دماغ ٹھیک ہے ؟؟ تمہیں میں نے منع بھی کیا تھا میرا پیچھا نہیں کرنا "

" .. اور تم .. تم یہاں تک پہنچ گئی

کھلی فضا میں نکلتے ہی وہ ایک بار پھر اُس لڑکی پہ چڑھ دوڑا جسے اپنی خماری میں موصوف مائسہ ابراہیم سمجھ بیٹھے تھے ..

" کیا ہو گیا اگر پیچھا کر لیا تمہارا .. تم اتنے ہینڈسم ہو اور ہینڈسم لوگوں کا پیچھا کرنا چاہیے .. "

وہ بھی اب اس صورتحال سے محظوظ ہوتی معاملے کو طول دینے لگی، صبح آریس سے ہونے والی ذلت کے بعد دوستوں کے بُلانے پہ وہ کلب چلی آئی تھی، آریس کے زہریلے الفاظ بُھلانے کے خاطر اُس نے دو تین شاٹس بھی مار لئے لیکن کوئی خاص فرق نہیں پڑا، دوستوں نے کئی بار اُسے ڈانس فلور پہ بُلایا مگر اُس نے ہر بار انکار کر دیا لیکن اس وقت اپنا انہیں انکار کر دینا بہت اچھا لگا اگر ڈانس فلور پر چلی جاتی تو ابھی اس دیو ملائی وجاہت کے شہکار پلس پوائنٹ کے وہ نشے میں بھی تھا اس سے کیسے سامنا ہو پاتا ..

"ہر ہینڈسم انسان کا تم پیچھا کرنے لگتی ہو؟؟؟ "

سیہان نے سخت لہجے میں استفسار کیا، فائزہ نشے میں ہونے کی وجہ سے پہلے تو اُسے پہچان نہ سکی تھی مگر اب اُسے یاد آگیا کہ وہ کون ہے اور کب ملا تھا اُسے..

"..ہر ہینڈسم انسان کا نہیں صرف تمہارا "

فائزہ نے اُسکے کشادہ سینے پر کہنیاں ٹکاتے ہوئے سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں کہا.. وہ جانتی تھی کہ سیہان اُسکی پرواہ نہیں بلکہ اپنے دماغ میں اُس کے لئے جس لڑکی کا خاکہ کھینچا ہوا ہے اُس کی پرواہ کر رہا ہے لیکن پھر بھی اُسے یہ ڈرامہ جاری رکھنا اچھا لگا..

" کیوں؟؟ "

سیہان اسے خود سے دور کرنے کے بجائے اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتا اُسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا، مائسہ کو جاننے کی عجیب سی خواہش بیدار ہوئی تھی دل میں، ان سیاہ آنکھوں میں اپنا عکس نظر آیا اُسے.. ہاتھ بڑھا کر اُس نے فائزہ کا چہرہ تھام لیا جسے وہ مستقل مائسہ سمجھ رہا تھا..

"کیونکہ تم سے مجھے... (فائزہ کچھ توقف کے لیے رُکی یہ سوچنے کے لیے کہ آگے کیا کہے) محبت ہے.."

تھوڑی سی دیر کے بعد اُس نے جملہ مکمل کر دیا..

فائزہ کا جملہ مکمل ہوتے ہی وہ اپنے ہاتھ کی گرفت اُس کے جبڑے پر مضبوط کرتا اُس کے ہونٹوں پر جھک گیا، جسموں کا ابھی ملاپ ہوا ہی تھا کہ سیہان کے حواسوں کو فائزہ کے ہونٹوں سے آتے وہسکی کے ٹیسٹ نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ابھی وہ اگلی سانس ہی اُس کی سانسوں میں کھینچتا کہ اچانک وہ تیزی سے فائزہ سے دور ہو گیا..

"... تم... تم نے ڈرنک کی ہے"

اپنے ہونٹوں پر لگی اُس کی ریڈ لپ اسٹک ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے وہ درشت لہجے میں بولا دوسری طرف فائزہ جو مختصر ہی صحیح مگر اُس کے لمس سے اٹھنے والے احساسات کے خمار میں چُور تھی سیہان کے دور ہو جانے پر .. گہری سانسیں لیتی خود کو نارمل کرنے لگی

"..... تم ایسی لڑکی "

سیہان اپنی بات ابھی مکمل ہی کرتا کہ بے خودی کا پردہ آنکھوں کے آگے سے چھٹ جانے پہ سامنے کھڑی اجنبی لڑکی کا اصل چہرہ دیکھ کر وہ بیدک کر .. اُس سے پانچ قدم دور ہو گیا گویا کسی چڑیل کو دیکھ لیا ہو

" I'm sorry I thought you were someone else.."

(.. میں معذرت چاہتا ہوں، مجھے لگا تم. کوئی اور ہو)

عجلت میں جملہ مکمل کر کے وہ ایک لمحے کی بھی دیری کیئے بنا وہاں سے نکل کر .. پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ گیا.. فائزہ اُسے روکنا چاہتی تھی پر نہ روک سکی

" ..... یہ کیا ہو گیا ہے مجھے "

گاڑی میں بیٹھتے ہی سیہان نے اپنے بال مٹھیوں میں دبوچ لئے، اُسے آئیلین کا چہرہ دکھائی دینا چاہیے تھا پھر وہاں مائسہ کیوں دکھی ؟؟ رئیر ویو میرر میں اپنی خطرناک حد تک سرخی ہوتی آنکھوں میں جھانکتا وہ کچھ دیر پہلے .. ہونے والے واقعے کے بارے میں سوچتا اضطرابی کیفیت میں مبتلا تھا

".. ہیلو !! تو گھر پہ ہے ؟؟ اوکے میں آرہا ہوں "

کچھ دیر تک اپنی کیفیت پہ خود کو ملامت کرتے رہنے کے بعد اُس نے آر ایس کو کال ملائی اور مختصر اً بات مکمل کر کے کال منقطع کر دی ..

وہ اپنی حالت سمجھ نہیں پا رہا تھا اور سمجھ بھی کیسے لیتا.. انسان نادان ہے اُس کے گمان سے بھی وہ بات ہو کر گزر نہیں سکتی جو اُس کے خالق نے اُس کے لئے سوچ کر رکھ لی ہو ..

UL KHAN WRITES

" دروازہ کھول ناں.. کیا مر گیا ہے تو اندر ؟؟ "
مسلسل دروازہ بے دردی سے پیٹتے ہوئے رات کے بارہ بجے وہ ایسے چیخ چلا رہا تھا کہ جیسے کوئی بھوت پیچھے پڑ گیا ہو اُس کے ...

"..بھائی آرہاہوں "

.. سیہان کادروازے پر دستک دیتاہاتھ آریس کی آواز سن کرہی رُکا

"..کم ازکم واش روم میں توسکون سے بیٹھنے دیاکروانسان کو "

دروازہ کھول کر پھاڑ کھاجانے والی نظروں سے سامنے کھڑے سیہان کو

.. گھورتاوہ دانت پیس کر بولا

" ..بکواس بند کرو اپنی "

سیہان نے خفگی سے کہااور اپنے راستے میں حائل آریس کو دھکادے کر دور

.. دھکیلتافلیٹ میں گھستاچلاگیا

" ..اے سن..ایک منٹ "

سیہان کا کوٹ پیچھے سے مٹھی میں دبوچتے ہوئے آریس نے اُسے اپنے مقابل کیا اور اُس کا منہ سختی سے تھامتے ہوئے ناک اُس کے چہرے کے نزدیک کرتے ہوئے اُسے سونگھا ..

" کیا پی کر آیا ہے تو؟؟ "

بو سے تو وہ سمجھ گیا کہ کس حرام چیز کو منہ لگا کر آیا ہے مگر پھر بھی تصدیق کرنی چاہی ..

" شراب پی ہے، تجھے بھی پینی تھی کیا جو تفتیش کر رہا ہے..؟ "

سیہان نے اکتا کر کہا اور آریس کی گرفت دور جھٹک کر اُس کے پاس سے ہٹ گیا ..

" سیہان؟؟؟ تم اتنے غم میں تھے کہ تم نے حرام کو منہ لگا لیا؟؟ "

آریس نے بے یقینی سے استفسار کیا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اُس کا

.. جگری دوست کبھی ایسا بھی کر سکتا ہے

".. غم میں بھی تھا، تنہا بھی "

.. سیہان قرب سے مسکرایا

" مجھے کچھ کیوں نہیں بتایا؟؟ "

" بتا کر کیا ہوتا؟؟ تم مجھے وہ لا دیتے جو میں چاہتا ہوں؟؟ "

.. وہ اپنا ہی تمسخر بنانے لگا

لا نہیں دیتا، لیکن تمہارا دکھ ضرور بانٹ سکتا تھا خیر نہا کر آؤ گھر میں تمہیں "

" .. ایسے نہیں بیٹھاؤں گا میں

.. آریس نے سنجیدگی سے کہا اور ٹی وی لاؤنج کی سمت چل دیا

رشوت لینے والوں اور سود کھانے والوں سے بھی اتنی ہی نفرت کیا کرو "
" .. جتنی شراب پینے والوں سے کرتے ہو .. وہ بھی بہت بڑا گناہ ہے
سیہان نے اُس کی پشت گھورتے ہوئے پولیس کے محکمے میں موجود کالی بھیڑوں پہ طنزیہ کیا اور مزید کچھ اور کہے بنا آریس کے کمرے کی جانب بڑھ گیا ..

سیہان کے چلے جانے کے بعد اُس نے کافی ٹیبل پر بکھرا سامان سمیٹا، اُس کے آنے سے قبل آریس کیس سٹڈی کر رہا تھا نئے ثبوتوں اور نشانیوں کے حساب سے ایک نیا مجرم سامنے آیا تھا جس کی معلومات حاصل کرنے پر یہ پتا چلا کہ اُس کا قتل کر دیا گیا ہے .. اب جس نے قتل کیا تھا اُسے پکڑنا تھا انہیں .. کیس سلجھنے کے بجائے ہر گزرتے دن کے ساتھ الجھتا جا رہا تھا، ایک سرا ہاتھ لگتا تو دوسرا ہاتھ سے چھوٹ جاتا ..

"..کافی بنادے سردی میں ٹھنڈے پانی سے نہلا تو دیا ہے تو نے "

گیلے بال ٹاوُل سے رگڑتے ہوئے وہ ٹی وی لاؤنج میں چلا آیا نہا کر جو بچا کچا خمار تھا وہ بھی ٹھنڈے پانی کے ساتھ بہہ گیا، آریس جو سوچوں کے بھنور میں گم تھا چونک کر سیہان کی سمت متوجہ ہوا..

" کیوں گرم پانی نہیں آرہا کیا؟؟ "

تشویش بھرا سوال آیا..

" ..نہیں جی "

بال خشک کر کے ٹاول ایسے ہی صوفے پر پھینکتا وہ اُس کے ساتھ بیٹھ گیا..

گھر صاف نظر نہیں آرہا تمہیں؟؟ اٹھاؤ یہ تولیہ اور ٹاول اسٹینڈ پر ٹنگا کر "

"..آو

آریس نے درشتی سے کہا گویا کسی چھوٹے بچے کو ڈانٹ رہا ہو..

"..پہلے کافی پلاؤ پھر سوچتا ہوں "

سیہان نے مسکرا کر آریس کے تنے تاثرات دیکھے، وہ اب تک ویسا ہی تھا .. بچپن کی طرح گندگی اور پھیلاوے سے چڑ کھانے والا

" ..رہنے دو تم بھائی "

آریس نے اُس کی پشت پر زوردار مکّہ رسید کیا اور تولیہ اُٹھا کر کمرے کی جانب .. چل دیا

"..آدھا چمچہ چینی ڈالنا میری کافی میں "

کاوچ پر بیٹھے بیٹھے اُس نے بلند آواز میں کہا، وہ نہ دیکھنے کے باوجود بھی اس وقت اچھی طرح جانتا تھا کہ آریس کے تاثرات کیسے ہوں گے، سیہان ہولے سے ہنس دیا.. بے فکری کا دور مختصر تھا کیونکہ ایک بار پھر وہ ہی بات .. دماغ میں گردش کرنے لگی، وہ ہی بھول اُسے تنگ کرنے لگی

"..یہ لو "

سیہان گہری سوچ میں مبتلا تھا کہ جب آریس کی بھاری آواز اُسے حال میں واپس کھینچ لائی..

"..شکریہ دوست "

بھانپ اڑاتے کافی کے مگ کو تھامتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہا، آریس سیہان کا بغور جائزہ لیتا اُس کے ساتھ بیٹھ گیا..

" کیا سوچ رہے تھے تم ؟؟ "

سیہان کا سنجیدہ چہرہ جانچتے ہوئے آریس نے سوال کیا..

"..یار آج ایک عجیب واقعہ ہوا میرے ساتھ "

سیہان نے کچھ دیر بعد کہا اور پھر دھیرے دھیرے اُسے پورا واقعہ بتانے لگا..

" تو نے کیا کیا؟؟؟ کس کر لی؟؟؟ آئیلین سمجھ کر؟؟ "

...آریس پر تو جیسے حیرت کے پہاڑ ٹوٹ گئے، سیہان نے کانوں کو ہاتھ لگایا

" ..انسان بنو..ادھر ہی بیٹھا ہوں "

..اُس کے کندھے پر ٹھوکر مار کر سیہان نخوت سے بولا

بھائی مجھے پوری بات بتا.. کس کے بعد کیا کیا کہیں کمرے میں تو نہیں لے "

کر چلا گیا اُسے ؟؟ یار تو کن لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے لگا ہے ؟؟ تجھے ہو کیا گیا ہے

" سیہان ؟؟

آریس کی حیرت اور پریشانی بھانپ کر سنجیدگی میں بھی وہ خود کو مسکرانے

..سے نہ روک سکا

کوئی کمرے میں نہیں گیا کسی کو لے کر بس کس کی تھی، لیکن کیوں کی تھی "

" ..یہ سمجھ نہیں آرہا..مجھے آئیلین نہیں لگی تھی وہ

..سیہان نے اطراف کیا

تو پھر کون لگی تھی ؟؟ بھائی کیا تم پلے بوائے ہو ؟؟ محبت کسی اور سے اور "
" چوما چاٹی کسی اور کو.. یہ... کیا سین ہے بھائی ؟؟
.. آریس بیچارہ شریف آدمی یہ سب سن کر بے یقینی کا شکار ہو گیا

آریس تو پٹ جائے گا مجھ سے.. یار میں ویسے ہی پریشان ہوں اوپر سے "
" .. تمہاری باتیں
سیہان اب کی بار سنجیدہ نظر آیا جسے دیکھ کر آریس نے بھی کچھ وقت تک وہ
.. سب بھلانے کی کوشش کی لیکن حیران تو وہ ہنوز تھا سیہان کی باتیں سن کر

کچھ دنوں سے ایک لڑکی میرا پیچھا کر رہی ہے.. میں دو بار پکڑ چکا ہوں "
اُسے آخری بار جب ملی تھی تب میں نے کہا بھی تھا کہ نہیں کیا کرو میرا پیچھا
خیر بار میں مجھے وہ ہی نظر آئی کیونکہ میں نشے میں تھا.. میں اُس کی طبیعت
درست کرنے کے لیے اُسے اپنے ساتھ باہر لے آیا پتہ نہیں پھر آگے کیا ہوا

مجھے صحیح سے یاد نہیں کہ اُس نے کیا کہا مگر اتنا ضرور یاد ہے کہ میں اپنی خواہش سے اُس پر جھکا تھا.. اور اگر مجھے اُس کے ہونٹوں سے وہسکی کا ٹیسٹ نہ آتا تو شاید میں دور بھی نہ ہو پاتا اُس سے.. "

" کون ہے وہ لڑکی جو تمہارا پیچھا کر رہی ہے ؟؟ "

آریس نے کچھ دیر تک سوچتے رہنے کے بعد استفسار کیا..

" یار وہ مائسہ ابراہیم نام ہے اُس کا، سب سے پہلے اُس سے میرا ٹکراؤ سڑک پر ہوا تھا پھر میں جب تم سے ملنے تمہاری یونیورسٹی آیا تھا تو وہ وہاں بھی تھی میرے خیال سے تم جانتے ہو گے اُسے.. "

سیہان نے پر سوچ لہجے میں کہا جس پر آریس نے سر ہلا دیا، یعنی مائسہ کی دعائیں رنگ لا رہی تھیں..

" قدرت کا اشارہ ہے یہ سیہان.. اگر تم سمجھو تو.. "

.. قلیل مدت کی خاموشی کے بعد وہ نرمی سے بولا

.. کیا مطلب ؟؟" سیہان نے نا سمجھی سے پوچھا "

مطلب صاف ہے.. اگر تمہاری محبت کامیاب نہیں ہوئی تو کسی اور کی "

".. کردو کیا پتہ تمہیں بھی دوبارہ محبت ہو جائے

آریس نے اُسے سمجھانا چاہا، جانتا تھا کہ یہ سب بیکار ہے لیکن پھر بھی کوشش

.. کرنے میں کیا حرج ہے اُس نے سوچا

پہلی بات محبت ایک ہی بار ہوتی ہے اور دوسری بات وہ لڑکی عمر میں چھوٹی "

" .. ہے اُسے مجھ سے محبت نہیں اٹریکشن ہوئی ہو گی

سیہان نے کندھے اچکا کر سرسری طور پر کہا جوابا آریس نے سر نفی میں

.. ہلایا

تمہاری دونوں ہی باتیں غلط ہیں اور یہ تمہیں وقت جلد ہی بتادے گا، "
قدرت نے تم پر پہلی نشانی تو آشکار کر دی ہے اگر اب بھی تم نہ سمجھو تو اس میں تمہاری غلطی ہے.. "

آریس نے بھنویں اچکا کر اُسے باور کرایا اور کافی پینے لگا جبکہ دوسری طرف سیہان نے اُسکی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیں..

سیہان نے ٹھیک کہا تھا محبت ایک ہی بار ہوتی ہے اور عشق بھی، شیخ سیہان کامل کو محبت تو ہو گئی تھی اب عشق بھی اُس ہی سے ہوتا جس سے محبت ہوئی یا کسی اور سے یہ تو آنے والا وقت ہی بتاتا..

UL KHAN WRITES

" مسز سہگل.. "

آواز جانی پہچانی تھی لیکن انداز اجنبی، وہ پکارنے والی کی سمت پلٹی.. پچ بلیک پرفیکٹلی ٹیلرڈ ٹو پیس میں ملبوس جو اُس کے جسم کے ہر مسل کو سراہا رہا تھا، کوٹ کے نیچے بلیک ہی کرسپ ڈریس شرٹ پہنے پاؤں کا حصہ سیاہ چمکدار رالف لورین کے بوٹس، شرٹ کے شروع کے دو بٹن ہمیشہ کی طرح کھُلے تھے جہاں اُس کے مضبوط سفید سینے پر چمکتا سلور لاکٹ ہر بار اپنی جھلک دکھاتا جب جب اصفہان کوئی حرکت کرتا..

" Miss Chauhan, please correct it.. "

آئیلین نے سرتا پیر اُسے سرد نگاہوں سے جانچتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا، اصفہان کا ایک ہاتھ اُس کی پشت پر تھا جسے دیکھ کر اُسے اشتیاق ہوا کہ آخر اُس نے کیا تھامے رکھا ہے مگر مجال ہے جو آئیلین نے اپنی دلچسپی اُس پہ ظاہر کی ہو..

لگتا ہے یہاں بھی مجھے اپنی وارفتگی کا ثبوت دینا پڑے گا یہ بتانے کے لیے "
".. کہ میں کون ہوں تمہارا

استحقاق لٹاتی ذہانت سے بھرپور سرمئی آنکھوں نے بلیک آفس ویر میں ملبوس آئیلین کو سراہا، وہ آہستہ قدم اٹھاتا دھیرے دھیرے اُس کے نزدیک بڑھ رہا تھا.. آئیلین نہ آگے بڑھی اور نہ ہی پیچھے قدم اُٹھائے اُس نے،
.. اصفہان اُس سے دو قدم کے فاصلے پر آکر ٹھہر گیا

اپنا سرنیم تم ہر رات کے بعد بھول جاتی ہو.. تبھی بضد ہوں میں اس بات " پہ کہ ایک رات میرے ساتھ گزارو یقین کرو کچھ نہیں بھولنے دونگا میں تمہیں.. ان فیکٹ اگلی صبح اصفہان سہگل کے نام کے سوا کوئی دوسرا نام
".. تمہیں یاد بھی نہیں ہوگا

آئیلین کے سرخ تمتماتے رخسار محظوظ کن نگاہوں کے حصار میں لئے وہ مبہم سا مسکرایا، آئیلین کے وجود سے اُٹھتی دلفریب خوشبو اُس کے حواسوں کو مہکانے لگی..

" آپ بہت زیادہ خوش فہم معلوم ہوتے ہیں مسٹر سہگل، کیا آپ کو یقین ہے کہ اپنی بڑائی میں کہے گئے تمام دعوے ثابت بھی کر سکیں گے آپ؟؟ "

بمشکل اپنے لہجے کو عام رکھا اُس نے ورنہ تو شدید اشتعال میں مبتلا تھی وہ، ضبط کا بندھن مٹھیوں میں دبوچے آئیلین نے اُس کی سرمئی آنکھوں میں جھانکا جہاں تفاخر کے علاوہ وہ کچھ نہ دیکھ سکی..

"ایک میشرنگ رولراور ٹیپ لے کر آفس میں چلو، رولر سے تم معائنہ کر لینا میرا اور ٹیپ میں تمہارے ہونٹوں پہ لگادونگا پریکٹیکل ایگزیمنیشن سے قبل.."

استکبار بھرے بھاری لہجے میں کہتا وہ آئیلین کو الجھا گیا.. کچھ دیر وہ خاموش کھڑی اصفہان کے کہے جملے کا مطلب اخذ کرنے کی کوشش کرنے لگی..

"سوچو! جو چیز سمجھنے میں تمہیں اتنا وقت درکار ہے جب وہ سب تمہارے ساتھ ہو رہا ہوگا تو کیا حال ہوگا تمہارا جانم.. "

اصفہان کا لہجہ غیر ارادی طور پر بے خود ہونے لگا، سرمئی آنکھوں میں بادلوں کی صورت خمار اترتا چلا گیا جس کی وجہ سے وہ اپنا رنگ بدلتی اب سیاہ نظر آنے لگیں.. آئیلین اب بھی نہ سمجھ سکی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے لیکن اصفہان کے لب و لہجے اور دیکھنے کے انداز سے یہ واضح تھا کہ جو بھی ہے صحیح نہیں..

" آج میٹنگس کینسل کرتے ہیں، کیا کہتی ہو؟؟ "
آئیلین کے کان پر جھک کر اُس نے گمبھیر خمار آلود سرگوشی کی جس کے بعد محض ایک لمحہ لگا اُسے سب سمجھنے میں اور جب سب سمجھ آیا تو شرم سے اُس کی سفید رنگت دہک اُٹھی ..

" تمہیں بیسک مینرز سیکھنے کی بہت ضرورت ہے، پبلک پلیس پر کھڑے ہیں ہم .. کم از کم موقع محل دیکھ کر ہی بات کر لیا کرو.. "
ارد گرد گزرتے آفس سٹاف پر نظریں ڈالتی آئیلین نے اصفہان سے دور ہونا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے اصفہان نے اُس کا بازو تھام کر اُسے ایسا کرنے سے روک دیا ..

" جو میرا ہے میں اُسے چار لوگوں کے سامنے چاہوں یا بند دروازوں کے پیچھے کیا فرق پڑتا ہے .. اور ویسے بھی مجھے ایسے زیادہ پسند ہے ہر ایک کو اندازہ

ہو جانا چاہیے کہ تم صرف اصفہان سہگل کی ہوتا کہ تم پہ کوئی نظر غلط ڈالنا تو
" .. دور ڈالنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے

اصفہان کا لہجہ پُر تپش تھا بالکل اُس کی نگاہوں کی طرح جن سے آئیلین کو اپنا
.. چہرہ جھلستا ہوا معلوم ہوا

" .. لیکن اگر تم تنہائی چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں "

استہزایہ مسکان ہونٹوں پہ سجائے وہ بھاری مدھم سرگوشی سے آئیلین کی
سماعتیں معطّر کر گیا، بھاری ہوتی پلکیں اُٹھا کر اُس نے مقابل کھڑے شخص کو
دیکھا جس کی سیاہ گھنی داڑھی میں چھپا ڈمپل آئیلین کو منہ چڑا رہا تھا.. اُس
کی ناک پہ سوار غصے ایک ڈگری مزید بڑھ گیا جسے دیکھ کر اصفہان کی
.. مسکراہٹ گہری ہوئی

" .. اچھا ناں جانم کل کا مداوا کرنا چاہتا ہوں میں "

I was rude yesterday.."

انگشت شہادت گہری گلابی رنگ کی لپ اسٹک سے سجے اُس کے گداز نچلے ہونٹ پر پھیرتے ہوئے اصفہان نرمی سے گویا ہوا، اُس کے انداز میں واقعی شرمندگی تھی..

" These are for you.."

پشت پر چُھپا اپنا ہاتھ سامنے کرتے ہوئے اُس نے مسکرا کر کہا اور اپنے ساتھ لائے آئیلین کے پسندیدہ پھول وائٹ ٹیولپس اُس کی جانب بڑھائے..

"...اگر تم سوچ رہے ہو کہ یہ دے کر مجھے منا لوگے تو "

آئیلین نے ہاتھ آگے بڑھا کر سفید ٹیولپس کے مہکتے خوبصورت گلدستے کو تھام لیا..

"..تو بالکل صحیح سوچ رہے ہو، بہت پیارے ہیں یہ "

گلدستہ اپنی ناک کے پاس کر کے آنکھیں موندتے ہوئے گہری سانس کی صورت انکی خوشبو اپنے وجود میں اتار کر وہ طمانیت محسوس کرتی مسکرا دی.. یہ منظر دیکھ کر نہ جانے کیوں اصفہان کے دل میں نامانوس سا درد اٹھتا چلا گیا جس کے زیرِ اثر اُسے سانس لینا بھی دشوار لگا..

" تم پہلے بھی ایک دفعہ یہ لائے تھے میرے لئے، تمہیں کیسے پتہ یہ مجھے پسند ہیں؟؟ "

نرمی سے کہتے ہوئے آئیلین نے مسکرا کر اُسے دیکھا..

" مجھے تمہارے بارے میں اور بھی بہت کچھ پتہ ہے، کبھی فرصت میں سب کچھ بتاؤں گا.. "

سنجیدگی سے کہا گیا، پل پل مزاج تبدیل ہوتے تھے اُس کے.. آئیلین استفہامیہ نگاہوں سے اُس دھوپ چھاؤں سے شخص کو جانچنے لگی...

"..چلو اندر چلتے ہیں میٹنگ میں انتظار کر رہے ہوں گے سب ہمارا "

اصفہان نے سپاٹ چہرہ لئے کہا دور دور تک نہ آنکھوں میں وہ خمار دیکھا جا سکتا اب جو کچھ دیر پہلے ہچکولے کھا رہا تھا ان میں اور نہ ہی چہرے پر وہ نرم سکون بخش تاثرات تھے آئیلین لب بھینچ کر کانفرنس ہال میں جانے کے بجائے اپنے آفس میں چلی گئی تاکہ اصفہان کے دئے ہوئے پھول وہاں اپنی ٹیبل پر رکھ دے..

" Good work Miss Beenish..

"..بہت اچھے سے کمپائل کی ہیں آپ نے تمام فائلز

کانفرنس ہال میں قدم رکھتے ہی اصفہان کی بھاری آواز نے اُس کا استقبال کیا، آئیلین کی نگاہیں بے ساختہ اُسکی جانب اٹھیں.. وہ تو فائل سٹڈی کرنے میں مشغول نظر آیا مگر بینش خاموشی کھڑی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پیار بھری نگاہوں سے اصفہان کو تک رہی تھی..

"..گُڈ مارننگ ایوری ون "

مٹھیاں بھینچ کر خود پر ضبط کرتی وہ حلق کھنکھارتی سر براہی کرسی پہ آ بیٹھی، اصفہان نے ایک نظر آئیلین کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی، سبز سنہری آنکھوں کا گہری سرمئی آنکھوں سے تسادم ہوا جو کے کافی قلیل مدت کا تھا.. کیونکہ اصفہان نے فوراً نگاہیں فائل پر واپس مرکوز کر دیں

" Miss beenish bring me workers' portfolio.."

سپاٹ لہجے میں کہتی وہ اپنی کرسی پہ آرامداہ انداز میں بیٹھ گئی آئیلین کا حکم سن کر بینش سر کو اثبات میں جنبش دے کر کانفرنس ہال سے نکل گئی، اپنے دائیں جانب پڑی کرسی کو خالی دیکھ کر اُس کے دل کو کچھ ہوا جیسے کسی نے

مٹھیوں میں بھینچ لیا ہوا اُسے، آئیلین کو اندازہ تھا وہ آج نہیں آئے گا لیکن
..اُسکی جگہ خالی دیکھ کر اُسکی کمی بے انتہا محسوس ہوئی اُسے

میٹنگ شروع کرتے ہیں.. مسٹر سہگل کے ساتھ تو ڈیسکشن ہو گئی تھی "
ہماری، آپ سب کو جو ڈاکومنٹس سٹڈی کرنے کے لئے دئے تھے ان میں
" آپ کو کوئی ہل ملا؟؟
اُس نے سوال کیا جس کے جواب میں کانفرنس ہال میں خاموشی ہی رہی یعنی
اصفہان کی بات ماننے کے علاوہ دوسرا کوئی چارہ نہیں تھا اُس کے پاس ورکرز
..کو فرم میں ایڈجسٹ کرنے کا

ٹھیک ہے تو پھر میں کنٹریکٹ پر سائن کر دیتی ہوں کیونکہ اس کے علاوہ تو "
"..دوسرا اور کوئی آپشن ہے بھی نہیں ہمارے پاس

آئیلین نے متانت بھرے لہجے میں کہا اور ٹیبل پر اپنے سامنے رکھے

.. کنٹریکٹ پہ دستخط کر دیا

اس کے بعد آئیلین بینش کے لائے ہوئے پورٹفولیو کا مطالعہ کرنے لگی جبکہ

اصفہان پروجیکٹر پر نیو پروجیکٹ کو ایکسپلین کر رہا تھا کانفرنس ہال میں تمام

.. موجود لوگوں کے سامنے

مس بینش آپ بیٹھ جائیں کب تک کھڑی رہیں گی.. میٹنگ تو مزید چلے "

".. گی آدھے گھنٹے اور

اصفہان نے خود کو ٹکٹکی باندھے دیکھتی بینش کو اپنے برابر خالی کرسی پہ بیٹھنے

.. کو سرسری لہجے میں کہا جبکہ وہ خود پروجیکٹر کے سامنے کھڑا تھا

".. شیور سر، تھینک یو "

بینش ستائشی نظروں سے اُسے تکتی بیٹھ گئی جبکہ خاموشی سے ان دونوں کو گھورتی آئیلین کا بس نہیں چلا کہ اصفہان کی عقل ٹھکانے لگا دے جس نے اچھا خاصا اُس کا ٹیمپولوز کروادیا جو کہیں نہ کہیں وہ خود بھی جانتا تھا..

پریزینٹیشن دے کر وہ اپنی جگہ پر واپس آ بیٹھا جبکہ اُس کی جگہ اب فنانس سیکریٹری پروجیکٹ پر آنے والے خرچوں کے بارے میں بتانے لگا، اصفہان کی پوری توجہ پریزینٹیشن ہی کی جانب تھی کہ اچانک اُسے محسوس ہوا اُس کے پیروں پر اوپر کی طرف کچھ رینگ رہا ہے..

اصفہان نے فوراً نظریں ترچھی کر کے اپنے برابر بیٹھی بینش کو دیکھا جو اُسے پوائنٹس نوٹ کرنے میں مصروف نظر آئی، اور ویسے بھی ایک سیکریٹری سے اس حد تک بولڈنس کی امید کوئی کر بھی نہیں سکتا تھا.. گہری سانس لے

کر اپنی ٹھائی پر سیدھا ہاتھ رکھ کر سہلاتے ہوئے اُس نے آئیلین کی سمت نگاہیں مرکوز کر لیں جو نظریں ملنے پر شرارت سے مسکرائی..

اصفہان کو اُس سے ہرگز کسی ایسی چیز کی امید نہ تھی، اُس نے خونخوار نظروں سے آئیلین کو گھورا جو اُسے ٹیز (tease) کرنے کے دوران فخریہ نگاہوں سے اُسے تک رہی تھی، لمحہ بہ لمحہ اصفہان کی سرخ ہوتی رنگت، گردن کی ابھرتی شریانیں اُسے سکون بخشنے لگیں.. وہ ہنوز اپنی پینسل ہیل کی نوک سے اُس کی ٹانگ دھیرے دھیرے سہلاتی رہی جو ضبط کی آخری حدود پر تھا..

"...اوکے "

اصفہان نے بے اختیار بلند آواز میں کہا، آئیلین نے اُس کے تاثرات دیکھ کر ہونٹوں پر ہتھیلی کی پشت رکھ کر قہقہے کا گلا گھونٹا..

".. باقی کی میٹنگ کل کے لئے رکھتے ہیں "

اصفہان نے خود کو حیرانگی سے دیکھتے ٹیم ممبرز کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا جس کے بعد وہ سب باری باری کانفرنس ہال سے جانے لگے،ان دونوں کے علاوہ آخری وہاں پر بینش ہی تھی جو اصفہان کو فائلز کے بارے میں بتارہی تھی جو اصفہان سر جھکائے سنتا رہا جبکہ آئیلین نے ہنوز اپنا سابقہ کام جاری رکھا ..

" اوکے سر.. میم اب میں چلتی ہوں.. کل کی میٹنگ کے لیے پریزینٹیشن تیار کر کے آپ دونوں کو میل کردوں گی .. "

بینش کے الوداعی کلمات سن کر جہاں اصفہان نے سر کو خم دیا تھا وہیں آئیلین نے بھی اپنی کرسی سے اٹھنے کے لئے اپنا پیر اصفہان سے دور کرنا چاہا مگر اصفہان نے فوراً ہاتھ ٹیبل کے نیچے سے گزارتے ہوئے آئیلین کا بلیک پینسل ہیل میں مقید پیر تھام لیا ..

"..اوکے مس بینش اب کسی کو اندر نہیں آنے دیجئے گا "

کہا تو بہت عام سے لہجے میں تھا مگر آئیلین اُس کے لفظوں کے پیچھے پوشیدہ تپش بھانپ گئی، اُس نے اصفہان کے شکنجے سے اپنا پیر نکالنے کے لیے اپنے پیر سے اُسے ٹھوکر ماری مگر صد افسوس اب کافی دیر ہو چکی تھی..

" So you were teasing me, right ? "

دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ آئیلین کا پیر ایک جھٹکے سے چھوڑتا اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا، آنکھوں میں خمار سرخی کی صورت جبکہ نسوں میں دوڑتا خون صرف سامنے بیٹھی لڑکی کو اپنا بنانے کا طلبگار تھا..

آئیلین اُس کی گھمبیر آواز میں تیرتی وحشت کو بھانپ کر تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی، اس سے قبل وہ دروازے کی سمت پیش رفت کرنے کے

بارے میں سوچتی بھی کہ اصفہان نے اُسے کہنی سے تھام کر واپس اُس کی

.. کرسی پر دھکیل دیا

" How did you get the audacity to do all that in front of dozen of people ? "

تمہیں درجن بھر لوگوں کے سامنے یہ سب کرنے کی جرات کیسے)

(ہوئی؟

کرسی کے دونوں اطراف مٹھی کی جان لیوا گرفت بناتا وہ آئیلین کے چہرے پر جھکا اس حد تک کہ اصفہان کے ہلتے ہونٹ اُس کی جلد سے صرف ایک انگلی کے فاصلے پر تھے جبکہ اُس کی گرم مہکتی سانسیں آئیلین کو اپنا چہرہ جھلساتی معلوم ہوئیں، وہ جتنا پیچھے ہو سکتی تھی ہوئی لیکن پھر بھی فاصلہ نہ

.. ہونے کے برابر تھا دونوں کے مابین

" Did you really think that I won't retaliate ? "

(کیا تم نے واقعی یہ سوچا تھا کہ میں جوابی کارروائی نہیں کروں گا؟)

اصفہان اُس کی زرد پڑتی رنگت کو تمسخر بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا، وہ کبھی اُس کے کانپتے ہونٹوں کو دیکھ کر محظوظ ہوتا تو کبھی لرزتی سیاہ پلکوں کو دیکھ کر جبکہ دوسری طرف آئیلین اُس کے لہجے میں تیرتے طنز اور آنکھوں میں رقم استکبار بھانپ کر اپنے ذہن میں چلتے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگی..

" مجھے ہر گز تم جیسے لوگ سمجھ نہیں آتے، جو حسد میں اپنے قد سے اونچا کام کر تو دیتے ہیں لیکن پھر ان کی جان... "

ابھی اصفہان اپنی بات آگے مکمل کرنے کے نزدیک ہی تھا کہ آئیلین نے ہاتھ بڑھا کر اُس کی شرٹ کے کولر کو مٹھی میں دبوچ کر اُسے اپنے نزدیک

کھینچا اور جو جسموں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ تھا وہ آئیلین نے اپنی آنکھیں بند کرنے کے بعد خود مٹا دیا ..

صرف اصفہان کی باتوں کو غلط ثابت کرنے کے خاطر وہ اُس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے، اُس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں گھولنے لگی.. کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ آئیلین صارف چوہان ڈرپوک ہے، وہ ثابت کرنے لگی اپنی بہادری ..

" آئندہ یہ سوچنے کی غلطی بھی نہیں کرنا کہ میں وہ ختم نہیں کر سکوں گی جو میں نے شروع کیا ہو.. سمجھے تم..؟ "

کچھ لمحوں بعد ہی اصفہان کو خود سے دور دھکا دے کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بمشکل اپنی بے ہنگم سانسوں کو استوار کرنے کے بعد اصفہان کی آنکھوں میں بے خوفی سے جھانکتے ہوئے اُس نے اپنا جملہ مکمل کیا ..

" ختم ؟؟ "

اصفہان کو آج دوسری مرتبہ اُس نے حیران کیا، اُسے ہرگز آئیلین سے اس بے باکی کی امید نہ تھی.. وہ گہری خمار آلود نگاہوں سے اُس کے ہر ایک نقوش کو نہارتا دھڑکنوں کے شور پر قابو پاتی آئیلین کی سمت پیش رفت کرنے لگا خود کو کوٹ کی قید سے آزاد کروانے کے درمیان ..

" ..ابھی شروع ہی کہاں ہوا ہے "

اُس کی سانسوں کے نشے میں بے خود ضرورت سے زیادہ بھاری لہجے میں کہتا وہ آئیلین کے بالکل نزدیک آگیا ..

" ...شرٹ اتارو میری "

عجیب سا حکم دیا گیا جسے سن کر آئیلین کے خشک حلق میں کانٹے نکل پڑے ..

" کیا مطلب ؟؟ "

آئیلین نے ناسمجھی سے اُسے دیکھتے ہوئے دو قدم پیچھے اُٹھائے لیکن اگلی ہی ساعت اصفہان نے اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی شرٹ کے بٹنز پر رکھ لئے ..

" شرٹ اتارو میری .. ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں کیا ڈر رہی ہو ؟؟ "

اصفہان نے آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سرگوشی کی جو سر نفی میں ہلاتی اصفہان کی شرٹ کے بٹنز کانپتے ہاتھوں سے کھولنے لگی ..

" That's my brave woman.."

اصفہان نے مسکرا کر کہا اور خود پینٹ کے اندر ٹک ہوئی شرٹ باہر نکالتے ہوئے آئیلین کا اُسکی شرٹ کے بٹن کھول دینے کے بعد وہ اُس کا کوٹ اتارنے لگا، آئیلین کا پورا وجود اس وقت زلزوں کے زیرِ اثر کانپ رہا تھا وہ

اصفہان کو روکنا چاہتی تھی مگر نہ روک پائی کیونکہ اُس کی انا، خود کو بے خوف ثابت کرنے کی جنگ ہر بار آڑے آجاتی..

"میں نہیں چاہتا تھا ہمارا فرسٹ ٹائم اس طرح اس کانفرنس ہال میں ہو مگر اب کیا کر سکتے ہیں.."
اصفہان نے مخمور ہوتے بوجھل لہجے میں کہا، اُس کے الفاظ اور آواز نے آئیلین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی خیز لہر دوڑا دی..

"تمہیں ثابت بھی تو کرنا ہے ناں کہ تم کتنی بے خوف ہو اور جو ہم دونوں نے مل کر شروع کیا ہے اُسے ختم بھی اب ہم ہی کرے گے ساتھ مل کر.."

یہ کہتا وہ آئیلین کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے ساتھ کانفرنس ٹیبل کے نزدیک لے آیا..

" ویسے یہ بھی بُرا نہیں، ہم دونوں جتنے مختلف ہیں یہ رشتہ بھی اس ہی طرح کی صورتحال سے گزر کر ہی آگے بڑھنا تھا .. "

گھٹنوں کے بل آئیلین کے سامنے بیٹھتے ہوئے وہ ہاتھ بڑھا کر اُس کے سفید پیروں کو ہیل کی قید سے آہستہ آہستہ آزاد کرنے لگا جس پر آئیلین فوراً بیدک کر اُس سے دور ہوئی لیکن اصفہان نے گردن اُٹھا کر اُسے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایسا کرنے سے باز رکھا ..

" I never knew I had a foot fetish until I saw your feet.."

آئیلین کے خوبصورت پاؤں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں بولا .. اپنی فطرت کے مطابق اصفہان کو اس طرح آئیلین کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بُرا لگنا چاہیے تھا مگر اُسے یہ کرنا اچھا لگا جبکہ

دوسری طرف طبیعت کے برخلاف آئیلین اُسے اپنے قدموں میں جھکا کر خوشی محسوس کرنے کے بجائے برا محسوس کر رہی تھی، دونوں ہی اپنی منزل کا تعین بھول گیے ہوں جیسے..

" میں انہیں بھی سراہوں گا مگر آج نہیں کیونکہ آج تمہارے حسن کو سرہانے کی باری ہے.. "

اصفہان واپس کھڑا ہوتا آئیلین کی آنکھوں میں جھانکنے لگا اور ایک ہاتھ سے کانفرنس ٹیبل پر بچھا تمام سامان اُس نے دور دھکیل دیا تاکہ آئیلین کو وہاں لٹا سکے..

" ان وادیوں میں کھو جانے کی باری ہے آج.. "

اصفہان نے آئیلین کا ہاتھ تھام کر اُسے کانفرنس ٹیبل پر بیٹھا دیا اور اُسکے دونوں اطراف ٹیبل پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے اُس کی شرٹ

کے بٹنز کھولنے لگا، نامحسوس انداز میں اُسکی اپنی سانسیں بھی تیز ہونے لگیں تھیں..

" تم خاموش ہو کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے اس سب سے...؟ "

زبردستی کا وہ قائل نہیں تھا اور اس بات کا اندازہ اس چیز سے بخوبی کیا جا سکتا تھا کہ اُس نے انتقام لینے کیلئے بھی شادی بنا کسی زور زبردستی کے کی تھی آئیلین سے..

"...جو... کرنا ہے.... کرو "

پھولی سانسوں کے بیچ آئیلین نے اُسے اجازت دے دی کیونکہ وہ بھی اب تھک چکی تھی چوہے بلی کے اس کھیل سے، ان دونوں کے درمیان تعلق جائز اور حقیقی تھا جو کل نہیں تو آج آگے بڑھتا ہی سو اُس نے فیصلہ کر لیا.. خود

کو اصفہان سہگل کی وارفتگی، اور اُس کی چاہت کی بارشوں میں بھیگونے کے لیے تیار کر لیا..

اصفہان ایک لمحے کو رُک گیا اور بغور آئیلین کے چہرے کو تکنے لگا کہ کہیں سے کوئی تو ناپسندیدگی کا تاثر ملے مگر وہ اُسے اپنے لئے بالکل تیار اور پر سکون نظر آئی البتہ جسم کی کپکپاہٹ سے یہ ضرور واضح تھا کہ وہ خوفزدہ ہے..

"پر سکون رہو، خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں زیادہ تکلیف نہیں پہنچاؤں گا میں تمہیں.."

اصفہان کو نا جانے کیوں اُس پر پیار آیا اُس نے سر جھکا کر آئیلین کی ٹھوڑی پر نرمی سے اپنے ہونٹ ثبت کر دئے.. اُس کی سیاہ داڑھی کے سبب ہونے والی چبھن پر آئیلین نے سختی سے آنکھیں میچ لیں اصفہان کی پر حدت سانسیں

اُس کی سانسیں اُس پر تنگ کرنے لگیں کہ آئیلین کو اپنے ایک دوسرے میں سختی سے پیوست ہونٹ کھول کر گہری سانس لینی پڑی..

اصفہان اس کی حالت سے محظوظ ہوتا آئیلین کو کندھوں سے تھام کر کانفرنس ٹیبل پر لٹانے لگا جس کے بعد وہ سیدھا کھڑا ہوتا یہ بھرپور منظر، اُس کا دلکش سراپا کھلی خمار زدہ آنکھوں سے اپنے حافظے میں محفوظ کر رہا تھا.. آئیلین نے بھی نیم وا آنکھوں سے اپنے سر پر کھڑے اُس دیومالائی وجاہت کے حامل شخص کو دیکھا جس کا مسکیولر سینہ اور فولادی سکس پیکس پر اُس کی نگاہیں جیسے ٹھہر سی گئیں تھیں.. اصفہان سہگل واقعی پا مردی کا شہکار تھا ہر بار اُسے شرٹ لیس دیکھنے پر یہ اعتراف آئیلین کا دل بھی کیا کرتا..

"تمہاری آنکھیں انہیں محسوس کرنا چاہتی ہیں؟؟ کیسے کرو گی ہاتھ سے یا اپنے وجود پر..."

اسکی نگاہوں کے پیام سمجھتے ہوئے اصفہان نے سوال کیا جس پر آئیلین نے اپنے سوکھتے ہونٹوں پر زبان پھیری..

"خود پر.."

سرگوشی سے بھی دھیمے مدھم لہجے میں کہا گیا، اگر وہ ان ہونٹوں کو پڑھ نہ رہا ہوتا تو کبھی نہ سمجھ پاتا کہ کیا کہا ہے آئیلین نے..

اپنی دیوانگیاں اُس پر لٹانے کے لیے ٹیبل پر ہتھیلی ٹکاتا وہ آئیلین کی گردن پر چمکتے تل پر جھک گیا..

"اصفہان....."

آئیلین کے لبوں سے بے اختیار سسکاری امڈ آئی، اُس جنونی نے اپنی جنونیت میں مبتلا ہو کر اُس کے تل پر اپنے دانت گاڑھ دئے تھے..

کہا تھا ناں تمہارے ہونٹ، بھاری ہوتی سانسیں، دل کی دھڑکنیں سب "
"...ایک ہی نام لیں گی

آہوں کے درمیان اپنے نام کی آنے والی پکار سن کر سرشاری اُس کے وجود میں اترتی چلی گئی، اس سے قبل آئیلین کسی تسبیح کی طرح اُس کے نام کی مالا پڑھنے لگتی اور اصفہان مزید اُس پر خود کو نچھاور کرتا کہ آئیلین کی کوٹ کی ..جیب میں پڑا اُس کا فون بجنے لگا

"..میرا فون..اصفہان "
آئیلین نے مدہوش لہجے میں اُس کی پشت پر اپنے نخن چبھونے کے درمیان ..کہا جبکہ اصفہان ہنوز اُس پر حاوی تھا
"..اصفہان فون دو مجھے میرا "
آئیلین نے خود کو بڑی مشکل سے تیار کیا اصفہان سے دور ہونے پر ورنہ تو وہ شخص بھی کسی جان لیوا نشے کی طرح اُس کے وجود پر سحر پھونکتا جا رہا تھا ..

"...آئیلین ابھی نہیں "

اُس کا حال بھی آئیلین نے کچھ کم نہ تھا، اصفہان اُس کے کوٹ سے فون نکالنے کے بجائے اپنی بیلٹ ڈھیلی کرنے لگا ..

"...بس ایک منٹ "

جب تک وہ خود میں مصروف تھا آئیلین نے جبراً اصفہان کے مضبوط ورزشی وجود سے نظریں ہٹا کر ٹیبل پر ایک طرف پڑا اپنا کوٹ اُٹھایا اور مسلسل چنگھاڑتے اپنے فون کو کان سے لگا لیا ..

اصفہان نے یہ دیکھ کر دانت پیستے ہوئے آئیلین کے ہاتھ سے اُس کا فون جھپٹنا چاہا مگر آئیلین نے اُسے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایسا کرنے سے باور کیا ..

" کیا؟؟ "

کال کرنے والے کی بات سن کر وہ بے یقینی سے کہتی ٹیبل پر اٹھ بیٹھی،

..اصفہان نے آنکھیں سکیڑ کا اُسے استفہامیہ نگاہوں سے جانچا

" کب ہوا ہے یہ ؟؟اور کونسے ہاسپٹل میں ہیں آپ ؟؟ "

آئیلین بے حد پریشان دکھائی دینے لگی جبکہ ہسپتال کا زکر سن کر اصفہان

.. بھی سپاٹ چہرہ لئے اپنی شرٹ کے بٹنز بند کرنے لگا

"..میں بس پہنچ رہی ہوں"

یہ کہتے ہوئے اُس نے کال منقطع کر دی اور تیزی سے اپنی بکھری حالت

..درست کرنے کی کوشش کرنے لگی

" کیا ہوا؟ "

چند ہی منٹ میں وہ اپنے سابقہ روپ میں بالکل تیار کھڑا تھا جبکہ دوسری

... طرف آئیلین کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے،اُس سے کچھ نہ ہو سکا

"..بابا ہسپتال میں ہیں..مجھے جانا ہو گا "

آئیلین آنسوؤں کے سبب دھندلی ہوتی نگاہوں سے اپنی ہیلز ڈھونڈ رہی تھی..اصفہان نے اُس کی بات سن کر جواباً سختی سے لب بھینچ لئے،اُسے آئیلین کے اوپر ترس جبکہ وہ خبر سن کر خوشی ہوئی..اصفہان نے اُس لرزتے وجود کو کندھوں سے تھاما اور اُسے چیئر پر بیٹھاتے ہوئے زمین پر پڑی اُس کی ہیلز اُسکے کانپتے پاؤں میں پہنانے لگا..

"..سب ٹھیک ہو جائے گا "

اُس کی گود میں دونوں بازو ٹکاتا ہوئے وہ آئیلین کی اشکبار آنکھوں کے نم کنارے احتیاط سے اپنی انگلیوں کی پوروں سے خشک کرنے لگا..

"...بابا آئی سی یو میں ہیں "

آئیلین کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی، اُس کی بات سن کر اصفہان نے عنابی لب سختی سے ایک دوسرے میں بھینچ لئے..

"سب ٹھیک ہو جائے گا..."

آئیلین کے بکھرے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اصفہان نے اُسکے ماتھے پر نرمی سے اپنے لب ثبت کرتے ہوئے اُسے اس بات کا احساس دلایا کہ اس مشکل کی گھڑی میں وہ اُسکے ساتھ ہے..

"کیا تم میرے ساتھ ہاسپٹل چلو گے؟؟"

کچھ دور یوں ہی کھڑے رہنے کے بعد آئیلین اُس سے دور ہو گئی.. آئیلین کو اُس کی ضرورت تھی اور اصفہان چاہت نہ ہونے کے باوجود بھی اُس کا ساتھ دینے کا متمنی..

"...ہاں چلو "

اصفہان نے اُس کا ملائم ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام لیا.. عام سا لب و لہجہ تھا اُس کا، اُس کی باڈی لینگوتیج سے بھی کوئی اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا .. کہ اُس کے دل میں کس قدر شدید طوفان برپا ہے

اصفہان کو وہاں جانے کی ضرورت نہ تھی، اُس کی بلا سے صارف چوہان جیئے یا مر جائے کیا فرق پڑتا.. ہاں بس یہ تھا کہ اگر اتنی آسانی سے مر گیا تو تکلیف کم دے پایا وہ اُسے.. اگر آج صارف چوہان مر جاتا تو صرف اتنا ہوتا کہ اپنے باپ کے قاتل کو اتنی آسان موت مرنے دیا اصفہان نے.. انتقام نامکمل رہ .. جاتا اُس کا

U L K H A N W R I T E S

" یار تم نے سنا فائزہ کیس کہہ رہی تھی کل ؟؟ "

ہاں یار میں خود حیران ہوں نہ داریاء ایسی لگتی ہے اور نہ ہی پروفیسر "
خانزادہ، مجھے تو لگتا ہے کہ فائزہ جھوٹ بول رہی ہے .. "

مائسہ لائبریری میں بیٹھی اسائمنٹ بنا رہی تھی جب اُس کی سماعتوں سے دو لڑکیوں کی آواز ٹکرائی، بُک پر پوائنٹس ہائی لائٹ کرتے اُس کے ہاتھ یکدم تھم گئے، تمام توجہ اب اُسکی ان دونوں کی باتوں پر مرکوز تھی ..

فائزہ کا کیا لینا دینا ہے ان دونوں سے، وہ بلال اور داریاء کے بارے میں بھی "
تو کہہ سکتی تھی کیونکہ داریاء کا سلوک بلال سے قابلِ قبول ہے اور بلال فائزہ کا ایکس بھی ہے سو .. "
پہلی لڑکی نے اپنی دوست کو یاد کروایا ..

"ویسے یہ تو ٹھیک کہہ رہی ہو تم داریاء کا سلوک واقعی بلال کے ساتھ بہت اچھا ہے.. بلال بھی اُس پیار بھری نظروں سے دیکھتا ہے، میں نے نوٹ کیا ہے.. "

"بلال کی پیار بھری نظریں نوٹ کر لیں تم نے لیکن پروفیسر خانزادہ کی نہیں کیں... حد ہے یار.. اب ناں اگلی کلاس میں تم توجہ دینا پروفیسر خانزادہ پر وہ کس طرح دیکھتے ہیں داریاء کو مجھے تو کچھ کچھ ہونے لگتا.. "

لڑکی نے ہنس کر کہتے ہوئے جھرجھری سی لی..

"تو پھر اس سب میں سوال یہ ہے کہ داریاء کس میں دلچسپی رکھتی ہے؟ پروفیسر میں یا بلال میں... "

لڑکی نے پرسوچ لہجے میں پوچھا، ان دو لڑکیوں کی زبان پر یہ باتیں ہونے کا مطلب یہ تھا کہ پورے کیمپس میں بھی یقیناً اندر ہی اندر یہ سب افواہیں گردش کر رہیں ہونگی..

مائسہ کتابیں سمیت کراب یہ سب سوچنے لگی.. اگر جا کر ان لڑکیوں کا منہ بند کرتی تو یہ بات بھی جنگل میں آگ کی طرح پھیلنے لگتی کہ داریاء کے متعلق افواہیں سن کر اُسکی دوست گھبرا گئی، یعنی افواہیں سچ ثابت ہونے لگتیں تبھی وہ لب بھینچے خود پر ضبط کئے خاموش بیٹھی رہی..

" اچھّا تو یعنی اب تم سب فائزہ جیسی لڑکی کی باتوں پر بھی اعتبار کرو گی؟؟ "

بلال کی آواز پر وہ حیرت سے دوسری سمت پلٹی..

".. تمھیں نہیں معلوم فائزہ داریاء سے کس قدر جلتی ہے "

بلال نے سخت لہجے میں کہا..

" کم از کم لوگوں کی بکواس پر یقین کرنے سے قبل تھوڑا سا اپنا دماغ بھی چلا لیا کرو.. "

بلال نے قہر آلود نگاہ ان دونوں لڑکیوں پر ڈالی اور لائبریری سے نکل گیا..

"...بلال "

اُس کے وہاں سے جاتے ہی مائسہ بھی اپنا سامان سمیت کر تیزی سے بلال کی جانب لپکی، لائبریری کے باہر راہداری میں اپنی پشت پر ابھرنے والی دھیمی نسواں آواز کو سن کر بلال مسکراتا ہوا اُسکی سمت پلٹا ..

" مائسہ...؟ "

ہونٹوں پر رقص کرتی مسکراہٹ پیچھے دھکیل کر وہ سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ چکا تھا، مائسہ اُسے دیکھ کر اُسکی سمت پیش رفت کرنے لگی ..

"تم نے کچھ دیر قبل لائبریری میں جو کیا اُس کے لئے تھینکس.. "

مائسہ کو حیرانگی ضرور ہوئی بلال کے اس ان دیکھے روپ کو جان کر، لیکن پھر یاد آیا کہ انسان بدل جایا کرتے ہیں اچھے سے برے اور برے سے اچھے بھی

ہو جاتے ہیں، ہر بار شاید منفی پہلو پر ہی غور و فکر نہیں کرنا چاہیے مائسہ نے

..بلال کا چہرہ دیکھتے ہوئے سوچا

"..ان کے منہ بند کرنا ضروری تھا "

بلال نے کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہا تو مائسہ سر کو اثبات میں خم دیتی

..ہولے سے مسکرا دی

" داریاء نہیں دیکھ رہی تمہارے ساتھ ؟؟ "

..بلال کی آواز نے اُسے خیالات کی دنیا سے باہر کھینچ نکالا

وہ لیٹ آئے گی بلکے شاید آگئی ہو اور لیکچر ہال میں ہو پندرہ منٹ بعد کلاس "

"..بھی تو ہے

..کلائی پر بندھی نازک سی ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے اُس نے کہا

"چلو ملاقات ہو گی پھر کبھی مجھے زرا اپنے دوستوں کے پاس جانا ہے، تم سے بات کر کے اچھا لگا مائسہ.. "

بلال نے مسکرا کر اُسے دیکھا جبکہ مائسہ جواباً محض سر کو خم ہی دے سکی، وہ اتنا اچھا برتاؤ کر رہا تھا لیکن پھر بھی مائسہ اُس کے ساتھ اپنا تعلق بحال نہ کر سکی..

بلال چلا گیا اور وہ بھی لیکچر ہال کی سمت جانے کا ارادہ رکھتی تھی مگر اچانک کسی کی گہری نظریں خود پر مرکوز محسوس کر کے وہ یکلخت چلتے چلتے رک گئی.. تھوڑا سا ہی وقت لگا اُسے خود کو تکتے شخص کے متعلق پتہ لگانے میں، اس بار مائسہ نے پیچھا نہیں کیا تھا اُس کا..

UL KHAN WRITES

رات انکی واپسی دیر سے ہوئی، علی تو آریس کے گھر سے واپسی کے سفر کے دوران ہی سو گیا جس وجہ سے ایناره گھر واپس آکر علی کے ہمراہ اُس کے ہی بیڈ روم میں سو گئی جبکہ آزاد بھی اپنے کمرے میں جا کر سو گیا تھا، نہ ہی اُس کی ملاقات جہانزیب صاحب سے ہو سکی اور نہ ہی یہ پتہ چل سکا کہ اُسکی سابقہ بیوی اُس کے گھر میں مقیم ہے..

"صبح بخیر.. "

نک سک سے تیار سفید کلف شدہ شلوار سوٹ کے اوپر سفید ہی ویسٹ کوٹ میں ملبوس، پاؤں میں لیدر کا بھورا پشاوری جوتا پہنا گیا تھا، اُس کے ڈائننگ ہال میں داخل ہونے سے قبل لباس سے اُٹھتی عود کی دلکش خوشبو نے پتہ دیا کہ آزاد وہاں آنے والا ہے..

"صبح بخیر.. رات دیر سے آئے تھے "

جہانزیب صاحب بیٹے کو دیکھ کر مسکرائے جس کے وجیہہ چہرے پر سنجیدگی کا راج تھا ..

"..جی "

مختصر جواب دے کر وہ خاموشی سے کرسی گھسیٹتا انکی سمت دیکھے بیٹھ گیا، یہاں آنے سے پہلے وہ ایناره کو بتا کر آیا تھا کہ نیچے ناشتے کی ٹیبل پر اُس کے والد بھی ایناره سے ملنے کے لئے منتظر ہیں ..

" تمہاری وہ بیوی کہا؟ "

.. جہانزیب صاحب نے سرسری لہجے میں پوچھا

وہ نہیں، ایناره نام ہے ان کا اگر آپ نام نہیں لینا چاہتے تو صرف میری "
"..بیوی کہیے یہ وہ وغیرہ جیسے القاب لاگنے کی ضرورت نہیں ہے بابا صاحب

آزاد کا لہجہ ہنوز سپاٹ تھا مگر لفظوں کے پیچھے چھپا اشتعال جہانزیب سے پوشیدہ نہ رہ سکا ..

"تم کہتے ہو تو محترمہ کہہ کر پکار لوں تمہاری اُس اونچے خاندان سے لائے گئی بیوی کو؟؟"

انہوں نے تضحیک آمیز لہجے میں ہنس کر کہا جس پر آزاد کے لیے خود پر ضبط کئے رکھنا دشوار گزار ہو گیا، سیدھے ہاتھ میں سختی سے تھامی بٹر نائف پلیٹ پر پٹخ کر وہ ضبط کے آخری مراحل پر کھڑا انہیں تاسف سے دیکھنے لگا..

"بابا صاحب اینارہ ابھی یہاں آئیں گی اور ہمارے ساتھ ناشتہ کریں گی میں امید کرتا ہوں آپ کم از کم ان کے سامنے ہی صحیح لیکن ایک اچھے باپ ہونے کا ثبوت ضرور دیں گے.."

کاٹدار طنز سے بھرا لب و لہجہ اب بھڑکنے کی باری جہانزیب کی تھی..

تمہاری بیوی آئے گی ناں یہاں تو میری بہو بھی آئے گی بلکہ بہو کیوں وہ تو "
" .. میری بیٹی ہے

جہانزیب نے مسکرا کر کہا، آزاد کچھ نہ سمجھ سکا کہ یہ سب کہنے کے پیچھے

.. جہانزیب کا کیا مقصد تھا

".. کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں "

.. آزاد نے الجھن زدہ انداز میں استفسار کیا

" .. تمہیں سمجھنے کی ضرورت ہے بھئی نہیں جب وہ آئے تو خود دیکھ لینا "

جہانزیب یہ کہتے ہوئے اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئے جبکہ آزاد اب تک

.. الجھن میں مبتلا ان کے سفید چمکتے بالوں کو دیکھنے لگا

" .. گُڈ مارننگ "

الیہ کی آواز پر وہ حیرت سے نگاہیں آواز کے تعاقب میں اُٹھاتا کبھی اُسے دیکھتا تو کبھی اپنے بے حس باپ کو جو الیہ کو دیکھ کر ایسے نحال ہو رہے تھے جیسے وہ ہی انکی سگی اولاد ہو نہ کہ ان کے بیٹے کی زندگی تباہ و برباد کرنے والی..

" گُڈ مارننگ بیٹی.. کیسی نیند آئی اور اب کیسی طبیعت ہے ؟؟ "

بلیک ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں ملبوس بالوں کا جوڑا بنائے وہ واقعی بیمار دکھائی دے رہی تھی مگر آزاد کو اس سب سے اب کوئی غرض نہ تھا..

" یہ کیا کر رہی ہے یہاں ؟؟ "

ڈائننگ ٹیبل پر ٹھوکر مار کر اپنی کرسی پیچھے دھکیلتا وہ خون آلود نگاہوں سے الیہ کو گھورنے لگا.. دوسری بیوی کے ہوتے ہوئے وہ اپنی سابقہ بیوی کی موجودگی یہاں اپنے گھر میں قطعی برداشت نہیں کر سکتا تھا، اینارہ کا الیہ کے ساتھ ایک ہی ٹیبل پر بیٹھنا اُسے ہرگز گوارہ نہ تھا..

"..میں اپنی خوشی سے نہیں بڑے پاپا کے کہنے پر یہاں آئی ہوں "

جہانزیب کے بجائے الیہ کی جانب سے جواب موصول ہوا، آزاد کے لب و لہجے اور انداز میں اپنے لئے تیرتی نفرت بھانپ کر اُس کی دھڑکنیں تھوڑی سی مدت کے لئے ہی صحیح مگر سست ضرور پڑیں تھیں.. وہ شخص جسے اپنے لئے ہمیشہ ہمدرد اور مہربان پایا ہو اُس کا اکتاہٹ بھرا انداز یوں ہی تکلیف کا باعث بنتا ہے..

" میں آپ سے بات کر رہا ہوں بابا صاحب.. کیوں ہے یہ یہاں ؟؟ "

آزاد نے اُسے اس طرح نظر انداز کیا جیسے اُس کے وجود کی زندہ لوگوں میں کوئی وقعت، کوئی حیثیت ہی نہ ہو.. الیہ کو افسوس نہ ہوا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ اس ہی سب کی مستحق ہے..

" تمہیں نہیں پتہ جو پوچھ رہے ہو، نہیں جانتے تم کہ وہ کتنی بیمار تھی اب اس حالت میں میں اُسے فلیٹ میں تنہا چھوڑ آتا.. جب تک الیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہو جاتی الیہ یہاں ہی ہمارے ساتھ رہے گی اگر تمہیں اعتراض ہے تو بتاؤ میں اور یہ دونوں ہی تمہارا گھر چھوڑ کر ابھی چلے جائیں گے.. "

ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر وہ آزاد کی نرم طبیعت، اُس کی فرمانبرداری کے ساتھ کھلوار کرنے لگے، اپنا اکلوتا ہتھیار یعنی جذباتی بلیک میلنگ استعمال کیا تھا انہوں نے..

" یہ اس گھر میں نہیں رہے گی، میری بیوی کی موجودگی میں تو بلکل نہیں، اپنا سامان سمیٹو اور رات میں مجھے اپنے گھر میں نظر نہ آنا.. "

تندی سے کہتا وہ اپنی بات کے جواب میں کسی کو بھی مزید کچھ کہنے کا موقع دئے بغیر ناشتے کے نام پر ایک بھی لقمہ اُٹھائے بنا ڈائننگ ہال سے باہر نکل گیا..

" میں نے آپ کو کہا تھا بڑے پاپا، یہ نہیں مانے گا.. وہ بہت شدید نفرت کرنے لگا ہے مجھ سے .. "

الیہ نے افسردگی سے کہا جس پر جہانزیب نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے برابر والی کرسی پر بیٹھا دیا ..

" اس کے تو اچھے بھی مانیں گے، ایسی عقل درست کروں گا میں اسکی کے زندگی بھر یاد رکھے گا، بڑا آیا میری بیٹی کو گھر سے نکالنے والا.. "

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر الیہ کے نم گال خشک کئے..

" شاباش اب رونا بند کرو اور آنسو پونچھ لو.. تمہیں اسکی بیوی کا مقابلہ کرنا ہے اور اپنی جگہ بنانی ہے اس گھر میں میری بیٹی ہونے کی حیثیت سے.. "

انہوں نے محبت سے اُسے پچکارا... اتنے عجیب انسان تھے وہ کہ کسی اور کی بیٹی کی اس قدر شدید فکر لاحق تھی انہیں جبکہ اپنے سگے بیٹے کے جذبات سے کوئی سروکار نہ تھا ..

UL KHAN WRITES

" ابراہیم مجھے لگتا ہے اصفہان نے آئیلین سے شادی صارف چوہان سے انتقام لینے کے لیے کی ہے..."

گاڑی ڈرائیو کرتے اپنے شوہر کو دیکھتی وہ فکر مندی سے گویا ہوئیں، انکے انداز میں ڈھیروں وسوسے اور آواز میں اندیشوں کا راج تھا ..

" کون صارف ؟؟ اور اصفہان ایسا کیوں کرے گا وہ ہرگز ایسا بچا نہیں .. "

ابراہیم صاحب نے بیوی کی باتوں کو سر جھٹک کر در گزر کر دیا ان کا وہم سمجھ کر ..

"..صارف چوہان .. منتہا کا پہلا شوہر ابراہیم "

..انہوں نے کار ڈرائیو کرتے اپنے شوہر سے جھنجھلا کر کہا

" مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا مہر .. یہ سب محض تمہارا وہم ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے تمہاری دوست کا پہلا شوہر تو دبئ میں رہتا تھا تو اب وہ یہاں کیسے آیا اور اصفہان کو کیسے ملا ؟؟ "

..ابراہیم صاحب نے اپنی مکمل توجہ سڑک پر مرکوز کئے ان سے کہا

" ابراہیم آپ اصفہان کو جتنا معصوم بچہ سمجھتے ہیں ناں اتنا معصوم وہ ہے نہیں ،اب وہ وہ ہی بارہ سال کا بچہ نہیں جسے ہم جانتے تھے .. مجھے شک نہیں

مجھے پورا یقین ہے کہ اُس نے انتقام لینے کے لیے آئیلین سے شادی کی، وہ دارِیاء کی کس قدر فکر کرتا ہے یہ تو آپ جانتے ہی ہیں.. "

انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا، ماضی اپنے آپ کو ایک بار پھر دھرا رہا تھا بس اس بار کردار مختلف تھے لیکن وہ ماضی اور حال دونوں کی چشم دید گواہ تھیں.. جانتی تھی کہ لوگوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اتنا بُرا کیا نہیں جتنی بُری سزا انہیں بدلے میں ملی..

" اچھا تم پریشان نہیں ہو، ان شاءاللہ سب بہتر ہو گا.. "

ابراہیم نے نرمی سے کہتے ہوئے انکا ہاتھ تھام کر مہر کو دلاسہ دیا جس پر وہ جبراً بھی نہ مسکرا سکیں..

میں جب سے اُس لڑکی سے ملیں ہوں خود سے ہی سوال کر رہی ہوں، کیا " وہ معصوم اس سب کی حقدار ہے ؟؟ کہیں یہ نا ہو مردوں کے اس انتقام میں ایک عورت ہی دوبارہ پسے ماضی کی طرح.. صارف نے جو ماضی میں کیا کہیں آئیلین کے آگے نہ آجائے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ابراہیم.. صارف نے واقعی غلط کیا تھا مجھے تو جب جب پرانا وقت یاد آتا ہے میری روح کانپ اُٹھتی ہے، داریاء کتنی معصوم چھوٹی سی بچی تھی اور اُس حادثے کے بعد سے جس صدمے سے وہ گزری ہے.. اب تک وہ راتوں میں ڈر جایا کرتی ہے...

اصفہان اس سب کا ہی بدلہ لے رہا ہے صارف سے، اپنی بہن کے آنسوؤں کا بدلہ.. "

مہر واقعی بے حد فکر مند دکھائی دے رہیں تھی، ابراہیم اب چاہے کچھ بھی کہہ دیتے وہ پریشان ہی رہتی، منتہا سے انکی دوستی سے وہ بخوبی واقف تھے کتنے عرصے تو وہ یہی سمجھتی رہیں کہ وہ مرگئی ہے پھر جب محتشم نے یہ بتایا تھا کہ

منتہا انہیں مل گئی ہے اور یہ کہ وہ کچھ عرصے بعد اُس سے شادی کر کے لاہور سے کراچی شفٹ ہو جائیں گے تو مہر کو مانوں کسی نے نئی زندگی کی خوشخبری دے دی ہو، انہوں نے بھی محض دوست کے ساتھ رہنے کے خاطر اپنے شوہر کو زبردستی کہہ کر لاہور سے انکا بزنس کراچی شفٹ کروایا.. وہ دونوں دوستیں اپنے بچپن کے خواب کی طرح جس میں وہ سوچتی تھیں کہ شادی کے بعد ایک دوسرے کی پڑوسی بنیں گی اور پھر جب دونوں کی اولاد ہو گی تو وہ بھی آپس میں ایسے ہی مثالی دوستی کا رشتہ بنائیں گی جیسا ان دونوں کے خود کا تھا، مہر اور منتہا کا یہ خواب پورا بھی ہوا دارِیاء اور مائسہ ایک دوسرے کی بالکل ایسے ہی دوست بنی جیسے مہر اور منتہا تھیں، خوشیوں بھرے یہ دن بہت مختصر تھے جو کہ صرف چھے سال قیام پزیر رہے..

ابراہیم کو اب بھی یاد تھا کہ جب منتہا کے انتقال کی خبر آئی تھی تو کس طرح کہرام مچ گیا تھا گھر میں، مہر کی تو وہ حالت تھی گویا دوست نہیں کوئی خونی

رشتہ ان سے بچھڑ گیا ہو، کئی دن گزر گئے مہر کی حالت سنبھالنے میں، انکا غم بہت بڑا تھا لیکن ان سے کئی گناہ زیادہ بڑا غم محتشم، داریاء اور اصفہان کا تھا اور داریاء تو ذہنی اذیت سے بھی گزر رہی تھی ان دنوں، مہر میں ان سب کی حالتِ زار دیکھنے کے بعد واپس اٹھ کھڑے ہونے کی بالکل ہمت نہ تھی مگر انہیں سب سنبھالنا تھا سو انہوں نے اپنا کرچی کرچی ہوئے دل کے ٹکڑے ایک ایک کر کے سمیٹے اور جبراً خود کو مضبوط کیا

.. حقیقت کا سامنا کرنے کے لیے

" مجھے اصفہان سے بات کرنی ہو گی ابراہیم .. آپ ایسا کریں اُس کے آفس کی طرف گاڑی موڑ لیں ہم شاپنگ پر پھر کبھی چلیں گے .. ان دونوں بچوں کو میں نے اپنی اولاد کی طرح سمجھا ہے انہیں میں یوں ہی پستیوں میں گرتا نہیں دیکھ سکتی اور اب جبکہ مجھے یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ آئیلین بھی منتہا ہی

" .. کی بیٹی ہے

بہت دیر تک سوچنے سمجھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ اصفہان کو تمام حقائق کا علم ہونا چاہیے، آدھی ادھوری حقیقت سے وہ خود کو ہی تکلیف پہنچا رہا تھا..

"اچھا تم اُسے کال کر کے پتہ کرو کہ وہ کہاں ہیں، چلتا ہوں میں تمہیں اُس کے پاس لے کر.. "

انہوں نے بیوی کی سمت دیکھ کر مسکراتے ہوئے نرمی سے کہا، ابراہیم جانتے تھے مہر کو اس وقت تک سکون نہیں آئے گا جب تک وہ سب سلجھا نہ لیں..

"ٹھیک ہے میں اُسے کال ملا (مہر نے اصفہان کا نمبر ڈائل کیا لیکن اس ہی پل ان کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر گاڑی میں گر گیا)....یہ اللہ خیر... ابراہیم سامنے دیکھیں...."

جوں ہی ان کی نظر سڑک پر سامنے سے آتے ٹرک پر پڑی وہ خوفزدہ آواز میں چیخنے لگی.. ابراہیم کے ہاتھ پاؤں بھی پھول گئے مقابل نزدیک آتے انقراض کو دیکھ کر..

" ..مہر گاڑی کے بریک فیل ہو گئے ہیں.. میں کنڑول کھو رہا ہوں اس پر "

ابراہیم نے بہت کوشش کی کے وہ گاڑی کو روک سکیں.. بریکس کو بارہا دبانے کی جدوجہد کی گاڑی موڑنی بھی چاہی لیکن کچھ بھی نہ کام آیا، نہ انکی گاڑی رک سکی اور نہ ہی سامنے سے آتی موت.. شاید آج ان دونوں میاں بیوی کی زندگی کا اس جہان فانی میں آخری دن تھا..

UL KHAN WRITES

I don't wanna know,

if you're playing me
Keep it on the low
Cause my heart can't take it anymore
And if you creeping,
please don't let it show
Oh baby, I don't wanna know

Creepin' - 21 Savage, Metro Boomin,
and The Weeknd

"...بیٹھو "

اصفہان نے آئیلین کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے سے قبل اپنی گاڑی کی پسنجر سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے سنجیدگی سے کہا..اپنی گاڑی کی جانب تیزی

سے بڑھتی آئیلین یکدم سابقہ جگہ پر تھم گئی.. سہاروں کی کہاں عادت تھی اُسے..

"... گاڑی میں بیٹھو آئیلین، اس کنڈیشن میں تم ڈرائیو نہیں کر سکتی" آئیلین کے الجھن زدہ انداز، اُس کی آنکھوں میں ٹھہرا متفکر تاثر بھانپ کر وہ نرمی سے بولا.. اصفہان کے بھاری لہجے میں سرائیت کرتی ملائمت، اسکی سرمئی آنکھوں میں اپنے لئے منجمد پراگندگی کا سمندر رقم دیکھ نہ جانے کیوں آئیلین کے حلق میں آنسوؤں کا بھنور سا اٹھنے لگا، اپنی کیفیت پر بمشکل قابو پا کر وہ گاڑی کے اندر بیٹھ گئی جس کے بعد اصفہان نے اُس کی طرف دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا..

اس نے اصفہان کو ہمیشہ اپنا دشمن، اپنا رقیب ہی پایا تھا اور اصفہان نے بھی کبھی کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا اُسے ستانے میں لیکن اب آج اُسے اپنی

فکر کرتے دیکھ نہ جانے کیوں وہ خوف میں مبتلا ہو گئی تھی کہ کہیں وہ غلط جگہ تو نہیں اپنے جذبات وقف کر رہی، کہیں ایک بار پھر وہ بے سر وپا بھروسہ نہ کر رہی ہو، اُس کا دل عجیب سا ہونے لگا یہ سب سوچ کر ..

"...اصفہان "

آئیلین کی پُکار پر سڑک پر متوجہ اصفہان نے حیرانی سے گردن موڑ کر اُسے دیکھا، وہ اس طرح پہلی بار اُس کا نام لے رہی تھی جس نے اصفہان کو سراسیمگی میں مبتلا کر دیا ..

" ہاں کہو؟؟ "

خاموش فضا میں اُسکی تفکر بھری آواز گونجی ..

میں تم پر بھروسہ کرنے لگی ہوں، تم تو مجھے دھوکہ نہیں دو گے ناں...؟ "

"

سوال نہیں وہ زہر میں لپٹا کوئی تیر ہو جیسے جو اصفہان کو سیدھا اپنے دل کو چیرتا معلوم ہوا.. اُسے ایسا لگا کہ جیسے ایک لمحے کو سب رُک سا گیا ہو، دنیا اپنے مدار پر گھومنا بھول گئی ہو جیسے..

" میں نہیں چاہتی میں تم پر اعتبار کروں، لیکن نہیں ہو رہا اب.. اب نہیں ہو رہا مجھ سے اکیلے ہر چیز کا سامنا.. سیہان دوست تھا میرا لیکن وہ بھی مجھ پر واضح ہو گیا ہے کہ دوستی بھی کچھ نہیں ہوتی.. "

ناچاہنے کے باوجود بھی اُسکی آواز بھیگنے لگی، آئیلین کی باتیں اُسکی حالت دیکھ کر اصفہان کے ہاتھ کی گرفت اسٹیرنگ وہیل پر ڈگمگائی.. جسمانی ضروریات تک جب تک بات تھی ٹھیک تھا مگر اب جذبات حائل ہونے لگے تھے درمیان میں..

" بی اماں کہتی ہیں نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے، یہ وہ واحد جذبہ ہے جو پتھر دلوں کو بھی موم کر دے.. محبت سے شروع ہو کر اسکا اختتام بھی محبت پر ہی ہوتا ہے اگر صادق جذبات رکھ کر اس رشتے کو نبھایا جائے.. میں نہیں کرتی بی اماں کی باتوں پر اعتبار کیونکہ نکاح کی شروعات نفرت سے ہوئی تھی ہمارے محبت سے نہیں.. لیکن پھر کیوں یہ دل تم پر اعتبار کرنے کو چاہ رہا ہے

میں نہیں سمجھ پا رہی.. "

چکراتا سر ہاتھوں میں تھام کر وہ بے آواز سسکنے لگی..

" آئیلین... "

بات کا آغاز کرنے سے پہلے اُس نے اپنا خشک حلق تر کیا..

" Look at me... "

ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ وہیل سنبھالے دوسرے ہاتھ سے وہ آئیلین کی ٹھوڑی تھام کر اُسکا چہرہ اپنی سمت کرتا اُس کی نم آنکھوں میں وقتاً فوقتاً جھانکنے

لگا مگر ادا اسی میں بھی وہ آنکھیں اس قدر حسین تھیں کہ اصفہان کے دل کو کچھ ہونے لگا وہ زیادہ دیر ان میں نہ دیکھ پایا..

" تم بھروسہ کرنا چاہتی ہو، اعتبار کرنا چاہتی ہو مجھ پر لیکن کر نہیں پا رہی تو خود کو وقت دو میری جان.. اتنی جلدی نہیں کرو فیصلہ، نہ کرو مجھے پر اعتبار.."

اصفہان کی آواز عام صورتحال سے ہٹ کر حد سے زیادہ بھاری تھی، آئیلین نے چونک کر اُسے دیکھا..

" تم چاہتے ہو میں تم پر اعتبار نہ کروں؟؟ یعنی تم صاف مجھے اپنے ارادے بتا رہے ہو؟؟ "

اُسے اپنی آواز کسی بند کنویں سے آتی معلوم ہوئی، اندر کچھ بہت زور سے ٹوٹا شاید اصفہان پر کیا گیا مان جو اُسکی آنکھوں میں اپنے لیے پریشانی دیکھ کر قائم

ہوا تھا.. لیکن آئیلین نے خود کو فوراً سنبھال لیا، گھاؤ جتنا زیادہ پرانا ہو اُسے
.. نوچنا اُتنا ہی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے اعتبار کی مثال بھی کچھ یوں ہی ہے

"..نہیں میں نے ایسا نہیں کہا "
..اصفہان نے قطعی لہجے میں انکار کیا
تم اگر بکھر رہی ہو تو یہ جان لو کہ دنیا میں تمہیں میرے علاوہ کوئی بھی "
دوسرا شخص سمیٹنے کا اہل نہیں..(لیکن یہ بھی سچ ہے کہ دنیا میں تمہیں
" ..بکھرتے دیکھنے کی چاہ اگر کسی کو ہے تو وہ بھی اصفہان سہگل ہی ہے)
پُراعتماد صداقت سے بھرپور پختہ لہجہ جس نے اسکی مستور سوچ کی نفی کی..
آئیلین خود کو نارمل رکھنے کے خاطر گہری سانسیں لینے لگی، اصفہان اُس کے
...محسوسات کے ساتھ کھیل رہا تھا

" سوال یہ ہے کہ کیا تم ایسا چاہتی ہو؟؟ "

.. سنجیدہ سوال موصول ہوا

" ہاں.. کیا میں تم پر اعتبار کر سکتی ہوں ؟؟ "

.. جواب کے ساتھ ایک اور سوال کیا گیا

"... بالکل "

بنا آئیلین کی طرف دیکھے وہ اپنے لہجے کو خاطر خواہ نرم رکھنے کی کوشش کرتا

.. دھیمی آواز میں گویا ہوا، دل میں کچھ اور زبان پر کچھ اور تھا اُسکے

" تم مجھے تکلیف تو نہیں پہنچاؤں گے ناں ؟؟ کیونکہ اب مزید تکلیف اُٹھانے

" .. کی مجھ میں ہمت نہیں

سبز سنہری سحر انگیز آنکھوں میں امید لئے وہ اصفہان کو تکتی آہستگی سے پوچھ

.. بیٹھی

"کوئی کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا، یہ انسان کی اپنی امیدیں ہوتیں ہیں جو

نا امیدی کا باعث بنتی ہیں اُس کے لئے.. "

آئیلین کے کئے گئے سوال کا جواب سر کو اثبات میں جنبش دیتے ہوئے وہ تلخی سے سوچنے لگا، اُسے یہ کھیل اب نفرت زدہ لگ رہا تھا مگر اپنی محرومیوں، بچپن کی اذیتوں کو چار دن میں یوں فراموش کر دینا.. یہ بھی ممکن نہیں..

دوسری طرف آئیلین اصفہان کے ہاتھ میں اپنا بھروسہ، اس کے سپرد اپنا اعتبار کر کے مطمئن نظر آنے لگی، سیہان کے بعد اصفہان پہلا مرد تھا جس نے فکر کی تھی اُس کی اور مرد بھی وہ جس کے ساتھ حقیقی رشتہ بندھی میں منصوب تھی وہ..

ماضی میں اعتبار کرنے کی غلطی وہ کر چکی تھی اور آج اُس ہی راستے پر ایک مرتبہ پھر گامزن ہو گئی.. جس چیز سے انسان متعدد بار زخمی ہوا ہو لیکن پھر

بھی وہ دوبارہ سابقہ غلطی کرنے سے باز نہ آئے تو ایک دن وہ چیز اُس کی جان لے لیتی ہے..

UL KHAN WRITES

" ابھی ہم جائیں گے سب کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کریں گے اور پھر میرا اسپر بوائے اسکول جائے گا، ہے کہ نہیں؟؟ "

اسکول یونیفارم میں تیار علی کی انگلی تھامے سی گرین کاٹن کے سٹائلش شلوار قمیض میں ملبوس جس کے ساتھ سی گرین اور پیلے رنگ کا فینسی ڈوپٹہ تھا اچھے سے اپنے سر پر لئے، ہونٹوں پر ہلکے گلابی رنگ کی لپ اسٹک جبکہ کانوں میں سونے کی چھوٹی بالیاں پہنے وہ رابعہ کے کہنے پر تیار ہو کر نیچے آئی تھی کہ ڈائننگ ہال سے شور شرابے کی آنے والی اونچی آوازوں نے اینارہ کے آگے بڑھتے قدم ان دیکھی رسیوں میں جکڑ لئے..

"..یہ تو آزاد صاحب کی آواز ہے "

تھوڑا سا غور کرنے پر اُسے اندازہ ہو گیا کہ آزاد اندر شدید اشتعال میں مبتلا ہے کسی صورتحال کی وجہ سے جو وہ سمجھ نہ سکی..

"یہ اس گھر میں نہیں رہے گی، میری بیوی کی موجودگی میں تو بلکل نہیں، اپنا سامان سمیٹو اور رات میں مجھے اپنے گھر میں نظر نہ آنا.. "

وہ وہاں سے پلٹنے ہی لگی تھی کہ آزاد کی کہی بات سن کر وہی رک گئی.. آزاد نے جس طرح اُسے مان دیا تھا اندر سب کے سامنے اینارہ کے لیے نا قابلِ یقین ثابت ہوا..

" ...فیری کیا ہوا چلیں ناں "

علی آوازوں سے پریشان ہوتا اُسے چلنے کے لیے مستقل کہہ رہا تھا مگر اینارہ تو جیسے سکتے میں آگئی.. وہ بت بنی اپنی سابقہ جگہ پر کھڑی رہی...

"سسسسی.."

ہوش تو تب آیا جب ڈائننگ ہال سے باہر نکلتا پیچ و تاب کھاتا آزاد بُری طرح اُس سے ٹکرایا..

"آپ... آپ کو لگی تو نہیں؟؟"

سر تھامے کھڑی اینارہ کو مقابل دیکھ کر سارا غصہ پانچ سکینڈ میں جھاگ کی طرح بیٹھ گیا جس کی جگہ اب پریشانی نے لے لی..

"نہیں نہیں.. ٹھیک ہے.."

اینارہ اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے آزاد سے دور ہو گئی..

"اچھّا دکھائیں تو صحیح.."

آزاد اُس کے نزدیک آتا ہاتھ بڑھا کر اینارہ کی ٹھوڑی کے نیچے انگشت شہادت سے دباؤ ڈالتا اُسکا چہرہ اوپر اُٹھا کر اینارہ کے ماتھے کا جانچتی نگاہوں سے معائنہ کرنے لگا لیکن اسود آنکھیں بارہا اُس کے چہرے کا طواف کرتیں بھٹکنے لگیں تھیں ..

" کیا ہوا ڈیڈ فیری کو لگ گئی چوٹ .. ؟ "

نیچے سے علی کی بھی فکر مند پکار سنائی دی، اینارہ نے مسکرا کر اپنے چہرے پر پریشانی سے جھکے آزاد اور اُس کے ساتھ سر اونچا کئے کھڑے علی کو دیکھا، ایک عجیب سا احساس دل میں محسوس ہوا مکمل ہونے کا احساس ..

" بیٹا تھوڑی سی، اینارہ کہیں یہ سوجھ نہ جائے .. "

تسادم ہونے پر آزاد کی ویسٹ کوٹ کا بٹن اسکے ماتھے سے ٹکرایا تھا جس نے اب سرخ نشان سفید جلد پر چھوڑ دیا ..

" ..کچھ نہیں ہو گا یہ بس وقتی ہے، آپ بے سبب اتنا پریشان ہو رہے ہیں "

..آزاد کا متفکر خوبرو چہرہ نرمی سے دیکھتی وہ آہستگی سے گویا ہوئی

ڈیڈ کس کریں ناں، جب مجھے کرتے ہیں تو میری چوٹ بھی ٹھیک ہو جاتی "

" ..ہے فیری کو بھی کریں

علی کی بات پر جہاں اینارہ بدک کر سر جھکاتی اُسے گھبرا کر دیکھنے لگی تھی وہی

..آزاد بیٹے کی عقل پر ہولے سے مسکرا دیا

صحیح کہہ رہے ہو بیٹا لیکن اپنی فیری سے تو پوچھ لو کیا پتہ انہیں یہ علاج پسند "

" ..نہ آئے

..شوخ نگاہیں اُس کے گلابی پڑتے چہرے پر جمائے وہ گھمبیرتا سے بولا

" فیری آپ کو کوئی پروبلم تو نہیں ناں؟؟ "

علی کے سوال کرنے پر ایناره اُسے آنکھوں سے اشاره کرتی خاموش رہنے کی ہدایت کرنے لگی..

" ..بچہ بول رہا ہے تو مان لیں اُسکی بات "

آزاد نے جھک کر ڈوپٹے سے چھپے اُس کے کان میں میٹھی سی مدھم سرگوشی گھول دی جس پر ایناره ترچھی نگاہوں سے اُسے دیکھتی ہونٹ کاٹنے لگی..

"..کوئی آجائے گا "

ایناره نے دھیمی آواز میں کہا،اُس کے حیا سے بھرپور حسن کو دیکھتے آزاد کی آنکھوں میں خمار اترنے لگا تھا...

"..اچھّا ٹھیک ہے "

آزاد نے سنجید گی سے کہتے ہوئے اُس کی بات کی تائید کی اور جھک کر ایناره کے ماتھے پر چوٹ کی جگہ پہ اپنے لب ثبت کر دئیے..

"...دیکھا کوئی نہیں آیا خیر بہت حسین لگ رہیں ہیں آپ "

مختصراً ہی صحیح لیکن اُسے محسوس کر لینے کے بعد آزاد ایناره سے دور ہوتا متبسم گویا ہوا ..

"..اچھا چلیں ہم باہر ناشتہ کریں گے "

آزاد نے ایناره کا ہاتھ تھاما اور باہر کی جانب بڑھ گیا ..

"..کیوں آپ کے بابا سے بھی تو ملنا تھا "

ایناره نے متذبذب ہو کر کہا ..

" بعد میں مل لیں گے، ابھی ہم باہر جائیں گے ناشتہ کریں گے پھر میں علی کو اُسکے اسکول چھوڑوں گا اور آپ کو ہسپتال.. "

آزاد کا لہجہ عام مگر اس کے دل و دماغ میں برپا انتشار سے وہ خود ہی واقف تھا، ایناره کا دل چاہا وہ اُس سے سوال کرے پوچھے کہ کیا چیز ہے جو الجھا رہی اُسے؟ وہ چاہتی تھی کہ آزاد کو یقین دلائے کے الیہ کی موجودگی یا غیر

موجودگی سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن وہ ابھی خود میں اتنی جرات نہ محسوس کر سکی کہ آزاد کے گھر کے معاملات میں بول سکے تبھی خاموش ہی رہی..

UL KHAN WRITES

When we met, I just knew
That I already loved you, true, true
I didn't even get it why
Why you gotta stare with those eyes?

7 Weeks & 3 Days

ڈارک براؤن کلر کی بٹن اپ شرٹ بیج کلر کی کاٹن پینٹس کے اندر ٹکڈ ان تھی، پیروں میں وائٹ ایر میکس اور سیدھے ہاتھ کی مضبوط کلائی میں خاکی رنگ کی Patek Philippe .. کی ریسٹ واچ اُس پر جچ رہی تھی ماتھے پر بکھرے شہد رنگ بال صفائی سے تراشی گئی بالوں کے ہم رنگ ہلکی داڑھی وہ بے حد وجیہہ تھا اور یہ اُسکی وجاہت اور پہلے ٹکراؤ پر استعمال کیے جانے والا خوش اخلاق انداز ہی تھا جس کی وجہ سے مائسہ ابراہیم اُس کی چاہت میں آشفتہ دماغ تھی..

راہداری کے آخری سرے پر کھڑی مائسہ نے اپنے مقابل دوسرے کنارے پر کھڑے شخص کو گھبراہٹ بھری نگاہوں سے دیکھا، ان چبھتی ہوئی نظروں

کا خود پر مرکوز ہونا مائسہ کے رونگٹے کھڑے کر گیا، اُسے سمجھ نہ آیا واپس پلٹ جائے یا آگے بڑھے..

پلٹ جاتی تو لمبے راستے سے جانا پڑتا اور لیکچر کیلئے لیٹ ہو جاتی اور اگر سامنے سے جاتی تو اُس کے برابر سے گزرنا ہوتا جو راستے میں کسی پہاڑ کی مانند حائل تھا اُس کے..

"اب کیا کروں عجیب مصیبت ہے..."
مائسہ نے سیہان کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی جس کا کوئی خاص فائدہ تو ہوا نہیں کیونکہ اسکا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا..
"کچھ بھی کرنا ہے بس کر دو کیونکہ یہاں بے مقصد کھڑے رہنے کا تو کوئی فائدہ نہیں.."
دل ہی دل میں کہتی ہوئی وہ سست قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی..

"...ایک منٹ "

جوں ہی مائسہ نے اُس کے برابر سے نکلنے کی کوشش کی سیہان نے اپنا بازو اُس کے راستے میں حائل کر دیا، اُس کے وجود سے اُٹھتی پوائزن کی دلفریب مہک نے مائسہ کے پہلے ہی بدحواس محسوسات کو مزید جھنجھوڑ کر رکھ دیا.. یہ سب اتنا بے ساختہ تھا کہ اگر وہ بروقت اپنے قدم نہ روکتی تو بری طرح ٹکرا جاتی سیہان سے ..

بلیک لانگ سن ڈریس کے ساتھ لائٹ بیلو شارٹ ڈینم جیکٹ میں ملبوس گلے میں بلیک مفلر ڈالے اُس معصوم سی لڑکی کو انجان لڑکے کے ساتھ مسکرا کر باتیں کرتا دیکھ نا جانے کیوں وہ حد سے زیادہ زہر لگی تھی اُسے ..

"..میں... میں نے آپ کا پیچھا نہیں کیا، میں پڑھتی ہوں یہاں "

مائسہ نے حواس باختگی سے کہا.. بادام کی شکل کی سیاہ خوبصورت آنکھوں میں اضطراب لیے اپنے رستے میں آویزاں کبھی سبز نسوں والا اُسکا مسکیولر بازو دیکھتی تو کبھی کن انکھیوں سے اُس کا بے تاثر مگر دلکش چہرہ..

"...میں واقعی سچ کہہ رہیں ہوں، میں یہاں "

سیہان کو ہنوز خاموش مگر اپنی راہ میں رکاوٹ بنے پا کر مائسہ نے ایک بار پھر صفائی پیش کرنی چاہی لیکن اُس نے مائسہ کی بات جملہ مکمل ہونے سے قبل ہی کاٹ دی..

" میں نے کب کہا کہ تم نے میرا پیچھا کیا؟ "

بازو اُسکے مقابل سے ہٹا کر اپنی پشت پر باندھتا وہ سنجیدگی سے مائسہ کے بوکھلاہٹ سے بھرپور تاثرات جانچنے لگا جو یہ سوچ رہی تھی کہ اب اس کے جواب میں کیا کہے..

" یہاں پڑھنے آتی ہو یا لڑکوں سے باتیں کرنے ؟؟ "

سیہان کا لہجہ خود بخود تلخ ہو گیا، اس سوال کا کوئی مقصد نہیں تھا مائسہ نے حیرت سے نگاہیں اٹھائیں جو سیدھی سیہان کی شہد رنگ آنکھوں سے ٹکرائیں جن میں رقم تاثر نیا نہ تھا اُس کے لئے ..

" میں آپ کو کبھی بھی یہ حق نہیں دوں گی کہ آپ اس طرح سے مجھ سے بات کریں .. "

وہ اُسے پسند ضرور کرتی تھی بلکہ پسند تو شاید چھوٹا سا لفظ ہوتا ان احساسات کا خلاصہ کرنے کے لئے جو مائسہ کے دل میں پروان چڑھ رہے تھے سیہان کو لے کر مگر سیہان کا اس طرح اُس کے کردار پر سوال اُٹھانا اُسے ہرگز پسند نہ آیا ..

"تم سے حق مانگا کس نے ہے لیٹل گرل.. "

سیہان نے اُس کی سرخ ناک اور پھر چھوٹے قد کو دیکھ کر چوٹ کی جس کا سر اُس کی گردن تک بھی بمشکل آ پا رہا تھا سو وہ اُسے غصے سے دیکھنے کے خاطر گردن اونچے کیئے کھڑی تھی، کوشش کرنے کے باوجود بھی سیہان اپنے ہونٹوں پر آنے والی مسکراہٹ کو نہ روک سکا..

"راستے سے ہٹیں مجھے کلاس میں جانا ہے.. "

مائسہ کو چونکہ اب غصہ آنے لگا تھا سو بنا بات بڑھائے اُس نے نظر جھکا کر تحمل سے کہا البتہ سیہان کی خود پر مرکوز طنزیہ نگاہوں کو وہ اب بھی محسوس کر پا رہی تھی..

" اوکے چلی جانا میں کونسا تمہیں روک رہا ہوں، بس جانے سے قبل تھوڑی سی ہیلپ کر دو میری.. "

سیہان نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا..
مائسہ نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا جو اب خاصا مصروف دکھائی دے رہا تھا، مائسہ خاموشی سے مسکراتی ہوئی اُسے چھپکے چھپکے تکنے لگی.. بہت تھوڑے سے وقت میں بہت زیادہ چاہنے لگی تھی وہ اُسے، اُسکی ہر بات در گزر کرنے کے لیے تیار تھی وہ..

" یہ رہا.. "
موبائل فون میں اپنی مطلوبہ شئے مل جانے پر پرجوش ہوتا وہ مسکرا کر بولا جس پر خوابوں کی دنیا میں گھم مائسہ سٹپٹا کر فوراً ہوش میں آئی..

" فائزہ بیگ، فرسٹ ایئر کمپیوٹر سائنس.. کیا اس لڑکی کو جانتی ہو تم ؟؟ "
کل رات بار کے باہر جس لڑکی کو اپنا کوٹ پہنا دیا تھا نشے اور خوف کے باعث موصوف نے اس کوٹ میں سے اپنا وائلٹ نکالنا تو فراموش ہی کر دیا صبح

خیال آیا تو اب اُس لڑکی کا کچھ پتہ ہی نہیں تھا کہ دوبارہ کہاں ملے گی، وہ تو فائزہ ہی ضرورت سے زیادہ عقلمند تھی جس نے اُس کے وائلٹ میں موجود سیہان کے کارڈ سے اُس کا موبائل نمبر نکال کر اُسے میسج کر دیا اپنے پتے کا تبھی وہ آفس جانے سے قبل یونیورسٹی ہی چلا آیا اپنا وائلٹ اُس سے واپس لینے..

"...جی... جانتی ہوں "

مائسہ نے دھیمی آواز میں کہا، سیہان کے منہ سے فائزہ کا نام سننا حیرت کے ساتھ ساتھ تکلیف کا باعث تھا اُس کے لئے..

"..اوکے تو مجھے اُس کے پاس لے چلو مجھے اُس سے ملنا ہے "

موبائل واپس جیب میں ڈالتا وہ سکون سے بولا، کام خود بخود آسان ہو گیا اس سے زیادہ اور چاہیے بھی کیا تھا اُسے..

" لیکن کیوں ؟؟ "

..وہ اس قدر حیران تھی کہ بے ساختگی میں سوال کر بیٹھی

" ..میرا اوائلٹ اُس کے پاس ہے "

سیہان نے سر سری لہجے میں بتایا جس کے باعث مائسہ کا گلابی چہرہ زرد پڑنے لگا سیہان کو وہ سب کچھ عجیب لگا..

"..فائزہ کے پاس...ان کا وائلٹ "

مائسہ کے ذہن میں ہزار طرح کے خیالات آنے لگے جو اندر ہی اندر اُسے الجھاتے جا رہے تھے..

" ..او ہیلو "

مائسہ کو بت بنے دیکھ سیہان نے جھنجھلا کر اُس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی جس پر مائسہ بوکھلا کر سیدھی ہوئی..

" کہاں کھو جاتی ہو بار بار؟؟ "

مائسہ کے ہوش میں آنے پر سیہان آنکھوں میں اکتاہٹ لئے اُسے بیزاری سے گھورنے لگا..

" کہیں نہیں، فائزہ میری کلاس میں ہی پڑھتی ہے کیا میں آپ کا وائلٹ اُس سے لے کر آپ کو دے دؤں؟؟ اگر آپ کو کوئی مسئلہ نہ ہو تو.. "

بنا یہ جانے کے ان دونوں کے بیچ کس نوعیت کے تعلقات ہیں وہ بے وقوف یہ چاہتی تھی کہ سیہان فائزہ سے نہ ملے..

" ہاں بالکل، اس سے بہتر کیا ہو گا.. "

سیہان نے تو جان بچ جانے پر شکر ادا کیا، ویسے بھی کل رات کے بعد سے تو وہ فائزہ کا چہرہ تک دیکھنا نہیں چاہتا تھا..

" اوکے میں لے آتی ہوں، آپ یہاں ہی ہیں ناں؟ "

سیہان کے لہجے میں فائزہ کے زکر پر جھنجھلاہٹ محسوس کر کے وہ بچوں کی طرح خوش ہو گئی، ہر فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنے والی مائسہ ابراہیم شیخ سیہان کامل کے معاملے میں پر ایک بات بے سبب اخذ کر رہی تھی اور شاید اسے ہی محبت کہتے ہیں جو انسان کو اُس کی سمجھ بوجھ بھُلا دے..

"ٹھیک ہے میں یہاں ہی انتظار کروں گا تمہارا، جلدی آنا.."

کلائی پر بندھی رئسٹ واچ پر ٹائم دیکھ کر وہ قریبی دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے سینے پر بازو باندھ کر آرام سے کھڑا ہو گیا..

"کھڑی کیوں ہو اب جاؤ بھی.."

خود کو بے مقصد تکتی مائسہ کو گھورتا وہ سرد مہری سے گویا ہوا.. مائسہ اُسکی بھاری بلند آواز پر بدک کر اپنے حواسوں میں آئی اور سر کو اثبات میں جنبش دے کر راہداری عبور کرتی چلی گئی..

"..عجیب لڑکی ہے یہ "

خود سے دور جاتی مائسہ کو خالی نظروں سے دیکھتا وہ بیزاری سے بولا اور جیب میں پڑا موبائل نکال کر اُس پر مصروف ہو گیا..

" کوئی اتنا ہینڈسم کیسے ہو سکتا ہے.. لیکن غصہ تو جیسے چوبیس گھنٹے ناک پر سوار ہوتا ہے مگر غصے میں بھی کتنے ڈیشنگ لگتے ہیں.. "

اپنے بچکانہ خیالات پر مسکراتی ہوئی وہ تیزی سے ڈپارٹمنٹ سے باہر نکل آئی، مائسہ جانتی تھی کہ فائزہ اس وقت کہاں ملے گی..

" فائزہ مجھے تم سے بات کرنی ہے.. "

کیفٹاریا پہنچ کر چار لڑکیوں کے درمیان میک اپ اور ولگیرٹی کی دکان بنی فائزہ کے نزدیک آ کر مائسہ نے آہستگی سے اُسے پُکارا..

"بعد میں آنا ابھی میں بزی ہوں.. "

فائزہ نے مائسہ کو دیکھ کر نخوت سے کہا جس پر اُس کے ارد گرد بیٹھی لڑکیاں مائسہ کا مذاق بنا کر ہنسنے لگیں..

" بعد میں میں بزی ہوں گی تو اٹھ کر میرے ساتھ چلو ورنہ مجبوراً یہاں ہی بات کرنی پڑے گی مجھے تم سے.. "

ان سب کی گھٹیا حرکات اور استہزاء نگاہوں کا برا منائے بنا مائسہ نے متانت بھرے لہجے میں کہا، فائزہ تو ویسے ہی داریاء سے آج کل شدید چڑی ہوئی تھی اور اب اوپر سے اُسکی بسٹ فرینڈ بھی نازل ہو گئی، اُسے بے انتہا طیش آیا..

" اچھا تو یہاں ہی کر لو بات میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے.. "

فائزہ دانت پیس کر گویا ہوئی، مائسہ نے جواباً دھیرے سے سر کو اثبات میں خم دیا..

" تمہارے پاس کسی کا وائلٹ ہے وہ مجھے چاہیے.. "

...مائسہ نے آرام سے کہا، وہ بات بڑھانا نہیں چاہا رہی تھی

" ....او...اچھّا "

فائزہ کچھ سوچ کر دلچسپی سے مسکرائی اور پھر اپنے بیگ میں سے سیہان کا ..وائلٹ باہر نکالا

وہ تمہارا کزن ہے یا، دوست ہے یا جو بھی لیکن یہ تو طے ہے کہ تم اُسے " جانتی ہو سو یہ وائلٹ تم نہیں میں اُسے دوٗنگی کیونکہ میں بھی اُسے قریب "..سے جاننا چاہتی ہوں

فائزہ نے آنکھوں میں بے باکی اور لہجے میں شوخی لئے مسکرا کر مائسہ کی ..آنکھوں کے سامنے سیہان کا وائلٹ لہرایا

" ..اپنی بکواس تم خود تک ہی رکھو "

اشتعال انگیز لہجے میں کہتی وہ آگے بڑھ کر فائزہ کے ہاتھ سے وائلٹ جھپٹنے کے بعد ایک پل کے لیے بھی وہاں نہ رُکی اور فوراً کیفیٹاریا سے باہر نکل گئی اپنے پیچھے موجود تمام لڑکیوں کو بھونچکا چھوڑ کر..

" یہ وہ ہی مائسہ ابراہیم تھی ناں جو کلاس کے دوران کسی سے بات تک نہیں کرتی؟؟ "

ایک لڑکی نے حیرت سے استفسار کیا..

" مجھے خود یقین نہیں آرہا.. مائسہ تو معصوم سی ہے اس نے تو فائزہ کی بہت بے عزتی کر دی.. "

دوسری لڑکی نے اپنی دوست کے کان میں ہنسکر سرگوشی کی جسے سن کر پہلے ہی مشتعل بیٹھی فائزہ ٹیبل کو ٹھوکر مار کر کرسی پیچھے دھکیلتی کھڑی ہو گئی اور تن فن کرتی کیفیٹاریا سے باہر اُس جانب بڑھی جہاں مائسہ گئی تھی..

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری دوستوں کے سامنے میرے ساتھ ایسا "
" سلوک کرنے کی؟؟

فائزہ نے بھاگ کر مائسہ کے نزدیک پہنچتے ہوئے اُس کی کہنی بے دردی سے
.. تھامی اور اُسے زوردار جھٹکا دیتے ہوئے اپنے مقابل پلٹا

میں نے آج تک کسی کے ساتھ بدتمیزی سے بات نہیں کی، تم پہلی ہو جسے "
میں نے ایسا کہا لیکن یقین کرو بالکل بھی شرمندگی نہیں ہوئی.. تم اُس ہی کی
".. حقدار تھی

مائسہ نے اُسے دیکھ کر تمسخر بھرے لہجے میں کہا جس پر فائزہ کا دماغ بھک سے
.. اڑ گیا

"....تم "

غصے سے بے قابو ہوتی فائزہ مائسہ کے چہرے پر چانٹا مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھا گئی.. اس سے پہلے ہوا میں بلند فائزہ کا ہاتھ مائسہ کے نازک گال پر سرخ نشان چھوڑتا کسی نے اُس کی کلائی ہوا ہی میں تھام لی ..

" Who the hell you think you are ?? "

(تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو؟)

سیہان جو اندر کافی دیر سے مائسہ کا منتظر تھا بالآخر تھک ہار کر باہر اُس کے تعاقب میں نکل آیا جہاں اُسے ڈھونڈنے میں سیہان کو زیادہ تگ و دو نہ کرنی پڑی کیونکہ وہ سامنے ہی کھڑی فائزہ کے ہمراہ کسی موضوع پر بات کرتے ہوئے دکھائی دے گئی اُسے ..

" یونیورسٹی میں یہ سکھایا جارہا ہے سٹوڈنٹس کو؟؟ ایک دوسرے کو مارنا.. "

سیہان نے درشت لہجے میں کہتے جھٹکے سے فائزہ کی کلائی چھوڑ دی جو شر مندہ ہونے کے بجائے ہنوز غصے میں نظر آ رہی تھی..

"اس نے مجھ سے آپ کا وائلٹ چھینا.. "

فائزہ نے مائسہ کو گھورتے ہوئے جل کر کہا..

"کیونکہ یہ مجھے دے نہیں رہی تھی آپ کا وائلٹ.. "

مائسہ بھی اپنے بارے میں صفائیاں پیش کرنے لگی..

"ہاں کیونکہ میں آپ کا وائلٹ خود واپس کرنا چاہ رہی تھی.. "

فائزہ کیسے پیچھے رہتی، یکدم کہا گیا..

"اور میں نہیں چاہتی تھی کہ یہ آپ کو خود وائلٹ دے.. "

مائسہ کا بھی دو بدو جواب آیا..

"یار کہاں پھنس گیا ہوں.. "

ان دونوں لڑکیوں کو جو عمر میں اُس سے کم از کم آٹھ دس سال تو چھوٹی ہوں گی ہی سیہان نے اکتا کر دیکھا، وہ دونوں مخاطب سیہان سے تھیں اور دیکھ ایک دوسرے کو ایسے رہیں تھیں جیسے زندہ کھا جائیں گی ابھی ایک دوسرے کو..

" .. کہاں ہیں میرا وائلٹ "

سیہان نے ان دونوں کے مابین چلتی بحث کے درمیان سپاٹ لہجے اور اونچی آواز میں کہا جسے سن کر دونوں لڑکیاں بالکل تیر کی طرح سیدھی ہو گئیں..

"..یہ رہا "

مائسہ نے ہاتھ میں تھاما وائلٹ آگے بڑھایا جو سیہان نے فوراً لے لیا اُس سے..

میں نے ہی کہا تھا وائلٹ واپس لانے کے لیے اسے کیونکہ میں آپ کو "
"..دیکھنا نہیں چاہتا تھا محترمہ

اب وہ فائزہ کی طرف پلٹا جو ششدر کھڑی صورتحال سمجھنے کی کوشش کر
..رہی تھی

"..کل جو ہوا ہمارے درمیان تب تو اتنے روڈ نہیں تھے آپ "

فائزہ نے استہزاء انداز میں سوال کیا، سوال تھا یا کوئی زہر میں ڈوبا خنجر جو مائسہ
کے دل میں اتار دیا ہو جیسے، یہاں مزید کھڑے رہنے کی سکت نہیں تھی اُس
..میں لیکن اتنی جان بھی نہیں باقی تھی پیروں میں کہ وہاں سے چلی جائے

"..میں نشے میں تھا اور نشے میں اتنی سنگین غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں "

سیہان نے غصے سے دبی مدھم بھاری آواز میں کہا.. غلطی یعنی کچھ بہت برا ہوا
..تھا مائسہ اپنے ہونٹ دانتوں سے کاٹتی انہیں زخمی کرنے لگی

" توکیا وہ واقعی غلطی تھی؟؟ "

" ..ہاں بالکل اس سب کے بعد تو اندازہ ہو ہی جانا چاہیے آپ کو "

چبھتے ہوئے لہجے میں کہتا وہ کن انکھیوں سے مائسہ کو دیکھنے لگا، تاثرات پڑھنے آسان تھے اُس کے وہ رو رہی تھی جبکہ فائزہ کے لیے اتنی بے عزتی کافی ثابت ہوئی سو وہ بنا کچھ کہے وہاں سے پلٹ گئی..

" کیوں رو رہی ہو؟؟ "

پہلے تو اُس نے سوچا چپ چاپ وہاں سے نکل جائے مگر نہ جانے کیوں ضمیر نے اس کی اجازت نہ دی..

" ...آپکو اس سے کیا مطلب "

مائسہ نے ہتھیلی کی پشت سے آنسو خشک کئے اور یونیورسٹی کے اندرونی حصے کی سمت بڑھنے لگی.. مائسہ کا لہجہ ناراضگی لئے ہوئے تھا سیہان نظرانداز نہ کر سکا اُسے ..

" کیا ہوا ہے اچانک تمہیں ؟؟ "

دل ہی دل میں خود کو کوستے ہوئے وہ مائسہ کے تعاقب میں چلنے لگا، صبح کا وقت تھا تبھی گنتی کے دو تین سٹوڈنٹس ہی اس وقت یونیورسٹی میں گھومتے نظر آئے ایسے میں سیہان کو عجیب نہ لگا اُس کے پیچھے چلنا.. مائسہ کا دل ٹوٹا تھا اُسے برا لگا تھا سیہان کے بارے میں وہ حقیقت جان کر.. وہ اُس کی پکار حتیٰ کہ اپنے عقب سے آتی اُس کے بھاری قدموں کی چاپ پر بھی نہ پلٹی ..

" .. میں تم سے ہی بات کر رہا ہوں "

سیہان کو اب غصہ آنے لگا خود پر بھی کہ بلاوجہ اس کا پیچھا کر رہا اور اُس پر بھی جو سن تک نہیں رہی ہے اُس کی.. اُسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیوں کر رہا ہے یہ سب جب سے مائسہ کے رخسار بھیگے دیکھے تھے ایک عجیب سی بے چینی نے اُسے ان گھیرا تھا جو صرف شاید اُس سے بات کر کے اور اُسے اپنی بات سمجھا کر ہی ختم ہوتی ..

" سنائی نہیں دے رہا؟؟ سننے کی صلاحیتوں سے محروم ہو گئی ہو کیا؟؟ "

سیہان نے دانت پیستے ہوئے پیچھے سے ہی اُس کا بازو تھاما اور اُسے اپنی سمت کھینچتے مقابل پلٹ لیا ..

وہ پہلے ہی نازک سی تھی کہاں یہ زور زبردستی سہن کر پاتی اپنے قدموں پر قابو ہی نہ رکھ سکی اور سیدھا سیہان کے فولادی سینے سے جا ٹکرائی ..

".. تم سے بات کر رہا ہوں ہواؤں سے نہیں "

سیہان جھک کر اُس کے سر پہ خونخوار آواز میں غرایا.. مائسہ کا سرخ چہرہ مزید تپا گیا تھا اُسے ..

تسادم غیر معمولی تھا جو سیہان کے دل میں بھی گداز جذبات کو کو جنم دے گیا جنہیں ماننے سے فی الحال تو وہ انکاری تھا ..

"..مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی.. بازو چھوڑیں میرا "
وہ بنا اُس کی جانب دیکھے سیہان کی اونچی آواز پر خوف سے کانپتی اُس کی جان لیوا گرفت میں مچلی، اُس کی جیکٹ کا کپڑا خاصا موٹا تھا مگر اس کے باوجود بھی سیہان کی کھردری انگلیاں اُسے اپنے بازو کی جلد میں اندر تک گھستی معلوم ہوئیں، اُس کے لمبے چوڑے توانا وجود سے اُٹھتی حرارت الگ مائسہ کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو مفلوج کرنے لگی.. اب حال کچھ یوں تھا کہ دماغ اُس کی گرفت سے نکلنا چاہتا مگر دل بضد کہ زندگی یوں ہی گزر جائے ..

" میں بھی کوئی مر نہیں رہا تم سے باتیں کرنے کے لیے، صرف اتنا پوچھا ہے کہ بتادو کیوں رو رہی تھی.. "

سیہان نے اب کی بار نرمی سے کہا جس پر مائسہ نے یکدم گردن اٹھائی چونکہ وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا تو دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے سے بے اختیار چار ہوئیں، شہد رنگ آنکھوں میں پہلی بار کچھ ان کہا سا دیکھا اُس نے شاید فکر یا پرواہ تھی یا پھر اُس کا وہم..

" بُرا لگا مجھے.. "

ہنوز اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مائسہ نے سرگوشی کی صورت جواب دیا..

" کس بات کا؟؟؟ "

سیہان کی استفہامیہ آنکھیں بھٹکنے لگیں، کبھی اُس کی آنکھوں کا طواف کرتیں، کبھی پلکوں کا، کبھی رخسار تو کبھی کانپتی ستواں ناک اور نازک گلابی ہونٹ جو ایک طرف سے بے حد سرخ تھے، اُس کی آنکھوں وہیں ٹک گئیں.. اُسے ماننا پڑا مقابل کھڑی لڑکی بے حد معصوم ہے اور اسکی معصومیت ہی اس کی خوبصورتی ہے..

دل و دماغ اُس کا موازنہ آئیلین سے کرنے لگا.. آئیلین کے مقابلے میں وہ بہت مختلف تھی اور شاید کم صورت بھی لیکن سیہان کا دل اس حقیقت پر دماغ سے اتفاق نہ کر سکا، کل جو سوال کیا تھا خود سے کہ کسی چہرے پر تو نگاہیں ٹھہریں اس ایک چہرے کے علاوہ تو آج واقعی کچھ لمحوں کے لیے ہی صحیح لیکن دل چاہا تھا مقابل کھڑی لڑکی کو تکنے کا، نگاہیں ٹھہریں ضرور تھیں اُس پہ..

" آپ نے کہا تھا آپ کو وجہ جانی ہے میں نے بتادی، اب بازو چھوڑیں میرا
مجھے جانا ہے.. "

مائسہ اُس کی مستقل خود پر مرکوز نگاہوں سے گھبرا کر اُس کی گرفت میں
کسمسائی..

" کیا تمہیں یہ بُرا لگا کہ میں تمہاری کلاس فیلو کو جانتا ہوں؟ اگر ہاں تو تم چاہو
تو لیول کر سکتی ہو اپنے پوائنٹس.. "

صبح اُس نے مائسہ کو بلال سے بات کرتے دیکھا تھا اور اب وہ اُسے آزما رہا تھا بنا
کسی وجہ کے..

" کیا مطلب؟؟ "

خود کو چھڑوانے کی کوشش وقتی طور پر ترک کرتی وہ سوالیہ نظروں سے
سیہان کو دیکھنے لگی جس کے ہونٹوں پر اس وقت مبہم مسکراہٹ اور آنکھوں
میں الوہی سی چمک رقص کرتی دکھائی دی اُسے..

"..مطلب یہ کہ میں تمہیں بھی جان سکتا ہوں اگر تم چاہو تو "
بوجھل آنکھیں اُس کے ہونٹوں پر ٹکاتا وہ مدھم سرگوشی نما آواز میں گویا ہوا.. ایک لمحے کو تو وہ دنگ رہ گئی سیہان کی اُس آفر پر لیکن اگلے ہی پل فوراً ..ہوش میں آئی

"..آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے.. چھوڑیں مجھے "
جاننا ہی تو چاہتی تھی وہ اُسے لیکن اتنی بے وقوف بھی نہیں تھی کہ شہد کے ان پیالوں میں وقت فوقتاً بڑھتی خمار کی سرخی اور سیدھے لفظوں کے پیچھے ..پوشیدہ ذو معنی مقصد نہ سمجھ سکتی

مائسہ نے تڑپ کا اپنا بازو اُس کی گرفت سے نکالنا چاہا جو اس بار ممکن ہو بھی ..گیا.. سیہان کی سوچ اُسے لے کر غلط ثابت ہوئی
"..پرسکون ہو جاؤ کچھ نہیں کر رہا میں لیٹل گرل "

مسکرا کر اپنی بدحواس سانسیں استوار کرتی مائسہ کو دیکھتا وہ شیریں لہجے میں بولا..

"کل جو بھی تمہاری کلاس فیلو کے ساتھ میں نے کیا وہ محض ایک مس انڈر اسٹینڈنگ تھی، میں نشے میں تھا مجھے لگا وہ میرا تعاقب کر رہی ہے اور وہ تم ہو آگے کیا ہوا مجھے نہیں معلوم.. خیر یہ ہی پوری کہانی تھی.."
مختصراً پورا واقعہ اُسے بتایا حالانکہ کہاں جھوٹ تھا کہ آگے جو ہوا اُسے یاد نہیں.. دوسری طرف مائسہ اس بات پر بے یقین تھی کہ اُس نے فائزہ کو اُسے سمجھا..

"حد ہے؟؟ اور میں؟؟ مطلب فائزہ بیگ؟؟ آپ کو کوئی اور نہیں ملی.."
مائسہ نے جھرجھری لی ابھی سیہان اُس کی بات کے جواب میں لب کشائی کرنے ہی والا تھا کہ مائسہ کے بیگ میں پڑا اُسکا فون بجنے لگا..

"..السلام علیکم،جی فہان بھائی "

مائسہ نے فون کرنے والے کو سلام کیا جبکہ سیہان خاموش کھڑا اُسے جانچنے لگا..مائسہ سے اُسکی پہلی ملاقات علی آزاد کے ساتھ ہوئی تھی اور علی آزاد سہگل کا بیٹا جبکہ آزاد اصفہان کا کزن تو کیا مائسہ کا اصفہان سے کوئی تعلق تھا ..؟؟وہ لب بھینچے سوچنے لگا..ان تمام باتوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے لگا

جی میں یونیورسٹی میں ہوں..جی ٹھیک ہے داریاء کار میں ہی ہے ناں..؟ "

"..اوکے میں آتی ہوں،اللہ حافظ

اصفہان کی بات کی تائید کرتی وہ کال منقطع کر کے سیہان کی سمت متوجہ ہوئی..

" تم اصفہان سہگل کی کزن ہو؟؟ "

..سیہان نے سنجیدگی سے استفسار کیا

" .. کزن تو نہیں.. میرے بھائی ہیں وہ "

مائسہ نے مسکرا کر جواب دیا جس پر سیہان نے حیرت سے بھنویں اچکائیں..

.. تو اس سب کے پیچھے یہ تھا قدرت کا اشارہ

" ..اچھا، تم سے مل کر اچھا لگا لیٹل گرل "

سیہان نے اُسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بھاری پُر اسرار لہجے میں کہا

.. اور مسکراہٹ کا تبادلہ کرتا وہاں سے پلٹ گیا

" ..اب اس کھیل میں مزہ آئے گا اصفہان سہگل "

پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگاتا وہ

ہولے سے مسکرایا.. کل سے اب تک جو کچھ بھی ہوا اس سب کے پیچھے

.. پوشیدہ مقصد اب صحیح طرح سمجھ آ گیا تھا اُسے

کچھ گھنٹوں قبل

"..سائرہ ذرا دیکھو گی، دروازے پر کوئی ہے "

صوفے پر بیٹھے ٹی وی چینل پر چلتی نیوز پر بیزاری سے نظریں ٹکائے انہوں نے دروازے کی بیل کی آواز سن کر کچن میں ناشتہ بناتی اپنی بیوی سے کہا، سائرہ ان سے پندرہ سال چھوٹی تھی اور اس سے انہوں نے شادی تقریباً چار سال قبل کی تھی کہ جب دبئی میں ایک رات بے مقصد اپنی وحشت کو کم کرنے کے خاطر سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہے تھے تو اچانک ان کی گاڑی کے آگے ایک آشفتہ حال لڑکی آگئی، بروقت وہ بریک نہ لگاتے تو وہ لڑکے سامنے آنے کے بجائے اب تک ٹائروں کے نیچے کچلی جاچکی ہوتی..

سائرہ کی حالت دیکھ کر ہی وہ سمجھ گئے کے اُس کے ساتھ کیا ہوا ہو گا، خیر وہ اس وقت تو اُسکی مدد کرنے کے خاطر اُسے ہسپتال لے آئے اور اس وقت تک اُسکے ساتھ رہے جب تک وہ ہوش میں نہ آگئی.. ہوش آنے پر سائرہ خوفزدہ بھی تھی اور اپنے محسن کی مشکور بھی، صارف نے اُسے دلاسہ دیا اُس کی یقین دہانی کروائی کہ اُس کے ساتھ غلط کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا ضرور دلوائی جائے گی لیکن سائرہ کچھ بھی ماننے کو تیار نہ تھی اُس کی یہ ضد تھی کہ صارف اُسے اپنے ساتھ رکھ لیں بھلے سے اپنے گھر کی نوکرانی بنا کر ہی صیح لیکن بس وہ ان کی حفاظت میں رہنا چاہتی تھی کیونکہ وہ خوفزدہ تھی، .. نامانوس سا تحفظ محسوس کیا تھا انکی موجودگی میں اُس نے

منتہا والے واقعے کے بعد سے ان کا عورت زات پر سے اعتبار اٹھ گیا، انہوں نے سائرہ سے تو کچھ نہ کہا لیکن جب وہ اپنی یقین دہانی کر چکی تھی کہ وہ اب اُسے چھوڑ کر نہیں جائیں گے تو وہ خاموشی سے اُس سے دور ہو گئے، کچھ

دنوں ایسا ہی چلتا رہا مگر آخر کار انکا دل نہیں مانا کہ اس لڑکی کو یوں حالات کے رحم و کرم پر بھیڑیوں کے آگے بے یار و مدد گار چھوڑ دیا جائے..

صارف نے فیصلہ کر لیا وہ اُس سے نکاح کریں گے، اُسے اپنی عزت بنائیں گے اور انہوں نے ایسا ہی کیا سائرہ کے پاس گئے اور اُسے نکاح کی پیشکش کی جو اُس نے فوراً ہی خوشی خوشی قبول کر لی، وہ عزت دار لڑکی تھی اور ایک عزت دار لڑکی کو نکاح سے زیادہ اور کیا چاہیے ہوتا ہے..

" صارف کوئی عورت ہے، آپ سے ملنا چاہتی ہے.. "

سائرہ نے واپس لاونج میں آکر انہیں بتایا جو چونک کر اُسکی جانب پلٹے..

" کون ہے تم نے پوچھا نہیں ؟؟ "

صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے وہ سائرہ کے ہمراہ بیرونی دروازے کی سمت چل دئے..

" پوچھا تھا وہ کہنے لگی کہ بہت مجبور ہے اور آپ سے بات کرنا چاہتی ہے ..
"

سائرہ کے انداز سے صاف پریشانی عیاں تھی، صارف نے کچھ نہ کہا سوائے سر کو خم دینے کے ..

" صارف صاحب... "
انہیں دیکھتے ہی دروازے پر کھڑی عورت جو پہلے بے آواز رو رہی تھی وہ اب سسکیاں لینے لگی، صارف اُسے پہچان نہ سکے، ملگجے کپڑوں اور بے انتہا ابتر حالت میں کھڑی وہ کمزور عورت انہیں ایسا لگا کہ کہیں دیکھا ہو اُسے لیکن کہاں یہ یاد نہیں تھا ..

" مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا صارف صاحب .."

وہ رونے لگی، گھٹنوں کے بل وہ انکے آگے بیٹھ گئی، صارف اور سائرہ دونوں نے یک تک اُس روتی بلکتی عورت کو دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو جیسے یہ سب سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں دونوں.. صارف نے بیوی کو اشارہ کیا.. کہ اُسے زمین سے اُٹھا کر گھر کے اندر لے چلے

" یہ لو پانی پیو اور بتاؤ کہ کون ہو تم ؟؟ "

ڈرائنگ روم میں صوفے پر بیٹھنے کے بعد کچھ دیر تک ماحول میں خاموشی.. طاری رہی جسے صارف کی آواز نے توڑا

"..میں وہ ہوں جس نے جس تھالی میں کھایا اُس ہی میں چھید کر دیا "

.. عورت نے آنسو پونچھ کر کہا

" آپ کو شاید میں یاد نہ ہوں لیکن میں آپ کو جانتی ہوں.. آپ کے گھر ...کام کرتی تھی میں بہت عرصے قبل "

..اُس عورت نے بولنا شروع کیا

" صائمہ ؟؟؟ "

صارف نے الجھ کر اُس سے پوچھا، وہ سامنے بیٹھی عورت کو پہچان تو گئے مگر اُسکی حالت دیکھ کر ششدر رہ گئے، ماضی میں تو وہ کافی قبول صورت تھی اُس عورت سے یکسر مختلف جواب مقابل تھی ان کے ..

"..تم... تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی "

انہیں یاد تھا کویت جانے سے قبل انہوں نے اُس کو کافی رقم دی تھی تاکہ وہ اپنی زندگی سکون سے گزار سکے اور تو اور اُس کے ایک اکلوتے بیٹے کے تعلیمی اخراجات بھی وہ یہاں اپنے منشی سے کہہ کر مستقل طور پر محفوظ کروا کر گئے تھے.. تو اب صائمہ کا یہ حال انہیں سمجھ نہ آیا ..

"وہ لوگ جو ہنستے مسکراتے گھر اجاڑ دیتے ہیں انکا یہ ہی حال ہوتا ہے، بلکہ شاید اس سے بھی بُرا.."

صائمہ نے روہانسی آواز میں جواب دیا..

"منتہا بی بی نے مجھے بد دعا دی تھی میرا کیا میری اولاد کے آگے آئے گا... ان کی بد دعا کسی نے کسی طرح لگ گئی.. مجھے صاحب اُس معصوم عورت کی بد دعا نے کھا لیا.."

وہ تڑپ تڑپ کر رونے لگی لیکن اب وہ تمام آنسو بے مقصد تھے..

"کیا... کیا تھا تم نے؟؟"

صارف کا لہجہ خود بخود سپاٹ ہو گیا.. ان کے برابر بیٹھی سائرہ نے ہمدردی ہونے کے باوجود بھی نفرت سے اُس عورت کو دیکھا، سائرہ سمجھ گئی کہ کیا ہوا ہو گا ماضی میں اُس عورت نے، صارف کا ماضی کُھلی کتاب تھا اُس کے سامنے، وہ جتنا بھی منتہا کو قصوروار ٹھہراتے پچھلے چار سالوں میں ایک دفعہ

بھی سائرہ کو ایسا نہ لگا کہ منتہا قصور وار تھی، نہ جانے کیوں اُس کا دل کہتا کہ

..منتہا کے ساتھ ماضی میں کچھ نا کچھ بہت غلط ہوا تھا

"..بیگم صاحب نے سچ کہا تھا، انہیں آپ کے نام سے خط موصول ہوا تھا "

صائمہ نے آنسو پونچھ کر صارف کو دیکھا جن کی حالت لمحوں میں تبدیل ہوئی تھی، صارف کو ایسا لگا کہ ان کی سماعتوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ

..انڈیل دیا ہو

میرے بیٹے کی اسکول فیس دینی تھی مجھے، آپ کے دوست...آصف نے " مجھے کہا کہ میرے بیٹے کی اسکول فیس اور میرا شوہر جتنی بھی رقم جوا ے میں گواہ بیٹھا ہے اور جتنا بھی اُس پر قرض ہے وہ چُکا دیں گے..بدلے میں مجھے ان کا ساتھ دینا ہو گا، مجھے بس منتہا بی بی کی باتوں کو اپنے سامنے جھٹلانا ہو گا...میں

لالچی ہو گئی صاحب... پیسے کی ہوس میرے اوپر حاوی ہو گئی، نہ روک سکی میں خود کو اور کر دیا انہیں ہاں... "

صائمہ نے اشک بار آنکھوں سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا، جس اولاد کے لیے سب کیا تھا وہ تو آج کچھ بن کر اُسے چھوڑ چھاڑ کر چلی گئی، اور اب وہ اپنے سرطان کے مریض شوہر کے علاج کے لئے در در خوار ہو رہی تھی، صارف کے ملک سے چلے جانے کے بعد جب اُسے اپنے شوہر کے علاج کے لیے رقم درکار تھی تو وہ آصف کے پاس گئی پیسے مانگنے جس نے دھکے دے کر اُسے باہر نکلوا دیا تھا آفس سے.. اُس دن صائمہ کو احساس ہوا کہ غلط انسان پر بھروسہ کر کے کتنی بڑی خطا کر بیٹھی ہے وہ..

دنیا کی محبت، اس کی عیش و عشرت میں گم ہو کر انسان بالکل فراموش کر دیتا ہے کہ کوئی آسمان اور زمین کا خالق بھی ہے جس سے کچھ پوشیدہ نہیں..

انسان دنیاوی دولت کے پیچھے خوار ہوتا ہے سیاہ اور سفید ہر فرق بھُلا دیتا ہے

یہ جانے بغیر کے اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے، برے کا انجام برا ہی ہوگا اب

.. خواہ وہ دنیا میں ملے یا آخرت میں

" .. منتہا بی بی نے سچ کہا تھا آپ سے، وہ آپ سے ہی ملنے گئی تھیں ہوٹل "

صائمہ نے صارف کو دیکھا جن کا حال ایسا تھا کہ جیسے جسم میں خون کا ایک

قطرہ بھی نہ بچا ہو.. اُسے مزید شرمندگی نے ان گھیرا جب اُسے پتہ چلا تھا کہ

صارف پاکستان واپس آ گئے ہیں اُس نے سوچ لیا تھا کہ ان کے پاس جا کر

.. معافی ضرور مانگے گی اپنی غلطی کی

" صارف صاحب مجھے معاف کر دیں... منتہا بی بی سے بھی معافی مانگنا چاہتی

"... ہوں میں

صائمہ نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ دئے جسے دیکھ کر بہت دیر سے خاموش بیٹھی سائرہ نے تاسف سے سر ہلایا ..

" معافی مانگ کر تم سمجھتی ہو کیا سب ٹھیک ہو جائے گا؟؟ کیا ماضی میں سب ٹھیک کر سکتی ہو تم اپنی اس بے وقعت معافی سے؟؟ "

صارف کی تو حالت ہی نہیں تھی کہ اُسے کوئی جواب دے سکیں البتہ سائرہ نے نفرت انگیز لہجے میں کہا ..

" معافی مانگنی ہی ہے ناں تو جاؤ اپنے رب سے مانگو اب کیونکہ جس کے ساتھ تم نے سب سے زیادہ غلط کیا تھا ناں وہ اُس ہی کے پاس ہے .. "

سائرہ کی بات سن کر صائمہ نے روتے ہوئے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا، غلطی نہیں گناہ ہوا تھا اُس سے ..

تم نے کہا تھا کہ منتہا کی بد دعا تمہیں لگ گئی، بالکل غلطی کہا تھا ان کی بد دعا "
نہیں تمہارے سیاہ اعمال نے تمہارا تعاقب کیا تھا جواب تمہارے سامنے
"..ہے.. چلی جاؤ یہاں سے
بنا اُسکی طرف دیکھے سائرہ نے صارف کے لئے گلاس میں پانی انڈیلا، انکی
.. حالت بہت خراب تھی اس وقت

زمین پر موجود فرعون برا کر کے یہ سوچتے ہیں کہ اُن کے ساتھ تو کبھی کچھ برا
.. نہیں ہو گا در حقیقت تو یہی سب سے بڑی نادانی ہوتی ہے اُنکی

" .. ہو سکے تو آپ ہی مجھے معاف کر دیجئے گا "
صائمہ نے ایک آخری بار صارف سے کہا اور اپنے بے جان قدم گھسیٹتی
وہاں سے نکل گئی.. انجام اس سے زیادہ برا ہونا تھا اُس کا یہ تو صرف ابتدا
.. تھی

"سائرہ تم ٹھیک کہتی تھی، تم اُس سے ایک بار بھی نہیں ملی، تم اُسے جانتی تک نہیں تھی لیکن پھر بھی... تم ٹھیک کہتی تھی اور میں.. میں جس کے ساتھ اُس کے شب و روز گزرے... میں اُس پر اعتبار نہ کر سکا کیونکہ.... میں... میں غلط تھا.. "

صارف بے آواز رونے لگے.. ماضی میں کی گئیں اپنی ساری غلطیاں، سارے ظُلم کسی ناسور کی طرح تکلیف دینے لگے انہیں.. کیسے سب جانتے بوجھتے بھی کہ ان کے علاوہ منتہا کا کوئی اور نہیں تھا اس دنیا میں انہوں نے کیسے بے دردی سے اُسے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا تھا... پناہ کے لیے وہ کسی اور کی مدد نہ لیتی تو پھر کیا کرتی اُس وقت..

" میں نے.. میں.. مجھے سمجھاتی رہی لیکن... میرے سامنے.. منتہا کہتی رہی

ہر بار اُسے جھٹلایا.. ہر بار اُسکی نفی کی... میں نے اتنا غلط کیا اُس کے ساتھ

لیکن پھر بھی مجھے سکون نہ ملا جب کئی سال بعد اُسے کسی اور کے ساتھ خوش

دیکھا تو بھی میں مطمئن نہ ہوا.. میں نے ایک بار نہیں... دو بار اُسکی جان لی

" ....سائرہ

صارف کو لگا ان کا دل بند ہو جائے گا،اذیت اتنی تھی کہ روح تک جھلس کر

رہ گئی..

" صارف اب بس کریں جو ہونا تھا وہ ہو گیا.. اب بس آپ آئیلین کی فکر

کیجئے اس سے اپنی دوری ختم کر دیں.. "

سائرہ نے ان کی پشت سہلاتے ہوئے نرمی سے کہا..

" میں تو اتنا برا تھا کہ ساری زندگی اپنی بیٹی سے بھی دور رہا.. کیونکہ وہ منتہا

جیسی دکھتی تھی.. میں نے سوچا کہ وہ طبیعتاً بھی اُس ہی کے جیسی ہو گی.. بے

وفا.... مجھے چھوڑ دے گی.. اس لئے زندگی بھر میں اُس سے دور رہا.. اپنی ہی سگی اولاد سے .. "

سائرہ کا دل بھی اپنے شوہر کے غم پر پھٹنے لگا ..

" جانتی ہو وہ آدمی جس کی مدد منتہا نے لی تھی.. جس نے منتہا پر اعتبار کیا تھا اُس نے مجھے کہا تھا کہ میں پچھتاوں گا... ٹھیک ہی کہا تھا پوری زندگی میری پچھتاوے میں گزر گئی اور اب موت... موت بھی پچھتاتے ہوئے آ جانی ہے.. "

صارف نے کانپتے لہجے میں کہتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا... ان کا دل بند ہونے لگا تھا ..

" صار.... صارف... نہیں... ایسا نہیں کریں... ایسی باتیں نہیں کریں میں.. ایمبولینس کو کال ملاتی ہوں .. "

صارف کی دگرگوں ہوتی حالت دیکھ کر سائرہ گھبراتی ہوئی فوراً اپنی جگہ سے اُٹھی، انہیں ہارٹ اٹیک آرہا تھا شاید.. سائرہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے..

" آئیلین میں سائرہ بات کر رہیں ہوں، تمہارے بابا کو ہارٹ اٹیک آیا ہے، میں ہسپتال جارہی ہوں پلیز تم بھی آجاؤ.. "

ایمبولینس کال کرنے کے بعد انہوں نے آئیلین کو اطلاع دینا بھی ضروری سمجھا.. وہ تو ہمیشہ سے یہ ہی چاہتی تھی کہ ان دونوں باپ بیٹی کے درمیان صلح ہو جائے اور ویسے بھی اتنا کچھ تنہا سنبھالنے کی سکت نہیں تھی اُس میں..

UL KHAN WRITES

"تمہارے بابا ایک مضبوط انسان ہیں آئیلین، وہ ٹھیک ہو جائیں گے تم دیکھنا.."

ائی سی یو کے دروازے کے باہر کھڑی لڑکی نیلے کانچ کی کھڑکی سے نظر آتے اندر سفید بیڈ پر پڑے مشینوں میں جکڑے وجود کو مستقل دیکھ رہی تھی کہ جب دفعتاً کسی کی نرم آواز اُسے اپنی پشت پر سنائی دی.. آئیلین پلٹی نہیں کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہاں کون ہے..

"کیا ہوا تھا بابا کے ساتھ؟؟ "

سپاٹ لہجے میں سوال کیا، اندر بیڈ پر مصنوعی سانسوں کے سہارے زندہ وہ وجود اُسکی زندگی کا کل اثاثہ تھے، اُس کے بابا.. جن سے اُس نے لاکھ نہ چاہنے کے باوجود بھی ہر بار محبت کی.. کیونکہ کچھ محبتوں پر انسان کا اختیار نہیں ہوتا..

"..ایک عورت آئی تھی، اُس نے کچھ باتیں کیں تمہارے بابا سے "

سائرہ نے بنیادی وجہ بتائی اس سب کی لیکن مزید گہرائی میں وہ جانا نہیں چاہتیں تھیں..

"..کون عورت؟؟ کیا نام ہے اُس کا مجھے اُس سے ملنا ہے "

آئیلین ان کی سمت پلٹی، انداز میں اشتعال تھا..

" افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے مگر اب تم نہیں مل سکتی اُس سے، ہمارے گھر سے واپسی پر اُس نے سڑک پر آتی گاڑی کے آگے آ کر اپنی جان دے دی.."

سائرہ نے تاسف سے کہا، برے کام کا برا ہی انجام ہوتا ہے.. آئیلین اُس کا جواب سن کر لب بھینچتی پلٹ کر ایک بار پھر صارف کو دیکھنے لگی..

"تمہارے بابا کے مجھ پر بہت احسانات ہیں آئیلین، انہوں نے مجھے بھوکے بھیڑیوں سے بچایا تھا.. تم جانتی ہو پاکستان میں میرے سگے بھائی نے مجھے بیچ دیا، میرا سودا کر دیا اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کے لیے.. جس دن میں دوبئ میں تمہارے بابا کی گاڑی کے سامنے آئی تھی اُس دن جانتی ہو میرے ساتھ کیا ہونے والا تھا مجھے وہاں پر موجود گدھ نما مرد نوچنے گھسیٹنے والے تھے، نہ جانے میرے رب نے مجھ میں کیسے اتنی جان دے دی میں وہاں سے بچ نکلی، ان حوس پرستوں کے جال سے نکل کر میں نے جہاں پناہ لی، ان کے ساتھ رہتے ہوئے پہلا دن تو بہت اچھا تھا مگر چونکہ جنہوں نے مجھے خرید کر دوبئ ایکسپورٹ کیا تھا وہ بہت اثر ورسوخ والے لوگ تھے انہوں نے ایک ہی دن میں میری لوکیشن کا پتا لگا لیا اور آگے دن ہی مجھے لینے وہاں پہنچ گئے، اتنی محنت کے بعد میں واپس اس ہی جہنم میں آ پہنچی جہاں سے بھاگ نکلی تھی.. خیر اُس کے بعد جو کچھ میرے ساتھ ہوا تھا وہ ناقابل بیان ہے لیکن میں نے ہار نہیں مانی اور شاید اُس ہار نہ ماننے کا پھل

ہی مجھے تمہارے بابا کی صورت ملا.. اپنی حوس بے شمار بار پوری کر لینے کے بعد جب ان کا دل مجھ سے اچاٹ ہو گیا تو انہوں نے مجھے بلیک مارکیٹ میں بیچنے کا فیصلہ کیا، میری اس جہنم میں ایک دوست تھی جس کے ساتھ آخری دفعہ میں نے بھاگنے کی کوشش کی تھی لیکن آج بھی مجھے افسوس ہوتا ہے.. کاش میں فرار کی کوشش میں تنہا ہی رہتی.. "

" ایسا کیوں کہہ رہیں ہیں..؟ "

سائرہ کہتے کہتے اچانک رُک گئی، آئیلین جو سانس روکے اُسکی باتیں سن رہی تھی سائرہ کی خاموشی نے اُسے بے چین کر دیا ..

" کیونکہ فرار کی اُس آخری کوشش میں میری دوست ماری گئی، سیاہ لوگوں کی اس دنیا میں وہ ایک ہی سفید کردار تھا میرے لئے، انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے اسکا سر گردن سے جُدا کر دیا اور میں کچھ نہ کر سکی کیونکہ

مجھے خود کو بچانا تھا جو میں نے کیا، دو دن تین راتیں اس زہنی اذیت کے ساتھ کے پیچھے تو garbage truck میں سڑکوں پر رہتی رہی، کبھی کسی کبھی کسی ریسٹورنٹ کی بیک سائیڈ پر، میں ان درندوں سے چھپتی رہی لیکن ایک بار پھر انہوں نے مجھے ڈھونڈ نکالا.. میرے لئے اس جہنم میں تیسری بار جانے سے بہتر تھا کہ میں اپنی جان دے دیتی سو میں نے وہ ہی کیا لیکن پھر اللہ نے صارف کو میری زندگی میں میرا محافظ، نگہبان ایک فرشتہ بنا کر بھیجا.. انہوں نے نہ صرف میری جان ان درندوں سے بچائی بلکہ ایک ایسی لڑکی جس کی روح نہ جانے کتنے مردوں نے کرچی کرچی کی ہوئی ہو ماضی میں اپنی عزت بنایا.. تمہارے بابا جیسے تمہارے ایک ایسی لڑکی کو انہوں نے سامنے نظر آتے ہیں ویسے ہر گز نہیں آئیلین.. "

سائرہ کی باتوں نے اُس کے دماغ کو شل کر دیا، وہ حیران تھی کیسے اس عورت نے وہ سب سہا تھا، کس قدر مضبوط تھی وہ.. آئیلین کے دل میں اُس کے

لئے مقام بڑھ گیا.. اُسے خود پر بھی افسوس ہوا پہلی بار سائرہ کو صارف کے ساتھ دیکھ کر کتنا غلط سوچا تھا اُس کے بارے میں ..

" وہ سب ماڈلز اور تمام اسکینڈلز سب کچھ جھوٹ تھا آئیلین.. مجھے صارف کے ساتھ رہتے ہوئے چار سال ہوگئے ہیں اور میں نے آج تک نہیں دیکھا انہیں کسی عورت کے ساتھ.. وقت گزارنا تو دور وہ تو کسی کو دیکھتے تک نہیں.. ان کا اعتبار ٹوٹ گیا تھا مجھ سے نکاح بھی محض میرے تحفظ کے لئے محبت تو وہ آج بھی اپنی پہلی بیوی سے ہی کرتے ہیں.. "

سائرہ نے مسکرا کر کہا، آئیلین نے اس مسکراہٹ کے پیچھے حسد یا جلن تلاش کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہاں کچھ نہ تھا سوائے خوشی کے ..

" تو پھر پہلی بیوی سے ہوئی اپنی اولاد سے کیوں نہیں کی انہوں نے محبت ؟؟ کیا اس بات کا جواب ہے آپ کے پاس ؟؟ "

..ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ ہو گیا

" کچھ باتوں کا جواب نہیں وجہ ہوتی ہے.. میرے پاس تمہارے سوال کا جواب ضرور ہے لیکن میں وہ تمہیں نہیں بتاؤں گی کیونکہ پہلے وجہ جاننا زیادہ ضروری ہے تمہارے لیے اور وہ تمہارے بابا تمہیں بتائیں گے.. "

..سائرہ نے مبہم مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کہا

" لیکن ابھی کے لئے تم اتنا جان لو کہ جو وہ تمہیں دیکھا رہے تھے وہ ویسے ہر گز نہیں ہیں، وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں.. "

سائرہ نے آئیلین کے کندھے پر ہاتھ رکھنے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا جو آئیلین نے محسوس کیا تھا..

" آپ کا بہت شکریہ.. "

..آئیلین نے آگے بڑھ کر اُسکا ہاتھ تھام لیا

"میں نے آپ کو بہت غلط سمجھا.. مجھے معاف .. "

اس سے پہلے وہ معافی مانگتی سائرہ نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے اُسے وہیں روک دیا ..

"تم نے مجھے جو سمجھا وہ اس وقت کے لیے غلط نہیں تھا، جو دکھائی دیا تم نے وہ ہی سمجھا اس لئے معافی کی قطعی کوئی ضرورت نہیں .."

سائرہ نے نرمی سے کہا جس پر آئیلین جواباً مسکرادی ..

"مس آئیلین .. مسز صارف .. صارف صاحب کی حالت اب خطرے سے باہر ہے آپ دونوں ایک ایک کر کے ان سے مل سکتی ہیں .. "

آئیلین اور سائرہ نے پُر مسرت انداز میں ایک دوسرے کو دیکھا .. سائرہ آنکھوں میں چمک لئے ڈاکٹر کے ہمراہ صارف سے ملنے کے لیے آگے بڑھی لیکن پھر اچانک کچھ سوچ کر وہیں رک گئی ..

"..آپ پہلے مل لیں "

آئیلین نے اسکی سوچ بھانپ لی تھی، سائرہ نے پلٹنے پر ہی وہ نرمی سے گویا ہوئی جس پر سائرہ نے مسکرا کر اُسے گلے لگایا اور شکریہ کہتی ڈاکٹر کے ہمراہ چل دی..

"...اللہ کا شکر ہے "

آئیلین نے سکون کا سانس ہوا کے سپرد کیا، طبیعت پر چھایا بوجھل پن، ذہن و قلب پر حاوی فکر کے بادل اب چھٹ گئے تھے.. وہ راہداری کی دوسری سمت پلٹی جب آئیلین کی نظر خود سے کچھ فاصلے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے اصفہان پر پڑی.. نگاہیں ملنے پر اسکے سنجیدہ چہرے کو لمحوں کے لئے مبہم مسکراہٹ نے چھوا..

" تم اب تک یہاں ہو؟؟ "

آئیلین اس پر ہی نگاہیں مرکوز کئے اصفہان کے نزدیک چلی آئی..

"ہاں.. "

اصفہان ایک لفظی جواب دے کر مسکرایا..

" بابا کی حالت اب تشویش سے باہر ہے.. "

آئیلین کی کہی بات پر عنابی ہونٹوں کا حصہ جو مسکراہٹ بنی ہوئی تھی اسکی جگہ ناپسندیدگی نے لے لی جس پر بمشکل قابو کر سکا وہ سو قصداً مسکرا دیا..

" یعنی خطرے کی کوئی بات نہیں اب؟ "

استفہامیہ لہجے میں سوال کیا گیا جس کا جواب آئیلین نے سر کو اثبات میں جنبش دے کر دیا تھا..

" چلو اچھی بات ہے.. اب کیونکہ سب ٹھیک ہے تو میں چلتا ہوں.. "

اصفہان جبراً مسکرایا ورنہ تو جبڑے کی ہڈی تن چکی تھی اسکے.. ضبط کی شدت سے گردن کی رگیں ابھری ہوئیں..

" .. آج کے لئے شکریہ "

ابھی وہ جانے کے لئے پلٹتا کے آئیلین نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا مضبوط ہاتھ

.. اپنے لرزش زدہ نازک ہاتھوں میں تھام لیا

" .. شکریہ غیروں کو کہا جاتا ہے اور میں غیر نہیں "

.. اصفہان نے اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا نرمی سے سہلاتے ہوئے کہا

".. او اچھا.. لیکن تم اپنے بھی نہیں "

.. شریر مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتی وہ دھیمی آواز میں بولی

"..اپنا نہیں تمہارا ہوں "

اصفہان نے آئیلین کے کان پر جھکتے ہوئے بھاری مدھم سرگوشی اسکی

سماعتوں کے سپرد کر دی جس کے جواب میں اُس کے ہونٹوں پر رقصاں

.. مسکراہٹ گہری ہو گئی

"..سوچ لو.. میرے بن گئے تو کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی "

..آئیلین نے ہنس کر جواب دیا، نرم لہجہ بہت کچھ باور کروا رہا تھا

"..تمہارے علاوہ کسی اور کا ہونا بھی کون چاہتا ہے "

اصفہان اسکی گردن پر جھکنے لگا، آئیلین کے وجود سے اُٹھتی دلفریب مہک پُر اثر تھی جو اسکے حواسوں پر حاوی ہوتی اسے مدہوش کرنے لگی..

"ہسپتال میں ہیں ہم وہ بھی بیچ راہداری میں.. ڈاکٹرز گزرتے رہتے ہیں

" ..یہاں سے، کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا

اصفہان کے ہاتھوں میں دبے اپنے ہاتھ واپس کھینچ کر اُسکے سینے پر دباؤ بڑھاتی اُسے دور دھکیلنے کے بعد آئیلین نے مصنوعی غصے کا اظہار کیا..

ڈاکٹرز تو خوش ہی ہونگے یہ سوچ کر کہ اچھا ہے عنقریب نو ماہ تک ایک "
" .. مستقل زرائعِ آمدنی مقرر ہو جائے گا انکے لئے

کہا اتنی سنجیدگی سے گیا تھا کہ بغور اُسکی باتیں سنتی آئیلین کو بات کے اختتام
.. میں ہی پتہ لگ سکا کہ موصوف کا مطلب کیا ہے اس سب کے پیچھے

" .. تم منہ بند ہی رکھا کرو اپنا، جب بھی بولتے ہو بکواس ہی بولتے ہو "
.. لال تمتما چہرہ اور حیا سے بوجھل پلکیں لئے وہ خفگی سے بولی

میری باتیں بکواس لگتیں ہیں تو میں اس منہ کو کسی اور کام کے لیے استعمال "
" کرنا شروع کر دوں ؟؟

نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے وہ گھمبیر تا سے بولا، سرمئی آنکھوں میں خمار کا
ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہچکولے کھا رہا تھا.. ضبط اور برداشت اب کسی اور چیز کو
.. لے کر تھا

"..افففف سہگل تم خاموش رہا کرو "

..آئیلین نے جھنجھلا کر کہا جس پر اصفہان محظوظ ہوا

" ..اچھّا ٹھیک ہے نہیں بولوں گا اب کچھ "

..آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتا وہ متانت بھرے لہجے میں بولا

"..تھینک یو سو مچ "

آئیلین نے آنکھیں گھما کر تشکر بھرے انداز میں اُسے دیکھا جواب کچھ بول تو نہیں رہا تھا البتہ اُسکی آنکھیں.. وہ سب کرنے لگیں جو زبان وقتی طور پر کرنے سے قاصر تھی..

"...اس قدر ڈھیٹ ہوناں تم "

سرمئی آنکھیں کبھی سبز آنکھوں پہ ٹھہر کر انہیں ان کہے پیام دیتیں تو کبھی اُس کے دلکش ہونٹوں کو سراہتیں.. آئیلین نے نگاہیں پھیر کر سوچا کہ یہ شخص کبھی نہیں سدھر سکتا ..

" ہیلو.. مسز ابراہیم.. "

آئیلین کے گلابی رخساروں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اصفہان نے کوٹ کی جیب میں وائبریٹ کرتا فون نکال کر کان سے لگالیا ..

" ہیلو.... کیا آپ مجھے سن سکتیں ہیں؟؟؟ "

فون کی دوسری سمت سے آتی آوازوں نے اصفہان کے ہونٹوں پر رقم مسکراہٹ چھین لی، فراخ سفید پیشانی متفکر لکیروں سے بھر گئی.. آئیلین ایک بار پھر اُسکی سمت متوجہ ہوگئی ..

" مسز ابراہیم.... "

اصفہان نے غصے سے انہیں پکارا مگر کال منقطع کی جاچکی تھی.. اصفہان نے موبائل کان سے ہٹایا اور انکے نمبر کی لوکیشن ٹریک کروانا شروع کردی.. ان کے ساتھ یقیناً کوئی حادثہ ہوا ہے یہ کال پر آنے والی آوازوں سے ہی اخذ کر چکا تھا وہ..

" کیا ہوا؟؟؟ کہاں جا رہے ہو؟؟ "

اصفہان عجلت میں بنا بتائے باہر کی جانب لپکا.. آئیلین بھی اسکے تیز قدموں کا مقابلہ کرتی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی..

" مسز ابراہیم کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے مجھے دیکھنا ہوگا وہ کس ہسپتال میں ہیں.. "

اصفہان کے لہجے سے فکر عیاں تھی..

" میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ.. "

" نہیں تمہیں یہاں رکنا چاہیے.. تمہارے بابا کو تمہاری ضرورت ہے.. "

اصفہان ایک لمحے کے لیے رُکا تا کہ اُسے اپنے ساتھ چلنے کے لیے منع کر سکے..

"بابا کے ساتھ سائرہ ہیں اور بابا سے زیادہ اس وقت تمہیں میری ضرورت ہے.."

آئیلین اُسکی پریشانی سے بخوبی واقف تھی، وہ شخص چاہ کر بھی خود کو چھپا نہیں پا رہا تھا اُس سے اور یہی چیز کبھی کبھی شدید جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر دیتی اصفہان کو.. وہ خاموش رہا لیکن آئیلین کو اپنے ساتھ آنے کی اجازت دے دی.. الجھ سا گیا تھا وہ اس سب میں..

UL KHAN WRITES

"اصف.."

ان سے ٹھیک سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا، ڈاکٹرز کے مطابق ان کے بچ جانے کے چانسز بہت کم تھے سو میں سے شاید صرف دس فیصد، ابراہیم خان کی تو ان سپاٹ ڈیتھ ہو گئی لیکن مہر ابراہیم میں اب بھی کچھ جان باقی تھی، وہ بے حد تکلیف میں تھی مگر شاید اس میں بھی اللہ کی کوئی مصلحت ہو..

"مسز ابراہیم پلیز.. آپ کچھ نہ کہیں آپ کو مزید تکلیف ہو گی.. میں ساتھ ہوں آپ کے.."

ان کا لرزش کا شکار کمزور ہاتھ اپنی پُر حدت مضبوط ہتھیلی میں لیتا وہ نرمی سے بولا، مہر کا شفیق چہرہ زخموں سے چور اور جگہ جگہ سے جھلسا ہوا تھا اصفہان انہیں دیکھ کر تکلیف محسوس کرنے لگا.. کافی چھوٹی سی عمر سے انہیں جانتا تھا وہ..

" اصفہان... تم.. میری بیٹی کا... خیال رکھنا.... وہ تمہا... ری... سر...

پرستی میں ہے... اب.. "

اکھڑتی سانسوں کے درمیان انہوں نے اصفہان کو مسکرا کر دیکھا ..

" میں ضرور اُس کا خیال رکھوں گا لیکن آپ کے ساتھ ہی.. آپ کو کچھ نہیں

ہو گا.. "

اصفہان نے ڈگمگاتے لہجے پر قابو پاتے ہوئے آہستگی سے ان سے کہا ..

" میں... جا رہیں ہوں... اپنی.. دوست کے پاس.. "

آنکھیں قرب کی شدت کو برداشت کرنے کے درمیان موندتے ہوئے سر نفی میں ہلایا، وہ شدید درد میں ہونے کے باوجود بھی نا جانے کیوں پرسکون دکھائی دے رہیں تھیں.. اس حقیقت سے وہ واقف تھیں کہ انکا وقت آ گیا ہے..

"....مجھے....ت...م سے...کچ...ھ کہنا ہے "

انہوں نے سرگوشی سے بھی زیادہ دھیمی آواز میں کہا، اصفہان انکی بات انکے تاثرات جانچ کر سمجھ پایا تھا جس کے بعد اُس نے جھک کر اپنا کان ان کے ہونٹوں کے قریب کر دیا..

" ت...م...غلط.... شخص سے انتقام....لے رہے ہو...ما... ضی دوبارہ نہیں...دھراؤ... "

کانچ سی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، ششدر تاثرات لئے انہیں دیکھنے کے خاطر وہ ان سے دور ہوا تھا کہ مہر نے اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے اُسے ایسا کرنے سے روکا..

"......تمہارا مجرم...ص...ارف "

ان کی سانسیں سینے میں اٹکنے لگیں اصفہان کو اس وقت خود سے نفرت ہوئی کیونکہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ مرنے کے نزدیک ہیں اسکی صرف یہ خواہش تھی کہ کسی طرح وہ اپنا جملہ مکمل کر دیں ..

" صارف میرا مجرم ہے ؟؟؟ "
اصفہان نے ان کی جانب پلٹ کر سوال کیا لیکن جوں ہی زندگی کی چمک سے مرحوم انکی آنکھوں کی ساکن پتلیوں پر اسکی نگاہیں ٹھہریں اس کے دل میں جاگی مبہم سی امید بھی معدوم پر گئی .. ماضی کا آخری اہم حصہ جو شاید اُسکی مدد کر سکتیں تھیں وہ خود بھی اب ماضی کا حصہ بن گئیں ..

" ... اللہ آپ کے معاملات آسان کرے "
بے نور آنکھیں ہتھیلی بڑھا کر بند کرتا وہ ان کے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا، بائیں آنکھ سے چپکے سے نکلتا ایک آنسو اپنی پہچان لمحوں کے لیے بھی چھوڑے بنا

اُسکی گھنی داڑھی میں جذب ہو گیا.. داریاء کے ساتھ ساتھ اب ایک اور ذمہ داری بھی اُس کے کاندھوں پر آ گئی تھی، نادید بوجھ تلے اپنا وجود دھنستا محسوس کرتے ہوئے وہ بے جان قدم گھسیٹ کر آپریشن تھیٹر سے باہر نکل آیا.. وہ الجھ گیا تھا اور شاید اب اس الجھن کا سلجھ پانا ناممکن ہوتا

" کیا ہوا؟؟؟ وہ ٹھیک ہیں ناں؟؟ "

اصفہان کے تاثرات سمجھنے کی کوشش کرتی بینچ پر بیٹھی اُسکی منتظر آئیلین اُسے آپریشن تھیٹر سے باہر آتے دیکھ تیزی سے اُسکے پاس چلی آئیں..

" چلی گئیں وہ بھی اپنی دوست کے پاس.. "

اصفہان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا.. سیاہ چمکدار بوٹس میں موقید اپنے پیروں کو گھورتا وہ بینچ کی سمت بڑھتا اُس پر ڈھیر ہو گیا گویا کوئی بلند و مضبوط عمارت زمین میں دھنس گئی ہو..

" ..اس میں اللہ کی کوئی مصلحت ہو گی اصفہان "

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ مدھم آواز میں بولی، اصفہان کے تاثرات اُسے سمجھ نہیں آئے کیونکہ وہ انہیں پوشیدہ رکھنے میں ماہر تھا مگر اسکی آنکھوں میں بیتے سانحے کے باعث رقم سرخی آئیلین کو اندر تک جھنجھوڑ گئی، وہ ..خاموشی سے اُس کے برابر بیٹھ گئی

وہ مطمئن تھیں.. یہ جاننے کے باوجود بھی کے وہ اپنی بیٹی کو تنہا چھوڑ کر جا " "..رہیں ہیں پھر بھی

..ناک کی سیدھ میں سفید دیوار کو گھورتے ہوئے وہ خود کلامی کر گیا

"..تنہا نہیں تم ہوناں.. تم اُسکے بھائی ہو اُس کے ساتھ "

مائسہ اور داریاء کی دوستی اور مائسہ کا اصفہان کو اپنا بھائی سمجھنا آئیلین سے منحرف نہ تھا، اُسے اس کا تو اندازہ نہیں تھا کہ ابراہیم صاحب کی فیملی کا

اصفہان کی فیملی سے کتنا پرانا تعلق ہے مگر یہ تو واضح تھا کہ جتنا بھی پرانا ہو مگر گہرا ضرور ہے ..

" وہ مجھ پر اتنا بھروسہ کرتیں تھیں ؟؟ "

اصفہان نے سوالیہ نظریں آئیلین کے چہرے پر مرکوز کر دیں.. آئیلین جبراً مسکرا سکی ..

"..ہاں.. تبھی تو وہ اپنے آخری وقت میں بھی مطمئن تھیں "

آئیلین کے بات سن کر طنزیہ مسکراہٹ نے اُسکے عنابی لبوں کو چھوا اُس نے نگاہیں پھیر لیں ..

" کچھ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں، تن آور سائبان کے جیسے، وجہ نہ بھی ہو ان پر اعتبار کرنے کا دل چاہتا ہے.. "

آئیلین اُس کے ذہن میں رقص کرتے سوال کو شاید بھانپ گئی تھی تبھی آہستگی سے گویا ہوئی ..

"مجھے نہیں سمجھ آرہا میں کیسے مائسہ کو سنبھالوں گا .. "

متفکر لہجے میں کہتا وہ دونوں کہنیاں گھٹنوں پر ٹکاتے ہوئے اپنا سر ہاتھوں میں تھام گیا ...

"تم سب سنبھال لو گے .. "

آئیلین نے آگے بڑھ کر اُسکا کندھا تھپتھپایا ..

" مگر کیسے ؟؟ "

اصفہان نے واپس اُسے دیکھا، کچھ کہا نہیں مگر آنکھوں میں سوال تھا ..

" یہ وہ وقت ہے جب تمہیں خود پر بھروسہ کرنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے .. سب ٹھیک ہو جائے گا ابھی نہیں لیکن جلد .. میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں .. "

آنکھوں میں امید لئے اُس میں اصفہان کا ہاتھ تھام لیا، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ جس کا ساتھ اس قدر دل سے دے رہی ہے ایک دن وہ ہی اُسے توڑ کرر کھ دے گا، اصفہان آئیلین کو دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے مسکرایا.. اُسکی مسکراہٹ طنزیہ تھی گویا سوچ رہا ہو کہ تم کیا ساتھ دو گی حقیقت کھلنے پر تو تم سب سے پہلے دور ہو جاؤ گی مجھ سے.. آئیلین اُسکی مسکراہٹ میں پوشیدہ طنز نہ بھانپ پائی..

"میں داریاء سے بات کرتا ہوں اُسے کہتا ہوں، مائسہ کو اپنے ساتھ لے آئے گھر ہمیں دیکھنا ہو گا اب کہ آگے کیا کرنا ہے.."

راہداری کے آخری سرے پر سر جھکائے کھڑے یاور کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا، آئیلین بھی اُس کے ہمراہ کھڑی ہو گئی، آنے والے وقت کے بارے میں سوچ کر اُسے مائسہ کے لیے ابھی سے برا محسوس ہو رہا تھا..

"..مسٹر خانزادہ مجھے جانا ہو گا ایک ایمر جنسی ہے "

پیریڈ اوور ہونے میں چند منٹ باقی تھے مگر اصفہان سے کال پر بات کرنے کے بعد اُس میں چند منٹ تو کیا ایک سیکنڈ تک کا انتظار کرنے کا صبر نہ رہا..

لیکچر کے دوران بنا رکاوٹ پیدا کیئے وہ خاموشی سے اپنا سامان سمیٹ کر کھڑی ہوئی اور آریس کے نزدیک آکر اُسے دھیرے سے اطلاع دی اس سے قبل آریس کوئی جواب دیتا کہ لیکچر کا وقت ہی ختم ہو گیا، سٹوڈنٹس ہلکے ہلکے اپنی سیٹس سے اٹھ کر باہر نکلنے لگے..

" خیریت ؟؟آپ پریشان لگ رہی ہیں ؟؟ "

یلو کلر کے ٹرٹل نک کے اوپر بلیک لانگ کوٹ پہنے سرخ چہرہ لئے داریاء اُسے معمول سے زیادہ سنجیدہ اور متفکر نظر آئی آریس خود کو سوال کرنے سے نہ روک سکا..

"..کچھ ہوا ہے بھائی بہت پریشان تھے، مجھے جانا ہو گا "

داریاء حد سے زیادہ بوکھلائی ہوئی نظر آرہی تھی، آریس اپنا سامان سمیٹ کر اُسکے تعاقب میں بڑھا..

" کیا میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں ؟؟ "

اُس کے ہم قدم چلتے ہوئے آریس نے متفکر انداز میں پوچھا جس پر داریاء نے سر نفی میں ہلایا..

"..نہیں آپ کیا کر سکتے ہیں.. گاڑی باہر ہے بس میں جا رہی ہوں "

ماحول میں چھائی خنکی کے باوجود بھی ماتھے پر آئے پسینے کی چند بوندوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑتی وہ اتنی عجلت میں تھی کہ اپنے آگے آنے والی سیڑھی بھی نہ دیکھ سکی بے اختیار اُس کا پاؤں بری طرح پھسلا..

اس سے پہلے وہ منہ کے بل زمین پر گرتی آریس نے اُس کا بازو تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچا.. دارياء کے پیر ڈگمگائے اپنا توازن برقرار رکھنے کے خاطر اُس نے آریس کی جیکٹ سینے سے دبوچ لی..

" یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ چھوڑیں مجھے... "

دارياء اس رکاوٹ پر بری طرح سٹپٹائی، شکریہ کے بجائے اُس کے منہ سے ایسے کلمات سن کر آریس پریشان ہونے کے باوجود بھی طیش میں آگیا..

" میں؟؟ میں کیا کر رہا ہوں؟؟ مجھے بتاؤ آخر تم کیا کر رہی ہو، دھیان کہاں ہے تمہارا؟؟ "

داریاء کے چہرے پر جھکتا اُسکی سبز آنکھیں جو پریشانی کے سبب سرخ ہو رہیں تھیں ان میں جھانکتے ہوئے آریس دبی آواز میں بولا ..

" میرا دھیان جہاں بھی ہے آپ کو اس سے کیا مطلب اور ... "
وہ پہلے ہی پریشان تھی جس پر آریس کا اُسے روکنے نے جلتی پر تیل کا کام کیا، اُسے خونخوار نظروں سے گھورتی وہ دانت پیس کر بولی.. ارد گرد گزرتے سٹوڈنٹس ان دونوں کی جانب متوجہ ہونے لگے، وہ ان دونوں کو ایسے لڑتے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے، کچھ تو فائزہ بیگ کی پھیلائی ہوئی ذو معنی باتیں یاد کرنے لگے.. لوگوں کے دماغ میں یہ ہی چلنے لگا کہ کہیں فائزہ سچ ہی تو نہیں کہہ رہی تھی ..

" ..اور بازو چھوڑیں میرا.. اپنے کام سے کام رکھا کریں "

جھٹکے سے اپنا بازو آزاد کرواتی وہ تن فن کرتی وہاں سے نکل گئی.. بد تمیزی اور
.. بدلحاظی کا مظاہرہ اس قدر شدید تھا کہ آریس کے جبڑے خود بخود تن گئے

" تمہیں تو میں اچھے سے بتاؤں گا کہ میرا ہر کام تم سے شروع ہو کر تم پر ہی
".. اختتام پذیر ہوتا ہے مس داریاء سہگل.. بس تھوڑا سا انتظار
پارکنگ ایریا کی سمت مڑتی داریاء کی پشت آتشی ہوتی بھوری آنکھوں سے
گھورتا وہ دبی آواز میں خود کلامی کرتے ہوئے واپس ڈپارٹمنٹ کے اندر بڑھ
.. گیا.. سب جہاں سے شروع ہوا تھا ایک بار پھر وہیں آ کھڑا ہوا

UL KHAN WRITES

" ... سنو لڑکی "

وہ کچن میں چائے بنانے کے بعد واپس اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیوں کی سمت بڑھی تھی کہ جب اپنے عقب سے آنے والی غیر شناسہ بھاری مردانہ آواز پر واپس پلٹی.. آزاد نے اُسے ہسپتال چھوڑ دیا تھا مگر سر میں اچانک درد ہونے کے باعث وہ ہاف ڈیوٹی کر کے گھر واپس چلی آئی تا کہ آرام کر سکے..

"جی..."

اینارہ نے خود سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑے دراز قد مڈاتج شخص کو دیکھا جو ہو بہو آزاد میں ملتے ہوئے لگے اُسے بس فرق اتنا تھا کہ وہ بڑی عمر کے تھے تو انکے بال اور داڑھی سرمئی جبکہ آزاد کے سیاہ تھے، اینارہ سمجھ گئی وہ کون ہیں..

"السلام علیکم.."

اینارہ نے مسکرا کر آہستگی سے سلام کیا، جہانزیب صاحب کی آنکھوں میں وہ اپنے لئے پسندیدگی دیکھ سکتی تھی مگر اُس کے ساتھ ایک اور جذبہ بھی جسے وہ کوئی نام نہ دے سکی جیسے وہ اُسے پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں..

" وعلیکم السلام، تم کون ہو؟؟ "

وہ اُسے کسی سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہوئی لگی اور جس سے لگی اُسے یاد کر کے انہیں بے حد غصہ آیا مگر اس طویل عرصے بعد اُس کے جیسی کسی لڑکی کو دیکھ کر وہ حیران ضرور ہوئے تھے..

" میں اینارہ ہوں، آزاد صاحب کی بیوی.. "

اینارہ نے شائستگی سے جواب دیا، وہ جو آزاد کی بیوی کو بہت ہی کوئی تیز طرار، چالاک اور چلتر لڑکی تصور کئے بیٹھے تھے اُسکی جگہ اینارہ جیسی معصوم بھولی بھالی لڑکی کو دیکھ کر دنگ رہ گئے..

" تم.. تم سے شادی کی ہے آزاد نے ؟؟ "

عموماً پہلے ہی سے شادی شدہ مردوں سے دوسری شادی کرنے والی لڑکیاں انہیں پھنسا کر ہی شادیاں کرتیں ہیں لیکن کیا پھنسانے والی لڑکیاں اتنی معصوم دکھائی دیتی ہیں ؟؟ جہانزیب صاحب ایناره کی آنکھوں میں حیا اور سر پر سلیقے سے لئے گئے ڈوپٹے کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گئے ..

" جی.. "

ایناره نے ان کی مستقل خود پر مرکوز نگاہوں سے بوکھلا کر نظریں جھکاتے ہوئے ایک لفظی جواب دیا، وہ مل تو اجالا سے رہی تھی لیکن اس کے بولنے کا انداز، نرم لہجہ بالکل اُس کے برعکس تھا.. اُجالا تو نہایت شوخ طبیعت لڑکی تھی .. جہانزیب صاحب نے اپنی منفی سوچوں کو جھٹکا

ویسے بھی یہ سب ممکن ہی نہیں تھا انہوں نے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی.. محض یہ سوچنا بھی کہ جن لوگوں کو ساری زندگی اپنے خاندان سے دور رکھا آج ان ہی کی بیٹی کے عشق میں انکا بیٹا فریفتہ ہے، یہ سوچ بھی اذیت ناک تھی انکے لئے تو جب حقیقت سامنے آتی تو کیا حال ہوتا ان کا؟؟؟ زندگی بھر وہ اپنے مجرموں سے انتقام لیتے آئے تھے مگر یہ.. یہ تھا اللہ تعالٰی کا انتقام یا مکافاتِ عمل..

" کس خاندان سے ہو؟؟ "

آواز کو خاطر خواہ سخت کرتے ہوئے انہوں نے روکھے لہجے میں سوال کیا

البتہ ایسا کرنے کا دل تو نہیں چاہا تھا ان کا..

" جی؟؟ "

آنکھوں میں سوال لئے اُس نے انہیں دیکھا..

" کس خاندان سے ہو؟؟ والد کیا کرتے ہیں تمہارے؟؟ "

اب کی بار انہوں نے نرمی سے پوچھا.. اینارہ کی گھبراہٹ پر انہیں ترس آیا

..اُس پہ

" ..میرے ابو حیات نہیں لیکن وہ ڈاکٹر تھے.. خانزادہ کاسٹ ہے ہماری "

اینارہ نے جواب دیا جس پر جہانزیب صاحب سوچ میں پڑ گئے...اُجالا کا شوہر بھی ڈاکٹر تھا، لیکن وہ لوگ تو کویت میں تھے تو اچانک یہ سب.. نہیں نہیں ..میرا وہم ہے شاید.. انہوں نے اپنی سوچوں کی نفی کی

" کس کے ساتھ رہتی تھی تم؟؟اپنی والدہ کے ساتھ؟؟ "

..جہانزیب صاحب نے مزید سوال کئے

نہیں امی بھی حیات نہیں.. اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ رہتی تھی "

"..میں

ایناره کو ان کے سوالات بالکل برے نہیں لگ رہے تھے.. البتہ اُسے اچھا لگا کہ آزاد کے والد اُسے جاننے کی کوشش کر رہے ہیں ..

" بھائی کیا کرتے ہیں ؟؟ "

انہوں نے ایک اور سوال کیا ..

" بڑے لالہ گورنمنٹ سیکٹر میں ملازم ہیں اور لالہ لیکچرار ہیں یونیورسٹی میں .. کیا میں آپ کے لئے چائے بناؤں ؟؟ "

ایناره کو اچھا نہیں لگ رہا تھا یوں ان کے سامنے چائے تھامے کھڑے ہونا تبھی اُس نے تابعداری سے پوچھا ..

" بنا کر لے آؤ ڈرائنگ روم میں .. "

وہ منع کرنا چاہتے تھے مگر اتنی نرمی سے کی گئی اُسکی پیش کش رد نہ کر سکے، سپاٹ لہجے میں جواب دیتے وہ ڈرائنگ روم کی سمت بڑھ گئے ..

"..بیٹھو "

ایناره کچھ دیر بعد جب انکی چائے بنا کر ڈرائنگ روم میں واپس آئی تو دیکھا جہانزیب صاحب صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھے اخبار کا مطالعہ کر رہے ہیں جنہوں نے اُسے دیکھے بنا ہی بیٹھنے کی پیشکش دی، ایناره ان کے مقابل صوفے پر خاموشی سے بیٹھ گئی ..

" اپنی چائے نہیں لائی؟؟ "

..ایناره کے خالی ہاتھ دیکھ کر انہوں نے سرسری سوال کیا

"..میں بعد میں پی لوں گی "

ایناره کے جواب پر انہوں نے سر کو دھیرے سے اثبات میں جنبش دی اور ٹیبل پر پڑی ٹرے پہ رکھا چائے کا کپ آگے بڑھ کر اُٹھاتے ہوئے اپنے ہونٹوں سے لگا لیا...

"...آپ کی چائے میں چینی کم ڈالی ہے میں نے..اگر آپ کہیں تو "

"..ضرورت نہیں "

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرنے ہی لگی تھی کہ اس سے قبل ہی وہ بول پڑے..

ایناره آنکھوں میں امید لئے انہیں تکنے لگی..اپنے ابو کے بعد ان کے ہم عمر یا ان سے کچھ سال بڑے وہ پہلے شخص تھے جن کے لئے اُس نے چائے بنائی تھی..نہ جانے کیوں وہ یہ چاہنے لگی کہ انہیں یہ چائے بہت پسند آئے ..

"..اچھی بنائی ہے "

روکھے لہجے میں تعریف کر کے انہوں نے آدھی بچی چائے کا کپ اپنے ہونٹوں سے دور کر لیا..چائے واقعی بہت اچھی تھی لیکن وہ تعریف کرنے کے قائل نہ تھے، آزاد کی دوسری بیوی کی تعریف تو بالکل نہیں مگر ایناره کی آنکھوں میں ٹھہری امید دیکھ وہ خود کو نہ روک سکے ..

بہت شکریہ، اگر آپ کو پسند آئی تو میں روز آپ کے لئے چائے بنا دیا "
".. کروں گی.. آپ مجھے بتا دیجئے گا کہ آپ کس کس وقت چائے پیتے ہیں
بچوں کی طرح خوش ہوتی وہ مسکراتے ہوئے بولتی چلی گئی، کچھ دیر قبل جو سر میں درد تھا وہ اب نہ جانے کہاں غائب ہو گیا جہانزیب سے گفتگو کرنے کے بعد..

" .. ہمم "
چائے پیتے ہوئے اینارہ کے مسکراتے چہرے کو جانچتی نظروں کے حصار میں لئے انہوں نے ہنکار بھرا.. دراصل وہ گہری سوچ میں مبتلا تھے کہ آیا جو سب دماغ میں ہے وہ اُسے کہہ ڈالیں یا دل کی سن کر خاموش رہیں اور اس لڑکی کو آزمائیں جو واقعی اچھی اور شریف لگ رہی تھی ..

"..اب مدعے پر آتا ہوں "

چائے کا خالی کپ ٹیبل پر رکھ کر انہوں نے سنجیدگی سے کہا، جہانزیب سہگل نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی دل کی سنی.. ایناره انہیں استفہامیہ نظروں سے تکنے لگی..

دیکھنے میں تو اچھی بھلی لگتی ہو تم، تعلق بھی سفید پوش اور پڑھے لکھے " خاندان سے لگتا ہے.. تو پھر آزاد سے دوسری شادی کیوں کی؟؟ کیا پہلے سے " شادی شدہ تھی؟؟

.. لہجہ نہیں البتہ سوال ضرور تلخ تھا جس پر ایناره کا حلق خشک ہو گیا

"... نہیں "

.. وہ محض اتنا ہی کہہ سکی

کیا نہیں؟؟ میرے ساتھ اس طرح معصومیت کی اداکاری کرنے کی ہرگز "

" .. ضرورت نہیں

انہوں نے اب کی بار غصے سے کہا، ایناره ان کے انداز پر بے اختیار کانپ

.. اُٹھی .. ایسے لہجوں کی کہاں عادی تھی وہ بھلا

"..ایس..ایسی تو کوئی بات نہیں ہے "

.. سراسیمگی کی کیفیت میں مبتلا وہ لرزتے لہجے میں گویا ہوئی

تو پھر ایسی کیا کمی تھی تم میں جو تم نے کنواری ہو کر ایک شادی شدہ مرد "

"..سے شادی کی

.. جہانزیب صاحب نے زہرخند لہجے میں استفسار کیا

"کیا پہلے سے شادی شدہ ہونا کوئی کمی ہے ؟؟ یا یہ لازمی ہے کہ ایک کنوار شخص دوسرے کنوارے شخص سے ہی شادی کرے ؟ اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہوا تو جائز نہیں ہو گا .. "

خود میں ڈھیروں ہمت مجتمع کرتی وہ آہستگی سے گویا ہوئی .. جواباً جہانزیب صاحب خاموش رہے ..

"میری اور آزاد کی شادی جن حالات میں ہوئی وہ سازگار نہیں تھے ، بہت سی غلط فہمیاں در آئی تھیں رشتوں کے درمیان جو اگر میں آپ کو بتاؤں تو آپ مجھ پر یقین نہیں کریں گے اس لیے وہ سب رہنے دیتی ہوں .."

اینارہ نظریں جھکائے بول رہی تھی اور جہانزیب زبان پر قفل لگائے اُسے سنتے رہے .. وہ دیکھنے میں اُجالا جیسی جبکہ بات چیت کرنے میں انہیں اپنی

بہن شہر بانو جیسی لگی، ایک دفعہ کو تو انہیں ایسا لگا کہ جیسے شہر بانو یہ سب بول رہی ہو، ہو بہو اُس ہی کے جیسا شیریں لہجہ اور خوش گفتار تھی وہ..

" میں نے یہ شادی اپنے بڑے لالہ کے حکم پر کی، باذاتِ خود میں نہیں چاہتی تھی یہ شادی کرنا لیکن جب یہ شادی ہو گئی اور آزاد صاحب کو میں نے جانا تو مجھے اپنے بھائی کا فیصلہ درست لگا، آزاد صاحب ایک بہت اچھے انسان ہیں اور میں اس رشتے کو دل سے قبول کر چکی ہوں، ان سے منسلک رشتے میرے لئے بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے ان کے لیے.. میں یہ جانتی ہوں کہ آپ مجھے پسند نہیں کرتے اور اس میں کوئی مضحکہ بھی نہیں.. ایک طرح سے مجھے زبردستی مسلط کر دیا گیا آپ سب پر.. میں پوری کوشش کروں گی اس گھر میں اور آپ کے دل میں جگہ بنانے کی، آپ میرے بڑے ہیں آپ کی تنقید میری اصلاح کرے گی.. "

ایناره کی بات کے اختتام پر اب جہانزیب صاحب کے پاس کوئی الفاظ نہ تھے جو وہ کہہ سکیں.. اُس معصوم سی دکھائی دینے والی لڑکی نے در حقیقت توان سے انکی قوتِ گفتاری چھین لی تھی..

" میں چلتی ہوں، آپ سے بات کر کے بہت اچھا لگا مجھے.. اللہ حافظ.. "

کچھ دیر توان دونوں کے درمیان نہ سمجھ میں آنے والی خاموشی رہی جس کے بعد ایناره الوداعی کلمات شائستگی سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی اور ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئی..

جہانزیب نے اُسے نہیں روکا.. ان کی سوچ سے یکسر مختلف وہ بہت سلجھی ہوئی اور صاف گو لڑکی لگی انہیں مگر جیسی بھی تھی انکی ہر دل عزیز بہو الیہ کی جگہ چھین کر وہ آئی تھی وہاں تبھی سونے کی بھی بن کر آجاتی تب بھی الیہ سے آگے نہیں بڑھ پاتی وہ..

" ...ہر حادثہ قدرتی نہیں ہوتا "

سفید نوٹ پر لکھی تحریر وہ نہ جانے کتنی بار پڑھ چکا تھا، یوں تو اُسے ایسے نوٹس ماضی میں کئی مرتبہ ملے لیکن ہو بہو یہ ہی تحریر آج سے دو سال قبل پہلے بھی ..موصول ہو چکی تھی اُسے

" اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے باس ؟؟ کہیں یہ تو نہیں کہ ابراہیم سر اور انکی مسز کو بھی کسی نے اپنی بربریت کا نشانہ بنایا؟؟ "

یاور نے پر سوچ انداز میں سوال کیا، اصفہان نے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان تھامانوٹ مٹھی میں بھینچ لیا.. کیااُس کے بابا کے کار ایکسیڈنٹ کی طرح کہیں یہ ایکسیڈنٹ بھی کسی کی سازش تو نہیں وہ سوچ میں پڑ گیا..

یاور کی بات کا کوئی جواب دیۓ بنا اُس نے جھک کر اپنی سٹڈی ٹیبل کی دراز کھولی..

"داریاء صرف تمہاری ہی بہن نہیں..

"ماضی کی راکھ کھنگالو تمہیں تمہارے تمام سوالوں کے جواب مل جائیں گے.."

"جو جیسادیکھتا ہے وہ ویسا نہیں ہوتا اور جو جیسا نہیں دیکھتا وہ ہی ویسا ہوتا ہے.."

پہلی ماں تم سے ناگہانی نے چھین لی جبکہ دوسری ایک بے وقوف شخص "
نے.."

اپنے رشتہ داروں کو پہچانو، پہچانو کے کون تمہارا اصل دشمن ہے اور کون "
دوست.. "

دشمن کی سب سے قیمتی چیز پر وار کرو.. "

ایک جیسی لکھائی والے یہ اور بہت سے کئی دوسرے نوٹس جو ماضی میں وقفے وقفے سے اُسے موصول ہوتے رہے تھے، یہ کہاں سے آتے؟؟ کون بھیجتا؟؟ اس کے بارے میں وہ آج دو سال بعد بھی پتہ نہیں کر پایا تھا.. آج موصول ہونے والا نوٹ بھی اُس نے پرانے نوٹس کے ساتھ رکھ دیا..

پوچھنا بیکار ہے لیکن پھر بھی کچھ پتہ چل سکا کہ کہاں سے آیا ہے یہ نوٹ "
؟؟ "

دراز بند کر کے اپنی پشت پر پڑی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتا وہ تھکن سے چور لہجے میں گویا ہوا.. اُس کے باپ کے گاڑی کے ایکسیڈنٹ کے پیچھے تو صارف تھا مگر یہ ؟؟ یہ ایکسیڈنٹ کون کرواسکتا ہے ؟؟ کیونکہ صارف تو اُسکی آنکھوں کے سامنے اُس وقت بسترِ مرگ پر تھے.. ایک مرتا ہوا انسان کیسے کسی کو مرواسکتا ہے ؟؟ اگر صارف نہیں تو دوسرا کون ؟؟ کیا اس کہانی میں صارف کے علاوہ بھی کوئی دوسرا دشمن ہے جو سیاہی میں چھپا انتقام کی آگ میں جل رہا؟ اگر ہاں تو کون ؟ یہ اور اس جیسے بہت سے سوال اُسے الجھانے لگے..

"ہمیشہ کی طرح کچھ نہیں پتہ کہاں سے آیا ہے یہ نوٹ.. کس نے دیا ہے کچھ نہیں پتہ.. آپ کہیں تو پہلے کی طرح نوٹ ڈیلور کرنے والے کے بارے میں معلوم کرواؤں ؟؟"

یاور نے مودبانہ لہجے میں سر جھکائے اجازت طلب کی، اصفہان نے اُسے واپس آج ہی بُلایا تھا ورنہ تو اپنی پچھلی غلطی کے بعد اُسے لگا کہ اب معافی ملنا مشکل ہی ہو گی ..

" فائدہ کیا ہے کونسا وہ اپنا منہ کھول دے گا.. پہلے بھی تو یہ ہی کیا تھا کیا فائدہ ہوا؟ تم نے ٹریک کیا اور آگے اُس سے پوچھ گچھ کی جس نے اپنی جان دینے کو ترجیح دی لیکن منہ نہیں کھولا.. کوئی فائدہ نہیں ڈلیوری کرنے والے کا معلوم کرنے کا .. "

اصفہان نے بددلی سے کہا ..

" تو پھر کیا حکم ہے باس ؟؟ "

یاور نے سوال کیا جس پر اصفہان نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا، سرخ ہوتی سرمئی آنکھیں یاور کے چہرے پر مرکوز کر دیں.. ان آنکھوں سے اس وقت

وحشت ٹپک رہی تھی یاور زیادہ دیر ان میں نہ دیکھ سکا، اُس نے نظریں واپس جھکا لیں..

" تصدیق کرو کیا پیچھلے تمام نوٹس کی طرح یہ بھی سچ ہے کہ نہیں..
ایکسیڈنٹ کے بارے میں پتہ کرو، آیا کہ واقعی حادثہ تھا یا سازش.. "
ٹیبل پر رکھا سگار اُٹھا کر سلگاتے ہوئے اُس نے گہرا کش لیا.. شاید اس کا دھواں سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو تیز کر دیتا اور اُسکی الجھن کو کم.. لیکن یہ محض اصفہان کی بھول تھی..

" اوکے باس میں پتہ کرواتا ہوں، جب مس آئیلین آئیں تو کیا آپ کو اطلاع دوں ؟؟ "
یاور کے سوال پر اصفہان نے بنا کچھ کہے گردن اثبات میں خم دی.. جس پر یاور سر جھکا کر سٹڈی سے باہر نکل گیا اصفہان کو وہاں تنہا چھوڑ کر اور ویسے بھی

یہ تنہائی تو مختصر ہی تھی کیونکہ کچھ دیر بعد اُسے ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا جس کے لئے وہ خود کو تیار نہیں سمجھ پا رہا تھا اب بھی ..

اگر یہ حادثہ واقعی قدرتی نہ ہوتا تو دو معصوم جانوں کا ضیاع بھی اُس ہی کے سر پر آتا.. یہ سب کافی نہ تھا کہ اس پر مہر کے کہے آخری الفاظ اور آنے والے وقت میں مائسہ کو سنبھالنا.. اصفہان چاروں سمت سے الجھ چکا تھا ..

UL KHAN WRITES

" داریاء کیا ہوا ہے ؟؟ فہان بھائی بہت پریشان لگ رہے تھے .. "
گاڑی میں بیٹھتے ہوئے مائسہ نے فکرمندی سے پوچھا ..
" مجھے خود کچھ نہیں معلوم ماہی.. بھائی نے مجھے بھی کچھ نہیں بتایا .. "

داریاء بھی اس ہی کے جتنی پریشان دکھائی دی.. مائسہ نے اُس کا ہاتھ تھام لیا..

"اچھا تم فکر نہیں کرو، سب ٹھیک ہو گا تم بس دعا کرو.. اللہ سب بہتر کرے گا.."
داریاء کو خود سے لگاتے ہوئے مائسہ نے نرمی سے جواب دیا اور دونوں خاموشی سے اپنے دل میں سب بہتر ہونے کی دعا کرنے لگی..

پورا راستہ یوں ہی خاموشی سے دعائیں کرتے ہوئے نکل گیا، ان دونوں کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا لیکن نہ جانے کیوں دل کہہ رہا تھا کہ کچھ بہت دردناک، بہت عجیب ہو چکا ہے.. جیسے کوئی سانحہ ہو گیا ہو، دونوں کی چھٹی حس نے کہا تھا یہ..

" آئیلین... کیا آئیلین بھی آئی ہوئی ہیں یہاں ؟؟ "

گھر کے سامنے گاڑی رکنے پر اپنے بھائی کی گاڑی کے پیچھے آئیلین کی گاڑی دیکھ کر داریاء نے دھیمے لہجے میں خود کلامی کی جو مائسہ باآسانی سن چکی تھی ..

"...مجھے لگتا ہے کچھ ہوا ہے "

مائسہ بے داریاء کا ہاتھ تھام کر آہستگی سے کہا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراہ گھر کی جانب بڑھیں ..

" یاور بھائی... کچھ ہوا ہے ؟؟ "

گھر کے اندر قدم رکھتے ہی انہیں اندر کی راہداری سے یاور باہر نکلتا دکھا جسے مائسہ نے روک لیا ہر بار کی طرح اس بار بھی مائسہ پر نظر پڑتے ہی یاور کی نظر لمحوں کے لیے ٹھہر گئیں گو اُس سے ملاقات بہت ہی کم ہوا کرتی اُسکی لیکن یہ چیز مائسہ نے بارہا محسوس کی تھی، یاور اُس کے پُکارنے پر یکدم اپنی جگہ تھم

گیا.. نظروں پہ قابو پا کر مائسہ کی طرف دیکھنے سے پرہیز کرتے ہوئے اُس نے سرد فضا میں گہری سانس کھینچی..

" .. مس مائسہ اندر چلی جائیں، باس اندر ہی ہیں "

مائسہ نے الجھ کر یاور کی طرف دیکھا اور سر کو خم دیتی داریاء کے ہمراہ اندر کی سمت بڑھ گئی، ان کے آگے بڑھ جانے پر یاور فوراً دوسری جانب پلٹا.. بے بسی اتنی تھی کہ سب چاہ کر بھی کچھ کہنا تو دور اُسے آنکھ بھر کر دیکھنا بھی جرم سمجھتا تھا وہ اپنے لئے ..

" میرے دل میں جو ہے وہ کبھی کوئی نہیں سمجھ سکے گا اور ایک دن اپنے راز اپنے ساتھ لے کر ہی چلا جاؤں گا میں.. "

خود سے دور جاتی مائسہ کو ضبط کی شدت سے لال ہوتی آنکھوں سے تکتا وہ دلشکستگی سے سوچنے لگا.. کہانی پہلے ہی الجھی ہوئی تھی جسے مزید الجھانے کا کم از کم وہ تو روادار نہیں تھا، مگر دل! ! دل کا کیا؟؟

" .. باس کو خبر دو مس داریاء اپنی دوست کے ساتھ گھر آ چکیں ہیں "

کان میں لگے ڈیوائس پر اطلاع دیتا وہ گھر سے باہر نکل گیا، شاید آنے والا وقت اُس کے لئے ساز گر ثابت ہوتا جو اس وقت تو ہوتا دکھائی دے نہیں رہا تھا لیکن مومن اپنے رب سے ہمیشہ اچھے کی ہی امید رکھتا ہے، یا ور اپنے اور اُس کے حق میں دعا کرتا سربراہی داخلی دروازے سے باہر قدم رکھ گیا..

UL KHAN WRITES

"...مائسہ "

اصفہان داریاءاور مائسہ کو دیکھ کر مائسہ کی سمت بڑھا، وہ بمشکل اپنے بھاری ہوتے قدم گھسیٹ پارہا تھا.. اصفہان کے عقب میں کھڑی آئیلین نے ان دونوں کو حیرانگی سے تکتی مائسہ کو تکلیف سے دیکھا، اس کی پیاری آنکھوں میں جو سوال ٹھہرے تھے ان کے جواب جو سن لیتی تو کس قدر قرب سے گزرتی وہ چھوٹی سی لڑکی، یہ سوچ کر آئیلین نے تکلیف سے لب بھینچ لئے ..

" فہان بھائی... کیا ہوا ہے ؟؟ "

بکھرے بال، بے ترتیب لباس اور سرخ آنکھیں وہ اصفہان کو ایسی حالت میں پہلی بار دیکھ رہی تھی، تشویش نے اُسے آن گھیرا.. مائسہ کے ساتھ کھڑی داریاء بھی صورتحال سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ..

" بچے.. جو میں آپ کو کہوں گا وہ سننے کے بعد آپ کو مضبوط رہنا ہے .. "

اصفہان نے مائسہ کی سوالیہ آنکھوں میں اپنی سرمئی آنکھیں گاڑھے نرمی سے کہا، آئیلین ان تینوں کے نزدیک چلی آئی ..

"کیا ہوا ہے بھائی میرا دل کانپ رہا ہے، جو بھی ہوا ہے بتادیں .. "

مائسہ روہانسی لہجے میں گویا ہوئی، وہ کبھی اصفہان کو دیکھتی تو کبھی سانس روکے کھڑی آئیلین کو.. داریاء بھی یہ سب سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ..

" اللہ تعالیٰ انسان کو اُس کی برداشت سے زیادہ کبھی نہیں آزماتا.. یہ جانتی ہو ناں آپ .. "

مائسہ کو کندھوں سے تھامتے ہوئے اُس نے خشک حلق تر کر کے کہا، مائسہ نے جواباً سر اثبات میں ہلایا ..

" ماما کہاں ہیں اور پاپا؟؟ کیا ان سے کوئی بات ہوئی ہے آپ کی؟؟ "

ڈگمگاتی آواز میں مائسہ نے اصفہان سے استفسار کیا.. کہتے ہیں ناں کے جو چیز ہونے والی ہو اُسکی تصدیق کی دلیل دماغ بارہا مانگتا ہے مگر دل.. دل کو پتہ ہوتا ہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے.. شاید مائسہ کو بھی کہیں نہ کہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ اُس کے ماں باپ کے ساتھ کچھ ہوا ہے..

"مائسہ.. آپ کے ماما پاپا کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے.. "

اصفہان نے اپنا لہجہ مضبوط رکھتے ہوئے جواب دیا..

تو.. تو ہم یہاں کیوں ہیں؟؟ ہسپتال چلیں.. یہاں کیا کر رہے ہیں ہم.. "

گھر میں کیوں بُلایا ہے آپ نے.. "

اپنے کندھوں پر رکھے اصفہان کے ہاتھ دور جھٹکتے ہوئے مائسہ باہر کی سمت لپکی..

"جب ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو گھر میں کون آتا ہے بھلا.. "

مائسہ نے ہذیانی ہنسی کے درمیان لرزش زدہ لہجے میں کہا، داریاء سمجھ گئی تھی کہ ایکسیڈنٹ کے بعد گھر میں کیوں آیا جاتا ہے.. آنسوؤں نے اُس کی بینائی دھندلا دی.. راستے کا تعین کرتی وہ دوست کی جانب بڑھی..

" بیٹا میں تمہیں سب بتاتا ہوں.. "

اس سے پہلے مائسہ باہر نکلتی اصفہان نے تیزی سے آگے بڑھ کر اُسکا بازو تھام لیا..

" سر میت بس آگئی ہے.. "

اصفہان مائسہ کو پوری حقیقت بتانے ہی لگا تھا کہ اندر آکر ملازمہ نے اطلاع دی..

"کس کی میت؟؟؟ کیا بول رہی ہو؟؟؟ "

اصفہان کی گرفت سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ حلق کے بل چیخی ،اصفہان نے آنکھوں کے اشارے سے ملازمہ کو باہر چلے جانے کا کہا.. آنسو بہاتی آئیلین اور داریاءاُس کی بلند آواز پر ہوش میں آتی مائسہ کو سنبھالنے کے خاطر آگے بڑھیں..

" مسٹر اور مسز ابراہیم نہیں رہے..بیٹا تمہیں صبر کرنا ہوگا..اللہ کو یہی منظور تھا.."

اصفہان نے مائسہ کو قابو کرنا چاہا جو مستقل اُسکی گرفت سے نکلنے کی جدوجہد میں تھی مگر اب تمام کاوشیں تھم گئیں..

"...کیا "

خبر تھی یا کوئی صور...اُسے لگا کسی نے اُسکی سماعتیں اُس سے چھین لیں ہوں..

" ..بیٹا اللہ کی مصلحت ہے یہ "

..اصفہان نے اُسے سمجھانا چاہا جو بالکل سرد پڑ چکی تھی جیسے برف کی بن گئی ہو

"... جھوٹ... جھوٹ کہہ رہے ہیں آپ "

مائسہ نے بے یقینی سے کہا، آنکھوں سے آنسو خود بخود رواں ہو چکے تھے..

دماغ اب بھی یہ سب ماننے کو تیار نہ تھا اصفہان کے مضبوط بازوؤں کے حصار

..میں وہ تکلیف سے تڑپنے لگی

ہوش کرو... مائسہ تمہارے پاپا اور ماما کا انتقال ہو گیا ہے ایکسیڈنٹ میں.. "

" ..تمہیں اب مضبوط بنانا ہو گا

اصفہان نے اُسے جھنجھوڑ کر اپنے سامنے کیا، بھائی کا درشت لہجہ اپنی دوست

..کی دگرگو حالات دار یاء تڑپ کر فوراً مائسہ کے نزدیک آئی

" ..ماہی میں.. میں بھی تو ہوں ناں "

داریاء خود بے حد اذیت میں تھی مگر اس وقت خود سے زیادہ اُسے اپنی دوست کا خیال رکھنا تھا.. اُس نے مائسہ کے آنسو خشک کیئے..

" کیا تم بھی تو ہو ہاں... میری ماما نہیں چھوڑ سکتی مجھے... چھوڑیں.. چھوڑیں مجھے.. "

خود کو چھڑانے کی کوشش میں کامیاب ہوتی وہ داریاء کے ہاتھ جھٹک کر گھر سے باہر بھاگی..

"..نہ... نہیں... ایس.. ایسا نہیں ہو سکتا "

اپنے آپ سے بالکل بیگانہ اُس نے لان میں پہلا قدم رکھا ہی تھا کہ سفید چادروں میں لپٹے دو وجود آٹھ کندھوں پر گھر کے اندر داخل ہوئے.. سرد ماحول میں چار سوں کافور کی خوشبو بھیلای ہوئی تھی..

نہیں... ماما.. پاپا کیسے جا سکتے ہیں، انہوں نے تو میری گریجویشن سیر منی "
میں آنا تھا، میرا کون ہے ان کے علاوہ.. نہیں ناں یہ نہیں ہو سکتا.. ایسے
".. نہیں کر سکتے دونوں میرے ساتھ.. ہر گز نہیں

سر ہذیانی کیفیت میں جھٹک کر مائسہ نے خود کو یقین دلانا چاہا، آنکھوں کے سامنے چلتا منظر اُسے خوفناک خواب لگا.. اُس نے اپنی آنکھیں دونوں ہاتھوں سے رگڑیں مگر منظر ہنوز وہی تھا..

".. نہیں.. اللہ جی.. نہیں.. یہ خواب ہے.. برا خواب "

اُس نے دل بند ہونے کے درمیان سر نفی میں ہلایا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بھی مفلوج ہو رہی تھیں.. برداشت جواب دینے لگا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا اور وہ بے سدھ ہوتی دنیا و مافیا سے بیگانہ زمین بوس ہو گئی.. حقیقت جب کھل کر سامنے آئی تو اس سے زیادہ ضبط وہ کر نہیں پائی تھی خود پر..

"..مجھے مائسہ ابراہیم سے ملنا ہے "

ایش گرے لائنگ پرنٹڈ پر فیکٹلی ٹیلرڈ ٹو پیس کے اوپر سیاہ لانگ کوٹ پہنے، وائٹ کرسپ ڈریس شرٹ پر سلیقے سے سیاہ ٹائے لگائے شہد رنگ چمکدار آنکھوں اور گھنے بالوں والا وہ شخص اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا ..چوکیدار کی جانب سے آنے والے جواب کا منتظر تھا

آج سے پندرہ دن قبل آئیلین نے اُسے بتایا تھا کہ مائسہ کے والدین کی حادثاتی موت ہوگئی ہے جس کا اُس نے بے حد اثر لیا ہے، سیہان کو یہ سن کر بُرا لگا صرف اس بات پر نہیں کہ اُس چھوٹی سی لڑکی کو اتنی کم عمر میں اتنے

بڑے غم کا سامنا کرنا پڑا بلکہ اس بات کا بھی کہ اب اُس ٹوٹی بکھیری لڑکی کو سمیٹنے میں کافی وقت صرف ہو جائے گا..

"سر میڈم ابھی کسی سے ملنا نہیں چاہتیں.."

چوکیدار نے واپس آکر بتایا جس پر سیہان نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود پر ضبط کر کے گہری سانس فضا کے سپرد کی، وہ پچھلے چالیس دنوں سے اس دن کا انتظار کر رہا تھا کہ کب چالیس دن ہوں اور وہ کچھ اس غم سے سنبھلے تاکہ اُس کے پاس جایا جائے لیکن یہاں آکر تو یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ اب بھی الم کے دور سے گزر رہی ہے..

ان چالیس دنوں میں کچھ اچھا ہوا ہو یا نہ ہو مگر اُس کے اور آئیلین کے مابین قائم تناؤ میں اب کافی حد تک کم آگئی، ان دونوں نے ایک مرتبہ پھر ایک دوسرے سے بات کرنا شروع کر دی، صرف کام کے لیے ہی نہیں.. عام

باتیں بھی.. ہاں وہ پہلے والی اپنائیت، وہ بے جھجک کچھ بھی کہہ دینا، وہ نوک جھونک، وہ شرارتیں.. وہ سب ضرور ماند پڑ گیا تھا مگر لڑائی ہونے کے ابتدائی دور کے مقابلے میں اب کافی حد تک مثبت تبدیلی آگئی..

"آپ انہیں بتا کر دیکھیں کہ شیخ سیہان کامل ان سے ملنے آیا ہے ہو سکتا ہے وہ اپنا فیصلہ بدل لیں.."

تحمل سے مسکرا کر کہا گیا، اُسکے انداز میں بے پناہ اعتماد تھا اور اس اعتماد کی وجہ مائسہ کی آنکھوں میں ہویدا اُس کے لئے پسندیدگی کی دستان جو آخری ملاقات کے بعد بالکل واضح ہو چکی تھی سیہان پر..

سیہان کی بات سن کر چوکیدار سر کو اثبات میں خم دیتا دروازہ بند کر کے ایک بار پھر گھر کے اندر چلا گیا...

" یہ وقت بھی آگیا تم پہ ایڈووکیٹ شیخ سیہان کامل کے خود سے آدھی عمر کی لڑکی کے گھر کے آگے کھڑے اُس کی اجازت ملنے کے منتظر ہو تم.. "

کلائی پر بندھی اپنی بیش قیمتی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے سیہان نے مسکرا کر تاسف سے سوچا اور سر جھٹک کر دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا..

" سر آپ اندر آجائیں.. "

کچھ دیر بعد چوکیدار نے باہر آکر اطلاع دی جس پر فاتحانہ مسکان نے اُس کے عنابی لبوں کو بے ساختہ چھولیا.. سرشاری رگ و پا میں اترتی محسوس کرتا سیہان گھر کے اندر قدم رکھ چکا تھا..

اس سب کے پیچھے اُسکے دو اہم مقاصد جُڑے تھے..

نمبر ایک اصفہان سہگل کے راز آسانی سے حاصل کرنا..

نمبر دو اصفہان سہگل کو اُس کے اپنوں کی نظر میں نیچے پستی تک گرا دینا..

اوران دونوں مقاصد کے حصول میں شیخ سیہان کامل اب ہر حد عبور کرنے کو تیار تھا..

UL KHAN WRITES

" اب کیسے ہیں آپ بابا.. آپ کے پیچھے تکیہ ٹھیک کروں؟؟ "
بیڈ پر انہیں لیٹنے میں مدد کرتے ہوئے آئیلین نے ان کی پشت پر تکیہ ٹھیک کرنے کے درمیان فکرمندی سے پوچھا ساتھ ہی وہ مستقل ان کا جانچتی نگاہوں سے جائزہ لئے جارہی تھی کہ آیا کہ وہ ہر طرح سے آرام سے ہیں، کسی بھی قسم کے درد اور تکلیف سے دور.. اس سب کے دوران صارف بیٹی کو محبت پاش نظروں سے تکتے رہے..

" پیاری بیٹی میں بالکل ٹھیک ہوں تم اتنی فکر نہ کرو میری.. میری عادتیں خراب ہو جائیں گی.. "

بظاہر وہ مبہم سے مسکرائے مگر لفظوں کے پیچھے پوشیدہ افسردگی آئیلین بخوبی بھانپ گئی..

" عادتیں خراب ہوتیں ہیں تو ہو جائیں لیکن میں اب آپ کے ساتھ ہی رہوں گی، ہمیشہ آپ کی فکر کرتے ہوئے اب ایسا آپ چاہیں یا نہیں.. "

ان کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے آئیلین نے متبسم مگر مضبوط لہجہ اختیار کیا جس پر صارف نے آگے بڑھ کر بیٹی کا ماتھا چوم لیا..

" میں ایک بدقسمت شخص ہوں میری جان.. اتنے عرصے خود کو اللہ کی دی ہوئی اس نعمت سے دور رکھا میں نے.. اپنی جنت اپنے ہاتھوں سے اجاڑ دی

تھی میں نے ماضی میں.. بیٹا کہیں یہ نہ ہو کہ تم بھی مجھ سے جُڑو اور تمہیں

بھی برباد کر دوں میں.. "

صارف کی آواز میں تیرتا کرب واضح محسوس کیا جا سکتا، آئیلین نے نفی میں

سر ہلایا..

" یہ سب افسانوی باتیں ہیں بابا، کوئی کسی کے ساتھ جُڑنے سے برباد نہیں

ہوتا.. اچھا ہو یا برا ہر ایک چیز تقدیر میں لکھ دی گئی ہے اب اگر میرے ساتھ

کچھ برا بھی ہوتا ہے تو میں یہی سمجھوں گی کہ میری تقدیر میں تھا.. "

آئیلین نے ان کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے آہستگی سے کہا جس پر صارف

آئیلین کے ہاتھ دھیرے دھیرے تھپکنے لگے..

" اتنی سمجھداری والی باتیں کہاں سے سیکھ لیں میری بیٹی نے؟؟ "

صارف نے مسکراتے ہوئے استفسار کیا جس پر آئیلین تاسف سے ہنس دی..

" وقت نے سیکھادیں.. "

صارف کے پاس اب کہنے کو کچھ نہیں تھا، وہ کہتے بھی کیا کیونکہ اس سب کے ذمہ دار وہ خود ہی تھے..

" بابا اب کیونکہ آپ ٹھیک ہیں تو مجھے بتائیں کہ کیا ہوا تھا.. میں سب جاننا چاہتی ہوں.. "

کچھ دیر کے انتظار کے بعد وہ دھیرے سے بولی، آئیلین پچھلے چالیس دن سے انکی حالت سنبھلنے کا انتظار کر رہی تھی کہ جیسے ہی سب بہتر ہو تو وہ ان سے پوچھ سکے کہ آخر اُس دن ایسا ہوا کیا تھا جو صورتحال اتنی بگڑ گئی..

" مجھے حقیقت بتادی گئی بیٹا.. بتادیا مجھے کہ میں کتنا بڑا گنہگار ہوں.. "

صارف کی آواز، ان کے لہجے سے محض شرمندگی ہی نہیں بلکہ افسوس، کرب اور اذیت سب ہمہ وقت عیاں ہو رہا تھا.. آئیلین چپ رہی.. کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی جس کے بعد ایک بار پھر صارف نے بولنا شروع کیا.. وہ ندامت سے پُر لہجے میں اُسے ماضی میں کی ہوئی اپنی غلطیاں بتانے لگے.. کیسے منتہا پر بھروسہ نہ کیا، کیسا اس کا مان توڑ دیا انہوں نے.. کیسے وہ انہیں یقین دلاتی رہی لیکن وہ آنکھیں پر بندھی پٹی اتار نہ پائے..

" تو اس سب میں آپ کی کیا غلطی تھی بابا؟؟ خود کو کیوں قصوروار ٹھہرا رہے ہیں آپ؟؟ آپ انسان تھے فرشتے تھوڑی، آپ کو جو دکھایا گیا اُس پہ ہی یقین کیا آپ نے.. "

آئیلین نے انہیں سمجھایا، ان کی غلطی تھی لیکن آئیلین کو نہ دکھی کیونکہ اسکی نظر میں اب اسکی ماں مجرم تھی جو اس سب کے بعد ملنے تو دور ایک

مرتبہ بھی اپنی سگی اولاد سے رابطہ بھی نہ کر سکی.. آخر کیسی ماں تھیں وہ..
..آئیلین نے دکھ سے سوچا

" میں نے اپنا آشیانہ اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا بیٹا.. مجھ سے زیادہ کسی کی
غلطی نہیں اس سب میں .."

صارف نے نگاہیں پھیر لیں، آئیلین کی سبز سنہری آنکھوں نے ایک بار پھر انہیں اُس دشمنِ جاں کی یاد دلا دی، لیکن اس بار اپنے ارمانوں کی قاتل کی حیثیت سے نہیں بلکہ مقتول کی حیثیت سے ..

" آشیانے اگر تباہ ہو جائیں تو کیا رشتے ختم ہو جایا کرتے ہیں؟؟ آپ سے ان کا کاغذی رشتہ تھا.. تین لفظوں نے ختم کر دیا.. پر میں... میرا کیا... میں تو ان کا خون تھی، ان کی بیٹی.. ایک بھی بار... کیا ایک بھی بار انہوں نے مجھ سے رابطہ کرنا چاہا؟؟ مجھے گلے لگانا چاہا؟؟ آپ نے طلاق دی تو انہوں نے

اپنی بیٹی سے بھی رشتہ توڑ دیا.. اور میں.. میں پچھلے بیس سالوں سے اسے (دبدبائی آنکھیں لئے اُس نے اپنی گردن میں موجود چین کا پینڈینٹ تھاما) پہنے ان کی منتظر ہوں کہ کبھی تو وہ میرے پاس آئیں گی.. پچھلے بیس سالوں سے ان کے لمس کو ترس رہی ہوں میں بابا.. ان کی وجہ سے آپ بھی مجھ سے دور رہے اور وہ.. انہوں نے کیا کیا.. اُس شخص کے ساتھ چلی گئیں جس نے ان کی جان بچائی.. یقیناً اب تو ان کے بچے بھی ہونگے اور وہ خوشی خوشی اپنی زندگی گزار رہیں ہونگی.. "

آئیلین آنسوؤں سے رونے لگی تو صارف نے آگے بڑھ کر اُسے اپنے سینے سے لگالیا.. وہ اپنی ماں سے شدید بدگمان تھی اور صارف اُسے بتانا چاہتے تھے کہ مرے ہوئے لوگوں سے بدگمان نہیں ہوا جاتا..

" اس ہی لئے میں تمہیں کچھ بھی بتانا نہیں چاہتا تھا، مجھے معلوم تھا کہ تم اتنی ہی پریشان ہو جاؤں گی اس سب سے.. "

آئیلین کے ریشمی بالوں میں انگلیاں سہلاتے ہوئے وہ آہستگی سے بولے..

" اور آپ نے اچھا کیا، مجھے بھی تھا.. حقیقت جاننے کا ہر ایک کو حق ہے بابا.. کہ مجھے بتادیا ورنہ میں مزید نہ جانے اور کتنے سال انکی منتظر رہتی کہ کبھی تو وہ مجھ سے ملنے آئے گیں، لیکن اچھا ہے کہ مجھے اب پتہ چل گیا کہ انہیں اپنی اولاد سے کوئی دلچسپی نہیں.. "

ہاتھ کی پشت سے رخساروں پر پھسلتے اپنے آنسو رگڑتے ہوئے اُس نے سپاٹ لہجے میں کہا..

" اُسے کچھ یاد ہوتا تو وہ تم سے ملنے آتی ناں آئیلین.. "

صارف کی بات پر آئیلین نے اُنہیں چونک کر دیکھا..

" کیا مطلب بابا؟؟ "

..وہ انکی بات سمجھنے سے قاصر تھی، آیا کہ انہوں نے طنز کیا ہے یا کوئی مذاق

حیران ہوں میں تم پر.. تم مجھے ایسے دیکھ رہی ہو جیسے جانتی نہیں.. کیا " واقعی مجھے بھول گئی ہو؟؟ کیسے؟؟ کیسے تم بھول سکتی ہو اُس شخص کو جس کے " ساتھ زندگی کی دس بہاریں تم نے گزاریں.. کیسے منتہا؟؟؟

صارف کے کانوں میں ان کے اپنے الفاظ گونجنے لگے، آنکھوں کے سامنے منتہا کی سبز بیگانہ ابصار آ ٹھہریں جن میں لاتعلقی، اجنبیت اور ناآشنائی کے ..علاوہ دوسرا اور کوئی جذبہ نہ تھا

" کیا ہوا بابا؟؟ آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

آئیلین نے ان کی سانسوں کی رفتار تیز ہوتی محسوس کرکے گھبرانے کے ..درمیان پوچھا

"..ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں..مجھے پانی دے دو "

آئیلین نے تیزی سے نائٹ اسٹینڈ پر پڑے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیل کر انکی سمت بڑھایا..

" ..بابا آپ لیٹ جائیں، آرام کریں "

پانی کا گلاس انکے ہاتھ سے لیتے ہوئے آئیلین نے انہیں واپس بیڈ پر لٹادیا، وہ کافی تھکے تھکے اور کمزور دکھائی دینے لگے تھے اچانک..

ہاں بیٹا میرے سر میں درد ہو رہا ہے کچھ دیر سوں گا تو بہتر محسوس کروں گا.."

صارف نے آئیلین کا رخسار تھپتھپاتے ہوئے آنکھیں موند لیں جس کے بعد کچھ دیر وہ خاموشی سے بیٹھی انہیں دیکھتی رہی اور پھر کمرے کی لائٹس آف کر کے باہر نکل آئی..

صارف کے لیے سوپ بنالیا ہے میں نے، کیا لے کر چلوں کمرے میں ؟؟ "
"

کمرے سے باہر نکلتے ہی ٹی وی لاونج سے منسلک کچن سے سائرہ کی آواز آئی جو بی اماں کے ساتھ کچن میں مصروف صارف کے لیے پرہیزی کھانا پکار ہی تھی ..

" .. نہیں ابھی وہ سو گئے ہیں تھوڑی دیر میں اٹھ جائیں گے "
آئیلین ٹی وی لاونج میں چلی آئی، اُس کی باقاعدہ ضد پر صارف اور سائرہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر آئیلین کے گھر ہی مقیم تھے، بی اماں کو سائرہ بہت پسند آئی اور آئیلین نے بھی اُسے قبول کرلیا.. وہ تھی بھی تو کافی خوش گفتار اور نیک طبیعت کی مالک.. کوئی بھی متاثر ہو سکتا تھا اُس سے ..

" تم ٹھیک ہو ؟؟ "

ٹی وی کی سیاہ سکرین گھورتی آئیلین کے ساتھ آ کر بیٹھتے ہوئے سائرہ نے متفکر لہجے میں پوچھا ..

"..آہ..ہاں.. ٹھیک ہوں "

آئیلین ان کی آواز پر چونک کر سیدھی ہوئی، اپنے بابا کی بتائی ہوئی آخری بات نے اُسے الجھا کر رکھ دیا تھا ..

" آپ سے ایک بات پوچھوں ؟؟ "

..ماضی سائرہ کو بھی تو معلوم تھا، بے اختیار اُسے یاد آیا

"..ہاں.. ضرور.. پوچھو "

..سائرہ نے مسکرا کر کہا

"بابا نے کہا کہ میری ماما مجھے بھول گئیں تھیں.. اس بھول گئیں کہ پیچھے کیا مطلب ہو سکتا ہے؟؟ میں یہ بابا سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن انکی طبیعت ایسی نہیں ہے کہ ہر بات بتا سکیں، وہ کافی ڈسٹرب ہیں.."

آئیلین نے آہستگی سے کہا، جس پر سائرہ نے سب سمجھتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی..

"میں سمجھ سکتی ہوں، آئیلین مجھے زیادہ تو نہیں معلوم لیکن صارف نے مجھے بہت عرصے قبل کچھ کچھ تو اس بارے میں بتایا تھا.. جس شخص نے منتہا کی دیکھ بھال کی تھی جب صارف نے انہیں چھوڑ دیا تھا تو اُس سے ملاقات ہونے پر اُس نے تمہارے بابا کو بتایا تھا کہ اُس حادثے کے بعد منتہا چھ ماہ تک کومہ میں رہی اور جب انہیں ہوش آیا تو انکی پچاس فیصد تک میموری لاس ہو چکی تھی.. تمہارے بابا کو تب تو اس سب پر یقین نہیں تھا لیکن اب شاید ہے.."

" اوہ اچھا.. یعنی واقعی میں انہیں یاد نہیں تھیں ؟؟ کیا آپ کو یہ سب پکا پتہ ہے ؟؟ "

آئیلین کے سوال پر سائرہ نے نفی میں سر ہلایا..

" پک تو نہیں کہہ سکتی لیکن جو مجھے بتایا گیا وہ سب حرف بہ حرف تمہیں بتا رہی ہوں.. "

آئیلین ان کی بات پر جبراً مسکرا دی..

سائرہ کی باتوں نے ایک الگ معامہ کھول دیا اُس کے لئے، ماضی پیچیدہ تھا اور آئیلین کے لیے تو حد سے زیادہ کیونکہ اس سب سے وہ ان چالیس دنوں میں تو واقف ہوئی تھی.. اتنا سب ایک ساتھ سمجھنا مشکل ہی ہوتا کسی کے بھی لئے..

"آزاد وہ بچی کیسی ہے اب ؟؟اصفہان نے اُسے اپنے گھر شفٹ کروالیا

نااں..؟ "

ناشتے کی ٹیبل پر موجود تمام افراد جہانزیب صاحب کی بھاری آواز پر انکی جانب متوجہ ہو گئے.. اتوار کے روز وہ سب ایک ساتھ ناشتہ کیا کرتے تھے، عموماً الیہ کمرے میں ہی رہتی اپنے لیکن ویک اینڈ پر جہانزیب صاحب کی بے جا ضد کے آگے اُسے ہتھیار ڈالنے پڑتے ..

شروع شروع میں تو اس بات پر بھی کافی دنوں سرد جنگ چلتی رہی کہ الیہ آزاد کے گھر سے چلی جائے، آزاد اور جہانزیب دونوں ہی اپنے اپنے فیصلوں پر قائم تھے اس سب میں اینارہ نے گھر کے ماحول میں رقص کرتی کشیدگی کو ختم کرنے کے خاطر آزاد کو سمجھایا کہ وہ مان جائے اور اپنی ضد چھوڑ دے،

ویسے بھی الیہ میں کافی تبدیلی دیکھی تھی اُن دونوں نے ہی اپارٹمنٹ والے واقعے کے بعد سے..

خیر آزاد پھر جہانزیب صاحب کا کہا مان ہی گیا اور اب انہیں ایک ساتھ رہتے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ وقت بیت گیا.. ان سب کی موجودگی میں الیہ زیادہ تر انکے سامنے نہ آتی بس کبھی کبھار ساتھ کھانا کھالیا کرتی ان کے اور تب بھی خاموش ہی رہتی..

وہ چپ چاپ اپنا وقت گزار رہی تھی یہاں، ہر ایک چیز، ہر ایک تبدلی کا خاموشی سے جائزہ لیتی.. اور ان چالیس دنوں میں رونما ہونے والی تبدیلیوں میں سے سب سے بڑی تبدیلی تھی جہانزیب صاحب کا اینارہ کے ساتھ نرم پڑتا برتاؤ..

شروع میں وہ سیدھے منہ اُس سے بات تک کیا نہیں کرتے تھے، اُس کے سلام کا بھی بمشکل جواب دے دیتے.. لیکن اب، اب صورتحال خاصی مختلف ہو گئی.. اپنے صبر اور تابعداری سے اینارہ نے انکا دل جیت لیا.. اور اب وہ اسکی باتوں کا جواب بھی دیتے اور اُس سے خود بھی بات کیا کرتے.. یہ تبدیلی الیہ کے علاوہ سب کو پسند آئی تھی ..

" ٹھیک ہی ہے وہ بابا صاحب، اصفہان اور داریاء روز جاتے ہیں اُس سے ملنے لیکن وہ بضد ہے.. کچھ عرصے اپنے ماں باپ کے گھر رہنا چاہتی ہے.. در حقیقت تو وہ اب بھی غم میں ہے، وقت لگے گا سنبھلنے میں.. "

آزاد افسردگی سے گویا ہوا، مسٹر اور مسز ابراہیم کی موت نے ان سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا، زندگی کتنی غیر متوقع ہوتی ہے کچھ دنوں قبل جو لوگ ان سب کی زیست کا حصّہ تھے آج منوں مٹی تلے سو رہے تھے اور ایسے میں کوئی چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا ..

" چھوٹی سی عمر میں اتنا بڑا غم بھی تو ملا ہے اُس معصوم..اللہ اُسے ہمت اور حوصلہ دے.."

جہانزیب صاحب نے آہستگی سے کہا جس پر ان سب کے منہ سے آمین برجستہ ادا ہوا..

" ڈیڈ نیکسٹ ویک اسکول میں پیرنٹس ٹیچر میٹنگ ہے.."

ڈائنگ ہال میں چھائی خاموشی علی کی آواز نے توڑی..

" اچھا بیٹا چلیں گے.. "

ناشتہ کرتے آزاد نے مسکرا کر کہا..

" فیری بھی چلیں گی ہمارے ساتھ.."

علی نے فوراً اپنی فرمائش رکھ دی جس پر جہاں آزاد اور ایناره نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا تھا وہیں جہانزیب نے جانچتی نگاہیں الیہ پر مرکوز کر دیں جو سر جھکائے کھانا کھانے سے زیادہ اُسے گھورنے میں مصروف نظر آئی انہیں..

" اچھا جب پیرنٹس ٹیچر میٹنگ ہوتی ہے ناں تو جو بچے ہوتے ہیں وہ ہی اپنے مام ڈیڈ کو تیار کرتے ہیں.. آپ دونوں میری پسند کے کپڑے پہنے گے.. ٹھیک ہے ناں.."

علی کی فرمائشیں بڑھتی ہی جا رہیں تھیں جنھوں نے ماحول میں چھائی کشیدگی بھی بڑھا دی..

" اوکے سُپر بوائے آپ کا جو دل چاہے آپ کر لینا لیکن ابھی ناشتہ کیجئے.. "

الیہ کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اینارہ نے بات رفع دفع کرنی چاہی کہ جب آگے بڑھ کر آزاد نے ٹیبل پر رکھا اس کا ہاتھ تھام لیا نتیجتاً اینارہ بھونچکارہ گئی..

" کیوں روک رہیں ہیں آپ میرے بیٹے کو فرمائشیں کرنے سے.. جو علی آزاد کہے گا وہ ہی کریں گے ہم دونوں.. بلکہ ابھی ہم شاپنگ پر چل رہے ہیں تاکہ علی آزاد اپنی پسند کے ڈریسز ہمارے لئے لے سکے.. کیسا آئیڈیا ہے فرزند؟؟ "

اینارہ کے ہاتھ کی پشت اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے آزاد نے متبسم لہجے میں کہا.. ٹیبل پر موجود محض ایک فرد کے خاطر آزاد یہ سب کہہ اور کر رہا تھا..

جہانزیب نے اپنے بیٹے کو حیرانگی سے دیکھا.. کتنا بدل گیا تھا وہ.. جو کسی کو تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ ابھی کیسے جان بوجھ کر الیہ کو اذیت دے رہا ہے.. انہیں آزاد پر افسوس ہوا..

" بہت اچھا آئیڈیا ہے ڈیڈ.. میں نے ناشتہ کر لیا ہے اور اب میں ریڈی ہونے جا رہا ہوں اپنے روم میں.. "

علی اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا..

" میں بھی علی کے ساتھ چلی جاتی ہوں، میں نے بھی ناشتہ کر لیا ہے.. "

آزاد کی پُر حدت نگاہوں اور ماحول میں چھائے تناؤ سے بچنے کے خاطر اینارہ نے بھی اپنی جان بچانی چاہی..

" تھوڑی دیر بیٹھیں ساتھ ہی چلیں گے بس چائے ختم کر لوں میں اپنی.. "

اینارہ کا ہاتھ کھینچ کر اُسے واپس کرسی پر بیٹھاتے ہوئے آزاد نے لگاوٹ سے کہا اور کن اکھیوں سے الیہ کا ضبط سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھا.. وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد یہ سب دیکھ کر الیہ خود ان کی زندگیوں سے چلی جائے مگر شاید الیہ نے بھی قسم کھا رکھی تھی اپنا صبر آخری حد تک آزمانے کی..

UL KHAN WRITES

"..باس ایک اطلاع ہے"

عرق آلود گردن ٹاوٗل سے رگڑتے ہوئے وہ جم سے باہر نکلا تھا کہ جب سامنے سے تیزی سے آتا یاور اُسے دیکھ کر سر جھکاتے ہوئے اصفہان کے قریب آکر رک گیا..

"..کہو"

ٹاؤل استعمال کرنے کے بعد ملازم کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے وہ اُس کے ہاتھ سے اپنی پلین بلیک ٹی شرٹ لے کر پہننے لگا..

"باس مسٹر سیہان کو کچھ دیر قبل مائسہ میڈم کے گھر جاتے ہوئے دیکھا ہے میں نے.."

اصفہان جو آرام سے کچن کی سمت بڑھ رہا تھا یاور کی بات سن کر بے اختیار شدید طیش میں آتا اُسکی جانب پلٹا..

"کتنی دیر پہلے دیکھا تھا؟؟"

سپاٹ لہجے میں کہتا وہ کچن میں جانے کے بجائے اب بیرونی دروازے کی سمت چل دیا..

کتنی بار اُس نے مائسہ سے کہا تھا کہ وہ بس اب ان کے ساتھ رہنے لگے لیکن ہر بار اُس لڑکی نے اُسے سمجھا بھلا کر واپس بھیج دیا، اصفہان کو اندازہ تھا کہ مائسہ

کو سنبھلنے میں وقت لگے گا، اور وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ جتنا بھی وقت اُسے درکار ہے وہ لے لیکن اگر وہ اپنا طویل وقت یونہی خود کو سمیٹنے میں گزار دیتی تو دوسرے اُسکی کمزوری کا فائدہ اٹھانے لگتے..

" باس میں دس منٹ پہلے سے وہاں باہر تھا اور جب میں وہاں آیا تھا تب سے مسٹر سیہان کی گاڑی میڈم کے گھر کے باہر ہے.. "

یاور نے اُسے بتایا جس نے اندر اُٹھتے اشتعال پر بندھ باندھنے کے خاطر مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں..

" آج اُسکا وہاں آخری دن ہے.. "

شدتِ طیش سے دبی آواز میں کہتا وہ لمبے قدم اٹھاتے ہوئے لان عبور کرنے لگا.. ابھی ایک ہفتے قبل ہی کی بات ہے کہ جب مسز ابراہیم کے گھر میں کام کرتے دو ملازمین کو اُس نے فارغ کیا تھا وجہ یہ کہ وہ دونوں مائسہ کی

معصومیت، اُسکی لاتعلقی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گھر کے سامان اور سودا سلف سے پیسے چوری کر رہے تھے.. اُس واقعے کو گزرے چند دن ہی بیتے ہوں گے کہ اب سیہان نامی مصیبت اُس پر نازل ہو گئی..

نہ جانے کیا مقصد تھا اُس کے وہاں آنے کا، اصفہان نے برداشت کی آخری حدود چھوتے ہوئے سوچا.. بس نہیں چل رہا تھا کہ سیہان کا بھی وہ ہی حال کرے جو ماضی میں کئی لوگوں کا کرتا ہوا آیا ہے مگر وہ ایسا کر نہیں سکا کیونکہ سیہان کا تعلق لوگوں کی اُس کیٹیگری سے تھا جن سے دشمنی تو دور معمولی سی لڑائی بھی وہ اپنی توہین سمجھتا تھا..

" میرے کچھ اصول ہیں لیکن شیخ سیہان کامل تم نے واقعی میری ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے اب.. "

اپنے گھر کا گیٹ عبور کرتے ہوئے اصفہان نے دانت پیس کر خود کلامی کی.. سیہان اُس کا صبر کافی عرصے سے آزما رہا تھا اور اس سے قبل کہ وہ اپنی انتہا پر پہنچتا سیہان کو روکنا ضروری ہو گیا اُس کے لئے..

مائسہ جب تک اصفہان سے دور، اپنے گھر میں رہتی تب تک خطرے اور کمزوری کا مرکز بنی رہتی، وہ آسان ہدف تھی جسے محفوظ رکھنا اب صرف اور صرف اصفہان کا کام.. جیسی اُس کے لئے داریاء تھی بالکل ویسی ہی اب مائسہ بھی، ان دونوں لڑکیوں کو معاشرے کی سیاہی سے مستثنیٰ رکھنا ہی زندگی کا پہلا اور سب سے اہم مقصد تھا اُس کا..

UL KHAN WRITES

"آزاد.."

آزاد اپنے کمرے کی سمت بڑھ رہا تھا کہ جب ایناره کی پکار پر اُسے وہیں رُکنا پڑا..

"..جی سکونِ قلب "

آزاد اُس کی سمت پلٹتا مبہم مسکان ہونٹوں پر سجائے اپنی جانب بڑھتی ایناره کو وارفتگی سے تکنے لگا..

"..مجھے آپ سے بات کرنی ہے "

..ایناره اُس کے نزدیک پہنچ کر دھیمی آواز میں بولی

"..جی کہیں.. آپ کچھ پریشان لگ رہیں ہیں "

آزاد نے تفکر بھرے لہجے میں استفسار کیا.. ایناره اُسے الجھن کا شکار دکھائی دے رہی تھی..

" جی میں پریشان ہوں.. آپ.. آپ نے نیچے جو ناشتے کی ٹیبل پر کیا وہ آپ
کو نہیں کرنا چاہیے تھا.. "

بہت سوچ سمجھ کر یہ بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا اُس نے، کیونکہ سمجھ تو وہ بھی
گئی تھی کہ نیچے آزاد کیا کرنے کی کوشش کر رہا تھا..

" کیا مطلب میں سمجھا نہیں... کیا آپ کو اچھا نہیں لگا کہ میں نے آپ کا
ہاتھ سب کے سامنے تھاما؟؟ "

آنکھیں سکیڑے وہ اینارہ کے تاثرات جانچنے لگا..

" نہ.. نہیں.. میرا یہ مطلب نہیں تھا.. "

اینارہ نے فوراً صفائی پیش کی..

" تو پھر کیا آپ یہ چاہتی ہیں، میں آپ کا ہاتھ اب بھی پکڑوں.. "

متبسم لہجے میں کہتا وہ اینارہ کے نزدیک ہوا جب وہ بے اختیار اُس سے دو قدم
دور ہو گئی..

" میں نے ایسا کب کہا اب؟؟ ہر چیز کا اپنی طرف سے مطلب نکالتے ہیں

آپ.. "

اینارہ کے انداز سے خفگی عیاں تھی، آزاد اُس کے گلابی گال اور بھوری آنکھوں پر سایہ بنی گھنی پلکیں دیکھ کر ہولے سے مسکرا دیا.. انتظار طویل ہوتا جا رہا تھا اور ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ انتظار اُس کے اندر پنپتے دہکتے جذبات کے لئے چنگاری کا سا کام کرتا.. آزاد کا بس نہیں چلتا کہ وہ ایک لمحے کی بھی دیر کئے بنا اُسے حاصل کر لے مگر اُس حصول کا فائدہ ہی کیا جس میں محبوب کی رضا نہ ہو..

" شکر کریں اپنی طرف سے مطلب نکالتا ہوں اپنا مطلب نہیں ورنہ تو کافی مشکل ہو جاتی آپ کے لئے.. "

اُس کے سر پر ٹکا ڈوپٹہ پیچھے سے کھینچ کر نیچے گراتے ہوئے آزاد اینارہ کے کان پر جھک کر ذو معنی الفاظ سرگوشی کی صورت اُسکی سماعتوں میں گھول گیا..اینارہ کے وجود سے اُٹھتی گلابوں کی بھینی بھینی مسحور کن مہک میں ..گہری سانس لیتا وہ واپس سیدھا ہو کر اُس سے دور ہونے کا فیصلہ رد کر گیا

"..میرا مطلب تھا کہ آپ انکل کے فیصلے کو اب دل سے تسلیم کر لیجیے "
اُسکی تپتی سانسوں کے دہکتے احساس کو بمشکل برداشت کرتی اینارہ آزاد کو ..ہاتھوں سے تو نہیں مگر اپنے لفظوں سے دور دھکیل گئی
یعنی آپ کا کہنا ہے کہ میں اُس عورت کو معاف کر دوں جس نے ہمارے "
" ساتھ اتنا غلط کیا؟؟
..بے یقینی میں مبتلا وہ اینارہ سے دور ہوا

"..جی میں یہی کہنا چاہ رہی تھی "

اینارہ نے متوحش نگاہوں سے آزاد کا چہرہ دیکھا جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ سرخ رنگ ہونے لگا تھا، گردن کی رگیں ضبط کے باعث پھولتی چلی گئیں..

" اُس عورت کو معاف کر دینا کا حوصلہ یقیناً آپ میں ہو گا پر مجھ میں اب نہیں ہے، اُس نے جتنا مجھے نقصان پہنچایا نا قابلِ تلافی ہے وہ سب.."

آزاد کی آواز کرودھ کے باعث ڈگمگانے لگی..

" معاف کرنے والا بہت بڑا ہوتا ہے آزاد.."

اینارہ نے اُسے سمجھانا چاہا جو سمجھنے کو ہر گز تیار نہ تھا..

" لیکن میرا بڑا اپن اب ختم ہو چکا ہے.. "

آزاد نے قطعی لہجے میں کہا جس پر اینارہ کو خاموش ہونا پڑا..

" خیر یہ سب چھوڑیں آپ تیار ہو جائیں ہم جا رہے ہیں.."

آزاد نے یہ گفتگو رفع دفع کرتے ہوئے نرمی سے کہا..

"ٹھیک ہے میں اپنے کمرے سے بیگ لے آتی ہوں، علی کو بھی دیکھ لوں کافی دیر سے تیار ہو رہا ہے.. "

قصداً مسکراتی وہ وہاں سے چلی گئی، جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی اُس وقت تک آزاد اپنے کمرے کے باہر کھڑا اینارہ کو دیکھتا رہا اور آخر میں ایناره کے اپنے کمرے میں غائب ہو جانے پر وہ خود بھی اپنے کمرے میں چلا گیا..

"تو یہ حقیقت ہے اس رشتے کی.. یہ دونوں اب بھی ایک دوسرے کے ساتھ نہیں.. "

خالی راہداری کو دیکھ کر سیڑھیوں کی آڑ میں کھڑی الیہ جوان دونوں کی پوری گفتگو سن چکی تھی دھیرے سے اوپر آ گئی.. آزاد کی آنکھوں میں ایناره کو دیکھ کر جو تڑپ اُس نے محسوس کی تھی وہ ناقابلِ برداشت تھی اُس کے لئے..

بیچارے بڑے بابا.. وہ سمجھ رہے تھے کہ یہ لڑکی بہت معصوم اور بھولی " بھالی ہے جبکہ یہ تواب بھی آزاد کو اپنے پیچھے خوار کر رہی.. "

الیہ آزاد اور ایناره کے الگ الگ کمروں کے بند دروازے دیکھتی نفرت سے مسکرائی.. ایناره کا ایک ویک پوائنٹ اُس کے خلاف استعمال کرنے کے لیے الیہ کو مل گیا تھا جسے استعمال کر کے وہ اب جہانزیب صاحب کے سامنے ایناره کی کردار کشی آرام سے کر سکتی..

UL KHAN WRITES

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی وہ اپنی گردن پر چمکتے ہارٹ شیپ پینڈینٹ کو گھور رہی تھی.. آخر کیا حقیقت تھی اُس کی ابھی اگر کل کوئی اور آکر ماضی کے بارے میں کچھ اور بتا دیتا اُسے تو کیا اُس پر بھی یقین کر لیتی آئیلین ؟؟ ماضی کو کسی بھی طرح، کسی بھی سانچے میں ڈھال کر اپنی من مرضی کے

حساب سے کوئی بھی پیش کر سکتا تھا تو کیا ایسے ماضی کی کوئی اپنی حقیقت بھی ہوتی یا نہیں؟؟

یہ اور اس جیسے بہت سے سوال اُس کے ذہن میں گردش کرنے لگے کہ جب ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا آئیلین کا موبائل فون بجنے لگا.. سکرین پر چمکتا نمبر بیزاری سے دیکھتے ہوئے اُس نے کال اُٹھا کر فون کان سے لگالیا..

"جی مسٹر بخاری کہیں.."

طبیعت پر چھائے بوجھل پن کے باعث اُس کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا کام کے بارے میں کسی سے کوئی بھی گفتگو کرنے کا..

"مس آئیلین مجھے انول ڈنر کے متعلق پوچھنا تھا آپ سے.."

آئیلین نے موبائل کا سپیکر ان کر کے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا، اب یہ گفتگو تو کافی دیر تک چلنی تھی سو اس کے دوران وہ اپنا کمرہ بھی سمیٹ لیتی..

"جی مسٹر بخاری کہیں میں سن رہی ہوں.."

بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے اُس نے مصروف سے انداز میں کہا..

" مجھے آپ سے پوچھنا تھا کہ عموماً ڈنر ہم جنوری کے آخری ہفتے میں رکھواتے ہیں تو اس بار بھی پہلے کی روایت ہی پوری کی جائے گی یا تاریخ بدل دیں.."

" کیا آپ نے اس ڈنر کے متعلق مسٹر یاور سے بات کی؟؟ کیونکہ جوائنٹ وینچر چل رہا ہے ہمارا.. ہو سکتا ہے کہ سہگل انٹرپرائزز بھی ہمارے ساتھ مل کر یہ ایونٹ منعقد کریں.. "

کچھ توقف کے بعد آئیلین سنجیدگی سے بولی..

"میری یاور صاحب سے بات ہوئی تھی انہوں نے کہا کہ مسٹر سہگل کو اگر کوئی ایونٹ کرنا ہوا تو وہ خود صرف اپنی کمپنی کی طرف سے کریں گے.. "

مسٹر بخاری کی بات سن کر آئیلین کے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہاتھ یکدم رک گئے..

"اچھا ٹھیک ہے پھر اس بارے میں ہم کل کی میٹنگ میں بات کرتے ہیں.. ڈیٹ اور وینیو کل ہی ڈیسائیڈ کر لیں گے.. "

کل کی میٹنگ پر بات ٹال کر اُس نے کال کاٹ دی..

اصفہان کے رویہ نے اُسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا، وہ بنا کسی وجہ کے اُس سے کترانے لگا اور آئیلین اس سب کو یہ سمجھ کر نظر انداز کرتی رہی کہ وہ مائسہ کی وجہ سے پریشان ہے..

لیکن ابھی اس اطلاع کے بعد یہ واضح ہو گیا تھا وجہ پریشانی نہیں کچھ اور ہے..

"..کہیں اُس بات کے بعد سے وہ خوش فہم تو نہیں ہو گیا "
آئیلین کو اچانک یاد آیا کہ جب اُس نے اپنے اعتماد کا اظہار کیا تھا اصفہان کے سامنے..اور اب شاید وہ یہی سمجھنے لگا تھا کہ آئیلین اُس کے پیچھے گھٹنوں کے بل چلتی ہوئی آئے گی...

" اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں تمہارے پیچھے اس طرح سے خوار ہوں گی تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے اصفہان سہگل..تنہا تو میں بچپن سے رہی ہوں اور اعتماد ٹوٹنے کا غم کئی بار سہا ہے میں نے..اگر تم بھی ایسا کر دو گے تب بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑنے والا...حالات اور وقت نے پتھر دل بنا دیا ہے مجھے.. "
اصفہان کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ استہزاء مسکرائی..آئیلین صارف چوہان کو ایک عام لڑکی سمجھنا اصفہان سہگل کی سب سے بڑی بھول تھی..

" میں نے آپ سے کہاناں بشیر انکل مجھے کسی سے نہیں ملنا جو بھی آیا ہے
اُسے واپس بھیج دیں، میں اکیلی رہنا چاہتی ہوں.. "
ٹی وی لاونج میں تنہا صوفے پر بیٹھی لڑکی اپنے سینے میں تکیہ بھینچے بددلی سے بولی، لاونج کے باہر سے آنے والی قدموں کی آہٹ نے ہی اُسے بتادیا تھا کہ کون ہوگا اور کیوں ہوگا.. اس وقت وہ محض اپنے گھر کی ویران درودیوار کو اُچاٹ نگاہوں سے گھورنا چاہتی تھی پچھلے چالیس دن کی طرح..

آج اُسے اپنے ماں باپ سے بچھڑے پورے نو سو ساٹھ گھنٹے ستر منٹ اور اکتیس سیکنڈ ہو چکے تھے.. اگر کوئی اُس سے پوچھتا کہ سیکنڈز کا حساب کس

طرح کیا اُس نے تو وہ کہتی کہ یہ اُس اذیت سے سو گناہ زیادہ آسان عمل تھا کہ جب تنہائی میں گنتی گنتے ہوئے اُس نے اپنے شب و روز گزارے..

ایک وقت تھا کہ اس گھر میں اُس کی ماما کی آوازیں، ان کا ڈانٹنا، چیخنا، اُسے پکارنا... اُس کے پاپا کا اُسے پیار سے پچکارنا، ان کا مہر کو اُسے ڈانٹے وقت انہیں چپ کروانا گونجا کرتا تھا مگر اب اسی گھر میں خاموشی اور ویرانی کا راجا تھا، ایسی خاموشی جو دھڑکنیں منجمد کر دے، ویرانی ایسی جو رگوں میں دوڑتے لہو کو سرد کر دے..

جب کوئی مر جائے تو لوگ مرنے والے کے گھر میں ایصال ثواب کیلئے اور غم ماننے والوں کو دلاسہ دینے کیلئے جاتے ہیں مگر ان دونوں کاموں کے بجائے میت والے گھر میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے زندگی میں رونما ہونے والے تمام واقعات پر گفتگو کر ڈالتے اور تو اور ایک دوسرے کی غیبت، اپنے

مفادات کی باتیں شروع کر دیتے گویا میت والا گھر نہیں کوئی پکنک پوائنٹ

ہو ..

یوں تو ہمارے معاشرے کی یہ تلخ اور فرسودہ رسم جس میں اپنے جگر گوشے سے بچھڑ جانے والے ،ان سے دور ہونے پر آنسو بہانے والے اپنے گھر آئے لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، یہ رسم ہی ہمارے معاشرے کی کم ظرفی اور بیداد گری کی جیتی جاگتی مثال ہے مگر اس سے بھی بدتر لوگ سفاکیت کی اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ نہ صرف میت والے گھر میں بیٹھ کر کھانا کھاتے بلکہ چاولوں کے ذائقے، زردے میں میٹھے کا بھی تذکرہ کرتے ..

" چھوٹی بی بی لیکن .. "

چوکیدار نے کچھ کہنا چاہا مگر مائسہ نے بیچ ہی میں اسکی بات کاٹ دی ..

انکل مجھے نہیں ملنا کسی سے بھی.. آجاتے ہیں تکلیفوں کا مذاق بنانے کم "
".. ظرف لالچی لوگ
.. مائسہ نے تلخی سے کہا

پچھلے دنوں آئے دن ابراہیم صاحب کے کئی دوست، ورک کولیگز اور بزنس پارٹنرز اپنی فیملی کے ساتھ اس کے یہاں افسوس کرنے آچکے تھے جنہیں افسوس سے زیادہ مائسہ کے شئیرز اور سوشل سٹیٹس سے غرض تھا.. وہ سارے جاننا چاہتے تھے کہ اب ابراہیم خان کا بزنس کون سنبھالے گا، کوئی نیا شخص یہ اس سب کی اکلوتی وارث مائسہ ابراہیم.. سب اپنا مفاد دیکھ رہے تھے
.. کسی کو اُس معصوم سے کوئی غرض نہ تھا

لوگ سوچتے ہی نہیں کہ اُس دل پر کیا بیت رہی ہو گی جو منوں مٹی تلے اپنے پیاروں کو دفن کر آیا ہے.. زمین پر انسان فرعون بن کر ایسے گھومتا ہے کہ جیسے جو مرا ہے تو صرف اُسے ہی مرنا تھا باقی سب ہمیشہ یہاں ہی رہیں گے..

"مگر بیبی کوئی سیہان صاحب آئے ہیں.. میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ آپ کسی سے ملنا نہیں چاہتیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ آپ ان کا نام جان کر ان سے مل لیں گی.."

چوکیدار کی کہی بات پر مائسہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا.. چالیس دن بعد اُسے یاد آیا کہ ایک ٹوٹی بکھری لڑکی ہے جس سے کہے اُس کے چند لفظ بھی مرہم ہو نگے.. مائسہ نے اذیت سے سوچا..

چالیس دن بعد بھی کیوں آئے اب بھی نہ آتے.."چپکے سے آنکھوں کے " کنارے نم کرتے نمکین پانی کو بمشکل پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتی وہ زہر خند لہجے میں خود کلامی کر گئی..

"..آپ انہیں گارڈن ایریا میں بٹھائیں میں آتی ہوں "

کچھ توقف بعد وہ سپاٹ لہجے میں بولی.. سیہان سے ملنے میں نہیں البتہ یہ جاننے میں اُسے ضرور دلچسپی تھی کہ آخر وہ اب یہاں کیوں آیا ہے..

UL KHAN WRITES

"..ہیلو "

دھیمے قدموں کی آہٹ پر لان کے احاطے میں رکھی بینچ پر بیٹھا سیہان اٹھ کھڑا ہوا.. ملگجے سیاہ لباس میں بکھرے بال، سوجھی آنکھیں اور زرد چہرہ لئے

وہ کوئی اور نہیں مائسہ ہی تھی جس نے سیہان کے جواب میں سر کو دھیرے سے خم دیا..

"آئیلین نے مجھے بتایا تھا تمہارے پیرنٹس کے بارے میں.. سن کر بہت افسوس ہوا.."
مائسہ کی ابتر حالت دیکھ کر سیہان کا حلق نہ جانے کیوں خشک سا ہو گیا جسے بمشکل تر کرتے ہوئے اُس نے بات کا آغاز کیا..

"کچھ دیر ساتھ بیٹھ کر بات کریں؟؟"
مائسہ سیہان کی کہی بات پر ہنوز خاموش رہی جس پر وہ آہستگی سے گویا ہوا،
مائسہ نے حیرانگی سے سر اُٹھایا اُسے ایسا لگا یا یہ محض وہم تھا لیکن اُس نے سیہان کے لہجے میں التجا محسوس کی تھی..

"..ٹھیک ہے "

سیہان نے اجازت ملنے پر اُسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھ بیٹھنے کی دعوت دی جس پر مائسہ سفید بینچ کے آخری سرے پر ٹک گئی جس سے ظاہر تھا کہ وہ فاصلہ چاہتی ہے تبھی سیہان بھی اُس سے دُور دوسرے سرے پر جا بیٹھا..

" آپ کیوں آئے ہیں؟؟ "

مائسہ کے سوال پر سیہان نے اُسے دیکھا جو خالی نظروں سے لان کو گھور رہی تھی..

"..مجھے لگا مجھے تم سے ملنا چاہیے تبھی آگیا "

نرمی سے کہتا وہ آنکھوں میں فکر لئے اُسے تکنے لگا، وہ یہاں مائسہ کے ساتھ تعلقات بحال کرنے اُسے اپنی طرف راغب کرنے آیا تھا مگر یہاں آکر، اُسے اس حال میں دیکھ کر نہ جانے کیوں جو منفی سوچ، جو غیر اخلاقی اقدامات

اُس کے ساتھ کرنے کے متعلق سوچ کر آیا تھا ان کی جگہ ہمدردی اور فکر نے لے لی..

"...انسان کے بس میں نہیں ہوتا اپنے رب کی مصلحت کو سمجھنا "
..کچھ دیر کی خاموشی جس کو سیہان کی بھاری دلکش آواز نے توڑا
" وہ تمام واقعات جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے غلط اور ناجائز ہیں ان سب کے پیچھے اللہ کی حکمت ہوتی ہے در حقیقت تو ہم انسان نادان ہیں جو یہ سمجھ نہیں پاتے.. "
وہ مائسہ کے ساتھ خود کو بھی سمجھانے لگا کیونکہ اللہ کی مصلحت سے راضی تو وہ خود بھی نہ تھا..

" میرے ماما پاپا کا مجھے چھوڑ کر چلے جانا؟؟ آپ کہہ رہے ہیں اس میں بھی کوئی مصلحت ہو گی.. "

استفہامیہ لہجہ، بھیگی آواز وہ ضبط کے آخری مراحل پر تھی، سیہان کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی وہ..

"بالکل میں یہ ہی کہہ رہا ہوں.. "

سیہان نے تسلی بخش لہجے میں کہا..

" کی...سے؟؟ "

ڈبڈبائی آنکھیں لئے وہ گود میں رکھے اپنے ہاتھ گھورنے لگی..

" سوچو اگر اُس ایکسیڈنٹ میں تمہارے پیرنٹس بچ جاتے لیکن شدید زخمی ہوتے تو اب تک ان کا علاج چل رہا ہوتا، جس قدر تکلیف میں رہ کر زندہ رہ پاتے وہ.. اللہ نے تو انہیں اذیت سہنے سے محفوظ رکھا.. "

سیہان نے اُسے سمجھانا چاہا مگر مائسہ شاید کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہ تھی اور تیار ہوتی بھی کیونکر.. خوش باش ماں باپ بچھڑ گئے تھے اُس سے اُس کے..

" کیا ضروری تھا وہ ایکسیڈنٹ ہونا؟؟ "

شکوہ کناں آنکھیں اٹھاتی وہ سیہان کو دیکھنے لگی جو پہلے ہی اُسے تک رہا تھا، شہد رنگ آنکھوں کا سیاہ خوابناک آنکھوں سے بے اختیار تصادم ہوا.. بادم سی اسود آنکھیں لہو رنگ تھیں جن میں آنسو چمکتے سیہان کی قوتِ گفتار اُس سے چھین گئے..

وہ آنکھیں سحر انگیز تھیں، ان میں ٹھہرا تاثر مبہوت کر دینا والا.. سیہان کے دل نے یہ تسلیم کیا کہ کچھ تو ایسی جاذبیت تھی اُس لڑکی میں جو بار ہا اُسے اپنی سمت مائل کر رہی تھی.. ہاں وہ ان آنکھوں کو کبھی نہیں بھول سکتا اور شاید اُس نازنین چہرے کو بھی خیر یہ سب تو وقت ہی بتاتا..

"..آزمائش بھی کوئی چیز ہے.. اللہ اپنے پسندیدہ بندوں کو آزماتا ہے "

سیہان نے اُس کی آنکھوں سے نظریں چرائیں ورنہ تو وہ خود کو نہ روک پاتا مائسہ کے آنسو پونچھنے سے... دوسری طرف مائسہ کے لیے یہ گفتگو شفا بخش ثابت ہو رہی تھی کیونکہ آوروں کی طرح اُسے اُسکے پیسے، اُس کی جائداد، بزنس سے کوئی غرض نہیں تھا.. سیہان کو جو غرض تھا اُس سے تو وہ معصوم اگلے دس مہینوں میں بھی واقف نہ ہو پاتی..

" تم قبرستان گئی ہو؟؟ اپنے ماں باپ سے مل کر آئی ہو تم؟؟ "

سیہان نے بے ساختہ سوال کیا جس پر مائسہ نے فوراً نفی میں سر ہلا یا..

" تو تمہیں جانا چاہیے، تمہارے دل کو سکون آجائے گا جب تم دیکھو گی کہ دنیا کی حقیقت ہی وہ دائمی آرام گاہ ہے، جس سچائی کو تم تسلیم نہیں کر پا رہی ہو اُسے تسلیم کرنا آسان ہو جائے گا تمہارے لئے.. "

سیہان نے مخلصانہ مشورہ دیا..

" میں قبرستان کا تقدس .. مجھے نہیں لگتا میں وہاں خود پر جبر کر پاؤں گی .. مج
پامال نہیں کرنا چاہتی وہاں زار و قطر رو کر اپنے ماں باپ کے گناہوں کو
بڑھانے سے بہتر ہے میں یہاں اذیت میں مبتلا رہوں .. "
مائسہ کی بھیگی آواز اُسکی اندرونی کیفیت کی عکاس تھی، سیہان تاسف سے
مسکرایا گویا اُس کی بات پر بے آواز طنز کر رہا ہو ..

" .. ابھی بھی تو تم رونا چاہتی ہو،، چیخنا چاہتی ہو لیکن اپنی سسکیاں دبا رہی ہو
جب ابھی تم میں صبر ہے تو پھر وہاں کیوں نہیں ہو گا ؟؟ "
وہ نرمی سے بولا مگر مائسہ کو اُس کے لب و لہجے میں استہزاء تاثر محسوس ہوا ..

" تم ابھی جانتی ہی نہیں ہو کہ تم کتنی مضبوط ہو مائسہ ابراہیم .. خیر اگر کبھی
بھی قبرستان جانا چاہو میں حاضر ہوں .. "

اپنی خدمات پیش کرتا وہ کوٹ کے سامنے کے دو بٹن بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا ..

" چلتا ہوں.. اپنا خیال رکھنا.. "

ایک آخری تنقیدی نظر مائسہ کے نم تھکن زدہ چہرے پر ڈال کر وہ جانے کے لیے پلٹا ہی تھا کہ ..

" سنیں .. "

مائسہ نے اُسے پُکارا.. سیہان کے قدم جہاں تھے وہیں تھم گئے البتہ وہ اُسکی جانب پلٹا نہیں ..

" شکریہ یہاں آنے کے لئے، مجھے آپ سے بات کر کے سکون ملا ہے.. "

پہلے کے مقابلے میں اس وقت کافی بہتر محسوس کر رہی تھی وہ، سیہان اُس کی سمت پلٹا ..

مجھے خوشی ہوئی کہ میرا یہاں آنا ضائع نہیں گیا.. یہ...(کوٹ کی اندرونی " جیب سے اپنا والئلٹ نکال کر اُس میں سے اپنا کارڈ نکالتے ہوئے اُس نے مائسہ کی طرف بڑھایا) یہ میرا کارڈ ہے کبھی بھی کسی چیز کی بھی ضرورت ہو.. یا مجھ سے بات کرنا چاہتی ہو تو بلا تکلف مجھے کال کر لینا.. مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤں گی.. "

سیہان کی متبسم بھاری آواز، اُس کے مخلصانہ لہجے پر وہ مسکرا تو نہ سکی لیکن کچھ دیر بعد اپنے ہاتھ میں اُس کا کارڈ تھام لیا..

سیہان نے اُس کے اس ردعمل میں جھجک محسوس کی تھی..

" تمہیں مجھ سے کترانے کی ضرورت نہیں.. "

وہ چلے جانا چاہتا تھا وہاں سے مگر جا نہ سکا.. دوسری طرف مائسہ دوسری بار اُس کی زبان سے اپنے متعلق ادا ہونے والا اندازہ صحیح ثابت ہوتے دیکھ

خوفزدہ دکھائی دینے لگی اور اُس کے وجود سے اُٹھتی یہ خوف کی بو ہی تھی جس نے سیہان کو وہاں رکنے پر مجبور کر دیا ..

" تم اجازت دو .. "

سیہان نے مائسہ کی پژمردہ سحر انگیز آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مضبوط قدم اُسکی جانب اُٹھائے .. اُس کے بھاری بوٹس کے نیچے کچلتی سوکھی گھاس کی دھیمی چبھتی ہوئی آواز خاموش ماحول میں گونجتی مائسہ کی دھڑکنوں کو بری طرح سے منتشر کر گئی ..

" میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں .. "

مائسہ ہنوز اپنی جگہ پر جمی کھڑی رہی، اُس وقت تک کہ وہ اُس کے عین مقابل نہ آ کھڑا ہوا ..

" کس سلسلے میں مدد کریں گے آپ میری ؟؟ "

گردن اونچی کیئے دھوپ کی سنہری روشنی میں دہکتے ان شہد کے پیالوں میں گم سی ہوتی وہ اُچاٹ لہجے میں گویا ہوئی..اُس کی زندگی ماں باپ کے چلے جانے سے بے رنگ سی ہوگئی تھی.. جس سیہان کی ایک نگاہِ الفت کو وہ ترستی آئی تھی اُس کی آج بے جا توجہ بھی اُسے موم نہ کرنے پائی..ہاں البتہ دل میں عجب سے ساز بجنے ضرور لگے، جن کی مدھر آواز پر پھر بھی دماغ حاوی تھا..

"تمہارا غم بڑا ہے..اکیلے نہیں سنبھال سکتی..میری دوست بن جاؤں میں تمہیں سنبھال لوں گا.."

گردن ذرا سی مائسہ کے چہرے پر جھکاتا وہ سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں سے اُس کا ملائم گال دھیرے دھیرے سہلانے لگا..اُس کی پُر تپش مگر کھردری انگلیوں کے لمس نے مائسہ کو آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر دیا، وہ اُسے منع کرنا

چاہتی تھی.. کہنا چاہتی تھی کہ وہ ابھی تنہائی چاہتی ہے مگر جذبات شعور پر غالب آنے لگے..

"دنیا میں جتنی بھی ناکامیاں تمہیں ملے مگر ہمیشہ یہ یاد رکھنا کہ دوسروں کے لئے اچھا سوچنے اور ان کے ساتھ اچھا کرنے والوں کے لیے خالقِ حقیقی نے بہت بڑا انعام رکھا ہے.."

وہ اپنے لمس پر مائسہ کے بدلتے تاثرات سے محظوظ ہوتا نرم مگر گھمبیر لب و لہجے میں گویا ہوا جب کہ دوسری طرف مائسہ کو سیہان کی سرسراتی انگلیوں کے سبب سکون کی سرور بخش لہریں بذریعہ جلد اپنی گہرائیوں تک سرائیت کرتیں محسوس ہوئیں.. غیر ارادی طور پر اُس کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں..

اور میں اس حقیقت سے واقف ہوں کہ تم کتنی اچھی ہو.. اپنے انعام کیلئے "

".. تیار رہنا مائسہ ابراہیم

سیہان اُس کے کان پر جھکتے ہوئے مائسہ کی بے حس و حرکت سماعتوں میں متبسم بھاری سرگوشی گھول گیا.. اس پل، اس لمحے کے لیے وہ نہ جانے کب سے منتظر تھی جو آج میسر آیا تو اب انوکھے سے نامانوس احساسات نے روح و قلب کو آگھیرا.. یہ احساس نہ خوشی کا باعث تھے اور نہ ہی غم بس تھا تو محض .. خالی پن

سیہان کے وجود سے اُٹھتی حرارت، اُسکے لباس سے آتی حواس باختہ مہک، ہونٹوں سے ادا ہوتے دلچسپ جملے اور آواز میں تیرتا بوجھل پن مائسہ کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں پر حاوی تو ہوا لیکن اس سب میں وہ سکون نہ تھا جس کی اُس نے اُمید کی تھی.. سیہان اُس کے جسم میں ہوتی لرزش بھانپ .. کر مسکراتا ہوا واپس سیدھا ہوا

" ڈر رہی ہو مجھ سے ؟؟ "

اُس کی آواز میں واضح تضحیک محسوس کی جاسکتی تھی.. مائسہ کی کانپتی پلکیں یکلخت اٹھیں..

"...نہ.. نہیں.. تو "

اُس نے فوراً سر نفی میں ہلایا گویا اُسے نہیں خود کو یقین دلا رہی ہو..

" تو کانپ کیوں رہی ہو ؟؟ "

سیہان نے ہنس کر اس بار آنکھوں سے اُسکے کپکپاتے گلابی ہونٹوں کی سمت اشارہ کیا جس کے نتیجے میں مائسہ کا چہرہ یکدم سرخ اناری ہو گیا..

"..مجھ سے ڈرو نہیں، میں تو تمہارا دوست ہوں ویسے بھی آج سے "

مائسہ سے دو قدم واپس دور جاتے ہوئے سیہان نے اپنے سینے پر بازو لپیٹے اور گہری نظروں سے اُسے جانچنے لگا جو اس وقت کنفیوز دکھائی دے رہی تھی..

" کیا ہوا؟؟؟ دوست نہیں بناؤ گی مجھے؟؟ "

اشتیاق سے بھرپور سوال کیا گیا جس کا جواب یقینی طور پر ہاں ہی ہوتا اور اس حقیقت سے وہ خود بھی بخوبی واقف تھا مگر.....

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی کہ گھر کا بیرونی دروازے کسی نے پوری قوت سے کھولا، مائسہ سہم کر یکدم سیہان سے دور ہوئی.. جبکہ سیہان مسکراتا ہوا آنے والے کی جانب پلٹا.. جس کا انتظار تھا وہ شہکار آ گیا تھا.. ہونٹوں پر دل جلی مسکراہٹ سجائے کوٹ کی جیب میں ہاتھ اڑساتے ہوئے وہ آتش فشاں کی مانند اپنی جانب بڑھتے اصفہان کو تمسخر بھری نگاہوں سے گھورنے لگا..

" مائسہ کو لے کر جاؤ گھر.. "

اپنی پشت پر چلتے یاور کو سرد برفیلے لہجے میں کہتا وہ سیہان کے مقابل آ کھڑا ہوا..

"... مگر فہان بھائی میرا سامان "

گردن کی پھولی شریانیں، سرخ تپتی رنگتا، ایک دوسرے میں سختی سے پیوست ہونٹ اور لہولہان سرمئی آنکھیں.. اصفہان کا یہ روپ دیکھ کر وہ اپنا جملہ بھی بمشکل مکمل کر پائی..

".. بعد میں دیکھا جائے گا بیٹا ابھی آپ جائیں "

شدید طیش میں ہونے کے باوجود بھی وہ مائسہ سے نرمی سے مخاطب ہوا بنا اُسکی سمت دیکھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس چیز میں نرمی برت نہیں پائے گا..

".. ٹھیک ہے بھائی.. اللہ حافظ "

اصفہان کا جواب قدرے بلند جبکہ سیہان کو الوداع وہ دھیمی آواز میں کرتی اُس کے برابر سے گزرتی اپنے منتظر یاور کے ہمراہ ان دونوں سے دور چل دی..

"..خیال رکھنا اپنا "
اصفہان کی خونخوار آنکھوں میں جھانکتا وہ مسکراتی بلند آواز میں بولا، سیکنڈز کے لئے ہی صحیح مگر مائسہ نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا تھا، جس پر سرشاری سیہان کے وجود میں اترتی چلی گئی یعنی اپنے بھائی کے ساتھ اُسے بھی فوقیت دی گئی تھی اب چند لمحوں کے لیے ہی کیوں نہ ہو..

" کیوں آئے ہو یہاں ؟؟ "
..ضبط کی آخری حدود چھوتا وہ بمشکل اپنا لہجہ دھیما رکھ سکا
"..افسوس کرنے "

سیہان مسکرایا، اس وقت اُسے اصفہان میں اپنا آپ نظر آیا تھا، غصے کے باعث ہوتی اُسکی دگرگوں حالت کو دیکھ کر سیہان کے رگ و پا میں طمانیت خون کے ساتھ گردش کرنے لگی، اتنا سکون آج سے پہلے کبھی محسوس نہ کیا تھا اُس نے ..

" آئندہ نہیں آنا .."

اصفہان نے بنا بات بڑھائے سپاٹ چہرہ لئے کہا اور جانے کے لئے پلٹا مگر شاید سیہان کو سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالنے کا بہت شوق تھا ..

" تمہاری بہن بُلائے گی تو ضرور آؤں گا دوبارہ بھی .."

بلیک ٹی شرٹ میں ابھرتے اُس کے بیک مسلز گھورتا وہ استہزایہ بولا کہ جب اصفہان بنا ایک لمحے کی بھی دیری کئے اُس کی سمت واپس مڑا ..

ماتھے کا زوردار وار اُس کی ناک پر کرتے ہوئے وہ سیہان کو خود سے چار قدم پیچھے دھکیل چکا تھا.

سیہان خود کو تیار بھی نہ کر سکا اس چیز کے لیے، اُس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اصفہان کچھ ایسا کر دے گا..

"یہ تمہیں یاد دلاتا رہے گا کہ مستقبل میں تمہیں کیا کرنا ہے.."

ٹکراؤ کے سبب ماتھے پر آئے سیاہ لہر دار بالوں کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے دھکیلتا وہ حلق کے بل اپنی ناک سے نکلنے والے خون کو روکنے کی کوشش میں چہرے کے نچلے حصے پر ہاتھ رکھے جھکے سیہان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھاڑا..

"یقین کرو تکلیف سے زیادہ مزہ آرہا ہے آج تمہیں اس حال میں اتنا بے بس دیکھ کر.. یاد ہے ایک وقت تھا جب میں تمہاری جگہ پر تھا.."

سیہان کا ہاتھ اُسکی ناک سے نکلنے والے خون کے سبب بھر گیا تھا لیکن پھر بھی وہ باز نہ آیا، شہد رنگ آنکھوں میں اس وقت الوہی سی چمک جبکہ انداز میں سرمستی تھی ..

" میری تو بہن کا معاملہ ہے، اچھا تو یعنی آج تم تسلیم کر رہے ہو کہ میری بیوی تمہاری بہن ہے..؟ "

شیطانی دماغ نے غصے کو پچھاڑ دیا، وہ ایک تیر سے دو شکار یعنی سیہان کی زہریلی مسکراہٹ غائب جبکہ اُسکی دکھتی رگ پر پیر رکھ چکا تھا ..

" تمہاری بیوی میری بہن نہیں البتہ تمہاری بہن میری بیوی بننے والی ہے عنقریب .. "

اپنے ہاتھ پر لگے خون کو رومال سے صاف کرتا وہ دانت پیس کر بولا ..

" جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھنا چھوڑ دو ایڈووکیٹ .. "

اصفہان نے استہزاء کہا..

" کون خواب دیکھ رہا ہے یہ تمہیں تب پتہ چلے گا جب تمہاری بہن تم سے خود آ کر میرے لئے بات کرے گی.. "

پختہ لہجہ، پُریقین انداز اصفہان نے آگے بڑھ کر اُس کا جبڑا دبوچ لیا..

" اس سے قبل میں تمہیں زندہ رہنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا.. "

گرفت اتنی سخت تھی کہ سیہان کو لگا اُسکے جبڑے کی ہڈی ٹوٹ جائے گی، وہ خود کو اُس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا مگر خون ضائع ہونے کی غنودگی الگ طاری تھی کہ اب یہ..

اصفہان کچھ دیر حقارت بھری، نفرت انگیز نگاہیں اُسکی آنکھوں میں گاڑھے رہا اور پھر زوردار جھٹکے سے اُس کا چہرہ چھوڑ کر جانے کے لیے مڑ گیا..

"..یہ تمہیں وقت بتائے گا "

سیہان نے خود سے دور جاتے فتنہ گر کو دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا جس نے اُسکی بات ایسے نظر انداز کی تھی جیسے سنی ہی نا ہو لیکن یہ تو حقیقت تھی کہ واقعی اصفہان سہگل کو وقت بتانے والا تھا کہ کتنا سچ کہا ہے شیخ سیہان کامل نے..

UL KHAN WRITES

"..آج سیہان آئے تھے میرے گھر "

آئسکریم شیک پینے کے بجائے اُسے گھورتی وہ مستقل پیپر کپ میں سٹرا گھما رہی تھی، داریاء نے مائسہ کو ٹوکنا چاہا مگر اپنا ارادہ ترک کر دیا..

" یہ تو اچھی بات ہے تمہیں ان سے بات کر کے کیسا لگا؟؟ "

داریاء نے نرمی سے استفسار کیا، زندگی میں چھایا تناؤ اور روزمرہ کی تھکن زدہ روٹین سے بچنے کے خاطر اصفہان ان دونوں کو اپنے ساتھ شاپنگ مال لے آیا، دونوں کو ڈھیر ساری شاپنگ کروائی اور اب وہ دونوں فوڈ کورٹ میں بیٹھی اصفہان کی منتظر تھیں جو کھانا لینے گیا تھا کہ مائسہ نے داریاء سے بات کرنے کا فیصلہ کیا ..

" کافی اچھا.. بالکل ایسا لگا جیسے میں کسی دوست سے بات کر رہیں ہوں بلکہ جیسے میں تم سے بات کر رہیں ہوں .."

مائسہ نے مسکرا کر کہا جو بے حد مختصر تھی مگر اُسے اتنے عرصے بعد آج مسکراتے دیکھ داریاء نے سکون کا سانس لیا ..

" کہیں یہ تمہارا سیہان میری جگہ نہ لے لے تمہاری زندگی میں .. "

داریاء منہ بسور کر گویا ہوئی، آج کتنے دنوں بعد وہ دونوں یوں ایک ساتھ بیٹھیں پہلے کی طرح باتیں کر رہیں تھیں، پرانی زندگی کی طرف یہ مائسہ کا پہلا قدم تھا جو دونوں کو ہی اچھا لگا..

" تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا.. تم میری جان ہو.. "

داریاء کا ہاتھ تھام کر اُسے خود سے لگاتے ہوئے مائسہ دونوں بازو اُس کے گرد پھیلاتی داریاء کے گلے لگ گئی..

" مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جانا داریاء.. "

مائسہ کی آواز میں خوف، آنکھوں میں ان کہا سا ڈر تھا.. داریاء اُسے دیکھ کر چونک گئی..

" میں کیوں تمہیں کہیں چھوڑ کر جانے لگی پگلی.. تم پہ اور بھائی پہ کافی عرصے تک نازل رہوں گی میں.. "

اُس کا موڈ بحال کرنے کے خاطر داریاء نے ہنس کر کہا جس پر مائسہ بھی مطمئن ہوتی آنکھیں موند گئی..

" لیکن آج فہان بھائی بہت زیادہ غصے میں تھے، انہیں اتنے غصے میں میں نے آج تک نہیں دیکھا داریاء.."

اصفہان کا سیہان کو دیکھنے والا انداز یاد کر کے مائسہ بے اختیار جھر جھری لیتے ہوئے بولی..

" Welcome to the sisters club my friend.."

داریاء نے ہنس کر مائسہ کی جانب مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا جو اُس نے الجھتے ہوئے تھام بھی لیا..

بھائی اپنی بہن کو لے کر اتنے ہی جذباتی، سڑ و اور اکھڑ مزاج ہیں اور اب کیونکہ تم بھی انکی بہن ہو سو تمہیں بھی مبارک ہو ایک الٹرا پوزیسیو بڑا بھائی.. "

داریاء کیونکہ اصفہان کی فطرت سے بخوبی واقف تھی سو اُس پر مائسہ کی کہی بات کا کوئی ردعمل نہ ہوا..

" لیکن ریا... مجھے پہلی مرتبہ ڈر لگا ہے فہان بھائی سے.. "

مائسہ نے کانپتی آواز میں کہا، داریاء نے اُسکی کیفیت سمجھتے ہوئے اُسے خود میں بھینچ کر دھیرے دھیرے مائسہ کے کندھے سہلائے معاً اپنے ہونے کا احساس دلایا گیا..

داریاء کو اپنا وقت یاد آیا کہ جب وہ اولیول کر رہی تھی تو جس سکول میں وہ پڑھتی تھی وہاں کے وائس پرنسپل کے بارے میں یہ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ

وہ سٹوڈنٹس کو ہراساں کیا کرتا ہے، دو تین لڑکیوں کے بیانات سے یہ واضح بھی ہو گیا.. اُس وائس پرنسپل نے یوں تو داریاء کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کیا تھا، اُس کا تو ایک دو دفعہ کے علاوہ داریاء سے سامنا بھی نہیں ہوا لیکن جب اصفہان تک یہ خبر پہنچی تو اُس کے لئے محض اتنا بھی کافی تھا کہ داریاء جس اسکول میں پڑھتی ہے وہاں کا وائس پرنسپل ایسا ہے...

اور پھر جو پورے اسکول کے درمیان اصفہان نے اپنے بندوں سے اُس وائس پرنسپل کی دھلائی کروائی وہ آج بھی داریاء کو یاد تھی.. اُس آدمی کی چیخیں، اپنے بھائی کا اُسے پٹتے ہوئے تسلی سے دیکھنا وہ سب آج بھی کبھی ذہن میں آتا تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے اُس کے..

اُس واقع کے بعد داریاء کافی دور ہو گئی تھی اصفہان سے جسے منانے میں کافی عرصہ لگا اُسے لیکن بالآخر وہ مان گئی.. ماضی کا یہ ایک ہی نہیں ہزاروں ایسے

اور قصے تھے جنہیں یاد کر کے داریاء اب خوفزدہ ہونے کے بجائے سر جھٹک دیتی کیونکہ اب عادی ہو چکی تھی وہ اس سب کی..

" مجھے بھی کبھی کبھار بھائی سے بہت ڈر لگتا ہے، اس لئے نہیں کہ انہیں بہت غصہ آتا ہے اب تو مجھے عادت ہو گئی ہے اس چیز کی بلکہ اس لئے کہ کہیں وہ اس غصے میں کسی دن مجھے اور خود کو ہی کوئی نقصان نہ پہنچادیں.. "

داریاء نے دور اندیشی سے کہا مائسہ نے اُس کی بات کی تائید میں سر ہلایا.. اب وہ دونوں خاموش ہو گئیں مگر سوچوں کا محور دونوں کا ایک ہی تھا.. اصفہان اور اُس کا بے قابو اور بے دریغ غصہ..

" Food is ready to eat girls.. "

اپنی پشت پر آتی بھاری مسکراتی آواز نے ان دونوں کو بد کنے پر مجبور کر دیا.. دونوں نے مڑ کر اصفہان کو سہم کر دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو.. کہیں

انہوں نے سب سن تو نہیں لیا.. دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے سوال کیا اور اصفہان کے تاثرات جانچنے لگیں..

بلیک ٹی شرٹ کے اوپر بلیک لیدر جیکیٹ پہنے، ان دونوں کے آرڈرز انہیں سرو کرتے اصفہان کے چہرے سے تو بالکل نہیں لگ رہا تھا کہ اُس نے کچھ سنا ہے.. داریاء اور مائسہ نے سکون کا سانس لیا..

"بھائی باربی کیو رانچ نہیں ہے میرے برگر کے ساتھ.. "
برگر پر چڑھا پیپر اُتارتی وہ مطلوبہ ساس ڈھونڈھنے کے درمیان پریشانی سے بولی..
"برگر ہو اور میری پرنسز کا فیورٹ ساس نہ ہو.. ایسا ہو نہیں سکتا.. "
اصفہان نے مسکرا کر کہا اور پیپر باگ میں سے ساس کا چھوٹا سا پلاسٹک باکس نکال کر داریاء کے سامنے رکھ دیا..

" Thank you so much bhai, you're the best.."

..داریاءنے پرجوش ہو کر کہا اور مزے سے برگر کھانے لگی

" ..اچھے سے کھاؤ "

بہن کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا وہ مائسہ کی جانب متوجہ ہو گیا جو سر جھکائے برگر کھا رہی تھی..

" مائسہ آپ کا آرڈر ٹھیک ہے؟ فرائیز میں نمک کم زیادہ تو نہیں؟؟ "

مائسہ کو فکرمندی سے دیکھتے ہوئے اُس نے پوچھا جس پر مائسہ نے جھجکتے ہوئے اصفہان کی جانب نگاہیں اٹھائیں..

" ..جی فہان بھائی سب ٹھیک ہے.. شکریہ "

وہ پہلے کے مقابلے میں اب تھوڑی بہتر نظر آرہی تھی اصفہان مطمئن ہو کر مسکرادیا..

"..ارے وہ..وہ..آئیلین ہیں ناں..بھائی دیکھیں "

وہ تینوں ہلکی پھلکی گفتگو کرنے کے دوران کھانا انجوائے کر رہے تھے کہ اچانک داریاء کے اشارے اور کھلکھلاتی آواز پر اصفہان نے گردن موڑی..

سفید سادہ سے ٹریڈیشنل ٹراؤزر شرٹ کے ساتھ ہلکے گلابی رنگ کی شال اپنے گرد لپیٹے، سیاہ ریشمی بالوں کا جوڑا بنایا گیا تھا..ہاتھوں میں دو عدد شاپنگ بیگز تھامے، ان سے کچھ فاصلے پر واقع بوتیک کا شیشے کا گیٹ باہر دھکیلتی لڑکی کوئی اور نہیں آئیلین ہی تھی..جبراً واپس سیدھا ہوتا وہ خاموشی سے اپنا برگر کھانے لگا..

"..میں انہیں بُلا کر لاتی ہوں "

اُسے وہاں سے جاتے دیکھ داریاء تیزی سے اپنا برگر ٹیبل پر رکھتی فوڈ کورٹ
..سے باہر کی سمت لپکی

"..اپنا کھانا تو ختم کر لیتی "

..گہری سانس ہوا کے سپرد کرتا وہ قدرے اونچی آواز میں بولا

"..آ کر کرتی ہوں ناں بھائی "

داریاء ایک لمحے کے لیے وہاں رُکی اور مڑ کر اصفہان کو جواب دیا جس کے فوراً
..بعد وہ تیزی سے باہر بھاگی تھی

"..اچھا..دھیان....سے "

ایک لفظ بلند جبکہ باقی کے دو داریاء کے قدموں کی رفتار دیکھ کر خود دھیمے ہو گئے.. وہ اکتا کر سر جھٹکتا واپس کھانا کھانے لگا دوسری طرف مائسہ داریاء کی بچکانہ حرکتیں اور اصفہان کے تاثرات دیکھ کر ہولے سے مسکرا دی..

جہاں مائسہ آج اصفہان کا غصہ، اُس کا جاہ و جلال دیکھ کر سہم گئی تھی وہیں اُسے یہ بھی نہیں بھول پا رہا تھا کہ کیسے شدید طیش میں ہونے کے باوجود بھی خود پر ضبط کرتے ہوئے اصفہان نے اُس سے نرمی سے بات کی تھی.. خوف کے ساتھ ساتھ اصفہان کے لئے اُس کے دل میں عزت اور محبت بھی بڑھ گئی.. اصفہان جتنا بھی غصہ کر لیتا لیکن یہ تو طے تھا کہ اُس کے جتنا اچھا بھائی ان دونوں لڑکیوں کو مل بھی نہیں سکتا تھا..

UL KHAN WRITES

اتوار کا دن تھا، یونیورسٹی کی چھٹی جبکہ پولیس اسٹیشن سے وہ صبح ہی ہو آیا..

گزشتہ چالیس دنوں میں ویمن ٹریفکنگ کیس کے حوالے سے کافی پروگریس آئی تھی جو گینگ پاکستان سے لڑکیاں اغواء کر کے انہیں تھائی لینڈ اور مڈل ایسٹرن کنٹریز پہنچاتا تھا اُس سے منسلک گینگ کو ٹریک کر کے آر ایس نے ان سپاٹ انکا خاتمہ کر دیا تھا اور اب بس اس ایک سربراہی آدمی کا پتہ لگانا باقی تھا جو سرغنہ تھا اس سب کا، وہ بس کچھ قدموں کی دوری پر تھا اُس سے بھی، جلد اُس کا بھی صفایا کر دیا جاتا..

وہ اس شخص کو چوک پر پھانسی لٹکانے یا پھر اتنا نہ ہو سکا تو اُسکی پھانسی کی سزا میڈیا چینلز پر چلوانے کا قائل تھا تا کہ آنے والے وقت میں لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور ایسا کرنا تو دور سوچنا بھی گناہ سمجھیں..

اس وقت بھی وہ انہیں کیسز سے جُڑے کی پوائنٹس پر کام کر رہا تھا کہ جب اچانک اپارٹمنٹ کے مین گیٹ کے لاک میں چابی گھمانے کی آواز آئی جس کے بعد باہر ہی سے کوئی گیٹ کھول کر اندر آیا تھا..

آریس فوراً چوکس ہو کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور آگے بڑھ کر کنسول کی پہلی دراز میں رکھی اپنی بلیک نائن ایم ایم پسٹل نکال کر اس کی میگزین میں گولیاں ہونے کی تصدیق کرتا تیزی سے ٹی وی لاؤنج سے باہر نکلا..

آریس نے راہداری میں پہلا قدم رکھتے ہی ایک لمحے کی بھی دیری لگائے دروازہ لاک کرتے شخص کا بازو دبوچا اور اگلے ہی پل اُسے کھینچ کر دیوار سے لگا دیا جبکہ آریس خود اُس کے اوپر حاوی ہوا اُسکی آنکھوں کے آگے گن تانے سیدھا کھڑا تھا..

"..تم "

اپنے شکنجے میں سیہان کو دیکھ کر اُس نے حیرت سے کہا اور فوراً گن پیچھے کرتا اُس سے دور ہو گیا..

" ہاں میں اور بھائی کیا ہو گیا اب تو ایسے میرا استقبال کرے گا؟؟ "

سیہان شرٹ کا کولر ٹھیک کرتا تیوری چڑھا کر بولا جس پر آریس کندھے اچکاتا اندر چل دیا..

" تجھے اپارٹمنٹ کی چابی اس لئے نہیں دی تھی کہ تو بن بُلائے مہمان کی طرح کسی بھی وقت میرے سر پر نازل ہو جائے.. "

آریس نے مصنوعی اکتاہٹ کا اظہار کیا اور ٹیبل پر پڑا اپنا سامان سمیٹنے لگا..

" تمہیں اتنا مسئلہ ہے تو چلا جاتا ہوں.. "

ہاتھ میں تھاما کوٹ صوفے پر اچھالتے ہوئے وہ تپ کر بولا..

"ہاں چلا جا اور دو ہفتے تک اپنی شکل نہیں دکھانا جب تک تیری یہ ناک ٹھیک نہ ہو جائے.."

سیہان کی ناک پر بندھی پٹی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے آریس جھنجھلا کر گویا ہوا..

"میں نہیں جا رہا.. کتنا کمینا ہے تو.. دیکھ رہا ہے کہ دوست زخمی ہے.. بجائے اُس سے چائے پانی کا پوچھنے کے تو اُسے جانے کے لئے کہہ رہا ہے.. بے شرم انسان.. "

سیہان نے دانت پیس کر آریس کو دیکھا جو مسکراہٹ ضبط کئے اپنی سنجیدگی برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا تھا..

"روز روز آنے والوں سے میں کب تک چائے پانی پوچھوں.. اگر تمہیں چائے پینی ہی ہے تو کچن میں پتی، چینی اور دودھ الغرض چائے میں ڈالنے والی

ہر اشیاء موجود ہے.. (کچن کی طرف آنکھوں سے اشارہ کیا گیا) وہ رہا کچن جاؤ اور جا کر دو کپ چائے بنا کر لاؤ، میں کتنی چینی لیتا ہوں یہ تو تجھے معلوم ہی ہے ویسے بھی.. "

سر کے پیچھے دونوں بازو صوفے پر ٹکاتا وہ ٹیبل پر ٹانگے سیدھی کرتے ہوئے نیم دراز ہو گیا..

" آج مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تو پولیس میں کیوں ہے.. جس قدر ڈھٹائی اور کمینگی تجھ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے یہ ہی جاب تجھے سوٹ کرتی تھی.. "

صوفے پر پڑا کشن پوری قوت سے آریس کے منہ پر مارتا وہ آگ بگولہ ہوتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گیا..

" ایپرن کیوں پہن رہا ہے؟؟ چائے کے ساتھ کیا پائے بھی چڑھاوں گے..
"

کچن کاونٹر کے دوسری طرف کھڑے سیہان کو ایپرن پہنتے دیکھ کر آریس

..نے اُس پر چوٹ کی

تجھے تو کوئی توفیق ہے نہیں، گھر میں آنے والوں کو چائے پر ٹرخا رہا ہے "

" .. تبھی چائے کے ساتھ کچھ بنا رہا ہوں

دوبدو جواب آیا، زندگی کا کافی طویل عرصہ اُس نے تنہا گزارا تھا سو کنگ کافی

اچھی آتی تھی اُسے، آریس ہنستے ہوئے کچن کاونٹر کے گرد رکھی کرسی گھسیٹ

.. کر بیٹھ گیا

جو بھی بنا زیادہ بنانا کم از کم اتنا کے میرا رات کا کھانا آرام سے ہو جائے.. "

" .. باہر کا کھا کھا کر تھک گیا ہوں میں ویسے بھی

.. آریس نے اکتا کر کہا

".. کب تک مجھ سے کام چلاؤ گے ؟؟ شادی کر لو اب "

... چولہے پر چائے چڑھاتے ہوئے سرسری مشورہ دیا گیا

تو بھی اچھا چکنا پیس ہے، کھانا بھی بہت اچھا بناتا ہے تو پھر کیا ضرورت ہے "
" .. بیوی کی

آریس نے سر کھجاتے ہوئے کندھے اچکا دئے، آج کل تو ویسے بھی داریاء کا رویہ عجیب سا ہی تھا شاید مائسہ کی وجہ سے .. وہ کھوئی کھوئی سی رہتی تھی ہر وقت .. آریس بھی اپنی مصروفیات کی وجہ سے اُس سے کوئی بات نہیں کر پایا لیکن وہ داریاء کے برتاؤ میں آنے والی تبدیلی محسوس کر چکا تھا ..

"بیوی کی کیا ضرورت ہے تم کہو تو بتا دیتا ہوں ؟؟ "

سیہان نے آنکھیں گھما کر سنجیدگی سے کہا جس پر آریس نے گردن ایسے ہلائی تھی کہ جیسے کہہ رہا ہو تو رہنے دے مجھے سب پہلے ہی پتا ہے ..

"میری چھوڑو اور اپنی بتاؤ.. آج کس لڑکی کو منہ لگا آئے ہو جس کے غیرت مند بھائی کے ہتھے بھی چڑھ گئے تم.. منع بھی کیا تھا میں نے کہ بھائی پی کر ہر لڑکی سے چپک نہ جایا کر لیکن تو سنتا کہاں ہے میری.."

پُر طیش لہجے میں وہ اُسے ڈانٹنے لگا، سیہان بے اختیار ہنسا..

"پہلی بات میں نے ابھی پی نہیں ہوئی.. دوسری بات لڑکی کو منہ نہیں لگایا تھا ابھی صرف بات کی ہے اور تیسری اور آخری بات لڑکی کا بھائی میرا ہونے والا سالہ ہے تو سالہ سے تو کھا ہی سکتے ہیں ایک آدھا مکّہ.. اس میں کوئی حرج نہیں.. بہن لے رہا ہوں اُس سے اُسکی اتنا تو تپنا اُس کا بنتا ہے.."

سیہان نے آنکھ ماری..

"بہن سے شادی کرے گا یا بھگا کر لائے گا؟؟ اور پہلے والی کو بھول گئے ہو جو شادی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تم نے!؟"

آریس کی دلچسپی اس گفتگو میں بڑھنے لگی..

"مجھے اس بارے میں فی الحال کوئی بات نہیں کرنی.. "

ساس پین میں مشرومز ڈال کر زیتون کے تیل میں انہیں سوتے کرتے سیہان نے سنجیدگی سے کہا..

" میں کوئی تیارا ان پیڈ تھراپسٹ نہیں ہوں بھائی.. جو بات کرنی ہے ابھی ہی کر ویسے بھی ایسے تجھے دیکھ رہا ہوں تو کچھ کچھ ہو رہا ہے مجھے.. "

آریس نے ماحول میں یکدم چھائی کشیدگی ختم کرنے کے خاطر مذاق میں کہا..

" تو نہ دیکھ نہ تیری نظر ویسے بھی مجھ پر بہت خراب ہے تو شادی کر لے گندے آدمی.. "

شرٹ کے اوپری بٹن بند کرتا وہ خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرنے لگا..

ہاں میں تو تجھے کہتا ہوں تیری عزت میرے گھر میں محفوظ نہیں.. نہ آیا "

".. کر یہاں

.. آریس نے محظوظ کن مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی

" .. میں جا رہا ہوں.. چائے بن گئی ہے پاستا تم دیکھ لینا خود ہی "

سیہان ایپرن اتارنے لگا جس پر آریس نے کاونٹر پر رکھی فروٹ باسکٹ میں

.. سے سیب نکال کر اُسکی طرف اچھالا جو سیہان نے کیچ کر لیا تھا

"..چپ چاپ کھڑا رہ کھانا بنا کر ہی دفعہ ہو سکتا ہے تو یہاں سے "

" ..اچھا ٹھیک ہے چیخو نہیں "

آریس کی بات پر رضامندی ظاہر کرتا وہ میکرونی ابالنے کے لیے پانی چاڑھا گیا

تھا اور ساتھ ہی چائے دو کپوں میں نکال کر ان میں سے ایک کپ آریس کے

.. سامنے رکھ دیا

" .. چلو اب بتاؤ شادی کا کیا سین ہے "

.. آریس نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

" .. مائسہ ابراہیم .. اصفہان سہگل کی بہن .. اُس سے شادی کروں گا "

" لیکن وہ تو اُسکی منہ بولی بہن ہے ناں ؟؟ "

.. آریس نے اُسے یاد دلایا

معلوم ہے لیکن آج اصفہان کی آنکھوں میں اُس کے لئے جو تڑپ دیکھی " تھی وہ منہ بولی بہن والی نہیں لگی مجھے .. اور ویسے بھی بہن منہ بولی ہو یا سگی .. جب کسی سے جذبات وابستہ ہو جائیں تو پھر خونی رشتہ ہو نہ ہو فرق نہیں پڑتا "

سیہان کا ارادہ آج والے واقع کے بعد بالکل پختہ ہو گیا، آریس نے اُسے .. استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا

" اور تم... تمہارے جذبات ؟؟ان کا کیا؟؟ "

محبت یک طرفہ جبکہ اصفہان سے نفرت اب دو طرفہ ہو گئی ہے، تو دو " طرفہ نفرت کو پورے دل سے نبھاؤں گا اب.. "

سیہان کے لب و لہجے میں تنفر اور حقارت واضح محسوس کی جاسکتی تھی،

آریس نے تاسف سے سر ہلایا..

" ایک ہی زندگی ملی ہے کیوں اُسے نفرتوں میں جھونک رہا ہے.. مائسہ تجھ سے.. میرا مطلب مائسہ اچھی لڑکی ہے تو کوشش تو کر اُس کے ساتھ آگے بڑھنے کی.. "

آریس نے اپنی زبان پر قابو پاتے ہوئے دوست کو مخلصانہ مشورہ دیا..

" تبھی شادی کر رہا ہوں.. "

سیہان نے بددلی سے کہتے ہوئے گویا آریس کی تفتیش سے اپنی جان چھُڑائی..

اچھا یعنی اصفہان کے ساتھ نفرت جبکہ مائسہ کے ساتھ محبت نبھائے گا؟؟ "
"

آریس کو سیہان کی دماغی حالت پر شدید شبہ ہوا.. شاید یہ پاگل ہو گیا ہے.. اُس نے سوچا..

"محبت اب میری زندگی میں دور دور تک نہیں آریس.. "
متانت بھرے لہجے میں جواب آیا..
"تو پھر شادی؟؟ یا تو تم پاگل ہو گئے ہو یا مجھے کرنا چاہتے ہو.. "
آریس نے جل بھن کر بلند آواز میں جھنجھلاہٹ کا اظہار کیا..

"صبر کرو تمہیں سب پتا چل جائے گا.. "

" ٹھیک ہے لیکن میری یہ بات یاد رکھنا کہ اگر مائسہ کو تم نے کوئی نقصان پہنچایا تو تم مجھے اپنا دوست نہیں دشمن پاؤ گے .. میں تمہیں ہر گز اجازت نہیں دوں گا ایک معصوم لڑکی کے جذبات سے کھلنے کی .. "

آریس کا انداز قطعی تھا، سیہان نے اُسے دیکھا ..

" بھروسہ رکھو اور بے فکر رہو، اتنا گھٹیا نہیں ہوں میں کہ اُسے کوئی نقصان پہنچاؤں .. "

شہد رنگ آنکھوں کی چمک نے گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے، آریس کے پاس سوائے اس پر یقین کرنے کے اب کوئی اور رستہ نہیں تھا ..

UL KHAN WRITES

" السلام علیکم .. "

سرسری نظر اصفہان پر ڈالتی وہ ہاتھ میں تھامے پیپر بیگز اور اپنا بیگ چیئر پر رکھتے ہوئے خود مائسہ کے برابر میں بیٹھ گئی.. خاموش بیٹھے مائسہ اور اصفہان نے آئیلین کو دیکھ کر سلام کا جواب دیا..

"کیسی ہو آپ مائسہ، سوری میں اس پورے ویک آپ سے ملنے نہیں آسکی بہت مصروف تھی.."

آئیلین نے اُس کے ہاتھ تھامتے ہوئے معذرت کی جو ہولے سے مسکرائی تھی.. جبکہ خاموشی سے ان دونوں کی گفتگو سنتا اصفہان آئیلین سے متاثر ہوا تھا کہ بنا اُسے خبر دینے کے کیسے وہ اُسکی بہن کا خیال رکھتی رہی ہے..

"ارے سوری کی کوئی بات نہیں ہے بھابھی.. ضروری تھوڑی ہے کہ آپ ہر ہفتے مجھ سے ملنے آئیں کبھی آگے پیچھے ہو سکتا ہے.."

مائسہ نے نرمی سے کہا کس کے جواب میں آئیلین نے سکون کا سانس لیا..

..پہلے سے کافی بہتر لگی وہ اُسے

مائسہ نے ٹھیک کہا ہر ہفتے آنے کی ضرورت نہیں اب آپ ہمیشہ کے لیے "

" ہی ہمارے گھر آجائیں، کیوں ماہی ؟؟

..داریاء نے اپنی بات کی مائسہ سے تصدیق کرنی چاہی

"..بہترین خیال ہے "

سر کو زور و شور سے اثبات میں ہلاتے ہوئے مائسہ کی جانب سے تصدیق کی گئی.. آئیلین قصداً مسکرائی اور اصفہان کی طرف دیکھا جو لاتعلقی ظاہر ایسے

.. کر رہا تھا جیسے ان دونوں کی بات ہی نہ سُنی ہو

اس کے گھر آؤں میں جس نے ایک نظر دیکھا تک نہیں ہے مجھے.. اسے تو "

"..اپنے وصال میں تڑپاؤں گی

..بنا کچھ کہے آئیلین نے دل ہی دل میں سوچا

کاش ابھی ہی تمہیں اپنے ساتھ لے چلتا لیکن تمہارا فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتا "

"..اب

دوسری طرف اصفہان نے مٹھیاں بھینچ کر سوچا کاش یہ سب اتنا ہی آسان

..ہوتا جتنا مائسہ اور داریاء کی باتوں میں تھا

" مائسہ آپ نے یونیورسٹی جوائن کر لی؟؟ "

آئیلین نے اصفہان کے گرد گردش کرتی اپنی سوچوں کو دور جھٹکتے ہوئے

..توجہ مائسہ کی جانب مبذول کی

"..نہیں ابھی نہیں.. لیکن کل سے جاؤں گی "

مائسہ نے پر مژدگی سے جواب دیا، دنیاوی ہر چیز سے اُس کا دل اکتا گیا تھا مگر

ڈگری حاصل کرنا ان تمام چیزوں میں سب سے زیادہ اہم تھا اُس کے لئے

..کیونکہ یہ اُس کے ماما پاپا کی خواہش تھی

" .. بھائی آپ کی داڑھی پر کچھ لگا ہے "

وہ ان تینوں سے انجان بنا یا یوں کہیں تو زیادہ بہتر ہو گا کہ صرف آئیلین کو نظرانداز کرنے کی کوشش کرتا ایک ہاتھ میں موبائل فون تھامے جبکہ دوسرے سے بر گر کھا رہا تھا کہ جب داریاء کی آواز آئی ..

" کہاں ؟؟ "

پوچھا داریاء سے گیا جبکہ دیکھا آئیلین کی طرف ، وہ جس گھڑی ان تینوں کے ساتھ آکر بیٹھی تھی اس لمحے سے اُس نے بھی اصفہان پر بالکل توجہ نہ دی ، وہ آئیلین صارف چوہان تھی اگرچہ نظرانداز کرنے کا یہ کھیل شروع اصفہان نے کیا تھا مگر اب جب تک وہ اُس ہی کے کھیل میں اُسے مات نہ دے دیتی اس وقت تک پیچھے نہ ہٹتی ..

"..یہاں دیکھیں ناں میں بتاتی ہوں یہ "

داریاء نے اپنے ہونٹ کے کنارے پر انگلی رکھ کر اصفہان کو جگہ بتائی جو بمشکل مائسہ سے بات کرتی آئیلین پر سے نگاہیں ہٹا سکا تھا، اُس کے قریب رہنے سے زیادہ اُس سے دور رہنا اذیت ناک ہے.. اصفہان نے گہرا سانس لیتے ہوئے خود پر ضبط کرنے کے درمیان سوچا..

" اب گیا؟؟ "

نیپکن سے چہرا صاف کرتے ہوئے اُس نے اپنی اکتاہٹ پر قابو پاتے پوچھا گیا..

"..نہیں یار بھائی اب بھی ہے "

..داریاء کی جھنجھلاہٹ پر آئیلین ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئی

"..ایک منٹ "

آئیلین نے ایک سر سری نظر اصفہان کے ضبط کی شدت سے سرخ ہوتے چہرے پر ڈالی اور اصفہان کے ہاتھ سے نیپکن چھین کر اُس کے ہونٹ کے دائیں کنارے پر لگا ساس صاف کرتے ہوئے گندا نیپکن واپس ٹیبل پر رکھا اور مائسہ سے دوبارہ بات کرنے لگی..

" مجھے تم سے بات کرنی ہے.. "

کچھ دیر قبل جو کچھ ہوا وہ اُس کے لئے ہر گز تیار نہ تھا اور اب بس ضبط ٹوٹ گیا، صبر جواب دے چکا تھا..

" لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی.. "

اشتعال انگیز لہجے میں آئیلین کا فوراً جواب آیا، وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھی اس چیز کے لیے کہ کب اصفہان اُس سے مخاطب ہو اور کب وہ اُسے سیدھا کرے..

اس عجیب صورتحال میں داریاء اور مائسہ نے ایک دوسرے کو گھبرا کر دیکھا..

"..اٹھو چلو میرے ساتھ "

اصفہان اپنی چیئر پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا، آنکھیں جذبات کی آنچ تلے لہو رنگ جبکہ آواز ضرورت سے زیادہ بھاری تھی.. آئیلین نے تھوک نگل کر حلق تر کیا..

"..کم از کم اپنی بہنوں کی موجودگی کا ہی خیال کرلو "

ڈر بھی زیادہ دیر اُسے روک نہ سکا.. سنہری آنکھیں اصفہان کی بوجھل ہوتی چمکدار سرمئی آنکھوں میں گاڑھے تنک کر کہا گیا کہ جب اصفہان نے اُس کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیتے ہوئے اُسے کھینچ کر کھڑا کیا..

ایسی جگہ ہی چلنے کو کہہ رہا ہوں جہاں کوئی اور نہ ہو لیکن تم نے تو قسم کھائی "

"..ہوئی ہے میری ہر بات رد کرنے کی

آئیلین کو اپنے ساتھ تقریباً کھینچتے ہوئے اصفہان کے لبوں سے شکوہ ادا ہوا،
اس کے باوجود کے اس وقت اصفہان کی گرفت اُس کے بازو پر جان لیوا جبکہ
وہ کسی صورت آئیلین کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا آئیلین نے جیسے
.. تیسے اپنا بازو اُس کی گرفت سے چھڑوالیا

"... بھائی "
داریاء فوراً ان دونوں کو دور جاتے دیکھ کھڑی ہوئی لیکن مائسہ نے اسکا ہاتھ
.. تھام کر اُسے روک لیا
".. جانے دو نہیں "
.. مائسہ نے داریاء کو سمجھایا

میں... میں نے قسم کھائی ہوئی ہے تمہاری ہر بات رد کرنے کی سہگل؟؟ "
"

شبنمی آنکھوں میں بے یقینی لئے وہ سینے پر شہادت کی انگلی رکھے اُس ہر جائی کو دیکھنے لگی جو پچھلے کئی دنوں سے اُسے نظر انداز کر رہا تھا اور آج ملاقات ہونے پر بھی اُس نے وہ ہی کیا لیکن اب اچانک نہ جانے اُسے کیا ہوا جو ہر خطا کا ذمہ دار اُس نے آئیلین کو ٹھہرا ڈالا..

"ہاں تم ہی ساتھ ہو تو تمہیں ہی کہہ رہا ہوں جانم.. "
بے یقین آنکھوں میں اپنی بوجھل مدہوش ہوتی سرمئی آنکھیں گاڑھے وہ حلق کھنکار کر گویا ہوا.. اصفہان کا اب باتیں کرنے کا کوئی موڈ نہیں تھا..
"اپنے رویے پر غور کرنا ذرا پھر آکر مجھ سے بات کرنا تم.. "
اصفہان کی سرخ ہوتی رنگت، اُس کی سوجھتی گردن اور ماتھے کی شریانوں پر استہزاء نگاہ ڈالتی وہ وہاں سے جانے کے لئے پلٹی..

" میں نے تمہیں کہا جانے کو؟؟؟ "

جذبات جو خمار اور اشتعال پر مبنی تھے ان کی آنچ سے دہکتی آواز لئے وہ آئیلین کا بازو ایک بار پھر اپنے ہاتھ میں تھام کر اُسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ گیا.. آئیلین کے شعور میں کہیں نہ کہیں یہ تھا کہ وہ ایسا کچھ کرے گا .. تبھی مڑتے ساتھ ہی اس کا دوسرا نازک ہاتھ فضا میں گھما

" Not here Mon amour, you can continue to do this in our private room.."

(یہاں نہیں میری محبت، تم یہ کرنا جاری رکھ سکتی ہو ہمارے ذاتی کمرے میں..)

اس سے قبل آئیلین کا ہاتھ اصفہان کے گال پر سرخ نشان چھوڑتا وہ دوسرے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں آئیلین کا فضا میں بلند ہاتھ تھام کر آئیلین کو خود سے لگا گیا..

" .. چھوڑو مجھے "

مال میں گزرتے لوگوں کی موجودگی، درجنوں آنکھیں انہیں دونوں پر مرکوز تھیں جس پر اصفہان کے کسرتی وجود کی تپتی حرارت جو آئیلین کو اپنے کانپتے جسم میں سرائیت کرتی معلوم ہوئی.. قربت اس قدر شدید تھی کہ اُس کا دماغ سنسنا اُٹھا ..

" میری بات کے بنا مکمل ہوئے تم کیسے جا سکتی ہو ؟؟ "

جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا وہ لوگوں کی موجودگی پر بدمزہ ہوتا آئیلین سے کچھ دور ہوا ..

" تم آخر ہو کون جو تمہاری بات مکمل ہونے کا انتظار کروں میں ؟؟ "

اصفہان کے دور ہونے پر اُس کی حوصلہ افزائی ہوئی جس کے بعد بدلحاظی کے تمام ریکارڈز توڑتے ہوئے آئیلین تمسخر بھرے انداز میں بولی ..

"...میں کون ہوں "

اس کے دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر رکھ کر اپنے ایک ہتھیلی میں انہیں بھینچتا وہ مسکرا کر بولا، آنکھوں نے اُس مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دیا جہاں نامانوس سی وحشت تھی، ان آنکھوں میں دیکھ کر آئیلین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی خیز لہر دوڑ گئی..

"...آج تمہیں بتا دیتا ہوں "

جملہ عجیب پُر اسرار لہجے میں مکمل کرتا وہ آئیلین کو اپنے پیچھے گھسیٹتے ہوئے مال سے باہر نکل آیا..

" یاور اندر رمائسہ اور داریاء ہیں، انہیں احتیاط سے گھر پہنچا دینا اور گھر پہنچ کر مجھے میسج کرنا.."

پارکنگ لاٹ میں سیاہ رینج روور کے پیچھے کھڑی بی ایم ڈبلیو کے ساتھ پشت ٹکائے کھڑا یاور اپنے باس کو دیکھ کر سیدھا ہوا..

" چابی کہاں ہے تمہاری گاڑی کی ؟؟"

اصفہان آئیلین کی سمت پلٹا جو غیر یقینی طور پر منہ بند کئے کھڑی تھی..

..اصفہان کے سوال کا بھی کوئی جواب نہ دیا

" چابی ؟؟؟ "

اصفہان نے اسکی بے تاثر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک بار پھر پوچھا لیکن ..اب بھی ہنوز خاموشی تھی.. اصفہان نے اُس ضدی لڑکی کو دیکھ کر سر جھٹکا

" مس آئیلین کا سامان اوپر ہے، وہ ان کے گھر پہنچا دینا اور ان کے گھر اطلاع بھی دے دینا کہ یہ میرے ساتھ ہیں.. میں خود انہیں واپس چھوڑ دوں گا..

"..گاڑی بھی گھر پہنچا دینا چابی بیگ میں ہو گی

..یاور کو تمام ضروری ہدایت دیتے ہوئے وہ اپنی کار ان لاک کرنے لگا

" ..جی باس ٹھیک ہے "

..یاور سر کو اثبات میں خم دیتا وہاں سے نکل گیا

" ..خاموش ہو اس کا مطلب ہے تیار کر لیا ہے تم نے خود کو "

پسنجر سیٹ آئیلین کے لیے کھولتے ہوئے وہ خمار زدہ بھاری لہجے اور متبسم

..دھیمی آواز میں بولا

ہاں بالکل..اچھا نہیں لگتا یہ رضامندی یاور کے سامنے دکھاتی تبھی "

"..خاموش رہی

آئیلین گردن اونچی کر کے اُس کے کان کے قریب ہونٹ کرتی ذو معنی

سرگوشی سے اصفہان کی ساعتیں معطّر کر گئی.. جس سے اس کے دبیز

..ہونٹوں پر رقص کرتی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

" That's exactly what I was expecting

from you Mon amour.. "

(بلکل اس ہی کی امید تھی مجھے تم سے میری محبت)

آنکھیں بند کرتا اُس کے وجود سے اٹھتی اس کے کولون کی تازہ گلابوں جیسے خوشبو گہری لمبی سانس کی صورت اپنے وجود میں اتارنے کے درمیان وہ مخمور ہوتا گویا ہوا.. اُس ساحرہ نے اپنا سحر پھونک دیا تھا.. اصفہان نے اس کے دونوں ہاتھ چھوڑ دیۓ تاکہ وہ گاڑی میں بیٹھ سکے اور بس یہی وہ لمحہ تھا جس کی آئیلین کب سے منتظر تھی..

"دماغ سے سوچا کرو.. جذبات سے نہیں..."

مسکراتی طنزیہ آواز میں کہتی وہ اصفہان سے دور دوڑ لگا چکی تھی اور جب تک اصفہان کو ہوش آیا وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئی..

" Damn it aileen, I won't be able to spare you this time.."

(..میں اس مرتبہ تمہیں معاف نہیں کر سکوں گا)

وسیع خالی پارکنگ لاٹ میں اصفہان کی جھنجھلاہٹ بھری آواز بہت دور تک گونجی، وہ گاڑی کا دروازہ پوری قوت سے بند کرتا ہوا آئیلین جس سمت ..دوڑی تھی اس سمت پیش رفت کر گیا

رشتہ آگے بڑھانے کا فیصلہ جو اُس نے کچھ لمحوں قبل کیا تھا اُس پر آئیلین کی اس حرکت نے جیسے مہر لگا دی، اور اب وہ اُس کی چاہت اور وارفتگی کے ..ساتھ ساتھ جنون اور دیوانگی بھی سہنے والی تھی

UL KHAN WRITES

I'm chasing fire when I'm running after you, you

You got that something that I never wanna lose, lose, yeah
It's like dancing when the song's already over
Moving without getting any closer, oh
I'm chasing fire when I'm running after you

I wanna feel you, really feel you
Not just hold you close at night
We keep our bodies tied together
To ignore what's on our minds

Chasing Fire - Song by Lauv

اصفہان کی آواز اُس نے باآسانی سن لی تھی اور اب دھک دھک کرتا دل لئے وہ دور بھاگتی چلی گئی، اتنی دور کے اُسے تعاقب کرنے میں تھوڑا سا وقت لگے..

"چوہے بلی کے اس کھیل میں تمہیں مزہ آرہا ہے ناں جانم..."
کچھ دور سے اُس کی استفہامیہ بھاری آواز سنائی دی جسے سن کر آئیلین تیزی سے مڑی اور قریبی ستون کے پیچھے چھپ گئی..

"لیکن مجھے مزہ نہیں آرہا کیونکہ میں جانتا ہوں اصل مزہ تب آنے والا ہے جب تم میرے ہاتھ لگو گی.."
اصفہان کی بھاری پُراسرار آواز نے آئیلین کے رونگٹے کھڑے کردئے.. وہ ستون سے پشت ٹکائے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی اپنی بے ہنگم سانسوں کا گلہ

گھونٹنے کی کوشش کرنے لگیں جو اتنی بلند تھیں کہ یقینی طور پر وہ انکی آوازیں سن کر اُسے پکڑ لیتا..

" I like a good chase but when the prey is in front of me.. I just love to tear it in multiple shreds and this is exactly what I'm gonna do with you.. Tear you in two and then I'll feast upon you."

(مجھے اچھا پیچھا کرنا پسند ہے لیکن جب شکار میرے سامنے ہو.. میں اسے ایک سے زیادہ ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہوں اور یہ بالکل وہی ہے جو میں تمہارے ساتھ کرنے والا ہوں.. تمہیں دو طرف بانٹ کر پھر میں تم سے اپنی بھوک مٹاؤں گا۔)

اصفہان کی گھمبیر سرمست آواز اب اُسے کافی قریب سے سنائی دی جس کے بعد بھاری قدموں کی چاپ بھی دھیرے دھیرے بڑھتی جا رہی تھی..

آئیلین نے ہتھیلی کے نیچے رکھے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے کہ کہیں ..آکسائیٹمنٹ کے مارے منہ سے چیخ ہی نہ نکل جائے

" Slow and steady I'll be devouring not only your body but your soul too Mon amour."

(آہستہ اور احتیاط سے میں نہ صرف تمہارا جسم بلکہ تمہاری روح بھی چکھ لوں گا)

اُس کی آواز،اُس کی باتیں غیر انسانی لگنے لگیں.. جیسے وہ شخص کوئی انسان نہیں حیوان ہو.. خوف اور جوش کے مارے آئیلین کی روح تک کانپ گئی..

وہ ہم وقت خود کو کوس رہی تھی کہ آخر ایسے وہاں سے بھاگی کیوں جبکہ دوسری طرف تجسس بھی حاوی تھا کہ آخر جب وہ اُسے پکڑ لے گا تو کیا کرے گا.. ایسا پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا اُس نے..

" I will make love with you until your soul gets tired of me.."

(میں تم سے اس وقت تک محبت کرتا رہوں گا جب تک تمہاری روح مجھ سے تھک نہ جائے۔)

خالص امریکی لہجہ، ضرورت سے زیادہ بھاری آواز.. اگر یہ ہی کوئی اور صورتحال ہوتی تو وہ اُسے کہتی کہ تم اس ہی طرح بیٹھ کر مجھے کوئی کتاب پڑھ کر سناؤ مگر ابھی.. ابھی معاملہ کافی سنگین تھا آئیلین کو ایسا لگا کہ اب محض ان دونوں کے درمیان ایک ستون ہی حائل ہے.. اُس نے ایک بار پھر دوڑ لگانے کا فیصلہ کیا..

" And this is when the fun part begins.."

(اوراب اصل مزہ شروع ہوگا..)

اس سے پہلے وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتی اصفہان ایک ہی جست میں پلک جھپکنے کی رفتار سے اُس کے سامنے آکھڑا ہوا..

"نہیں.. نہیں... نہیں...."

آئیلین اُس دیو ملائی حسن کے حامل لمبے چوڑے شخص کو اپنے سامنے دیکھتی آنکھیں میچ کر بلند آواز میں چیخی..

"ہاں.. ہاں... ہاں...."

اصفہان اُس کی عرق آلود پیشانی اور گھبرایا بوکھلایا انداز دیکھ کر ہنستے ہوئے گویا ہوا.. اُسکی دبیز ہنسی نے آئیلین کے دل میں نامانوس سا احساس اجاگر کیا.. مکمل ہونے کا احساس..

"جتنا بھی بھاگ لو اور جتنی دور تک بھاگ لو گھوم پھر کر مجھے ہی اپنے سامنے پاؤ گی.."

اصفہان جھک کر اُس کے کان کی لو پر اپنے دانت گاڑھتا خمار آلود سرگوشی سے آئیلین کے حواس ہلا گیا.. اُس کے دانتوں کی چبھن سے زیادہ سیاہ شیو کی زد میں آئی وہ.. آئیلین نے اصفہان کو دھکا دے کر دور کرنا چاہا لیکن اب اصفہان کا اُس سے دور جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا..

"اصفہان سہگل ایک آسیب کی طرح تم سے چمٹ گیا ہے آئیلین صارف چوہان اور اب تم پر قابض ہو کر ہی وہ تمہاری جان چھوڑے گا.."

اُس کی دونوں کلائیاں تھام کر سر کے اوپر سے گزارتے ہوئے اصفہان نے اُس کے ہاتھ ستون سے پن کر دئے.. آئیلین نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں..

" تم کیوں مجھے نظرانداز کر رہے تھے ؟؟ "

خمار کے بادلوں کا چمکدار آنکھوں پر سایہ سا تھا جنہوں نے سرمئی رنگ کو دھندلا کر سیاہ کر دیا، آئیلین کی خوبناک چشم ان میں ڈوبنے لگے جو کہ جان لیوا تھا.. وہ شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن کر بیٹھی..

"..آزمائش کر رہا تھا اپنی، ناکام رہا "

مدھم آواز، شدتِ جذبات سے ڈگمگاتا لہجہ.. آئیلین نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا..

"...تم کمزوری بنتی جا رہی ہو میری "

اصفہان تھک کر آنکھیں موندتا اُس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا گیا.. بھاری سانس آئیلین کے نقوش جھلسانے لگیں..

تم.... محض مجھے بھلا رہے ہو.... کیونکہ تمہارا دل چاہ رہا ہے.... "

"..ابھی... میرے ساتھ وقت گزارنے کا

آئیلین نے زبردستی اپنے چہرے کا رُخ دوسری سمت کرتے ہوئے ابتر ہوتی

..دھڑکنوں کے درمیان بمشکل جملہ مکمل کیا

" ابھی ؟؟؟؟ "

اصفہان مسکرا کر اُس کی گردن کی دہکتی شہ رگ پر ناک سہلاتے ہوئے

..ہولے سے ہنسا

تم سوچ نہیں سکتی دن میں ہر پل، ہر لمحے، ہر گھڑی تمہیں کتنا یاد کرتا "

ہوں.. اور تمہارے بنا میری راتیں کتنی خاموش ہیں.. تم میرے جذبوں

سے ابھی واقف نہیں ہو میری جان.. خود پر بہت مشکل سے یہ ضبط کے

کڑے پہرے بٹھائے ہیں میں نے.. لیکن آج یہ صبر ٹوٹ رہا ہے.. تمہاری

" ...بے رخی برداشت نہیں ہوئی مجھ سے

اعتبار کی ڈور اُس کے سپرد کرتا وہ مستقل آئیلین کی گردن پر اپنی ناک سہلاتے ہوئے اُس کی جان آدھی کئے جا رہا تھا.. اگر وہ کہہ رہا تھا کہ آج ضبط ٹوٹ رہا ہے تو ٹھیک ہی کہہ رہا تھا وہ.. یہ حقیقت آئیلین نے بھی محسوس کی..

"..صرف آج کے لئے سب بھول کر میری بن جاؤ "
اصفہان یکدم اُس سے دور ہوا.. آئیلین اس رد عمل کے لیے ہرگز تیار نہ تھی، وہ جو غیر شعوری طور پر اُسے سہارا دئے کھڑے رہنے میں مدد کئے ہوئے تھا اچانک جب دور ہوا تو آئیلین بے اختیار لڑکھڑائی.. اصفہان نے آگے بڑھ کر اُس کا بازو تھاما اور اُسے سیدھے کھڑے ہونے میں مدد دے کر واپس دور ہو گیا.. وہ چاہتا تھا یہ فیصلہ وہ اپنی سوچ، اپنی رضا سے لے..

"... آج کے لئے ہی کیوں ساری زندگی کے لئے مجھے اپنا بنالو "

اصفہان کی ستواں مغرور ناک، اُس کی سحر انگیز آنکھیں، سیاہ لہردار بال جو ماتھے پر بکھرے تھے، گھنی شیو اور ان گداز ہونٹوں کو باری باری دیکھتے ہوئے آئیلین نے بے بسی سے سوچا.. آئیلین بھی اصفہان کا ساتھ اتنا ہی .. چاہتی تھی کہ جتنا وہ خود

" ... نہیں "

کبھی نا نہ سننے والے کے منہ پر وہ زوردار طمانچہ تھا.. وہ سانس روکے کھڑا اُس کے جواب کا منتظر تھا مگر آئیلین... آئیلین نے اُسکا انتظار بے مقصد کر دیا.. اصفہان کی آنکھوں کی پتلیاں ساکن ہوتے دیکھ وہ فوراً نظریں پھیر گئی.. وہ .. اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر آگے سب نہیں کہہ سکتی تھی

"..میں تمہارے ہاتھوں کھلونا نہیں بنوں گی "

آنکھوں نے لب و لہجے کا ساتھ نہ دیا.. وہ دل پر پتھر رکھ کر بولی.. سب چھوڑ چھاڑ کر اصفہان کے ساتھ چلے جانے کی چاہت بے حد تھی مگر اتنی نہیں کہ وہ چند دن قبل اُس کے ہاتھوں نظر انداز ہونا بھول جاتی..

مزید کچھ کہے بنا وہ اُس کے برابر سے نکل گئی، اصفہان نے اُسے روکا نہیں "میں صحیح تھی.. یہ محض باتیں ہی کر رہا تھا.. اتنا ہی مجھے چاہتا تھا تو روک لیتا ناں.."

اصفہان سے دور جاتی آئیلین نے آنسو پیتے ہوئے سوچا.. اُسکی بلاک ہیل کی زمین پر لگنے کی آواز اُس کے ہی دماغ میں چبھنے لگی..

"تمہاری کہی باتیں میں مانوں تو تب جب تم میری آنکھوں میں دیکھ کر یہ سب کہو.."

لمبے ڈگ بھرتا وہ آکر اُسکے راستے میں حائل ہو گیا.. آئیلین نے اندر ہی اندر

.. سکون کا سانس لیا البتہ ظاہر نہ کیا کچھ

"..مجھے جو کہنا تھا کہہ دیا میں نے.. اب ہٹو میرے سامنے سے "

.. چہرہ نیچے کیئے وہ چڑ کر بولی مگر دل کی حالت کچھ اور تھی

چچچچچ !! میری حسین بیوی اپنے شوہر کی آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ بھی "

".. نہیں بول سکتی

پُراسرار گھمبیر لہجے میں مسکراتی سرگوشی کی گئ جس کے بعد آئیلین کو کچھ

سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بنا وہ یکدم جھکا اور اُسکی ٹانگوں کے گرد بازو حمائل

.. کرتا آئیلین کو کسی بے جان شئے کی طرح اپنے کندھے پر ڈال گیا

" ...... سہگل "

آئیلین حیرت سے آنکھیں پھاڑے حلق کے بل چیخی..اُس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کچھ ایسا..

"..اصفہان بولو ناں، تمہارے ہونٹوں سے میرا نام ساز لگتا ہے"

متانت بھری چال چلتا وہ آگے بڑھنے لگا..چل ایسے رہا تھا جیسے چوبیس سالہ کسی لڑکی کو نہیں ہلکے سے کپڑے کو کندھے پر ڈالا ہوا ہو..

"...نیچے اتارو مجھے پاگل آدمی"

آئیلین نے اُسکی بات پر ہونٹوں پر آجانے والی بے اختیار مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے اصفہان کی چوڑی پشت پر ہاتھوں کے خوب مُکّے برسائے..وہ اندر ہی اندر بے حد خوش تھی کہ اصفہان نے اُسے روک لیا ہے مگر مجال ہے جو ظاہر کیا ہو اُس جنونی کے سامنے..

"...نیچے تو اب تمہیں میں بہت مشکل سے ہی اتاروں گا"

مسکرا کر گردن موڑتے ہوئے مخمور آنکھیں آئیلین کے چہرے پر گاڑھتا وہ خمار زدہ بوجھل لہجے میں گویا ہوا جسے دیکھ کر وہ سٹپٹا گئی.. آئیلین کے ساتھ اپنے فارم ہاؤس جانے کا ارادہ تھا اب اُس کا..

UL KHAN WRITES

"اصفہان میں تمہیں کہہ رہی ہوں، مجھے نیچے اتارو ورنہ..."

آئیلین نے اب باقاعدہ اُس کے پیٹ پر لاتیں چلانی شروع کر دیں مگر اصفہان کے کان پر تو جیسے جو ہی نہ رینگی ہو.. دماغ پر عجیب دھن سوار تھی اُس ضدی اڑیل شخص کے..

"میں تم سے بات کر رہی ہوں کسی بھوت سے نہیں.. اتارو مجھے....."

آئیلین کو شرمندگی ہونے لگی کہ جب اُس کا جسم پوری طرح اصفہان کے وجود کے ساتھ ہر لحاظ سے جُڑا تھا.. وہ بے بسی سے تقریباً بلبلا اُٹھی..

"یہ لو اُتار دیا.."

گاڑی ان لاک کر کے اُسے پسنجر سیٹ پر پٹختے ہوئے اُسکے گرد تیزی سے سیٹ بیلٹ کستا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا.. اس سب کے دوران گاڑی کے دروازوں پر چائلڈ لاک لگانا نہیں بھولا تھا وہ..

"مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا دروازہ کھولو.."

آئیلین نے اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر دروازے کا لاک جھنجھوڑا مگر وہ وہاں سے کھل ہی نہیں سکتا تھا.. اصفہان نے گاڑی ریورس کرتے ہوئے ایک سرسری مسکراتی نگاہ اُس پر ڈالی..

"کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے ؟؟"

نہیں جانا سے فوراً پٹڑی کہاں لے جا رہے ہو پر آ رکی.. جسے سن کر اصفہان کا
.. مبہم قہقہہ گاڑی میں گونجا

ہنس کیوں رہے ہو میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہے تمہیں؟؟ بتاؤ کہاں لے کر "
" جا رہے ہو؟؟

آئیلین کو اب واقعی غصہ آنے لگا اصفہان نے اُسے پر سکون کرنے کے خاطر
.. ڈرائیونگ کرنے کے دوران اُس کی ٹھائے پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ دیا

"..جنت "

ایک لفظی جواب دیتا وہ گہری نظروں سے اُسے دیکھنے کے درمیان ایک ہاتھ
سے سٹیرنگ وہیل سنبھالے جبکہ دوسرے ہاتھ سے اُس کو ٹھائے دھیرے
دھیرے سہلانے لگا گویا مضبوط ہاتھوں سے انکی پیمائش کر رہا ہو.. یہ نظارہ
نہایت مکمل تھا.. آئیلین کے دل میں گدگدی سی ہوئی، پھولی نیلی رگوں والا

اُس کا سفید ہاتھ اپنے اوپر دیکھ کر.. اصفہان کا سرسری سا لمس اُس کے جذبات دہکا دے جو اسکے غصے پر حاوی ہو گئے..

"تم جیسا بے شرم انسان جنت میں لے ہی نہ جائے کسی کو.. "

فوراً اپنے من میں پنپنے والے گداز احساسات کو جھڑک کر آئیلین نے اُسکا ہاتھ دور جھٹکا.. اب ایک طرف سے تو سکون ہو گیا تھا مگر دوسری طرف کا کیا کرتی جہاں اُس کے مضبوط ہاتھ میں سیاہ سٹیرنگ وہیل ایسے گھوم رہا تھا جیسے کسی بچے کا کھلونا ہو.. جس ضبط سے گزر کے وہ اپنا منہ کھڑکی کی سمت کر سکی تھی یہ وہ خود ہی جانتی تھی..

" دنیا جنت ضرور بنا دؤنگا میں تمہارے لیے اور اس کا اندازہ تمہیں کچھ دیر بعد ہو جائے گا.."

معنی خیز لہجے میں کہتا وہ رش ڈرائیونگ کرنے لگا، بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک گھنٹے کا سفر پانچ منٹ میں طے کر لے..

" سہگل نہیں کچھ تم سے ہو گا، ہیں باتیں بڑی بڑی تمہاری یہ صرف.. "

آئیلین نے آنکھیں مٹکا کر کہا، اندازہ نہیں تھا اُسے کے غصے میں کیا کہہ گئی ہے.. وہ جو پہلے ہی برداشت کیے ڈرائیو کر رہا تھا بے اختیار آئیلین کی جانب نگاہیں مرکوز کیں.. سرمئی بادلوں سی آنکھوں کو بے خودی کے سمندر نے سیاہ کر دیا تھا، ان آنکھوں میں وحشت تھی.. ضبطِ جنون کی وحشت، چہرے کے تاثرات شدید پتھریلے.. آئیلین کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے وہ زیادہ دیر اُس کی طرف نہ دیکھ پائی..

" پہلی بار میں تمہارا وجود مجھے اجازت نہیں دے سکے گا سب تو کیا آدھا بھی وہ کرنے کی جس کی صلاحیت میں رکھتا ہوں مؤن امور.."

آواز بھی ہو بہو چہرے پر چھائے تاثرات اور آنکھوں میں رقم جذبات کی طرح تھی.. تاریک.. پراسرار.. گھمبیر.. معاًوہ خاموش رہی.. اُسے مزید چھیڑنے کا مطلب تھا اپنی ہی شامت خود لانا تھا..

UL KHAN WRITES

" یار مجھے تو ڈر لگ رہا ہے بھائی کے غصے سے تم نے کیوں روکا مجھے.. میں آئیلین کو بچا ہی لیتی.."

داریاء نے گھبرا کر کہا جس پر مائسہ کا دل چاہا یا تو اپنا یا اُس کا سر پیٹ لے..

" بڑی ہو جاؤ اب ریا.. بے وقوف کی بے وقوف ہی رہنا تم.."

آئسکریم کا آخری بائٹ لے کر ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی وہ تاسف سے بولی..

ان دونوں سے کچھ فاصلے پر ان کا منتظر کھڑا یاور مائسہ کی بات سن کر سر جھکاتے ہوئے مبہم سا مسکرا دیا.. جب وہ اصفہان کے پاس جاب کرنے آیا تھا تب مائسہ کافی چھوٹی تھی کبھی اُسے اُس نظر سے دیکھا ہی نہیں لیکن پھر وقت گزرتا چلا گیا.. اُسے نہیں معلوم کہ اُس نے کب مائسہ کے لئے گداز جذبات محسوس کئے مگر جب پہلی بار ویسا سوچا تھا تو خود کو ہزاروں ملامت کی تھی ..

دنیا سے یہ سب چھپائے رکھا کیونکہ اُس کے پیار کو منزل ملنا ناممکن تھا.. شروع شروع میں تو نظرانداز کرتا رہا لیکن گزرتے دنوں کے ساتھ اُسے مائسہ کو دور سے چاہنا بھی اچھا لگنے لگا تھا.. اُس کی محبت پوشیدہ تھی.. منزل ..بے نام اور لاپتہ لیکن چاہت وہ خاموشی سے نبھائے جا رہا تھا

" کیوں ؟؟؟ میں نے کیا کیا ہے جو میں بے وقوف ہو گئی ؟؟ "

داریاء نے چڑ کر پوچھا.. غصہ تو مانو پانچ منٹ میں آجایا کرتا تھا اصفہان کی

..پرنسز کو

فہان بھائی آئیلین بھابھی کے شوہر ہیں.. وہ کیوں ڈرے گی ان سے "

"..بھلا

..مائسہ نے دھیمی آواز میں اُسے سمجھانا چاہا

" ..بھائی کا غصہ شاید دیکھا نہیں تھا تم نے اُس وقت "

..داریاء حیرت سے بولی

"..غصہ نہیں تھا وہ داریاء.. وہ ان سے بات کرنا چاہ رہے تھے "

مائسہ نے اصفہان کی آنکھوں میں آئیلین کے لئے جو تڑپ تھی وہ بھانپ لی تھی لیکن اب یہ سمجھ نہیں آیا کہ سامنے بیٹھی بے وقوف کو کیسے سمجھائے یہ

..سب

" تمہیں کیسے پتہ ؟؟ "

.. فوراً تجسّس بھرا سوال آیا

"..بس پتہ ہے مجھے اب چلو یاور بھائی کب سے انتظار کر رہے ہیں "

مائسہ نے اُسکی بات ٹال دی اور ٹیبل پر رکھے اپنے شاپنگ بیگز اُٹھانے لگی کہ

..جب یکدم یاور ان دونوں کے قریب آیا

"..رہنے دیں میں اُٹھالوں گا "

جھک کر ٹیبل پر رکھے تمام بیگز اُٹھاتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا.. مسکراہٹ بھی کیا بس ایک جھلک سی تھی جو عنابی ہونٹوں پر چھاپ چھوڑ کر معدوم ہو گئی..

"..یاور بھائی "

وہ دونوں اُسکے پیچھے چل رہیں تھیں کہ جب داریاء کو نہ جانے کیا سوجھی..

آل بلیک یونیفارم میں ملبوس یاور کی چوڑی پشت دیکھ کر داریاء نے اُسے

پُکارا...

"یس میڈیم.."

بنا پلٹے متانت سے جواب آیا البتہ آگے بڑھتے قدم رُک ضرور گئے تھے..

"آپ مسکراتے بھی ہیں؟؟ مجھے لگا آپ روبوٹ ہیں.."

داریاء کی بات پر جہاں مائسہ کی ہنسی نکلی وہیں یاور بھونچکا چہرہ لئے داریاء کی

سمت پلٹا.. آنکھوں میں تاثر ایسا تھا کہ جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا کہا ہے تم نے..

"آج تک آپ کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا ناں.. بس اس لئے.."

کندھے اچکا کر معصومیت سے بولتی وہ اب مائسہ کی گھوریوں سے بچنے کی

کوشش کرنے لگی کو یاور کے مڑنے پر اپنی ہنسی ضبط کر گئی تھی..

"..میری جاب مجھے بے مقصد مسکرانے کی اجازت نہیں دیتی میڈیم "

واپس دوسری جانب پلٹتے ہوئے یاور نے متانت سے کہا.. وہ داریاء کی

..شرارت سمجھ گیا تھا

" کیوں کیا بھائی آپ کو منع کرتے ہیں مسکرانے سے ؟؟ "

داریاء نے سوال کیا جبکہ مائسہ نے اُسے چھپکے سے کہنی ماری تاکہ اُس کا منہ بند

..ہو جائے لیکن مجال ہے جو تھوڑا بھی اثر لیا ہو اُس سر پھری نے

"..نہیں ایسی بات نہیں ہے.. بس ہمیں ٹریننگ ایسی دی جاتی ہے "

..یاور نہ چاہتے ہوئے بھی گفتگو کا حصہ بن گیا

" روبوٹ بننے کی ٹریننگ ؟؟ "

..داریاء نے ششدر لہجے میں استفسار کیا

ہمم! یہی سمجھ لیں"..

مختصر جواب آیا.. وہ تینوں پارکنگ لاٹ میں پہنچ گئے، اصفہان اور آئیلین کی گاڑی وہاں سے جا چکی تھی..

" مگر ہوں تو ایک انسان ہی کچھ جذبات پر میرا بس نہیں چل سکتا.. "

مائسہ کے لیے دروازہ کھولتے ہوئے وہ بے حد دھیمی آواز میں گویا ہوا.. مائسہ یکدم ٹھٹھک کر اپنی جگہ رکی.. دونوں کی سیاہ آنکھوں کا ایک دوسرے سے زبردست تصادم ہوا جس پر یاور نے فوراً نگاہیں جھکا لیں..

" آپ نے مجھ سے کچھ کہا؟؟ "

پریشانی سے استفسار کیا گیا، یاور نے نفی میں سر ہلایا جس پر مائسہ سر کو مبہم سی جنبش دیتی گاڑی کے اندر بیٹھ گئی.. یاور نے اُس کے لئے دروازہ بند کر دیا بلکل ویسے ہی جیسے وہ اُس سے جڑے جذبات، احساسات اور خیالات کے

دروازے اپنے دل میں بند کرتا آیا تھا لیکن کوئی بھی کوشش آخر میں کارگر ثابت نہ ہو پاتی..

UL KHAN WRITE

Secrets I have held in my heart
Are harder to hide than I thought
Maybe I just wanna be yours
I wanna be yours

" اب باہر نکلو گی یا گود میں اُٹھا کر اندر لے چلوں؟؟ "

گاڑی رکنے پر بھی جب وہ باہر نہ نکلی تو دروازہ کھول کر اُس کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا..

"..قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں میرے بلاوجہ"
آئیلین نے قطعی لہجے میں کہتے ہوئے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اصفہان کو دور دھکیلا اور گاڑی سے باہر نکل آئی.. وسیع سرسبز وشاداب لان کی کار پورچ پر قدم رکھتے ساتھ ہی اُس کے استقبال میں کھڑی ملازمہ نے آئیلین ..کی طرف وائٹ ٹیولپز کا مہکتا گلدستہ بڑھایا

"...بہت شکریہ"
مسکرا کر نرمی سے کہتی وہ خوش دلی سے گلدستہ تھامتی ہوئی آگے پیش رفت ..کر گئی
" اندر تمام انتظامات مکمل ہیں؟؟ "
اصفہان نے آئیلین کی پشت مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے ملازمین سے ...سوال کیا گیا

"..جی سر سب کچھ جیسا آپ نے ہدایت دی تھی بلکل ویسا ہی کروادیا ہے "
ان میں سے ایک نے مودب انداز میں جواب دیا، سفر کے دوران ہی تمام
.. ہدایت وہ انہیں دے چکا تھا
ٹھیک.. آپ سب اب اپنے کوارٹرز میں جا سکتے ہیں باقی سب میں خود "
" ..دیکھ لوں گا.. شکریہ
اصفہان کے حکم پر سر کو تاکید میں ہلاتے وہ سارے ایک ایک کر کے وہاں
..سے چلے گئے کہ جب اصفہان آئیلین کی سمت چل پڑا

پھول دینے والے پر ایک نظر غلط بھی نہیں ڈالتی لیکن اُس کے دئے ہوئے"
" پھولوں سے اس قدر شدید محبت ہے تمہیں.. ایسا کیوں ؟؟
اُس کے ہم قدم چلتے ہوئے اصفہان نے گھمبیر لہجے میں استفسار کیا، پھولوں
.. کی خوشبو سونگھتی آئیلین نے گردن گھما کر اُسے دیکھا

"پھول دینے والا برا ہے تو اس میں ان معصوم پھولوں کا کیا قصور.. ان کے ساتھ برا سلوک کیوں کروں.. "

شانِ بے نیازی سے کہا گیا جسے سن کر اصفہان ہولے سے مسکرا دیا.. اُسکی ہر ادا قاتلانہ تھی.. اصفہان نے مخمور نگاہوں سے اُسے دیکھا جو ارد گرد کے ماحول سے محظوظ ہوتی، سنہری قمقموں کی روشنی اور رنگ برنگے پھولوں کے درمیان اس منظر کا ہی سب سے حسین حصہ لگ رہی تھی..

" تمہیں کبھی کسی نے بتایا ہے کہ تم بے حد حسین ہو.. "

اصفہان نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے وہیں روکتے ہوئے اپنے مقابل کیا.. سبز آنکھوں کا سرمئی آنکھوں سے ملنا ہی تھا کہ وہ ساکن رہ گیا، آئیلین کے سحر میں بالکل جکڑا ہوا..

" .. تم اتنی حسین ہو کہ تمہیں دیکھ کر کبھی کبھی تکلیف ہوتی ہے "

اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے آئیلین کے نزدیک آنے لگا.. اُس کی گردن پر چمکتے لاکٹ کے نیچے چھپا وہ تل.. اصفہان اُسے اپنے ہونٹوں سے چھونا چاہتا تھا.. نظریں شکار پر ہی مرکوز رکھیں ..

" .. تکلیف ؟؟ مگر وہ کیوں "

آئیلین نے حیرت سے سوال کیا.. اصفہان کا انداز، اُس کے جملے بہکے بہکے لگنے لگے اُسے.. جس پر مہر اصفہان نے خود لگا دی اپنے ہونٹ اُسکی گردن کی حسین وادیوں پر چمکتے تل پر ثبت کر کے.. آئیلین اُسے دور کرنا چاہتی تھی مگر سرور ایسا حاوی ہوا کہ اُسکی شیو کی چبھن پر آنکھیں موند گئی ..

" زندگی کے تیس سال تمہارے بغیر گزار دئے میں نے.. تب تک کہاں تھی تم.. افسوس ہوتا ہے خود پر تم سے اتنے عرصے دور رہا .. "

دو انچ یا شاید اُس سے بھی کم فیصلہ دونوں کے درمیان چھوڑتا وہ سیدھا کھڑا ہو گیا کبھی اُس کی آنکھوں کو دیکھتا، کبھی رخسار پر سایہ فگن پلکوں کو تو کبھی ان سرُوپ گلابی ہونٹوں کو.. سفید رنگ آئیلین پر بلاشبہ بے حد جچ رہا تھا جیسے یہ رنگ محض اُس ہی کے لیا بنا ہو لیکن یہ ہی کیا وہ جو رنگ پہنتی، وہ اُس ہی کا ہو جاتا..

" کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟؟ "

بے اختیار یہ سوال اُس کے ہونٹوں سے نکلا جس کے جواب میں آنے والا ردعمل فطری تھا..

" اتنی اچانک یہ سوال؟؟ "

اصفہان نے ہنس کر پوچھا لیکن درحقیقت تو وہ ابھی اس سوال کا جواب خود نہیں دینا چاہتا تھا..

"تمہیں اپنا آپ سونپنے جا رہی ہوں، یہ جاننے کا تو حق ہے میرا.. "

آئیلین نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں وہ باآسانی اپنا عکس دیکھ پا رہی تھی..

"شاید ہاں، شاید نہیں.. محبت کافی سنگین جذبہ ہے اور ابھی اس کے بارے میں بات کرنا قبل از وقت.."

اصفہان نے الجھ کر جواب دیا جس پر آئیلین کی جانب سے خاموشی اختیار کی گئی.. وہ حیران تھی لیکن ہم وقت اُس کی شکر گزار بھی کہ اُس نے جواب دینے میں کسی قسم کے جھوٹ کا سہارا نہیں لیا..

"اگر سچ کہوں تو مجھے ابھی پتہ ہی نہیں ہے ٹھیک طرح سے کہ محبت کیا ہے، جو تمہیں دیکھ کر محسوس کرتا ہوں وہ ان کہا ہے.. ایسا پہلے کبھی کسی کے ساتھ محسوس نہیں کیا.. تم وہ پہلی عورت ہو جسے پانے کی چاہت کی ہے میں نے.. اگر اسے محبت کہتی ہو تو ہاں ہو سکتی ہے.."

اصفہان انگلیوں کی پشت اس کے ملائم رخسار پر آہستگی سے پھیرنے لگا..

آئیلین نے حقیقت سے منہ موڑنے کے لئے اپنی آنکھیں موند لیں..اُس کی باتیں اچھی نہیں لگ رہیں تھیں اُسے لیکن لمس بے حد طمانیت بھرا تھا..

" جب جب تمہیں دیکھتا ہوں تمہیں حاصل کرنے کی چاہ مزید بڑھ جاتی ہے.. تمہاری قربت کی طلب مجھے میرے ہوش و حواس میں نہیں رہنے دیتی آئیلین.."

اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے آئیلین کی ناک سے اپنی ناک مس کرتا وہ سرگوشیانہ گفتگو کرنے لگا..دل کے بھید اُس پر آشکار کر رہا ہو جیسے..

" اصفہان.... "

آئیلین نے اُس کی گرم مہکتی سانسوں کو خود میں کھینچے ہوئے گھبرا کر اُسے پُکارا..دل نے کہا کہ کاش کبھی پوچھتی ہی نہیں محبت کے بارے میں کیونکہ

اب دل مان مانی پر اکسا رہا تھا جبکہ دماغ باور کرانے لگا کہ ابھی اتنا آگے نہیں نکلو ..

"..بتا نہیں سکتا مجھے کتنا پسند ہے "

ایک انگلی کے برابر اُس کے ہونٹوں سے دور وہ بھاری سانسوں کے درمیان سرگوشی کر گیا ..

" کیا؟؟ "

آئیلین نے آہستگی سے لب کشائی کی.. اصفہان اُس کے ہونٹوں کی جنبش خود پر محسوس کر پا رہا تھا ..

"..اپنا نام "

ایک لفظی جواب دیتا وہ درمیانی فیصلہ عبور کرتا ان معطّر پنکھڑیوں پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا ..

" تمہارا نام.. ؟؟؟ "

ابھی وہ اُسے ٹھیک طرح محسوس بھی نہ کر پایا تھا کہ آئیلین لمس توڑتی حیرت سے بولی.. بے ساختہ کئے گئے اُس کے اس عمل پر اصفہان کے جبڑے تن گئے..

"... صرف تب جب تم مجھے پُکارتی ہو "

خمور آلود لہجے میں کہتا وہ ایک مرتبہ پھر اُس پر جھکا مگر اس بار آئیلین نے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا..

یہاں پہ کھڑا رکھو گے کیا مجھے ؟؟ اندر چلو مجھے دیکھاؤ اپنا فارم ہاؤس.. کیا " " یہاں پول بھی ہے ؟؟

دل کی بے ترتیب دھڑکنوں کو قابو میں کرنے کی کوشش کرتی وہ اصفہان سے دور ہو گئی، وہ قصداًاُس سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہی تھی کیونکہ ان سرخ آنکھوں کو خود پر مرکوز باآسانی محسوس کر سکتی تھی وہ..

" ..ہاں چلو.. دکھاتا ہوں تمہیں سب "

گہری سانس فضا کے سپرد کرتا وہ آئیلین کا ہاتھ تھامتے ہوئے متانت بھری چال چلتا لان عبور کر کے سنگِ مرمر کی سفید راہداری میں قدم رکھ گیا جس کی آف وائٹ بے داغ دیواروں پر سنہری روشنی والے مشعل کی شکل کے برقی قمقمے ماحول میں ایک الگ فسوں بکھیرے ہوئے تھے..

" یہ تمہارا فارم ہاؤس ہے؟؟ "

ہر ایک چیز کو بغور دیکھتی وہ اشتیاق بھرے لہجے میں بولی..

"نہیں دوست سے رینٹ پر لیا ہے.. "

اصفہان نے اکتا کر کہا، بیچارہ بمشکل تو اپنا موڈ نارمل رکھ سکا تھا آئیلین کے ردعمل پر کہ اب یہ بے تکے سوال شروع ہو گئے..

"..ظاہر ہے میرا ہی ہے"

..آئیلین کے تعجب سے اُسے دیکھنے پر اصفہان نے سر جھٹک کر جواب دیا

"..تو یہ بات تم سیدھی طرح بھی مجھے بتا سکتے تھے..اوور "

غصے سے کہتے ہوئے اُس نے اپنا ہاتھ اصفہان کی گرفت سے آزاد کیا اور اندر ..چل دی

اندر کا ماحول اور آرائش باہر سے یکسر مختلف تھی کیونکہ اندر ماڈرن طرز پر کام کیا گیا تھا، کشادہ ہال جس کی ایک طرف سپینش وڈن خوبصورت کچن تھا جبکہ دوسری طرف ٹی وی لاؤنج جہاں کی شیشے کی دیوار سے چھن کر آتی پول ایریا کی نیلی روشنی نے ماحول پر عجیب سا سکوت طاری کر دیا..ہال کے وسط میں لکڑی کا آتش دان تھا جس کے اندر جلتی لکڑی نے اندر کی فضا کو باہر کے مقابلے میں نہایت سکون بخش اور پُر حدت کر دیا..ترکش فرنیچر اور اسپینش ..انٹیریئر نے اُس جگہ کو چار چاند لگا دئے ہو جیسے..آئیلین کو وہ سب اچھا لگا

"..نائس پلیس "

ہر ایک چیز کو نگاہوں سے سراہتی وہ کچن میں جانے کے بعد دو لوگوں کی ماڈرن کمپکٹ ڈائننگ ٹیبل کے برابر سے گزرتی سیدھے ہاتھ پر واقع دروازے کی سمت بڑھی ہی تھی کہ اصفہان فوراً اُس کے سامنے آیا..

"..یہاں ابھی نہیں "

آئیلین کے سوالیہ چہرے کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتا وہ سر نفی میں ہلا کر بولا..

" کیوں یہاں کیا ہے ؟؟ "

آئیلین نے آنکھیں سکیڑ کر بھنویں اچکائیں..

"..میری دوسری بیوی "

اصفہان نے آنکھ مار کر شرارت سے کہا کہ جب آئیلین نے ہاتھ میں تھامے پھول قریبی شو پیس ٹیبل پر رکھنے کے بعد اصفہان کی جیکیٹ کے دونوں کولر مٹھی میں دبوچ لئے ..

" .. آج تو یہ بکواس کر لی لیکن آئندہ نہیں کرنا "
جھٹکا دیتی اُس کا چہرہ اپنے اوپر جھکا کر وہ اصفہان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے سنگین حد تک سپاٹ لہجے میں بولی .. آئیلین کا یہ جارحانہ روپ .. اصفہان کے گداز لبوں پر مسرور کن مسکراہٹ بکھیر گیا

" کیوں ؟؟؟ آئندہ کیوں نہیں کروں ؟؟ جب بیوی دور رہے گی شوہر سے .. اُسے اُس کا حق تک نہیں دے گی تو پھر شوہر مجبور تو کرے گا نہ .. دوسری شادی "
.. معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتا وہ افسردگی سے بولا

"ٹھیک ہے تو پھر کر لو، اچھا ہوا تم نے اپنا ارادہ بتا دیا.. ایک اور وجہ مل گئی تم سے الگ ہونے کی.."

آئیلین نے سنجیدگی سے کہا.. بھڑکنے کی باری اب اصفہان کی تھی.. یکدم وہ آئیلین کا چہرہ سیدھے ہاتھ کی سخت ترین گرفت میں لیتا، خون آلود نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگا.. اچانک بدلتے اُس شخص کے رویے پر وہ بھونچکارہ گئی..

"الگ ہونے کی بات مذاق میں بھی آئندہ اپنے منہ سے نہ نکالنا.."

سرمئی آنکھوں میں جہاں کچھ دیر قبل خمار کا بوجھل پن، جذبات کی حدت تھی وہاں اب لہو اتر آیا.. آئیلین نے خشک حلق تر کیا..

"چھوڑو... مجھے درد ہو رہا ہے.."

اسکی کھردری انگلیاں آئیلین کی نرم جلد میں دھنسنے لگیں، یکلخت اصفہان کو ہوش آیا..

"..میں تم سے کبھی الگ نہیں ہوں گا، یہ جان لو تم "

ان کچھ دنوں کا دور رہنا اور آج اُسے دیکھ کر دل کی بیتابی نے یہ حقیقت اُس پر کھول دی تھی کہ آئیلین سے الگ تو کیا دور بھی وہ نہیں رہ سکتا.. صرف ایک اُس سے الگ نہ ہونے کے خاطر اُس نے ابھی چند گھنٹوں میں ہی سوچ لیا تھا .. کہ اب صارف سے انتقام وہ آئیلین کو چھوڑ کر نہیں لے گا

اگر تم نے میری جگہ کسی اور کو دی تو میں ہو جاؤں گی تم سے الگ یہ بھی "

"..جان لو تم

دھکا دے کر اصفہان کو خود سے دور کرتی وہ نم آواز میں بولی، بے اختیار

..اصفہان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا

"..میری جان میں محض مذاق "

اصفہان نے آگے بڑھ کر آئیلین کے بازو تھامنے کے لئے ہاتھ بڑھائے جو

..اُس نے پہلے ہی دور جھٹک دئے

" Don't meri jaan me... JUST DON'T.. "

..غصے سے کہتی وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"..اچھاناں بات تو سنو "

اصفہان نے اُس کے چہرے پر آتے بالوں کو پیار سے پیچھے کرتے ہوئے اُسے

.. محبت سے پچکارہ

تم نے اپنی جگہ ابھی لی نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہاری جگہ اور کوئی نہیں "
لے سکتا اب خواہ تم یہ جگہ میری آخری سانس تک بھی خالی چھوڑ دو تب
"..بھی

آئیلین کو نرم پڑتے دیکھ وہ اُس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر
.. وارفتگی سے بولا

" کہیں یہ بھی تو مذاق نہیں؟؟ "

اُس نے تصدیق چاہی تو اصفہان نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنی جیکیٹ کی کھُلی زپ کے درمیان سے جھانکتے مضبوط سینے پر دل کے مقام پہ اُسکی ہتھیلی رکھ دی..

" اب بتاؤ کیا لگ رہا ہے تمہیں یہ مذاق ؟؟ "

سنجیدگی سے کہتا وہ اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گویا ہوا.. آئیلین کا ہاتھ اُس کی دھڑکنوں کا شور سن کر کانپ گیا..

" نہیں.. "

آئیلین نے آہستگی سے جواب دیا اور اپنا ہاتھ واپس کھینچنا چاہا مگر اصفہان نے اُسے ایسا کرنے سے باز رکھا..

" جب یہ سمجھ لیا ہے تو وہ بھی سمجھ لو جو میں کہہ نہیں پاتا تم سے.. "

آئیلین خاموش رہی، سمجھ نہیں آیا کہ اب کیا جواب دے..

"چلو ابھی کے لیے جانے دو.. بتاؤ سب سے پہلے کیا کرنا پسند کرو گی.. آج

"صرف وہ ہی ہو گا جو تم چاہو..

مسکرا کر اُسے کھینچتا اپنے سینے سے لگاتے ہوئے ٹھوڑی آئیلین کے سر پر ٹکا کر وہ آنکھیں موندتا اُس کے بالوں سے اُٹھتی بھینی بھینی فروٹی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا..

" اُس کمرے میں جانا ہے مجھے ابھی.. "

آئیلین نے اُس کے گرد بازو ڈالتے ہوئے متبسم لہجے میں فرمائش کی..

" وہاں گئی تو صبح سے پہلے باہر نہیں آنے دوں گا.. "

بے خود بھاری لہجہ بہت کچھ باور کروا رہا تھا، آئیلین سمجھ گئی کے وہاں کیا ہو گا..

" اچھا.. پھر مجھے سوئمنگ کرنی ہے.. "

اُس کے سینے پر اپنا سر ٹکاتی، دھڑکنوں کی بے ہنگم آوازوں پر اپنے کان رکھے

..وہ انہیں سن رہی تھی

"..ٹھیک ہے تو پھر جاؤ چینج کر کے آؤ میں باہر انتظار کر رہا ہوں تمہارا "

آئیلین کے ماتھے پر نرمی سے بوسہ دیتا وہ اُس سے دور ہو گیا...اصفہان کا

..ساتھ، اُس کا یہ متحمل انداز آئیلین کو بہت اچھا لگ رہا تھا

"..اوکے میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں "

..وہ اُسے دیکھتی مُسکرا کر پلٹی

" ..جلدی آنا ورنہ میں آجاؤں گا "

اصفہان نے بے تابی سے کہا، اُسکی تڑپ اُسکے دیکھنے کے انداز اور لہجے سے

..عیاں تھی

"..صبر..سنا تو ہو گا کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے "

..آئیلین ہنس کر اپنا جملہ مکمل کرتی گیسٹ روم میں بند ہو گئی

" ..اب تم سے زیادہ میٹھا اور کیا ہو گا بھلا "

مخمور خود کلامی کرتا وہ جیکیٹ اتار کر اپنے بیڈ روم میں چلا گیا، وہی بیڈ روم جو آئیلین کے لیے سیٹ کروایا تھا اُس نے..

UL KHAN WRITES

Let me be your 'leccy meter
And I'll never run out
Let me be the portable heater
That you'll get cold without

وائٹ باتھ گاؤن اپنے گرد لپیٹے شیشے کا سلائیڈنگ ڈور دوسری سمت دھکیلتی وہ پول ایریا میں چلی آئی جہاں لکڑی کی سفید سن لاونجر پر نیم دراز اصفہان قدموں کی آہٹ سن کر گردن اُس سمت موڑ گیا جہاں سے وہ چلی آرہی تھی ..

".. سردی ہو رہی ہے یہاں تو "

.. ماحول میں چھائی خنکی محسوس کرتی وہ اُس کے برابر پڑی سن لاونجر پر بیٹھ گئی

".. تمہارے آنے سے کم ہوگئی ہے "

استحقاق لُٹاتی نگاہیں اوپر سے لے کر نیچے تک اُسے نہار رہیں تھیں .. آئیلین .. نے سر جھٹک کر آنکھیں گھمائیں

".. کس قدر چیپ پک اپ لائن تھی "

.. اصفہان ہولے سے مسکرایا

" .. شکر کرو پک اپ لائن ہی چیپ تھی کچھ چیپ کیا نہیں میں نے "
.. مذاق میں کی گئی بات کا جواب آئیلین نے کچھ نہ دیا

".. چلو پھر چلتے ہیں پول میں "
ایک دم اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے اُس نے آئیلین کا ہاتھ کھینچ کر اُسے اپنے ساتھ کھڑا کیا ..

" .. چھوڑو ناں نہیں کرتے سوئمنگ "
آئیلین کے چہرے پر جھنجھلاہٹ سی تھی، اصفہان نے حیرت سے اُسے دیکھا ..

" چینج کر کے باہر آئی ہو اور اب کہہ رہی ہو نہیں جانا.. کیا ہوا اچانک ؟؟ "
".. پانی ٹھنڈا ہو گا "

بہانہ بنایا گیا مگر در حقیقت تو اپنے سوئمنگ سوٹ کی پچھلی زپ نہیں بند کر سکی تھی وہ ..

" .. بالکل بھی نہیں .. پیر ڈال کر دیکھ لو "

سنہری روشنیوں میں چمکتے نیلی پانی کی طرف دیکھتے ہوئے آئیلین نے اپنا دودھیا پاؤں پانی میں ڈالا .. پانی کی اوپری سطح پر تیرتا اُسکا پیر اصفہان نے ضبط سے دیکھا، وہ سراپا خوبصورتی تھی جس میں ڈوبنے کی خواہش اصفہان کو دیوانہ کرنے لگی .. دوسری طرف آئیلین اصفہان کی بدلتی حالت سے بالکل بے خبر سوچنے لگی .. وہ ٹھیک کہہ رہا تھا پانی واقعی گرم تھا .. اب کیا بہانہ کرتی ..

" .. مجھے سوئمنگ نہیں آتی "

ایک اور بہانہ بنایا گیا.. اصفہان سرد سانس فضا کے سپرد کرتا اپنے باتھ روب کی ڈوری کھولنے لگا..

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے.. میں ہوں تمہارے ساتھ.."

باتھ روب اتار کر سن لاونجر پر رکھتا وہ آئیلین کی سمت پلٹا جواب سانس روکے مبہوت کھڑی تھی.. اصفہان کی مسکیولر بیک، اُسکا ورزشیں سینہ، کشادہ کندھے اور مضبوط سیکیس پیک ایبز آئیلین کی پلکیں بھاری ہونے لگی.. ہر بار اُس کی طرف سے کچھ ایسا ہی ردعمل ظاہر کیا جاتا تھا اصفہان کو شرٹ لیس دیکھ کر اور یہ بھانپ کر ہر بار اصفہان کا دل سرشار ہو جایا کرتا..

"ایسے دیکھتی رہو گی تو کچھ غلط ہو جائے گا مجھ سے.."

جھک کر اُس کے کان میں مبہم سرگوشی کرتا وہ واپس سیدھا ہوا..

"اصفہان.. مجھے نہیں جانا پانی میں.."

آئیلین جو پہلی ہی جھنجھلائی ہوئی تھی اُسے اس طرح سامنے دیکھ کر مزید گھبرا گئی..

"کیوں وجہ..؟؟"

سنجیدگی سے پوچھا گیا..

"کیونکہ اس سوئمنگ سوٹ کی زپ نہیں بند ہو رہی پیچھے سے..(اُس نے اکتا کر کہتے ہوئے اپنا ہاتھ روب اتارا اور اصفہان کی طرف اپنی پشت)

یہ دیکھو.."

اصفہان ہرگز اس کے لئے تیار نہ تھا سیاہ رنگ کے سوئمنگ سوٹ کے درمیان سے نظر آتی اُسکی سفید چمکتی کمر اصفہان کا حلق خشک کر گئی..

وہ آئیلین کے قریب آیا، اتنا کے بس انچ بھر کا فاصلہ دونوں کے درمیان بچا.. آئیلین اُسکی موجودگی اپنی پشت پر بآسانی محسوس کر سکتی تھی اور ابھی وہ

اس کے لیے ہی تیار نہ تھی کہ اچانک اُس کی کھردری سخت انگلیوں نے اُسے چھوا.. سنسنی خیز شدید لہر برقی سے اُس کے وجود میں دوڑ گئی، اصفہان کی انگلیاں اُس کی جلد پر آڑے ٹیڑھے نقشے کھینچنے لگیں.. اُس سفید وادی پر وہ بہت سارے سرخ نشان دینا چاہتا تھا، وہ اپنی چاہت میں رنگنا چاہتا تھا اُسے اور یہ کرنے کے لیے وہ آئیلین کی گردن پر جھکا بھی مگر آئیلین کا پچھلا رویہ یاد کر کے وہ وہیں رک گیا..

"ہو گیا.."

آئیلین نے سختی سے آنکھیں میچ لیں.. آگے کچھ بھی ہو سکتا تھا مگر یکدم زپ اوپر چڑھنے کی آواز آئی جس کے بعد اصفہان کی بوجھل سرگوشی کو سن کر وہ ہوش میں آگئی..

"تھینک یو.."

بنا اُسکی جانب دیکھے وہ پانی کی جانب بڑھی اور ریلنگ تھامتی پول میں اترنے لگی..

"تمہیں تو تیرنا نہیں آتا ناں.."

اصفہان نے حیرانگی سے اُسے دیکھا.. اچانک آئیلین کو اپنا بنایا ہوا بہانہ یاد آیا اور اب اُس بہانے پر قائم رہنا تھا..

"ہاں ناں، آؤ بھی.."

گھٹنوں تک آتے پانی میں ٹھہر کر آئیلین نے اُسے اندر آنے کے لئے کہا جب اصفہان جہاں کھڑا تھا وہیں سے گہرے پانی میں چھلانگ لگا گیا.. پانی کی چھینٹے دور دور تک اڑیں، اور کچھ تو آئیلین کے چہرے پر آ کر بھی گریں..

نیلے پانی میں اُسے مہارت سے تیرتے دیکھ وہ دلچسپی سے مسکرائی..

"آجاؤ.."

آئیلین کے نزدیک پہنچنے پر وہ واپس کھڑا ہوتا ماتھے پر بکھرے بھیگے بال دونوں ہاتھوں سے پیچھے دھکیلتا آئیلین کے ہاتھ تھام کر دوسری طرف بڑھا دھیرے دھیرے وہ دونوں گہرائی کی جانب گامزن تھے.. پول خاصا بڑا تھا.. آئیلین کو یاد آیا کہ ابھی بھی اپنے ڈر کا اُسے بتانا چاہیے

"..مجھے سوئمنگ نہیں آتی اصفہان"

پول میں چمکتے گہرے نیلے پانی کو خوفزدہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ اصفہان کا ہاتھ تھامے پھسلنے کے ڈر سے احتیاط سے آگے بڑھنے لگی، اصفہان جو اُسے اپنے ساتھ لیتا گہرائی میں بڑھ رہا تھا آئیلین کے دونوں ہاتھ تھام کر مسکراتے ہوئے واپس اُسکی سمت مڑا..

"..میں ہوں ناں، سوئمنگ کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی سیکھا دوں گا"

گہری نظروں سے اُس کے متناسب جان لیوا سراپے کو سیاہ سوئمنگ سوٹ میں دیکھتا وہ الٹے قدموں پول میں آگے بڑھنے لگا.. نظروں کا مرکز مستقل وہ ہی تھی..

" باقی سب سے کیا مراد ہے تمہاری؟؟ "
آواز میں غصہ لاتی وہ کاٹدار نظروں سے اُس کا وجیہہ سفید چہرہ دیکھنے لگی جس پر سیاہ داڑھی میں چھپے ڈمپل کا ظاہر ہونا قیامت ہی تو تھا.. ایک تو پانی سے ڈر اوپر سے اُس چلتے پھرتے ایٹم بمب کی قربت.. آئیلین نے بمشکل خود کو سنبھالا، پانی اور اصفہان کی چاہت، دونوں میں ڈوبنے سے..

" زبان سے سن کر کیا کرو گی.. کر کے دکھاؤں گا میں تمہیں بس تم خاموشی سے سیکھنا.."

اُس کا ایک ہاتھ چھوڑ کر اونچے جوڑے میں مقید آئیلین کے سیاہ لمبے بال وہ جھٹکے سے کھول گیا جس کے نتیجے میں ریشمی بال نیلے پانی میں کسی جال کی صورت بکھرتے جانے لگے ..

" .. کیوں کھولا انہیں، اس پانی سے خراب ہو جائیں گے "
آئیلین نے جھنجھلا کر کہا اور تیزی سے پشت پر بکھرے اپنے بال واپس سمیٹنے چاہے مگر اصفہان نے اگلے ہی لمحے اُس کا ارادہ بھانپ کر آئیلین کے دونوں بازو تھامتے ہوئے انہیں اپنی گردن کے گرد رکھا اور اُسے اپنی جانب کھینچ لیا..

" آج تو تم بھی مکمل خراب ہونے والی ہو میرے ہاتھوں تو پھر ان بالوں کا کیا ہے .. چھوڑ دو ایسے ہی اچھے لگ رہے ہیں .. "

آئیلین کے حسین چہرے، تیکھے نقوش اور سونے پر سہاگہ اُس پر مکمل دسترس.. اصفہان کے حواسوں پر خمار گھنگرو گھٹا کی مانند چھانے لگا، جذبات کے بوجھ تلے سیاہ مڑی ہوئی گھنی پلکیں لرز اٹھیں.. آئیلین کے دل کا حال بھی کچھ یونہی تھا..

" تم اس سب کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کر سکتے.. پہلی بار ہم اس طرح ساتھ ہیں اور تم.. تمہیں بس یہی سوجھ رہا.. "
گردن کے گرد بازو باندھتی وہ اُس کے بنا شرٹ کے وجود سے اُٹھتی حدت کی سکون بھری لہریں اپنے سوئمنگ سوٹ کے واٹر پروف ہونے کے باوجود بھی خود میں سرائیت کرتی محسوس کر سکتی تھی.. یہ احساس، یہ لمحہ، اُس کا ساتھ سب کچھ جادوئی سا تھا.. جادوئی اور سکون بخش بھی..

" وہ چیز جو ہونی طے ہے اُس کے بارے میں بات کرنے میں کیا حرج ہے لیکن اگر تم نہیں چاہتی تو نہیں کرتا.. آج صرف وہ ہی سب ہو گا جو تم چاہو.. "

سر جھکا کر اُس نے آئیلین کی ٹھوڑی نرمی سے چومی اور دھیرے دھیرے اُس کے سنگ گہرائی میں اترنے لگا..

" اچھا سب کچھ وہ ہی ہو گا جو میں چاہوں..؟ اتنا فری ہینڈ دے رہے ہو مجھے تم؟؟ "

اصفہان پر اپنا وزن ڈالتی وہ چمکتی آنکھیں اُسکی بے خود آنکھوں میں گاڑھ گئی.. اصفہان نے ہونٹوں پر زبان پھیری معاً خود کو باور کرایا گیا کہ آج کی ہی شام پہلے کی طرح ایک بار پھر شرمندہ نہیں ہونا ہے دوبارہ اُس کے سامنے..

تم میری ریاست کی ملکہ ہو آئیلین آج کیا تاعمر جو چاہے کرو، تمہیں "

"..اجازت ہے

.. گھمبیر لہجے میں کہتا گہرے پانی میں وہ اُس کے سنگ گول گول گھومنے لگا

" میں تو ملکہ واقعی لگتی ہوں لیکن تمہیں بادشاہ کس نے بنایا؟؟ "

سرگوشیانہ کہا گیا، گلابی ہونٹ مبہم مسکراہٹ میں ڈھلے تھے، اصفہان کی

.. نگاہیں بھٹکنے لگیں دل بار بار اکسا رہا تھا

.. چوم لو انہیں

.. انہیں محسوس کر لو

.. پی جاؤں اسے

.. چکھ لو اُسے جو صرف تمہاری ہے

کسی کو بنانے کی ضرورت نہیں، بادشاہ بنائے نہیں جاتے پیدا ہوتے ہیں "

"..وہ

تکبر اور حاکمیت بھرا بھاری لب ولہجہ ،استکبارانہ انداز آئیلین نے اُسکی تائید کی مگر کچھ کہا نہیں اور مسکرا کر اُس کی گردن پر چمکتی سلور چین پر انگشت ..شہادت پھیرنے لگی

" یہ کیوں پہنتے ہو؟؟ "

اُس کی چین کے ساتھ کھیلتی، کبھی اُسے اپنی انگلی پر لپیٹتی تو کبھی دو انگلیوں کے درمیان اسے مسلتی سوال کر گئی،اُسے ہمیشہ تجسس ہوتا تھا اُسکی چین دیکھ کر ..کیونکہ آج سے پہلے کبھی کسی مرد کو پہنے نہیں دیکھا تھا

" ..ایسے ہی اچھی لگتی ہے "

باتیں کرنے میں وہ اتنی مگن تھی کے ہوش تب آیا جب اُسکی پشت پول سائیڈ سے ٹکرائی، وہ گہرائی کی آخری حد پر آگئے تھے..

" اوہ ہم لاسٹ میں آگئے.. تم میری وجہ سے تو سوئمنگ ہی نہیں کر رہے جاؤ ناں تم تو کرو.. "

آئیلین نے اپنے ارد گرد پانی ہی پانی دیکھ کر نرمی سے کہا جس پر اصفہان مسکرایا..

" تمہیں اکیلا چھوڑنے کا دل نہیں چاہ رہا کیا کروں.. "

" بس بھی کرو میں کونسا دو سو میل دور جا رہی ہوں، یہی تو ہوں جاؤ بھی اب.. "

اصفہان کے بال بگاڑتے ہوئے اُس نے ہنس کر کہا.. اصفہان نے تائید میں سر ہلا کر اُسے گود میں اُٹھاتے ہوئے پول سائیڈ پر بیٹھا دیا..

" .. کبھی کبھی تم انسان نہیں لگتے مجھے "

ایک پل وہ پانی میں جبکہ اگلے پل وہ پول سے باہر تھی.. وہ کوئی کمزور لڑکی نہیں تھی جسے اصفہان یوں اُٹھا بیٹھا لیتا، آئیلین نے حیرت سے کہا اور وہ واقعی حیران بھی تھی..

" .. جبکہ ابھی تو پوری طرح تم پر آشکار بھی نہیں ہوا ہوں پھر بھی "

اُسکی ٹانگوں کے ارد گرد بازو ٹکاتا وہ گیلے بال زور سے جھٹک کر معنی خیزی سے گویا ہوا.. اُس کے بالوں سے نکلنے والی پانی کی بوندیں آئیلین کا چہرہ بھیگو گئیں اس سے پہلے وہ کچھ کہتی وہ تیزی سے اُس سے دور ہوتا پانی میں تیرتے ہوئے دور چلا گیا..

" .. ابھی اسے مزہ چکھاتی ہوں "

آئیلین مسکراتی نگاہوں سے پول کے دوسرے کنارے پر اصفہان کو دیکھتی

.. تیزی سے پانی میں کود پڑی

".. کوئی بات ہی کر لو ایسا لگ رہا ہے تنہا تیر رہا ہوں یہاں میں "

کنارے کے نزدیک پہنچتا وہ سرسری لہجے میں بولا مگر جواب میں خاموشی تھی.. اصفہان ٹھٹک کر نظریں اُس جانب مرکوز کر گیا جہاں کچھ دیر قبل وہ بیٹھی تھی مگر اب اُس جگہ کو خالی دیکھ کر اصفہان کا دماغ گھوم گیا ..

" ...آئیلین.... باہر آؤ "

اصفہان کو لگا وہ اندر چلی گئی ہے، خونخوار آواز میں وہ حلق کے بل غرایا مگر تب بھی ہنوز خاموشی تھی ..

"...آئیلین "

غور کرنے پر اندازہ ہوا سلائیڈنگ دور اب بھی بند ہے جبکہ آئیلین کا باتھ روب وہیں سن لاونجر پر پڑا ہوا.. اصفہان کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں.. کہیں وہ... پول میں تو نہیں پھنسل گئی.. جوں ہی یہ خیال دماغ میں آیا اسکا سر گھومنے لگا..

" Damn it Aileen... "

زندگی میں پہلی بار... پہلی بار وہ خوفزدہ ہوا تھا.. فوراً مڑ کر وہ تاحدِ نگاہ پانی میں نظریں گھماتا آئیلین کی تلاش میں آگے بڑھا جب اچانک اُسکی نظر پول کے دوسرے کنارے پر ایک خطے میں تیرتے سیاہ بے جان سے سائے پر پڑی.. اصفہان کا دل ڈوب سا گیا.. وہ اندھا دھند اُس سمت تیرتا پلک جھپکنے سے بھی پہلے وہاں پہنچ چکا تھا..

"...آئیلین.. جانم.. ہنی.. آنکھیں "

اُسے اپنے مقابل سیدھا کر کے اصفہان ابھی مزید کچھ کہتا یا سمجھنے کی بھی کوشش کرتا کہ اس سے قبل آئیلین مسکرا کر آنکھیں کھولتی اُس سے دور ہو کر گول گول اُسکے گرد تیرنے لگی ..

" ہاہاہاہاہاہا... آیا مزہ؟؟ "

اصفہان کے بدحواس چہرے کو دیکھتی وہ کھلکھلا کر ہنس دی، اُسکی ہنسی کی کھنک ہی تھی جس نے اُسے واپس حال میں کھینچا ورنہ دل و دماغ پر حاوی ہوتے اندیشوں نے ایک منٹ کے لئے تو اُسے بے سدھ کر دیا تھا ..

" کیا ہوا؟؟ میرا کیا ہوا مذاق پسند نہیں آیا تمہیں؟؟ "

اصفہان کی خاموشی اور اُسکی لہو چھلکاتی سرخ آنکھیں بھانپ کر آئیلین اپنے گیلے بالوں پر ہاتھ پھیرتی نازنین چہرہ لئے ایک ادا سے بولی.. اصفہان نے اُس

کا ہاتھ کھینچ کر اُسے اپنے نزدیک کیا.. اس سے آگے جو ہوا وہ آئیلین کے حواس شل کر گیا ..

اصفہان اُس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتا آئیلین کا سر نیچے کرتے ہوئے اُس کے ہونٹوں پر بے تابانہ جھک گیا.. آنکھیں سختی سے میچے وہ اپنی دیوانگی اُس پر لوٹا رہا تھا.. آئیلین کی سانسیں اُسکی شدتوں پر اکھڑنے لگیں.. پانی میں ہاتھ چلا کر اُس نے اس چیز کی خبر اصفہان کو دی ..

" تمہیں اندازہ بھی ہے تمہارے اس مذاق نے کیا حال کیا تھا میرا ؟؟ "
یکدم اُس کے ہونٹوں سے دور ہوتا اُسکی وجہ سے ہونے والی اپنی سابقہ کیفیت کا بدلہ وہ آئیلین کے نچلے ہونٹ پر اپنے دانت گاڑھ کر لے چکا تھا ..

" مجھے ... نہیں پتا تھا کہ تم سنجیدہ ہو جاؤ گے .."

دگرگوں سانسیں، ہانپتا لہجہ.. وہ محبت کی مہر نہیں بلکہ اُسکی خطا کی سزہ تھی، ..ایسی سزہ جو وہ بار بار بھی دیتا تب بھی آئیلین انکار نہ کرتی

"..تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ تمہیں لے کر میں کتنا سنجیدہ ہوں "

اصفہان آنکھیں بند کرتا اُس کے نزدیک ہوتے ہوئے آئیلین کی سانسوں میں سانسیں لینے لگا.. تشنگی اب بھی بہت تھی اور اُس سے دور ہو جانے کا خون بھی مگر اب جبکہ ہوش آگیا تھا تو قریب نہیں ہوا.. آئیلین نے اُسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اُس کی ناک سے اپنی ناک سہلاتی اس بار وہ ..خود اصفہان کے عنابی دبیز ہونٹوں پر اپنے کانپتی گلابی ہونٹ ثبت کر گئی

ایک پل کے لیے وہ ساکن ہو گیا، زرا سی بھی نقل و حرکت نہ کی، وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آگے بھی وہ کچھ کرتی ہے یا نہیں، اور اصفہان کی سوچ کے بر عکس آئیلین نے اُس کی پشت پر اپنے ناخن گاڑھتے اپنے ہونٹ ملکے سے وا کر کے

اُسے اجازت دی.. یہ لمحہ فسوں خیز تھا، ان دونوں کے جذبات ہی آتش تھے.. اجازت ملنا اصفہان کے لیے حیرت کا باعث بنا مگر وہ اب بے کار .. حیرت میں مزید اپنا وقت برباد نہیں کر سکتا تھا

وہ آئیلین کو خود میں بھینچ کر اُسے گھونٹ گھونٹ خود میں اتارنے لگا.. آئیلین شہد سے زیادہ میٹھی، روئی سے زیادہ نرمی تھی اصفہان کے سر پر جنون طاری ہونے لگا، بس نہیں چل رہا تھا کہ پورا کا پورا وہ اُس میں اتر جائے.. رات کی تاریکی ان دونوں کے دھڑکتے دلوں کے ساتھ ساتھ گہری .. ہوتی گئی

UL KHAN WRITES

I wanna be your setting lotion
Hold your hair in deep devotion
At least as deep as the Pacific Ocean
Now I wanna be yours

خمار زدہ بوجھل آنکھوں سے اُس نے آئیلین کے بھیگے سراپے کو دیکھا.. سیاہ نم سوئمنگ سوٹ میں اُس کی آور گلاس شیپ فگر جان لیوا حد تک دلکش تھی، وہ جتنا اُسے دیکھتا اُتنا بے خود ہونے لگتا بس نہیں چلتا تھا کہ اُس کی رگوں میں گردش کرتے خون کا حصّہ بن جائے، اس حد تک اتر جائے وہ اُس میں..

بمشکل خود پر قابو پاتے ہوئے اُس نے سن لاونجر پر رکھا آئیلین کا باتھ روب اُٹھایا..

" تیار ہو؟؟ "

جھک کر اُسکے گرد ہاتھ روب ڈالتا اصفہان دھیرے دھیرے اُسے وہ پہنانے لگا، آئیلین جو کچھ دیر قبل اُس کی وارفتگی میں بھیگی اُس سے خائف نظریں جھکائے کھڑی تھی، اصفہان کے بوجھل بھاری لہجے پر بے ساختہ سر اُٹھایا..

" اب بھی کچھ ہونا باقی ہے ؟؟ "
کہا تو کچھ نہیں گیا مگر استفہامیہ آنکھوں میں ٹھہرا تاثر وہ بھانپ گیا، جھک کر اُس نے آئیلین کو اپنے مضبوط بازوؤں میں متاعِ جان کی طرح سمیٹ لیا..

" ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں ہے میں نے.. ابھی تو تمہیں اُس سب کی الف بھی نہیں پاتا جو جو کرنے کی قابلیت ہے میرے پاس اور جو سب تمہارے ساتھ میں کرنا چاہتا ہوں آئیلین اصفہان سہگل.. "

متبسم آواز میں کہتا وہ مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے فارم ہاؤس کے اندر آ گیا، رخ اب اُس بند کمرے کی جانب تھا جہاں جانے سے آئیلین کو منع کیا تھا اُس نے..

" ابھی سے کمرے میں لے کر جا رہے ہو؟؟ "
اُس کی گردن کے گرد بازو حمائل کیئے، کندھے پر سر رکھے اُس کے حصار میں موجود آئیلین کے منہ سے غیر ارادی طور پر نکلا جسے سن کر اصفہان یکدم ٹھٹکتا اپنی جگہ پر تھم گیا..

" اب بھی پول میں رہنے کا ارادہ ہے؟؟ رات کے گیارہ بج رہے ہیں؟؟ "
آئیلین کے سرخ ہونٹوں کو مخمور نظروں کا محور بنائے وہ استہزاء گویا ہوا.. نشاندہی کس جانب کی گئی تھی آئیلین بخوبی سمجھ گئی..

خفت سے اُس نے اپنا چہرہ موڑ لیا.. آٹھ بجے وہ اُس کے ہمراہ پول میں اتری تھی اور سوئمنگ محض آدھے سے ایک گھنٹے کی ہو گی باقی کا تمام وقت اصفہان نے اُسے یہ ہی بتانے میں لگا دیا کہ فرانس سے صرف فرنچ زبان ہی نہیں بلکہ ..اور بھی بہت کچھ سیکھ کر آیا ہے جو بھرپور طریقے سے اُس پر آزمایا گیا تھا

لیکن اس سب کے باوجود آئیلین کو اس میں کوئی قباحت بھی نہ تھی.. وہ چاہے تو دوبارہ اُسے اپنے کسنگ سیشن میں ماڈل کے طور پر یوز کر لے... کوئی مسئلہ نہیں.. آئیلین نے مسکرا کر سوچا، بیتے پل یاد کر کے اُس کے سفید ..رخساروں پر لالی بکھر گئی

کس طرح اجازت ملنے پر صرف ایک ہی میدان مارتے ہوئے کیسے اُس نے آئیلین کو فتح کیا تھا.. کیسے اصفہان نے اپنی مہر نہ لگاتے ہوئے بھی اُسے اپنا بنایا تھا.. اُس کے سحر میں وہ جکڑ سی گئی اور اب سوچنا یہ تھا کہ جب پوری

طرح اُسکی ہو جائے گی تو کیا محسوسات ہوں گے کیونکہ ابھی ہی جب دل کا حال زیر وزبر ہے تو پھر تب تو شاید بے ہوش ہی ہو جائے وہ..

"کیا ہوا میرے ساتھ گزارے لمحے یاد کر کے ابھی سے مسکرا رہی ہو جانم ؟؟"

آئیلین کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر اُس نے مدھم سر گوشی کی صورت اُس کی سماعت سن کی اور پیر کی ٹھوکر سے کمرے کا دروازہ کھول دیا.. دروازہ کھلتے ساتھ ہی گلاب اور رات کی رانی کی مسحور کن خوشبو نے ان دونوں کا استقبال کیا..

اصفہان کی بات کو نظر انداز کرتی آئیلین کمرے کی جانب متوجہ ہوئی.. اور متوجہ ہی ہونا تھا کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے عیاں منظر دیکھ کر مبہوت رہ گئی..

سفید جہازی سائز بیڈ جس کی بیڈ نگ دیکھنے سے ہی اتنی نرم و ملائم معلوم ہو رہی تھی کہ بس کوئی اُس پہ بیٹھے اور اُس کی نرمی میں ڈوب سا جائے، بیڈ کے وسط میں دو سفید تولیہ کو ہنس کی شکل دے کر سیٹ کیا گیا تھا کچھ اس طرح کے ان دونوں نے مل کر دل کی شکل اختیار کر لی.. بیڈ کے بالکل سامنے مخملی سفید ملائم قالین جبکہ اوپر چھت کی جگہ شفاف شاک اینڈ ساؤنڈ پروف شیشے سے بنی سکائے لائٹ تھی جس سے نظر آتا ستاروں بھرا سیاہ آسمان کمرے کی خوبصورتی میں سحر بکھیر گیا.. کینڈل اسٹینڈز پر جلتی خوشبودار موم بتیوں نے وسیع کمرے کا ماحول حدت بخش اور نہایت رومانوی کر دیا..

سائیڈ ٹیبلز پر پڑے فلاور پاٹس میں سرخ گلابوں کے ساتھ مہکتے سفید نرگس کے پھولوں کو آئیلین نے مسکرا کر دیکھا، اُس کی پسند کی اہمیت اتنی تھی کہ استقبال سے لے کر بیڈ روم تک میں خاص خیال رکھا گیا تھا اس سب کا..

اصفہان نے کہا تھا وہ جنت میں لے چلے گا اُسے اور یہ کمرہ واقعی جنت جیسا ہی تھا.. آئیلین اور اصفہان کی جنت جسے محض دیکھ کر ہی آئیلین کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں..

" کیسا لگا؟؟ "

موم بتیوں کی جانب سے بکھیری گئی سنہری مدھم روشنی میں آئیلین کے تاثرات جانچتے سوال کیا گیا..

" اچھا.. "

آنے والے وقت کے بارے میں سوچتی وہ کانپتے دل کے ساتھ محض اتنا ہی بول سکی، اصفہان اُس کی حالت دیکھ کر بمشکل اپنا قہقہہ روکا سکا..

" کہاں گئی تمہاری تیزی طراری مسز؟؟ ایسا لگ رہا ہے کسی نے تمہارا سوئچ آف کر دیا.. "

اصفہان نے جھک کر آئیلین کے کان میں سنجیدگی سے کہا اور بس اتنا کافی تھا اُس کے اندر سوئی شیرنی کو جگانے کے لیے.. اگلے ہی پل آئیلین ہاتھ پیر چلاتی اُس کی گود سے اتر کر نیچے اپنے پیروں پر اصفہان کے مقابل دیکھتی گردن اکڑائے کھڑی تھی ..

" میری تیزی اور طراری کچھ ماند پڑ گئی تھی بہت دیر سے ایک پاگل آدمی جو میرے منہ لگا ہوا تھا بس صرف اس لئے.. تم سناؤ تم تو کافی بہتر محسوس کر رہے ہو گے اب؟؟ "

آئیلین نے اُسکی خمار زدہ آنکھوں میں بے خوفی سے جھانک کر کہا ..

" بہتر؟؟ بہتر لفظ میری کیفیت تمہیں سمجھانے کے لیے کافی بے وقعت سا ہے.. میں اس وقت جو محسوس کر رہا ہوں نا قابل بیان ہے وہ.. "

گھمبیر تا سے کہتا وہ اُس کے نم بال اور باتھ گاؤن میں سے جھانکتی اُسکی صراحی دار گردن گہری نظروں سے دیکھنے لگا..

" اتنا جان لو کہ میں سمندر میں اتر گیا ہوں، اب لہروں کے ساتھ لڑ کر ہی میری واپسی ہو گی ہنی.. "

ذو معنی بات اتنی سنجیدگی سے کی گئی کہ گویا موسم کا حال بتایا جا رہا ہو، آئیلین نے بے اختیار جسم میں اٹھنے والی جھرجھری پر قابو پایا..

اپنی طرف سے آئیلین نے اُسے شرمندہ کرنے کی پوری کوشش کی تھی مگر مقابل بھی اصفہان سہگل تھا، اپنی شاطر دماغی سے لوگوں کو گھائل کرنے والا..

" مجھے فریش ہونے جانا ہے.. "

اپنا وقت اُس منہ پھٹ شخص پر ضائع کرنے کے بجائے آئیلین نے عجلت میں کہا اور جلدی سے کمرے سے منسلک باتھ روم کی جانب بڑھی مگر اس سے پہلے ہی وہ چلتا دروازے کی چوکھٹ پر آویزاں ہو گیا..

"..میں بھی ساتھ چلوں گا "

اصفہان نے اُس کے باتھ روب میں لپٹے وجود کو نگاہوں کے حصار میں لئے آہستگی سے کہا..

" .. تمہارا دماغ ٹھیک ہے ؟؟ لگتا ہے بالکل ہی "

باقی کی بات منہ ہی میں رہ گئی کیونکہ ایک بار پھر اُس کی بولتی بند کر دی گئی دبیز ہونٹ آئیلین کے تیزی سے چلتے گلابی ہونٹوں پر رکھتے ہوئے..

آئیلین نے اُسے دور دھکیلنا چاہا مگر اصفہان اُس کے دونوں ہاتھ سختی سے اپنی گرفت میں لیتا اپنی تمام تر شدتوں سمیت اُس پر جھکا اُسے محسوس کرنے لگا.. اُس کی آنے والی ہر سانس وہ خود میں انڈیل رہا تھا..

"....اصفہان "

ہونٹوں کو اُس کی جانب سے رہائی ملنے پر لب کشائی کی گئی.. کانپتی بوجھل آواز میں اُسے پُکارا گیا جسے سن کر اصفہان مبہم سا مسکرایا.. آئیلین کے ہاتھ .. چھوڑ کر اب وہ اُس کا ہاتھ روب نیم تر وجود سے الگ کرنے لگا

ہاں بس.. بالکل اس ہی طرح مجھے پکارتی رہو.. یاد کرتی رہو کہ مجھ سے " "..زیادہ تمہیں کوئی اور نہیں چاہ سکتا

گہری نظروں میں اُس کی کمزور پڑتی حالت لئے وہ آئیلین کے بازو اپنی گردن جبکہ اُسکی ٹانگیں اپنی کمر کے گرد باندھتا باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر قدم رکھ چکا تھا.. دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز نے خاموش ..ماحول میں ارتعاش بکھیرا

" یہ کیا.....؟؟ "

وہ اُس کے حصار سے نکلنے لگی تھی کہ اصفہان نے اُس کے ہونٹ ایک بار پھر قید کر لئے.. جس کے بعد سوئمنگ سوٹ کی زپ کھلنے کی چبھتی ہوئی آواز ..ماحول میں چھائے سکوت کو توڑ گئی

" ہشششش !!اب مزید وقت لفظوں پر برباد نہیں کرنا..اب صرف میں ..بولوں گا "

اصفہان نے سینٹری ٹیبل پر رکھے مختلف اقسام کے باڈی واش، شیمپوز، کلونز اور دیگر سامان ایک ہاتھ کی مدد سے دور دھکیلتے ہوئے آئیلین کو اُس ٹیبل پر ..بیٹھایا

" تم میری باتیں سنو، میں جو کر رہا ہوں اُسے محسوس کرو اور خود کو تیار ...کرو "

دھیرے دھیرے اُس کا سوئمنگ سوٹ آئیلین کے کندھوں سے نیچے سرکتا گیا، اصفہان نے جان بوجھ کر اپنی نگاہیں اسکی نیم وا سبز سنہری آنکھوں پر مرکوز رکھیں کیونکہ جانتا تھا اگر نگاہیں بھٹکیں تو پھر خود کو روکنا محال ہو گا ..

" .. میرے لئے "

اس کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا وہ بمشکل کہہ سکا، اصفہان نے سوئمنگ سوٹ سے آئیلین کا وجود مکمل آزاد کروا کر خمار کے بیچ رکاوٹ بنتے اُس کپڑے کو دور اچھال دیا.. اب وہ اپنی تمام تر رعنائیوں سمیت اُس کے سامنے، اُس کی سانسیں اُس پر تنگ کرنے لگی ..

" How do I look ?? "

سرگوشیانہ آواز، کپکپاتا لہجہ ..

آئیلین نے اُس کی گردن میں ابھر کر معدوم ہوتی گلٹی باآسانی دیکھی تھی، اصفہان کو اس حال میں دیکھ کر اُسے پہلی بار یہ احساس ہوا کہ اس بگڑے بادشاہ کی تانبے اگر دنیا میں کسی کے پاس ہیں تو وہ وہ ہی ہے..

" You look like you are made just for me.. For me to smell, for me to feel, for me to taste, for me to love, for me to devour, for me to tease, for me to break, for me to tear, for me to turn you in pieces and just for me to hold you back altogether.."

..ایسی لگ رہی ہو جیسے صرف میرے لئے بنی ہو)

میرے سونگھنے کے لیے، میرے محسوس کرنے کے لیے، میرے چکھنے کے لیے، میری محبت کے لئے، میری دعوت کے لیے، میرے چھیڑنے کے لیے، میرے توڑنے کے لئے، میرے تمہیں ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے لیے اور پھر ان ٹکڑوں کو واپس سمیٹنے کے لیے..)

دونوں اطراف سے اُس کی تھائیز پر اپنے ہاتھ جماتا انہیں ایک دوسرے سے دور کرتے ہوئے وہ اُن کے درمیان میں آگیا.. آئیلین نے دھڑکتے دل کے ساتھ اُسے دیکھا جو صرف اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا.. سرمئی بادل، سر سبز جنگلات پر چھائے ہوں جیسے.. جیسے وہ ان پر برسنے کے لیے تیار ہوں..

" You are Mine, mine and only mine.. And you will remember that until your last breath.."

تم میری ہو، صرف اور صرف میری.. اور تمہیں یہ اپنی آخری سانس تک)
(.. یاد رکھنا ہو گا

بھاری بہت کچھ باور کرواتی آواز.. آئیلین کو اُسکی انگلیاں اپنی جلد میں گھستی ہوئی معلوم ہوئیں، وہ اُس پر جھک رہا تھا.. نا جانے آگے کیا کرتا.. آئیلین جی .. جان سے کانپ گئی

" ...اہہہ "

خاموش فضا میں اُس کی مدھم سسکاری بے ساختہ گونجی، اصفہان نے اس پر جھکے رہتے ہوئے ہی مسکرا کر آئیلین کو دیکھا جو دیوار سے سر ٹکائے ہانپ رہی تھی.. ہونٹ تو مصروف تھے اُس کی جسم پر سرخ نیلے نشان چھوڑنے میں مگر سرمئی آنکھوں میں رقم تبسم آئیلین کی ہر بڑھتی سسکاری کے .. ساتھ گہرا ہوتا چلا گیا

"...دیکھو اسے "

وہ اُس کے سفید پیٹ پر اپنا دیا گیا نشان فخریہ دیکھتا آئیلین سے کچھ دور ہوا.. تحکمانہ انداز تھا جیسے نہ جانے کیا سر پر سوار ہو، آئیلین نے اُسے نظر انداز کر دیا..

"..میں نے کہا دیکھو اسے "

ایک بار پھر وہ سنجیدگی سے بولا، لہجہ اس بار نرم مگر الفاظ جارحانہ تھے..

..آئیلین اب بھی آنکھیں بند کئے اپنی سانسیں استوار کرتی رہی

صرف ایک نشان.. محض ایک مہر پر یہ حال ہے تمہارا.. کیا بنے گا آگے "

"..تمہارا مسز سہگل

یکدم کھڑا ہوتا وہ آئیلین کی کمر میں بازو حمائل کرتے کھینچ کر اُسے خود سے لگا گیا..

آگ بنے جسموں کا تصادم سانس روک دینے کے لیے کافی تھا اُس کی، وہ

.. اصفہان کی پناہوں میں بے خود سی ہونے لگی

" ... پلیز جاؤ یہاں سے "

آواز میں التجا تھی، اصفہان نے اُس کا جبڑا تھام کر نازنین چہرہ اپنے سامنے

.. کیا

".. تھوڑی دیر اور پھر چلا جاؤں گا "

اُس کے ہونٹوں کے نزدیک سرگوشی کرتا وہ آئیلین کا لاکٹ سائیڈ پر کر کے سفید جلد پر دمکتے سیاہ تل کو خمار آلود نگاہوں سے سراہتا اس پہ جھک گیا.. اُس کے ہونٹوں کا لمس، دانتوں کی چبھن.. آئیلین کی گردن پیچھے کی طرف ڈھلکتی گئی جبکہ وہ کسی صدیوں کے پیسے انسان کی طرح اپنے لمس، اپنی دیوانگی

.. سے اُسکا رواں رواں جھلسا رہا تھا

" Perfect.."

من مانیاں اُس پر نچھاور کر کے اصفہان ایک نظر اپنی کارستانیوں کا جائزہ لیتا اُسے تھامے باتھ ٹب کی طرف آیا جو پہلے ہی گلابی نیم گرم پانی اور ڈھیر سارے جھاگ سے بھرا ان دونوں کے لیے تیار تھا.. اصفہان نے جھک کر اُسے پانی میں احتیاط سے لٹایا جبکہ خود گھٹنوں کے بل اُس کے سر کے پاس .. باتھ ٹب کے سرہانے بیٹھ گیا

".. تمہارے بال کتنے حسین ہیں "

کمر تک آتے آئیلین کے سیاہ ریشمی بالوں کو مخمور ہوتے دیکھتا وہ ان کی جڑوں میں انگلیاں سہلانے لگا.. سکون اور طمانیت کا احساس جو اُس کی سخت انگلیوں کے نرم لمس کے باعث اُجاگر ہو رہا تھا، اُس کے زیرِ اثر مدہوش ہوتی وہ .. آنکھیں موند کر باتھ ٹب کے سرہانے سر رکھتی لیٹ گئی

اصفہان نے احتیاط سے اُس کے سارے بال اپنے سامنے کیئے اور قریب پڑے شیمپوز کی تمام بوتلوں کو اُٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا.. ایک ایک کر کے انہیں کھولتا وہ شیمپو کی خوشبو سونگھ رہا تھا کہ کونسی خوشبو ہے جو آئیلین کے بالوں سے آتی ہے اُسے..

" کیا ہوا؟؟ "

اصفہان کی کمی اُسے بے حد محسوس ہوئی، پریشانی سے آئیلین نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا..

" کونسا شیمپو لگاؤں ؟؟؟ "

چھ فٹ چار انچ دیو ملائی وجاہت کا حامل وہ بھرپور مرد زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا متفکر نظر آتے ہوئے شیمپو کی بوتلیں سونگھنے میں ایسے مصروف تھا جیسے بہت بڑا سائنس پروجیکٹ مکمل کر رہا ہو.. اصفہان معصوم سا بچہ لگا اُسے، آئیلین کو بے اختیار اُس پر بہت پیار آیا..

"..مجھے دکھاو "

ہونٹ بھینچ کر مسکراہٹ چھپاتی وہ سنجیدگی سے بولی..اصفہان ایک ایک کر کے شیمپو اُسکے سامنے کرنے لگا..

"..یہ ٹھیک ہے "

..آئیلین نے ان میں سے ایک چن کر اُس کے سامنے کر دیا

"..لیکن تم یہ استعمال نہیں کرتی "

اصفہان کی آواز میں جھنجھلاہٹ واضح محسوس کی جاسکتی تھی، شیمپو کی خوشبو اُس کے بالوں کی خوشبو جیسی نہیں تھی کیونکہ..

"..تو کوئی بات نہیں آج کر لیتی ہوں ویسے یہ پہلے کرتی تھی میں استعمال "

آئیلین نے اُس کے بھینچے تاثرات دیکھ کر نرمی سے کہا جس پر اصفہان نے سر نفی میں ہلایا..

" بتاتا ہوں.. ایک کام دیا تھا وہ بھی ٹھیک طرح سے نہیں ہوا ان سے

کل.."

مجبوراً وہ ہی شیمپو ہتھیلی پر ڈالتا وہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اُسے رگڑ کر

جھاگ بناتا آئیلین کے بالوں میں دونوں ہاتھوں سے دھیرے دھیرے

مساج کرنے لگا..

" کوئی بات نہیں، اتنے سارے شیمپو تو تھے یہاں .. "

ایک بار پھر وہ ہی سکون محسوس کرتی وہ آنکھیں موند کر واپس لیٹ گئی..

" لیکن ان میں سے کوئی بھی وہ نہیں تھا جو تمہارا ہوتا ہے.."

وہ شاید اب بھی غصے میں تھا.. آئیلین کو حیرت ہوئی کوئی اتنی سی بات پر کیسے

غصہ ہو سکتا ہے بھلا..

" یہ سب چھوڑو تم مجھے یہ بتاؤں اتنا اچھا شیمپو لگانا کہاں سے سیکھا؟؟ "

.. آئیلین نے اُسکی توجہ مبذول کروانے کے خاطر سوال کیا

" صحیح کر رہا ہوں ؟؟ "

چہرہ اُس کے سامنے لاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا گیا.. آئیلین نے اوپر ہو کر اُسکے گال پر اپنے لب رکھ دئے، اصفہان اتنی کیوٹ حرکتیں کرے گا یہ .. اُسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا

" .. بہت اچھا "

دور ہو کر واپس لیٹتی وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی آہستگی سے بولی جواباً اصفہان ہولے سے مسکرا دیا.. اور واپس آرام سے بیٹھتا اُس کے بالوں کی جڑوں میں اچھے سے شیمپو لگانے لگا.. کچھ دیر یوں ہی کرتا رہا اور پھر ہینڈ شاور سے اُس کے بال اوپر سے لے کر نیچے تک اچھے سے دھو دئے تاکہ سارا .. جھاگ نکل جائے

"تھینک یو.. "

آئیلین نے مدھم سرگوشی کی، وہ اب ٹاؤل سے اُس کے بال خشک کر کے انہیں اس میں احتیاط سے لپیٹتا اب واش بیسن کے سامنے کھڑا شیمپو کی بوتلز واپس سینٹری ٹیبل پر رکھنے لگا..

سیاہ ٹراؤزر میں ملبوس مگر شرٹ لیس تھا وہ اس وقت، آئیلین کی نگاہیں اُس کی بنا شرٹ کی کسرتی پشت سے الجھنے لگیں، لڑکی ہو کر وہ نگاہوں پر قابو نہیں رکھ پا رہی تھی پھر وہ تو مرد تھا، لیکن باکمال ضبط والا.. آئیلین مکمل اُسکی دسترس میں، اُس کے مقابل تھی کچھ دیر قبل، وہ ہر طرح سے چھونا، اُسے محسوس کرنے کا حق اپنے پاس محفوظ رکھتا تھا مگر اُس کی سرمئی آنکھوں نے سوائے آئیلین کی آنکھوں کے جسم کے کسی اور خطے، کسی اور وادی کا رخ نہیں کیا کیونکہ آئیلین کی جھجھک محسوس کر لی تھی اُس نے..

اُس کے بال بال پر اپنا حق رکھنے والا شخص ہر ایک چیز میں اُسکی اجازت، اسکی رضا کا اُسے حق دیا کرتا اور یہی اصفہان سہگل کی سب سے بڑی خاصیت تھی.. تسلط اور اقتدار رکھنے والا جب آپ کی خاطر داری، آپ کی رضا جوئی چاہے تو یہ احساس ہی مکمل کر دینے والا ہوتا ہے اور وہ اس وقت کچھ ایسا ہی محسوس کر رہی تھی ..

"آج تمہارا دن ہے، تم جو چاہو گی بس وہ ہی کروں گا .."

واپس اسکی سمت پلٹتا وہ دو زانو آ کر آئیلین کے مقابل بیٹھ گیا، آئیلین نے گردن موڑ کر اپنا سر باتھ ٹب کے سرہانے ٹکا لیا.. وہ بغور اُس کا وجیہہ چہرہ، سرمئی کانچ سی آنکھوں کا جذبات کے نشے میں لہو رنگ ہونا، ستواں کھڑی مغرور ناک، اُس کے تتنے سیاہ گھنی شیو سے ڈھکے جبڑے اور عنابی گداز ہونٹ دیکھنے لگی.. خاصی فرصت سے تخلیق کیا گیا تھا اُسے ..

"..تم بہت ہینڈسم ہو "

بے اختیار آئیلین کی زبان پھسلی، اور آگے جو ہوا وہ دیکھ کر اُس کے نیم وا لب مسکرا اٹھے..اصفہان کی سفید رنگت میں سرخیاں گھلنے لگیں، شاید نہیں ..یقیناً اُس نے بلش کیا تھا..آئیلین کو خوشگوار حیرت نے آن گھیرا

"..مزے کی بات..ہوں بھی صرف تمہارا ہی "

سفید جھاگ کے نیچے چھپے اُس کے جسم پر سرسری نگاہ ڈالتا وہ مسکرا کر کہہ گیا اور اپنا مضبوط بازو باتھ ٹب کے سرہانے پر سیدھا کر کے رکھتا اُس پر اپنی .. ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے آئیلین کی آنکھوں میں جھانکنے لگا

آئیلین نے کچھ نہ کہا، شرمیلی مسکان ہونٹوں پر سجائے وہ اُس کے بازو پر نظر آتی رگوں پر اپنی شہادت کی انگلی پھیرنے لگی..پانی کی آواز کے ساتھ ان میں

زرہ سے اوپر ہوتے اُس کے گلابی شانوں پر جوں ہی اصفہان کی نگاہ پڑی اُس نے صبر کرتے ہوئے لب بھینچ لئے..

" Don't do this Mon amour, do not test my patience.."

(ایسا نہیں کرو میری محبت.. میرے صبر کو مت آزماؤ..)

دبی دبی غراہٹ کی صورت جملہ ادا ہوا، وہ اصفہان کے کشیدہ تاثرات دیکھ کر طنزیہ مسکرائی..

" Why?? Are you afraid of me ? "

(کیوں؟؟ کیا تم. مجھ سے ڈر رہے ہو؟)

چیلنجنگ انداز میں کہا گیا..

" No!! but now you surely will.. "

(.. نہیں !! لیکن اب تم ضرور ڈرو گی)

اصفہان اُس کا چہرہ دوسری ہاتھ کی جان لیوا گرفتار میں لیتے ہوئے اُسکے چہرہ پر اشتعال انگیز دبی سرگوشی کی.. سرمئی آنکھیں جنونیت سے لبریز تھیں..

"....اصفہ...ا...ن "

اُس کی انگلیوں کی حرارت پر وہ تڑپ کر اُس کا بازو دونوں ہاتھوں میں بھینچتی اُسے خود سے دور کرنے لگی، اپنی کوشش میں وہ کامیاب ہوتی کہ اس سے پہلے ہی اصفہان نے اُس کی تمام کوششیں ناکام کرتے ہوئے اپنا چہرہ آئیلین کے کان کی سمت کیا..

" Shhh!! You don't have to resist now, I know what you want.."

(ششش !! مزاحمت کی ضرورت نہیں اب، مجھے معلوم ہے تم کیا چاہتی ہو..)

ہونٹوں پر زبان پھیر کر ترچھی آنکھوں سے اُس کا چمکتا چہرہ دیکھتا وہ آئیلین سے دور ہو گیا.. آئیلین کی گرفت اُس کے بازو پر مزید تنگ ہو گئی، ان آنکھوں کے پیام خیر کی خبر نہیں دے رہے تھے..

" جتنی مزاحمت کرو گی اتنی ہی اپنے لئے مشکل کھڑی کرو گی.."

گھری تاریک آواز میں اُسے باور کروایا گیا.. آئیلین کی آنکھوں میں خوف اترنے لگا، پانی کے اندر وہ بے ساختہ تڑپی لیکن اب مقابل کے سر پر شاید جنون سوار ہو چکا تھا..

" میں اس طرح تمہارے لئے ہی آسانی کر رہا ہوں، ممانعت میں وقت ضائع کرنے کے بجائے اس لمحے کو محسوس کرو، اس سے راحت اٹھاؤ.."

آواز کے ساتھ ساتھ چہرے پر اُسکی گرفت بھی نرم پڑتی گئ، آئیلین نے گہری سانسیں لیتے ہوئے عارضوں پر اپنی خمدار سیاہ پلکیں گرادیں..

دھیرے دھیرے اُس کے ہاتھ بھی بے جان ہوتے اصفہان کا بازو چھوڑتے چلے گئے..

" شاباش.. "

آئیلین کو پرسکون ہوتے دیکھ وہ متبسم گویا ہوا، نیم وا ہونٹ دعوتِ نظارہ پیش کررہے تھے مگر ابھی کچھ اور زیادہ اہم تھا اُس کے لئے..

خاموش ماحول میں پانی کی آواز اور آئیلین کی مبہم سسکیاں گونجنے لگیں جو اصفہان کی سماعتوں میں رس گھول رہیں تھیں، بنا خود کو آرام دئے وہ مستقل اُسے سکون بخش رہا تھا جو کہ مصیبت بننے لگا تھا اُس کے لئے مگر جیسا اُس نے

کہا کہ آج آئیلین کا دن تھا سو آئیلین کے جذبات زیادہ اہم تھے اُس کے لئے ..

"......اصفہان "

وہ سرگوشیوں میں بے خودی کے منازل طے کرتی اُسے پکارنے لگی، نیم وا ہونٹوں سے جا بجا آہیں اور بند پلکوں کے پیچھے چھپی سبز آنکھیں سرور کے باعث بدحواس سی تھیں ..

" feel me Mon amour, feel my hands touching you and praising you.."

(مجھے محسوس کرو میری محبت، محسوس کرو میرے ہاتھوں کا تمہیں چھونا اور تمہیں سراہنا .)

اصفہان نہ رکا، سختی سے جبڑے بھینچے وہ اپنا کام کرتا رہا.. مضبوط ہاتھ مہارت سے آئیلین کے ملائم کندھوں کی مساج کرر ہے تھے.. ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اُس کی اپنی سانسیں بھی بھاری ہونے لگیں..

"....اصفہان "
بلند آہ کی صورت اُس کا نام آئیلین کے لبوں سے کسی ساز کی طرح ادا ہوا، اُس نے باتھ ٹب کی سائیڈز مضبوطی سے تھام لیں.. سرور اور بے خودی کے آخری مراحل پر تھی وہ کہ اچانک جسم میں سنسنی کی شدید لہر دوڑی.. سسکیاں یکدم رک گئیں وہ بے دم سی ہوتی گہری سانسیں لیتی ہوئی بے سدھ پڑ گئی..

" That's it Mon amour, calm down you have done a great job.."

(. بس ہو گیا میری محبت، پر سکون ہو جاؤں تم. نے بہت اچھا کام کیا)

آئیلین کے نڈھال وجود کو دیکھتا وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا، جھک کر اُس کی نم پیشانی پر بوسہ دیا.. صرف اس پر وہ اتنا تھک گئ تھی آگے اُس کی شدتیں کیسے سہتی؟؟ آنے والے وقت کے بارے میں سوچ کر اصفہان کے اعصاب مخمور ہو گئے.. اُس کا مبہم قہقہہ بے اختیار فضا میں گونجا..

"..فریش ہو کر فوراً باہر آؤ.. انتظار کر رہا ہوں میں تمہارا"

استحقاق لٹاتی نگاہوں سے اُس کے گلابی پُر نور چہرے کو دیکھتا وہ باتھ روم سے باہر نکل گیا.. اُس کے وہاں سے جاتے ہی نامانوس سا خالی پن محسوس کیا آئیلین نے حالانکہ وہ مدہوشی کے عالم میں تھی.. یعنی جادو گر حصار بندی کر کے جا چکا تھا اُس پہ..

UL KHAN WRITES

" یہ کہاں گیا؟؟ "

وہ کمرے میں واپس آئی تو اصفہان کہیں نہ نظر آیا، آئیلین نے متفکر خود کلامی کی.. اصفہان کی تلاش میں وہ دروازے کی جانب بڑھی مگر کچھ سوچ کر اپنا ارادہ ترک کرتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور اپنے نیم تر بال خشک کر کے انہیں سلجھانے لگی..

" پاگل... "

شیمپو والا واقعہ ایک بار پھر اُسے یاد آیا جس نے آئیلین کے سنجیدہ ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دی.. وہ آئینے میں نظر آتا اپنا عکس دیکھنے لگی، اپنا آپ اُسے پہچانے میں نہ آیا، خود میں سے اُسے اصفہان کی خوشبو آ رہی تھی جبکہ قربتوں کے اصل مراحل تو ابھی طے ہونا باقی تھے..

وہ پلکیں جھکاتی شرما گئی، کبھی سوچا بھی نہیں تھا بزنس کو بچانے کے چکر میں کی گئی یہ شادی اس نہج پر آپہنچے گی.. چہرے اور ہاتھوں پر کریم لگا کر کے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی.. سوچ کے عین مطابق وہ بیڈ کی ملائمت میں دھنستی چلی گئی..
آئیلین پرسکون سی ہوتی ماضی میں ہوئے تمام واقعات کے بارے میں سوچنے لگی..

"..کیا پتہ وہ واقعی مجھے پسند کرتا ہو تبھی اُس نے مجھ سے شادی کی "
آئیلین نے خود سے کہا، آج تک یہ بات تو واضح نہیں ہو سکی تھی اُس پر آیا کہ اصفہان نے یہ شادی کیوں کی..
لیکن تم نے جب اُس سے پوچھا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے تو اُس کا جواب "
" ..ہاں تو نہیں تھا
..اندر سے کسی نے استہزایہ سوال کیا، وہ بے چین ہونے لگی

"..لیکن اُس نے نہ بھی نہیں کہا"

خود کو خود ہی دلیل دی گئی.. زیادہ سوچنا انسان کو الجھا دیتا ہے اور اس وقت آئیلین کے ساتھ بھی یہ ہی ہوا تھا.. دنیا سے بے خبر وہ خاموش بیٹھی ہر نقطے، ہر زاویے پر غور و فکر کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر بند بھی ہو گیا..

سیاہ ہائی نیک ٹی شرٹ اور بلیک جینس میں ملبوس دونوں ہاتھوں میں چاکلیٹ موس سے بھرے شیشے کے دو باؤل تھامے وہ کمرے میں داخل ہوا نظروں کا محور مڈ نائٹ بلیو کلر کی سلک نائیٹی میں ملبوس آئیلین تھی جو پشت پر گیلے بال بکھرائے نہ جانے کس دیس کے سفر کو نکلی ہوئی تھی..

بغیر آستینوں کی نائٹی میں چمکتے اُس کے دودھیا بازوؤں کو دیکھ کر اصفہان کے اعصاب ایک بار پھر بوجھل پڑنے لگے.. وہ سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ میں

تھامے ڈیزرٹ رکھتا بیڈ پر عین اُس کے پیچھے بیٹھ گیا.. ناک اُس کی گردن کے قریب کرتے ہوئے آئیلین کے جسم سے اٹھتی تازہ پھولوں کی خوشبو، اُس کے پرفیوم کی دلفریب مہک اپنی سانسوں میں اتارتا وہ مدہوش سا ہونے لگا ..

" کیا سوچ رہی ہو ؟؟ "

اپنے حواسوں پر قابو پاتا ہو گہری سانس کی صورت اُسکی مہک خود میں انڈیل کر آئیلین کے کان کے قریب اپنا چہرہ کر گیا ..

بے حد پاس اُس کی بھاری سرگوشی سن کر وہ ہوش میں آئی بے اختیار آئینے میں اپنے عقب میں نظر آتے عکس کو دیکھا، گیلے سیاہ لہر-دار گھنے بال کنگھا کر کے پیچھے کیئے وہ کافی فریش اور بہت ہینڈسم لگ رہا تھا ..

اصفہان تو پہلے ہی نظریں آئیلین پر جمائے بیٹھا تھا دید ملنے پر آگے بڑھتے ہوئے اُس کا رخسار نرمی سے چوم لیا.. کتنے مکمل لگ رہے تھے وہ دونوں ساتھ میں.. آئیلین اُسے دیکھ کر مسکرا بھی نہ سکی.. اگر کسی دن وہ اُسے چھوڑ کر چلا گیا تو...؟ یہ سوچ اذیت کا سبب بنی کیونکہ وہ چاہنے لگی تھی اُسے..

"کچھ نہیں.."

وہ دل ودماغ پر چھائے خدشات جھٹک کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی، اصفہان نے سوالیہ نگاہوں سے اُس کے بدلتے تاثرات دیکھے..

"کوئی تو بات ہے.. کیا سوچ رہی تھی بتاؤ مجھے.."

نرمی سے کہتا وہ اُس کے مقابل اٹھ کھڑا ہوا.. آئیلین کے مرمریں رخسار پر اُنگلیوں کی پشت سہلاتا وہ اُسکی حوصلہ افزائی کر رہا تھا کہ آئیلین وہ سب کہہ دے جو اُسکے دل میں ہے..

"..کچھ نہیں.. کہہ دیاناں ہر بات میں پیچھے نہیں پڑ جایا کرو "
بدلحاظی سے اُسے دور جھٹکتے ہوئے آئیلین نے چڑ کر جواب دیا جس پر اصفہان کے دلفریب چہرے پر سایہ سا آکر گزرا لیکن اگلے ہی پل خود پر قابو پاتے ہوئے آئیلین کا عریاں مخملی بازو اپنی گرفت میں لیتا وہ اُسے کھینچ کر خود سے لگا گیا..

"...میری نرمی کا ہر بار ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو تم مسز "
اصفہان کے سپاٹ لہجے پر وہ غصہ ہوتی اپنا بازو اُسکی گرفت سے آزاد کروانے کی تگ و دو کرنے لگی..
" ہر بار نہیں، بار بار اٹھاؤ گی کیا کرلو گے تم ؟؟ "
جھنجھلاہٹ بھرے اشتعال انگیز لہجے میں کہا گیا جس نے جہاں اصفہان کے چہرے پر معنی خیز رنگ بکھیرے وہیں آئیلین کی روح کانپ اُٹھی.. وہ

دھیرے دھیرے اپنی کھردری مضبوط ہتھیلیاں اُس کے مخمل جیسے سفید بازوؤں پر پھیرنے لگا..

" چلو اب بتا ہی دیتا ہوں کہ کیا کروں گا.. "

آئیلین کو بیڈ کی طرف موڑ کر گردن سے زرہ نیچے دو انگلیاں رکھتے ہوئے ان پر دباؤں بڑھاتا وہ اُسے پیچھے دھکیل کر بیڈ پر گرا چکا تھا..

" اب بس میں اس سے آگے کچھ نہیں کرنا چاہتی.. می... م... "

آئیلین اُس کے بدلتے رنگ، آنکھوں میں الوہی سی چمک امڈتی دیکھ ایڑیوں کے بل پیچھے کھسکتی ہوئی منمنائی..

" لیکن میں چاہتا ہوں.. بہت ہوئی یہ سادگی اور نرمی.. اب بس "

پراسرار لہجے میں کہتا وہ بیلٹ کے اندر سے اپنی شرٹ کھینچ کر باقاعدہ نوچتا ہوا باہر نکالنے لگا.. آرمانی کی مہنگی ترین ٹی شرٹ کے ساتھ نہایت بے رحمانہ سلوک کیا گیا تھا..

"...تم.. تم نے کہا تھا میری سنو گے، آج کا دن میرا ہے "
اُس بیسٹ سے دور ہونے کی تمام راہیں ختم ہوئیں کہ جب آئیلین کی پشت بیڈ کراؤن سے ٹکرائی، اُس نے سہم کر اصفہان کی آنکھوں میں ٹھہرے جنون کو دیکھا..
"..بارہ بج گئے تمہارا دن ختم "
متانت سے کہتا وہ جھک کر ایک ہاتھ سے آئیلین کی پنڈلی دبوچتا اُسے اپنے نزدیک کھینچ گیا.. سانپ کی طرح رینگتا اُسکا ہاتھ نائٹی کے اندر سے گزرتا اُسکی ملائم ٹانگوں پر سرائیت کرتا گیا.. آئیلین اُس کے مضبوط سفید بازو کو

گھبرا کر آدھا اپنے اندر گم ہوتا دیکھ سکتی تھی، دل میں نامانوس سی گدگدی ہونے لگی..

"..اور اب میرا دن ہے.. اب وہ ہی سب ہو گا جو میں چاہوں "
آئیلین کی آنکھوں میں ناچتے خوف کو دیکھ کر وہ مستور بھاری لہجے میں بولا اور سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے پلک جھپکنے سے بھی پہلے اپنی شرٹ اتار کر بیڈ کی سائیڈ پر اچھال دی..

" ..نہ.. نہیں.. میری مرضی کے بنا تم مجھے چھو بھی نہیں سکتے "
اصفہان کے چمکتے کسرتی وجود کو سحر زدہ نگاہوں سے دیکھتی وہ بے بسی سے بولی.. ہمیشہ اپنے پیر پر اُس لڑکی نے خود کلہاڑی ماری تھی.. آخر کیوں.. کیوں کی بدتمیزی اُس سے وہ بھی بے مقصد، بنا کسی وجہ کے.. آئیلین نے اُس لمحے کو جی بھر کر کوسہ کہ جب اُس بپھرے شیر کو بلاوجہ للکارا تھا..

" میرے پاس تمہیں چھونے تو کیا وہ سب جو میں چاہوں ہر ایک چیز کرنے کا حق موجود ہے.. نکاح نامہ ساتھ لے کر نہیں گھومتا مگر تصویر ہے میرے پاس چاہو تو دکھا دیتا ہوں تمہیں؟؟ "

آئیلین کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے وہ سرگوشی کی صورت اپنا جملہ مکمل کر کے دھیرے دھیرے اپنی بیلٹ کا بکل کھولنے لگا.. میٹل کھلنے کی چبھتی ہوئی آواز فضا میں گونجی آئیلین نے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیری..

" میں نہیں مانتی.. "

کچھ سمجھ نہ آیا تو بے مقصد جملہ ہانک دیا گیا جسے سن کر اصفہان کا بلند قہقہہ کمرے کے رومانوی ماحول میں بکھر گیا..

"لیکن مجھے تو شوہر مانتی ہو تم.. کچھ گھنٹے قبل دو بار اجازت دی تھی تم نے مجھے جو چاہے کرنے کی، وہ تو یہ میری شرافت ہے کہ تمہیں زیادہ تکلیف نہیں پہنچائی، خود اذیت میں رہا مگر تمہیں سکون دیا میں نے لیکن اب.. اب میری باری ہے.."

زوردار جھٹکے سے کھینچ کر بیلٹ اپنی جینس سے علیحدہ کرتا وہ اُسے اپنے ہاتھوں پر باری باری لپیٹنے لگا..

"شرافت.. اور تم.. مائے فٹ.."

اصفہان کی جانب سے کئے گئے طنز پر وہ تڑپ کر اچھلتی بیڈ پر کھڑی ہو گئی، بمشکل اُس نے اپنی نگاہوں کو اُس کے چہرے پر مرکوز کئے رکھا ورنہ ان سفید نیلی ابھری نسوں والے مضبوط ہاتھوں پر مہارت سے لپٹ کر کھلتی اور کھل کر واپس لپٹتی سیاہ بیلٹ نے صحیح اُسکا حوصلہ پست کیا تھا..

اتنی ہی اپنی آنا تمہیں عزیز ہے تو کرو ناں بدلہ پورا.. کچھ سکون میں نے

تمہیں دیا کچھ تم مجھے دو.. "

گردن اُٹھائے آئیلین کی آنکھوں میں جھانکتا وہ بے باکی سے بولا نتیجتاً غصے

کے باعث آئیلین نے مٹھیاں ایک دوسرے میں سختی سے بھینچ لیں..

"اصفہان....."

کاٹ کھا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھتی وہ دبی آواز میں غرائی..

" بولو ناں اصفہان کی جان... "

مسکرا کر کہا گیا، زچ کر کے رکھ دیا تھا اُس نے آئیلین کو..

" تم سمجھے.. نہیں ہوں میں تمہاری جان.."

وہ اکتا کر کہتی بیڈ سے نیچے اترنے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ اصفہان نے اُس کی کلائی تھام کر واپس اُسے اپنے مقابل کیا اور دوسرے ہاتھ سے جھک کر اُسکی ٹانگ کھینچتے ہوئے اُسے واپس بیڈ پر گرا دیا..

"اچھا تو پھر زندگی بن جاو.."

مخمور لہجے میں کہتا وہ اُس کی دونوں کلائیاں ایک ہاتھ کی گرفت میں لیتے ہوئے اپنے دوسرے ہاتھ میں لپٹی بیلٹ ان کے گرد تیزی سے باندھنے لگا..

"نہیں بننا مجھے تمہاری اس بے شرم زندگی کا حصہ.. چھوڑو مجھے بے شرم آدمی.. کیا کر رہے ہو یہ.."

دونوں کلائیاں مضبوطی سے قید ہوتی محسوس کر کے وہ چیخنے لگی، ساتھ ہی بیڈ پر پیر بھی فل سپیڈ پر چل رہے تھے.. شکر ہوا کہ وہ فارم ہاؤس سنسنان ویرانے میں واقع تھا.. در حقیقت تو اصفہان اپنی تیز طرار ملکہ کے ہر ہنر سے واقف تھا تبھی تو گھر لے کر جانے کے بجائے اُسے یہاں لا یا..

" بے شرمی ابھی دکھائی ہی کہاں ہے تمہیں ہنی.. تم بھی ناں بہت بے صبری ہو.. "

اچھے سے اس کے ہاتھ پر بندھی بیلٹ کا بکل بند کر کے وہ آئیلین کا سر اُٹھا کر تکیے پر رکھتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا..

" سہگل..... "

آئیلین نے بے بسی سے اُسے دیکھا، کس قدر کمزور اور وہ کس حد تک طاقتور تھا جو پورے قد سے اُس کے سر پر کھڑا ایسے اُسے دیکھ رہا تھا کہ جیسے کچھ دیر میں اُسے سالم نگل جائے گا، سرمئی آنکھوں میں دیوانگی سی تھی اور وحشت بھی انتظار بس ختم ہوا.. آئیلین کی بے ترتیب ہوتی سانسیں، بے ہنگم طرح سے دھڑکتا دل، لرزتی پلکیں اور اُس کا کانپتا قیامتیں برپا کرتا وجود.. رحم و کرم پر تواب تھی وہ اُس کے..

"کچھ دیر قبل میرے ہاتھ تمہیں چھو رہے تھے تب جیسے سرور میں دھت اصفہان.. اصفہان کا راگ الاپ رہی تھی تم بالکل ویسے ہی ابھی بھی مجھے پُکارو.. "

اُس کی نائٹی کے درمیان بندھی دوڑی سے جھک کر کھیلتا وہ آسودگی سے بولا... ایک گھٹنے سے اُس کے پیر ایک دوسرے سے دور کرتے ہوئے جبکہ دوسرا اِن کے درمیان بیڈ پر ٹکاتا وہ گھنے سائے کی مانند آئیلین پر پھیلتا چلا گیا.. سلیقے سے کنگھی ہوئے لہر-دار بال جھکنے کے باعث اُسکی فارغ پیشانی پر گرتے آئیلین کی آنکھوں سے بے حد نزدیک تھے کہ اصفہان نے دوسرے ہاتھ سے فوراً انہیں واپس پیچھے دھکیلا کہ کہیں اُس کی موتیوں جیسی ساحرانہ آنکھوں کو وہ تکلیف نہ پہنچادیں..

"تم نے صحیح کہا تھا.. "

آئیلین کے حواس باختہ چہرے سے محض دو انچ کے فاصلے پر رکتا وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بھاری مدہوش لہجے میں گویا ہوا.. اُس کی سانسوں کی ٹھنڈی خوشبودار مہک اپنے چہرے اور peppermint سے پھوٹتی ناک پر محسوس کرتی وہ بے خودی کی دنیا میں قدم رکھ گئی..

"...تم نہ میری جان ہو اور نہ زندگی... بلکہ تم میری سزا ہو "

نظریں اُس کے بھیگے گلابی ہونٹوں پر مرکوز کئے وہ دبی آواز میں خود کلامی کرتا ان پر جھکا.. آئیلین نے سختی سے آنکھیں میچ لیں وہ اُسکی سرگوشیاں سن چکی تھی.. آگے کیا ہونے والا ہے سب پتہ تھا اُسے..

اصفہان اُس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتا اُسکی آنے جانے والی تمام سانسوں کا رستہ مسدود کر گیا.. وہ لمحہ بہ لمحہ اُسے خود میں اتارنے لگا.. جا بجا اپنا جنونیت خیز لمس کبھی اُس کے نچلے ہونٹ تو کبھی اُسکی ٹھوڑی پر چھوڑتا وہ اپنی

تشنگی مٹانے لگا، ایک ہاتھ دیوانہ وار اُس کے بیڈ سے لگے بازوؤں کی نرمی خود میں اتار رہا تھا جبکہ دوسرے سے وہ دونوں کے درمیان حائل اُس نائٹ سے آئیلین کے وجود کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگا.. کپڑا اپھٹنے کی آواز آئی جس کے بعد بے وقعت ہوتی وہ نائٹ زمین بوس ہو گئی..

" ایسی سزا جو تا عمر خوشی خوشی کاٹوں گا میں.. تم جیسی سزا کے ہوتے ہوئے میں ساری زندگی سزا وار رہنے کو ترجیح دوں گا.. "

آئیلین کی اکھڑتی سانسوں کی پرواہ کر کے وہ اُس کے ہونٹوں کو رہائی بخش کر اُس کی گردن کے نیچے دبے بال سیدھا ہوتے ہوئے آہستہ آہستہ آزاد کرنے لگا، اُس وقت تک کہ وہ سارے تکیے پر نہ بکھر گئے..

اُس شخص کی زبردستی میں بھی نرمی تھی، کچھ دیر قبل سبز آنکھوں میں چھائے خوف کی جگہ خمار نے لے لی..

" بولو تو ابھی بھی چلا جاؤں ؟؟ "

پر سکون لہجے میں سوال کیا گیا، چالاک انسان جواب کیونکہ جانتا تھا آئیلین نے گردن نفی میں ہلائی جسے دیکھ کر بھرپور مسکراہٹ نے اُس کے لبوں کو چھولیا ..

" یعنی تمہارے ہاتھ کھول دوں ؟؟ "

سنجیدگی سے سوال کیا گیا، آئیلین نے فوراً سر ہلایا ..

" مجھے محسوس کرنا ہے تمہیں ؟؟ "

ایک اور سوال جسے سن کے نہ تو ہاں میں جواب آیا نہ ناں میں مگر سبز آنکھوں کے پیام وہ سمجھنے لگا تھا .. ہاتھ بڑھ کر اُس نے چند ہی پلوں میں آئیلین کے کلائیاں آزاد کردیں ..

" That's my queen.."

وہ جھک کر اُس کی گردن کی حسین نرم جلد پر اپنی ناک سہلاتا ہوا مدھم آواز میں بولا، آئیلین کے کانپتے ہاتھوں کی موجودگی وہ اپنی گردن کی پشت اپنے کندھوں پر باآسانی محسوس کر سکتا تھا، بدحواسی دونوں ہی طرف حد سے سوا ہونے لگی..

پہلی بار اصفہان صنفِ نازک کے اتنے قریب آیا تھا، صنفِ نازک بھی وہ جو اُسکی بیوی، اُسکی محبوبہ تھی آئیلین کے بے حجاب حسن کو اپنی نگاہوں سے سراہتا وہ اُس کے بے ہنگم طرح سے دھڑکتے دل کو قرار بخشنے کے خاطر اُس پر اپنی تمام تر وارفتگیاں نچھاور کرنے کیلئے جھکتا چلا گیا..

" تم نے پوچھا تھا مُجھ سے کہ محبت کرتا ہوں میں تم سے اور میں ابھی تمہیں بتا رہا ہوں.. محبت نہیں کرتا میں تم سے آئیلین..."

دل کے مقام کو عقیدت سے چومتا اُس کی دھڑکنوں کا شور خود میں منتقل کرتا وہ آہستگی سے بولا، اصفہان کے جملے پر آئیلین دھڑکنوں کی رفتار سست پڑنے لگی.. اُس کی پشت پر بندھے آئیلین کے ہاتھ ایک دم ساکت ہو گئے ..

" دیوانگی ہو تم میری، میری سزا ہو تم.. محبت کو زوال ہے مگر میری دیوانگی، میری سزا کو نہیں.. مر گیا تو محبت ختم لیکن سزا نہیں ختم ہوتی.. میری روح آسیب بن کر مرنے کے بعد بھی تمہیں حاصل کرنے آیا کرے گی، اپنی سزا پوری کرنے.. یہ دنیا اور اس کے بعد والی دنیا دونوں میں اپنے سنگ پاؤ گی مجھے تم.. "

مشکل کے بعد آسانی سنا تو تھا مگر محسوس آج کیا، آئیلین کو لگا کسی نے نئے سرے سے اُس کے جسم میں روح پھونک دی ہو.. دھڑکنوں کے شور کو قرار مل گیا.. اُس سر پھرے کا اِقرار اُس ہی کی طرح تھا جنون سے لبریز، پاگل کر

دینے والا.. خماری ہونے کے باوجود بھی آئیلین نے اپنے لمبے ناخن اُسکی کندھوں میں پیوست کر دئے جن کی چبھن سے عجیب سرشاری اصفہان کی وجود میں سرائیت کر گئی..

" .. پیچھا نہیں چھوڑو گا میں تمہارا "
جا بجا اُسکی گردن، اُسکے نرم شانوں اور بازوؤں پر اپنی چاہت نچھاور کرتا وہ جان لیوا نشے کی مانند اُسے اپنی سانسوں میں گھولنے لگا.. اُسکی خوشبو اصفہان کو پاگل کر رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا خون بن کر اُسکے وجود کا حصہ بن جائے..

اصفہان نے اُس کی کمر کر گرد بازو باندھ کر اُسے اپنے قریب تر کر لیا آئیلین بھی اُس کی پناہوں، اُس کے کشادہ سینے میں چہرہ چھپاتی اپنا آپ اُس کے سپرد

کر گئی.. ماحول میں رقص کرتی معنی خیزی میں یکلخت ان دونوں کی بھاری

.. سانسوں اور آئیلین کی مدھم آہوں کا مدھر ساز گونجنے لگا

کمرے میں چھائی خنکی کی جگہ یکدم ان دیکھی تپش نہ لے لی.. دو جسموں

کے یک جاں ہونے کی تپش، ان کے دلوں کی ایک دوسرے سے ملن پر

دھڑکنے کی تپش.. رات تاریک ہوتی چلی گئی.. آسمان پر چمکتے ستارے اور

پوری آب وتاب سے روشن مہتاب آئیلین پر برستی اصفہان کی شدتیں،

.. اُسکی آشفتگی کے گواہ تھے

ان دونوں کے درمیان قائم پاک رشتے کو آج تکمیل مل گئی.. کائنات کی ہر

شئے اس جائز ملاپ پر خوش تھی، ان دونوں نے ایک دوسری کو پالیا لیکن اب

دیکھنا یہ تھا کہ اس کے بعد آنے والے اصل امتحانات کا مقابلہ وہ دونوں ایک

دوسرے کے ہمراہ کیسے کرتے.. آنے والا وقت کٹھن اور ان دونوں کے

..بنائے اس نئے رشتے کی آزمائش کرنے والا تھا

UL KHAN WRITES

"...چائے "

وہ رات کے کھانے کے بعد ٹیرس میں کھڑا اپنے پسندیدہ مشغلے سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ پشت پر آنے والی دلکش نرم آواز پر چونک کر آنے والی کی

.. سمت پلٹا

"..شکریہ "

آزاد نے جبراً مسکرا کر اُسے دیکھا، وہ جانتا تھا اینارہ کو اُس کا سگریٹ پینا پسند نہیں مگر شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان جلتے شعلے کو کیسے پھینک دیتا ابھی تو یہ جلائی تھی اُس نے..

"آپ چائے رکھ دیں میں پی لوں گا.."

رخ واپس پھیر کر ایک گہرے لمبے کش کی صورت تمام تمباکو کا دھواں خود میں انڈیلتا وہ سگریٹ دور اچھال کر واپس اینارہ کی طرف پلٹا جو ہنوز چائے کی پیالی ہاتھ میں تھامے کھڑی تاسف سے اُسے دیکھ رہی تھی..

"لائیے دیجئے.."

اینارہ کی بھوری آنکھوں میں رقم خفگی بھانپ کر آزاد کھسیانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ایک ہاتھ سیاہ بالوں میں پھرتا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اینارہ سے چائے کا کپ لے لیا..

"..جانتے ہیں لت بہت بری چیز ہے "

آزاد کی آنکھوں میں دیکھتی وہ دھیمے قدم اٹھاتی ہوئی ٹیرس میں پڑے لکڑی کے چیئر سیٹ میں سے ایک چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی.. سینے پر بازو لپیٹے ہوئے وہ گہرے نیلے رنگ کے شلوار سوٹ میں ملبوس آزاد کو دیکھنے لگی جو چائے کی چسکیاں بھرتا اُسی کو محورِ نگاہ بنائے ہوئے تھا.. ویسے بھی اُس کے ہوتے ہوئے کسی اور منظر، کسی اور نظارے پر آزاد سہگل کی نگاہیں ٹھہرتیں ہی کب تھیں بھلا ..

"..بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں، اللہ کا شکر ہے میں کسی لت میں نہیں ہوں "

سنجیدہ لہجہ جبکہ اسود روشن آنکھوں میں شرارت واضح دیکھی جاسکتی تھی ..اینارہ نے سر ہلا کر طنزیہ انداز میں بھونیں اچکائیں

"جی یہ تو میں ہر بار سوچتی ہوں جب کبھی جلتی سگریٹ آپ کی انگلیوں یا ہونٹوں کے درمیان دیکھتی ہوں.. کہ واقعی آپ کسی لت میں نہیں، ہیں ناں؟؟"

سنجیدہ طنز سے بھرپور لہجہ آزاد اُسکی باتیں، سرخ ٹمٹماتے رخسار بھانپ کر محظوظ ہوتا سیاہ دوپٹے کے ہالے میں دمکتا اُس کا چہرہ گہری نگاہوں سے تکنے لگا..

"یہ لت نہیں محض ایک مشغلہ ہے خود کو مصروف رکھنے کے لیے.."

چائے کی خالی پیلی اینارہ کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ اُس کے مقابل پڑی کرسی گھسیٹ کر اُس کے سرہانے رکھتا بیٹھ گیا..

"خود کو مصروف رکھنے کے تو اور بھی بہت سے طریقے ہیں آزاد.."

اینارہ باقاعدہ چڑ گئی، آزاد نے بمشکل بے اختیار امڈنے والا قہقہہ حلق میں دبایا.. وہ دونوں ایک دوسرے کے کافی نزدیک آ گئے تھے ان دنوں، بے تکلفی کافی زیادہ بڑھ گئی.. بقول اینارہ کے آزاد کے بنائے گیے کھیل میں اسٹیج ٹو یعنی لاورز پر بس پہنچنے ہی والے تھے وہ دونوں ..

" مسئلہ یہ ہے کہ ان طریقوں میں میرے ساتھ والنٹیر کرنے کے لیے میری بیوی ہرگز تیار نہیں ہوگی بس اس لئے ہونٹوں اور انگلیوں کو اس سگریٹ سے مصروف رکھ لیتا ہوں.. "

معصومیت کے تمام اگلے پچھلے ریکارڈز توڑتے ہوئے اُس نے افسردگی سے کہا.. اینارہ آزاد کے لہجے میں چھائے غم کو اصل گردان کر فکر مند ہوتی کرسی پر آگے کو جھکی ..

" ایسی بات نہیں ہے، میں تو ہر معاملے میں آپ کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں.. آپ مجھے بتائیں میں آپ کی مصروف رہنے میں مدد کروں گی.. "

لب و لہجے شدید متفکر جبکہ بھوری سحر انگیز آنکھوں میں فکر کا جہاں آباد تھا، آزاد کو اُس کے بھول پن پر حیرت ہوئی..

" کسی پریوں کے جہان سے ہی تعلق لگتا ہے مجھے آپ کا، آپ اس دنیا کی مخلوق نہیں لگتی مجھے اینارہ.. "

ان بھوری آنکھوں کی طلسماتی کشش میں جکڑا وہ کسی سحر کے زیرِ اثر مدھم بوجھل آواز میں گویا ہوا..

" آزاد میں سنجیدہ ہوں.. "

اینارہ اُسکی پہلے کہی بات پر واقعی فکر مند دکھائی دے رہی تھی اور ویسے بھی وہ کچھ بھی کر گزرتی اگر بدلے میں آزاد سموکنگ کرنی چھوڑ دیتا تو کیونکہ وہ اچھی طرح واقف تھی اس کے نقصانات سے..

"میں بھی سنجیدہ ہی ہوں آپ آج مجھے بتادیں.."

وہ بے ساختگی میں کہتا بے اختیار کرسی کے ہتھوں پر اُنگلیوں کی گرفت مضبوط کرتے معاً خود کو اُسے چھونے سے باز رکھا گیا تھا..

"کیا بتاؤں.."

اینارہ نے بے تابی سے پوچھا، وہ معصوم اب بھی سنجیدہ تھی..

"کہ آپ کہاں سے ہیں؟؟"

مخمور لہجے میں کہا گیا، محبت پاش نگاہیں اینارہ کے متفکر نقوش کو حصار میں لئے ہوئے تھیں..

"..مجھے آپ سے بات نہیں کرنی "

..آزاد کی غیر سنجیدگی کا برا مناتی وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

" ..ارے ارے..اچھا معذرت چاہتا ہوں.. بیٹھیں تو صحیح "

یکدم ایبارہ کا ہاتھ دونوں ہاتھوں کی مضبوط مگر نرم گرفت میں لیتا دید و لہجے میں اسرار لئے وہ گردن اُٹھائے اُسے دیکھنے لگا..سیاہ پر سکون رات، سرد ہوا کے باعث لہلہاتے سرسبز درختوں کے پتے اور ماحول میں چھائی اُس کے لباس سے اُٹھتی مسرور کن مہک ایبارہ کی دھڑکنوں کی رفتار نامانوس انداز میں ..تیز کرنے کی سبب بنیں

وہ خشک ہوتا حلق تھوک نگل کر تر کرتی واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی، ہاتھ اب ..بھی اُس متاثر کن سحر انگیز شخصیت کے حامل مرد کے ہاتھوں کے نیچے دبا تھا

"اچھاتو آپ کہہ رہیں تھیں کہ آپ مصروف رہنے میں میری مدد کر سکتی ہیں؟؟ "

کشادہ ہتھیلی پر اُسکا نازک مخروطی گلابی ناخنوں والا خوبصورت ہاتھ رکھے سیدھے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اینارہ کے ہاتھ کی پشت پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچتا وہ مدھم سرگوشی نما لہجے میں بولا.. نظریں جھکی ہوئیں تھیں اینارہ واپس سنجیدہ ہوتی اپنا کان اُسکے چہرے سے قدرے نزدیک کر گئی.. آزاد واقعی کافی دھیرے بول رہا تھا..

"جی..جی...میں نے کہا تھا"

اُسکی کہی بات سمجھ کر وہ یکلخت بے صبری سے بولی.. نگاہیں مستقل پریشانی سے آزاد کے خوبرو چہرے کا طواف کرتیں رہیں..

"میں مصروف نہیں آپ میں گم ہو جانا چاہتا ہوں.."

نظروں کا زاویہ واپس ایнارہ کا چہرہ بنائے وہ آہستگی سے بولا.. الفظ تو سمجھ نہ پائی تھی پر آنکھوں کی تپش، بھاری آواز میں تیرتی حدت نے اینارہ کی آتی جاتی سانسیں سست کر دیں.. وہ چاہ کر بھی اُس سے دور نہ ہو سکی بس مزید ان.. آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہ تھی سو پلکوں کی جھالر نیچے گرادی

" میں چاہتا ہوں میری درماندگی کو کم کرنے میں مدد کریں آپ میری، آپ سے دور رہنا آزیت ناک ہوتا جا رہا ہے میرے لیے.. "

اینارہ کی لرزتی سیاہ پلکوں کو دیکھتا وہ جذبات سے چُور لہجے میں گویا ہوا، آزاد.. کے ہاتھ پر رکھا اینارہ کا ہاتھ بے اختیار کانپا

" زیادہ نہ صحیح بس تھوڑی سی.. تھوڑی سی اپنے نزدیک آنے کی اجازت دے دیجئے.. "

وہ آنکھیں موندتا ایناره کے دوپٹے سے پھوٹتی اُسکی بھینی بھینی خوشبو اپنے

.. وجود میں اتارنے لگا

"..تاکہ ایک بیمار آپ کے لمس سے فیضیاب ہو سکے "

وہ خود پر ضبط کرتے ہوئے ماتھا ایناره کی کنپٹی

سے لگاتا بھاری بھر کم لہجے میں بولا.. پُر تپش اس کے لمس کی حرارت پر ایناره

کا تنفس بکھرنے لگا اُس نے ایک کانپتا ہاتھ آزاد کے چوڑے کندھے پر رکھتے

.. ہوئے اُس کا سہارا لیا

"...آ..زاد "

ایناره نے اپنی کیفیت، آزاد کی مدہوشی سے گھبرا کر اُس سے دور ہونا چاہا لیکن

.. آنکھیں کھلنے پر مقابل بیٹھے شخص کو بے بس پاتی وہ کچھ نہ کر سکی

"سکونِ قلب .."

اینارہ کا ہاتھ دھیرے سے چھوڑ کر اُس کی گردن اور چہرے کے درمیان میں ہتھیلی جماتا وہ بے خود انداز میں بولا.. سیدھے ہاتھ کی رنگ فنگر میں چمکتے زمرد کی انگوٹھی اینارہ کی گردن کی گرم جلد سے مس ہوتی سنسناہٹ اُس کے جسم میں دوڑا گئی..

"اگر میں آپ کو نزدیک آنے دوں تو کیا آپ سگریٹ پینا چھوڑ دیں گے؟؟ "

خود کو تھامے اُس کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھتی وہ امید سے بولی.. آزاد اُس کے نرم لمس پر مزید بہکنے لگا..

"سمجھیں چھوڑ دی.. "

محبوب کی سکون بخش قربت کا مدہوش کن نشہ تھا ورنہ عادتیں یونہی نہیں چھوڑ دیں جاتیں.. وہ آہستہ آہستہ اینارہ کے قریب ہونے لگا..

" پکا؟؟ "

آزاد کی حرکات جانچ لینے کے باوجود بھی وہ اپنی جگہ قائم رہی.. اس وقت تک کہ وہ اُس کے چہرے سے ایک انچ کے فیصلے پر نہ آرکا.. اُس کی نرم گرم سانسیں اینارہ کے رخسار گلابی کر گئیں..

ہمم.. "

اسود آنکھیں اینارہ کے معصومیت بھرے نقوش نہارنے لگیں، وہ مبہم سا مسکرایا اُس کی آنکھوں میں اترتی گھبراہٹ بھانپ کر..

اینارہ نے ماحول کی نزاکت اور بڑھتی قربت کے پیشِ نظر آزاد سے دور ہونا چاہا مگر اُس ہی لمحے وہ اُس کے نازک سرخ ہونٹ اپنے عنابی ہونٹوں کی قید میں لے چکا تھا.. وہ نہایت نرمی، بے حد دھیمے پن سے اس کی دھیمی سانسیں خود میں گھولنے لگا.. اینارہ کی خوشبو، ہونٹوں کا نرم لمس اُس کا ضبط توڑ رہا تھا،

اُس کی گردن پر رکھا اپنا ہاتھ یکدم وہاں سے ہٹاتے ہوئے ایناره کی کپکپاتی کمر کر گرد ڈالتے ہوئے وہ اُسے خود سے مزید نزدیک کر گیا.. کانپتے دل کے ساتھ وہ اُسکے لمس، اُس کی قربت میں پگھلنے لگی تھی کہ ..

" !!! چچچچ "

ایک دوسرے کی راحت میں بدحواس دو وجود اچانک آنے والی آواز پر چونک کر دور ہوئے، ایناره جسے آزاد کی قربت نے گلنار کر دیا تھا اپنے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ شرم سے مزید پانی پانی ہوگئی.. وہ فوراً کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑی ہوئی اور وہاں سے جانے کے لیے پر تولنے لگی کہ آزاد نے اُس کی کلائیاں تھامی اور الیہ کو لہولہان آتش فشاں نگاہوں سے گھورتا وہ اُس کے ہمراہ اٹھ کھڑا ہوا ..

"بہت افسوس ہوا آزاد تمہیں اس حال میں دیکھ کر.. کیسے تم اپنی اس بیوی کی قربت کے لیے ترس رہے تھے.."

الیہ نے آزاد کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے تمسخر بھرے انداز میں کہا.. وہ اندر ہی اندر جھلس کر رہ گئی تھی یہ سب دیکھ کر..

"تمہیں ایک کمرے تک محدود رہنا تھا، میں تمہیں ہر گز اجازت نہیں دونگا یہاں وہاں میرے گھر میں گھوم کر اس گھر کا ماحول خراب کرنے کی.."

غصے سے دبی آواز میں کہتا وہ ایناره کے کانپتے سراپے کے گرد اپنا آہنی بازو حمائل کر گیا گویا اپنے ساتھ کا یقین دلایا ہو..

"میں جیسے چاہوں یہاں رہوں بڑے بابا نے مجھے اجازت دی ہے اور ویسے بھی تم لوگ کا یہ جو کھیل چل رہا تھا ناں یہاں اگر یہ میں جا کر بڑے بابا کو بتاؤں تو وہ مجھے نہیں تم دونوں کو اس گھر سے نکلوا دیں گے.."

..الیہ آزاد کی ایناره کے لئے بڑھتی چاہت دیکھ زہر خندہ انداز میں بولی

" ویسے تو تم اتنی اسلامی، نیک بی بی بنتی ہو لیکن حقیقت میں کتنی گنہگار ہو تم اور کتنی جھوٹی بھی.. اپنے شوہر کو کس طرح اپنے پیچھے خوار کروا رہی ہو، کیسے وہ تمہارا دیوانہ ہوا جا رہا اور تم.. تمہارا مکر ختم نہ ہونے میں آئے.. نیکی کا ڈرامہ ہے یہ سب اگر تم واقعی اچھی لڑکی ہوتی تو یہ نقلی شادی کا کھیل نہیں کھیلتی آزاد کے ساتھ.. "

الیہ کی باتیں سن کر جہاں آزاد حیران رہ گیا کہ اُسے سب کیسے پتہ چلا وہیں ایناره کو چاروں اور سے شرمندگی نے آن گھیرا، وہ جو بھی کہہ رہی تھی کہیں نہ کہیں ٹھیک ہی تھا..

" میں جانتی ہوں تم دونوں کی یہ شادی نقلی ہے، یہ نیک بی بی تمہیں اپنے قریب تک آنے نہیں دیتی.. تم دونوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں.. "

.. باری باری ان دونوں کے ششدر چہروں پر استہزاء نگاہ ڈالتی وہ ہنس کر بولی

" ہمارے درمیان تعلق ہے یا نہیں یہ تمہارا مسئلہ نہیں تم صرف یہ یاد رکھو کہ میں تمہیں چھوڑ چکا ہوں.. نہ تم سے میں نے کبھی محبت کی اور نہ ہی تم نے مجھ سے، جو رشتہ تھا وہ بھی کھوکھلا تھا.. بس یہ یاد ہونا چاہیے تمہیں.. "
اپنی کیفیت پر قابو پاتا وہ الیہ کو بہت کچھ یاد دلا گیا جسے سن کر الیہ کے قدم لڑکھڑائے ..

" میری بات.. نہیں کرو.. میں ابھی تمہاری اس نیک بیوی کی بات کر رہی ہوں اور بقول تمہارے یہ میرا مسئلہ نہیں ناں.. اگر یہ میرا مسئلہ نہیں تو یقیناً بڑے بابا کا مسئلہ ہوگا انہیں جا کر بتاتی ہوں میں یہ سب.. "
الیہ نے دانت پیس کر کہا وہ جانے کے لئے پلٹنا چاہتی تھی مگر ابھی بات نا مکمل تھی اُسکی ..

" میں ابھی جا کر بتاتی ہوں ناں بڑے بابا کو وہ جو تمہیں نیک بی بی سمجھ بیٹھے ہیں، میں انہیں جا کر بتاتی ہوں کہ تم تو اتنی جہنمی عورت ہو کہ تم نے اپنے شوہر کو خود سے دور رکھا ہوا، اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی تم اپنے شوہر کو اُس کے حقوق نہیں دیتی .. "

الیہ نے اینارہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے حقارت سے کہا در حقیقت تو کچھ دیر قبل آزاد اور اینارہ کے مابین قربت وہ برداشت نہ کر سکی تھی ..

" اور تم ؟؟ تم اس سے محبت کرتے ہو ؟؟ اس سے ؟؟ جو تمہیں اپنے نزدیک تک آنے نہیں دیتی، تم دونوں کی شادی کو اتنے ماہ ہو گئے ہیں اور اب تک یہ تمہارے ساتھ ایک بستر تو کیا ایک کمرے میں بھی نہیں سوتی .. چچچچ .. آزاد افسوس ہوا مجھے تم پر .. "

ایناره کے بعد آزاد کی سمت پلٹتی وہ زہریلے لہجے میں پھنکاری، وہ جو مُٹھیاں بھینچے ضبط کئے کھڑا تھا الیہ کی عقل درست کرنے کے لئے ایک بار پھر لب کشا ہوا ہی تھا کہ یکدم ایناره آزاد کی ڈھال بن گئی ..

" اصولاً تو مجھے کسی تیسرے کے سامنے اپنی ازدواجی زندگی کی صفائیاں پیش نہیں کرنی چاہیے مگر آپ کو صرف اس لئے بتا رہی ہوں کیونکہ آپ کافی تکلیف میں لگتی ہیں مجھے شاید یہ سن کر آپ کی تکلیف میں کمی آجائے.. "

ایناره نے متانت سے کہا، پہلی بار کسی کے لئے ان بھوری آنکھوں میں حقارت بھرے جذبات اُجاگر ہوئے تھے ..

" آپ کو کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے مس الیہ کیونکہ میں آزاد کے ساتھ ان کے، یعنی اپنے بیڈروم میں ہی رہتی ہوں.. "

ایناره نے اُسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تاکہ کسی قسم کے مزید کوئی دوسرے شک و شبہات نہ رہیں..

"اگر تم اس کے ساتھ اس کے بیڈروم میں رہتی ہو تو علی کے کمرے میں کیوں سونے جاتی ہو تم؟؟"
ایناره کے لہجے میں ٹھہرے یقین نے الیہ کی آواز، اُس کا موقف دبا دیا..

"کیونکہ اُسے ایک ماں کو ضرورت ہے جو تم تو کبھی نہ بن سکی، تمہاری کمی پوری کرنے ہی یہ جاتیں ہیں علی آزاد کے کمرے میں.. "
ایناره کے بجائے اس بار آزاد نے جواب دیا.. لب و لہجہ شدید حد تک سنگین جبکہ سیاہ آنکھیں لہو جھلکانے کو بے تاب.. زندگی میں اگر اُس نے کسی سے نفرت کی تھی تو وہ الیہ جبین ہی تھی..

" میرے خیال سے آزاد رات بہت ہو گئی ہے ہمیں اب سونے جانا چاہیے..
"

صورتحال بد سے بدترین ہوتی دیکھ اینارہ بے ساختہ بولی اور گردن موڑ کر آزاد کو دیکھتے ہوئے نرمی سے مسکرانے کے درمیان اُس کا مضبوط ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا.. الیہ نے یہ منظر حسد بھری نگاہوں سے دیکھا..

" جیسا آپ کہیں سکونِ قلب.. "
پل بھر میں تمام غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا.. محبوب بیوی کی محض ایک پیار بھری نظر کا کمال تھا یہ سب.. الیہ کو اپنا آپ وہاں بے مقصد لگنے لگا ایسا لگا کہ وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی نہیں ہے.. اس سے قبل وہ جانے کے لئے وہاں سے پلٹتی اینارہ آزاد کا ہاتھ تھامے اُسے اپنے ساتھ لیتی ٹیرس سے باہر اور آزاد کے کمرے کی سمت بڑھ گئی..

وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئے آزاد نے دروازہ لک کیا اور اینارہ کی جانب پلٹا جو ہونٹ کاٹتی کمرے میں بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی..

" پریشان نہیں ہوں تھوڑی سی دیر انتظار کریں الیہ چلی جائے اپنے کمرے میں تو آپ بھی چلی جائے گا یہاں سے.. "

اینارہ کو مضطرب دیکھ کر وہ آہستگی سے بولتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کی سمت بڑھا اور مضبوط کلائی میں بندھی سلور رولیکس اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا آئینے میں نظر آتے اینارہ کے عکس کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا.. اُسکی پریشانی اچھی تو نہیں لیکن وہ کیوٹ بہت لگ رہی تھی یوں اُسکے کمرے میں ٹہلتی ہوئی..

"نہیں ایسی بات نہیں ہے، میں یہاں ہی رہوں گی.. کل اپنا سارا سامان بھی یہاں ہی سیٹ کروادوں گی میں.. میں کچھ دن قبل سے ایسا کرنے کا سوچ رہی تھی.."

ایناره کچھ دیر بعد پر سوچ لہجے میں بولی، آزاد نے اثبات میں سر ہلایا.. اگر وہ واقعی ایسا سوچ رہی تھی تو پھر اتنی پریشان کیوں؟؟ سوال ذہن میں آیا لیکن کچھ کہا نہیں اور واش روم میں بند ہو گیا.. الیہ کی باتوں نے اُسکے اعصاب جھنجھنادئے تھے جو واپس بہتر نہانے سے ہی ہوتے..

"آپ اب تک ٹہل رہیں ہیں، بیڈ پر بیٹھ جائیں آرام سے یہ کاٹتا نہیں ہے.."

سیاہ شلوار قمیض میں فریش سا آزاد کمرے میں واپس آیا تو اُسکو یوں ہی ٹہلتے دیکھ متبسم آواز میں گویا ہوا..

"ایسی بات نہیں ہے.."

اینارہ فوراً گھبرا کر اُسکے بیڈ پر بیٹھ گئی، چہرے پر اب بھی سوچوں کے گہرے بادل چھائے تھے.. وہ صرف اتنا سوچ رہی تھی کہ خود کو اچانک اس سب کے لئے کیسے تیار کرے..

"..میں زمین پر اپنا بستر لگا رہا ہوں "

اینارہ کی جانب بنا دیکھے وہ اپنا تکیہ اور کمفرٹر اُٹھا کر کمرے کے وسط میں چلا آیا، دو لوگوں کے بیٹھنے کے لئے رکھا کاوچ اُسکا لمبا چوڑا وجود کہاں سنبھال پاتا.. اینارہ نے چونک کر اُسے دیکھا جو قالین پر تکیہ رکھ کر لیٹنے لگا تھا وہ تیزی سے اُسکی جانب بڑھی..

"...نہیں "

آزاد لیٹنے ہی والا تھا کہ اینارہ نے دو زانو بیٹھ کر اُس کے سر کے نیچے رکھنے والا تکیہ کھینچ لیا..

"..آپ بیڈ پر ہی سوئیں گے "

قطعی لہجے میں کہتی وہ اُسکی اسود چمکتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بااعتمادی سے ..بولی..اتنی سردی میں وہ زمین پر سوتا ہرگز نہیں، اینارہ نے فیصلہ کر لیا

" اور آپ؟؟آپ کہاں سوئیں گی؟؟ "

کہنی کے بل زمین پر نیم دراز ہوتا ہوا اینارہ کی آنکھوں میں جھانکنے لگا..گیلے سیاہ بالوں میں سے ٹپکتی پانی کی کچھ شفاف بوندیں اُس کی سفید پیشانی پر روشن تھیں جنہیں دیکھ کر اینارہ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری..کرتے کے کُھلے اوپری دو بٹنز کے درمیان سے جھانکتا اُسکا مضبوط سینہ اینارہ نے نگاہیں ..چرائیں..آزاد کی گرم مہکتی سانسیں اُس کا چہرہ دہکا رہیں تھیں

" ..میں بھی بیڈ پر ہی "

خود کو نارمل رکھنے کی ناکام سی کوشش کرتی ہوئی وہ واپس کھڑی ہوئی لیکن اچانک اپنے ہی دوپٹہ میں پاؤں اڑس گیا.. اس سے قبل وہ منہ کے بل زمین پر گرپڑتی کے آزاد نے کھڑے ہوتے ہوئے پیچھے سے اُسے تھام لیا..

"دھیان سے.. ابھی آپ گر جاتیں.."

اینارہ کی پشت اُسکے فولادی وجود کے ساتھ مس ہورہی تھی، اتنا کافی نہیں تھا کہ اُس نے گردن جھکا کر اینارہ کی کنپٹی پر سرگوشی کی.. آزاد کی پُرحدت مہکتی سانسوں نے اُس کے اوسان خطا کردئے.. دونوں ہاتھوں میں تھاما اسکا تکیہ اینارہ نے خود میں سختی سے بھینچ کر اپنے سینے سے لگالیا..

"آپ کو کچھ ہو جاتا تو پھر میرا کیا ہوتا سکونِ قلب.."

پیار سے کہتا وہ ایناره کی بے ہنگم ہوتی سانسوں اور لرزتے وجود کی پرواہ کرتے ہوئے اُس سے دور ہو گیا، ویسے بھی اپنی وجہ سے وہ اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا ..

" صبح فجر آرام سے بے فکر ہو کر سوئیں، مجھے تو ویسے ہی بہت نیند آرہی ہے سے اُٹھا ہوا ہو.. ایک دفعہ آنکھ لگی تو بس پھر دوبارہ فجر ہی میں کھلے گی .. "

ایناره کے ہاتھ سے اپنا تکیہ لے کر وہ سیدھے ہاتھ کی طرف بیڈ پر ایک کونے میں آرام سے لیٹ گیا اور اپنا کمفرٹر منہ تک تان لیا ..

" شب بخیر .. "

کمفرٹر کے اندر اُس کے دراز قامت وجود کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتی وہ کمرے میں جلتا سنہرا فانوس بند کر کے مرے مرے قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ تک

آئی.. اس کمرے میں وہ پہلے بھی دو تین مرتبہ آچکی تھی لیکن آج.. آج
.. بات کچھ الگ تھی، آج یہ کمرا اُس کا بھی تھا

".آپ کو بھی "
کمفرٹر کے اندر سے بھاری بوجھل آواز آئی ایناره نے جھک پر اپنا تکیہ بیڈ پر
آزاد کے تکیے سے بالکل دور اور اپنی طرف کا لیمپ آف کر کے وہ دوپٹہ اچھے
.. سے اپنے گرد لپیٹ کر دوسرا کمفرٹر نکالتی بیڈ پر بیٹھی

سونے کی کوشش کرتے آزاد نے ایناره کی مشکلات اور اُس کی موجودگی کو نظر انداز کرنے کے خاطر کروٹ بدل لی تاکہ وہ آرام سے سو سکے.. اُسے دوسری طرف منہ کرتے دیکھ ایناره نے سکون کا سانس لیا اور خود پر چاروں طرف سے کمفرٹر ٹھیک کرتی آیت الکرسی کا ورد کرنے کے بعد آنکھیں موند
.. گئی، پہلے کے مقابلے میں گھبراہٹ اب کافی کم تھی

" کیسی ہیں میری پیاری ماں ؟؟ "

گہرے سبز رنگ کی اونی لمبی آستین کی شرٹ اور ہلکے سرمئی رنگ کی جوگر پینٹس میں ملبوس شخص موبائل فون کان سے لگائے بیڈ پر نیم دراز آسودگی سے گویا ہوا، آج کافی دن بعد اُس نے انہیں خود کال کی تھی..

" میں ٹھیک ہوں پیارے بیٹے لیکن تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے، آواز کو کیا ہوا؟؟ "

فکرمند شفیق آواز آئی جسے سن کر سیہان کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا.. سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیموں پانی کا گلاس اُٹھا کر ایک سانس میں پیتا وہ

ہونٹوں کے نم کنارے آستین کی پشت سے صاف کرتے ہوئے واپس نیم دراز ہو گیا..

" ..کچھ نہیں ماں، بس تھوڑا گلا خراب ہے "
حلق کھنکار کر بھاری آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتا وہ مسکرا کر بولا، پی تو کافی دیر پہلے تھی لیکن شاید ماؤں کے اندر بھی کوئی ٹریکر سسٹم موجود ہوتا ہے، اولاد چاہے کوسوں میل دور بھی کیوں نا ہو تب بھی یہ اُسکے دکھ، درد، تکلیف اور غلطیاں بھانپ لیتیں ہیں..

" بیٹا تو خیال رکھا کرو ناں ابھی موسم تبدیل ہو رہا ہو گا پاکستان کا، ابھی تو اور بیماریاں نکلے گئیں تم گرم کپڑے پہننا کچھ دن تک.. "

بارہ سال کے بچے کو جیسے ہدایت دی جاتی ہے اٹھائیس سالہ نوجوان کو انہوں نے بالکل ویسے ہی سمجھایا سیہان سر جھٹک کر شہد رنگ گھنے بالوں میں انگلیاں چلاتا ہولے سے مسکرا دیا..

" اچھا ماں ٹھیک ہے.. "

متبسم لہجے میں جواب دیا گیا.. اُس نے ایک ضروری بات کرنے کے لیے انہیں کال کی تھی..

" ماں میں شادی کرنا چاہتا ہوں.."

وہ سیہان کو نا جانے کون کون سی ہدایات دئے جا رہیں تھیں جو بغور انہیں سنتا رہا جب دوسری طرف خاموشی چھائی تو کچھ توقف بعد وہ آہستگی سے بولا..

" بیٹا اگر ایک بار پھر تم مجھ سے شادی کے لئے اپنی دوست کی بات کرو گے تو مت کرنا میری جان میں تمہیں .. "

شہناز بیگم نے پیار سے اُسے ٹوکا انکی بات ابھی مکمل بھی نہ ہو سکی تھی کہ سیہان بیچ میں بولا ..

" نہیں ماں وہ نہیں ہے .. "

یہ جس ضبط سے اُس نے کہا تھا وہ خود ہی جانتا تھا، پہلی محبت، یک طرفہ محبت ناسور ہوتی ہے جس کی اذیت ساری زندگی رہتی .. گزرتا وقت اُس اذیت کی شدت میں کمی پیدا کر دیتا مگر بات وہ ہی ہے کہ درد چبھن کی صورت ہمیشہ رہتا ہے ..

" میرا پیارا بیٹا.. جلدی سے بتاؤ کون ہے، کہاں سے ہے ؟؟ کیا تم پسند کرتے ہو اُسے ؟؟ "

ان کے سوالات پر سیہان تلخی سے مسکرایا.. پسند؟؟ وہ بیچاری تو محض ایک مہرہ کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی اُس کے لئے...

"مائسہ.. مائسہ ابراہیم نام ہے اُس کا.. ابراہیم خان کافی مشہور بزنس مین تھے انکی اکلوتی بیٹی.. مجھ سے کافی چھوٹی ہے شاید نو یا دس سال.. ابھی وہ پڑھ رہی ہے حال ہی میں اُس کے ماں باپ کا ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہوا.. آج کل کافی افسردہ رہتی ہے اس وجہ سے میں چاہتا ہوں اس سے شادی کر لوں.."

سیہان نے زہر کا گھونٹ پی کر دھیرے دھیرے کہنا شروع کیا..

" ہائے میری معصوم بچی.. میں آ رہی ہوں کل ہی پاکستان.. زیادہ دیر کے لئے تو نہیں آ سکتی تمہارے ڈیڈ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی کچھ گھنٹے کے لئے آتی ہوں اپنی بہو سے ملنے، اُسے دیکھنے.. "

شہناز کی آواز میں ایک ان دیکھی لڑکی کے لئے محبت تھی، یہ وہ ہی عورت تھیں جنہوں نے آئیلین کے لیے اُسے صاف انکار کیا مگر اب مائسہ سے ملنے کو اتنی بے چینی، سیہان کو حیرت ہوئی ..

" کیا ہوا ڈیڈ کو ؟؟ "

اُس نے متفکر انداز میں پوچھا ..

" عمر کا تقاضا ہے بیٹا، کافی کمزور بھی ہو گئے ہیں.. موسم بدل رہا تھا ناں بے احتیاطی کر کے طبیعت خراب کر لی.. بخار ہے.. "

ان کی بات سن کر سیہان نے فوراً اپنا لیپ ٹاپ کھولا ..

" اوکے میں کل ہی آ رہا ہوں اپنے ریٹرن ٹکٹ کے ساتھ آپ کا ٹو وے ٹکٹ بھی بک کروالوں گا میرے ساتھ ہی آجائے گا پاکستان اور ایسے میں ڈیڈ سے بھی مل لوں گا.. "

لیپ ٹاپ پر کل کویت جانے والی فلائٹس کی ٹائمنگز چیک کرتے ہوئے وہ عجلت میں گویا ہوا ..

" بیٹا اتنی جلدی نہیں کرو، تمہارے ڈیڈ ٹھیک ہیں بس تھوڑی سی طبیعت خراب ہے .. "

ماں تھیں ناں اُسے یوں جلدی جلدی میں فیصلہ کرتے دیکھ گھبرا گئیں ..

" کوئی جلدی نہیں ہے ماں.. میرا ویسے بھی دل چاہ رہا تھا آپ دونوں سے ملنے کا.. "

سیہان نے مصروف لہجے میں جواب دیا ..

" فریال ہے گھر پر ؟؟ "

وہ مزید کچھ کہتیں کہ اس سے قبل سیہان نے استفسار کیا.. احتیاطاً پوچھا گیا تھا، اپنی سوتیلی بہن کی موجودگی میں وہاں جانا کچھ عجیب لگتا تھا اُسے، اور ..ویسے بھی فریال کی حرکتیں کبھی نہ سمجھ آیا کرتی تو اُس سے دور ہی رہتا وہ

" نہیں آج کل پیرس میں ہے، کوئی فیشن ویک چل رہا ہے وہاں وہ ہی دیکھنے ".. گئی ہے

شہناز نے مسکرا کر بتایا جس پر سیہان نے تاسف سے سر ہلا دیا.. پتہ نہیں کیوں وہ ہمیشہ فریال کی بے جا حمایت کرتیں تھیں شاید وہ بن ماں کی بچی تھی ..اس لئے.. سیہان کے دماغ سے کئی بار یہ سوچ گزرا کرتی

"..ماں بہت کُھلی چھوٹ دی ہوئی ہے آپ نے اُسے "

..بتانا اُس کا فرض تھا جو اُس نے پورا کیا

"..بچی ہے ابھی بیٹا "

بیٹی کے حق میں وہ آہستہ سے منمنائیں..انکی بیٹی تھوڑی سر پھری سی ہے یہ
..علم تھا انہیں مگر اپنی تربیت پر بھی اعتبار تھا

"بچی؟؟؟پورے چھبیس سال کی ہوگئی ہے..اُس کی عمر کی لڑکیوں کی
شادی ہوگئی اور بچے بھی ہیں لیکن وہ..وہ اب تک بچی ہے، آئیلین کو دیکھ
لیں اُس سے دو سال چھوٹی ہے لیکن دیکھ لیں کس طرح عقلمندی سے اُس
نے اپنے بابا کا بزنس سنبھالا ہوا اور ایک فریال ہے..کچھ نہیں معلوم کیا کرتی
رہتی ہے ہر وقت..کویت کا بزنس سارے میرے آدمی دیکھ رہے اس کے
"..اوپر چھوڑ دیتا تو دیوالیہ نکل چکا ہوتا اب تک
..غصے سے وہ بس کہتا چلا گیا جبکہ دوسری طرف خاموشی تھی

"بتانا میرا فرض تھاماں سو وہ میں نے کیا، آپ جانتی ہیں وہ آپ کے سوا کسی کی نہیں سنتی یہاں تک کہ ڈیڈ کی بھی نہیں.. آپ اُسے سمجھائیں اس سے پہلے کے وہ کچھ غلط کر دے.. "

نرمی سے انہیں سمجھاتے ہوئے وہ اپنا کام ساتھ ساتھ کر رہا تھا..

"ہاں بیٹا میں اُسے سمجھاؤں گی لیکن مجھے اپنی بیٹی پر اعتبار ہے وہ کبھی کچھ غلط نہیں کرے گی.. "

شہناز کے لہجے میں فریال کے لیے پختہ یقین تھا جسے سن کر سیہان نے بے بسی سے کندھے اچکا دئے.. وہ پہلے بھی کبھی نہیں پڑا فریال کے معاملات میں تو اب کیا پڑتا سو معاملہ رفع دفع کر دیا..

"چلیں ٹھیک ہے ماں.. میں پھر رکھتا ہوں فون آپ پیکنگ کر لیجیے گا ایک دن کا سٹے ہو گا یہاں آپ کا.. ملتے ہیں پھر کل، خیال رکھیے گا.. خدا حافظ.."

"..اللہ کی امان میں رہو بیٹا، جیتے رہو.. خدا حافظ "

ان کی دعاؤں پر مسکراتے ہوئے اُس نے کال کاٹ دی، کل دوپہر کی اُسکی فلائٹ بک ہو گئی تھی لیکن جانے سے قبل اُسے اب مائسہ سے ملنا تھا تاکہ تھوڑا بہت ہی صحیح لیکن اسکے دماغ میں ڈال دے کہ اُسکی ماں کیوں ملنے آئیں گی مائسہ سے ..

UL KHAN WRITES

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا وہ گھبرا کر بیڈ پر اٹھ بیٹھی ایسا لگا کہ دل کسی ان دیکھے بوجھ تلے دبا ہوا ہو.. اینارہ کی سانسیں بھاری ہونے لگیں.. عرق آلود پیشانی گلے میں آویزاں دوپٹہ کو خود سے علیحدہ کرتی وہ اپنا ماتھا پونچھنے لگی اور ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کی بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ روشن کر دیا ..

" ویسے تو تم اتنی اسلامی، نیک بی بی بنتی ہو لیکن حقیقت میں کتنی گنہگار ہو تم اور کتنی جھوٹی بھی.. اپنے شوہر کو کس طرح اپنے پیچھے خوار کروا رہی ہو، کیسے وہ تمہارا دیوانہ ہوا جا رہا اور تم.. تمہارا مکر ختم نہ ہونے میں آئے.. "

الیہ کے الفاظ زہریلے نشتر کی مانند تھے مگر وہ سب تھے حقیقت پر مبنی، وہ جانے انجانے یا اپنی بے وقوفی میں ہی صحیح مگر گناہ تو کر رہی تھی..

" آپ میری، میں چاہتا ہوں میری درماندگی کو کم کرنے میں مدد کریں آپ سے دور رہنا آزیت ناک ہوتا جا رہا ہے میرے لیے.. "

آزاد کی بھاری مخمور آواز اینارہ کی سماعتوں سے ٹکرائی، ان اسود آنکھوں میں روشن جذبات یاد کر کے اُس کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے.. اپنا آپ مجرم سا لگا اُسے..

" وہ عورت جو اپنے شوہر کے بلانے پر بھی اس کے پاس نہ جائے اور یہاں تک کہ شوہر اس بات سے ناراض ہو کر سو جائے تو ساری رات فرشتے اُس عورت کو ملامت کرتے ہیں.. "

بہت پہلے پڑھی گئی احادیثِ مبارک جوں ہی ایناره کے ذہن کے دریچوں پر آئی اُسے ایسا لگا کہ کوئی اُس کا گلا گھونٹ رہا ہو..

ایناره نے بے اختیار گردن موڑ کر خود سے مناسب فاصلہ پر اُسکی سمت کروٹ لئے سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس پر سکون گہری نیند سوتے آزاد کو دیکھا.. کمرے میں جلتے لیمپ کی سنہری مدھم روشنی میں نظر آتا اُس کا عکس، اُس کا چہرہ آسودگی لئے چمک رہا تھا..

" کیا یہ مجھ سے ناراض ہو کر سوئے تھے ؟؟ "

سیاہ بالوں کے پیچھے چھپی فراخ پیشانی پر غور کیا تو دیکھا کہ وہاں تفکر کی کوئی لکیر نہیں، لیکن دلوں کے حال سے تو صرف اللہ تعالیٰ ہی واقف ہیں کیا پتہ وہ پریشان ہو کر سویا ہو.. اینارہ کو فکر ہونے لگی صرف اس لئے نہیں کہ اُسے اپنی کی گئی غلطی یاد آرہی تھی بلکہ اس لئے بھی کہ آزاد کی پرواہ کرنے لگی تھی وہ..

" کیا کروں؟؟اُٹھادوں..؟؟ "

متفکر آنکھوں سے اُس کا طمانیت بھرا چہرہ، بند آنکھوں پر سجی سیاہ مڑی ہوئی پلکیں دیکھتی وہ ہونٹ کاٹنے لگی..

کتنی سکون سے سو رہے ہیں... یا اللہ جی میری مدد کر دیں.. میں کیا کروں.. "

باقاعدہ روہانسی ہوتی وہ بے بسی اور اضطراب کے زیرِ اثر اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں ایک دوسرے کے ساتھ زور زور سے رگڑنے لگی، سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آزاد کو کیسے بیدار کرے، بیدار کرے بھی یا نہیں ..

" ایناره؟؟؟ "

ویسے تو وہ بے خبر سوتا تھا مگر آج وہ اپنے کمرے میں اکیلا نہیں تھا، اپنے تکیے کے ساتھ رکھے تکیے پر سوتے وجود نے اُس کی حسوں کو گہری نیند میں ہونے کے باوجود بھی بیدار رکھا تبھی بیڈ پر ہونے والی حرکت، اور اینارہ کی بڑبڑاہٹ پر چونک کر سیدھا ہوتا وہ اٹھ بیٹھا ..

"... اہہہ !! آ.. پ "

وہ جو اپنی ہی دنیا میں بے بس مستقل مختلف اقسام کی سوچوں میں غرق تھی آزاد کی آواز پر بدک کر اُس کی سمت پلٹی ..

" کیا ہوا آپ کو میری موجودگی میں نیند نہیں آرہی ؟؟ "
نیند کے خمار سے لبریز بھاری بوجھل آواز لئے وہ فکر مندی سے اُسے تکنے لگا ..

"..جی .. نہیں ہرگز نہیں "
اینارہ نے فوراً صفائی پیش کی، وہ اُسے نیند سے جگانا چاہتی تھی اور آزاد خود جاگ گیا یہ اللہ کی طرف سے ایک اشارہ ہی تھا کہ اب بس اپنی بات کہہ دو ..
"... آپ کو پانی چاہیے ؟؟ میں پانی لاتا "
اپنے سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھنے کے لئے پلٹا ہی تھا کہ اینارہ نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھام لیا ..

"..نہیں "

آزاد ششدر رہ گیا.. کبھی حیرانگی سے اُسے دیکھتا تو کبھی اُسکے ہاتھ میں تھمے

اپنے ہاتھ کو..

"مجھے آپ کا ساتھ چاہیے.. "

ایناره نے پلکیں جھکا کر سرگوشی سے بھی مدھم لہجے میں کہا.. آزاد کو نہ اُسکی

کہی بات پر یقین ہوا اور نہ ہی اپنی سماعتوں پر ..

میں جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہا ہوں.. ہاں لازمی میں جاگتی آنکھوں

سے خواب دیکھ رہا ہوں.. اُس نے سر جھٹک کر سوچا مگر منظر ہنوز وہ ہی تھا..

وہ ہی پری پیکر ایناره اور وہ ہی اُسکی ہرنی جیسی گول گول بھوری آنکھیں..

آزاد کو اپنی بینائی پر یقین نہ آیا ..

آپ.. آپ مجھے چاہتے ہیں ناں اور میں.. میں آپ کو خود سے دور کرنے " کے بہانے ڈھونڈتی رہتی ہوں.. مجھے مزید کوئی کھیل نہیں کھیلنا.. میں آپ کی بیوی بننا چاہتی ہوں.. "

اینارہ نے واپس نظریں جھکا لیں، مقابل کی سیاہ رات سی گہری آنکھوں میں دیکھ کر وہ کیسے اپنا جملہ مکمل کرتی، وہ سب کہنے پر تو بڑی مشکل سے خود کو آمادہ کیا تھا..

" ..مجھے آپ کا ساتھ چاہیے بالکل ویسے ہی جیسا آپ چاہتے ہیں "

اینارہ نے کانپتے لہجے میں جملہ مکمل کیا، آزاد بنا کسی جواب کے واپس بیڈ پر اُس کے مقابل بیٹھ گیا، تھوڑا بہت تو سمجھ گیا تھا کہ رات کے اس پہر یہ سب باتیں کیوں کی جارہی ہیں.. یقیناً الیہ کی باتوں کو دل پر لیا گیا ہے..

" میں آپ کے ساتھ ہوں، آج سے نہیں اُس دن سے جس دن آپ کو
اپنے نہاں دل کے حصوں میں جلوہ افروز پایا.. "
آزاد نے اُسکی ٹھوڑی تھام کر چہرہ اوپر کرتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا..

" میرا اور آپ کا تعلق اُس روز ہی بن گیا تھا جب ہمارا نکاح ہوا، ہماری روح کا ملاپ مہینوں پہلے ہو چکا ہے لیکن جہاں تک جسمانی تعلق کی بات ہے تو وہ بھی ضروری ہے مگر اتنا نہیں کہ آپ کی خوشی، آپکی رضا کے بغیر میں آپ کے سر پر مسلّط ہو جاؤں.. "
وہ اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے نرمی سے بولا، اینارہ سانس روکے اُسے سنتی رہی..

میں اتنا کم ظرف مرد نہیں ہوں اینارہ جس کا ضبط ٹوٹنے لگے تو وہ بیوی کو "
ناراضگی سے یا زبردستی حاصل کرنا چاہے.. میں عقل سے چلتا ہوں نفس کا
" .. غلام نہیں ہوں میں

اینارہ کو اُس شخص سے محبت ہونے لگی تھی، ہاں وہ اُسکی وجیہہ شخصیت، اُس کے صوبر انداز، خوش گفتار لب و لہجے کی اسیر ہوتی جا رہی تھی ہر گزرتے دن کے ساتھ..

ہاں بس انسان ہوں کبھی کبھی جذبات عقل پر حاوی ہونے لگیں تو بے "
بس ہو جاتا ہوں، مومن وہ ہے جو بھٹکنے کے باوجود بھی واپس سیدھے راستے
پر چل پڑے.. میں اپنے جذبات کی ترجمانی کر کے آپ کی نہیں سنوں، ایسا
ناممکن ہے.. میں آپ کی اجازت کے بنا کبھی بھی کچھ بھی نہیں کروں گا
" .. اینارہ

.. آزاد نے اپنے ازلی پُر وقار لہجے میں کہا

" آپ.. میں ایسا مرد نہیں جو اپنی نفس کی سنوں، میرا نفس میری سنتا ہے
سے محبت آپ کے وجود، قربت کے لمحات حاصل کرنے کے لیے نہیں ہوئی
مجھے بلکہ آپ کے کردار، آپ کی رحم دلی، آپ کی شخصیت سے ہوئی.. تو
سب سے پہلے میں خیال بھی ان ہی چیزوں کا رکھوں گا.. "
وہ کہتے کہتے کچھ دیر کے لیے رکا، وسیع بیڈروم میں ایک بار پھر سکوت کا راج
تھا..

" یہ، آپ کو دوسروں کی باتوں میں آکر مجھ تک آنے کی ضرورت نہیں
دلوں کے فیصلے ہوتے ہیں اور جب دل راضی ہوں تو لفظوں کی ضرورت
نہیں پڑتی.. میں خود سمجھ جاؤں گا کب ہے اصل وقت.. "

آزاد نے نرمی سے کہا اور اینارہ کی ٹھوڑی تھامے اپنے ہاتھ سے اُس کا رخسار سہلا کر وہ اُسے کندھوں سے تھام کر اپنے سینے سے لگاتا بیڈ پر لیٹ گیا.. اینارہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی کیونکہ وہ کچھ ایسا ہی چاہتی تھی، وہ اُس کا ساتھ محسوس بھی کرنا چاہتی تھی ..

" میری باتیں سمجھ آئیں ہیں آپ کو؟؟ "
ایک بازو اُس کے کندھے کے نیچے سے گزار کر اینارہ کے گرد لپیٹے جبکہ دوسرا اپنے دل کے مقام پر رکھا اینارہ کے ہاتھ کے اوپر رکھا تھا.. اِس لمحے ان دونوں کے مابین جسموں کا نہیں روحوں کا تعلق بنا ہو جیسے.. یہ لمحہ باکمال تھا ..

" ..جی "

ایک لفظی جواب دیتی ہوئی وہ آزاد کے لباس سے اٹھتی عود کی خوشبو کو گہری سانس کی صورت سانسوں کے سپرد کرتی آسودگی سے آنکھیں موند گئی، وہ یہ خوشبو ہر بار لگاتا نہیں تھا کیونکہ اینارہ نے خود دیکھا رات جب وہ نہا کر واپس آیا تو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس سوائے بالوں پر کنگھی پھیرنے کے اور کچھ نہیں کیا.. شاید وہ خوشبو اُسکی شخصیت کا حصہ بن گئی تھی ..

"شاباش .."

گردن جھکا کر محبت سے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھتا وہ اینارہ کا ماتھا نرمی سے چوم گیا، تھوڑی ہی دیر بعد کمرے میں اُس کی مدھم سانسوں کی دھیمی آواز گونجنے لگی.. اینارہ کو سکون چاہیے تھا جو اُسے آزاد کی پناہوں میں ملا اور جسے پا کر وہ پر سکون نیند سو گئی.. آزاد نے ایک ہی کمفرٹر دونوں پر اچھے سے ڈال دیا، طمانیت اس وقت روح و قلب کا حصہ بنی ہوئی تھی ..

" آپ سے اتنی محبت کرنے لگا ہوں کہ پوری زندگی بھی ملے اپنے جذبات آپ پر آشکار کرنے کے لیے تو وہ بھی کم لگے گی مجھے.. علی آزاد کے بعد اگر کوئی میرے زندہ رہنے کی وجہ ہے تو وہ آپ ہی ہیں ایناره.. "

تصور میں اُس سے مخاطب ہوتا ہوا وہ گہری سانس اپنے سنسان، ویران وجود میں کھینچتا ایناره کے ریشمی بالوں سے ڈھکے سر پر ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا..

بتیس سالہ زندگی میں شاید آج وہ پہلی رات ہو گی جس میں وہ سکون سے سو پائے گا.. اور جس میں اُسے صبح اٹھنے کی بھی جلدی ہو گی تاکہ ایناره کو اپنے ساتھ، اپنے پاس دیکھ سکے..

UL KHAN WRITES

"یار تم پانچ منٹ میرا انتظار کرو گی؟؟ میری نوٹ بُک ختم ہو گئی ہے وہ لے کر آتی ہوں اندر سے.."

یونیورسٹی سے ایک سٹریٹ چھوڑ کر ایریا کی مشہور اسٹیشنیری سٹور کے باہر گاڑی پارک کرتے ہوئے داریاء نے مائسہ کو دیکھ کر نرمی سے پوچھا..

"ہاں تم جاؤ، میں یہاں ہی ہوں.."

مائسہ جبراً مسکرادی، اُس واقعے کے بعد سے آج کتنے دنوں بعد وہ یونیورسٹی جا رہی تھی.. لوگوں کو فیس کرنے، باہر کی دنیا کا سامنا کرنے کا حوصلہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی وہ خود میں لیکن پڑھائی تو مکمل کرنی ہی تھی سو اُس نے نہ نہ کرنے کے باوجود بھی خود کو تیار کر لیا..

"تھینکس میں بس پانچ منٹ میں آئی.."

مائسہ کے گال پر پیار کر کے وہ عجلت میں گاڑی سے اتری اور اندر کی جانب بڑھ گئی ان کی گاڑی سے کچھ فاصلے پر اصفہان کی جانب سے داریاء کی سیکیورٹی پر مامور گارڈز کی کار کھڑی تھی.. صبح ہونے کی وجہ سے اسٹیشنیری کے اندر رش تھوڑا کم تھا.. اُس سے پہلے دو کسٹمرز کھڑے تھے.. داریاء نے اپنے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا اور اپنی مطلوبہ شئے کی تلاش میں سٹور کے اندر چل دی..

"...مجھے یہ "

کچھ دیر بعد جب وہ ہاتھ میں ایک نوٹ بُک اور چند ہائی لائٹرز تھام کر واپس کاونٹر پر آئی تو کاونٹر کے دوسری سمت کھڑے مینیجر نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے روک دیا..

"..آپ پہلے بتائیں "

داریاء کا حیران چہرہ متبسم نگاہوں سے دیکھتا وہ اُس کے بعد آنے والے لڑکے کا حساب کرنے لگا، داریاء کو سمجھ نہ آیا کہ آخر اُس نے ایسا کیوں کیا ہے حالانکہ پہلے تو وہ ہی آئی تھی پھر بھی.. خیر وہ مینیجر کی طرف سے کی ہوئی یہ غلطی نظرانداز کر کے انتظار کرنے کے لیے کھڑی ہو گئی ویسے بھی اُسے اتنی جلدی نہیں تھی کیونکہ پہلا پیریڈ دس بجے تھا آج..

وہ خاموشی سے کھڑی سٹور مینیجر کی حرکات کو دیکھتی رہی جو سٹور میں آئے لڑکے کا سامان اُسے شاپر میں ڈال کر دینے کے بعد اب اُس کے ساتھ کھڑی چھوٹی لڑکی کو کاونٹر کے نزدیک بلا رہا تھا.. داریاء نے نوٹس کیا کہ وہ سٹور مینیجر بار بار بہانے سے اُس بچی کا ہاتھ چھو رہا ہے جس کے جواب میں وہ بچی خاموش تھی مگر گھبراہٹ کی شکار ضرور نظر آئی..

"بیٹا آپ سائیڈ پر ہو.. میں ہی آپ کا سامان لے لیتی ہوں.. اس بچی کا سامان بھی میرے ساتھ کر دیں.."

سنجیدگی سے کہتی ہوئی وہ بچی کو اپنے پیچھے کر کے کاونٹر کے سامنے آ کھڑی ہوئی..

"ٹھیک ہے.."

مینیجر مسکراتا ہوا داریاء کی جانب متوجہ ہو گیا، عجیب بے وجہ کی مسکراہٹ لگی داریاء کو اُسکی..

"یہ.. ان سب کا حساب کر دیں.."

اُسکے دیکھنے کے انداز اور سفاکیت بھری مسکان کو نظر انداز کر کے وہ اپنا اور اُس بچی کا خریدا ہوا سامان کاونٹر پر رکھنے لگی..

"جی ضرور لائے دیجئے.."

مینیجر نے ہوس بھری نگاہوں سے داریاء کے معصوم گلابی چہرے کو گھورتے ہوئے پوری کوشش کی کہ کسی طرح کاونٹر پر پڑی چیزوں کو اُٹھاتے ہوئے وہ اُسے بھی چھولے.. داریاء شاید اُس کے ارادے اور غلاظت بھرے دیکھنے کا انداز سمجھ گئی تھی تبھی کاونٹر سے فوراً ناًمحسوس انداز میں کچھ دور ہو گئی..

"او ہو!! یہ تو گر گیا.."
جان بوجھ کر اُس کا خرید امار کر کاونٹر کی دوسری طرف گراتے ہوئے سٹور مینیجر نے افسوس کا اظہار کیا..

"کوئی بات نہیں.."
داریاء اُسکی چال نہ سمجھ سکی فوراً جھک کر مار کر اُٹھایا اور اُسکی طرف بڑھا جس نے داریاء کا ملائم لائٹ پنک نیل پالش سے سجے ناخنوں والا خوبصورت ہاتھ باقاعدہ پکڑنے کے ساتھ مار کر اُس کے ہاتھ سے لینا چاہا..

"..گھٹیا انسان تبھی تم نے سب کے چلے جانے کا انتظار کیا "
ہاتھ میں پکڑا مار کر پوری قوت سے اُس مینیجر کے چہرے پر اچھالتی ہوئی وہ نفرت بھری نظروں سے اُسکے مکروہ چہرے کو دیکھنے لگی.. معاشرے میں مردوں سے زیادہ تو اس قسم کے بھیڑیے ہوتے جا رہے تھے تو ایسے میں پھر عورتیں کیا کرتیں؟؟

کیا اپنے گھروں سے نکلنا چھوڑ دیتیں؟؟
یا باپ، بھائی، شوہر کا سہارا لیتی رہتی.. چلیں جن کو یہ سب نعمتیں میسر ہوں انکا تو ٹھیک لیکن پھر وہ بیچاری کیا کریں جنہیں اللہ نے ان تینوں میں سے کچھ نہ دیا یا دے کر واپس چھین لیا ہو؟؟ کیا وہ معاشرے میں گھومتے بھیڑیوں سے خود کو نوچواتی رہیں یا گھر بیٹھ کر اپنے مسیحا کے آنے کا انتظار کریں؟؟

ان تمام سوالات کا جواب بس اتنا تھا کہ عورت خود مضبوط بنے کیونکہ اگر یہ کہوں کہ مرد کی تربیت زیادہ ضروری ہے تو وہ بھی غلط نہیں مگر اب ہر طرح سے مردوں کو گیدڑ کے بجائے انسان بننے کی تعلیم دی جاتی ہے.. اگر وہ سدھرنے والے ہوتے تو آج کو مردوں کی جگہ بھیڑوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی جو اکیلی عورت کو دیکھ کر ہر طرح سے اُس پر اپنی غلاظت ظاہر کرے.. اور اصفہان نے داریاء کو بچپن سے یہی سکھایا، وہ ساتھ ہو یا نہ ہو آنے والی ہر مصیبت ہر مشکل کا سامنا سر اُٹھا کر بنا ڈرے کرنا ہے..

"تم مرد ہو یا جانور؟؟ مطلب مجھے یا اس بچی کو چھو کر کیا ملے گا تمہیں.. یہ دیکھو.."

داریاء نے اپنے ہاتھ ششدر کھڑے سٹور مینیجر کے سامنے لہرائے..

"کیا ایسا خاص ہے ان میں جو تمہاری گھر کی عورتوں میں نہیں؟؟"

وہ زہریلے لہجے میں پھنکاری، سبز سنہری آنکھوں میں خون اتر آیا..

" بکواس بند رکھو اپنی.. کیا کیا ہے میں نے ایسا جو تم اتنا بھڑک رہی ہو ہاں ؟؟

"

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والا حساب تھا، داریاء کا دماغ مزید اُسکی اس حرکت پر

گھوم گیا ..

" میں بتاؤں تم نے کیا کیا ہے ہاں ؟؟ابھی بتاتی ہوں.. "

آتش فشاں تیور لئے وہ کاونٹر کی جانب سے گھوم کر اُس کے پاس آنے لگی..

داریاء کے عقب میں کھڑی لڑکی نے خوفزدہ نظروں سے یہ سب دیکھا..

" کی.. کیا کرو گی ہاں ؟؟ "

جبکہ اُس سراپا جلال حسین لڑکی کو اپنی سمت بڑھتے دیکھ سٹور مینیجر کی اپنی

سٹی گھم ہو گئی، وہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگا کہ روز تو آتی جاتی سٹوڈینٹس

اور لڑکیوں کو ایسے چھولیا کرتا تھا، ایسے میں کیا ضرورت تھی اس لڑکی کو

چھونے کی.. وہ تو معصومیت دیکھ کر مارا گیا سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اُس معصوم چہرے کے پیچھے یہ افلاطون چھپی ہو گی.. برا وقت بتا کر تھوڑی آتا ہے اور داریاء اُس آدمی کا برا وقت ہی بن کر آئی تھی..

" ابھی بتاتی ہوں ناں تمہیں.. تم جیسے مرد سمجھتے ہیں کہ عورت تم لوگوں کی ان بدتمیزیوں سے خوفزدہ ہو جائے گی اور بدلے میں پھر جو تم چاہو کرو لیکن میں تمہیں بتاؤں گی کہ ہر عورت کمزور نہیں ہوتی سمجھ آئی.. "

اُس کے کُرتے کا کولر مضبوطی سے دبوچتی ہوئی وہ اُسے اپنے پیچھے گھسیٹ کر سٹور کے دروازے کی جانب پیش رفت تھی..

" باجی معاف کردو غلطی ہو گئی.. "

اُس آدمی نے معاملہ خراب ہوتے دیکھ بجائے زور زبردستی کرنے کے داریاء کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے، ایسے مرد ہوتے بھی اتنے ہی کم ہمت ہیں لڑکیوں

کا خوفزدہ ہونا ہی انہیں بڑھاوا دیتا ہے، جس دن لڑکیاں انہیں انکی اوقات یاد دلانے لگیں یہ ایسے ہی پیروں پر آ کر گرتے ہیں..

" ایسے کیسے معاف کر دوں.. ابھی تو میں تمہاری ویڈیو بناؤں گی.. تمہارے اس سٹور کی ویڈیو بناؤں گی اور کروں گی پھر اُسے وائرل کہ کیسے تم معصوم بچیوں اور لڑکیوں کو ہراساں کرتے ہو.. "

داریاء غصے سے چلائی اُسکی باتیں سن کر سٹور مینیجر کا چہرہ زرد پڑ گیا.. اگر واقعی وہ جو کہہ رہی تھی ایسا کر دیتی تو اُس کی جھوٹی عزت کی تو دھجیاں اڑ جاتیں..

" باجی میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں، آئندہ ایسے نہیں کروں گا.. "

وہ اب باقاعدہ رونی صورت بناتے ہوئے بولا، داریاء ایک دم جھٹکے سے رکی..

"..اس سے بھی معافی مانگو "

داریاء نے اپنے ساتھ یونیفارم میں ملبوس سہمی کھڑی تیارہ سالہ بچی کی طرف اشارہ کیا..

" .. معاف کر دو بیٹا "

اُس بچی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے وہ آہستگی سے بولا لیکن اس وقت داریاء نے اُس آدمی کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کاٹ، ایک عجیب سی چمک دیکھی جیسے وہ آگے بھی اُس بچی کے ساتھ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، بچی نے نظریں پھیر کر داریاء کی طرف دیکھا جیسے اجازت دی ہو کہ چھوڑ دو اسے..

..داریاء نے اپنی سوچ وہم جان نظرانداز کر دی

" آئندہ ایسا کرنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں سمجھے تم؟؟ "

داریاء نے درشتی سے کہتے ہوئے اُسے کولر سمیت دور جھٹکا، قدموں پر قابو نہ پاتا وہ لڑکھڑاتے ہوئے ان دونوں سے دور ہو گیا..

"جی باجی آج کے بعد میری توبہ جو ایسا کرنے کے بارے میں سوچا ہو.."

اُس نے کانوں کو ہاتھ لگایا جس پر داریاء آخری بار قہر آلود نگاہ سے اُسے نوازتی بچی کا ہاتھ تھام کر سٹور سے باہر نکل آئی..

"بہت شکریہ آپ کا سسٹر.."

بچی داریاء کی طرف دیکھ کر ممنون انداز میں گویا ہوئی..

" جب وہ تمہارے ساتھ ایسا کر رہا تھا تو کیوں خاموش رہی تم ہاں ؟؟ "

اس کے شکریہ کو نظرانداز کرتی داریاء اُلٹا اُس پر غصہ کرنے لگی، خفت کے مارے بچی نے نگاہیں جھکا لیں..

"... کونسا نئی بات ہے وہ تو ہر بار ایسے ہی "

.. بچی بتانے سے پہلے رونے لگی، داریاء کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا

" وہ تمہارے ساتھ کب سے ایسا کر رہا ہے ؟؟ "

.. اس نے کانپتے لہجے میں بچی سے سوال کیا

".. مجھے نہیں یاد لیکن بہت پہلے سے "

.. بچی روہانسی لہجے میں بولی

" ... اور تم پھر بھی اس ہی سٹور پر "

داریاء کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ.. اتنی چھوٹی سی بچی خود کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے ..

گاڑی میں بیٹھی مائسہ جو کافی دیر سے اُس کا انتظار کر رہی تھی داریاء کو سٹور کے باہر ایک نو عمر لڑکی کے ساتھ کھڑے دیکھ گاڑی سے نکل کر ان دونوں

کے پاس چلی آئی.. نزدیک آکر وہ ابھی داریاء سے اس صورتحال کے بابت
.. کوئی سوال کرتی کے اس سے پہلے وہ بچی بول پڑی

" ساری رات وہ جوا کھیلنے میں گزار دیتا ہے اور جب تھک ہار کر گھر واپس آتا ہے تو مجھے اور میری اماں اور بہنوں کو بہت مارتا ہے.. میری اماں پڑھی لکھی عورت نہیں ہے لوگوں کے گھر پر جھاڑو پونچھا کر کے وہ جتنے بھی تھوڑا بہت پیسے کما لیتی ہم بہنوں کے کھانے پینے اور پڑھائی پر لگا دیتی ہے، لیکن ابا کو جب کبھی موقع ملتا وہ اماں کو مار پیٹ کر اُس سے پیسے چھین کر چلا جاتا ہے.. میں اپنی ساری بہنوں میں سب سے بڑی ہوں اور مجھ سے نہیں برداشت ہوتا اپنی بہنوں اور اماں کو یوں روز پیٹتے دیکھنا.. میں نے تبھی سوچا خوب پڑھائی کروں گی.. ڈاکٹر بنوں گی اور خوب پیسہ کماؤں گی تاکہ اپنی اماں اور بہنوں کو اس گھر سے لے کر الگ ہو جاؤں.. "

سسٹر میں... میرا ابا پڑھائی کے ساتھ خلاف ہے.. سارا سارا دن

..داریاء اور مائسہ منہ بند کر کے اُس کی باتیں سننے لگیں

" اسکول کا سامان، کاپیاں، کتابیں بہت مہنگی ہوتی ہیں.. میں ابھی آٹھویں جماعت میں آئی تو نیا کورس لینا تھا تب مجھے سکول کے راستے میں یہ دکان دکھائی دی میرا اسکول یہی نزدیک پچھلی گلی میں ہے.. میں کورس لینے اس دکان کے اندر گئی.. یہ سوچ کر کہ اتنی بڑی دکان ہے کیا پتہ کم پیسوں میں یہ میری تھوڑی سی مدد کر دیں لیکن.. وہ تو... "

وہ بچی اپنی ہچکیوں کا گلا گھونٹنے کی ناکام سی کوشش کرتی ہونٹ کاٹنے لگی..

مائسہ نے پریشانی سے یہ منظر دیکھا جبکہ دوسری طرف داریاء کا توغصے سے برا حال تھا..

" کیا؟؟ کیا کرتا تھا وہ تمہارے ساتھ؟؟؟ "

..وہ پیچ وتاب کھاتے اشتعال انگیز لہجے میں استفسار کرنے لگی

اُس نے میری مدد کی آدھے پیسوں میں مجھے کورس کی کتابیں دیں لیکن.. "
وہ.. وہ مجھے چھوتا تھا.. ہر بار.. میرے ساتھ غلط حرکتیں کرتا.. بہانے بہانے
سے میرے پاس آتا کیونکہ اُسے پتہ ہے کہ میں مجبور ہوں.. گھر جا کر میں
کونے میں بیٹھ کر روتی رہتی آج تک اپنی اماں کو کچھ نہیں بتایا وہ پہلے ہی اتنی
پریشانیوں میں پھنسی رہتی ہے میرا مسئلہ کیا حل کر پاتی.. اور اگر اس کی
بھانک بھی میرے ابا کو لگ جاتی تو وہ میری اور میری بہنوں کی پڑھائی چھڑوا
دیتا..

سو میں خاموش ہو گئی.. بس احتیاط کرنے لگی جب بہت ہی زیادہ کسی چیز کی
ضرورت ہوتی تب ہی اسکی دکان پر آتی میں کیونکہ میرے پاس اب بالکل
پیسے نہیں ہیں اماں صرف اسکول کی فیس دے سکتی ہے اس کے علاوہ ابا اُسے
کچھ کرنے نہیں دیتا ایسے میں اس کے پاس آنا میری مجبوری ہی تھی.. آج
بھی میری بہن کی کتابیں ساری ختم ہو گئیں تھیں وہ ہی لینے میں پورے ایک

ماہ بعد آئی اس کی دوکان میں.. آج بھی یہ وہ ہی سب میرے ساتھ کرتا جو ہمیشہ کرتا آیا ہے لیکن اللہ کو نا جانے کونسی میری نیکی پسند آئی.. اور اُس نے آپ کو میرے پاس بھیج دیا.. "

بچی نے فوراً اپنا آنسوؤں سے بھیگا چہرا صاف کر کے داریاء کو عقیدت مندانہ نظروں سے دیکھا.. وہ دونوں جو سانس روکے اس اتنی سی جان پر ہونے والے اتنے بڑے ظلم جان کر سن کھڑیں تھیں بے اختیار ہوش میں آئیں..

" بیٹا تمہارا کیا نام ہے؟؟ "

داریاء کے بجائے مائسہ نے سوال کیا..

" ندا.. "

بچی نے چہرا مکمل خشک کر کے بتایا..

" ندا آپ آئندہ اس دکان پر نہیں آؤ گی.. ابھی کے لیے یہ پیسے رکھو.. "

مائسہ نے اپنا بیگ کھول کر اُس کے پاس ہزار کے جتنے بھی بڑے نوٹ تھے اُس بچی کی جانب بڑھائے..

" نہ.. نہیں باجی.. یہ بہت سارے ہیں.. اتنے میں کیسے.. "
مائسہ کے ہاتھ میں اتنے سارے نوٹ دیکھ کر وہ فوراً گھبراتے ہوئے بولی..
" میں کہہ رہیں ہوں ناں، چلو شاباش بہن سمجھ کر رکھ لو.. "
مائسہ نے اُسے پیار سے پچکارانہ چاہتے ہوئے بھی بچی نے کانپتے ہاتھوں سے وہ نوٹ تھام لئے..

" بہت شکریہ باجی.. "
وہ مائسہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی..
" اور آپ کا احسان تو میں زندگی بھر نہیں بھول سکتی.. "
دفعتاً وہ غصہ پیتی داریاء کی جانب پلٹی..

" تمہارے پاس فون ہے ؟؟ "

.. داریاء نے بے ساختہ سوال کیا

" میرے پاس تو نہیں لیکن میری اماں کے پاس ہے .. کیوں سسٹر .. ؟؟"

.. ندا نے اچنبھے میں مبتلا سوال کیا

یہ میرا نمبر ہے کبھی بھی کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے تم مجھے ایک مسیج "

" .. کر دینا میں خود تمہارے گھر آؤں گی

داریاء نے اُس کا گال چھو کر نرمی سے کہا، بچی نے حیرانی سے اُس بے حد خوبصورت لڑکی کو دیکھا جو معصوم دکھنے کے ساتھ مغرور بھی لگتی تھی مگر اُس کا دل اتنا ملائم، اور وہ اتنی اچھی ہو گی یہ کسے پتہ تھا بھلا تبھی کہتے ہیں .. صورت دیکھ کر سیرت نہیں جانچی جا سکتی

" سسٹر .. کیا ... کیا میں آپ کے گلے لگ سکتی ہوں ؟؟ "

..بچی نے ڈر ڈر کر پوچھا.. داریاء ہولے سے مسکرائی

َ.. یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے "

.. داریاء نے اُس کا ہاتھ تھام کر خود اُسے سینے سے لگالیا

" بس میری بات یاد رکھنا آئندہ کوئی بھی تمہیں تنگ کرے چاہے تم جتنی بھی مجبور ہو تم اُس سے ڈر کر خاموش نہیں ہو گی بلکہ اُس کا مقابلہ کرو گی.. ایسے لوگ ہماری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر بہادر بنتے ہیں لیکن در حقیقت تو وہ بہت بزدل ہوتے اور اس کی مثال آج تم نے خود دیکھ لی.. باقی اگر کبھی بھی میری یاد آئے، مجھ سے کوئی بات کرنی ہو تو بڑی بہن سمجھ کر مجھے کال کرنا یا میسج میں تم سے ضرور بات کروں گی.. ٹھیک ہے ناں؟؟ "

داریاء نے اُس کا سر تھپکتے ہوئے پیار سے کہا جس پر ندا نے اثبات میں سر ہلایا ..

"اوکے اب شاباش اسکول جاؤ اور اچھا اچھا پڑھو تا کہ جلدی سے ڈاکٹر بن جاؤ تم.. "

مسکرا کر اُس سے دور ہوتے ہوئے داریاء نے اُس کا چہرہ تھپکا ..

" اللہ حافظ سسٹر.. "

" اللہ حافظ.."

الوداعی کلمات کہہ کر وہ بچی اپنے راستے چل دی جبکہ مائسہ اور داریاء یونہی کھڑی اُسے اُس وقت تک دیکھتیں رہیں جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی ..

" کتنے دکھ ہے ہمارے معاشرے میں.. کتنے غم ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سے زیادہ مشکل اور مصیبت میں اور کوئی نہیں.."

مائسہ سر جھکا کر آہستگی سے بولی.. اس بچی سے ملنا، اُسکی کہانی سننا اس سب میں اللہ کی حکمت تھی اُسے یہ بتانے کے لئے کہ نا امیدی کفر ہے.. وہ جو اپنے ماں باپ کو کھو کر دنیا بھول بیٹھی تھی اُس تیارہ سالہ بچی کی مشکلات سن کر اُسے احساس ہوا اماں باپ سے بچھڑنا بہت بڑا دکھ ہے مگر مفلسی اور مجبوری شاید اس سے بھی بڑا..

"میں اس کو نہیں چھوڑوں گی.. جان سے ماردوں گی میں اُسے.. "

مائسہ کو ہوش داریاء کی آواز پر آیا جو پیچ وتاب کھاتی واپس سٹور کی طرف پلٹی تھی، مائسہ نے اُس کا بازو دبوچ کر داریاء کو ایسا کرنا سے روکا..

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟؟ کیوں بلا وجہ سین کریٹ کر رہی ہو..؟؟ چلو گاڑی میں.. "

مائسہ نے غصے سے اُسے زور سے جھٹکا.. داریاء ہنوز سٹور کی سمت بڑھنا چاہ رہی تھی..

"میں نے کہا چلو گاڑی میں تمہیں سنائی نہیں دے رہا داریاء.. فہان بھائی کے گارڈز ہمیں دیکھ رہے ہیں کیوں تم بھائی بھابھی کی صبح خراب کرنے پر تلی ہو.. اگر ان گارڈز نے بھائی کو کال کی تو وہ آجائیں گے سب چھوڑ چھاڑ کر واپس.. پلیز بات کو سمجھو.."

غصے اور پریشانی کے عالم میں وہ تقریباً چیخنے کے نزدیک تھی کہ داریاء بنا کوئی جواب دئے پیر پٹختی واپس گاڑی کے اندر جا بیٹھی، گارڈز واقعی ان دونوں کے برتاؤ جانچ رہے تھے..

UL KHAN WRITES

" ارے صارف.. میرا دوست کیسا ہے ؟؟ ارے یار معاف کرنا مجھے پتہ چلا تو ہسپتال میں ہے مصروفیات اتنی تھی کہ تمہاری خیر خبر لینے ہی نہ آ سکا.. خیر کیسا ہے آناں بیٹھ چائے منگواتا ہوں.. "

وہ اپنے آفس میں بیٹھے ہر طرف سے اپنے بزنس اور ٹریڈینگ کے ثبوت مٹانے میں لگے ہوئے تھے کہ سیکرٹری کے کال کرنے پر صارف کے آنے کی خبر سن کر اپنا تمام کام چھوڑ کر اُن کے منتظر تھے جو سالوں پرانا حساب کتاب کرنے آئے تھے آصف کے پاس..

" میں تمہارا دوست تھا.. ہے ناں ؟؟ "

انکی تمام باتیں نظر انداز کر کے آصف سے سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا..

" تھا کیا مطلب ہے ؟؟ تم اب بھی میرے دوست ہو.. "

آصف نے ہنس کر جواب دیا، آج کل اس ایس والے معاملے میں وہ اس قدرے الجھے ہوئے تھے کہ باقی دنیا کا کوئی ہوش ہی نہیں رہا نہیں.. ایک خوف سا دل میں بیٹھ گیا تھا کہ اپنے تمام باقی بزنس پارٹنرز کی طرح کہیں ان کا بھی انجام دردناک نہ ہو کہ دفنانے کو لاش بھی ثابت پوری نہ مل پائے.. بس اس وجہ سے اپنے سارے کالے کام چھپانے کے جتن کر رہے تھے وہ آج کل..

" دوست کبھی بھی اپنے دوست کی پیٹھ میں چھرا نہیں گھونپا کرتے آصف اعظم عوان.. "

صارف نے نفرت سے کہا..

" کہنا کیا چاہتے ہو تم؟؟ "

آصف نے مقابل کھڑے دوست کے تاثرات بھانپ کر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ لیا مگر درحقیقت وہ جان گئے تھے کہ کس معاملے میں بات ہونے والی

ہے کیونکہ کچھ دنوں پہلے ہی تو دھکے دلا وکر اُس ملازمہ کو آفس سے نکلوایا تھا

..انہوں نے جس کی مدد سے منتہا کو پھنسایا تھا ماضی میں

" کیا دشمنی تھی تمہاری مجھ سے ؟؟ کیوں تم نے میرا ہنستا بستا گھر برباد کیا؟؟

" کیوں تم نے منتہا پر جھوٹا الزام لگایا؟؟

..صارف کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں، چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی

" کوئی جھوٹا الزام نہیں لگایا میں نے اور اگر ویسے بھی وہ اتنی ہی سچی تھی تو

کیوں آیا تھا اُس کا پرانا عشق اُس روز منتہا کے کمرے میں ؟؟ میں نے تو اُسے

" ...نہیں

"..وہ اُسکی مدد کرنے آیا تھا گھٹیا انسان "

اس سے قبل آصف اپنا جملہ مکمل کرتے کہ صارف نے الٹے ہاتھ کا زوردار

..مکّہ اُنکے جبڑے پر رسید کیا

اچھا مدد کرنے آیا تھا اور جب تم نے طلاق دے کر اُسے اپنے گھر سے نکالا "
تو وہ بھی اٹھ کر آرام سے اپنے عاشق کے گھر چلی گئی ؟؟ آنکھیں کھولو تم اپنی
صارف .. آج بھی اُس عورت کے عشق میں مبتلا وہ جس نے تمہیں دھوکہ
".. دیا

ہونٹ کے کنارے سے نکلتے خون کو ٹشو پیپر سے صاف کر کے وہ تاسف
.. بھرے لہجے میں کہنے لگے
اور تم آج بھی چالیں چل رہے ہو .. منتہا اُس آدمی کے ساتھ اس لئے گئی "
کیونکہ اس کے علاوہ اُسکے پاس دوسرا کوئی چارہ نہیں تھا .. اُس کا باپ اور
پھپھو مر گئے تھے وہ بے سہارا اور کس کے پاس جاتی .. تم نے ایک بے قصور
کے ساتھ زیادتی کی اور اس کی سزا میں تمہیں اب دونگا .. تم پر کیس کروں گا
" .. میں
.. صارف کی بات پر آصف کا قہقہہ بے ساختہ تھا

" اچھا اس بڑھاپے میں تم میں اتنی ہمت ہے؟؟ تم تو جوانی میں میرا کچھ نہ بگاڑ سکے.. "

بلی بالآخر تھیلے سے باہر آچکی تھی، صارف نے نفرت سے دوست کا چہرہ دیکھا جو دوست کہلانے کا مستحق تھا ہی نہیں..

" میں نہیں لیکن میری بیٹی اور داماد ضرور ہیں.. ان دونوں کے ہاتھوں اگر تمہیں رسوانہ کروایا نہ تو میرا بھی نام بدل دینا.. "

صارف نے زہر خند لہجے میں اُنہیں دھمکی دی جنھوں نے انکی باتوں کو ناک پر بیٹھی مکھی کی طرح نظرانداز کر دیا...

" تمہاری بیوی کی عزت تو رہنے دی، بیٹی کی تو عزت بھی تار تار کر دوں گا میں.. منتہا کی نسل کو کبھی پنپتے نہیں دیکھ سکتا.. "

سالوں پہلے منتہا کی جانب سے کی گئی بے عزتی اور آج بھی اپنی ذلت یاد تھی
انہیں، زہر کا گھونٹ مار کر انہوں نے تلخی سے سوچا.. ارادہ پختہ تھا..

" ارے ارے جاؤ.. زندگی میں اور بھی بہت سے مسئلے ہیں تمہاری ان
کھوکھلی دھمکیوں سے ڈرنے کا وقت نہیں.. "
جان چھڑانے والے لہجے میں کہا گیا..

" ہاں ہاں تم اپنے کام سمیٹ لو جلدی جلدی کیونکہ زندہ رہنے کے لیے چند
ہی دن بچے ہیں تمہارے پاس ایسی عبرتناک موت آئے گی نہ تمہیں کہ
لوگوں کو دفنانے کے لیے تمہاری لاش بھی نہیں مل سکے گی.. ایک مظلوم پر
تم نے ظلم کیا میری بددعا ہے تمہیں.. "

صارف نے دلشکستگی سے کہا، اگر آصف جیسا انکا دوست نہ ہوتا تو آج کو خوش باش زندگی گزار رہے ہوتے.. دشمن سے زیادہ دوست بنانے میں احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ اگر دوست دشمن بن جائے تو آپ کی ہر کمزوری اور خامی سے وہ پہلے ہی واقف ہوتا ہے..

" جاؤ.. جاؤ.. تم جیسے بے بس لوگ یونہی بددعائیں دے سکتے ہیں.. "

ہنس کر کہتے وہ واپس لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئے اس بات سے مکمل بے خبر کے دکھی دل کی بددعا کس طرح سیدھی عرش تک جاتی ہے قبولیت کے لیے..

UL KHAN WRITES

" میں یونیورسٹی میں ہوں.. "

گاڑی لاک کر کے پارکنگ ایریا سے نکلتا فون کان سے لگائے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا ..

"سر بس آپ کا یونیورسٹی میں ٹیچنگ ٹائم ختم ہونے والا ہے .. "

کال کی دوسری طرف موجود اُسکے جونیئر ایجنٹ نے مسکرا کر کہا، آگے بڑھتے آریس کے قدم بے اختیار تھم گئے ..

" ٹیسٹ ریزلٹ آ گئے ..؟ "

سنجیدگی سے سوال کیا گیا، ایک ماہ سے زیادہ ہو گیا تھا ویرانے میں ملنے والی اُس لاش سے حاصل کئے جانے والے ڈی این اے سیمپل کی ٹیسٹنگ کو .. لاش کی حالت اتنی ابتر تھی کہ اُس سے حاصل ہونے والے ڈی این اے کے نہ جانے کتنے فورانسک ٹیسٹ کروائے لیکن کچھ بھی کارگر ثابت نہ ہو سکا ..

جی سر ابھی لیب ٹیم نے رپورٹس بھجوائیں ہیں.. آپ کا شک درست "

".. تھا

آریس نے اُسکی بات سن کر خشک ہونٹوں پر زبان پھیری، اپنے دل کی سنی تھی اُس نے ورنہ دور دور تک اسلام آباد والے کیس کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن ہر بار نا جانے کیوں اُس کا دل کہتا کہ تمام کڑیاں آپس میں .. جڑی ہوئیں ہیں

زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکی اور ان پانچوں لڑکوں کا تعلق یونیورسٹی سے " ہی ہے.. چار لڑکوں کا تو پتہ چل گیا ہے پانچویں کا ڈی این اے سیمپل کسی ".. سٹوڈینٹ سے میچ نہیں ہو رہا کیونکہ سیمپل ضائع ہو چکا ہے

شک تو تھا لیکن ادارے اور عدالت ثبوت مانگتی ہے اور ثبوت حاصل نہیں ہو پا رہا تھا سو وہاں وقت ضائع کرنے کے بجائے وہ دوسرے پوائنٹس پر کام

کرنے لگا.. فورائنسک رپورٹس سے تو امید ہی چھوڑ دی تھی کسی بھی مثبت نتائج کی ایسے میں ریزلٹ کا آجانا اللہ کا مدد تھی اُس کے لیے..

"اچھا چلو کوئی بات نہیں اُس ایک کا نام ہم باقی چاروں کے منہ سے نکلوالیں گے.. تم رپورٹس سینڈ کرو مجھے.. دیکھتا ہوں کون ہیں.."
سنجیدگی سے کہتے ہوئے اُس نے کال کاٹ دی، راہداری عبور کرتا وہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب پیش قدم تھا کہ سیدھے ہاتھ پر بنے گارڈن ایریا میں اُس کی نظر پڑی..

ڈینم کی لوز فٹ جیکیٹ کے ساتھ اس جیکیٹ جیسی ہی فلیرڈ جینس پہنے، جیکیٹ کے نیچے وائٹ ٹی شرٹ تھی.. گلے میں پنک مفلر جبکہ سنہرے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائی ہوئی تھی جس میں سے کچھ زلفیں آگے سے نکلتی اُس کے ماہ جبین چہرے کا احاطہ کیے ہوئے..

مائسہ سے کچھ کہہ کر وہ وہیں گارڈن میں کونے پر ایک خالی بینچ پر جا بیٹھی جبکہ مائسہ وہاں سے چلی گیی تھی.. وہ اُسے اداس لگی یا وہ زیادہ غور کر رہا تھا.. ..آریس داریاء کا چہرہ نظروں کے حصار میں لئے اُس کی جانب بڑھا

"..یہ دیکھ کر ہی جاتا ہوں اب "

اچانک موبائل پر ہونے والی بیپ سن کر وہ یکدم رک گیا.. جونیر ایجنٹ نے ان چاروں سٹوڈنٹس کی رپورٹس بھیجیں تھیں.. وہ خاموشی سے ان رپورٹس کو سٹڈی کرنے لگا.. زیادہ حیرانی نہیں ہوئی آریس کو کیونکہ وہ چاروں لڑکے ..امیر کبیر گھرانوں کے بگڑے نوجوان تھے

ان چاروں کو وہ انکے ناموں سے جانتا تھا کیونکہ اُسکی ہی کلاس کے نالائق بچے تھے وہ سب.. چاروں آپس میں دوست تھے اور ان چاروں کا ایک مشترکہ

دوست.. بلال اعظم عوان.. تو کیا وہ پانچوں فرد وہ ہی تھا یہ کوئی اور..
رپورٹس پر لکھے نام پڑھتے ہوئے آریس نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے
ہوئے سوچا..

"ہے تو وہ بھی اس ہی قماش کا.."
فون جیکیٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے آریس نے سرد لہجے میں خود کلامی کی،
ان چاروں کو آج ہی ان کے گھروں سے اٹھاونا تھا، ان کے اریسٹ وارنٹ
جاری کرنے کی ہدایت اُس نے بھیج دی..

آریس کا رخ اب داریاء کی طرف تھا.. نگاہیں سامنے اٹھائیں معاً دیکھا کہ اب
وہ تنہا نہیں.. نہ ہوتی تنہا کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن جو شخص اس کے ساتھ ایک
ہی بینچ پر بیٹھا اُس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا اُسے وہاں دیکھ کر آریس
کی بھوری آنکھوں میں لہو اتر آیا اور وہ جارحانہ انداز میں آگے بڑھا..

"..اب موڈ صحیح کر لو اپنا.. یونیورسٹی آ گئے ہیں ہم "
مائسہ نے داریاء کو خود سے لگاتے ہوئے نرمی سے کہا، وہ ان سب چیزوں کے معاملے میں کافی حساس تھی اور اسکی اس طبیعت سے مائسہ بخوبی واقف.. ..جانتی تھی کہ ابھی بھی داریاء کچھ نہ کچھ اُس بارے میں سوچ ہی رہی ہو گی

" یار میں تھوڑی دیر اکیلی رہنا چاہتی ہوں، کلاس بھی کینسل ہو گئی ہے.. تم ایسا کرو ناں لائبریری چلی جاؤ.. اتنے دن کا تمہارا لاس ہو گیا ہے یہ میرے "..نوٹس لو پڑھائی کر لو میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں
بیگ میں سے نوٹس نکال کر مائسہ کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے وہ آہستہ سے ..بولی

" .. میں یہاں ہی بیٹھ جاتی ہوں ناں "

مائسہ نے داریاء کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر وہاں رکنے کی ضد کی.. وہ اُسے ایسے کیسے تنہاہ چھوڑ دیتی..

" .. پلیز یار بس تھوڑی دیر رکوں گی یہاں "

داریاء کے لہجے میں بے بسی تھی...

"..اچھا.. اگر تمہیں میری ضرورت ہو مجھے میسج کر دینا "

مائسہ نے داریاء کا ہاتھ تھام کر اُسے سمجھایا جس پر داریاء جبراً مسکرا کر سر اثبات میں ہلا گئی.. مائسہ آخری بار اُسے دیکھتی یونیورسٹی کے اندر چلی گئی جبکہ داریاء گارڈن میں واقع قدرے سنسان گوشے میں خالی بینچ پر خاموشی سے جا بیٹھی..

" ہیلو داریاء.. یہاں کیوں بیٹھی ہو وہ بھی اکیلی ؟؟ "

اُسے وہاں تنہا بیٹھے ابھی پانچ منٹ ہی بیتے ہوں گے کہ کانوں میں پڑنے والی متفکر آواز پر اُس نے سر اُٹھایا ..

" بلال ابھی مجھے کوئی بات نہیں کرنی .. "

داریاء نے اکتا کر کہتے ہوئے واپس سر جھکا لیا ..

" جیسا تم کہو .. "

آہستگی سے کہنے کے بعد لب بھینچ کر وہ وہاں سے جانے لگا.. داریاء نے سر اُٹھا کر ایک بار پھر اُسے دیکھا، نہ جانے کیا دل میں آئی کہ وہ اُسے پُکار بیٹھی ..

" اچھّا سنو .. "

بلال جسے ہر گز یہ امید نہ تھی کہ وہ اُسے پکارے گی ششدر کھڑا داریاء کی آواز پر واپس پلٹا ..

" کیا تمہیں لگتا ہے کہ ایک انسان جس نے ہمیشہ برا کیا ہو.. کیا وہ کبھی سدھر سکتا ہے؟؟ "

اُسکی حیران سیاہ آنکھوں میں اپنی متفکر سبز آنکھیں گاڑھے داریاء سرد سانس ہوا کہ سپرد کرتی کچھ توقف بعد بولی..

" کیا مطلب؟؟ "

نا سمجھی سے پوچھتا وہ واپس داریاء کے پاس چلتا ہوا آیا، داریاء نے سائیڈ پر کھسک کر اُسکے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی.. بلال پر تو یہ دیکھ کر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے تھے.. وہ کچھ دیر تو بس سانس روکے وہاں کھڑا ہی رہا..

" مطلب یہ کہ تم کیا اب بھی ویسے ہو؟؟ یعنی تم اب بھی لڑکیوں کی عزت نہیں کرتے؟؟ "

داریاء نے جانچتی نظروں سے بلال کو دیکھا جو یہ سب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا..

"میرا رویہ تمہارے سامنے تو ہے، اب تم جو بولتی ہو میں وہ ہی کرتا ہوں.."

وہ سر کھجاتے ہوئے لاعلمی سے بولا.. داریاء گردن نفی میں ہلاتی ہولے سے مسکرائی..

"میں صرف اپنی بات نہیں کر رہی تھی، خیر تم بیٹھو.."

اپنائیت سے دیکھتے ہوئے اُس نے بلال کو اپنے ساتھ بیٹھنے کی پیشکش کی..

"بیٹھ تو جاؤں گا لیکن مارو گی تو نہیں ناں؟؟"

بلال نے ڈرتے ڈرتے پوچھا، داریاء اتنے اچھے سے اُس سے بات کر رہی ہے اور پھر اُسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا بھی کہا.. یقیناً سورج آج مغرب سے نکلا

ہو گا.. ایسے معجزے تو تب ہی ممکن ہیں کیونکہ.. بلال نے دل ہی دل میں سوچا..

" اب ایسی بات بھی نہیں ہے.. "

داریاء کے سر جھٹک کر کہنے پر وہ اُس کے برابر میں کچھ فاصلہ درمیان میں رکھتے ہوئے بینچ پر بیٹھ گیا..

" بلال مجھے کچھ مرد کبھی سمجھ نہیں آتے.. "

کچھ مدت کی خاموشی کے بعد وہ اچانک سے گویا ہوئی..

" کیا مطلب؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے تم سے؟؟ "

آنکھیں سکیڑتا وہ داریاء کے معصوم چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے دھیمی آواز میں بولا..

" نہیں کسی نے کچھ نہیں کہا.. مجھے بس کبھی کبھی سمجھ نہیں آتا.. مجھے نہیں سمجھ آتا بلال کہ مرد تو عورت کا محافظ،ان کا رکھوالا ہوتا ہے تو پھر ہمارے معاشرے کے مرد ایسے کیوں ہوتے جا رہے ہیں جیسے کوئی گدھ ہوں، ہر وقت موقع کی تلاش میں دھات لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ کہیں کوئی شکار نظر آئے اور وہ چیر پھاڑ دیں اُسے.. ایسا کیوں بلال..؟؟ "

.. داریاء نے افسوس سے کہا، بلال خاموش بیٹھا اُس کی باتیں بغور سن رہا تھا

" تم جانتے ہو میں سمجھتی تھی دنیا میں صرف اچھے مرد ہوتے ہیں.. کیونکہ میں نے صرف اپنے بھائیوں کو دیکھا.. میرے اصفہان بھائی.. آزاد بھائی.. ان دونوں کو ہمیشہ میں نے عورت ذات کی عزت کرتے ہوئے دیکھا.. "

وہ مسکرا کر بولی، ذہن میں اپنے دونوں بھائیوں کی بے داغ بلند شبیہ چمکنے لگی..

وہ اچھے اس لئے ہیں کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں، جن کے وہ بھائی نہیں "

" ..ان سے پوچھو کہ تمہارے بھائی کتنی عزت کرتے ہیں عورتوں کی

بلال کہنا نہیں چاہتا تھا مگر بے ساختگی میں اُس کے منہ سے جو جملہ ادا ہوا اُس

..پر غصہ کرنے کے بجائے داریاء نے نفی میں سر ہلایا

تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو.. میں نے تم سے ملنے کے بعد، تمہاری "

حرکتیں دیکھنے کے بعد اپنے بھائیوں کا برتاؤ دوسری لڑکیوں کے ساتھ جانچنا

شروع کیا.. اور ہمیشہ.. ہمیشہ اپنے بھائیوں کی آنکھوں میں میں نے عورت

..زات کے لیے عزت، ان کے لہجوں میں صنفِ مخالف کے لیے احترام پایا

"

داریاء نے فخریہ کہا جبکہ دوسری طرف بلال اپنا آپ یوں بیچ میں گھسیٹنے پر

..بوکھلا گیا

" میں.. مجھے کیوں لائی تم بیچ میں.. میں نے کیا کیا؟؟ "

.. وہ آنکھیں مٹکا کر حیرانی سے گویا ہوا جس پر داریاء سر جھٹک کر مسکرائی

" دیکھو سچ کہوں گی.. تمہاری حرکتیں بھی تو درست نہیں تھیں ناں شروع

".. شروع میں.. لیکن پھر تمہیں میں نے سمجھایا

داریاء کہتے کہتے رک گئی، بلال کے جبڑے اُسکی بات سن کر تن گئے تھے.. وہ

دن یاد کر کے کہ جب داریاء نے اُسے اُسکے دوست کے سامنے اتنا ذلیل کیا

.. تھا.. وہ اب تک اپنی ذلت یاد رکھے بیٹھا تھا

" اور تم سمجھے بھی.. کافی تبدیلی دیکھی ہے میں نے تمہارے رویے میں اُس

".. واقعہ کے بعد.. تم بھی اچھے لڑکے ہو بلال

داریاء اُسکی طرف دیکھ کر دل سے مسکرائی جبکہ اتنے دنوں کی بلال کی

.. ریاضت آج بالآخر پوری ہوئی.. وہ پر سکون سا مسکرایا

" What are you two doing here in academic hours ?? "

(تم دونوں پڑھائی کے اوقات میں یہاں کیا کر رہے ہو؟)

اس سے قبل بلال اُسکی باتوں کا کوئی جواب دیتا ان دونوں کو اپنے سر پر مردانہ بھاری غصیل آواز سنائی دی، لہجے میں نامانوس سی تپش تھی.. بلال اور داریاء نے اپنی اپنی جگہ چونکتے ہوئے سر اٹھایا..

ڈارک گرین کمپریشن ٹی شرٹ کے اوپر بلیک لیدر جیکیٹ پہنے، بلیک جینس اور بلیک ہی کومبیٹ بوٹس میں ملبوس وہ غیظ و غضب کی تصویر بنا.. بھوری آگ کی مانند جلتی آنکھوں میں وحشت لئے داریاء کے ساتھ ایک ہی بینچ پر بیٹھے بلال کو گھور رہا تھا..

" None of your business Mr Khanzada.."

(.. آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں مسٹر خانزادہ)

یکدم بلال اُس کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے آریس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتا سپاٹ لہجے میں بولا.. پہلی بار، زندگی میں پہلی بار تو وہ دوست سمجھ کر اپنے دل کی باتیں اُس سے کررہی تھی کہ یہ خانزادہ مصیبت کی طرح اُس کے سر پر نازل ہوگیا..

".. میں تمہیں بتاتا ہوں میرا بزنس کیا ہے "

بھپڑے شیر کی مانند وہ بلال کو گریبان سے دبوچتے ہوئے پوری قوت سے اُسے جھنجھوڑتا ہوا داریاء سے بالکل دور کر چکا تھا..

".. گریبان چھوڑو میرا تمہیں بتاتا ہوں "

بلال حیران پریشان خود کو اُس کے جان لیوا شکنجے سے چھڑواتا ہوا دانت پیس کر بولا.. اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے آریس سے بچے اور داریاء کے سامنے اپنا

برہم کیسے قائم رکھے.. لیکن فی الحال تو دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہو پارہا تھا اُس سے، خانزادہ کی پکڑ میں آکر جیسے بولتی بند ہو گئی ہو بلال کی..

"یہ.. یہ کیا کر رہے ہیں آپ.. چھوڑیں.. چھوڑیں بلال کو.."
داریاء یکدم ہوش میں آتی گارڈن میں تماشہ بناتے ہوئے آریس کی سمت بڑھی جو کچھ سننے کو تیار نہ تھا.. داریاء نے وہاں اس وقت سٹوڈنٹس کی غیر موجودگی بھانپ کر سکون کا سانس لیا ورنہ یہ سب جتنے لوگ دیکھتے اتنا تماشا بنتا..

"آپ کو میری بات سنائی نہیں دے رہی.. چھوڑیں اُسے.."
داریاء حلق کے بل چیختی ہوئی آریس کا بازو دبوچ کر اُسے بلال سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ تو پتھر کا بن گیا تھا، انچ برابر بھی ٹس سے مس نہ ہوا..

"... چھوڑ دو داریاء اس کو تو میں دیکھتا ہوں.. بہت "

باقی کے الفاظ حلق میں ہی دب گئے کیونکہ غصہ پیتا خاموش کھڑا آریس بھوری آنکھوں میں وحشت لئے اب اُسکا گریبان چھوڑ کر کندھا دبوچ چکا تھا.. اُس کے ہاتھ کی گرفت اس قدر سخت ترین اور مضبوط تھی کہ اچانک .. خاموش فضا میں ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی

"... دور ... دور ہٹیں "

خوفناک سناٹے میں ہڈیاں چرچرانے کی بدصورت آواز پر داریاء فوراً بوکھلا کر آریس کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور جسم میں جتنی بھی قوت تھی پوری صرف کر کے اُس نے آریس کو بلال سے دور کر دیا ..

"..آپ.. آپ ہوش میں ہیں یہ کیا کیا آپ نے "

شبنمی آنکھوں میں حیرت لئے وہ آریس کی لہو چھلکاتی آنکھوں میں دیکھتی تڑپ کر بولی، آریس کی نظروں کا محور بھی اب وہ ہی تھی...

داریاء ان بھوری آنکھوں میں غصے، اشتعال اور دہشت کے علاوہ کچھ اور نہیں دیکھ پائی اُس وقت.. اُسے لگا وہ کسی انسان کے سامنے نہیں، کسی خونخوار درندے، کسی وحشی دیو کے سامنے کھڑی ہو جو بس مقابل کو نوچ کھسوٹ کر اُسے بھسم کر دینا جانتا ہو.. داریاء کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی..

" بلال.. بلال تم ٹھیک ہو؟؟؟ "

وہ یکلخت بلال کی جانب پلٹی.. جو زمین پر بیٹھا درد کرتا اپنا کندھا تھامے کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا.. داریاء نے جھک کر فوراً اُسے سہارا دینا چاہا..

" رک جاؤ میں تمہاری..."

باقی کی بات تو وہ تب کرتی جب وہ تپتا آتش فشاں اُسے کوئی موقع دیتا.. داریاء کو کچھ سمجھنے کا بھی موقع دیۓ بنا وہ اُس کی کلائی دبوچتا اُسے بےدردی سے اپنی پیچھے گھسیٹتے ہوۓ گارڈن ایریا سے باہر کی سمت چل دیا ..

"... عنقریب میں تمہیں تمہاری اوقات یاد دلاؤں گا مڈل کلاس پروفیسر" آریس کی من مانیں زمین پر پڑے بلال نے نفرت سے دیکھیں.. ہڈی ٹوٹنے کی تکلیف سے زیادہ اُسے داریاء سے دور کیۓ جانے کی تکلیف تھی.. جس آگ میں بلال اعظم اس وقت جل رہا تھا اُس کا انجام خطرناک ہی ہوتا ..

UL KHAN WRITES

Love's my religion but he was my faith
Something so sacred so hard to replace

Fallin' for him was like fallin' from grace

All wrapped in one he was so many sins
Would have done anything, everything for him
And if you ask me I would do it again

- Heaven - Julia Micheals

نیند سے بیدار اُسے ایک ان کہے احساس نہ کیا، ایک ایسا احساس جو نامانوس تھا اُس کے لئے، جیسے وہ اب کسی کی ملکیت ہو، جسے صرف جسم ہی نہیں اُس کی روح بھی کسی کی تابع ہو.. عادات اور طبیعت کے مطابق یہ احساس آئیلین کو برا اور معیوب لگنا چاہیے تھا مگر غیر یقینی طور پر اُسے وہ سب اچھا لگا ..

اپنے سیاہ بالوں کا کسی کے مضبوط بازوؤں کے نیچے دبا ہونا، گردن کی جلد پر ہوتی میٹھی سی جلن، جسم میں ہوتا ہلکا ہلکا درد اور چاروں سمت سے آتی کسی اپنے بے حد اپنے کی مدہوش کن کلون اور آفٹر شیو کی مہک.. آئیلین ہولے سے مسکرائی.. ہر ایک چیز خواب کے جیسی تھی..

" You are a total loss case Asfahan Sehgal.."

(تم ایک پورے ہی برباد شخص ہو اصفہان سہگل)

ہنوز آنکھوں کو مُوندے وہ اصفہان کی سرگوشیاں، اُس کے کھردرے ہاتھوں کا نرم گرم لمس، ان کا ہر ایک جگہ، ہر ایک خطے کو محبت سے سراہنا، اصفہان کی وارفتگی اُس کی شدتیں یاد کر کے وہ مبہم سی مسکرائی.. وہ کل رات بیتے حسین لمحوں کو یاد کرتے مسرور تھی کہ کمر کے گرد حصار کیئے بے

سدھ توانا بازوؤں میں ہونے والی حرکت محسوس کر کے وہ بے اختیار کانپ اُٹھی ..

" کہیں یہ جاگ تو نہیں گیا؟؟؟ "
آئیلین کے دماغ میں سب سے پہلا سوال یہی آیا تھا، کچھ دیر قبل فجر کی ازان جب کانوں میں سنائی دی تو نماز پڑھنے کے بھی کافی دیر بعد تو سونے دیا تھا موصوف نے اگر ابھی سے اٹھ جاتا تو دماغ خراب ہی کر دیتا وہ اُس کا ..

آئیلین نے بنا اُسے جانچنے کی کوشش کئے اپنا چہرہ پھیر کر آنکھیں سختی سے موند لیں گویا بہت ہی گہری نیند سو رہی ہو.. کچھ دیر یوں ہی پڑی رہی اور جب تصدیق ہو گئی کہ وہ واقعی نیند میں ہے تو دھیرے سے گردن موڑ کر اُس نے خود پر حاوی ہوئے بے خبر سوتے اصفہان کو دیکھا ..

زیادہ کچھ تو نہیں وہ بس اُس کے بنا شرٹ کے کسرتی سفید کندھے، اُس کے مضبوط بازو اور کشادہ پشت ہی دیکھ پائی کیونکہ چہرہ آدھا اُس کے بالوں میں جبکہ باقی کا آدھا اُس کی گردن سے بے حد نزدیک سفید ملائم تکیے میں پوشیدہ تھا ..

" Caring Maniac.."

(شفیق دیوانہ)

اصفہان کے کندھوں، گردن اور پشت کی سپید جلد پر اپنے نخن اور دانتوں سے دیئے گئے بے شمار سرخ اور جامنی نشانوں کو ستائشی نظروں سے دیکھتی وہ بمشکل اپنی آواز دھیمی رکھتے ہوئے متبسم ہوئی ..

کل کی پوری رات اُس نے من مانیائی کی تھیں مگر من مانیاں کرنے کا انداز اس قدر شاہانہ تھا کہ بس کیا ہی سوچتی آئیلین .. ہر ایک عمل سے قبل، ہر

ایک لمس سے پہلے وہ اُس سے اُسکی اجازت لیتا رہا تھا.. خود پر قابو نہ رکھ پاتا تو اُس سے معافی مانگتا.. اُس کے آنسو پونچھتا، اُسے سکون بخشتا.. وہ سب یاد کر کے آئیلین کے دل میں عجیب سی چبھن سی ہوئی.. حاکمیت رکھنے کے باوجود بھی آئیلین کی رائے، اُس کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا، قابلِ تعریف تھا..

"جب تم میرے ساتھ نہیں ہوا کرو گے.. کتنا خالی.. کتنا ادھورا محسوس کروں گی میں.."

مدھم سرگوشی نما آواز میں کہتی وہ دھیرے دھیرے اصفہان کے چہرے پر بکھیرے اپنے بال احتیاط سے ایک طرف ہٹانے لگی.. نیند میں ہونے کے باوجود بھی وہ شاید اُس کا چھونا محسوس کر پا رہا تھا.. آئیلین نے دیکھا کہ کیسے اُس کی پر سکون بند آنکھوں کی پلکیں ہر بار حرکت کرتیں ہیں جب جب

آئیلین کی انگلیاں اصفہان کے چہرے پر سے بال سمیٹنے کے دوران اُس کی جلد سے مس ہوتی ہیں..

"..میری کمر توڑ دے گا یہ شخص"

بالآخر جب اپنے تمام بال اُس سے دور کر کے وہ اُسے دیکھنے کے لئے پلٹی ہی تھی کہ اصفہان کی اُس کی کمر کے گرد گرفت سخت ترین ہو گئی..اوندھے منہ لیٹے اُس نے آئیلین کو بالکل خود سے نزدیک کرتے ہوئے اپنا چہرہ اُس کی ٹھوڑی اور کندھے کے درمیان یعنی گردن میں چھپا لیا..

اصفہان کی دبیز گرم سانسیں اُس کی گردن پر رینگتی آئیلین کی دھڑکنوں کو منتشر کرنے لگیں، وہ آئیلین سے اس قدر نزدیک تھا کہ کچھ دیر تک تو آئیلین کو لگا کہ وہ اُس ہی کے جسم کا ایک حصہ ہو..وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی ابتر دھڑکنوں کے شور کو قابو میں کرنے کی کوشش کرنے لگی..

پتہ نہیں ایسا کیا جادو، کیا طلسم تھا اُس ساحر کی قربت میں کہ ہر بار وہ مدہوش ہو جایا کرتی.. دل و دماغ بس میں نہیں رہ پاتا پھر..

"تم صرف میرے ہو اب..."

کچھ دیر تو یوں ہی اپنا آپ سنبھالنے میں گزر گیا لیکن اس کے بعد آئیلین نے گردن موڑ کر اصفہان کو دیکھا.. سرمئی آنکھوں پر پلکیں گرئے طمانیت بھری سانسیں آئیلین کے وجود سے اُٹھتی اپنی اور اُسکی خوشبو میں کھینچتا وہ بے خبر سو رہا تھا..

آئیلین نے ہاتھ بڑھا کر شہادت کی انگلی اُس کی سیاہ داڑھی پر پھیری بالکل وہاں جہاں جب وہ مسکراتا تو ڈمپل بنا کرتا تھا.. آئیلین لرزتی پلکوں کے درمیان سے اُسے دیکھنے لگی.. گہری نیند میں سوتے ہوئے وہ دنیا کی ہر ریاکاری سے پاک.. ہر سیاہ و سفید سے مجوف.. ہر بد سے منحرف ایک

معصوم بھولے بھالے بچے کی طرح لگ رہا تھا، جو آئیلین کی پناہوں میں اپنا لمبا چوڑا اکسرتی وجود چھپانے کی ایسے کوشش کر رہا ہو جیسے وہ ان میں دنیا کی ہر تصنع سے محفوظ ہو ..

آئیلین نے مسکراتے ہوئے گردن جھکا کر نرمی سے اپنے گلابی لب اصفہان کے ماتھے پر رکھ دیئے جن کے ملائم لمس نے اُسے نیند کی پر سکون وادی میں بھی مدہوش کیا تھا.. وہ کافی دیر اپنے لب وہیں رکھے آنکھیں بند کرتی اصفہان کے وجود سے نکلتی آسودگی خود میں جذب کرتی ہوئی دھیرے سے واپس سیدھی ہو گئی ..

"..زندگی کی سب سے حسین صبح مبارک ہو تمہیں مسز اصفہان سہگل "

آئیلین آنکھیں بند کیے اُس بے حد کامل لمحے کو محسوس کرتی ہوئی مسکرا رہی تھی کہ اپنے نزدیک بھاری پُر خمار مردانہ آواز سنائی دی.. بلکہ نزدیک سے زیادہ اُسے ایسا لگا جیسے وہ آواز اُس کے اندر سے ہی آئی ہو..

گردن موڑ کر اُس نے پکارنے والے کو دیکھا.. اصفہان نیم وا آنکھیں لئے اُسے ہی تک رہا تھا.. وہ سرمئی آنکھیں اس وقت اتنی قریب تھیں کہ وہ ان آنکھوں میں چمکتے ستارے بھی باآسانی دیکھ پاتی جبکہ مقابل سبز سنہری آنکھوں میں آباد سرسبز جہاں بغور دیکھ کر مبہم سا مسکرایا.. وہ ایسے ہی، بالکل ایسے پوری زندگی اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گزار سکتا تھا.. دوسری طرف آئیلین خود پر فریفتہ ہوتی ان گلابی لکیروں، نیند کے خمار اور محبت کی تپتی آگ میں دہکتی سٹورمی گرے آنکھوں میں زیادہ دیر تک نہ دیکھ پائی اور پلکیں آہستہ سے جھکا لیں..

"..تمہیں بھی مسٹر اصفہان سہگل "

متبسم لہجے میں کہتی وہ بمشکل ہونٹوں کا حصار کرنے والی شرمیلی مسکان کو سمیٹ پائی کہ اصفہان نے مسکراتے ہوئے آئیلین کی کمر کے گرد حمائل بازو پر زور بڑھاتے ہوئے اُسے اپنی طرف کروٹ کروا کر آنکھوں کے بالکل سامنے کرلیا..

"..زندگی کی ہر صبح اتنی حسین ہو تو بس دنیا میں جنت ہے "

آئیلین کی صراحی دار گردن کو چھوتی سیاہ زلفوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے وہ والہانہ محبت آنکھوں میں سموئے اُسے دیکھنے لگا.. نظر بھٹک کر کبھی اُس کی آنکھوں پر تو کبھی گداز ہونٹوں پر، کبھی قرمزی رخسار تو کبھی بے شمار سرخ نشان لئے اُس کی سپید گردن پر جا ٹھہرتیں.. وہ اتنی خوبصورت تھی کہ ساری زندگی بھی سامنے بیٹھا کر اُسے دیکھتا تو تب بھی دل نہ بھرتا آئیلین سے اُس کا..

" دور تو ہو جاؤ پوری رات تنگ کیا ہے تم نے مجھے.. دور ہو سانس نہیں آ رہی.."

اصفہان کی بھاری انگلیوں کو اپنی کمر میں دھنستا محسوس کر کے وہ بے اختیار تڑپ کر بولی..

" تو میری سانسوں میں سانس لے لو.. میں اپنی آخری سانس بھی تمہارے نام کر دوں گا.."

استحقاق بھرے بھاری لہجے میں کہتا وہ ثقاہت سے بولا.. آئیلین کو سمجھ نہ آیا کہ اب اس سب کا کیا جواب دے.. قربت سے نہیں در حقیقت تو وہ ان آنکھوں کے ایک بار پھر بھٹکنے سے ڈر رہی تھی..

میرا اگر بس چلے تو تم سے اتنا نزدیک ہو جاؤں کہ خون بن کر تمہاری "
رگوں میں سرائیت کروں.. ہر منٹ، ہر سیکنڈ تمہارے اس دلکش وجود کا
" .. حصہ بنا رہا ہوں میں

کچھ ساعتوں پہلے جس نیکلیس سے وہ کھیل رہا تھا اُسے اب زرہ سا ترچھا
.. کر کے جاں نثاری سے بھورے تل کو دیکھتا اُس پر جھک گیا

" ..اصفہان... اب بس کرو "

اچانک اکھڑنے والی سانسوں کے درمیان اُسے ہاتھوں سے روکنے کی
.. کوشش کئے بنا آئیلین کانپتے کمزور لہجے میں بولی

" ..ایسے میرا نام پُکارو گی تو کبھی نہیں روک پاؤں گا میں خود کو ہنی "

نرمی سے اُس کا تل چومتے ہوئے اپنا گال آئیلین کی ٹھوڑی پر سہلاتا وہ بے
.. خود لہجے میں بولا

"..پلیز....اصفہان..ابھی نہیں "
روح چاہتی تھی اُس ساحر کا ایک بار پھر اسیر ہونا مگر جسم اب تھک چکا تھا،
..آئیلین نے نرمی سے کپکپاتے لہجے میں انکار کیا

"..اوکے اصفہان کی جان.. نہیں کرتا کچھ "
وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھتا آئیلین کی بند آنکھوں پر تلطّف سے بوسہ دیتا آئیلین کا سر اپنے کشادہ سینے میں چھپا کر اُس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا.. آئیلین نے اپنا دائیاں رخسار اصفہان کے دھڑکتے دل کے مقام پر ٹکاتے ہوئے طمانیت سے پلکیں گرا دیں، ساتھ ہی ایک بازو اُسکے کندھے کے گرد جبکہ دوسرا اُس کی کمر میں حمائل کرتی وہ طمانیت محسوس ..کرنے لگی

دونوں کے درمیاں اب خاموشی حائل تھی مگر دونوں ہی ایک دوسرے کی بے تاب سانسیں اور بے قرار دھڑکنوں کا شور بآسانی سن سکتے تھے..

" Mon Amour.."

دبیز خاموشی کو اسکی بھاری مگر نرم آواز نے توڑا..

" ہمم.."

آئیلین نے سونے کی کوشش کرنے کے درمیان ہنکار بھرا..

" You are the most precious part of my life.."

(تم میری زندگی کا سب سے قیمتی حصہ ہو۔)

وہ سنجیدگی سے بولا، آئیلین نے بے اختیار گردن اُٹھا کر اُسے دیکھا، اصفہان پہلے ہی اُسے تک رہا تھا.. والہانہ نگاہیں چار ہوئیں..

مجھے ڈر لگتا ہے اُس دن سے کہ جب تم زندہ رہنے کے لیے سانسوں کی "
طرح لازم ہو جاؤ گی مجھ پر.. میں کتنا بے بس ہو جاؤں گا تمہارے بنا.. زندگی
"..میں پہلی بار... پہلی بار کسی چیز سے خوف آرہا ہے مجھے
آئیلین نے اُس کے تاثرات جانچے، وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی..
..اصفہان سہگل سنگین حد تک سنجیدہ لگا اُسے

" میں کہاں جا رہی ہوں جو تم بے بس ہو جاؤں گے میرے بنا؟؟ "
آئیلین نے اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر آہستہ سے سوال کیا.. ایسا سوال جس کا اصفہان کے پاس جواب ہوتے ہوئے بھی نہ تھا.. وہ خاموش رہا..
" یا مجھے خود سے دور کرنے کا تمہارا کوئی ارادہ ہے؟؟ "
..بھنویں اچکاتی وہ یکدم غصیل لہجے میں بولی قصداً وہ ہولے سے مسکرا دیا

" نہیں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں.. لیکن تم خود مجھ سے دور چلی جاؤں تو اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا.. "

اپنے گال پر رکھا اُس کا ہاتھ تھام کر چومتے ہوئے اصفہان نے متانت بھرے لہجے میں جواب دیا..

" تم ایسی کوئی حرکت ہی نہیں کرنا نہ جس سے میں تمہیں چھوڑ کر جاؤں.. "

جواباً وہ مسکرا کر بولی.. بے اختیار اصفہان کے جبڑے اُس کے ملائم ہاتھوں کے نیچے تن گئے، سرمئی آنکھیں نا جانے کس احساس کے تحت یکدم سیاہ ہو گئی تھیں.. یہ سب آئیلین نے بھی محسوس کیا..

" نہیں کرو گے ناں؟؟؟ "

اُس کی گھنی شیو پر انگلیاں سہلتے ہوئے آئیلین نے ایک بار پھر سوال کیا..

" Can I kiss you ?? "

موضوع بدلنے کے خاطر اصفہان نے فوراً اُس کی ٹھوڑی انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان تھامتے ہوئے سوال کیا..

" NO!! first answer my question.. "

آئیلین نے اُس کا ہاتھ دور جھٹک کر قطعی انداز میں دوبارہ پوچھا.. اصفہان کو پہلی بار جھوٹ بولتے ہوئے قباحت جبکہ سچ بولتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا..

" نہیں.."

بالآخر کچھ توقف بعد وہ جبراً ایک لفظی ہی جواب دے سکا جو کہ آئیلین کو مطمئن کرنے کے لیے کافی تھا..

" Okay Now you can kiss me..

".. لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کرنا ورنہ چھوڑو گی نہیں میں تمہیں

.. مصنوعی غصے کا اظہار کرتی وہ خفگی سے بولی

" .. اپنا آپ تم سے چھڑانا چاہتا بھی کون کافر کے جانم "

ہنس کر خمار آلود نظروں سے وہ اُس کے سرخ گداز ہونٹوں کو دیکھتا ان پر

.. جھک گیا

اصفہان کی جان لیوا محبت کی برسات میں بھیگتی ہوئی آئیلین اصفہان کی بے تاب سانسوں کا اپنی سانسوں سے ہوتا ملاپ محسوس کر کے ہولے سے مسکرا دی.. اب اُس جنونی کی یہ جنون خیزیاں نجانے کتنی مدت تک مزید چلتی .. رہتیں کہ

" کیا ہے دور کیوں گئی ؟؟ "

اکھڑتی سانسیں استوار کرنے کے خاطر وہ اصفہان سے تھوڑا سا ہی دور ہوئی مگر بدلے میں اُس کے بھاری لہجے میں تیرتی جھنجھلاہٹ بھانپ کر اصفہان کی پہنچ سے بے حد دور کمفرٹر منہ تک تان کر سونے لیٹ گئی ساتھ ہی اصفہان کے اوپر سے پورا کمفرٹر کھینچنا نہ بھولی تھی وہ..

"آئیلین.. ابھی مجھ سے دور نہیں جانا چاہیے تھا تمہیں.."

سپاٹ لہجے میں کہتا وہ بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا، آئیلین کی اُس حرکت نے صحیح موڈ خراب کر دیا تھا اصفہان کا..

"تو کیا مطلب چوبیس گھنٹے تمہارے ساتھ چپکی رہوں میں.."

چہرے سے کمفرٹر نیچے کرتے ہوئے وہ نروٹھے انداز میں بولی، آنکھیں اصفہان کی تعاقب میں دوڑائیں تو اُسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے دراز میں نہ جانے کیا ڈھونڈتا پایا..

"..کمفرٹر اتار کر سائیڈ پر رکھو کیونکہ اگر میں نے اتارا تو اچھا نہیں ہوگا "
سنجیدگی سے کہتا وہ واپس آئیلین کی جانب پلٹا اب کی بار لہجہ سپاٹ ہونے
..کے ساتھ ساتھ سخت بھی تھا، آئیلین واپس سر تک کمفرٹر تان کر لیٹ گئی

"..تم سے ڈرتی ہے میری جوتی سہگل "
اُسکی چڑانے والی آواز کمفرٹر کے نیچے سے اصفہان کو سنائی دی، لب بھینچ کر
..اس نے بے اختیار امڈتے غیظ پر ضبط کیا
"..ٹھیک ہے، جیسے تم چاہو "
ایک جھٹکے سے اُس کے وجود سے کمفرٹر کھینچ کر دور اچھالتا وہ اگلے ہی پل
آئیلین کے سیدھے پیر کی پنڈلی اپنے سیدھے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے اُسے
..اپنے مقابل گھسیٹ لیا

"..ک..کیا..کر رہے ہو...ہٹاؤ ہاتھ "

آئیلین نے اُس کے ابھری رگوں والے سپید ہاتھ کو اپنے پیر سہلاتے دیکھ تڑپ کر کہا.. اصفہان جو بیڈ کے ساتھ لگا کھڑا محبت بھری نگاہوں سے اُس کے پیر سہلانے کے ساتھ ساتھ تک رہا بیڈ پر اپنے لئے جگہ بناتا اُس کے پاؤں اپنی گود میں رکھتے ہوئے بیٹھ گیا...

" اصفہان...؟؟؟ "

آئیلین کہنیوں پر زور ڈالتی بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتی ہوئی اشتیاق بھری نظروں سے اُس شخص کو دیکھنے لگی جو اُس کے پیروں کو چھوتے اور دیکھتے ہوئے اتنا مدہوش تھا کہ جیسے دوسری دنیا میں سفر کر رہا ہو..

" کیا ہوا اچانک تمہیں؟؟ "

پریشانی سے سوال کیا گیا جس کا کوئی جواب نہیں دیا اصفہان نے محض اپنے دوسرے ہاتھ میں تھامے مخمل کے سرخ ڈبے کو کھولنے کے.. آئیلین خاموش ہوتی اُسکی ہر ایک حرکت کا جائزہ لینے لگی..

"ظاہری طور پر تم بے حد خوبصورت ہو، جان لیوا حد تک.. مگر میں سب سے پہلے تمہارے ان پیروں سے متاثر ہوا تھا.."

وہ بے خود لہجے میں کہتا نہ جانے کیا آئیلین کی پنڈلی کے گرد باندھنے لگا..

"میں نے جب پہلی بار انہیں دیکھا تب سے ہی میں نے سوچ لیا تھا، تمہیں سب سے پہلا تحفہ کونسا دینا ہے.."

آئیلین مسلسل اُسے گردن اچکا کر دیکھنے کی کوشش کئے جا رہی تھی لیکن بیچ رستے میں اصفہان کے مضبوط ہاتھ ہی حائل ہو جاتے..

" میں نے فیصلہ کیا سب سے پہلا تحفہ تمہیں وہ ہی دوں جہاں میں دلچسپی رکھتا ہوں، جہاں میں جب بھی دیکھوں تو مجھے اپنا آپ تم پر نظر آئے.. "

پیار بھری نظروں سے اُس کی دودھیا پنڈلی کی زینت بنی پائل کو دیکھتا وہ مسکرا کر بولا، سرمئی آنکھیں اب بھی وہیں مرکوز تھیں ..

" مجھے تو دیکھنے دو.. "

اصفہان کے ہاتھ وہاں سے ہٹا کر وہ اپنے پیر میں چمکتی وائٹ گولڈ کی بیش بہا اینکلیٹ دیکھنے لگی جس کے بیچ میں ایک گول ریڈ ڈائمنڈ جڑا تھا جبکہ اُس ریڈ ڈائمنڈ کے اطراف میں دونوں طرف چار چار چھوٹے ڈائمنڈز تھے ..

" تم.. مزاق کر رہے ہو تم... تم نے مجھے یہ دیا ہے ؟؟؟ "

آئیلین ہکا بکا رہ گئی اپنے پیر میں چمکتے تین کیرٹ کے سرخ ہیرے کو دیکھ کر.. وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اصفہان ایسا گفٹ دے گا اُسے.. سرخ

یعنی دنیا کا سب سے مہنگا ترین اور نایاب ہیرا... وہ بھونچکا نظروں سے کبھی اُس حسین اینکلٹ کو تو کبھی اصفہان کے آشفتہ چہرے کو دیکھتی رہتی.. ہر لڑکی کی طرح اُس نے بھی اپنے فرسٹ گفٹ کی امید رکھی تھی اپنے شوہر سے مگر یہ.. اسکی امید ہر گز نہیں تھی اُسے..

"کیوں تمہیں پسند نہیں آیا؟؟ میں نے کافی سوچنے کے بعد اُسے یہ ڈیزائن بتایا تھا.. مجھے لگ رہا تھا کہ یہ ڈائمنڈ چھوٹا ہے.. میں نے جیولر کو کہا بھی تھا کہ چار کیرٹ کا ڈائمنڈ ڈالو مگر اُس نے کہا کہ اینکلٹ ٹوٹ جائے گی اُس کے وزن سے.. لیکن اب.. اب میں اُس کی گردن توڑوں گا.."

غصے اور جھنجھلاہٹ سے دبی آواز میں کہتا وہ سراسیمگی میں مبتلا، آئیلین کے حسین پیر دیکھنے لگا.. پہلی بار کسی کو اتنا سوچ سمجھ کر تحفہ دیا تھا مگر یہاں اُس

کسی کی جانب سے ملنے والے رد عمل نے ساری محنت اور لگن پانی میں ڈال دی، کتنا سوچا تھا کہ آئیلین کو گفٹ پسند آئے گا لیکن..

"تم.. تم پاگل ہو اصفہان.. مجھے پسند نہیں... مجھے بہت زیادہ پسند آئی ہے یہ... بہت.. بہت زیادہ خوبصورت ہے یہ.."

وہ اصفہان کی گود سے اپنے پیر اٹھاتی ہوئی یکدم بیڈ سے نیچے اتر گئی اور زمین پر رکھے اپنے پیر اوپر نیچے کرتے ہوئے وہ بچوں کی طرح اُس اینکلیٹ میں جگمگاتے ہیرے کی چمک دیکھ کر خوش ہو رہی تھی..

"تمہیں پسند آیا؟؟"

اصفہان نے گردن اُٹھا کر بے یقینی سے اُسے دیکھا جو اس وقت اُس کی سیاہ ہائی نیک شرٹ میں چھپی بے انتہا خوش دکھائی دے رہی تھی..

" بہت... بہت زیادہ.. مجھے تو یقین نہیں آ رہا تم نے اتنا دماغ لگا کیسے لیا اسے

سوچنے میں.. "

آئیلین نے ہنس کر جواب دیا.. خوشی کے باعث سبز آنکھوں میں جگنو جگمگا

رہے تھے..

" دیکھو میں تمہیں واک کر کے دکھاتی ہوں.. "

وہ بھاگ کر اصفہان سے بالکل دور کمرے کے دوسرے سرے پر جا کھڑی

ہوئی.. اُسے خوش دیکھ کر اصفہان کے دبیز ہونٹوں کو طمانیت بخش

مسکراہٹ نے چھو لیا..

" اب میرے پیر دیکھنا.. "

پُر جوش لہجے میں کہتی ہنس کی چال چلتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے بیڈ پر بیٹھے

اصفہان کی سمت پیش رفت کرنے لگی.. آئیلین کا اُسکی جانب اُٹھتا ہر ایک

قدم غیر ارادی طور پر اصفہان کے اعصاب جھنجھوڑنے لگا.. وہ فریفتہ نگاہوں سے اُسے دیکھتا رہا..

" کیسی لگ رہیں ہوں میں..؟؟"

اصفہان سے ایک قدم کے فاصلے پر رکتے ہوئے اُس نے گول گھوم کر پُر مسرت لہجے میں پوچھا..

" میری اور صرف میری.. ایسی لگ رہی ہو جیسے تمہیں صرف میرے لئے بنایا گیا ہو.. "

آئیلین کی کلائی اپنی دہکتی گرفت میں لیتا وہ کھینچ کر اُسے اپنی گود میں بیٹھا گیا..

" انکلیٹ بہت خوبصورت ہے.. تھینک یو.. "

آرام سے بنا کسی احتجاج کے اُس کی گود میں اپنی جگہ بناتی ہوئی وہ مسکرا کر

.. بولی.. اصفہان نے اپنے دونوں ہاتھ آئیلین کی کمر سے زرہ نیچے باندھ دئے

خوبصورت نہیں تھی، تمہارے پیر نے اسے خوبصورت بنا دیا ہے سو "

".. تھینکس ٹو یو موئن امور

.. گردن اچکا کر اُس کی ٹھوڑی کو نرمی سے چومتا وہ دھیمے پن سے بولا

ویسے تم کتنے عجیب ہو.. شوہر اپنی بیویوں کو فرسٹ گفٹ نیک لیس دیتے "

ہیں، رنگ یا بریسلیٹ دیتے لیکن تم.. تم نے مجھے اینکلیٹ دی.. کسی کو بتاؤں

" .. تو لوگ حیران ہوں

اصفہان کی سیاہ آبرو زپر گرتے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتی ہوئی وہ ناز

.. سے بولی

"میرے لیے دنیا نہیں تم معنی رکھتی ہو.. تمہیں یہ پسند آئی یعنی میں اپنے مقصد میں کامیاب رہا باقی دنیا کیا سوچتی ہے اس سے نہ پہلے کبھی مجھے فرق پڑا ہے نہ آگے کبھی پڑے گا.. "

اصفہان نے محبت سے اُسے تکتے ہوئے کہا..

اتنا بھرپور وہ مکمل شخص اُس کا تھا، ایک نامانوس سا فخر محسوس کیا تھا اُس نے اصفہان کو وجد پر جی جان سے نچھاور ہوتے دیکھ کر..

" فرسٹ گفٹ.. نیک لیس اور رنگز دینے کے لیے پوری زندگی پڑی ہے تمہیں سوسائٹی کے اسٹینڈرڈ پر مبنی نہیں میں نے اپنی سوچ سے دیا ہے.. "

اُسکی جگمگاتی سبز آنکھوں میں جھانکتا وہ شانِ بے نیازی سے مزید بولا..

تحکمانہ مغرور لہجہ تھا اُس کا جو اُس پر جچتا بھی خوب..

" اور ویسے بھی اگر میں نیک لیس دیتا تو وہ تم ہمیشہ کبھی نہ پہنتی.. "

آنکھوں سے اُسکی گردن میں چمکتے گولڈ نیک لیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا گیا..

"تو تم چاہتے ہو میں یہ اینکلیٹ ہر وقت پہنوں؟؟ "

متفکر انداز میں سوال کیا گیا جس کا جواب سر ہلا کر دیا تھا اُس نے..

"لیکن یہ بے انتہا مہنگی ہے.. میں کہیں گرا نہ دوں اسے.. "

آئیلین نے فکر مندی سے اپنا موقف پیش کیا جسے سن کر اور اُس کی پریشانی جانچ کر اصفہان اُس کی ناک پر ہلکی سی چٹکی بھرتا مدھم سا مسکرا دیا..

" تو کوئی بات نہیں یہ ڈیزائن میرے ذہن میں محفوظ ہے دوبارہ بنوا دوں گا.."

ناجانے کتنے ملین ڈالر کی اینکلیٹ دوبارہ بنوانے کے بارے میں تو ایسے کہا گیا تھا جیسے ناک پر سے مکھی اڑا دی گئی ہو، آئیلین کو اندر ہی اندر بہت حیرت ہوئی.. وہ مانتی تھی کہ وہ امیر ہے لیکن اتنا زیادہ.. یہ نہیں معلوم تھا..

" ... تھین "

وہ سمجھ گیا تھا کہ آئیلین کیا کہے گی تبھی آگے بڑھ کر اُس نے آئیلین کے

.. ملائم ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھ دی

مجھے نہیں سننے یہ الفاظ.. لیکن اگر شکریہ کے طور پر بدلے میں تم کچھ کرنا "

چاہتی ہو تو جس عقیدت سے یہ نیک لیس پہنتی ہو اس ہی عقیدت سے میرا

" .. دیا ہوا تحفہ پہنا کرو گی تو بہت اچھا لگے گا مجھے

آئیلین سے کچھ نہ کہا گیا، وہ محض اُس وجاہت کے شاہکار کو زبان پر قفل

لگائے دیکھتی رہی جس نے شاید عہد کر لیا تھا کہ اُس لڑکی کے ویران دل میں

.. اپنی چھاپ لازمی چھوڑ دے گا

میں چاہتا ہوں جب جب تم آفس آؤ، جب جب میری نگاہ تمہارے با " اعتمادی سے اُٹھتے حسین قدموں پر جائے تب تب میں ان میں اپنا دیا ہوا تحفہ "..چمکتا دیکھوں

آئیلین کو خاموش پا کر وہ مزید بولا.. آئیلین نے آگے بڑھ کر اُس کے گال ..دونوں ہاتھوں میں سختی سے بھینچ لئے

" ..مجھے تم پر اس وقت اتنا پیار آرہا ہے ناں کیا بتاؤں "

اس کی ناک سے اپنی ناک سہلاتی ہوئی وہ آسودگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی جواباً وہ آنکھیں بند کرتا آہستہ سے قہقہہ لگا گیا.. آئیلین نے محسوس کیا بہت دیر سے ایک جگہ رکھی اصفہان کی انگلیاں اب آئیلین کی کمر کی دھیرے دھیرے پیمائش کرنے لگیں ہیں.. اوپر نیچے ہوتے ان کا لمس حرارت کی ..سکون آمیز لہریں آئیلین کے وجود میں اجاگر کرنے لگا

لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تھوڑا سا بھی پیار میں نے اس وقت تمہیں " دکھا دیا ناں تو تم نے چھوڑنا نہیں مجھے.. اور مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے، "..آخری بار مال میں ہی کھایا تھا کھانا

وہ معصومیت سے اُس کے چہرے کو دیکھتی ہوئی اداسی سے بولی.. کمر پر رینگتی ..اصفہان کی انگلیاں فوراً رک گئیں

میں رات لایا تھا تمہارے لئے ڈیزرٹ لیکن تمہیں جلدی اتنی تھی.. جاؤ " " ..فریش ہو کر آؤ.. بریک فاسٹ کا کہتا ہوں میں

..نرمی سے اُس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے وہ اُسے گود میں لیتا اٹھ کھڑا ہوا

"...مجھے جلدی تھی کہ تمہیں.. جھوٹا "

..اصفہان کے کندھے پر ہاتھ سے ٹھوکر مارتی وہ آنکھیں سکیڑ کر بولی

" تم پھر چاہ رہی ہو کہ میں اندر چل کر تمہارے دماغ کے ڈھیلے نٹ کسّ

" دؤں ہاں ؟؟؟

باتھ روم کے نزدیک اُسے زمین پر کھڑا کرتے ہوئے وہ آئیلین کا چہرہ سختی سے تھام کر اونچا کرتا بھاری مخمور لہجے میں بولا .. اس سے پہلے اپنی کہی بات پر وہ عمل کرتا آئیلین نے دھکا دے کر اُسے دور کیا ..

" منہ بند رکھو اپنا بے شرم .. "

کل ہوئے تمام واقعات یاد کرتے ہوئے تپ کر کہتی وہ فوراً باتھ روم میں بند ہو گئی .. لاک لگانے کی آواز سن کر اصفہان ہولے سے ہنس دیا ..

" کبھی نہ کبھی تو باہر آؤ گی ناں تب بتاؤں گا تمہیں کہ مزید کتنی بے شرمی اور کرنے کی قابلیت ہے مجھ میں .."

دروازے کی طرف چہرہ کرکے اُسے سنانے کے خاطر وہ قدرے بلند آواز میں کہتا وہاں سے ہٹ گیا..

گلاس وال پر لٹکے دبیز پردے ایک طرف کھسکا کر گلاس وال کھولتا وہیں کھڑا ہو کر باہر نظر آتے سرسبز باغ کو دیکھنے لگا تھا وہ.. دن پوری طرح سے نکل آیا تھا اور نیلے آسمان پر سورج روشنی بکھیرتا چمکتا رہا.. دارِیاء اور مائسہ کی خیر خبر جاننے کے خاطر وہ موبائل پر یاور کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا..

UL KHAN WRITES

" ہاتھ چھوڑیں میرا... یہ آپ کر کیا رہے ہیں.. کیا پاگل تو نہیں ہو گئے.. یہاں کھڑے تمام سٹوڈنٹس آپ کی یہ حرکتیں دیکھ کر کیا سوچ رہے ہونگے.. "

داریاء آریس کی جان لیوا گرفت سے اپنی کلائی چھڑوانے کے خاطر یہ اور اس جیسے کئی اور الفاظ اُس پر ضائع کر چکی تھی لیکن ہر بار نتائج صفر.. وہ آخرکار تھکنے لگی..

" لوگ کیا سوچیں گے اس سے آپ کو کب سے فرق پڑنے لگا مس داریاء سہگل؟؟ آپ کے بھائی کو تو آج تک نہیں پڑا.. "

سپاٹ اکھڑے لہجے میں کہتا وہ کھینچ کر اُسے اپنے ہمراہ اپنے آفس کے اندر لاتے ہوئے دروازہ پوری قوت سے پیچھے بند کرتا دبی آواز میں غرایا..

" کی.. کیا.. مطلب؟؟ کہنا کیا چاہتے ہیں آپ؟؟؟ "

سراسیمگی میں مبتلا آنکھیں حیرت کی شدت سے پوری وا تھیں، آریس کیوں
.. کررہاہے اُس کے بھائی کا ذکر.. وہ سمجھ نہ پائی
"..لوگوں کی سوچ سے سہگلز کو کبھی فرق نہیں پڑا "
داریاء کی آنکھوں میں اپنی لہورنگ آنکھیں گاڑھتا وہ تاریک پراسرار لہجے میں
.. بولا.. اُس کے انداز سے داریاء کو خوف آنے لگا

" آپ.. آپ کو کیسے پتہ ؟؟ "
مستقل اپنا ہاتھ اُسکی پکڑ سے نکالنے کی کوشش کرتی وہ مضطرب لہجے میں
.. پوچھنے لگی
کیونکہ تمہاری رگوں میں وہ ہی خون گردش کرتا ہے جو میری ماں کی "
رگوں میں دوڑا کرتا تھا.. تم لوگوں کی خصلت میں جانتا ہوں.. جذباتی اور
" .. لاپرواہ ہوتے ہو تم سارے سہگلز
.. دانت پیس کر کہتا وہ داریاء کو کھینچ کر خود سے قریب کر گیا

" مجھے آپ کی باتیں بالکل سمجھ نہیں آ رہیں.. آپ.. آپ ہوتے کون ہیں .. میرے خاندان کے بارے میں اس طرح سے باتیں کرنے والے... ہاں "

اپنے پیروں پر زور ڈالتی آریس سے تسادم ہونے پر فوراً خود کو دور کرتے ہوئے وہ غصے سے تقریباً چیخ اُٹھی.. اُسکی کھلی جیکیٹ سے آتی اُس کے پرفیوم کی تیز اعصاب شکن خوشبو دارِیاء کے حواس معطل کرنے لگی تھی ..

" ... آریس خانزادہ کون ہے یہ سب "
دارِیاء کی کلائی چھوڑ کر اُسکی دونوں کہنیاں تھامتے ہوئے اُس کی پشت قریبی دیوار سے لگادی.. دارِیاء کو اپنے قدم زمین سے اُٹھتے ہوئے لگے.. دھیرے دھیرے وہ آریس کے بالکل مقابل اُس کی آنکھوں کے عین سامنے اُس سے بے حد نزدیک تھی ..

"..یہ سب اپنے بھائی سے پوچھنا تم "

گہری آنکھوں سے اُسکی حیران شبنمی آنکھوں میں جھانکتا وہ سنگین حد تک

..سپاٹ لہجے میں بولا

داریاءان بھوری آنکھوں میں جلتی چنگاریاں باآسانی دیکھ سکتی تھی، آریس کی

.. گرم مہکتی سانسیں اُس کا چہرہ جھلسانے لگیں

"...اپنے بھائی سے گھر جا کر پوچھنا پروفیسر خانزادہ کون ہے میرا "

وہ سرگوشیانہ انداز میں کہتا بے خود ہونے لگا، بھوری آنکھیں سبز آنکھوں میں

ڈوبیں..دل کی سنتا وہ کسی ناگہانی کو انجام دیتا کہ اس سے پہلے وہ اپنی کہنی

چھڑا کر آریس کے چہرے پر دھیرے سے چانٹا مار گئی..جو تھا تو ہوا کہ

.. تھپیڑوں کے برابر مگر آریس کو ہوش میں لانے کے لیے اتنا بھی کافی تھا

آریس کے لئے یہ ناقابلِ یقین تھا، وہ دنگ رہ گیا.. اور بس اس ہی چیز کا فائدہ .. اٹھاتے ہوئے داریاء زمین پر قدم رکھتی تیزی سے دروازے کی سمت بھاگی

" رک جاؤ.. اگر تم نے اس آفس سے ایک قدم بھی باہر نکالا میں تمہیں ابھی اسی وقت اُٹھا کر لے جاؤں گا میں اور یہ جان لو کہ میری زبان سے ادا ہو جانے والی بات لازم وملزوم ہوتی ہے میرے لئے .."

سرد تاریک آواز میں کہتا وہ بنا پلٹے اپنے اندر ابلتے اشتعال پر قابو کرنے لگا.. داریاء کا لاک تھماتا ہاتھ وہیں ٹھہر گیا.. اُسے کمرے میں رکتے محسوس کر کے وہ گہری سانس خود میں کھینچتا پلٹ کر داریاء کی سمت پیش قدم ہو گیا.. آریس کے بھاری قدموں کی چاپ لمحہ بہ لمحہ اُسکی پشت پر بڑھنے لگی ..

پیار سے تمہیں سمجھا رہا ہوں.. بلال اعظم سے دور رہو.. وہ اچھا لڑکا "

نہیں.. "

وہ اُس سے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑا امتانت سے بولا.. آریس کی پر حدت سانسوں نے داریاء کی گردن کی پشت کو چھوا.. وہ بے اختیار کانپ گئی..

" وہ بدل گیا ہے.. "

داریاء بلال کے حق میں منمنائی..

" کچھ لوگ کبھی نہیں بدلتے فطرتاً بچھو ہوتے ہیں ایسے لوگ انکی طبیعت میں شامل ہوتا ہے ڈسنا.. "

وہ آہستہ سے بولا، سراسر سمجھانے والا انداز تھا اُس کا..

" وہ میرا کلاس فیلو ہے، میرا دوست ہے.. دور رہ کر بھی کبھی نہ کبھی مجھے اُس سے بات کرنی ہی پڑے گی.. "

بنا اُسکی جانب دیکھے داریاء نے چہرہ جھکا کر جواب دیا..

"..بلال اعظم سے دوستی تمہیں مہنگی پڑ سکتی ہے "

تمام باتیں نظر انداز کرتا وہ دھیرے سے بولا مگر داریاء کی زبان سے ادا ہونے والے جملوں نے بے اختیار اُس کے اندر جلتے الاوا کو مزید دہکا دیا تھا ..

" آپ کی ٹی اے بننا بھی مجھے مہنگا ہی پڑ رہا ہے مسٹر خانزادہ.. میں یہ ظاہر نہیں کرتی لیکن مجھے سنائی دیتا ہے.. سٹوڈنٹس میرے اور آپ کے حوالے سے جو باتیں کر رہے ہیں.. "

داریاء نے گردن موڑ کر اُسکی آنکھوں میں دیکھا.. سبز آنکھوں میں نمی تھی.. آریس کو لگا اُس کے دل کو کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو جیسے ..

" میں نظر انداز کر دیتی ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتا.. "

وہ ایک بار پھر بولی.. لوگوں کی باتوں سے اُسے واقعی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اُس کے دل میں بال برابر بھی کھوٹ نہیں تھا مگر وہ آریس کی ان حرکتوں سے عاجز آنے لگی تھی.. آریس کو دوسرا موقع دے کر شاید بہت بڑی غلطی کردی تھی اُس نے..

" کس نے کیا کہا ہے؟؟ نام بتاؤ؟؟ "
ان آنکھوں کو اشکبار دیکھ اشتعال سے بے قابو ہوتے ہوئے وہ بے ہنگم سانسیں لیتا ہوا بولا.. دل چاہ رہا تھا کہ جس جس نے اُس کا دل دکھایا ہے ان سب کو جا کر چوک پر الٹا لٹکا دے..

" کس کس کے منہ بند کریں گے آپ؟؟ اس سے بہتر ہے کہ آپ مجھ سے فاصلہ بنائے رکھیں.. میں آپ کی سٹوڈینٹ ہوں اور آپ میرے پروفیسر.. نہ اس سے زیادہ کچھ ہے ہمارے درمیان اور نہ ہی کبھی ہوگا.. "

آریس کے چہرے کے بدلتے نقوش سرد نگاہوں سے گھورتی وہ خالی لہجے میں بولی..

"جو ہمارے درمیان ہے اور جو آگے جا کر ہوگا اُس کے لئے خود کو تیار کر لیں آپ مس داریاء سہگل.. "

گردن جھکا کر اُس کی آنکھوں میں جھانکتا وہ پراسراریت سے گویا ہوا.. الفاظ، لہجے اور دیکھنے کا انداز الغرض ہر ایک چیز نے داریاء کے وجود میں سنسنی دوڑا دی تھی..

"اور جہاں تک بات رہی لوگوں کی تو ان کے منہ بھی بہت جلد، بہت اچھے طریقے سے بند کردوں گا میں.. بے فکر رہو.."

اسکے رخسار کو چھوتی سنہرے بالوں کی لٹ کو شہادت کی انگلی میں لپیٹ کر داریاء کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہ پہلی بار مسکرایا.. چٹانوں کی سی سختی

لئے وجیہہ چہرے پر اس مسکراہٹ نے ایک لمحے کے لیے ہی صحیح مگر نرم

تاثر چھوڑ دیا تھا..

" دور ہوں.. "

داریاء کو اُس کی باتیں نہ سمجھ آئیں اپنے چہرے کے نزدیک سے اُسکا ہاتھ دور

جھٹکنا چاہتی تھی وہ مگر آریس نے پلک جھپکنے کی رفتار پر اُس کا ہاتھ تھام کر

آنکھوں کے سامنے کیا..

" یہ.. یہ کیسے ٹوٹا.."

گلابی نیل پالش سے سجے ناخنوں میں سے ایک ہلکا سا ٹوٹ گیا تھا.. داریاء نے

حیرت سے اپنا ناخن تفکر سے تکتے آریس کو دیکھا.. اتنا تو وہ خود بھی غور نہیں

کر پائی تھی جتنا اُس نے کر لیا..

" ..پتہ نہیں شاید.. وہ اُس مینیجر کا کولر پکڑتے ہوئے "

آریس کی دہکتی انگلیوں کے درمیان دبے اپنے ہاتھ میں نامانوس سی گدگدی محسوس کرتی ہوئی وہ غیر دانستگی سے بولی ..

" کون مینیجر ؟؟؟ کس کا کولر ؟؟؟ کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ ؟؟ "

دو انگلیاں داریاء کی ٹھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے اُس کا چہرہ اونچا کرتا وہ دانت پیس کر گویا ہوا.. خوف، اشتعال، الجھن اور اضطراب اس ایک لمحے میں سب ساتھ محسوس ہو رہا تھا اُسے ..

" کسی نے چھوا تھا تمہیں ؟؟ "

آریس نے جس حوصلے سے یہ الفاظ زبان سے ادا کئے یہ وہ خود ہی جانتا تھا.. دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ جیسے سینا چیر کر باہر نکل آئے گا ..

" ..اُس نے کوشش کی تھی لیکن میں نے اُسے سبق سیکھا دیا ہے "

داریاء نے کندھے اچکا کر بے نیاز سے کہتے ہوئے اپنا چہرہ جھٹکا تا کہ آریس کا

.. ہاتھ اُس سے دور ہو جائے

" کون تھا وہ؟؟ "

.. غضب ناک لہجے میں پوچھا گیا.. داریاء کو وہ اپنے آپ میں نہ لگا

جو بھی تھا میں نے مسئلہ حل کر لیا ہے آپ کو قطعی پریشان ہونے کی "

" .. ضرورت نہیں

.. داریاء اُس کے سوالات نظر انداز کرتی اکتا کر بولی

تمہارا ناخن توڑا ہے اُس نے.. اور تم کہہ رہی ہو کہ.. مجھے بتاؤ کون مینیجر "

".. تھا وہ ورنہ اس شہر میں موجود ہر مینیجر کو پکڑ کر آگ لگا دوں گا میں

.. شدید طیش میں مبتلا وہ حلق کے بل دھاڑا، داریاء یکدم سہم گئی

وہ یونیورسٹی سے ایک سٹریٹ پیچھے اسٹیشنری سٹور کا مینیجر تھا.. کچھ "
" ... خاص

وہ مزید بھی کچھ کہتی کہ آریس نے اُسے خود سے نرمی سے دور کر دیا.. آریس
.. کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ داریاء کے ناخن کو نقصان پہنچایا گیا ہے
" .. میں دیکھ لوں گا تم جا سکتی ہو اب "
.. سنجیدگی سے کہتا وہ اپنی ٹیبل کی طرف بڑھ گیا

لیکن آج جو سب میں نے تم سنو.. آج جو سب میں نے تم سے کہا وہ اپنے "
" .. بھائی کو ضرور بتانا اور ان سے کہنا کہ آریس خانزادہ انکا منتظر ہے

اس سے پہلے وہ باہر نکلتی آریس ایک بار پھر بولا.. اصفہان کے سامنے اپنی پسند اور مرضی دونوں رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا اُس نے.. اصفہان سہگل کی
.. پرنسز کسی کی قوئین بننے والی تھی عنقریب

" آپ؟؟آپ کیا کریں گے..؟؟ "

آریس کے تتنے جبڑے اور گردن کی پھولتی رگوں کو دیکھ کر داریاء نے پریشانی سے سوال کیا..اصفہان کے بعد اگر پہلی بار کسی دوسرے شخص کے غصے سے اُسے خوف آیا تھا تو وہ آریس خانزادہ ہی تھا..

" تمہارا مسئلہ نہیں ہے یہ.. چلی جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں کچھ ایسا کردوں جس کی پاداش فی الحال نہیں کر سکتا.. "

مڑ کر لہولہان بھوری آنکھوں سے اُسے دیکھتا وہ خوفناک حد تک سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا..بنا ایک لفظ بھی منہ سے نکالے داریاء الٹے قدموں آفس سے باہر نکل گئی..

UL KHAN WRITES

لائبریری میں تنہا بیٹھی کتابوں میں سر دئے ارد گرد کی دنیا سے یکسر انجان وہ پڑھائی کر رہی تھی جب بیگ میں رکھے فون کی اچانک میسج رنگ ٹون بجی ..

"دارِیاء ہو گی .."

خود کلامی کرتے ہوئے وہ بنا میسج دیکھے جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹنے لگی ویسے بھی دو گھنٹے سے لگاتار پڑھ رہی تھی وہ یہاں بیٹھی .. بیگ میں بکس اور ہاتھ میں نوٹس تھام کر موبائل فون دوسرے ہاتھ میں لیتی وہ لائبریری سے باہر نکل آئی ..

آگے بڑھتے ہوئے لاپرواہی سے اُس نے موبائل کھولا تو سکرین پر چمکتا انجان نمبر دیکھ کر مائسہ کے آگے بڑھتے قدم یکدم تھم گئے ..

" I'm here, outside of your department..
Please don't leave me waiting..
Sheikh Seyhan Kamil..."

(میں یہاں ہوں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے باہر.. برائے مہربانی مجھے انتظار کرتا نہیں چھوڑیے گا..
شیخ سیہان کامل..)

سکرین پر درج یہ چھوٹی سی تحریر وہ نا جانے کتنی ہی بار پڑھ چکی تھی، مائسہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا.. آخر کیوں آیا ہے وہ اُس سے ملنے.. دل میں عجیب سے وسوسے جبکہ دماغ کی الگ الجھی ہوئی کیفیت تھی.. اتنی خوبصورتی سے کی گئی سفارش کیسے نظر انداز کر دیتی؟؟ مگر اصفہان اور سیہان کے مابین دیکھا جانے والا تناؤ بھی ناقابلِ فراموش تھا.. ہاں یا ناں وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکی..

ماضی

ہاسپٹل کی سنسان راہداری میں چلتے شخص وہاں آنے والے کسی دوسرے فرد کے پیروں کی چاپ سن کر فوراً اپنی جگہ تھم گئے.. گردن موڑ کر دیکھا تو سفید اوورال میں ملبوس ماسک لگائے ایک ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا تھا.. اُس ڈاکٹر کی چال میں ناامیدی تھی جسے دیکھ کر پہلے ہی پریشان کھڑے شخص کے کندھے افسوس سے مزید جھک گئے ..

آپ کی بیوی کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے وہ اس وقت کوما میں جا چکیں " ہیں.. ان کی صرف چالیس فیصد باڈی اس وقت ورک کر رہی ہے باقی کی پوری باڈی شٹ ڈاؤن ہو چکی ہے.. آپ کو اب میں دلاسے کے لیے کچھ نہیں کہہ سکتا سوائے اس کے کہ آپ دعا کریں کوئی معجزہ ہو جائے کیونکہ جو حالت آپ کی مسز کی ہے اس میں بچ پانا بہت مشکل ہوتا ہے یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ پہلے بھی پورے ایک سال وہ کوما میں رہ چکی ہیں.. آپ دعا " .... کریں محتشم صاحب ہم آپ کی مسز اور بچے کو بچا لیں

.. ڈاکٹر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی

" بچہ ؟؟ "

.. محتشم نے حیرانگی سے استفسار کیا.. غم کم نہ تھے کہ اب اولاد کا بھی غم سہتے

جی آپ کی مسز سکس ویکز پریگنینٹ ہیں، پریگنینسی کافی کمپلیکیٹ ہو گئی " ہے ہم بچے کی ایکٹیویٹی کلوزلی مانیٹر کر رہے ہیں.. ان شاءاللہ سب ٹھیک رہا تو

پر یگنینسی کو کوئی خطرہ نہیں ہو گا لیکن اگر ماں کی جان کو بچے کی وجہ سے خطرہ ہوا تو افسوس کے ساتھ ہمیں پریگنینسی ڈراپ کرنا پڑے گی.. آپ دعا کریں
"..اللہ سب بہتر کرے گا

..ڈاکٹر پوری تفصیل سے انہیں آگاہ کر کے وہاں سے چلے گئے

محتشم لڑکھڑاتے قدم اور چکراتے سر کے ساتھ قریبی کرسی پر بیٹھ گئے، ہر بار زندگی ان کے ساتھ یہی کھیل کھیلا کرتی تھی.. اٹھارہ سال قبل ان کی پہلی محبت ان سے دشمنی کے عوض چھین لی گی پھر جب وقت نے سنبھلنے کا موقع دیا اور پندرہ سال قبل شہر بانو سے شادی کی اور خوش رہنے کی کوشش کرنے ..لگے تو اللہ نے انکی پہلی محبت، انکی منتہا کو ان کے سامنے زندہ لا کھڑا کیا

تقدیر کی ستم ظرفی اور اپنی قسمت سمجھ کر انہوں نے منتہا کو غیر جبکہ شہر بانو کو اپنا بنا لیا اور بناتے بھی کیوں ناں اس عورت نے انہیں انکی زندگی کا سب سے

قیمتی اثاثہ، انہیں اصفہان دیا تھا.. قسمت کی سیاہی تو دیکھو کہ شہر بانو سے جب محبت ہو گئی اس سے دوسری اولاد جب ہونے والی تھی تو رب نے اُسے بھی ان سے چھین لیا..

وہ بالکل ناامید ہو چکے تھے، زندگی کی طرف بہت مشکلوں سے واپس لوٹ سکے صرف اپنے بیٹے کے خاطر کے ایک بار پھر تقدیر نے نیاز خم دینے کے خاطر انہیں دوبارہ چھوٹی سی خوشی دی.. پورے دس سال بعد منتہا کی جھلک... منتہا کی آنکھوں میں کسی دوسرے شخص کے لیے محبت دیکھنا اذیت ناک تھا لیکن زندگی نے اتنے دکھ دئے تھے کہ پھر یہ تو بے معنی سا لگا..

نیک نیتی کے خاطر انھوں نے منتہا کی مدد کی، یہ نہیں معلوم تھا کہ تقدیر دو پیار کرنے والوں کو ایک بار پھر ملا رہی ہے.. منتہا کے شوہر نے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اسے طلاق دے دی جس کے غم میں وہ اپنی ففٹی پرسنٹ میموری

لاس کر چکی تھی، وہ پورے ایک سال کوما میں رہی ہوش آیا تو یادداشت کافی حد تک خراب ہو گئی..

وہ پاکستان سے کافی دور کویت آ گئے اور منتہا کے ساتھ اپنی نئی دنیا بسائی، زیرو سے سب ایک بار پھر شروع کیا.. جس میں ان کے دس سالہ بیٹے اصفہان نے ان کا بہت ساتھ دیا.. انہوں نے منتہا سے نکاح کر لیا اُسے بتایا کہ وہ ان کے شوہر جبکہ اصفہان ان کی اولاد ہے، زندگی حسین ہو گئی ایک بار پھر..
سب خوش اور مطمئن تھے منتہا سے اللہ نے انہیں بیٹی جیسی نعمت، داریاء سے نوازا..

خوشیوں اور چاہتوں کا دور بس سات سالہ تھا، کہ صارف چوہان نے آ کر انکی زندگی میں ایک بار پھر زہر گھول دیا... سب ٹھیک تھا، سب اچھا مگر اس

شخص نے منتہا کو پھر تکلیف پہنچائی اور آج وہ ایک بار پھر اُسکی وجہ سے زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی...

" سر.. آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

وہ دیوار سے ٹیک لگائے شاید اپنی آخری سانسیں گن رہے تھے اس کے ساتھ کہ زندگی میں انہوں نے کیا کچھ کھویا اور کیا پایا..

"نہ.. نہیں.. میرے بیٹے اور بیٹی کو بلوادیں ان سے ملنا چاہتا ہوں.. "

بمشکل آنکھیں کھول کر انہوں نے سامنے کھڑی نرس کو دیکھا، نرس سمجھ گئی کہ انہیں کارڈیک آریسٹ ہو رہا ہے..

" ٹھیک ہے میں بلواتی ہوں آپ ہمارے ساتھ رہیے گا.. اسٹاف پلیز میری مدد کریں.. ڈاکٹر اُجالا کو خبر دیں.. یہاں ایک کارڈیک آریسٹ کا پیشنٹ ہے "

نرس نے سائیڈ پر ہو کر محتشم کے بے جان ہوتے وجود کو سنبھالتے ہوئے انہیں اسٹریچر پر ڈالنے میں مدد دی، تاکہ جلد از جلد انہیں آپریشن تھیٹر میں لے کر جاسکیں..

پرانے کرداروں نے جاتے جاتے اب نئے رشتوں کو جنم دینا تھا..

UL KHAN WRITES

وہ تیزی سے چلتی مضطرب وسوسوں میں مبتلا ڈپارٹمنٹ سے باہر نکل آئی.. قدم ضرورت سے زیادہ برق رفتاری سے آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک سڑک کے دوسری طرف سیاہ فورچیونر کے دروازے سے پشت ٹکائے کھڑے شخص پر نظر پڑتے ہی وہ اپنی جگہ تھم گئی..

وائٹ ہوڈی کے اوپر بلیک پفر جیکیٹ پہنے، بلیک جینس کی جیبوں میں ہاتھ اڑسائے بے داغ وائٹ ایر میکس جو گرز میں مقید پیر گاڑی کے ٹائر سے ٹکائے کھڑا وہ اُس ہی کا منتظر تھا.. موبائل فون ہاتھ میں تھامے وہ نا جانے سر جھکائے اُس پر کیا ٹائپ کر رہا تھا کہ جس کے باعث شہد رنگ بال ماتھے پر لاپرواہی سے بکھر کر دھوپ کی کرنوں کے سبب سنہرے لگنے لگے..

اُسے دیکھ کر لگتا کہ وہ جم سے ڈائریکٹ یہاں آیا ہے.. مائسہ نارمل cas-ual ware میں اُسے پہلی بار دیکھ رہی تھی جس کے بعد وہ ٹھٹھک بھی گئی..

" آپ کو دکھ نہیں رہا..؟؟ "

مبہوت کھڑی وہ نا جانے کتنی ہی ساعتیں یونہی مزید گزار دیتی کہ یکدم بہت قریب سے آئی جھنجھلاہٹ بھری آواز نے اُسے ہوش کی دنیا میں واپس لا کھڑا کیا..

"..معافی چاہتی ہوں مجھے اندازہ نہیں ہوا "

اپنے مقابل کھڑی لڑکی جس سے وہ ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی اُسکی طرف دیکھ کر معذرت خواہانہ لہجے میں گویا ہوئی جوابا گڑ کی منہ بنا کر مائسہ کے برابر سے نکل گئی..مائسہ ابھی سیہان کی جانب بڑھنے کے لئے سڑک کراس کرتی کہ اچانک ایک بار پھر موبائل فون بجا..

"..جلدی آجائیں "

دو سادہ سے الفاظ جنہیں پڑھ کر مائسہ کے دل میں نامانوس سا ساز بجنے لگا وہ کانپتے ہاتھوں سے بنا کوئی جواب دئے موبائل واپس بیگ میں ڈال کر آگے بڑھ گئی..

"..السلامُ علیکم "

سیہان کے نزدیک پہنچ کر اُس نے کن انکھیوں سے اُسے دیکھتے ہوئے سلام کیا ..

" ارے آپ آگئیں .. وعلیکم السلام .. آپ نے کوئی جواب نہیں دیا تو مجھے لگا کہ آپ نہیں آئیں گی .. "

اسکی شیریں آواز پر چونک کر سر اٹھاتا وہ موبائل آف کر کے جیکیٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے اب مکمل مائسہ کی سمت متوجہ ہو گیا ..

سکائے بلیو کلر کے سادہ سے کاٹن کے شلوار قمیض میں ملبوس سیاہ لمبے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے میک سے پاک شفاف چہرہ لئے وہ کافی معصوم مگر اداس سی لگی اُسے .. سیہان نے اُس کی بادام سی آنکھوں میں منجمد نمی دیکھ کر اندر ہی اندر خود کو ملامت کی .. ان سیاہ آنکھوں میں تیرتی نمی شاید اب اُسکی شخصیت کا خاصہ بن گئی تھی، کیونکہ اداس نہ ہونے کے باوجود بھی طبیعت ہر وقت پر سوز رہتی ..

سیہان نے مائسہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے خشک حلق تر کیا آخر کیسے وہ اُس پیاری لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے؟؟ اُسے خود پر افسوس ہوا..

" آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟؟ "

مائسہ نے اُس کی جانچتی نگاہوں سے بچنے کے خاطر سر جھکا لیا.. سیہان نے دلچسپی سے ہوا میں لہراتی اُسکی پونی دیکھی.. اتنی بھی کونسی عجیب بات پوچھ لی جو نگاہیں نہیں ملا پا رہی اُس سے.. اُس کی بے داغ چمکتی پیشانی دیکھتے ہوئے سیہان نے سوچا..

" آپ کو اپنے ساتھ لنچ پر لے کر جانے.. جلدی کار میں بیٹھیں، مجھے بھوک لگ رہی ہے اور ویسے بھی تین گھنٹے بعد کی میری فلائٹ ہے اور میں نے پیکنگ بھی نہیں کی.."

عجلت میں کہتا وہ پیچھے ہو کر مائسہ کے لیے پسنجر سیٹ کا دروازہ کھول گیا.. مائسہ بوکھلا کر سیہان کو دیکھنے لگی..

" لیکن میں.. مجھے بھوک نہیں ہے.. "

کچھ سمجھ نہ آیا تو بھونڈا سا بہانہ بنا دیا گیا..

" بھوک نہ بھی ہو تو کھانا زندہ رہنے کے لئے کھایا جاتا ہے.. "

سیہان نے سنجیدگی سے جواب دیا.. مائسہ کے زرد رخسار اُس کے کھانا پینے اور صحت سے لاپرواہی کرنے کی گواہی دے رہے تھے..

" میرے زندہ رہنے نہ رہنے سے اب کس کو فرق پڑتا ہے جو میں اس سب کی فکر کروں.. "

بے بسی سے مسکراتی ہوئی وہ افسردگی سے بولی.. سیہان بے اختیار اپنے اور اُس کے درمیان حائل تمام فاصلہ عبور کرتا اُس کے عین مقابل آ کھڑا ہوا..

" ..میری آنکھوں میں دیکھو تمہیں تمہارا جواب مل جائے گا "
گردن جھکا کر اُس کے ائی لیول پر آتا وہ گھمبیر لہجے میں گویا ہوا نتیجتاً مائسہ
..یکدم گھبرا کر سیہان سے دو قدم دور ہوئی

" کی.. کیا مطلب..؟؟ "
اداس سحر انگیز آنکھوں میں حیرت کا جہاں آباد کئے وہ اُسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگی.. سیہان کو مائسہ کے تاثرات دیکھ کر ہنسی آئی.. کیوٹ بہت ہے یہ، اُس
..نے بے اختیار سوچا

" مطلب میں نے تمہارے لئے بریک فاسٹ اسکیپ کیا کہ جا کر ڈائریکٹ لنچ کروں گا مائسہ ابراہیم کے ساتھ لیکن آپ تو ہماری بات کسی طرح ماننے
"..کے لیے نہیں تیار محترمہ

..اُسکی گھبراہٹ سے حظ اٹھاتا وہ متبسم لہجے میں گویا ہوا

" کیا؟؟آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا؟؟ "

..مائسہ نے بے یقینی سے پوچھا

" ..جی..کچھ نہیں کھایا "

وہ سچ کہہ رہا تھا، سوائے ایک گلاس جوس کے اُسکے حلق سے غذا کے نام پر ایک لقمہ بھی نہیں اتر سکا تھا..

" ٹھیک ہے میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ..بس ایک منٹ اپنی دوست کو اطلاع دے دیتی ہوں.. "

وہ پلٹ کر جلد بازی میں روڈ کراس کرنے کی نیت سے آگے بڑھی، اس سے قبل کہ وہ اپنی جلد بازی میں سامنے سے آتی گاڑی کے نیچے آجاتی کہ سیہان نے تیزی سے اُسکی کہنی تھام کر اُسے اپنی سمت کھینچا..

" تم ٹھیک ہو؟؟ "

سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ مائسہ صورتحال سمجھ ہی نہ پائی.. وہ ایک ہاتھ ماتھے پر رکھے دوسرے ہاتھ سے سیہان اور اپنے درمیان فاصلہ بنانے کی کوشش کرتی اُس کی حرارت بخش انگلیوں کو اپنے بازوں کی جلد میں پیوست ہوتے محسوس کرتی مزید بوکھلا گئی.. سیہان کو اُسکی طبیعت ٹھیک نہیں لگی ..

" !!..مائسہ ادھر دیکھو "

اُسکا چہرہ جھکا دیکھ کر اُلٹے ہاتھ کی شہادت کی انگلی مائسہ کی لرزتی ٹھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے اُس کا رخ اپنی سمت کرتا وہ پریشانی سے بولا ..

"..دور.. ہو جائیں "

وہ اُس کے وجود سے اُٹھتی خوشبو، سانسوں کی گرماہٹ سے خوفزدہ ہو کر منہ ہی منہ میں بڑبڑائی ..

" ہوش میں تو ہو تم ؟؟! اگر کچھ ہو جاتا تمہیں تو؟؟ "

سیہان کو اب اُسکی حرکتوں پر غصہ آنے لگا، بے ساختہ اُس کا بازو جھنجھوڑ کر اُسے مزید خود سے قریب کرتا وہ جھنجھلاہٹ بھری دبی آواز میں گویا ہوا.. وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے کہ بس بالشت بھر کی دوری بچی تھی دونوں کے درمیان ..

" ..کچھ ہوا تو نہیں ناں "

دھوپ میں چمکتی اُسکی شہد رنگ آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی مائسہ احتجاجاً بولی.. سیہان نے خود پر ضبط کرتے ہوئے گہری سانس سینے میں کھینچی، اگر وہ اس وقت غم میں نہ ہوتی اور سیہان کو اُس سے مطلب نہ ہوتا تو ٹھیک طرح عقل درست کر دیتا ہو اُس بے وقوف لڑکی کی ..

چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو اور اپنی فرینڈ کو بھی میسج کر کے اطلاع دے دینا، "

"..بتانے جانے کی ضرورت نہیں

نرمی سے کہتا وہ ہنوز اُس کا بازو تھامے گاڑی کی جانب پلٹا، مائسہ پھر بھی

..خاموش تھی

" Did you understand me ? "

.. سیہان نے تصدیق کرنی چاہی جس پر مائسہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

" .. گڈ گرل "

مائسہ کا بازو چھوڑنے کے بعد عقب سے زرہ جھک کر اُس کے کان کے

نزدیک بھاری گمبھیر لہجے میں سرگوشی کرتا وہ مائسہ کے رونگٹے کھڑے کر

گیا.. اپنے جسم کی لرزش اور سیہان کے لفظوں سے اجاگر ہونے والی نامانوس

سنسنی کو چھپانے کے خاطر وہ تیزی سے پسنجر سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ اُس کے

..منہ پر بند کر گئی

سیہان نے ایک سرسری نظر مائسہ کو دیکھا جو اُسے مکمل نظرانداز کرنے کی کوشش کررہی تھی.. وہ ہولے سے مسکرایا.. اُس کی شخصیت، باتیں اور تھوڑی سی توجہ کا مائسہ پر کتنا گہرا اثر ہورہا تھا یہ شیخ سیہان کامل بآسانی سمجھ گیا.. خود کو اپنے مقصد میں کامیابی پاتے پاکر سرشاری رگ و پا میں اترتی چلی گئی..

UL KHAN WRITES

سیاہ دستانے پہنے سر پر سیاہ پی کیپ لگائے وہ اپنی گاڑی کے اندر سے پیٹرول سے بھری ہاف گیلن کینز نکال رہا تھا، ارادہ تو یہ کر کے آیا تھا کہ اندر جا کر محض اس آدمی کی اچھے سے دھلائی کر آئے مگر جیسے ہی وہ اسٹور میں گیا اور اسٹور مینجر کو وہاں آنے والی پندرہ سالہ بچی کو ہراساں کرتے دیکھا اُس نے

فیصلہ کرلیا ایسے شیطان کی آخری آرام گاہ جہنم ہی ہونی چاہئے سواب کچھ دیر بعد اسپیشل ٹروپ کمانڈر آریس خانزادہ دن دہاڑے انسانی کھال میں روپوش اُس وحشی درندے کو جہنم وصال کرنے آیا تھا..

پیٹرول سے بھری دونوں کینز نکال کر گاڑی کے باہر رکھتے ہوئے جیکیٹ کی جیب سے لوہے کا
مضبوط تالا نکالتا وہ اسٹیشنیری اسٹور کے سامنے آکھڑا ہوا شیشے کے دوسری طرف سے دیکھا تو اندر اسٹور بالکل خالی جبکہ اسٹور مینیجر آرام سے بیٹھا ٹی وی دیکھتا دکھائی دیا..

آریس نے اپنی یقین دہانی کرنے کے بعد باہر سے اسٹور کو تالا لگایا اور جھک کر شیشوں پر لگے شٹر کھینچ کر نیچے کر دئے جس کے بعد وہ خاموشی سے پورے

اسٹور کے چاروں اطراف پیٹرول چھڑکنے لگا.. تھوڑی سی مشقت کے بعد تمام کام ہو چکا تھا ..

" جہنم کا سفر مبارک ہو .."

جیکیٹ کی جیب سے ماچس کی ڈبیا میں سے ایک تیلی نکال کر روشن کرتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹ کر اُس نے وہ جلتی ماچس زمین پر بکھرے پیٹرول کی جانب اچھال دی، کچھ ہی دیر بعد پیٹرول کی جلتی آگ نے رفتار پکڑلی اور دھیرے دھیرے چار سو سنہری جلتی آتش کا راج تھا ..

آریس نے محظوظ ہو کر یہ منظر دیکھا، خوبرو چہرے پر بلا کی سختی جبکہ بھوری آنکھوں میں خون سا اترا ہوا تھا، اُسے اس وقت دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہ ہی آریس ہے، وائٹ کولر پروفیسر آریس خانزادہ ..

صبح سے جو اُسکے سینے میں آگ برپا تھی سامنے جلتی آگ نے گویا اندر تپتے الاو کو ٹھنڈے پانی کی برسات کردی.. دن اور چار سوں اجالا ہونے کے باوجود بھی آگ سے نکلتے دھوئے نے ہر آور سیاہی پھیلادی ..

آریس ہولے سے مسکرایا مگر اس مسکراہٹ میں دور دور تک نرمی کا عناصر نہ تھا.. اپنی تصدیق کرنے کے بعد کہ اب اندر سے وہ شخص زندہ واپس نہیں آسکتا وہ متانت سے چلتا گاڑی میں جا بیٹھا.. جب تک اندر مینیجر کو اپنی جان بچانے کا ہوش آتا یا باہر سے کوئی اُسکی مدد کو آتا تب تک کھیل تمام ہو چکا ہوتا اُس کا..

U L K H A N W R I T E S

" کس نے کیا ہے تمہارا یہ حشر ؟؟ "

ہسپتال کے سفید بیڈ پر لیٹے تکلیف کی شدت سے سختی سے لب بھینچے وہ اپنے کندھے کی ٹوٹنے والی ہڈی پر بون کاسٹ کروا رہا تھا کہ کمرے میں داخل ہوتے ہی بیٹے کی ابتر حالت دیکھ کر آصف غصے اور جھنجھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات لئے حلق کے بل دھاڑے..

"آپ کو جیسے بہت فرق پڑتا ہے.."

ان سے نگاہیں ملانے سے گریز کرتا منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اُس نے ڈاکٹر کو باہر جانے کا اشارہ کیا..

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں، کس سے پٹ کر آئے ہو تم؟؟"

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی وہ ایک بار پھر بولے، لہجہ نہایت توہین آمیز تھا بلال تب بھی خاموش رہا..

"تمہیں اندازہ بھی ہے کتنی مشکلات سے گزر رہا ہوں میں اس وقت ؟؟

کتنی مصیبتیں آئی ہوئیں ہیں مجھ پر ؟؟ بجائے مجھ سے پوچھنے کہ کے ڈیڈ آپ

کو میری ضرورت تو نہیں تمہیں اپنی عیاشیوں سے فرصت نہیں، آخر ہو ناں

ایک کوٹھے والی کی اولاد.. ماں کے خون کا اثر....."

"بس... بہت ہو گیا.. بہت دے دئے آپ نے مجھے میری ماں کے تانے..

بس کریں اب... "

بلال بے اختیار بلند آواز میں بولا..

"بچپن سے یہی سب سنتا آرہا ہوں.. اگر میری ماں کے خون سے اتنی ہی

حقارت محسوس ہوتی تھی تو مجھے پیدا ہی کیوں کروایا پھر ؟؟ "

آصف لب بھینچے اُسے اپنے اندر کا غبار زائل کرنے کی مہلت دیتے رہے..

ہمارے معاشرے کے کچھ مردوں کا یہ المیہ ہے، جسمانی تسکین کے خاطر ذات پات، رنگ و نسل سب فراموش کر دیتے ہیں تب انہیں یاد نہیں رہتا کہ جس کے ساتھ شب گزار رہے وہ ان سے کتنی حقیر اور ماضی میں کس کس کے بستر کی زینت بنی ہو گی لیکن یہ سب اچانک تب یاد آ جاتا ہے جب اپنی غلطی کا خمیازہ بھگتنا ہو.. تب یکلخت وہ عورت حقارت کے لائق ان سے کمتر ہو جایا کرتی ہے...

" ساری زندگی اس ہی احساسِ کمتری میں مجھے مبتلا رکھا آپ نے کہ میری رگوں میں آپ کے خون کے ساتھ ساتھ کسی کمی کمین کا بھی خون گردش کرتا ہے.. ساری زندگی اس بات کو غلط ثابت کرنے کے خاطر آپ کے اچھے برے ہر معاملے میں میں نے آپ کا ساتھ دیا.. آپ کی توجہ، شفقت حاصل کرنے کے خاطر ہر حد تک گیا.. لیکن آپ کو میں کبھی نہ نظر آیا ڈیڈ.. "

بلال پہلی بار اس طرح ان سے زبان درازی کر رہا تھا.. خاموش رہنے کی باری اب آصف کی تھی..

" آپ میری ماں کے خون کو ذمہ دار ٹھہراتے رہے لیکن عورتوں کے پاس جانا، عیاشی کرنا، شراب پینا یہ سب تو آپ سے مجھے ورثے میں ملا ہے ڈیڈ... "

بلال نے ہنس کر تضحیک آمیز انداز میں کہا، مزید ایک لفظ بھی برداشت کرنا آصف کے بس میں نہ تھا فضا میں یکدم ان کا ہاتھ اُٹھا اور بلال کے دائیں گال پر سرخ نشان چھوڑ گیا..

" جتنی عیاشی تمہیں کرنی ہے تم اب کرو، کسی جیل میں بند ہوئے یا تھانے میں، یہ کسی سنسان گلی میں تم مرے پڑے مجھے ملے میرا تم سے اب کوئی رشتہ نہیں.."

بلال کی اشکبار آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ نفرت سے بولے.. جب ایک مرد انسان ہی اچھا نہ ہو تو نہ وہ شوہر اچھا بن سکتا ہے اور نہ ہی باپ..

"آپ نے مجھ سے رشتہ رکھا ہی کب تھا ڈیڈ؟؟ میں بھی تھک گیا ہوں بے مقصد آپ کی چاپلوسی کر کر کے.. مجھے بھی آپ کے ساتھ رہنے میں کوئی دلچسپی نہیں اب.. اور جہاں تک بات رہی گھر، گاڑی اور پیسے کی تو اکلوتی اولاد ہونے کے خاطر اس سب پر میرا حق ہے جو کوئی نہیں چھین سکتا مجھ سے.. خدا حافظ.. "

بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اور گاڑی کی چابیاں اُٹھا کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے اپنے باپ کو تنہا چھوڑ کر.. آصف اعظم عوان ایسے انسان تھے جو اپنی سگی اولاد سے بھی وفا نہ کر سکے..

UL KHAN WRITES

" بھائی آپ جہاں کہیں بھی ہیں، جلدی واپس آئیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے.."

واٹس ایپ پر اُسے وائس میسج کر کے وہ ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکلی تو دیکھا سامنے ہی سیاہ بی ایم ڈبلیو کے ساتھ ٹیک لگائے یاور ان کا ہی منتظر ہے..

" چلیں یاور بھائی.."

پسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ گاڑی کے اندر بیٹھ گئی، یاور جو اصفہان کے کہنے پر مائسہ اور داریاء کو آفس چھوڑ کر خود یونیورسٹی سے پک کرنے آیا تھا، اختلاج میں مبتلا آدھے گھنٹے سے دید کی پیاس بجھنے کا طلب گار متمنی تھا مگر وہاں صرف داریاء کو دیکھ کر سیاہ آنکھوں میں روشن تمام دیپ مانند پڑ گئے..

" کیا ہوا یاور بھائی؟؟ "

وہ گاڑی میں بیٹھی انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آئے گا مگر یاور کو مسلسل باہر ساکن کھڑے دیکھ شیشہ نیچے کر کے اُس نے لہجے میں تیرتی جھنجھلاہٹ چھپاتے ہوئے استفسار کیا ..

" جی وہ مائسہ میڈم نہیں آئیں گی ؟؟ "
دل کی بات زبان پر آگئی، جس کے جواب میں ناامیدی ہی ملنی تھی ..
" آہ نہیں وہ نہیں آئے گی .. ایک دوست کے ساتھ ہے وہ خود گھر آجائے گی .."
داریاء نے توڑ موڑ کر جواب دیا، وہ مناسب نہیں سمجھ رہی تھی یاور کو یہ بتانا کہ مائسہ سیہان کے ساتھ لنچ پر گئی ہے ..

مائسہ کا میسج اُسے کچھ دیر قبل موصول ہوا تھا جس میں اُس نے بتایا کہ سیہان اُسے پک کرنے آیا ہے اور وہ اُسے اپنے ساتھ لنچ پر لے کر جانا چاہتا ہے،

داریاء کو سیہان کے رویے میں آنے والی یہ نئی غیر یقینی تبدیلی ہضم تو نہ ہو سکی لیکن وہ مائسہ کو اُس کے ساتھ جانے سے منع کر کے اُس کا دل بھی نہیں توڑنا چاہتی تھی تبھی رضامندی ظاہر کر دی، یہ سوچ کر کے مائسہ کو مشورہ بعد میں ضرور دے گی کہ وہ ہوشیار رہے، اچانک رونما ہونے والی تبدیلیاں ہمیشہ فائدے مند ثابت نہیں ہوا کرتی..

"جی اچھا.."

مایوسی سے کہتا وہ خاموشی سے چلتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اور کچھ ہی لمحوں بعد متواتر رفتار سے گاڑی سڑک پر دوڑنے لگی..

"یہاں کیا ہوا ہے؟؟؟"

کھڑکی سے سر ٹکائے وہ باہر کی دنیا کے گزرتے منظر بغور دیکھ رہی تھی، ذہن آریس اور مائسہ کے گرد گھوم رہا تھا کہ اچانک کچھ دور سڑک کے کنارے پر

لگے لوگوں کے جھنڈ اور انکے درمیان سے نکلتے سیاہ دھوئیں کے بادلوں پر نظر پڑتے ہی داریاء سیدھی ہو بیٹھی ..

"پتہ نہیں کوئی حادثہ ہوا ہے شاید .."

یاور نے سرسری نگاہ لوگوں پر ڈالی اور احتیاط سے گاڑی کو ریورس کرنے لگا کیونکہ آگے جانے والی سڑک پر حادثے کے باعث رش ہونے کی وجہ سے راستہ تنگ تھا ..

"کیا آپ گاڑی روکیں گے ؟؟ مجھے پتہ کرنا .."

داریاء نے استفہامیہ لہجے میں اُسے پکارا .. یاور نے ناسمجھی سے ریرویو میرر میں اُسے دیکھا ..

"پلیز یاور بھائی .."

ایک بار پھر التجا کی گئی، اس بار سبز آنکھوں میں اضطراب ہچکولے کھاتا نظر آیا.. وہ کیوں ایسا چاہ رہی تھی، یاور نہ سمجھ سکا..

"ٹھیک ہے، میں روکتا ہوں گاڑی لیکن آپ باہر نہیں نکلیں گئیں.."

یاور نے گاڑی سڑک کے کنارے لگا کر اپنی یقین دہانی کی، یوں تو اگر اصفہان کو کانوں کان بھی خبر ہو جاتی کہ داریاء کی اس بے وقوفانہ ضد کو اُس نے مانا ہے تو پہلی فرصت میں وہ اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھتا لیکن داریاء کو منع کر کے دوسری طرح سے مصیبت میں پڑتا.. آگے کنواں پیچھے کھائی والا حساب تھا..

داریاء نے یاور کی یقین دہانی کے لیے پوری زور و شور سے سر ہلایا، وہ اپنے خدشات دور کرنے کے لیے ہر حد سے گزرنے کو تیار تھی.. یاور اثبات میں سر ہلاتا گاڑی لاک کر کے باہر نکل گیا..

"..کتنے تیز ہیں.. چائیلڈ لاک کر کے چلے گئے "

پانچ منٹ کے مختصر انتظار پر بھی جب وہ واپس نہ آیا تو دروازہ کا لاک جھنجھوڑنے کے درمیان داریاء نے اکتا کر کہا.. وہ صبح اس سڑک سے گزری تھی یہاں سب کچھ ٹھیک تھاک تھا تب تو اب اچانک بنا کسی وجہ کے لوگوں کا رش فائر بریگیڈ کی گاڑیاں اور ماحول میں چھایا گرد آلود دھواں.. داریاء کے ذہن میں جو چل رہا تھا وہ ہر گز اُسے صحیح ثابت ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی..

" اسٹیشنری اسٹور تھا.. اُس میں کسی نے آگ لگا دی.. ابھی کچھ منٹ قبل ہی آگ پر قابو پایا گیا ہے.. افسوسناک بات ہے کہ ایک شخص جاں بحق بھی ہو گیا.."

گاڑی میں واپس بیٹھتے ہوئے یاور نے داریاء کو پوری اطلاع دی..

"... کی.. کیا؟؟ جاں... بحق "

داریاء کی گلابی رنگت خوف سے بے اختیار زرد پڑنے لگی.. نازک ہونٹ

.. کانپنے لگے تھے

" جی اسٹور کا مالک تھا.. لوگوں کی باتوں سے تو لگ رہا ہے کہ جانی دشمنی میں

آگ لگائی گئی ہے کیونکہ اسٹور پر باہر سے تالا لگا دیا تھا آگ لگانے والے نے

تاکہ اسٹور کا مالک باہر نکل ہی نا سکے.. لیکن اس آدمی کی شہرت بھی کچھ

خاص نہیں تھی میرے خیال سے لوگ کچھ عجیب عجیب سی باتیں کر رہے

" .. تھے اُس کے متعلق

یاور کی باتوں نے اُسے سکتے میں مبتلا کر دیا، آنکھوں کے دریچوں پہ کسی کی

بھوری آتش بنی آنکھیں بارہا آئے جارہیں تھیں.. اور جتنی بار وہ انہیں یاد

.. کرتی پورے جسم پر کپکپی سی غالب آجاتی

"ایک پروفیسر؟؟ایک عام سا یونیورسٹی کا پروفیسر؟؟یہ سب کیسے کر سکتا ہے؟؟عام آدمی میں تو اتنا کرنے کی جرات نہیں ہوتی.. "

سوچیں زہن کو الجھائے جا رہیں تھیں وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی..

"تمہارا ناخن توڑا ہے اُس نے..اور تم کہہ رہی ہو کہ..مجھے بتاؤ کون مینیجر تھا وہ ورنہ اس شہر میں موجود ہر مینیجر کو پکڑ کر آگ لگا دؤنگا میں.. "

آریس کی بھاری پُر طیش آواز جوں ہی اُس کی سماعتوں سے ٹکرائی وہ خوفزدہ ہو کر سیدھی ہو بیٹھی، جب اُس نے یہ کہا تھا تو وہ سمجھی تھی کہ آریس بلاوجہ غصے میں بے مقصد ہانک رہا ہے مگر اب یہ حادثہ..اتنا بڑا واقعہ تو کبھی اُس کے بھائی کا اُس کے سامنے نہ آیا..

تو کیا وہ شخص اصفہان سہگل سے بھی زیادہ جنونی تھا اُس کے معاملے میں؟؟

داریاء کی آنکھوں کے آگے دھند سی چھانے لگی، اُسے لگا وہ بے ہوش ہونے کے نزدیک ہے..

"...مس داریاء گھر آگیا"

وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی ابھی سیٹ پر گر پڑتی کہ یکدم اُسکی طرف کا دروازہ باہر سے کھلا..

" کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

جھک کر داریاء کا سنگین حد تک سفید پڑتا چہرہ دیکھتے ہوئے یاور نے فکر مندی سے استفسار کیا..

" ...بھ..بھائی..بھائی کو بُلا دیں "

داریاء نے ہچکیاں بمشکل روک کر جواب دیا..

"لیکن.. انہوں نے منع کیا تھا دو گھنٹے تک انہیں کسی قسم کی کوئی کال نہ کروں.. "

یاور داریاء کی حالت دیکھ کر الگ پریشان دکھائی دینے لگا.. ابھی کچھ دیر پہلے اصفہان سے بات ہوئی تھی اُس نے خود ہی بتایا تھا کہ ہر چیز ٹھیک اور سکون میں ہے جس پر اصفہان نے اُسے حکم دیا کہ پھر دوبارہ کال کر کے وہ اُسے تنگ نہ کرے.. اب کال کرتا تو یقیناً بہت کچھ سنتا اُس سے اور الیہ والے.. معاملے کے بعد سے تو ویسے بھی صورتحال اُس کے حق میں تھی ہی نہیں

"مجھے.. مجھے ڈر لگ رہا ہے.. مجھے بھائی سے ملنا ہے.. بھائی کے پاس جانا ہے.. "

اب وہ بالکل کسی چھوٹی سی بچی کی طرح رونے کے درمیان ضد کرنے لگی، یاور بھونچکا کھڑا اپنا پلکیں جھپکائے داریاء کو تکنے لگا.. ایک اٹھارہ سالہ لڑکی ایسے کیسے بے لگام ہو کر بچوں کی طرح رونے سسکنے لگ سکتی ہے کسی غیر کے

سامنے..اُسے سمجھ نہیں آیا اس صورتحال سے نپٹنے کے لیے کیا کرے..
..یاور کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے

"..مس داریاء میں آپ کو باس کے پاس لے چلتا ہوں آپ رونا بند کریں "
بالآخر گاڑی کا دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا شہر سے فارم ہاؤس تک کا سفر دو گھنٹے سے تھوڑا زیادہ ہی تھا تو ایک طرح سے اُس نے دونوں کی ہی بات مان لی، اصفہان کی یوں کہ اُسے دو گھنٹے سے قبل پریشان نہیں کیا اور داریاء کی ایسے کہ وہ اپنے بھائی سے آج ہی مل لیتی..

" ظفر مس مائسہ گھر آجائیں تو گھر کے پاس سیکیورٹی ہائی الرٹ ہونی چاہیے..اور میری گاڑی کے پیچھے اسلحہ بردار گارڈز بھیجو.."
راستہ طویل تھا بنا حفاظتی اقدامات کیئے وہ ایسے ہی نہیں پہنچ سکتا تھا وہاں، تیزی سے تمام ہدایت ظفر کو دے کر اُس نے گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی..

جلد از جلد لیکن ٹھیک دو گھنٹے کے بعد ہی پہنچنا تھا اُسے اصفہان کے فارم ہاؤس.. صورتحال عجیب ضرور تھی مگر پانچ سالہ اپنی سروس میں اب تو اُسے عادت ہو گئی تھی اصفہان کے تمام ٹیڑھے کاموں کو سیدھی طرح کرنے کی..

UL KHAN WRITES

No need to imagine
'Cause I know it's true
They say, "All good boys go to heaven"
But bad boys bring heaven to you

It's automatic

It's just what they do

They say, "All good boys go to heaven"

But bad boys bring heaven to you

- Heaven By Julia Michaels

" جب میں نے تمہیں کہاں تھا کہ شہر میں موجود جتنے بھی شیمپو اسٹرابیری کی خوشبو والے ہیں وہ سب مجھے چاہیے تو میرا مطلوبہ شیمپو کیوں نہیں لائے تم ؟؟ "

وہ ایک عام سی بات ایسے غضبناک لہجے اور محرورالمزاجی سے کہہ رہا تھا کہ انداز سنو تو جان نکل جائے لیکن الفاظ پر غور کرو تو ہنسی آئے کہ آخر یہ سب چل کیا رہا ہے ..

" ..س.. سر.. جتنے بھی مل رہے تھے میں سب ہی لے آیا "

پچیس سالہ نوجوان ملازم نے گھبرا کر جواب دیا، اُسے اصفہان کی زہنی حالت پر شدید شبہ ہوا، ایک شیمپو نہ ہونے کا کوئی اتنا بڑا مسئلہ کیسے بنا سکتا ہے کہ ..جب اُس ایک کے بدلے تیس اور واش روم میں موجود ہیں

.. لیکن ان میں وہ نہیں تھا جو مجھے چاہیے تھا "

Damn it..."

اصفہان اُس کا کولر دبوچ کر حلق کے بل غرایا.. آئیلین جو کمرے سے نکل کر باہر لان کی جانب جانے والی تھی اصفہان کی دبی دبی غراہٹ سن کر وہیں رک گئی.. کچھ دیر قبل ان دونوں نے کافی سکون بخش ماحول میں ساتھ ناشتہ کیا تھا تب تو اصفہان کا موڈ بالکل ٹھیک تھا تو اب..اب اچانک اسے کیا ہوا؟؟

آئیلین نے گھبرا کر سوچا اور دروازے کی آڑ میں کھڑی ہو کر اُسکے اور ملازم کے مابین ہونے والی گفتگو سننے لگی..

"سر.. سر لیکن میں باقی تو لایا...."

خوف سے کانپنے کے بیچ ملازم نے صفائی دینی چاہی لیکن اس سے قبل اُس کا جملہ مکمل ہوتا اصفہان نے جھٹکے سے اُسے پیچھے دھکیل کر دھکا دیا کہ وہ زمین بوس ہو گیا..

"ایک تو تمہاری غلطی ہے اوپر سے تم مجھے صفائیاں پیش کر رہے ہو.. کہہ رہے ہو کہ باقی کے شیمپو لے آیا...."

غصے سے بے قابو ہوتا وہ آگے بڑھ کر اُس ملازم پر جھکا.. کل رات سے جب جب آئیلین کی زلفوں سے اُٹھتی خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی اُس خوشبو کو انجان پایا.. اور ہر بار خود کو کوسا کہ صرف اُسکی وجہ سے یہ ہوا ہے جبکہ کچھ

خاص ہوا ابھی نہیں تھا کیونکہ آئیلین نے پہلے ہی بتا دیا تھا اُسے کہ یہ شیمپو وہ بہت پہلے استعمال کرتی آئی ہے اس کے باوجود اصفہان کا ضرورت سے زیادہ آئیلین کو لے کر حساس ہونا.. آنے والے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو رہا تھا ..

"..اصفہان... یہ کیا کر رہے ہو.. پیچھے ہو "
آئیلین کو اس بے قصور لڑکے کی یوں درگت بنتے خاموشی سے دیکھنا صحیح نہ لگا تو وہ فوراً اصفہان کی سمت بھاگ کر آئی اور اُسے بازو سے پکڑ کر زمین پر پڑے لڑکے سے دور کیا..
".. تم ہوش میں تو ہو.. یہ کیا کر رہے ہو "
جسم میں موجود پوری طاقت استعمال کرتے ہوئے اُس دراز قامت کسرتی وجود والے شخص کو دور اپنے مقابل گھسیٹ کر وہ ہانپتے ہوئے دھیمی آواز میں

بولی.. قوت سے زیادہ جبر کرنے کی وجہ سے چہرے کی رنگت سرخ ہو گئی تھی ..

"..تم جاؤ یہاں سے "
آئیلین نے اصفہان کی سرمئی آنکھوں میں پہلی بار اتنی سرخی دیکھی، وہ اس روپ میں اُسے پہلی بار دیکھ رہی تھی.. اصفہان کا لب ولہجہ سنگین حد تک سپاٹ جبکہ ایک بھی بار اُس نے آئیلین کو چھوا نہیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ابھی وہ اپنے آپ میں نہیں ہے، غصے میں کچھ غلط کر بیٹھے اس سے بہتر تھا کہ وہ دور ہی رہے آئیلین سے..

" آرے!!! تمہیں کیا ہو گیا..؟؟میں نے کہا تو تھا کہ وہ شیمپو بھی صحیح ہے تو پھر کیوں اتنی معمولی سی بات کا اتنا واویلا مچا رہے ہو؟؟ "

آئیلین بے یقینی سے کبھی اُس کے سختی سے بھینچے لب دیکھتی تو کبھی ماتھے کی ابھرتی شریانیں..

" .. معمولی تمہارے لئے ہو گا یہ سب لیکن میرے لئے نہیں "
سرد لہجے میں کہتا آئیلین کی گرفت سے اپنا بازو نکالتے ہوئے وہ اُس کے برابر سے گزر کر واپس اُس ملازم کے سامنے جا کھڑا ہوا جو گردن جھکائے اپنی جان بچنے کی دعاؤں میں سر گرداں تھا..

" تمہاری نوکری یہاں ختم ہے، تمہارے ساتھ اور جتنے لوگ ہیں سب نکلو ایک گھنٹے کے اندر اندر یہاں سے تمہارا حساب کتاب کر دیا جائے گا.. "
سرد لہجے میں کہتا وہ واپس پلٹ گیا جبکہ دوسری طرف ملازم سستے میں جان بچ جانے پر الٹے قدموں وہاں سے بھاگ نکلنے ہی والا تھا کہ اصفہان کی بھاری تاریک آواز نے اُس کے قدم واپس اپنی سابقہ جگہ پر گاڑھ دئے..

" میری یہ بات یاد رکھنا اگر اس کے سر کے ایک بال کو بھی تمہارے لائے

اُس شیمپو کی وجہ سے نقصان پہنچا تو اگر کسی پتھر کے نیچے بھی ہوئے ناں تم،

تب بھی میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا.. اور پھر جو تمہارے ساتھ ہو گا وہ تم

سوچ بھی نہیں سکتے... "

کہہ ملازم سے رہا تھا مگر آنکھیں مقابل کھڑی لڑکی کی کانچ سی شبنمی حیران

چشم پر ٹکیں تھیں ..

" جی سر.. "

ملازم تیزی سے کہتا وہاں سے نکل گیا جبکہ اب خاموش راہداری میں وہ

دونوں تنہا کھڑے تھے، دونوں کے درمیان مناسب فاصلہ جبکہ ایک

سراپے حیرت تو دوسرا اشتعال کی تصویر بنا ہوا تھا ..

وہ کتنی ہی دیر یونہی کھڑا سرخ شلوار قمیض میں دمکتی بے حد حسین اور صرف اُسکی آئیلین کو دیکھ سکتا تھا کہ محض اُسے دیکھ کر غصہ کم ہو جایا کرتا لیکن نا جانے کیا سوچ کر وہ اُس پر سے نگاہیں ہٹا کر آئیلین کے برابر سے گزرتا ہوا دوسری طرف بڑھ گیا..

" تم.. تم نے اُسے نوکری سے نکال دیا... اُس کا گھر چلتا ہو گا یہاں سے ملنے والے پیسے پر.. "

نظروں کا تعلق،ان کا ملاپ ٹوٹا تو گویا وہ سحر سے نکل کر ہوش کی دنیا میں لوٹ آئی ورنہ تو جیسے ان کہے جادو کے زیرِ اثر کھڑی تھی وہ جس میں زبان گنگ اور سانسیں جامد ہو گئیں ہوں..

" یہ میرا مسئلہ نہیں.. "

سر سری طور پر کہتا وہ بنا رکے ناک کی سیدھ میں چلتا رہا، آئیلین تیزی سے مڑ کر اُس کے ہم قدم ہو گئی ..

" تو آخر مسئلہ ہے کیا تمہارا؟؟ مجھے تو تم کبھی سمجھ ہی نہیں آتے، تم ہو کیا؟؟ "

وہ اب تک بے یقینی میں مبتلا تھی، اتنی سی بات پر کوئی اتنا بے قابو کیسے ہو سکتا ہے بھلا ..

" تم ہو میرا مسئلہ .. اور ابھی تم مجھے جانتی نہیں ہو اور مزید جاننے میں وقت لگے گا .. "

نظریں ترچھی کر کے متبسم نگاہوں سے اپنے ساتھ چلتی لڑکی کو دیکھتا وہ لاپرواہی سے گویا ہوا ..

" مجھے نہیں لگانا وقت .. مجھے جاننا ہے .. کون ہو تم؟؟ "

چلتے چلتے یکلخت اُس کا بازو تھام کر اصفہان کو اپنے سامنے روکتے ہوئے آئیلین نے دانت پیس کر پوچھا..

اصفہان نے ایک جھٹکے سے اُسکی گرفت سے اپنا بازو نکالا اور اگلے ہی پل اُس کی کلائیاں ایک ہاتھ کی مضبوط پکڑ میں لیتے ہوئے آئیلین کی پشت قریبی ستون سے ٹکاتا اُس کے ہاتھ سر کے اوپر سے گزار کے سیدھے ستون کے ساتھ لگاتے ہوئے وہ آئیلین کے عین مقابل کھڑا ہو گیا، نزدیکی اتنی تھی کہ جب جب وہ اعصاب استوار کرنے کے خاطر گہری سانس لیتی وجود اُس توانا شخص کے مضبوط سینے سے الجھ سا جاتا..

"..لاعلمی ایک نعمت ہے شاید یہ تم جانتی نہیں "

جھک کر اُس کی لرزتی پلکوں کی جھالر کے درمیان سے دکھائی دیتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اصفہان نے مسکرا کر مخمور لہجے میں کہا، اُس لڑکی کی

قربت کسی نشہ آور ادویات کی طرح کام کرتی تھی اُس کے لئے، ہر بار پاس آ کر وہ اُسے خمار زدہ کر دیتی پھر چاہے قربت چوبیس گھنٹوں کے دوران چوبیس دفعہ بھی کیوں نہ ہوئی ہو..

" کون ہو تم؟؟ "
بھاری ہوتی سانسوں کے درمیان اُس نے اپنا سوال ایک بار پھر دھرایا..
دھڑکنیں منتشر، تناسب بے ربط تھا..
" تمہارا پرستار.. کل رات کے بعد تو اندازہ ہو جانا چاہیے تھا تمہیں.. "
جھک کر اُس کے ملائم ہونٹوں سے ایک انچ کے فاصلے پر رکتے ہوئے وہ مدھم ساز بکھیر گیا، آئیلین نے تیزی سے آنکھیں موند لیں..

" ابھی کچھ کر دیا تو پھر تھک جاؤ گی تم جبکہ تمہارا رُواں رُواں اس بات پر مجھے اکساتا ہے کہ تمہیں اپنی دیوانگی میں ہر بار مبتلا کیا جائے.. "

اُسکی دگرگوں حالت سے حظ اُٹھاتے ہوئے وہ سیدھا کھڑا ہوتا آئیلین سے ایک قدم دور ہو گیا.. اپنے ارد گرد ہوا کا بہاو بڑھ جانے اور اصفہان کے لباس و وجود کی مخصوص مہک دور ہونے پر جھٹ سے آنکھیں کھولتی وہ اُسے دیکھنے لگی..

"ایک اچھا انسان اس طرح نہیں کرتا.."

آئیلین نے کمزور سی دلیل دی، اصفہان سمجھ گیا کہ اب بھی اُسکی سوچوں کا مرکز وہ ہی سب ہے..

"تم سے کس نے کہہ دیا میں اچھا ہوں؟؟ کہانی کا سیاہ کردار ہوں میں جو صرف اپنوں کے لیے ابیض اور باقی سب کے لیے آبنوسی ہے.."

سکون سے کہتا وہ آئیلین کا ہاتھ تھام کر فارم ہاؤس کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا..

" یعنی میں تمہارے اپنوں کی فہرست میں آگئی ہوں ؟؟ "

جوان دونوں کے درمیان ہوا تھا وہ قربت سے کئی گنا زیادہ تھا، صرف جسم نہیں ان دونوں کی روحوں کا ملاپ ہوا تھا اس کے بعد بھی یقین دہانی اصفہان ہولے سی ہنس دیا.. وہ واقعی بھروسہ نہیں کر پا رہی تھی اصفہان پر جتنا سب ماضی میں اُس کے ساتھ ہوا، اپنوں سے دھوکے کھانے کے بعد یہ یوں تو جائز بھی تھا اُس کے لئے ..

" ...ہنس کیوں رہے ہو بتاؤ ناں "

..آئیلین نے اصفہان کا ہاتھ جھنجوڑ کر دوبارہ پوچھا

" حیران ہوں اور سوچ رہا ہوں ساری زندگی تمہیں یقین دلانے میں نہ گزر جائے کہیں.. صحیح کہا ہے کسی نے ماضی میں بیتے دکھوں کی بھرپائی آنے والے رشتے کرتے ہیں.. "

سادگی سے کہتے ہوئے کچن کاونٹر کے گرد رکھی چیئر پر اُسے بیٹھا کر وہ قصداً مسکرادیا ..

" خیر تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ صرف اپنوں میں نہیں، تم ان لوگوں کی فہرست میں آگئی ہو جو زندہ رہنے کے لئے ضروری ہیں میرے لیے .. "

اس قدر لاپرواہی سے اتنا قیمتی اظہار کیا گیا تھا کہ وہ دنگ رہ گئی .. سبز آنکھیں واکئے وہ کچن کاونٹر سے ٹیک لگائے کھڑے سرمئی ٹی شرٹ میں ملبوس شخص کو ٹکر ٹکر دیکھنے لگی ..

" میرے لیے ہر حد تک جا سکتے ہو تم .. ؟؟ "

آئیلین نے سوال کیا ..

" تمہارے لیے کوئی حد رکھی ہی نہیں ہے میں نے جانم.. تمہارے حصول

میں پاتال بھی عبور کرنا ہوا تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں مجھے.. "

آئیلین کے رخسار چھوتی شریر سیاہ زلف کو شہادت کی انگلی میں لپیٹ کر اسکے

کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہ پختہ لہجے میں بولا..

" جن سے میں محبت کرتا ہوں اچھائی اور برائی جیسے لفظوں کا چناؤ رکھا ہی

نہیں ہے میں نے ان کے لیے.. برائی کی آخری حد سے بھی گزر جاؤں گا میں

ان کی حفاظت کے خاطر.. "

گردن اور کان کے درمیان ہاتھ رکھتے ہوئے انگوٹھے سے آئیلین کا رخسار

سہلاتا وہ سنجیدگی سے بولا.. اُس کی زبان سے نکلتا ہر لفظ آئیلین کے دل میں

گھر کر رہا تھا..

" تو کیا تم... "

اصفہان کی بوجھل محبت سے لبریز آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ابھی وہ سوال

.. مکمل کرنے کے نزدیک تھی کہ اصفہان نے بیچ ہی میں اُسے روک دیا

".. تم سے جو کرتا ہوں محبت سے کئی زیادہ ہے وہ "

آگے بڑھ کے آئیلین کی بے داغ پیشانی پر لب ثبت کرتے ہوئے وہ

دھیرے سے بولا.. لفظ کافی نہ تھے کہ انہیں بیان کرنے کا انداز آئیلین کی

.. سانسیں تھم گئیں، سکون جسم میں اترتا چلا گیا اُس نے آنکھیں موند لیں

" پرواہ کرتا ہوں میں تمہاری، فکر رہتی ہے مجھے اور جانتی ہو فکر عشق کے

" .. منازل طے کرنے میں مدد کرتی ہے

آئیلین کی پیشانی سے دور ہوتا وہ اُسکی کنپٹی پر ماتھا ٹکاتے ہوئے بھاری مدھم

.. سرگوشی اُس کی سماعتوں کے سپرد کر گیا

تمہارے لئے جو محسوس کرتا ہوں آج تک کسی اور عورت کے لئے نہیں "
کر سکا..

You came into my life, with almost zero amount of strive you engraved my existence with yours and now God knows how am I going to be able to endure the pain of losing you.."

(تم میری زندگی میں آئی, ذرا سی بھی کوشش کیے بنا تم نے اپنی چھاپ میری روح تک پر چھوڑ دی اور اب اللہ ہی جانتا ہے کہ تمہیں کھو دینے کا غم میں کیسے برداشت کر سکوں گا..)

وہ آنکھیں بند کیے آئیلین کے پاس سے آتی خود جیسی خوشبو کو سانسوں میں انڈیلتا بے بسی کی آخری حد پر تھا.. صرف ایک رات اور ایک دن اُسکی

سنگت میں بسر کر کے وہ دیوانگی کی حد تک اُسے چاہنے لگا تھا.. اپنے خیالات اور وسوسوں سے آئیلین کو آگاہ کر دیتا تو وہ اُس سے دور چلی جاتی اور شاید اس سے بڑی شکست اور ہار کوئی اور نہ ہوتی اصفہان سہگل کے لیے تبھی وہ اپنی سوچوں کو اندر ہی اندر خود میں مار کر خاموشی سے آئیلین کی قربت اُس کا ساتھ محسوس کرنے لگا..

UL KHAN WRITES

تیرے احساسوں میں، بھیگے لمحاتوں میں
مجھ کو ڈوبا تشنگی سی ہے

تیری اداؤں سے، دلکش خطاؤں سے
ان لمحوں میں زندگی سی ہے

حیا کو زرہ بھول جاوں
میری ہی طرح پیش آوں

"..علی میری جان یہ تم نے مجھے کہاں پھنسا دیا"
بیڈ پر رکھی مرون ریشمی نفیس ساڑھی کو فکر مندی سے دیکھتے ہوئے وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی.. کل اُسکے ضد کرنے پر یہ لے تو آئی تھی مگر اب یہ پہن کر اُس کے ساتھ پیرینٹس ٹیچرز میٹنگ میں کیسے جاسکتی تھی بھلا..

"کیا کہہ رہیں ہیں فیری؟؟"
بیڈ پہ رکھے ٹیبلٹ پر چلتے کارٹون ویڈیو دیکھنے میں مشغول علی اینارہ کے پریشان چہرے کی جانب دیکھتا مصروف انداز میں بولا..

میں کہہ رہی ہوں کہ یہ پہن کر کیسے جاؤں گی کل آپ کے ساتھ "
" سکول..؟؟

ایںارہ نے جھنجھلا کر سنہرے ستاروں کے کام والی وہ مارون ساڑھی علی کے
..سامنے کرتے ہوئے سوال کیا

"..جیسے سب کی ماما جاتی ہیں ویسے ہی "
..بہت مزرے سے فوراً جواب دیا گیا
"...افف علی "

ایںارہ نے ہنسنے کے درمیان بے بسی سے اُس کے پھولے پھولے گلابی گالوں
کو دیکھا اور ہاتھ میں تھامی ساڑھی ایک طرف پھینک کر وہ علی کے چہرے پر
.. جھکتی اُس کا گال پوری شدت سے چوم گئی

اینارہ ہسپتال سے واپسی پر خود علی کو اسکول سے پک کر کے اپنے ساتھ گھر لے آئی تھی، دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد اب وہ دونوں آزاد کے کمرے میں بیٹھتے ساتھ کارٹونز دیکھ رہے تھے کہ اچانک اینارہ کو کیا سوجھی کہ کل مارکیٹ سے اپنے ساتھ لائی ساڑھی نکال کر پریشان ہونے لگی..

"اچھی تو ہے، آپ پر اور بھی اچھی لگے گی..."

وہ علی سے دور ہو کر تکیے پر سر رکھے یونہی یہاں وہاں کی باتیں سوچنے لگی کہ بے ساختہ دلکش مردانہ آواز سماعتوں سے ٹکرائی، اینارہ فوراً گھبرا کر اٹھ بیٹھی.. ڈوپٹے کی تلاش میں یہاں وہاں نگاہیں دوڑائیں تو احساس ہوا کہ کمرے میں علی اور اُس کے علاوہ تیسرا کوئی اور نہیں..

"یااللہ میں شاید پاگل ہو گئیں ہوں.. یہ انہوں نے کل کہا تھا.. توبہ ہے.."

آزاد کے لبوں سے ادا ہونے والی بات یاد کر کے کھسیانی ہوتی وہ نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے کل اُس کے ساتھ شاپنگ مال جانا یاد کرنے لگی.. کیسے اینارہ کی نظر میں آنے والا ہر سوٹ وہ خرید رہا تھا اُس کے لئے.. علی کی فرمائش پر لی گئی ساڑھی کو دیکھ کر کیسے وہ اسود آنکھیں چمک اٹھیں تھیں.. ...اینارہ کے ہونٹوں کو شرم سار مسکان نے چھو لیا

" چلو پہن کر ہی دیکھ لیتی ہوں یہ ساڑھی.. کیسی لگتی ہے مجھ پر ویسے بھی ابھی تو آزاد آئیں گے نہیں.. "

دیوار گیر گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے وہ ساڑھی تھام کر بیڈ پر سے اٹھ کھڑی ہوئی، ڈریسنگ روم میں جانے سے قبل اُس نے علی کے سامنے رکھا ٹیبلٹ آف کر دیا کیونکہ وہ گہری نیند سو چکا تھا..

" اُففففف نہایت واہیات لگ رہی ہوں میں تو اس میں.. "

اول تو اُسے ساڑھی باندھنی آتی ہی نہیں تھی مگر جیسے تیسے یوٹیوب پر ویڈیوز دیکھ کر اُس نے ساڑھی خود پر لپیٹ ہی لی لیکن خاموش کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ آویزاں اسٹینڈنگ مرر کے سامنے کھڑی مارون ساڑھی میں دمکتا اپنا سراپا دیکھ کر وہ کانوں تک سرخ پڑ گئی..

ویسے تو وہ ساڑھی جسم کے کسی حصے کو زیادہ واضح نہیں کر رہی تھی ماسوائے پیچھے کے گلے کے جسے بند کرنے کے لیے بلاؤز پر پیچھے سرخ ڈوریاں تھیں جنہیں وہ کیسے باندھتی تبھی انہیں کھلا چھوڑ کر پشت پر اپنے بھورے لمبے بال بکھیر دئے..

"صحیح لگ رہی ہوں ویسے.."
اس طرح کا لباس آج سے پہلے کبھی اُس نے پہنا ہی نہیں تھا لیکن آئینے کی بتائی جانے والی حقیقت کیسے نظرانداز کر دیتی..

"..لیکن کیا میں ایسا لباس آزاد کے سامنے پہن کر جا سکتی ہوں "
سانچے میں ڈھلی اپنی کمر پر دونوں اطراف سے ہاتھ پھرتے ہوئے اپنا عکس دیکھ کر اُس نے سوچا..

"..جا تو سکتی ہوں میرے شوہر ہیں وہ "
دل نے فوراً دلیل پیش کی ایناره نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر پشت پر بکھیرے اپنے تمام بال آگے کر لئے.. غیر یقینی طور پر دل میں خواہش سی جاگی کے کاش وہ یہاں ہوتا، اس کی خوبصورتی کو سراہتا..نہ جانے کیا سوچ کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی گہرے سرخ رنگ کی لپ اسٹک اُس نے کانپتے ہاتھوں میں تھامی..

" کونسا وہ سامنے ہیں جو میں یہ سب کر رہی ہوں.. اگر سامنے ہوتے تب تو انکی طرف دیکھنے تک کی ہمت نہیں ہوتی مجھ میں یہ تیاری پیش کرنا تو کجا دور

کی بات ہے.. اور لڑکیاں ہوتی ہیں اپنے شوہروں کو لبھانے کے اتنے طریقے آتے ہیں انہیں اور ایک میں ہوں سیدھی طرح انکی آنکھوں میں تک نہیں دیکھ سکتی.. نا جانے کیسے تم اچھی لگنے لگی ہو انہیں اینارہ ورنہ تو زرہ توجہ نہیں دیتی تم خود پر جبکہ ہو اچھی خاصی.. "

بددلی سے سوچتی جھٹکے سے آگے بکھرے اپنے بال پشت پر واپس گراتے ہوئے وہ لپ اسٹک سے ہونٹوں کو رنگنے کے بعد ایک آخری نظر اپنے آتش سراپے پر ڈالی اور آئینے کے سامنے سے پلٹی اس نیت سے کے واش روم میں جاکر کپڑے چینج کرے اور منہ دھوئے کیونکہ جس کے سامنے یہ سب کرنا تھا وہ تو یہاں تھا ہی نہیں اور اگر ہوتا بھی تو اینارہ میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اتنا سج سور کے اُس کے مقابل آتی..

ابھی وہ یہی تمام باتیں سوچتی اپنی سابقہ جگہ سے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک کمرے کی خاموش فضا میں دروازے کا لاک گھومنے کی آواز نے ارتعاش بکھیرا.. گھبراہٹ کی شدت سے بے اختیار ایناره کی بھوری آنکھیں پوری کی پوری پھیل گئیں.. کمرے میں جو شخص ابھی آیا ہی نہیں تھا اُس کے وجود کی سحر انگیز خوشبو نے پہلے ہی پتہ دے دیا کہ آنے والا کون ہے.. ایناره دروازے پر نگاہیں جمائے کانپنے لگی..

وہ جتنی بھی رفتار سے بھاگتی کمرے میں واقع ڈریسنگ روم کے دروازے تک پہنچنے سے قبل کمرے کے اندر داخل ہونے والا اُسے دیکھ ہی لیتا سو پتھر کی مورت بنے اپنے دل کی دھڑکنیں کانوں میں بجتی محسوس کرنے کے درمیان وہ خود کو کوسنے لگی کہ کاش اتنی شدت سے کچھ اور سوچ لیا ہوتا تو وہ اس وقت پورا ہو جاتا نہ کے یہ..

سفید بے داغ کلفدار کرتے کے اوپری دو بٹن کھولتا، کریم کلر کی ویسٹ کوٹ بازو پر رکھے وہ تھکاوٹ محسوس کرتا کمرے میں داخل ہوا.. آج صبح سے سیاسی امور انجام دینے کے خاطر وہ اپنی فیکٹریوں کا وزٹ کرنے گیا تھا.. پانچ گھنٹے بھاگ دوڑ اور مسئلے مسائل حل کرتے ہوئے کب گزر گئے ادراک ہی نہ ہوا سو وہ آفس جانے کے بجائے سیدھا گھر آ گیا..

"..اب دیکھا لو اپنا آپ انہیں تم اینارہ محترمہ "
کمرے میں داخل ہونے والے شخص کو دیکھ کر اینارہ اندر ہی اندر پہلو بدل کر رہ گئی، آزاد نے شاید اُسے نہیں دیکھا تھا تبھی کوئی بھی ردعمل ظاہر کئے بنا دروازہ لاک کرتے ہوئے واپس پلٹا، مگر اس بار سامنے نظر اُٹھی اور جس منظر نے آنکھوں کو خیر کیا اب اس کے بعد پلکیں جھپکنا تو دور دل دھڑکنا بھی بھول گیا ہو جیسے.. سب رک سا گیا تھا.. اینارہ کا ہوشربا حسن، اُس کا من موہنہ سراپا.. جسے ہمیشہ سات پردوں میں دیکھا ہو وہ اس طرح کھل کر

سامنے آجائے تو انسان ساکت و جامد ہی ہو جاتا ہے.. آزاد کو لگا وہ کسی جادوئی ..دنیا میں ہے، پل بھر میں تمام تھکن زائل ہو چکی تھی

اینارہ نے دروازے کے سامنے آویزاں ساکن کھڑے آزاد کو دیکھ کر تھوک نگلا، اُس کے تاثرات سے صاف ظاہر تھا وہ اپنی بصارت پہ یقین نہیں کر سکا ہے.. اینارہ کو سمجھ نہ آیا آگے کیا کرے.. آزاد کی خود پر مرکوز منجمد نگاہوں ..نے اُسکے حواس متزلزل کردئے

کچھ لمحے یوں ہی خاموشی رہی کہ اینارہ ان نگاہوں کے پیغامات کی تاب نہ لاتے ہوئے جھٹ سے پلٹی.. آزاد یہ دیکھ کر بے اختیار ہوش میں آیا.. بازو میں تھاما ویسٹ کوٹ کاوچ پر اچھالتے ہوئے وہ اینارہ کی سمت پیش رفت تھا.. اس سے قبل وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو جاتی آزاد نے اُس کا بازو نرمی ..سے تھام کر اُسے وہیں روک دیا

".. کہہ دیجئے کہ میں جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہا ہوں "
اینارہ کی پشت سانس روکے دیکھتا وہ مدھم سرگوشیانہ آواز میں پہلی بار بولا..
گہری سانسیں لیتے ہوئے اینارہ نے مضطرب آنکھوں پر سیاہ گھنیری پلکیں گرادیں.. دھڑکنوں کو استوار کرنے کے خاطر وہ سینے پر ہاتھ رکھتی انہیں قابو میں لانے کی کوشش کرنے لگی جس کے نتیجے میں اینارہ کی پشت آزاد کے فراخ سینے سے جا ٹکراتی..

" آپ اصل میں حقیقت ہیں یا میری آنکھوں کا دھوکہ ؟؟ "
آزاد نے دھیرے سے اُس کا بازو چھوڑ دیا.. آواز لمحہ بہ لمحہ ضرورت سے زیادہ بھاری ہونے لگی جس کے جواب میں اینارہ اب بھی خاموش تھی.. وہ اینارہ کو محسوس کرنے کے خاطر اُس کی پشت پر بکھرے بالوں کی خوشبو

سانسوں میں اتارنے کے لیے ان پر جھکا.. وہ خوشبو نہیں کوئی زور آور نشہ ہو
.. جیسے جو حواسوں پر غالب آگیا

آزاد نے بنا کچھ مزید کہا ایک ہاتھ سے اُسکے بال سمیٹ کر آگے کر دیئے، جو
دلکش منظر اب سامنے تھا اُسے دیکھ کر اسود آنکھوں میں خمار کی سرخی بڑھنے
لگی.. اینارہ کی بے داغ مرمریں کمر بنا کسی حجاب کے اُسکے مقابل تھی.. آزاد
.. نے جھک کر اُسکی گردن کی پشت پر اپنے دہکتے لب رکھ دئے

"....آزاد "

حرارت بخش لمس اُسکی داڑھی سے ہوتی چبھن، اینارہ کے لبوں سے بے
.. ساختہ سسکاری نکلی.. آزاد بوجھل آنکھیں وا کرتا اُس کی گردن پر جھکا

"..سکونِ قلب "

وہ بہکی بھیگی آواز میں اُسے پکارنے لگا..

" جانتی ہیں کیوں آپ کو سکونِ قلب کہتا ہوں میں ؟؟ "

ایناره کی گردن کی دھڑکتی شہ رگ کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے وہ سوال کرنے لگا..

"کیوں ؟؟ "

ایناره نے پوچھا..

" کیونکہ آپ سامنے ہوں یا دور آپ کا خیال بھی مجھے سکون دیتا ہے.. ہر چیز، ہر شخص سے زیادہ آپ سے محبت کرنے لگا ہوں میں ایناره.. "

اس کے ماتھے کے کنارے سے ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے آزاد ایناره کے پیٹ کے گرد بازو باندھتا اُس کی پشت خود سے جبکہ سر سینے پر ٹکا کر بے خود لہجے میں بولا..

پورے دن کے تھکے ہارے شخص کی تھکن آپ کو صرف ایک نظر دیکھ کر "
اتر گئی.. اس احساس کی آسودگی سوچ بھی سکتی ہیں کہ کس حد تک ہو
" گی...؟؟

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے سنگ کسی خوابوں کی دنیا کی سیر پر نکل گئے
.. ہوں جیسے.. آزاد نہ جانے کیا سوچ کر اُس سے کچھ دور ہوا

" آپ.. آپ کیا کر رہے ہیں ہیں..؟ "

اُس کی بھاری انگلیوں کا لمس اپنی کمر پر رینگتا محسوس کرتی وہ کپکپاتے آواز میں
.. چوکنا ہو کر بولی

"...انہیں بند کر رہا ہوں کھلی ہوئی ہیں "

تین دوڑیوں کے جوڑے میں سے ایک کو آپس میں باندھتا وہ مصروف انداز
میں بولا.. کچھ دیر پہلے انہیں کھلا دیکھا تھا، دل میں تمنا ہوئی کہ انہیں باندھنے

کے بعد واپس اپنے ہاتھوں سے کھولے..اگر وہ اجازت دے تو..اینارہ نے ڈرتے ڈرتے بھوری چشمان پر سجی پلکیں اُٹھائیں اور آئینے میں اپنے عقب میں نظر آتے عکس کو دیکھا..

"بس ایک رہ گئی ہے.."
وہ پوری توجہ صرف کرتے ہوئے اُسکی کمر پر جھکا ہوا تھا اینارہ کے لبوں کو شرمیلی مسکراہٹ نے چھولیا..آزاد کے بال آگے کو بکھرے جبکہ گھنے بالوں کے پیچھے سفید پیشانی پہ متفکر لکیروں کا جال تھا..اینارہ کو اُس پر ترس آیا..

"شاید پہلی بار کچھ ایسا کر رہے ہیں.."
اُس نے مسکرا کر سوچا لیکن یہ مسکراہٹ بے حد وقتی تھی..

" تو کیا کبھی انھوں نے الیہ کے ساتھ ایسا نہیں کیا.. وہ تو ایسے کپڑے عموماً
پہنتی ہوں گی.. "

غیر دانستگی میں ہی صحیح لیکن الیہ کے خیال نے حسد میں مبتلا کر دیا تھا اُسے..

" ہو گیا.. "

انہیں باندھ کر فخر سے دیکھتے ہوئے وہ متبسم انداز میں گویا ہوا لیکن جواباً
خاموشی اس کی منتظر تھی، آزاد نے چونک کر اینارہ کا چمکتا عکس آئینے میں
دیکھا.. وہ اُسی پر نگاہیں مرکوز کئے کھڑی تھی.. نظریں ملنے پر بھی اُس نے
آنکھیں نہ جھکائیں..

" آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں..؟؟ "

وہ آزاد کی جانب مڑ کر استفہامیہ تھی.. آزاد نے خمار آلود نگاہوں سے سرخ
رنگ سے سجے اُس کے نازک ہونٹوں کو دیکھا خود پر قابو رکھنا مشکل تھا..

اُس نے دل ہی دل میں شکر کیا کہ اس طرح کی آرائش کر کے وہ گھر سے باہر نہیں نکلتی ورنہ تو ہر راہ چلتا آدمی قتل ہوتا جبکہ آزاد جیسا شریف النفس ان سب کا قاتل بن جاتا..

"بے حد، بے پناہ.. "

وہ بمشکل بول سکا، آواز حد سے زیادہ بھاری تھی..

"اتنی کے پہلے کبھی کسی سے نہیں کی ہو گی؟؟ "

ناجانے کس حقیقت کی یقین دہانی چاہ رہی تھی وہ..

"پہلے کبھی کسی سے کی ہی نہیں.. "

اُسکے نچلے ہونٹ پر انگشت شہادت پھیرنے چکے درمیان وہ پختہ لہجے میں بولا.. اس نے دیکھا اینارہ کی سفید گردن میں ایک گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی ہے.. جذبات اور احساسات پہلے ہی منتشر تھے اس سب میں یہ سب کیسے سمجھ پاتا وہ..

" .... کہیں آپ "

وہ اپنا سوال مکمل کرتا اس سے پہلے ہی ایناره نے اُس سے اُسکی قوتِ گفتار چھین لی ..

UL KHAN WRITES

" کیا آرڈر کروں میں آپ کے لئے ؟؟ "

مینیو پر سرسری سی نگاہ ڈالتے ہوئے سوال کیا گیا، مائسہ تو زبان پر قفل لگائے بیٹھی تھی سیہان کی آواز سن کر بھی خاموش ہی رہی ..

" مائسہ ؟؟ "

سیہان نے اُسے ایک بار پھر مخاطب کیا، سفر کے دوران وہ خاموش رہی تھی تو تب سیہان نے بھی گفتگو میں پہل نہ کی لیکن ابھی بھی اگر پہل نہ کرتا تو یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہ ہو پاتا اُسے.. مائسہ کو خود کو جاننے پر اکسانے، اُس سے بات کرنے میں دلچسپی دلانا ضروری تھا اُس کے لیے..

"..جو آپ کو پسند آتا ہے وہ ہی میرے لیے بھی منگوالیں "

دھیمی آواز میں جواب آیا جس پر سیہان نے سر کو خفیف سی خم دے کر ویٹر کو بلالیا اور ان دونوں کے لئے آرڈر پلیس کیا.

"یہ میرا فیورٹ ریسٹورنٹ ہے اکثر آفس کے بعد ڈنر کرنے یہاں آجاتا ہوں جب گھر جا کر کچھ بنانے کا موڈ نہیں ہو تو.. "

وہ سیہان کو بغور سن رہی تھی، مائسہ نے یہ محسوس کیا کہ اُسکی آواز غیر معمولی حد تک پر کشش ہے بالکل اُسکی شخصیت کی عکاسی کرتی ہوئی.. سیہان کی پسند

بھی اُسے پسند آئی.. ماڈرن آرکیٹیکچر پر مبنی یہ اطالین ریسٹورنٹ دیکھنے کے اعتبار سے واقعی خوبصورت اور پر سکون تھا..

" آپ کھانا خود بناتے ہیں؟؟ "

مائسہ خود کو سوال کرنے سے نہ روک سکی..

" ہاں کافی عرصے سے اکیلا رہ رہا ہوں تو اب اچھا کھانا پکانا آگیا ہے مجھے.. تم بتاؤں پڑھائی ٹھیک جا رہی ہے؟؟ پڑھنے کے علاوہ اور کیا کرتی ہو تم..؟ اور میں تمہیں تم کہہ کر ہی مخاطب کروں گا اتنی چھوٹی سی ہو تمہارے لئے آپ کا لفظ استعمال کرنا معیوب لگ رہا ہے مجھے.. "

سیہان نے مسکرا کر سوال کیا، مائسہ کو اُسکے دیکھنے اور بات کرنے کے انداز سے لگا کہ وہ واقعی اُس میں دلچسپی لے رہا ہے.. یا تو دل صرف خوش فہم ہوا تھا یا پھر یہ محض اُسکا وہم تھا..

" آج سے تو دوبارہ یونیورسٹی جانا شروع کیا ہے، کام بڑھ گیا ہے لیکن
کوشش کروں گی نقصان نہ ہو زیادہ.. "

اُس نے سیہان کے پہلے سوال کا جواب دیا اور دوسرے کو مکمل نظر انداز کر دیا.. وہ کم عمر تھی بے وقوف نہیں جو بنا وجہ جانے سیہان کے ساتھ مراسم بڑھاتی جبکہ اس حقیقت سے بھی وہ بخوبی واقف تھی کہ سیہان اور اصفہان کے مابین تعلقات اچھے نہیں..

" ٹھیک ہے، پڑھائی میں کبھی بھی کوئی مدد چاہیے ہو تم بے فکر ہو کر مجھے
کال کر سکتی ہو.. "

نرمی سے کہتا وہ ویٹر کے ہاتھ سے پلیٹس لے کر مائسہ کے سامنے سیٹ کرنے لگا..

" مجھے یہاں کا Fettuccine اور Tarragon Steak بہت پسند ہیں.. اپنے لئے ہمیشہ یہی آرڈر کرتا ہوں.. تمہیں نہیں Pasta پسند تو تمہارے لیے کچھ اور منگوا لیں..؟ "

نیپکن کھول کر مائسہ کے سامنے رکھی اُسکی کٹلری صاف کرنے کے درمیان اُس نے سوال کیا.. ایسا پہلے کبھی کسی نے اُس کے لئے نہیں کیا تھا، سیہان کی کی ہوئی عام سی حرکت بھی اُسکی دھڑکنوں میں وبال پیدا کرنے لگی.. دیکھا جائے تو یہ بہت عام تھا کہ جس کے ساتھ آپ کھانے پر آئے ہیں اُس نے آپ کے استعمال کرنے والا چمچ، کانٹا اور چھری خود صاف کر کے دی ہو لیکن اگر سوچا جاتا تو یہ اتنی سی چیز بھی بہت خاص تھی.. یہ خیال تھا کہ کوئی آپ کی اتنی سی ضرورت کی بھی فکر کرتا ہے..

" ..نہیں... ٹھیک ہے، مجھے پسند ہے یہ.. بہت شکریہ "

سیہان کی طرف سے صاف کیا ہوا کانٹا اور چھری اُٹھا کر وہ اسٹیک کے

.. چھوٹے ٹکڑے کاٹنے لگی

کوئی بات نہیں.. اچھے سے کھانا اور کچھ چاہیے ہو تو بلا جھجک کہہ دینا مجھ "

".. سے

آہستگی سے کہتا وہ اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہو گیا.. اسٹیک کا پہلا لقمہ منہ میں ڈالتے ہوئے مائسہ کو ماننا پڑا کہ کھانا واقعی بہت ذائقے دار ہے اور یہ بھی کہ اُسے بھوک بھی بہت شدید لگ رہی تھی.. وہ سر جھکاتی مزے سے اپنی پلیٹ

.. صاف کرنے لگی

".. شکر تمہیں پسند تو آیا "

مائسہ کی پلیٹ تقریباً خالی ہوتی دیکھ سیہان نے مسکرا کر کہا جس پر مائسہ نے بنا کچھ کہے سر کو محض سرسری سی جنبش دی.. دونوں کے درمیان خاموشی کا

سلسلہ جاری رہا اُس وقت تک کہ ویٹر خالی پلیٹس اُٹھا کر ان دونوں کے سامنے کوک اور چاکلیٹ لاوا کیک نہ رکھ کر چلا گیا..

"...آپ سے ایک بات پوچھوں "

مائسہ نے کوک کے سپ لیتے سیہان کو خوفزدہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا، انداز میں بھی باآسانی ڈر محسوس کیا جا سکتا تھا.. دوسری طرف سیہان جو اس سوچ میں غرق تھا کہ اب آگے کس طرح سے گفتگو جاری رکھے اُس کے ساتھ مائسہ کے سوال کرنے پر اُس کے چہرے پر نظریں ٹکاتے ہوئے نرمی سے مسکرا دیا..

" ..ایک تو پوچھ لی اب دوسری پوچھو "

متبسم لہجے میں کہا گیا، مائسہ اپنی کم عقلی پر اندر ہی اندر جھنجھلا اُٹھی، ایک تو اتنی مشکل سے خود کو آمادہ کر سکی تھی سیہان سے سوال کرنے پر لیکن اب الٹی سیدھی ہانک کر شرمندہ ہونا پڑا اُس کے سامنے..

" آرے پوچھو بھی، اچانک سے کہاں گم ہو جاتی ہو تم لٹل گرل.. "
اُسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے سیہان نے قدرے اونچی آواز میں کہا جس پر چونک کر سیدھی ہوتی مائسہ گھبرا گئی..
" آپ نے مجھے کیا کہا؟ "
سیہان کی جانب آنکھیں سکیڑ کر دیکھتی وہ تیکھے لہجے میں استفہامیہ تھی..
کچھ سنا ہو نہ ہو مگر جملے کے آخر میں دیا گیا لقب سن لیا تھا اُس نے..

" اچانک کہاں گم ہو جاتی ہو؟؟ "

نا سمجھی سے جواب آیا، وہ مائسہ کی بادام کی شکل کی سیاہ خوبصورت آنکھوں کے بدلتے دنگ سمجھ نہ پایا...

" ..اُس کے بعد کیا کہا تھا؟؟ وہ بتائیں "

مائسہ نے آگے ہو کر بھنویں اچکائیں، سیہان کو اب بھی سمجھ نہ آیا کہ وہ پوچھنا کیا چاہ رہی ہے..

" تم سننا کیا چاہ رہی ہو مجھ سے ؟؟اور چھوٹی سی ناک پر غصہ کیوں سوار ہے تمہاری لٹل گرل؟ "

ٹھوڑی کے نیچے ہتھیلی ٹکاتا وہ بغور مائسہ کے گلابی پڑتے چہرے کا مطالعہ کرنے لگا.. آنکھوں کے بدلتے تیور، پل میں خوف، کچھ دیر بعد جھنجھلاہٹ اور اب غصہ... انہیں ملاحظہ کرنے میں اُسے لطف آرہا تھا..

" ..آئندہ مجھے اس الفاظ سے نہیں پُکارئے گا "

مائسہ نے ٹیبل پر رکھے اپنے ہاتھ کھینچ کر گود میں رکھ لئے تاکہ وہ مقابل سے اپنی بھینچی مٹھیاں چھپا سکے.. بھرپور کوشش کی گئی تھی کہ لب ولہجہ پر سکون ہو مگر پھر بھی آواز میں تلملاہٹ در آئی جو سیہان کے سامنے پوشیدہ نہ رہ سکی..

" لٹل گرل؟؟اس میں کیا خرابی ہے؟؟ "

سیہان نے ہنس کر پوچھا.. اتنی سی تو تھی وہ جس پر لٹل گرل بچ بھی خوب رہا تھا..

" خرابی ہے.. مجھے نہیں پسند آپ میرا نام لے کر مجھے پُکار لیں.. "

مائسہ نے قطعی لہجے میں بات کو ختم کر دیا..

" ٹھیک ہے نہیں کہوں گا تمہیں لٹل گرل... "

گہری نظروں سے اُس کے اترتے چڑھتے تاثرات کا جائزہ لیتا وہ جملے کے آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا.. دونوں کے درمیان ایک بار پھر دبیز خاموشی کا راج تھا..

" کچھ عرصے پہلے تک آپ میری طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے.. اچانک آپ کو ایسا کیا ہوا کہ آپ نے میری جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا؟؟ " سیہان کی خود پر مرکوز شہد رنگ بولتی آنکھوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اُس نے دھیمی آواز میں پوچھا.. جس کے جواب میں سیہان نے گہری سانس فضا کے سپرد کرتے ہوئے دونوں کہنیاں ٹیبل کی مضبوط سطح پر ٹکائیں اور آگے کو جھکا..

" تمہیں کیا لگتا ہے مجھ جیسا شخص بنا کسی مقصد کے کوئی کام کر سکتا ہے؟؟ "

آواز میں آسودگی، جبکہ لہجے میں پُراسراری واضح طور پر محسوس کی جاسکتی تھی.. مائسہ نے خشک حلق تر کرتے ہوئے پلکیں اُٹھائیں ..

" تو کیا مقصد ہے اس سب کے پیچھے ؟؟ "

سوال کیا گیا جس کا جواب سیہان کی زبان پر تھا ..

" تمہیں اپنی ماما سے ملوانا چاہتا ہوں میں .. "

مائسہ کو لگا اُس سے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے ..

" کیا؟؟ کیا کہا آپ نے ؟؟ "

سیہان اُس کے گھبرانے پر ہولے سے مسکرایا ..

" مجھے نہیں لگتا میں نے کوئی ایسی بات کہی جسے سمجھنا مشکل ہو .. "

وہ متانت سے گویا ہوا، مائسہ اب بھی خاموش رہی.. سمجھ کر بھی نا سمجھ بن رہی تھی اب وہ ..

".. میں تمہیں اپنی والدہ سے ملوانا چاہتا ہوں "

وہ خود کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولا.. مائسہ کے دل نے ایک بار پھر بیٹ مس کی.. یہ شخص پورا ارادہ کر کے آیا تھا کہ آج ہر حال میں اُس کا اعتبار حاصل کر لے گا ..

" لیکن کیوں ؟؟ "

مائسہ نے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیرنے کے درمیان استفسار کیا.. صرف ہونٹ ہی نہیں حلق تک کا یہی حال تھا ..

ایک غیر شادی شدہ لڑکا اپنی ماں کو کسی کنواری لڑکی سے ملوائے اس کا کیا " مطلب ہوتا ہے لٹل گرل ؟؟ "

مائسہ کی آنکھوں میں جھانکتا وہ بھاری سرگوشی نما لہجے میں گویا ہوا.. اُسکے لفظوں نے سنسنی کی برق رفتار لہر مائسہ کے وجود میں دوڑا دی ..

"تم اچھی لگتی ہو مجھے اور جو اچھا لگتا ہے اُس کے ساتھ وقت ضائع کرنے کے بجائے اُس سے شادی کر لینی چاہیے.. "

سیہان سنجیدگی سے گویا ہوا جبکہ اب گھبرانے کے ساتھ ساتھ بوکھلانے، شرمانے اور اچنبھے میں مبتلا ہونے کی باری تھی مائسہ کی..

"میں ایسا شخص نہیں ہوں جو تمہارے ساتھ دوستی کر کے وقت برباد کروں اپنا بھی اور تمہارا بھی.. اُس دن یونیورسٹی میں تمہیں دیکھ کر فیصلہ کر لیا تھا تمہارا اعتبار حاصل کروں گا دوست بن کر تا کہ تم سے اپنے دل کی بات کہہ سکوں اور میرے دل کی بات یہ ہے کہ..."

سیہان بولتے بولتے اچانک رک گیا.. کاش اتنی ہمت کا مظاہرہ کسی اور کے سامنے کر لیتا.. لیکن زندگی میں کچھ کاش تا عمر کاش ہی بن کر رہ جاتے ہیں..

"کہ ؟؟؟"

مائسہ کو لگا وہ جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہی ہے، جس شخص سے وہ پہلی نظر میں محبت کر بیٹھی تھی وہ بھی اُسے چاہتا ہے یہ خواب نہیں تو اور کیا ہو گا.. دل اور دماغ دونوں ہی اس حقیقت کو ماننے سے انکاری تھا

" کہ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی مائسہ ابراہیم ؟؟ "
سیہان نے سنجیدگی بلکہ یوں کہیں تو زیادہ بہتر ہو گا کہ کافی حد تک سپاٹ لہجے میں استفسار کیا، اگر مائسہ ہوش میں ہوتی تو کبھی نہ خوش ہوتی اس سوال پر .. کیونکہ لفظوں کا ساتھ نہ آنکھیں دے پا رہیں تھیں اور نہ ہی لہجہ

" ...میں تمہیں خوش رکھوں گا "
وہ مائسہ کی ساکن آنکھیں، کانپتے گلابی ہونٹ دلچسپی سے دیکھتے ہوئے مزید بولا.. مائسہ ان شہد رنگ آنکھوں میں اترتی سرخی کو کسی اور ہی جذبے کا نام

دیتی نظریں جھکا گئی.. جانتی نہیں تھی کہ تمام دلچسپی کسی خاص مقصد کے حصول کی پاداش میں ہے ..

" میں جانتا ہوں شاید یہ سب تمہارے لیے کافی جلدی ہے لیکن میں مزید دیری کرنے کا قائل نہیں.. ماضی میں ویسے بھی کافی دیر کر چکا ہوں نہیں چاہتا کہ اُس غلطی کو ایک بار پھر دہراؤں.. میں نے تم سے اپنے دل کی بات کہہ دی ہے اب مجھے تمہارے جواب کا انتظار رہے گا .. "

سیہان کا دلفریب لہجہ، اُسکی دلکش بھاری آواز دونوں کے درمیان حائل فاصلہ ہونے کے باوجود اُسکے پرفیوم کی مہکتی اعصاب شکن خوشبو اور نظروں سے قائم کیا گیا پیدار حصار مائسہ کا پور پور اپنے سحر میں جکڑنے لگا.. زبان گنگ تھی کوئی بھی جواب نہ دینے کے قابل ..

" میری ماما آئیں گی آج کویت سے.. وہ صرف تم سے ہی ملنے آرہیں ہیں
یہاں، مجھے امید ہے تم انہیں ناامید نہیں جانے دو گی.. "

ٹیبل پر رکھے سرد پڑتے اُس کے ہاتھ اپنے مضبوط پُر حدت ہاتھوں میں لیتا وہ نرمی سے بولا.. مائسہ کی حالت دیکھ کر ہی لہجے میں نرمی بے اختیار در آئی تھی ورنہ تو دل پتھر کا ہو چکا تھا ہر قسم کے جذبات واحساسات سے عاری..

" لیکن می... میں کیا کہوں گی.. ان سے.. اگر میں انہیں پسند نہ.. آئی
تو...؟؟ "

سیہان اُس کی باتیں سن کر مبہم سا مسکرایا، یعنی یہ تو طے ہے کہ وہ اُسکی باتوں پر یقین کر بیٹھی ہے بے وقوف لڑکی.. اُس نے سر جھٹک کر سوچا..

ان کے بیٹے کو پسند آ گئی ہو ناں انہیں بھی آ جاؤ گی.. میری ماما بالکل بھی "
تنگ نظر نہیں اس معاملے میں انہیں بس جلد از جلد اپنے پوتے پوتیوں کو
".. کھلانا ہے

اسکی گلابی ہتھیلی پر اپنا انگوٹھا دھیرے دھیرے سہلاتے ہوئے وہ معنی خیزی سے گویا ہوا.. بس یہ ہی ادراک کا لمحہ تھا مائسہ نے تیزی سے اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے کھینچ لیا ..

" ... شرماتے ہوئے کیوٹ لگتی ہو تم "

ٹھوڑی بازو پہ ٹکا کر وہ بغور اُس کی سفید رنگت میں گھلتی سرخی ملاحظہ کرنے لگا.. یہاں بیٹھنے کے دوران یہ پہلی بات ہو گی جو دل سے کہی تھی سیہان نے ..

"..مجھے گھر جانا ہے "

..وہ کرسی پیچھے دھکیل کر فوراً اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی

"..چلو میں چھوڑ دیتا ہوں "

ٹراؤزر کی جیب سے وائلٹ نکال کر پیسے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا..

"..نہ..نہیں میں خود چلی جاؤں گی "

مائسہ سیہان کو نظر انداز کر کے تیزی سے آگے بڑھی..در حقیقت تو شرم کے مارے وہ اُسکا سامنا نہیں کر پا رہی تھی اوپر سے بے یقینی اور مسرت اس قدر شدید تھی کہ بس جلد از جلد تنہائی چاہتی تھی وہ تا کہ جی بھر کر خوش ہو سکے...وہ بنا رکے ریسٹورنٹ سے باہر نکل آئی..

" نہیں ایسے کیسے خود سے چلی جاوں گی..خاموشی سے میرے ساتھ چلو.."

سیہان اُس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے روبدار انداز میں بولا، مائسہ اچانک اُسکی سمت پلٹی وہ عین اُس کی پشت پر تھا اگر فوراً دو قدم پیچھے نہ ہوتی تو زور سے سیہان کے فولادی سینے سے ٹکرا جاتی ..

" Do not scrutinize my forbearance little girl.. "

(میرے صبر کو مت آزماؤ..)

اس سے قبل وہ کچھ کہتی سیہان گردن جھکا کر اُسکی آنکھوں میں جھانکتا دبیز سرگوشی سے مائسہ کا تناسب بگاڑ گیا ..

"چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو ورنہ زبردستی بھی کر سکتا ہوں میں.. "

سرد بہت کچھ باور کرواتا ہوا لہجہ، مائسہ کی آتی جاتی سانسوں کی رفتار میں کمی آ گئی ..

" کی.. کیا کرے گے آپ؟؟ "

اُس کے نڈر پن کو داد دینے کا دل چاہا مقابل کا، سر تا پاؤں وہ لڑکی خوف کی شدت سے کانپ رہی تھی مگر پھر بھی سوال کرنے سے باز نہ آئی..

" کچھ ایسا جو مجھے فی الحال کرنے کا حق نہیں.. "

آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنا چہرہ مائسہ کے کان کی سمت کرتا وہ مبہم متبسم آواز میں بولا جس کے نتیجے میں مائسہ نے سختی سے آنکھیں میچ لیں گویا کوئی بمب پھٹنے والا ہو.. مختصراََ ہی صحیح مگر ایک نامانوس سی کشش محسوس کی تھی اس سب میں سیہان نے..

" بولو چل رہی ہو ناں میرے ساتھ یا کروں زبردستی؟؟ "

سوال دہرایا گیا.. وہ ہنوز اپنی سابقہ پوزیشن میں کھڑا تھا..

" ج...جی... "

...لرزش زدہ جواب موصول ہوا

" That's like a good girl.. Come on.."

سیدھا ہوتے ہوئے اُسکا ہاتھ تھام کر وہ اپنی گاڑی کی سمت بڑھ گیا.. مائسہ نے سیہان کی آخری دھمکی کے بعد نہ اُس سے مزید کوئی بات کی اور نہ ہی کسی بات پر احتجاج کیا.. ریسٹورنٹ سے گھر تک کا سفر پر سکون گزرا..

" میں کل پانچ بجے تمہیں پک کرنے آؤں گا.. ویسے تو تم پیاری ہی ہو بولنے کی ضرورت نہیں لیکن اچھی سی تیار ہونا تاکہ پہلی ہی نظر میں انہیں پسند آجاؤ.."

گاڑی مائسہ یعنی اپنے دشمن کے گھر کے سامنے روکتے ہوئے سیہان نے اُس کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا جو دروازے سے چپکی بس رہائی ملنے کے انتظار میں تھی..

سیہان نے سر جھٹک کر دروازے ان لاک کر دئے جس پر مائسہ کوئی بھی جواب دئے بغیر اپنا بیگ تھام کر تیزی سے گاڑی سے باہر نکلی..

"...لٹل گرل "

ابھی وہ گھر کے گیٹ تک پہنچتی کہ سیہان کی بھاری آواز نے اُس کا تعاقب کیا ناچار اُسے رک کر پلٹنا پڑا.. حالانکہ رکنا چاہے نہیں تھا کیونکہ اُس نے سیہان کو منع کیا تھا کہ اس نام سے نہیں پکارے اُسے، لیکن پھر بھی وہ رکی کیونکہ دل جو بے قابو تھا..

"...اپنا خیال رکھنا "

وایٹ ہوڈی میں دراز قد نمایا تھا، گاڑی کا دروازہ کھولے ایک کہنی اس پر ٹکائے جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنی گردن کی پشت سہلاتا وہ عام سے لہجے میں بولا ..

" مجھے تمہاری ضرورت ہے .. "
مائسہ کو اندازہ ہوا وہ چاہے جتنا خود کو روک لے اس شخص کی محبت میں قید ہوئے بہت عرصہ بیت چکا ہے اور اب اطلاق ناممکن ہے ..
" آپ بھی اپنا خیال رکھیۓ گا .. "
شیریں شرمیلی آواز میں کہتی وہ تیزی سے پلٹی اور کچھ لمحوں بعد ہی ویلا کا گیٹ کھلتے ہی اندر غائب ہو گئی ..

سیہان ہولے سے مسکرایا .. اُس نے ٹھیک کہا تھا اُسے واقعی مائسہ کی ضرورت تھی اپنے انتقام کے لیے لیکن یہ صرف ان کی تقدیر لکھنے والا جانتا

تھا کہ انتقام سے زیادہ زندگی کے کسی اور مراحل میں شیخ سیہان کامل کو مائسہ ابراہیم کی ضرورت ہے..

UL KHAN WRITES

"مجھے نہیں دیکھنی کوئی مووی تمہارے ساتھ، بھوک لگ رہی ہے مجھے.."

آئیلین نے غصے سے تلملا کر کہتے ہوئے اُسکا ہاتھ دور جھٹکا جو کہہ کر تو یہ بیٹھا تھا کہ ساتھ مووی دیکھیں گے مگر اب بالکل چھوٹے بچوں کی طرح اُسے مسلسل تنگ کر رہا تھا.. کبھی اُس کے گال چومنے لگ جاتا، کبھی زلفوں سے کھیلتا تو کبھی گردن پر انگلیوں سے آڑھی ترچھی لکیریں کھینچنے لگ جاتا.. اس

سب سے بالآخر تنگ آ کر آئیلین نے ٹی وی آف کیا اور منہ بسور کر سینے پر بازو لپٹتے ہوئے اصفہان کی پہنچ سے بالکل دور ہو گئی ..

" ملازم تو آئیں گے نہیں یہاں تمہاری موجودگی میں تو کیا میں تمہیں خود کچھ بنا کر کھلاؤں ہنی ؟؟ "

خمار زدہ نگاہوں سے اُسکے جھنجھلاہٹ بھرے نقوش تکتا وہ بھاری مدہوش لہجے میں بولا ..

" ہاں .. "

ایک لفظی جواب آیا، جس پر اصفہان نے ہاتھ بڑھا کر اُسکا بازو تھامنا چاہا تاکہ اُسے اپنے نزدیک کھینچ سکے مگر آئیلین آنکھوں کے اشارے سے اُسے باور کرتی دور رہنے پر تنبیہ کرنے لگی ...

پہلے کوئی موٹیویشن تو دو مجھے تاکہ میں یوٹیوب سے دیکھ کر کچھ بنا سکوں "
".. تمہارے لیے.. مجھے کوکنگ نہیں آتی

سنجیدگی سے کہتا وہ جملے کے آخر میں مبہم سا مسکرایا، اس دلفریب مگر شاطر
.. مسکراہٹ کے پیچھے پوشیدہ مقصد سے آئیلین بخوبی واقف تھی

چپ چاپ یوٹیوب کھولو اور کچھ بنا کر کھلاؤں مجھے.. اگر مجھے پسند آیا تو "
".. تمہیں انعام ملے گا ورنہ تو سوچنا بھی مت اُس بارے میں

انگشت شہادت اُٹھا کر آنکھوں میں مصنوعی اشتعال پیدا کرتی وہ دانت پیس
.. کر بولی جس پر اصفہان شرٹ سیدھی کرتا کاوچ سے اٹھ کھڑا ہوا

" .. ٹھیک ہے لیکن میری بھی ایک شرط ہے "

.. آئیلین کی سمت دھیرے دھیرے بڑھتا وہ بھاری متبسم لہجے میں بولا

" کیسی شرط ؟؟ "

.. جھنجھلا کر استفسار کیا گیا

"..تم بھی میری مدد کرو گی "

کاوچ کی پشت پر آئیلین کے دونوں اطراف ہاتھ ٹکاتے ہوئے وہ اُس کے چہرے پر جھک کر آنکھوں میں دیکھتا گھری گھمبیر آواز میں بولا.. شرط سے زیادہ فرمائش لگی وہ آئیلین کو..

"..ٹھیک ہے لیکن تمیز کے دائرے میں رہنا ہو گا تمہیں "

..آئیلین کی بات سن کر وہ ہولے سے مسکرایا

"..تم تمیز میں رہنے ہی کہاں دیتی ہو مؤن امور "

جھک کر پوری شدت سے آئیلین کی ٹھوڑی چومتا وہ واپس سیدھا ہوا اور اوپن کچن کی جانب بڑھ گیا.. یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ آئیلین سٹپٹا کر رہ گئ..

" بیف اسٹیک بنا لیتے ہیں، تمہیں کھانا پکانا آتا ہے ؟؟ "

کاونٹر سے پہلے رک کر وہ واپس آئیلین کی سمت پلٹا جو اپنے چہرے کی سرخی زائل کرنے کے خاطر دونوں ہاتھوں سے خود کو ہوا جھل رہی تھی.. اصفہان کی حرکتوں، اُسکی باتوں کا اثر واضح دکھائی دیا آئیلین کے چہرے پر رد عمل کی صورت ..

" آہ ہاں تھوڑی بہت .. "

اصفہان متبسم ہوا، کیونکہ وہ جانتا تھا ماسوائے بیکنگ کرنے کے اُسے کوئی اور چیز پکانی نہیں آتی ..

اچھا.. انٹریسٹنگ.. پھر ایسا کرو اسٹیک تم بناؤ اور میٹھے میں کچھ میں بنا لیتا " ہوں..؟؟ "

آئیلین جو اپنی دودھیا پنڈلیوں میں چمکتی اینکلیٹ دیکھ کر مسکرا رہی تھی اصفہان کی بات پر چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی ..

"جی نہیں اسٹیک آپ بنائے گے اور میٹھے میں میں کوکیز بیک کرلوں گی..
"

فریج کی طرف بڑھتے اصفہان نے اُسکی تائید کرتے ہوئے سر کو خم دیا.. وہ صبح سے مطالعہ کرر ہا تھا کہ آئیلین کتنی محبت سے اُسکے دئے ہوئے تحفے کو دیکھتی رہی ہے، جب جب اُسکی نگاہ اپنے پاؤں پر جاتی وہ ان گنت لمحوں تک انہیں تکتی رہتی اور اُسے ایسا کرتے دیکھ اصفہان کا دل سرشاری سے بھر جاتا.. وہ ہر مرتبہ خود سے عہد کرتا کہ اس لڑکی کی زندگی ایسے اور اس سے کئی گناہ برتر تحائف سے بھر دے گا..

"ہم آج شام میں واپس نکلے گے ناں اصفہان.. "

ابھی بھی وہ گوشت نکال کر مائکرو ویو میں ڈی فروسٹ کرنے کے لیے ڈالنے کے بعد یہ ہی سب سوچ رہا تھا کہ اچانک آئیلین کی آواز نے اُسے حال میں واپس لا کھڑا کیا..

نہیں... ابھی کیا ہی کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ.. ہر گز نہیں ابھی " جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت.. "

غیر ارادی طور پر اُس کا لب ولہجہ سخت ہو گیا، آئیلین اصفہان کا بدلتا انداز ملاحظہ کر کے حیرت سے ہنس دی..

"..اس سے زیادہ اور کیا کرو گے اب تم اصفہان "

..کاونٹر کے اطراف پڑی چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے اُس نے ہنس کر کہا

ڈریسنگ روم میں جو ورڈروب ہے اُس میں جتنے بھی کپڑے لٹکے ہوئے " نظر آئے تھے تمہیں.. وہ سب تم پہن کر دکھاؤں گی مجھے جس کے بعد میں تمہیں سراہاؤں گا.. "

آئیلین کی سبز سنہری آنکھوں میں دیکھتا وہ ذو معنی لہجے میں بولا جسے سن کر سرخ پڑتی وہ نظریں چرا گئی کیونکہ دیکھ چکی تھی کس قسم کے کپڑے لٹکے ہیں وارڈروب میں..

" کیا ہوا بھوک نہیں لگ رہی تمہیں کیا اب؟؟ "

اُس کے تاثرات بھانپ کر شرارت سے پوچھا گیا..

" لگ رہی ہے چپ چاپ اپنا کام کرو.. "

آئیلین نے اُسے جھاڑ پلائی اور اصفہان کو نظر انداز کرنے کے خاطر یوٹیوب پر اسٹیک پکانے کی ترکیب نکالنے لگی..

" بس یہ ہی ٹھیک ہے یہاں دو.. "

ایپرن پہننے کے بعد آئیلین کے ہاتھ سے موبائل چھین کر ان سب میں آنے والی سب سے پہلی ویڈیو پر کلک کرتے ہوئے اصفہان نے موبائل اپنے سامنے رکھا اور جھک کر نیچے دراز سے کٹنگ بورڈ اور چھری نکالنے لگا..

"...ارے احتیاط سے "

آئیلین نے اصفہان کی حرکت دیکھتے ہوئے گھبرا کر کہا.. سلور کی چمکیلی اور تیز دھار بڑی سی چھری نکال کر مہارت سے ایک ہاتھ میں گھمتا وہ بالکل فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ وہاں اکیلا نہیں..

اتنی بڑی چھری ہے اس سے تو پوری گائے ذبح ہو جائے گی، تم اس سے " اسٹیک کاٹو گے اور ویسے ایک بات تو بتاؤ کہ یہ اتنی بڑی چھری کر کیا رہی ہے ؟؟ "

اچنبھے میں مبتلا سوال کیا گیا.. سر کو اثبات میں جنبش دیتا وہ مائکروویو کی طرف سے آنے والی آواز کو سن کر بیف نکالنے کے لیے اُس سمت بڑھ گیا..

آئیلین نے دوبارہ پھر کچھ نہ کہا اور خاموشی سے اسٹیک مہارت سے کاٹتے

..اصفہان کا جائزہ لینے لگی

" پیچھلے جنم میں قصائی تھے کیا تم ؟؟ "

بقول اُس کے کہ اُسے کوکنگ نہیں آتی تھی مگر اس وقت وہ چھری ایسے چلا

..رہا تھا جیسے کوئی منجھا ہوا شیف ہو

"..ہاں لوگوں کے سینے چیر کر ان کے دل نکالا کرتا تھا "

ماتھے پر گرتے بال بازو سے پیچھے کرتے ہوئے اُس نے سپاٹ انداز میں

..جواب دیا

"...میں مذاق نہیں کر رہی اصفہان "

..آئیلین نے آنکھیں گھمائیں

"...میں بھی مذاق نہیں کر رہا آئیلین "

ہو بہو اُس ہی کے جیسے انداز میں جواب دی گیا، آئیلین نے سر جھٹک کر اس موضوع پر لعنت بھیج دی لیکن اُسکا دماغ کھٹکا ضرور تھا.. یقیناً اسے کوکنگ آتی ہے یہ بس جھوٹ بول رہا ہے.. آئیلین نے فیصلہ کن انداز میں سوچا..

" ایک بات بتاؤ جب لڑکیاں بڑی ہونے لگتی ہیں تو کیا ہمیں انکی پرواہ کرنی چھوڑ دینی چاہیے.. "

دو اسٹیک کاٹ کر انہیں میرینیٹ کرنے کے لیے رکھنے کے بعد ہاتھ دھو کر وہ اُس کے ساتھ کچن کاونٹر کے ساتھ لگے اسٹول پر آ بیٹھا.. آئیلین نے گردن موڑ کر استفہامیہ نظروں سے لمیپ کی سنہری روشنی میں چمکتے اُس کے وجیہہ چہرے کو دیکھا..

" پرواہ کرنی چاہیے مگر ایک حد تک.. کیونکہ ہر انسان پرسنل سپیس چاہتا ہے.. "

وہ سنجیدہ اور کچھ حد تک فکر مند بھی دکھائی دے رہا تھا، سو آئیلین نے

.. خلوصِ دل سے مشورہ دیا

" میری دونوں بہنیں بڑی ہو گئیں ہیں، اور مجھے لگتا ہے انہیں میری پرواہ

" .. کرنا، انکی دیکھ بھال کرنا اب پسند نہیں آتا

وہ سر جھکا کر آہستگی سے بولا.. پہلی بار اس طرح کسی سے دل کی بات کر رہا تھا

.. وہ

کل سے وہ مائسہ اور داریاء کے درمیان ہونے والی گفتگو کے متعلق بے شمار بار سوچ چکا تھا.. ان دونوں کو تو یہ نہ پتہ چلنے دیا کہ وہ انکی باتیں سن چکا ہے مگر انکی زبانوں سے نکلا ایک ایک لفظ اُسے حفظ ہو گیا تھا.. اپنے جذبات اور احساسات ظاہر کرنے کی عادت نہیں تھی اسے.. سالوں کی اس عادت نے اُسے انہیں پوشیدہ رکھنے میں ماہر کر دیا تھا ..

"..ایسا ہر گز نہیں ہو گا اصفہان.. تم ایک بہت اچھے بھائی ہو"

معاً آئیلین اپنا اسٹول چھوڑ کر بے ساختہ کھڑی ہوتی اصفہان کی سمت بڑھی اور

..اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا

"پھر بھی ان کا خیال ٹھیک طرح نہیں رکھ پا رہا ہوں میں، ایک مجھ سے

"..خوفزدہ ہے تو دوسری اکتانے لگی ہے شاید

..وہ دھیمی آواز میں بڑبڑایا

"ناممکن.. ایسا ہو ہی نہیں سکتا.. یقیناً تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے.. یہاں

"..دیکھو میری طرف

اُسکی باتیں رعد کرتے ہوئے آئیلین نے اصفہان کا چہرہ تھام کر اوپر اپنی

..آنکھوں کے سامنے کیا

"داریاء اور مائسہ کی عمر ہی ایسی ہے، لڑکیاں اس عمر میں عموماً ایسی ہو جاتی

ہیں، وہ نئی نئی یونیورسٹی جانا شروع ہوئیں ہیں ایسے میں کچھ تو چینجز آئیں گے

ناں ان کے رویوں میں اور ویسے بھی مائسہ تو جس حادثے سے گزری ہے اُسے سنبھلنے میں ہی اتنا وقت لگا.. تمہارے ساتھ رہ رہی ہے کچھ عرصے میں تمہاری فطرت سمجھ جائے گی وہ.. اور ڈرنا چھوڑ دے گی تم سے.. "

اُسکی لال ہوتی سرمئی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے آئیلین ملائمت سے مسکراتی اُسے سمجھانے لگی..

اصفہان کتنا اچھا بھائی ہے یہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی وہ، حقیقت تو یہ تھی کہ اصفہان کی جانب مائل بھی وہ اُسکی داریاء سے محبت، اُسکی پرواہ اور خیال دیکھ کر ہی ہوئی تھی.. بھائی نہیں سگی اولاد کی طرح چاہتا تھا وہ اُسے..

" تم ان دونوں کو تھوڑا سا کھلا آسمان دو، پرواہ کرو اور خیال بھی لیکن انہیں یہ احساس دلاؤ کہ انکی زندگیوں پر تمہارا نہیں انکا حق ہے، وہ اپنے لئے جو

فیصلہ لے گیں وہ تمہارے لیے بھی معتبر ہو گا نہ کہ تم ان پر اپنی زبردستی مسلّط کر دو گے.. "

اصفہان خاموش تھا، چپ چاپ اُسکی باتیں سمجھ رہا تھا.. زندگی کے ذاتی معاملے میں پہلی بار کسی سے مشورہ کیا تھا اور اس مشورے کا نتیجہ مثبت ہی ثابت ہوا..

" اتنے عرصے سے تم کہاں تھیں، اتنے دن بعد کیوں ملی ہو مجھے ؟؟ "

آئیلین کی کمر کے گرد بازو باندھ کر اُسے خود سے قریب کرتا وہ محبت پاش لہجے میں گویا ہوا جس کے نتیجے میں آئیلین مبہم سی مسکرا دی..

" یہ یا اس سے ملتا جلتا کچھ اور کل بھی کہا تھا تم نے مجھے اور اس کا جواب یہ ہے کہ، تم پہلے مجھے ڈھونڈ لیتے تو پہلے مل جاتی میں تمہیں.. "

اُس کے کندھوں پر کہنیاں ٹکا کر ہاتھ اُسکی گردن کے گرد باندھتے ہوئے آئیلین نے مسکرا کر جواب دیا..

" ...اب مل گئی ہو نا تو اب دور مت جانا "

گردن اُٹھا کر خمار آلود لہجہ جبکہ محبت پاش نظروں سے اُسے دیکھتا وہ آئیلین کے مسکراتے گلابی ہونٹ اپنی عنابی پُر حدت ہونٹوں کی قید میں لے گیا.. آئیلین اُس سے دور ہونے کے بجائے آنکھیں بند کرتی خود کو اصفہان کی من مانیوں کے سپرد کر گئی.. اُس کی نرم انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں رقص کرتے محسوس کر کے اصفہان کے عمل میں شدت آئی، آئیلین کی مہکتی سانسیں تو پہلے ہی دیوانہ کر رہیں تھیں اُسے.. وہ اُس کی کمر کے گرد اپنی گرفت آہنی کرتا قطرہ قطرہ اُسے خود میں انڈیلنے لگا ..

" ...اصفہان "

آئیلین بے اختیار اُس سے کچھ دور ہوئی، سانسیں استوار کرنے کے درمیان اُس نے اصفہان کا نام پکارا ..

"ہمم ..."

..ہونٹوں کو بخش کر اُسکی گردن پہ اپنی دیوانگی لٹاتا وہ مدہوش تھا

"..اصفہان سنو تو.. کوئی آیا ہے باہر.. مجھے آواز آئی ہے قدموں کی "

آئیلین کا اپنا حال اصفہان سے کم نہ تھا مگر اُسے ہوش دلانے کے خاطر ..اصفہان کے سینے پر بازو رکھتی وہ دونوں کے درمیان فاصلہ بنا گئی

"..کوئی آ ہی نہیں سکتا یہاں موّن امور "

بوجھل لہجے میں کہتا اور خمار کی سرخی سے آتش ہوتی آنکھیں اُس کے چہرے پہ گاڑھا گیا، آئیلین نے نظریں چرائیں.. وہ ان بولتے بدحواس جذبات کی ..تاب نہ لا سکی

"تم پھر بھی دیکھ... (دروازے پر بے ہنگم طرح دستک ہوئی) دیکھا.. میں "

"..نے کہا تھا ناں کوئی ہے "

آئیلین اصفہان کی گرفت میں لرز گئی، وہ اُسے خود سے لگاتا اسٹول سے اٹھ کھڑا ہوا..

"ریلکس ہنی، میں دیکھتا ہوں تم یہاں ہی رکو.. "

اُس کے چہرے پر بکھرے بال سمیت کر آئیلین کے ماتھے پر نرمی سے بوسہ دیتا وہ اُس سے دور ہوا تو اچانک آئیلین نے اصفہان کا ہاتھ تھام لیا.. وہ خوفزدہ تھی..

" ت... تم.. اکیلے مت جاؤ.. می.. میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ.. "

اصفہان اُس کے لہجے میں خوف محسوس کر کے دلکشی سے مسکرایا، سیاہ گھنی شیو کے پیچھے چھپا بھنور نمایاں ہوا، سرمئی آنکھوں میں ستارے چمک اٹھے.. وہ اُس کے لئے پریشان تھی.. یہ احساس ہی کافی تھا رگ و پے میں آسودگی کی لہر سرائیت کروانے کے لیے..

" I'm here and I won't leave you.. You don't have to come with me to protect me, your existence alone is bane for my entity.. Stay here and wait for me Mon amor.."

(میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہیں نہیں چھوڑوں گا.. میری حفاظت کرنے کے لیے تمہیں میرے ساتھ چلنے کی ضرورت نہیں.. تمہاری ہستی ہی مجھے زندہ رکھنے کے لیے کافی ہے.. یہاں ٹھہرو اور میرا انتظار کرنا..)

آئیلین کی وحشت زدہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ملائمت سے اُسے سمجھاتا وہ ایک بار پھر اُس کے ماتھے پر اپنے لب ثبت کر گیا لیکن اس بار عمل میں سرعت کے بجائے سہولت تھی، گویا اپنے وجود کا سکون اُس میں منتقل کر رہا

ہو..آئیلین پلکیں موندے اُس کے لمس کی جانب سے آشنا ہونے والی
..آسودگی پر پرسکون ہوتی پہلے سے کافی بہتر محسوس کررہی تھی اب

بچپن سے یہ ہی دیکھا اور ہوتا آیا تھا اُس کے ساتھ کہ جب کبھی بھی اُسے زندگی سے محبت ہونے لگتی، زندگی گزارنے کے بجائے جب جینا شروع کرتی تھی وہ تو کچھ ایسا ضرور ہو جاتا کہ جس سے تمام سکون، تمام خوشیاں غارت ہو کر رہ جاتی اُسکی..اصفہان کے ساتھ گزارے گذشتہ گھنٹے مختصر ترین خوشی و آسودگی کا دور تھا اُس کے لئے لیکن ان چند گھنٹوں میں جتنا اطمینان، جتنا تحفظ، اور جتنی تسکین اُس نے محسوس کی تھی وہ آج سے پہلے ..کبھی نہ کر سکی اور شاید یہ ہی چھین جانے کا اندیشہ تھا اُسے

UL KHAN WRITES

تیرے جذباتوں میں، مہکی سی سانسوں میں
یہ جو مہک صندلی سی ہے

دل کی پنہاؤں میں، بکھری سی آہوں میں
سونے کی خواہش جگی سی ہے

چہرے سے چہرہ چھپاو
سینے کی دھڑکن سناو

دیکھ لو خود کو تم
آنکھوں میں میری، آنکھوں میں میری

ایڑیوں کے بل کھڑی ہوتی، گردن اونچی کر کے وہ آزاد کے الفاظ اُس کے حلق ہی میں دبا گئی.. آزاد کے کُرتے کا کولر مٹھیوں میں دبوچے آنکھیں بند کئے وہ اُس کے گال پر اپنے لب رکھے اپنے دل کی سن بیٹھی تھی.. چند ساعتیں یونہی گزر گئیں.. ایناره کو جب ادراک ہوا کہ اپنے قد سے اونچا کام کر دیا ہے تو فوراً زمین پر پاؤں ٹکائے سر اُٹھا کر مقابل کو دیکھ جس کے سفید گال پر داڑھی سے کچھ اوپر اُس کا دیا ہوا سرخ نشان ایناره کی اپنی سانسیں منتشر کر گیا ..

" یہ کیا کیا ہے آپ نے ؟؟ "

وہ بھونچکا کھڑا حیرت سے پھیلی ایناره کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو لرزتا جسم اور کانپتے ہونٹوں کے ہمراہ فوراً پلٹی ..

" ...ایک منٹ.. ایسے نہیں جا سکتیں آپ "

آزاد نے بے ساختہ اُسکی کلائی تھام کر اُسے اپنی سمت کھینچا، پشت پر بندھی ڈوریاں ہوا میں لہرائیں جنہوں نے رومانوی ماحول میں عجب ارتعاش بکھیر دی.. ایناره گھوم کر اُس کے کشادہ سینے سے آ لگی.. آزاد کی بے ترتیب بلند و بانگ دھڑکنوں کو اپنی سماعتوں میں دھڑکتے بآسانی سن رہی تھی وہ.. آخر .. کیا سوچ کر اتنی دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا بھلا، وہ خود سوچ میں پڑ گئی

"... چہرہ اوپر کریں "

اُس کی آواز بھاری تھی، اور لہجہ تحکمانہ.. ایناره ہنوز گردن جھکائے کھڑی رہی ..

".. میں نے کہا چہرہ اوپر کریں اور میری طرف دیکھیں "

جب وہ دوسری بار کہنے پر بھی نہ مانی تو آزاد نے اُس کی ٹھوڑی تھام کر ایناره کا رخ اپنے مقابل کیا جسے دیکھ کر اُسکے دبیز ہونٹوں کو مبہم مسکراہٹ نے چھو لیا ..

چند مہتاب چہرے پر سجی آنکھیں سختی سے بند تھیں، جن کی ڈھال بنی گھنی لرزتی پلکیں دیکھنے والوں کو اپنے سحر میں گرفتار کرنے کے ہنر سے بخوبی واقف ہوں.. سرخ رنگ جو نچلے ہونٹ سے کچھ غائب سا ہو گیا تھا ایک دوسرے میں پیوست تھے.. چھوٹی سی ستواں ناک الگ کانپ رہی تھی..

آزاد کو اُس کے حال پر رحم آیا لیکن زوجہ محترمہ نے جس بہادری کا مظاہرہ کیا تھا کچھ دیر قبل اُس سے تو صاف ظاہر تھا کہ وہ بھی اب اس رشتے کو آگے لے کر چلنے کے لئے تیار ہے..

"...آنکھیں کھولیں "

ایک اور حکم صادر ہوا جسے پھر سے رد کر دیا گیا.. آزاد نے لب بھینچ کر اندر اُٹھتے قہقہے کا گلا بامشکل گھونٹا۔۔

"...اینارہ "

..اب کی بار لہجے تحمل بھرا تھا، ایناره نے جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں

" مجھے نہیں پتہ .. میں سچ کر رہی ہوں میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ سب
"..مجھے کیا ہوا تھا

..وہ عجلت میں اپنی صفائیاں پیش کرنے لگی جیسے بہت بڑی غلطی کر دی ہو

" لیکن اب تو ہو گیا..اب آگے بتائیں کیا کرنا ہے ؟؟ "

آزاد نے سنجیدگی سے سوال کیا اور اُس کی کلائی چھوڑ کر دونوں بازو ایناره کی کمر کے گرد حمائل کر دئے..ایناره کی اعصاب ڈگمگانے لگے دہکتی قربت کے
..باعث

" ..مجھ..مجھے نہیں معلوم..مجھے جانا ہے "

آزاد کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی وہ گھبرانے کے درمیان بولی، آزاد کے لہجے، اُس کے دیکھنے کے انداز سے ایناره کو شرم محسوس ہونے لگی کے جو بھی ہے سب اُسکے عمل ہی کے نتیجے میں ہوا ہے ..

" لیکن میں نہیں جانے دوں گا .. "

وہ اُس کے کان پر جھکتا بھاری بوجھل آواز میں گویا ہوا.. جوں ہی آزاد نے اُس کی گردن سے ایک انچ کے فیصلے پر رکتے ہوئے ایناره کے جسم سے اٹھتی مہک گہری سانس کی صورت خود میں اتاری ایناره کی تمام مزاحمتی کارروائیاں تھم گئیں ..

" آ...پ.....آپ... کیا کریں گے میرے ساتھ ؟؟ "

اُس نے لڑکھڑاتے لہجے میں سوال کیا ..

" محبت کرو گا آپ سے.. عقیدت اور احترام کے ساتھ .. "

نرم لہجہ اور دھیمی مدہوش آواز میں کہتا وہ ایناره کی گردن اور ٹھوڑی کے درمیان سے چہرہ تھامتے ہوئے اُس کے نازک ہونٹوں پر جھک گیا.. دہکتی .. بے لگام سانسوں کا تیز رفتار مدھم مہکتی سانسوں سے ملاپ ہوا

ایناره کی ویسے ہی جان آدھی ہو رہی تھی کہ اب دھڑکنوں کے یوں تھم جانے پر مزید حالت غیر ہونے لگی، ٹانگیں جسم کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہ تھیں اُس نے آزاد کے کرتے کا کولر مٹھیوں میں بھینچ کر خود کو .. کھڑے رہنے میں مدد دی

اُس کے ہونٹوں کی نرماہٹ محسوس کرتے ہوئے مدہوشی کے تمام مراحل سے گزرتا وہ آج ہر حد سے آگے بڑھ جانا چاہتا تھا.. ایناره کے کپکپاتے ہاتھ اپنے سینے پر محسوس کرتے ہوئے آزاد اُسے سانسیں استوار کرنے کی مہلت

دیتا ایناره سے دور ہوا اور اُسے خود سے لگاتے ہوئے ایناره کی پشت پر موجود

..ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا تمام سامان ہاتھ سے ایک طرف کر دیا

پرفیومز کی کانچ کی بوتلوں نے ایک دوسرے سے ٹکرا کر ماحول میں جادوئی

سی کھنکتی آواز بکھیری، ایناره نے آواز کے تعاقب میں حیرت سے آنکھیں

کھولیں مگر تب تک وہ اُسے گود میں اُٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل کے اوپر بیٹھا چکا تھا

اور خود وہ اُس کے دونوں اعتراف دائیں بائیں بازو ٹکا کر کھڑا ہو گیا، آزاد اس

..حد تک اُس پہ جھکا کہ ایناره کی آنکھیں اُسکی آنکھوں کے عین مقابل ہوں

"....آزاد صاح "

جملہ مکمل ہوتا اس سے پہلے ہی آزاد نے بھاری شہادت کی انگلی اُس کے گداز

...ہونٹوں پر رکھ دی

"پیچھلے دو ماہ سے میں صرف آزاد تھا، ابھی بھی مجھے صرف آزاد ہی رہنے دیں.."

ضبط کی شدت سے ہوتی لال انگارہ اسود آنکھیں اینارہ کی بھوری سحر انگیز آنکھوں میں ڈوبنے لگیں.. وہ بے خود گھمبیر لہجے میں گویا ہوا.. اُس کی پر تپش سانسوں نے اینارہ کے چہرے کو جھلسایا، دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہو گئی بس آنکھیں گفتگو کر رہیں تھیں..

"علی.. علی کمرے میں ہے.."

آزاد کی پلکیں لرزتی اور اُسے خود پر ایک بار پھر جھکتا ہوا محسوس کر کے وہ آزاد کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی ہوئی بے اختیار بولی.. آزاد کا سارا خمار جھاگ کی صورت بیٹھ گیا اور وہ تیزی سے پیچھے کی سمت پلٹا جب کمرے میں آیا تھا تو اینارہ کے علاوہ خود کا ہوش نہ تھا علی کی موجودگی اس صورتحال میں کیسے معلوم کر پاتا وہ..

" میں اسے اس کے کمرے میں چھوڑ کر آرہا ہوں.. واپس آؤں گا تو آپ کو یہاں ہی پاؤں گا ناں؟؟ "

علی کو بیڈ پر پُر سکون نیند سوتے دیکھ آزاد واپس ایناره کی جانب متوجہ ہوا، شفاف چہرے کو چھوتی بھوری زلفوں کو انگلیوں کی پوروں پر چن کر کان کے پیچھے کرتا وہ استحقاق بھرے انداز میں فرمائش کر رہا تھا معاً ایناره نے زور و شور سے گردن اثبات میں ہلائی..

" بس ایک منٹ میں واپس آتا ہوں.. "

اپنے ہونٹوں پر لگی ایناره کی لپ اسٹک اُس کا رخسار چوم کر وہاں منتقل کرتا وہ تیزی سے علی کی سمت بڑھا اور جب تک ایناره کو ہوش آیا وہ کمرے سے جا چکا تھا..

" تم.. تم نے ایسا کیوں کیا؟؟ بیوقوف لڑکی.. کیا سوچ رہے ہوں گے وہ تمہارے بارے میں کہ کتنی بولڈ ہے.. کہیں وہ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ تم ایک بری لڑکی ہو اینارہ..."

اینارہ نے گردن موڑ کر آئینے میں اپنے بکھرا سراپے پر نظر ڈال کر تاسف سے خود کو کوسہ.. آزاد کی محبت کی صرف مختصر سی جھلک نے ہی اُسے بدحواس کر دیا تھا، آگے نہ جانے کیا ہوتا..

" پتہ نہیں مجھے کیا ہوا تھا وہ اتنے اچھے لگ رہے تھے... خود کو روک ہی نہ سکی میں.. لیکن...."

اینارہ نے اپنی جگہ جگہ سے غائب لپ اسٹک پر انگلی پھیرتے ہوئے مسکرا کر سوچا مگر اچانک وہ پریشان ہو گئی..

" لیکن اگر میں یہاں یوں ہی بے شرموں کی طرح بیٹھی رہی تو وہ مجھے لازمی بری لڑکی سمجھیں گے.. "

.. حتمی رائے قائم کی گئی وہ فوراً ڈریسنگ ٹیبل سے نیچے اتری

" ..مجھے کم از کم کپڑے بدل کر اپنا حلیہ درست کر لینا چاہیے "
خود کلامی کرتے ہوئے وہ بھاگ کر واش روم میں بند ہو گئی.. ایک غلط فیصلہ
.. زیادہ سوچنے کی وجہ سے کر بیٹھی تھی وہ

UL KHAN WRITES

" پرنسز رونا بند کر کے تم مجھے پوری بات بتاؤ گی کہ آخر ہوا کیا ہے ورنہ
" ... میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گیں سوچ سوچ کر
اصفہان پیچھلے آدھے گھنٹے سے اُسے سینے سے لگائے خاموش کرانے کی
کوشش کر رہا تھا بالآخر جب ضبط ٹوٹا تو پھٹ ہی پڑا.. ان دونوں کے ساتھ
.. پریشان بیٹھی آئیلین نے لب بھینچ کر یہ منظر دیکھا

" ....بھ..بھائی.. مسٹر.. مسٹر... خانزادہ "

داریاء نے ہچکیوں کے درمیان جواب دیا، اصفہان جو اضطراب کے باوجود اُس کا سر مسلسل سہلا رہا تھا داریاء کے لبوں سے نکلنے والا نام سن کر اُسکا حرکت کرتا ہاتھ بے ساختہ تھم گیا ..

" کیا کیا ہے اُس نے تمہارے ساتھ ؟؟ "

آواز تاریک، چہرے پر پتھریلے تاثرات تھے ..

میرے ساتھ.. کچھ نہیں کیا... ایک انسان تھا اُس نے مجھے ہراساں کیا تھا "

"... لیکن میں نے اُسے سبق سیکھا دیا تھا مگر پروفیسر خانزادہ انہوں نے

داریاء بتاتے بتاتے ایک بار پھر آنسوؤں سے رونے لگی ..

"...... یاور.... یاور "

اصفہان داریاء کو کاؤچ پر بیٹھا کر تیزی سے کھڑا ہوتا حلق کے بل غرایا، اُس کی بلند و بانگ آواز نے فارم ہاؤس کے در و دیوار لرزہ دئے.. آئیلین جو صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اصفہان کے اچانک اس طرح چیخنے پر اپنی جگہ پر اچھل کر رہ گئی جبکہ دوسری طرف داریاءاب بھی سکون سے رو رہی تھی، عادی جو ہو چکی تھی اس سب کی..

"...ج...جی.. باس "

ہانپتا کانپتا یاور مجرم نہ ہونے کے باوجود بھی سر جھکائے مجرم بنا کھڑا تھا..

" داریاء کے گارڈز کہاں ہیں ؟؟ "

اصفہان نے کڑادر لہجے میں سوال کیا، جبڑے خطرناک حد تک تنے ہوئے تھے..

"... باس وہ سب باہر ہیں "

یاور کی اطلاع پر بنا کچھ کہے وہ لاؤنج سے باہر نکل گیا، آئیلین اصفہان کے پیچھے جانا چاہتی تھی مگر شاید اصفہان سے زیادہ اُسکی بہن کو آئیلین کی ضرورت تھی ..

"..داریاء.. میری جان.. ہششش... بس چپ ہو جاوں "

داریاء کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر اُسے خود میں بھینچ کر دھیرے دھیرے وہ داریاء کی پشت تھپکنے لگی.. داریاء کی ہچکیوں کی رفتار میں کمی آئی.. عجیب سا سکون تھا آئیلین کی آغوش میں وہ کچھ ہی دیر میں بالکل خاموش ہو گئی.. پہلی بار کسی ہم جنس نے دلاسہ دیا تھا، اُسے آئیلین سے بالکل اپنی ماں جیسے خوشبو آئی حالانکہ ماں کو اتنے بچپن میں دیکھا تھا کہ اب صحیح سے اُنکی شبہی تک نہ یاد تھی ..

شاباش... تم تو بہت مضبوط لڑکی ہو ناں.. اور مضبوط لوگ اس طرح "
".. کمزور نہیں پڑتے

.. اُسے خاموش ہوتے محسوس کر کے آئیلین نے سکون کی سانس لی

لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے آئیلین... مجھے ان انسانوں سے ڈر لگ رہا ہے.. "
جو ہر حد تجاوز کرنے کے لیے تیار ہیں میرے لئے.. میرا دل چاہتا ہے میں
کسی دور سیارے، کسی جنگل میں جا کر تنہا مقیم ہو جاؤں جہاں نہ کوئی مجھے جانتا
".. ہو اور نہ کوئی میری حفاظت کے لیے ہو، میں بس اکیلی ہوں وہاں

.. داریاء نے دھیرے دھیرے بولنا شروع کیا

جب رات کی تاریکی سے خوف آئے تو ستاروں سے دوستی اور چاند سے "
محبت کرنے لگو یہ تمہارا خوف ختم کر دیں گے.. میں نے ایسا ہی کیا تھا جب

مجھے ناکامی سے خوف آیا تو میں نے محنت سے دوستی اور اکیلے پن سے محبت کرلی اور اب مجھے ناکامی سے ڈر نہیں لگتا .. "

آئیلین نے اُس کا چہرہ تھام کر آہستگی سے کہا، داریاء اُسکی بات نہ سمجھ سکی، کم عمر تھی ابھی اس سب کے لئے، آئیلین کو اُس کے تاثرات دیکھ کر داریاء پر ڈھیروں پیار آیا ..

" جن لوگوں سے تمہیں خوف آتا ہے ان سے یا تو محبت یا دوستی کرلو.. تمہاری دوستی اور محبت ان کے اندر چھائی تاریکی کو روشنی میں بدل دے گی اور پھر تمہیں ان سے ڈر نہیں لگے گا... "

آئیلین نے اُس کا ماتھا چُوم کر نرمی سے اُسے سمجھایا ..

" لیکن بھائی سے میری محبت بھی انہیں نہ بدل سکی وہ اب بھی میرے پیچھے لوگوں کا جینا عذاب کرتے ہیں، ابھی بھی آپ اگر لان میں جائیں گی تو لازمی

آپ کو وہاں میرے گارڈز پٹتے ہوئے دکھائی دیں گے حالانکہ انکی کوئی غلطی نہیں تھی .. "

وہ بچپن سے اصفہان کے ساتھ رہ رہی تھی واقف تھی اپنے بھائی کی رگ رگ سے ..

" غلط کہہ رہی ہو، انکی غلطی تھی.. کیونکہ وہ تمہاری حفاظت پر مامور تھے انکی موجودگی میں ہمت بھی کیسے ہوئی کسی کو تمہیں ہراساں کرنے کی.. تم اپنے بھائی کی اکلوتی بہن ہو، وہ تمہارے لئے فکر مند نہیں ہو گا تو اور کس کے لیے ہو گا میری جان.. "

اُس کے چہرے کو نم کرتے تمام آنسو صاف کر کے آئیلین ہولے سے مسکرائی ..

چلیں بھائی کی تو میں پرنسز ہوں لیکن وہ مسٹر خانزادہ وہ کون ہیں میرے "

" ؟؟؟

آئیلین اُس کے سوال کا کیا جواب دیتی، وہ تو یہ تک نہیں جانتی تھی کہ یہ

.. مسٹر خانزادہ ہے کون

" کوئی نہیں ہے وہ تمہارا.. کیا کیا تھا اُس نے ؟؟ "

اچانک لاؤنج میں اصفہان کی سرد سپاٹ آواز گونجی.. ان دونوں نے ہم وقت گردن موڑ کر اُسے دیکھا جو اشتعال کی تصویر بنا بکھرے حلیے میں انکے

.. سامنے تھا

"....بھائی "

داریاء نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا کہ اصفہان نے ہاتھ اٹھا کر اُسے خاموش

.. رہنے کا اشارہ کیا

" I want your explanation to the point.."

(..مجھے تمہاری وضاحت مختصر چاہیے)

آئیلین جو اصفہان کے برتاو کو جانچ رہی تھی،اُس کے بند انگشت پر لگے

.. سرخ نشانات کو دیکھ کر اُسکا خون خشک ہو گیا

"...آخر یہ کس قسم کے شخص کی الفت میں گرفتار ہو گئی ہوں میں "

اُس نے بے اختیار ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچا.. وہ اصفہان اور داریاء کی طرف

متوجہ نہ تھی کیونکہ وہ دونوں بھی اُس سے لاعلم تھے کہ اچانک کسی نے اُس

کے ہونٹ چھوئے.. ہوش میں آکر آئیلین نے سامنے دیکھا تو وہ داریاء کی

باتیں سننے کے درمیان آنکھوں کے اشارے سے اُسے ہونٹ کاٹنے سے

.. منع کر رہا تھا

یعنی لاعلمی میں بھی آئیلین کی طرف سے اتنا لاعلم نہ تھا اصفہان سہگل.. دل نامانوس طرح سے دھڑکنے لگا اُس نے جوں ہی ہونٹ کاٹنے چھوڑے .. اصفہان نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور اب وہ پوری طرح داریاء کی سمت متوجہ تھا

" بھائی انھوں نے کہا تھا وہ کراچی میں موجود تمام مینیجرز کو آگ لگا دے گے اگر میں نے نہیں بتایا کہ کونسا مینیجر ہے جس نے تنگ کیا ہے مجھے.. میں نے لیکن انہیں بتا دیا تھا.. پھر بھی جب... جب میں واپس یونیورسٹی سے گھر جا رہی تھی یاور بھائی کے ساتھ تو اس اسٹیشنری اسٹور پر آگ لگی ہوئی تھی .. اور... اور وہ اسٹور مینیجر آگ لگنے سے جاں بحق ہو گیا "

داریاء کی باتیں سن کر آئیلین کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئیں، .. جبکہ دوسری طرف اصفہان نے گہری سانس لے کر سر جھٹکا

" .. ہم واپس جا رہے ہیں.. یاور گاڑی تیار کرواؤں "

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اصفہان نے سپاٹ لہجے میں حکم صادر کیا اور خود فریش ہونے کمرے میں چلا گیا..

" مسٹر خانزادہ کون ہے داریاء؟؟ "
اصفہان کے وہاں سے جاتے ہی آئیلین نے اُس سے پوچھا..
" آریس خانزادہ.. پروفیسر ہیں میرے.. "
داریاء نے اُسے بتایا.. آئیلین وہ نام سن کر سوچ میں پڑ گئی.. ضروری تو نہیں دنیا میں آریس نامی ہر شخص اینارہ کا بھائی خان ہو.. لیکن خانزادہ اور آریس دونوں ہم وقت ساتھ ہونا تشویشناک ضرور تھا..

" چلو.. "
وہ واپس آیا تو نہا دھو کر فریش نظر آرہا تھا، سیاہ گیلے بال جو کنگھا کر کے سیٹ کئے گئے تھے ان سے نکلتے پانی کے چند شفاف قطرے اصفہان کی سفید پیشانی

پر پھسل جاتے.. صاف رنگت میں گزشتہ اشتعال کے باعث قرمزی رنگ گھلا تھا.. بلیک ہائی نیک ٹی شرٹ اور بلیک ہی جینس میں ملبوس دراز قد نمایاں .. جبکہ دونوں ہاتھوں پر سفید پٹیاں بندھیں تھیں

" یہ کیا ہوا؟؟ "

اصفہان کے ہمراہ چلتے ہوئے آئیلین نے دھیرے سے پوچھا.. وہ بغور اُس کا جایزہ لے رہی تھی.. اصفہان بے بآسانی جسے محسوس کیا ..

"..کچھ نہیں "

.. مختصر جواب آیا، وہ شاید اُسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا

" تم نے ان گارڈز کے ساتھ کیا کیا؟؟ "

داریاء کے لیے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اُسکے اندر بیٹھ جانے کے بعد اصفہان آئیلین کی جانب پلٹا..

"فارغ کر دیا نہیں.. کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے ؟؟ "
انداز کاٹدار، لہجہ برفیلا جبکہ آواز ہر طرح کے جذبات سے عاری تھی..
..آئیلین کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا

"..نہیں مجھے کیا مسئلہ ہو گا، میں نے بس ایسے ہی پوچھا تھا "
خود کو سنبھال کر وہ دھیرے سے بولی جس پر اصفہان نے سر سری اُس کے
..چہرے کو دیکھ کر سر کو مختصراً خم دیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

دو گھنٹے کا سفر مکمل خاموشی میں گزرا، گاڑی مستقل چلنے کے بعد آئیلین کے
..گھر کے سامنے ہی رکی
" ...تمہارا گھر آگیا ہے "

سٹیرنگ وہیل گھورتے اصفہان نے اچاٹ دل سے کہا.. عجیب لاپرواہ سا لہجہ، ناآشناسا انداز تھا.. آئیلین جو سوچوں کے لامحدود بھنور میں گم تھی اصفہان کی آواز نے اُسے چونکنے پر مجبور کر دیا..

" اپنا خیال رکھنا داریاء، کچھ بھی بات کرنی ہو تم بلا جھجک مجھ سے رابطہ کر سکتی ہو..."

سیٹ پر مڑ کر اُس نے داریاء کی طرف دیکھا جو مشکور نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی..

" آپ سے بات کر کے مجھے بہت اچھا لگتا ہے آئیلین..

کاش آپ ہمارے ساتھ ہی چل سکتیں.."

داریاء کی بات پر وہ مبہم سی مسکرائی اور سیدھی ہو گئی.. اصفہان اُسے ہی دیکھ رہا تھا دونوں کے درمیان خاموش نظروں کا تبادلہ ہوا..

"..شکریہ..ہر چیز کے لیے "

وہ بنا کچھ کہے گاڑی سے اتر جانا چاہتی تھی لیکن ضمیر نے اجازت نہیں دی.. اصفہان نے جواب کے طور پر سوائے سر کو خم دینے کے ایک لفظ بھی نہ ادا کیا کہنا بہت کچھ چاہتا تھا مگر ہر بار لفظ ساتھ نہیں دیتے لیکن سرمئی آنکھیں..وہ خاموش پیام دیتی رہیں..آئیلین نے چند لمحوں انتظار کیا کہ شاید وہ کچھ کہے مگر جب آخر تک وہ کچھ نہ بولا تو ناامید ہو کر وہ گاڑی سے باہر نکل گئی..

اُس کے باہر نکلتے ہی اصفہان نے گاڑی برق رفتاری سے آگے بڑھا دی..ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہوا تھا اُس کے بعد اس طرح کا الوداع..اس طرح سے چھوڑ کے چلے جانا...اس برتاؤ کی حقدار تو نہ تھی وہ کسی بھی صورت.. وقت ہی کتنا لگتا ہے پیار کے دو لفظ بولنے میں.. لیکن بڑے بڑے دعوے کرنے والے چھوٹی سی کاوش پر ناکام ٹھہرے تھے..وہ سر جھکا کر اپنے گھر کی طرف پیش قدم ہو گئی..

آزاد جب کمرے میں واپس آیا تو خالی بیڈ، اور کمرے میں رقص کرتی خاموشی نے اُس کا استقبال کیا جسے دیکھ کر نا محسوس انداز میں اُسکے لب بھینچتے چلے گئے..

یعنی اینارہ نے اُس کے جذبات کو مجروح کیا تھا، اس طرح سے اُسکی بات رد کرنا تو یہی ثابت کر رہا تھا کہ اینارہ کے نزدیک نہ اُسکی محبت کی کوئی وقعت ہے اور نہ اُسکی ذات کی.. کس قدر خوش تھا وہ اُس سب کے بعد لیکن اب تنہا کمرہ دیکھ کر دل ماتم کناں تھا..

وہ گہری افسردگی بھری سانس لیتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کھڑا ہوا... کیا زندگی نے دوسری بار بھی اُسے شریکِ حیات کے معاملے میں آزمایا ہے..؟ آئینے میں نظر آتے اپنے ہی عکس سے آزاد نے سوال کیا.. کیا ازدواجی زندگی کا سکون، کیا اپنی محبت وہ کبھی نا پا سکے گا..؟ وہ اپنی خالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوچنے لگا..

آلیہ اُس کے مرے ہوئے بھائی سے محبت کرتی تھی، اُس نے بھی کبھی اُسے بیوی دل سے نہ سمجھا مگر رشتہ نبھانے کی کوشش ضرور کی تھی.. ایناره سے شادی جن حالت میں ہوئی اُس کا گریزاں ہونا، دور رہنا کچھ عرصے تک جائز تھا مگر اب، شادی کے چار ماہ بعد.. سب ٹھیک ہو جانے کے باوجود بھی ایناره کے اس طرح کے برتاؤ سے تو صاف ظاہر تھا.. وہ اُس سے محبت نہ کرتی ہے اور نہ کرنا چاہتی ہے..

"جی..."

دروازے پر دستک ہوئی، اُس نے باہر آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی..

"بڑے صاحب آپ دونوں کو نیچے چائے کے لئے بلا رہے ہیں.."

ملازمہ کی اطلاع پر آزاد تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر بیڈ پر جا بیٹھا کہ اچانک ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا.. آزاد نے سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ اپنے روزمرہ کے حلیے میں کھڑی بھیگا چہرہ ہاتھ میں تھامی ٹاول سے خشک کر رہی تھی..

کیا چلا جاتا اگر کچھ دیر ہی صحیح ساڑھی پہنی رہتی وہ.. اینارہ کو سادہ نیلے رنگ کے لباس میں دیکھ کر آزاد کو لگا اُسکی تمام منفی سوچوں پر کسی نے یقین کی مہر لگا دی ہو.. وہ بنا کچھ کہے اپنی نظریں اُس پر سے پھیر گیا..

"علی سو گیا تھا واپس؟؟"

آزاد کی جانب پیش رفت ایناره نے نرمی سے استفسار کیا، اُسکے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس طرح کی باتیں سوچ رہا ہو گا..

" جی.. نیچے بابا صاحب نے چائے کے لئے بلایا ہے ہمیں آپ جائیں، میں فریش ہو کر آتا ہوں.. "

بے تاثر لہجے میں بات مکمل کر کے وہ ایناره کی طرف نگاہِ غلط بھی ڈالے بنا اُس کے برابر سے گزر کر باتھ روم میں بند ہو گیا.. دروازہ بند ہونے کی زوردار آواز پر ایناره سہم کے دوسری سمت پلٹی..

" یہ اچانک... انہیں کیا ہوا...؟ "

اُس نے گھبرا کر خود کلامی کی.. آزاد کا رویہ اُسے کچھ بدلہ ہوا، مختلف سا لگا..

" شاید میں زیادہ ہی سوچ رہی ہوں.. میرا وہم ہو گا.. "

سر جھٹک کر ہاتھ میں تھامی ٹاول ڈریسنگ روم میں واپس رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی.. جس چیز پر واقعی زیادہ سوچنا چاہیے تھا وہ غیر اہم قرار دے دی گئی تھی..

UL KHAN WRITES

" کل تو تو آیا تھا آج پھر آ گیا منہ اُٹھا کر، آخر تیرا مسئلہ کیا ہے یار؟؟ "

آریس نے اکتا کر دروازہ کھولتے ہوئے کہا، ویسے بھی آج بہت معرکہ مار کر آیا تھا تھکن تو واجب ہوتی اس صورت میں اُس پر..

"... دروازے سے ہٹ، گھر میں آنے والوں کو جگہ دیا کر "

سیہان نے اُسے کندھے سے تھام کر دور جھٹکا اور دندناتے ہوئے اپارٹمنٹ میں گھس گیا..

گھر میں آنے والے تو دیکھو زرا، بھپڑی ہوئی بیل کی طرح گھسے چلے جا "

" .. رہے ہیں.. بھائی روز اپنا یہ چہرہ نہ دیکھایا کر کوفت ہوتی ہے مجھے

دروازہ بند کر کے سیہان کے پیچھے ٹی وی لاونج میں داخل ہوتا وہ آنکھیں مٹکا

.. کر بولا

" کوفت یا پیار ہو جاتا ہے مجھے اپنے سامنے دیکھ کر سچ بتانا..؟ "

.. کوٹ کے بٹن کھول کر آریس کے مقابل وہ کاوچ پر بیٹھ گیا

بیٹا ابھی اتنے برے دن بھی نہیں آئے ہیں، تو چکنا پیس ہے وہ الگ بات "

ہے لیکن پیار وہ بھی تجھ سے.. چل نکل.. بر حال یہ اتنا سج سوار کر کیوں آئے

"ہو شادی کر لی ہے کیا؟؟

آریس نے چارکول ٹو پیس اور بلیک ڈریس شرٹ ہم رنگ ٹائے میں ملبوس

.. نک سک سے تیار خوشبوؤں میں بسے سیہان کو دیکھ کر چوٹ کی

وہ بھی ہو جائے گی بہت جلد.. خیر دوست کی خیریت پوچھنے اور الوداع "
" .. کہنے آیا تھا اُسے، جا رہا ہوں میں
..اُس نے مسکرا کر جواب دیا
خص کم جہاں پاک.. چلا جا جہاں جانا ہے میری طرف سے اجازت ہے "
"..تجھے
..آریس نے ہاتھ جھٹک کر کہا جس پر سیہان نے منہ بنایا

لعنت ہے تم جیسے دوست پر، ایئرپورٹ جا رہا تھا ماما کو لینے کویت کے لیے "
نکلنا ہے تمہارا گھر ایئرپورٹ سے قریب تھا سوچا خدا حافظ کرتا
" .. چلو لیکن میرے بھائی تو تو عزت دینے کے لائق ہی نہیں دفعہ ہو
..غصے سے کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

" آرے آرے میری قاتل حسینہ سن تو.. مذاق کر رہا تھا.. اچھا ناراض ہو کر
نہیں جاؤ.. ساتھ چلتا ہوں میں تمہارے.. "
آریس سیہان کے پیچھے لپکا..
" ضرورت نہیں ہے تو آرام کر اپنے گھر میں.. "
نخوت سے کہتے ہوئے سیہان نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا..

" یار بس کر ناں کیا عورتوں کی طرح نخرے دکھا رہا ہے.. کیا اب تمہارا منہ
چوم کر تمہیں راضی کروں؟؟ "
آریس نے اُس کے ہاتھ تھام کر اُسے روک لیا..
" بے شرم آدمی... "
ہنس کر کہتا وہ اُس کے گلے لگ گیا تو آریس بھی جواباً سیہان کی پشت تھپکتے
ہوئے ہولے سے مسکرا دیا..

"واپسی کب ہے ؟؟" سوال کیا گیا ..

"بس کل صبح ہی.. " سیہان نے کلائی میں بندھی گھڑی دیکھ کر جواب دیا..

" چلو ٹھیک ہے، ٹائم بتا دینا لینے آؤں گا میں تمہیں، آنٹی بھی ساتھ ہی ہونگی

ناں ؟؟ "

آریس نے پوچھا...

" ہاں ساتھ ہی ہونگی ان شاءاللہ.. چلو بس آدھا گھنٹہ بچا ہے نکلتا ہوں اب

خدا حافظ.. "

آریس کا کندھا تھپک کر وہ الوداعی کلمات کہتا لفٹ کی طرف بڑھ گیا...

سیہان کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی وہ بھی دروازہ بند کر کے اندر آگیا

تھا ..

" عجیب ہے اب کون... "

ٹی وی کے سامنے بیٹھے ابھی اُسے پندرہ منٹ بھی پورے نہیں گزرے ہونگے کہ اچانک دروازے دوبارہ بجنے لگا لیکن اس بار نہایتی بے ہنگم طرح سے..

"صبر کرلو بھائی، آرہا ہوں.. "

دل ہی دل میں نئے آنے والے کو ہزار صلواتیں سناتے ہوئے وہ لاونج سے باہر نکل گیا...

"آپ......"

دروازہ کھلتے ہی سامنے جس ہستی کو کھڑا پایا، آج کے آج ہی اُس سے ملنے کی امید آریس کو ہر گز نہیں تھی...

UL KHAN WRITES

" تم دونوں بتاؤ آگے کا کیا ارادہ ہے ؟؟ "

جہانزیب صاحب نے بہو اور بیٹے کو ساتھ بیٹھے دیکھا، وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراہ اچھے لگ رہے تھے .. اینارہ کے ساتھ ایک ماہ گزارنے پر انہیں بھی اپنے بیٹے کا فیصلہ ٹھیک لگنے لگا، پہلے تو بہت کوشش کی کہ اُس سے دور رہیں، ہر طرح سے اینارہ کی اچھائیوں کو آزمایا بھی لیکن اینارہ کی نیکیوں اور صبر نے اپنا آپ منوایا اور آخر کار جہانزیب اپنی بہو کے طور پر اُسے قبول کر چکے تھے ..

" میں سمجھا نہیں بابا صاحب .. کیا مطلب ؟؟ "

ہاتھ میں تھاما چائے کا کپ آزاد نے ٹیبل پر رکھ کر استفہامیہ نگاہیں باپ کے چہرے پر مرکوز کر دیں ..

" مطلب علی کا بھائی یا بہن ہونا چاہیے اب .. پانچ سال کا ہو جائے گا ماشاءاللہ اس سال وہ .. "

جہانزیب صاحب سے اس قسم کی بات کی ان دونوں کو ہی ہرگز امید نہ تھی.. جہاں ایناره کا چہرہ حیا سے سرخ پڑنے لگا وہیں آزاد کے تاثرات یکسر مختلف تھے..

" نہیں بابا صاحب ابھی ہم نے اس بارے میں کچھ نہیں سوچا ہے.. علی آزاد اکیلا ہی ٹھیک ہے.. "
سنجیدگی سے کہتے ہوئے آزاد نے چائے کا کپ ایک بار پھر لبوں سے لگالیا..
ایناره نے کن انکھیوں سے اپنے برابر والی کرسی پر براجمان شوہر کو دیکھا جس کے چہرے سے صاف عیاں تھا کہ اس گفتگو سے وہ بے زار ہے..

" تو بیٹا نہیں سوچا تو سوچ لو.. علی تنہا محسوس کرتا ہو گا.. "
جہانزیب نے نرمی سے اُسے سمجھایا..

"بابا صاحب کیا اب آپ اس معاملے میں بھی مجھ پر زور زبردستی کریں گے ؟؟؟"

آزاد نے تیکھے لہجے میں استفسار کیا، جہانزیب بیٹے کے سرد رویے پر سوالیہ نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھنے لگے ..

" میرا یہ مقصد نہیں تھا، میں تو بس .. "

انہوں نے صفائی پیش کرنی چاہی ..

" آپ کا جو بھی مقصد تھا بابا صاحب میں نے آپ کو اپنے ارادوں سے آگاہ کر دیا ہے .. چائے پر بلانے کے لیے شکریہ .. اچھا لگا مجھے .. "

بچی ہوئی گرم چائے ایک ہی سانس میں سینے میں انڈیلتا کپ ٹیبل پر پٹخنے کے سے انداز میں رکھ کر وہ لان میں موجود راہداری لمب ڈگ بھر کر عبور کرتا گھر کے اندرونی حصے میں غائب ہو گیا ..

" کچھ ہوا ہے تم دونوں کے بیچ ؟؟ "

.. جہانزیب صاحب نے اچنبھے میں مبتلا ایناره سے سوال کیا

"..نہ.. نہیں تو..ابھی کچھ دیر پہلے تو بالکل ٹھیک تھے یہ "

..اُس نے مضطرب لہجے میں جواب دیا

"..مجھے لگ رہا ہے کچھ ہوا ہے اسے.. جاؤ بیٹا تم دیکھ کر آؤ "

انہوں نے نرمی سے ایناره کو تاقید کی جس پر وہ تیزی سے چائے سے بھرا اپنا کپ واپس رکھ کر اندر کی سمت لپکی گویا اجازت ملنے کے انتظار میں بیٹھی ہو..اُسے یقین ہو گیا تھا کہ آزاد کسی وجہ سے پریشان ہے.. لیکن کس وجہ سے یہ تو اس سے بات کر کے ہی معلوم ہو پاتا..

UL KHAN WRITES